

التَجْرِيدُ الصَّارِحُ  
لأحكام الجامع الصحيح

# مختصر صحيح بخاری

یعنی

## تجريد بخاری

تصنيف: امام محمد بن اسماعيل بخاری

تجريد: امام زين الدين احمد بن عبد اللطيف الزبيدي

ترتيب: مولانا محمد عابد صاحب  
جامعہ دارالعلوم کراچی

ترجمہ و شرح: مولانا ظہور الباری صاحب  
فاضل دارالعلوم دیوبند

دارالاعتدال

اردو بازار ۱۰ ایم اے جناح روڈ ۱۰ کراچی پاکستان فون: 2631861



التَّجْرِيدُ الصَّارِحُ لِأَحْكَامِ الْجَامِعِ الصَّحِيحِ

# مختصر صحیح بخاری

مترجم مع شرح

یعنی

## تجريد بخاری

صحیح بخاری شریف قرآن پاک کے بعد صحیح ترین کتاب تسلیم کی گئی ہے اور علامہ زبیدیؒ نے اس میں سے اسانید اور مکررات حذف کر کے عوام کے لئے بخاری شریف کے مجموعہ احادیث کو نہایت عام فہم بنا دیا ہے۔

تصنیف: امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ

تجريد: امام زین الدین احمد بن عبداللطیف الزبیدیؒ

ترتیب: مولانا محمد عابد صاحب  
جامعہ دارالعلوم کراچی

ترجمہ و شرح: مولانا ظہور الباری صاحب  
فاضل دارالعلوم دیوبند

اردو بازار ایم ایس جیل روڈ  
کراچی پاکستان 2213768

دارالاشاعت



باہتمام : خلیل اشرف عثمانی بن محمد رضی عثمانی  
طباعت : مئی ۲۰۰۷ء علمی گرافکس  
نخاست : 804 صفحات

### قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمد للہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

### ..... ملنے کے پتے .....

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور  
بیت العلوم 20 نا بھر روڈ لاہور  
مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور  
یونیورسٹی بک انجکسی خیبر بازار پشاور  
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی  
بیت القرآن اردو بازار کراچی  
بیت القلم مقابل اشرف المدارس گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی  
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد  
مکتبۃ المعارف محلہ جنگلی۔ پشاور

کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

### انگلینڈ میں ملنے کے پتے

Islamic Books Centre  
119-121, Halli Well Road  
Bolton BL 3NE, U.K.

Azhar Academy Ltd.  
London  
Tel : 020 8911 9797, Fax : 020 8911 8999  
Email : sales@azharacademy.com,  
Website : www.azharacademy.com

### امریکہ میں ملنے کے پتے

DARUL-ULOOM AL-MADANIA  
182 SOBIESKI STREET,  
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE  
6665 BINTLIFF, HOUSTON,  
TX-77074, U.S.A.



## فہرست مضامین

### تجربہ یعنی مختصر صحیح بخاری

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۷۹	باب۔ مومن کو ڈرتے رہنا چاہئے کہیں اسکا (کوئی) عمل اکارت نہ چلا جائے	۷۱	باب۔ حیاء ایمان کا جز ہے	۳۹	دیباچہ مؤلف التجربہ الصریح
۸۰	باب۔ جبریل کا رسول اللہ سے ایمان، اسلام، احسان اور قیامت کے علم کے بارے میں سوال	۷۱	باب۔ اگر وہ (کافر) توبہ کر لیں اور نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں تو ان کا راستہ چھوڑ دو	۴۱	التجربہ الصریح کی خصوصیات
۸۱	باب۔ اس شخص کی فضیلت جو دین کو (غلطیوں اور گناہوں سے) صاف ستھرا رکھے	۷۲	باب۔ بعض نے کہا ہے کہ ایمان عمل (کا نام) ہے	۴۳	محدث اعظم امام بخاری کے مختصر حالات زندگی
۸۲	باب۔ خمس ادا کرنا ایمان میں داخل ہے	۷۲	باب۔ کبھی اسلام سے اسکے حقیقی یعنی شرعی معنی مراد نہیں ہوتے		تذکرہ صحابہ یعنی حالات راویان تجربہ بخاری
۸۳	باب۔ (شریعت میں) اعمال کا دار و مدار نیت و اخلاص پر ہے	۷۳	باب۔ خاوند کی ناشکری کا بیان	۵۶	وحی کی ابتداء
۸۴	باب۔ دین، اللہ اور اس کے رسول اور قائدین اسلام اور عام مسلمانوں کیلئے نصیحت (کا نام) ہے	۷۳	باب۔ گناہ جاہلیت کی بات ہے اور گناہگار کو شرک کے سوا کسی حالت میں بھی کافر نہ گردانا جائے		باب۔ رسول اللہ ﷺ پر نزول وحی کا آغاز کیسے ہوا
۸۴	کتاب العلم	۷۴	باب۔ ایک ظلم دوسرے ظلم سے کم (بھی) ہوتا ہے	۵۶	باب۔ رسول اللہ ﷺ کا قول کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے
۸۴	باب۔ علم کی فضیلت اور کسی شخص سے کوئی مسئلہ پوچھا جائے اور وہ کسی بات میں مشغول ہو تو اپنی بات پوری کر کے پھر سوال کا جواب دے	۷۴	باب۔ منافق کی علامتیں	۶۶	باب۔ ان چیزوں کا بیان جو ایمان میں داخل ہیں
۸۵	باب۔ جو شخص علم کی باتیں بلند آواز سے بیان کرے	۷۵	باب۔ شب قدر کی بیداری (اور عبادت گزاری) ایمان (ہی کا تقاضا) ہے	۶۶	باب۔ مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے (دوسرے) مسلمان محفوظ رہیں
۸۵	باب۔ مقتداء کا اپنے رفقاء کی علمی آزمائش کیلئے کوئی سوال کرنا	۷۵	باب۔ جہاد (بھی) ایمان کا جزو ہے	۶۶	باب۔ بہترین اسلام کونسا ہے!
۸۵	باب۔ (حدیث) پڑھنے اور محدث کے سامنے (حدیث) پیش کرنے کا بیان	۷۵	باب۔ رمضان (کی راتوں) میں نفل عبادت ایمان کا جزو ہے	۶۷	باب۔ کھانا کھانا بھی اسلام (کے احکام) میں داخل ہے
۸۶	باب۔ مناوہ کا بیان	۷۶	باب۔ دین آسان ہے	۶۷	باب۔ جو بات اپنے لئے پسند کرو وہی اپنے بھائی کیلئے پسند کرو
۸۷	باب۔ وہ شخص جو مجلس کے آخر میں بیٹھ جائے اور وہ شخص جو درمیان میں جہاں جگہ دیکھے بیٹھ جائے	۷۶	باب۔ نماز ایمان کا جزو ہے	۶۷	باب۔ رسول اللہ کی محبت ایمان کا جزو ہے
		۷۶	باب۔ آدمی کے اسلام کی خوبی	۶۸	باب۔ ایمان کی حلاوت
		۷۶	باب۔ اللہ کو دین کا وہ عمل سب سے زیادہ پسند ہے جس کو پابندی سے کیا جائے	۶۸	باب۔ انصار کی محبت ایمان کی علامت ہے
		۷۷	باب۔ ایمان کی کمی اور زیادتی	۶۹	باب۔ فتنوں سے بھاگنا (بھی) دین (ہی) میں داخل ہے
		۷۸	باب۔ زکوٰۃ اسلام (کے ارکان میں) سے ہے	۶۹	باب۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد کہ ”میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو جانتا ہوں“
		۷۹	باب۔ جنازے کے ساتھ جانا ایمان (ہی کی ایک شاخ) ہے	۷۰	باب۔ ایمان والوں کا عمل میں ایک دوسرے سے بڑھ جانا



صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۱۰۴	باب۔ حصول علم میں شرمنا	۹۵	باب۔ امام کا عورتوں کو نصیحت کرنا اور تعلیم دینا	۸۸	باب۔ بسا اوقات وہ شخص جسے (حدیث) پہنچائی جائے (براہ راست) سننے والے سے زیادہ (حدیث کو) یاد رکھتا ہے
۱۰۵	باب۔ جو شخص شرمائے وہ دوسروں کو سوال کرنے کیلئے کہہ دے	۹۶	باب۔ حدیث کی رغبت کا بیان	۸۸	باب۔ نبی لوگوں کی رعایت کرتے ہوئے نصیحت فرماتے اور تعلیم دیتے (تاکہ) انہیں ناگواری نہ ہو
۱۰۵	باب۔ مسجد میں علمی مذاکرہ اور فتویٰ دینا	۹۶	باب۔ علم کس طرح اٹھایا جائے گا	۸۹	باب۔ اللہ تعالیٰ جس شخص کیساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عنایت فرما دیتا ہے
۱۰۶	باب۔ مسائل کو اسکے سوال سے زیادہ جواب دینا	۹۶	باب۔ کیا عورتوں کی تعلیم کیلئے کوئی خاص دن مقرر کرنا (مناسب ہے)	۸۹	باب۔ علم کی باتیں دریافت کرنے میں سمجھداری سے کام لینا
	وضو کا بیان	۹۷	باب۔ ایک شخص کوئی بات سنے اور نہ سمجھے تو دوبارہ دریافت کرے تاکہ (اچھی طرح) سمجھ لے	۸۹	باب۔ علم و حکمت میں رشک کرنا
۱۰۷	باب۔ نماز بغیر پاکی کے قبول نہیں ہوتی	۹۷	باب۔ جو لوگ موجود ہیں وہ غائب شخص کو علم پہنچائیں	۹۰	باب۔ نبی ﷺ کا یہ فرمان کہ اے اللہ! اسے قرآن کا علم عطا فرما
۱۰۷	باب۔ وضو کی فضیلت (اور ان لوگوں کی فضیلت) جو وضو کے نشانات سے سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والے ہوں گے (قیامت کے دن)	۹۷	باب۔ رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھنے والے کا گناہ		باب۔ بچے کا (حدیث) سننا کس عمر میں صحیح ہے
۱۰۷	باب۔ جب تک وضو ہونے کا یقین نہ ہو محض شک کی بناء پر نیا وضو کرنا ضروری نہیں	۹۷	باب۔ علم کا قلمبند کرنا	۹۰	باب۔ پڑھنے، پڑھانے والے کی فضیلت
۱۰۸	باب۔ معمولی طور پر وضو کرنا	۹۸	باب۔ رات کو تعلیم دینا اور وعظ کرنا	۹۱	باب۔ علم کا زوال اور جہل کی اشاعت
۱۰۸	باب۔ اچھی طرح وضو کرنا	۹۹	باب۔ رات کے وقت علمی مذاکرہ	۹۱	باب۔ علم کی فضیلت
۱۰۸	باب۔ چہرے کا صرف ایک چلو (پانی) سے دھونا	۹۹	باب۔ علم کو محفوظ رکھنا	۹۱	باب۔ جانور وغیرہ پر سوار ہو کر فتویٰ دینا
۱۰۹	باب۔ پاخانہ جانے کے وقت کیا دعا پڑھے	۱۰۰	باب۔ عالموں کی بات خاموشی سے سننا	۹۲	باب۔ ہاتھ یا سر کے اشارے سے فتویٰ کا جواب دینا
۱۰۹	باب۔ پاخانہ کے قریب پانی رکھنا	۱۰۱	باب۔ جب کسی عالم سے یہ پوچھا جائے کہ لوگوں میں کون سب سے زیادہ علم رکھتا ہے تو مستحب یہ ہے کہ اللہ کے حوالے کر دے یعنی یہ کہہ دے کہ اللہ سب سے زیادہ علم رکھتا ہے	۹۳	باب۔ جب کوئی مسئلہ درپیش ہو تو اس کیلئے سفر کرنا (کیسا ہے)
۱۰۹	باب۔ پیشاب پاخانہ کے وقت قبلہ کی طرف منہ نہیں کرنا چاہیے	۱۰۱	باب۔ کھڑے ہو کر کسی عالم سے سوال کرنا جو بیٹھا ہوا ہو	۹۳	باب۔ حصول علم کیلئے نمبر مقرر کرنا
۱۰۹	باب۔ کوئی شخص دوائیوں پر بیٹھ کر قضاء حاجت کرے	۱۰۳	باب۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ تمہیں تھوڑا علم دیا گیا ہے	۹۴	باب۔ جب کوئی ناگوار بات دیکھے تو وعظ کرنے اور تعلیم دینے میں ناراض ہو سکتا ہے
۱۱۰	باب۔ عورتوں کا قضائے حاجت کے لئے باہر نکلنا۔	۱۰۳	باب۔ علم کی باتیں کچھ لوگوں کو بتانا اور کچھ لوگوں کو نہ بتانا اس خیال سے کہ ان کی سمجھ میں نہ آئیگی	۹۵	باب۔ مرد کا اپنی باندی اور گھروالوں کو تعلیم دینا
۱۱۱	باب۔ پانی سے طہارت کرنا				
۱۱۱	باب۔ استنجاء کے لئے پانی کے ساتھ نیزہ (بھی) لے جانا				
۱۱۱	باب۔ داہنے ہاتھ سے طہارت				



صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۱۲۷	باب۔ مسواک کا بیان	۱۲۰	باب۔ وضو کے بعد موز سے پہننا		کرنے کی ممانعت۔
۱۲۸	باب۔ بڑے آدمی کو مسواک دینا	۱۲۰	باب۔ بکری کا گوشت اور ستوکھا کر وضو نہ کرنا۔	۱۱۱	باب۔ پتھروں سے استنجاء کرنا
	باب۔ با وضورات کو سونے والے کی فضیلت	۱۲۱	باب۔ کیا دودھ پی کر کلی کرنا چاہئے	۱۱۱	باب۔ گوہر سے استنجاء نہ کرے
	کتاب غسل	۱۲۱	باب۔ سونے کے بعد وضو کرنا۔ بعض علماء کے نزدیک ایک یا دو مرتبہ کی اونگھ سے یا (نیند کا) ایک جھونکا لینے سے وضو واجب نہیں ہوتا	۱۱۲	باب۔ وضو میں ہر عضو کو ایک ایک بار دھونا
۱۲۹	باب۔ غسل سے پہلے وضو			۱۱۲	باب۔ وضو میں ہر عضو کو دو، دو بار دھونا
۱۲۹	باب۔ مرد کا اپنی بیوی کے ساتھ غسل			۱۱۲	باب۔ وضو میں ہر عضو کو تین تین بار دھونا
۱۲۹	باب۔ صاع یا اسی طرح کی کسی چیز سے غسل	۱۲۱	باب۔ بغیر حدث کے وضو کرنا۔	۱۱۲	باب۔ وضو میں ناک صاف کرنا
۱۳۰	باب۔ جو شخص اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہائے	۱۲۱	باب۔ پیشاب سے نہ بچنا گناہ کبیرہ ہے	۱۱۲	باب۔ طاق (یعنی بے جوڑ) عدد سے استنجاء کرنا
۱۳۰	باب۔ جس نے حلاب سے یا خوشبو لگا کر غسل کیا	۱۲۲	باب۔ پیشاب کو دھونا اور پاک کرنا۔		باب۔ جوتوں کے اندر پاؤں دھونا اور (محض) جوتوں پر مسح نہ کرنا
۱۳۰	باب۔ جس نے جماع کیا اور پھر دوبارہ کیا	۱۲۲	باب۔ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کا دیہاتی کو مہلت دینا جب تک کہ وہ مسجد میں پیشاب کر کے فارغ نہ ہو گیا	۱۱۳	باب۔ وضو اور غسل میں دھنی جانب سے ابتداء کرنا
۱۳۱	باب۔ جس نے خوشبو لگائی پھر غسل کیا اور خوشبو کا اثر اب بھی باقی رہا	۱۲۳	باب۔ بچوں کے پیشاب کا حکم		باب۔ جوتوں کی تلاش
۱۳۱	باب۔ بالوں کا خلال کرنا	۱۲۳	باب۔ کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر پیشاب کرنا	۱۱۴	باب۔ وہ پانی جس سے آدمی کے بال دھوئے جائیں (پاک ہے)
۱۳۱	باب۔ جب مسجد میں اپنے جنبی ہونے کو یاد کرے تو اسی حالت میں باہر آ جائے اور تمیم نہ کرے	۱۲۳	باب۔ اپنے ساتھی کے قریب پیشاب کرنا اور دیوار کی آڑ لینا	۱۱۴	باب۔ کتا برتن میں سے کچھ پی لے
۱۳۱	باب۔ جس نے خلوت میں تنہا ننگے ہو کر غسل کیا۔	۱۲۵	باب۔ حیض کا خون دھونا	۱۱۴	باب۔ بعض لوگوں نے نزدیک صرف پیشاب اور پاخانے کی راہ سے وضو ٹٹا ہے
۱۳۲	باب۔ لوگوں میں نہاتے وقت پردہ کرنا		باب۔ منی کا دھونا اور اس کا رگڑنا	۱۱۵	باب۔ جو شخص اپنے ساتھی کو وضو کرائے
۱۳۲	باب۔ جنبی کا پسینہ اور مسلمان نجس نہیں ہوتا۔	۱۲۶	باب۔ اونٹ، بکری اور چوپایوں کا پیشاب ان کے رہنے کی جگہ کا حکم کیا ہے	۱۱۵	باب۔ بے وضو ہونے کی حالت میں تلاوت قرآن کرنا
	باب۔ جنبی کا سونا۔	۱۲۶	باب۔ وہ نجاستیں جو گھی اور پانی میں گر جائیں۔	۱۱۶	باب۔ پورے سر کا مسح کرنا
۱۳۳	باب۔ جب دونوں ختان ایک دوسرے سے مل جائیں		باب۔ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا	۱۱۶	باب۔ لوگوں کے وضو کا بچا ہوا پانی استعمال کرنا۔
	کتاب حیض		باب۔ جب نمازی کی پشت پر کوئی نجاست یا مردار ڈال دیا جائے تو لباس کی نماز فاسد نہیں ہوتی	۱۱۷	باب۔ خاوند کا بیوی کے ساتھ وضو کرنا
	باب۔ مسائل حیض	۱۲۷	باب۔ کپڑے میں تھوک اور رینٹ وغیرہ لگ جائے تو کیا حکم ہے	۱۱۷	باب۔ رسول اللہ ﷺ کا ایک بے ہوش آدمی پر اپنے وضو کا پانی چھڑکنا
			باب۔ عورت کا اپنے باپ کے چہرے سے خون دھونا	۱۱۸	باب۔ پتھر وغیرہ کے برتن سے وضو کرنا
				۱۱۹	باب۔ طشت سے (پانی لے کر) وضو کرنا
				۱۱۹	باب۔ ایک مد (پانی) سے وضو کرنا
				۱۱۹	باب۔ موزوں پر مسح کرنا۔



صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۱۵۴	باب۔ نعل پہن کر نماز پڑھنا	۱۴۱	باب۔ کیا زمین پر تیمم کیلئے ہاتھ مارنے کے بعد ہاتھ کو پھونک لینا چاہئے۔	۱۳۴	باب۔ حائضہ عورت کا اپنے شوہر کے سر کو دھونا اور اس میں کنگھا کرنا۔
۱۵۴	باب۔ خفین پہن کر نماز پڑھنا	۱۴۱	باب۔ پاک مٹی مسلمان کا وضو ہے جو پانی نہ ہونے کی صورت میں کفایت کرتی ہے	۱۳۴	باب۔ مرد کا اپنی بیوی کی گود میں حائضہ ہونے کے باوجود قرآن پڑھنا
۱۵۵	باب۔ سجدہ میں اپنی بغلوں کو کھلی رکھے اور اپنے پہلو سے جدار کھے	۱۴۲	نماز کا بیان	۱۳۴	باب۔ جس نے نفاس کا نام حیض رکھا
۱۵۵	باب۔ قبلہ کے استقبال کی فضیلت	۱۴۲	باب۔ شب معراج میں نماز کس طرح فرض ہوئی تھی	۱۳۵	باب۔ حائضہ کے ساتھ مباشرت
۱۵۵	باب۔ اللہ عزوجل کا قول ہے ”کہ مقام ابراہیم کو مصلی بناؤ“	۱۴۲	باب۔ صرف ایک کپڑے کو بدن پر لپیٹ کر نماز پڑھنا	۱۳۵	باب۔ حائضہ روزے چھوڑ دیگی
۱۵۵	باب۔ (نماز میں) قبلہ کی طرف رخ کرنا خواہ کہیں بھی ہو	۱۴۲	باب۔ جب ایک کپڑے میں کوئی شخص نماز پڑھے تو کپڑے کو کاندھوں پر کر لینا چاہئے	۱۳۶	باب۔ استحاضہ کی حالت میں اعتکاف
۱۵۶	باب۔ قبلہ سے متعلق احادیث	۱۴۸	باب۔ جب کپڑا تنگ ہو	۱۳۶	باب۔ حیض کے غسل میں خوشبو استعمال کرنا
۱۵۷	باب۔ مسجد سے تھوک کو اپنے ہاتھ سے صاف کرنا	۱۴۸	باب۔ شامی جبہ پہن کر نماز پڑھنا	۱۳۶	باب۔ حیض سے پاک ہونے کے بعد عورت کا اپنے بدن کو نہاتے وقت ملنا
۱۵۸	باب۔ نماز میں دہنی طرف نہ تھوکنا چاہئے	۱۴۹	باب۔ نماز اور اسکے علاوہ اوقات میں ننگے ہونے کی کراہت	۱۳۷	باب۔ عورت کا غسل حیض کے بعد کنگھا کرنا
۱۵۸	باب۔ مسجد میں تھوکنے کا کفارہ	۱۴۹	باب۔ شرم گاہ جو چھپائی جائے گی	۱۳۷	باب۔ حیض کے غسل کے وقت عورت کا اپنے بالوں کو کھولنا۔
۱۵۸	باب۔ امام کی لوگوں کو نصیحت کہ نماز پوری طرح پڑھیں اور قبلہ کا ذکر	۱۵۰	باب۔ ران سے متعلق روایتیں	۱۳۸	باب۔ حائضہ نماز قضا نہیں کرے گی
۱۵۸	باب۔ کیا یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ مسجد بنی فلاں کی ہے؟	۱۵۱	باب۔ عورت کو نماز پڑھنے کے لئے کتنے کپڑے ضروری ہیں	۱۳۸	باب۔ حائضہ کے ساتھ سونا جب کہ وہ حیض کے کپڑوں میں ہو۔
۱۵۹	باب۔ مسجد میں (کسی چیز کی) تقسیم اور (قنو) خوشے کا لٹکانا	۱۵۱	باب۔ اگر کوئی شخص منقش کپڑا پہن کر نماز پڑھے	۱۳۸	باب۔ حائضہ کی عیدین میں اور مسلمانوں کے ساتھ دعا میں شرکت
۱۵۹	باب۔ گھروں کی مسجدیں	۱۵۲	باب۔ ایسے کپڑے میں اگر کسی نے نماز پڑھی جس پر صلیب یا تصویر بنی ہوئی تھی	۱۳۹	باب۔ زرد اور میلا لارنگ حیض کے دنوں کے علاوہ۔
۱۶۱	باب۔ کیا دور جاہلیت میں مرے ہوئے مشرکوں کی قبروں کو کھود کر ان پر مساجد کی تعمیر کی جاسکتی ہے؟	۱۵۲	باب۔ کیا اس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے	۱۳۹	باب۔ عورت جو طواف زیارت کے بعد حائضہ ہو
۱۶۲	باب۔ انہوں نے کہنے کی جگہ نماز پڑھنا	۱۵۲	باب۔ جس نے ریشم کی قمی میں نماز پڑھی پھر اسے اتار دیا	۱۳۹	باب۔ زچہ پر نماز جنازہ اور اس کا طریقہ
۱۶۲	باب۔ جس نے نماز پڑھی اور اس کے سامنے نورآگ یا کوئی ایسی چیز ہو جس کی عبادت (کفار و مشرکین کے ہاں) کی جاتی ہو اور نماز پڑھنے والے کا مقصد اس وقت صرف خدا کی عبادت ہو	۱۵۲	باب۔ سرخ کپڑے میں نماز پڑھنا	۱۴۰	کتاب تیمم
		۱۵۳	باب۔ چھت، منبر اور لکڑی پر نماز پڑھنا		باب۔ خداوند تعالیٰ کا قول پھر نہ پاؤ پانی تو قصد کرو پاک مٹی کا اور مل لو اپنے منہ اور ہاتھ اس سے
		۱۵۳	باب۔ چٹائی پر نماز پڑھنا		باب۔ اقامت کی حالت میں تیمم جب پانی نہ ملے یا نماز کے چھوٹ جانے کا خوف ہو
		۱۵۳	باب۔ بستر پر نماز پڑھنا		
		۱۵۴	باب۔ گرمی کی شدت میں کپڑے پر سجدہ کرنا		



صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۱۸۲	باب - گرمی کی شدت میں ظہر کو ٹھنڈے وقت پڑھنا	۱۷۱	باب - بازار کی مسجد میں نماز پڑھنا	۱۶۳	باب - مقبروں میں نماز پڑھنے کی کراہیت
۱۸۲	باب - سفر میں ظہر کو ٹھنڈے وقت میں پڑھنا	۱۷۲	باب - مسجد وغیرہ میں ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کرنا	۱۶۳	باب - عورت کا مسجد میں سونا
۱۸۲	باب - ظہر کا وقت زوال کے فوراً بعد	۱۷۳	باب - مدینے کے راستے میں وہ مساجد اور جگہیں جہاں رسول اللہ نے نماز ادا فرمائی	۱۶۴	باب - مسجد میں مردوں کا سونا
۱۸۳	باب - ظہر کی نماز عصر کے وقت	۱۷۶	باب - امام کا سترہ مقتدیوں کا سترہ ہے	۱۶۴	باب - جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنی چاہئے
۱۸۴	باب - عصر کا وقت	۱۷۶	باب - مصلیٰ اور سترہ میں کتنا فاصلہ ہونا چاہئے	۱۶۵	باب - مسجد کی عمارت (تعمیر)
۱۸۴	باب - عصر کے چھوٹ جانے پر گناہ	۱۷۷	باب - غزہ (وہ ڈنڈا جسکے نیچے لوہے کا پھل لگا ہوا ہو) کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا	۱۶۵	باب - تعمیر مسجد میں ایک دوسرے کی مدد کرنا
۱۸۴	باب - نماز عصر قصداً چھوڑ دینے پر گناہ	۱۷۷	باب - ستون کو سامنے کر کے نماز پڑھنا	۱۶۵	باب - جس نے مسجد بنوائی
۱۸۴	باب - نماز عصر کی فضیلت	۱۷۷	باب - نماز دو ستونوں کے درمیان جب کہ تنہا پڑھ رہا ہو	۱۶۶	باب - جب مسجد سے گزرے تو اپنے تیر کے پھل کو تھامے رکھے
۱۸۵	باب - جو عصر کی ایک رکعت غروب سے پہلے پڑھ سکے	۱۷۷	باب - سواری، اونٹ، درخت اور کجاوہ کو سامنے کر کے نماز پڑھنا	۱۶۶	باب - مسجد سے گزرنا
۱۸۶	باب - مغرب کا وقت	۱۷۷	باب - چار پائی کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا	۱۶۶	باب - مسجد میں اشعار پڑھنا
۱۸۶	باب - مغرب کو عشاء کہنا پسندیدہ ہے	۱۷۸	باب - نماز پڑھنے والا اپنے سامنے سے گزرنے والے کو روک دے	۱۶۶	باب - حراب والے مسجد میں
۱۸۷	باب - عشاء (میں نماز کے انتظار) کی فضیلت	۱۷۸	باب - نماز پڑھنے والا اپنے سامنے سے گزرنے والے کو روک دے	۱۶۷	باب - قرض کا تقاضہ اور قرض دار کا پیچھا مسجد تک کرنا
۱۸۸	باب - نیند کا غلبہ ہو جائے تو عشاء سے پہلے بھی سویا جاسکتا ہے	۱۷۹	باب - مصلیٰ کے سامنے سے گزرنے پر گناہ	۱۶۷	باب - مسجد میں جھاڑو دینا اور مسجد سے چیتھڑے، کوڑے کرکٹ اور لکڑیوں کو چن لینا
۱۸۸	باب - عشاء کا وقت آدھی رات تک ہے	۱۷۹	باب - سوئے ہوئے شخص کے سامنے ہوتے ہوئے نماز پڑھنا	۱۶۷	باب - مسجد میں شراب کی تجارت کی حرمت کا اعلان
۱۸۹	باب - نماز فجر کی فضیلت	۱۷۹	باب - نماز میں اگر کوئی اپنی گردن پر کسی بچی کو اٹھالے	۱۶۸	باب - قیدی یا قرض دار جنہیں مسجد میں باندھ دیا گیا ہو
۱۸۹	باب - فجر کا وقت	۱۸۰	باب - نماز کے اوقات نماز	۱۶۸	باب - مسجد میں مریضوں کیلئے خیمہ
۱۹۰	باب - فجر کے بعد سورج بلند ہونے تک نماز نہ پڑھنی چاہئے	۱۸۰	باب - نماز کے اوقات اور ان کے فضائل	۱۶۹	باب - کسی ضرورت کی وجہ سے مسجد میں اونٹ لے جانا
۱۹۰	باب - سورج ڈوبنے سے پہلے نماز نہ پڑھنی چاہئے	۱۸۱	باب - نماز کفارہ ہے	۱۶۹	باب - مسجد میں کھڑکی اور راستہ
۱۹۱	باب - عصر کے بعد قضاء وغیرہ پڑھنا	۱۸۱	باب - نماز وقت پر پڑھنے کی فضیلت	۱۷۰	باب - کعبہ اور مساجد میں دروازے اور چٹخنی
۱۹۱	باب - وقت نکل جانے کے بعد اذان	۱۸۱	باب - پانچوں وقت کی نمازیں گناہوں کا کفارہ بنتی ہیں	۱۷۱	باب - مسجد میں حلقہ بنا کر بیٹھنا
۱۹۲	باب - جس نے وقت نکل جانے کے بعد باجماعت نماز پڑھی	۱۸۲	باب - نماز پڑھنے والا اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے	۱۷۱	باب - مسجد میں چیت لیٹنا



صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
	باب۔ اگر کسی کو نماز پڑھنا یاد نہ رہے تو جب بھی یاد آئے پڑھ لے (ان اوقات کے علاوہ جن میں نماز مکروہ ہے)	۱۹۲	باب۔ نماز باجماعت کا وجوب	۱۹۲	باب۔ اگر کسی کو نماز پڑھنا یاد نہ رہے تو جب بھی یاد آئے پڑھ لے (ان اوقات کے علاوہ جن میں نماز مکروہ ہے)
۲۰۷	باب۔ امام اس لئے ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے۔	۲۰۰	باب۔ نماز باجماعت کی فضیلت	۱۹۲	باب۔ گھر والوں اور مہمانوں کے ساتھ رات میں گفتگو کرنا
۲۰۸	باب۔ مقتدی کب سجدہ کریں	۲۰۰	باب۔ فجر کی نماز باجماعت پڑھنے کی فضیلت	۱۹۲	مسائل اذان
۲۰۸	باب۔ امام سے پہلے سر اٹھانے والے کا گناہ۔	۲۰۱	باب۔ ظہر کی نماز اول وقت میں پڑھنے کی فضیلت	۱۹۴	باب۔ اذان کی ابتداء
۲۰۸	باب۔ غلام اور آزاد کردہ غلام کی امامت	۲۰۱	باب۔ ہر قدم پر ثواب۔	۱۹۵	باب۔ اذان کے کلمات دو مرتبہ کہے جائیں
۲۰۸	باب۔ جب امام نماز پوری طرح نہ پڑھے اور مقتدی پوری طرح پڑھیں	۲۰۲	باب۔ عشاء کی نماز باجماعت کی فضیلت	۱۹۵	باب۔ اذان دینے کی فضیلت
۲۰۸	باب۔ جب (نماز پڑھنے والے) صرف دو ہوں تو مقتدی امام کے دائیں جانب مقابل میں کھڑا ہوگا۔	۲۰۲	باب۔ جو شخص مسجد میں نماز کے انتظار میں بیٹھے، اور مساجد کی فضیلت	۱۹۶	باب۔ اذان بلند آواز سے۔
۲۰۹	باب۔ جب امام نے نماز طویل کر دی اور کسی کو ضرورت تھی اس لئے اس نے باہر نکل کر نماز پڑھ لی	۲۰۲	باب۔ مسجد میں بار بار آنے جانے کی فضیلت۔	۱۹۶	باب۔ اذان، حملہ اور خون ریزی کے ارادہ کے ترک کا باعث ہے۔
۲۰۹	باب۔ امام قیام کم کرے لیکن رکوع اور سجدہ پوری طرح کرے	۲۰۳	باب۔ مریض کب تک جماعت میں حاضر ہوتا رہے گا۔	۱۹۶	باب۔ اذان کا جواب کس طرح دینا چاہئے
۲۱۰	باب۔ نماز مختصر لیکن مکمل۔	۲۰۴	باب۔ کیا جو لوگ آگئے ہیں انہیں کے ساتھ امام نماز پڑھ لے گا اور کیا بارش میں جمعہ کے دن خطبہ دے گا	۱۹۷	باب۔ اذان کی دعا
۲۱۰	باب۔ جس نے بچے کے رونے کی آواز پر نماز میں تخفیف کر دی	۲۰۴	باب۔ ادھر کھانا حاضر ہے اور اقامت صلوٰۃ بھی ہو رہی ہے	۱۹۷	باب۔ اذان کیلئے قرعہ اندازی
۲۱۰	باب۔ اقامت کے وقت اور اس کے بعد صفوں کو درست کرنا	۲۰۴	باب۔ آدمی جو اپنے گھر کی ضروریات میں مصروف تھا کہ اقامت ہوئی اور وہ نماز کے لئے باہر آ گیا۔	۱۹۷	باب۔ اندھے کی اذان جب کہ اسے کوئی وقت بتانے والا ہو
۲۱۱	باب۔ جب امام اور مقتدیوں کے درمیان کوئی دیوار حائل ہو یا پردہ ہو	۲۰۵	باب۔ جو شخص نماز پڑھائے اور مقصد صرف لوگوں کو نبی کریم ﷺ کی نماز اور آپ کے طریقے سکھانا ہو	۱۹۷	باب۔ طلوع فجر کے بعد اذان
۲۱۱	باب۔ رات کی نماز	۲۰۵	باب۔ اہل علم و فضل امامت کے زیادہ مستحق ہیں۔	۱۹۸	باب۔ صبح صادق سے پہلے اذان
۲۱۱	باب۔ رفع یدین اور تکبیر تحریمہ دونوں ایک ساتھ۔	۲۰۶	باب۔ جو لوگوں کو نماز پڑھا رہا تھا کہ پہلے امام بھی آگئے اب یہ پہلے آنے	۱۹۸	باب۔ ہر دو اذانوں کے درمیان ایک نماز کا فصل ہے اگر کوئی پڑھنا چاہئے
۲۱۱	باب۔ نماز میں دایاں ہاتھ بائیں پر رکھنا۔			۱۹۸	باب۔ جو یہ کہتے ہیں کہ سفر میں ایک ہی مؤذن اذان دے
				۱۹۹	باب۔ مسافروں کیلئے اذان اور اقامت جب کہ بہت سے لوگ ساتھ ہوں
				۱۹۹	باب۔ کسی شخص کا یہ کہنا کہ نماز نے ہمیں چھوڑ دیا
				۱۹۹	باب۔ اقامت کے وقت جب لوگ امام کو دیکھیں تو کب کھڑے ہوں۔
				۱۹۹	باب۔ اقامت کبھی جا چکی اور اس کے



صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۲۲۸	باب۔ جس نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور پھر کوئی ضرورت یاد آئی تو صفوں کو چیرتا ہوا باہر آیا	۲۱۸	باب۔ رکوع میں پیٹھ کو برابر کرنا اور طمانیت کی حد	۲۱۲	باب۔ تکبیر تحریمہ کے بعد کیا پڑھا جائے
۲۲۹	باب۔ دائیں طرف اور بائیں طرف (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) جانا	۲۱۹	باب۔ رکوع کی دعاء	۲۱۲	باب۔ نماز میں آسمان کی طرف نظر اٹھانا
۲۲۹	باب۔ لہسن، پیاز اور گندنے کے متعلق روایات	۲۱۹	باب۔ اللہم ربنا ولک الحمد کی فضیلت	۲۱۲	باب۔ نماز میں ادھر ادھر دیکھنا
۲۳۰	باب۔ بچوں کا وضو، ان پر غسل اور وضو کب ضروری ہوگا، جماعت، عیدین میں ان کی شرکت۔	۲۲۰	باب۔ رکوع سے سر اٹھاتے وقت اطمینان و سکون	۲۱۳	باب۔ امام اور مقتدی کے لئے قرأت کا وجوب، اقامت اور سفر ہر حالت میں سری اور جہری تمام نمازوں میں
۲۳۱	باب۔ رات اور صبح اندھیرے میں عورتوں کا مسجد میں آنا	۲۲۰	باب۔ سجدہ کرتے وقت تکبیر کہتے ہوئے جھکے	۲۱۴	باب۔ ظہر میں قرأت
۲۳۱	باب۔ جمعہ کی فرضیت	۲۲۰	باب۔ سجدہ کی فضیلت	۲۱۵	باب۔ مغرب میں قرآن پڑھنا
۲۳۲	باب۔ جمعہ کے دن خوشبو کا استعمال	۲۲۲	باب۔ سات اعضاء پر سجدہ	۲۱۵	باب۔ مغرب میں بلند آواز سے قرآن پڑھنا
۲۳۲	باب۔ جمعہ کی فضیلت۔	۲۲۳	مسائل نماز	۲۱۵	باب۔ عشاء میں سجدہ کی سورۃ پڑھنا
۲۳۲	باب۔ جمعہ کے دن تیل کا استعمال	۲۲۳	باب۔ دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا	۲۱۵	باب۔ عشاء میں قرآن پڑھنا
۲۳۳	باب۔ استطاعت کے مطابق اچھا کپڑا پہننا چاہئے۔	۲۲۳	باب۔ سجدہ میں بازوؤں کو پھیلانا دینا چاہئے	۲۱۵	باب۔ فجر میں قرآن مجید پڑھنا
۲۳۳	باب۔ جمعہ کے دن مسواک۔	۲۲۳	باب۔ جو شخص نماز کی طاق رکعت (پہلی اور تیسری میں تھوڑی دیر بیٹھے اور پھر اٹھ جائے	۲۱۵	باب۔ فجر کی نماز میں بلند آواز سے قرآن مجید پڑھنا
۲۳۳	باب۔ جمعہ کے دن نماز فجر میں کون سی سورۃ پڑھی جائے	۲۲۳	باب۔ سجدوں سے اٹھتے وقت تکبیر کہنا	۲۱۶	باب۔ ایک رکعت میں دوسریں ایک ساتھ پڑھنا، آیت کے آخری حصوں کو پڑھنا کسی سورۃ کو (جیسا کہ قرآن کی ترتیب ہے) اس سے پہلے کی سورۃ سے پہلے پڑھنا اور کسی سورۃ کے اول حصہ کا پڑھنا
۲۳۴	باب۔ دیہاتوں اور شہروں میں جمعہ کے لئے کتنی دور سے آنا چاہئے اور کن لوگوں پر جمعہ واجب ہے اور غسل۔	۲۲۳	باب۔ تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ۔	۲۱۶	باب۔ آخری رکعتوں میں سورۃ فاتحہ پڑھی جائے گی
۲۳۵	باب۔ جمعہ کے دن اگر گرمی زیادہ ہو جائے تو۔	۲۲۴	باب۔ جن کے نزدیک پہلا تشہد واجب نہیں ہے	۲۱۷	باب۔ امام کا آمین بلند آواز سے کہنا
۲۳۵	باب۔ جمعہ کے لئے چلنا۔	۲۲۵	باب۔ آخری قعود میں تشہد	۲۱۷	باب۔ آمین کہنے کی فضیلت
۲۳۵	باب۔ کوئی شخص جمعہ کے دن اپنے کسی (مسلمان) بھائی کو اٹھا کر اس	۲۲۵	باب۔ سلام پھیرنے سے پہلے کی دعا	۲۱۸	باب۔ جب صف تک پہنچنے سے پہلے ہی کسی نے رکوع کر لیا
		۲۲۶	باب۔ تشہد کے بعد کسی بھی دعا کا اختیار ہے۔ یہ دعا فرض نہیں ہے	۲۱۸	باب۔ رکوع میں تکبیر پوری کرنا
		۲۲۶	باب۔ سلام پھیرنا	۲۱۸	باب۔ سجدہ سے اٹھنے پر تکبیر
		۲۲۶	باب۔ جب امام سلام پھیرے تو مقتدی کو بھی سلام پھیرنا چاہئے	۲۱۸	باب۔ رکوع میں ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھنا
		۲۲۷	باب۔ نماز کے بعد ذکر۔		
		۲۲۸	باب۔ سلام پھیرنے کے بعد امام مقتدیوں کی طرف متوجہ ہو		



صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۲۵۳	باب - زلز لے اور نشانیوں سے متعلق احادیث	۲۳۵	باب - عید کیلئے پیدل یا سوار ہو کر جانا اور نماز خطبہ سے پہلے اذان اور اقامت کے بغیر ادا کرنا	۲۳۵	باب - جمعہ کے دن اذان -
۲۵۳	باب - بارش کا حال اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کو معلوم نہیں	۲۳۵	باب - عید کے بعد خطبہ	۲۳۶	باب - جمعہ کے لئے ایک مؤذن
۲۵۴	باب - سورج گرہن کی نماز -	۲۳۶	باب - ایام تشریق میں عمل کی فضیلت	۲۳۶	باب - امام منبر پر اذان کا جواب دے
۲۵۵	باب - سورج گرہن میں صدقہ	۲۳۶	باب - تکبیر، منی کے دنوں میں اور جب عرفہ جائے	۲۳۶	باب - منبر پر خطبہ -
۲۵۵	باب - گرہن کے وقت اس کا اعلان کہ نماز ہونے والی ہے -	۲۳۶	باب - عید گاہ میں دسویں تاریخ کو قربانی	۲۳۶	باب - کھڑے ہو کر خطبہ -
۲۵۵	باب - سورج گرہن کے وقت عذاب قبر سے خدا کی پناہ مانگنا	۲۳۶	باب - عید کے دن جو راستہ بدل کر آیا مسائل نماز وتر	۲۳۶	باب - جس نے خطبہ میں ثناء کے بعد اما بعد کہا -
۲۵۶	باب - سورج گرہن کی نماز جماعت کے ساتھ -	۲۳۶	باب - وتر سے متعلق احادیث	۲۳۸	باب - امام نے خطبہ دیتے وقت دیکھا کہ ایک شخص مسجد میں آیا اور پھر اس سے دو رکعت پڑھنے کیلئے کہا -
۲۵۶	باب - جس نے سورج گرہن میں غلام آزاد کرنا پسند کیا -	۲۳۷	باب - وتر کے اوقات	۲۳۸	باب - جمعہ کے خطبہ میں بارش کیلئے دعا
۲۵۶	باب - گرہن میں ذکر -	۲۳۷	باب - وترات کی تمام نمازوں کے بعد پڑھی جائے -	۲۳۸	باب - جمعہ کے خطبہ میں خاموش رہنا چاہئے
۲۵۷	باب - گرہن کی نماز میں قرآن مجید کی قرأت بلند آواز سے -	۲۳۷	باب - نماز وتر سواری پر	۲۳۹	باب - جمعہ کے دن دعا قبول ہونے کی گھڑی
۲۵۷	باب - سورۃ ص کا سجدہ -	۲۳۸	باب - قنوت رکوع سے پہلے اور اسکے بعد استسقاء کے مسائل	۲۳۹	باب - اگر جمعہ کی نماز میں لوگ امام کو چھوڑ کر چلے جائیں -
۲۵۷	باب - مسلمانوں کے ساتھ مشرکوں کا سجدہ - مشرک ناپاک ہوتے ہیں ان کے وضو کی کوئی صورت ہی نہیں	۲۳۹	باب - استسقاء کا بیان	۲۳۹	باب - جمعہ کے بعد اور اس سے پہلے نماز صلوٰۃ خوف
۲۵۸	باب - آیت سجدہ کی تلاوت کی لیکن سجدہ نہیں کیا -	۲۳۹	باب - نبی کریم کی دعا کہ کفار کو یوسف کے زمانہ کے سے قحط میں مبتلا کر دے	۲۴۰	باب - صلوٰۃ خوف کے بیان میں -
۲۵۸	باب - سورۃ اذا السماء انشقت میں سجدہ	۲۴۱	باب - جامع مسجد میں استسقاء -	۲۴۱	باب - صلوٰۃ خوف پیدل اور سواری پر
۲۵۸	باب - ازدحام کی وجہ سے سجدہ کی جگہ اگر کسی کو نہ ملے -	۲۴۱	باب - نبی کریم نے پشت مبارک صحابہ کی طرف کس طرح کی تھی -	۲۴۱	باب - دشمن کی تلاش میں نکلنے والے اور جن کی تلاش میں دشمن ہوں ان کی نماز سواری پر اور اشاروں سے -
۲۵۸	باب - قصر کرنے کے متعلق جو احادیث آئی ہیں اور کتنی مدت کے	۲۴۲	باب - دعا استسقاء میں امام کے ساتھ عام لوگوں کا ہاتھ اٹھانا -	۲۴۲	مسائل عیدین
		۲۴۲	باب - بارش ہونے لگے تو کیا دعا کی جائے	۲۴۲	باب - حراب (چھوٹے نیزے) اور ڈھال عید کے دن
		۲۴۲	باب - جب ہوا چلتی -	۲۴۲	باب - عید الفطر میں عید گاہ جانے سے پہلے کھانا
		۲۴۲	باب - نبی کریم کا یہ فرمان کہ پروا ہوا کے ذریعہ مجھے مدد پہنچائی گئی ہے -	۲۴۲	باب - قربانی کے دن کھانا
		۲۴۲		۲۴۲	باب - بغیر منبر کی عید گاہ میں نماز پڑھنے جانا



صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۲۷۰	باب۔ ظہر سے پہلے دو رکعت۔	۲۶۵	باب۔ نبی کریم کی نماز کی کیا کیفیت تھی اور رات میں آپ کتنی دیر تک نماز پڑھتے رہتے تھے۔	۲۵۹	قیام پر قصر کیا جائے۔
۲۷۱	باب۔ مغرب سے پہلے نماز	۲۶۵	باب۔ رات میں نبی کریم کی عبادت اور استراحت سے متعلق اور رات کی عبادت کے اس حصے سے متعلق جو منسوخ ہو گیا۔	۲۶۰	باب۔ منیٰ میں نماز۔
۲۷۱	باب۔ مکہ اور مدینہ کی مساجد میں نماز کی فضیلت	۲۶۶	باب۔ اگر کوئی رات کی نماز نہ پڑھے تو شیطان سر کے پیچھے گرہ لگا دیتا ہے	۲۶۰	باب۔ نماز قصر کرنے کیلئے کتنی مسافت ضروری ہوگی۔
۲۷۲	باب۔ مسجد قباء۔	۲۶۶	باب۔ جب کوئی شخص نماز پڑھے بغیر سو جاتا ہے تو شیطان اس کے کان میں پیشاب کر دیتا ہے۔	۲۶۰	باب۔ مغرب کی نماز سفر میں بھی تین رکعت پڑھی جائے گی۔
۲۷۲	باب۔ قبر اور منبر کے درمیانی حصہ کی فضیلت۔	۲۶۶	باب۔ آخر شب میں دعاء اور نماز۔	۲۶۰	باب۔ نفل نماز سواری پر، سواری کا رخ خواہ کسی طرف ہو۔
۲۷۲	باب۔ نماز میں بولنے کی ممانعت	۲۶۷	باب۔ جورات کے ابتدائی حصہ میں سورہا اور آخری حصہ بیدار ہو کر گزارا	۲۶۱	باب۔ نفل نماز، گدھے پر پڑھنے کا حکم
۲۷۲	باب۔ نماز میں کنکری ہٹانا	۲۶۷	باب۔ نبی کریم کا رات میں بیدار ہونا رمضان اور دوسرے مہینوں میں۔	۲۶۱	باب۔ سفر میں جس نے فرض نمازوں سے پہلے اور اس کے بعد کی سنتیں نہیں پڑھیں۔
۲۷۳	باب۔ اگر نماز پڑھتے میں کسی کا جانور بھاگے، پڑے۔	۲۶۷	باب۔ عبادت میں شدت اختیار کرنا پسندیدہ نہیں۔	۲۶۱	باب۔ سفر میں مغرب، عشاء ایک ساتھ
۲۷۳	باب۔ نماز میں سلام کا جواب نہ دیا جائے۔	۲۶۸	باب۔ رات میں جس کا معمول عبادت کرنے کا ہے اسے اس معمول کو چھوڑنا نہ چاہئے۔	۲۶۲	باب۔ بیٹھ کر نماز پڑھنے کی سکت نہ ہو تو کروٹ کے بل لیٹ کر پڑھے
۲۷۳	باب۔ نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنا	۲۶۸	باب۔ رات کو اٹھ کر نماز پڑھنے والے کی فضیلت۔	۲۶۲	باب۔ نماز بیٹھ کر شروع کی لیکن دوران نماز صحت یا ب ہو گیا یا مرض میں کچھ خفت محسوس کی تو بقیہ نماز (کھڑے ہو کر پوری کرے۔
۲۷۳	باب۔ سجدہ سہوا اور اگر پانچ رکعت نماز پڑھ لی۔	۲۶۹	باب۔ نفل نمازوں کو دو رکعت کر کے پڑھنے سے متعلق روایات	۲۶۲	باب۔ رات میں تہجد پڑھنا۔
۲۷۳	باب۔ ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا کسی نے اس سے گفتگو کرنی چاہی، مصلیٰ نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور اس کی بات سن لی۔	۲۷۰	باب۔ فجر کی دو رکعتوں پر مداومت اور جس نے ان کا نام نفل رکھا	۲۶۳	باب۔ رات کی نماز کی فضیلت۔
	احکام میت	۲۷۰	باب۔ فجر کی دو رکعتوں میں کیا پڑھا جائے	۲۶۳	باب۔ مریض کا کھڑا نہ ہونا۔
۲۷۴	باب۔ جس کی آخری ہچکی کلمہ لا الہ الا اللہ پر ٹوٹی۔	۲۷۰	باب۔ اقامت کی حالت میں چاشت کی نماز	۲۶۴	باب۔ نبی کریم رات کی نماز اور نوافل کی رغبت دلاتے ہیں ضروری نہیں قرار دیتے
۲۷۵	باب۔ جنازہ کے پیچھے چلنے کا حکم	۲۷۰	باب۔ اقامت کی حالت میں چاشت کی نماز	۲۶۴	باب۔ نبی کریم اتنی دیر تک کھڑے رہتے کہ پاؤں سوج جاتے ہیں۔
۲۷۵	باب۔ میت کو جب کفن میں لپیٹا جا چکا ہو تو اس کے پاس جانا۔	۲۷۰	باب۔ اقامت کی حالت میں چاشت کی نماز	۲۶۴	باب۔ جو شخص سحر کے وقت سو گیا۔
۲۷۶	باب۔ ایک شخص میت کے عزیزوں کو خود موت کی خبر دیتا ہے۔	۲۷۰	باب۔ اقامت کی حالت میں چاشت کی نماز	۲۶۵	باب۔ رات کی نماز میں طول قیام۔
۲۷۶	باب۔ فضیلت اس شخص کی جس کی کوئی اولاد مر جائے اور وہ اجر کی نیت سے صبر کرے۔				



صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
	باب۔ طاق مرتبہ غسل دینا مستحب ہے	۲۷۷	باب۔ جو مصیبت کے وقت غمگین	۲۸۴	کی دعوت پیش کی جائے گی۔
۲۹۳	باب۔ (غسل) میت کی دائیں طرف سے شروع کیا جائے۔	۲۷۷	دکھائی دے۔		
	باب۔ کفن کے لئے سفید کپڑے	۲۷۷	باب۔ جو مصیبت کے وقت اپنے غم کو ظاہر نہ ہونے دے۔	۲۸۵	باب۔ جب ایک مشرک موت کے وقت کہتا ہے ”لا الہ الا اللہ“
۲۹۳	باب۔ دو کپڑوں میں کفن۔	۲۷۷	باب۔ نبی کریم کا فرمان ”ہم تمہاری جدائی پر غمگین ہیں۔“	۲۸۶	باب۔ قبر کے پاس محدث کی نصیحت اور تلامذہ کا اسکے ارد گرد بیٹھنا
۲۹۴	باب۔ ترپی ہوئی یا بغیر ترپی ہوئی قمیص کا کفن اور جس کے کفن میں قمیص نہیں دی گئی۔	۲۷۸	باب۔ مریض کے پاس رونا۔	۲۸۶	باب۔ خود کشی سے متعلق احادیث
۲۹۴	باب۔ جب کفن صرف اس قدر ہو کہ سر یا پاؤں میں سے کوئی ایک چھپایا جا سکے تو سر چھپانا چاہئے	۲۷۸	باب۔ کس طرح کے نوحہ و بکا کی ممانعت ہے اور اس پر مؤاخذہ۔	۲۸۶	باب۔ لوگوں کی زبان پر میت کی تعریف
۲۹۵	باب۔ جنہوں نے نبی کریم کے زمانہ میں کفن تیار رکھا اور آپ نے اس پر کسی ناپسندیدگی کا اظہار نہیں کیا۔	۲۷۹	باب۔ جو یہودی کے جنازہ کو دیکھ کر کھڑا ہو گیا۔	۲۸۶	باب۔ عذاب قبر۔
۲۹۶	باب۔ عورتیں جنازے کے ساتھ	۲۷۹	باب۔ عورتیں نہیں بلکہ مرد جنازہ اٹھائیں۔	۲۸۷	باب۔ قبر کے عذاب سے خدا کی پناہ
۲۹۶	باب۔ شوہر کے علاوہ کسی دوسرے پر عورت کا سوگ۔	۲۷۹	باب۔ جنازہ کو تیزی سے لے چلنا	۲۸۷	باب۔ میت پر صبح و شام پیش کی جاتی ہے
۲۹۸	باب۔ قبر کی زیارت۔	۲۸۰	باب۔ جنازہ کے پیچھے چلنے کی فضیلت	۲۸۷	باب۔ مسلمانوں کی اولاد سے متعلق
۲۹۹	باب۔ نبی کریم کے اس ارشاد کے متعلق کہ میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے بعض اوقات عذاب ہوتا ہے یہ اس وقت جب نوحہ و ماتم اسکی عادت رہی ہو	۲۸۰	باب۔ اگر کسی عورت کا نفاس کی حالت میں انتقال ہو جائے تو اس کی نماز جنازہ	۲۸۷	باب۔ مشرکین کی نابالغ اولاد سے متعلق احادیث
۲۹۹	باب۔ میت پر کس طرح کے نوحہ کو ناپسند قرار دیا گیا ہے۔	۲۸۲	باب۔ نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنا۔	۲۸۸	باب۔ اچانک موت!
	باب۔ گریبان چاک کرنے والے ہم میں سے نہیں ہیں۔	۲۸۲	باب۔ مردے پاؤں کے چاپ کی آواز سنتے ہیں۔	۲۸۸	باب۔ نبی کریم قبر کے متعلق حدیث
۳۰۱	باب۔ نبی کریم سعد بن خولہ کی وفات پر اظہار غم کرتے ہیں۔	۲۸۲	باب۔ جو شخص ارض مقدس یا ایسی ہی کسی جگہ دفن ہونے کا آرزو مند ہو۔	۲۸۹	باب۔ مردوں کو برا بھلا کہنے کی ممانعت
۳۰۲	باب۔ مصیبت کے وقت سر منڈوانے کی ممانعت۔	۲۸۴	باب۔ شہید کی نماز جنازہ۔	۲۸۹	مسائل زکوٰۃ
			باب۔ ایک بچہ اسلام لایا اور پھر اس کا انتقال ہو گیا تو کیا اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی کیا بچے کے سامنے اسلام	۲۹۰	باب۔ زکوٰۃ کا وجوب اور اللہ عزوجل کا فرمان کہ نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو
۳۰۳				۲۹۰	باب۔ زکوٰۃ نہ ادا کرنے والے پر گناہ
				۲۹۱	باب۔ جس مال کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے وہ کنز (خزانہ) نہیں ہے۔
					باب۔ صدقہ پاک کمائی سے!



صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۳۲۳	باب۔ کس قدر مال سے آدمی غنی ہو جاتا ہے۔	۳۱۱	باب۔ ہر مسلمان پر صدقہ اگر (کوئی چیز دینے کیلئے) نہ ہو تو اچھے کام کرے	۳۰۳	باب۔ صدقہ، اس سے پہلے کہ اس کا لینے والا کوئی باقی نہ رہے۔
۳۲۳	باب۔ کھجور کا اندازہ۔	۳۱۱	باب۔ زکوٰۃ یا صدقہ کس قدر دیا جائے۔	۳۰۴	باب۔ جہنم سے بچو، خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے یا کسی معمولی سے صدقہ کے ذریعہ ہو۔
۳۲۵	باب۔ اس زمین سے سوال حصہ لینا جس کی سیرابی بارش یا جاری نہر دریا (وغیرہ) کے پانی سے ہوئی	۳۱۲	باب۔ سامان و اسباب بطور زکوٰۃ۔	۳۰۵	باب۔ بخیل اور تنہا دست کے صدقہ کی فضیلت۔
۳۲۵	باب۔ پھل توڑنے کے وقت زکوٰۃ لینا اور کیا اگر بچہ پھل چھونے لگے تو اسے منع نہیں کیا جائے گا؟	۳۱۲	باب۔ متفرق کو جمع نہیں کیا جائے گا اور جمع کو متفرق نہیں کیا جائے گا	۳۰۶	باب۔ اگر لائعلیٰ میں کسی مالدار کو صدقہ دے دیا۔
۳۲۵	باب۔ کیا کوئی اپنا دیا ہوا صدقہ خرید سکتا ہے؟ ہاں دوسرے کے صدقہ کو خریدنے میں کوئی حرج نہیں۔	۳۱۳	باب۔ دو شریک اپنا حساب خود برابر کر لیں۔	۳۰۷	باب۔ اگر لائعلیٰ میں اپنے بیٹے کو صدقہ دے دیا۔
۳۲۶	باب۔ نبی کریم کی ازواج کے غلاموں پر صدقہ۔	۳۱۳	باب۔ اونٹ کی زکوٰۃ۔	۳۰۷	باب۔ جس نے اپنے خادم کو صدقہ دینے کا حکم دیا اور خود نہیں دیا
۳۲۶	باب۔ جب صدقہ دے دیا جائے!	۳۱۳	باب۔ کسی پر زکوٰۃ بنت مخاض کی واجب ہوئی لیکن بنت مخاض اس کے پاس نہیں ہے۔	۳۰۸	باب۔ صدقہ اسی حد تک ہونا چاہئے کہ سرمایہ باقی رہے۔
۳۲۶	باب۔ مالداروں سے صدقہ لیا جائے اور فقراء پر خرچ کر دیا جائے، خواہ وہ کہیں ہوں۔	۳۱۶	باب۔ بکری کی زکوٰۃ!	۳۰۸	باب۔ صدقہ کی ترغیب دلانا اور سفارش کرنا
۳۲۷	باب۔ امام کی صدقہ دینے والے کے حق میں دعا خیر و برکت۔	۳۱۶	باب۔ زکوٰۃ میں بوڑھے، عیب دار جانور اور نہ زلیا جائے البتہ اگر زکوٰۃ وصول کرنے والا مناسب سمجھے تو لے سکتا ہے	۳۰۹	باب۔ استطاعت بھر صدقہ!
۳۲۷	باب۔ جو چیزیں دریا سے نکالی جاتی ہیں	۳۱۷	باب۔ زکوٰۃ میں لوگوں کی عمدہ چیزیں نہ لی جائیں!	۳۰۹	باب۔ جس نے شرک کی حالت میں صدقہ دیا اور پھر اسلام لایا۔
۳۲۷	باب۔ رکاز میں پانچواں حصہ واجب ہے۔	۳۱۷	باب۔ اعزہ و اقارب کو زکوٰۃ دینا	۳۱۰	باب۔ خادم کا ثواب جب وہ مالک کے حکم کے مطابق صدقہ دے اور کوئی بری نیت نہ ہو۔
۳۲۸	باب۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد و العاملين علیہا (زکوٰۃ صدقات حکومت کی طرف سے وصول کرنے والے) (حکام) اور صدقہ وصول کرینے والوں سے امام کا حساب لینا۔	۳۱۸	باب۔ مسلمان پر اسکے گھوڑوں کی زکوٰۃ نہیں!	۳۱۰	باب۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: جس نے (اللہ کے راستے میں) دیا اور تقویٰ اختیار کیا اور اچھائیوں کی تصدیق کی تو ہم اس کیلئے سہولتیں پیدا کر دیں گے لیکن جس نے بخل کیا اور بے پروائی برتی اور اچھائیوں کو جھٹلایا تو اسے ہم دشواریوں میں پھنسا دیں گے
۳۲۸	باب۔ صدقہ کے اونٹوں پر امام کے لئے سوال کرے۔	۳۱۹	باب۔ یثیموں کو صدقہ دینا!	۳۱۰	باب۔ صدقہ دینے والے اور بخیل کی مثال
		۳۱۹	باب۔ شوہر کو یا اپنی زیر تربیت یتیم بچوں کو زکوٰۃ دینا۔		
		۳۲۱	باب۔ سوال سے دامن بچانا		
		۳۲۲	باب۔ جسے اللہ تعالیٰ نے کسی سوال اور لالچ کے بغیر کوئی چیز دی		
		۳۲۲	باب۔ کوئی شخص دولت بڑھانے کے لئے سوال کرے۔		



صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۳۳۳	باب۔ حجر اسود کو بوسہ دینا	۳۳۳	باب۔ تلبیہ۔		اپنے ہاتھ سے نشان لگاتا ہے۔
۳۳۳	باب۔ جو مکہ آیا اور گھر واپس ہونے سے پہلے بیت اللہ کا طواف کیا	۳۳۴	باب۔ سوار ہوتے وقت، احرام سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد اور اسکی تسبیح و تکبیر	۳۲۸	صدقہ فطر
۳۳۴	باب۔ طواف میں گفتگو	۳۳۴	باب۔ قبلہ رو ہو کر احرام باندھنا	۳۲۸	باب۔ صدقہ غنیمت
۳۳۴	باب۔ بیت اللہ کا طواف کوئی ننگا آدمی نہیں کر سکتا اور نہ کوئی مشرک حج کر سکتا ہے۔	۳۳۴	باب۔ وادی میں اترتے وقت تلبیہ	۳۲۹	باب۔ صدقہ غنیمت سے پہلے۔
۳۳۴	باب۔ جو کعبہ نہ جائے، نہ طواف کرے اور عرفہ چلا جائے اور طواف اول کے بعد جائے۔	۳۳۵	باب۔ نبی کریم کے عہد میں جس نے آنحضور کی طرح احرام باندھا	۳۲۹	باب۔ صدقہ فطر، آزاد اور غلام پر مسائل حج
۳۳۴	باب۔ حاجیوں کو پانی پلانا	۳۳۵	باب۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ حج کے مہینے متعین ہیں	۳۲۹	باب۔ حج کا وجوب اور اسکی فضیلت
۳۳۵	باب۔ زمزم کے متعلق احادیث	۳۳۶	باب۔ حج میں تمتع، قرآن اور افراد اور جس کے ساتھ ہدی نہ ہو اسے حج فسخ کرنے کی اجازت	۳۲۹	باب۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد لوگ آپ کے پاس پیدل اور سوار یوں پر درواز راستوں کو قطع کر کے اپنا منافع حاصل کرنے آئیں گے۔
۳۳۵	باب۔ صفا اور مروہ کی سعی واجب ہے	۳۳۹	باب۔ نبی کریم کے عہد میں تمتع	۳۳۰	باب۔ سفر حج سواری پر۔
۳۳۶	باب۔ صفا اور مروہ کی سعی سے متعلق احادیث۔	۳۳۹	باب۔ مکہ میں کدھر سے داخل ہوا جائے	۳۳۰	باب۔ حج مقبول کی فضیلت!
۳۳۶	باب۔ حائضہ بیت اللہ کے طواف کے سوا تمام مناسک بجالائے	۳۳۹	باب۔ مکہ کی اراضی کی وراثت اور اس کی بیع و شراء اور یہ کہ مسجد حرام میں سب لوگ برابر ہیں	۳۳۰	باب۔ حج اور عمرہ کیلئے مکہ والوں کے احرام باندھنے کی جگہ۔
۳۳۷	باب۔ یوم ترویہ میں ظہر کہاں پڑھی جائے	۳۴۰	باب۔ نبی کریم کا مکہ میں نزول	۳۳۱	باب۔ ذوالحلیفہ میں نماز۔
۳۳۷	باب۔ عرفہ کے دن کا روزہ۔	۳۴۰	باب۔ کعبہ کا انہدام!	۳۳۱	باب۔ نبی کریم شجرہ کے راستے تشریف لے چلتے ہیں۔
۳۳۷	باب۔ عرفہ کے دن دو پہر کو روانگی	۳۴۱	باب۔ حجر اسود کے متعلق روایت	۳۳۱	باب۔ نبی کریم اکا ارشاد کہ عقیق مبارک وادی ہے۔
۳۳۷	باب۔ میدان عرفہ میں ٹھہرنا	۳۴۱	باب۔ جو کعبہ میں نہ داخل ہوا	۳۳۲	باب۔ کپڑوں پر لگی ہوئی خلوق (ایک قسم کی خوشبو) کو تین مرتبہ دھونا
۳۳۸	باب۔ عرفہ سے کس طرح واپس ہوا جائے	۳۴۱	باب۔ جس نے کعبہ میں چاروں طرف تکبیر پڑھی۔	۳۳۲	باب۔ احرام کے وقت خوشبو! احرام کے ارادہ کے وقت کیا پہننا چاہئے
۳۳۸	باب۔ روانگی کے وقت نبی کریم کی لوگوں کو سکون و اطمینان کی ہدایت اور کوڑے سے اشارہ کرنا۔	۳۴۲	باب۔ رمل کی ابتداء کیوں کر ہوئی	۳۳۲	باب۔ جس نے تلبید کر کے احرام باندھا
۳۳۸	باب۔ جو اپنے گھر کے کمزور افراد کو رات ہی میں بھیج دے تاکہ وہ	۳۴۲	باب۔ مکہ آتے ہی پہلے طواف میں حجر اسود کا استلام (بوسہ دینا) اور تین چکروں میں رمل کرنا چاہئے	۳۳۲	باب۔ ذوالحلیفہ کے قریب لبیک کہنا
		۳۴۲	باب۔ حجر اور عمرہ میں رمل۔	۳۳۳	باب۔ حج کے لئے سوار ہونا یا سواری پر کسی کے پیچھے بیٹھنا۔
		۳۴۳	باب۔ حجر اسود کا استلام چھڑی کے ذریعہ	۳۳۳	باب۔ محرم کس طرح کے کپڑے، چادریں اور تہبند پہنے۔



صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۳۶۰	باب۔ فدیہ کے طور پر نصف صاع کھانا کھانا۔	۳۵۴	باب۔ جس نے جمرہ عقبہ کی رمی کی اور وہاں ٹھہرا نہیں۔	۳۴۹	مزدلفہ میں قیام کریں اور دعا کریں
۳۶۰	باب۔ شکار اس نے کیا جو محرم نہیں تھا پھر اسے محرم کو ہدیہ کیا تو محرم اسے کھا سکتا ہے۔	۳۵۵	باب۔ طواف و دواع۔	۳۴۹	باب۔ جس نے فجر کی نماز مزدلفہ میں پڑھی
۳۶۱	باب۔ شکار کرنے میں محرم، غیر محرم کی اعانت نہ کرے۔	۳۵۵	باب۔ طواف افاضہ کے بعد اگر عورت حائضہ ہوگئی۔	۳۵۰	باب۔ مزدلفہ سے کب روانگی ہوگی
۳۶۲	باب۔ غیر محرم کے شکار کرنے کیلئے محرم شکار کی طرف اشارہ نہ کرے	۳۵۵	باب۔ وادی محصب۔	۳۵۰	باب۔ قربانی کے اونٹوں پر سوار ہونا
۳۶۲	باب۔ کسی نے محرم کے لئے زندہ گور خر بھیجا ہو تو قبول نہ کرنا چاہئے	۳۵۶	باب۔ مکہ میں داخلہ سے پہلے ذی طوی میں قیام اور مکہ سے واپسی میں ذی الحلیفہ کے بطحاء میں قیام۔	۳۵۰	باب۔ جو اپنے ساتھ قربانی کا جانور لے جائے۔
۳۶۲	باب۔ کون سے جانور محرم مار سکتا ہے	۳۵۶	باب۔ عمرہ کا وجوب اور اسکی فضیلت	۳۵۰	باب۔ جس نے ذوالحلیفہ میں اشعار کیا اور قلاوہ پہنایا پھر احرام باندھا
۳۶۳	باب۔ مکہ میں جنگ جائز نہیں۔	۳۵۶	باب۔ جس نے حج سے پہلے عمرہ کیا	۳۵۱	باب۔ جس نے اپنے ہاتھ سے قلاوہ پہنایا
۳۶۴	باب۔ محرم کا بچھنا لگوانا۔	۳۵۶	باب۔ نبی کریم نے کتنے عمرے کئے	۳۵۱	باب۔ بکریوں کو قلاوہ پہنانا
۳۶۴	باب۔ محرم کا نکاح کرنا۔	۳۵۷	باب۔ تنعیم سے عمرہ۔	۳۵۲	باب۔ رومی کے قلاوے
۳۶۴	باب۔ محرم کا غسل کرنا۔	۳۵۷	باب۔ عمرہ کا ثواب، بقدر مشقت	۳۵۲	باب۔ قربانی کے جانوروں کیلئے جھول
۳۶۵	باب۔ حرم اور مکہ میں احرام کے بغیر داخل ہونا۔	۳۵۸	باب۔ عمرہ کرنے والا کب حلال ہوگا۔	۳۵۲	باب۔ کسی کا اپنی بیویوں کی طرف سے انکی اجازت کے بغیر گائے ذبح کرنا
۳۶۵	باب۔ میت کی طرف سے حج اور نذر ادا کرنا مرد کسی عورت کے بدلہ میں حج کر سکتا ہے۔	۳۵۸	باب۔ حج، عمرہ، یا غزوہ سے واپسی پر کیا دعا پڑھی جائے	۳۵۲	باب۔ منی میں نبی کریم کی قربانی کی جگہ قربانی کرنا
۳۶۶	باب۔ بچوں کا حج۔	۳۵۸	باب۔ آنے والے حاجیوں کا استقبال اور تین آدمی ایک سواری پر۔	۳۵۲	باب۔ اونٹ باندھ کر قربانی کرنا
۳۶۶	باب۔ عورتوں کا حج۔	۳۵۸	باب۔ دو پہر بعد گھر آنا۔	۳۵۲	باب۔ قصاب کو قربانی کے جانور میں سے کچھ نہ دیا جائے (بطور اجرت)
۳۶۷	باب۔ جس نے کعبہ تک پیدل چلنے کی نذر مانی۔	۳۵۹	باب۔ سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے	۳۵۳	باب۔ کس طرح کی قربانی کے جانوروں کا گوشت خود کھا سکتا ہے اور کس طرح کا صدقہ کر دیا جائے گا۔
۳۶۷	باب۔ مدینہ کا حرم۔	۳۵۹	باب۔ اگر عمرہ کرنے والے کو روک دیا گیا	۳۵۳	باب۔ حلال ہوتے وقت بال منڈانا یا ترشوانا۔
۳۶۸	باب۔ مدینہ کی فضیلت، مدینہ (برے) آدمیوں کو نکال دیتا ہے	۳۶۰	باب۔ حصر میں سر منڈانے سے پہلے قربانی	۳۵۴	باب۔ رمی جمار (کنکریاں مارنا)
۳۶۹	باب۔ مدینہ کا نام طابہ۔	۳۶۰	باب۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”یا صدقہ“ (دیا جائے) یہ صدقہ چھ مسکینوں کو کھانا کھلانے (کی صورت میں ہوگا)	۳۵۴	باب۔ رمی جمار، وادی کے نشیب سے
				۳۵۴	باب۔ رمی جمار سات کنکریوں سے



صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۳۸۲	باب۔ صوم وصال پر اصرار کرنے والے کو سزا دینا۔	۳۷۷	باب۔ سحری اور فجر میں کتنا فاصلہ ہونا چاہئے۔	۳۶۹	باب۔ جس نے مدینہ سے اعراض کیا
۳۸۳	باب۔ کسی نے اپنے بھائی کو نفلی روزہ توڑنے کے لئے قسم دی۔	۳۷۷	باب۔ سحری کی برکت جبکہ وہ واجب نہیں ہے۔	۳۶۹	باب۔ ایمان مدینہ کی طرف سمت آئیگا
۳۸۳	باب۔ شعبان کے روزے۔	۳۷۷	باب۔ اگر روزے کی نیت دن میں کی۔	۳۷۰	باب۔ اہل مدینہ سے فریب کرنے کا گناہ
۳۸۴	باب۔ نبی کریم کے روزے رکھنے اور نہ رکھنے کے متعلق روایات	۳۷۷	باب۔ روزہ دار، صبح کو اٹھا تو جنبی تھا	۳۷۰	باب۔ مدینہ کے محلات۔
۳۸۴	باب۔ جس نے کچھ لوگوں سے ملاقات کی اور ان کے یہاں جا کر روزہ نہیں توڑا۔	۳۷۸	باب۔ روزہ دار کا اپنی بیوی سے مباشرت	۳۷۰	باب۔ دجال، مدینہ میں نہیں آ سکے گا
۳۸۵	باب۔ جمعہ کے دن کا روزہ۔	۳۷۸	باب۔ روزہ دار اگر بھول کر کھاپی لے۔	۳۷۱	باب۔ مدینہ برائی کو دور کرتا ہے
۳۸۵	باب۔ کیا کچھ دن خاص کئے جاسکتے ہیں	۳۷۸	باب۔ کسی نے رمضان میں جماع کیا اور اسکے پاس کوئی چیز نہیں تھی؛ پھر اسے صدقہ دیا گیا تو اس سے کفارہ دے دینا چاہئے	۳۷۱	مسائل روزہ
۳۸۵	باب۔ ایام تشریق کے روزے	۳۷۹	باب۔ روزہ دار کا پچھنا لگوانا۔	۳۷۲	باب۔ روزہ کی فضیلت۔
۳۸۶	باب۔ عاشورا کے دن کا روزہ۔	۳۷۹	باب۔ سفر میں روزہ اور افطار۔	۳۷۳	باب۔ روزہ داروں کے لئے ریان
۳۸۶	باب۔ رمضان میں (نماز کیلئے) کھڑے ہونے والے کی فضیلت۔	۳۸۰	باب۔ رمضان کے کچھ روزے رکھنے کے بعد کسی نے سفر کیا۔	۳۷۴	باب۔ جس نے رمضان میں جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑا۔
۳۸۷	باب۔ شب قدر کی تلاش آخری سات راتوں میں۔	۳۸۰	باب۔ نبی کریم کا ارشاد سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں ہے	۳۷۴	باب۔ اگر کسی کو گالی دی جائے تو اسے یہ کہنا چاہئے میں روزہ سے ہوں۔
۳۸۷	باب۔ شب قدر کی تلاش آخری عشرہ کی طاق راتوں میں۔	۳۸۰	باب۔ نبی کریم کے اصحاب (سفر میں) روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کی وجہ سے ایک دوسرے پر نکتہ چینی نہیں کیا کرتے تھے۔	۳۷۴	باب۔ روزہ، اس شخص کے لئے جو مجرد ہونے کی وجہ سے (زنا وغیرہ میں مبتلا ہو جانے کا) خوف رکھتا ہو۔
۳۸۸	باب۔ رمضان کے آخری عشرہ میں عمل	۳۸۰	باب۔ کسی کے ذمے روزے رکھنے ضروری تھے، اسکا انتقال ہو گیا۔	۳۷۴	باب۔ نبی کریم کا ارشاد ہے جب چاند (رمضان کا) دیکھو تو روزے رکھو اور جب (عید کا) چاند دیکھو تو روزے رکھنا چھوڑ دو
۳۸۸	باب۔ آخری عشرہ میں اعتکاف خواہ کسی مسجد میں ہو۔	۳۸۱	باب۔ جو چیز بھی آسانی سے مل جائے پانی وغیرہ اس سے افطار کر لینا چاہئے۔	۳۷۵	باب۔ عید کے دونوں مہینے ناقص نہیں رہتے۔
۳۸۸	باب۔ معتکف گھر میں بلا ضرورت نہ آئے	۳۸۱	باب۔ افطار میں جلدی کرنا۔	۳۷۵	باب۔ نبی کریم نے فرمایا ہم لوگ حساب کتاب نہیں جانتے
۳۸۹	باب۔ رات میں اعتکاف۔	۳۸۱	باب۔ رمضان میں اگر افطار کے بعد سورج نکل آیا۔	۳۷۵	باب۔ رمضان سے پہلے ایک یا دو دن کے روزے نہ رکھے جائیں
۳۸۹	باب۔ مسجد میں خیمے۔	۳۸۱	باب۔ بچوں کا روزہ۔	۳۷۶	باب۔ اللہ عزوجل کا ارشاد حلال کر دیا ہے تمہارے لئے رمضان کی راتوں میں اپنی بیویوں سے بے حجاب ہونا، وہ تمہارا لباس ہیں تم ان کا لباس ہو
۳۸۹	باب۔ کیا معتکف اپنی ضروریات	۳۸۲	باب۔ صوم وصال۔		



صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۴۰۴	باب۔ بیچنے والے کو تنبیہ کہ اسے اونٹ، گائے اور بکری کے دودھ کو (جانور بیچتے وقت) تھن میں جمع نہ رکھنا چاہئے	۳۹۵	باب۔ سود دینے والا۔	۳۸۹	باب۔ کیلئے مسجد کے دروازے تک جاسکتا ہے
۴۰۵	باب۔ خریدار اگر چاہے تو مصراۃ کو واپس کر سکتا ہے لیکن اس کے دودھ کے بدلہ میں (جو خریدار نے استعمال کیا ہے) ایک صاع کھجور دینی پڑیگی	۳۹۶	باب۔ کاری گر اور لوہا پر کا ذکر		باب۔ رمضان کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف۔
۴۰۵	باب۔ زانی غلام کی بیع۔	۳۹۶	باب۔ درزی کا ذکر۔		مسائل خرید و فروخت
۴۰۶	باب۔ کیا شہری، بدوی کا سامان کسی اجرت کے بغیر بیچ سکتا ہے؟ کیا اس کی مدد یا اس کی خیر خواہی کر سکتا ہے	۳۹۶	باب۔ گھوڑوں اور گدھوں کی خریداری	۳۹۰	باب۔ فرمان باری تعالیٰ: جب پوری ہو چکے نماز تو پھیل پڑوز میں اور تلاش کرو اللہ تعالیٰ کے فضل کو۔
۴۰۶	باب۔ تجارتی قافلوں کی پیشوائی کی ممانعت	۳۹۷	باب۔ استسقاء کا مریض یا خارش زدہ اونٹ خریدنا۔	۳۹۱	باب۔ حلال ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے لیکن ان دونوں کے درمیان کچھ مشتبہ چیزیں ہیں۔
۴۰۶	باب۔ زبیب کی بیع زبیب کے بدلہ میں، غلہ کی بیع غلہ کے بدلہ میں۔	۳۹۸	باب۔ پچھنا لگانے والے کا ذکر	۳۹۱	باب۔ مشتبہات کی تفسیر۔
۴۰۶	باب۔ جو کے بدلے جو کی بیع۔	۳۹۸	باب۔ ان چیزوں کی تجارت جن کا پہننا مردوں اور عورتوں کیلئے مکروہ ہے۔	۳۹۲	باب۔ جن کے نزدیک وسوسہ وغیرہ شبہات میں سے نہیں ہیں۔
۴۰۷	باب۔ سونے کو سونے کے بدلہ میں ادھار بیچنا۔	۳۹۹	باب۔ ایک شخص نے کوئی چیز خریدی اور جدا ہونے سے پہلے ہی کسی کو ہبہ کر دی	۳۹۳	باب۔ جس نے کمائی کے ذرائع کو اہمیت نہ دی۔
۴۰۷	باب۔ دینار کو دینار کے بدلہ میں ادھار بیچنا۔	۳۹۹	باب۔ خرید و فروخت میں دھوکہ دینا غیر پسندیدہ ہے۔	۳۹۳	باب۔ خشکی کی تجارت۔
۴۰۸	باب۔ چاندی کی بیع، سونے کے بدلہ میں۔	۴۰۱	باب۔ بازاروں کا ذکر۔	۳۹۳	باب۔ تجارت کے لئے نکلنا۔
۴۰۸	باب۔ بیع مزاہنہ۔	۴۰۱	باب۔ بازار میں شور و غل پر ناپسندیدگی	۳۹۳	باب۔ جو روزی میں کشادگی چاہتا ہو
۴۰۸	باب۔ درخت پر پھل، سونے اور چاندی کے بدلے بیچنا	۴۰۱	باب۔ ناپنے کی اجرت بیچنے اور دینے والے پر۔	۳۹۴	باب۔ نبی کریم ادھار خریداری کرتے ہیں۔
۴۰۸	باب۔ پھلوں کو قابل انتفاع ہونے سے پہلے بیچنا۔	۴۰۲	باب۔ ناپ تول کا استحباب	۳۹۴	باب۔ انسان کا اپنے ہاتھ سے کمانا اور کام کرنا۔
۴۰۹	باب۔ کسی نے قابل انتفاع ہونے سے پہلے پھل بیچے اور ان پر کوئی آفت	۴۰۲	باب۔ نبی کریم کے صاع اور مد کی برکت	۳۹۴	باب۔ خرید و فروخت کے وقت نرمی، وسعت اور فیاضی۔
		۴۰۲	باب۔ غلہ بیچنا اور اسکی ذخیرہ اندوزی	۳۹۴	باب۔ جس نے کھاتے کھاتے کو مہلت دی۔
		۴۰۳	باب۔ اپنے بھائی کی بیع میں مداخلت نہ کرے اور کسی اپنے بھائی کے بھاؤ لگاتے وقت اسکے بھاؤ کو نہ بگاڑے۔	۳۹۴	باب۔ خرید و فروخت کرنے والوں نے کوئی عیب نہیں چھپایا بلکہ ایک دوسرے کی خیر خواہی چاہتے رہے۔
		۴۰۳	باب۔ نیلامی کی بیع۔	۳۹۵	باب۔ مختلف قسم کی کھجور ملا کر بیچنا
		۴۰۴	باب۔ دھوکے کی بیع اور حمل کے حمل کی بیع۔		



صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
	آئی تو نقصان پہنچنے والے کو بھرنے کا۔	۴۱۵	باب۔ عصر سے رات تک کی مزدوری		نیچے تو اس کی بیع رد کر دی جائے گی
۴۰۹	باب۔ کوئی شخص کھجور، اس سے اچھی کھجور کے بدلے میں بیچنا چاہے۔	۴۱۶	باب۔ کسی نے کوئی مزدور کیا اور وہ مزدور اپنی مزدوری چھوڑ کر چلا گیا	۴۲۲	باب۔ حدود میں وکالت۔
	باب۔ بیع محاضرہ۔	۴۱۷	باب۔ قبائل عرب میں سورہ فاتحہ کے ذریعہ جھاڑ پھونک پر جود یا جاتا ہے۔	۴۲۳	کتاب مزارعت
۴۰۹	باب۔ جن کے نزدیک ہر شہر کی خرید و فروخت، اجارہ اور ناپ تول میں اسی شہر کے متعارف طریقوں پر عمل کیا جائے گا اور ان کی نیتوں کا فیصلہ وہیں کے رسم و رواج اور تعامل کے مطابق ہوگا	۴۱۸	باب۔ زر کی جفتی (پراجرت)	۴۲۴	باب۔ کھیتی باڑی میں (ضرورت سے زیادہ) اشتغال اور جس حد تک اس کا حکم ہوا ہے اس سے تجاوز کرنے کا انجام و عواقب۔
۴۱۰	باب۔ کاروبار کے شرکاء کی باہم ایک دوسرے کے ساتھ خرید و فروخت	۴۱۸	مسائل کفالت	۴۲۵	باب۔ کھیتی کے لئے کتا پالنا۔
۴۱۰	باب۔ حربی سے غلام خریدنا، حربی کا غلام کو آزاد کرنا اور ہبہ کرنا	۴۱۹	باب۔ اگر کسی میت کا قرض کسی (زندہ) شخص کی طرف منتقل کیا جائے تو جائز ہے	۴۲۵	باب۔ کھیتی کے لئے بیل کا استعمال
۴۱۱	باب۔ سور کا مار ڈالنا۔	۴۱۹	باب۔ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد کہ ”جن لوگوں سے تم نے قسم کھا کر عہد کیا ہے، ان کا حصہ ادا کرو۔“	۴۲۵	باب۔ مالک نے کہا کھجور یا (کسی طرح کے بھی) باغ کا سارا کام تم کیا کرو پھل میں تم میرے شریک رہو گے۔
۴۱۱	باب۔ غیر جاندار چیزوں کی تصویریں بیچنا اور اس میں کیا ناپسندیدگی ہے۔	۴۱۹	باب۔ جو شخص کسی مردے کے قرض کا ضامن بنے تو اس کے بعد اس سے رجوع نہیں کر سکتا۔	۴۲۶	باب۔ آدھی یا اس کے قریب پیداوار پر مزارعت
۴۱۲	باب۔ اس شخص کا گناہ جس نے کسی آزاد کو بیچا۔	۴۲۰	باب۔ وکالت کے مسائل	۴۲۶	باب۔ نبی کریم کے اصحاب کے اوقاف خراجی زمین، صحابہ کی اس میں مزارعت اور ان کا معاملہ۔
۴۱۲	باب۔ مردار اور بتوں کی بیع۔	۴۲۰	باب۔ چرواہے نے یا وکیل نے بکری کو مرتے یا کسی چیز کو خراب ہوتے دیکھ کر (بکری کو) ذبح یا جس چیز کے خراب ہونے کا خطرہ تھا اسے ٹھیک کر دیا۔	۴۲۷	باب۔ جس نے بخر زمین کو آباد کیا
۴۱۳	باب۔ کتے کی قیمت۔	۴۲۱	باب۔ قرض ادا کرنے کیلئے وکیل بنانا	۴۲۷	باب۔ مالک زمین نے کہا میں تمہیں (زمین پر) اس وقت تک باقی رکھوں گا جب تک خدا چاہے گا تو یہ معاملہ الخ
۴۱۳	باب۔ بیع سلم، متعین پیمانے کے ساتھ	۴۲۱	باب۔ کوئی چیز کسی قوم کے وکیل یا نمائندے کو ہبہ کی جائے تو جائز ہے	۴۲۸	باب۔ نبی کریم کے اصحاب زراعت اور پھلوں سے ایک دوسرے کی کس طرح مدد کرتے تھے
۴۱۳	باب۔ اس شخص کی بیع سلم جس کے اصل مال موجود نہ ہو	۴۲۲	باب۔ کسی نے ایک شخص کو وکیل بنایا، پھر وکیل نے (معاملہ میں) کوئی چیز چھوڑ دی اور (بعد میں) موکل نے اس کی اجازت بھی دے دی تو جائز ہے۔	۴۲۹	کتاب مساقات
	مسائل شفعہ	۴۲۳	باب۔ جب وکیل نے کوئی خراب چیز		باب۔ پانی کی تقسیم۔
	باب۔ شفعہ کا حق رکھنے والے کے سامنے بیچنے سے پہلے شفعہ کی پیشکش۔				
	باب۔ کون پڑوسی زیادہ قریب ہے				
	باب۔ اجارہ۔				
	باب۔ چند قیراط کی اجرت پر بکریاں چرانا				



صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۴۴۳	باب۔ گھروں کے سامنے کا حصہ اور اس میں بیٹھنا اور راستے میں بیٹھنا	۴۳۸	باب۔ مالک لفظ نشانی بتا دے تو اسے دے دینا چاہئے۔	۴۳۰	باب۔ جس نے کہا کہ پانی کا مالک پانی کا زیادہ حقدار ہے تا آنکہ وہ (اپنا کھیت باغات وغیرہ) سیراب کر لے۔
۴۴۴	باب۔ جب شرکاء کا عام گزرگاہ کے متعلق اختلاف ہو۔	۴۳۹	باب۔ کوئی شخص راستے میں کھجور پاتا ہے ظلم اور غصب کے مسائل	۴۳۱	باب۔ کنویں کا جھگڑا اور اس کا فیصلہ
۴۴۴	باب۔ مالک کی اجازت کے بغیر مال اٹھالینا۔	۴۳۹	باب۔ مظالم کا بدلہ۔	۴۳۱	باب۔ اس شخص کا گناہ جس نے کسی مسافر کو پانی نہ دیا۔
۴۴۴	باب۔ جس نے اپنے مال کی حفاظت کیلئے قتال کیا۔	۴۴۰	باب۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ آگاہ ہو جاؤ، ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔	۴۳۲	باب۔ پانی پلانے کی فضیلت
۴۴۴	باب۔ کسی شخص نے دوسرے کا پیالہ یا کوئی چیز توڑ دی ہو۔	۴۴۰	باب۔ کوئی مسلمان کسی مسلمان پر ظلم نہ کرے نہ اس پر ظلم ہونے دے	۴۳۲	باب۔ جن کے نزدیک حوض اور مشک کا مالک ہی اس کے پانی کا حق دار ہے۔
۴۴۴	باب۔ کھانے زاد راہ اور سامان میں شرکت جو چیزیں ناپی یا تولی جاتی ہیں	۴۴۰	باب۔ اپنے بھائی کی مدد کرو، خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔	۴۳۲	باب۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے سوا کسی کی چراگاہ متعین نہیں
۴۴۵	باب۔ بکریوں کی تقسیم۔	۴۴۱	باب۔ ظلم، قیامت کے دن تاریکیوں کی شکل میں ہوگا۔	۴۳۲	باب۔ انسانوں اور جانوروں کا نہر سے پانی پینا۔
۴۴۶	باب ۸۴۰۔ شرکاء کے درمیان انصاف کے ساتھ چیزوں کی قیمت لگانا	۴۴۱	باب۔ کسی کا دوسرے شخص پر کوئی مظلمہ تھا اور مظلوم نے اسے معاف کر دیا تو کیا اس مظلمہ کا نام لینا بھی ضروری ہے۔	۴۳۳	باب۔ سوکھی لکڑی اور گھاس بیچنا
۴۴۶	باب۔ تقسیم میں قرعہ اندازی۔	۴۴۱	باب۔ اس شخص کا گناہ جس نے کسی کی زمین ظلماً لے لی۔	۴۳۴	باب۔ قطعاً آراضی۔
۴۴۷	باب۔ غلے وغیرہ میں شرکت۔	۴۴۱	باب۔ کوئی شخص کسی دوسرے کو کسی چیز کی اجازت دے تو جائز ہے	۴۳۴	باب۔ اگر کسی شخص کو باغ کے احاطے سے گزرنے کا حق یا کسی نخلستان کے لئے پانی میں اس کا کچھ حصہ ہے۔
	رہن کا بیان	۴۴۱	باب۔ غلام آزاد کرنے کی فضیلت	۴۳۴	باب۔ جس نے لوگوں سے مال لیا، اسے ادا کرنے کی نیت سے لیا ہو یا ہضم کر جانے کے لئے۔
۴۴۷	باب۔ رہن پر سوار ہونا اور اس کا دودھ دوہنا۔	۴۴۱	باب۔ کس طرح کے غلام کی آزادی افضل ہے۔	۴۳۵	باب۔ قرض کی ادائیگی۔
۴۴۸	باب۔ راہن اور مرہن کا اگر اختلاف ہو جائے	۴۴۲	باب۔ غلام آزاد کرنے کی آزادی	۴۳۵	باب۔ قرض پوری طرح ادا کرنا
۴۴۸	باب۔ دو اشخاص کے مشترک غلام یا کئی شرکاء کی ایک باندی کو کوئی شریک آزاد کرتا ہے	۴۴۲	باب۔ مال مل جائے۔	۴۳۶	باب۔ مقروض کا نماز جنازہ
۴۴۸	باب۔ آزاد کرنا	۴۴۲	باب۔ کوئی شخص اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں کھونٹی گاڑنے سے نہ روکے۔	۴۳۶	باب۔ مال ضائع کرنے کی ممانعت
۴۴۹	باب۔ آزادی، طلاق وغیرہ میں	۴۴۳	باب۔ مظالم کا بدلہ، اگر اسے ظالم کا مال مل جائے۔		کتاب خصومات
			باب۔ کوئی شخص اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں کھونٹی گاڑنے سے نہ روکے۔	۴۳۶	باب۔ مقروض کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے اور مسلمان و یہودی میں جھگڑے سے متعلق احادیث
				۴۳۸	باب۔ مدعی اور مدعی علیہ کی آپس



صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۴۶۸	صلح کے مسائل	۴۵۷	شوہر کے ہوتے ہوئے بھی جائز ہے۔	۴۴۹	بھول چوک۔
۴۶۸	باب۔ جو شخص لوگوں میں باہم صلح کرانے کی کوشش کرتا ہے وہ جھوٹا نہیں ہے۔	۴۵۷	باب۔ غلام یا سامان جو قبضہ کب متصور ہوگا۔	۴۴۹	باب۔ ایک شخص نے آزاد کرنے کی نیت سے اپنے غلام کے لئے کہا وہ اللہ کے لئے ہے اور آزادی کے ثبوت کے لئے گواہ۔
۴۶۸	باب۔ امام اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے کہ چلو صلح کرانے چلیں	۴۵۷	باب۔ ایسے کپڑے کا ہدیہ جس کا پہننا پسندیدہ نہ ہو۔	۴۴۹	باب۔ مشرک کو آزاد کرنا
۴۶۸	باب۔ صلح کی دستاویز کس طرح لکھی جائے (کیا اس طرح کہ) یہ اس بات کی دستاویز ہے کہ فلاں بن فلاں اور فلاں بن فلاں نے صلح کر لی ہے۔ جبکہ اسکے قبیلے یا نسب کا ذکر نہ کیا ہو	۴۵۸	باب۔ مشرکین کا ہدیہ قبول کرنا	۴۵۰	باب۔ جس نے کسی عرب کو غلام بنایا، پھر اسے ہبہ کیا۔
۴۶۹	باب۔ حسن بن علیؑ کے متعلق نبی کریمؐ کا ارشاد کہ میرا یہ بیٹا سید ہے	۴۵۸	باب۔ مشرکوں کو ہدیہ دینا۔	۴۵۰	باب۔ غلام پر بڑائی جتانے کی اور یہ کہنے کی کراہت کہ میرا غلام یا میری باندی
۴۷۰	باب۔ امام صلح کیلئے اشارہ کر سکتا ہے	۴۵۸	باب۔ عمری اور رقی کے سلسلے میں روایات	۴۵۱	باب۔ جب کسی کا خادم کھانا لائے
۴۷۰	شرطوں کے مسائل	۴۵۹	باب۔ دہن کے زفاف کے لئے کوئی چیز مستعار لینا۔	۴۵۱	باب۔ کوئی غلام کو مارے تو چہرے سے بہر حال پرہیز کرنا چاہئے
۴۷۰	باب۔ نکاح کے وقت مہر کی شرطیں	۴۵۹	باب۔ منیہ کی فضیلت۔	۴۵۱	باب۔ مکاتب سے کس قسم کی شرطیں جائز ہیں۔
۴۷۰	باب۔ جو شرطیں حدود میں جائز نہیں	۴۶۰	باب۔ گواہوں کے مسائل		ہبہ کے مسائل
۴۷۱	باب۔ مزارعت میں کسی نے یہ شرط لگائی کہ جب میں چاہوں گا تمہیں بے دخل کر سکوں گا۔	۴۶۰	باب۔ حق کے خلاف کسی کو گواہ بنایا جائے تو گواہی نہ دے۔	۴۵۱	باب۔ ہبہ، اسکی فضیلتیں اور ترغیب
۴۷۲	باب۔ جہاد، اہل حرب کے ساتھ مصالحت کی شرائط اور انکی دستاویز	۴۶۱	باب۔ نابینا کی گواہی اس کا حکم، اس کا نکاح کرنا، دوسرے کا نکاح کرنا، خرید و فروخت، اذان وغیرہ اور اس کی طرف سے وہ تمام امور جو آواز سے سمجھے جاسکتے ہوں، کو قبول کرنا۔	۴۵۲	باب۔ معمولی ہدیہ
۴۸۰	باب۔ جو شرطیں جائز ہیں، اقرار کرتے ہوئے استثناء	۴۶۱	باب۔ عورتوں کا باہم ایک دوسرے کی اچھی عادت و اطوار کے متعلق گواہی دینا۔	۴۵۲	باب۔ شکار کا ہدیہ قبول کرنا۔
۴۸۱	وصیتوں کے مسائل	۴۶۲	باب۔ ایک شخص اگر کسی کی تعدیل کر دے تو کافی ہے۔	۴۵۳	باب۔ ہدیہ قبول کرنا۔
۴۸۱	باب۔ وصیتیں	۴۶۲	باب۔ بچوں کا بلوغ اور انکی شہادت	۴۵۳	باب۔ جس نے اپنے دوست کو ہدیہ بھیجا اور اس کیلئے اسکی کسی خاص بیوی کی باری کا انتظار کیا۔
۴۸۱	باب۔ موت کے وقت صدقہ کی فضیلت	۴۶۸	باب۔ جب لوگوں نے قسم واجب ہوتے ہی ایک دوسرے سے پہلے کھانے کی کوشش کی۔	۴۵۵	باب۔ جو ہدیہ واپس نہ کیا جانا چاہئے
		۴۶۸	باب۔ قسم کیسے لی جائے گی۔	۴۵۵	باب۔ ہدیہ کا بدلہ۔
				۴۵۵	باب۔ ہدیہ کے گواہ۔
				۴۵۶	باب۔ مرد کا اپنی بیوی کو اور بیوی کا اپنے شوہر کو ہدیہ۔
				۴۵۶	باب۔ عورت اپنے شوہر کے سوا کسی اور کو ہبہ کرتی ہے یا غلام آزاد کرتی ہے تو



صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۴۹۲	باب۔ جہاد کی ترغیب۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ مسلمانوں کو جہاد کیلئے تیار کیجئے۔“	۴۸۶	باب۔ بڑی آنکھوں والی حوریں اور ان کے اوصاف۔	۴۸۱	باب۔ کیا عورتیں اور بچے بھی عزیزوں میں داخل ہوں گے
۴۹۲	باب۔ خندق کی کھدائی	۴۸۶	باب۔ جس شخص کو اللہ کے راستے میں کوئی صدمہ پہنچا ہو۔	۴۸۲	باب۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ یتیموں کی دیکھ بھال کرتے رہو یہاں تک کہ وہ عمر نکاح کو پہنچ جائیں تو اگر تم ان میں ہوشیاری دیکھ لو تو ان کے حوالے ان کا مال کر دو
۴۹۳	باب۔ جو شخص کسی عذر کی وجہ سے غزوے میں شریک نہ ہو سکا	۴۸۷	باب۔ جو اللہ کے راستے میں زخمی ہو	۴۸۲	باب۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”بے شک وہ لوگ جو یتیموں کا مال ظلم کے ساتھ کھاتے ہیں، وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں اور عنقریب آگ ہی میں جھونک دیئے جائیں گے۔
۴۹۳	باب۔ اللہ تعالیٰ کے راستے میں روزہ رکھنے کی فضیلت۔	۴۸۷	باب۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ مومنوں میں وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس وعدہ کو سچ کر دکھایا جو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے کیا تھا، پس ان میں سے کچھ تو ایسے ہیں جو اپنی نذر پوری کر چکے ہیں (اللہ کے راستے میں شہید ہو کر) اور کچھ ایسے ہیں جو انتظار کر رہے ہیں اور اپنے عہد سے وہ پھرے نہیں۔	۴۸۳	باب۔ وقف کے نگران کا نفقہ
۴۹۳	باب۔ جس نے کسی غازی کو ساز وسامان سے لیس یا خیر خواہی کے ساتھ اس کے گھریار کی نگرانی کی	۴۸۹	باب۔ جنگ سے پہلے کوئی نیک عمل	۴۸۳	باب۔ کسی نے کوئی زمین یا کنواں وقف کیا اور اپنے لئے بھی عام مسلمانوں کی طرح پانی لینے کی شرط لگائی۔
۴۹۴	باب۔ جنگ کے موقعہ پر حنوط ملنا	۴۸۹	باب۔ کسی نامعلوم سمت سے تیر آ کر لگا اور جان لیوا ثابت ہوا	۴۸۳	باب۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اے ایمان والو! جب تم میں سے کسی کی موت آ جائے وصیت کے وقت تمہارے آپس میں گواہ دو شخص تم میں سے معتبر ہوں یا وہ گواہ تمہارے علاوہ ہوں۔
۴۹۴	باب۔ جاسوس دستہ کی فضیلت	۴۹۰	باب۔ جس نے اس ارادہ سے جنگ میں شرکت کی تاکہ اللہ تعالیٰ ہی کا کلمہ بلند رہے	۴۸۴	جہاد اور سیرت
۴۹۴	باب۔ جہاد کا حکم ہمیشہ باقی رہیگا خواہ مسلمانوں کا امیر عادل ہو یا ظالم	۴۹۰	باب۔ جنگ اور غبار کے بعد غسل	۴۸۴	باب۔ جہاد اور رسول اللہ ﷺ کی سیرت کی فضیلت۔
۴۹۵	باب۔ جس نے گھوڑا پالا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”مِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ“ کی روشنی میں۔	۴۹۰	باب۔ کافر، مسلمان کو شہید کرنے کے بعد اسلام لاتا ہے، اسلام پر ثابت قدم رہتا ہے اور پھر خود (فی سبیل اللہ) شہید ہوتا ہے۔	۴۸۴	باب۔ سب سے افضل وہ مومن ہے جو اپنی جان و مال کو اللہ کے راستے میں جہاد کے لئے لگا دے۔
۴۹۵	باب۔ گھوڑوں اور گدھوں کے نام	۴۹۰	باب۔ جس نے روزے پر غزوے کو ترجیح دی۔	۴۸۵	باب۔ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والوں کے درجے۔
۴۹۶	باب۔ گھوڑے کی نحوست سے متعلق احادیث	۴۹۱	باب۔ قتل کے علاوہ بھی شہادت کی سات صورتیں ہیں	۴۸۵	باب۔ اللہ کے راستے کی صبح و شام اور جنت میں کسی کی ایک ہاتھ جگہ۔
۴۹۶	باب۔ گھوڑے کا حصہ	۴۹۱	باب۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد مسلمانوں کے وہ افراد جو کسی عذر واقعی کے بغیر غزوہ کے موقعہ پر اپنے گھروں میں آ بیٹھے رہے۔		
۴۹۷	باب۔ نبی کریم ﷺ کی اونٹنی	۴۹۲	باب۔ اللہ کے راستے میں غزوہ میں پہرہ دینا۔		
۴۹۷	باب۔ غزوہ میں عورتوں کا مردوں کے پاس مشکیزہ اٹھا کے لے جانا				
۴۹۸	باب۔ عورتوں کا غزوے میں زخمیوں کی مرہم پٹی کرنا۔				
۴۹۸	باب۔ اللہ کے راستے میں غزوہ میں پہرہ دینا۔				
۴۹۸	باب۔ غزوہ میں خدمت کی فضیلت				



صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۵۱۱	باب۔ جہاد میں شرکت والدین کی اجازت کے بعد۔	۵۰۶	انکے زیر سایہ زندگی گزاری جائے	۴۹۹	باب۔ اللہ کے راستے میں سرحد پر ایک دن پہرے کی فضیلت
۵۱۲	باب۔ اونٹوں کی گردن میں گھنٹی وغیرہ سے متعلق روایت۔	۵۰۷	باب۔ لڑائی کے موقع پر یہ عہد لینا کہ کوئی فرار نہ اختیار کرے	۴۹۹	باب۔ جس نے کمزور اور صالح لوگوں سے لڑائی میں مدد لی۔
۵۱۲	باب۔ کسی نے فوج میں اپنا نام لکھوا لیا پھر اس کی بیوی حج کیلئے جانے لگی یا کوئی اور عذر پیش آ گیا تو اس کو اپنی بیوی کیساتھ حج کیلئے جانے کی اجازت دے دی جائیگی	۵۰۸	باب۔ لوگوں کیلئے امام کی اطاعت انہیں امور میں واجب ہوتی ہے جن کی قدرت ہو۔	۵۰۰	باب۔ تیر اندازی کی ترغیب۔
۵۱۲	باب۔ قیدی زنجیروں میں۔	۵۰۸	باب۔ نبی کریم ﷺ اگر دن ہوتے ہی جنگ نہ شروع کر دیتے تو پھر سورج کے زوال تک ملتوی رکھتے	۵۰۱	باب۔ ڈھال اور جواپنے ساتھی کے ڈھال کو استعمال کرے۔
۵۱۲	باب۔ دارالحرب پر رات کے وقت حملہ ہوا بچے اور عورتیں بھی (غیر ارادی طور پر) زخمی ہو گئیں	۵۰۸	باب۔ جہاد کے موقع پر نبی کریم کا پرچم	۵۰۱	باب۔ تلوار کی آرائش۔
۵۱۳	باب۔ جنگ میں بچوں کا قتل۔	۵۰۸	باب۔ مزدور۔	۵۰۱	باب۔ لڑائی میں ریشمی کپڑا۔
۵۱۳	باب۔ اللہ تعالیٰ کے مخصوص عذاب کی سزا کسی کو نہ دی جائے	۵۰۹	باب۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ ایک مہینہ کی مسافت تک میرے رعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی ہے	۵۰۲	باب۔ رومیوں سے جنگ کے متعلق روایت
۵۱۳	باب۔ گھروں اور باغوں کو جلانا	۵۰۹	باب۔ غزوہ میں زادراہ ساتھ لے جانا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد اپنے ساتھ زادراہ لے جایا کرو، پس بے شک عمدہ ترین زادراہ تقویٰ ہے	۵۰۲	باب۔ یہودیوں سے جنگ۔
۵۱۴	باب۔ جنگ ایک چال ہے۔	۵۱۰	باب۔ گدھے پر کسی کے پیچھے بیٹھنا	۵۰۳	باب۔ ترکوں سے جنگ۔
۵۱۵	باب۔ جنگ میں نزاع اور اختلاف کی کراہت اور جو شخص کمانڈر کے حکام کی خلاف ورزی کرے	۵۱۰	باب۔ جس نے رکاب یا اسی جیسی کوئی چیز پکڑی۔	۵۰۳	باب۔ مشرکین کے لئے شکست اور زلزلے کی بددعا۔
۵۱۶	باب۔ جس نے دشمن کو دیکھ کر بلند آواز سے کہا ”یا صباح“ تاکہ لوگ سن لیں۔	۵۱۰	باب۔ اللہ اکبر کہنے کے لئے آواز کو بلند کرنے کی کراہت	۵۰۳	باب۔ مشرکین کیلئے ہدایت کی دعا کہ ان کا دل اسلام کی طرف مائل کر دے
۵۱۷	باب۔ مسلمان قیدیوں کو رہا کرانے کا مسئلہ۔	۵۱۱	باب۔ کسی وادی میں اترتے وقت سبحان اللہ کہنا۔	۵۰۴	باب۔ نبی کریم کی (غیر مسلموں کو) اسلام کی طرف دعوت اور نبوت (کا اعتراف) اور یہ کہ خدا کو چھوڑ کر انسان باہم ایک دوسرے کو اپنا یا نہار نہ بنا لیں
۵۱۷	باب۔ مشرکین کا فدیہ۔	۵۱۱	باب۔ (سفر کی حالت میں) مسافر کی وہ سب عبادتیں لکھی جاتی ہیں، جو اقامت کے وقت کیا کرتا تھا	۵۰۴	باب۔ جس نے غزوہ کا ارادہ کیا لیکن اسے راز میں رکھنے کیلئے کسی اظہار کے موقع پر ذو معنین لفظ بول دیا اور جس نے جمعرات کے دن کوچ کو پسند کیا۔
۵۱۷	باب۔ دارالحرب کا باشندہ جو امان کے بغیر دارالاسلام میں داخل ہو گیا ہو	۵۱۱	باب۔ تنہا سفر۔	۵۰۵	باب۔ رخصت کرنا۔
				۵۰۵	باب۔ امام کے احکام سننا اور ان کو بجالانا
				۵۰۵	باب۔ امام کی حمایت میں لڑا جائے اور



صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۵۳۱	باب۔ عہد شکنی سے بچا جائے۔	۵۲۳	باب۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد غنیمت تمہارے لئے حلال کی گئی ہے	۵۱۸	باب۔ وفد کو ہدایا دینا، کیا ذمیوں کی سفارش کی جاسکتی ہے! اور ان سے معاملات کرنا۔
۵۳۲	باب۔ عہد شکنی کرنے والے پر گناہ، عہد نیک یا بے عمل کیساتھ۔	۵۲۴	باب۔ خمس، مسلمانوں کی ضرورتوں اور مصالح میں خرچ ہوگا	۵۱۸	باب۔ امام کی طرف سے مردم شماری
۵۳۳	باب۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے متعلق روایات اللہ ہی ہے جس نے مخلوق کو پہلی مرتبہ پیدا کیا اور وہی پھر دوبارہ (موت کے بعد) زندہ کرے گا اور یہ (دوبارہ زندہ کرنا) تو اور بھی آسان ہے (تمہارے مشاہدے کی حیثیت سے)	۵۲۴	باب۔ جس نے کافر مقتول کے سازو سامان میں سے خمس نہیں لیا اور جس نے کسی کو (لڑائی میں) قتل کیا تو مقتول کا سامان اسی کو ملے گا بغیر اس میں سے خمس نکالے ہوئے اور اسکے متعلق امام کا حکم	۵۱۹	باب۔ جس نے دشمن پر فتح پائی اور پھر تین دن تک انکے میدان میں قیام کیا
۵۳۴	باب۔ سات زمینوں کے متعلق روایات۔	۵۲۵	باب۔ نبی کریم جو کچھ مؤلفہ القلوب اور دوسرے لوگوں کو خمس وغیرہ دیا کرتے تھے	۵۱۹	باب۔ مسلمان کا مال، مشرکین لوٹ کر لے گئے پھر وہ مال اس مسلمان کو مل گیا (مسلمانوں کے غلبہ کے بعد)۔
۵۳۴	باب۔ چاند اور سورج کے اوصاف (قرآن مجید میں) بحسان کے متعلق۔	۵۲۶	باب۔ دارالحرب میں کھانے کیلئے جو چیزیں ملیں۔	۵۱۹	باب۔ جس نے فارسی یا کسی بھی عجمی زبان میں گفتگو کی، اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ (اللہ کی نشانیوں میں) تمہاری زبان اور رنگ کا اختلاف بھی ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا لیکن یہ کہ وہ اسی قوم کا ہم زبان تھا (جس میں انکی بعثت ہوئی)
۵۳۵	باب۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ وہ اللہ ہی ہے جو اپنی رحمت سے پہلے مختلف قسم کی ہواؤں کو بھیجتا ہے	۵۲۷	باب۔ ذمیوں سے جزیہ لینے دارالحرب سے معاہدہ کرنے سے متعلق	۵۲۰	باب۔ خیانت اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”اور جو کوئی خیانت کرے گا، وہ قیامت میں اسے لے کر آئے گا۔“
۵۳۵	باب۔ ملائکہ کا ذکر۔	۵۲۹	باب۔ اگر امام کسی شہر کے حاکم سے کوئی معاہدہ کرے تو کیا شہر کے تمام دوسرے افراد پر بھی معاہدہ کے احکام نافذ ہوں گے	۵۲۰	باب۔ معمولی خیانت۔
۵۳۹	باب۔ جنت کی صفت۔	۵۲۹	باب۔ جس کسی نے کسی جرم کے بغیر کسی معاہدہ کو قتل کیا۔	۵۲۱	باب۔ غازیوں کا استقبال۔
۵۴۱	باب۔ دوزخ کے اوصاف اور یہ کہ وہ مخلوق ہے۔	۵۲۹	باب۔ کیا مسلمانوں کے ساتھ کئے ہوئے عہد کے توڑنے والے غیر مسلموں کو معاف کیا جاسکتا ہے	۵۲۱	باب۔ غزوے سے واپس ہوتے ہوئے کیا دعاء پڑھنی چاہئے۔
۵۴۲	باب۔ ابلیس اور اس کی فوج کے اوصاف۔	۵۳۰	باب۔ مشرکین کے ساتھ مال وغیرہ کے ذریعہ صلح اور معاہدہ اور عہد شکنی کرنے والے پر گناہ کا بیان	۵۲۱	باب۔ سفر سے واپسی پر نماز۔
۵۴۳	باب۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پھیلا دیئے ہم نے زمین پر ہر طرح کے جانور۔	۵۳۱	باب۔ ذمی نے کسی پر سحر کر دیا تو کیا اسے معاف کیا جاسکتا ہے۔	۵۲۲	باب۔ نبی کریم کی زرہ، عصا، تلوار، پیالہ اور انگوٹھی سے متعلق روایات، آپ کی وہ چیزیں جنہیں خلفاء نے آپ کی وفات کے بعد استعمال کیا۔
۵۴۵	باب۔ مسلمان کا سب سے عمدہ سرمایہ وہ بکریاں ہوں گی جنہیں وہ پہاڑ کی چوٹی پر لے کر چلا جائے گا۔			۵۲۲	باب۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پس بیشک اللہ کیلئے ہے اس کا خمس اور رسول کے لئے



صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۵۷۳	باب۔ جس نے اپنے نسب کو سب و شتم سے بچانا چاہا۔	۵۶۰	باب۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”بے شک یونس رسولوں میں سے تھے۔“	۵۴۶	باب۔ جب کبھی کسی کے مشروب میں پڑ جائے تو اسے ڈبو لینا چاہئے۔
۵۷۳	باب۔ رسول اللہ کے اسماء گرامی کے متعلق روایات۔	۵۶۰	باب۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور دی ہم نے داؤد کو زبور۔“	۵۴۶	باب۔ حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی ذریت کی پیدائش۔
۵۷۴	باب۔ خاتم النبیین ﷺ۔	۵۶۰	باب۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور ہم نے داؤد کو سلیمان عطا کیا الخ	۵۴۸	باب۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”آپ سے ذوالقرنین کے متعلق یہ لوگ پوچھتے ہیں آپ کہئے کہ ان کا ذکر میں ابھی تمہارے سامنے بیان کرتا ہوں ہم نے انہیں زمین پر حکومت دی تھی اور ہم نے ان کو ہر طرح کا سامان دیا تھا پھر وہ ایک راہ پر ہو گئے۔“
۵۷۴	وفات النبی ﷺ	۵۶۱	باب۔ فرشتوں نے کہا کہ اے مریم! بیشک اللہ نے آپ کو برگزیدہ بنایا الخ	۵۵۰	باب۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اللہ نے ابراہیم کو خلیل بنایا الخ
۵۷۵	باب۔ نبی کریم ﷺ کے اوصاف	۵۶۱	باب۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ اے اہل کتاب! اپنے دین میں غلو نہ کرو	۵۵۸	باب۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”انہیں ابراہیم کے مہمانوں کے واقعہ کی خبر کر دیجئے“ اور اے میرے رب مجھے دکھا دیجئے کہ آپ مردوں کو کس طرح زندہ کرتے ہیں، تاکہ میرا دل مطمئن ہو جائے۔“
۵۷۸	باب۔ نبی کریم ﷺ کی آنکھیں سوتی تھیں لیکن قلب اس وقت بھی بیدار رہتا تھا۔	۵۶۱	باب۔ اور (اس) کتاب میں مریم کا ذکر کیجئے جب وہ اپنے گھر والوں سے الگ ہو کر ایک شرقی مکان میں گئیں	۵۵۸	باب۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ یاد کرو اسماعیل کو کتاب قرآن مجید میں، بیشک وہ وعدے کے سچے تھے
۵۷۸	باب۔ بعثت کے بعد نبوت کی علامات	۵۶۲	باب۔ عیسیٰ بن مریم کا نزول۔	۵۵۸	باب۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”اے لوگو! ہم نے تم سب کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا الخ“
۵۸۳	باب۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ اہل کتاب نبی کو اس طرح پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں اور بے شک ان میں سے ایک فریق حق کو جانتے ہوئے چھپاتا ہے۔	۵۶۲	باب۔ بنی اسرائیل کے واقعات کا تذکرہ	۵۵۹	باب۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: قوم ثمود کے پاس ہم نے ان کے (قومی) بھائی صالح کو بھیجا۔
۵۸۳	باب۔ مشرکین کے مطالبہ پر شق قمر کا معجزہ	۵۶۲	باب۔ بنی اسرائیل کے ابرص، نابینا اور گنجنے کا واقعہ۔	۵۵۹	باب۔ کیا تم اس وقت موجود تھے جب یعقوب کی موت کا وقت آیا
۵۸۵	باب۔ نبی کریم کے اصحاب کی فضیلت	۵۶۲	باب۔ کتاب المناقب (مناقب)	۵۵۰	باب۔ خضر کا واقعہ موسیٰ کے ساتھ
۵۸۹	باب۔ مناقب حضرت عمر بن خطابؓ	۵۶۹	باب۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”اے لوگو! ہم نے تم سب کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا الخ“	۵۶۰	باب۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور ایمان والوں کیلئے اللہ تعالیٰ فرعون کی بیوی کی مثال بیان کرتا ہے۔“
۵۹۰	باب۔ مناقب عثمان بن عفانؓ	۵۷۰	باب۔ قریش کے مناقب۔		
۵۹۱	باب۔ مناقب علی بن ابی طالبؓ	۵۷۲	باب۔ قبیلہ اسلم، مزینہ اور جہینہ کا تذکرہ۔		
۵۹۲	باب۔ رسول اللہ ﷺ کے رشتہ داروں کے مناقب۔	۵۷۲	باب۔ فحطان کا تذکرہ		
۵۹۲	باب۔ مناقب زبیر بن عوامؓ	۵۷۲	باب۔ جاہلیت کے دعووں کی ممانعت		
۵۹۲	باب۔ مناقب طلحہ بن عبید اللہؓ	۵۷۳	باب۔ قبیلہ خزاعہ کا واقعہ۔		
۵۹۲	باب۔ مناقب سعد بن ابی وقاصؓ	۵۷۳	باب۔ جس نے اسلام اور جاہلیت کے زمانے میں اپنی نسبت اپنے آباء و اجداد کی طرف کی۔		
۵۹۳	باب۔ نبی کریم ﷺ کے داماد۔				



صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
	باب۔ نبی کریم ﷺ کے مولیٰ زید بن حارثہ کے مناقب۔	۵۹۳	باب۔ زید بن ثابتؓ کے مناقب۔	۶۰۰	باب۔ یاد کرو جب تم اپنے پروردگار سے فریاد کر رہے تھے۔
	باب۔ اسامہ بن زیدؓ کا ذکر	۵۹۳	باب۔ ابوطحہ کے مناقب۔	۶۰۰	باب۔ ابو جہل کا قتل۔
	باب۔ مناقب عبداللہ بن عمرؓ	۵۹۴	باب۔ مناقب عبداللہ بن سلامؓ	۶۰۰	باب۔ جنگ بدر میں فرشتوں کی شرکت۔
	باب۔ مناقب عمار اور حذیفہؓ	۵۹۴	باب۔ حضرت خدیجہؓ سے نبی کریم ﷺ کا نکاح اور آپ کی فضیلت۔	۶۰۱	باب۔ بنو نضیر کے یہودیوں کا واقعہ
	باب۔ مناقب ابو عبیدہ بن جراحؓ	۵۹۴	باب۔ ہند بنت عتبہ بن ربیعہؓ کا ذکر	۶۰۱	باب۔ کعب بن اشرف کا قتل
	باب۔ مناقب حسن اور حسینؓ	۵۹۵	باب۔ زید بن عمرو بن نفیل کا واقعہ	۶۰۲	باب۔ ابورافع عبداللہ بن ابی حقیق (سلام بن ابی حقیق) کا قتل۔
	باب۔ ابن عباسؓ کا تذکرہ	۵۹۵	باب۔ دور جاہلیت۔	۶۰۲	باب۔ غزوہ احد۔
	باب۔ مناقب خالد بن ولیدؓ	۵۹۵	باب۔ نبی کریم ﷺ کی بعثت	۶۰۳	باب۔ (قرآن مجید کی آیت)
	باب۔ ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے مولا سالمؓ کے مناقب۔	۵۹۵	باب۔ نبی کریم ﷺ اور صحابہؓ گوکہ میں مشرکین کے ہاتھوں جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔	۶۰۳	باب۔ جب تم میں سے دو جماعتیں اس کا خیال کر بیٹھی تھیں کہ ہمت ہار دیں، درآں حالیکہ اللہ دونوں کا مددگار تھا اور مسلمانوں کو تو اللہ ہی پر اعتماد رکھنا چاہئے۔
	باب۔ حضرت عائشہؓ کی فضیلت	۵۹۵	باب۔ جنوں کا ذکر۔	۶۰۳	باب۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد آپ کو اس امر میں کوئی دخل نہیں، اللہ خواہ ان کی توبہ قبول کرے، خواہ انہیں عذاب دے اسلئے کہ وہ ظالم ہیں
	باب۔ مناقب انصار۔	۵۹۶	باب۔ حبشہ کی ہجرت۔	۶۰۴	باب۔ حضرت حمزہؓ کی شہادت
	باب۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد اگر ہجرت کی فضیلت نہ ہوتی تو میں انصار کی طرف اپنے کو منسوب کرتا	۵۹۶	باب۔ جناب ابوطالب کا واقعہ	۶۰۴	باب۔ غزوہ احد کے موقع پر نبی کریم ﷺ کو جو زخم پہنچے تھے
	باب۔ انصار کی محبت۔	۵۹۶	باب۔ حدیث المعراج۔	۶۰۵	باب۔ وہ لوگ جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی دعوت پر لبیک کہا
	باب۔ انصار سے نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ تم لوگ مجھے سب سے زیادہ عزیز ہو	۵۹۶	باب۔ معراج۔	۶۰۵	باب۔ غزوہ خندق، اس کا دوسرا نام غزوہ احزاب ہے۔
	باب۔ انصار کے حلیف۔	۵۹۶	باب۔ عائشہؓ کا نبی کریم ﷺ کا نکاح آپ کی مدینہ تشریف آوری اور رخصتی	۶۰۵	باب۔ غزوہ احزاب سے نبی کریم ﷺ کی واپسی، اور بنو قریظہ کا محاصرہ۔
	باب۔ انصار کے گھرانوں کی فضیلت	۵۹۶	باب۔ نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کی مدینہ میں آمد۔	۶۰۶	باب۔ غزوہ ذات الرقاع۔
	باب ۱۰۶۷۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد انصار سے کہ ”میرے کام لینا“	۵۹۷	باب۔ حج کے افعال کی ادائیگی کے بعد مہاجر کا مکہ میں قیام	۶۱۳	باب۔ غزوہ بنی المصطلق (مریض)
	باب۔ اور اپنے سے مقدم رکھتے ہیں، اگرچہ خود فاقہ میں ہی ہوں۔	۵۹۷	باب۔ نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کی مدینہ میں آمد۔	۶۱۳	
	باب۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ انصار کے نیکوکاروں کی پذیرائی کرو اور ان کے خطا کاروں سے درگزر کرو۔	۵۹۸	باب۔ جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو آپ کے پاس یہودیوں کے آنے کی تفصیلات غزوات	۶۱۳	
	باب۔ سعد بن معاذؓ کے مناقب	۵۹۹	باب۔ غزوہ عثیرہ	۶۱۳	
	باب۔ ابی ابن کعبؓ کے مناقب۔	۵۹۹	باب۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور اس وقت کو“	۶۱۳	



صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
	ایسے ہوتے ہیں جو کہتے ہیں کہ اے پروردگار ہمارے! ہم کو دنیا میں بھی بہتری دے اور آخرت میں بھی بہتری اور ہم کو آگ کے عذاب سے بچائے رکھنا۔	۶۵۳	باب - حجۃ الوداع -	۶۲۸	باب - غزوہ انمار -
۶۶۹	باب - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "وہ لوگوں سے لگ لپٹ کر نہیں مانگتے" سورہ آل عمران	۶۵۴	باب - غزوہ تبوک -	۶۲۸	باب - غزوہ حدیبیہ -
	باب - محکم آیتیں	۶۵۵	باب - کعب بن مالک <small>رضی اللہ عنہ</small> کا واقعہ	۶۳۰	باب - غزوہ ذات القرد -
۶۷۰	باب - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "بیشک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو قلیل قیمت پر بیچ ڈالتے ہیں" باب - لوگوں نے تمہارے خلاف بڑا سامان اکٹھا کیا ہے	۶۶۲	باب - کسریٰ اور قیصر کو رسول اللہ <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> کے خطوط -	۶۳۱	باب - غزوہ خیبر -
	باب - اللہ تعالیٰ کا ارشاد یقیناً تم لوگ بہت سی دلا زاری کی باتیں ان سے (بھی) سنو گے جنہیں تم سے پہلے کتاب مل چکی ہے اور ان سے بھی جو شرک ہیں	۶۶۲	باب - نبی کریم کی علالت و وفات کتاب التفسیر	۶۳۶	باب - عمرہ قضاء -
۶۷۱	باب - اللہ تعالیٰ کا ارشاد جو لوگ اپنے کرتوتوں پر خوش ہوتے ہیں الخ	۶۶۶	باب (سورہ) فاتحہ الکتاب -	۶۳۷	باب - غزوہ موتہ، سرزمین شام میں
	سورۃ النساء	۶۶۶	باب - اللہ تعالیٰ کا ارشاد فلا تجعلوا للہ انداداً وانتم تعلمون۔	۶۳۷	باب - اسامہ بن زیدؓ کو قبیلہ جہینہ کی شاخ حرکات کے خلاف مہم پر بھیجنا
۶۷۲	باب - اللہ تعالیٰ کا ارشاد اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ تم یموں کے باب میں انصاف نہ کر سکو گے۔	۶۶۶	باب - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور تم پر ہم نے بادل کا سایہ کیا اور تم پر ہم نے من و سلوی نازل کیا۔"	۶۳۸	باب - فتح مکہ رمضان میں ہوا تھا
۶۷۳	باب - اللہ تمہیں تمہاری اولاد (کی میراث) کے بارہ میں حکم دیتا ہے	۶۶۷	باب - اللہ کا ارشاد جب ہم نے کہا کہ اس قریہ میں داخل ہو جاؤ۔	۶۳۸	باب - فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> نے علم کہاں نصب کیا تھا
۶۷۴	باب - بیشک اللہ ایک ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کریگا	۶۶۷	باب - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "ما ننسخ من آیۃ او ننسہا۔"	۶۳۱	باب - غزوہ او طاس -
		۶۶۸	باب - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اتخذ اللہ ولداً سبحنہ۔"	۶۳۲	باب - غزوہ طائف -
		۶۶۸	باب - اللہ تعالیٰ کا ارشاد واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی	۶۳۳	باب - نبی کریم <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> نے خالد بن ولیدؓ کو بنی جذیمہ کی طرف بھیجا
		۶۶۹	باب - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "قولوا امننا باللہ وما انزل الینا۔"	۶۳۴	باب - عبد اللہ بن حذافہؓ بھی اور علقمہ بن مجرّمؓ کی مہم پر روانگی
		۶۶۹	باب - ہم نے تم کو امت وسط (امت عادل) بنایا تاکہ تم گواہ رہو لوگوں پر اور رسول گواہ رہیں تم پر	۶۳۵	باب - حجۃ الوداع سے پہلے آپ <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> نے ابو موسیٰ اور معاذؓ کو یمن بھیجا
		۶۶۹	باب - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "ہاں تو تم وہاں جا کرو اپس آؤ جہاں سے لوگ واپس آتے ہیں۔"	۶۳۶	باب - حجۃ الوداع سے پہلے علی بن ابی طالب اور خالد بن ولیدؓ کو یمن بھیجنا
		۶۶۹	باب - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "کوئی ان میں	۶۳۷	باب - غزوہ ذوالخلفہ -
				۶۳۸	باب - جریرؓ کی یمن کو روانگی۔
				۶۳۸	باب - غزوہ سیف البحر -
				۶۳۹	باب - غزوہ عیینہ بن حصن -
				۶۵۰	باب - وفد بنو حنیفہ اور ثمامہ بن اثال کا واقعہ۔
				۶۵۲	باب - اہل نجران کا واقعہ
				۶۵۲	باب - قبیلہ اشعر اور اہل یمن کی آمد



صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۶۸۵	سورۃ التور	۶۷۵	یہاں تک کہ فساد (عقیدہ) باقی نہ رہ جائے۔	۶۷۵	باب۔ اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک ایک گواہ حاضر کریں گے اور ان لوگوں پر آپ کو بطور گواہ پیش کریں گے
۶۸۷	باب۔ جو لوگ اپنی بیویوں کو تہمت لگائیں اور ان کے پاس بجز اپنے (اور) کوئی گواہ نہ ہو تو انکی شہادت	۶۷۰	سورۃ برأت	۶۷۵	باب۔ بے شک ان لوگوں کی جان جنہوں نے اپنے آپ کو ظلم کر رکھا ہے
۶۸۸	باب۔ عورت سے سزا اس طرح ٹل سکتی ہے کہ وہ چار مرتبہ الخ	۶۸۰	سورۃ ہود	۶۷۶	باب۔ یقیناً ہم نے آپ کی طرف وحی بھیجی اور یونس، ہارون اور سلیمان پر سورۃ مائدہ
۶۸۸	باب۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے چہروں کے بل جہنم کی طرف لے جائے جائیں گے۔	۶۸۰	باب۔ اس کا عرش (حکومت) پانی پر تھا	۶۷۶	باب۔ اے رسول پہنچا دیجئے جو آپ پر رب کی طرف سے نازل ہوا
۶۸۹	باب۔ سورۃ الروم	۶۸۰	باب۔ آپ کے پروردگار کی پکڑ اسی طرح ہے جب وہ بستی والوں کو پکڑتا ہے	۶۷۶	باب۔ اپنے اوپر ان پاکیزہ چیزوں کو جو اللہ نے تمہارے لئے جائز کی ہیں حرام نہ کرلو۔
۶۸۹	سورۃ تنزیل السجدہ	۶۸۰	سورۃ الحجر	۶۷۶	باب۔ شراب اور جو اور بت اور پانسے تو بس نری گندی باتیں ہیں، شیطان کے کام۔
۶۸۹	باب۔ کسی کو غلام نہیں جو جو سامان خزانہ نجیب میں ان کیلئے مخفی ہے	۶۸۱	باب۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”ہاں مگر کوئی بات چوری چھپے سن بھاگے تو اسکے پیچھے ایک روشن شعلہ ہو لیتا ہے	۶۷۷	باب۔ ایسی باتیں مت پوچھو کہ اگر تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں ناگوار گذریں
۶۸۹	سورۃ الاحزاب	۶۸۱	سورۃ نحل	۶۷۷	سورۃ انعام
۶۸۹	باب۔ (ازواج مطہرات) میں سے آپ جس کو چاہیں اپنے سے دور رکھیں اور جس کو چاہیں الخ	۶۸۱	باب۔ تم میں سے بعض کو نکمی عمر کی طرف لوٹایا جاتا ہے۔“	۶۷۷	باب۔ اللہ (اس پر بھی) قادر ہے کہ تمہارے اوپر کوئی عذاب مسلط کر دے
۶۹۱	باب۔ اگر تم کسی چیز کو ظاہر کر دے یا اسے (دل میں) پوشیدہ رکھو گے تو اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے	۶۸۳	سورۃ بنی اسرائیل	۶۷۸	باب۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی تھی، سو آپ بھی ان کے طریقہ پر چلئے۔“
۶۹۱	باب۔ بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی ﷺ پر رحمت بھیجتے ہیں	۶۸۳	باب۔ اے لوگوں کی نسل جنہیں ہم نے نوح کے ساتھ کشتی میں سوار کیا تھا، وہ بیشک بڑے شکر گزار بندے تھے۔	۶۷۸	باب۔ بے حیائیوں کے پاس بھی نہ جاؤ وہ اعلانیہ ہوں (خواہ) پوشیدہ
۶۹۲	باب۔ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے موسیٰ کو ایذا پہنچائی تھی	۶۸۳	باب۔ آپ کا پروردگار آپ کو مقام محمود میں جگہ دے۔“	۶۷۸	سورۃ اعراف۔ درگزر اختیار کیجئے اور نیک کام کا حکم دیتے رہئے اور جاہلوں سے کنارہ کش ہو جایا کیجئے
۶۹۲	سورۃ سبا	۶۸۳	باب۔ آپ نماز میں نہ تو بہت پکار کر پڑھئے اور نہ (بالکل) چپکے ہی چپکے پڑھئے۔“	۶۷۹	سورۃ انفال۔ باب۔ ان سے لڑو،
۶۹۲	باب۔ یہ تو تم کو بس ایک ڈرانے والے ہیں، عذاب شدید کی آمد سے پہلے	۶۸۵	سورۃ کہف		
۶۹۲	سورۃ الزمر		باب۔ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کی نشانیوں کو اور اس سے ملنے کو جھٹلایا		
۶۹۲	باب۔ اے میرے بندو جو اپنے		باب۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”وانذرہم یوم الحسرة۔“		



صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۷۰۲	قرآن کے فضائل	۶۹۸	باغ بھی ہیں	۶۹۳	اوپر زیادتیاں کر چکے ہو اللہ کی رحمت سے مایوس مت ہوا
۷۰۳	باب۔ وحی کا نزول کس طرح ہوتا تھا اور سب سے پہلے کونسی آیت نازل ہوئی	۶۹۸	باب۔ جب مسلمان عورتیں آپ کے پاس آئیں کہ آپ سے بیعت کریں	۶۹۴	باب۔ لوگوں نے اللہ کی عظمت نہ کی جیسی عظمت کرنا چاہئے تھی
۷۰۳	باب۔ قرآن مجید سات طریقوں سے نازل ہوا	۶۹۸	باب۔ دوسروں کے لئے بھی ان میں سے (آپ کو بھیجا) جو بھی ان میں شامل نہیں ہوئے	۶۹۴	سورۃ حتم عسق (شوری)
۷۰۳	باب۔ جبریل نبی کریم ﷺ سے قرآن مجید کا دور کرتے تھے	۶۹۹	سورۃ المنافقون	۶۹۵	باب۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”سوارشتہ داری کی محبت کے“
۷۰۴	باب۔ ”سورۃ قل هو اللہ احد“ کی فضیلت	۶۹۹	باب۔ منافق آپ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں آپ اللہ کے رسول ہیں	۶۹۵	سورۃ الدخان
۷۰۴	باب۔ معوذات کی فضیلت	۶۹۹	سورۃ التحریم	۶۹۵	باب۔ اے ہمارے پروردگار! ہم نے اس عذاب کو دور کیجئے۔ ہم ضرور ایمان لے آئیں گے
۷۰۴	باب۔ قرآن کی تلاوت کے وقت سکینت اور فرشتوں کا نزول	۶۹۹	باب۔ اے نبی! جس چیز کو اللہ نے آپ کیلئے حلال کیا ہے، اسے آپ کیوں حرام کر رہے ہیں	۶۹۵	سورۃ جاثیہ
۷۰۵	باب۔ صاحب قرآن پر رشک۔	۷۰۰	سورۃ القلم	۶۹۵	باب۔ ہم کو تو صرف زمانہ ہی ہلاک کرتا ہے
۷۰۵	باب۔ تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔	۷۰۰	باب۔ سخت مزاج ہے اس کے علاوہ بدنسب بھی ہے	۶۹۶	سورۃ الاحقاف
۷۰۵	باب۔ قرآن مجید کی ہمیشہ تلاوت کرتے رہنا اس سے غافل نہ ہونا۔	۷۰۰	باب۔ وہ دن (یاد کرنے کے قابل ہے) جب ساق کی تجلی فرمائی جائیگی	۶۹۶	باب۔ پھر جب ان لوگوں نے بادل کو اپنی وادیوں کے مقابل آتے دیکھا تو بولے کہ یہ تو بادل ہے جو ہم پر برسے گا۔
۷۰۶	باب۔ قرآن مجید پڑھنے میں مدد کرنا۔	۷۰۰	باب۔ تفسیر سورۃ والنازعات	۶۹۶	باب۔ ”وتقطعوا ارحامکم“
۷۰۶	باب۔ خوش الحانی کے ساتھ تلاوت۔	۷۰۰	باب۔ تفسیر سورۃ عبس	۶۹۶	سورۃ ق
۷۰۷	باب۔ کتنی مدت میں قرآن مجید ختم کیا جانا چاہئے؟ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”کہ پس پڑھو جو کچھ بھی اس میں سے آسان ہو۔“	۷۰۱	باب۔ سورۃ ویل للمطففین	۶۹۶	باب (جہنم) کہے گی کہ کچھ اور بھی ہے
۷۰۷	باب۔ جس نے دکھا دے، طلب دنیا یا فخر کیلئے قرآن مجید پڑھا۔	۷۰۱	باب۔ سورۃ اذا السماء انشقت	۶۹۷	باب۔ سورۃ والطور
		۷۰۱	باب۔ سورۃ والشمس وضحاہ	۶۹۷	سورۃ النجم
		۷۰۱	باب۔ ہاں ہاں! اگر یہ شخص باز نہ آیا تو ہم اسے پیشانی کے بل پکڑ کر ٹھیسیں گے، دروغ و خطا میں آلودہ پیشانی	۶۹۷	باب۔ بھلا تم نے لات وعزی کے حال میں بھی غور کیا
		۷۰۱	باب۔ سورۃ انا اعطیناک الکونثر	۶۹۷	سورۃ اقتربت الساعۃ
		۷۰۱	باب۔ سورۃ قل اعوذ برب الفلق	۶۹۷	باب۔ لیکن ان کا اصل وعدہ تو قیامت کا دن ہے اور قیامت بڑی سخت اور ناگوار چیز ہے
				۶۹۷	سورۃ الرحمن
				۶۹۷	باب۔ ان باغوں سے کم درجہ میں دو اور



صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۷۱۶	باب۔ عورتوں کے بارے میں وصیت	۷۱۳	باب۔ نکاح شغار۔	۷۰۸	باب۔ قرآن مجید اس وقت تک پڑھو، جب تک دل لگے۔
۷۱۷	باب۔ بیوی کے ساتھ حسن معاشرت	۷۱۳	باب۔ آخر میں رسول اللہ ﷺ نے نکاح متعہ سے منع کر دیا تھا۔	۷۰۸	نکاح کا بیان
۷۱۸	باب۔ شوہر کی اجازت سے عورت کا نفلی روزہ رکھنا۔	۷۱۳	باب۔ عورت کا اپنے آپ کو کسی صالح مرد کے لئے پیش کرنا۔	۷۰۹	باب۔ نکاح کی ترغیب۔
۷۱۹	باب۔ سفر کے ارادہ کے وقت اپنی کئی بیویوں میں سے انتخاب کے لئے قرعہ اندازی۔	۷۱۴	باب۔ شادی سے پہلے عورت کو دیکھنا	۷۰۹	باب۔ عبادت کیلئے نکاح سے گریز اور اپنے آپ کو خصی بنانا پسندیدہ نہیں ہے
۷۱۹	باب۔ شادی شدہ عورت کے بعد کسی کنواری عورت سے شادی کرنا، کنواری کے بعد کسی شادی شدہ عورت سے شادی کرنا	۷۱۴	باب۔ جن حضرات نے کہا کہ عورت کا نکاح ولی کے بغیر صحیح نہیں۔	۷۰۹	باب۔ کنواریوں کا نکاح۔
۷۲۰	باب۔ جو چیز حاصل نہ ہو اس پر فکر کرنا سوکن کے سامنے اپنے ساتھ شوہر کے تعلق کو بڑھا چڑھا کر بیان کرنے کی ممانعت۔	۷۱۵	باب۔ باپ یا کوئی دوسرا شخص کنواری یا بیواہی عورت کا نکاح اس کی مرضی کے بغیر نہ کرے۔	۷۰۹	باب۔ کم عمر کی زیادہ عمر والے کے ساتھ شادی۔
۷۲۱	باب۔ عورتوں کی غیرت اور ان کی ناراضگی	۷۱۵	باب۔ کسی نے اپنی بیٹی کا نکاح جبراً کر دیا تو اس کا نکاح ناجائز ہے	۷۱۰	باب۔ نکاح میں کفو دین کے اعتبار سے
۷۲۱	باب۔ محرم کے سوا کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی اختیار نہ کرے اور ایسی عورت کے پاس جانا جس کا شوہر موجود نہ ہو۔	۷۱۶	باب۔ اپنے کسی بھائی کے پیغام نکاح پہنچ جانے کے بعد کسی کو پیغام نہ بھیجنا چاہئے یہاں تک کہ وہ اس عورت سے نکاح کرے یا اپنا ارادہ بدل دے۔	۷۱۱	باب۔ عورت کی نحوست سے پرہیز، اللہ تعالیٰ کا ارشاد بلاشبہ تمہاری بیویوں اور بچوں میں بعض تمہارے دشمن ہیں
۷۲۱	باب۔ کوئی عورت کسی دوسری عورت سے ملنے کے بعد اپنے شوہر سے اس کا حلیہ بیان نہ کرے۔	۷۱۶	باب۔ وہ شرطیں جو نکاح میں جائز نہیں	۷۱۱	باب۔ تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہے رضاعت سے وہ تمام چیزیں حرام ہو جاتی ہیں جو نسب کی وجہ سے حرام ہوتی ہیں۔
۷۲۲	باب۔ طویل سفر کے بعد کوئی شخص اپنے گھر (اطلاع کے بغیر) رات کے وقت نہ آئے۔	۷۱۶	باب۔ جب میاں اپنی بیوی کے پاس آئے تو کیا پڑھے۔	۷۱۲	باب۔ جنہوں نے کہا کہ دو سال کے بعد رضاعت کا اعتبار نہیں ہوتا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”دو پورے سال اس شخص کیلئے جو چاہتا ہو کہ رضاعت پوری کرے“ اور رضاعت کم ہو یا زیادہ جب بھی حرمت ثابت ہوتی ہے۔
		۷۱۶	باب۔ ایک بکری سے کم ولیمہ کرنا	۷۱۳	باب۔ پھوپھی کے نکاح میں ہوتے ہوئے کسی عورت سے نکاح نہیں کیا جاسکتا
			باب۔ دعوت ولیمہ قبول کرنا۔ اور اگر سات دن تک کوئی ولیمہ وغیرہ کھلائے (تو جائز ہے)		



صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۷۳۲	باب۔ کھانا کھانے کے بعد کیا کہنا چاہئے۔	۷۲۷	سال کا خرچ جمع کرنا اور زیر پرورش افراد کے اخراجات کی کیا صورت ہوگی	۷۲۲	ممکن ہے اس طرح اسے اہل خانہ پر خیانت کا شبہ ہو جائے یا وہ انکے عیوب کی ٹوہ میں لگ جائے
۷۳۲	باب۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد جب تم کھانا کھا چکو تو وہاں سے اٹھ جاؤ	۷۲۷	کھانوں کا بیان	۷۲۲	طلاق کے مسائل
۷۳۳	عقیقہ کا بیان	۷۲۷	باب۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”کھاؤ ان پاکیزہ چیزوں میں سے جن کی ہم نے تمہیں روزی دی ہے۔“	۷۲۲	باب۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”احصیناہ“ یعنی ہم نے اسے یاد کیا اور شمار کرتے رہے۔
۷۳۳	باب۔ اگر مولود کے عقیقہ کا ارادہ نہ ہو تو پیدائش کے دن ہی اس کا نام رکھنا اور اس کی تحنیک۔	۷۲۸	باب۔ کھانے کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا اور دائیں ہاتھ سے کھانا۔	۷۲۲	باب۔ جس نے طلاق دی اور کیا مرد اپنی بیوی کو اسکے سامنے طلاق دے سکتا ہے
۷۳۳	باب۔ عقیقہ میں بچہ سے گندگی کو دور کرنا۔	۷۲۸	باب۔ جس نے شکم سیر ہو کر کھایا۔	۷۲۳	باب۔ جس نے تین طلاقوں کی اجازت دی
۷۳۳	باب۔ فرع۔	۷۲۸	باب۔ چپاتی اور خوان (لکڑی کی سینی) اور سفرۃ (چمڑے کا دسترخوان) پر کھانا	۷۲۳	باب۔ آپ کیوں وہ چیزیں حرام کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے حلال کی ہیں
۷۳۳	ذبیحہ اور شکار کا حکم	۷۲۸	باب۔ ایک کا کھانا دو کے لئے کافی ہو سکتا ہے۔	۷۲۳	باب۔ خلع، اور اس میں طلاق کی کیا صورت ہوگی۔
۷۳۳	باب۔ شکار پر بسم اللہ پڑھنا۔	۷۲۹	باب۔ مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے	۷۲۵	باب۔ حضرت بریرہؓ کے شوہر کے بارے میں نبی کریم ﷺ کی سفارش۔
۷۳۳	باب۔ تیرکمان سے شکار۔	۷۲۹	باب۔ ٹیک لگا کر کھانا	۷۲۵	باب۔ لعان۔
۷۳۵	باب۔ کنکری اور غلے کا شکار۔	۷۲۹	باب۔ نبی کریم ﷺ نے کبھی کھانے میں عیب نہیں نکالا۔	۷۲۵	باب۔ جب اشاروں سے اپنی بیوی کے بچے کا انکار کرے۔
۷۳۵	باب۔ جس نے اپنا کتا پالا جو نہ شکار کیلئے تھا اور نہ مویشی کی حفاظت کے لئے	۷۲۹	باب۔ جو میں پھونکنا۔	۷۲۶	باب۔ امام کا لعان کرنے والوں سے کہنا کہ تم میں سے ایک یقیناً جھوٹا ہے۔ تو کیا وہ رجوع کریگا۔
۷۳۵	باب۔ جب شکار شکاری کو دو یا تین دن کے بعد ملے۔	۷۲۹	باب۔ نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کیا کرتے تھے۔	۷۲۶	باب۔ عدت میں سرمہ کا استعمال۔
۷۳۶	باب۔ ٹڈی کھانا۔	۷۳۰	باب۔ تلہینہ۔	۷۲۷	باب۔ نفقہ کے مسائل گھر والوں پر خرچ کرنے کی فضیلت۔
۷۳۶	باب۔ نحر اور ذبح۔	۷۳۰	باب۔ جو شخص اپنے بھائیوں کیلئے مکلف کھانا تیار کرے۔	۷۲۷	باب۔ مرد کا اپنی بیوی بچوں کیلئے ایک
۷۳۶	باب۔ زندہ جانور کے پاؤں وغیرہ کاٹنا، بند کر کے تیر مارنا یا باندھ کر اسے تیروں کا نشانہ بنانا پسندیدہ ہے۔	۷۳۱	باب۔ تازہ کھجور لکڑی کے ساتھ	۷۲۷	
۷۳۶	باب۔ مرغی۔	۷۳۱	باب۔ تازہ کھجور اور خشک کھجور۔	۷۲۷	
۷۳۶	باب۔ ہر دنداں نیش درندے کے گوشت کھانے کے متعلق۔	۷۳۲	باب۔ عمدہ قسم کی کھجور۔	۷۲۷	
		۷۳۲	باب۔ رومال سے صاف کرنے سے پہلے انگلیوں کو چاٹنا۔	۷۲۷	
		۷۳۲	باب۔ رومال۔	۷۲۷	



صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۷۳۶	باب۔ صفر کی کوئی اصل نہیں، یہ پیٹ کی ایک بیماری ہے۔	۷۴۱	باب۔ دو تین سانس میں پینا۔	۷۳۷	باب۔ مشک۔
۷۳۶	باب۔ ذات الجنب۔	۷۴۱	باب۔ چاندی کے برتن۔	۷۳۷	باب۔ جانوروں کے چہروں پر داغدار نشانی لگانا۔
۷۳۷	باب۔ بخار جہنم کی بھاپ ہے	۷۴۱	طب کا بیان	۷۳۷	قربانی کے مسائل
۷۳۷	باب۔ طاعون سے متعلق روایت	۷۴۱	باب۔ مریض کے کفارہ سے متعلق احادیث	۷۳۷	باب۔ قربانی کا کتنا گوشت کھایا جائے اور کتنا جمع کیا جائے
۷۳۷	باب۔ نظر لگ جانے کی صورت میں دم کرنا۔	۷۴۲	باب۔ مرض کی شدت۔	۷۳۸	مشروبات کا بیان
۷۳۷	باب۔ سانپ اور بچھو کے کاٹے میں جھاڑنا۔	۷۴۲	باب۔ مرگی کے مریض کی فضیلت۔	۷۳۸	باب۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد بلاشبہ شراب، جوا، بت اور پانے گندگی ہیں، شیطان کے کام ہیں، پس تم ان سے بچتے رہو، تاکہ تم فلاح پاؤ
۷۳۷	باب۔ نبی کریم ﷺ کا دم کرنا	۷۴۲	باب۔ مریض کی عیادت۔	۷۳۸	باب۔ شہد کی شراب۔ اسے ”تبع“ کہتے تھے۔
۷۳۷	باب۔ قال۔	۷۴۲	باب۔ مریض کا کہنا کہ مجھے تکلیف ہے یا	۷۳۸	باب۔ جو شخص شراب کا نام بدل کر اسے حلال کر لے۔
۷۳۸	باب۔ کہانت۔	۷۴۲	کہنا کہ ہائے سر یا میری تکلیف بہت بڑھ گئی اور ایوب کا کہنا کہ ”مجھے بیماری ہو گئی ہے اور آپ سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں	۷۳۸	باب۔ برتنوں اور پتھر کے پیالوں میں نمید بنانا
۷۳۸	باب۔ بعض تقریریں بھی جادو ہوتی ہیں۔	۷۴۳	باب۔ مریض کی موت کی تمنا۔	۷۳۹	باب۔ ممانعت کے چند مخصوص برتنوں کے استعمال کی نبی کریم ﷺ کی طرف سے اجازت۔
۷۳۸	باب۔ امراض میں تعدیہ کی کوئی اصل نہیں۔	۷۴۳	باب۔ مریض کیلئے عیادت کرنے والے کی دعا۔	۷۳۹	باب۔ جن کی رائے میں کچی کھجور کے شیرہ کو کچی کھجور کے شیرہ میں نہ ملایا جائے، اگر اس سے نشہ پیدا ہوتا ہو
۷۳۸	باب۔ زہر پینا اور اس کی دوسری ان چیزوں کی جن سے خوف ہو دوا کرنا، اور ناپاک دوا	۷۴۳	باب۔ مریض کیلئے عیادت کرنے والے کی دعا۔	۷۳۹	باب۔ دودھ پینا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”لید اور خون کے درمیان سے خالص دودھ پینے والوں کیلئے خوشگوار“۔
۷۳۹	باب۔ جب مکھی برتن میں پڑ جائے	۷۴۳	باب۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی نہیں بنائی جس کا علاج نہ ہو	۷۳۹	باب۔ دودھ کے ساتھ پانی کی آمیزش
۷۳۹	لباس کا بیان	۷۴۳	باب۔ شفا تین چیزوں میں ہے	۷۴۰	باب۔ کھڑے ہو کر پینا۔
۷۳۹	باب۔ جو ٹخنوں سے نیچے ہو وہ جہنم میں ہوگا۔	۷۴۳	باب۔ شہد کے ذریعہ علاج اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اس میں شفاء ہے لوگوں کے لئے۔“	۷۴۰	باب۔ مشک میں منہ لگا کر پینا۔
۷۳۹	باب۔ دھاری دار چادر، یمنی چادر اور اونی چادر۔	۷۴۵	باب۔ کلو نجی۔		
۷۳۹	باب۔ سفید کپڑے۔	۷۴۵	باب۔ دریائی کست ناک میں ڈالنا		
۷۵۰	باب۔ ریشم پیننا اور مردوں کا اسے اپنے لئے بچھانا اور کس حد تک اس کا	۷۴۵	باب۔ بیماری کی وجہ سے پچھنا لگوانا		
		۷۴۶	باب۔ جذام۔		



صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۷۵۷	باب۔ چغلی خوری ناپسندیدہ ہے	۷۵۲	باب۔ بھلانہ کہے۔	۷۵۰	باب۔ استعمال جائز ہے۔
۷۵۷	باب۔ تعریف میں مبالغہ ناپسندیدہ ہے	۷۵۳	باب۔ قطع رحم کرنے والے کا گناہ۔	۷۵۰	باب۔ ریشم بچھانا۔
۷۵۸	باب۔ حسد اور پیٹھ پیچھے برائی کی ممانعت	۷۵۳	باب۔ جس نے صلہ رحمی کی اس پر اللہ کے افضال ہوں گے۔	۷۵۰	باب۔ مردوں کیلئے زعفران کے رنگ کا استعمال۔
۷۵۸	باب۔ مومن کا اپنے کسی گناہ کی پردہ پوشی کرنا	۷۵۳	باب۔ صلہ رحمی سے رحم کی سیرابی ہوتی ہے۔	۷۵۰	باب۔ دباغت اور بغیر دباغت دیئے ہوئے چمڑے کے پاپوش۔
۷۵۸	باب۔ تعلق توڑ لینا اور رسول اللہ کا ارشاد کہ کسی شخص کیلئے یہ جائز نہیں کہ اپنے کسی بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق رکھتے۔	۷۵۳	باب۔ بدلہ دینا صلہ رحمی نہیں ہے۔	۷۵۰	باب۔ پہلے بائیں پیر کا جوتا اتارے
۷۵۹	باب۔ ”اے لوگو! جو ایمان لے آئے ہو اللہ سے ڈرو اور سچ بولنے والوں میں سے ہو جاؤ اور جھوٹ بولنے کی ممانعت	۷۵۳	باب۔ بچے کیساتھ رحم و شفقت، اسے بوسہ دینا اور گلے سے لگانا۔	۷۵۰	باب۔ صرف ایک پاؤں میں جوتا پہن کر نہ چلے
۷۵۹	باب۔ تکلیف پر صبر۔	۷۵۳	باب۔ اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے بنائے ہیں۔	۷۵۱	باب۔ کوئی شخص اپنی انگلی پر (آنحضورؐ کا) نقش نہ کھدوائے۔
۷۵۹	باب۔ غصہ سے پرہیز۔	۷۵۳	باب۔ بچہ کو ران پر رکھنا۔	۷۵۱	باب۔ عورتوں کی چال ڈھال اختیار کرنے والے مردوں کو گھر سے نکالنا
۷۵۹	باب۔ حیاء۔	۷۵۳	باب۔ انسانوں اور جانوروں پر رحم	۷۵۱	باب۔ داڑھی بڑھانا۔
۷۵۹	باب۔ جب حیاء نہ ہو تو جو چاہو کرو	۷۵۵	باب۔ پڑوسی کے بارے میں وصیت کرنے والا۔	۷۵۱	باب۔ خضاب۔
۷۵۹	باب۔ لوگوں کے ساتھ فراخی سے پیش آنا۔	۷۵۵	باب۔ اس شخص کا گناہ جس کا پڑوسی اسکے شر سے محفوظ نہ ہو۔	۷۵۱	باب۔ گھونگھریا لے بال۔
۷۶۰	باب۔ مومن ایک سوراخ سے دوبارہ نہیں ڈسا جاسکتا۔	۷۵۵	باب۔ جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے	۷۵۲	باب۔ قزع۔
۷۶۰	باب۔ شعر رجز اور حدی خوانی کا جواز۔	۷۵۶	باب۔ ہر بھلائی صدقہ ہے۔	۷۵۲	باب۔ عورت کا اپنے ہاتھ سے اپنے شوہر کو خوشبو لگانا۔
۷۶۰	باب۔ اس کی کراہت کہ انسان شعر کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لے اور وہ اللہ کے ذکر، علم اور قرآن سے اسے روک دے	۷۵۶	باب۔ تمام معاملات میں نرمی۔	۷۵۲	باب۔ جس نے خوشبو سے انکار نہیں کیا
		۷۵۶	باب۔ مومنوں کا باہمی تعاون۔	۷۵۲	باب۔ ذریعہ۔
		۷۵۶	باب۔ حضورؐ کی عادت بدگوئی کی نہ تھی اور نہ آپؐ اسے برداشت کرتے تھے	۷۵۲	باب۔ تصویر بنانے والوں پر قیامت کے دن کا عذاب۔
		۷۵۷	باب۔ حسن خلق اور سخاوت اور بخل کا ناپسندیدہ ہونا۔	۷۵۲	باب۔ تصویروں کو توڑنا۔
		۷۵۷	باب۔ گالی اور لعنت و ملامت کی ممانعت	۷۵۳	ادب و تمیز کا بیان
				۷۵۳	باب۔ اچھے معاملہ کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے
				۷۵۳	باب۔ کوئی شخص اپنے والدین کو برا



صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۷۶۷	باب۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ اے اللہ! اگر مجھ سے کسی کو تکلیف پہنچی ہو تو اسے کفارہ اور رحمت بنا دے۔	۷۶۳	باب۔ جب تم سے کہا جائے کہ مجلس میں کشادگی کرو تو کشادگی کر لیا کرو اللہ تمہارے لئے کشادگی کرے گا اور جب تم سے کہا جائے (مجلس میں مزید افراد کیلئے گنجائش پیدا کرنے کیلئے) اٹھ جاؤ تو اٹھ جایا کرو	۷۶۰	باب۔ ”ویلیک“ کہنے کے بارے میں حدیث
۷۶۷	باب۔ بخل سے پناہ مانگنا۔	۷۶۳	باب۔ ہاتھ سے احتیاء کرنا۔ یہ قرصاء کو کہتے ہیں۔	۷۶۰	باب۔ لوگوں کو ان کے باپوں کی طرف منسوب کر کے پکارا جائیگا۔
۷۶۷	باب۔ ناکارہ عمر، دنیا کی آزمائش اور دوزخ کی آزمائش سے پناہ مانگنا	۷۶۳	باب۔ جب تین سے زیادہ افراد ہوں تو سرگوشی میں کوئی حرج نہیں	۷۶۰	باب۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ ”مومن کا دل ہے۔“
۷۶۸	باب۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا کر	۷۶۳	باب۔ سوتے وقت گھر میں آگ نہ رہنے دی جائے۔	۷۶۱	باب۔ کسی نام کو بدل کر اس سے اچھا نام رکھنا۔
۷۶۸	باب۔ نبی کا کہنا اے اللہ! جو کچھ میں پہلے کر چکا ہوں اور جو کچھ بعد میں کروں گا اس میں میری مغفرت فرما	۷۶۳	باب۔ عمارت کے متعلق روایت۔ کتاب الدعوات	۷۶۱	باب۔ اپنے کسی ساتھی کو اسکے نام میں سے کوئی حرف کم کر کے پکارنا
۷۶۸	باب۔ لا الہ الا اللہ کہنے کی فضیلت	۷۶۳	باب۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”مجھے پکارو! میں تمہیں جواب دوں گا۔“	۷۶۱	باب۔ اللہ کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ نام۔
۷۶۹	باب۔ سبحان اللہ کی فضیلت۔	۷۶۳	باب۔ سب سے بہتر استغفار۔	۷۶۱	باب۔ چھینکنے والے کا الحمد للہ کہنا۔
۷۶۹	باب۔ اللہ عزوجل کے ذکر کی فضیلت کتاب الرقاق	۷۶۳	باب۔ دن و رات میں نبی کریم ﷺ کا استغفار	۷۶۱	باب۔ چھینک کا پسندیدہ اور جمائی کا ناپسندیدہ ہونا۔
۷۷۰	باب۔ دل میں نرمی و رقت پیدا کرنے والی احادیث اور یہ کہ زندگی تو آخرت ہی کی زندگی ہے	۷۶۳	باب۔ دائیں کروٹ پر سونا۔	۷۶۱	اجازت لینے کے متعلق احادیث
۷۷۰	باب۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ”دنیا میں اس طرح ہو جاؤ جیسے تم مسافر ہو یا راستہ چلنے والے ہو	۷۶۳	باب۔ رات میں جاگنے کے وقت کی دعا	۷۶۲	باب۔ کم تعداد کی جماعت کا بڑی تعداد والی جماعت کو سلام کرنا۔
۷۷۰	باب۔ امید اور اس کی درازی	۷۶۳	باب۔ دعا عزم و یقین کے ساتھ کرنی چاہئے کیونکہ اللہ پر کوئی زبردستی کرنے والا نہیں ہے۔	۷۶۲	باب۔ چلنے والے بیٹھے ہوئے شخص کو سلام کرے۔
۷۷۱	باب۔ جو شخص ساٹھ سال کی عمر کو پہنچ گیا تو پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عمر کے بارے میں اس پر حجت تمام ہوگئی	۷۶۳	باب۔ بندہ جلد بازی نہیں کرتا تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے۔	۷۶۲	باب۔ متعارف اور غیر متعارف سب کو سلام کرنا۔
۷۷۱	باب۔ ایسا کام جس سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی مقصود ہو۔	۷۶۳	باب۔ پریشانی کے وقت دعا۔	۷۶۲	باب۔ اجازت کا حکم اسلئے ہے تاکہ (پرائیویٹ کاموں پر) نظر نہ پڑے
		۷۶۳	باب۔ سخت مصیبت سے پناہ۔	۷۶۲	باب۔ شرم گاہ کے علاوہ دوسرے اعضاء کا زنا۔
		۷۶۳		۷۶۳	باب۔ بچوں کو سلام کرنا۔
		۷۶۳		۷۶۳	باب۔ کسی نے پوچھا کہ کون صاحب؟ اور جواب ملا کہ میں!



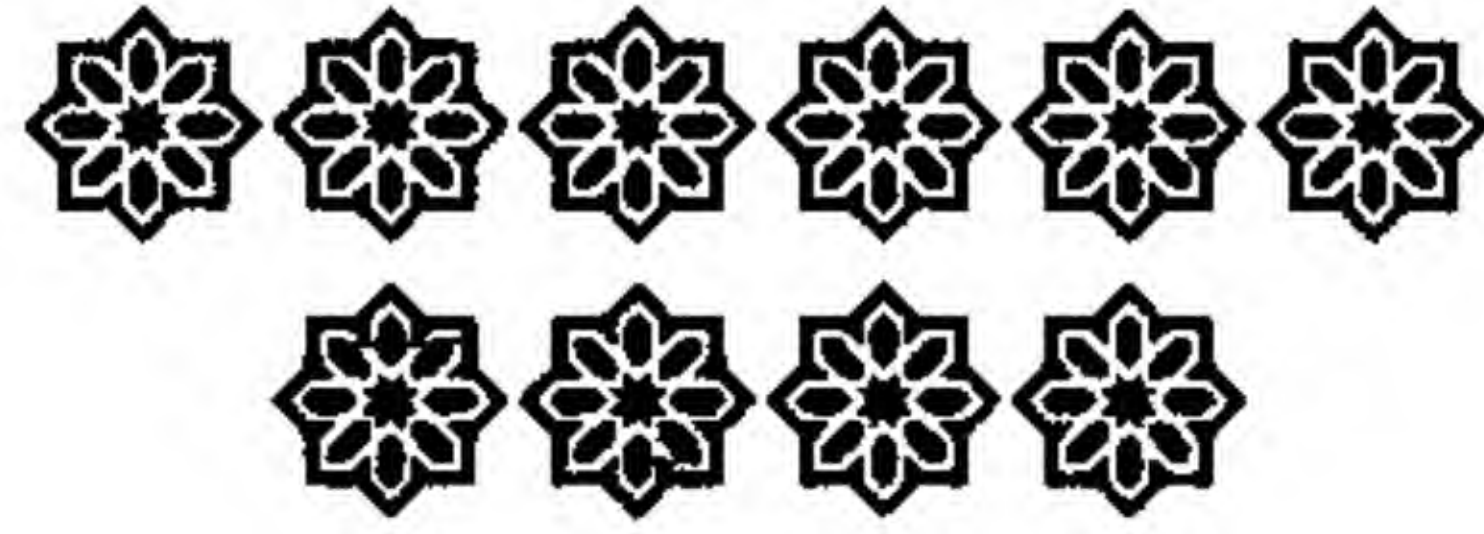
صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۷۷۱	باب۔ نیکوں کے گزر جانے کے بارے میں۔	۷۷۱	باب۔ تواضع۔	۷۷۱	باب۔ نیکوں کے گزر جانے کے بارے میں۔
۷۷۱	باب۔ مال کی آزمائش سے بچنے کے متعلق اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”بلاشبہ تمہارے مال و اولاد آزمائش ہیں۔“	۷۷۱	باب۔ جو اللہ سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے، اللہ بھی اس سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے۔	۷۷۱	باب۔ مال کی آزمائش سے بچنے کے متعلق اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”بلاشبہ تمہارے مال و اولاد آزمائش ہیں۔“
۷۷۲	باب۔ جو مال (موت سے پہلے خرچ کر لیا ہے، وہی اسکا ہے۔	۷۷۲	باب۔ حبس کی طرح ہوگا۔	۷۷۲	باب۔ جو مال (موت سے پہلے خرچ کر لیا ہے، وہی اسکا ہے۔
۷۷۲	باب۔ نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کی زندگی کیسے گزرتی تھی اور ان سے دنیا کی علیحدگی کے متعلق روایات۔	۷۷۲	باب۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”کیا خیال نہیں کرتے یہ لوگ عظیم دن میں اٹھائے جائیں گے، اس دن جب تمام لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے“	۷۷۲	باب۔ نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کی زندگی کیسے گزرتی تھی اور ان سے دنیا کی علیحدگی کے متعلق روایات۔
۷۷۳	باب۔ عمل پر مداومت اور میانہ روی۔	۷۷۳	باب۔ قیامت کے دن قصاص۔	۷۷۳	باب۔ عمل پر مداومت اور میانہ روی۔
۷۷۴	باب۔ خوف کے ساتھ امید۔	۷۷۴	باب۔ جنت و جہنم کی صفت۔	۷۷۴	باب۔ خوف کے ساتھ امید۔
۷۷۴	باب۔ زبان کی حفاظت اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ وہ اچھی بات کہے یا پھر چپ رہے۔	۷۷۴	باب۔ حوض کوثر پر۔	۷۷۴	باب۔ زبان کی حفاظت اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ وہ اچھی بات کہے یا پھر چپ رہے۔
۷۷۴	باب۔ گناہوں سے باز رہنا۔	۷۷۴	باب۔ اللہ کے علم (تقدیر) کے مطابق قلم خشک ہو گیا ہے۔	۷۷۴	باب۔ گناہوں سے باز رہنا۔
۷۷۵	باب۔ دوزخ کو خواہشات نفسانی سے ڈھک دیا گیا ہے۔	۷۷۵	باب۔ اللہ کا حکم متعین تقدیر کے مطابق	۷۷۵	باب۔ دوزخ کو خواہشات نفسانی سے ڈھک دیا گیا ہے۔
۷۷۵	باب۔ جنت تمہارے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ تم سے قریب ہے اور اسی طرح دوزخ بھی ہے۔	۷۷۵	باب۔ بندہ نذر کو تقدیر کے حوالہ کر دے	۷۷۵	باب۔ جنت تمہارے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ تم سے قریب ہے اور اسی طرح دوزخ بھی ہے۔
۷۷۵	باب۔ اسے دیکھنا چاہئے جو نیچے درجہ کا ہے اسے نہیں دیکھنا چاہئے جس کا مرتبہ اس سے اونچا ہے۔	۷۷۵	باب۔ وہ انسان اور اسکے دل کے درمیان میں حائل ہے	۷۷۵	باب۔ اسے دیکھنا چاہئے جو نیچے درجہ کا ہے اسے نہیں دیکھنا چاہئے جس کا مرتبہ اس سے اونچا ہے۔
۷۷۵	باب۔ جس نے کسی نیکی یا برائی کا ارادہ کیا۔	۷۷۵	باب۔ ”اللہ تعالیٰ لغو قسموں پر تم سے مواخذہ نہیں کرے گا۔ البتہ ان قسموں پر کرے گا جنہیں تم قصد کر کے کھاؤ“	۷۷۵	باب۔ جس نے کسی نیکی یا برائی کا ارادہ کیا۔
۷۷۶	باب۔ امانت کا اٹھ جانا۔	۷۷۶	باب۔ نبی کریم ﷺ کس طرح کھاتے تھے	۷۷۶	باب۔ امانت کا اٹھ جانا۔
۷۷۶	باب۔ ریا اور شہرت۔	۷۷۶	باب۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”پوری پختگی“	۷۷۶	باب۔ ریا اور شہرت۔
۷۷۷	باب۔ اللہ کی قسمیں	۷۷۷	باب۔ جو اللہ سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے، اللہ بھی اس سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے۔	۷۷۷	باب۔ اللہ کی قسمیں
۷۷۷	باب۔ جب بھول کر کوئی شخص قسم کے خلاف کرے۔	۷۷۷	باب۔ جاکنی۔	۷۷۷	باب۔ جب بھول کر کوئی شخص قسم کے خلاف کرے۔
۷۷۸	باب۔ اللہ کا اطاعت کیلئے نذر	۷۷۸	باب۔ اللہ تعالیٰ زمین کو اپنی مٹھی میں لے لے گا۔	۷۷۸	باب۔ اللہ کا اطاعت کیلئے نذر
۷۷۸	باب۔ جو مر گیا اور اس پر کوئی نذر باقی رہ گئی۔	۷۷۸	باب۔ حشر کس طرح ہوگا۔	۷۷۸	باب۔ جو مر گیا اور اس پر کوئی نذر باقی رہ گئی۔
۷۷۸	باب۔ ایسی چیز کی نذر جو اسکی ملکیت میں نہیں اور معصیت کی نذر قسموں کے کفارے	۷۷۸	باب۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”کیا خیال نہیں کرتے یہ لوگ عظیم دن میں اٹھائے جائیں گے، اس دن جب تمام لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے“	۷۷۸	باب۔ ایسی چیز کی نذر جو اسکی ملکیت میں نہیں اور معصیت کی نذر قسموں کے کفارے
۷۷۹	باب۔ مدینہ منورہ کا صاع اور نبی کریم ﷺ کا مد۔	۷۷۹	باب۔ قیامت کے دن قصاص۔	۷۷۹	باب۔ مدینہ منورہ کا صاع اور نبی کریم ﷺ کا مد۔
۷۷۹	باب۔ میراث کا بیان	۷۷۹	باب۔ جنت و جہنم کی صفت۔	۷۷۹	باب۔ میراث کا بیان
۷۷۹	باب۔ لڑکے کی میراث اس کے باپ اور ماں کی طرف سے۔	۷۷۹	باب۔ حوض کوثر پر۔	۷۷۹	باب۔ لڑکے کی میراث اس کے باپ اور ماں کی طرف سے۔
۷۸۰	باب۔ بیٹی کی موجودگی میں پوتی کی میراث۔	۷۸۰	باب۔ اللہ کے علم (تقدیر) کے مطابق قلم خشک ہو گیا ہے۔	۷۸۰	باب۔ بیٹی کی موجودگی میں پوتی کی میراث۔
۷۸۱	باب۔ کسی گھرانے کا مولا، اس گھرانے ہی کا ایک فرد ہوتا ہے اور بہن کا بیٹا بھی انہیں میں سے ہے	۷۸۱	باب۔ اللہ کا حکم متعین تقدیر کے مطابق	۷۸۱	باب۔ کسی گھرانے کا مولا، اس گھرانے ہی کا ایک فرد ہوتا ہے اور بہن کا بیٹا بھی انہیں میں سے ہے
۷۸۱	باب۔ جس نے اپنے باپ کے سوا کسی اور کا بیٹا ہونے کا دعویٰ کیا	۷۸۱	باب۔ وہ انسان اور اسکے دل کے درمیان میں حائل ہے	۷۸۱	باب۔ جس نے اپنے باپ کے سوا کسی اور کا بیٹا ہونے کا دعویٰ کیا
۷۸۱	باب۔ چھڑی اور جوتے سے مارنا	۷۸۱	باب۔ ”اللہ تعالیٰ لغو قسموں پر تم سے مواخذہ نہیں کرے گا۔ البتہ ان قسموں پر کرے گا جنہیں تم قصد کر کے کھاؤ“	۷۸۱	باب۔ چھڑی اور جوتے سے مارنا
۷۸۱	باب۔ شراب پینے والے پر لعنت کرنے پر ناپسندیدگی اور یہ کہ وہ مذہب سے نکل نہیں جاتا	۷۸۱	باب۔ نبی کریم ﷺ کس طرح کھاتے تھے	۷۸۱	باب۔ شراب پینے والے پر لعنت کرنے پر ناپسندیدگی اور یہ کہ وہ مذہب سے نکل نہیں جاتا
۷۸۱	باب۔ چور کا نام لئے بغیر اس پر لعنت بھیجنا۔	۷۸۱	باب۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”پوری پختگی“	۷۸۱	باب۔ چور کا نام لئے بغیر اس پر لعنت بھیجنا۔



صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۷۸۷	باب۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور چور مرد اور چور عورت کا ہاتھ کاٹو اور کتنے پر ہاتھ کاٹا جائے گا“	۷۸۷	باب۔ جب کسی نے دیکھا کہ اس نے کوئی چیز کسی طاق سے نکالی اور اسے دوسری جگہ رکھ دیا۔	۷۸۷	باب۔ تعزیر اور ادب کتنا ہے۔
۷۸۷	باب۔ جو لوگوں کو مشقت میں مبتلا کرے گا اللہ تعالیٰ اسے مشقت میں مبتلا کرے گا۔	۷۸۷	باب۔ جو اپنے خواب کے سلسلے میں جھوٹ بولے۔	۷۸۷	باب۔ غلاموں پر تہمت لگانا۔
۷۸۷	باب۔ قاضی کو فیصلہ یافتہ غصہ کی حالت میں مٹ دینا چاہئے	۷۸۷	باب۔ وہ جس کی نظر میں خواب کی پہلی غلط تعبیر تعبیر ہی نہیں ہے۔	۷۸۷	خون بہا کا بیان
۷۸۷	باب۔ امام لوگوں سے کن الفاظ کے ساتھ بیعت لے۔	۷۸۸	فتنوں کا بیان	۷۸۸	باب۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”من احیاھا“
۷۸۷	باب۔ خلیفہ مقرر کرنا۔	۷۸۸	باب۔ نبی کریم کا ارشاد کہ میرے بعد تم بعض ایسی چیزیں دیکھو گے جن میں تم اجنبیت محسوس کرو گے۔	۷۸۸	باب۔ جان کا بدلہ جان ہے اور آنکھ کا بدلہ آنکھ اور ناک کا بدلہ ناک اور کان کا بدلہ کان اور دانت کا بدلہ دانت اور زخموں میں قصاص ہے۔
۷۸۸	باب۔ جس کی تمنا کرنا پسندیدہ ہے کتاب اللہ اور سنت رسول کو مضبوطی سے تھامے رہنا	۷۸۸	باب۔ فتنوں کا ظہور۔	۷۸۸	باب۔ جس نے کسی کے خون کا ناحق مطالبہ کیا
۷۸۸	باب۔ نبی کریم کی سنتوں کی اقتدا	۷۸۹	باب۔ جو دور بھی آتا ہے اسکے بعد کا دور اس سے برا ہوگا۔	۷۸۹	باب۔ جس نے اپنا حق یا قصاص سلطان کی اجازت کے بغیر لے لیا
۷۸۹	باب۔ سوال کی کثرت اور غیر ضروری امور کے لئے تکلف پر ناپسندیدگی	۷۸۹	باب۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ”جو ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں“	۷۸۹	باب۔ انگلیوں کا خون بہا
۷۸۹	باب۔ رائے اور قیاس میں تکلف کرنے کی مذمت الخ	۷۸۹	باب۔ ایک ایسا فتنہ اٹھے گا جس میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا	۷۸۹	مرتب و باغیوں سے توبہ کرانا اور جنگ کرنا
۷۸۹	باب۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ تم اپنے سے پہلی امتوں کے طریقوں کی پیروی کرو گے۔	۷۸۹	باب۔ زمانہ فتنہ میں دیہات میں چلے جانا	۷۸۹	باب۔ ”بلاشبہ شرک ظلم عظیم ہے۔ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارا عمل اکارت جائے گا اور یقیناً تم نامرادوں میں سے ہو جاؤ گے۔“
۸۰۰	باب۔ حاکم کا ثواب جبکہ وہ اجتہاد کرے اور صحت پر ہو یا غلطی کر جائے	۷۸۹	باب۔ جب اللہ کسی قوم پر عذاب نازل کرے	۷۸۹	باب۔ نیکیوں کے خواب۔
۸۰۰	باب۔ جس کا خیال ہے کہ نبی کریم کا کسی بات پر انکار نہ کرنا دلیل ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے سوا کسی اور کا عدم انکار دلیل نہیں	۷۸۹	باب۔ جب کچھ لوگوں کے سامنے کوئی بات کہی اور پھر جب وہاں سے نکلا تو اس کے خلاف بات کہی۔	۷۸۹	باب۔ خواب اللہ کی طرف سے ہوتا ہے
		۷۸۹	باب۔ آگ کا نکلنا۔	۷۸۹	باب۔ مبشرات۔
		۷۸۹	کتاب الاحکام	۷۸۹	باب۔ جس نے نبی کو خواب میں دیکھا
		۷۹۰	باب۔ امام کیلئے سمع و طاعت جب تک گناہ کا ارتکاب نہ کرے۔	۷۹۰	باب۔ دن کا خواب۔
		۷۹۰	باب۔ حکومت کے لالچ پر ناپسندیدگی۔	۷۹۰	باب۔ خواب میں قید۔
		۷۹۱	باب۔ جسے لوگوں کا نگران بنایا گیا اور		



صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۸۰۲	ہیں کہ اللہ کا کلام بدل دیں باب۔ اللہ عزوجل کا قیامت کے دن انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام وغیرہ سے کلام کرنا	۸۰۱	لئے غلبہ ہے اور اسکے رسول کیلئے ہے باب۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اللہ اپنی ذات سے تمہیں ڈراتا ہے“ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”(عیسیٰ کی ترجمانی کرتے ہوئے) تو وہ جانتا ہے جو میرے دل میں ہے لیکن میں وہ نہیں جانتا جو تیرے دل (نفس) میں ہے باب۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد وہ چاہتے	۸۰۰	توحید کے مسائل باب۔ اس سلسلہ میں روایات جس میں آنحضور ﷺ نے اپنی امت کو اللہ تبارک و تعالیٰ کی توحید کی دعوت دی
۸۰۳	باب۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ہم ترازو کو انصاف پر رکھیں گے اور یہ کہ نبی آدم کے اعمال اور انکے اقوال بھی وزن کئے جائیں گے	۸۰۲		۸۰۱	باب۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”میں بہت روزی دینے والا بڑی قوت والا ہوں باب۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور وہی غالب ہے حکمت والا ہے۔ پاک ہے تیرے رب، رب عزت کی ذات، اللہ ہی کے





## عرض ناشر

امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت امام بخاری کی معروف کتاب ”الجامع الصحیح“ کتاب اللہ کے بعد اصح ترین اور جامعیت کے اعتبار سے بڑی ضخیم ہے۔ بقول ابن الصلاح صحیح بخاری میں تمام مسند احادیث مکررات سمیت ۷۲۷۵ ہیں اور مکررات کے علاوہ ۴۰۰۰ احادیث ہیں۔ امام بخاری جنہیں حدیث، فقہ و لغت وغیرہ میں امامت کا درجہ حاصل ہے کا مقصد اپنی تالیف میں صحیح احادیث رسول اللہ ﷺ کا جمع کرنا اور استنباط مسائل، شہرت حدیث اور طریق روایت کی کثرت کا ذکر کرنا تھا اس لئے بعض احادیث کا تکرار اور بعید الربط ابواب میں مذکور ہونا ناگزیر تھا جس سے بعض اوقات مطلوبہ حدیث کو تلاش کرنا عام آدمی کے لئے وقت طلب امر تھا۔

کتاب کے فائدہ کو عام اور انتہائی سہل کرنے کے پیش نظر مختلف حضرات نے صحیح بخاری کے اختصارات کئے ہیں۔ زیر نظر کتاب ”تجرید بخاری“ اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے جس میں صحیح بخاری کی احادیث کو بغیر تکرار اور حذف سند کے ساتھ پیش کیا گیا ہے اس لئے کہ سند کا صحیح ہونا مسلم ہے اور عوام الناس کو اس کی ضرورت نہیں جبکہ اہل علم اصل کی طرف رجوع کر سکتے ہیں۔ احادیث متبرکہ کا فیضان عام کرنے اور کم وقت میں زیادہ سے زیادہ احادیث رسول ﷺ سے روشناس کرانے کی خاطر اسے معتدل لب و لہجہ اور عام فہم، سلیس و رواں اردو ترجمہ، کمپیوٹر کتابت اور اعلیٰ معیار کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے اہم و ضروری اور تشریح طلب مقامات پر جامع اور مختصر فوائد تحریر کئے گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس خدمت حدیث کو مؤلف، مترجم، مرتب و ناشر کے لئے ذخیرہ آخرت بنائے اور ہمیں سنت رسول پر چلنے اور احادیث کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ناشر







بسم اللہ الرحمن الرحیم

## دیباچہ مؤلف التجربہ الصریح

امام زین الدین احمد بن عبد اللطیف الزبیدی

ہر قسم کی تمام تعریفیں حق تعالیٰ ہی کیلئے ہیں جو تمام مخلوقات کو بہترین اور مناسب شکل و صورت کے ساتھ پیدا فرماتا ہے اور ایسا عظیم رحیم اور روزی رساں ہے کہ جو کسی حق کے بغیر بھی ان کو اپنی نعمتوں سے مالا مال کئے ہوئے ہے اور جب تک یہ صبح و شام کو دور جاری ہے اس وقت تک خدا کا درود و سلام اُس کے رسول پر حق پر واجب ہے مومکارِ اخلاق کی تکمیل و تنمیں کیلئے مبعوث ہوا۔ اور جس کو تمام مخلوقات پر فضیلت اور شرف عطا کیا گیا اسی طرح اُن کی آل و اولاد پر بھی درود و سلام ہو۔ جو ظاہری و معنوی خوبیوں سے موصوف ہیں اور ان کے اصحاب پر بھی جو کامل اہل اطاعت ہیں۔ حمد و صلوة کے بعد معلوم ہو کہ امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بخاریؒ کی عظیم الشان کتاب الجامع الصحیح کتب اسلامی میں سب سے زیادہ معتبر اور کثیر الفوائد ہے۔ جو کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ لیکن اس میں احادیث تکرار کے ساتھ مختلف ابواب میں متفرق طور پر ذکر ہوئی ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی مطلوبہ حدیث معلوم کرنا چاہے کہ وہ کس باب میں ہے تو سخت جدوجہد اور تلاش و جستجو کے بعد ہی مطلوبہ حدیث معلوم کر سکتا ہے۔

اس قسم کے تکرار سے امام بخاریؒ کا مقصد تو یہ تھا کہ اس طرح حدیث کی شہرت اور طریق روایت کی کثرت کا ذکر کیا جائے لیکن اس مجموعہ حدیث کا مقصد یہ ہے کہ اصل حدیث سے واقفیت حاصل ہو کیونکہ اس کی جملہ احادیث کی صحت کا حال تو سب ہی جانتے ہیں کہ یہ سب بالکل صحیح احادیث ہیں

امام نوویؒ شرح مسلم کے دیباچہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت امام بخاریؒ ایک حدیث کے مختلف طریق روایت کو متفرق اور بہت ہی بعید الربط ابواب میں ذکر کرتے ہیں جس کی وجہ سے اکثر اوقات ان کی بابت یہ خیال تک نہیں ہوتا کہ ان کا وہاں پر ذکر کرنا مناسب ہوگا۔ اسی لئے مطلوبہ حدیث کے تمام طریق روایت کا معلوم کرنا اور حدیث کا تلاش کرنا سخت مشکل ہو جاتا ہے اور متاخرین میں سے بعض حفاظ حدیث سے اس طرح غلطی ہو چکی ہے اور بعض احادیث جو متفرق ابواب میں درج تھیں لیکن ان کی طرف ذہن نہیں پہنچا تو انہوں نے اس حدیث کی بخاری میں موجودگی سے ہی انکار کر دیا۔

## التجربہ الصریح کی خصوصیات

۱۔ اسی لئے میری خواہش ہوئی کہ میں الجامع الصحیح کی تمام احادیث بغیر تکرار اور اسانید کو حذف کر کے جمع کروں۔ تاکہ مطلوبہ حدیث بغیر کسی دشواری کے باسانی مل جائے۔

۲۔ اس لئے میں ہر مکرر حدیث کو ایک جگہ بیان کرتا ہوں۔ لیکن اگر کسی دوسری جگہ اس روایت میں کوئی مفید اضافہ ہو تو میں صرف اضافہ کا ذکر کر دیتا ہوں۔

۳۔ اور کہیں پہلے کوئی حدیث مختصر ذکر ہوئی ہے اور بعد میں کہیں اس کی زیادہ تفصیل ہے تو اضافی فائدہ کیلئے میں دوسری روایت نقل کر دیتا ہوں۔

۴۔ اور میں نے اس کتاب میں صرف متصل احادیث ذکر کی ہیں مقطوع اور معلق کو ترک کر دیا ہے۔

۵۔ اسی طرح صحابہ اور ان کے بعد کے لوگوں کے اخبار کہ جن کا احادیث سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ذکر ہے۔ اس لئے میں نے اُن کو بیان نہیں کیا۔ جیسے حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ کا سقیفہ بنی ساعدہ کی طرف جانا اور وہاں کی گفتگو۔ حضرت عمرؓ کی



شہادت ان کی اپنے بیٹے کی نصیحت یا عثمانؓ کی بیعت کا قصہ وغیرہ وغیرہ۔

۶۔ میں نے ہر حدیث میں صرف اسی صحابی کا نام ذکر کیا ہے جس نے یہ حدیث روایت کی ہے تاکہ پہلی ہی نظر میں حدیث کے راوی کا نام معلوم ہو جائے۔

۷۔ اور راوی کے نام میں انہی الفاظ کا التزام کیا ہے جو بخاریؒ نے ذکر کئے ہیں۔ جیسے بخاریؒ کہتے ہیں عن عائشہؓ، عن ابن عباسؓ، عن عبد اللہ اور کبھی کہتے ہیں عن ابن عمرؓ، اور کبھی عبد اللہ ابن عمرؓ۔ کبھی کہتے ہیں عن انسؓ اور کبھی کہتے ہیں عن انس ابن مالک تو اس میں نے پوری متابعت کی ہے۔ اگر کسی جگہ اس میں اختلاف نظر آئے تو یہ اختلاف نسخ سمجھا جائے۔

خدا کے فضل سے مجھے متعدد مشائخ سے کئی متصل اسانید حاصل ہیں۔ ان میں سے ایک سند تو (پہلی سند) ۸۱۴ھ میں دار الخلافہ تعزین میں علامہ نفیس الدین ابوالربیع۔ سلیمان بن ابراہیم علوی سے بخاری کے بعض حصے پڑھ کر اور اکثر سن کر اور باقی حصے کی اجازت لے کر حاصل کیا۔ اور علامہ نے اس کی سند بطور اجازت حاصل فرمائی۔ اور جنہوں نے اپنے استاذ شرف المحدثین موسیٰ بن موسیٰ علی دمشقی معروف بہ غزولی سے مکمل پڑھ کر اور علامہ کے والد کو شیخ ابوالعباس احمد بن ابوطالب حجازی سے قولاً اس کی اجازت ہے اور ان کے استاد کو سماعاً۔

(دوسری سند) مجھ کو امام ابوالفتح محمد بن امام زین الدین ابی بکر بن حسین مدنی عثمانی سے اکثر حصے کی سماعاً اور باقی تمام حصے کی بطریق اجازت حاصل ہے اور اسی طرح شیخ امام شمس الدین ابوالخیر محمد بن محمد جزری دمشقی سے اور قاضی علامہ حافظ تقی الدین محمد ابن احمد فاسی قاضی مالکی سے بطور اجازت سند حاصل ہے۔

اور ان تینوں حضرات کو شیخ المحدثین ابوالسحاق ابراہیم بن محمد بن صدیق دمشقی المعروف بہ ابن الرسام سے اور ان کو ابوالعباس حجازی سے اور انہیں امام زین الدین ابوبکر بن حسین مدنی مراغی اور قاضی القضاۃ مجدد الدین محمد بن یعقوب شیرازی سے اور ان دونوں کو ابوالعباس حجازی سے اور انہیں شیخ احمد بن عبد اللطیف زبیدی سے اور انہیں شیخ ابوالوقت عبدالدول بن عیسیٰ بن شعیب ہردی صوفی سے اور انہیں شیخ عبدالرحمن بن محمد مظفر داؤدی سے اور ان کو امام ابو محمد بن عبد اللہ بن احمد بن حمویہ سرخس سے اور ان کو شیخ محمد بن یوسف فندہری سے اور ان کو شیخ امام کبیر شیخ ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بخاری رحمۃ اللہ علیہم اجمعین سے۔

ان کے علاوہ بھی متعدد اسانید ہیں جو حضرت امام بخاریؒ تک پہنچتی ہیں۔ لیکن میں نے صرف مشہور اور عالی سند کا ذکر کیا ہے اور میں اس کتاب کا نام ”التجريد الصريح لاحاديث الجامع الصحيح“ رکھتا ہوں۔ اب خدا تعالیٰ سے التجاہ ہے کہ عوام و خواص کو اس سے عظیم نفع پہنچائے اور محض اپنی رضا کیلئے قبول فرمائے اور ہمارے آقا سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہمارے تمام مقاصد پورے اور اعمال کی اصلاح فرمائے، آمین۔



## محدث اعظم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مختصر حالات زندگی

پیدائش ۱۹۴ھ..... وفات ۲۵۶ھ

### نام و نسب مقام و تاریخ پیدائش و تعلیم و تربیت

آپ کا نام نامی واسم گرامی ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بردز بہ الجعفی البخاری ہے۔ ۱۳ شوال ۱۹۴ھ میں علوم اسلامی کے مشہور مرکز بمقام بخارا پیدا ہوئے۔

آنکھ کھلنے سے پہلے ہی سایہ پدری سر سے اٹھ چکا تھا۔ والدہ محترمہ کے زیر تربیت محلہ کے مکتب میں ضروری تعلیم حاصل کی۔ اپنے غیر معمولی حافظہ کی بدولت نو سال کی عمر میں پورا قرآن پاک حفظ کر چکے تھے۔ اور دسویں سال فن حدیث کی طرف متوجہ ہوئے اور سولہویں سال تک آپ فن حدیث میں بہترین قابلیت پیدا کر چکے تھے۔

یہ وہ زمانہ تھا کہ جب دین و دنیا یہ دونوں فن حدیث سے حاصل ہوتے تھے۔ بڑے بڑے سرکاری عہدے اور دنیاوی وجاہت علماء حدیث ہی کو ملتی تھیں۔ لیکن امام بخاری ابتداء ہی سے عابد و زاہد متقی و پرہیزگار تھے۔ اس لئے بغیر کسی لالچ کے خدمت حدیث ہی میں مصروف رہے۔ وہ کبھی تقرب و پر بار یا دنیاوی جاہ و عزت کے جھمیلوں میں نہیں پڑے۔

### سفر حج تحصیل علم اور وفات

۲۱۰ھ میں اپنے بھائی اور والدہ محترمہ کے ساتھ حج کیلئے حرمین شریفین تشریف لے گئے، آپ کے بھائی اور والدہ توجہ سے فارغ ہو کر واپس وطن تشریف لے آئے۔ لیکن حضرت امام بخاری کو وہ سرزمین ایسی بھائی کہ بس وہیں مقیم ہو گئے اور حجاز، یمن، شام، عراق اور دیگر اسلامی مراکز میں رہ کر علم حدیث حاصل کیا۔ اور اس میں ایسا کمال پیدا کیا کہ اپنے زمانہ کے سب سے بڑے محدث تسلیم کئے گئے اور آج امت مسلمہ میں کون ایسا ہے جو حضرت امام بخاری کی جلالت شان سے واقف نہیں۔

امام ترمذی جیسے ایک لاکھ سے زیادہ طلباء نے آپ سے علم حدیث حاصل کیا اور اپنے زمانہ کے عظیم محدث کہلائے۔ اس دوران میں آپ نے اپنے وطن آمدورفت قائم رکھی۔ ایک مرتبہ حاکم صوبہ نے آپ کو بلا کر کہا کہ آپ میرے بیٹوں کو حدیث کا علم پڑھائیں۔ لیکن جس وقت میرے لڑکے آپ کے پاس آئیں آپ دوسرے طلبہ کو اپنے پاس نہ آنے دیں۔ یا آپ لڑکوں کو ہمارے مکان پر آ کر درس حدیث دیا کریں۔ لیکن آپ نے صاف انکار فرما دیا اور کہا کہ یہ علم پیغمبر کی میراث ہے میں اس کو ذلیل کرنا نہیں چاہتا۔ اس میں ساری امت شریک ہے جس کو غرض ہو میری مجلس میں آ کر علم حاصل کرے۔ اس جواب سے حاکم ناراض ہو گیا اور آپ کو بخارا سے نکال دیا۔ آپ سر قند و بخارا کے درمیان مقام خرتک میں تشریف لے آئے اور چند روز کے بعد آپ نے نماز تہجد کے بعد دعا کی کہ اے رب العالمین یہ تیری زمین مجھ پر تنگ ہو گئی ہے بس اب تو مجھے اپنے پاس بلا لے۔ اس دعا کے کچھ روز بعد ہی شب عید الفطر ۲۵۶ھ میں اسی مقام پر باٹھ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

### آپ کی مشہور زمانہ تصانیف

امام بخاری کی تصانیف تو بہت ہیں۔ چند مشہور کتب جن کے نام معلوم ہو سکے وہ یہاں درج کی جا رہی ہیں۔

(۱) آپ کی سب سے زیادہ مشہور اور عظیم کتاب تو الجامع الصحیح ہے جس کو آپ نے سولہ یا اٹھارہ سال کی مدت میں انتہائی جدوجہد اور محنت و

تحقیق سے تالیف فرمایا اور جس میں آپ نے ۳۷۶۱ حدیثیں بسند صحیح درج کی ہیں حضرت امام بخاری فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی کتاب الجامع الصحیح



میں ہر ایک حدیث لکھنے کیلئے یہ اہتمام کیا ہے کہ ہر حدیث لکھنے سے قبل غسل کیا اور دو رکعت نماز ادا کی اور اسی طرح تمام احادیث لکھی گئی ہیں۔ جس کو آج ہم صحیح بخاری شریف کے نام سے جانتے ہیں اور یہ وہی کتاب ہے جس کو کلام اللہ کے بعد افضل ترین کتاب ہونے کا شرف حاصل ہے۔ اس کتاب کے تقریباً ایک سو سے زائد ترجمے اور شرحیں مختلف زبانوں میں ہو چکی ہیں۔ امام صاحب کی چند دیگر تصانیف یہ ہیں:

۲۰۔ کتاب الکنی	۱۴۔ الاثر بہ	۸۔ رفع الیدین فی الصلوٰۃ	۲۔ الادب المفرد
۲۱۔ کتاب الفوائد	۱۵۔ کتاب الہبہ	۹۔ القرأۃ خلف الامام	۳۔ التاریخ الکبیر
۲۲۔ کتاب الشواہد	۱۶۔ اسامی الصحابہ	۱۰۔ بر الوالدین	۴۔ التاریخ الاوسط
۲۳۔ قضایا الصحابہ والتابعین	۱۷۔ الوحدان	۱۱۔ الجامع الکبیر	۵۔ التاریخ الصغیر
۲۴۔ کتاب المناقب	۱۸۔ المہبوط	۱۲۔ المسند الکبیر	۶۔ خلق افعال العباد
۲۵۔ کتاب الرقاق	۱۹۔ العلل	۱۳۔ التفسیر الکبیر	۷۔ کتاب الضعفاء

ان تصانیف میں سے صحیح بخاری اور الادب المفرد کے اردو زبان میں تراجم شائع ہو چکے ہیں ممکن ہے بعض دوسری تصانیف کے اردو تراجم بھی شائع ہوئے ہوں۔ واللہ اعلم۔

بندہ محمد رضی عثمانی

مدیر دارالاشاعت کراچی

۲۰ ربیع الثانی ۱۴۰۱ھ



## تذکرہ صحابہ یعنی مختصر حالات راویان تجربہ بخاری

بترتیب حروف تہجی

- ۱۔ ابوامامۃ الباہلی صدیق بن عجلان باہلی..... آپ ابتداً مصر میں تھے، پھر حمص آ گئے آپ نے کثرت سے احادیث روایت کی ہیں جو اہل شام نے جمع کیں اور بہت سے لوگوں نے ان سے حدیث کی روایت کی ہے ۸۶ھ میں ۹۱ سال کی عمر میں انتقال ہوا۔ اور حمص میں دفن ہوئے۔
- ۲۔ ابوامامہ انصاری..... آپ کا نام سعد بن سہیل بن حنیف انصاری اوسی ہے۔ لیکن کنیت سے ہی مشہور ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے دو برس قبل پیدا ہوئے۔ اسی لئے آپ نے آنحضرت سے کوئی حدیث نہیں سنی اپنے والد ابو سعید خدری سے سند حدیث حاصل کی اور خود ان سے اور لوگوں نے حاصل کی ۱۰۰ھ میں ۹۲ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔
- ۳۔ ابویوب انصاری..... آپ کا نام خالد بن زید انصاری ہے لیکن ابویوب کے نام سے مشہور ہوئے تمام جہادوں اور جنگوں میں شریک رہے۔ قسطنطنیہ کے جہاد میں یزید بن معاویہ کے ساتھ شریک تھے۔ سخت بیماری کی وجہ سے ۵۱ھ میں انتقال ہوا۔ اور فسیل قسطنطنیہ کے نیچے آپ کا مزار ہے۔ ان سے اکثر لوگوں نے حدیث کی روایت کی ہے۔
- ۴۔ ابوبکر صدیق..... آپ کا اسم گرامی عبداللہ بن عثمان ابو قحافہ ہے۔ نسب آپ کا ساتویں پشت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے۔ آپ کو عتیق بھی کہا جاتا ہے آپ تمام موقعوں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے اور کبھی جدا نہیں ہوئے مردوں میں سب سے پہلے مسلمان ہوئے۔ آپ کا گوارنگ جسم لاغر، ابھری ہوئی پیشانی اور خضاب لگاتے تھے۔ آپ کی پیدائش واقعہ فیل سے ڈھائی سال قبل مکہ مکرمہ میں ہوئی اور انتقال منگل کی شب ۲۲ جمادی الاول ۱۳ھ کو ۶۶ سال کی عمر میں مدینہ منورہ میں ہوا۔ ان کی زوجہ نے وصیت کے مطابق ان کو غسل دیا اور حضرت عمر فاروق نے نماز پڑھائی اور روضہ نبوی میں آنحضرت ﷺ کے قریب دفن ہوئے۔ آپ کی خلافت کی مدت دو سال چار ماہ ہے۔
- اکثر صحابہ و تابعین نے آپ سے حدیث کی روایت کی ہے۔ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تمام انسانوں میں افضل اور آپ کی شان میں متعدد آیات قرآن اور کثیر احادیث نبوی وارد ہوئی ہیں۔ جن سے آپ کی فضیلت ظاہر ہوتی ہے۔
- ۵۔ ابوبکر بن نفیع بن حارث..... حارث بن کلاہ ثقفی کے غلام تھے۔ غزوہ طائف کے موقع پر مسلمان ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی کنیت ابوبکر رکھی اور ان کو آزاد کر دیا تھا۔ پھر انہوں نے بصرہ میں سکونت اختیار کی اور وہیں پر ۴۹ھ میں انتقال فرمایا بہت سے لوگوں نے ان سے حدیث کی روایت کی ہے۔
- ۶۔ ابوبشر قیس بن عبید انصاری..... ان کا نام صحیح طور پر معلوم نہیں ہے۔ آپ کی کافی طویل عمر ہوئی اور واقعہ حرہ کے کافی عرصہ بعد بہت سے لوگوں نے ان سے حدیث کی روایت کی ہے۔
- ۷۔ ابوبردہ ہانی بن نيار..... بیعت عقبہ ثانیہ میں ستر آدمیوں کے ساتھ تھے۔ غزوہ بدر اور تمام غزوات میں شریک رہے اور حضرت علیؓ کے زمانہ میں ان کے ساتھ جنگوں میں شرکت کی اور حضرت معاویہؓ کے شروع زمانہ میں وفات پائی۔ ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔ آپ براہن عازب کے چچا ہیں اور ان سے براہن عازب اور جابرؓ نے روایت کی ہے۔
- ۸۔ ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ..... ان کا نام ہشیم، ہشیم یا ہاشم بتایا جاتا ہے یہ بدر و احد اور تمام جہادوں میں شریک ہوئے۔ جنگ عامہ میں ۵۳ سال کی عمر میں شہید ہوئے۔
- ۹۔ حمید عبدالرحمن بن سعد انصاری..... کنیت سے مشہور ہیں۔ بہت سے لوگوں نے ان سے حدیث کی روایت کی ہے حضرت معاویہؓ کے آخر زمانہ میں انتقال ہوا۔
- ۱۰۔ ابودرداء..... نام عومیر بن عامر انصاری لیکن کنیت سے مشہور ہیں۔ ان کی بیٹی کا نام درداء تھا۔ اپنے گھر میں سے سب سے آخر میں



مسلمان ہوئے۔ بڑے عاقل و دانا اور حکیم شخص تھے۔ شام میں رہے اور ۳۲ھ کو دمشق میں انتقال فرمایا۔

۱۱۔ ابو ذر غفاریؓ..... نام جندب بن جنادہ اسلام لانے میں آپ کا پانچواں نمبر ہے۔ اور مشہور عابد و زاہد مہاجر صحابہ میں سے ہیں۔ غزوہ خندق کے بعد مدینہ طیبہ حاضر ہوئے اور پھر وہیں رہ پڑے حضرت عثمان کے زمانہ میں مدینہ کے قریب مقام ربزہ منتقل ہو گئے اور وہیں پر وفات پائی۔ اکثر صحابہ و تابعین نے ان سے حدیث کی روایت کی ہے۔

۱۲۔ ابوسفیانؓ بن ضحہ بن حرب قریشی..... حضرت امیر معاویہؓ کے والد اور عام الفیل سے دس سال قبل پیدا ہوئے۔ ایام جاہلیت میں قریش کے بڑے اور ذی اثر سردار تھے۔ فتح مکہ کے وقت مسلمان ہوئے۔ غزوہ حنین میں شرکت کی۔ غزوہ طائف میں ایک آنکھ اور یرموک میں دوسری آنکھ جاتی رہنے سے نابینا ہو گئے تھے ۳۲ھ میں مدینہ طیبہ میں انتقال ہوا اور بقیع میں مدفون ہوئے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے ان سے روایت کی ہے۔

۱۳۔ ابوسیفؓ القیس..... نام برآ بن اوس انصاری لیکن کنیت سے مشہور ہیں آنحضرت ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کے دودھ شریک بھائی ہیں۔

۱۴۔ ابوسعید بن مالک انصاری خدری..... کنیت سے ہی مشہور ہوئے۔ آپ بہت بڑے عالم و فاضل اور کثرت سے حدیث بیان فرماتے تھے۔ بہت سے صحابہ و تابعین نے ان سے روایت کی ہے۔ ۸۴ سال کی عمر میں ۷۲ھ میں انتقال ہوا۔ اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔

۱۵۔ ابو شریحؓ خویلد بن عمر کعبی عدوی..... فتح مکہ سے قبل مسلمان ہوئے۔ کنیت سے ہی مشہور ہیں حجاز میں بڑی عزت کی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔ آپ سے بہت لوگوں نے حدیث کی روایت کی ہے۔ ۶۷ھ کو مدینہ طیبہ میں انتقال فرمایا۔

۱۶۔ ابو طلحہ زید بن سہل انصاری بخاری..... کنیت سے ہی مشہور ہیں اور انسؓ بن مالک کی والدہ کے دوسرے شوہر ہیں آپ بہترین تیر انداز تھے بیعت عقبہ کے ستر آدمیوں میں شامل ہیں۔ بدر و احد اور دوسرے غزوات میں شریک رہے۔ بہت سے صحابہ نے آپ سے روایت کی ہے ستر سال کی عمر میں ۳۱ھ میں سمندر میں وفات پائی اور بصرہ کے قریب جزیرہ میں دفن ہوئے۔

۱۷۔ ابوقحادہ حارث بن ربیع انصاری..... آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سواروں میں سے تھے اور تمام مواقع میں شریک رہے۔ وفات مدینہ طیبہ میں ۵۴ھ میں ہوئی۔ بعض کا خیال ہے کہ ستر (۷۰) برس کی عمر میں حضرت علیؓ کے زمانہ میں کوفہ میں انتقال ہوا۔

۱۸۔ ابومسعود عقبہ بن عمرو انصاری بدری..... آپ بیعت عقبہ ثانیہ میں شریک تھے۔ غزوہ بدر کی شمولیت میں سخت اختلاف ہے۔ آخر میں کوفہ چلے گئے اور حضرت علیؓ کے عہد خلافت ۴۱، ۴۲ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔ آپ کے لڑکے بشیر اور دوسرے لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے۔

۱۹۔ ابوموسیٰ عبداللہ بن قیس اشعری..... آپ مکہ مکرمہ میں مسلمان ہوئے پھر ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے پھر وہاں سے اہل سفینہ کے ساتھ روانہ ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے جب آپ خیبر میں تھے۔ حضرت عمرؓ نے ۲۰ھ میں ان کو بصرہ کا حاکم بنایا اور آپ نے اہوانہ فتح کیا تھا۔ حضرت عثمان کی شروع خلافت تک اسی عہدے پر رہے۔ بعد میں ان کا تبادلہ کوفہ میں ہوا اور حضرت عثمان کی شہادت تک وہیں رہے۔ پھر شہادت عثمان کے بعد مکہ واپس آئے اور ۵۲ھ میں وہیں انتقال فرمایا۔

۲۰۔ ابو مالک کعب بن عاصم اشعری..... آپ کا نام اسی طرح امام بخاریؒ نے نقل کیا ہے۔ ابن المدینی کا خیال ہے کہ ابو مالک ہی صحیح ہے۔ بہت سے لوگوں نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ عہد خلافت حضرت عمرؓ میں آپ کا انتقال ہوا۔

۲۱۔ ابو ہریرہؓ..... آپ کے اصل نام میں بڑا اختلاف ہے لیکن مشہور یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت میں عبد شمس یا عبد عمر نام تھا، اسلام لانے کے بعد عبداللہ یا عبدالرحمن نام رکھا گیا۔ لیکن کنیت ایسی مشہور ہوئی کہ گویا بس یہی نام تھا اور یہ خطاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لئے دیا تھا کہ آپ ہر وقت اپنے ساتھ بلی لئے رہتے تھے۔ جنگ خیبر کے سال اسلام لائے اور غزوہ خیبر میں شریک جہاد ہوئے۔ اور اس کے بعد سے تو



آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسے وابستہ ہوئے کہ اکثر اوقات ساتھ رہ کر علم حاصل کرتے رہے اور یہی وجہ ہے کہ تمام صحابہ سے زیادہ آپ حافظ حدیث تھے اور آپ کے حافظہ کے لئے آنحضرت نے دعا فرمائی تھی۔ امام بخاری کا بیان ہے کہ آٹھ سو سے زیادہ صحابہ و تابعین نے حضرت ابو ہریرہؓ سے حدیث روایت کی ہے آپ نے اٹھتر (۷۸) سال کی عمر میں ۵۷، ۵۸ یا ۵۹ھ میں مدینہ طیبہ میں انتقال فرمایا۔

۲۲۔ ابو جحیفہؓ..... نام وہب بن عبد اللہ عامری ہے۔ صغار صحابہ میں ہیں اور کوفہ میں رہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت یہ نابالغ تھے۔ لیکن انہوں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث سنی اور روایت کی ہے۔ بہت سے صحابہؓ نے ان سے روایت کی ہے ۷۴ھ کوفہ میں انتقال ہوا۔

۲۳۔ ابو واقد حارث بن عوف لیشی..... آپ قدیم الاسلام اور اہل مدینہ میں شامل ہیں آخر میں مکہ معظمہ میں ایک سال مقیم رہے اور پچھتر (۷۵) سال کی عمر میں ۶۸ھ میں وہیں انتقال فرمایا۔ مقام قیافہ میں مدفون ہیں۔

۲۴۔ ابو جہیمؓ..... نام عبد اللہ یا عبد اللہ بن حارث بن صمد انصاری ہے۔

۲۵۔ ابو عبس عبد الرحمن بن جبیر انصاریؓ..... کنیت سے مشہور ہوئے۔ غزوہ بدر میں شریک رہے عام طور پر رافع بن ضریحؓ نے ان سے روایت کی ہے۔ ۷۰ سال کی عمر میں ۳۴ھ کو مدینہ طیبہ میں انتقال ہوا اور بقیع میں دفن ہیں۔

۲۶۔ اُسامہ بن زید بن حارثہ القضاہی..... ان کی والدہ کا نام برکہ اور کنیت ام ایمن تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد عبد اللہ کی آزاد کردہ کنیز تھیں، ان کے بیٹے اُسامہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات شریف کے وقت ان کی عمر بیس سال تھی۔ ابن عبد البر کا قول ہے کہ ۵۴ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ بہت سے لوگوں نے ان سے روایت کی ہے۔

۲۷۔ انس بن مالک بن نصر..... کنیت ابو حمزہ خزرجی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص ہیں والدہ کا نام ام سلیم بنت سلمان ہے۔ ہجرت مدینہ کے وقت یہ دس سال کے تھے۔ عہد فاروقی میں بصرہ گئے اور آخر تک وہیں رہے اور تمام صحابہ کے بعد ۹۱ھ میں وفات پائی۔ عمر نوے سال یا ایک سو تین سال ہوئی آپ کثیر الاولاد تھے اور اکثر صحابہ نے آپ سے حدیث کی روایت کی ہے۔

۲۸۔ ابی بن کعب انصاری خزرجی..... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب وحی اور ان چھ اصحاب میں ہیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں پورا قرآن حفظ کیا تھا۔ آپ قرآن کے وبردست عالم اور بڑے فقیہ تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں مدینہ میں فتویٰ دیتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی کنیت ابوالمزہر اور حضرت عمر کی ابو الطفیل تجویز فرمائی اور ابی کو سید الانصار اور حضرت عمرؓ کو سید المسلمین کا خطاب دیا تھا۔ ابیؓ سے اکثر لوگوں نے روایت کی ہے۔ ۱۹ھ میں مدینہ طیبہ میں انتقال فرمایا۔

۲۹۔ اُسید بن حضیر انصاری اوسی..... بیعت عقبہ ثانیہ میں شامل تھے، اُسی رات کو نقیب مقرر ہوئے تھے۔ غزوہ بدر اور اس کے بعد کے غزوات میں شریک رہے۔ بہت سے صحابہ نے ان سے روایت کی ہے ۲۰ھ کو مدینہ میں انتقال ہوا۔

۳۰۔ اشعت بن قیس بن معدی کرب..... کنیت ابو محمد کندی ہے اور بنی کندہ کے باثر رؤسا میں تھے۔ ۱۰ھ میں بنی کندہ کو لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد یہ مرتد ہو گئے لیکن صدیق اکبر نے اپنے عہد میں جو مجاہدانہ کوششیں کیں تو اشعت پھر مسلمان ہو گئے اور کوفہ میں مقیم رہے ۴۰ھ میں وہیں انتقال ہوا۔ حضرت حسن بن علی المرتضیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ ان سے بہت لوگوں نے روایت کی ہے۔

۳۱۔ العلاء الحضرمیؓ..... نام عبد اللہ اور حضرت موت کے رہنے والے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بحرین کا عامل مقرر کیا۔ پھر صدیق اکبرؓ اور عمر فاروقؓ نے بھی اس عہدہ پر قائم رکھا۔ ۱۲ھ میں انتقال ہوا سائب نے ان سے حدیث کی روایت کی ہے۔

۳۲۔ ام سلمہؓ ام المؤمنین..... نام ہند بنت امیہ پہلے ابو سلمہ کے نکاح میں تھیں ان کے انتقال کے بعد ۴۳ھ میں آنحضرت صلی اللہ



علیہ وسلم نے نکاح فرمایا تھا۔ حضرت امّ سلمہ نے چوراسی (۸۴) سال کی عمر میں ۵۹ھ میں انتقال فرمایا اور بقیع میں دفن ہیں۔ ان سے ابن عباسؓ حضرت عائشہؓ اور زینب وغیرہ نے حدیث کی روایت کی ہے۔

۳۳۔ امّ حبیبہؓ امّ المؤمنین..... آپ کا نام رملہ بنت سفیان ہے اور ان کی والدہ حضرت عثمانؓ کی پھوپھی تھیں ایک روایت یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حبشہ میں ان سے نکاح کیا تھا اور ان کا مہر چار سو یا چار ہزار دینار نجاشی نے طے کیا تھا اور بعد میں آنحضرت نے ان کو وہاں سے بلایا تھا اور بعض روایات یہ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے مدینہ میں نکاح فرمایا تھا۔ اور حضرت عثمانؓ نے نکاح باندھا تھا۔ حضرت امّ حبیبہؓ نے ۴۴ھ میں انتقال فرمایا۔ اکثر صحابہ نے ان سے روایت کی ہے۔

۳۴۔ اسماء بنت ابوبکر صدیقہؓ..... ذات الطاقین لقب۔ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دس سال بڑی ان کی بہن ہیں اور حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی والدہ ہیں۔ ابتداء میں ہی سلام لائی تھیں لیکن بعض کا خیال ہے کہ سترہ لوگوں کے بعد اسلام لائیں تھیں۔ عبداللہ بن زبیرؓ کی شہادت کے دس یا بیس دن بعد ایک سو سال کی عمر میں ۷۳ھ میں انتقال فرمایا۔ بیشتر صحابہ نے ان سے حدیث کی روایت کی ہے۔

۳۵۔ امّ قیسؓ بنت محسن اسدیہ..... ابتداء میں ہی مکہ میں اسلام لائیں۔ اور عکاشہؓ کی ہمشیرہ ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت سے مشرف ہوئیں۔ اور مدینہ ہجرت کی تھی۔

۳۶۔ امّ الفضل لبابہ بنت حارث عامریہ..... امّ المؤمنین حضرت میمونہؓ کی ہمشیرہ اور حضرت عباس بن مطلبؓ کی بیوی ہیں۔ روایت ہے کہ حضرت خدیجہؓ کے بعد یہی عورت مسلمان ہوئیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت احادیث روایت کی ہیں۔

۳۷۔ امّ ہانیؓ..... نام فاطمہ بنت ابی طالب حضرت علی المرتضیٰؓ کی بہن ہیں۔ ہبیرہ بن ابی ذہب کے نکاح میں تھیں۔ امّ ہانی سے حضرت علیؓ ابن عباسؓ اور دوسرے صحابہ نے روایت کی ہے۔

۳۸۔ امّ شریکؓ انصاریہ..... ان کا ذکر فاطمہ بنت قیسؓ نے کتاب العدة میں کیا ہے کہ آنحضرت نے ان کو حکم دیا تھا کہ تم امّ شریک کے گھر میں عدت کرلو۔ بعض روایات میں ہے کہ امّ شریک عقبہؓ کی زوجہ تھیں۔

۳۹۔ امّ عطیہؓ نسبیہ بنت کعب..... انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔ اور بہت بزرگ خاتون تھیں اکثر غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہ کر بیمار اور زخمیوں کی تیمارداری کی۔ بہت سے اصحاب نے ان سے روایت کی ہے۔

۴۰۔ امّ العلاءؓ انصاریہ..... اہل مدینہ ان کی حدیث معتبر مانتے ہیں ان کے بیٹے خارجہ بن زید نے ان سے روایت کی۔

۴۱۔ احرامؓ بنت ملحان بن خالد نجاریہ..... امّ سلیم کی بہن ہیں مسلمان ہونے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت ہوئیں اور آنحضرت دو پہر کو اکثر ان کے گھر آرام فرماتے تھے۔ حضرت عثمانؓ کے عہد میں روم کے جہاد میں شریک تھیں وہیں انتقال ہوا۔ قبرس میں مدفون ہوئیں۔ ان کے بھانجے انس بن مالک اور خاوند عبادہ نے ان سے روایت کی ہے۔

۴۲۔ امّ کلثومؓ بنت عقبہ بن ابی معیط..... مکہ میں اسلام لائیں۔ پھر پیدل ہجرت کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور مدینہ میں زید بن حارثہؓ، زبیر بن العوامؓ، عبدالرحمن بن عوفؓ اور عمرو بن عاصؓ کے نکاح میں رہیں اور وہیں وفات پائی اور حضرت عثمانؓ کی رشتہ کی بہن بھی ہیں۔ امّ کلثوم کے بیٹے حمید نے ان سے روایت کی۔

۴۳۔ امّ خالدؓ بن سعید بن عاص امویہ..... کنیت سے مشہور ہیں۔ حبشہ میں پیدا ہوئیں اور بچپن میں ہی والدین کے ساتھ مدینہ طیبہ آ گئی تھیں۔ اور زبیر بن العوامؓ نے ان سے شادی کی۔ اکثر صحابہ نے ان سے روایت کی ہے۔

۴۴۔ براءؓ بن عازب ابوعمارہ انصاری..... آپ نے کوفہ شہر ۱۴ھ میں فتح کیا۔ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ہمراہ جنگ جمل و صفین و نہروان میں شریک رہے۔ مصعب کے زمانہ میں کوفہ میں انتقال ہوا۔ اکثر اصحاب نے ان سے روایت کی۔



۴۵۔ بریدہ بن حصیب سلمی..... غزوہ بدر سے قبل مسلمان ہوئے لیکن بدر میں شریک نہ تھے۔ بیعت رضوان میں موجود تھے۔ اصلاً مدینہ کے تھے پھر بصرہ گئے وہاں سے خراسان کے جہاد میں شریک ہوئے اور وہیں ۶۲ھ میں شہر برز میں یزید بن معاویہ کے زمانہ میں انتقال ہوا۔ بہت سے لوگوں نے ان سے روایت کی ہے۔

۴۶۔ ثابت بن ضحاک..... کنیت ابو زید انصاری خزرجی۔ کم سنی میں بیعت رضوان میں شریک تھے۔ فتنہ ابن زبیر کے زمانہ میں وفات پائی۔  
۴۷۔ جویریہ بنت حارث ام المؤمنین..... آپ کا نام برہ تھا جس کو بدل کر آنحضرت نے جویریہ رکھا تھا۔ غزوہ مریسج میں قید ہو کر آئی تھیں اور ثابت بن قیس کے حصہ میں آئیں انہوں نے مکاتبت کر لی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کر کے ان سے نکاح فرمایا۔ پینسٹھ سال کی عمر میں ۵۶ھ کو انتقال فرمایا۔ ابن عباس ابن عمر اور جابر نے ان سے روایت کی ہے۔

۴۸۔ جابر بن عبد اللہ..... کنیت ابو عبد اللہ انصاری سلمی۔ مشہور صحابی ہیں اور غزوہ بدر کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اٹھارہ غزوات میں شریک ہوئے۔ آخر میں شام و مصر گئے تھے آخر عمر میں بصارت ختم ہو گئی۔ چورانوے (۹۴) سال کی عمر میں ۷۴ھ کو انتقال فرمایا۔ آپ سے بہت کثرت سے احادیث روایت کی گئی ہیں۔

۴۹۔ جریر بن عبد اللہ..... کنیت ابو عمرو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے چالیس دن قبل اسلام لائے تھے پھر کوفہ چلے گئے وہاں سے قریس چلے گئے۔ اور وہیں ۵۱ھ کو وفات پائی۔ اکثر اصحاب نے ان سے روایت کی ہے۔

۵۰۔ جبیر بن مطعم..... کنیت ابو محمد قرشی نوفلی فتح مکہ سے قبل مسلمان ہوئے اور مدینہ میں مقیم رہے۔ قریش کے نسب نامہ کے ماہر تھے ۱۲ھ میں مدینہ میں انتقال ہوا۔ اکثر لوگوں نے ان سے روایت کی ہے۔

۵۱۔ حکیم ابن حزام..... کنیت ابو خالد قرشی۔ حضرت خدیجہؓ کے بھتیجے۔ مکہ میں پیدا ہوئے۔ قریش کے معزز لوگوں میں شمار ہے۔ فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوئے۔ اور ایک سو بیس (۱۲۰) سال کی عمر میں ۵۴ھ کو مدینہ میں انتقال ہوا۔

۵۲۔ حسان بن ثابت..... کنیت ابو الولید انصاری۔ عرب کے نامور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص شاعر ہیں۔ نصف عمر جاہلیت میں اور نصف اسلام میں گذری ایک سو بیس (۱۲۰) سال کی عمر میں ۱۴۰ھ میں وفات پائی اکابر صحابہ نے ان سے روایت کی ہے۔

۵۳۔ حارثہ بن وہب خزاعی..... حضرت عمر فاروقؓ کے رشتہ کے بھائی کوفیوں میں شمار ہے۔ ابو اسحاق نے ان سے روایت کی۔  
۵۴۔ حذیفہ بن یمان..... کنیت ابو عبد اللہ عیسیٰ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رازدار، حضرت عثمانؓ کی شہادت سے چالیس دن بعد مدائن میں ۳۵، ۳۶ھ کو وفات پائی۔ ان سے اکابر صحابہ و صدیقہ عائشہؓ نے روایت کی۔

۵۵۔ حویصہ بن مسعود بن کعب انصاری..... محیصہ کے چھوٹے بھائی، غزوہ احد و خندق کے بعد تمام غزوات میں شریک رہے محمد بن سہل اور دوسروں نے ان سے روایت کی ہے۔

۵۶۔ حفصہ بنت عمر (ام المؤمنین)..... آپ کی والدہ زینب بنت مظعون تھیں۔ پہلے یہ خنیس بن حذافہ سہمی کے نکاح میں تھیں ان کے ہمراہ غزوہ بدر کے بعد ہجرت کر کے مدینہ آئیں شوہر کا انتقال ہو گیا تو حضرت عمرؓ نے ابو بکرؓ اور عثمانؓ سے ان کی بابت کہا لیکن وہ خاموش رہے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بذات خود ۳ھ میں نکاح میں قبول فرمایا۔ ساٹھ سال کی عمر میں ۴۵ھ کو انتقال فرمایا۔ اکثر اصحاب نے ان سے روایت کی ہے۔

۵۷۔ خباب بن ارت..... کنیت ابو عبد اللہ تمیمی، جاہلیت میں غلام تھے پھر ابتداء میں ہی مسلمان ہو گئے اور راہ خدا میں قریش کے ہاتھوں بڑی ایذا میں برداشت کیں۔ ایک عورت نے خرید کر آزاد کیا۔ آخر میں کوفہ میں سکونت اختیار کر لی پھر تہتر سال کی عمر میں ۳۷ھ کو انتقال ہوا۔  
۵۸۔ خولہ بنت حکیم..... عثمان بن مظعون کی بیوی اور بڑی نیک خاتون تھیں۔ بہت سے لوگوں نے ان سے روایت کی۔



۵۹۔ رافع بن خدیج..... کنیت ابو عبد اللہ حارثی انصاری، غزوہ احد میں ان کو تیر لگا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کو میں تمہارا گواہ بنوں گا۔ چھبیس سال عمر میں ۷۳ھ کو اسی زخم سے انتقال ہوا۔

۶۰۔ رافع بن مکلیث جہنی..... واقعہ حدیبیہ میں موجود تھے۔ ان کے بیٹوں بلال و حارث نے اُن سے روایت کی۔

۶۱۔ رفاعہ بن رافع..... کنیت ابو معاذ زرقی انصاری۔ بدر و احد اور تمام غزوات میں شریک تھے۔ اور حضرت علیؑ کے ساتھ جمل و صفین میں بھی شریک ہوئے حضرت معاویہؓ کے زمانہ میں انتقال ہوا۔

۶۲۔ ربیع بنت مسعود..... آپ بڑی بزرگ انصاریہ صحابیہ ہیں۔ آپ کی حدیث اہل مدینہ و بصرہ کے پاس محفوظ ہے۔

۶۳۔ زید بن خالد جہنی..... کوفہ میں رہے اور پچاس سالہ عمر میں وہیں ۷۸ھ میں وفات پائی۔ عطاء بن یسار نے ان سے روایت کی ہے۔

۶۴۔ زید بن ارقم..... کنیت ابو عمر خزرجی، کوفہ میں رہے ۶۶ھ میں وہیں وفات ہوئی اکثر اصحاب نے ان سے روایت کی۔

۶۵۔ زبیر بن عوام اور ابو عبد اللہ قرشی..... ان کی والدہ صفیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھیں۔ ابتداء میں ہی سولہ سال کی عمر میں اسلام لائے۔ تمام غزوات میں شریک رہے اور غزوہ احد میں کارہائے نمایاں انجام دیئے۔ نثرہ ہبشرہ میں سے ہیں۔ چونسٹھ سال کی عمر میں ۳۶ھ کو بصرہ میں شہید ہوئے۔ ان کے بیٹے عبد اللہ و عروہ نے ان سے روایت کی۔

۶۶۔ زینب بنت جحش (ام المؤمنین)..... آپ کی والدہ امیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھیں، زید بن حارث کے نکاح میں تھیں جب انہوں نے طلاق دی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے از خود نکاح کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ زینب تقویٰ و دینداری اور صدقہ و خیرات کرنے میں سب سے زیادہ تھیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں میں سب سے پہلے ۵۳ برس عمر میں ۲۱، ۲۰ھ کو مدینہ منورہ میں انہی کا انتقال ہوا۔

۶۷۔ زرارہ بن اوفی..... ابو حجاب عرشی قاضی بصرہ و ابن عباس وغیرہ اکثر صحابہ سے انہوں نے روایت کی اور قتادہ اور عوف نے ان سے روایت کی ہے۔ نماز کی امامت میں قرأت کر رہے تھے جب فاذانقر فی النار قور پر پہنچے تو چیخ مار کر گر پڑے اور روح پرواز کر گئی۔ ولید بن عبد الملک کے زمانہ ۹۳ھ کا واقعہ ہے۔

۶۸۔ سعد بن ابی وقاص..... کنیت ابو اسحاق اور والد کا نام مالک بن وہب زہری قرشی ہے۔ ابتداء ہی میں مسلمان ہو گئے تھے جبکہ عمر سترہ سال تھی۔ آپ عشرہ مبشرہ میں شامل ہیں خدا کی راہ میں سب سے پہلے تیر چلانے والے ہیں۔ اور تمام غزوات میں شریک رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی بدولت بڑے مستجاب الدعوات تھے۔ سعد اور زبیرؓ کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا تجھ پر میرے ماں باپ فدا ہوں یہ خصوصیت صرف انہی کی ہے۔ پستہ قد اور فرہ اندام تھے، ستر برس چند مہینے کی عمر میں ۵۵ھ میں اپنے مکان پر جو مدینہ کے قریب تھا انتقال فرمایا، مروان بن حکم والی مدینہ نے نماز پڑھائی۔ جنت البقیع میں دفن ہوئے، عشرہ مبشرہ میں سب سے آخر میں انہی کا انتقال ہوا۔ حضرت عمرؓ و عثمانؓ نے ان کو کوفہ کا والی بنایا تھا۔

۶۹۔ سعید بن زید..... کنیت ابو الاغور عدوی قرشی، قدیم الاسلام اور عشرہ مبشرہ میں شامل ہیں غزوہ بدر کے سوا تمام مواقع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے۔ بدر کے زمانہ میں یہ ایک اور مہم پر تھے اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کی غنیمت میں سے ان کو حصہ دلایا تھا۔ حضرت عمرؓ جن ہمیشہ کی وجہ سے مسلمان ہوئے تھے وہ بہن فاطمہؓ ان کے نکاح میں تھیں۔ ستر سے کچھ زیادہ برس کی عمر میں بمقام عقیق ۵۱ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔ بقیع میں مدفون ہیں۔ کثیر لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے۔

۷۰۔ سائب بن زید..... کنیت ابو یزید کنذی ۶ھ میں پیدا ہوئے اور سات سال کی عمر میں اپنے والد کے ساتھ حجۃ الوداع میں شریک تھے۔ زبیری اور محمد بن یوسف نے ان سے روایت کی ۸۰ھ میں انتقال ہوا۔



۷۱۔ سمرہ بن جندب فراری..... انصار کے حلیف تھے اور ان حفاظ حدیث میں تھے جنہوں نے کثرت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث روایت کی ہیں، اور سمرہ سے اور لوگوں نے روایت کی ہیں۔ ۵۹ھ کو بصرہ میں انتقال فرمایا۔

۷۲۔ سفیان بن ابی زہیر از دی شتوی..... آپ کی احادیث اہل حجاز کے پاس محفوظ ہیں۔ ابن زبیر نے آپ سے روایت کی ہے۔

۷۳۔ سلیمان بن صرد..... کنیت ابوالمطرف خزاعی۔ بڑے درجہ کے عابد و زاہد تھے کوفہ میں ترانوے سال عمر میں انتقال ہوا۔

۷۴۔ سلمہ بن اکوع..... کنیت ابو مسلم اسلمی مدنی، بیعت رضوان میں شامل تھے اور زبردست بہادر اور شجاع تھے۔ اسی سال کی عمر میں ۷۴ھ کو مدینہ طیبہ میں انتقال ہوا۔

۷۵۔ سلمان فارسی..... کنیت ابو عبد اللہ اصل وطن فارس تھا۔ یہ ایک یہودی کے غلام تھے جس نے مکاتبت کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امداد فرما کر ان کو آزاد کر دیا۔ آنحضرت نے فرمایا سلمان ہمارے اہل بیت میں سے ہیں۔ سلمان اپنی کمائی کے سوا کچھ نہ کھاتے تھے آپ کے فضائل و مناقب بہت ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی بہت تعریف فرمائی ہے۔ ۳۵ھ میں شہر مدائن میں آپ کا انتقال ہوا۔ حضرت انسؓ و ابو ہریرہؓ نے آپ سے روایت کی ہے۔

۷۶۔ سہل بن سعد ساعدی انصاری..... کنیت ابو العباس نام پہلے حزن تھا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سہل تجویز کیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت یہ پندرہ سال کے تھے۔ اٹھاسی (۸۸) یا اکیانوے (۹۱) سال کی عمر میں تمام صحابہ کے آخر میں انتقال ہوا۔ عباسؓ زہریؓ اور ابو حازم نے آپ سے روایت کی ہے۔

۷۷۔ سہل بن ابی حمزہ..... کنیت محمد یا ابوعمارہ انصاری اسی ۳ھ میں پیدا ہوئے۔ کوفہ کی سکونت اختیار کی۔ لیکن اہل مدینہ میں شمار کئے جاتے ہیں۔ وہیں آپ کا انتقال ہوا۔ مصعب بن زبیر کے زمانہ میں بہت لوگوں نے ان سے روایت کی ہے۔

۷۸۔ شداد بن اوس..... کنیت ابو یعلیٰ انصاری، حضرت حسان بن ثابت کے بھتیجے، بیت المقدس میں رہے اس لئے آپ کا شمار اہل شام میں ہے۔ علم و حلم کے بلند درجہ پر تھے۔ پچھتر سال عمر میں ۵۸ھ کو شام ہی میں وفات پائی۔

۷۹۔ سعد بن جثامہ لیشی..... مقام وڈان اور ابوا میں رہتے تھے۔ آپ کی حدیث اہل حجاز کے پاس محفوظ ہے، عہد صدیقی میں وفات ہوئی۔

۸۰۔ صفیہ بن حبی بن اخطب..... ام المؤمنین یعنی زوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ صفیہ بنی اسرائیل میں حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ پہلے کنانہ بن حقیق کی بیوی تھیں۔ محرم ۷ھ غزوہ خیبر میں کنانہ کے قتل کے بعد قید ہو کر آئیں اور دحیہ بن حلیفہ کلبی کے حصہ میں آئیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے سات غلاموں کے عوض خرید کر آزاد کیا اور پھر ان سے نکاح کیا اور ان کی آزادی کو مہر قرار دیا، ۵۰ھ میں وفات ہوئی۔ انسؓ و ابن عمرؓ وغیرہ نے آپ سے روایت کی۔

۸۱۔ صفیہ بنت شیبہ حنظلہ..... اس میں اختلاف ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا یا نہیں یمن نے آپ سے روایت کی۔

۸۲۔ طلحہ بن عبید اللہ..... کنیت ابو محمد قرشی۔ قدیم الاسلام اور عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ غزوہ بدر کے علاوہ تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ بدر کے موقع پر یہ قریش کے لشکر کی خبر لینے گئے ہوئے تھے۔ غزوہ احد میں خود زخم کھا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت فرمائی اور اپنے جسم پر چوبیس یا پچھتر زخم کھائے۔ آپ حسینؓ اور وجیہہ آدمی تھے جنگ جمل میں چونٹھ سال کی عمر میں جمعرات ۲ جمادی الآخر ۳۰ھ میں شہید ہوئے۔ آپ سے بہت لوگوں نے روایت کی۔

۸۳۔ عبد الرحمن بن ابی بکر صدیقؓ..... حضرت عائشہ صدیقہ کے بھائی۔ صلح حدیبیہ کے وقت اسلام لائے۔ صدیق اکبر کی اولاد میں سب سے بڑے ہیں، ۵۳ھ میں وفات ہوئی۔ حضرت عائشہ و حفصہ رضی اللہ عنہما نے آپ سے روایت کی ہے۔

۸۴۔ عبد اللہ بن ابی ادنیٰ..... غزوہ خیبر و حدیبیہ اور اس کے بعد تمام غزوات میں شریک رہے اور مدینہ میں قیام تھا۔ پھر آنحضرت صلی



اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد کوفہ چلے گئے۔ اور وہیں ۸۳ھ میں وفات ہوئی۔ شععی وغیرہ نے آپ سے روایت کی ہے۔

۸۵۔ عبد اللہ بن عدی قرشی زہری..... اہل حجاز میں شمار ہے۔ آپ قدید اور عصفان کے درمیان کسی مقام پر رہتے تھے ابو سلمہ بن عبد الرحمن اور محمد بن جبیر نے ان سے روایت کی ہے۔

۸۶۔ عبد اللہ بن ابی بکر صدیق..... قدیم الاسلام ہیں۔ غزوہ طائف میں شریک تھے اپنے والد کے عہد خلافت ۱۱ھ میں شہید ہوئے۔

۸۷۔ عبد اللہ بن زبیر..... کنیت ابو بکر اسدی قرشی یہ کنیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے نانا ابو بکر صدیقؓ کی کنیت پر رکھی تھی مہاجرین میں سب سے پہلے مسجد قبا مدینہ منورہ میں آپ کی پیدائش ہوئی۔ صدیق اکبر نے اذان کہی۔ پھر فوراً ہی ان کی والدہ اسماءؓ ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں دیدیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور چبا کر انکے منہ میں دی تو اس طرح ان کے پیٹ میں سب سے پہلی جو چیز پہنچی وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب مبارک تھا۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کیلئے دعا فرمائی ہر اعتبار سے آپ کے بے شمار فضائل ہیں۔ آٹھ سال کی عمر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت ہوئے۔ اہل حجاز یمن اور عراق و خراسان کے لوگ ان کے مطیع تھے جن کے ساتھ آپ نے آٹھ حج کئے اور ۱۷ جمادی الثانی ۳۷ھ کو حجاج بن یوسف نے مکہ مکرمہ میں ان کو شہید کیا۔ اور تین دن تک لاش کو لٹکائے رکھا۔ بہت سے لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے۔

۸۸۔ عبد اللہ بن زید عاصم انصاری..... بدر میں شریک نہ تھے البتہ غزوہ احد میں شریک ہوئے اور انہوں نے ہی وحشی بن حرب کے ساتھ مل کر میلہ کذاب کو قتل کیا اور خود ۶۳ھ میں جنگ حرہ میں شہید ہوئے متعدد لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے۔

۸۹۔ عبد اللہ بن عمر خطاب قرشی عدوی..... بچپن میں ہی اپنے والد کے ساتھ مکہ میں مسلمان ہوئے غزوہ بدر و احد میں کم عمری کی وجہ سے شریک نہ ہو سکے۔ البتہ غزوہ خندق میں شریک ہوئے۔ حضرت عبد اللہ بڑے پرہیزگار اور عابد و زاہد اور بڑے صاحب علم تھے۔ اپنی زندگی میں ایک ہزار سے زیادہ غلام آزاد کئے۔ نزول وحی سے ایک سال قبل پیدا ہوئے اور عبد اللہ بن زبیر کی شہادت کے چند مہینے بعد ۷۳ھ میں شہید ہوئے۔ آپ کی صاف گوئی کی وجہ سے حجاج بن یوسف ان سے ناراض ہو گیا تھا جس نے ایک سازش کے ذریعہ زہر سے ان کو شہید کر دیا، عمر چوراسی یا چھیالیس سال ہوئی۔

۹۰۔ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سہمی قرشی..... اپنے والد سے قبل اسلام لائے تھے۔ حضرت عبد اللہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کتابت حدیث کی اجازت لی تھی، ان کی والدہ کا قول ہے کہ وہ رات کو اندھیرے میں نماز پڑھتے اور اس قدر روتے کہ آنکھوں کی پلکیں گر گئی تھیں۔ بہت سے لوگوں نے ان سے روایت کی ہے تاریخ اور مقام وفات میں سخت اختلاف ہے۔

۹۱۔ عبد اللہ بن مسعود..... کنیت ابو عبد الرحمن ہزلی۔ ابتداء ہی میں مشرف باسلام ہوئے چھٹے نمبر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مخصوص اور ہم راز صحابی ہیں۔ ہجرت حبشہ غزوہ بدر اور اس کے بعد تمام غزوات میں شریک رہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے جنتی ہونے کی بشارت دی اور فرمایا کہ جس چیز سے عبد اللہ راضی ہیں تو میں بھی راضی اور جس چیز سے وہ ناخوش تو میں بھی ناخوش ہوں۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اکثر خصائص میں مشابہ تھے لیکن ان کا قد بہت چھوٹا تھا۔ حضرت عمر کے عہد میں کوفہ کے قاضی اور متولی مال رہے۔ حضرت عثمان کے ابتدائی دور میں بھی وہیں رہے پھر مدینہ منورہ آ گئے اور ساٹھ سال عمر میں ۳۲ھ کو وفات پائی بقیع میں دفن ہوئے۔ اکابر صحابہ نے آپ سے روایت کی ہے۔

۹۲۔ عبد اللہ بن معقل..... بیعت رضوان میں شامل تھے۔ پہلے مدینہ میں تھے پھر بصرہ چلے گئے۔ اور ۶۰ھ میں وہیں انتقال ہوا۔ حضرت حسن بصری فرماتے ہیں کہ بصرہ میں ان سے زیادہ کوئی شریف آدمی نہ تھا حسن بصری اور دیگر تابعین نے روایت کی۔

۹۳۔ عبادہ بن صامت..... کنیت ابو ولید انصاری، عقبہ اولیٰ و ثانیہ اور تمام غزوات میں شریک تھے۔ حضرت عمرؓ کے عہد میں شام میں قاضی و معلم مقرر ہوئے تو حمص میں رہتے تھے پھر فلسطین، آخر میں رملہ اور بعض روایات کے مطابق بہتر سال کی عمر میں ۳۴ھ کو دمشق میں وفات پائی



بہت سے صحابہ و تابعین نے آپ سے روایت کی ہے۔

۹۴۔ عتبہ بن مالک خزرجی سلمی..... انسؓ و محمود بن ربیع نے ان سے روایت کی۔ حضرت معاویہ کے زمانہ میں انتقال ہوا۔

۹۵۔ عثمان بن عفانؓ..... آپ کی کنیت ابو عبد اللہ اموی قرشی ہے۔ ابتداء ہی میں صدیق اکبرؓ کے ہاتھ پر اسلام لائے اور دو مرتبہ ہجرت حبشہ کی، غزوہ بدر میں اس لئے شریک نہ تھے کہ آنحضرتؐ نے حضرت رقیہ کی تیمارداری کیلئے ان کو وہاں چھوڑا تھا لیکن بدر کی غنیمت سے ان کا حصہ عطا فرمایا۔ بیعت رضوان آپ ہی کی وجہ سے ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک ہاتھ کو عثمانؓ کا ہاتھ قرار دیا۔ ذوالنورین اس لئے کہا جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں آپ کے نکاح میں آئی تھیں یعنی حضرت رقیہ اور ام کلثوم حضرت عثمانؓ خوبصورت اور بہت وجیہہ شخص تھے۔ اسلام کیلئے آپ کی خدمات بہت ہیں۔ یکم محرم ۲۴ھ کو خلیفہ بنے اور بارہ سال سے کچھ دن کم خلافت کی اور بیاسی یا اٹھاسی سال کی عمر میں شہید کئے گئے۔ اسود نجیبی مصری یا کسی اور شخص نے عین تلاوت کلام مجید کے وقت آپ کو شہید کیا۔ اصل قاتل کا پتہ نہ چل سکا۔ جنت البقیع میں مدفون ہیں۔ بہت سے اصحاب نے آپ سے حدیث کی روایت کی ہے۔

۹۶۔ عدی بن حاتم طائی..... ۷ھ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت علیؓ کے ساتھیوں میں ہیں، جنگ جمل میں ایک آنکھ ضائع ہو گئی تھی، جنگ صفین و نہروان میں بھی شریک تھے آخر کوفہ میں مقیم ہو گئے اور وہیں پر ایک سو بیس سال کی عمر میں ۶۷ھ کو وفات پائی، ایک جماعت نے آپ سے روایت کی ہے۔

۹۷۔ عروہ بن مسعود..... آپ کفر کی حالت میں واقعہ حدیبیہ میں موجود تھے پھر ۹ھ کے بعد جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم طائف سے واپس تشریف لا رہے تھے، خدمت نبوی میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوئے۔ تو آپ کے پاس کافی بیویاں تھیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے صرف چار کو رکھا۔ پھر آنحضرت سے اجازت لے کر اپنی قوم میں گئے اور ان کو اسلام کی دعوت دی لیکن انہوں نے انکار کیا۔ صبح کو اپنی کھڑکی کے پاس کھڑے ہو کر اذان کہی جب اشہدان لا الہ الا اللہ پر پہنچے تو ایک کافر نے تیر مارا جس سے آپ شہید ہو گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس کی خبر ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عروہ کی مثال اس شخص کی سی ہے جس کا ذکر سورہ یسین میں ہے کہ اس نے اپنی قوم کو خدا کی طرف بلایا اور قوم نے اس کو قتل کر دیا۔

۹۸۔ عقبہ بن عامر جہنی..... حضرت معاویہؓ کی طرف سے والی مقرر ہوئے اور پھر انہی کے حکم سے معزول کئے گئے ۵۸ھ میں مصر ہی میں وفات پائی۔ اکثر صحابہ و تابعین نے آپ سے روایت کی ہے۔

۹۹۔ علیؓ ابن ابی طالب..... آپ کی کنیت ابوالحسن ابوتراب قرشی ہے، نو جوانوں میں سب سے پہلے اسلام لائے، اس وقت آپ کی عمر آٹھ سے پندرہ سال کے درمیان بتائی گئی ہے۔ غزوہ تبوک کے علاوہ تمام غزوات میں شریک رہ کر کارہائے نمایاں انجام دیئے۔ تبوک میں اس لئے شریک نہ ہو سکے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بار برداری کے ساتھ روانہ کر کے فرمایا تھا کہ کیا تم اس پر خوش نہیں کہ تم مجھ سے ایسے ہو جیسے موسیٰ سے ہارون۔ جس دن حضرت عثمان شہید ہوئے اسی دن آپ خلیفہ بنے یعنی بروز جمعہ ۱۲ رذی الحجہ ۳۵ھ، اور آپ کی مدت خلافت چار سال ساڑھے نو مہینے ہے۔ عبدالرحمن بن ملجم مرادی نے کوفہ میں آپ کو زخمی کیا، اور اس کے تین روز بعد آپ انتقال فرما گئے۔ حضرات حسنین اور عبد اللہ بن جعفر نے غسل دیا اور سیدنا حسنؓ نے نماز جنازہ پڑھائی اور سحر کے وقت دفن ہوئے آپ کے صاحبزادہ حسنؓ و حسینؓ اور محمد بن حنفیہ نے اور اکثر صحابہ و تابعین نے آپ سے روایت کی ہے۔

۱۰۰۔ عمر ابن الخطابؓ..... آپ کی کنیت ابو حفصہ عد قرشی ہے۔ اسلام کے ظہور سے پانچویں یا چھٹے سال اسلام سے مشرف ہوئے، ان سے قبل انتالیس مرد و عورت مسلمان ہو چکی تھیں آپ کے اسلام لانے پر یہ تعداد چالیس ہو گئی۔ ابن عباس نے حضرت عمر سے پوچھا کہ آپ کو فاروق کیوں کہا جاتا ہے، تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے تین دن قبل حضرت حمزہ مسلمان ہوئے تھے اور پھر حق تعالیٰ نے اسلام کیلئے میرے سینے کو کھول



دیا، اور میں نے کلمہ پڑھا تو اس دن کے بعد سے کوئی چیز مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ محبوب نہ رہی۔ پھر میں اپنی ہمشیرہ سے پوچھ کر دار ارقم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آنحضرت نے میرا دامن پکڑ کر کھینچا تو میں گر پڑا۔ اور میں نے کلمہ پڑھا تو تمام اصحاب نے اس زور سے تکبیر کہی کہ اس کی آواز کعبہ میں سنی گئی، پھر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا ہم حق پر نہیں ہیں۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یقیناً ہم حق پر ہیں۔ تو میں نے عرض کیا کہ پھر ہمارا پوشیدہ رہنا بیکار ہے۔ بخدا ہم لوگ ظاہر ہوں گے اور پھر ہم لوگ آنحضرت کو باہر لائے اور ایک طرف حمزہؓ تھے اور دوسری طرف میں تھا، پھر جب ہم کعبہ میں پہنچے تو قریش نے مجھ کو دیکھا اور ان کو سخت صدمہ ہوا، اور اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے حق و باطل میں تفریق کر دی بس اسی دن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام فاروق رکھا۔ جبرئیل علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مبارکباد دی۔ عبد اللہ ابن مسعود کہتے ہیں تمام دنیا کا علم ایک پلڑے میں اور حضرت عمر کا دوسرے میں ہو تو عمر کا علم غالب ہوگا۔

حضرت عمرؓ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام غزوات میں شریک رہے اور آپ پہلے خلیفہ ہیں جن کو امیر المؤمنین کہا گیا۔ صدیق اکبر کے بعد ان کی وصیت کے مطابق خلافت کا کام آپ کے سپرد ہوا۔ اور ساڑھے دس سال خلافت کا کام انجام دیا۔ تریسٹھ سال کی عمر میں بدھ کے دن ۲۶ رذی الحجہ ۲۳ھ کو ابولؤلؤ نے مدینہ میں آپ کو زخمی کیا۔ اور اتوار یکم محرم ۲۴ھ کو روضہ نبوی میں دفن ہوئے۔ حضرت صہیب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ حضرت علیؓ اور باقی عشرہ مبشرہ اور اکثر صحابہ و تابعین نے آپ سے روایت کی ہے۔

۱۰۱۔ عمرو بن ابی سلمہ عبد اللہ بن اسد قرشی..... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ام سلمہؓ کے بیٹے ہیں حبشہ میں ہجرت کے دوسرے سال پیدا ہوئے وصال نبوی کے وقت ان کی عمر نو سال تھی، خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث یاد کی تھیں۔ عبد الملک بن مروان کے عہد ۸۳ھ میں انتقال ہوا۔ بہت سے لوگوں نے ان سے روایت کی ہے۔

۱۰۲۔ عمرو بن امیہ صحری..... بدر و احد میں مشرکین کے ساتھ شریک ہوئے۔ لیکن مسلمانوں کی احد سے واپسی پر اسلام سے مشرف ہوئے۔ آپ عرب کے بڑے اور شجاع لوگوں میں تھے۔ پھر اسلام کی طرف سے پہلی جنگ بیر معونہ میں شامل ہو کر زبردست کارنامے انجام دیئے۔ انہیں کوآنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا خط دے کر نجاشی شاہ حبشہ کے پاس دعوت اسلام کیلئے روانہ کیا تھا، اور نجاشی مسلمان ہوئے، عمرو کا شمار اہل حجاز میں ہوتا ہے۔ حضرت امیر معاویہ کے زمانہ میں یا ۶۰ھ میں مدینہ میں وفات ہوئی ان کے لڑکوں جعفر و عبد اللہ وغیرہ نے آپ سے روایت کی ہے۔

۱۰۳۔ عمرو بن حارث خزاعی..... ام المؤمنین حضرت جویریہؓ کے بھائی ہیں۔ اہل کوفہ میں شمار ہے۔ ابو وائل اور ابو العاصؓ نے ان سے روایت کی ہے۔

۱۰۴۔ عمرو بن عوف انصاری بدری..... ابن اسحاق کے مطابق آپ سہیل بن عمرو عامری کے آزاد کردہ ہیں۔ مدینہ میں قیام رہا۔ کوئی اولاد نہ تھی۔ مسور بن محزمہ نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔

۱۰۵۔ عمران بن حصین..... کنیت ابو نجید خزاعی کعبی۔ فتح خیبر کے بعد اسلام لائے۔ ساتھ ہی آپ کے والد بھی مسلمان ہوئے۔ بڑے عالم فاضل اور فقیہ شمار کئے جاتے ہیں۔ بصرہ میں قیام رہا وہیں ۵۲ھ میں وفات پائی۔ ابور جامطرف وغیرہ نے روایت کی۔

۱۰۶۔ عمار بن یاسر..... غنسی بنی مخزوم کے آزاد کردہ اور ان کے حلیف تھے۔ قدیم الاسلام اور ان لوگوں میں سے ہیں جن کو مشرکین مکہ نے اسلام لانے کی وجہ سے سخت تکالیف دی تھیں چنانچہ عمار کو مشرکین نے آگ سے جلایا اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے قریب سے گزرے تو فرمایا اے آگ تو عمار پر اس طرح ٹھنڈی ہو جا جیسے ابراہیم پر ہو گئی تھی۔ اور یہ اول مہاجرین میں سے ہیں غزوہ بدر اور بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام طیب المطیب رکھا تھا، جنگ صفین میں حضرت علیؓ کی طرف سے ۹۳ سال کی عمر



میں ۳۷ھ میں مقتول ہوئے۔ حضرت علیؓ و ابن عباسؓ اور دیگر اصحاب نے ان سے روایت کی ہے۔  
۱۰۷۔ عوف بن مالک التجفی..... سب سے پہلے غزوہ خیبر میں شریک ہوئے، اور فتح مکہ کے دن قبیلہ انجیع کا جھنڈا یہی لئے ہوئے تھے پھر شام کی سکونت اختیار کر لی اور وہیں ۷۳ھ میں وفات ہوئی۔ اکثر اصحاب نے ان سے روایت کی۔

۱۰۸۔ عقبہ بن حارث قرشی..... فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے، اہل مکہ میں شمار ہے، عبداللہ بن ابی ملیکہ وغیرہ نے ان سے روایت کی ہے۔  
۱۰۹۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ (ام المومنین)..... حضرت ابوبکر صدیقؓ کی صاحبزادی، والدہ کا نام رومان بنت عامر بن عویمر۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت سے تین سال قبل شوال میں حضرت صدیقہؓ سے نکاح فرمایا۔ اس میں اور بھی اقوال ہیں۔ پھر مدینہ منورہ میں شوال ۳ھ کو جبکہ ان کی عمر نو سال تھی، رخصت ہو کر آنحضرت کے گھر آ گئیں، اور مزید نو سال تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گزارے اور آنحضرت کے وصال کے وقت ان کی عمر اٹھارہ سال تھی، ان کے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کسی کنواری لڑکی سے نکاح نہیں فرمایا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اعلیٰ درجہ کی فصیح عالم اور ایام عرب کی جاننے والی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مزاج شناس اور احادیث نبوی و اشعار عرب آپ کو خوب یاد تھے۔ بیشتر صحابہ و تابعین نے آپ سے روایت حدیث کی ہے ۵۷ھ کو مدینہ میں وفات پائی۔ بعض روایات کے مطابق ۱۷ رمضان ۵۸ھ بروز شب سہ شنبہ کو وفات ہوئی آپ نے وصیت فرمائی تھی کہ میرا جنازہ رات کو اٹھایا جائے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔

۱۱۰۔ عبداللہ بن زبیر..... تابعی۔ کنیت ابوبکر حمیدی قرشی اسدی ہے۔ روایت میں اعلیٰ درجہ کے ثقہ تھے مسلم بن خالد و کعب اور شافعی نے آپ سے روایت کی ہے۔ اور شافعی کے ساتھ انہوں نے مصر کا سفر کیا اور ان کی وفات تک وہیں رہے۔ پھر ان کی وفات کے بعد مکہ معظمہ آ گئے، امام بخاری نے اپنی صحیح میں ان سے کافی احادیث روایت کی ہیں ۱۱۸ھ میں مکہ معظمہ میں ہی انتقال ہوا۔

۱۱۱۔ عبداللہ بن مالک بحسینہ..... تابعی۔ آپ کا پورا نام عبداللہ بن مالک بن قشب ازدی۔ ان کی والدہ بحسینہ بنت حارث بن مطلب ہیں۔ عبداللہ کا حضرت امیر معاویہ کے عہد میں ۵۴ھ کو انتقال ہوا۔

۱۱۲۔ عبداللہ بن مالک..... کنیت ابونعیم حبشیانی۔ تابعین مصر میں شمار ہے۔ حضرت عمرؓ و ابوذرؓ سے حدیث روایت کی ہے۔  
۱۱۳۔ عبید اللہ بن عدی بن خباز قرشی..... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہی پیدا ہوئے لیکن تابعین میں آپ کا شمار ہے ولید بن عبد الملک کے زمانہ میں انتقال ہوا۔ حضرت عمرؓ و عثمانؓ سے انہوں نے روایت کی ہے۔

۱۱۴۔ عروہ بن عامر قرشی تابعی..... انہوں نے ابن عباسؓ وغیرہ سے اور ان سے عمرو بن ایثار اور ابو داؤد نے روایت کی ہے۔  
۱۱۵۔ (حضرت) فاطمہ الکبریٰؓ..... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے عزیز اور پیاری صاحبزادی ہیں اور آپ حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی سب سے چھوٹی لڑکی ہیں، سیدۃ النساء لقب اور حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ کی زوجہ ہیں رمضان ۲ھ میں حضرت علیؓ سے نکاح ہوا اور ماہ ذی الحجہ میں رخصتی ہوئی۔ حضرت حسنؓ و حسینؓ، زینبؓ، ام کلثومؓ اور رقیہؓ اولاد ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے فاطمہؓ سے زیادہ سچ بولنے والا سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کسی کو نہیں دیکھا۔ ایک بار حضرت عائشہؓ و حضرت فاطمہؓ کے مابین کوئی بات ہو گئی تو جب معاملہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا تو عائشہ صدیقہؓ نے کہا کہ آپ فاطمہؓ سے ہی پوچھ لیں کیونکہ یہ جھوٹ نہیں بولتیں۔ آپ کی وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے تین ماہ یا چھ ماہ بعد اٹھائیس سال کی عمر میں ہوئی، حضرت علیؓ نے غسل دیا اور نماز پڑھائی اور رات میں دفن ہوئیں۔ حضرت فاطمہؓ سے حضرت علیؓ اور حضرت حسنؓ و حسینؓ اور دیگر صحابہ نے روایت کی ہے۔

۱۱۶۔ کعب بن مالک انصاری خزرجی..... عقبہ ثانیہ میں شریک تھے غزوہ بدر کی شرکت میں اختلاف ہے۔ لیکن بدر کے بعد تمام غزوات میں شریک رہے۔ البتہ تبوک میں یہ اور ہلال بن امیہؓ اور مرارہ بن ربیعہؓ یہ تینوں شریک نہ ہو سکے تھے، حضرت کعبؓ سے اکثر صحابہ نے روایت کی



ہے، ستر (۷۷) سال کی عمر میں ۵۰ھ کو وفات پائی۔

۱۱۷۔ کعب بن عجرہ بادی..... ابتداً کوفہ میں تھے پھر پچھتر سال عمر میں ۵۱ھ کو مدینہ میں وفات ہوئی اکثر صحابہ نے ان سے روایت کی ہے۔

۱۱۸۔ مالک بن حویرث لیشی..... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر بیس روز تک آپ کے پاس رہے تھے پھر بصرہ کی

سکونت اختیار کر لی تھی۔ بصرہ میں ۵۴ھ کو وفات ہوئی۔ ان کے بیٹے عبداللہ اور ابو قلند بہ نے ان سے روایت کی۔

۱۱۹۔ مجاشع بن مسعود سلمی..... اہل بصرہ میں شمار ہے، ابو عثمان ہندی نے ان سے روایت کی صفر ۳۶ھ کو جنگ جمل میں شہید ہوئے۔

۱۲۰۔ مروان بن حکیم..... کنیت ابو عبد الملک قرشی اموی ہے۔ حضرت عمر بن عبد اللہ العزیزؓ کے پوتے ہیں۔ ان کی تاریخ پیدائش میں

اختلاف ہے کہ ۲ھ یا اس کے بعد ہوئی۔ بہر حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف نہیں ہوئے کیونکہ ان کے والد حکیم کو آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے نکلوا دیا تھا۔ اور پھر یہ طائف میں ہی حضرت عثمان کے عہد خلافت تک رہے۔ اور حضرت عثمان نے اپنے عہد میں ان کو مدینہ

بلوایا تو ساتھ ہی مروان بھی آئے۔ پھر دمشق جا کہ ان کا انتقال ہوا۔ بیشتر صحابہ سے انہوں نے اور تابعین نے ان سے روایت کی ہے، ان صحابہ میں

حضرت علیؓ و عثمانؓ اور تابعین میں عروہ بن زبیرؓ اور حضرت حسینؓ بن علیؓ ہیں۔

۱۲۱۔ مرداس بن مالک سلمی..... بیعت رضوان میں شریک تھے اہل کوفہ میں شمار ہے قیس بن ابی حازم نے ان سے ایک حدیث روایت کی۔

۱۲۲۔ مسور بن مخرمہ..... کنیت ابو عبد الرحمن قرشی ہے۔ اور عبد الرحمن بن عوف کے بھانجے ہیں، آپ مکہ مکرمہ میں ہجرت سے دو سال بعد

پیدا ہوئے۔ ذی الحجہ ۸ھ کو مدینہ منورہ لائے گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت آپ کی عمر آٹھ سال تھی اور آپ نے آنحضرت

سے قرآن سن کر یاد کیا تھا۔ آپ بڑے جلیل القدر عالم فاضل صحابی تھے۔ شہادت عثمانؓ تک مدینہ میں رہے۔ پھر مکہ مکرمہ آ گئے اور یہاں مقیم رہے

اور حضرت معاویہؓ کے انتقال کے بعد یزید سے بیعت کرنا برا خیال کیا تو یزید نے اپنا لشکر مکہ روانہ کیا تو یہ اور ابن زبیرؓ مکہ میں ہی تھے۔ لشکر نے مکہ کا

محاصرہ کر لیا۔ تو لشکر کی طرف سے ایک پتھران کو آ کر لگا۔ تو اسی وقت یعنی ربیع الاول ۶۴ھ میں پتھر کی چوٹ سے وفات پائی۔ اکثر اصحاب نے ان

سے حدیث کی روایت کی ہے۔

۱۲۳۔ مسیب بن حزن..... کنیت ابو سعید مخزومی۔ اپنے والد کے ہمراہ ہجرت کر کے آئے تھے۔ بیعت رضوان میں شامل تھے اہل حجاز

میں شمار ہے۔ ان کے بیٹے سعید نے ان سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔

۱۲۴۔ معقل بن یسار مزی..... بیعت رضوان میں شامل تھے، پھر بصرہ جا کر رہے، اور اہل بصرہ میں ہی ان کا شمار ہے۔ انتقال ۶۰ھ اور

دوسرے قول کے مطابق حضرت معاویہؓ کے عہد میں ہوا۔ حضرت حسن اور دوسرے حضرات نے ان سے روایت کی۔

۱۲۵۔ معن بن یزید بن اخنس سلمی..... آپ اور ان کے والد اور دادا تینوں صحابی ہیں۔ معن غزوہ بدر میں شریک تھے اہل کوفہ میں آپ

کی حدیث ہے۔ وائل بن کلب وغیرہ نے ان سے روایت کی ہے۔

۱۲۶۔ معقیب بن ابی فاطمہ دوسی..... سعید بن ابوالعاص کے مولا۔ اور ابتدائی زمانہ میں مسلمان ہوئے۔ غزوہ بدر میں شریک رہے۔

اور دوسری ہجرت میں حبشہ گئے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لے آئے تو یہ بھی مدینہ میں حاضر ہو گئے۔ آنحضرت کی مہر

مبارک انہی کے پاس رہتی تھی۔ پھر صدیق اکبرؓ اور عمرؓ نے آپ کو خزانچی مقرر فرمایا تھا ۲۰ھ کو انتقال ہوا۔ آپ کے صاحبزادے محمدؓ اور پوتے یاس بن

حارث نے روایت کی ہے۔

۱۲۷۔ معاذ بن جبل..... کنیت ابو عبد اللہ انصاری خزرجی۔ بیعت عقبہ ثانیہ کے ستر انصار میں ہیں۔ غزوہ بدر اور بعد کے تمام غزوات میں

شریک رہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو یمن میں قاضی اور معلم بنا کر بھیجا تھا اور عمرؓ نے معاذ کو ابو عبیدہ بن جراح کے بعد شام میں عامل بنا

کر بھیجا تھا اسی سال اڑسٹھ (۶۸) سال عمر میں ۱۸ھ کو طاعون سے عمواس مقام میں انتقال ہوا۔ عمرو بن عباسؓ اور ابن عمرؓ نے آپ سے روایت کی ہے۔



۱۲۸۔ معاویہ بن ابی سفیان قرشی اموی..... والدہ ہندہ بنت عتبہ ہیں آپ کے والد ابوسفیان فتح مکہ کے وقت..... صلح کرنے والے اور مؤلفۃ القلوب لوگوں میں شامل تھے۔ حضرت معاویہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب وحی تھے۔ بعض کا قول ہے کہ آپ نے وحی نہیں لکھی البتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے خط و کتابت کرتے تھے، ابن عباس اور ابوسعیدؓ نے آپ سے روایت کی ہے۔

حضرت عمرؓ کے زمانہ میں آپ اپنے بھائی یزید کے بعد ملک شام کے حاکم ہوئے۔ اور آخر دم تک یعنی چالیس سال حاکم و متولی رہے اور انتظام خلافت چلاتے رہے ۶۰ھ میں دمشق میں انتقال ہوا۔ آخر عمر میں لقوہ ہو گیا تھا جس کی وجہ سے اکثر فرماتے کاش میں قریش میں سے ذی طویٰ کا ایک عام شخص ہوتا اور ایسی باتیں نہ دیکھتا، حضرت معاویہ کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ تبرکات مثلاً چادر، تہ بند، کرتہ اور موئے مبارک و ناخن شریف تھے ان کی وصیت کے مطابق ان کو انہی کپڑوں کا کفن دیا گیا اور دوسرے تبرکات کے ساتھ دفن ہوئے۔

۱۲۹۔ مغیرہ بن شعبہ ثقفیؓ..... غزوہ خندق کے سال مسلمان ہوئے، کوفہ میں رہے اور حضرت معاویہؓ کے ایک امیر تھے، ۵۰ھ کو ستر سال کی عمر میں وفات ہوئی۔ بعض لوگوں نے ان سے حدیث کی روایت کی ہے۔

۱۳۰۔ مقدم بن معدی کرب..... کنیت ابو کریمہ کنڈی۔ اہل شام میں شمار ہے۔ وہیں اکیانوے سال کی عمر میں ۸۷ھ کو وفات ہوئی اکثر اصحاب نے ان سے روایت کی ہے۔

۱۳۱۔ منذر بن ابواسید ساعدی..... پیدائش کے فوراً بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے گئے اور آپ نے اپنی ران پر بٹھا کر ان کا نام منذر رکھا تھا۔

۱۳۲۔ مصعب بن سعد بن ابی وقاص..... تابعی ہیں۔ قرشی سیار نے نعیم سے انہوں نے عمر فاروقؓ سے روایت بیان کی ہے۔ انہوں نے اپنے والد اور حضرت علیؓ سے اور ابن عمرؓ سے سنا اور ان سے سماک بن حرب نے روایت کی۔

۱۳۳۔ میمونہ ام المؤمنین..... حارث ہلالیہ عامریہ کی لڑکی ہیں پہلے مسعود بن عمر ثقفی کے نکاح میں تھیں پھر جب انہوں نے الگ کر دیا تو ابوہم نے آپ سے نکاح کیا۔ پھر ان کی وفات کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب عمرہ کو تشریف لے گئے تو مکہ معظمہ سے دس میل دور مقام صرف میں ذیقعدہ ۷ھ میں ان سے نکاح فرمایا۔ حضرت میمونہؓ زوجہ عباسؓ اور اسماء بنت عمیس کی ہمیشہ ہیں اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے آخری بی بی ہیں۔ ابن عباس اور دوسرے اصحاب نے آپ سے روایت کی ہے۔ خدا کی قدرت ہے کہ جس مقام سرف میں آپ کا نکاح ہوا تھا اسی مقام پر ۶۱ھ یا ۵۱ھ میں انتقال ہوا۔ اور ابن عباسؓ نے نماز جنازہ پڑھائی۔

۱۳۴۔ نعمان بن بشیرؓ..... کنیت ابو عبد اللہ انصاری، ہجرت نبوی کے بعد انصار میں سب سے پہلے پیدا ہوئے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت یہ آٹھ ماہ سات دن کے تھے یہ اور ان کے والد صحابی ہیں۔ حضرت معاویہ کے عہد میں کوفہ کے والی مقرر ہوئے پھر اہل حمص نے ۶۴ھ میں ان کو قتل کر دیا۔ اکثر اصحاب نے روایت کی ہے۔

۱۳۵۔ وائل بن اسقع لیشیؓ..... غزوہ تبوک کی تیاری کے وقت اسلام لائے اور روایت ہے کہ انہوں نے تین سال تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی تھی اور اصحاب صفہ میں تھے۔ پھر بصرہ، پھر شام میں دمشق کے قریب مقام بلاط میں سکونت اختیار کی تھی۔ پھر بیت المقدس گئے اور ایک سو سال عمر میں وفات ہوئی، اکثر اصحاب نے ان سے روایت کی۔

(خدا کا شکر ہے کہ تجربہ بخاری کے راویوں کے حالات مکمل ہوئے)



## کتاب الوحي

## وحی کی ابتداء

باب ۱. کَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْوَحْيِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ پر نزول وحی کا آغاز کیسے ہوا

(۱) حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے منبر پر (کھڑے ہو کر) رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا کہ اعمال کا اعتبار نیتوں کے ساتھ ہے اور آدمی کو نیت ہی کا صلہ ملتا ہے۔ چنانچہ جس کی ہجرت حصول دنیا کی خاطر ہو یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لئے ہو تو اس کی ہجرت اسی مد میں شمار ہوگی۔

(۱) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوَىٰ فَمَنْ كَانَ تُهْجُرْتُهُ إِلَىٰ دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ إِلَىٰ امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهَاجِرْتُهُ إِلَىٰ مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ۔

فائدہ:- امام بخاری نے کتاب کی ابتداء وحی سے کی، کیونکہ درحقیقت رسول کا کلام بھی وحی ہی کی ایک قسم ہے۔ وحی لغت کے اعتبار سے کسی چیز کا اترنا ہے۔ شرعی اصطلاح میں وحی کا تعلق صرف خدا کے کلام سے ہے جو کسی رسول کے اوپر خدا کی طرف سے نازل ہوتا ہے۔ مؤلف نے شروع ہی میں اس چیز کی حقیقت واضح کر دی جس پر پورے دین کی عمارت کھڑی ہے۔ اگر وحی نہ ہوتی تو قرآن بھی دنیا میں نہ آتا اور اسلام کی دولت سے لوگ محروم رہ جاتے۔ اس لئے تفصیلی احکام سے پہلے وحی کے نزول کا ذکر ضروری تھا۔ جب وحی کا اثبات اور رسول اللہ ﷺ پر اس کا اترنا مسلم ہو گیا تو اب آپ ﷺ کی رسالت واجب التسلیم ہو گئی اور کسی صاحب عقل کے لئے مجال انکار نہیں رہی۔ وحی کیا چیز ہے اور اس کی حقیقت کیا ہے اس کی طرف ان ابتدائی حدیثوں میں اطمینان بخش رہنمائی ملتی ہے۔ مؤلف نے اس ابتدائی حصہ کا عنوان وحی کو اس لئے قرار دیا ہے کہ رسول کے فرمودات جن پر یہ کتاب مشتمل ہے سرتاسر وحی سے ماخوذ ہیں اور وحی کی کیفیت یہ ہے کہ رسول فرشتہ سے براہ راست حاصل کرتا ہے اور فرشتہ خدا کی طرف سے آتا ہے اس لئے رسول کی کہی ہوئی ہر بات لائق یقین ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ اگر آدمی وحی کی ماہیت ہی سے ناواقف ہو تو وہ رسول کی اصلیت کیا سمجھ سکتا ہے۔ اس باب کے تحت عنوان کے مطابق صرف ایک حدیث ہے۔ باقی حدیثیں بظاہر عنوان سے الگ ہیں کہ اصل مقصد وحی کی اہمیت و عظمت کا اظہار ہے۔ وحی کی ابتداء کس وقت ہوئی اور کس جگہ ہوئی؟ دونوں چیزیں آگئیں۔ ایک حدیث میں مقام کا ذکر ہے اور ایک حدیث میں وقت کا۔ پھر وحی کی تعریف میں کلام الہی بھی آ گیا اور کلام رسول بھی آ گیا۔ اصل متن میں باب کے ساتھ میں قرآن کی آیت بھی ذکر کی گئی ہے۔ اس سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وحی ایک نئی اور نرالی چیز نہیں بلکہ تم سے پہلے ہر پیغمبر کے پاس اللہ کی طرف سے پیغام رسانی کا ذریعہ یہی رہا ہے اور عادت اللہ کے موافق ہے۔ جس طرح ان پچھلے پیغمبروں کی وحی شک و شبہ سے پاک تھی اسی طرح تمہاری طرف جو پیغام بھیجا گیا ہے وہ بھی ہر شبہ سے بری اور ہر کوتاہی سے محفوظ ہے اور گویا ہدایت یابی کا یہی ایک ذریعہ ہے جس کی بدولت انسان صراط مستقیم پاسکتا ہے اور گمراہی سے اسے نجات مل سکتی ہے۔ شروع میں یہ حدیث محض اس لئے لائے ہیں کہ خود مؤلف کتاب کی نیت اور کتاب پڑھنے والے کی درست ہو جائے اور وہ صحیح نیت کے ساتھ اس کتاب کو شروع کر سکے نیز وجہ یہ بھی ہے کہ اس حدیث میں ہجرت کا ذکر ہے اور اس کے بعد اگلی حدیثوں میں نبی کریم ﷺ کی غار حرا کی خلوتوں کی تفصیل ہے جو ایک لحاظ سے ہجرت ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ آدمی کے ظاہری افعال میں دھوکہ اور ریا بھی شامل ہو سکتا ہے۔ مگر جو کام دل کا ہے اس میں کوئی ریا اور دکھاوا ممکن نہیں۔ اس لئے امام بخاریؒ کا مقصود یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ کتاب خالص اللہ کے لئے لکھ رہا ہوں۔ ہجرت کہتے ہیں کسی جگہ کو یا کسی چیز کو ہمیشہ کے لئے چھوڑ دینا۔ یا کسی چیز سے تعلق منقطع کر دینا۔ غار حرا کی طرف آپ کی ہجرت بھی جملہ دنیوی آلودگیوں سے ہمیشہ ہمیشہ کے انقطاع کی حیثیت رکھتی تھی۔ اس مناسبت سے بھی یہ حدیث سب سے پہلے ذکر کی گئی ہے۔ اس حدیث سے ابتداء کرنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اسلام کی بنیاد وہ عقائد ہیں جن کا تعلق دل سے ہے اور نیت بھی فعل قلب کا نام ہے، اس لئے اسلام کی بنیادی تعلیم جو وحی والہام کے ذریعہ پیغمبر ﷺ کو دی گئی ہے وہ اس وقت تک سمجھ میں نہیں آ سکتی جب تک کہ آدمی سچائی کے ساتھ راہ ہدایت کا طلبگار اور نجات کا خواہش مند نہ ہو اور اس کی نیت خالص درکار ہے۔



(۲) عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَارَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْيَانًا يَأْتِينِي مِثْلَ صَلَافَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ فَيَفْصِمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالُوا وَأَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيَكَلِّمُنِي فَأَعْيُ مَا يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيدِ الْبَرْدِ فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَإِنْ جَبِينَهُ لَيَنْفَصِّدُ عَرَقًا۔

۲۔ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حارث بن ہشام نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! آپ پر وحی کیسے آتی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وحی کبھی میرے پاس گھنٹی کی جھنکار کی طرح آتی ہے اور وحی کی یہ کیفیت مجھ پر بہت شاق گزرتی ہے۔ پھر یہ کیفیت مجھ سے دور ہو جاتی ہے۔ جبکہ اس (فرشتہ) کا کہا مجھے محفوظ ہو جاتا ہے۔ اور کسی وقت فرشتہ آدمی کی صورت میں میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے بات کرتا ہے پھر جو کچھ وہ کہتا ہے میں اسے یاد کر لیتا ہوں۔ حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ میں نے کڑا کے کی سردی میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب وحی کا سلسلہ موقوف ہو جاتا تو آپ کی پیشانی سے پسینہ بہہ نکلتا۔

فائدہ:۔ وحی یا الہام اس خاص سلسلہ پیغام رسانی کو کہتے ہیں جو اللہ کی طرف سے اپنے برگزیدہ بندوں کے ساتھ مخصوص ہے۔ اصطلاحی طور پر وحی کا لفظ صرف پیغمبروں کے لئے بولا جاتا ہے اور الہام عام ہے جو اللہ کے دوسرے نیک بندوں کو بھی ہوتا ہے۔ علماء نے لکھا ہے کہ یہ گھنٹی کی جھنکار درحقیقت فرشتہ کی آواز ہے۔ البتہ یہ کہ وحی کن کن کیفیتوں کے ساتھ آتی ہے تو علماء نے اس کے مختلف طریقے نقل کئے ہیں۔ مگر فی الحقیقت چار طرح سے وحی آتی ہے۔ اول یہ کہ اللہ تعالیٰ کا کلام پیغمبر براہ راست سنے، جیسے کہ طور پر موسیٰ علیہ السلام نے سنا اور معراج میں رسول اللہ ﷺ نے۔ دوسرے یہ کہ کوئی فرشتہ اللہ کا پیغام لے کر آئے۔ تیسرے یہ کہ قلب پر القاء ہو، چوتھے یہ کہ سچے خواب دکھائی دیں۔ مذکورہ ترتیب کے لحاظ سے آخری صورت سے نبوت کا آغاز ہوتا ہے، یعنی پہلے خواب دکھائی دیتے ہیں، پھر قلب پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہامی کیفیت طاری ہوتی ہے۔ پھر فرشتہ کبھی خاص شکل میں وحی لے کر آتا ہے اور اللہ کے کلام کی براہ راست سماعت تو صرف اولوالعزم پیغمبروں کا حصہ ہے۔ یہ فضیلت ہر نبی کو حاصل نہیں ہوتی۔

وحی درحقیقت انسانی تقاضوں کا جواب ہے، الہام بھی اسی کی ایک قسم ہے اور یہ جانوروں تک کو ہوتی ہے۔ جیسا کہ قرآن میں آیا ہے۔ وَاَوْحِيَ رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ۔ اس کے علاوہ عام طور پر انسان الہام سے فائدہ اٹھاتا رہتا ہے۔ آج یہ جتنے انکشافات اور جتنی ایجادات ہو رہی ہیں، ان سب کی بنیاد الہام پر ہے۔ الہام کے ایک اشارہ کے بعد انسانی عقل نے گھوڑے دوڑائے اور نئی نئی چیزیں ایجاد کر ڈالیں۔ اس لئے الہام یا وحی ایسی چیز نہیں جس کے تسلیم کرانے کے لئے کسی دلیل کی ضرورت پیش آئے۔ روزمرہ کی زندگی میں اس قسم کے واقعات پیش آتے ہیں کہ جن سے الہام کی حقیقت ظاہر ہوتی ہے۔

اللہ کا پیغام ایک عظیم الشان ذمہ داری ہے اور انسانی کمال کا آخری درجہ ہے۔ اس بوجھ کا برداشت کرنا بہت دشوار ہے۔ یہ اللہ ہی کی دی ہوئی قوت برداشت اور اسی کی بخشی ہوئی توفیق ہے جس کی بدولت پیغمبر وحی کی امانت کو اپنے سینہ میں محفوظ کر لیتے ہیں۔ وحی کی اسی عظمت اور گرانباری ہی کا نتیجہ تھا کہ آپ ﷺ اس کے نزول کے وقت عرق عرق ہو جاتے۔ حتیٰ کہ ہر وہ چیز جس پر آپ ﷺ تشریف فرما ہوتے اس کیفیت سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہتی اور یہ بھی وحی کی حقانیت کا ایک ثبوت ہے۔

(۳) عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) أَنَّهَا قَالَتْ أَوَّلُ مَا بُدِئَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْهُ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ وَكَانَ يَخْلُو بَغَارٍ جَرَاءً فَيَتَحَنَّنُ فِيهِ وَهُوَ

۳۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر ابتداءً اچھے خوابوں سے وحی کا سلسلہ شروع ہوا، آپ جو خواب دیکھتے، سپیدہ سحر کی طرح روشن ہوتا۔ پھر آپ تنہائی پسند ہو گئے اور غار حرا میں خلوت نشین رہنے لگے۔ کئی کئی دن تک اس میں تحت یعنی مسلسل کئی کئی رات عبادت کرتے، جب تک گھر آنے کی رغبت نہ ہوتی اور اس کے لئے توشہ ساتھ



لے جاتے، پھر حضرت خدیجہؓ کے پاس واپس آتے اور اتنا ہی توشہ اور لے جاتے، حتیٰ کہ اسی غار حرا میں حق آپ پر منکشف ہوا اور فرشتہ نے آکر کہا ”پڑھ“ آپ نے جواب دیا ”میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔“ رسول اللہ کا ارشاد ہے کہ فرشتے نے مجھے پکڑ کر اتنے زور سے بھیجا کہ میری طاقت جواب دے گئی۔ پھر مجھے چھوڑ کر اس نے کہا کہ ”پڑھ“ میں نے پھر وہی جواب دیا کہ ”میں پڑھا ہوا نہیں ہوں“ آپ فرماتے ہیں کہ تیسری بار اس نے مجھ کو زور سے پکڑ کر چھوڑ دیا اور کہا ”پڑھا اپنے رب کے نام کی برکت سے جس نے (ہر شے) کو پیدا کیا (اور) انسان کو خون کی پھٹکی سے بنایا، پڑھ اور تیرا رب بڑے کرم والا ہے“ تو رسول اللہ ﷺ نے ان آیتوں کو دہرایا (مگر) آپ کا دل (اس انوکھے واقعہ سے) کانپ رہا تھا۔ پھر آپ حضرت خدیجہؓ کے پاس پہنچے اور فرمایا کہ مجھے کھل اڑھاؤ، مجھے کھل اڑھاؤ، انہوں نے آپ کو کھل اڑھا دیا۔ جب آپ کا ڈر جاتا رہا تو حضرت خدیجہؓ کو پورا قصہ سنایا اور فرمایا کہ مجھے اپنی جان کا خوف ہے، انہوں نے کہا ہرگز نہیں۔ خدا کی قسم! آپ کو اللہ کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ آپ تو کنبہ پرور ہیں، بے کسوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، مفلسوں کے لئے کماتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں اور مصائب میں حق کی مدد کرتے ہیں۔ اس کے بعد آپ کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں، جو ان کے چچا زاد بھائی تھے، وہ زمانہ جاہلیت میں عیسائی ہو گئے تھے اور عبرانی لکھا کرتے تھے۔ چنانچہ انجیل کو عبرانی زبان میں لکھتے، جتنا اللہ کا حکم ہوتا، بہت بوڑھے، ضعیف اور نابینا ہو گئے تھے، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا کہ اے چچا زاد بھائی! اپنے بھتیجے کی بات تو سنئے، وہ بولے، اے بھتیجے! کہو تم کیا دیکھتے ہو؟ آپ نے جو کچھ دیکھا تھا بیان کر دیا، تب ورقہ (بے اختیار) بول اٹھے یہ وہی ناموس ہے جو اللہ نے موسیٰ پر نازل کیا تھا۔ کاش میں اس عہد (نبوت) میں جو ان ہوتا، کاش میں اس وقت تک زندہ رہتا، جبکہ آپ کی قوم آپ کو نکال دے گی، رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ وہ لوگ مجھے نکال دیں گے؟ ورقہ نے کہا ہاں، جو شخص بھی اس طرح کی چیز لے کر آیا جیسی آپ لائے ہیں، لوگ اس کے دشمن ہو گئے، اگر مجھے آپ (کی نبوت) کا زمانہ مل گیا تو میں آپ کی پوری مدد کروں گا، پھر کچھ ہی دنوں بعد ورقہ کا انتقال ہو گیا اور (کچھ عرصہ تک وحی) کی آمد موقوف رہی۔

التَّعَبُّدُ اللَّيَالِي ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ أَنْ يَنْزِعَ إِلَى أَهْلِهِ وَيَتَزَوَّدَ لِذَلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا حَتَّى جَاءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارٍ جِرَاءٍ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ قَالَ قُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَآخِذْنِي فَغَطَّنِي حَتَّى بَلَغَ رَجِيئِي الْجُهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَآخِذْنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَآخِذْنِي فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ فَارْجِعْ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجِفُ فَوَادَّهْ فَدَخَلَ عَلَى خَدِيجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ فَقَالَ زَمَلُونِي زَمَلُونِي فَرَمَلُوهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوَءُ فَقَالَ لِيَخْدِيجَةَ وَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ لَقَدْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي فَقَالَتْ خَدِيجَةُ كَلَّا وَاللَّهِ مَا يُخْزِيكَ اللَّهُ أَبَدًا إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَقْرَى الطَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَانْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ حَتَّى آتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلٍ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى ابْنَ عَمِّ خَدِيجَةَ وَكَانَ أَمْرًا تَنْصَرَفِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعِبْرَانِيَّ فَيَكْتُبُ مِنَ الْإِنْجِيلِ بِالْعِبْرَانِيَّةِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكْتُبَ وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ (رضی اللہ عنہا) يَا ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنْ ابْنِ أَخِيكَ فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ يَا ابْنَ أَخِي مَاذَا تَرَى فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبْرَ مَا رَأَى فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي نَزَلَ اللَّهُ عَلَى مُوسَى يَلِيْتَنِي فِيهَا جَدْعًا يَا لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا إِذَا يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مُخْرِجِي هُمْ قَالَ نَعَمْ لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا عُودِي وَإِنْ يُدْرِكُنِي يَوْمُكَ أَنْصُرَكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوفِّيَ وَفَتَرَ الْوَحْيُ -



فائدہ:- خواب عالم روحانی کی ابتدائی منزلوں سے تعلق رکھتے ہیں، خواب دیکھنے والا ایک طرف اپنے اسی مادی جسم کے ساتھ اسی عالم آب و گل میں موجود ہوتا ہے، دوسری طرف خواب کی کیفیات اس پر بعض ایسے حقائق روشن کرتے ہیں جن تک اس کی عقل کبھی مادی ساز و سامان کے ساتھ پہنچ نہیں سکتی تھی، اسی لئے سچے خواب کو نبوت کا ایک جزو قرار دیا گیا ہے۔ انبیاء علیہم السلام پہلے پہل پاکیزہ اور سچے خواب دیکھتے ہیں، اسی طرح نبوت کی آئندہ سپرد ہونے والی ذمہ داریوں سے ایک گونہ مناسبت پیدا ہو جاتی ہے۔ گویا نبی کو پیغمبرانہ ذمہ داریوں کی تربیت ایک خاص ترتیب سے دی جاتی ہے۔ ☆ تخت زمانہ جاہلیت کی اصطلاح ہے، اس دور میں عبادت کا ایک طریقہ یہ تھا کہ آدمی کسی گوشے میں سب سے الگ تھلگ کچھ راتیں خدا کے گیان دھیان میں گزارتا تھا۔ اس وقت تک چونکہ رسول اللہ ﷺ کو راہ حق معلوم نہیں ہوئی تھی، ادھر طبیعت بت پرستی کی گندگیوں سے متنفر تھی، اس لئے اس دور میں جبکہ وحی سے آپ کی رہنمائی کا آغاز نہیں ہوا تھا آپ نے اس وقت کی عبادت کا وہ طریقہ اختیار کیا جو اپنی اصل کے لحاظ سے درست اور قابل عمل تھا، یعنی دنیا و مافیہا سے دور ہٹ کر اپنی اور خدا کی ذات پر غور و فکر اور مراقبہ نفس، یہی وہ تخت تھا، پیغمبر بننے سے پہلے جس پر آپ عمل پیرا تھے۔ ☆ حق سے مراد اللہ کا دین ہے جس سے آپ ابتداء میں ناواقف تھے۔ غار حرا میں جبریلؑ نے آپ کو دین کی حقیقت بتلائی۔ ☆ اس واقعہ سے پہلے کبھی آپ کو ایسا اتفاق نہیں ہوا تھا اس لئے بشری تقاضے کے مطابق اس غیر متوقع صورتحال سے دوچار ہونے کے بعد دہشت کا طاری ہونا کوئی بعید بات نہیں۔ ☆ منصب رسالت پر سرفراز ہونے کے لئے جن اوصاف کاملہ کی ضرورت ہوتی ہے وہ بحسن و خوبی آپ ﷺ کے اندر موجود تھے۔ اس لئے ابھی تک اسلام کی روشنی سے مستفید نہ ہونے کے باوجود حضرت خدیجہؓ کو اس بات کا یقین تھا کہ محمد ﷺ کی شخصیت میں کوئی ایسا جوہر ضرور ہے جس کی بناء پر انہیں کوئی کارنامہ انجام دینا ہے اور انہیں دنیا کی کوئی قوت نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ پھر اللہ ایسے مثالی کردار رکھنے والے بندوں کو کسی طرح بھی بے یار و مددگار نہیں چھوڑ سکتا۔ اسی حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ پیغمبر بھی ان تمام بشری کیفیتوں سے متصف ہوتے ہیں جو کسی انسان میں ہو سکتی ہیں، اس لئے وہ پیغمبری کی ساری ذمہ داریاں قبول کرنے کے بعد بھی انسان ہی رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کلمہ شہادت میں جہاں محمد ﷺ کی رسالت کا ذکر ہے وہیں آپ کے بندہ ہونے کی بھی تصریح کر دی ہے۔ ”اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمداً عبده ورسوله“ اگر رسول اللہ کا پیغمبر بننے کے لئے بشریت سے خارج ہونا ضروری ہوتا تو وحی آنے سے قبل آپ کی جملہ انسانی کیفیات بدل جاتیں یا وحی کے آغاز کے وقت آپ پر کوئی خوف طاری نہ ہوتا۔ ناموس لغت میں رازدان کو کہتے ہیں، یعنی ایسا رازدان جو اپنا بھی خواہ اور ہمدرد ہو، اس کے مقابلہ میں جاسوس کا اطلاق اس شخص پر ہوتا ہے جو دشمن بن کر آدمی کے راز معلوم کرنے کی کوشش کرے، یہاں لفظ ناموس سے مراد فرشتہ ہے جو پیغمبروں کے پاس وحی لے کر آتا ہے۔ وحی کا سلسلہ درمیان میں دو یا تین سال موقوف رہا۔

(۴) جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے وحی کے موقوف ہونے کا حال بیان فرماتے ہوئے یہ (بھی) ارشاد فرمایا کہ میں ایک بار جا رہا تھا، اچانک میں نے آسمان سے ایک آواز سنی، آنکھ اٹھائی تو نظر آیا کہ وہی فرشتہ جو غار حرا میں میرے پاس آیا تھا، زمین اور آسمان کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہے مجھ پر اس منظر سے دہشت سی چھا گئی اور واپس لوٹ کر میں نے کہا مجھے کپڑا اڑھا دو، مجھے کپڑا اڑھا دو، اس وقت اللہ نے یہ آیتیں نازل فرمائیں۔ ”اے کپڑا اوڑھنے والے اٹھ اور لوگوں کو (عذاب الہی سے) ڈرا اور اللہ کی بڑائی بیان کر اور اپنے کپڑے پاک رکھ اور (پلیدی) کو چھوڑ دے۔ پھر وحی تیزی کے ساتھ اور لگا تار آنے لگی

(۴) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فِتْرَةِ الْوَحْيِ فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ بَيْنَا أَنَا أَمْشِي إِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِي فَإِذَا الْمَلَكُ جَاءَ نَبِيَّ بِحِرَاءٍ جَالِسٍ عَلَى كُرْسِيِّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَرُعِبْتُ مِنْهُ فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمَلُونِي زَمَلُونِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَا يٰهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ فَحَمِيَ الْوَحْيُ وَتَتَابَعَ -

فائدہ:- دوبارہ جب وحی کا سلسلہ شروع ہوا، یہ واقعہ اس وقت پیش آیا، اس دوسرے دور کی سب سے پہلی وحی سورہ مدثر کی ابتدائی آیتیں ہیں



(۵) حضرت ابن عباسؓ سے کلام الہی لا تحرك الخ کی تفسیر کے سلسلہ میں یہ ارشاد ہے کہ رسول اللہ ﷺ نزول وحی کے وقت گرائی محسوس فرمایا کرتے تھے اور اس (کی علامتوں) میں سے ایک یہ تھی کہ آپ اپنے ہونٹوں کو ہلاتے تھے۔ ابن عباسؓ نے کہا، میں اپنے ہونٹ ہلاتا ہوں، جس طرح آپ ہلاتے تھے (راوی کہتے ہیں میں اپنے ہونٹ ہلاتا ہوں جس طرح ابن عباسؓ کو ہلاتے ہوئے دیکھا، پھر اپنے ہونٹ ہلائے) (ابن عباسؓ نے کہا) پھر یہ آیت اتری کہ اے محمد! قرآن کو جلد جلد یاد کرنے کیلئے اپنی زبان نہ ہلاؤ، اس کا جمع کر دینا اور پڑھنا ہمارا ذمہ ہے۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں یعنی قرآن تمہارے دل میں جمادینا اور تمہیں پڑھنا پھر جب پڑھ لیں تو اس پڑھے ہوئے کی اتباع کرو، ابن عباسؓ فرماتے ہیں (اس کا مطلب یہ ہے) تم اس کو خاموشی کے ساتھ سنتے رہو، اسکے بعد مطلب سمجھا دینا ہمارے ذمے ہے۔ پھر یقیناً یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ تم اس کو پڑھو (یعنی تم اس کو محفوظ کر سکو) چنانچہ اس کے بعد جب آپ کے پاس جبریل (وحی لے کر) آتے تو آپ (توجہ سے) سنتے۔ جب وہ چلے جاتے تو رسول اللہ ﷺ اس (تازہ وحی) کو اس طرح پڑھتے جس طرح جبریل نے پڑھایا تھا (منشاء یہ تھا کہ وحی کے الفاظ محفوظ ہو جائیں)

فائدہ:- رسول اللہ ﷺ یاد کرنے کے خیال سے وحی کو جلدی جلدی دہرانے کی کوشش فرماتے، اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ یہ قرآن ہمارا کلام ہے، جس غرض سے ہم اسے نازل کر رہے ہیں، اس کا پورا کرنا ہمارے ذمے ہے، اس لئے اطمینان سے نازل ہونے والی وحی کو سنو، اس کو محفوظ کرنے کی فکر نہ کرو، چنانچہ قرآن کی آیتوں میں خدا نے یہ اعجاز بھی پیدا فرمادیا کہ وہ ایک معصوم بچے تک کو یاد ہو جاتی ہیں جبکہ دوسری مذہبی کتابیں مختصر ہونے کے باوجود آدمی یاد نہیں کر سکتا، پھر اسی آیت سے اس بات کا بھی ثبوت ملتا ہے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے، اگر یہ نعوذ باللہ محمد ﷺ کی تصنیف ہوتی تو اس میں اس قسم کی آیتیں بالکل نہ آتیں جن میں خود رسول پاک ﷺ کو کسی معاملے پر تنبیہ کی گئی ہے، ٹوکا گیا ہے۔

۶۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ نخی تھے اور رمضان میں (دوسرے اوقات کے مقابلہ میں جب) جبرائیل آپ سے ملتے بہت ہی زیادہ سخاوت فرماتے۔ جبرائیل رمضان کی ہر رات میں آپ سے ملاقات کرتے اور آپ کے ساتھ قرآن کا دور کرتے۔ غرض آنحضرت ﷺ مخلوق کی نفع رسانی میں بارش لانے والی ہوا سے بھی زیادہ سخاوت فرماتے تھے۔

فائدہ:- اس حدیث میں ذکر ہے کہ رمضان میں جبرائیل آپ سے قرآن کا دور کرتے، یہ اس لئے کہ قرآن دنیا والوں کے لئے رمضان ہی کے مہینے میں نازل ہونا شروع ہوا۔ اس لحاظ سے رمضان سے قرآن کو بہت بڑی مناسبت ہے، گویا یہ نزول وحی کا مہینہ ہے اور اسی کے طفیل یہ نزول رحمت کا مہینہ بن گیا اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ رمضان کے مہینے میں زیادہ سے زیادہ بھلائیاں کرنی چاہئیں اور زیادہ سے زیادہ صدقہ و خیرات کیا جائے۔

(۵) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيلِ شِدَّةً وَكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ شَفْتَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَإِنَّ أُحَرِّكُهُمَا لَكَ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَرِّكُهُمَا وَقَالَ سَعِيدٌ أَنَا أُحَرِّكُهُمَا كَمَا رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا) يُحَرِّكُهُمَا فَحَرَّكَ شَفْتَيْهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ قَالَ جَمَعَهُ لَكَ صَدْرَكَ وَتَقْرَأَهُ فَإِذَا قَرَأْتَهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ قَالَ فَاسْتَمِعْ لَهُ وَأَنْصِتْ لَنْ أُنَبِّئَكَ عَلَيْنَا بَيَانَهُ، أَنْ تَقْرَأَهُ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ إِذَا آتَاهُ جِبْرِيلُ (عَلَيْهِ السَّلَام) اسْتَمَعَ فَإِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيلُ قَرَأَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَرَأَهُ۔

(۶) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ أَحْوَدَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ وَكَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ فَلَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ



۷۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے کہا کہ سفیان بن حرب نے بیان کیا کہ ہرقل (ہرقل روم کے بادشاہ کا لقب تھا) نے ان کے پاس قریش کے قافلے میں ایک آدمی بھیجا اور اس وقت یہ لوگ تجارت کے لئے شام گئے ہوئے تھے اور وہ یہ زمانہ تھا، جب رسول اللہ ﷺ نے قریش اور ابوسفیان سے ایک وقتی عہد کیا تھا تو ابوسفیان اور دوسرے لوگ ہرقل کے پاس ایلیا (بیت المقدس کا نام ہے) پہنچے۔ جہاں ہرقل نے انہیں اپنے دربار میں طلب کیا تھا، اس کے گرد روم کے بڑے بڑے لوگ بیٹھے تھے۔ ہرقل نے انہیں اور اپنے ترجمان کو بلوایا، پھر ان سے پوچھا کہ تم میں سے کون شخص مدعی رسالت کا قریبی عزیز ہے؟ ابوسفیان کہتے ہیں کہ میں بول اٹھا کہ میں اس کا سب سے زیادہ قریبی رشتہ دار ہوں (یہ سن کر) ہرقل نے حکم دیا کہ اس (ابوسفیان) کو میرے قریب لاؤ اور اس کے ساتھیوں کو اس کے پس پشت بٹھا دو۔ پھر اپنے ترجمان سے کہا کہ ان لوگوں سے کہہ دو کہ میں ابوسفیان سے اس شخص (یعنی محمد ﷺ) کا حال پوچھتا ہوں، اگر یہ مجھ سے جھوٹ بولے تو تم ان کا جھوٹ ظاہر کر دینا (ابوسفیان کا قول ہے کہ) خدا کی قسم اگر مجھے یہ غیرت نہ آتی کہ یہ لوگ مجھ کو جھٹلائیں گے تو میں آپ کی نسبت ضرور غلط گوئی سے کام لیتا۔ خیر پہلی بات جو ہرقل نے مجھ سے پوچھی وہ یہ کہ اس شخص کا خاندان تم لوگوں میں کیسا ہے؟ میں نے کہا وہ تو بڑے نسب والا ہے۔ کہنے لگا اس سے پہلے بھی کسی نے تم لوگوں میں ایسی بات کہی تھی؟ میں نے کہا نہیں، کہنے لگا، اچھا اس کے بڑوں میں بھی کوئی بادشاہ ہوا ہے؟ میں نے کہا نہیں، پھر اس نے کہا بڑے لوگوں نے اس کی پیروی اختیار کی ہے یا کمزوروں نے؟ میں نے کہا نہیں، کمزوروں نے، پھر کہنے لگا، اس کے متبعین روز بروز بڑھتے جاتے ہیں یا گھٹتے جا رہے ہیں؟ میں نے کہا نہیں، ان میں زیادتی ہو رہی ہے، کہنے لگا، اچھا اس کے دین کو برا سمجھ کر اس کا کوئی ساتھی پھر بھی جاتا ہے؟ میں نے کہا نہیں، کہنے

(۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي رَكْبٍ مِّنْ قُرَيْشٍ وَكَانُوا تَجَارًا بِالشَّامِ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَادًّا فِيهَا أَبَا سُفْيَانَ وَكُفَّارَ قُرَيْشٍ فَاتَوْهُ وَهُمْ بِإِيلِيَاءَ فَدَعَاهُمْ فِي مَجْلِسِهِ وَحَوْلَهُ عُظَمَاءُ الرُّومِ ثُمَّ دَعَاهُمْ وَدَعَا تَرْجُمَانَهُ فَقَالَ أَيْكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا بِهَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ فَقُلْتُ أَنَا أَقْرَبُهُمْ نَسَبًا فَقَالَ أَذْنُوهُ مِنِّي وَفَرَبَّوْا أَصْحَابَهُ فَاجْعَلُوهُمْ عِنْدَ ظَهْرِهِ ثُمَّ قَالَ لَتَرْجُمَانِهِ قُلْ لَهُمْ إِنِّي سَأَتِلُ هَذَا عَنْ هَذَا الرَّجُلِ فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ فَوَاللَّهِ لَوْ لَا الْحَيَاءُ مِنْ أَنْ يَأْتِرُوا عَلَيَّ كَذِبًا لَكَذَبْتُ عَنْهُ ثُمَّ كَانَ أَوَّلَ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَنْ قَالَ كَيْفَ نَسَبُهُ فَيُكْمُ قُلْتُ هُوَ فِينَا ذُو نَسَبٍ قَالَ فَهَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ مِنْكُمْ أَحَدٌ قَطُّ قَبْلَهُ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ أَبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَاشْرَافَ النَّاسِ اتَّبَعُوهُ أَمْ ضَعَفَاءُ هُمْ قُلْتُ بَلْ ضَعَفَاءُ هُمْ قَالَ أَيْزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ قُلْتُ بَلْ يَزِيدُونَ قَالَ فَهَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ سَخِطَةً لِّدِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهَمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ مِنْهُ فِي مُدَّةٍ لَا نَذَرِي مَا هُوَ فَاعِلٌ فِيهَا قَالَ وَلَمْ يُمَكِّنِي كَلِمَةً أُدْخِلُ فِيهَا شَيْئًا غَيْرَ هَذِهِ الْكَلِمَةِ قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ قُلْتُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سَجَالٌ يَنَالُ مِنَّا وَنَنَالُ مِنْهُ قَالَ مَاذَا

فائدہ:- اس سوال سے اس کا مقصد یہ تھا کہ اہل مکہ کا یہ قافلہ ان لوگوں پر مشتمل تھا جو محمد ﷺ کے کٹر مخالفین میں سے تھے اس لئے اس نے ان میں سے ایسے شخص کو گفتگو کے لئے منتخب کرنا چاہا جو محمد ﷺ سے قرابت کی بناء پر زیادہ سے زیادہ واقفیت رکھتا ہو اور اسے قابل اعتماد معلومات بہم پہنچا سکے۔ ☆ یہ بھی رسول اللہ ﷺ کا ایک اعجاز ہے کہ آپ کا سب سے بڑا مخالف آپ کے بارے میں خواہش کے باوجود غلط بیانی نہیں کر سکا اور وہی بات اسے کہنی پڑی جو صحیح تھی۔ ☆ مکہ میں سب سے زیادہ با اثر اور اونچا قبیلہ قریش کا تھا اور اس میں بھی بنی ہاشم کا کنبہ شرافت میں سب سے بہتر شمار ہوتا تھا رسول اللہ ﷺ بنی ہاشم میں سے تھے۔ ☆ یعنی زیادہ تر وہ لوگ تھے جن کی دنیوی حیثیت کمزور تھی ورنہ حضرت ابو بکر صدیقؓ حضرت خدیجہؓ حضرت حمزہؓ حضرت عمرؓ بڑی حیثیت کے لوگوں میں سے سمجھے جاتے تھے۔



يَا مُرُكُمْ قُلْتُ يَقُولُ اعْبُدُوا اللَّهَ وَحْدَهُ، وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَاتْرُكُوا مَا يَقُولُ آبَاؤُكُمْ وَيَا مُرُّنَا بِالصَّلَاةِ وَالصَّدَقِ وَالْعَفَافِ وَالصَّلَاةِ فَقَالَ لِلتَّرْجُمَانِ قُلْ لَهُ، سَأَلْتُكَ عَنْ نَسَبِهِ فَذَكَرْتَ أَنَّهُ، فِيكُمْ ذُو نَسَبٍ وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي نَسَبِ قَوْمِهَا وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ أَحَدٌ مِنْكُمْ هَذَا الْقَوْلَ فَذَكَرْتَ أَنْ لَا قُلْتُ لَوْ كَانَ أَحَدٌ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ، لَقُلْتُ رَجُلٌ يَتَأَسَّى بِقَوْلٍ قِيلَ قَبْلَهُ، وَسَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ فَذَكَرْتَ أَنْ لَا قُلْتُ فَلَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ أَبِيهِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَهَمُونَهُ، بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ فَذَكَرْتَ أَنْ لَا فَقَدْ أَعْرِفُ أَنَّهُ، لَمْ يَكُنْ لِيَذَرَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ وَيَكْذِبَ عَلَى اللَّهِ وَسَأَلْتُكَ أَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوهُ أَمْ ضَعَفَاءُ هُمْ فَذَكَرْتَ أَنْ ضَعَفَاءَ هُمْ اتَّبَعُوهُ وَهُمْ اتَّبَاعُ الرُّسُلِ وَسَأَلْتُكَ أَيَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ فَذَكَرْتَ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ وَكَذَلِكَ أَمْرُ الْإِيمَانِ حَتَّى يَتِمَّ وَسَأَلْتُكَ أَيَرْتَدُّ أَحَدٌ سَخِطَةً لِدِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ فَذَكَرْتَ أَنْ لَا وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ حِينَ تَخَالِطُ بِشَاشَتِهِ الْقُلُوبَ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَذَكَرْتَ أَنْ لَا وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ وَسَأَلْتُكَ بِمَا يَأْمُرُكُمْ فَذَكَرْتَ أَنَّهُ، يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَيَنْهَأَكُمْ عَنْ عِبَادَةِ الْآوْثَانِ وَيَأْمُرُكُمْ بِالصَّلَاةِ وَالصَّدَقِ وَالْعَفَافِ فَإِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَسَيَمْلِكُ مَوْضِعَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ، خَارِجٌ وَلَمْ أَكُنْ أَظُنُّ أَنَّهُ، مِنْكُمْ فَلَوْ أَنِّي، أَعْلَمُ أَنِّي، أَخْلَصُ إِلَيْهِ لَتَجَشَّمْتُ لِقَاءَهُ، وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ، لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي بَعَثَ بِهِ مَعَ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ إِلَى عَظِيمٍ بَصْرِي فَدَفَعَهُ، عَظِيمٌ بَصْرِي

لگا، کیا اپنے اس دعویٰ (نبوت) سے پہلے کبھی اس نے جھوٹ بولا ہے؟ میں نے کہا نہیں، اور اب ہماری اس سے (صلح کی) ایک مدت ٹھہری ہوئی ہے معلوم نہیں وہ اس میں کیا کرتا ہے۔ (ابوسفیان کہتے ہیں) بس اس بات کے سوا اور کوئی (جھوٹ) بات میں اس (گفتگو) میں شامل نہ کر سکا۔ ہرقل نے کہا، کیا تمہاری اس سے لڑائی بھی ہوئی ہے؟ ہم نے کہا ہاں، بولا پھر تمہاری اس سے جنگ کس طرح ہوتی ہے؟ میں نے کہا لڑائی ڈول کی طرح ہوتی ہے کبھی وہ ہم سے (میدان جنگ) لے لیتے ہیں اور کبھی ہم ان سے، ہرقل نے پوچھا، وہ تمہیں کس بات کا حکم دیتا ہے؟ میں نے کہا۔ وہ کہتا ہے کہ صرف ایک اللہ کی عبادت کرو، اس کا کسی کو شریک نہ بناؤ اور اپنے باپ دادا کی (شرک کی) باتیں چھوڑ دو، اور ہمیں نماز پڑھنے، سچ بولنے، پرہیزگاری اور صلہ رحمی کا حکم دیتا ہے۔ (یہ سب سن کر) پھر ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا کہ ابوسفیان سے کہہ دے کہ میں نے تم سے اس کا نسب پوچھا تو تم نے کہا کہ وہ ہم میں عالی نسب ہے اور پیغمبر اپنی قوم میں عالی نسب ہی بھیجے جایا کرتے ہیں۔ میں نے تم سے پوچھا کہ (دعویٰ نبوت کی) یہ بات تمہارے اندر اس سے پہلے کسی اور نے بھی کہی تھی؟ تو تم نے جواب دیا کہ نہیں، تب میں نے (اپنے دل میں) یہ کہا کہ اگر یہ بات اس سے پہلے کسی نے کہی ہوتی تو میں یہ سمجھتا کہ اس شخص نے بھی اس بات کی تقلید کی ہے جو پہلے کہی جا چکی ہے۔ میں نے تم سے پوچھا کہ اس کے بڑوں میں کوئی بادشاہ بھی گزرا ہے، تم نے کہا کہ نہیں، تو میں نے (دل میں) کہا کہ ان کے بزرگوں میں سے کوئی بادشاہ ہوا ہوگا تو کہہ دوں گا کہ وہ شخص (اس بہانہ سے) اپنے آباؤ اجداد کا ملک (حاصل کرنا) چاہتا ہے۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ اس بات کے کہنے (یعنی پیغمبری کا دعویٰ کرنے) سے پہلے تم نے کبھی اس کو دروغ گوئی کا الزام لگایا ہے، تم نے کہا کہ نہیں، تو میں نے سمجھ لیا کہ جو شخص آدمیوں کے ساتھ دروغ گوئی سے بچے، وہ اللہ کے بارے میں کیسے جھوٹی بات کہہ سکتا ہے۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ بڑے لوگ اس کے پیرو ہوتے ہیں یا کمزور آدمی، تم نے کہا کہ کمزوروں نے اس کا اتباع کیا ہے، تو (دراصل) یہی لوگ پیغمبروں کے تبعین ہوتے ہیں۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ اس کے

فائدہ:- لڑائی ڈول کی طرح:- ایک عربی کہاوت ہے جو ایسی موقعوں پر بولی جاتی ہے مطلب یہ کہ لڑائی کا معاملہ ایسا ہے کہ اس میں کبھی ایک فریق کامیاب ہو جاتا ہے کبھی دوسرا۔ ☆ صلہ رحمی کا مطلب ہے خون کے رشتوں سے تعلقات باقی رکھنا، عزیز و اقارب سے سلوک کرنا۔



إِلَى هِرْقُلَ فَقَرَأَهُ، فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هِرْقُلَ عَظِيمِ الرُّومِ سَلَامٌ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدَعَايَةِ الْإِسْلَامِ أَسْلِمْ تَسْلِمُ يُؤْتِكَ اللَّهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الْيَرِيسِيِّنَ وَيَا هَلْ الْكِتَابُ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ فَلَمَّا قَالَ مَا قَالَ وَفَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ كَثُرَ عِنْدَهُ الصَّخَبُ فَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ وَأُخْرِجْنَا فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي حِينَ أُخْرِجْنَا لَقَدْ أَمَرَ أَمْرًا بِي كِبْشَةَ أَنَّهُ يَخَافُهُ، مَلِكُ بَنِي الْأَصْفَرِ فَمَا زِلْتُ مُوقِنًا أَنَّهُ سَيُظْهِرُ حَتَّى أَدْخَلَ اللَّهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ وَكَانَ ابْنُ النَّاطُورِ صَاحِبَ إِيْلِيَاءَ وَهِرْقُلَ سَقْفًا عَلَى نَصَارَى الشَّامِ يُحَدِّثُ أَنَّ هِرْقُلَ حِينَ قَدِمَ إِيْلِيَاءَ أَصْبَحَ يَوْمًا خَبِثَتِ النَّفْسُ فَقَالَ بَعْضُ بَطَارِقَتِهِ قَدْ اسْتَكْرَنَّا هَيْئَتَكَ قَالَ ابْنُ النَّاطُورِ وَكَانَ هِرْقُلُ حَزَاءً يَنْظُرُ فِي النَّجُومِ فَقَالَ لَهُمْ حِينَ سَأَلُوهُ إِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ حِينَ نَظَرْتُ فِي النَّجُومِ مَلِكَ الْخِتَانِ قَدْ ظَهَرَ فَمَنْ يَخْتَنُ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ قَالُوا لَيْسَ يَخْتَنُ إِلَّا الْيَهُودُ فَلَا يُهَمُّكَ شَأْنُهُمْ وَاكْتُبْ إِلَى مَدَائِنِ مُلْكِكَ فَلْيَقْتُلُوا مَنْ فِيهِمْ مِنَ الْيَهُودِ فَبَيَّنَمَاهُمْ عَلَى أَمْرِهِمْ أَتَى هِرْقُلَ بَرَجُلٌ

ساتھی بڑھ رہے ہیں یا کم ہو رہے ہیں، تم نے کہا کہ وہ بڑھ رہے ہیں، اور ایمان کی کیفیت یہی ہوتی ہے، حتیٰ کہ وہ کامل ہو جاتا ہے۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ کوئی شخص اس کے دین سے ناخوش ہو کر لوٹ بھی جاتا ہے، تم نے کہا نہیں، تو ایمان کی خاصیت بھی یہی ہے، جن کے دلوں میں اس کی مسرت رچ بس جائے۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ آیا وہ عہد شکنی کرتے ہیں، تم نے کہا کہ نہیں، پیغمبروں کا یہی حال ہوتا ہے، ☆ وہ عہد کی خلاف ورزی نہیں کرتے۔ اور میں نے تم سے پوچھا، وہ تم سے کس چیز کے لئے کہتے ہیں، تم نے کہا کہ وہ ہمیں حکم دیتے ہیں، کہ اللہ کی عبادت کریں، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور تمہیں بتوں کی پرستش سے روکتے ہیں، سچ بولنے اور پرہیزگاری کا حکم دیتے ہیں ☆۔ لہذا اگر یہ باتیں جو تم کہہ رہے ہو، سچ ہیں تو عنقریب وہ اس جگہ کا مالک ہو جائے گا جہاں میرے یہ دونوں پاؤں ہیں، مجھے معلوم تھا کہ وہ (پیغمبر) آنے والا ہے۔ مگر مجھے خیال نہیں تھا کہ وہ تمہارے اندر ہوگا۔ اگر میں جانتا کہ اس تک پہنچ سکوں گا تو اس سے ملنے کے لئے ہر تکلیف گوارا کراتا۔ اگر میں اس کے پاس ہوتا تو اس کے پاؤں دھوتا ☆۔ ہرقل نے رسول اللہ کا وہ خط منگایا جو آپ نے وحیِ کلبی کے ذریعہ حاکم بصری کے پاس بھیجا تھا اور اس نے وہ ہرقل کے پاس بھیج دیا تھا ☆۔ پھر اس کو پڑھا تو اس میں (لکھا) تھا۔

! اللہ کے نام کے ساتھ جو نہایت مہربان اور رحم والا ہے، اللہ کے بندے اور اس کے پیغمبر محمد ﷺ کی طرف سے شاہ روم کے لئے۔ اس شخص پر سلام ہو جو ہدایت کی پیروی کرے۔ اس کے بعد میں تمہیں دعوتِ اسلام دیتا ہوں کہ اسلام لے آؤ گے تو (دین و دنیا کی) سلامتی نصیب ہوگی ☆ اللہ تمہیں دو ہر اواب دے گا ☆ اور اگر تم (میری دعوت سے) روگردانی

فائدہ:۔ ہرقل کی گفتگو سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ نہایت دانشمند، منصف مزاج اور حق پسند آدمی تھا۔ یہ ساری گفتگو جو ابوسفیان سے ہوئی یقیناً ایک صاحب عقل آدمی کو نبی ﷺ کی دعوت تسلیم کرانے کے لئے کافی ہے۔ بشرطیکہ اسے حق کی تلاش ہو۔ ☆ ہرقل نے جس طرح ابوسفیان کی ایک بات پر غور کیا اور اس کا جواب دیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مذہب کی روح اور پیغمبروں کی تاریخ سے بخوبی واقف تھا کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک خاصیت کا پچھلے پیغمبروں سے مقابلہ کر کے اس نتیجہ پر پہنچا کہ آپ نبی برحق ہیں۔ ☆ یعنی رسول اللہ ﷺ اس سلطنت پر بھی غالب آجائیں گے جو اس وقت میرے قبضہ میں ہے۔ ☆ پہلے اس کے پاس رسول اللہ ﷺ کا یہ دعوت نامہ پہنچ چکا تھا اسے دیکھ کر اس نے پھر اس قریشی قافلے کو رسول اللہ کے حالات معلوم کرنے کے لئے بلوایا تھا۔ ابوسفیان کی اس پوری تقریر کے بعد اس نے وہ خط منگوایا اور پڑھا۔ ☆ دیکھنے میں بڑا سادہ خط ہے مگر بڑا پر اثر اور باوقار۔ اس قدر جرأت اور بے تکلفی کے ساتھ دنیا کی عظیم الشان سلطنت کے فرمانروا کو اسلام کی دعوت پیش کرنا اسی شخص کا کام ہے جس کو اپنی بات کی سچائی کا کامل یقین ہو اور جو فی الواقع اپنے دعوے میں سچا اور قابل اعتماد ہو۔ ☆ یعنی اسلامی قوانین کی بدولت دنیا میں چین و سکون نصیب ہوگا اور اسلام قبول کر کے آخرت میں جنت اور خدا کی رضا میسر آئے گی۔ حدیث میں آیا ہے کہ جو اہل کتاب اسلام قبول کر لیں انہیں دگنا ثواب ملے گا، ایک تو پہلی الہامی شریعت کے اتباع کا، دوسرا اس آخری شریعت کے قبول کرنے کا۔



لَرَسُولَ بِهِ مَلِكُ غَسَّانَ يُخْبِرُ عَنْ خَبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اسْتَخْبَرَهُ هِرَقْلُ قَالَ اذْهَبُوا فَانْظُرُوا أَمْخُتَيْنِ هُوَ أَمْ لَا فَنَظَرُوا إِلَيْهِ فَحَدَّثُوهُ أَنَّهُ مُخْتَتِنٌ وَسَأَلَهُ عَنِ الْعَرَبِ فَقَالَ هُمْ يَخْتَتِنُونَ فَقَالَ هِرَقْلُ هَذَا مَلِكُ هَذِهِ الْأُمَّةِ قَدْ ظَهَرَ ثُمَّ كَتَبَ هِرَقْلُ إِلَى صَاحِبِ لَهْ بِرُومِيَّةٍ وَكَانَ نَظِيرَهُ فِي الْعِلْمِ وَسَارَ هِرَقْلُ إِلَى حِمَصَ فَلَمَ يَرَمِ حِمَصَ حَتَّى أَتَاهُ كِتَابٌ مِّنْ صَاحِبِهِ يُوَفِّقُ رَأَى هِرَقْلَ عَلَى خُرُوجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ نَبِيٌّ فَأَذِنَ هِرَقْلُ لِعُظَمَاءِ الرُّومِ فِي دَسْكَرَةِ لَهْ بِحِمَصَ ثُمَّ أَمَرَ بِأَبْوَابِهَا فَعُلِقَتْ ثُمَّ أُطْلِعَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الرُّومِ هَلْ لَكُمْ فِي الْفَلَاحِ وَالرُّشْدِ وَأَنْ يَثْبُتَ مُلْكُكُمْ فَتَبَايَعُوا هَذَا النَّبِيَّ فَحَاصُوا حَيْصَةَ حُمْرِ الْوَحْشِ إِلَى الْأَبْوَابِ فَوَجَدُواهَا قَدْ عُلِقَتْ فَلَمَّا رَأَى هِرَقْلُ نَفَرَتَهُمْ وَآيَسَ مِنَ الْإِيْمَانِ قَالَ رُدُّوهُمْ عَلَيَّ وَقَالَ إِنِّي قُلْتُ مَقَالَتِي إِنَّمَا اخْتَبَرْتُ بِهَا شِدَّتَكُمْ عَلَى دِينِكُمْ فَقَدْ رَأَيْتُ فَسَجَدُوا لَهُ وَرَضُوا عَنْهُ فَكَانَ ذَلِكَ آخِرَ شَأْنِ هِرَقْلَ.

کرو گے تو (تمہاری) رعایا کا گناہ بھی تم ہی پر ہوگا ☆ اور اے اہل کتاب! ایک ایسی بات پر آ جاؤ جو ہمارے تمہارے درمیان یکساں ہے۔ وہ یہ کہ ہم سب اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں اور نہ ہم میں سے کوئی کسی کو خدا کے سوا اپنا رب بنائے ☆ پھر اگر وہ اہل کتاب (اس بات سے) منہ پھیر لیں تو (مسلمانو!) تم ان سے کہہ دو کہ (تم مانو یا نہ مانو) ہم تو ایک خدا کے اطاعت گزار ہیں ☆ ابوسفیان کہتے ہیں جب ہرقل نے جو کہنا تھا کہہ دیا اور خط پڑھ کر فارغ ہوا تو اس کے ارد گرد بہت شور و غوغا ہوا، بہت سی آوازیں اٹھیں اور ہمیں باہر نکال دیا گیا۔ تب میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ابوبکثہ ☆ کے بیٹے کا معاملہ تو بہت بڑھ گیا (دیکھو تو) اس سے بنی اصفہر (روم) کا بادشاہ ڈرتا ہے۔ مجھے اس وقت سے اس بات کا یقین ہو گیا کہ حضور ﷺ عنقریب غالب ہو کر رہیں گے، حتیٰ کہ اللہ نے مجھے مسلمان کر دیا (راوی کا بیان ہے کہ) ابن ناطور ایلایاء (بیت المقدس) کا حاکم ہرقل کا مصاحب اور شام کے نصاریٰ کالاث پادری بیان کرتا تھا کہ ہرقل جب ایلایاء میں آیا۔ ایک دن صبح کو پریشان حال اٹھا، تو اس کے درباریوں نے دریافت کیا کہ آج آپ کی صورت بدلی ہوئی پاتے ہیں (کیا وجہ ہے؟) ابن ناطور کا بیان ہے کہ ہرقل نجومی تھا۔ علم نجوم میں مہارت رکھتا تھا اس نے اپنے ہم نشینوں کے

پوچھنے پر بتایا کہ میں نے آج رات ستاروں پر نظر ڈالی تو دیکھا کہ ختنہ کرنے والوں کا بادشاہ غالب آ گیا۔ (بھلا) اس زمانہ میں کون لوگ ختنہ کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ یہود کے سوا کوئی ختنہ نہیں کرتا، سوان کی وجہ سے پریشان نہ ہوں، سلطنت کے تمام شہروں میں یہ حکم لکھ بھیجے کہ وہاں جتنے یہودی ہوں سب قتل کر دیئے جائیں۔ وہ لوگ ان ہی باتوں میں مشغول تھے کہ ہرقل کے پاس ایک شخص لایا گیا جسے شاہ غسان نے بھیجا تھا، اس نے رسول اللہ کے حالات بیان کئے۔ جب ہرقل نے (سارے حالات) اس سے سن لئے تو کہا کہ جا کر دیکھو وہ ختنہ کئے ہوئے ہے یا نہیں؟ انہوں نے اسے دیکھا تو بتلایا کہ وہ ختنہ کیا ہوا ہے۔ ہرقل نے جب اس شخص سے عرب کے بارے میں پوچھا تو اس نے بتلایا کہ وہ ختنہ کرتے ہیں، تب ہرقل نے کہا کہ یہ ہی اس امت کے بادشاہ ہیں جو پیدا ہو چکے ہیں۔ پھر اس نے اپنے ایک دوست رومیہ کو لکھا اور وہ علم نجوم میں ہرقل کی ٹکر کا تھا۔ پھر خود ہرقل حمص چلا گیا۔ ابھی حمص سے نکلا نہیں تھا کہ اس کے دوست کا خط (اس کے جواب میں) آ گیا ☆۔ اس کی رائے بھی حضور ﷺ کے ظہور کے بارے میں ہرقل کے موافق تھی کہ محمد (واقعی) پیغمبر ہیں۔ اس کے بعد ہرقل نے روم کے بڑے آدمیوں کو اپنے حمص کے محل میں طلب کیا، اس کے حکم سے محل کے دروازے بند کر لئے گئے پھر وہ (اپنے خاص گھر سے) باہر آیا اور کہا اے روم والو! کیا ہدایت اور کامیابی کچھ تمہاری لئے بھی ہے اور تم اپنی سلطنت کی بقا چاہتے ہو تو پھر اس نبی کی بیعت کر لو ☆ (یہ سننا تھا کہ) پھر وہ وحشی گدھوں کی طرح دروازوں کی طرف دوڑے (مگر) انہیں بند پایا۔ آخر جب ہرقل نے (اس بات سے) ان کی یہ نفرت دیکھی اور ان کے ایمان لانے سے مایوس ہو گیا تو کہنے لگا کہ ان لوگوں کو پھر میرے پاس لاؤ (جب وہ دوبارہ آئے تو) اس نے کہا، میں نے جو بات کہی تھی اس سے تمہاری دینی پختگی کی آزمائش مقصود تھی، سو وہ میں نے دیکھ لی ☆۔ تب (یہ بات سن کر) سب کے سب اس کے سامنے سجدے میں گر پڑے ☆ اور اس سے خوش ہو گئے۔ بالآخر ہرقل کی آخری حالت یہی رہی۔



فائدہ:- یعنی جو دین تمہارا ہے وہی تمہاری رعایا کا بھی ہوگا اگر عیسائیت پر قائم رہو گے تو رعایا بھی عیسائی رہے گی اور اگر اسلام قبول کر لو گے تو رعایا بھی مسلمان ہو جائے گی جس کا ثواب بادشاہ کے نامہ اعمال میں درج ہوگا۔ ورنہ اسلام قبول نہ کرنے کا گناہ تمہارا اپنا بھی اور اپنی رعایا کا بھی تمہارے سر پر رہے گا۔ عیسائیوں نے تثلیث کا عقیدہ قائم کر لیا تھا اور پادریوں ہی کو سب کچھ سمجھنے لگے تھے۔ قرآن کی اس آیت میں ان کی اس گمراہی کی طرف اشارہ ہے۔ ﴿یعنی مسلمان کی اصل ذمہ داری تبلیغ ہے۔ اس کے بعد کوئی نہیں مانتا تو یہ اس کا فعل ہے۔﴾ ☆ مکہ کے کفار نبی ﷺ کو طنز اور تحقیر کی غرض سے ابو کبشہ کے لقب سے پکارا کرتے تھے یہ ایک شخص کا نام ہے جو بتوں کی بجائے ایک ستارے کی پوجا کیا کرتا تھا۔ ☆ ابوسفیان آخر وقت میں جب مکہ فتح ہوا تب اسلام لائے۔ ☆ آپ ﷺ نے ہر قل کو یہ خط ۶ھ میں صلح حدیبیہ سے لوٹنے کے بعد وحیہ کلبی ایک قدیم الاسلام صحابی کی معرفت بھیجا تھا۔ ☆ ہر قل کی اس گفتگو سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے اسلام قبول کرنے کا ارادہ کر لیا تھا۔ مگر اپنے سرداروں کے ڈر اور پبلک کے خوف سے اس میں اتنی جرأت نہ پیدا ہوئی کہ بغیر کسی جھجک کے اسلام قبول کر لیتا۔ ☆ ہر قل کا یہ کہنا ان سب لوگوں کے لئے بڑی غیر متوقع بات تھی اور پھر یک بیک اپنے مذہب کو چھوڑ دینا کیسے گوارا کرتے جب کہ اس مذہب میں عیش و عشرت کی پوری آزادی حاصل تھی، ان لوگوں کے شور اور ہنگامے پر کنٹرول کرنے اور شہر میں اس قسم کی گڑ بڑ پھیلنے کے خیال سے ہر قل نے قلعہ کے دروازے بند کر دئیے تھے۔ ☆ جب ہر قل کو یہ اندازہ ہو گیا کہ یہ بدنصیب لوگ کسی طرح اسلام کی طرف نہیں آ سکتے تو اس نے بھی اپنا پینتر ابدل دیا۔ چنانچہ جب اس نے کہا کہ اس بات سے محض تمہارا امتحان مقصود تھا تو سب کے سب بے وقوف اس کے سامنے سجدے میں گر پڑے جو گویا تعظیم و اطاعت کا اظہار تھا۔ ہر قل کے بارے میں یہ بھی آیا ہے کہ وہ مسلمان ہو گیا تھا مگر صحیح بات یہی ہے کہ اپنی رغبت کے باوجود اسلام قبول نہ کر سکا اور آخر تک عیسائیت پر قائم رہا۔ جیسا کہ حدیث کے آخری جملے سے معلوم ہوتا ہے۔ نیز یہ حدیث رسول اللہ کی ابتدائی بعثت کے حالات اور آپ کی ان صفات و خصوصیات پر مشتمل ہے جو انبیاء کرام کی ہوتی ہیں۔ اس لئے عنوان کے مطابق ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ وحی کے نزول کے لئے کس معیار کی شخصیت مطلوب ہے۔ ہر قل نے اسی معیار پر آپ کی نبوت کو سمجھنے کی کوشش کی۔ چنانچہ آپ کے احوال اس معیار کے مطابق نکلے تو اس پر اسلام کی حقانیت ظاہر ہو گئی۔ اب یہ اس کی بد قسمتی تھی کہ وہ اسلام قبول نہ کر سکا قسطلانی نے لکھا ہے کہ ان کے عہد تک یعنی گیارہویں صدی ہجری تک وہ خط ہر قل کی اولاد میں محفوظ تھا اور اس کو تبرک سمجھ کر بڑے اہتمام سے سونے کے صندوقے میں رکھا گیا تھا۔

## ایمان کا بیان

## کتاب الایمان

باب ۲۔ رسول اللہ ﷺ کا قول کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے (۸) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے (اول) اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں (دوسرے نماز پڑھنا تیسرے زکوٰۃ دینا چوتھے حج کرنا (پانچویں) رمضان کے روزے رکھنا

باب ۲. قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ بِنِي الْإِسْلَامِ عَلَى خَمْسٍ (۸) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنِي الْإِسْلَامِ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَالْحَجُّ وَصَوْمُ رَمَضَانَ.

فائدہ:- ایمان لغت کے اعتبار سے کسی بات کو صحیح مان لینا ہے اور شریعت میں ایمان کہتے ہیں رسول خدا ﷺ کی تصدیق کرنے کو، اللہ کی طرف سے پیغمبر جو کچھ لے کر آتا ہے اسے مان لینے کا نام ایمان ہے۔ پانچ ستون ہیں جن پر اسلام کی پوری عمارت کھڑی ہے۔ درحقیقت کلمہ شہادت وہ بنیادی پتھر ہے جس کے بغیر نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کے سارے ستون بے کار ہیں۔ اصل اہمیت اس عقیدہ کی ہی ہے جو خدا کی توحید اور محمد ﷺ کی رسالت پر یقین و اعتماد سے پیدا ہوتا ہے۔ اس کے بعد عملی زندگی میں نماز کو پہلا مقام حاصل ہے۔ اس کے بعد زکوٰۃ کو، پھر روزہ کو، پھر حج کو، اگرچہ اس روایت میں روزہ کو حج کے بعد بیان کیا گیا ہے۔ مگر مسلم نے اپنی روایت میں روزہ کو حج سے پہلے بیان کیا ہے۔ جہاد کو اس لئے بیان نہیں کیا کہ وہ فرض کفایہ ہے، دوسرے یہ کہ جہاد کا مقصد اسلام کی پانچوں بنیادوں کے مقابلہ میں چھت کی سی ہے۔



جو بارش، گرمی اور سردی سے مکان کو محفوظ رکھتی ہے اس لئے جہاد کو بنیاد میں شامل نہیں کیا۔ البتہ دوسری احادیث میں اس کی اتنی زیادہ اہمیت بیان کی گئی ہے جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جہاد کے بغیر اسلام کی یہ پانچ بنیادیں محفوظ نہیں رہ سکتیں، یہاں صرف ان باتوں کو بیان کرنا مقصود تھا جو اسلام قبول کرنے اور مسلمان بننے کے لئے ضروری ہیں۔ جو شخص ان چیزوں کا قائل اور عامل ہو۔ اس کی نجات اور ہدایت کے لئے یہ کافی ہیں۔

### باب ۳۔ ان چیزوں کا بیان جو ایمان میں داخل ہیں

### باب ۳۔ اُمُورِ الْإِيمَانِ

(۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسِتُّونَ شُعْبَةً وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ۔ (۹) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ایمان کی ساٹھ سے کچھ اوپر شاخیں ہیں اور حیا بھی ایمان ہی کی ایک شاخ ہے۔

فائدہ:- ایک دوسری حدیث میں ستر سے بھی زیادہ شاخیں بیان کی ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ ایمان کے بہت سے شعبے ہیں جن میں سے حیا یعنی شرم بھی ایمان ہی کا ایک جزو ہے۔ بے حجابی، بے شرمی اور بے غیرتی ایک کافرانہ خصلت ہے، اس کے مقابلہ میں غیرت اور حیا کو ایمان کی شاخ قرار دیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایمان اخلاقی خوبیوں کے مجموعے کا نام ہے۔ حیا سے مراد وہ شرم ہے جو بے غیرتی اور بے شرمی کے کاموں سے آدمی کو بچائے۔ غیر ضروری شرم اور بے موقع حیا دراصل بے کرداری اور نفس کی کمزوری کا دوسرا نام ہے۔

### باب ۴۔ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ

### باب ۴۔ مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور

### الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ

### زبان سے (دوسرے) مسلمان محفوظ رہیں

(۱۰) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ۔ (۱۰) حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا کہ (سچا) مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان (کے زحر) سے مسلمان محفوظ رہیں مہاجر وہ ہے جو ان کاموں کو چھوڑ دے جن سے اللہ نے منع کیا ہے۔

فائدہ:- مقصد یہ ہے کہ سچا اور پکا مسلمان وہ کہلائے گا جو کسی دوسرے مومن کو اپنے ہاتھ سے یا اپنی زبان سے کوئی نقصان نہ پہنچائے نہ ہاتھ سے مارے نہ منہ سے برا بھلا کہے۔ اسی طرح اصل ہجرت یہ ہے کہ آدمی اللہ کی منع کی ہوئی باتوں سے رک جائے یعنی سراسر اللہ کا طاعت گزار بن جائے اس حدیث میں مہاجرین کو خاص طور پر اس لئے ذکر کیا کہ لوگ صرف ترک وطن کو ہجرت سمجھ کر دین کی دوسری باتوں میں سستی نہ کرنے لگیں۔ یا ہجرت حبشہ یا ہجرت مکہ کی بجائے ہجرت کا ثواب اب اس طرح آدمی کو حاصل ہو سکتا ہے کہ وہ حرام باتوں کو قطعاً چھوڑ دے۔

نوٹ:- یہ حدیث مسلم شریف میں نہیں ہے اس لئے بخاری کی ان حدیثوں میں شامل ہے جو افراد بخاری کے نام سے موسوم ہیں۔ (ازمرب محمد عبد قریب)

### باب ۵۔ أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ

### باب ۵۔ بہترین اسلام کونسا ہے!

(۱۱) عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ۔ (۱۱) حضرت ابو موسیٰؓ نے کہا کہ صحابہؓ نے (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ سے کہا یا رسول اللہ! کون سا اسلام عمدہ ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا (اس آدمی کا اسلام) جس کی زبان اور جس کے ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔

فائدہ:- اسلام جن عقائد پر مشتمل ہے ان کو ماننے کے بعد آدمی مسلمان شمار کیا جاتا ہے لیکن وہ عقائد جب عملی جامہ پہنتے ہیں اس وقت اسلام کی دنیوی برکات اور اخروی ثواب کا صحیح اندازہ ہو سکتا ہے۔ اس حدیث میں ایک سچے، پکے مسلمان کی ایک علامت بتلا دی گئی ہے یعنی بہترین اسلام اسی شخص کا ہے جو اپنی زبان سے کسی کو برا نہ کہے اور اپنے عمل سے کسی کو ایذا نہ پہنچائے جو سلیم الطبع، شریف النفس اور صلح کل ہو۔ اس حدیث میں اگرچہ صرف مسلمانوں کا ذکر کیا گیا ہے مگر دوسری احادیث کے مطابق اس میں مسلم و غیر مسلم سب شامل ہیں۔



باب ۶. اِطْعَامُ الطَّعَامِ مِنَ الْإِسْلَامِ .

باب ۶۔ کھانا کھانا بھی اسلام (کے احکام) میں داخل ہے۔

(۱۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ

۱۲۔ حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور ﷺ سے دریافت کیا کہ کون سا اسلام بہتر ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ تم کھانا کھاؤ، اور جانے ان جانے سب آدمیوں کو سلام کرو۔

فائدہ:- سوال کا منشاء یہ ہے کہ کون سی بات ایسی ہے جو اسلام کی خوبیوں میں شمار کی جائے، تو آپ نے دو بہترین اسلامی خصلتوں کا ذکر فرمایا، کھانا کھانا اس میں دونوں باتیں داخل ہیں، اول بھوکے آدمی کا پیٹ بھرنا، دوسرے مہمان کی، مسافر کی اور دوست کی خاطر مدارات کرنا۔ اور دوسری بہترین خصلت ہر مسلمان کو سلام کرنا خواہ وہ واقف ہو یا ناواقف، سلام باہمی محبت و مودت کا ذریعہ ہے اس لئے اسلامی اخوت کا تقاضا ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے جڑ کر رہے، کٹ کر نہ رہے اور باہمی سلام کا رواج اس کا بہت مؤثر اور سہل ذریعہ ہے۔

باب ۷. مِنَ الْإِيمَانِ أَنْ

باب ۷۔ یہ بھی ایمان ہی کی بات ہے کہ جو بات

يُحِبُّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ .

اپنے لئے پسند کرو، وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرو

(۱۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ .

۱۳۔ حضرت انس بن مالکؓ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے بھی وہ بات پسند نہ کرے جو اپنے لئے کرتا ہے۔

فائدہ:- اسلامی اخوت و محبت کا تقاضا ہے کہ مسلمان ایک دوسرے کے بازو بن کر رہیں۔ اس لئے جس قلب میں ایمان کی حرارت ہوگی وہ اپنے میں اور دوسرے مسلمان میں کوئی فرق نہیں رکھے گا۔ اس حدیث میں اس بات کی تاکید کی گئی۔ ایک مسلمان جس قدر دوسرے مسلمانوں سے بے تعلق اور لاپرواہ ہوگا اسی قدر اس کا ایمان کمزور اور پھسپھسا ہوگا۔ کمال ایمان یہ ہے کہ دوسرے مسلمانوں کو بھی اپنے ہی جیسا سمجھے۔

باب ۸. حُبُّ الرَّسُولِ ﷺ مِنَ الْإِيمَانِ

باب ۸۔ رسول اللہ ﷺ کی محبت ایمان کا جزو ہے

(۱۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ .

(۱۴)۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن (کامل) نہیں ہو سکتا، جب تک میں اسے اس کے باپ اور اس کی اولاد سے (بھی) زیادہ محبوب نہ بن جاؤں۔

(۱۵) عَنْ أَنَسِ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ)

۱۵۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن (کامل) نہیں ہو سکتا جب تک اس کو میری محبت اپنے ماں باپ، اپنے بچوں، اور سب لوگوں سے زیادہ نہ ہو۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ .

فائدہ:- اسلام کی دولت ہمیں چونکہ رسول اللہ ﷺ ہی کے وسیلے سے ملی ہے، اس لئے خدا کے بعد کسی کا احسان اگر ہماری گردنوں پر ہے تو وہ رسول اللہ ﷺ کا ہے اور اسلام ہی وہ دین ہے جس نے ہمیں پرسکون اور ہموار زندگی بسر کرنے کے طریقے بتلائے ہیں۔ ماں باپ تو دنیا میں صرف ہمارے آنے کا ایک ذریعہ ہیں۔ اسی طرح اولاد ہمارے نام و نشان کو باقی رکھنے کی ایک صورت ہے۔ لیکن بچپن سے لے کر موت تک جو برسوں کی زندگی ہم گزارتے ہیں، اس زندگی کو سدھارنے اور موت کے بعد دائمی زندگی کو سنوارنے کے گھر ہمیں محمد ﷺ ہی سے معلوم ہوئے ہیں۔ اس لئے آپ کا احسان سب سے بڑا ہے، اسی لئے آپ سے قلبی تعلق اور محبت بھی سب سے زیادہ ہونی چاہئے۔ یہ محبت جتنی زیادہ ہوگی اتنا ہی ایمان کامل ہوگا۔



## باب ۹. حَلَاوَةُ الْإِيمَانِ

## باب ۹۔ ایمان کی حلاوت

(۱۶) عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ أَنْ يَكُونَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ وَأَنْ يَكْفُرَ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْفُرُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ -

۱۶۔ حضرت انسؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا، جس کسی میں یہ تین باتیں ہوں گی وہ ایمان کی مٹھاس پائے گا۔ وہ یہ ہیں کہ اس کو اللہ اور اس کا رسول ان کے سوا ہر چیز سے زیادہ محبوب ہوں اور جس سے محبت کرے اللہ ہی کے لئے کرے اور (تیسرے یہ کہ) دوبارہ کفر اختیار کرنے کو ایسا ہی برا سمجھے جیسا آگ میں ڈالے جانے کو۔

فائدہ:- ایک مومن کو اللہ اور رسول ﷺ کی محبت اور ان سے تعلق ساری کائنات سے زیادہ ہونا چاہئے۔ اس لئے کہ ایمان اللہ کی توحید اور رسول ﷺ کی رسالت ہی پر موقوف ہے۔ جتنا زیادہ ان دونوں سے تعلق ہوگا اتنا ہی ایمان میں کامل اور ایمان کی لذت سے لطف اندوز ہو سکے گا۔ پھر ایک مومن کے تعلقات دنیاوی اغراض کی بجائے محض اللہ ہی کی خاطر ہونے چاہئیں۔ تیسری بات یہ کہ آدمی کو کفر سے جو ایمان کی بالکل ضد ہے، اتنی شدید نفرت ہونی چاہئے جتنی نفرت اور ناگواری آگ میں جلنے سے ہو سکتی ہے۔ یہ تینوں باتیں جس میں ہوں گی وہ یقیناً ایک پکا اور سچا مسلمان ہوگا۔ وہی ایمان کے مزے کو پاسکتا ہے اور اس کا مشاہدہ صحابہ کرامؓ کی زندگیوں سے کیجئے کہ جس کی جاں سپاری و سرفروشی اور فدائیت و جاں نثاری سے ایمان کی حلاوت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

## باب ۱۰. عَلَامَةُ الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ

## باب ۱۰۔ انصار کی محبت ایمان کی علامت ہے

(۱۷) عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ -

۱۷۔ حضرت انس بن مالکؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ انصار سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے اور انصار سے کینہ رکھنا نفاق کی علامت ہے۔

فائدہ:- جس وقت آپؐ نے یہ ارشاد فرمایا وہ وقت ہی ایسا تھا کہ انصار کو اللہ کے رسولؐ کی طرف سے یہ اعزاز ملتا ہے۔ اس لئے کہ انصار اہل مدینہ کا لقب ہے جو انہیں مکہ سے ہجرت کر کے آنے والے مسلمانوں کی امداد و اعانت کی بناء پر دیا گیا ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی اور آپؐ کے ساتھ مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد مدینہ آ بسی تھی، اس وقت مدینہ کے مسلمانوں نے آپؐ کی اور دیگر مسلمانوں کی جس طرح اعانت اور رفاقت کی، تاریخ اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ اس کا بہت بڑا احسان تھا جس کو اللہ کی طرف سے اس طرح چکایا گیا کہ قیامت تک ان کا ذکر انصار کے معزز نام سے مسلمان لیتے رہیں گے۔ آج بھی انصار کی محبت اس طرح ضروری ہے جس طرح ان کی زندگی میں تھی۔ اس لئے کہ اس نازک وقت میں اگر اہل مدینہ اسلام کی مدد کے لئے اٹھ کھڑے نہ ہوتے تو بظاہر حالات پھر عرب میں اسلام کے ابھرنے کا کوئی موقع نہ ملتا اور ہم تک اسلام کی یہ نعمت نہ پہنچ پاتی، اسی لئے انصار کی محبت ایمان کا جزو قرار دی گئی۔

(۱۸) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَكَانَ شَهِيدًا بَدْرًا وَهُوَ أَحَدُ النَّبِيِّ لَيْلَةِ الْعَقَبَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ بَايَعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوا فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا

۱۸۔ حضرت عبادہ بن صامتؓ جو بدر کی لڑائی میں شریک تھے اور لیلۃ العقبہ کے نقیبوں میں سے تھے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس وقت جب آپؐ کے گرد صحابہؓ کی ایک جماعت موجود تھی، فرمایا کہ مجھ سے بیعت کرو اس بات کی کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرو گے، چوری نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے، اپنی نسل کشی نہ کرو گے اور نہ عدا کوئی بہتان باندھو گے اور کسی اچھی بات میں (خدا کی) سرکشی نہ کرو گے۔ جو کوئی تم میں (اس عہد کو) پورا کرے گا تو اس کا اجر اللہ کے ذمے ہے اور جو کوئی ان (بری باتوں) میں سے



فَعُوقِبَ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللَّهُ فَهُوَ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَإِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ (فَبَا يَعْنَاهُ عَلَى ذَلِكَ)

کسی میں مبتلا ہو جائے اور اسے دنیا میں سزا دے دی گئی تو یہ سزا اس کے (گناہوں کے) لئے کفارہ ہو جائے گا اور جو کوئی ان میں سے کسی بات میں مبتلا ہو گیا اور اللہ نے اس (گناہ) کو چھپا لیا تو وہ (معاملہ) اللہ کے سپرد ہے۔ اگر چاہے معاف ہو جائے اور اگر چاہے سزا دے دے۔ (عبادہ کہتے ہیں کہ پھر ہم سب نے ان (سب باتوں) پر آپ ﷺ سے بیعت کر لی۔

فائدہ:- اس حدیث کے راوی جو صحابی ہیں وہ انصاری ہیں اور ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے مکہ آ کر مقام عقبہ میں آپ ﷺ سے بیعت کی۔ اور اہل مدینہ کی تعلیم و تربیت کے لئے آپ ﷺ نے جن بارہ آدمیوں کو اپنا نائب اور نقیب مقرر کیا تھا یہ ان میں سے ایک ہیں اور جنگ بدر کے شرکاء میں سے آپ ہیں۔ ☆ اس حدیث سے اگرچہ صراحت کے ساتھ انصاری کی وجہ تسمیہ ظاہر نہیں ہوتی لیکن اس سے اتنا پتہ چلتا ہے کہ مدینہ کے لوگوں نے جب اسلام کی نصرت اور اعانت کے لئے مکہ آ کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تو اسی بناء پر ان کا نام انصار پڑا۔ انصار جمع ہے ناصر کی اور ناصر مددگار کو کہتے ہیں۔ ☆ اس حدیث سے ایک مسئلہ یہ نکلتا ہے کہ اسلامی قانون کے مطابق جب ایک مجرم کو اس کے جرم کی سزا دی جائے تو آخرت میں اس کے لئے یہ سزا کفارہ بن جاتی ہے۔ یعنی پھر اس کو آخرت کی سزا نہیں ملتی۔ ☆ دوسرا مسئلہ یہ معلوم ہوا کہ جس طرح یہ ضروری نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر جرم کی سزا دے، اسی طرح اللہ پر کسی نیکی کی جزا دینا بھی فرض نہیں، اگر سزا دے تو یہ اس کا انصاف ہے اور جرم معاف کر دے تو یہ اس کی رحمت ہے۔ نیکی پر اگر ثواب نہ دے تو یہ اس کی بے نیازی ہے اور ثواب عطا فرمائے تو یہ اس کا کرم ہے۔

تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ گناہ کبیرہ کا مرتکب بغیر توبہ کئے مر جائے تو یہ اللہ کی مرضی پر موقوف ہے، چاہے تو اس کے ایمان کی برکت سے بغیر سزا دیئے جنت میں داخل کر دے اور چاہے سزا دے کر جنت میں داخل کرے۔ چوتھی بات یہ معلوم ہوئی کہ کسی عام آدمی کے بارے میں یہ کہنا کہ یہ قطعی جنتی ہے یا قطعی دوزخی ہے، مناسب نہیں۔ پانچویں بات یہ معلوم ہوئی کہ اگر ایمان دل میں ہے تو محض گناہوں کے ارتکاب سے کافر نہیں ہوتا۔ اس حدیث میں اسلامی تعلیم کا پورا خلاصہ اور اخلاق فاضلہ کا جوہر آ گیا جو شخص اس حدیث کے مضمون پر عملدرآمد کر لے، اس کی نجات کے لئے کافی ہے۔

باب ۱۱۔ فتنوں سے بھاگنا (بھی) دین (ہی) میں داخل ہے

۱۹۔ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ وقت قریب ہے جب مسلمان کا (سب سے) عمدہ مال (اس کی) بکریاں ہوں گی۔ جن کے پیچھے (انہیں ہنکاتا ہوا) وہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور برساتی وادیوں میں اپنے دین کو بچانے کے لئے بھاگتا پھرے گا۔

باب ۱۱۔ مِنَ الدِّينِ الْفِرَارُ مِنَ الْفِتَنِ

(۱۹) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ نَ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتَّبِعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ۔

فائدہ:- اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی کو فتنوں سے ہر حال میں بچنا چاہئے اور جب فتنہ و فساد اتنا بڑھ جائے کہ اس کی اصلاح نہ ہو سکتی ہو تو ایسے وقت میں گوشہ نشینی اور یکسوئی بہتر ہے۔ اب رہی یہ بات کہ فتنہ سے مراد کیا ہے؟ تو اس میں فسق و فجور کی زیادتی، سیاسی حالات کی ابتری اور ملکی انتظامات کی بدعنوانی، یہ سب چیزیں شامل ہیں، جن کا اثر آدمی کی زندگی پر پڑتا ہے اور جن کی وجہ سے اپنے دین کی حفاظت دشوار ہو جاتی ہے۔ ان حالات میں اگر محض دین کی حفاظت کے جذبے سے آدمی کسی تنہائی کی جگہ چلا جائے جہاں فتنہ و فساد سے بچ سکے تو یہ بھی دین ہی کی بات ہے اور اس پر بھی آدمی کو اجر ملے گا۔

باب ۱۲۔ رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد کی تفصیل

کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو جانتا ہوں“

(۲۰) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو کسی کام کا حکم

باب ۱۲۔ قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ

”أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِاللَّهِ“

(۲۰) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَرَهُمْ مِنَ الْأَعْمَالِ بِمَا يُطِيقُونَ قَالُوا  
إِنَّا لَنَسْنَا كَهَيْئَتِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ  
مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ فَيَغْضَبُ حَتَّى يُعْرِفَ  
الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ يَقُولُ إِنَّ اتَّقَاكُمْ وَأَعْلَمُكُمْ  
بِاللَّهِ أَنَا۔

دیتے تو وہ ایسا ہی کام ہوتا جس کے کرنے کی لوگوں میں طاقت ہوتی  
(اس پر) صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم لوگ تو آپ جیسے نہیں  
ہیں (آپ تو معصوم ہیں) مگر ہم سے گناہ سرزد ہوتے ہیں، اس لئے ہمیں  
اپنے سے زیادہ عبادت کرنے کا حکم فرمادیں۔ (یہ سن کر) آپ ﷺ  
ناراض ہو گئے حتیٰ کہ خفگی آپ کے چہرہ مبارک سے ظاہر ہونے لگی، پھر  
فرمایا کہ بے شک میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں اور تم سب  
سے زیادہ اسے جانتا ہوں۔

فائدہ:- اس باب کے عنوان میں بھی امام بخاریؒ یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ ایمان کا تعلق دل سے ہے اور یہ فعل ہر جگہ یکساں نہیں ہوتا۔  
رسول اللہ ﷺ کے قلب کی ایمانی کیفیت تمام صحابہؓ اور ساری مخلوقات سے بڑھ کر تھی۔ نیز حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عبادت میں میانہ روی  
ہی خدا کو پسند ہے۔ ایسی عبادت جو طاقت سے زیادہ ہو، اسلام نے فرض ہی نہیں کی ہے۔ اس کی فرض کی ہوئی عبادتیں انسان کو ایک متوازن  
اور خوشگوار زندگی بخشتی ہیں، جن کی بدولت ایک طرف آدمی عبدیت کے جذبے سے سرشار رہے اور دوسری طرف خدا کی اس دنیا کو بنانے اور  
سنوارنے کے لئے اپنی صلاحیتیں ٹھیک ٹھیک خرچ کر سکے۔ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ ایمان معرفت رب کا نام ہے اور معرفت کا تعلق  
دل سے ہے اس لئے ایمان محض زبانی اقرار کو نہیں کہا جاسکتا۔

### باب ۱۳. تَفَاضُلُ أَهْلِ الْإِيمَانِ فِي الْأَعْمَالِ

(۲۱) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ  
النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ أَخْرِجُوا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ  
مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرَدَلٍ مِّنْ إِيْمَانٍ فَيَخْرُجُونَ مِنْهَا  
قَدْ اسْوَدُّوا فَيُلْقَوْنَ فِي نَحْرِ الْحَيَاةِ أَوْ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُونَ  
كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِي جَانِبِ السَّيْلِ أَلَمْ تَرَ أَنَّهَا تَخْرُجُ  
صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً۔

۱۳۔ ایمان والوں کا عمل میں ایک دوسرے سے بڑھ جانا  
۲۱۔ حضرت ابوسعید خدریؓ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ  
ﷺ نے فرمایا، اہل جنت، جنت میں، اہل دوزخ دوزخ میں (جب)  
داخل ہو جائیں گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائے گا جس کے دل میں  
رائی کے دانے کے برابر (بھی) ایمان ہے، اس کو (دوزخ سے) نکال  
لو۔ تب (ایسے لوگ) دوزخ سے نکال لئے جائیں گے۔ وہ جل کر کونلے  
کی طرح سیاہ ہو گئے ہوں گے، پھر وہ زندگی کی نہر میں ڈالے جائیں گے  
یا بارش کے پانی میں اس وقت وہ دانے کی طرح اگ آئیں گے (یعنی  
تروتازہ اور شاداب ہو جائیں گے) جس طرح ندی کے کنارے درخت  
اگ آتے ہیں، کیا تم نے نہیں دیکھا کہ دانہ زردی مائل پیچ در پیچ نکلتا ہے۔

فائدہ:- جس کسی کے دل میں ایمان کم سے کم ہوگا اس کو بھی نجات ہوگی۔ مگر اعمال بد کی سزا بھگتنے کے بعد، یہ اللہ کا فضل ہے کہ ایسے لوگ دوزخ  
میں جانے کے بعد ایمان کی بدولت سزا کی معاد پوری کرنے سے پہلے ہی نکال لئے جائیں گے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ایمان پر نجات کا  
مدار تو ہے مگر اللہ کے یہاں اصل مراتب اعمال ہی پر ملیں گے۔ جس قدر اعمال عمدہ اور نیک ہوں گے اسی قدر اس کی پوچھ ہوگی۔

(۲۲) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ  
يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمْصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ  
وَمِنْهَا مَا دُونَ ذَلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

۲۲۔ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ  
میں سو رہا تھا، میں نے دیکھا کہ لوگ میرے سامنے پیش کئے جا رہے ہیں  
اور وہ کرتے پہنے ہوئے ہیں، کسی کا کرتہ سینے تک ہے اور کسی کا اس سے  
نیچا ہے (پھر) میرے سامنے عمر بن الخطاب لائے گئے ان (کے بدن) پر



وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يُّجْرُهُ قَالُوا فَمَا أَوَّلَتْ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الَّذِينَ (جو) قمیص ہے اسے گھیٹ رہے ہیں یعنی زمین تک نیچا ہے صحابہؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! آپ نے اس کی کیا تعبیر لی؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ (اس کا مطلب) دین ہے۔

فائدہ:- اس تمثیل سے ایک مطلب تو یہ ہے کہ اسلام بحیثیت دین کے حضرت عمرؓ کی ذات میں اس طرح جمع ہو گیا کہ کسی اور کو یہ شرف نصیب نہیں ہوا۔ یعنی حضرت عمرؓ کی شخصیت نے دین کی انفرادی و اجتماعی و اخلاقی و اصلاحی، انتظامی و قانونی اور دفاعی و سیاسی تعمیر کا جو کارنامہ انجام دیا ہے، رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی اور کو یہ فخر حاصل نہیں ہوا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شخصیت اپنی فداکاری و جاں نثاری اور دینی عظمت و اہلیت کے لحاظ سے حضرت عمرؓ سے بھی بڑھ کر ہے مگر اسلام کو جو ترقی اور بحیثیت دین کے جو شوکت و عروج اور جو عظمت و وقار حضرت عمرؓ کی ذات سے ہوا ہے اس کی کوئی دوسری مثال نہیں ملتی، ان کے اسلام لانے کا واقعہ بھی شاہد ہے اور خلافت کا دور بھی اس کا گواہ ہے۔ دوسرے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ نے اس امت میں دین کا سب سے زیادہ فہم حضرت عمرؓ ہی کو عطا فرمایا تھا۔ اس لئے جس کا کرتہ جتنا بڑا تھا (اس کا فہم بھی اسی درجے کا تھا) ان کا کرتہ سب سے بڑا تھا اس لئے ان کا دینی فہم بھی اوروں سے بڑھ کر تھا، جیسا کہ متعدد روایات سے معلوم ہوتا ہے۔

#### باب ۱۴۔ حیاء ایمان کا جز ہے

(۲۴) عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُوَ يَعْظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ۔

۲۴۔ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ ایک انصاری کی طرف (سے) گزرے (آپ نے دیکھا) کہ وہ انصاری اپنے بھائی کو حیاء کے بارے میں کچھ سمجھا رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو چھوڑ دو، کیونکہ حیا ایمان ہی کا ایک حصہ ہے۔

فائدہ:- یہ اپنے انصاری بھائی کی شرم آلود عادت پر کچھ روک ٹوک کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے اس پر یہ ارشاد فرمایا کہ شرم کا مادہ دراصل ایمان ہی سے پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے اس کو شرم ترک کرنے کی تلقین مت کرو۔ کیونکہ انسان کی فطری شرم اسے بہت سے بے حیائی لکھاموں سے روک دیتی ہے اور اس کے طفیل سے آدمی متعدد گناہوں سے بچ جاتا ہے۔ لیکن حیا سے مراد یہاں وہ بے جا شرم نہیں جس کی وجہ سے آدمی کی جرات مفقود اور قوت عمل ہی مجروح ہو جائے۔

#### باب ۱۵۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کہ ”اگر وہ (کافر) توبہ کر لیں

اور نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں تو ان کا راستہ چھوڑ دو۔

(۲۵) حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے (اللہ کی طرف سے) یہ حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے جنگ کروں اس وقت تک کہ وہ اس بات کا اقرار کر لیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اور نماز ادا کرنے لگیں اور زکوٰۃ دیں۔ جس وقت وہ یہ کرنے لگیں تو مجھ سے اپنے جان و مال کو محفوظ کر لیں گے سوائے اسلام کے حق کے اور (باقی رہا ان کے دل کا حال تو) ان کا حساب (کتاب) اللہ تعالیٰ کے

ذمے ہے۔

#### باب ۱۵۔ فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا

الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ

(۲۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَائَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بَحَقَّ الْإِسْلَامَ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ۔



فائدہ:- اسلام دین فطرت ہے اس لئے اللہ کے نزدیک کسی انسان کے لئے یہ ہرگز روا نہیں کہ وہ اپنے فطری راستہ کو چھوڑ کر کسی دوسری غلط راہ پر چلے۔ دعوت تبلیغ سے اتمام حجت کرنے کے بعد اب صرف وہی راستے رہ جاتے ہیں۔ یا اسلام کی چوکھٹ پر دل جھکے یا سر جھکے، دل کی تبدیلی کسی جبر سے نہیں ہو سکتی۔ لا اکراہ فی الدین۔ خود اسلام کا یہ ایک اصول آزادی ہے۔ لیکن نظام عالم کی قیادت و رہنمائی اور اجتماعی زندگی پر بہر حال اسلام قبضہ کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس لئے اگر کسی کا دل اسلام کی حقانیت کا قائل نہیں ہوتا تو نہ ہو مگر بہر صورت اسے اسلامی قوانین کے سامنے سرِ اطاعت خم کرنا پڑے گا اور اس کے لئے طاقت استعمال کی جائے گی۔ نیز اسلام خونریزی کو کسی طرح پسند نہیں کرتا۔ اسی لئے کہہ دیا گیا کہ جن جرائم کی اسلامی سزائیں جان کا لینا ضروری ہے ان کے علاوہ کسی انسانی جان کا اتلاف جو بے قصور بھی ہو اور مومن بھی ہو، ہرگز ہرگز روا نہیں، ایک نکتہ اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ اسلامی سوسائٹی جن افراد سے مرکب ہوگی ان کے ظاہر ہی کا اعتبار ہوگا، اگر وہ ان رسوم و قواعد اور ان مظاہر و مراسم کی پابندی کریں گے جن کا لحاظ ایک مسلمان کے لئے ضروری قرار دیا گیا ہے تو وہ یقیناً مسلم معاشرہ کے افراد شمار ہوں گے۔ اب رہی ان کے دل کی کیفیت تو ان کے باطن کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے، وہ خود آخرت میں ان سے نمٹ لے گا۔ دنیا میں خواہ مخواہ کسی کی نیت کو ٹولنا اور اس پر کوئی حکم لگانا محض نادانی ہے۔

## باب ۱۶. مَنْ قَالَ إِنَّ الْإِيمَانَ هُوَ الْعَمَلُ

(۲۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ فَقَالَ إِيْمَانٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُورٌ۔

## باب ۱۶۔ بعض نے کہا ہے کہ ایمان عمل (کا نام) ہے

۲۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کونسا عمل سب سے بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا، کہا گیا، اس کے بعد کونسا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، کہا گیا، پھر کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا حج مبرور۔

فائدہ:- مختصر الفاظ میں اہم حقیقتوں کی طرف روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ تین بنیادی نکتے اپنی جگہ بہت اہم ہیں، البتہ حج مبرور یا حج مقبول کی بات کسی خاص وقتی ضرورت کے تحت بڑھائی گئی ہے۔ ایسا متعدد احادیث میں ہوا ہے۔

## باب ۱۷. إِذَا لَمْ يَكُنْ

## الْإِسْلَامُ عَلَى الْحَقِيقَةِ

(۲۷) عَنْ سَعْدِ بْنِ وَقَّاصٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى رَهْطًا وَسَعْدٌ جَالِسٌ فَتَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا هُوَ أَعْجَبُهُمْ إِلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ أَوْ مُسْلِمًا فَسَكَتُ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ مِنْهُ فَعُدْتُ لِمَقَالَتِي وَعَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مُسْلِمًا فَسَكَتُ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ مِنْهُ فَعُدْتُ لِمَقَالَتِي وَعَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا سَعْدُ إِنِّي لَأَعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةً أَنْ يَكُفَّهُ اللَّهُ فِي النَّارِ۔

## باب ۱۷۔ کبھی اسلام سے اس کے حقیقی

## (یعنی شرعی) معنی مراد نہیں ہوتے

۲۷۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے یہ خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے چند لوگوں کو کچھ عطا فرمایا اور میں (سعدؓ) وہاں بیٹھا تھا (یہ کہتے ہیں کہ) آپ ﷺ نے ان میں سے ایک شخص کو نظر انداز کر دیا جو مجھے ان سب میں پسند تھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے کس وجہ سے فلاں آدمی کو چھوڑ دیا، خدا کی قسم! میں تو اسے مومن سمجھتا ہوں، آپ نے فرمایا کہ مومن یا مسلمان! کچھ دیر میں خاموش رہا، اس کے بعد اس شخص کے متعلق جو مجھے معلومات تھیں انہوں نے مجھے مجبور کیا اور میں نے دوبارہ وہی بات عرض کی کہ خدا کی قسم! میں تو اسے مومن سمجھتا ہوں۔ حضور ﷺ نے پھر فرمایا کہ مومن یا مسلم؟ میں پھر کچھ دیر چپ رہا اور پھر جو کچھ مجھے اس شخص کے بارے میں معلوم تھا اس نے تقاضا کیا۔ میں نے پھر وہی بات عرض کی۔ حضور ﷺ نے پھر اپنا جملہ دہرایا۔ اس کے بعد کہا کہ اے سعد! اس



کے باوجود کہ ایک شخص مجھے زیادہ عزیز ہے اور میں دوسرے کو اس خوف کی وجہ سے (مال) دیتا ہوں کہ (وہ اپنے افلاس یا کچے پن کی وجہ سے اسلام سے پھر جائے اور) اللہ اسے آگ میں اوندھانہ ڈال دے۔

فائدہ:- معلوم ہوا کہ آدمی کو جس بات کے صحیح ہونے کا یقین ہو، اس پر قسم کھا سکتا ہے۔ دوسرے یہ کہ سفارش کرنا جائز ہے اور سفارش قبول کرنا یا رد کرنا یہ بھی جائز ہے۔ ایک بات یہ معلوم ہوئی کہ جنت کسی کے لئے یقینی نہیں۔ سوائے عشرہ مبشرہ کے۔ ایک یہ کہ مومن بننے کے لئے محض زبانی اقرار کافی نہیں۔ قلبی اعتقاد بھی ضروری ہے۔ ایک بات یہ کہ تالیف قلب کے لئے نو مسلموں پر روپیہ صرف کرنا درست ہے۔

## باب ۱۸. کُفْرَانِ الْعَشِيرِ

## باب ۱۸۔ خاوند کی ناشکری کا بیان

۲۸۔ حضرت ابن عباسؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا مجھے دوزخ دکھلائی گئی ہے تو اس میں، میں نے زیادہ تر عورتوں کو پایا (کیونکہ) وہ کفر کرتی ہیں۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کیا وہ اللہ کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا (نہیں) شوہر کے ساتھ کفر کرتی ہیں اور (اس کا) احسان نہیں مانتیں (ان کی عادت یہ ہے کہ) اگر تم مدت تک کسی عورت پر احسان کرتے رہو (اور) پھر تمہاری طرف سے کوئی (ناگوار) بات پیش آجائے تو (یہی) کہے گی کہ میں نے تو تمہاری طرف سے کبھی کوئی بھلائی نہیں دیکھی۔

(۲۸) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا) قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيتُ النَّارَ فَإِذَا أَكْثَرُ أَهْلِهَا النِّسَاءُ يَكْفُرْنَ قِيلَ أَيْ كَفَرْنَ بِاللَّهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ۔

فائدہ:- یہاں خاوند کی ناشکری کو کفر سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اسی لئے مؤلف نے یہ ظاہر کر دیا کہ کفر کے درجے بھی مختلف ہیں؟ ایک کفر وہ ہے جو ایمان کے مقابلے میں ہے، وہ تو ہر لحاظ سے کفر ہی ہے لیکن کچھ چیزیں ایسی ہیں کہ ان پر بھی کفر کا لفظ بولا جاتا ہے۔ مگر اس سے مراد کسی حق کا انکار کرنا یا کسی حقیقت کو چھپانا ہوتا ہے۔ لیکن اس کی وجہ سے آدمی کا فرد خارج از اسلام نہیں ہوتا۔ نیز اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ خاوند کا حق بہت بڑا ہے، دوسرے یہ کہ عورتیں عام طور پر شکرگزاری کی صفت سے محروم ہوتی ہیں اس لئے اس میں ایک طرف مردوں کے لئے سبق ہے کہ وہ عورتوں کے ناشکرے پن سے کبیدہ خاطر نہ ہوں کہ یہ ان کی عام روش ہے۔ دوسری طرف عورتوں کے لئے عبرت ہے کہ وہ اپنی غلط روی کی بناء پر دوزخ کا ایندھن بننے سے بچنے کی کوشش کریں۔

## باب ۱۹. الْمَعَاصِي مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَلَا

## باب ۱۹۔ گناہ جاہلیت کی بات ہے اور گناہگار کو شرک

## يُكْفَرُ صَاحِبُهَا بِأَرْتِكَهَا إِلَّا بِالْشِرْكَ

## کے سوا کسی حالت میں بھی کافر نہ گردانا جائے

۲۹۔ حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک شخص (غلام) کو برا بھلا کہا، پھر میں نے اسے ماں کی غیرت دلائی (یعنی ماں کی گالی) تو رسول اللہ ﷺ نے (یہ حال معلوم کر کے) مجھ سے فرمایا کہ اے ابوذر! تو نے اسے ماں (کے نام) سے غیرت دلائی، بے شک تجھ میں (ابھی کچھ) جاہلیت (کا اثر) باقی ہے۔ تمہارے ماتحت (لوگ) تمہارے بھائی ہیں، اللہ نے (اپنی کسی مصلحت کی وجہ سے) انہیں تمہارے قبضہ میں دے رکھا ہے تو جس کے ماتحت اس کا بھائی ہو تو اس کو (بھی) وہی کھلا دے جو آپ

(۲۹) عَنْ أَبِي ذَرٍّ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ إِنِّي سَأَبْتُ رَجُلًا فَعَيَّرْتُهُ بِأُمِّهِ فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ عَيَّرْتَهُ بِأُمِّهِ إِنَّكَ أَمْرٌ فَيْكَ جَاهِلِيَّةٌ إِخْوَانُكُمْ خَوْلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيَلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَأَعِينُوهُمْ۔



کہا۔ اور وہی پہنائے جو آپ ﷺ اور ان کو اتنے سخت کام کی تکلیف نہ دو کہ ان پر بار ہو جائے اور ان پر اگر وہی ایسا سخت کام ڈالو تو تم (خود بھی) ان کی مدد کرو۔

فائدہ:- یہ حدیث اسلام کے اصول مساوات کا عدل پر اور اعلان ہے، اس معاشرتی مساوات تک دنیا کا کوئی نظام نہیں پہنچتا۔ اسلام کی زبردست کامیابی کا ایک گریہ مساوات کا سادہ اور پراثر اصول بھی ہے جو عبادت سے لے کر معاشرت تک ہر جز میں سمویا ہوا ہے۔ نیز معلوم ہوا کہ ظلم کا اطلاق گناہ پر بھی کیا جاتا ہے اور گناہ چھوٹا بھی ہوتا ہے اور بڑا بھی، صحابہ گواہی لئے نشوونما ہوئی کہ مومن سے چھوٹے گناہ تو سرزد ہو ہی جاتے ہیں، کبھی قصداً اور کبھی غفلت کی وجہ سے، اس پر دوسری آیت نازل ہوئی جس سے پتہ چلا کہ ایمان لانے کے بعد اگر شرک نہیں کیا تو نجات ہے، اگر چہ سرزد ہو گئے ہوں، اس لئے دوسرے گناہوں کی معافی کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے۔

باب ۲۰۔ ظَلَمَ دُونَ ظَلَمَ باب ۲۰۔ ایک ظلم دوسرے ظلم سے کم (بھی) ہوتا ہے۔

۳۰۔ حضرت عبداللہ (ابن مسعود) سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری کہ ”جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم (گناہ) سے الگ رکھا، تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ہم میں سے کون ہے جس نے گناہ نہ کیا ہو؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”بے شک شرک بہت بڑا ظلم (گناہ) ہے۔“

(۳۰) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا) قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ قَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ فَإِنزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ۔

باب ۲۱۔ منافق کی علامتیں

(۳۱) حضرت ابو ہریرہؓ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔ منافق کی علامتیں تین ہیں۔ جب بولے جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے اس کی خلاف ورزی کرے اور جب اس کو امین بنایا جائے تو خیانت کرے۔

باب ۲۱۔ عِلَامَةُ الْمُنَافِقِ

(۳۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا اتَّسَعَمَ خَانَ۔

فائدہ:- نفاق اس بری خصلت کا نام ہے جو آدمی کی سیرت کو کمزور، اس کی شخصیت کو بودا اور اس کی زندگی کو ناکارہ بنا کر رکھ دیتی ہے، ایسا آدمی نہ اپنے لئے نفع بخش بن سکتا ہے نہ دوسروں کے لئے۔ اس لئے قرآن و احادیث میں منافقین کی سخت مذمت آئی ہے۔ اگر کسی قوم میں یہ عنصر بڑھ جائے تو سمجھ لینا چاہئے کہ اس کی بنیادیں کھوکھلی اور اس کا مستقبل تاریک ہو چکا ہے۔ دروغ گوئی، وعدہ شکنی اور خیانت کے یہ تین اوصاف، وہ ہیں کہ انہیں کوئی بری سے بری قوم اور بدتر سے بدتر نظام اخلاق بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ کجا اسلام جیسا پاکیزہ مذہب، اس لئے ایک مسلمان صحیح معنی میں اس وقت تک مسلمان ہو ہی نہیں سکتا جب تک اس کے اندر یہ تین خصلتیں باقی ہیں۔

۳۲۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چار عادتیں جس کسی میں ہوں تو وہ پورا منافق ہے، اور جس کسی میں ان چاروں میں سے ایک عادت ہو تو وہ (بھی) نفاق ہی ہے، جب تک اسے چھوڑ نہ دے (وہ یہ ہیں) جب امین بنایا جائے تو (امانت میں) خیانت کرے اور جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور جب (کسی سے) عہد کرے تو اسے دھوکہ دے اور جب (کسی سے) لڑے تو گالیوں پر اتر آئے۔

(۳۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعٌ مِّنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَ فِيهِ خَصْلَةٌ مِّنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدْعَهَا إِذَا أَوْثَمَنَ خَانَ وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَوَا إِذَا خَاصَمَ فَجَرَ۔



فائدہ:- اس حدیث میں اور پہلی حدیث میں کوئی تعارض نہیں۔ اس لئے کہ اس حدیث میں ”منافق خالص“ کے الفاظ ہیں مطلب یہ ہے کہ جس میں یہ چوتھی عادت بھی ہو کہ کڑائی کے وقت بازاری پن اختیار کرے اور حدود شرافت سے تجاوز کر جائے تو اس کا نفاق ہر طرح سے مکمل ہے اور اس کی عملی زندگی سراسر نفاق پر مبنی ہے اور جس میں صرف کوئی ایک عادت ہو تو بہر حال نفاق تو وہ بھی ہے مگر کم درجہ کا۔

ان احادیث میں نفاق کی جتنی علامتیں بتلائی گئی ہیں وہ عمل سے تعلق رکھتی ہیں یعنی مسلمان ہونے کے بعد پھر عمل میں نفاق کا مظاہرہ ہو اور اگر نفاق قلب ہی میں ہے یعنی سرے سے ایمان ہی موجود نہیں اور محض زبان سے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر رہا ہے تو وہ نفاق تو یقیناً کفر و شرک ہی کے برابر ہے بلکہ ان سے بھی بڑھ کر ہے البتہ نفاق کی جو علامتیں عمل میں پائی جائیں ان کا مطلب بھی یہ ہی ہے کہ قلب کا اعتقاد اور ایمان کا پودا کمزور ہے اور اس میں نفاق کا گھن لگا ہوا ہے۔

## باب ۲۲. قِيَامُ لَيْلَةٍ

## الْقَدْرُ مِنَ الْإِيمَانِ

(۳۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

## باب ۲۲۔ شب قدر کی بیداری

(اور عبادت گزاری) ایمان (ہی کا تقاضا) ہے

۳۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جو شخص شب قدر ایمان کے ساتھ محض ثواب آخرت کے لئے ذکر و عبادت میں گزارے اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

## باب ۲۳. الْجِهَادُ مِنَ الْإِيمَانِ

(۳۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ انْتَدَبَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا إِيْمَانًا بِيْ أَوْ تَصَدِيقُ بَرُّسُلِيْ أَنْ أَرْجِعَهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيْمَةٍ أَوْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَلَوْ لَأَنْ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِيْ مَا قَعَدْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ وَلَوْ دِدْتُ أَنْبَى أَقْتُلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ أُحْيَى ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَى ثُمَّ أُقْتَلُ۔

## باب ۲۳۔ جہاد (بھی) ایمان کا جزو ہے

۳۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا جو شخص اللہ کی راہ میں (جہاد کے لئے) نکلے، اللہ اس کا ضامن ہو گیا (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیونکہ) اس کو میری ذات پر یقین اور میرے پیغمبروں کی تصدیق نے (اس سرفروشی کے لئے گھر سے) نکالا ہے (میں اس بات کا ضامن ہوں) کہ یا تو اس کو واپس کر دوں، ثواب اور مال غنیمت کے ساتھ یا (شہید ہونے کے بعد) جنت میں داخل کر دوں (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا) اور اگر میں اپنی امت پر (اس کام کو) دشوار نہ سمجھتا تو لشکر کا ساتھ نہ چھوڑتا اور میری خواہش ہے کہ اللہ کی راہ میں مارا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر مارا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر مارا جاؤں۔

فائدہ:- جہاد کی فضیلت اور اس کی اہمیت بتائی گئی ہے، اللہ کے حضور پیش کرنے کے لئے آدمی کے پاس جان سے بڑھ کر اور کیا چیز ہے، جب آدمی اس کی خاطر سر دینے کے لئے نکل کھڑا ہو تو پھر اس کی رحمت بے پایاں بھی اس کے ساتھ ساتھ ہو جاتی ہے۔ فتح یاب ہو تو غازی اور مرے تو شہید، دونوں صورتوں میں ثواب کا حصول یقینی۔

## باب ۲۴. تَطَوُّعُ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنَ الْإِيمَانِ

(۳۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

## باب ۲۴۔ رمضان (کی راتوں) میں نفل عبادت ایمان کا جزو ہے

۳۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص رمضان کی راتیں ایمان و آخرت کے تصور کے ساتھ ذکر و عبادت میں گزارے اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔



## باب ۲۵. الدِّینُ یُسْرٌ

## باب ۲۵۔ دین آسان ہے

(۳۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الدِّينَ يُسْرٌ وَلَنْ يُشَادَّ الدِّينَ أَحَدٌ إِلَّا غَلَبَهُ، فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَأَبْشِرُوا وَاسْتَعِينُوا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِّنَ الدَّلْجَةِ۔

۳۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا بلاشبہ دین بہت آسان ہے اور جو شخص دین میں سختی (اختیار) کرے گا تو دین اس پر غالب آجائے گا (اسلئے) اپنے عمل میں استقامت اختیار کرو اور (جہاں تک ہو سکے) میانہ روی برتو، خوش ہو جاؤ (کہ اس طرز عمل پر اللہ کے یہاں اجر ملے گا) اور صبح، دوپہر، شام اور کسی قدر رات میں (عبادت) سے مدد حاصل کرو

فائدہ:- اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دین میں تشدد برتنا، عمل میں غلو کرنا، عبادت میں حد سے بڑھ جانا، اسلام کے مزاج کے خلاف ہے۔ ایک معتدل اور متوازی زندگی جس میں اللہ کی یاد سے غفلت بھی نہ ہو اور دنیاوی زندگی معطل بھی نہ ہو، اسلام کو مطلوب ہے۔ ایسے لوگ جو ہر مسئلہ میں بال کی کھال نکالتے ہیں اور ہر دینی حکم کی اہمیت بلاوجہ بڑھاتے ہیں، آخر کار خود اپنی شدت پسندی میں پھنس جاتے ہیں اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ نہ دین پر صحیح طرح سے عمل پیرا ہو سکتے ہیں اور نہ انہیں دینی سہولتوں سے کوئی راحت و فائدہ میسر آ سکتا ہے۔ اسی لئے عنوان میں بتلادیا ہے کہ اللہ کو سیدھا اور سچا دین ہی پسند ہے اور وہ اسلام ہے، ورنہ مشقتوں اور ریاضتوں کے لئے عیسائیت اور جوگیوں کے طریقے کیا کچھ کم ہیں۔ مگر اللہ کے نزدیک یہ سب مردود ہیں۔

## باب ۲۶. الصَّلَاةُ مِنَ الْإِيمَانِ

## باب ۲۶۔ نماز ایمان کا جزو ہے

(۳۷) عَنْ الْبَرَاءِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِينَةَ نَزَلَ عَلَى أَجْدَادِهِ أَوْ قَالَ أَحْوَالِهِ مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَنَّهُ صَلَّى قَبْلَ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ تَكُونَ قِبْلَتُهُ قَبْلَ الْبَيْتِ وَأَنَّهُ صَلَّى أَوَّلَ صَلَاةٍ صَلَّاهَا صَلَاةُ الْعَصْرِ وَصَلَّى مَعَهُ قَوْمٌ فَخَرَجَ رَجُلٌ مِّمَّنْ صَلَّى فَمَرَّ عَلَى أَهْلِ مَسْجِدٍ وَهُمْ رَاكِعُونَ فَقَالَ أَشْهَدُ بِاللَّهِ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَكَّةَ فَذَارُوا كَمَا هُمْ قَبْلَ الْبَيْتِ وَكَانَتِ الْيَهُودُ قَدْ أَعْجَبَهُمْ إِذْ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ وَأَهْلُ الْكِتَابِ فَلَمَّا وَلَّى وَجْهَهُ قَبْلَ الْبَيْتِ أَنْكَرُوا ذَلِكَ۔

(۳۷) حضرت براء بن عازبؓ نے خبر دی کہ رسول اللہؐ جب مدینہ تشریف لائے تو پہلے اپنی نانہال میں اترے جو انصار تھے اور وہاں آپ نے ۶ یا ۷ ماہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی اور آپؐ کی خواہش تھی کہ آپ کا قبلہ بیت اللہ کی طرف ہو (جب بیت اللہ کی طرف نماز پڑھنے کا حکم ہو گیا) سب سے پہلی نماز جو آپ نے بیت اللہ کی طرف پڑھی، عصر کی تھی۔ آپؐ کے ساتھ لوگوں نے بھی پڑھی پھر آپؐ کے ساتھ نماز پڑھنے والوں میں سے ایک آدمی نکلا اور اس کا گزر مسجد (بنی حارثہ) کی طرف سے ہوا تو وہ رکوع میں تھے تو وہ بولا کہ میں اللہ کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہؐ کے ساتھ مکہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہے تو (یہ سن کر) وہ لوگ اسی حالت میں بیت اللہ کی طرف گھوم گئے اور جب رسول اللہؐ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھا کرتے تھے، یہود اور عیسائی خوش ہوتے تھے۔ مگر جب بیت اللہ کی طرف منہ پھیر لیا تو انہیں یہ امر ناگوار ہوا۔

## باب ۲۷. حُسْنُ إِسْلَامِ الْمَرْءِ

## باب ۲۷۔ آدمی کے اسلام کی خوبی

(۳۸) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۳۸) حضرت ابوسعید خدریؓ نے رسول اللہؐ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب (ایک) بندہ مسلمان ہو جائے اور اس کا اسلام عمدہ ہو



(یقین و خلوص کے ساتھ ہو) تو اللہ اس کے ہر گناہ کو جو اس نے اس (اسلام لانے) سے پہلے کیا ہوگا، معاف فرمادیتا ہے اور اب اس کے بعد بدلہ شروع ہو جاتا ہے۔ (یعنی) ایک نیکی کے عوض دس گنہ سے لے کر سات سو گنہ تک (ثواب) اور ایک برائی کا اسی برائی کے مطابق (بدلہ دیا جاتا ہے) مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس برائی سے بھی درگزر کرے (اور اسے بھی معاف فرمادے۔)

يَقُولُ إِذَا أَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ إِسْلَامُهُ، يُكَفِّرُ اللَّهُ عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ كَانَ زَلَفَهَا وَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ الْقِصَاصُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةٍ ضِعْفٍ وَالسَّيِّئَةُ بِمِثْلِهَا إِلَّا أَنْ يَتَجَاوَزَ اللَّهُ عَنْهَا۔

فائدہ:- نیکی اور بدی کا اندراج خداوندی رجسٹر میں کس طرح ہوتا ہے ایک شخص سے جو سچے دل سے مسلمان ہو جائے جب کوئی عمل سرزد ہو جاتا ہے تو وہ خدا کی نگاہ میں بڑا وزن رکھتا ہے، اب یہ اس کا فضل ہے کہ نیکی کا اجر دس گنا اور سات سو گنا تک عطا فرماتا ہے اور برائی کے بدلے میں صرف ایک برائی لکھی جاتی ہے اور اس ایک برائی کے مطابق اس کی گرفت ہوگی۔ البتہ یہ مسئلہ کہ اسلام لانے سے پہلے کے اعمال صالحہ کی کیا نوعیت ہے؟ اس میں علماء اسلام کی رائے مختلف ہے۔ مگر احادیث و آثار کی روشنی میں محققین نے جو رائے اختیار کی ہے وہ یہ ہی ہے کہ اگر وہ شخص مسلمان ہو گیا تو اس کے گزشتہ نیک اعمال بھی اس کی نیکیوں میں شامل کر دیئے جاتے ہیں، ورنہ ان سب نیکیوں کا بدلہ اسی عالم میں چکا دیا جاتا ہے۔ اسلام کی جس خوبی کی طرف اشارہ ہے وہ یہ ہی ہے کہ آدمی کا دل نفاق کے کھوٹ اور ریا کی آلودگی سے بالکل پاک ہو۔

### باب ۲۸. أَحَبُّ الدِّينِ

إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَذْوَمُهُ

### باب ۲۸۔ اللہ کو دین (کا) وہ (عمل) سب سے

زیادہ پسند ہے جس کو پابندی سے کیا جائے۔

۳۹۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (ایک دن) ان کے پاس آئے، اس وقت ایک عورت میرے پاس بیٹھی تھی۔ آپ ﷺ نے دریافت کیا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا فلاں عورت، اور اس کی نماز (کے اشتیاق اور پابندی) کا ذکر کیا، آپ ﷺ نے فرمایا ٹھہر جاؤ (سن لو کہ) تم پر اتنا ہی عمل واجب ہے جتنے عمل کی تمہارے اندر سکت ہے۔ خدا کی قسم (ثواب دینے سے) اللہ نہیں اکتاتا۔ مگر تم (عمل کرتے کرتے) اکتا جاؤ گے اور اللہ کو دین (کا) وہی (عمل) زیادہ پسند ہے جس کی ہمیشہ پابندی کی جاسکے۔

(۳۹) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا امْرَأَةٌ قَالَ مَنْ هَذِهِ قَالَتْ فُلَانَةٌ تَذْكُرُ مِنْ صَلَاتِهَا قَالَتْ مَهْ عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيقُونَ فَوَاللَّهِ لَا يَمَلُّ اللَّهُ حَتَّى تَمَلُّوا وَكَانَ أَحَبُّ الدِّينِ إِلَيْهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ۔

فائدہ:- معلوم ہوا کہ عبادت کی زیادتی مطلوب نہیں اس کی پابندی اور ہمیشگی پسند ہے کہ تھوڑے عمل میں انبساط و فرحت بھی رہتی ہے اور آدمی اس کو دیر تک نبھا بھی سکتا ہے اور زندگی کی گونا گوں ذمہ داریوں کے ساتھ ایسی ہی عبادت اختیار بھی کی جاسکتی ہے جو انسان میں اس کی عبدیت کے احساس کو ہمیشہ اور ہر دم برقرار رکھ سکے اور اسے عام انسانی فرائض کی بجا آوری سے روکے بھی نہیں۔

### باب ۲۹. زِيَادَةُ الْإِيمَانِ وَنُقْصَانِهِ

### باب ۲۹۔ ایمان کی کمی اور زیادتی

۴۰۔ حضرت انسؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے لا الہ الا اللہ کہہ لیا اور اس کے دل میں جو برابر نیکی (ایمان) ہے تو وہ دوزخ سے نکلے گا اور دوزخ سے وہ شخص (بھی) نکلے گا جس نے کلمہ پڑھا اور اس کے دل میں گیہوں کے برابر ایمان ہے اور

(۴۰) عَنْ أَنَسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَفِي قَلْبِهِ وَزُنْ شَعِيرَةٌ مِّنْ خَيْرٍ وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَفِي قَلْبِهِ وَزُنْ بُرَّةٌ مِّنْ خَيْرٍ



وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَفِي قَلْبِهِ وَزُنْ ذَرَّةٌ مِّنْ خَيْرٍ۔ دوزخ سے وہ (بھی) نکلے گا جس نے کلمہ پڑھا اور اس کے دل میں ایک ذرہ کے برابر ایمان ہے۔

فائدہ: محض زبان سے کلمہ پڑھ لینا کافی نہیں، جب تک دل میں اس کلمہ کی حقیقت جاگزیں نہ ہو۔ ایمان اگر ہے تو سزا بھگتنے کے بعد پھر بخشا جانا یقینی ہے۔ نیز اس حدیث میں ایمان کو چند چیزوں سے تشبیہ دی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ کم سے کم مقدار میں بھی اگر ایمان قلب میں موجود ہے تو آخرت میں اس کا فائدہ حاصل ہوگا۔ حدیث میں خیر سے ایمان مراد ہے۔

(۴۱) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ (رضی اللہ عنہ) أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْيَهُودِ قَالَ لَهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ آيَةٌ فِي كِتَابِكُمْ تَقْرَأُ وَنَهَا لَوْ عَلَيْنَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ نَزَلَتْ لَا تَخَذُنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عَيْدًا قَالَ آيَةُ قَالَ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا قَالَ عُمَرُ قَدْ عَرَفْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ وَالْمَكَانَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَائِمٌ بِعَرَفَةَ يَوْمَ جُمُعَةٍ۔ (۴۱) حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے ان سے کہا کہ اے امیر المومنین! تمہاری کتاب (قرآن) میں ایک آیت ہے جسے تم پڑھتے ہو، اگر وہ ہم یہودیوں پر نازل ہوتی تو ہم اس (کے نزول کے) دن کو یوم عید بنا لیتے۔ آپ نے پوچھا وہ کونسی آیت ہے؟ اس نے جواب دیا (یہ آیت کہ) آج میں نے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی اور تمہارے لئے دین اسلام پسند کیا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ہم اس دن اور اس مقام کو خوب جانتے ہیں۔ جب یہ آیت رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی (اس وقت) آپ ﷺ عرفات میں جمعہ کے دن کھڑے ہوئے تھے۔

فائدہ: حضرت عمرؓ کے جواب کا مطلب یہ ہے کہ جمعہ کا دن، اور عرفہ کا دن ہمارے یہاں عید ہی شمار ہوتا ہے۔ اس لئے ہم بھی ان آیتوں پر اپنی خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ پھر عرفہ سے اگلے دن عید الضحیٰ کا ہوتا ہے۔ اس لئے جتنی خوشی اور مسرت ہمیں ہوتی ہے، تم کھیل تماشا اور لہو و لعب کے سوا اتنی خوشی نہیں مناسکتے۔

### باب ۳۰. الزَّكَاةُ مِنَ الْإِسْلَامِ

(۴۲) عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرُ الرَّأْسِ نَسَمِعُ دَوَى صَوْتِهِ وَلَا نَفْقُهُ مَا يَقُولُ حَتَّى دَنَا فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطُوعَ قَالَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِيَامَ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطُوعَ قَالَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكَاةَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطُوعَ قَالَ فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ وَاللَّهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا وَلَا أَنْقُصُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

### باب ۳۰۔ زکوٰۃ اسلام (کے ارکان میں) سے ہے

(۴۲) حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ فرماتے ہیں کہ ایک پراگندہ بال نجدی شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس کی آواز کی گنگناہٹ تو ہم سنتے تھے مگر اس کی بات سمجھ میں نہیں آتی تھی۔ جب وہ قریب آ گیا تو (معلوم ہوا کہ) وہ اسلام کے بارے میں کچھ آپ سے دریافت کر رہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دن اور رات (کے سب اوقات) میں پانچ نمازیں (فرض) ہیں۔ اس پر اس نے کہا، کیا اس کے علاوہ بھی (اور نمازیں) مجھ پر فرض ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں، لیکن اگر تم نفل پڑھنا چاہو (تو پڑھ سکتے ہو) اور رمضان کے روزے فرض ہیں۔ اس نے کہا، ان کے علاوہ بھی (اور روزے) مجھ پر فرض ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا، نہیں۔ مگر نفل روزے رکھنا چاہو (تو رکھ سکتے ہو) طلحہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (پھر) اس سے زکوٰۃ (کے فرض ہونے) کو بیان کیا (تو) اس نے کہا، کیا اس کے علاوہ (کوئی صدقہ) مجھ پر فرض ہے؟ آپ ﷺ



وَسَلَّمَ أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ۔

نے فرمایا، نہیں۔ مگر جو (خیرات) تم اپنی طرف سے کرنا چاہو۔ طلحہ کہتے ہیں کہ پھر وہ شخص یہ کہتے ہوئے واپس چلا گیا، خدا کی قسم! نہ اس پر (کوئی چیز) گھٹاؤں گا اور نہ بڑھاؤں گا۔ (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر یہ شخص (اپنی بات میں) سچا رہا تو کامیاب ہے۔

فائدہ:- کامیاب کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی خوشنودی اور آخرت کی سرفرازی اسے نصیب ہوگی۔ آپ ﷺ نے سائل کو اسلام کے وہ بنیادی احکام بتلا دیئے کہ جن پر اسلامی زندگی کی پوری عمارت تعمیر ہوتی ہے۔ اور یہ ہی بنیادی احکام اپنی جگہ اسلامی اخلاق کی نشوونما کے لئے سرچشمہ حیات کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اگر عقیدہ کی پختگی اور صحیح اسلامی مزاج کے ساتھ اسلام کی ان بنیادی حقیقتوں کو اپنالیا جائے تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ آدمی کی سیرت کا کوئی گوشہ ناقص رہ جائے۔ جس کی بدولت کسی ناکامی سے دوچار ہونا پڑے۔

اور یہ سائل کی سادگی اور اخلاص کی بات ہے کہ اس نے احکام میں کمی بیشی کو گوارا نہیں کیا، اگرچہ امام بخاری نے بخاری شریف باب الصیام میں اس روایت میں یہ اضافہ بھی کیا ہے کہ ان احکام کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اسے اسلام کے تفصیلی احکامات بھی بتائے، بہر حال حدیث کے مفہوم و مطلب میں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

### باب ۳۱۔ اتَّبَاعُ الْجَنَائِزِ مِنَ الْإِيمَانِ

(۴۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا وَكَانَ مَعَهُ حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا وَيُفْرَغَ مِنْ دَفْنِهَا فَإِنَّهُ يَرْجِعُ مِنَ الْأَجْرِ بِقِيرَاطَيْنِ كُلُّ قِيرَاطٍ مِثْلُ أُسْدٍ وَمَنْ صَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ أَنْ تُدْفَنَ فَإِنَّهُ يَرْجِعُ مِنَ الْأَجْرِ بِقِيرَاطٍ۔

باب ۳۱۔ جنازے کے ساتھ جانا ایمان (ہی کی ایک شاخ) ہے (۴۳) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کے جنازے کے ہمراہ ایمان (کی تازگی) اور محض ثواب کی خاطر جائے اور جب تک (اس کی) نماز پڑھی جائے اور (لوگ) اس کے دفن سے فارغ ہوں، وہ جنازے کے ساتھ رہے تو وہ دو قیراط ثواب کے ساتھ لوٹتا ہے۔ ہر قیراط احد پہاڑ کے برابر، اور جو شخص صرف (اس کی) نماز جنازہ پڑھ کر دفن کرنے سے پہلے واپس ہو جائے تو وہ ایک قیراط ثواب لے کر آتا ہے۔

فائدہ:- ایک مسلمان کا آخری حق جو دوسرے مسلمانوں پر واجب رہ جاتا ہے وہ یہ ہی ہے کہ اس کو اگلی منزل کیلئے نہایت اہتمام و توجہ سے رخصت کریں۔ نہ یہ کہ جان نکلنے کے بعد اب وہ بالکل اجنبی بن جائے۔ آخرت کے اس طویل سفر پر ہر مسلمان کو جانا ہے۔ اسلئے اس سفر کی تیاری میں کوئی بے توجہی اور لاپرواہی نہ برتیں، پھر جبکہ خداوند کریم کی طرف سے اس خدمت پر اتنا بڑا ثواب ہے۔ احد پہاڑ کے برابر جسکی مثال دی گئی ہے۔ قیراط ایک اصطلاحی وزن ہے۔ یہاں اس کا وہ اصطلاحی مفہوم مراد نہیں۔ تمثیلاً اس وزن کا نام لیا گیا ہے۔ منشا تو ثواب کی ایک بہت بڑی مقدار سے ہے۔

### باب ۳۲۔ خَوْفُ الْمُؤْمِنِ أَنْ

يَحْبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ

باب ۳۲۔ مومن کو ڈرتے رہنا چاہئے کہ کہیں اس کا (کوئی)

عمل اکارت نہ چلا جائے اور اسے معلوم بھی نہ ہو

(۴۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ (ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ۔

(۴۴) حضرت عبد اللہ (ابن مسعود، رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس کو قتل کرنا کفر ہے۔

فائدہ:- مرجیہ کا عقیدہ یہ ہے کہ گناہ کبیرہ کے ارتکاب سے بھی مسلمان فاسق نہیں ہوتا۔ حضرت ابن مسعودؓ کی بیان کردہ حدیث کا حاصل یہ ہے کہ گناہ کبیرہ کا مرتکب فاسق ہے۔ جیسا کہ حضور ﷺ کے مذکورہ ارشاد سے واضح ہوتا ہے۔ لہذا ان (مرجیہ) کا یہ عقیدہ باطل ہے۔ ازہر



(۴۵) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يُخْبِرُ بَلِيلَةَ الْقَدْرِ فَتَلَاخَى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ إِنِّي خَرَجْتُ لِأَخْبِرْكُمْ بَلِيلَةَ الْقَدْرِ وَإِنَّهُ تَلَاخَى فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَرُفِعَتْ وَعَسَى أَنْ يَكُونُ خَيْرًا لَكُمْ فَالْتَمِسُوهَا فِي السَّبْعِ وَالتَّسْعِ وَالْخُمْسِ۔

(۳۵) حضرت عبادہ بن صامتؓ نے بتلایا کہ (ایک بار) رسول اللہ ﷺ شب قدر (کے متعلق) بتانے کے لئے باہر تشریف لائے، اتنے میں آپ ﷺ نے دیکھا کہ دو مسلمان آپس میں تکرار کر رہے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں اس لئے نکلا تھا کہ تمہیں شب قدر (کے متعلق) بتلاؤں۔ لیکن یہ اور یہ باہم لڑے اس لئے (اس کی خبر اٹھالی گئی اور شاید تمہارے لئے بہتر ہو) اب اسے (رمضان کی ستائیسویں، انیسویں اور پچیسویں رات) میں تلاش کرو۔

فائدہ:۔ مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ چونکہ فلاں فلاں شخص لڑے اس لئے میں شب قدر کی خبر بھول گیا اور بھولنا اس لئے بہتر ہوا کہ تم شب قدر کی مبارک ساعتوں کو پانے کی زیادہ کوشش کرو۔ اور اگر ایک رات متعین ہو جاتی تو لوگ صرف ایک ہی رات عبادت کرتے لیکن مختلف راتوں کی وجہ سے اب انہیں عبادت کا زیادہ موقع ملے گا اور شب قدر کا اصل مقصود بھی عبادت اور توجہ الی اللہ ہے۔

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ رمضان المبارک میں پھر رسول اللہ ﷺ کے سامنے (اور غالباً مسجد نبوی میں) دو مسلمان آپس میں جھگڑے اور ان کے اس باہمی لڑائی کی وجہ سے شب قدر کا علم اللہ نے اٹھالیا اور نعمت سے مسلمان محروم ہو گئے، دوسرے یہ کہ مسلمان کو گناہ سے ڈرنا چاہئے کہ کہیں کوئی پچھلا عمل ضبط نہ ہو جائے اور کوئی نعمت جو ملنے والی ہے عطانہ کن جائے۔ یہ بھی مرجیہ فرقے کا رد ہے جو کہتے ہیں کہ ایمان کے بعد پھر مسلمان کے لئے کوئی خطرہ نہیں ہے۔

باب ۳۳۔ سُؤَالُ جِبْرِيلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِيمَانِ وَالْإِسْلَامِ وَالْإِحْسَانِ وَعِلْمِ السَّاعَةِ

(۴۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَارِزًا يَوْمًا لِلنَّاسِ فَاتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ مَا الْإِيمَانُ قَالَ الْإِيمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَبِلِقَائِهِ وَرُسُلِهِ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ قَالَ مَا الْإِسْلَامُ قَالَ الْإِسْلَامُ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهِ وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤَدِيَ الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ قَالَ مَا الْإِحْسَانُ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ مَا الْمَسْئُولُ بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَسَأُخْبِرُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا إِذَا وَلَدَتِ الْأَمَةُ رَبَّهَا وَإِذَا تَطَاوَلَ رُعَاةُ الْإِبِلِ الْبُهِمِ فِي الْبُنْيَانِ فِي خُمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ تَلَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ الْآيَةُ ثُمَّ أَذْبَرَ فَقَالَ رُدُّوهُ فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا فَقَالَ هَذَا جِبْرِيلُ جَاءَ يُعَلِّمُ النَّاسَ

باب ۳۳۔ جبریل علیہ السلام کا رسول اللہ ﷺ سے ایمان، اسلام، احسان اور قیامت کے علم کے بارے میں سوال

(۳۶) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ لوگوں میں تشریف رکھتے تھے کہ اچانک آپ ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ ایمان کسے کہتے ہیں؟ آپ ﷺ نے (جواب میں) ارشاد فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر، اس کے فرشتوں پر اور (آخرت میں) اللہ سے ملنے پر اور اللہ کے رسولوں پر اور (دوبارہ) جی اٹھنے پر یقین رکھو؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسلام یہ ہے کہ تم (خالص) اللہ کی عبادت کرو، اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ کو ادا کرو جو فرض ہے اور رمضان کے روزے رکھو۔ (پھر) اس نے پوچھا کہ احسان کسے کہتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی اس طرح عبادت کرو جیسے کہ اسے تم دیکھ رہے ہو اور اگر یہ (تصور) نہ ہو سکے کہ اسے دیکھ رہے ہو تو پھر (یہ سمجھو کہ) وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ (پھر) اس نے پوچھا۔ قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ (اس کے بارے میں) جواب دینے والا، پوچھنے والے سے زیادہ کچھ نہیں جانتا اور (البتہ) تمہیں میں قیامت کی علامتیں بتلا دوں گا (وہ یہ ہیں) جب لونڈی اپنے آقا کو جنے گی اور



جب سیاہ اونٹوں کے چرواہے مکانات کی تعمیر میں باہم ایک دوسرے سے بازی لے جائیں گے۔ (ان علامتوں کے علاوہ قیامت کا علم) ان پانچ چیزوں میں سے ہے جن کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں، پھر رسول اللہ ﷺ نے (یہ آیت) تلاوت فرمائی ”إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ“ اس کے بعد وہ شخص لوٹنے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے واپس لاؤ۔ (صحابہؓ نے اسے لوٹانا چاہا) وہاں انہوں نے کسی کو بھی نہ پایا۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ جبریلؑ تھے جو لوگوں کو ان کا دین سکھانے آئے تھے۔

فائدہ:- ایمان، اسلام اور دین یہ تین وہ بنیادی لفظ ہیں جن سے ان اصولوں کی تعبیر کی جاتی ہے۔ جن پر ایک مسلمان یقین رکھتا ہے۔ یہ بات کہ یہ تینوں لفظ ہم معنی ہیں یا الگ الگ معنی رکھتے ہیں، اس میں علماء کے مختلف اقوال ہیں۔ ایمان کہتے ہیں یقین کو، اسلام کے معنی اطاعت کرنے کے ہیں، اور دین ایسے متعدد معنی اپنے اندر رکھتا ہے جس سے ایک مخصوص طرز زندگی مراد لیا جاتا ہے، جسے عام اصطلاح میں ملت اور مذہب بھی کہتے ہیں، اسی ترتیب کے لحاظ سے اول یقین یعنی ایمان کا درجہ ہے، پھر اطاعت یعنی اسلام کا اور اس یقین و اطاعت کے لئے جن مراسم اور قوانین کی ضرورت ہوتی ہے وہ دین کہلاتے ہیں۔ مگر کبھی کبھی ایک لفظ دوسرے لفظ کے معنی میں استعمال کر لیا جاتا ہے جس کی متعدد مثالیں قرآن اور احادیث میں موجود ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے بڑی حکمت کے ساتھ اپنے مخصوص فرشتے کے ذریعہ صحابہ کرامؓ کو تعلیم فرمائی۔ پہلے ایمان یعنی عقائد کی تعلیم دی، پھر اسلام یعنی اطاعت کے طریقے اور اس کے بعد احسان کی حقیقت ظاہر کی کہ یقین و اطاعت کے بعد جو کیفیت آدمی کی عملی زندگی میں پیدا ہو وہ یہ کہ ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کا تصور پیش نظر رہے۔ اول تو یہ تصور کہ وہ ذات جو پوری کائنات کو محیط ہے میرے سامنے ہے۔ لیکن چونکہ ایسی ذات کا تصور آسان نہیں ہے جس کی کوئی مثال نہیں اس لئے کم از کم یہ خیال تو رہنا چاہئے کہ ایسی عظیم المرتبہ ہستی میرے احوال کی نگران ہے، پھر چونکہ اللہ تعالیٰ سے براہ راست کوئی ربط آدمی کا قائم ہوتا ہے تو عبادت ہی سے ہوتا ہے اس لئے خصوصیت کے ساتھ عبادت کو اس طرح ادا کرنے کی تاکید کی گئی تاکہ عبادت صحیح طور پر ادا ہو سکے اور اسی عبادت کی برکت سے آدمی کی خارجی زندگی میں بھی اللہ کی ربوبیت و مالکیت اور اپنی عبدیت کا احساس پیدا ہو۔

قیامت کی جن دو نشانیوں کا ذکر کیا گیا ہے، ان میں سے پہلی نشانی کا مطلب یہ ہے کہ اولاد اپنی ماں سے ایسا برتاؤ کرے گی جیسا کینروں سے اور باندیوں سے کیا جاتا ہے۔ یعنی ماں باپ کی نافرمانی عام ہو جائے گی۔ دوسری نشانی کا مطلب یہ ہے کہ کم حیثیت اور کم رتبہ کے لوگ اونچے عہدوں پر قابض ہوں گے۔ اونچی اونچی بلڈنگیں بنائیں گے اور اس میں ایک دوسرے سے بازی لے جانے کی کوشش کریں گے۔ باقی قیامت کا اصل وقت خدا ہی کو معلوم ہے۔ وہ ان پانچ چیزوں میں سے ہے جن کے بارے میں ٹھیک ٹھیک علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔ باقی کچھ حسابی طریقوں یا نجوم کے ذریعے سے جو معلومات حاصل ہوتی ہیں وہ ناقص اور قیاسی ہوتی ہیں، وہ پانچ چیزیں بارش کے برسنے کا ٹھیک وقت، پیٹ کے لڑکے یا لڑکی کی تعیین، موت کا وقت، آنے والے کھل کا حال اور یہ کہ قیامت کب ہوگی۔

نیز اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ کے سوا کسی کو غیب کا صحیح حال معلوم نہیں ہوتا، خواہ وہ رسول ہو یا فرشتہ۔

باب ۳۴۔ اس شخص کی فضیلت جو دین کو (غلطیوں

اور گناہوں سے) صاف ستھرا رکھے۔

باب ۳۴۔ فَضْلُ

مَنْ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ

(۴۷) عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) (۴۷) حضرت نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ (۴۷) سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فرماتے ہوئے سنا کہ حلال بھی ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے اور ان



يَقُولُ الْحَلَالُ بَيْنَ وَالْحَرَامِ بَيْنَ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَثِيرٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الْمُسْتَبْهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعَرْضِهِ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ كَرَّاعٍ يَزْعُمِي حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يُوَاقِعَهُ ۚ أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى أَلَا إِنَّ حِمَى اللَّهِ فِي أَرْضِهِ مَحَرَّمَةٌ ۚ أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ ۚ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ ۚ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ ۚ

دونوں کے درمیان شبہ کی چیزیں ہیں جن کو بہت سے لوگ نہیں جانتے جو شخص ان مشتبہ چیزوں سے بچے تو گویا اس نے اپنے دین اور آبرو سلامت رکھا، اور جو ان شبہات (کی دلدل) میں پھنس گیا، وہ اس چرواہے کی طرح ہے جو (اپنے جانوروں کو) محفوظ چراگاہ کے آس پاس چراتا ہے، ممکن ہے کہ وہ اپنے دھن میں اس چراگاہ میں جا گھسائے۔ اس طرح سن لو کہ ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے۔ یاد رکھو کہ اللہ کی زمین میں اللہ کی چراگاہ اسکی حرام کردہ چیزیں ہیں اور سن لو کہ جسم کے اندر ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب وہ سنور جاتا ہے تو سارا جسم سنور جاتا ہے اور جب وہ بگڑ جاتا ہے تو پورا جسم بگڑ جاتا ہے سن لو کہ یہ (گوشت کا ٹکڑا) دل ہے۔

فائدہ:- یہ حدیث میں کتنا پر حکمت اور قیمتی جملہ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ انسانی جسم کا اصل تعلق دل سے ہے۔ جب تک وہ کام کرتا ہے انسان کا سارا جسم متحرک ہے اور جس دن اس نے کام کرنا چھوڑ دیا اسی وقت زندگی کا سلسلہ ختم ہے، یہ ہی دل انسانی اعضاء کی طرح انسانی اخلاق کے لئے کنجی کی حیثیت رکھتا ہے۔ اگر دل ان تمام بد اخلاقیوں، بے حیائیوں اور خباثتوں سے پاک ہے جس سے بچنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے تو انسان کی ساری زندگی پاک صاف ہوگی اور اگر دل ہی میں فساد بھر گیا تو پھر آدمی کا ہر فعل فتنہ انگیز اور فساد پرور بن جاتا ہے۔ اس لئے سب سے پہلے قلب کی اصلاح ضروری ہے۔ اسی لئے احکام سے پہلے عقائد کی درستگی پر زور دیا جاتا ہے۔ اگر دل سنور گیا تو آدمی کے جسم کی اور روح کی اصلاح ممکن ہے۔

### باب ۳۵. آذَاءُ الْخُمْسِ مِنَ الْإِيمَانِ

(۴۸) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) قَالَ إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا أَتَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ الْقَوْمُ أَوْ مَنِ الْوَفْدُ قَالُوا رِبِيعَةُ قَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ أَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامَى فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَا نَسْتَطِيعُ أَنْ نَأْتِيَكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هَذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارٍ مُضَّرٍّ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ فَضَلَّ نَحْبِرُ بِهِ مَنْ وَرَاءَ نَا وَنَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ وَسَأَلُوهُ عَنِ الْأَشْرِبَةِ فَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ وَنَهَاَهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ أَمَرَهُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللَّهِ وَحْدَهُ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللَّهِ وَحْدَهُ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَصِيَامُ رَمَضَانَ وَأَنْ تُعْطُوا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمْسَ وَنَهَاَهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ عَنِ الْحَنْتِ وَالِدُّبَاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ وَرُبَمَا قَالَ الْمُقِيرِ وَقَالَ أَحْفَظُوهُنَّ

باب ۳۵۔ خمس کا ادا کرنا (بھی) ایمان میں داخل ہے (۴۸) حضرت ابن عباسؓ نے کہا کہ جب (قبیلہ) عبد القیس کا وفد حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ان سے دریافت کیا کہ کس قبیلہ کے لوگ ہیں (یا پوچھا) کہ کون وفد ہے؟ انہوں نے عرض کیا ہم ربیعہ کے لوگ ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا مرحبا! ان لوگوں کو یا اس وفد کو، یہ نہ رسوا ہوئے نہ شرمندہ ہوئے۔ اس کے بعد انہوں نے کہا یا رسول اللہ! ہم آپ کی خدمت میں ماہ حرام کے سوا کسی اور وقت حاضر نہیں ہو سکتے (کیونکہ) ہمارے اور آپ کے درمیان کفار مضر کا یہ قبیلہ رہتا ہے۔ لہذا ہمیں کوئی ایسی قطعی بات بتلا دیجئے جس کی ہم اپنے پیچھے رہ جانے والوں کو (بھی) خبر کر دیں اور جس کی وجہ سے ہم جنت میں جا سکیں اور آپ سے انہوں نے پینے کی چیزوں کی بابت پوچھا تو آپ ﷺ نے انہیں چار باتوں کا حکم دیا (اور) پوچھا کہ کیا تم جانتے ہو کہ ایک اللہ پر ایمان (لانے کا) کیا (مطلب) ہے؟ انہوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول (اس کے بارے میں) زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس بات کا اقرار کرنا کہ اللہ کے سوا کوئی ذات عبادت و اطاعت کے لائق نہیں اور یہ کہ محمد اللہ



وَأَخْبِرُوا بِهِنَّ مَنْ وَرَاءَكُمْ۔

کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور یہ کہ مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ ادا کرو اور چار چیزوں سے انہیں آپ نے منع فرمایا۔ خنتم، دُبا، نقیر اور مزفت (کے استعمال) سے اور فرمایا کہ ان باتوں کو محفوظ کر لو اور اپنے پیچھے رہ جانے والوں کو (جو آپ کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکے انہیں) ان کی خبر دے دو۔

فائدہ:۔ خمس جہاد میں حاصل ہونے والے مال کا پانچواں حصہ ہے۔ قبیلے کے لوگوں نے آپ ﷺ سے وہ اعمال دریافت کئے جن پر عمل کر کے وہ جنت میں داخل ہو سکیں۔ اس لئے آپ ﷺ نے انہیں صرف احکام بتلائے جن پر عمل کرنا ان کے لئے ممکن تھا، اسی لئے حج کا حکم بیان نہیں کیا گیا اور چونکہ اس قبیلے کی سکونت ایسی جگہ تھی جہاں کفار سے ہر وقت سامنا تھا، اس لئے جہاد کے سلسلہ میں مال خمس کی ادائیگی کی تاکید فرمائی اور اسے بھی ایمانیات میں داخل فرمایا۔ حدیث میں جن چار چیزوں کے برتنے سے منع فرمایا وہ خاص قسم کے برتن تھے، جن میں شراب وغیرہ بنتی اور پی جاتی تھی۔

باب ۳۶۔ اس بات کا بیان کہ (شریعت میں)

باب ۳۶۔ مَا جَاءَ

اعمال کا دار و مدار نیت و اخلاص پر ہے

أَنَّ الْأَعْمَالَ بِالنِّيَّةِ

(۴۹) حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے اور ہر شخص کے لئے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی ہو۔ تو جس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی خاطر ہجرت کی، تو وہ اللہ اور اس کے رسول ہی کے لئے شمار ہوگی اور جس نے حصول دنیا کے لئے یا کسی عورت سے نکاح کی غرض سے ہجرت کی تو وہ اسی مد میں (شمار) ہوگی جس کے لئے اس نے ہجرت اختیار کی۔

(۴۹) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ۔

فائدہ:۔ اس حدیث کے عنوان میں امام بخاریؒ نے یہ بات ملحوظ رکھی ہے کہ آدمی کے جملہ افعال اس کے ارادے کے تابع ہوتے ہیں۔ یہ حدیث بالکل ابتداء میں بھی گزر چکی ہے۔ تقریباً سات جگہ امام بخاریؒ اس روایت کو لائے ہیں اور اس میں یا تو یہ ثابت کیا ہے کہ اعمال کی صحت نیت پر موقوف ہے یا یہ بتلایا ہے کہ ثواب کا دار و مدار نیت پر ہے۔ اس جگہ یہی بتلایا گیا ہے کہ ثواب صرف نیت پر موقوف ہے۔ جیسے اپنے بال بچوں پر آدمی روپیہ پیسہ محض اس لئے خرچ کرے کہ ان کی پرورش میرا دینی فریضہ ہے اور حکم خداوندی ہے تو یہ خرچ کرنا بھی صدقے میں شمار ہوگا اور اس پر صدقے کا ثواب ملے گا۔ احناف کے نزدیک نیت کی شرعی حیثیت میں ایک تھوڑا سا باریک فرق ہے۔ وہ یہ کہ جو افعال عبادت ہیں اور عبادت بھی وہ جو مقصود اصلی ہیں، ان میں نیت ضروری ہے۔ یعنی نیت کے بغیر نہ وہ افعال ہوں گے اور نہ ان پر ثواب ملے گا جیسے نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج، جہاد اور جو افعال مقصود اصلی نہیں بلکہ کسی عبادت کے لئے محض ایک ذریعہ ہیں ان میں نیت ضروری نہیں، جیسے نماز کے لئے وضو، اس میں نیت شرط نہیں۔

(۵۰) حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب آدمی اپنے اہل و عیال پر ثواب کی خاطر روپیہ خرچ کرے (تو) وہ اس کے لئے صدقہ ہے (یعنی صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا۔)

(۵۰) عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلَى أَهْلِهِ يَحْتَسِبُهَا فَهِيَ لَهُ صَدَقَةٌ۔



باب ۳۷۔ قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم الدین النصیحة لله ورسوله ولائمة المسلمين وعامتهم (۵۱) عن جریر بن عبد اللہ البجلی (رضی اللہ عنہ) قال بایعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی اقام الصلوة وایتاء الزکوة والنصح لکل مسلم۔

۳۷۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد کہ دین، اللہ اور اس کے رسول اور قائدین اسلام اور عام مسلمانوں کے لئے نصیحت (کا نام) ہے (۵۱) حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز قائم کرنے، زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی پر بیعت کی۔

فائدہ:- دین کا حاصل صرف یہ ہے کہ آدمی محض اخلاص و خیر خواہی کے جذبات اپنے دل میں رکھے، اللہ کے لئے بھی، اس کے رسول کے لئے بھی، اسلامی حکام کے لئے بھی اور دوسرے عام مسلمانوں کے لئے بھی، اللہ کی ذات و صفات کا صحیح تصور، اس کی عظمت و رفعت کو پورا احساس اور خالص اس کی اطاعت و عبادت، یہ اللہ کے لئے اخلاص و خیر خواہی ہے اور مسلمان حکام کی اطاعت فی المعروف، دینی رہنماؤں کی توقیر و تعظیم، مسائل میں ان پر اعتماد یہ ائمہ مسلمین کی خیر خواہی ہے اور اپنے مسلمان بھائیوں کے حقوق پہچاننا، ان کے ساتھ شفقت و مروت سے پیش آنا، ان کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا یہ عام مسلمانوں کے لئے اخلاص و خیر سگالی کا مظاہرہ ہے۔ ایک مسلمان کو اللہ اور اس کے رسول، علماء و حکام اور عوام کے بارے میں یہ ہی رویہ اختیار کرنا چاہئے۔

(۵۲) عن جریر بن عبد اللہ قال انی اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم قلت ابایعک علی الاسلام فشرط علی والنصح لکل مسلم فبایعته علی هذا۔

(۵۲) حضرت جریر بن عبد اللہ نے فرمایا میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ میں اسلام پر آپ کی بیعت کرتا ہوں تو آپ ﷺ نے مجھ سے اسلام (پر قائم رہنے) کی اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کی شرط لی۔ تو میں نے اسی پر آپ ﷺ کی بیعت کی۔

## کتاب العلم

باب ۳۸۔ علم کی فضیلت اور کسی شخص سے کوئی مسئلہ پوچھا جائے اور وہ کسی بات میں مشغول ہو تو اپنی بات پوری کر کے پھر سوال کا جواب دے

(۵۳) حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ مجلس میں بیٹھے ہوئے لوگوں سے (کچھ) بیان فرما رہے تھے کہ ایک دیہاتی (شخص) آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھنے لگا کہ قیامت کب آئے گی؟ مگر رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف کوئی توجہ نہیں فرمائی اور آپ باتیں کرتے رہے۔ کسی نے عرض کیا کہ آپ نے اس کی بات سن لی، مگر اس کی بات (درمیان گفتگو میں) ناگوار معلوم ہوئی، اور کسی نے کہا بلکہ آپ نے سنا ہی نہیں، یہاں تک کہ جب آپ نے اپنا (سلسلہ) بیان پورا فرمالیا (تو) پوچھا، وہ قیامت کے بارے میں پوچھنے والا کہاں ہے؟ وہ شخص بولا۔ یا رسول اللہ! میں (یہاں) موجود ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ جب امانت ضائع ہو جائے تو قیامت کا منتظر رہ، اس نے پوچھا امانت کس طرح ضائع ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ جب نااہل کو حکومت

## کتاب العلم

باب ۳۸۔ فضل العلم ومن سئل علماً وهو مشغول فی حدیثہ فاتم الحديث ثم اجاب السائل

(۵۳) عن ابی ہریرہ قال بینما النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی مجلس یحدث القوم جاءہ اعرابی فقال متی الساعة فمضى رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحدث فقال بعض القوم سمع ما قال فکره ما قال وقال بعضهم لم یسمع حتی اذا قضی حدیثہ قال این اراه السائل عن الساعة قال ها انا یا رسول اللہ قال فاذا ضیعت الامانة فانتظر الساعة فقال کیف اضاعتها قال اذا وسد الامر الى غیر اهلہ فانتظر الساعة۔



کی باگ ڈور سوپ دی جائے تو (اس کے بعد) قیامت کا انتظار کر۔

فائدہ:- سلسلہ گفتگو میں جب کوئی شخص غیر متعلق بات پوچھ بیٹھے تو اسی وقت اس کا جواب دینا ضروری نہیں، آداب گفتگو میں ہے کہ بات پوری کر چکنے کے بعد کوئی سوال کرنا چاہئے۔ دوسری بات حدیث سے یہ معلوم ہوئی کہ جب اقتدار نا اہل لوگوں کے ہاتھ میں آ جائے گا تو دنیا میں فتنے عام ہو جائیں گے اور زندگی میں ابتری اور انتشار پھیل جائے گا اور بڑھتے بڑھتے جب فساد پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا تو اس کے بعد قیامت آ جائے گی۔

### باب ۳۹. مَنْ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْعِلْمِ

(۵۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا) قَالَ تَخَلَّفَ عَنَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرَةٍ سَافَرْنَاهَا فَأَذْرَكْنَا وَقَدْ أَرْهَقْنَا الصَّلَاةَ وَنَحْنُ نَتَوَضَّأُ فَجَعَلْنَا نَمْسَحُ عَلَى أَرْجُلِنَا فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ وَيْلٌ لِّلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا۔

### باب ۳۹۔ جو شخص علم کی باتیں بلند آواز سے بیان کرے

(۵۴) حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ ہم سے پیچھے رہ گئے۔ پھر (آگے بڑھ کر) آپ نے ہم کو پالیا اور اس وقت نماز کا وقت قریب ہونے کی وجہ سے (ہم غلٹ کے ساتھ) وضو کر رہے تھے تو ہم (پاؤں پر پانی ڈالنے کی بجائے) ہاتھ سے پاؤں پر پانی پھیرنے لگے کہ آپ ﷺ نے پکار کر فرمایا۔ ایڑیوں کے لئے آگ (کے عذاب) سے خرابی ہے۔ دو مرتبہ یا تین مرتبہ۔

فائدہ:- نماز کا وقت تنگ ہونے کی وجہ سے صحابہؓ پاؤں پر فراغت کے ساتھ پانی ڈالنے کے بجائے ہاتھ سے ان پر پانی پھیرنے لگے۔ اس وقت چونکہ رسول اللہ ﷺ ان سے ذرا فاصلہ پر تھے اس لئے آپ ﷺ نے پکار کر فرمایا کہ ایڑیاں خشک رہ جائیں تو وضو پورا نہ ہوگا جس کے نتیجے میں قیامت میں عذاب ہوگا۔

### باب ۴۰. طَرَحَ الْإِمَامُ الْمَسْئَلَةَ عَلَى

أَصْحَابِهِ لِيُخْتَبَرَ مَا عِنْدَهُمْ مِنَ الْعِلْمِ

(۵۵) عَنْ ابْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَأَنَّهَا مِثْلُ الْمُسْلِمِ فَحَدِّثُونِي مَا هِيَ فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَوَادِي قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ فَاسْتَحْيَيْتُ ثُمَّ قَالُوا حَدِّثْنَا مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هِيَ النَّخْلَةُ۔

### باب ۴۰۔ ایک مقتداء کا اپنے رفقاء کی

علمی آزمائش کے لئے کوئی سوال کرنا

(۵۵) حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، درختوں میں سے ایک ایسا درخت ہے جس کے پتے (خزاں میں) نہیں جھڑتے اور وہ مومن کی طرح ہے تو مجھے بتاؤ کہ وہ (درخت) کیا ہے؟ (اسے سن کر) لوگ جنگلی درختوں (کے دھیان) میں پڑ گئے۔ عبداللہ (ابن عمر) کہتے ہیں کہ میرے جی میں آیا کہ وہ کھجور کا پیڑ ہے۔ لیکن مجھے شرم آئی (کہ بڑوں کے سامنے کچھ کہوں) پھر صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ ہی فرمائیے وہ کونسا درخت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ کھجور (کا پیڑ) ہے۔

فائدہ:- کھجور کی مثال اس لئے دی ہے کہ وہ سدا بہار پیڑ ہے۔ پھل اس کا نہایت شیریں، خوش ذائقہ، خوش رنگ اور خوشبودار ہوتا ہے۔ ایک سچے مسلمان کی یہ ہی شان ہے۔ وہ ہر لحاظ سے پسندیدہ اور محبوب ہوتا ہے۔

### باب ۴۱. الْقِرَاءَةُ

وَالْعَرُضُ عَلَى الْمُحَدَّثِ

### باب ۴۱۔ (حدیث) پڑھنے اور محدث

کے سامنے (حدیث) پیش کرنے کا بیان

(۵۶) حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ہمراہ مسجد

(۵۶) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (قَالَ) بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ



مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ دَخَلَ  
رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ فَأَنَاحَهُ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَهُ ثُمَّ  
قَالَ أَيُّكُمْ مُحَمَّدٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مُتَّكِئٌ بَيْنَ ظَهْرَانِيهِمْ فَقُلْنَا هَذَا الرَّجُلُ الْأَبْيَضُ  
الْمُتَّكِئُ - فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ يَا بَنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ  
لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَبْتُكَ فَقَالَ  
الرَّجُلُ إِنِّي سَأَلْتُكَ فَمُشِدُّ عَلَيْكَ فِي الْمَسْئَلَةِ فَلَا  
تَجِدُ عَلَيَّ فِي نَفْسِكَ فَقَالَ سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ فَقَالَ  
أَسْأَلُكَ بِرَبِّكَ وَرَبِّ مَنْ قَبْلَكَ اللَّهُ أَرْسَلَكَ إِلَى  
النَّاسِ كُلِّهِمْ فَقَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ أَنْشُدْكَ بِاللَّهِ اللَّهُ  
أَمَرَكَ أَنْ تُصَلِّيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ  
قَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ أَنْشُدْكَ بِاللَّهِ اللَّهُ أَمَرَكَ أَنْ  
تَصُومَ هَذَا الشَّهْرَ مِنَ السَّنَةِ قَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ  
أَنْشُدْكَ بِاللَّهِ اللَّهُ أَمَرَكَ أَنْ تَأْخُذَ هَذِهِ الصَّدَقَةَ مِنْ  
أَعْيِيَاءٍ نَا فَتَقْسِمَهَا عَلَى فَقَرَاءٍ نَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ إِمْنْتُ بِمَا  
جِئْتُ بِهِ وَأَنَا رَسُولُ مَنْ وَرَاءِي مِنْ قَوْمِي وَأَنَا  
ضِمَامُ بَنِ ثَعْلَبَةَ أَخَوِ بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ -

میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص اونٹ پر سوار (ہو کر) آیا اور اسے مسجد  
(کے احاطے) میں بٹھلا دیا پھر اسے (رسی سے) باندھ دیا اس کے بعد  
پوچھنے لگا، تم میں سے محمد (ﷺ) کون ہیں؟ اور نبی ﷺ صحابہ کے درمیان  
تکیہ لگائے بیٹھے تھے۔ اس پر ہم نے کہا یہ صاحب سفید رنگ کا جو تکیہ لگائے  
ہوئے ہیں۔ تو اس شخص نے کہا اے عبدالمطلب کے بیٹے! نبی ﷺ نے  
فرمایا (ہاں کہو) میں جواب دوں گا۔ اس پر اس نے کہا کہ میں آپ سے  
کچھ پوچھنے والا ہوں اور اپنے سوالات میں ذرا شدت سے کام لوں گا، تو  
آپ میرے اوپر کچھ ناراض نہ ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا پوچھ جو تمہاری  
سمجھ میں آئے۔ وہ بولا کہ میں آپ کو اپنے رب کی اور آپ سے پہلے  
لوگوں کے رب کی قسم دیتا ہوں (سچ بتائیے) کیا اللہ نے آپ کو تمام لوگوں  
کی طرف اپنا پیغام پہنچانے کے لئے بھیجا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ جانتا  
ہے کہ ہاں (یہی بات ہے) پھر اس نے کہا۔ میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا  
ہوں (بتائیے) کیا اللہ نے آپ کو دن رات میں ۵ نمازیں پڑھنے کا حکم دیا  
ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ جانتا ہے کہ ہاں (یہی بات ہے) پھر وہ  
بولا، میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں (بتلائیے) کیا اللہ نے سال میں  
اس (رمضان کے) مہینے کے روزے رکھنے کا حکم دیا ہے؟ آپ ﷺ نے  
فرمایا: اللہ جانتا ہے کہ ہاں (یہی بات ہے) پھر وہ بولا، میں آپ کو اللہ کی  
قسم دیتا ہوں، کیا اللہ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے کہ ہمارے مالداروں سے  
صدقہ لے کر ہمارے غرباء کو تقسیم کر دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا، اللہ جانتا  
ہے کہ ہاں (یہی بات ہے) اس پر اس شخص نے کہا کہ جو کچھ (اللہ کی  
طرف سے احکام) آپ لے کر آئے ہیں، میں ان پر ایمان لایا اور میں  
اپنی قوم کا جو پیچھے رہ گئی ہے اپیلچی ہوں۔ میں ضمام ہوں ثعلبہ کا لڑکا، بنی سعد  
بن بکر کے بھائیوں میں سے ہوں (یعنی ان کی قوم سے ہوں)

فائدہ:- حدیث کی روایت کے دو طریقے رائج ہیں، ایک یہ کہ استاد پڑھے اور شاگرد سنے، دوسرا یہ کہ شاگرد پڑھے اور استاد سنے۔ امام بخاریؒ  
نے دونوں طریقوں کی طرف اشارہ کر دیا۔ بعض محدثین کے نزدیک پہلا طریقہ بہتر ہے۔ بعض کے نزدیک دوسرا۔ نیز اس روایت میں حج کا  
ذکر نہیں۔ مگر مسلم شریف کی روایت میں حج کا بھی ذکر ہے اس لئے کہ وہ ارکان دین میں سے ہے۔

باب ۴۲ - مناولہ کا بیان اور اہل علم کا علمی باتیں

لکھ کر (دوسرے) شہروں کی طرف بھیجنا

(۵۷) حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک  
شخص کو اپنا ایک خط دے کر بھیجا اور اسے یہ حکم دیا کہ اسے حاکم بحرین کے

باب ۴۲. مَا يُذَكَّرُ فِي الْمَنَاوِلَةِ وَ

كِتَابِ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْعِلْمِ إِلَى الْبُلْدَانِ

(۵۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ (قَالَ) أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهِ رَجُلًا وَأَمَرَهُ



أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ فَدَفَعَهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَى فَلَمَّا قَرَأَهُ مَزَّقَهُ فَحَسِبْتُ (راوی) أَنْ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُمَزَّقُوا كُلُّ مُمَزَّقٍ۔

پاس لے جائے۔ بحرین کے حاکم نے وہ خط کسری (شاہ ایران) کے پاس بھیج دیا تو جس وقت اس نے وہ خط پڑھا تو اسے چاک کر ڈالا (راوی کہتے ہیں) اور میرا خیال ہے کہ ابن مسیب نے (اس کے بعد مجھ سے) کہا کہ (اس واقعہ کو سن کر) رسول اللہ ﷺ نے اہل ایران کے لئے بددعا کی کہ وہ (بھی چاک شدہ خط کی طرح) ٹکڑے ٹکڑے ہو کر (فضا میں) منتشر ہو جائیں۔

(۵۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا أَوْ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُونَ كِتَابًا إِلَّا مَخْتُومًا فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ نَّقَشَهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ۔

(۵۸) حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے (کسی بادشاہ کے نام دعوت اسلام دینے کے لئے) ایک خط لکھایا لکھنے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ سے کہا گیا کہ وہ بغیر مہر کا خط نہیں پڑھتے (یعنی بے مہر کے خط کو مستند نہیں سمجھتے) تب آپ ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی جس میں ”محمد رسول اللہ“ کندہ تھا۔ گویا میں (آج بھی) آپ کے ہاتھ میں اس کی سفیدی دیکھ رہا ہوں

باب ۴۳۔ مَنْ قَعَدَ حَيْثُ يَنْتَهِي بِهِ الْمَجْلِسُ

وَمَنْ رَأَى فُرْجَةً فِي الْحَلَقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا

(۵۹) عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ إِذَا أَقْبَلَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ فَأَقْبَلَ اِثْنَانِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ وَاحِدٌ قَالَ فَوْقًا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَرَأَى فُرْجَةً فِي الْحَلَقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا وَأَمَّا الْآخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَأَمَّا الثَّالِثُ فَادْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ أَمَّا أَحَدُهُمْ فَأَوَى إِلَى اللَّهِ فَأَوَاهُ اللَّهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيَى فَاسْتَحْيَى اللَّهُ مِنْهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللَّهُ عَنْهُ۔

باب ۴۳۔ وہ شخص جو مجلس کے آخر میں بیٹھ جائے اور وہ شخص جو درمیان میں جہاں جگہ دیکھے، بیٹھ جائے (۵۹) حضرت ابو واقد الليثیؓ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف رکھتے تھے اور لوگ آپ ﷺ کے پاس (بیٹھے) تھے کہ تین آدمی آئے (ان میں سے) دو رسول اللہ ﷺ کے سامنے پہنچ گئے اور ایک چلا گیا (راوی کہتے ہیں) پھر دونوں رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑے ہو گئے، اس کے بعد ان میں سے ایک نے (جب مجلس) میں (ایک جگہ کچھ) گنجائش دیکھی تو وہاں بیٹھ گیا اور دوسرا اہل مجلس کے پیچھے بیٹھ گیا اور تیسرا جو تھا وہ لوٹ گیا تو جب رسول اللہ ﷺ (اپنی گفتگو) سے فارغ ہوئے تو (صحابہؓ سے) فرمایا کہ کیا میں تمہیں تین آدمیوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ تو (سنو) ان میں سے ایک نے اللہ سے پناہ ڈھونڈی، اللہ نے اسے پناہ دی اور دوسرے کو شرم آئی تو اللہ بھی اس سے شرمایا اور تیسرے شخص نے منہ موڑا تو اللہ نے (بھی) اس سے منہ موڑ لیا۔

فائدہ:- آپ نے مذکورہ تین آدمیوں کی کیفیت مثال کے طور پر بیان فرمائی۔ ایک شخص نے مجلس میں جہاں جگہ دیکھی وہاں بیٹھ گیا، دوسرے نے کہیں جگہ نہ پائی تو مجلس کے کنارے جا بیٹھا اور تیسرے نے جگہ نہ پا کر اپنا راستہ لیا۔ حالانکہ رسول اللہ ﷺ کی مجلس سے اعراض گویا اللہ سے اعراض ہے۔ اسی لئے تنبیہا آپ ﷺ نے اس کے بارے میں سخت الفاظ فرمائے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مجلس میں آدمی کو جہاں جگہ ملے، وہاں بیٹھ جانا چاہئے۔



باب ۴۴ . قَوْلِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبُّ  
مُبْلَغٍ أَوْ عُلَى مِنْ سَامِعٍ

(۶۰) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ)  
ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَعْدَ عَلَى بَعِيرِهِ  
وَأَمْسَكَ إِنْسَانٌ بِخِطَامِهِ أَوْ بِزِمَامِهِ قَالَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا  
فَسَكَنَّا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ  
يَوْمُ النَّحْرِ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَأَيُّ شَهْرٍ هَذَا فَسَكَنَّا حَتَّى  
ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ بِذِي الْحِجَّةِ  
قُلْنَا بَلَى! قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ  
بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي  
بَلَدِكُمْ هَذَا يُبَلِّغُ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَإِنَّ الشَّاهِدَ عَسَى  
أَنْ يُبَلِّغَ مَنْ هُوَ أَوْ عُلَى لَهُ مِنْهُ -

باب ۴۴۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے، بسا اوقات وہ  
شخص جسے (حدیث) پہنچائی جائے (براہ راست)  
سننے والے سے زیادہ (حدیث کو) یاد رکھتا ہے

(۶۰) حضرت ابی بکرؓ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ کا تذکرہ کرنے لگے  
کہ رسول اللہ ﷺ اپنے اونٹ پر بیٹھے تھے اور ایک شخص نے اس کی ٹکیل  
تھام رکھی تھی، آپ ﷺ نے پوچھا یہ کونسا دن ہے؟ ہم خاموش رہے، حتیٰ  
کہ ہم یہ سمجھے کہ آج کے دن کا آپ کوئی دوسرا نام اس کے نام کے علاوہ  
تجویز فرمائیں گے۔ (پھر) آپ ﷺ نے فرمایا، کیا آج قربانی کا دن  
نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا بے شک۔ (اس کے بعد) آپ ﷺ نے  
فرمایا، یہ کونسا مہینہ ہے؟ ہم (اس پر بھی) خاموش رہے اور یہ (ہی) سمجھے  
کہ اس ماہ کا (بھی) آپ اس کے نام کے علاوہ کوئی دوسرا نام تجویز  
فرمائیں گے۔ (پھر) آپ ﷺ نے فرمایا کیا یہ ذی الحجہ کا مہینہ نہیں ہے؟  
ہم نے عرض کیا بے شک (تب آپ ﷺ نے فرمایا تو یقیناً تمہاری جانیں  
اور تمہارے مال اور تمہاری آبرو تمہارے درمیان (ہمیشہ کے لئے) اسی  
طرح حرام ہیں جس طرح آج کے دن کی حرمت تمہارے اس مہینے اور  
اس شہر میں، جو شخص حاضر ہے اسے چاہئے کہ غائب کو یہ (بات)  
پہنچادے، کیونکہ ایسا ممکن ہے کہ جو شخص موجود ہے وہ ایسے شخص کو یہ خبر  
پہنچائے جو اس سے زیادہ (حدیث کا) محفوظ رکھنے والا ہو۔

فائدہ:- رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کے لئے باہمی خوریزی حرام ہے۔ ایک مسلمان کے لئے دوسرے مسلمان کی  
جان و مال اور آبرو کا احترام ضروری ہے۔ حج کے مہینوں میں اہل عرب لڑائی کو برا سمجھتے تھے۔ خصوصاً ذی الحجہ کے مہینے اور حج کے دن کا بہت  
زیادہ احترام کرتے تھے۔ اسی لئے مثلاً آپ نے اسی کو بیان فرمایا۔

باب ۴۵ . مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَتَخَوَّلُهُمْ بِالْمَوْعِظَةِ وَالْعِلْمِ كَمَا لَا يَنْفَرُوا

(۶۱) عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ  
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ  
فِي الْأَيَّامِ كَرَاهَةِ السَّامَةِ عَلَيْنَا -

باب ۴۵۔ نبی ﷺ لوگوں کی رعایت کرتے ہوئے نصیحت  
فرماتے اور تعلیم دیتے (تاکہ) انہیں ناگواری نہ ہو۔

(۶۱) حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نصیحت  
فرمانے کے کچھ دن مقرر کر دیئے تھے۔ ہمارے پریشان ہو جانے کے  
خیال سے (ہر روز وعظ نہ فرماتے)۔

(۶۲) عَنْ أَنَسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا  
وَبَشِّرُوا وَلَا تُنْفِرُوا"

(۶۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے حدیث نقل کرتے ہیں  
کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، آسانی کرو اور سختی نہ کرو اور خوش کرو اور  
نفرت نہ دلاؤ۔



فائدہ:- اسلام دین فطرت ہے، وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اور ہر انسان کے لئے یہ دین اپنے اندر ایسے اصول رکھتا ہے جو انسانی فطرت کے لئے ناگوار نہیں۔ قرآن و حدیث میں تہدید و تنبیہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت کا بیان ہے۔ اس لئے خاص طور پر رسول اللہ ﷺ نے یہ اصول مقرر فرمادیا کہ دین کے کسی مسئلہ میں وہ پہلو نہ اختیار کرو جس سے لوگ کسی تنگی میں مبتلا ہو جائیں یا انہیں اس طرح پسند و نصیحت نہ کرو جس سے انہیں خدا کی مغفرت و رحمت کی بجائے اس طرز تبلیغ ہی سے نفرت ہو جائے۔ اسلام کے یہ حکیمانہ اور نفسیاتی اصول ہی اس کی حقانیت و سچائی کا روشن ثبوت ہے۔

باب ۴۶. مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ

خَيْرًا يُفَقِّهُهُ فِي الدِّينِ

باب ۴۶۔ اللہ تعالیٰ جس شخص کیساتھ بھلائی کرنا

چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عنایت فرمادیتا ہے۔

(۶۳) حضرت معاویہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں اسے دین کی سمجھ عنایت فرمادیتے ہیں اور میں تو محض تقسیم کرنے والا ہوں، دینے والا تو اللہ ہی ہے اور یہ امت ہمیشہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گی، جو شخص اس کی مخالفت کرے گا انہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ کا حکم (قیامت) آجائے۔

(۶۳) عَنْ مَعَاوِيَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهُهُ فِي الدِّينِ وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللَّهُ يُعْطِي وَلَنْ تَزَالَ هَذِهِ الْأُمَّةُ قَائِمَةً عَلَى أَمْرِ اللَّهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ

فائدہ:- اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فقیہ ہونا علم کا سب سے اونچا درجہ ہے، دوسرے یہ کہ اسلام قیامت تک دنیا میں باقی رہے گا۔ کوئی شخص اس کو روئے زمین سے مٹانا چاہے تو مٹا نہیں سکے گا۔ تیسرے یہ کہ نبی کا کام تو صرف تبلیغ احکام ہے۔ اللہ کے پیغام کو ساری دنیا میں پھیلا دینا اور ہر شخص کو تقسیم کر دینا ہے۔ اب کس کے حصے میں کتنا علم اور کتنا دین آتا ہے، یہ اللہ کی مرضی پر موقوف ہے۔ ہر شخص کو اپنی اپنی استعداد اور صلاحیت کے مطابق دین کی سمجھ دی جاتی ہے۔ اور اس سے یہ بھی مراد ہے کہ جو کچھ مال و دولت مسلمانوں میں رسول تقسیم کرتے ہیں وہ اللہ ہی کی طرف سے کرتے ہیں۔ رسول صرف تقسیم کرنے والا ہے، اصل دینے والا اللہ ہی ہے۔

باب ۴۷. الْفَهْمُ فِي الْعِلْمِ

باب ۴۷۔ علم کی باتیں دریافت کرنے میں سمجھداری سے کام لینا

(۶۴) حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ کے پاس کھجور کا ایک گاہک لایا گیا (اسے دیکھ کر) آپ نے فرمایا کہ درختوں میں ایک ایسا درخت ہے اس کی مثال مسلمان کی طرح ہے۔ (ابن عمر کہتے ہیں کہ یہ سن کر) میں نے ارادہ کیا کہ عرض کروں کہ وہ (درخت) کھجور کا ہے۔ مگر چونکہ میں سب سے چھوٹا تھا اس لئے خاموش رہا (پھر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ کھجور کا (پیڑ) ہے۔

(۶۴) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَأْتِي بِجُمَارٍ فَقَالَ إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً مَثَلُهَا كَمَثَلِ الْمُسْلِمِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ هِيَ النَّخْلَةُ فَإِذَا أَنَا أَصْغَرُ الْقَوْمِ فَسَكَتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ

فائدہ:- یہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی ذہانت و ذکاوت کی بات ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے سوال کا منشاء فوراً سمجھ گئے اور یہ بھی ان کی سمجھداری کی دلیل ہے کہ بزرگوں کے مجمع میں از خود بولنے کو اچھا نہیں سمجھا۔

باب ۴۸. الْإِغْبَاطُ فِي الْعِلْمِ وَالْحِكْمَةِ

باب ۴۸۔ علم و حکمت میں رشک کرنا

(۶۵) عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ حسد

(۶۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى



عَنْهُ) اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَاسْلَطَهُ عَلَى هَلَكَّتِهِ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا۔

صرف دو باتوں میں جائز ہے۔ ایک تو اس شخص کے بارے میں جسے اللہ نے دولت دی ہو اور وہ اس دولت کو راہ حق میں خرچ کرنے پر قدرت بھی رکھتا ہو اور ایک اس شخص کے بارے میں جسے اللہ تعالیٰ نے حکمت (کی دولت) سے نوازا ہو۔ وہ اس کے ذریعہ فیصلہ کرتا ہو (اور لوگوں) کو اس حکمت کی تعلیم دیتا ہو۔

فائدہ:- کسی دوسرے کی صلاحیت یا شخصیت یا خوبی یا خوشحالی سے رنجیدہ ہو کر یہ خواہش کرنا کہ اس شخص کی یہ نعمت یا کیفیت ختم ہو جائے اس کا نام حسد ہے۔ لیکن کبھی کبھی حسد سے مراد صرف یہ ہوتی ہے کہ آدمی دوسرے کو دیکھ کر صرف یہ چاہے کہ کاش! میں بھی ایسا ہی ہوتا، مجھے بھی ایسی ہی نعمت مل جاتی۔ اس حالت کا نام رشک ہے۔ یہ کسی چیز کی شدید رغبت اور حرص سے پیدا ہوتا ہے۔ اسی لئے امام بخاریؒ نے عنوان میں غبط (الاعتباط) کا لفظ استعمال کیا ہے۔ حسد تو بہر حال ایک مذموم چیز ہے مگر ایسا حسد جس کو رشک کہہ سکتے ہوں ان دو شخصوں کے مقابلہ میں جائز ہے جن کا ذکر حدیث میں آیا ہے۔

باب ۴۷۔ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ عَلِّمُهُ الْكِتَابَ

باب ۴۷۔ نبی ﷺ کا یہ فرمان کہ

اے اللہ اسے قرآن کا علم عطا فرما

(۶۶) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا) قَالَ ضَمَّنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ عَلِّمُهُ الْكِتَابَ۔

(۶۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ نے مجھے (سینے سے) لپٹا لیا اور فرمایا کہ ”اے اللہ اسے علم کتاب (قرآن) عطا فرما۔“

باب ۴۸۔ مَتْنِي يَصْحُحُ سَمَاعُ الصَّغِيرِ

(۶۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلَى حِمَارِ آتَانٍ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْإِحْتِلَامَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِمَنْى إِلَى غَيْرِ جِدَارٍ فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ وَأَرْسَلْتُ الْآتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ وَلَمْ يُنْكِرْ ذَلِكَ عَلَيَّ۔

باب ۴۸۔ بچے کا (حدیث) سننا کس عمر میں صحیح ہے (۶۷) حضرت عبد اللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ میں (ایک مرتبہ) گدھی پر سوار ہو کر چلا۔ اس زمانے میں، میں بلوغ کے قریب تھا۔ رسول اللہ ﷺ منیٰ میں نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کے سامنے دیوار (کی آڑ) نہ تھی تو میں بعض صفوں کے سامنے سے گزرا اور گدھی کو چھوڑ دیا۔ وہ چرنے لگی مگر کسی نے مجھے اس بات پر ٹوکا نہیں۔

(۶۸) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَ عَقَلْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَةً مَجْهًا فِي وَجْهِى وَأَنَا ابْنُ خَمْسٍ سِنِينَ مِنْ دَلُو۔

(۶۸) حضرت محمود بن الربیعؓ نے فرمایا کہ مجھے یاد ہے کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ نے ایک ڈول سے منہ میں پانی لے کر میرے چہرے پر کھلی فرمائی اس وقت میں پانچ سال کا تھا۔

فائدہ:- مذکورہ حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ۵ سال کی عمر کی بات بچہ یاد رکھ سکتا ہے اور وہ قابل اعتماد ہے۔

باب ۴۹۔ فَضْلُ مَنْ عَلِمَ وَعَلَّمَ

(۶۹) عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ مِنَ الْهُدَى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ الْغَيْثِ الْكَثِيرِ أَصَابَ أَرْضًا فَكَانَ مِنْهَا نَقِيَّةٌ قَبِلَتْ النِّمَاءَ فَانْبَتَتِ الْكُلَاءُ وَالْعُشْبُ الْكَثِيرُ وَكَانَتْ مِنْهَا

باب ۴۹۔ پڑھنے اور پڑھانے والے کی فضیلت

(۶۹) حضرت ابو موسیٰؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے مجھے جس علم و دولت کے ساتھ بھیجا ہے اس کی مثال زبردست بارش کی سی ہے جو زمین پر (خوب) برے۔ بعض زمین جو صاف ہوتی ہے وہ پانی کو پی لیتی ہے اور بہت بہت سبزہ اور گھاس اگاتی



ہے اور بعض زمین جو سخت ہوتی ہے وہ پانی کو روک لیتی ہے۔ اس سے اللہ تعالیٰ لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ وہ اس سے سیراب ہوتے ہیں اور سیراب کرتے ہیں اور کچھ زمین کے بعض خطوں پر پانی پڑا۔ وہ بالکل چٹیل میدان ہی تھے۔ نہ پانی کو روکتے ہیں اور نہ سبزہ اگاتے ہیں تو یہ مثال ہے اس شخص کی جو دین میں سمجھ پیدا کرے اور نفع دیا اس کو اس چیز نے جس کے ساتھ میں مبعوث کیا گیا ہوں جو اس نے علم دین سیکھا اور سکھایا اور اس شخص کی مثال جس نے سر نہیں اٹھایا (یعنی توجہ نہیں کی) اور جو ہدایت دے کر میں بھیجا گیا ہوں اسے قبول نہیں کیا۔

#### باب ۵۰۔ علم کا زوال اور جہل کی اشاعت

(۷۰) حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ علامات قیامت میں سے یہ ہے کہ علم اٹھ جائے گا اور جہل (اس کی جگہ) قائم ہو جائے گا اور (اعلانیہ) شراب پی جائے گی اور زنا پھیل جائے گا۔ (۷۱) حضرت انسؓ نے فرمایا کہ میں تم سے ایک ایسی حدیث بیان کرتا ہوں جو میرے بعد تم سے کوئی نہیں بیان کرے گا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ علامات قیامت میں سے یہ ہے کہ علم کم ہو جائے گا۔ جہل پھیل جائے گا، زنا بکثرت ہوگا۔ عورتوں کی تعداد بڑھ جائے گی اور مرد کم ہو جائیں گے۔ حتیٰ کہ ۵۰ عورتوں کا نگران صرف ایک مرد ہوگا۔

#### باب ۵۱۔ علم کی فضیلت

(۷۲) حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں سورہا تھا (اسی حالت میں) مجھے دودھ کا ایک پیالہ دیا گیا۔ میں نے (خوب اچھی طرح) پی لیا۔ حتیٰ کہ میں نے دیکھا کہ تازگی میرے ناخنوں سے نکل رہی ہے۔ پھر میں نے اپنا پس ماندہ عمر بن الخطابؓ کو دے دیا۔ صحابہؓ نے پوچھا کہ آپ نے اس کی کیا تعبیر لی؟ آپ ﷺ نے فرمایا علم۔

فائدہ۔ علم کو دودھ سے تشبیہ دی گئی، جس طرح آدمی کی نشوونما اور صحت کے لئے مفید ہے اسے طراوت اور قوت بخشتا ہے اسی طرح علم بھی انسان کی ترقی و عظمت کا ذریعہ ہے۔ پھر حضرت عمرؓ کو علوم نبوت سے نسبت تھی وہ بھی اس حدیث سے ظاہر ہوتی ہے۔

#### باب ۵۲۔ جانور وغیرہ پر سوار ہو کر فتویٰ دینا

(۷۳) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ لوگوں کے مسائل دریافت کرنے کی وجہ سے منیٰ میں

أَجَادِبُ أُمَسَكَتِ الْمَاءَ فَنَفَعَ اللَّهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوا وَسَقَوْا وَزَرَعُوا وَأَصَابَ مِنْهَا طَائِفَةٌ أُخْرَىٰ إِنَّمَا هِيَ قِيعَانٌ لَا يُمَسِكُ مَاءٌ وَلَا تُنْبِتُ كَلَاءٌ فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقَهُ فِي الدِّينِ وَنَفَعَهُ بِمَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَّمْ يَرْفَعْ بِذَلِكَ رَأْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللَّهِ الَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ۔

#### باب ۵۰۔ رَفْعُ الْعِلْمِ وَظُهُورُ الْجَهْلِ

(۷۰) عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيُثْبِتَ الْجَهْلُ وَتُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيُظْهَرَ الزِّنَا۔ (۷۱) عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَا أَحَدِيَّتُكُمْ حَدِيثًا لَا يُحَدِّثُكُمْ بَعْدِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَقِلَّ الْعِلْمُ وَيُظْهَرَ الْجَهْلُ وَيُظْهَرَ الزِّنَا وَتَكْثُرَ النِّسَاءُ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً الْقَيْمُ الْوَاحِدُ۔

#### باب ۵۱۔ فَضْلُ الْعِلْمِ

(۷۲) عَنْ ابْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ حَتَّى آتَنِي لَا رِيَّ الرَّيِّ يَخْرُجُ فِي أَظْفَارِي ثُمَّ أُعْطِيتُ فَضْلِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالُوا فَمَا أَوَّلَتْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْعِلْمُ۔

#### باب ۵۲۔ الْفُتْيَا وَهُوَ وَقَفْتُ عَلَى ظَهْرِ الدَّائِبَةِ أَوْ غَيْرِهَا

(۷۳) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِي



حَجَّةُ الْوَدَاعِ بِمَنَى لِلنَّاسِ يَسْأَلُونَهُ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ لَمْ أَشْعُرُ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ إِذْبَحْ وَلَا حَرَجَ فَجَاءَ آخَرُ فَقَالَ لَمْ أَشْعُرُ فَتَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ أَرْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ فَمَا سَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قَدِيمٍ وَلَا أُخِرَ إِلَّا قَالَ أَفْعَلُ وَلَا حَرَجَ۔

ٹھہر گئے تو ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ میں نے نادانستگی میں ذبح کرنے سے پہلے سرمند لیا، آپ ﷺ نے فرمایا (اب) ذبح کر لے اور کچھ حرج نہیں ہوا۔ پھر دوسرا آدمی آیا، اس نے کہا کہ میں نے نادانستگی میں رمی سے پہلے قربانی کر لی، آپ ﷺ نے فرمایا (اب) رمی کر لے (اور پہلے کر دینے سے) کوئی حرج نہیں ہوا۔ ابن عمر و کہتے ہیں (اس دن) آپ ﷺ سے جس چیز کا بھی سوال ہوا جو کسی نے مقدم و مؤخر کر لی تھی تو آپ ﷺ نے یہی فرمایا کہ (اب) کر لے، اور کچھ حرج نہیں۔

فائدہ: حرج نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ نادانستگی کی وجہ سے اگر ترتیب بدل گئی تو کوئی گناہ نہیں ہوا۔ دوسرے ائمہ کے نزدیک ترتیب چھوڑ دینے سے کفارہ وغیرہ لازم نہیں آتا۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ترتیب واجب ہے۔ ترک ترتیب سے اس کا کفارہ دینا پڑے گا۔ اگرچہ حدیث میں اس جگہ یہ تصریح نہیں کہ آپ نے مسائل کا جواب سواری پر دیا مگر بخاری شریف کتاب الحج میں جو حدیث ہے اس میں تصریح ہے کہ آپ منیٰ میں اونٹنی پر سوار تھے۔

### باب ۵۳۔ مَنْ أَجَابَ الْفُتْيَا بِإِشَارَةِ الْيَدِ وَالرَّاسِ

(۷۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُقْبَضُ الْعِلْمُ وَيُظْهَرُ الْجَهْلُ وَالْفِتْنُ وَيَكْثُرُ الْهَرَجُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْهَرَجُ فَقَالَ هَكَذَا بِيَدِهِ فَحَرَّكَهَا كَأَنَّهُ يُرِيدُ الْقَتْلَ۔

باب ۵۳۔ ہاتھ یا سر کے اشارے سے فتویٰ کا جواب دینا (۷۴) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ (ایک وقت ایسا آئے گا کہ جب) علم اٹھالیا جائے گا، جہالت اور فتنے پھیل جائیں گے اور ہرج بڑھ جائے گا۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ! ہرج کیا چیز ہے۔ آپ نے اپنے ہاتھ کو حرکت دے کر فرمایا کہ اس طرح، گویا آپ نے اس سے قتل مراد لیا۔

(۷۵) عَنْ أَسْمَاءَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا) قَالَتْ أَتَيْتُ عَائِشَةَ وَهِيَ تُصَلِّيُ فَقُلْتُ مَا شَأْنُ النَّاسِ فَأَشَارَتْ إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا النَّاسُ قِيَامٌ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللَّهِ قُلْتُ آيَةٌ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَيْ نَعَمْ فَقُمْتُ حَتَّى عَلَانِي الْغَشْيُ وَجَعَلْتُ أَصْبُ عَلَى رَأْسِي الْمَاءَ فَحَمِدَ اللَّهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَتَيْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ أَكُنْ أَرِيْتَهُ إِلَّا رَأَيْتَهُ فِي مَقَامِي هَذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَأَوْحَى إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي قُبُورِكُمْ مِثْلَ أَوْ قَرِيبٍ لَّا أَدْرِي أَيْ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ يُقَالُ مَا عَلِمْتُكَ بِهَذَا الرَّجُلِ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوِ الْمُؤَقِنُ لَّا أَدْرِي أَيُّهُمَا قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ هُوَ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى فَاجْتَنَاهُ

(۷۵) حضرت اسماءؓ نے فرمایا کہ میں حضرت عائشہؓ کے پاس آئی۔ وہ نماز پڑھ رہی تھیں۔ میں نے کہا کہ لوگوں کا کیا حال ہے؟ (یعنی لوگ کیوں پریشان ہیں؟) تو انہوں نے آسمان کی طرف اشارہ کیا (یعنی سورج کو گہن لگا ہے) اتنے میں لوگ (نماز کے لئے) کھڑے ہو گئے۔ عائشہؓ نے کہا اللہ پاک ہے۔ میں نے کہا (کیا یہ گہن) کوئی (خاص) نشانی ہے؟ انہوں نے سر سے اشارہ کیا۔ یعنی ہاں، پھر میں بھی (نماز کے لئے) کھڑی ہو گئی۔ (نماز طویل تھی) حتیٰ کہ مجھے غش آنے لگا تو میں اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی۔ پھر (نماز کے بعد) رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور اس کی صفت بیان فرمائی۔ پھر فرمایا جو چیز مجھے پہلے دکھائی نہیں گئی تھی آج وہ سب اس جگہ میں نے دیکھ لی، یہاں تک کہ بہشت اور دہرخ کو بھی دیکھ لیا اور مجھ پر یہ وحی کی گئی کہ تم اپنی قبروں میں آزمائے جاؤ گے۔ مثل یا قسرب کا کونسا لفظ حضرت اسماءؓ نے فرمایا، میں نہیں جانتی۔ حضرت فاطمہؓ کہتی ہیں (یعنی) فتنہ دجال کی طرح (آزمائے



وَاتَّبَعْنَاهُ هُوَ مُحَمَّدٌ ثَلَاثًا فَيُقَالُ نَمَّ صَالِحًا قَدْ عَلِمْنَا  
إِنْ كُنْتَ لَمُوقِنًا بِهِ وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوِ الْمُرْتَابُ لَأَ  
أَدْرِىَ أَيْ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ لَأَ أَدْرِىَ  
سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ۔

جاؤ گے) کہا جائے گا (قبر کے اندر) کہ تم اس آدمی کے بارے میں کیا  
جانتے ہو؟ تو جو صاحب ایمان یا صاحب یقین ہوگا، کونسا لفظ فرمایا  
حضرت اسماءؓ نے مجھے یاد نہیں، وہ کہے گا وہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں جو  
ہمارے پاس اللہ کی ہدایت اور دلیلیں لے کر آئے تو ہم نے اس کو قبول  
کر لیا اور اس کی پیروی کی، وہ محمد ہیں تین بار (اس طرح کہے گا) پھر (اس  
سے) کہہ دیا جائے گا کہ آرام سے سو رہ، بے شک ہم نے جان لیا کہ تو  
محمد ﷺ پر یقین رکھتا ہے اور بہر حال منافق یا شکی آدمی میں نہیں جانتی کہ  
ان میں سے کونسا لفظ حضرت اسماءؓ نے کہا تو وہ (منافق یا شکی) آدمی کہے گا  
کہ جو لوگوں کو کہتے سنا میں نے (بھی) وہی کہہ دیا۔

باب ۵۴۔ جب کوئی مسئلہ درپیش ہو تو  
اس کے لئے سفر کرنا (کیسا ہے؟)

باب ۵۴. الرِّحْلَةُ فِي  
الْمَسْأَلَةِ النَّازِلَةِ؟

(۷۶) حضرت عقبہ بن حارثؓ نے ابواہاب بن عزیز کی لڑکی سے نکاح  
کیا، تو اس کے پاس ایک عورت آئی اور کہنے لگی کہ میں نے عقبہ کو اور جس  
سے اس کا نکاح ہوا ہے اس کو دودھ پلایا ہے۔ (یہ سن کر) عقبہ نے کہا  
مجھے نہیں معلوم کہ تو نے مجھے دودھ پلایا ہے۔ تب سوار ہو کر رسول اللہ ﷺ  
کی خدمت میں مدینہ منورہ حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے اس کے بارے  
میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کس طرح (تم اس لڑکی سے تعلق  
رکھو گے) حالانکہ (اس کے متعلق) یہ کہا گیا ہے تب عقبہ نے اس لڑکی کو  
چھوڑ دیا اور اس نے دوسرا خاوند کر لیا

(۷۶) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ تَزَوَّجَ ابْنَةَ لَبَابِ أَهَابِ  
بْنِ عَزِيزٍ فَاتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُ عُقْبَةَ  
وَالَّتِي تَزَوَّجَ بِهَا قَالَ لَهَا عُقْبَةُ مَا أَعْلَمُ أَنَّكَ أَرْضَعْتِنِي  
وَلَا أَخْبَرْتِنِي فَرَكِبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ فَفَارَقَهَا عُقْبَةُ وَنَكَحَتْ  
زَوْجًا غَيْرَهُ۔

فائدہ:- انہوں نے احتیاطاً چھوڑ دیا کہ جب شبہ پیدا ہو گیا تو اب شبہ کی بات سے بچنا بہتر ہے۔ مگر جہاں تک مسئلہ کا تعلق ہے تو ایک  
عورت کی شہادت اس کے لئے کافی نہیں۔ یہاں بر بنائے احتیاط آپ ﷺ نے ایسا فرما دیا ورنہ جمہور ائمہ کے نزدیک دو عورتوں کی  
شہادت ضروری ہے۔

باب ۵۵۔ حصول (علم کے لئے نمبر مقرر کرنا)

باب ۵۵. التَّنَاوُبُ فِي الْعِلْمِ

(۷۷) حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرا ایک انصاری پڑوسی  
دونوں عوالی مدینہ کے ایک گاؤں بنی امیہ بن یزید میں رہتے تھے اور ہم  
دونوں باری باری رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ ایک  
دن وہ آتا، ایک دن میں آتا۔ جس دن میں آتا تو اس دن کی وحی کی اور  
(رسول اللہ ﷺ کی مجلس کی) دیگر باتوں کی اس کو اطلاع دیتا تھا۔ اور جب  
وہ آتا تو وہ بھی اسی طرح کرتا تو ایک دن وہ میرا انصاری رفیق اپنی باری  
کے روز حاضر خدمت ہوا (جب واپس آیا) تو میرا دروازہ بہت زور سے

(۷۷) عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَجَارٌ  
لِي مِنَ الْأَنْصَارِ فِي بَنِي أُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ وَهِيَ مِنْ  
عَوَالِي الْمَدِينَةِ وَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النَّزُولَ عَلَى رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ يَوْمًا وَأَنْزِلُ يَوْمًا  
فَإِذَا نَزَلْتُ جِئْتُهُ بِخَبَرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ مِنَ الْوَحْيِ  
وَعَايِرِهِ وَإِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ فَنَزَلَ صَاحِبِي  
الْأَنْصَارِيُّ يَوْمَ نَوْبَتِهِ فَضْرَبَ بَابِي ضَرْبًا شَدِيدًا



فَقَالَ اَنْتُمْ هُوَ فَفَرَعْتُ اِلَيْهِ فَقَالَ حَدَّثَ امْرٌ عَظِيمٌ  
فَدَخَلْتُ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَاِذَا هِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ  
اَطْلُقُكِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَا  
اَدْرِي نَسَمٌ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقُلْتُ وَاَنَا قَاتِمٌ اَطْلُقْتُ نِسَاءَكَ قَالَ لَا فَقُلْتُ اللَّهُ  
اَكْبَرُ۔

کھٹکھٹایا اور (میرے بارے میں) پوچھا کہ کیا وہ یہاں ہے؟ میں گھبرا کر  
اس کے پاس آیا۔ وہ کہنے لگا کہ ایک بڑا معاملہ پیش آ گیا (یعنی رسول اللہ  
ﷺ نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی) پھر میں حفصہ کے پاس گیا وہ رو  
رہی تھیں۔ میں نے پوچھا کیا تمہیں رسول اللہ ﷺ نے طلاق دی ہے؟ وہ  
کہنے لگیں، میں نہیں جانتی۔ پھر میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں  
نے کھڑے کھڑے آپ ﷺ سے دریافت کیا کہ کیا آپ ﷺ نے اپنی  
بیویوں کو طلاق دی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔ تب میں نے (تعجب  
سے کہا) ”اللہ اکبر!“

### باب ۵۶. الْغَضَبُ فِي الْمَوْعِظَةِ وَالْتَّعْلِيمِ إِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ

(۷۸) عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا أَكَادُ أَدْرِكَ الصَّلَاةَ مِمَّا يُطَوِّلُ بِنَا فُلَانٌ  
فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَوْعِظَةٍ أَشَدَّ  
غَضَبًا مِنْ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ مُنْفَرُونَ فَمَنْ  
صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الْمَرِيضَ وَالضَّعِيفَ  
وَذَلِكَ حَاجَةٌ۔

باب ۵۶۔ جب کوئی ناگوار بات دیکھے تو وعظ  
کرنے اور تعلیم دینے میں ناراض ہو سکتا ہے۔  
(۷۸) حضرت ابو مسعود انصاریؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے (رسول  
اللہ ﷺ کی خدمت میں آ کر) عرض کیا یا رسول اللہ! فلاں شخص لمبی نماز  
پڑھاتا ہے۔ اس لئے میں (جماعت کی) نماز میں شریک نہیں ہو سکتا۔  
(ابو مسعود کہتے ہیں کہ) اس دن سے زیادہ میں نے کبھی رسول اللہ ﷺ کو  
دوران نصیحت میں غضبناک نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا، اے لوگو تم  
(ایسی شدت اختیار کر کے لوگوں کو دین سے) نفرت دلاتے ہو۔ (سن  
لو) جو شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو مختصر پڑھائے کیونکہ ان میں بیمار،  
کمزور اور ضرورت مند (سب ہی قسم کے لوگ) ہوتے ہیں۔

(۷۹) عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رِ الْجُهَنِيِّ (رَضِيَ اللَّهُ  
تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهُ  
رَجُلٌ عَنِ اللَّقْطَةِ فَقَالَ أَعْرِفْ وَكَأَنَّهَا أَوْ قَالَ  
وَعَاءٌ هَذَا وَعِفَاصُهَا ثُمَّ عَرَفَهَا سَنَةً ثُمَّ اسْتَمْتِعَ بِهَا  
فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ قَالَ فَضَالَةٌ الْإِبِلِ فَغَضِبَ  
حَتَّى احْمَرَّتْ وَجَنَّتَاهُ أَوْ قَالَ احْمَرَّتْ وَجْهَهُ فَقَالَ  
مَالِكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاءُهَا تَرُدُّ الْمَاءَ  
وَتَرْعَى الشَّجَرَ فَذَرُهَا حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا قَالَ فَضَالَةٌ  
الْغَنَمِ قَالَ لَكَ أَوْ لَا حَيْكُكَ أَوَّلِ الذُّبِّ۔

۹۔ حضرت زید بن خالد الجہنیؓ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ  
سے لفظ (کسی کو گری پڑی چیز اگر کہیں مل جائے تو اس کو لفظ کہتے ہیں) کے  
بارے میں دریافت کیا، آپ نے فرمایا، اس کی بندش پہچان لے یا فرمایا کہ اس  
کا برتن اور تھیلی (پہچان لے) پھر ایک سال تک اس کی شناخت (کا اعلان)  
کراؤ۔ پھر (اس کا مالک نہ ملے تو) اس سے فائدہ اٹھاؤ اور اگر اس کا مالک  
آجائے تو اسے سوئپ دے۔ اس نے پوچھا کہ اچھا گمشدہ اونٹ (کے بارے  
میں) کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ کو غصہ آ گیا کہ رخسار مبارک سرخ ہو گئے یا راوی  
نے کہا کہ آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا (یہ سن کر) آپ نے فرمایا، تجھے اونٹ سے کیا  
واسطہ؟ اس کے ساتھ اس کی مشکب ہے اور اس کے (پاؤں کے) سم ہیں وہ خود  
پانی پر پہنچے گا اور درخت پر چرے گا، لہذا اسے چھوڑ دے، یہاں تک کہ اس کا  
مالک مل جائے۔ اس نے کہا اچھا گمشدہ بکری (کے بارے میں) کیا حکم ہے۔  
آپ ﷺ نے فرمایا وہ تیری ہے یا تیرے بھائی کی ورنہ بھیڑیے کی (غذا) ہے



(۸۰) عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَشْيَاءَ كَرِهَهَا فَلَمَّا أَكْثَرَ عَلَيْهِ غَضَبَ ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ سَلُونِي عَمَّا شِئْتُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ حُذَافَةُ فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ مَنْ أَبِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَبُوكَ سَالِمٌ مَوْلَى شَيْبَةَ فَلَمَّا رَأَى عُمَرَ مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! (ﷺ) إِنَّا نَتُوبُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

(۸۰) حضرت ابو موسیٰؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے کچھ ایسی باتیں دریافت کی گئیں جو آپ کو ناگوار ہوئیں اور جب (اس قسم کے سوالات کی) آپ پر بہت زیادتی کی گئی تو آپ کو غصہ آ گیا اور پھر آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا (اچھا اب) مجھ سے جو چاہے پوچھو، تو ایک شخص نے دریافت کیا کہ میرا باپ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا، تیرا باپ حذافہ ہے۔ پھر دوسرا آدمی کھڑا ہوا اور اس نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تیرا باپ سالم شیبہ کا آزاد کردہ غلام ہے۔ آخر حضرت عمرؓ نے آپ ﷺ کے چہرے کا حال دیکھا تو عرض کیا یا رسول اللہ! ہم (ان باتوں کے دریافت کرنے سے جو آپ کو ناگوار ہوں) اللہ سے توبہ کرتے ہیں۔

فائدہ:- لغو اور بے ہودہ سوال کسی صاحب علم سے کرنا ناجہی اور نادانی کی بات ہے۔ پھر اللہ کے رسول ﷺ سے اس قسم کا معاملہ کرنا تو گویا بہت ہی سخت بات ہے۔ اسی لئے اس قسم کے بے جا سوالات پر آپ ﷺ نے غصہ میں فرمایا کہ جو چاہے دریافت کرو۔ اس لئے کہ اگرچہ بشر ہونے کے لحاظ سے آپ ﷺ کی معلومات محدود تھیں مگر اللہ کا برگزیدہ پیغمبر ہونے کی بناء پر وحی والہام سے وہ ساری کیفیات وہ سارے احوال آپ کو معلوم ہو جاتے تھے یا معلوم ہو سکتے تھے، جن کی آپ کو ضرورت پیش آتی تھی۔

#### باب ۵۷. تَعْلِيمُ الرَّجُلِ أَمَتَهُ وَأَهْلَهُ

(۸۲) عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَهُمْ أَجْرَانِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوكُ إِذَا آذَى حَقَّ اللَّهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ أَمَةٌ يَطَاهَا فَأَدَبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيَّتَهَا وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ.

#### ۵۷۔ مرد کا اپنی باندی اور گھروالوں کو تعلیم دینا

(۸۲) حضرت ابو موسیٰؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین شخص ہیں جن کے لئے دو اجر ہیں۔ ایک وہ جو اہل کتاب ہو اور اپنے نبی اور محمد ﷺ پر ایمان لائے اور (دوسرے) وہ مملوک غلام جو اپنے آقا اور اللہ (دونوں) کا حق ادا کرے اور (تیسرے وہ) آدمی جس کے پاس کوئی لونڈی ہو۔ جس سے شب باشی کرتا ہے اور اسے تربیت دے تو اچھی تربیت دے۔ تعلیم دے تو عمدہ تعلیم دے، پھر اسے آزاد کر کے اس سے نکاح کرے تو اس کے لئے دو اجر ہیں

#### باب ۵۸. عِظَةُ الْإِمَامِ النِّسَاءِ وَتَعْلِيمُهُنَّ.

(۸۳) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ (عَطَاءٌ رَاوِي) أَشْهَدُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَظَنَّ أَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي الْقُرْطَ وَالْخَاتَمَ وَبِلَالٌ يَأْخُذُ فِي طَرَفِ ثَوْبِهِ.

#### باب ۵۸۔ امام کا عورتوں کو نصیحت کرنا اور تعلیم دینا

(۸۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں (یا راوی حدیث نے کہا کہ میں ابن عباسؓ کو گواہ بناتا ہوں کہ) نبی ﷺ (ایک مرتبہ عید کے موقع پر لوگوں کی صفوں میں) نکلے اور آپ کے ساتھ بلالؓ تھے۔ تو آپ کو خیال ہوا کہ عورتوں کو (خطبہ اچھی طرح) نہیں سنائی دیا تو آپ نے انہیں نصیحت فرمائی اور صدقے کا حکم دیا تو (یہ وعظ سن کر) کوئی عورت بالی (اور کوئی عورت) انگوٹھی ڈالنے لگی۔ اور بلالؓ اپنے کپڑے کے دامن میں (یہ چیزیں) لینے لگے۔



## باب ۵۹. الْحَرَصُ عَلَى الْحَدِيثِ

(۸۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ يَارَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَسْعَدَ النَّاسَ بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّ لَا يَسْأَلُنِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ أَحَدٌ أَوَّلَ مِنْكَ لِمَا رَأَيْتُ مِنْ حَرَصِكَ عَلَى الْحَدِيثِ أَسْعَدَ النَّاسَ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَالِصًا مِنْ قَلْبِهِ أَوْ نَفْسِهِ۔

## باب ۵۹۔ حدیث کی رغبت کا بیان

(۸۴) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! قیامت کے دن آپ کی شفاعت سے سب سے زیادہ کس کو حصہ ملے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے ابو ہریرہ! مجھے خیال تھا کہ تم سے پہلے کوئی اس کے بارے میں مجھ سے دریافت نہیں کرے گا، کیونکہ میں نے حدیث کے متعلق تمہاری حرص دیکھ لی تھی۔ قیامت میں سب سے زیادہ فیضیاب میری شفاعت سے وہ شخص ہوگا جو سچے دل سے یا سچے جی سے ”لا الہ الا اللہ“ کہے گا۔

## باب ۶۰. كَيْفَ يُقْبَضُ الْعِلْمُ

(۸۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمٌ اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوسًا جُهَالًا فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا۔

## باب ۶۰۔ علم کس طرح اٹھایا جائے گا

(۸۵) حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ اللہ علم کو اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ اس کو بندوں سے چھین لے، لیکن اللہ تعالیٰ علماء کو موت دے کر علم کو اٹھالے گا۔ حتیٰ کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا، لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے، ان سے سوالات کئے جائیں گے اور وہ علم کے بغیر جواب دیں گے تو خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

## باب ۶۱. هَلْ يُجْعَلُ لِلنِّسَاءِ

## يَوْمٌ عَلَى حَدِّهِ فِي الْعِلْمِ

(۸۶) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَلَبْنَا عَلَيْكَ الرَّجَالَ فَاجْعَلْ لَنَا يَوْمًا مِنْ نَفْسِكَ فَوَعَدَهُنَّ يَوْمًا لَقِيَهُنَّ فِيهِ فَوَعَظُهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ فَكَانَ فِيمَا قَالَ لَهُنَّ مَا مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تَقْدِمُ ثَلَاثَةً مِنْ وَلَدِهَا إِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ وَاثْنَيْنِ فَقَالَ وَاثْنَيْنِ۔

## باب ۶۱۔ کیا عورتوں کی تعلیم کے لئے کوئی

## خاص دن مقرر کرنا (مناسب ہے؟)

(۸۶) حضرت ابوسعید خدریؓ نے فرمایا کہ عورتوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا (کہ آپ سے مستفید ہونے میں) مرد ہم سے بڑھ گئے اس لئے آپ اپنی طرف سے ہمارے لئے (بھی) کوئی دن مقرر فرمادیں۔ تو آپ ﷺ نے ان سے ایک دن کا وعدہ کر لیا، اس دن عورتوں سے آپ ملے اور انہیں نصیحت فرمائی اور انہیں (مناسب) احکام دیئے جو کچھ آپ نے ان سے فرمایا تھا، ان میں یہ بھی تھا کہ جو کوئی عورت تم میں سے (اپنے) تین لڑکے آگے بھیج دے گی تو وہ اس کے لئے دوزخ کی آڑ بن جائیں گے۔ اس پر ایک عورت نے کہا کہ اگر دو (لڑکے بھیج دے) آپ ﷺ نے فرمایا ہاں اور دو (کا بھی یہ حکم ہے۔) حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا، ایسے تین (لڑکے) جو ابھی بلوغ کو نہ پہنچے ہوں۔

(وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَمْ يَلْغُوا الْحِنْثَ)

فائدہ:- یعنی شیر خوار بچے کی موت ماں کے لئے بخشش کا ذریعہ ہو جائے گی۔ پہلی مرتبہ تین لڑکے فرمایا، پھر دو، اور ایک حدیث میں ایک بچے کے انتقال کا بھی یہی حکم آیا ہے۔ نیز یہ حدیث پہلی حدیث کی تائید کے لئے لائے ہیں۔ بالغ ہونے سے پہلے بچے کی موت کا کافی رنج ہوتا ہے۔ اس لئے معصوم بچے کی موت ماں کی بخشش کا ذریعہ قرار دی گئی۔



باب ۶۲. مَنْ سَمِعَ شَيْئًا فَلَمْ يَفْهَمْهُ فَرَا جَعَهُ حَتَّى يَعْرِفَهُ

(۸۷) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حُوسِبَ عُذِبَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ أَوَلَيْسَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا قَالَتْ فَقَالَ إِنَّمَا ذَلِكَ الْعَرَضُ وَلَكِنْ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ يَهْلِكُ.

باب ۶۲۔ ایک شخص کوئی بات سنے اور نہ سمجھے تو

دوبارہ دریافت کرے تاکہ (اچھی طرح) سمجھ لے

(۸۷) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس سے حساب لیا گیا اسے عذاب دیا جائے گا۔ تو حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ (یہ سن کر) میں نے کہا کہ کیا اللہ نے نہیں فرمایا کہ عنقریب اس سے آسان حساب لیا جائے گا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ صرف (اللہ کے دربار میں) پیشی ہے۔ لیکن جس کے حساب میں یہ جانچ کی گئی (سمجھو) وہ ہلاک ہو گیا۔

فائدہ:- حضرت عائشہؓ کے شوق علم اور سمجھداری کی بات ہے کہ جس مسئلہ میں انہیں الجھن ہوئی اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے بے تکلف دریافت کر لیا، اللہ کے یہاں پیشی تو سب کی ہوگی مگر حساب فہمی جس کی شروع ہوگئی وہ ضرور گرفت میں آ جائے گا۔

باب ۶۳. لِيُبْلَغَ الْعِلْمُ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ قَالَهُ

بْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۸۸) عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ أَنَّهُ قَالَ لَعُمْرُو بْنُ سَعِيدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ أَتَذُنُّ لِيَّ أَيُّهَا الْأَمِيرُ أَحَدُتُكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعْتُهُ أُذْنًا وَوَعَاهُ قَلْبِي وَأَبْصَرْتُهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمُ بِهِ حَمْدُ اللَّهِ وَأَتْنِي عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللَّهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِمُرِيٍّ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا يَعْصِدُ بِهَا شَجَرَةً فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُولِ اللَّهِ فِيهَا فَقُولُوا إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَذِنَ لِرَسُولِهِ وَلَمْ يَأْذُنْ لَكُمْ وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي فِيهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ ثُمَّ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ وَلِيُبْلَغَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ -

باب ۶۳۔ جو لوگ موجود ہیں وہ غائب شخص کو علم پہنچائیں

یہ حضرت ابن عباسؓ نے رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا ہے

(۸۸) حضرت ابو شریحؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے عمرو بن سعید (والی مدینہ) سے جب وہ مکہ (ابن زبیرؓ سے لڑنے کے لئے) لشکر بھیج رہے تھے، کہا کہ اے امیر! مجھے اجازت ہو تو میں وہ بات آپ سے بیان کروں جو رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دوسرے روز ارشاد فرمائی تھی۔ اس (حدیث) کو میرے دونوں کانوں نے سنا ہے اور میرے دل نے اسے یاد رکھا ہے اور جب رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے تو میری آنکھیں آپ ﷺ کو دیکھ رہی تھیں۔ آپ ﷺ نے (اول) اللہ کی حمد و ثناء بیان کی، پھر فرمایا کہ مکہ کو اللہ نے حرام کیا ہے، آدمیوں نے حرام نہیں کیا تو (سن لو) کہ کسی شخص کے لئے جو اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو، یہ جائز نہیں کہ مکہ میں خونریزی کرے یا اس کا کوئی پیڑ کاٹے، پھر اگر کوئی اللہ کے رسول (کے لڑنے) کی وجہ سے اس کا جواز چاہے تو اس سے کہہ دو کہ اللہ نے اپنے رسول کے لئے اجازت دی تھی، تمہارے لئے نہیں دی۔ اور مجھے بھی دن کے کچھ لمحوں کے لئے اجازت ملی۔ آج اس کی حرمت لوٹ آئی جیسی کل تھی اور حاضر غائب کو یہ پہنچا دے۔

باب ۶۴۔ رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھنے والے کا گناہ

(۸۹) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ مجھ پر جھوٹ مت بولو، کیونکہ جو مجھ پر جھوٹ باندھے وہ دوزخ میں داخل ہو۔

باب ۶۴. إِنْ مَن كَذَبَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

(۸۹) عَنْ عَلِيٍّ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَلِجِ النَّارَ.



(۹۰) عَنْ سَلَمَةَ هُوَ ابْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يَقْلُ عَلَى مَا لَمْ أَقْلُ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

(۹۰) حضرت سلمہ بن الاکوع فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص میری نسبت وہ بات کرے جو میں نے نہیں کہی، تو وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالے۔

(۹۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُسَمُّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي وَمَنْ رَانِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَانِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ فِي صُورَتِي وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

(۹۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا (اپنی اولاد کا) میرے نام کے اوپر نام رکھو، مگر میری کنیت اختیار نہ کرو، اور جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا تو بلاشبہ اس نے مجھے ہی خواب میں دیکھا، کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آ سکتا اور جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے، وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا تلاش کرے۔

فائدہ:- رسول اللہ ﷺ کی طرف لوگ غلط بات منسوب کر کے دنیا میں خلق کو گمراہ اور آخرت میں دوزخ کو آباد نہ کریں۔ یہ حدیثیں بجائے خود اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ عام طور پر احادیث کا ذخیرہ مفسد لوگوں کی دست برد سے محفوظ رہا اور جتنی احادیث لوگوں نے اپنی طرف سے گھڑ لیں ان کو علماء نے صحیح احادیث سے الگ چھانٹ دیا۔ اسی طرح آپ نے یہ بھی واضح فرمادیا کہ خواب میں بھی اگر کوئی بات میری طرف منسوب کی جائے تو وہ بھی صحیح ہونی چاہئے کیونکہ خواب میں شیطان رسول اللہ ﷺ کی صورت میں نہیں آ سکتا۔

### باب ۲۵۔ علم کا قلمبند کرنا

### باب ۲۵۔ كِتَابَةُ الْعِلْمِ

(۹۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْقَتْلَ أَوْ الْفِيلِ (وَأَجْعَلُوهُ عَلَى الشَّكِّ الْقَتْلَ أَوْ الْفِيلِ) وَسُلِّطَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَّا وَانْتَهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي إِلَّا وَانْتَهَا حَلَّتْ لِي سَاعَةٌ مِّنْ نَّهَارٍ إِلَّا وَانْتَهَا سَاعَتِي هَذِهِ حَرَامٌ لَا يُخْتَلَى شَوْكُهَا وَلَا يُعْصَدُ شَجَرُهَا وَلَا تُلْتَقَطُ سَاقِطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ فَمَنْ قَتَلَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يُعْقَلَ وَإِمَّا أَنْ يُقَادَ أَهْلُ الْقَتِيلِ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اكْتُبْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ اكْتُبُوا لِأَبِي فَلَانَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ إِلَّا إِذْ خَرَّ يَارَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّا نَجْعَلُهُ فِي بُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا إِذْ خَرَّ إِلَّا

(۹۲) حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے مکہ سے قتل یا فیل کو روک لیا (اس لفظ کو شک کے ساتھ سمجھو القتل الفیل) (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا) کہ ان پر اپنے رسول اور مسلمانوں کو غالب کر دیا اور سمجھ لو کہ وہ (مکہ) کسی کے لئے حلال نہیں ہوا، مجھ سے پہلے اور نہ (آئندہ) کبھی ہوگا۔ اور میرے لئے بھی صرف دن کے تھوڑے سے حصہ کے لئے حلال کر دیا گیا تھا۔ سن لو کہ وہ اس وقت حرام ہے، نہ اس کا کوئی کاٹا توڑا جائے، نہ اس کے درخت کاٹے جائیں اور اس کی گری پڑی چیز بھی وہی اٹھائے جس کا منشا یہ ہو کہ وہ اس شے کا تعارف کرادے گا، تو اگر کوئی شخص مارا جائے تو (اس کے عزیزوں کو) اس کو اختیار ہے دو باتوں کا، یا دیت لے یا قصاص۔ اتنے میں ایک یمنی آدمی آیا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ! (یہ مسائل) میرے لئے لکھواد دیجئے۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا کہ ابو فلاں کے لئے (یہ مسائل) لکھ دو، تو ایک قریشی شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ! اذخر کے سوا، کیونکہ اسے ہم گھروں میں بوتے ہیں اور اپنی قبروں میں ڈالتے ہیں۔ (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (ہاں) مگر اذخر مگر اذخر۔

(۹۳) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کے مرض میں شدت

(۹۳) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا اشْتَدَّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى



اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَهُ، قَالَ اَتْتُونِي بِكِتَابٍ اَكْتُبُ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوْا بَعْدَهُ، قَالَ عُمَرُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَلَبَهُ الْوَجْعُ وَعِنْدَنَا كِتَابُ اللَّهِ حَسْبُنَا فَاخْتَلَفُوا وَكَثُرَ اللَّغَطُ قَالَ قَوْمُوا عَنِّي وَلَا يَنْبَغِي عِنْدِي التَّنَازُعُ -

ہوگئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس سامان کتابت لاؤ تا کہ تمہارے لئے ایک نوشتہ لکھ دوں، جس کے بعد تم گمراہ نہ ہو سکو۔ اس پر حضرت عمرؓ نے (لوگوں سے) کہا کہ اس وقت رسول اللہ ﷺ پر تکلیف کا غلبہ ہے اور ہمارے پاس اللہ کی کتاب موجود ہے جو ہمیں (ہدایت کے لئے) کافی ہے۔ اس پر لوگوں کی رائے مختلف ہوگئی اور بول چال زیادہ ہونے لگی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس سے اٹھ کھڑے ہو (اس وقت) میرے پاس جھگڑنا ٹھیک نہیں۔

باب ۶۶۔ رات کو تعلیم دینا اور وعظ کرنا

(۹۴) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ایک رات نبی کریم ﷺ بیدار ہوئے اور فرمایا کہ سبحان اللہ! آج کی رات کس قدر فتنے نازل کئے گئے اور کتنے خزانے کھولے گئے۔ ان حجرہ والیوں کو جگاؤ، کیونکہ بہت سی عورتیں (جو) دنیا میں (باریک) کپڑا اوڑھنے والی ہیں وہ آخرت میں برہنہ ہوں گی۔

فائدہ:- مطلب یہ ہے کہ اللہ کی رحمت کے خزانے نازل ہوئے اور اس کا عذاب بھی اترا۔ دوسرے یہ کہ بہت سی عورتیں جو ایسے باریک کپڑے استعمال کریں گی جس سے بدن نظر آئے، آخرت میں انہیں رسوا کیا جائے گا۔

باب ۶۷۔ السَّمَرُ بِالْعِلْمِ

باب ۶۷۔ رات کے وقت علمی مذاکرہ۔

(۹۵) حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ آخر عمر میں (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ نے ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی۔ جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو کھڑے ہو گئے۔ فرمایا کہ تمہاری آج کی رات وہ ہے کہ اس رات سے سو برس کے آخر تک کوئی شخص جو زمین پر ہے وہ نہیں رہے گا۔

(۹۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّى لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ قَالَ أَرَأَيْتُمْ لَيْلَتَكُمْ هَذِهِ فَإِنَّ رَأْسَ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ -

فائدہ:- یا تو یہ مطلب ہے کہ عام طور پر اس امت کی عمریں سو برس سے زیادہ نہیں ہوں گی، لیکن محققین کے نزدیک اس کا مطلب وہی ہے جو ظاہری لفظوں سے سمجھ میں آتا ہے۔ چنانچہ سب سے آخری صحابی عامر بن واثلہ کا ٹھیک سو برس بعد انتقال ہوا۔ احد کی لڑائی میں ان کی پیدائش ہوئی اور ایک سو دو برس کی عمر میں ان کا انتقال ہوا۔

(۹۶) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک رات میں نے اپنی خالہ میمونہ بنت الحارث زوجہ نبی کریم ﷺ کے پاس گزاری اور نبی کریم ﷺ (اس دن) ان کی رات میں ان ہی کے پاس تھے۔ آپ نے عشاء کی نماز مسجد میں پڑھی، پھر گھر میں تشریف لائے اور چار رکعت پڑھ کر سو گئے، پھر اٹھے اور فرمایا کہ چھو کھرا سو رہا ہے یا اسی جیسا لفظ فرمایا، پھر آپ (نماز پڑھنے) کھڑے ہو گئے اور میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپ نے مجھے دائیں جانب (کھڑا) کر لیا۔ تب آپ نے پانچ رکعت پڑھیں،

(۹۶) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْتٌ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فِي لَيْلَتِهَا فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ جَاءَ إِلَى مَنْزِلِهِ فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ ثُمَّ قَالَ نَامَ الْغُلَيْمُ أَوْ كَلِمَةً تُشَبِّهُهَا ثُمَّ قَامَ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ يَجْعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى خَمْسَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ



صَلَّى رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ نَامَ حَتَّى سَمِعْتُ غَطِيظَهُ، ثُمَّ خَرَجَ  
إِلَى الصَّلَاةِ  
پھر دو پڑھیں، پھر سو گئے، حتیٰ کہ میں نے آپ ﷺ کے خراٹے کی آواز  
سنی۔ پھر نماز کے لئے (باہر) تشریف لے آئے۔

فائدہ:- بخاری شریف کتاب التفسیر میں بھی امام بخاریؒ نے یہ حدیث ایک دوسرے واسطے سے نقل کی ہے۔ وہاں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ دیر حضرت میمونہؓ سے باتیں کیں پھر سو گئے۔ اس جملے سے اس حدیث کا عنوان صحیح ہو جاتا ہے۔ یعنی رات کو علمی گفتگو کرنا۔

## باب ۶۸. حِفْظُ الْعِلْمِ

## باب ۶۸۔ علم کو محفوظ رکھنا

(۹۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ إِنَّ  
النَّاسَ يَقُولُونَ أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَلَوْ لَا آيَتَانِ فِي كِتَابِ  
اللَّهِ مَا حَدَّثْتُ حَدِيثًا ثُمَّ يَتْلُوَا إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ  
مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى إِلَى قَوْلِهِ الرَّحِيمِ إِنَّ  
إِخْوَانَنَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَانُوا يَشْغَلُهُمُ الصَّفَقُ  
بِالْأَسْوَاقِ وَإِنَّ إِخْوَانَنَا مِنَ الْأَنْصَارِ كَانُوا يَشْغَلُهُمُ  
الْعَمَلُ فِي أَمْوَالِهِمْ وَإِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانُوا يَلْزَمُ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَبْعِ بَطْنِهِ وَيَحْضُرُ مَا لَا  
يَحْضُرُونَ وَيَحْفَظُ مَا لَا يَحْفَظُونَ۔

(۹۷) ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہؓ بہت حدیثیں  
بیان کرتے ہیں اور (میں کہتا ہوں کہ) اگر قرآن میں دو آیتیں نہ ہوتیں،  
میں کوئی حدیث نہ بیان کرتا۔ پھر یہ آیت پڑھی (جس کا مطلب یہ ہے)  
کہ جو لوگ اللہ کی نازل کردہ دلیلوں اور ہدایتوں کو چھپاتے ہیں (آخر  
آیت) رحیم تک (حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ) ہمارے مہاجر بھائی تو بازار کی  
خرید و فروخت میں لگے رہتے اور انصار بھائی اپنی جائیدادوں میں مشغول  
رہتے اور ابو ہریرہؓ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جی بھر کر رہتا اور (ان مجلسوں)  
میں حاضر رہتا جن (مجلسوں) میں دوسرے حاضر نہ ہوتے اور وہ  
(باتیں) محفوظ رکھتا جو دوسرے محفوظ نہیں رکھ سکتے تھے۔

(۹۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ  
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَسْمَعُ مِنْكَ حَدِيثًا كَثِيرًا  
أَنْسَاهُ قَالَ أَبْسُطْ رِدَاءَكَ فَبَسَطْتُهُ، فَغَرَفَ بِيَدَيْهِ ثُمَّ  
قَالَ ضُمَّ فَضَمَّمْتُهُ، فَمَا نَسِيتُ شَيْئًا بَعْدَهُ۔

(۹۸) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ!  
میں آپ سے بہت باتیں سنتا ہوں، مگر بھول جاتا ہوں، آپ ﷺ نے  
فرمایا کہ اپنی چادر پھیلا۔ میں نے اپنی چادر پھیلائی۔ آپ ﷺ نے اپنے  
دونوں ہاتھوں کی چلو بنائی اور (میری چادر میں ڈال دی) فرمایا کہ چادر کو  
پلیٹ لے۔ میں نے چادر کو (اپنے بدن پر) پلیٹ لیا (اس کے بعد) میں  
کوئی چیز نہیں بھولا۔

فائدہ:- حضرت ابو ہریرہؓ کے حق میں یہ رسول اللہ ﷺ کی دعا کا اثر تھا کہ انہیں ہر چیز یاد رہ جاتی۔

(۹۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ  
حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَائِنِ  
فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَبَسَطْتُهُ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَلَوْ بَسَطْتُهُ، قُطِعَ  
هَذَا الْبَلْعُومُ۔

(۹۹) حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے  
رسول اللہ ﷺ سے (علم کے) دو طرف یاد کر لئے ہیں۔ ایک کو میں نے  
پھیلا دیا ہے اور دوسرا برتن اگر میں پھیلاؤں تو میرا یہ زرخرہ کاٹ دیا  
جائے۔

فائدہ:- حضرت ابو ہریرہؓ کے اس ارشاد کا مطلب بعض علماء نے تو یہ بیان کیا ہے کہ علم ظاہر سے متعلق حدیثیں تو حضرت ابو ہریرہؓ نے  
دوسروں تک پہنچادیں اور جن حدیثوں کا تعلق علم باطن سے ہے وہ چونکہ عوام کے لئے مفید نہیں، ان کی اشاعت سے فتنہ پھیلنے کا خطرہ ہے اس  
لئے انہوں نے یہ بات کہی کہ دوسری قسم کی حدیثیں بیان کرنے سے جان کا خطرہ ہے اور محققین علماء کی رائے یہ ہے کہ دوسری حدیثوں سے  
مراد ایسی حدیثیں ہیں جن میں ظالم اور جابر حکام کے حق میں وعیدیں آئی ہیں اور فتنوں کی خبریں ہیں۔



یہ حدیث حضرت ابو ہریرہؓ نے جس زمانہ میں بیان کی وہ زمانہ تھا جب فتنوں کا آغاز ہو گیا تھا اور مسلمانوں کی جماعت میں انتشار پیدا ہو چلا تھا۔ اسی لئے یہ کہا کہ ان حدیثوں کے بیان کرنے سے جان کا خطرہ ہے۔ مصلحتاً خاموشی اختیار کر لی ہے۔ اس علم باطن سے اگر تصوف مراد لیا جائے تو وہ بھی وہی تصوف ہوگا جس کا قرآن اور حدیث میں ذکر ہے۔ قرآن و سنت سے باہر کوئی چیز ایسی نہیں جو ایک مسلمان کے لئے واجب التسلیم ہو۔ جو چیز قرآن اور حدیث کے مطابق ہوگی تو وہ قابل اتباع ہے ورنہ نہیں۔

باب ۶۹۔ عالموں کی بات خاموشی سے سننا۔

باب ۶۹۔ الْإِنْصَاتِ لِلْعُلَمَاءِ

(۱۰۰) حضرت جریرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے حجة الوداع میں فرمایا کہ لوگوں کو خاموشی کے ساتھ بات سنو، پھر فرمایا، لوگو! میرے بعد پھر کافر مت بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔

(۱۰۰) عَنْ جَرِيرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ اسْتَنْصِصْتُ النَّاسَ فَقَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

فائدہ:- رسول اللہ ﷺ نے نصیحتیں فرمانے کے لئے حضرت جریرؓ کو حکم دیا کہ لوگوں کو توجہ سے بات سننے کے لئے آمادہ کریں۔

۷۰۔ جب کسی عالم سے یہ پوچھا جائے کہ لوگوں میں کون

باب ۷۰۔ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْعَالِمِ

سب سے زیادہ علم رکھتا ہے تو مستحب یہ ہے کہ اللہ کے حوالے کر دے یعنی یہ کہہ دے کہ اللہ سب سے زیادہ علم رکھتا ہے

إِذَا سُئِلَ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ  
فَيَكُلُّ الْعِلْمَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى

(۱۰۱) حضرت اُبی بن کعبؓ نے رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا ہے کہ (ایک روز) موسیٰ علیہ السلام نے کھڑے ہو کر بنی اسرائیل میں خطبہ دیا تو آپؐ سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ صاحب علم کون ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں ہوں۔ اس وجہ سے اللہ کا عتاب ان پر ہوا کہ انہوں نے علم کو خدا کے حوالے کیوں نہ کر دیا۔ تب اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ میرے بندوں میں ایک بندہ دریاؤں کے سنگم پر ہے۔ وہ تجھ سے زیادہ عالم ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے پروردگار! میری ان سے کیسے ملاقات ہو؟ حکم ہوا کہ ایک مچھلی توشے میں رکھ لو، پھر جب تم اس مچھلی کو گم کر دو تو وہ بندہ تمہیں (وہیں) ملے گا۔ تب موسیٰ علیہ السلام چلے اور ساتھ میں اپنے خادم یوشع بن نون کو لے لیا اور انہوں نے توشے میں مچھلی رکھ لی، جب (ایک) پتھر کے پاس پہنچے تو دونوں اپنے سر اس پر رکھ کر سو گئے اور مچھلی توشہ دان سے نکل کر دریا میں اپنی راہ جا لگی۔ اور یہ بات موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی کے لئے تعجب انگیز تھی۔ پھر دونوں بقیہ رات اور دن میں چلتے رہے۔ جب صبح ہوئی تو موسیٰ علیہ السلام نے خادم سے کہا ہمارا ناشتہ لاؤ۔ اس سفر میں ہم نے (کافی) تکلیف اٹھائی اور موسیٰ علیہ السلام بالکل نہیں تھکے تھے مگر جب اس جگہ سے آگے نکل گئے جہاں تک انہیں جانے کا حکم ملا تھا، تب ان کے خادم نے کہا کہ آپؐ نے دیکھا تھا کہ جب ہم صحرہ کے پاس ٹھہرے تھے تو میں مچھلی کو (کہنا) بھول گیا۔ (یہ سن کر) موسیٰ علیہ السلام بولے کہ یہ ہی وہ

(۱۰۱) عَنْ أَبِي بَنْ كَعْبٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَامَ مُوسَى النَّبِيُّ خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فَسُئِلَ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ فَقَالَ أَنَا أَعْلَمُ فَغَتَبَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَيْهِ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ أَنَّ عَبْدًا مِّنْ عِبَادِي بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ يَارَبِّ وَكَيْفَ بِهِ فَقِيلَ لَهُ: أَحْمِلْ حُوتًا فِي مِكْتَلٍ فَإِذَا فَقَدْتَهُ، فَهُوَ ثُمَّ فَاَنْطَلِقْ وَانْطَلِقْ مَعَهُ، بِفَتَاهُ يُوشَعَ بْنِ نُونٍ وَحَمَلًا حُوتًا فِي مِكْتَلٍ حَتَّى كَانَا عِنْدَ الصَّخْرَةِ وَضَعَهَا رُءُوسَهُمَا فَنَامَا فَاَنْسَلَ الْحُوتُ مِنَ الْمِكْتَلِ فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ، فِي الْبَحْرِ سَرَبًا وَكَانَ لِمُوسَى وَفَتَاهُ عَجَبًا فَاَنْطَلَقَا بِقِيَّةِ لَيْلَتِهِمَا وَيَوْمِهِمَا فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ إِنَّا غَدَاءُ نَا لَقَدْ لَقِينَا مِن سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا وَلَمْ يَجِدْ مُوسَى مَسًا مِنَ النَّصَبِ حَتَّى جَاوَزَا الْمَكَانَ الَّذِي أَمَرَهُ فَقَالَ فَتَاهُ أَرَأَيْتَ إِذَا أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ قَالَ مُوسَى ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبُغِ فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا فَلَمَّا انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ إِذَا رَجُلٌ مُّسَجًى



بَشَوْبٍ أَوْ قَالَ تَسْحَىٰ بِشَوْبِهِ فَسَلَّمَ مُوسَىٰ فَقَالَ  
 الْخَضِرُ وَأَنَا بِأَرْضِكَ السَّلَامُ فَقَالَ أَنَا مُوسَىٰ  
 فَقَالَ مُوسَىٰ بَنِي إِسْرَآئِيلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ أَتَّبِعُكَ  
 عَلَىٰ أَنْ تُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ إِنَّكَ لَنْ  
 تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا يَا مُوسَىٰ إِنِّي عَلَىٰ عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ  
 اللَّهِ عِلْمَنِيهِ لَا تَعْلَمُهُ أَنْتَ وَأَنْتَ عَلَىٰ عِلْمٍ عِلْمَكَهُ  
 اللَّهُ لَا أَعْلَمُهُ قَالَ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَا  
 أَعْصِي لَكَ أَمْرًا فَاَنْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلَىٰ سَاحِلِ  
 الْبَحْرِ لَيْسَ لَهُمَا سَفِينَةٌ فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِينَةٌ  
 فَكَلَّمُوهُمْ أَنْ يَحْمِلُوهُمَا فَعَرَفَ الْخَضِرُ  
 فَحَمَلُوهُمَا بِغَيْرِ نَوْلٍ فَجَاءَ عُصْفُورٌ فَوَقَعَ عَلَىٰ  
 حَرْفِ السَّفِينَةِ فَنَقَرَ نَقْرَةً أَوْ نَقَرَتَيْنِ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ  
 الْخَضِرُ يَا مُوسَىٰ مَا نَقَصَ عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ  
 اللَّهِ تَعَالَىٰ إِلَّا كَنَقْرَةٍ هَذِهِ الْعُصْفُورُ فِي الْبَحْرِ  
 فَعَمِدَ الْخَضِرُ إِلَىٰ لَوْحٍ مِّنَ السَّفِينَةِ فَنَزَعَهُ فَقَالَ  
 مُوسَىٰ قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدَتْ إِلَيْنَا  
 سَفِينَتُهُمْ فَخَرَقَتْهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ  
 لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ  
 وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا قَالَ فَكَانَتْ الْأُولَىٰ  
 مِنْ مُّوسَىٰ نَسِيَانًا فَاَنْطَلَقَا فَإِذَا غَلَامٌ يَلْعَبُ مَعَ  
 الْغُلَمَانِ فَآخَذَا لَخَضِرُ بِرَأْسِهِ مِنْ أَعْلَاهُ فَاقْتَلَعَ  
 رَأْسَهُ بِيَدِهِ فَقَالَ مُوسَىٰ أَقْتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ  
 نَفْسٍ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا  
 قَالَ ابْنُ عَمِيْنُهُ وَهَذَا أَوْ كَذُفَاَنْطَلَقَا حَتَّىٰ إِذَا أَتَيَا  
 أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا  
 فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَ قَالَ الْخَضِرُ  
 بِيَدِهِ فَأَقَامَهُ فَقَالَ لَهُ مُوسَىٰ لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ  
 عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ قَالَ النَّبِيُّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللَّهُ مُوسَىٰ لَوْ دِدْنَا  
 لَوْ صَبَرَ حَتَّىٰ يَقْصَّ عَلَيْنَا مِنْ أَمْرِهِمَا -

جگہ ہے جس کی ہمیں تلاش تھی، تو پچھلے پاؤں لوٹ گئے۔ جب پھر تک پہنچے  
 تو دیکھا کہ ایک شخص کپڑا اوڑھے ہوئے (موجود) ہے۔ موسیٰ علیہ السلام  
 نے انہیں سلام کیا۔ خضر علیہ السلام نے کہا کہ تمہاری سرزمین میں سلام  
 کہاں؟ پھر موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں موسیٰ ہوں۔ خضر علیہ السلام  
 بولے کہ بنی اسرائیل کے موسیٰ؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں۔ پھر کہا کہ کیا  
 میں تمہارے ساتھ چل سکتا ہوں تاکہ تم مجھے ہدایت کی وہ باتیں بتلاؤ جو خدا  
 نے تمہیں سکھائی ہیں۔ خضر علیہ السلام بولے کہ تم میرے ساتھ صبر نہ  
 کر سکو گے اے موسیٰ! مجھے اللہ نے ایسا علم دیا ہے جسے تم نہیں جانتے اور تم کو  
 جو علم دیا ہے اسے میں نہیں جانتا۔ (اس پر) موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ خدا  
 نے چاہا تو مجھے صابر پاؤ گے اور میں کسی بات میں تمہاری خلاف ورزی نہیں  
 کروں گا۔ پھر دونوں دریا کے کنارے کنارے پیدل چلے، ان کے پاس  
 کوئی کشتی نہ تھی کہ ایک کشتی ان کے سامنے سے گزری تو کشتی والوں سے  
 انہوں نے کہا کہ ہمیں بٹھالو، خضر علیہ السلام کو انہوں نے پہچان لیا اور بے  
 کرایہ سوار کر لیا۔ اتنے میں ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے پر بیٹھ گئی۔ پھر  
 سمندر میں اس نے ایک دو چوئیں ماریں (اسے دیکھ کر خضر علیہ السلام  
 بولے کہ اے موسیٰ! میرے اور تمہارے علم نے اللہ کے علم میں سے اتنا ہی کم  
 کیا ہوگا جتنا اس چڑیا نے سمندر (کے پانی) سے، پھر خضر علیہ السلام نے کشتی  
 کے تختوں میں سے ایک تختہ نکال ڈالا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ ان لوگوں  
 نے تو ہمیں بلا کرایہ کے سوار کیا اور تم نے ان کی کشتی (کی لکڑی) اکھاڑ ڈالی  
 تاکہ یہ ڈوب جائیں۔ خضر علیہ السلام بولے کہ کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ تم  
 میرے ساتھ صبر نہیں کر سکو گے۔ (اس پر) موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا  
 کہ بھول پر میری گرفت نہ کرو۔ موسیٰ علیہ السلام نے بھول کر یہ پہلا  
 اعتراض کیا تھا، پھر دونوں چلے (کشتی سے اتر کر) ایک لڑکا بچوں کے ساتھ  
 کھیل رہا تھا۔ خضر علیہ السلام نے اوپر سے اس کا سر پکڑ کر ہاتھ سے اسے  
 الگ کر دیا۔ موسیٰ علیہ السلام بول پڑے کہ تم نے ایک بے گناہ کو بغیر کسی جانی  
 حق کے مار ڈالا۔ خضر علیہ السلام بولے کہ میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ تم  
 میرے ساتھ صبر نہیں کر سکو گے۔ ابن عیینہ کہتے ہیں کہ اس کلام میں زیادہ  
 تاکید ہے پہلے سے۔ پھر دونوں چلتے رہے۔ حتیٰ کہ ایک گاؤں والوں کے  
 پاس آئے، ان سے کھانا لینا چاہا۔ انہوں نے کھانا دینے سے انکار کر دیا۔  
 انہوں نے وہیں دیکھا کہ ایک دیوار اسی گاؤں میں گرنے کے قریب تھی۔



خضر علیہ السلام نے اپنے ہاتھ کے اشارے سے اسے سیدھا کر دیا۔ موسیٰ علیہ السلام بول اٹھے کہ اگر تم چاہتے تو (گاؤں والوں) سے اس کی مزدوری لے سکتے تھے۔ خضر علیہ السلام نے کہا (بس اب) ہم تم میں جدائی کا وقت آ گیا۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے۔ ہماری تمنا تھی کہ موسیٰ علیہ السلام کچھ دیر اور صبر کرتے، تو مزید واقعات ان دونوں کے بیان کئے جاتے۔

باب ۷۱۔ کھڑے ہو کر کسی عالم سے سوال کرنا، جو بیٹھا ہوا ہو (۱۰۲) حضرت ابو موسیٰؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اللہ کی خاطر لڑائی کی کیا صورت ہے؟ کیونکہ ہم میں سے کوئی غصہ کی وجہ سے اور کوئی غیرت کی وجہ سے جنگ کرتا ہے تو آپ ﷺ نے اس کی طرف سر اٹھایا اور سراسی لئے اٹھایا کہ پوچھنے والا کھڑا تھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا جو اللہ کے کلمے کو سر بلند کرنے کے لئے لڑے وہ اللہ ہی کی راہ میں (لڑتا) ہے۔

فائدہ:- یعنی جب اللہ کے دشمنوں سے لڑنے کے لئے آدمی میدان جنگ میں پہنچتا ہے اور غصہ کے ساتھ یا غیرت کے ساتھ جوش میں آ کر لڑتا ہے تو یہ سب اللہ ہی کی خاطر سمجھا جائے گا۔ اس کو ذاتی یا نفسانی جنگ نہیں کہا جائے گا۔

باب ۷۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ تمہیں تھوڑا علم دیا گیا ہے۔

(۱۰۳) حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ مدینہ کے کھنڈرات میں چل رہا تھا اور آپ کھجور کی چھڑی پر سہارا دے کر چل رہے تھے تو کچھ یہودیوں کا (ادھر سے) گزر ہوا، ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے روح کے بارے میں کچھ پوچھو، ان میں سے کسی نے کہا، مت پوچھو، ایسا نہ ہو کہ وہ کوئی ایسی بات کہہ دیں جو تمہیں ناگوار ہو (مگر) ان میں سے بعض نے کہا کہ ہم ضرور پوچھیں گے۔ پھر ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا کہ اے ابوالقاسم! روح کیا چیز ہے؟ آپ نے خاموشی اختیار کی۔ میں نے (دل میں) کہا کہ آپ پر وحی آرہی ہے۔ اس لئے کھڑا ہو گیا۔ جب آپ سے (وہ کیفیت) دور ہو گئی تو آپ ﷺ نے (قرآن کا یہ ٹکڑا جو اس وقت نازل ہوا تھا) ارشاد فرمایا ”اے نبی! تم سے یہ لوگ روح کے بارے میں پوچھ رہے ہیں، کہہ دو کہ روح میرے رب کے حکم سے پیدا ہوئی ہے اور تمہیں علم کی بہت تھوڑی مقدار دی گئی ہے۔“ (اس لئے تم روح کی حقیقت نہیں سمجھ سکتے)

باب ۷۱۔ مَنْ سَأَلَ وَهُوَ قَائِمٌ عَالِمًا جَالِسًا

(۱۰۲) عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْقِتَالُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنْ أَحَدُنَا يُقَاتِلُ غَضَبًا وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً فَرَفَعَ إِلَيْهِ رَأْسَهُ قَالَ وَمَا رَفَعَ إِلَيْهِ رَأْسَهُ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ قَائِمًا فَقَالَ مَنْ قَاتَلَ لِيَتَكُونَ كَلِمَةً لِلَّهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ۔

باب ۷۲۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى

وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا

(۱۰۳) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ (بن مسعود رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ بَيْنَا أَنَا أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَرِبِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَصِيبٍ مَعَهُ فَمَرَّ بِنَفَرٍ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُّوهُ عَنِ الرُّوحِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَسْأَلُوهُ لَا يَجِيءُ فِيهِ بَشْيٌ تَكْرَهُوْنَهُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَنَسْأَلَنَّهُ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا أَبَا الْقَاسِمِ مَا الرُّوحُ فَسَكَتَ فَقُلْتُ إِنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ فَقُمْتُ فَلَمَّا انْجَلَى عَنْهُ فَقَالَ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا۔



فائدہ:- روح کی حقیقت کے بارے میں یہودیوں نے جو سوال کیا تھا، اس کا منشاء بھی یہ ہی تھا کہ چونکہ توریت میں بھی روح کے متعلق یہ ہی بیان کیا گیا ہے کہ وہ خدا کی طرف سے ایک چیز ہے۔ اس لئے وہ معلوم کرنا چاہتے تھے کہ ان کی تعلیم بھی توریت کے مطابق ہے یا نہیں۔ یا یہ بھی فلسفیوں کی طرح روح کے سلسلہ میں ادھر ادھر کی باتیں کہتے ہیں۔ روح چونکہ خالص ایک لطیف شے ہے اس لئے ہم اپنی موجودہ زندگی میں جو کثافت سے بھرپور ہے کسی طرح روح کی حقیقت سے واقف نہیں ہو سکتے۔

باب ۷۳۔ علم کی باتیں کچھ لوگوں کو بتانا اور کچھ لوگوں کو نہ بتانا اس خیال سے کہ ان کی سمجھ میں نہ آئیں گی۔

باب ۷۳۔ مَنْ خَصَّ بِالْعِلْمِ قَوْمًا

دُونَ قَوْمٍ كَرَاهِيَةً أَنْ لَا يَفْهَمُوا

(۱۰۴) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَاذُ رَدِّفُهُ، عَلَى الرَّحْلِ قَالَ يَامَعَاذُ بْنَ جَبَلٍ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ يَامَعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ ثَلَاثًا قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ إِلَّا حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُونَ قَالَ إِذَا يَتَكَلَّمُوا وَأَخْبَرَ بِهَا مَعَاذُ عِنْدَ مَوْتِهِ تَأْتِمًا۔

(۱۰۴) حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) حضرت معاذ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سواری پر سوار تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے معاذ! انہوں نے عرض کیا، حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے (دوبارہ) فرمایا اے معاذ! انہوں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپ نے (سہ بار) فرمایا اے معاذ! انہوں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ! تین بار ایسا ہوا (اس کے بعد) آپ نے فرمایا کہ جو شخص رسول اللہ سے اس بات کا اقرار کرے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود (برحق نہیں) اور محمد اللہ کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ اس پر (دوزخ کی) آگ حرام کر دیتا ہے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! کیا اس بات سے لوگوں کو باخبر نہ کر دوں تاکہ وہ خوش ہوں؟ آپ نے فرمایا (جب تم یہ خبر (سناؤ گے) اس وقت لوگ اس پر بھروسہ کر بیٹھیں گے (اور عمل چھوڑ دیں گے) حضرت معاذ نے انتقال کے وقت یہ حدیث اس خیال سے بیان فرمادی کہ کہیں حدیث رسول ﷺ چھپانے کا ان سے آخرت میں مواخذہ نہ ہو

فائدہ:- منشاء یہ ہے کہ ہر شخص سے اس کی عقل کے مطابق بات کرنی چاہئے۔ اگر لوگوں سے ایسی بات کی جائے جو ان کی عقل سے باہر ہو تو وہ ظاہر ہے کہ وہ اس کو تسلیم نہیں کریں گے۔ اس لئے رسول اللہ ﷺ کی وہ حدیثیں بیان کرو جو ان کی سمجھ کے مطابق ہوں۔ ورنہ وہ کہیں ناقابل فہم باتیں سن کر ایسی حدیثوں کو جھٹلانے نہ لگیں، حالانکہ وہ حدیثیں اپنی جگہ بالکل صحیح ہوں گی۔

باب ۷۴۔ حصول علم میں شرمانا

باب ۷۴۔ الْحَيَاءُ فِي الْعِلْمِ

(۱۰۵) حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ ام سلیم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ حق بات بیان کرنے سے نہیں شرماتا (اس لئے پوچھتی ہوں کہ) کیا احتلام سے عورت پر بھی غسل ضروری ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (ہاں) جب عورت پانی دیکھ لے (یعنی کپڑے وغیرہ پر پانی کا اثر معلوم ہو۔) تو (یہ سن کر) حضرت ام سلمہؓ نے پردہ کر لیا، یعنی اپنا چہرہ چھپا لیا۔ (شرم کی وجہ سے) اور کہا یا رسول اللہ! کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ آپ ﷺ

(۱۰۵) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) قَالَتْ جَاءَتْ أُمُّ سَلِيمٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحِي مِنْ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلِ إِذَا احْتَلَمَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَتْ الْمَاءَ فَغَطَّتْ أُمُّ سَلَمَةَ تَعْنِي وَجْهَهَا وَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ تَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ قَالَ نَعَمْ تَرَبَّتْ يَمِينُكَ فِيمَ يُشَبِّهُهَا وَلَدَهَا۔



نے فرمایا ہاں، تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں، پھر کیوں اس کا بچہ اس کی صورت کے مشابہ ہوتا ہے۔

فائدہ:- ضرورت کے وقت دینی مسائل دریافت کرنے میں کوئی شرم نہیں کرنی چاہئے۔ اس لئے کہ بے جا شرم سے نہ آدمی کو خود کوئی فائدہ پہنچتا ہے نہ دوسروں کو۔ زندگی کے جتنے بھی پہلو ہیں وہ خلوت کے ہوں یا جلوت کے، تنہائی کے ہوں یا مجلسی، اور اجتماعی ہوں یا انفرادی، ان سب کے لئے خدا نے کچھ حدود اور ضابطے مقرر کئے ہیں۔ اگر آدمی ان سے ناواقف رہ جائے تو پھر وہ قدم قدم پر ٹھوکریں کھائے گا اور پریشان ہوگا۔ اس لئے ان تمام ضابطوں اور قاعدوں سے واقفیت ضروری ہے۔ جن سے کسی نہ کسی وقت واسطہ پڑتا ہے۔ انصار کی عورتیں ان مسائل کے دریافت کرنے میں کسی قسم کی روایتی شرم سے کام نہیں لیتی تھیں جن کا تعلق صرف عورتوں سے ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ اگر وہ رسول اللہ ﷺ سے ان مسائل کو وضاحت کے ساتھ دریافت نہ کریں تو آج مسلمان عورتوں کو اپنی زندگی کے اس گوشے کے لئے کوئی رہنمائی کہیں سے نہ ملتی جو عام طور پر دوسروں سے پوشیدہ رہتا ہے۔ اسی طرح مذکورہ حدیث میں حضرت ام سلیمؓ نے نہایت خوبصورتی کے ساتھ پہلے اللہ تعالیٰ کی صفت خاص بیان فرمائی کہ وہ حق بات کے بیان میں نہیں شرماتا، پھر وہ مسئلہ دریافت کیا جو بظاہر شرم سے تعلق رکھتا ہے۔ مگر مسئلہ ہونے کی حیثیت اپنی جگہ دریافت طلب تھی اور اگر اس کے دریافت کرنے میں وہ عورتوں جیسی شرم سے کام لیتیں تو اس مسئلہ میں نہ صرف یہ کہ وہ خود دینی حکم سے محروم رہ جاتیں بلکہ دوسری تمام مسلمان عورتیں ناواقف رہتیں۔ اس لحاظ سے پوری امت پر سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کا بہت بڑا احسان ہے کہ انہوں نے ذاتی زندگی سے متعلق بھی وہ باتیں کھول کر بیان فرمادیں جنہیں عام طور پر لوگ بے جا شرم کے سہارے بیان نہیں کرتے اور دوسری طرف صحابی عورتوں کی یہ امت ممنون ہے کہ انہوں نے آپ ﷺ سے سب سوالات دریافت کر ڈالے جن کی ہر عورت کو ضرورت پیش آتی ہے اور جنہیں بسا اوقات خاوند سے بھی دریافت کرتے ہوئے کتراتے ہیں۔

باب ۷۵۔ جو شخص شرمائے، وہ دوسروں کو سوال کرنے کے لئے کہہ دے۔

باب ۷۵۔ مَنِ اسْتَحْيَى فَاَمَرَ غَيْرَهُ بِالسُّؤَالِ

(۱۰۶) حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں ایسا شخص تھا جسے جریان مذی کی شکایت تھی، تو میں نے مقدار کو حکم دیا کہ وہ (اس کے بارے میں) رسول اللہ ﷺ سے دریافت کریں تو انہوں نے آپ ﷺ سے پوچھا، آپ نے فرمایا کہ اس مرض میں وضو (فرض ہوتا) ہے۔

(۱۰۶) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَاَمَرْتُ الْمَقْدَادَ أَنْ يَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ فِيهِ الْوُضُوءُ۔

فائدہ:- حضرت علیؓ نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے رشتہ دامادی کی بناء پر اس مسئلے کے بارے میں شرم محسوس کی مگر چونکہ مسئلہ معلوم کرنا ضروری تھا تو دوسرے صحابیؓ کے ذریعے دریافت کرایا۔ اس طرح فطری شرم کا لحاظ کرنے کے ساتھ ساتھ دینی حکم معلوم کر لیا، اصل مقصد تو احکام دین سے واقفیت ہے، وہ جس صورت سے بھی ہو۔

باب ۷۶۔ مسجد میں علمی مذاکرہ اور فتویٰ دینا

باب ۷۶۔ ذِكْرُ الْعِلْمِ وَالْفُتْيَا فِي الْمَسْجِدِ

(۱۰۷) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) ایک آدمی نے مسجد میں کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہمیں کس جگہ سے احرام باندھنے کا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا مدینہ والے ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں اور اہل شام حجفہ سے اور نجد والے قرن سے یا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ لوگوں کا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یمن والے یلملم سے احرام

(۱۰۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَامَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ أَيْنَ تَأْمُرُنَا أَنْ نُهْلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهْلُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَيُهْلُ أَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْحُجْفَةِ وَيُهْلُ أَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَيَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ



وَيُهْلُ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلْمَلَمَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ لَمْ أَفْقَهُ هَذِهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔  
 باندھیں اور ابن عمرؓ کہا کرتے تھے کہ مجھے یہ (آخری جملہ) رسول اللہ ﷺ سے یاد نہیں۔

فائدہ:- مسجد میں یہ سوال کیا گیا تھا اور مسجد ہی میں رسول اللہ ﷺ نے اس کا جواب دیا۔

باب ۷۷۔ مَنْ أَجَابَ السَّائِلَ بِأَكْثَرِ مِمَّا سَأَلَهُ

(۱۰۸) عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ: هَذَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرُنْسَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ الْوَرَسُ أَوْ الزَّعْفَرَانُ فَإِنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا تَحْتَ الْكُعْبَيْنِ۔  
 (۱۰۸) حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ احرام باندھنے والے کو کیا پہننا چاہئے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نہ قمیض پہنے نہ صافہ باندھے اور نہ پاجامہ اور نہ کوئی سرپوش اوڑھے۔ اور نہ کوئی زعفران اور ورس سے رنگا ہوا کپڑا پہنے اور اگر جوتے نہ ملیں تو موزے پہن لے اور انہیں (اس طرح) کاٹ دے کہ وہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں۔

فائدہ:- ورس ایک قسم کی خوشبودار گھاس ہوتی ہے۔ حج کا احرام باندھنے کے بعد اس کا استعمال جائز نہیں۔ سائل نے سوال تو مختصر سا کیا تھا مگر رسول اللہ ﷺ نے تفصیل کے ساتھ اس کو جواب دیا تا کہ جواب نامکمل نہ رہ جائے۔



## کتاب الوضوء

## وضو کا بیان

باب ۷۸. لَا يُقْبَلُ صَلَوةٌ بِغَيْرِ طَهْوَرٍ

باب ۷۸ نماز بغیر پاکی کے قبول نہیں ہوتی۔

(۱۰۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلَوةٌ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَتَوَضَّأَ قَالَ رَجُلٌ مِنْ حَضَرِ مَوْتَ مَا الْحَدَّثُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ فُسَاءٌ أَوْ ضَرَاطٌ۔

(۱۰۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص بے وضو ہو جائے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ جب تک (دوبارہ) وضو نہ کرے۔ حضر موت کے ایک شخص نے پوچھا کہ بے وضو ہونا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ (پاخانہ کے مقام سے نکلنے والی) آواز والی بے آواز والی ہوا۔

فائدہ:- نماز جس چیز کا نام ہے وہ درحقیقت اللہ اور بندے کے درمیان اظہار تعلق ہے اس تعلق کے لئے جس یکسوئی اور فراغت قلب کی ضرورت ہے وہ بغیر اس کے پیدا نہیں ہو سکتی کہ آدمی اپنے نفس کے ساتھ جسم کو بھی نجاستوں سے پاک کرے۔ ایک نجاست تو وہ ہے جو ظاہری طور پر بدن سے تعلق رکھتی ہے اور نظر آتی ہے مگر ایک نجاست وہ ہے جو نظر نہیں آتی صرف محسوس ہوتی ہے۔ اسی لئے دونوں قسم کی گندگیوں سے پاک ہونے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس حدیث میں جس چیز سے وضو ٹوٹ جانے کی خبر دی گئی ہے وہ ایسی چیز ہے کہ جو آنکھ سے دکھائی نہیں دیتی۔ مگر آدمی اس کو محسوس کرتا ہے اس لئے ایسی چیز کو وضو ٹوٹنے کا سبب قرار دیا گیا ہے جو درحقیقت آدمی کے اندر یہ احساس پیدا کر دے کہ وہ خدا کا بندہ ہے اور اس کا کوئی فعل خدا کی نگاہ سے چھپا ہوا نہیں۔ ہوا خارج ہونے کا عام طور پر دوسروں کو پتہ نہیں چلتا اس لئے اگر کوئی ظاہری علامت وضو کے ٹوٹنے کی مقرر کی جاتی تو یہ تو ہوتا کہ جب وہ علامت سامنے آتی نئے وضو کے لئے آدمی تیاری کرتا۔ مگر ہو سکتا تھا کہ اس طرح صرف دوسروں کو دکھانے اور دھوکہ دینے کے لئے وضو کر لیا جاتا اور نمائش یا دکھاوے کے طور پر نماز بھی ادا کر لی جاتی مگر اب ایک ایسی چیز نقص وضو کا سبب مقرر کی گئی ہے جس کا تعلق آدمی کے اپنے ضمیر اور احساس سے ہے، اب اس کے لئے یہ ممکن نہیں کہ وضو صرف دکھاوے ہی کے لئے کرے، اب تو یہ سمجھ کر وضو کرے گا کہ اسے اللہ کے سامنے پاک و صاف ہو کر حاضر ہونا ہے۔ اس لئے وضو ٹوٹنے کے بعد مجھے از سر نو وضو کرنا چاہئے۔ یہ وہ حکیمانہ اصول ہے اور جو صرف خداوند قدوس ہی کی طرف سے عطا ہو سکتا ہے۔

”فساء“ اس ہوا کو کہتے ہیں جو ہلکی آواز سے آدمی کے مقعد سے نکلتی ہے اور ”ضرط“ وہ ہوا ہے جس میں آواز ہو۔

باب ۷۹. فَضِّلِ الْوُضُوءَ

باب ۷۹۔ وضو کی فضیلت (اور ان لوگوں کی فضیلت)

وَالْغُرَّ الْمُحَجَّلُونَ

جو وضو کے نشانات سے سفید پیشانی اور سفید ہاتھ

مِنْ اَثَارِ الْوُضُوءِ

پاؤں والے ہوں گے (قیامت کے دن)

(۱۱۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أُمَّتِي يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ اَثَارِ الْوُضُوءِ فَمَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيلَ غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ۔

(۱۱۰) حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ فرما رہے تھے کہ میری امت کے لوگ وضو کے نشانات کی وجہ سے قیامت کے دن سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والوں کی شکل میں بلائے جائیں گے تو تم میں سے جو کوئی اپنی چمک بڑھانا چاہتا ہے تو وہ بڑھا لے۔ (یعنی وضو اچھی طرح کرے)

فائدہ:- جو اعضاء وضو میں دھوئے جاتے ہیں امت میں وہ سفید اور روشن ہوں گے ان ہی کو غرّاء مجللین کہا گیا۔

باب ۸۰. لَا يَتَوَضَّأُ مِنَ

باب ۸۰۔ جب تک بے وضو ہونے کا یقین نہ ہو۔

الشَّكِّ حَتَّى يَسْتَيَقِنَ

محض شک کی بناء پر نیا وضو کرنا ضروری نہیں۔



(۱۱۱) حضرت عبداللہ بن یزید الانصاریؓ اُنہ شَکَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم الرَّجُلُ الَّذِیْ یُخِیْلُ اِلَیْہِ اَنَّهُ یَجِدُ الشَّیْءَ فِی الصَّلٰوَةِ فَقَالَ لَا یَنْفَتِلْ اَوْ لَا یَنْصَرِفْ حَتّٰی یَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ یَجِدَ رِیْحًا۔  
 (۱۱۲) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سوئے حتیٰ کہ خراٹے لینے لگے۔ پھر آپ نے نماز پڑھی اور کبھی (راوی نے یوں) کہا کہ آپ لیٹ گئے پھر خراٹے لینے لگے، پھر کھڑے ہوئے۔ اس کے بعد نماز پڑھی

(۱۱۱) حضرت عبداللہ بن یزیدؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی کہ ایک شخص ہے جسے یہ خیال ہوتا ہے کہ نماز میں کوئی چیز (یعنی ہوائی) محسوس ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ نہ پھرے یا نہ مڑے۔ جب تک آواز نہ سنے یا بونہ پائے۔

فائدہ:- اگر نماز پڑھتے ہوئے ریح خارج ہونے کا شک ہو تو محض شک سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ جب تک ہوا خارج ہونے کی آواز یا اس کی بدبو محسوس نہ کرے۔

### باب ۸۱۔ معمولی طور پر وضو کرنا

### باب ۸۱۔ التَّخْفِیْفُ فِی الْوُضُوءِ

(۱۱۲) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سوئے حتیٰ کہ خراٹے لینے لگے۔ پھر آپ نے نماز پڑھی اور کبھی (راوی نے یوں) کہا کہ آپ لیٹ گئے پھر خراٹے لینے لگے، پھر کھڑے ہوئے۔ اس کے بعد نماز پڑھی

(۱۱۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نَامَ حَتّٰی نَفَخَ ثُمَّ صَلَّی وَرُبَّمَا قَالَ اضْطَجَعَ حَتّٰی نَفَخَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّی۔

فائدہ:- رسول اللہ ﷺ نے رات کو جو وضو فرمایا تو یا تو تین مرتبہ ہر عضو کو نہیں دھویا، یا دھویا تو اچھی طرح ملا نہیں، بس پانی ترا دیا۔ مطلب یہ ہے کہ اس طرح بھی وضو ہو جاتا ہے۔ باقی یہ بات صرف رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خاص ہے کہ نیند سے وضو نہیں ٹوٹتا تھا، آپ کے علاوہ کسی بھی شخص کو اگر یوں غفلت کی نیند آ جائے تو اس کا وضو نہیں رہتا۔

### باب ۸۲۔ اچھی طرح وضو کرنا۔ ابن عمرؓ کا قول

### باب ۸۲۔ اِسْبَاغُ الْوُضُوءِ وَقَدْ قَالَ

کہ وضو کا پورا کرنا (اعضاء کا) صاف کرنا ہے

ابْنُ عُمَرَ اِسْبَاغُ الْوُضُوءِ الْاِنْقَاءُ

(۱۱۳) حضرت اسامہ بن زیدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عرفہ سے چلے، جب گھائی میں پہنچے تو اتر گئے آپ نے (پہلے) پیشاب کیا، پھر وضو کیا اور خوب اچھی طرح وضو نہیں کیا۔ تب میں نے کہا یا رسول اللہ! نماز کا وقت (آ گیا) آپ نے فرمایا نماز تمہارے آگے ہے (یعنی مزدلفہ چل کر پڑھیں گے) تو جب مزدلفہ میں پہنچے تو آپ نے خوب اچھی طرح وضو کیا۔ پھر جماعت کھڑی کی گئی۔ آپ نے مغرب کی نماز پڑھی، پھر ہر شخص نے اپنے اونٹ کو اپنی جگہ بٹھلایا پھر عشاء کی جماعت کھڑی کی گئی اور آپ نے نماز پڑھی اور ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی نماز نہیں پڑھی۔

(۱۱۳) عَنْ أُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ (قَالَ) اَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ دَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مِنْ عُرْفَةِ حَتّٰی اِذَا كَانَ بِالشَّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ يُسَبِّغِ الْوُضُوءَ فَقُلْتُ الصَّلٰوَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الصَّلٰوَةُ اَمَامَكَ فَرَكِبَ فَلَمَّا جَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ نَزَلَ فَتَوَضَّأَ فَاسَبَّغِ الْوُضُوءَ ثُمَّ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوَةُ فَصَلَّی الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَنَاخَ كُلُّ اِنْسَانٍ بَعِيْرَهُ فِیْ مَنْزِلِهِ ثُمَّ اُقِيْمَتِ الْعِشَاءُ فَصَلَّی وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا۔

فائدہ:- پہلی مرتبہ آپ نے وضو صرف پاکی حاصل کرنے کے لئے کیا تھا، دوسری مرتبہ نماز کے لئے کیا تو ایک مرتبہ معمولی طور پر کر لیا اور دوسری دفعہ خوب اچھی طرح کیا۔

### باب ۸۳۔ چہرے کا صرف ایک چلو (پانی) سے دھونا

### باب ۸۳۔ غَسْلُ الْوُجْهِ بِالْيَدَيْنِ مِنْ غُرْفَةٍ وَاحِدَةٍ

(۱۱۴) حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے (ایک مرتبہ) وضو کیا تو اپنا چہرہ دھویا (اس طرح کہ پہلے) پانی کی ایک چلو سے کلی کی اور ناک میں پانی دیا۔ پھر پانی کی ایک چلو لی۔ پھر اس کو اس طرح کیا (یعنی) دوسرے ہاتھ کو ملایا۔ پھر اس سے اپنا چہرہ دھویا پھر پانی کی

(۱۱۴) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ اَخَذَ غُرْفَةً مِنْ مَّاءٍ فَتَمَضَّمَضَ بِهَا وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ اَخَذَ غُرْفَةً مِنْ مَّاءٍ فَجَعَلَ بِهَا هَكَذَا اَضَافَهَا اِلٰی يَدِهِ الْاُخْرٰی فَغَسَلَ بِهَا وَجْهَهُ ثُمَّ اَخَذَ غُرْفَةً مِنْ مَّاءٍ فَغَسَلَ بِهَا



يَدَهُ الْيُمْنَى ثُمَّ أَخَذَ غُرْفَةً مِّنْ مَّاءٍ فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ الْيُسْرَى ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ أَخَذَ غُرْفَةً مِّنْ مَّاءٍ فَرَشَّ عَلَى رِجْلِهِ الْيُمْنَى حَتَّى غَسَلَهَا ثُمَّ أَخَذَ غُرْفَةً أُخْرَى فَغَسَلَ بِهَا يَمِينِي رِجْلَهُ الْيُسْرَى ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ -

باب ۸۴. مَا يَقُولُ عِنْدَ الْخَلَاءِ

(۱۱۵) عَنْ أَنَسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ "اللَّهُمَّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ" -

دوسری چلو لی اس سے اپنا داہنا ہاتھ دھویا پھر ایک اور چلو لے کر بایاں ہاتھ دھویا۔ اس کے بعد سر کا مسح کیا۔ پھر پانی کی چلو لے کر داہنے پاؤں پر ڈالی اور اسے دھویا، پھر دوسری چلو سے بایاں پاؤں دھویا۔ اس کے بعد کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۸۴۔ پاخانہ جانے کے وقت کیا دعا پڑھے

(۱۱۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب (قضاء حاجت کے لئے) پاخانہ میں داخل ہوتے تو (یہ دعا) پڑھتے (جس کا مطلب یہ ہے کہ) اے اللہ! میں ناپاکی سے اور ناپاک چیزوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

فائدہ:- آپ ﷺ پاخانہ (بیت الخلاء) جانے کے وقت یہ دعا پڑھتے اور دوسری حدیثوں میں اوروں کو بھی یہی دعا پڑھنے کا آپ ﷺ نے حکم دیا ہے۔

باب ۸۵. وَضْعُ الْمَاءِ عِنْدَ الْخَلَاءِ

(۱۱۶) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا) أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْخَلَاءَ فَوَضَعَتْ لَهُ وَضُوءًا. قَالَ مَنْ وَضَعَ هَذَا فَأُخْبِرَ فَقَالَ اللَّهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّينِ -

باب ۸۵۔ پاخانہ کے قریب پانی رکھنا

(۱۱۶) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ پاخانہ میں تشریف لے گئے۔ میں نے (پاخانہ کے قریب) آپ کے لئے وضو کا پانی رکھ دیا (باہر نکل کر) آپ نے پوچھا یہ کس نے رکھا ہے؟ جب آپ کو بتلایا گیا (کہ کس نے رکھا ہے) تو آپ نے (میرے لئے دعا کی اور) فرمایا اے اللہ! اس کو دین کی سمجھ عطا فرما۔

باب ۸۶. لَا يُسْتَقْبَلُ الْقِبْلَةُ

بِبَوْلٍ وَلَا بَغَائِطٍ

(۱۱۷) عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَى أَحَدُكُمْ الْغَائِطَ فَلَا يُسْتَقْبَلُ الْقِبْلَةُ وَلَا يُوَلِّهَا ظَهْرَهُ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا -

باب ۸۶۔ پیشاب پاخانہ کے وقت

قبلہ کی طرف منہ نہیں کرنا چاہیے

(۱۱۷) حضرت ابویوب انصاریؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی پاخانہ میں جائے تو قبلہ کی طرف منہ نہ کرے اور نہ اس کی طرف پشت کرے (بلکہ) مشرق کی طرف منہ کر لویا مغرب کی طرف۔

فائدہ:- یہ حکم مدینہ والوں کے لئے مخصوص ہے کیونکہ مدینہ مکہ سے جانب شمال میں واقع ہے اس لئے آپ نے قضاء حاجت کے وقت پچھم یا پورب کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا۔ یہ بیت اللہ کا ادب ہے۔ امام بخاری نے حدیث کے عنوان سے ثابت کرنا چاہا ہے کہ اگر کوئی آڑ سا منہ ہو تو قبلہ کی طرف منہ یا پشت کر سکتا ہے لیکن جمہور کا مسلک یہ ہے کہ آڑ ہو یا نہ ہو، پیشاب پاخانہ کے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنے یا پشت کرنے کی ممانعت ہے۔ جیسا کہ مختلف احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔

باب ۸۷. مَنْ تَبَرَّزَ عَلَى لِبْسَتَيْنِ

(۱۱۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ)

باب ۸۷۔ جو شخص دو اینٹوں پر بیٹھ کر قضاء حاجت کرے

(۱۱۸) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ کہتے تھے



أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ إِذَا قَعَدْتُ عَلَى حَاجَتِكَ فَلَا تَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ لَقَدْ ارْتَقَيْتُ يَوْمًا عَلَى ظَهْرِ بَيْتِ لَنَا فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى لَبَتَيْنِ مُسْتَقْبِلًا بَيْتَ الْمَقْدِسِ لِحَاجَتِهِ -

کہ جب قضاء حاجت کے لئے بیٹھو تو نہ قبلہ کی طرف منہ کرو نہ بیت المقدس کی طرف (تو یہ سن کر) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک دن میں اپنے گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے دو اینٹوں پر قضاء حاجت کے لئے بیٹھے ہیں۔

فائدہ:- حضرت عبد اللہ بن عمرؓ اپنی کسی ضرورت سے کوشے پر چڑھے اور اتفاقاً ان کی نگاہ رسول اللہ ﷺ پر پڑ گئی، حضرت ابن عمرؓ کے اس قول کا منشاء کہ لوگ اپنے گھٹنوں پر نماز پڑھتے ہیں، یہ ہے کہ قبلہ کی طرف شرم گاہ کا رخ اس حال میں منع ہے کہ جب آدمی رفع حاجت وغیرہ کے لئے برہنہ ہو، لباس پہن کر پھر یہ تکلف کرنا کہ کسی طرح قبلہ کی طرف سامنا یا پشت نہ ہو، یہ نہ اتنا تکلف ہے جیسا کہ انہوں نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ سجدہ اس طرح کرتے کہ اپنا پیٹ رانوں سے بالکل ملا لیتے تاکہ شرم گاہ کا رخ قبلہ کی جانب نہ ہو۔

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے اس حدیث میں اپنے گھر کی چھت اور ایک دوسری حدیث میں حضرت حفصہؓ کے گھر کی چھت کا ذکر کیا، تو حقیقت یہ ہے کہ گھر تو حضرت حفصہؓ ہی کا تھا مگر حضرت حفصہؓ کے انتقال کے بعد ورثہ میں ان ہی کے پاس آ گیا تھا۔

### باب ۸۸. خُرُوجُ النِّسَاءِ إِلَى الْبَرَاكِ

(۱۱۸) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ يَخْرُجْنَ بِاللَّيْلِ إِذَا تَبَرَّزْنَ إِلَى الْمَنَاصِعِ وَهِيَ صَعِيدٌ أَفِيحٌ وَكَانَ عُمَرُ يَقُولُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْجُبْ نِسَاءَكَ فَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي عِشَاءً وَكَانَتْ امْرَأَةً طَوِيلَةً فَنَادَاهَا عُمَرُ أَلَا قَدْ عَرَفْنَاكَ يَا سَوْدَةُ حِرْصًا عَلَى أَنْ يُنْزَلَ الْحِجَابُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ الْحِجَابَ -

باب ۸۸۔ عورتوں کا قضائے حاجت کے لئے باہر نکلنا (۱۱۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بیویاں رات میں مناصع کی طرف قضاء حاجت کے لئے جاتیں اور مناصع ایک کھلا میدان ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے کہا کرتے تھے کہ اپنی بیویوں کو پردہ کرائیے مگر رسول اللہ ﷺ نے اس پر عمل نہیں کیا تو ایک روز رات کو عشاء کے وقت حضرت سودہ بنت زمعہ رسول اللہ ﷺ کی اہلیہ جو دراز قد عورت تھیں، (باہر) گئیں۔ حضرت عمرؓ نے انہیں آواز دی (اور کہا) ہم نے تمہیں پہچان لیا اور ان کو خواہش یہ تھی کہ پردہ (کا حکم) نازل ہو جائے۔ چنانچہ (اس کے بعد) اللہ نے پردہ (کا حکم) نازل فرمادیا۔

### باب ۸۹. الْأَسْتِجَاءُ بِالْمَاءِ

(۱۱۹) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ أَجَىءُ أَنَا وَغُلَامٌ وَمَعَنَا إِدَاوَةٌ مِنْ مَاءٍ يَعْنِي يَسْتَنْجِي بِهِ -

### باب ۸۹۔ پانی سے طہارت کرنا

(۱۱۹) حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ رفع حاجت کے لئے نکلتے تو میں اور ایک لڑکا اپنے ساتھ پانی کا ایک برتن لے آتے تھے۔ مطلب یہ ہے کہ اس پانی سے رسول اللہ ﷺ طہارت کیا کرتے تھے۔

فائدہ:- مٹی سے بھی پیشاب پاخانے کی گندگی صاف ہو جاتی ہے مگر مکمل صفائی اور پوری طہارت پانی کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔ اس لئے پہلے مٹی سے صفائی کا حکم ہے۔ پھر پانی سے۔

### باب ۹۰. حَمْلُ الْعَنْزَةِ مَعَ الْمَاءِ فِي الْأَسْتِجَاءِ

(۱۲۰) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (قَالَ) كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

### ۹۰۔ استنجاء کے لئے پانی کے ساتھ نیزہ (بھی) لے جانا

(۱۲۰) حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ پاخانے میں



صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْخَلَاءَ فَأَحْمِلُ أَنَا وَغُلَامٌ إِذَاوَةً مِنْ مَاءٍ وَعَنْزَةً يَسْتَنْجِي بِالمَاءِ۔  
جاتے تھے تو میں اور ایک لڑکا پانی کا برتن اور نیزہ لے کر چلتے تھے پانی سے آپ طہارت کرتے تھے۔

فائدہ:- نیزہ ساتھ میں اس لئے رکھتے کہ موذی جانوروں سے حفاظت کے لئے اگر کبھی ضرورت پڑے تو اس سے کام لیا جائے یا استنجے کے لئے زمین سے ڈھیلے توڑنے کے لئے اس کو کام میں لایا جائے۔

باب ۹۱۔ النَّهْيُ عَنِ الِاسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِينِ  
(۱۲۱) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ وَإِذَا آتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسُّ ذَكَرَهُ يَمِينِهِ وَلَا يَتَمَسَّحُ بِيَمِينِهِ۔  
باب ۹۱۔ داہنے ہاتھ سے طہارت کرنے کی ممانعت  
(۱۲۱) حضرت ابو قتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی پانی پیئے تو برتن میں سانس نہ لے اور جب پاخانہ میں جائے، اپنی شرم گاہ کو داہنے ہاتھ سے نہ چھوئے اور نہ داہنے ہاتھ سے استنجاء کرے۔

فائدہ:- داہنے ہاتھ کو کھانے پینے کے کاموں کے ساتھ خاص کر دیا گیا ہے اور گندے کاموں کے لئے بایاں ہاتھ استعمال کرنے کا حکم ہے۔ اسی طرح جس برتن میں پانی پیئے اس میں پانی پیتے وقت سانس لینے کی ممانعت کی گئی ہے کیونکہ اس صورت میں پانی کے حلق کے اندر اٹک جانے یا ناک میں چڑھ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

باب ۹۲۔ الِاسْتِنْجَاءُ بِالْحِجَارَةِ  
(۱۲۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ أَتَبِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجَ لِحَاجَتِهِ وَكَانَ لَا يَلْتَفِتُ فَذَنُوتُ مِنْهُ فَقَالَ ابْغِينِي أَحْجَارًا اسْتَنْفِضُ بِهَا أَوْ نَحْوَهُ وَلَا تَاتِنِي بِعَظْمٍ وَلَا رَوْثٍ فَاتَيْتُهُ بِأَحْجَارٍ بِطَرَفِ ثِيَابِي فَوَضَعْتُهَا إِلَى جَنْبِهِ وَأَعْرَضْتُ عَنْهُ فَلَمَّا قَضَى اتَّبَعَهُ بِهِنَّ۔  
باب ۹۲۔ پتھروں سے استنجاء کرنا  
(۱۲۲) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (ایک مرتبہ) رفع حاجت کے لئے تشریف لے چلے، آپ کی عادت تھی کہ آپ (چلتے وقت) ادھر ادھر نہیں دیکھا کرتے تھے تو میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے آپ کے قریب پہنچ گیا (مجھے دیکھ کر) آپ نے فرمایا کہ میرے لئے پتھر ڈھونڈ دو تا کہ میں اس سے پاکی حاصل کروں یا اسی جیسا کوئی لفظ فرمایا اور کہا کہ ہڈی اور گوبر نہ لانا، چنانچہ میں اپنے دامن میں پتھر (بھر کر) آپ کے پاس لے گیا اور آپ کے پہلو میں رکھ دیئے اور آپ کے پاس سے ہٹ گیا جب آپ (قضاء حاجت سے) فارغ ہوئے تو آپ نے ان پتھروں سے استنجاء کیا۔

فائدہ:- ہڈی اور گوبر سے استنجاء کرنا جائز نہیں، کچے ڈھیلے نہ ملیں تو پتھر استعمال کر سکتے ہیں۔

باب ۹۳۔ لَا يَسْتَنْجِي بِرَوْثٍ  
(۱۲۳) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَائِطَ فَأَمَرَنِي أَنْ آتِيَهُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ فَوَجَدْتُ حَجَرَيْنِ وَالتَّمَسْتُ الثَّالِثَ فَلَمْ أَجِدْ فَأَخَذْتُ رَوْثَةً فَاتَيْتُهُ بِهَا فَأَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَالْقَى الرَّوْثَةَ وَقَالَ هَذَا رِكْسٌ۔  
باب ۱۱۶۔ گوبر سے استنجاء نہ کرے  
(۱۲۳) حضرت عبداللہ بن مسعود (ابن مسعود) رضی اللہ تعالیٰ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ، رفع حاجت کے لئے گئے تو آپ ﷺ نے مجھے فرمایا کہ میں تین پتھر تلاش کر کے لاؤں، مجھے دو پتھر ملے، تیسرا ڈھونڈا مگر مل نہیں سکا تو میں نے خشک گوبر اٹھا لیا اس کو لے کر آپ ﷺ کے پاس گیا آپ نے پتھر (تو) لے لئے مگر گوبر پھینک دیا اور ارشاد فرمایا یہ ناپاک شے ہے۔



## باب ۹۴. الْوُضُوءُ مَرَّةً مَرَّةً

(۱۲۴) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً مَرَّةً.

## باب ۹۴۔ وضو میں ہر عضو کو ایک ایک بار دھونا

(۱۲۴) حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو میں اعضاء کو ایک ایک مرتبہ دھویا۔

فائدہ:- یہ بیان جواز ہے یعنی اگر ایک ایک بار اعضاء کو دھولیا جائے تو وضو پورا ہو جاتا ہے اگرچہ سنت پر عمل کرنے کا ثواب نہیں ہوا جو تین تین دفعہ دھونے سے ہوتا ہے۔

## باب ۹۵. الْوُضُوءُ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

(۱۲۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ.

## باب ۹۵۔ وضو میں ہر عضو کو دو، دو بار دھونا

(۱۲۵) حضرت عبد اللہ بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے وضو میں اعضاء کو دو، دو بار دھویا۔

فائدہ:- دو دو بار دھونے سے بھی وضو ہو جاتا ہے اگرچہ سنت ادا نہیں ہوئی۔

## باب ۹۶. الْوُضُوءُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا

(۱۲۶) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ دَعَا بِإِنَاءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى كَفِّهِ ثَلَاثَ مَرَّارٍ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ أَدْخَلَ يَمِينَهُ فِي الْإِنَاءِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَرُ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّارٍ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّارٍ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وَضُوءِي هَذَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

## باب ۹۶۔ وضو میں ہر عضو کو تین تین بار دھونا

(۱۲۶) حضرت عثمان بن عفانؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے (حمران سے) پانی کا برتن مانگا (اور لے کر) پہلے اپنی ہتھیلیوں پر تین مرتبہ پانی ڈالا پھر انہیں دھویا، اس کے بعد اپنا داہنا ہاتھ برتن میں ڈالا اور (پانی لے کر) کلی کی اور ناک صاف کی۔ پھر تین بار اپنا چہرہ دھویا اور کہنیوں تک تین بار ہاتھ دھوئے۔ پھر سر کا مسح کیا۔ پھر ٹخنوں تک تین مرتبہ پاؤں دھوئے۔ پھر کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص میری طرح ایسا وضو کرے پھر دو رکعت پڑھے جس میں اپنے آپ سے کوئی بات نہ کرے (یعنی خشوع و خضوع سے نماز پڑھے) تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

فائدہ:- اعضاء وضو کا تین بار دھونا سنت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ ہی معمول تھا۔

## باب ۹۷. الْإِسْتِنْشَارُ فِي الْوُضُوءِ

(۱۲۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْشِرْ وَمَنْ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ.

## باب ۹۷۔ وضو میں ناک صاف کرنا

(۱۲۷) حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو شخص وضو کرے اسے چاہئے کہ ناک صاف کرے اور جو کوئی پتھر سے (یا ڈھیلے سے) استنجا کرے اسے چاہئے کہ طاق عدد (یعنی ایک یا تین یا پانچ یا سات) ہی سے کرے۔

## باب ۹۸. الْإِسْتِجْمَارُ وَتُرًّا

(۱۲۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ فِي أَنْفِهِ مَاءً ثُمَّ لِيَسْتَنْشِرْ وَمَنْ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ وَإِذَا اسْتَيْقِظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلْيَغْسِلْ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَهَا فِي وَضُوءِهِ فَإِنَّ

## باب ۹۸۔ طاق (یعنی بے جوڑ) عدد سے استنجا کرنا

(۱۲۸) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو اسے چاہئے کہ اپنی ناک میں پانی دے پھر (اسے) صاف کرے اور جو شخص پتھروں سے استنجا کرے اسے چاہئے کہ بے جوڑ عدد (یعنی ایک یا تین یا پانچ) سے استنجا کرے اور جب تم میں سے کوئی سو کر اٹھے تو وضو کے پانی میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے اسے دھو لے،



حَدَّثَكُمْ لَا يَدْرِي آيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ۔

کیونکہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ رات کو اس کا ہاتھ کہاں رہا۔

فائدہ:- اسلام جس طہارت اور پاکیزگی کا طالب ہے اس کا تقاضا ہے کہ زندگی کے ہر گوشے میں آدمی پاکیزگی اور صفائی کا اہتمام کرے۔

باب ۹۹۔ غَسْلُ الرَّجُلَيْنِ فِي

باب ۹۹۔ جوتوں کے اندر پاؤں دھونا

النَّعْلَيْنِ وَلَا يَمْسَحُ عَلَى النَّعْلَيْنِ۔

اور (محض) جوتوں پر مسح نہ کرنا

(۱۳۰) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا) وَقَدْ قِيلَ لَهُ رَأَيْتَكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا الْيَمَانِيَّ وَرَأَيْتَكَ تَلْبَسُ النَّعَالَ السَّبْتِيَّةَ وَرَأَيْتَكَ تَصْبِغُ بِالصُّفْرَةِ وَرَأَيْتَكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهْلَ النَّاسِ إِذَا رَأَوْا الْهَلَالَ وَلَمْ تُهَلِّ أَنْتَ حَتَّى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَمَّا الْأَرْكَانُ فَإِنِّي لَمْ أَرِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَسُّ إِلَّا الْيَمَانِيَّ وَأَمَّا النَّعَالَ لِسَبْتِيَّةٍ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النَّعَالَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَعْرٌ وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا فَإِنَّا حَبُّ أَنْ يَلْبَسَهَا وَأَمَّا الصُّفْرَةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبِغُ بِهَا فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَصْبِغَ بِهَا وَأَمَّا الْإِهْلَالُ فَإِنِّي لَمْ أَرِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْلُ حَتَّى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ۔

(۱۳۰) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے (حضرت عبید اللہ بن جریجؓ نے) کہا کہ اے ابو عبدالرحمن! میں نے تمہیں چار ایسے کام کرتے ہوئے دیکھا جنہیں تمہارے ساتھیوں کو کرتے ہوئے نہیں دیکھا، وہ کہنے لگے اے ابن جریج وہ (چار کام کیا ہیں، ابن جریج نے کہا کہ میں نے طواف کے وقت آپ کو دیکھا تم دویمان رکنوں کے سوا کسے اور رکن کو نہیں چھوتے (دوسرے) میں نے آپ کو سستی جوتے پہنے ہوئے دیکھا اور (تیسرے) میں نے دیکھا کہ تم زرد رنگ استعمال کرتے ہو اور (چوتھی بات) میں نے یہ دیکھی کہ جب تم مکہ میں تھے، لوگ (ذی الحجہ کا) چاند دیکھ کر لبیک پکارنے لگتے ہیں (اور) حج کا احرام باندھ لیتے ہیں اور تم آٹھویں تاریخ تک احرام نہیں باندھتے؟ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے جواب دیا کہ (دوسرے ارکان کو تو میں یوں نہیں چھوتا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یمانی رکنوں کے علاوہ کوئیر کن چھوتے ہوئے نہیں دیکھا اور رہے سستی جوتے، تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسے جوتے پہنے ہوئے دیکھا کہ جن کے چمڑے پر بال نہیں تھے اور آپ ان ہی کو پہنے ہوئے وضو فرمایا کرتے تھے، تو میں بھی انہی کو پہننا پسند کرتا ہوں، اور رنگ کی بات یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو زرد رنگ رنگتے ہوئے دیکھا ہے تو میں بھی اسی رنگ سے رنگنا پسند کرتا ہوں اور احرام باندھنے کا معاملہ یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس وقت احرام باندھتے دیکھا جب تک آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر نہ چل پڑتی

فائدہ:- ابتداء میں جوتوں پر مسح کرنا جائز تھا اس کے بعد منسوخ ہو گیا، دوسری بات یہ ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ چمڑے کے موزے پہنے ہوئے ہوتے تو موزوں پر مسح کرنے کے ساتھ جوتوں کے اوپر بھی ہاتھ پھیر لیتے، اس سے دوسرے یہ ہی سمجھتے کہ آپ نے جوتوں پر مسح کیا ہے۔

باب ۱۰۰۔ التَّيْمُنُ فِي الْوُضُوءِ وَالْغُسْلِ

باب ۱۰۰۔ وضو اور غسل میں دائیں جانب سے ابتداء کرنا

(۱۳۱) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ التَّيْمُنُ فِي

(۱۳۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جوتا پہننے، کنگھی کرنے، وضو کرنے، اپنے ہر کام میں دائیں طرف سے کام کی ابتداء



تَنْعُلِهِ وَتَرْجُلِهِ وَطُهُورِهِ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ۔

کو پسند فرماتے تھے۔

فائدہ:- وضو اور غسل میں دھنی طرف سے کام کی ابتداء کرنا مسنون ہے۔ اس کے علاوہ اور دوسرے کاموں میں بھی مسنون ہے۔

باب ١٠١ . اِلْتِمَاسُ الْوُضُوءِ إِذَا حَانَتِ الصَّلَاةُ

(۱۳۲) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ( رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ) أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَ صَلَوةَ الْعَصْرِ فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوُضُوءَ فَلَمْ يَجِدُوا فَاتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوُضُوءٍ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ الْإِنَاءِ يَدَهُ وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّأُوا مِنْهُ قَالَ فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ حَتَّى تَوْضَّأُوا مِنْ عِنْدِ أَخِرِهِمْ۔

باب ۱۰۱۔ نماز کا وقت ہو جانے پر پانی کی تلاش

(۱۳۲) حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ دیکھا کہ عصر کی نماز کا وقت آ گیا، لوگوں نے پانی تلاش کیا۔ جب نہیں ملا تو آپ کے پاس (ایک برتن میں) وضو کے لئے پانی لایا گیا آپ نے اس میں اپنا ہاتھ ڈال دیا اور لوگوں کو حکم دیا کہ اسی (برتن) سے وضو کریں حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا، آپ کی انگلیوں کے نیچے سے پانی پھوٹ رہا تھا، یہاں تک کہ (قافلے کے) آخری آدمی نے بھی وضو کر لیا یعنی سب لوگوں کے لئے یہ پانی کافی ہو گیا۔

فائدہ :- یہ رسول اللہ ﷺ کا معجزہ تھا کہ ایک پیالہ پانی سے کتنے ہی لوگوں نے وضو کر لیا۔

باب ۱۰۲. الْمَاءِ الَّذِي يُغْسَلُ بِهِ شَعْرُ الْإِنْسَانِ

(۱۳۳) عَنْ أَنَسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا حَلَقَ رَأْسَهُ، كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَوَّلَ مَنْ أَخَذَ مِنْ شَعْرِهِ۔

۱۰۲۔ وہ یانی جس سے آدمی کے بال دھوئے جائیں (پاک ہے

(۱۳۳) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں جب سر کے بال اتروائے تو سب سے پہلے ابو طلحہؓ نے آپ کے بال لئے تھے۔

فائدہ:- امام بخاریؒ کا اس

فائدہ:- امام بخاریؒ کا اس حدیث سے انسان کے بالوں کی پاکی اور طہارت بیان کرنا مقصود ہے پھر بعض احادیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے تبرکات لوگوں میں تقسیم فرمائے اس لئے اگر آج بھی کسی مقام پر آپ ﷺ کا موئے مبارک بعینہ موجود ہو تو اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں۔

باب ۱۰۳. إِذَا شَرَبَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ

(۱۳۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءٍ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعًا۔

باب ۱۰۳۔ کتابرتن میں سے کچھ پی لے (تو کیا حکم ہے)

(۱۳۴) حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کتابرتن میں سے (کچھ) پی لے تو اس کو سات مرتبہ دھولو (توپا) ہو جائے گا۔

(۱۳۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ <sup>رض</sup> قَالَ كَانَتْ الْكِلَابُ تُقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُونُوا يَرْشُونَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ۔

(۱۳۵) حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ زمانے میں کتے مسجد میں آتے جاتے تھے لیکن لوگ ان جگہوں پر نہیں چھڑکتے تھے۔

فائدہ:- یہ ابتدائی عہد کی بات تھی اس کے بعد جب مساجد کے بارے میں اخرام و اہتمام کا حکم نازل ہوا تو اس طرح کی سب باتوں۔

اسی لئے اس سے پہلی حدیث سے کتے کے جھوٹے برتن کے بارے میں اتنی تاکید آئی ہے کہ اسے یانی کے علاوہ مٹی سے صاف کرنے کا بھی حکم۔

باب ۱۰۴. مَنْ لَمْ يَرِ الْوُضُوءَ إِلَّا

باب ۱۰۴۔ بعض لوگوں نے نزدیک صرف

مِنَ الْمُخَرَّجِينَ الْقُبُلَ وَالْذُّبُرَ .

پیشاب اور پاخانے کی راہ سے وضو ٹوٹتا ہے

(۱۳۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

(۱۳۶) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ



اس وقت تک نماز ہی میں گنا جاتا ہے جب تک وہ مسجد میں نماز کا انتظار کرتا ہے تا وقتیکہ اس کا وضو نہ ٹوٹے۔

حضرت عثمان بن عفان سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص صحبت کرے اور اخراج منی نہ ہو (تو کیا حکم ہے) حضرت عثمان نے فرمایا کہ وضو کرے جس طرح نماز کے لئے وضو کرتا ہے اور اپنے عضو کو دھو لے۔ حضرت عثمان کہتے ہیں کہ (یہ) میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔

فائدہ:- یہ ابتدائی حکم تھا اس کے بعد دوسری احادیث سے یہ مذکورہ حکم منسوخ ہو گیا اب صحبت (ہمبستری) کرنے پر غسل واجب ہو جاتا ہے خواہ انزال ہو یا نہ ہو۔

(۱۳۷) حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک انصاری کو بلایا، وہ آئے تو ان کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا (انہیں دیکھ کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، شاید ہم نے تمہیں جلدی میں بلوایا؟ انہوں نے کہا جی ہاں، تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی جلدی (کا کام) آپڑے یا تمہیں انزال نہ ہو تو تم پر وضو ہے۔ (غسل ضروری نہیں) فائدہ:- یہ سب روایات ابتدائی عہد کی ہیں، اب صحبت کے بعد غسل فرض ہے۔ خواہ انزال ہو یا نہ ہو۔

#### باب ۱۰۵۔ جو شخص اپنے ساتھی کو وضو کرائے

(۱۳۸) حضرت مغیرہ بن شعبہ فرماتے ہیں کہ وہ ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے (وہاں ایک موقع پر) آپ رفع حاجت کے لئے تشریف لے گئے جب آپ ﷺ واپس تشریف لے آئے آپ نے وضو شروع کیا تو میں آپ (کے اعضاء وضو) پر پانی ڈالنے لگا، آپ نے اپنے منہ اور ہاتھوں کو دھویا سر کا مسح کیا اور موزوں پر مسح کیا

فائدہ:- یہ حدیث لانے کا منشا یہ ہے کہ وضو میں دوسرے آدمی کی مدد لینا جائز ہے۔

#### باب ۱۰۶۔ قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ بَعْدَ الْحَدَثِ

(۱۳۹) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ خَالَتُهُ فَاضْطَجَعَتْ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ

باب ۱۰۶۔ بے وضو ہونے کی حالت میں تلاوت قرآن کرنا (۱۳۹) حضرت عبد اللہ بن عباس نے انہیں بتلایا کہ انہوں نے ایک شب رسول اللہ ﷺ کی زوجہ مطہرہ، اپنی خالہ حضرت میمونہ کے گھر میں گزاری (وہ فرماتے ہیں کہ) میں تکیہ کے عرض (یعنی گوشہ) کی طرف لیٹ گیا اور رسول اللہ ﷺ اور آپ کی اہلیہ نے (معمول کے مطابق) تکیہ کی لمبائی پر (سر رکھ کر) آرام فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ (کچھ دیر کے لئے) سوئے اور جب آدھی رات ہو گئی یا اس سے کچھ پہلے یا اس کے کچھ بعد آپ بیدار ہوئے اور اپنے ہاتھوں سے اپنی نیند کو صاف کرنے لگے (یعنی نیند دور کرنے کے لئے آنکھیں ملنے لگے) پھر آپ نے سورہ آل عمران کی



سُورَةِ الْاِٰلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ اِلَى شَيْءٍ مُّعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا  
فَاَحْسَنَ وَضُوءَهُ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
فَقُمْتُ اِلَى جَنْبِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلٰى رَاسِيْ وَاَخَذَ  
بِاُذُنِي الْيُمْنَى يَفْتِلُهَا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ  
رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَوْتَرَ ثُمَّ  
اضْطَجَعَ حَتّٰى اَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ  
خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ۔

آخری دس آیتیں پڑھیں پھر ایک مشکیزہ کے پاس جو (چھت میں) لٹکا  
ہوا تھا، آپ کھڑے ہو گئے اور اس سے وضو کیا خوب اچھی طرح۔ پھر  
کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے، حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں۔ میں نے بھی  
کھڑے ہو کر اس طرح کیا جس طرح آپ نے کیا تھا، پھر جا کر آپ  
کے پہلو میں کھڑا ہو گیا تب آپ نے اپنا داہنا ہاتھ میرے سر پر رکھا اور  
میرا بائیں کان پکڑ کر اسے مروڑنے لگے۔ پھر آپ نے دو رکعتیں پڑھیں  
اس کے بعد پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں  
دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں پڑھ کر اس کے بعد آپ نے وتر پڑھے اور لیٹ  
گئے، پھر جب مؤذن آپ کے پاس آیا تو آپ نے اٹھ کر دو رکعت  
معمولی (طور پر) پڑھیں پھر باہر تشریف لا کر صبح کی نماز پڑھی۔

فائدہ:- نیند سے اٹھنے کے بعد آپ نے بغیر وضو آیات قرآنی پڑھیں تو اس سے ثابت ہوا کہ بغیر وضو تلاوت جائز ہے۔ پھر وضو کر کے تہجد کی  
بارہ رکعتیں پڑھیں اور اسی وقت عشاء کے وتر بھی ادا فرمائے۔ پھر لیٹ گئے، صبح کی اذان کے بعد جب مؤذن آپ کو اٹھانے کے لئے پہنچا  
آپ نے فجر کی سنتیں پڑھیں پھر فجر کی نماز کے لئے باہر تشریف لے گئے۔

#### باب ۱۰۷۔ مَسْحُ الرَّاسِ كُلِّهِ

(۱۴۰) عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ لَهُ رَجُلٌ  
أَتَسْتَطِيعُ أَنْ تُرِينِي كَيْفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ نَعَمْ فَدَعَا بِمَاءٍ  
فَافْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَ يَدَهُ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ مَضْمَضَ  
وَاسْتَنْشَرَّ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ  
مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَاقْبَلَ  
بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدِّمِ رَأْسِهِ حَتَّى ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى  
قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ  
رِجْلَيْهِ۔

باب ۱۰۷۔ پورے سر کا مسح کرنا  
(۱۴۰) حضرت عبد اللہ بن زیدؓ سے ایک شخص نے کہا کہ کیا آپ مجھے دکھا  
سکتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کس طرح وضو کیا کرتے تھے؟ حضرت عبد اللہ  
بن زید نے کہا کہ ہاں! تو انہوں نے پانی کا برتن منگوایا۔ (پانی پہلے  
اپنے ہاتھوں پر ڈالا، دو مرتبہ ہاتھ دھوئے۔ پھر تین مرتبہ کلی کی، تین بار  
ناک صاف کی، پھر تین دفعہ چہرہ دھویا، پھر کہنیوں تک دونوں ہاتھ  
مرتبہ دھوئے، پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے سر کا مسح کیا یعنی اپنے ہاتھ  
(پہلے) آگے لائے پھر پیچھے لے گئے (مسح) سر کے ابتدائی حصے۔  
شروع کیا پھر دونوں ہاتھ گدی تک لے جا کر وہیں واپس لائے جہاں  
سے (مسح) شروع کیا تھا پھر اپنے پیر دھوئے۔

فائدہ:- یہ امام بخاریؒ اور امام مالکؒ کا مسلک ہے کہ پورے سر کا مسح کرنا ضروری ہے، احناف اور شوافع کے نزدیک سر کے ایک حصہ کا  
فرض ہے اور پورے سر کا سنت، البتہ حنفیہ چوتھائی سر کے مسح کو ضروری کہتے ہیں جس کی تائید ایک دوسرے صحابی ابو مغفلؓ کی روایت سے ہو  
ہے جس میں آپ نے صرف پیشانی پر مسح کیا اور باقی سر پر نہیں۔ اس لئے اس حدیث سے پورے سر کے مسح کا فرض ہونا ثابت نہیں ہوتا البتہ  
سنت ضرور ہے۔

#### باب ۱۰۸۔ لَوْغُوكُمْ وَضُوكُمْ بِحَاہِوَا پانی استعمال کرنا

(۱۴۱) حضرت ابو جحیفہؓ نے فرمایا کہ (ایک دن) رسول اللہ ﷺ ہمارے  
پاس دو پہر میں تشریف لائے تو آپ کے لئے وضو کا پانی لایا گیا، آ

#### باب ۱۰۸۔ اِسْتِعْمَالُ فَضْلِ وُضُوءِ النَّاسِ

(۱۴۱) عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى



نے وضو فرمایا تو لوگ آپ کے وضو کا بقیہ پانی پینے لگے اور اسے (اپنے بدن پر) پھیرنے لگے۔ پھر آپ ﷺ نے ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں اور عصر کی دو رکعتیں پڑھیں اور آپ کے سامنے (آڑ کے لئے) ایک نیزہ (گڑا ہوا) تھا۔

لِلَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ فَاتَى بِوُضُوءٍ فَتَوَضَّأَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَأْخُذُونَ مِنْ فَضْلِ وُضُوءِهِ فَيَتَمَسَّحُونَ بِهِ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ۔

اُتَدَہ۔ یہ جنگل کا موقع تھا جہاں آپ نے نماز پڑھی اور اپنا مستعمل پانی ان حضرات کو بطور تبرک دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ انسان کا جھوٹا پاک نہیں جیسے کہ آپ کی کلی کا پانی اور اس کو آپ نے انہیں پی لینے کا حکم فرمایا۔ نیز صحابہ اپنی والہانہ کیفیت اور رسول اللہ ﷺ سے فدویانہ تعلق کی بناء پر آپ کے وضوء کے بقیہ پانی کو حاصل کرتے تھے اور اس کوشش میں ایک دوسرے پر سبقت کرتے تھے تاکہ اس تبرک سے وہ فیض بھونکیں۔

(۱۴۲) حضرت سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ میری خالہ مجھے نبی ﷺ کی خدمت میں لے گئیں اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرا بھانجا بیمار ہے۔ تو آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے برکت کی دعا کی پھر آپ نے وضو کیا اور میں نے آپ کے وضو کا پانی پیا (یعنی جو پانی آپ نے وضو کے لئے استعمال فرمایا میں نے وہ پی لیا) پھر میں آپ کے پس پشت کھڑا ہو گیا اور میں نے مہر نبوت دیکھی جو آپ کے مونڈھوں کے درمیان تھی، وہ ایسی تھی جیسی چھپر کھٹ کی گھنڈی یا کبوتر کا انڈا۔

(۱۴۲) عَنْ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَقَعَ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَانِي بِالْبُرْكَهْ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وُضُوءِهِ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتِمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زَرِّ الْحَجَلَةِ۔

فائدہ:- حنفیہ کے نزدیک صحیح قول کے مطابق وضو کا مستعمل پانی خود پاک ہے لیکن اس سے کسی دوسرے ناپاک جسم یا کپڑے کو پاک نہیں کر سکتے۔

### باب ۱۰۹. وُضُوءُ الرَّجُلِ مَعَ امْرَأَتِهِ

(۱۴۳) عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ الرَّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّأُونَ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيعًا۔

### باب ۱۳۸۔ خاوند کا اپنی بیوی کے ساتھ وضو کرنا

(۱۴۳) حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں عورت اور مرد سب ایک ساتھ وضو کیا کرتے تھے (یعنی ایک ہی برتن سے وضو کیا کرتے تھے)۔

### باب ۱۱۰. صَبَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوءَهُ عَلَى الْمُغْمَى عَلَيْهِ۔

(۱۴۴) عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي وَأَنَا مَرِيضٌ لَا أَعْقِلُ فَتَوَضَّأَ وَصَبَّ عَلَيَّ مِنْ وُضُوءِهِ فَعَقَلْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَنِ الْمِيرَاثُ إِنَّمَا يَرِثُنِي كَلَالَةٌ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْفَرَائِضِ۔

### باب ۱۱۰۔ رسول اللہ ﷺ کا ایک

بے ہوش آدمی پر اپنے وضو کا پانی چھڑکنا

(۱۴۴) حضرت جابرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ میری مزاج پرسی کے لئے تشریف لائے۔ میں (ایسا) بیمار تھا کہ مجھے ہوش نہیں تھا آپ نے اپنے وضو کا پانی مجھ پر چھڑکا تو مجھے ہوش آ گیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا وارث کون ہوگا؟ میرا تو صرف ایک کلالہ وارث ہے اس پر آیت میراث نازل ہوئی۔

### باب ۱۱۱۔ لگن، پیالی، لکڑی اور پتھر

کے برتن سے غسل اور وضو کرنا

### باب ۱۱۱۔ الْغُسْلُ وَالْوُضُوءُ فِي

الْمِخْضَبِ وَالْقَدَحِ وَالْخَشَبِ وَالْحِجَارَةِ



(۱۴۵) عَنْ أَنَسٍ قَالَ حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيبَ الدَّارِ إِلَى أَهْلِهِ وَبَقِيَ قَوْمٌ فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِخْضَبٍ مِنْ حِجَارَةٍ فِيهِ مَاءٌ فَصَغَّرَ الْمِخْضَبُ أَنْ يَسُطَ فِيهِ كَفَّهُ، فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ قُلْنَا كَمْ كُنْتُمْ قَالَ ثَمَانِينَ وَزِيَادَةً۔

(۱۳۵) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) نماز کا وقت آ گیا تو ایک شخص جس کا مکان قریب ہی تھا۔ اپنے گھر چلا گیا اور (کچھ) لوگ رہ گئے تو رسول اللہ ﷺ کے پاس پتھر کا ایک برتن لایا گیا جس میں پانی تھا۔ وہ برتن اتنا چھوٹا تھا کہ آپ اس میں اپنی ہتھیلی نہیں پھیلا سکتے تھے (مگر) سب نے اس برتن سے وضو کر لیا۔ ہم نے حضرت انسؓ سے پوچھا کہ تم کتنے آدمی تھے کہنے لگے اسی ۸۰ سے کچھ زیادہ تھے۔

فائدہ:- یہ رسول اللہ ﷺ کا ایک معجزہ تھا کہ اتنی قلیل پانی کی مقدار سے اتنے لوگوں نے وضو کر لیا۔

(۱۴۶) عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيهِ وَمَجَّ فِيهِ۔

(۱۳۶) حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک پیالہ منگایا جس میں پانی تھا پھر اس میں آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں اور چہرے کو دھویا اور اسی میں کلی کی۔

(۱۴۷) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ، فَبِئْسَ مَا فِي بَيْتِي فَأَذِنَ لَهُ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخَطَّ رَجُلَاهُ فِي الْأَرْضِ بَيْنَ عَبَّاسٍ وَرَجُلٍ آخَرَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَأَخْبَرْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ أَتَدْرِي مَنْ الرَّجُلُ الْأَخَرُ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيُّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعْدَ مَا دَخَلَ بَيْتَهُ، وَاشْتَدَّ وَجَعُهُ، هَرَبُوا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قَرَبٍ لَمْ تَحُلْ أَوْ كَيْتُهُنَّ لَعَلِّي أَغْهَدُ إِلَى النَّاسِ وَأُجْلِسَ فِي مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَفِقْنَا نَصُبُ عَلَيْهِ تِلْكَ حَتَّى طَفِقَ يَشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى النَّاسِ۔

(۱۳۷) حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے اور آپ کی تکلیف شدید ہو گئی تو آپ نے اپنی (دوسری) بیویوں سے اس بات کی اجازت لی کہ آپ کی تیمارداری میرے گھر میں کی جائے، انہوں نے آپ کو اس کی اجازت دے دی تو (ایک دن) رسول اللہ ﷺ دو آدمیوں کے درمیان (سہارا لے کر) باہر نکلے آپ کے پاؤں (کمزوری کی وجہ سے) زمین میں گھسٹتے جاتے تھے، حضرت عباسؓ اور آدمی کے درمیان (آپ باہر) نکلے تھے۔ عبید اللہ (راوی حدیث) کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث عبد اللہ بن عباسؓ کو سنائی تو وہ بولے، تم جانتے ہو، وہ دوسرا آدمی کون تھا۔ میں نے عرض کیا کہ نہیں، کہنے لگے وہ علیؓ تھے (پھر بسلسلہ حدیث) حضرت عائشہؓ بیان فرماتی تھیں کہ جب نبی ﷺ اپنے گھر میں (یعنی حضرت عائشہؓ کے مکان میں) داخل ہوئے اور آپ کا مرض بڑھ گیا تو آپ نے فرمایا، میرے اوپر ایسی سات مشکوں کا پانی ڈالو جن کے بند نہ کھلے ہوں تاکہ میں (سکون کے بعد) لوگوں کو کچھ وصیت کروں (چنانچہ) آپ حضرت حفصہؓ رسول اللہ ﷺ کی (دوسری) بیوی کے کونڈے میں بٹھا دیئے گئے۔ پھر ہم نے آپ پر ان مشکوں سے پانی ڈالنا شروع کیا۔ جب آپ نے اشارے سے فرمایا کہ بس اب تم نے (تعمیل حکم) کر دی۔ تو اس کے بعد لوگوں کے پاس باہر تشریف لے گئے۔

۱۳۳۔ طشت سے (پانی لے کر) وضو کرنا

باب ۱۱۲۔ الْوُضُوءُ مِنَ التَّوَرِ۔

(۱۴۸) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ فَأَتَى بِقَدَحٍ رَحْرَاحٍ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ

(۱۳۸) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پانی کا ایک برتن طلب فرمایا تو آپ کے لئے ایک چوڑے منہ کا پیالہ لایا گیا جس میں



فَوَضَعَ أَصَابِعَهُ فِيهِ قَالَ أَنَسٌ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى الْمَاءِ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ قَالَ أَنَسٌ فَحَزَرْتُ مَنْ تَوَضَّأَ مَا بَيْنَ السَّبْعَيْنِ إِلَى الثَّمَانَيْنِ۔

کچھ پانی تھا۔ آپ نے اپنی انگلیاں اس پیالے میں ڈال دیں، انسؓ کہتے ہیں کہ میں پانی کی طرف دیکھنے لگا تو (ایسا معلوم ہوتا تھا کہ) پانی آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پھوٹ رہا ہے۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ اس (ایک پیالہ) پانی سے جن لوگوں نے وضو کیا، ان کی مقدار ستر۰ سے اسی ۸۰ تک تھی۔

فائدہ:- یہاں اس برتن کی ایک خصوصیت یہ ذکر کی ہے کہ وہ چوڑے منہ کا تھا۔ جس سے مطلب یہ ہے کہ پھیلا ہوا برتن تھا، جس میں پانی کی مقدار کم آتی ہے۔ پھر یہ رسول اللہ ﷺ کا معجزہ تھا کہ اتنی کم مقدار سے اسی ۸۰ آدمیوں نے وضو کر لیا۔

### باب ۱۱۳۔ اَلْوُضُوءُ بِالْمُدِّ۔

(۱۴۹) عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ أَوْ كَانَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ إِلَى خُمُسَةِ أَمْدَادٍ وَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ۔

باب ۱۱۴۔ ایک مد (پانی) سے وضو کرنا

(۱۴۹) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب دھوتے تھے یا (یہ کہا کہ) جب نہاتے تھے تو ایک صاع سے لے کر پانچ مد تک (پانی استعمال فرماتے تھے) اور جب وضو فرماتے تھے تو ایک مد (پانی) سے۔

فائدہ:- مد ایک پیالہ ہے جو عرب میں رائج تھا۔ جس میں کم از کم سوا سیر پانی آتا ہے۔ نیز یہ مقداریں اس وقت کے لحاظ سے تھیں جس وقت یہ پیالہ عرب میں رائج تھے۔ کسی خاص مقدار سے وضو یا غسل کرنا ضروری نہیں۔ ایک شخص کی جسمانی قد و قامت کے لحاظ سے پانی کی جتنی مقدار وضو و غسل کے لئے کفایت کرے، اتنی مقدار میں پانی استعمال کرنا چاہئے۔ باقی جو مقدار رسول اللہ ﷺ سے منسوب ہے اس کو علماء نے مستحب کہا ہے۔

### باب ۱۱۴۔ اَلْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ۔

(۱۵۰) عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ سَأَلَ عُمَرَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ نَعَمْ إِذَا حَدَّثَكَ شَيْئًا سَعْدٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَسْأَلْ عَنْهُ غَيْرَهُ۔

باب ۱۱۴۔ موزوں پر مسح کرنا

(۱۵۰) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے موزوں پر مسح کیا اور عبد اللہ بن عمرؓ نے حضرت عمرؓ سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ہاں (آپ نے مسح کیا ہے) جب تم سے سعد رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث بیان کریں تو اس کے متعلق ان کے سوا (کسی) دوسرے آدمی سے مت پوچھو۔

فائدہ:- اصلی بات یہ تھی کہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کو موزوں پر مسح کرنے کا مسئلہ پہلے سے معلوم نہ تھا۔ جب وہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے پاس کوفہ میں آئے اور انہیں موزوں پر مسح کرتے دیکھا تو اس کی وجہ پوچھی، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے فعل کا حوالہ دیا کہ آپ ﷺ بھی مسح فرمایا کرتے تھے۔ اور کہا کہ تم اس کے متعلق اپنے والد حضرت عمرؓ سے تصدیق کر لو۔ چنانچہ انہوں نے جب حضرت عمرؓ سے مسئلہ کی تحقیق کی اور حضرت سعد کا حوالہ دیا، تب انہوں نے فرمایا کہ سعدؓ کی روایت قابل اعتماد ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے جو حدیث نقل کرتے ہیں وہ صحیح ہوتی ہے۔ اس کو کسی اور سے تصدیق کرنے کی ضرورت نہیں۔ بظاہر حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کو موزوں پر مسح کا مسئلہ تو معلوم ہو گا لیکن وہ غالباً یہ سمجھتے تھے کہ اس کا تعلق سفر سے ہے۔ شریعت نے سفر کے لئے یہ سہولت دی ہے کہ آدمی پاؤں دھونے کے بجائے موزے پہنے پہنے ان پر پانی کا ہاتھ پھیر لے لیکن جب حضرت سعدؓ سے معلوم ہوا کہ اس کی اجازت حالت قیام میں بھی ہے تب انہوں نے اپنی سابق رائے سے رجوع فرمالیا۔



(۱۵۱) عَنْ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ -

(۱۵۱) حضرت عمرو بن امیہ الضمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۱۵۲) عَنْ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى عِمَامَتِهِ وَخُفَّيْهِ -

(۱۵۲) حضرت عمرو بن امیہ الضمریؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے عمامے اور موزوں پر مسح کرتے دیکھا ہے۔

فائدہ:- خالی عمامے کا مسح کافی نہیں ہے، اس روایت کا مطلب ہے کہ سر کے اگلے حصے پر آپ نے براہ راست مسح فرمایا اور باقی سر پر چونکہ عمامہ تھا اس لئے پورے سر کا مسح کرنے کی بجائے آپ نے عمامے پر ہاتھ پھیر لیا۔ یہی جمہور علماء کا مسلک ہے۔

باب ۱۱۵ . إِذَا أَدْخَلَ رِجْلَيْهِ وَهُمَا طَاهِرَتَانِ

باب ۱۱۵۔ وضو کے بعد موزے پہننا۔

(۱۵۳) عَنْ الْمُغِيرَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ دَعُهُمَا فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا -

(۱۵۳) حضرت مغیرہؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا، تو میرا ارادہ ہوا کہ (وضو کرتے وقت) آپ کے موزے اتار ڈالوں۔ تب آپ نے فرمایا کہ انہیں رہنے دے۔ چونکہ جب میں نے انہیں پہنا تھا تو میرے پاؤں پاک تھے (یعنی میں با وضو تھا) لہذا آپ نے ان پر مسح کر لیا۔

فائدہ:- موزوں پر مسح کرنے کی روایت کم از کم چالیس صحابہؓ نے کی ہے۔ مقیم کے لئے ایک دن ایک رات اور مسافر کے لئے تین دن تین رات کے لئے مسلسل موزے پر مسح کرنے کی اجازت ہے۔

باب ۱۱۶ . مَنْ لَمْ يَتَوَضَّأْ مِنْ لَحْمِ الشَّاةِ وَالسَّوِيقِ (۱۵۴) عَنْ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فَذُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ فَالْقَى السَّيِّئِينَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ -

باب ۱۱۶۔ بکری کا گوشت اور ستوکھا کر وضو نہ کرنا (۱۵۴) حضرت عمرو بن امیہؓ نے فرمایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ بکری کا شانہ کاٹ کاٹ کر کھا رہے تھے۔ پھر آپ نماز کے لئے بلائے گئے تو آپ ﷺ نے چھری ڈال دی اور نماز پڑھی، وضو نہیں کیا۔

فائدہ:- ابتدائی زمانہ میں آگ پر جو چیز گرم ہوئی ہو اور پکی ہو اس کو کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا تھا اور نیا وضو کرنے کا حکم تھا لیکن بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا اب کسی بھی جائز اور مباح چیز کے کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

باب ۱۱۷ . مَنْ مَضَمَضَ مِنَ السَّوِيقِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ (۱۵۸) عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالصَّهْبَاءِ وَهِيَ أَدْنَى خَيْبَرَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا بِالْأَزْوَادِ فَلَمْ يُوتَ إِلَّا بِالسَّوِيقِ فَأَمَرَ بِهِ فَتَرَى فَاكَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكَلْنَا ثُمَّ قَامَ إِلَى الْمَغْرِبِ فَمَضَمَضَ وَمَضَمَضْنَا ثُمَّ صَلَّيْ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ -

(۱۵۸) حضرت سؤید بن نعمانؓ نے فرمایا کہ فتح خیبر والے سال میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ صہبا کی طرف جو خیبر کے نشیب میں ہے، پہنچا آپ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھی، پھر توشے منگوائے گئے تو سوائے ستوکے کچھ اور نہیں آیا، پھر آپ نے حکم دیا تو وہ بھگو دیا گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے کھایا اور ہم نے (بھی) کھایا پھر مغرب (کی نماز) کے لئے کھڑے ہو گئے۔ آپ نے کلی کی اور ہم نے (بھی) کلی کی پھر آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

(۱۵۹) عَنْ مَيْمُونَةَ أُمِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۱۵۹) حضرت میمونہ زوجہ رسول اللہ ﷺ نے بتلایا کہ آپ ﷺ نے ان کے یہاں (بکری کا) شانہ کھایا، پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔



أَكَلَ عِنْدَهَا كَتِفًا ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

باب ۱۱۸۔ هَلْ يُمَضِّمُ مِنَ اللَّبَنِ۔

(۱۶۰) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ وَقَالَ إِنَّ لَهُ دَسَمًا۔

باب ۱۱۹۔ الْوُضُوءُ مِنَ

النَّوْمِ وَمَنْ لَمْ يَزَ مِنَ النَّعْسَةِ

وَالنَّعْسَتَيْنِ أَوْ الْخَفَقَةَ وَضُوءًا

(۱۶۱) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَرْقُدْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَإِنْ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى وَهُوَ نَاعِسٌ لَا يَذَرِي لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ۔

باب ۱۱۸۔ کیا دودھ پی کر کلی کرنا چاہئے

(۱۶۰) حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دودھ پیا، پھر کلی کی اور آپ ﷺ ارشاد فرمایا اس میں چکنائی ہوتی ہے (اسی لئے کلی کی)۔

باب ۱۱۹۔ سونے کے بعد وضو کرنا۔

بعض علماء کے نزدیک ایک یا دو مرتبہ کی اونگھ

سے یا (نیند کا) ایک جھونکا لینے سے وضو واجب نہیں ہوتا

(۱۶۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب نماز پڑھتے وقت تم میں سے کسی کو اونگھ آجائے تو اسے چاہئے کہ سو رہے۔ تاکہ نیند (کا اثر) اس پر سے ختم ہو جائے اس لئے کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھنے لگے اور وہ اونگھ رہا ہو تو اسے کچھ پتہ نہیں چلے گا کہ وہ اپنے لئے (خدا سے) مغفرت طلب کر رہا ہے یا اپنے آپ کو بد عادی رہا ہے۔

فائدہ:- نیند کے جو اوقات ہیں ان میں عام طور پر آدمی نفل نمازیں پڑھتا ہے۔ جیسے تہجد کی نماز۔ اس لئے یہ حکم نوافل کے لئے ہے۔ فرض نمازوں کو نیند کی وجہ سے ترک کرنا جائز نہیں۔

(۱۶۲) حضرت انسؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ جب تم نماز میں اونگھنے لگو تو سو جاؤ جب تک (آدمی کو) یہ نہ معلوم ہو کہ کیا پڑھ رہا ہے۔

(۱۶۲) عَنْ أَنَسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَعَسَ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَنَمْ حَتَّى يَعْلَمَ مَا يَقْرَأُ۔

باب ۱۲۰۔ الْوُضُوءُ مِنْ غَيْرِ حَدِّثٍ

(۱۶۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَقَالَ يُجْزِي أَحَدَنَا الْوُضُوءُ مَا لَمْ يُحَدِّثْ۔

باب ۱۲۰۔ بغیر حدث کے وضو کرنا۔

(۱۶۳) حضرت انسؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے لئے وضو فرمایا کرتے تھے۔ (اور فرمایا کہ) ہم میں سے ہر ایک کو وضو اس وقت تک کافی ہوتا جب تک کوئی وضو کو توڑنے والی چیز پیش نہ آجائے (یعنی پیشاب، پاخانے وغیرہ کی ضرورت یا نیند وغیرہ)

فائدہ:- ہر نماز کے لئے نیا وضو کرنا مستحب ہے مگر ایک ہی وضو سے آدمی کئی نمازیں پڑھ سکتا ہے جیسا کہ مذکورہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔

باب ۱۲۱۔ مِنَ الْكِبَائِرِ أَنْ لَا يَسْتَتِرَ مِنْ بَوْلِهِ

(۱۶۴) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ أَوْ مَكَّةَ فَسَمِعَ صَوْتَ إِنْسَانَيْنِ يُعَذِّبَانِ فِي قُبُورِهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَذِّبَانِ وَمَا يُعَذِّبَانِ فِي كَبِيرٍ ثُمَّ قَالَ بَلَى كَانَ أَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ

باب ۱۲۱۔ پیشاب سے نہ بچنا گناہ کبیرہ ہے

(۱۶۴) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ مدینہ یا مکہ کے ایک باغ میں تشریف لے گئے (وہاں) آپ نے دو شخصوں کی آواز سنی، جنہیں ان کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا تھا تو آپ نے فرمایا کہ ان پر عذاب ہو رہا ہے اور کسی بہت بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا بات یہ ہے کہ ایک شخص ان میں سے پیشاب



مِنْ بَوْلِهِ وَكَانَ الْآخِرُ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ دَعَا بِجَرِيدَةٍ  
فَكَسَرَهَا كَسْرَتَيْنِ فَوَضَعَ عَلَى كُلِّ قَبْرِ مَنَّهُمَا كَسْرَةً  
فَقِيلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لِمَ فَعَلْتَ هَذَا قَالَ لَعَلَّهُ أَنْ  
يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ تَبْسَا۔

سے بچنے کا اہتمام نہیں کرتا تھا اور دوسرے شخص میں چغل خوری کی عادت  
تھی۔ پھر آپ نے (کھجور کی) ایک ڈال منگوائی اور اس کو توڑ کر دو ٹکڑے  
کیا اور ان میں سے ایک ٹکڑا ہر ایک کی قبر پر رکھ دیا۔ لوگوں نے آپ سے  
پوچھا کہ یا رسول اللہ! یہ آپ نے کیوں کیا؟ آپ نے فرمایا، اس لئے  
کہ جب تک یہ ڈالیاں خشک ہوں اور اس وقت تک ان پر عذاب کم ہوگا۔

فائدہ:- یہ قبریں مسلمانوں کی تھیں یا کفار کی؟ اس میں بہت کچھ اختلاف ہے۔ لیکن قرین قیاس یہ ہے کہ مسلمانوں کی ہی ہوں گی اسی لئے  
آپ نے تخفیف عذاب کے لئے کھجور کی ٹہنیاں ان کی قبروں پر لگا دیں۔ لیکن اس کی مصلحت کیا تھی، ان ٹہنیوں کی وجہ سے عذاب کم کیوں ہوا۔  
یہ اللہ کی مصلحت ہے۔ غالباً رسول اللہ ﷺ نے بھی وحی کی بناء پر یہ فعل کیا۔

پیشاب ایک ناپاک چیز ہے۔ اس سے احتیاط کا شریعت میں تاکید حکم ہے۔ اسی لئے حدیث میں آیا ہے کہ پیشاب سے بچو۔ کیونکہ قبر کا  
عذاب اکثر اس کی وجہ سے (بھی) ہوتا ہے۔ خود پیشاب میں ایک قسم کی سمیت اور زہر ہے۔ صحت کے لحاظ سے بھی پیشاب کی آلودگی مضر ہے  
، پھر خود اس کی بدبو ہر سلیم الطبع اور پاکیزہ مزاج آدمی کے لئے ناگوار ہے۔

چغل خوری بھی سخت نامراد قسم کا اخلاقی مرض ہے جس سے آدمی کی خود اپنی شخصیت کو گھن لگتا ہے اور دوسرے افراد بھی اس کے اس مرض کی وجہ  
سے زبردست نقصان اٹھاتے ہیں اسی لئے اس کو بھی عذاب قبر کا سبب بتایا گیا ہے۔

### باب ۱۲۲. مَا جَاءَ فِي غَسْلِ الْبَوْلِ

### باب ۱۲۲۔ پیشاب کو دھونا اور پاک کرنا

(۱۶۵) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ كَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَبَرَّزَ لِحَاجَتِهِ  
أَتَيْتُهُ بِمَاءٍ فَيَغْسِلُ بِهِ۔

(۱۶۵) حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رفع  
حاجت کے لئے باہر تشریف لے جاتے تو میں آپ کے پاس پانی لاتا تھا،  
آپ اس سے استنجاء فرماتے۔

### باب ۱۲۳. تَرَكِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

### باب ۱۲۳۔ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کا دیہاتی کو مہلت دینا

وَالنَّاسِ الْأَعْرَابِيِّ حَتَّى فَرَّغَ مِنْ بَوْلِهِ فِي الْمَسْجِدِ

(۱۶۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي

الْمَسْجِدِ فَتَنَّا وَلَهُ النَّاسُ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَوْهُ وَهَرِيقُوا عَلَى بَوْلِهِ سُجْلًا مِنْ مَّاءٍ

أَوْ ذُنُوبًا مِنْ مَّاءٍ فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُبَسِّرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا

مُعَسِّرِينَ۔

فائدہ:- پیشاب کرتے وقت آپ نے اس کو روکا نہیں بلکہ صحابہ کو بھی منع فرمادیا کہ اسے پیشاب سے فارغ ہونے دو۔ درمیان میں اسے

روکنے سے ممکن ہے کہ اس کا پیشاب بند ہو جاتا اور اسے کوئی تکلیف پیدا ہو جاتی، یہ آپ ﷺ کی شفقت و بصیرت کی بات تھی، البتہ پیشاب کے

بعد اس جگہ جہاں اس نے پیشاب کیا تو وہاں آپ ﷺ نے پانی بہانے کا حکم دیا۔

### باب ۱۲۴. بَوْلُ الصَّبْيَانِ

### باب ۱۲۴۔ بچوں کے پیشاب کا حکم

(۱۶۷) عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا

أَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيرٍ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ

(۱۶۷) حضرت ام قیس بنت محسن سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ

کے خدمت میں اپنا چھوٹا بچہ لے کر آئیں جو کھانا نہیں کھاتا تھا (یعنی شیر



صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْلَسَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَرِهِ فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ۔  
 خوار تھا) تو رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنی گود میں بٹھالیا۔ اس بچے نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگا کر کپڑے پر چھڑک دیا اور اسے (خوب اچھی طرح نہیں دھویا۔)

فائدہ:- پیشاب ہر حال میں ناپاک ہے۔ مذکورہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے پیشاب والے کپڑے کو پاک کرنے کے لئے پانی استعمال کیا۔ یعنی جس قدر ضروری تھا اتنا دھویا ممکن ہے وہ پیشاب بہت معمولی مقدار میں ہو کہ خوب اچھی طرح رگڑ کر دھونے کی ضرورت نہ محسوس فرمائی ہو

## باب ۱۲۵. الْبُولُ قَائِمًا وَقَاعِدًا

(۱۶۸) عَنْ حُذَيْفَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَجِئْتُهُ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأُ۔  
 باب ۱۲۵۔ کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر پیشاب کرنا  
 (۱۶۸) حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کسی قوم کی کوڑی پر تشریف لائے (وہاں) آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا، پھر پانی کا برتن منگایا، میں آپ ﷺ کے پاس پانی لے کر آیا تو آپ ﷺ نے وضو فرمایا۔

فائدہ:- پیشاب بیٹھ کر کرنے کا حکم ہے لیکن چونکہ وہ گندامقام تھا، بیٹھ کر پیشاب کرنے میں نجاست سے کپڑے خراب ہونے کا اندیشہ تھا اس لئے آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا۔ مطلب یہ ہے کہ کسی ضرورت کے تحت کھڑے ہو کر پیشاب کیا جاسکتا ہے اور جب ضرورتاً کھڑے ہو کر پیشاب کرنا جائز ہو تو بیٹھ کر تو یقیناً جائز ہوگا۔

## باب ۱۲۶. الْبُولُ عِنْدَ صَاحِبِهِ وَالتَّسْتُرُ بِالْحَائِطِ

(۱۶۹) عَنْ حُذَيْفَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ رَأَيْتُنِي أَنَا وَالنَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَمَاشِي فَأَتَى سُبَاطَةَ قَوْمٍ خَلْفَ حَائِطٍ فَقَامَ كَمَا يَقُومُ أَحَدُكُمْ فَبَالَ فَأَنْتَبَذْتُ مِنْهُ فَأَشَارَ إِلَيَّ فَجِئْتُهُ فَقُمْتُ عِنْدَ عَقْبِيهِ حَتَّى فَرَغَ۔  
 باب ۱۲۶۔ اپنے (کسی) ساتھی کے قریب پیشاب کرنا اور دیوار کی آڑ لینا  
 (۱۶۹) حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ (ایک مرتبہ) میں اور رسول اللہ ﷺ جا رہے تھے کہ ایک قوم کی کوڑی پر (جو) ایک دیوار کے نیچے (تھی) پہنچے تو آپ اس طرح کھڑے ہو گئے جس طرح ہم تم میں سے کوئی (شخص) کھڑا ہوتا ہے۔ پھر آپ نے پیشاب کیا اور میں ایک طرف ہٹ گیا۔ تب آپ نے مجھے اشارہ کیا تو میں آپ کے پاس گیا اور (پردہ کی غرض سے) آپ کی ایڑیوں کے قریب کھڑا ہو گیا حتیٰ کہ آپ پیشاب سے فارغ ہو گئے

## باب ۱۲۷. غَسْلُ الدَّمِ

(۱۷۰) عَنْ أَسْمَاءَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَرَأَيْتَ إِحْدَانَا تَحِيضُ فِي الثَّوْبِ كَيْفَ تَصْنَعُ قَالَ تَحِيضُهُ ثُمَّ تَقْرُضُهُ بِالْمَاءِ وَتَنْضَحُهُ بِالْمَاءِ وَتُصَلِّيُ فِيهِ۔  
 باب ۱۲۷۔ حیض کا خون دھونا  
 (۱۷۰) حضرت اسماءؓ کہتی ہیں کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو عرض کیا کہ آپ اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ ہم میں کسی عورت کو کپڑے میں حیض آتا ہے (تو) وہ کیا کرے؟ آپ نے فرمایا (کہ پہلے) ملے پھر پانی سے رگڑے اور پانی سے صاف کرے اور (اس کے بعد) اس کپڑے میں نماز پڑھ لے۔

فائدہ:- کپڑا اگر حیض کے خون سے آلودہ ہو جائے تو اس کو دھو کر پاک کرنا ضروری ہے۔



(۱۷۱) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا) قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُمْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهَرُ أَفَادُعُ الصَّلَاةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِحَيْضٍ فَإِذَا أَقْبَلَتْ حَيْضَتُكَ فَدَعِيَ الصَّلَاةَ وَإِذَا أَذْبَرَتْ فَأَغْسِلِي عَنْكَ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّيْ قَالَ وَقَالَ (راوی) أَبِي ثُمَّ تَوَضَّأِي لِكُلِّ صَلَاةٍ حَتَّى يَجِيَّاءَ ذَلِكَ الْوَقْتُ -

(۱۷۱) حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ابو حیش کی لڑکی فاطمہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا کہ میں ایک ایسی عورت ہوں جسے استحاضہ کی شکایت ہے (یعنی حیض کا خون میعاد اور مقدار سے زیادہ آتا ہے) اس لئے میں پاک نہیں رہتی ہوں تو کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں یہ ایک رگ (کا خون) ہے حیض نہیں ہے۔ تو جب تجھے حیض آئے (یعنی حیض کے مقررہ دن شروع ہوں) تو نماز چھوڑ دے اور جب یہ دن گزر جائیں تو اپنے (بدن اور کپڑے سے) خون کو دھو ڈال۔ پھر نماز پڑھ، راوی حدیث کہتے ہیں کہ میرے والد نے کہا کہ حضور ﷺ نے یہ (بھی) فرمایا کہ پھر ہر نماز کے لئے وضو کر، حتیٰ کہ وہی (حیض کا) وقت پھر لوٹ آئے

فائدہ:- جو عورت سیلان خون کی بیماری میں مبتلا ہے اس کے لئے حکم ہے کہ ہر نماز کے لئے مستقل وضو کرے اور حیض کے جتنے دن اس کی عادت کے موافق ہوتے ہیں ان دنوں میں نماز نہ پڑھے۔ اس لئے ان ایام کی نماز معاف ہے۔ شریعت کا یہ حکم اگرچہ عورت کی زندگی کے ایک ایسے گوشے سے تعلق رکھتا ہے جو نہایت ہی پوشیدہ رہتا ہے لیکن اس کے بارے میں اگر عورتوں کو کوئی راہ نمائی نہ ملتی تو وہ اس گوشے سے متعلق ایسی ہدایات سے محروم رہ جاتیں جن سے ان کا دین اور دنیا، روح اور جسم صاف اور پاک ہو سکتا تھا اور جس سے ان کی نفسیاتی اور اخلاقی، طبی اور روحانی اصلاح ہو سکتی تھی۔ اس بنا پر ایسی تمام احادیث کے بارے میں یہ ہی نقطہ نظر رکھنا چاہئے کہ دین لوگوں کی زندگی کے لئے ایک مکمل تعمیر نقشے کی حیثیت رکھتا ہے۔ انسانی زندگی کا کوئی سا پہلو دینی راہ نمائی کے بغیر اپنے صحیح مقام پر فٹ نہیں ہو سکتا، پھر آج کے دور میں اس قسم کی جملہ احادیث کو جن میں عورت مرد کے پوشیدہ معاملات یا تعلقات پر روشنی ڈالی گئی ہے اور ان کے بارے میں ہدایات دی گئی ہیں، بیان کرنے میں کسی شرم کی ضرورت نہیں جب کہ جنسی لڑچکر عام ہو چکا ہے اور جدید تعلیم کے سربراہ مرد عورت کے پوشیدہ سے پوشیدہ تعلقات کی تعلیم کو اپنے نزدیک ضروری قرار دینے لگے ہیں جس کی فی الحقیقت کوئی ضرورت نہیں۔

### باب ۱۲۸۔ منی کا دھونا اور اس کا رگڑنا

### باب ۱۲۸۔ غَسْلُ الْمَنِيِّ وَفَرْكِهِ

(۱۷۲) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَغْسِلُ الْجَنَابَةَ مِنْ تَوْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ وَإِنْ بُقِعَ الْمَاءُ فِي تَوْبِهِ -

(۱۷۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے جنابت (یعنی منی کے دھبے) کو دھوتی تھی۔ پھر (اس کو پہن کر) آپ نماز کے لئے تشریف لے جاتے تھے اور پانی کے دھبے آپ کے کپڑے میں ہوتے تھے۔

فائدہ:- مطلب یہ ہے کہ کپڑا پاک کرنے کے بعد اس قابل ہو جاتا ہے کہ اس سے نماز پڑھ لی جائے اگرچہ وہ خشک نہ ہوا ہو۔

### باب ۱۲۹۔ اونٹ، بکری اور چوپایوں کا پیشاب

### باب ۱۲۹۔ أَبْوَالِ الْإِبِلِ

اور ان کے رہنے کی جگہ (کا حکم کیا ہے؟)

### وَالذَّوَابِ وَالْغَنَمِ وَمَرَابِضِهَا

(۱۷۳) عَنْ أَنَسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ قَدِمَ أَنَسٌ مِّنْ عُكْلٍ وَغُرَيْنَةَ فَاجْتَوَوْا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلِقَاحٍ وَأَنْ يَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا

(۱۷۳) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ عکل یا عرینہ (قبیلوں) کے آئے اور مدین پہنچ کر وہ بیمار ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں لقاہ میں جانے کا حکم دیا اور فرمایا کہ وہاں کے اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیئیں



وَالْبَانِهَا فَأَنْطَلَقُوا فَلَمَّا صَحُّوا قَتَلُوا رَاعِيَ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَأْفَوْا النَّعَمَ فَجَاءَ الْخَبَرُ فِي أَوَّلِ  
النَّهَارِ فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ فَلَمَّا ارْتَفَعَ النَّهَارُ جِئَ بِهِمْ  
فَأَمَرَ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلُهُمْ وَسَمِرَتْ أَعْيُنُهُمْ وَالْقُورُ  
فِي الْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ فَلَا يُسْقَوْنَ۔

چنانچہ وہ (لقاح کی طرف جہاں اونٹ رہتے تھے) چلے گئے اور جب  
اچھے ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ کے چرواہے کو قتل کر کے جانوروں کو ہانک  
لے گئے، دن کے ابتدائی حصے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس (اس واقعہ کی)  
خبر آئی، تو آپ نے ان کے پیچھے آدمی بھیجے جب دن چڑھ گیا تو (تلاش  
کے بعد) وہ ملزمین حضور کی خدمت میں لائے گئے۔ آپ کے حکم کے  
مطابق (شدید جرم کی بنا پر) ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے۔ اور  
آنکھوں میں گرم سلاخیں پھیر دی گئیں اور (مدینہ کی) پتھریلی زمین میں  
ڈال دیئے گئے (پاس کی شدت سے) پانی مانگتے تھے مگر انہیں پانی نہیں  
دیا جاتا تھا۔

فائدہ:- احناف کے نزدیک حلال جانوروں کا پیشاب نجاست خفیفہ کا حکم رکھتا ہے یعنی چوتھائی کپڑے کی بقدر معاف ہے۔ اس روایت  
میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کو اونٹ کے پیشاب پینے کا جو حکم دیا وہ وقتی علاج تھا۔ ورنہ پیشاب کا استعمال حرام ہے۔ اگرچہ شافعیہ،  
مالکیہ اور بعض علماء کے نزدیک اس حدیث کی بنا پر اونٹ کا پیشاب پاک ہے مگر جمہور علماء کے نزدیک پیشاب کے بارے میں چونکہ  
دوسری احادیث میں سخت وعیدیں آئی ہیں اس لئے اس کو اس حدیث کی بنا پر پاک نہیں کہا جائے گا یہ ایک وقتی اجازت تھی.....  
نیز ان لوگوں نے ایک ساتھ چار شدید جرم کئے تھے اس کے ساتھ ساتھ رسول اللہ ﷺ کے احسان و مروت کا جواب بد عہدی و بے مروتی سے  
دیا، چوری کی قتل کیا، مرتد ہوئے، اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے مقابلہ کیا ان جرائم کی یہ ہی سزا ہو سکتی تھی جو انہیں دی گئی اور اس وقت کے لحاظ  
سے یہ سزا کوئی وحشیانہ سزا نہیں کہلائی جاسکتی۔ رسول اللہ ﷺ کی حیثیت صرف ایک مصلح اور مرشد ہی کی نہیں تھی بلکہ ایک سیاسی منتظم اور ملکی مدبر کی  
بھی تھی اس لئے آپ کو مصالحوں کے پیش نظر اپنے عام جذبہ رافت و شفقت کے برخلاف اس طرح کی سیاسی اور اس انتظامی تدبیروں سے بھی  
کام لینا پڑتا تھا۔

(۱۷۴) عَنْ أَنَسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ كَانَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ أَنْ يُنَيَّ  
الْمَسْجِدَ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ۔

(۱۷۳) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ  
رسول اللہ ﷺ مسجد کی تعمیر سے پہلے بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لیا  
کرتے تھے۔

فائدہ:- مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ باڑے میں کپڑا وغیرہ بچھا کر اس کپڑے پر نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔  
باب ۱۳۰۔ مَا يَقَعُ مِنَ النَّجَاسَاتِ فِي السَّمَنِ وَالْمَاءِ  
(۱۷۵) عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ فَارَةٍ سَقَطَتْ فِي سَمَنِ فَقَالَ الْقُورُهَا  
وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوا سَمْنَكُمْ۔

باب ۱۳۰۔ وہ نجاستیں جو گھی اور پانی میں گر جائیں  
حضرت میمونہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے چوہے کے بارے  
میں پوچھا گیا جو گھی میں گر گیا تھا، آپ نے فرمایا اس کو نکال دو اور اس کے  
آس پاس (کے گھی) کو نکال پھینکو اور اپنا (بقیہ) گھی استعمال کرو۔

فائدہ:- مذکورہ حدیث میں جو حکم دیا گیا ہے وہ ایسے گھی یا تیل کے متعلق ہے جو سخت اور جما ہوا ہو لیکن جو گھی یا تیل جما ہوا نہ ہو پگھلا ہوا  
ہو، وہ کھانے کے قابل نہیں رہے گا البتہ اسے کھانے کے علاوہ خارج میں استعمال کیا جاسکتا ہے جیسے چراغ وغیرہ میں جلانا۔

(۱۷۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ كَلِمٍ يُكَلِّمُهُ الْمُسْلِمُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

(۱۷۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ  
ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں مسلمان کو جو زخم لگتا ہے وہ قیامت کے دن



يَكُونُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهَا إِذَا طُعِنَتْ تَفْجَرُ دَمًا لَلْوُدِّ  
لَوُدِّ الدَّمِّ وَالْعَرَفُ عَرَفُ الْمِسْكِ۔

اسی حالت میں ہوگا جس طرح لگا تھا اس میں سے خون بہتا ہوگا جس کا رنگ (تو) خون کا سا ہوگا اور خوشبو مشک کی سی ہوگی۔

فائدہ:- بظاہر اس حدیث کو عنوان (باب) سے کوئی مناسبت نہیں، علماء نے اس کی مختلف مناسبتیں اپنے طور پر بیان کی ہیں، حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ کے نزدیک اس حدیث سے یہ ثابت کرنا مقصود ہے کہ مشک پاک ہے۔

### باب ۱۳۱. الْبَوْلُ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ

(۱۷۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَجْرِي ثُمَّ يَغْتَسِلُ بِهِ۔

### باب ۱۳۱۔ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا

(۱۷۷) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں جو جاری نہ ہو۔ پیشاب نہ کرے کہ (اس کے بعد) پھر اسی میں غسل کرنے لگے۔

### باب ۱۳۲. إِذَا أُلْقِيَ عَلَى ظَهْرِ الْمُصَلِّي

قَذْرٌ أَوْ جِيفَةٌ لَمْ تَفْسُدْ عَلَيْهِ صَلَاتُهُ،

(۱۷۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي عِنْدَ الْبَيْتِ وَأَبُو جَهْلٍ وَأَصْحَابُ لَهُ، جُلُوسٌ إِذْ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَيُّكُمْ يُجِئُ بِسَلَا جَزُورِ بَنِي فَلَانٍ فَيَضَعُهُ عَلَى ظَهْرِ مُحَمَّدٍ إِذَا سَجَدَ فَأَنْبَعَثَ أَشَقَى الْقَوْمِ فَجَاءَ بِهِ فَنَظَرَ حَتَّى إِذَا سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَهُ عَلَى ظَهْرِهِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَأَنَا أَنْظُرُ لَا أُغْنِي شَيْئًا لَوْ كَانَتْ لِي مَنَعَةٌ قَالَ فَجَعَلُوا يَضْحَكُونَ وَيُحِيلُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ لَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ حَتَّى جَاءَتْهُ فَاطِمَةُ فَطَرَحَتْهُ عَنْ ظَهْرِهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ إِذْ دَعَا عَلَيْهِمْ قَالَ وَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الدَّعْوَةَ فِي ذَلِكَ الْبَلَدِ مُسْتَجَابَةٌ ثُمَّ سَمِيَ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ يَا أَبَى جَهْلٍ وَعَلَيْكَ بِعُتْبَةَ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدَ بْنَ عُتْبَةَ وَأُمَيَّةَ ابْنَ خَلْفٍ وَعُقْبَةَ بْنَ أَبِي مُعَيْطٍ وَعَدَّ السَّابِعَ فَلَمْ نَحْفَظْهُ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ رَأَيْتُ الَّذِينَ عَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَرَعِي فِي الْقَلْبِ قَلْبٌ بَدْرٍ۔

### باب ۱۳۲۔ جب نمازی کی پشت پر کوئی نجاست یا

مردار ڈال دیا جائے تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوتی

(۱۷۸) حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کعبہ کے قریب نماز پڑھ رہے تھے اور ابو جہل اور اس کے ساتھی (بھی وہیں) بیٹھے ہوئے تھے تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ تم میں سے کوئی شخص قبیلہ کی (جو) اونٹنی (ذبح ہوئی ہے اس) کی اوجھڑی اٹھالائے اور (لا کر) جب محمد سجدہ میں جائیں تو ان کی پیٹھ پر رکھ دے، ان میں سے ایک سب سے زیادہ بد بخت (آدمی) اٹھا اور اوجھڑی لے کر آیا اور دیکھتا رہا۔ جب آپ نے سجدہ کیا تو اس نے اس اوجھڑی کو آپ کے دونوں شانوں کے درمیان رکھ دیا۔ (عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں) میں یہ (سب کچھ) دیکھ رہا تھا مگر کچھ نہ کر سکتا تھا۔ کاش (اس وقت) مجھے کچھ زور ہوتا۔ عبد اللہ کہتے ہیں کہ (اس حال میں آپ کو دیکھ کر) وہ لوگ ہنسنے لگے اور (ہنسی کے مارے) لوٹ پوٹ ہونے لگے اور رسول اللہ ﷺ سجدہ میں تھے (بوجھ کی وجہ سے) اپنا سر نہیں اٹھا سکتے تھے۔ حتیٰ کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور وہ بوجھ آپ کی پیٹھ پر سے اتار کر پھینکا۔ تب آپ نے سر اٹھایا۔ پھر تین بار فرمایا، یا اللہ! تو قریش کی تباہی کو لازم کر دے (یہ بات) ان کافروں کو ناگوار ہوئی کہ آپ نے انہیں بد دعا دی، عبد اللہ کہتے ہیں کہ وہ سمجھتے تھے کہ اس شہر (مکہ) میں دعا قبول ہوتی ہے پھر آپ نے (ان میں سے) ہر ایک کا (جدا جدا) نام لیا کہ اے اللہ! ان کو ضرور ہلاک کر دے، ابو جہل کو، عتبہ بن ربیعہ کو، شیبہ ابن ربیعہ کو، ولید بن عقبہ، امیہ بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط کو، ساتویں (آدمی) کا نام (بھی) لیا مگر مجھے یاد نہیں رہا، اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ



جن لوگوں کا (بددعا دیتے وقت) رسول اللہ ﷺ نے نام لیا تھا میں نے ان (کی لاشوں) کو بدر کے کنویں میں پڑا ہوا دیکھا۔

فائدہ:- اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مکہ کی زندگی میں رسول اللہ ﷺ کو کیسی صبر آزما مصیبتیں برداشت کرنی پڑتی تھیں، اس حدیث سے امام بخاریؒ یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ اگر نماز پڑھتے ہوئے کوئی نجاست پشت پر آ پڑے تو نماز ہو جائے گی۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ اس وقت کا واقعہ ہے۔ جب تفصیلی احکام طہارت و صلوٰۃ کے نازل نہیں ہوئے تھے نماز کے لئے بدن کا، کپڑوں کا اور نماز پڑھنے کی جگہ کا پاک ہونا جمہور کے نزدیک ضروری ہے۔

## باب ۱۳۳. الْبَزَاقُ

وَالْمُخَاطُ وَنَحْوُهُ فِي الثُّوبِ.

## باب ۱۳۳۔ کپڑے میں تھوک اور

رینٹ وغیرہ لگ جائے تو کیا حکم ہے

(۱۷۹) عَنْ أَنَسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ بَذَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَوْبِهِ۔

(۱۷۹) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (ایک مرتبہ) اپنے کپڑے میں تھوکا۔

فائدہ:- نماز پڑھتے وقت اگر تھوک آئے اور تھوکنے کی قریب میں کوئی جگہ نہیں تو کسی کپڑے میں تھوک لے تاکہ نماز میں خلل بھی نہ واقع ہو اور قریب کی جگہ بھی خراب نہ ہو۔

## باب ۱۳۴. غَسَلَ الْمَرْأَةُ أَبَاهَا الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ

(۱۸۰) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) وَسَأَلَهُ النَّاسُ وَمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ أَحَدٌ بَأَى شَيْءٍ دُوِيَ جُرْحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَقِيَ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي كَانَ عَلَيَّ يَحْيَىٰ بَتْرُسِهِ فِيهِ مَاءٌ وَفَاطِمَةُ تَغْسِلُ عَنْ وَجْهِهِ الدَّمَ فَأَخَذَ حَصِيرٌ فَأَحْرَقَ فَحَشَىٰ بِهِ فِيهِ جُرْحُهُ۔

باب ۱۳۴۔ عورت کا اپنے باپ کے چہرے سے خون دھونا

(۱۸۰) حضرت سہل بن سعد الساعدي رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے ان سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ کے (غزوہ احد میں) زخم پر کونسی دوا استعمال کی گئی تھی تو انہوں نے فرمایا کہ اس کے متعلق مجھ سے زیادہ جاننے والا کوئی نہیں رہا حضرت علیؓ اپنی ڈھال میں پانی لاتے تھے اور حضرت فاطمہؓ آپ کے منہ سے خون کو دھوتیں۔ پھر ایک بوریا لے کر جلایا گیا اور آپ کے زخم میں بھر دیا گیا۔

فائدہ:- والدین کی خدمت کا بہت بڑا اجر ہے پھر اگر باپ پیغمبر بھی ہو تو اس کا درجہ تو بہت بڑھ جاتا ہے۔

## باب ۱۳۵. السِّوَاكُ

(۱۸۱) عَنْ أَبِي مُوسَى (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهُ يَسْتَنْ بِسِوَاكِ بِيَدِهِ يَقُولُ أَعُ أَعُ وَالسِّوَاكُ فِي فِيهِ كَأَنَّهُ يَتَهَوَّعُ۔

باب ۱۳۵۔ مسواک کا بیان

(۱۸۱) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو اپنے ہاتھ سے مسواک کرتے ہوئے پایا اور آپ ﷺ کے منہ سے اُغ اُغ کی آواز نکل رہی تھی اور مسواک آپ کے منہ میں (اس طرح تھی جس طرح آپ قے کر رہے ہوں)۔

فائدہ:- جب مسواک زبان پر اندر کی طرف کی جاتی ہے تو ابکائی سی آتی ہے اور ایک خاص قسم کی آواز نکلتی ہی غالباً آپ کی یہ ہی کیفیت تھی جو راوی نے بیان کیا۔

(۱۸۲) عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَذِيفَةُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَذِيفَةُ

(۱۸۲) حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو اٹھتے



تو اپنے منہ کو مسواک سے صاف کرتے۔

وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوعُ فَاهُ بِالسَّوَاكِ

فائدہ:- مسواک کرنے کی بڑی فضیلتیں متعدد احادیث میں آئی ہیں، رسول اللہ ﷺ تو اس کا اتنا اہتمام فرماتے تھے کہ انتقال فرمانے سے پہلے تک آپ نے مسواک کی ہے، شرعی اور طبی دونوں لحاظ سے اس کی خاص اہمیت ہے۔

### باب ۱۳۶. دَفْعُ السَّوَاكِ إِلَى الْأَكْبَرِ

### باب ۱۳۶۔ بڑے آدمی کو مسواک دینا

(۱۸۳) عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَانِي أَتَسَوَّكَ بِسَوَاكِ فَجَاءَ نَبِيَّ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ فَنَاولْتُ السَّوَاكَ الْأَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيلَ لِي كَبِّرْ فَدَفَعْتُهُ إِلَى الْأَكْبَرِ مِنْهُمَا۔

(۱۸۳) حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ (خواب میں) مسواک کر رہا ہوں، تو میرے پاس دو آدمی آئے، ایک ان میں سے دوسرے سے بڑا تھا تو میں نے چھوٹے کو مسواک دی۔ پھر مجھ سے کہا گیا کہ بڑے کو دو۔ تب میں نے ان میں سے بڑے کو دی۔

فائدہ:- معلوم ہوا کہ دوسرے شخص کی مسواک استعمال کی جاسکتی ہے اگرچہ مستحب یہ ہے کہ اس کو دھو کر استعمال کرے۔

### باب ۱۳۷. فَضْلُ مَنْ بَاتَ عَلَى الْوُضُوءِ

### باب ۱۳۷۔ با وضو رات کو سونے والے کی فضیلت

(۱۸۴) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وَضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قُلِ اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِيَ إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَالْجَنَاتِ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنَاجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ اللَّهُمَّ أَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنْ مِتُّ مِنْ لَيْلِكَ فَأَنْتَ عَلَى الْفِطْرَةِ وَاجْعَلْهُنَّ أَحْرَمًا تَتَكَلَّمُ بِهِ قَالَ فَرَدَدْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا بَلَغْتُ اللَّهُمَّ أَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ قُلْتُ وَرَسُولِكَ قَالَ لَا وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ

(۱۸۴) حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم اپنے بستر پر لیٹنے آؤ، اس طرح وضو کرو جیسے نماز کے لئے کرتے ہو، پھر داہنی کروٹ پر لیٹے رہو۔ اور یوں کہو اے اللہ! میں نے اپنا چہرہ تیری طرف جھکا دیا، اپنا معاملہ تیرے ہی سپرد کر دیا۔ میں نے تیرے ثواب کی توقع اور تیرے عذاب کے ڈر سے تجھے ہی اپنا پشت پناہ بنایا۔ تیرے سوا کہیں پناہ اور نجات کی جگہ نہیں۔ اے اللہ جو کتاب تو نے نازل کی ہے میں اس پر ایمان لایا۔ جو نبی تو نے (مخلوق کی ہدایت کے لئے بھیجا ہے میں اس پر ایمان لایا۔ تو اگر اس حالت میں اسی رات مر گیا تو فطرت (یعنی دین) پر مرے گا اور اس دعا کو سب باتوں کے اخیر میں پڑھو۔ حضرت براءؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس دعا کو دوبارہ پڑھا۔ جب میں امنت بکتابک الذی انزلت پر پہنچا، میں نے ورسولک (کالفظ) کہا، آپ نے فرمایا نہیں (یوں کہو) ونبیک الذی ارسلت۔

فائدہ:- دعا کے الفاظ میں کسی قسم کا تغیر و تبدل کرنا نہ مناسب ہے نہ اس کے پورے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے فرمودات اپنی جگہ بالکل اٹل اور درست ہیں، ان کے الفاظ میں جو تاثیر ہے، وہ دوسرے الفاظ میں ہرگز نہیں ہو سکتی۔



## کتاب الغسل

باب ۱۳۸. الْوُضُوءُ قَبْلَ الْغُسْلِ

(۱۸۵) عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يَدْخُلُ أَصَابِعَهُ فِي الْمَاءِ فَيُخَلِّلُ بِهَا أَصُولَ الشَّعْرِ ثُمَّ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ غُرْفٍ بِيَدِهِ ثُمَّ يُفِيضُ الْمَاءَ عَلَى جُلْدِهِ كُلِّهِ

(۱۸۶) عَنْ مِمْوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ غَيْرَ رِجْلَيْهِ وَغَسَلَ فَرْجَهُ وَمَا أَصَابَهُ مِنَ الْأَذَى ثُمَّ أَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثُمَّ نَحَى رِجْلَيْهِ فَغَسَلَهُمَا هَذِهِ غُسْلُهُ مِنَ الْجَنَابَةِ

باب ۱۳۹. غُسْلُ الرَّجُلِ مَعَ امْرَأَتِهِ

(۱۸۷) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنْ قَدَحٍ يُقَالُ لَهُ الْفَرْقُ.

باب ۱۴۰. الْغُسْلُ بِالصَّاعِ وَنَحْوِهِ

(۱۸۸) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا سُئِلَتْ عَنْ غُسْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَتْ بِإِنَاءٍ نَحْوِ مَن صَاعٍ فَأَغْتَسَلَتْ وَأَفَاضَتْ عَلَى رَأْسِهَا وَبَيْنَنَا وَبَيْنَهَا حِجَابٌ.

(۱۸۹) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّهُ سَأَلَ رَجُلًا عَنِ الْغُسْلِ فَقَالَ يَكْفِيكَ صَاعٌ فَقَالَ رَجُلٌ مَا يَكْفِينِي فَقَالَ جَابِرٌ كَانَ يَكْفِي مَنْ هُوَ أَوْفَى مِنْكَ شَعْرًا وَخَيْرٌ مِنْكَ ثُمَّ أَمَّا فِي ثَوْبٍ.

## کتاب غسل کے بیان میں

باب ۱۳۸۔ غسل سے پہلے وضو

(۱۸۵) نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب غسل فرماتے تو پہلے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھوتے پھر اسی طرح وضو کرتے جیسے نماز کے لئے آپ ﷺ کی عادت تھی۔ پھر پانی میں اپنی انگلیاں ڈبوتے اور ان سے بالوں کی جڑوں کا خلال کرتے۔ پھر اپنے ہاتھوں سے تین چلو سر پر ڈالتے پھر تمام بدن پر پانی بہا لیتے۔

(۱۸۶) حضرت میمونہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے نماز کے وضو کی طرح ایک مرتبہ وضو کیا البتہ پاؤں نہیں دھوئے۔ پھر اپنی شرم گاہ کو دھویا اور جہاں کہیں بھی نجاست لگ گئی تھی اس کو دھویا پھر اپنے اوپر پانی بہا لیا۔ پھر سابقہ جگہ سے ہٹ کر اپنے دونوں پاؤں کو دھویا یہ تھا آپ کا غسل جنابت۔

باب ۱۳۹۔ مرد کا اپنی بیوی کے ساتھ غسل

(۱۸۷) حضرت عائشہ نے فرمایا میں اور نبی کریم ﷺ ایک ہی برتن میں غسل کرتے تھے۔ اس برتن کو فرق کہا جاتا تھا (فرق میں تقریباً ساڑھے دس سیر پانی آتا تھا۔)

باب ۱۴۰۔ صاع یا اسی طرح کی کسی چیز سے غسل

(۱۸۸) ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم ﷺ کے غسل کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے صاع جیسا ایک برتن منگایا پھر غسل کیا اور اپنے اوپر پانی بہایا۔ اس وقت ہمارے درمیان اور ان کے درمیان پردہ حائل تھا

(۱۸۹) حضرت جابرؓ سے غسل کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ایک صاع کافی ہے۔ اس پر ایک شخص بولا مجھے کافی نہیں ہوگا۔ جابرؓ نے فرمایا کہ یہ ان کے لئے کافی ہوتا تھا جن کے بال تم سے زیادہ تھے اور جو تم سے بہتر تھے۔ یعنی رسول اللہ ﷺ، پھر حضرت جابرؓ نے صرف ایک کپڑا پہن کر ہمیں نماز پڑھائی۔

فائدہ:- ایک صاع میں تقریباً ساڑھے تین سیر پانی آتا ہے۔ غسل کے لئے ایک صاع کے مقدار کی کوئی شرعی اہمیت نہیں ہے اسی وجہ سے کسی امام فقہ نے اس حدیث کے مضمون پر کوئی بحث نہیں کی صرف امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے پیش نظر ایک صاع کو غسل کے لئے معتبر مانا ہے لیکن ان کا مقصد بھی اس سے غسل کو صرف ایک صاع میں محدود کر دینا نہیں ہے۔



باب ۱۲۱. مَنْ أَفَاضَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا

باب ۱۲۱۔ جو شخص اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہائے

(۱۹۰) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعَمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

(۱۹۰) حضرت جبیر بن مطعمؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تو پانی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَنَا فَأَفِضُ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثًا

اپنے سر پر تین مرتبہ بہاتا ہوں اور آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے

وَأَشَارَ بِيَدِهِ كَلْتَيْهِمَا

اشارہ کیا۔

فائدہ۔ اگر بلا کسی شک و تردد کے صرف ایک مرتبہ بدن پر پانی ڈال لینے سے بدن کے تمام حصوں کا پوری طرح غسل ہو جائے تو احناف کے نزدیک بھی یہ غسل جائز ہے اور ایسے غسل سے جنابت کا اثر ختم ہو جاتا ہے۔

باب ۱۲۲. مَنْ بَدَأَ بِالْحَلَابِ أَوِ الطَّيِّبِ عِنْدَ الْغُسْلِ

باب ۱۲۲۔ جس نے حلاب سے یا خوشبو لگا کر غسل کیا

(۱۹۱) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) قَالَتْ

(۱۹۱) حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی ﷺ جب غسل جنابت کرنا چاہتے تو

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنْ

حلاب کی طرح ایک چیز منگاتے تھے (بہت سی دوسری روایتوں میں بعینہ

الْجَنَابَةِ دَعَا بِشَيْءٍ نَحْوِ الْحَلَابِ فَآخَذَ بِكَفِّهِ فَبَدَأَ

حلاب منگانے کا ذکر ہے) پھر (پانی) اپنے ہاتھ میں لیتے تھے اور سر کے

بِشِقِّ رَأْسِهِ الْيَمَنِ ثُمَّ الْيَسَرِ فَقَالَ بِهِمَا عَلَى وَسَطِ

دائیں حصے سے غسل کی ابتداء کرتے تھے پھر بائیں حصہ کا غسل کرتے تھے

رَأْسِهِ،

پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو سر کے بیچ میں لگاتے تھے۔

فائدہ:۔ حلاب ایک بڑا سا برتن ہوتا تھا جس میں اونٹنی کا دودھ اہل عرب دوہتے تھے۔ یہاں امام بخاریؒ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ باوجود اس کے کہ حلاب میں دودھ کا کچھ نہ کچھ اثر باقی رہتا ہے اگر کوئی شخص اس برتن میں پانی لے کر نہانا چاہے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ دودھ بہر حال ایک پاک مشروب ہے اور کوئی وجہ نہیں کہ معمولی مقدار میں اگر پانی کے اندر پڑ جائے یا اس کا کچھ اثر پانی میں محسوس ہو تو اس سے پانی کے پاک کرنے کی صلاحیت میں کچھ فرق آجائے۔ اسی طرح غسل سے پہلے کوئی خوشبودار چیز بدن پر مل لی جائے اور غسل کے بعد اس کا اثر باقی رہے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔ ہمارے یہاں خوشبودار چیز عطر وغیرہ عام طور پر غسل کے بعد استعمال کرنے کا رواج ہے لیکن بعض جگہوں میں غسل سے پہلے تیل وغیرہ مل کر غسل کرتے ہیں۔ اس باب میں اس طرح کی تمام چیزوں کا حکم بتایا گیا ہے خود امام بخاریؒ نے اس کے بعد ایک باب قائم کیا ہے ("باب من تطيب ثم اغتسل وبقی اثر الطيب") "باب جس نے خوشبو لگائی پھر غسل کیا اور غسل کے بعد خوشبو کا اثر باقی رہا۔" جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی پاک چیز کو بدن پر مل کر غسل کرنے کے متعلق جو احکامات شریعت کے ہیں اس کو امام صاحب وضاحت کے ساتھ بتانا چاہتے ہیں کرمانی اور بعض دوسرے محدثین نے حلاب کو ایک ایسا برتن بتایا ہے جس میں خوشبودار کھیں رہتی تھیں یعنی آپ کبھی غسل سے پہلے خوشبو کے برتن کو طلب فرماتے اور کبھی خوشبو کو۔ لیکن لغت اور کلام عرب کی روشنی میں حلاب کا وہی ترجمہ درست ہے جو ہم نے پہلے بیان کیا۔

باب ۱۲۳. إِذَا جَامَعَ ثُمَّ عَادَ

باب ۱۲۳۔ جس نے جماع کیا اور پھر دوبارہ کیا

(۱۹۲) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ

(۱۹۲) حضرت عائشہؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو خوشبو لگایا اور

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ ثُمَّ يُصْبِحُ

پھر آپ اپنی تمام ازواج کے پاس تشریف لے گئے اور صبح کو احرام اس

مُحَرَّمًا يَنْضَحُ طَبِيًّا۔

حالت میں باندھا کہ خوشبو سے بدن مہک رہا تھا۔

فائدہ:۔ احرام کی حالت میں اگر کوئی شخص خوشبو استعمال کرے تو یہ جنابت ہے اور اس پر کفارہ واجب ہوتا ہے لیکن ابن عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ اگر احرام سے پہلے خوشبو استعمال کی گئی اور احرام کے بعد اس کا اثر بھی باقی رہا تو یہ بھی جنابت ہے۔ حضرت عائشہؓ کے سامنے جب یہ بات آئی تو آپ نے اس کی تردید کی اور ثبوت میں آنحضور ﷺ کا عمل پیش فرمایا۔ ابو عبد الرحمن ابن عمرؓ کی کنیت ہے۔ امام مالک ابن عمرؓ کے مسلک پر ہیں اور جمہور امت احرام سے پہلے کی خوشبو میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے خواہ اس کا اثر احرام کے بعد بھی باقی رہے۔



(۱۹۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُورُ عَلَى نِسَائِهِ فِي السَّاعَةِ الْوَاحِدَةِ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُنَّ إِحْدَى عَشْرَةَ قَالَ قُلْتُ لَأَنَسٍ أَوْ كَانَ يُطِيقُهُ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ أُعْطِيَ قُوَّةَ ثَلَاثِينَ.

(۱۹۳) حضرت انس بن مالک نے بیان کیا کہ نبی ﷺ دن اور رات کے ایک ہی وقت میں اپنی تمام ازواج کے پاس گئے اور یہ گیارہ تھیں (نومکوحہ اور دو باندیاں) راوی نے کہا میں نے انس سے پوچھا۔ کیا حضور ﷺ اس کی قوت رکھتے تھے۔ تو آپ نے فرمایا ہم آپس میں کہا کرتے تھے کہ آپ کو تیس مردوں کی طاقت دی گئی ہے

فائدہ:- راویوں کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ ایک ہی وقت میں عام حالات میں بھی تمام ازواج مطہرات کے پاس ہم بستری کے لئے جایا کرتے تھے لیکن ایسا واقعہ صرف ایک مرتبہ اس وقت پیش آیا ہے جب آپ تمام ازواج کے ساتھ حجۃ الوداع کے لئے تشریف لے جا رہے تھے۔ اس کے علاوہ اور کسی موقع پر کسی ایسے واقعہ کا ثبوت نہیں۔ اس لئے ترجمہ میں اسی کا لحاظ کیا گیا ہے اور اس موقع پر عربی کے بعینہ الفاظ کی رعایت نہیں کی گئی۔ آنحضرت ﷺ نے یہ عمل حج کے بعض مصالح کی بنا پر کیا تھا۔

باب ۱۴۴. مَنْ طَيَّبَ ثَمَّ

باب ۱۴۴۔ جس نے خوشبو لگائی پھر غسل

اغتسل وبقی اثر الطیب

کیا اور خوشبو کا اثر اب بھی باقی رہا

(۱۹۴) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ نَبِيَّ أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطَّيِّبِ فِي مَفْرِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحَرَّمٌ.

(۱۹۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا گویا میں آنحضرت ﷺ کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں اور آپ ﷺ احرام باندھے ہوئے ہیں۔

باب ۱۴۵. تَخْلِيلُ الشَّعْرِ

باب ۱۴۵۔ بالوں کا خلال کرنا

(۱۹۵) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَيْهِ وَتَوَضَّأَ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اغْتَسَلَ ثُمَّ تَخَلَّلَ بِيَدِهِ شَعْرَهُ حَتَّى إِذَا ظَنَّ أَنَّهُ قَدَارَوْى بَشَرَتَهُ أَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ.

(۱۹۵) ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ جنابت کا غسل کرتے تو اپنے ہاتھوں کو دھوتے اور نماز کی طرح وضو کرتے پھر اپنے ہاتھوں سے بالوں کو خلال کرتے اور جب یقین ہو جاتا کہ کھال تر ہو گئی ہے تو تین مرتبہ اس پر پانی بہاتے۔ پھر تمام بدن کا غسل کرتے۔

باب ۱۴۶. إِذَا ذَكَرَ فِي الْمَسْجِدِ

باب ۱۴۶۔ جب مسجد میں اپنے جنبی ہونے کو یاد کرے

أَنَّهُ جُنُبٌ خَرَجَ كَمَا هُوَ وَلَا يَتَيَمَّمُ

تو اسی حالت میں باہر آ جائے اور تیمم نہ کرے۔

(۱۹۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ أَقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَغُدِلَتِ الصُّفُوفُ قِيَامًا فَخَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ فِي مُصَلَّاهُ ذَكَرَ أَنَّهُ جُنُبٌ فَقَالَ لَنَا مَكَانُكُمْ ثُمَّ رَجَعَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيْنَا وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ فَكَبَّرَ فَصَلَّيْنَا مَعَهُ.

(۱۹۶) حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ نماز کی تیاری ہو رہی تھی اور صفیں درست کی جا رہی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے۔ جب آپ مصلے پر کھڑے ہو چکے تو یاد آیا کہ آپ جنابت کی حالت میں ہیں۔ اس وقت آپ نے ہم سے فرمایا، اپنی جگہ کھڑے رہو اور آپ واپس چلے گئے پھر آپ نے غسل کیا اور واپس تشریف لائے تو سر سے قطرے ٹپک رہے تھے آپ نے نماز کے لئے تکبیر کہی اور ہم نے آپ کے ساتھ نماز ادا کی۔

باب ۱۴۷. مَنْ اغْتَسَلَ غُرْيَانًا وَحْدَهُ فِي الْخِلْوَةِ

باب ۱۴۷۔ جس نے خلوت میں تنہا ننگے ہو کر غسل کیا

(۱۹۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنِ

(۱۹۷) حضرت ابو ہریرہ نبی کریم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ



نے فرمایا بنی اسرائیل ننگے ہو کر اس طرح نہاتے تھے کہ ایک شخص دوسرے کو دیکھتا ہوتا لیکن حضرت موسیٰ تنہا غسل فرماتے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ بخدا موسیٰ کو ہمارے ساتھ غسل کرنے میں صرف یہ چیز مانع ہے کہ آپ آماش خصیہ میں مبتلا ہیں ایک مرتبہ موسیٰ غسل کے لئے تشریف لے گئے آپ نے کپڑوں کو پاک پتھر پر رکھ دیا اتنے میں پتھر کپڑوں سمیت بھاگنے لگا اور موسیٰ بھی اس کے پیچھے بڑی تیزی سے دوڑے۔ آپ کہتے جاتے تھے۔ اے پتھر، میرا کپڑا، اے پتھر میرا کپڑا۔ اس عرصہ میں بنی اسرائیل نے موسیٰ کو پوشاک کے بغیر دیکھ لیا اور کہنے لگے کہ بخدا موسیٰ کو کوئی بیماری نہیں۔ اور موسیٰ نے کپڑا پایا اور پتھر کو مارنے لگے۔ ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ بخدا اس پتھر پر چھ یا سات مار کا اثر باقی تھا۔

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ يَغْتَسِلُونَ عُرَاءَ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ وَكَانَ مُوسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ وَحْدَهُ فَقَالُوا وَاللَّهِ مَا يَمْنَعُ مُوسَى أَنْ يَغْتَسِلَ مَعَنَا إِلَّا أَنَّهُ إِذْ رُفِذَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ فَوْضَعَ ثَوْبَهُ عَلَى حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ فَجَمَعَ مُوسَى فِي أَثَرِهِ يَقُولُ ثَوْبِي يَا حَجَرُ ثَوْبِي يَا حَجَرُ حَتَّى نَظَرْتُ بَنُو إِسْرَائِيلَ إِلَى مُوسَى وَقَالُوا وَاللَّهِ مَا بِمُوسَى مِنْ بَأْسٍ وَآخَذَ ثَوْبَهُ وَطَفَّقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاللَّهِ إِنَّهُ لَلَّذِي لَدَبَ بِالْحَجَرِ سِتَّةَ أَوْ سَبْعَةَ ضَرْبًا بِالْحَجَرِ۔

فائدہ:- نبی میں کوئی ایسا عیب نہیں ہوتا کہ جس سے عام طور پر لوگ نفرت کرتے ہوں۔ چونکہ ایک ایسے ہی عیب کی تہمت بنی اسرائیل آپ پر لگاتے تھے۔ اس لئے خداوند تعالیٰ نے چاہا کہ آپ کی براءت کر دی جائے اور اس کے لئے یہ صورت پیدا کر دی گئی۔ اگرچہ اس میں بھی ایک ایسی صورت سے گزرنا پڑا جو شریعت کی نظر میں ناپسندیدہ تھی لیکن بہر حال براءت مقدم تھی۔ پتھر کے بھاگنے سے اس بات کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے کہ اس میں بھی جان ہے اور اس کا یہ بھاگنا خدا کے حکم کے مطابق ایک معجزہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس قسم کے مباحث کے لئے مناسب موقع کتاب الانبیاء ہے۔

(۱۹۸) حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایوب علیہ السلام غسل فرما رہے تھے کہ سونے کی ٹڈیاں آپ پر گرنے لگیں حضرت ایوب انہیں اپنے کپڑے میں سمیٹنے لگے، اتنے میں ان کے رب نے انہیں آواز دی۔ اے ایوب! کیا میں نے تمہیں اس چیز سے بے نیاز نہیں کر دیا تھا، جسے تم دیکھ رہے ہو۔ ایوب علیہ السلام نے جواب دیا ہاں تیرے غلبہ اور بزرگی کی قسم لیکن تیری برکت سے میرے لئے بے نیازی کیونکر ممکن ہے۔

(۱۹۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا فَخَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ أَيُّوبُ يَحْتَشِي فِي ثَوْبِهِ فَنَادَاهُ رَبُّهُ يَا أَيُّوبُ أَلَمْ أَكُنْ أَغْنِيَنَّكَ عَمَّا تَرَى قَالَ بَلَى وَعِزَّتِكَ وَلَكِنْ لَا غِنَى بِي عَنْ بَرَكَتِكَ۔

### باب ۱۳۸. التَّسْتَرُّ فِي الْغُسْلِ عِنْدَ النَّاسِ

باب ۱۳۸۔ لوگوں میں نہاتے وقت پردہ کرنا  
(۱۹۹) حضرت ام ہانی بنت ابی طالبؓ نے فرمایا کہ میں فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو میں نے دیکھا کہ آپ غسل کر رہے ہیں اور فاطمہؓ نے پردہ کر رکھا ہے۔ آنحضور ﷺ نے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ میں نے عرض کی کہ میں ام ہانی ہوں۔

(۱۹۹) عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ قَالَتْ ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهُ فَقَالَ مَنْ هَذِهِ فَقُلْتُ أَنَا أُمُّ هَانِيٍّ۔

### باب ۱۳۹. عَرَقِ الْجُنُبِ وَأَنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ

باب ۱۳۹۔ جنبی کا پسینہ اور مسلمان نجس نہیں ہوتا  
(۲۰۰) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ مدینہ کے کسی راستے پر نبی کریم ﷺ سے ان کی ملاقات ہو گئی۔ اس وقت ابو ہریرہؓ جنابت کی حالت

(۲۰۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهُ فِي بَعْضِ طَرِيقِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ



جُنُبٌ فَأَتَتْ حَسَّتُ مِنْهُ فَذَهَبَتْ فَأَغْتَسَلَتْ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَاهُ رِيْرَةً قَالَ كُنْتُ جُنُبًا فَكَرِهْتُ أَنْ أُجَالِسَكَ وَأَنَا عَلَى غَيْرِ طَهَارَةٍ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ۔

میں تھے۔ اس لئے آہستہ سے نظر بچا کر وہ چلے گئے اور غسل کر کے واپس آئے تو رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ ابو ہریرہ کہاں چلے گئے تھے انہوں نے جواب دیا کہ میں جنابت کی حالت میں تھا اس لئے میں نے آپ کے ساتھ بغیر غسل بیٹھنا مناسب نہیں سمجھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ سبحان اللہ، مومن ہرگز نجس نہیں ہو سکتا۔

فائدہ:- یعنی ایسا نجس نہیں ہوتا کہ اس کے ساتھ بیٹھا بھی نہ جاسکے۔ اس کی نجاست صرف عارضی ہے جو غسل سے ختم ہو جاتی ہے۔

### باب ۱۵۰۔ نَوْمُ الْجُنُبِ

(۲۰۱) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِسَالٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْرَقُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرَقُ وَهُوَ جُنُبٌ

(۲۰۱) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کیا ہم جنابت کی حالت میں سو سکتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں! وضو کر کے جنابت کی حالت میں بھی سو سکتے ہیں۔

### باب ۱۵۱۔ إِذَا التَّقَى الْخَتَانَانِ

(۲۰۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعْبَيْهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ۔

(۲۰۲) حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب مرد و عورت کے چہار زانوں میں بیٹھ گیا اور اس کے ساتھ کوشش کی تو غسل واجب ہو گیا۔

فائدہ:- ائمہ کا اس مسئلہ میں یہ اختلاف ہے کہ اگر میاں بیوی ہم بستر ہوئے اور کسی وجہ سے انزال منی سے پہلے ہی دونوں ایک دوسرے سے علیحدہ ہو گئے تو کیا اس صورت میں ان پر غسل واجب ہوگا یا نہیں۔ احناف کا اس صورت میں مسلک یہ ہے کہ مرد کی شرم گاہ جب عورت کی شرم گاہ میں داخل ہو جائے تو صرف اس دخول سے غسل دونوں پر ضروری ہو جاتا ہے۔ انزال منی ہو یا نہ ہو اس کی دلیل صحابہ کا اجماع ہے امام طحاوی نے اس مسئلہ پر طویل بحث کرتے ہوئے صحابہ کے اجماع کے سلسلہ میں لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ کی مجلس میں یہ مسئلہ اٹھا تو صحابہ نے پہلے مختلف رائیں ظاہر کیں۔ کسی نے کہا انزال منی کے بعد ہی غسل واجب ہوگا کیونکہ حدیث ہے انما الماء من الماء کسی اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ آپ لوگ اہل بدر اختیار ہیں۔ جب آپ ہی لوگوں میں مسائل سے متعلق اختلاف ہے تو پھر آپ کے بعد کیا ہوگا؟ حضرت علیؓ نے مشورہ دیا کہ اس مسئلہ کو معلوم کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ازواج مطہرات کی خدمت میں کسی کو بھیج کر پوچھا جائے۔ سب نے اس کی تائید کی اور ایک شخص حضرت عائشہ صدیقہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ جب ختان ختان سے تجاوز کر جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے یعنی آپ نے اس کی تصدیق فرمائی کہ غسل کے لئے صرف دخول ذکر کافی ہے انزال منی کی ضرورت نہیں۔ یہ مسئلہ حضرت عمرؓ کی مجلس میں اکابر صحابہ کی موجودگی میں طے ہوا اور حضرت عائشہؓ کے فیصلہ پر جو اس طرح کے مسائل کی سب سے زیادہ صحابہ میں جاننے والی تھیں۔ کسی نے اس کے خلاف ایک لفظ نہیں کہا اور بعد میں حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اگر اس کے خلاف میں نے اب کسی سے کچھ سنا تو اسے لوگوں کے لئے عبرت بنادوں گا اس سے معلوم ہوا کہ امام ابو حنیفہؒ کا مذہب اس مسئلہ میں بہت قوی ہے



## کتاب الحيض

باب ۱۵۲. مَسَائِلُ الْحَيْضِ

(۲۰۳) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) قَالَتْ خَرَجْنَا لَا نُرَادُ إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفِ حِضَّتِ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ مَالِكُ أَنْفَسْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّ هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَأَقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ قَالَتْ وَضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ بِالْبَقْرِ.

باب ۱۵۳. غَسْلُ الْحَائِضِ

رَأْسُ زَوْجِهَا وَتَرْجِيلِهِ

(۲۰۴) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُرْجِلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ.

(۲۰۵) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تُرْجِلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَائِضٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِينِيذٌ يُجَاوِرُ فِي الْمَسْجِدِ يُدْنِي لَهَا رَأْسَهُ وَهِيَ فِي حُجْرَتِهَا فَتَرْجِلُهُ وَهِيَ حَائِضٌ.

باب ۱۵۴. قِرَاءَةُ الرَّجُلِ فِي

حَجْرِ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ

(۲۰۶) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَكَبَّرُ فِي حَجْرِي وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ

باب ۱۵۵. مَنْ سَمِيَ الْنَفَاسَ حَيْضًا

(۲۰۷) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا) قَالَتْ بَيْنَا أَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعَةً فِي خِمِيصَةٍ إِذْ حِضْتُ فَأَنْسَلْتُ فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حَيْضَتِي فَقَالَ أَنْفَسْتَ قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَانِي فَأَضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخِمِيصَةِ.

## کتاب الحيض کے بیان میں

باب ۱۵۲. مسائل حیض

(۲۰۳) حضرت عائشہ فرماتی تھیں کہ ہم حج کے ارادہ سے نکلے جب ہم مقام سرف میں پہنچے تو میں حائضہ ہو گئی۔ اس بات پر میں رورہی تھی کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ آپ نے پوچھا تمہیں کیا ہو گیا۔ کیا حائضہ ہو گئی ہو میں نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ایک ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کے لئے لکھ دیا ہے۔ اس لئے تم بھی حج کے افعال پورے کر لو۔ البتہ بیت اللہ کا طواف نہ کرنا۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج کی طرف سے گائے کی قربانی کی۔

باب ۱۵۳. حائضہ عورت کا اپنے

شوہر کے سر کو دھونا اور اس میں کنگھا کرنا

(۲۰۴) حضرت عائشہ نے فرمایا میں رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک کو حائضہ ہونے کی حالت میں بھی کنگھا کرتی تھی۔

(۲۰۵) ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو حائضہ ہونے کی حالت میں کنگھا کیا کرتی تھی حالانکہ رسول اللہ ﷺ اس وقت مسجد میں معتکف ہوتے۔ آپ ﷺ اپنا سر مبارک قریب کر دیتے اور حضرت عائشہ حائضہ ہونے کے باوجود اپنے حجرہ ہی سے کنگھا کر دیتیں۔

باب ۱۵۴. مرد کا اپنی بیوی کی گود میں

حائضہ ہونے کے باوجود قرآن پڑھنا

(۲۰۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ میری گود میں سر مبارک رکھ کر قرآن مجید پڑھتے تھے حالانکہ میں اس وقت حائضہ ہوتی تھی۔

باب ۱۵۵. جس نے نفاس کا نام حیض رکھا۔

(۲۰۷) ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک چادر میں لیٹی ہوئی تھی اتنے میں مجھے حیض آ گیا۔ اس لئے میں آہستہ سے (بستر سے) باہر نکل آئی اور اپنے حیض کے کپڑے پہن لئے۔ آنحضور ﷺ نے پوچھا کیا تمہیں نفاس آ گیا ہے؟ میں نے عرض کی جی ہاں! پھر مجھے آپ ﷺ نے بلالیا اور میں چادر میں آپ ﷺ کے ساتھ لیٹ گئی۔



فائدہ:- یعنی جس طرح آنحضور ﷺ نے حیض کی تعبیر نفاس سے فرمائی۔ نفاس کی تعبیر حیض سے بھی کی جاسکتی ہے اور اس طرح نام بدل کر تعبیر کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں لیکن امام بخاریؒ یہاں صرف لغت اور استعمال کے فرق کو نہیں بتانا چاہتے بلکہ اس عنوان سے ان کا مقصد یہ ہے کہ اصلاً نفاس بھی حیض ہی کا خون ہے کیونکہ حاملہ کو حیض نہیں آتے اور جب ولادت ہوتی ہے تو فم رحم کھل جاتا ہے اور جمع شدہ خون کثیر مقدار میں نکل آتا ہے جو حمل کی حالت میں فم رحم بند ہو جانے کی وجہ سے رک گیا تھا۔ یہی خون بچے کی غذا بھی بنتا ہے اور جو باقی بچتا ہے وہ نفاس کی صورت میں ولادت کے بعد نکلتا ہے۔ امام بخاریؒ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ نفاس بھی دراصل حیض ہی ہے۔

## باب ۱۵۶۔ مَبَاشَرَةُ الْحَائِضِ

باب ۱۵۶۔ حائضہ کے ساتھ مباشرت

(۲۰۸) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ كِلَانَا جُنُبٌ وَكَانَ يَأْمُرُنِي فَاتَّزِرُ فَيُبَاشِرُنِي وَأَنَا حَائِضٌ وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ إِلَيَّ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ۔

(۲۰۸) حضرت عائشہؓ نے فرمایا میں اور نبی کریم ﷺ ایک ہی برتن میں غسل کرتے اور دونوں جنبی ہوتے تھے۔ اور آپ مجھے حکم فرماتے تو میں ازار باندھ لیتی پھر آپ میرے ساتھ مباشرت کرتے اس وقت کہ میں حالت حیض میں ہوتی اور آپ اپنا سر مبارک میری طرف کر دیتے۔ اس وقت آپ اعتکاف میں بیٹھے ہوئے ہوتے اور میں حیض میں ہونے کے باوجود آپ ﷺ کا سر مبارک دھوتی۔

فائدہ:- یہ مباشرت شرم گاہ خاص کے علاوہ میں ہوتی تھی اور اسی وجہ سے آنحضرت ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ازار باندھنے کے لئے کہتے تھے۔ حضرت عائشہؓ کی اس حدیث میں متعدد واقعات مختلف حالات کے بیان کئے گئے ہیں اس لئے حدیث کو سمجھنے کے لئے اس کو بھی جاننا ضروری ہے۔ غسل جنابت کا واقعہ علیحدہ ہے۔ مباشرت کا علیحدہ اور اعتکاف کی حالت میں سر مبارک کو دھونے کا علیحدہ۔ اس طرح کے واقعہ متعدد مرتبہ پیش آئے ہوں گے جیسا کہ حدیث کے الفاظ سے ظاہر ہے۔ آنحضور ﷺ کا اس طرز عمل سے مقصد امت کی تعلیم تھا کیونکہ عمل میں لا کر کسی مسئلہ کی اہمیت وحیثیت زیادہ وضاحت کے ساتھ قائم کی جاسکتی ہے۔ حیض کی حالت میں ازار بند ہوا کر شرم گاہ کے علاوہ کے ساتھ مباشرت سے یہی مقصد تھا ورنہ اگر مقصد قضاے شہوت ہوتا تو دوسری ازواج بھی تھیں۔ ازواج مطہرات بھی آپ کے اس مقصد کو سمجھتی تھیں اور اسی لئے انہوں نے اپنے اس نجی معاملہ کو عوام کے سامنے بیان کیا۔

(۲۰۹) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا فَأَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَاشِرَهَا أَنْ تَتَزَوَّجَ فَوَرَّ حَيْضَتِهَا ثُمَّ يُبَاشِرُهَا قَالَتْ أَيْكُمْ يَمْلِكُ إِرْبَهُ كَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْلِكُ إِرْبَهُ۔

(۲۰۹) حضرت عائشہؓ نے فرمایا ہم ازواج میں سے کوئی جب حائضہ ہوتیں۔ اس حالت میں رسول اللہ ﷺ مباشرت کا ارادہ کرتے تو آپ ازار باندھنے کا حکم دیتے باوجود حیض کی زیادتی کے پھر مباشرت کرتے، آپ نے کہا تم میں ایسا کون ہے جو نبی کریم ﷺ کی طرح اپنی خواہش پر قابو یافتہ ہوگا۔

## باب ۱۵۷۔ تَرْكُ حَائِضِ الصَّوْمِ

باب ۱۵۷۔ حائضہ روزے چھوڑ دے گی

(۲۱۰) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَضْحَى أَوْ فِطْرٍ إِلَى الْمُصَلَّى فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنِّي أُرِيْتُكُمْ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتُكْفِرْنَ الْعَشِيرَ

(۲۱۰) حضرت ابوسعید خدریؓ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ عید الاضحی یا عید الفطر کے موقع پر عید گاہ تشریف لے گئے وہاں آپ عورتوں کی طرف گئے اور فرمایا اے بیویو! صدقہ کرو۔ کیونکہ میں نے جہنم میں زیادہ عورتوں ہی کو دیکھا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسا کیوں ہے آپ نے فرمایا کہ تم لعن طعن کثرت سے کرتی رہو۔ اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو، باوجود عقل



مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلِ وَدِينٍ أَذْهَبَ لِلْبَّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ أَحَدُكُنَّ قُلْنَ وَمَا نُقْصَانُ دِينِنَا وَعَقْلِنَا يَارَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرَأَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَ بَلَى قَالَ فَذَلِكَ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ قُلْنَ بَلَى قَالَ فَذَلِكَ مِنْ نُقْصَانِ دِينِهَا۔

اور دین میں ناقص ہونے کے میں نے تم سے زیادہ کسی کو بھی ایک زیرک اور تجربہ کار مرد کو دیوانہ بنا دینے والا نہیں دیکھا۔ عورتوں نے عرض کیا اور ہمارے دین اور عقل میں نقصان کیا ہے؟ یا رسول اللہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا عورت کی شہادت مرد کی شہادت کے آدھے برابر نہیں ہے انہوں نے کہا جی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا بس یہی اس کی عقل کا نقصان ہے۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا کیا ایسا نہیں ہے کہ جب عورت حائضہ ہو تو نہ نماز پڑھ سکتی ہے نہ روزہ رکھ سکتی ہے؟ عورتوں نے کہا ایسا ہی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہی اس سے دین کا نقصان ہے۔

### باب ۱۵۸۔ استحاضہ کی حالت میں اعتکاف

(۲۱۱) ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ آپ کی بعض ازواج نے اعتکاف کیا حالانکہ وہ مستحاضہ تھیں اور انہیں خون آتا تھا۔ اس لئے خون کی وجہ سے اکثر طشت اپنے نیچے رکھ لیتیں۔

### باب ۱۵۸۔ اِعْتِكَافِ الْمُسْتَحَاضَةِ

(۲۱۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِعْتَكَفَ مَعَهُ بَعْضُ نِسَائِهِ وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ تَرَى الدَّمَ فَرُبَّمَا وَضَعَتِ الطَّسْتَ تَحْتَهَا مِنَ الدَّمِ۔

فائدہ:- استحاضہ ایسے خون کو کہتے ہیں جو ماہواری یعنی (حیض) کے علاوہ بیماری کی وجہ سے آتا ہے اس کے احکام ماہواری کے احکام سے مختلف ہیں۔ آپ ﷺ کے حکم کے بغیر بعض ازواج نے مسجد نبوی میں اعتکاف کیا لیکن آپ ﷺ اس بات سے خوش نہیں تھے اور آپ ﷺ نے اپنی عدم پسندیدگی کا اظہار بھی فرمایا تھا لیکن اس کے باوجود صاف لفظوں میں اسے روکا نہیں لہذا عورتوں کے لئے بہتر گھر ہی میں اعتکاف کرنا ہے اور مسجد میں اعتکاف مکروہ تنزیہی ہے۔ (فیض الباری ص ۳۸۱ ج ۱)

### باب ۱۵۹۔ حیض کے غسل میں خوشبو استعمال کرنا

۲۱۲۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہمیں کسی میت پر تین دن سے زیادہ غم منانے سے روکا جاتا تھا۔ لیکن شوہر کی موت پر چار مہینے دس دن کے سوگ کا حکم تھا۔ ان دنوں میں ہم نہ سرمہ استعمال کرتے، نہ خوشبو اور عصب (یمن کی بنی ہوئی ایک چادر جو رنگین بھی ہوتی تھی) کے علاوہ کوئی رنگین کپڑا ہم استعمال نہیں کرتے تھے اور ہمیں (عدت کے دنوں میں) حیض کے غسل کے بعد کچھ اظفار (بحرین میں ایک جگہ کا نام یا عورتوں کی ایک خاص خوشبو) کے کست (ایک خوشبو جو چین اور کشمیر میں پیدا ہوتی ہے) استعمال کرنے کی اجازت تھی اور ہمیں جنازہ کے پیچھے چلنے کی اجازت نہیں تھی۔

### باب ۱۵۹۔ الطِّيبُ لِلْمَرَأَةِ عِنْدَ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيضِ

(۲۱۲) عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) قَالَتْ كُنَّا نُنْهَى أَنْ نُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ إِلَّا عَلَى زَوْجِ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا نَكْتَجِلُ وَلَا نَتَطَيَّبُ وَلَا نَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصَبٍ وَقَدْ رَخَّصَ لَنَا عِنْدَ الطُّهْرِ إِذَا اغْتَسَلْتُ إِحْدَانَا فِي مَحِيضِهَا فِي نَبْدَةٍ مِنْ كُسْتِ أَظْفَارٍ وَكُنَّا نُنْهَى عَنْ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ۔

### باب ۱۶۰۔ حیض سے پاک ہونے کے بعد

عورت کا اپنے بدن کو نہاتے وقت ملنا

(۲۱۳) حضرت عائشہ نے فرمایا ایک انصاری عورت نے رسول اللہ ﷺ

### باب ۱۶۰۔ ذَلِكَ الْمَرَأَةُ نَفْسَهَا

إِذَا تَطَهَّرَتْ مِنَ الْمَحِيضِ

(۲۱۳) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ



سے پوچھا کہ میں حیض کا غسل کیسے کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مشک میں بسا ہوا ایک کپڑا لے کر اس سے پاکی حاصل کرو، انہوں نے پوچھا۔ اس سے کس طرح پاکی حاصل کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا، اس سے پاکی حاصل کرو۔ انہوں نے دوبارہ پوچھا کہ کس طرح؟ آپ ﷺ نے فرمایا سبحان اللہ۔ پاکی حاصل کرو۔ پھر میں نے انہیں اپنی طرف کھینچ لیا اور کہا کہ انہیں خون لگی ہوئی جگہوں پر پھیر لیا کرو۔

باب ۱۶۱۔ عورت کا غسل حیض کے بعد کنگھا کرنا

(۲۱۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ حج الوداع کیا میں بھی تمتع کرنے والوں میں شامل تھی اور ہدی (قربانی کا جانور) اپنے ساتھ نہیں لے گئی تھی۔ حضرت عائشہ نے اپنے متعلق بتایا کہ وہ حائضہ ہو گئیں۔ عرفہ کی رات آگئی اور ابھی تک وہ پاک نہیں ہوئی تھیں۔ اس لئے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ یا رسول اللہ آج عرفہ کی رات ہے اور میں عمرہ کی نیت کر چکی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے سر کو کھول ڈالو اور کنگھا کر لو اور عمرہ کو چھوڑ دو۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ پھر میں نے حج پورا کر لیا اور لیلتہ الحصبہ میں عبدالرحمن کو آنحضرت ﷺ نے حکم دیا۔ وہ مجھے اس عمرہ کے بدلہ میں جس کی نیت میں نے کی تھی تنعیم سے (دوسرا) عمرہ کرا لائے۔

باب ۱۶۲۔ حیض کے غسل کے

وقت عورت کا اپنے بالوں کو کھولنا

(۲۱۵) حضرت عائشہ نے فرمایا ہم ذی الحجہ کا چاند دیکھتے ہی نکل پڑے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کا دل عمرہ کے احرام کو چاہے تو اسے باندھ لینا چاہئے کیونکہ اگر میں ہدی ساتھ نہ لاتا تو عمرہ کا احرام باندھتا تو اس پر بعض صحابہ نے عمرہ کا احرام باندھا اور بعض نے حج کا۔ میں بھی ان لوگوں میں تھی جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ لیکن میں نے یوم عرفہ تک حیض کی حالت میں گزارا۔ میں نے نبی کریم ﷺ سے اس کے متعلق عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ عمرہ چھوڑ دو اور اپنا سر کھول لو اور کنگھا کر لو اور حج کا احرام باندھ لو۔ میں نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ جب صبح کی رات آئی تو آنحضرت ﷺ نے میرے ساتھ میرے بھائی عبدالرحمن بن ابی بکر کو بھیجا۔ میں تنعیم گئی اور وہاں سے اپنے عمرہ کے بدلہ دوسرے عمرہ کا احرام باندھا۔ (راوی حدیث) ہشام نے کہا کہ ان میں سے کسی بات کی وجہ سے بھی نہ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيضِ فَأَمَرَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ قَالَ خُذِي فِرْصَةً مِنْ مَسْكِ فَتَطَهَّرِي بِهَا قَالَتْ كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا قَالَ تَطَهَّرِي بِهَا قَالَتْ كَيْفَ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ تَطَهَّرِي فَاجْتَذِبْتَهَا إِلَيَّ فَقُلْتُ تَتَّبِعِي بِهَا أَثَرِ الدَّمِ۔

باب ۱۶۱. اِمْتِشَاطُ الْمَرْأَةِ عِنْدَ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيضِ (۲۱۴) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) قَالَتْ أَهْلَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوُدَاعِ فَكُنْتُ مِمَّنْ تَمَتَّعَ وَلَمْ يَسْقِ الْهَدْيَ زَعَمْتُ أَنَّهَا حَاضَتْ وَلَمْ تَطَهَّرْ حَتَّى دَخَلْتُ لَيْلَةَ عَرَفَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ لَيْلَةُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَإِنَّمَا كُنْتُ تَمَتَّعْتُ بِعُمْرَةٍ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْقِضِي رَأْسَكَ وَامْتِشِطِي وَأَمْسِكِي عَنْ عُمْرَتِكَ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْتُ الْحَجَّ أَمَرَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ فَأَعْمَرَنِي مِنَ التَّنْعِيمِ مَكَانَ عُمْرَتِي الَّتِي نَسَكْتُ۔

باب ۱۶۲. نَقْضُ الْمَرْأَةِ

شَعْرَهَا عِنْدَ غُسْلِ الْمَحِيضِ

(۲۱۵) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مُوَافِينَ لِإِهْلَالِ ذِي الْحِجَّةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهَلَّ فَإِنِّي لَوْلَا أَنِّي أَهْدَيْتُ لِأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَأَهَلَّ بَعْضُهُمْ بِعُمْرَةٍ وَأَهَلَّ بَعْضُهُمْ بِحَجٍّ وَكُنْتُ أَنَا مِمَّنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَأَذْرَكُنِي يَوْمَ عَرَفَةَ وَأَنَا حَائِضٌ فَشَكَّوْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعِي عُمْرَتِكَ وَأَنْقِضِي رَأْسَكَ وَامْتِشِطِي وَأَهْلِي بِحَجٍّ فَفَعَلْتُ حَتَّى إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ أَرْسَلَ مَعِيَ أَخِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فَخَرَجْتُ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ مَكَانَ عُمْرَتِي (قَالَ هِشَامٌ وَلَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ مِّنْ ذَلِكَ هَدْيٌ وَلَا



صَوْمٌ وَلَا صَدَقَةٌ۔

ہدی واجب ہوئی۔ نہ روزہ نہ صدقہ۔

## باب ۱۶۳۔ لَا تَقْضِي الْحَائِضُ الصَّلَاةَ

## باب ۱۶۳۔ حائضہ نماز قضا نہیں کرے گی

(۲۱۶) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ أَتَجْزِي أَحَدَانَا صَلَوَتَهَا إِذَا طَهَّرْتُ فَقَالَتْ أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ قَدْ كُنَّا نَحِيضُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَأْمُرُنَا بِهِ أَوْ قَالَتْ فَلَا تَفْعَلُهُ۔

(۲۱۶) ایک عورت نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ جس زمانہ میں ہم پاک رہتے ہیں (حیض سے) کیا ہمارے لئے اسی زمانہ کی نماز کافی ہے؟ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کیوں تم حرور یہ ہو؟ ہم نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں حائضہ ہوتے تھے اور آپ ہمیں نماز کا حکم نہیں دیتے تھے۔ یا حضرت عائشہؓ نے یہ فرمایا کہ وہ نماز نہیں پڑھتی تھیں۔

فائدہ:- حروراء کی طرف منسوب ہے جو کوفہ سے دو میل کے فاصلہ پر تھا اور جہاں سب سے پہلے خوارج نے حضرت علیؓ کے خلاف بغاوت کا علم بلند کیا تھا۔ اسی وجہ سے خارجی کو حروری کہنے لگے۔ خوارج کے بہت سے فرقے ہیں لیکن یہ عقیدہ سب میں مشترک ہے کہ جو مسئلہ قرآن سے ثابت ہے بس صرف اسی پر عمل ضروری ہے حدیث کی کوئی اہمیت ان کی نظر میں نہیں۔ چونکہ حائضہ سے نماز کی فرضیت کا ساقط ہو جانا صرف حدیث میں موجود ہے اور قرآن میں اس کے لئے کوئی ہدایت نہیں اس لئے مخاطب کے اس مسئلہ کے متعلق پوچھنے پر حضرت عائشہؓ نے سمجھا کہ شاید انہیں اس مسئلہ کے ماننے میں تاثر ہے اور فرمایا کہ کیا تم حرور یہ ہو۔

## باب ۱۶۴۔ النَّوْمُ مَعَ

## باب ۱۶۴۔ حائضہ کے ساتھ سونا جب

## الْحَائِضُ وَهِيَ فِي ثِيَابِهَا

## کہ وہ حیض کے کپڑوں میں ہو۔

(۲۱۷) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) قَالَتْ حِضْتُ وَأَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمِيلَةِ فَأَنْسَلْتُ۔ وَقَالَتْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْبَلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ۔

(۲۱۷) حضرت ام سلمہؓ نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ چادر میں لیٹی ہوئی تھی کہ مجھے حیض آ گیا۔ نیز حضرت ام سلمہؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ روزے سے ہوتے تھے اور اسی حالت میں ان کا بوسہ لیتے تھے۔

فائدہ:- ان تمام اعمال سے مقصود امت کی تعلیم ہوتی تھی پہلے بھی کئی احادیث میں گذر چکا کہ آپ ازواج مطہراتؓ سے حیض کی حالت میں شرم گاہ کے علاوہ سے مباشرت کرتے تھے اور ازار بندھوا لیتے تھے اس سے بھی مقصود صرف امت کی تعلیم تھی اور اسی وجہ سے ازواج مطہرات نے آپ ﷺ کے بعد ان نجی معاملات کو عام لوگوں کے سامنے بیان فرمایا کیونکہ وہ نبی کریم ﷺ کے مقصد کو سمجھتی تھیں۔ نیز حیض کے وقت عام مشرکین اور یہودیوں کا عورتوں کے ساتھ یہ طرز عمل تھا کہ حائضہ عورت کے قریب بھی نہیں جاتے تھے اور ہر طرح ترک تعلق کر لیتے تھے۔ اسلام میں بھی حیض کو گندگی بتایا گیا ہے لیکن اس میں بہت زیادہ غلو سے کام نہیں لیا گیا۔ چنانچہ آپ نے عرب کے اس تصور پر ضرب خود اپنے عمل سے لگائی۔ یہی حال روزہ کی حالت میں بوسہ لینے کا ہے وجہ یہ تھی کہ نبی کے عمل سے کسی کام کی حیثیت و اہمیت پوری طرح واضح ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ یہ بتانا بھی مقصود تھا کہ آنحضور ﷺ نبوت اور اس کی تمام عظمتوں کے باوجود انسان ہیں۔

## باب ۱۶۵۔ شُهُودُ الْحَائِضِ

## باب ۱۶۵۔ حائضہ کی عیدین میں اور

## الْعِيدَيْنِ وَدَعْوَةُ الْمُسْلِمِينَ

## مسلمانوں کے ساتھ دعا میں شرکت

(۲۱۸) عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَخْرُجُ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُورِ وَالْحَيِضُ وَلَيْشْهَدَنَّ الْخَيْرَ وَدَعْوَةُ الْمُؤْمِنِينَ

(۲۱۸) حضرت ام عطیہؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ آپ نے فرمایا کہ جوان لڑکیاں پردہ والیاں اور حائضہ عورتیں باہر نکلیں اور مواقع خیر میں اور مسلمانوں کی دعاؤں میں شریک ہوں اور حائضہ



وَتَعْتَزِلُ الْحَيْضُ الْمُصَلِّيَ -

عورت عید گاہ سے دور رہے۔

فائدہ:- ہدایہ میں اس کی تصریح ہے کہ عورتیں عید گاہ میں جاسکتی ہیں لیکن موجودہ زمانے میں معاشرہ کے فساد کی وجہ سے فتویٰ یہ ہے کہ جوان عورتوں کو جمعہ، عید یا کسی بھی مردوں کے اجتماع میں نہ جانا چاہئے۔ یہاں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ زمانہ قدیم میں مصلی (عید گاہ) کے لئے کوئی عمارت نہیں ہوتی تھی۔ لیکن اب اس کی شکل مسجد کی طرح ہوتی ہے اور دیوار کے ذریعہ اس کی تہدید کی جاتی ہے۔ اس لئے اس کے اندر حائضہ عورتوں کو نہ جانا چاہئے۔

باب ۱۶۶. الصُّفْرَةُ وَالْكُدْرَةُ فِي غَيْرِ أَيَّامِ الْحَيْضِ

باب ۱۶۶۔ زرد اور نیلا رنگ حیض کے دنوں کے علاوہ۔

(۲۱۹) عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ كُنَّا لَأَنَعُدُّ الْكُدْرَةَ وَالصُّفْرَةَ شَيْئًا دِيتَ تَحِي (یعنی سب کو حیض سمجھتے تھے)۔

فائدہ:- یہاں پر حدیث کے ظاہری الفاظ سے مختلف معانی مراد لئے جاسکتے ہیں۔ امام بخاری حدیث کا جو مطلب بیان کرنا چاہتے ہیں وہ ان کے عنوان سے ظاہر ہے یعنی جب حیض آنے کی مدت ختم ہو جائے تو نیلا یا زرد رنگ کی طرح کسی چیز کے آنے کی حیض کے راستے سے ہم کوئی اہمیت نہیں دیتے تھے لیکن حیض کے دنوں میں رنگ سے ہم حیض کے ختم ہونے یا جاری رہنے کا فیصلہ کر لیتے تھے۔ شوافع اس حدیث کا مفہوم یہ بتاتے ہیں کہ ام عطیہ یہ بتانا چاہتی ہیں کہ حیض کے متعلق ہم ہر زمانہ میں خواہ وہ حیض آنے کا ہو یا پاکی کا فیصلہ رنگ سے کیا کرتے تھے۔ حنفیہ نے اس کا مطلب یہ لکھا ہے کہ ہم رنگ کو کسی زمانہ میں کوئی اہمیت نہیں دیتے تھے۔ بلکہ حیض کے راستہ سے جس رنگ کا بھی خون خارج ہو ہم سب کو حیض سمجھتے تھے۔ ہم نے ترجمہ میں حنفیہ کے مسلک کی رعایت کی ہے۔

باب ۱۶۷. الْمَرْأَةُ تَحِيضُ بَعْدَ الْإِفَاضَةِ

باب ۱۶۷۔ عورت جو طواف زیارت کے بعد حائضہ ہو

(۲۲۰) عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَارَسُولَ اللَّهِ إِنْ صَفِيَّةَ بِنْتُ حُجٍّ قَدْ حَاضَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّهَا تَحْبِسُنَا أَلَمْ تَكُنْ طَافَتْ مَعَكُنَّ فَقَالُوا بَلَى قَالَ فَاخْرُجِي -

(۲۲۰) نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ یا رسول اللہ! صفیہ بنت حنی (ج) میں (حیض) آ گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہمیں روکیں گی۔ کیا انہوں نے تم لوگوں کے ساتھ طواف (زیارت) نہیں کیا۔ عورتوں نے جواب دیا کہ کر لیا ہے۔ آپ نے اس پر فرمایا کہ پھر چلی چلو

باب ۱۶۸. الصَّلَاةُ عَلَى النَّفْسَاءِ وَسُنَّتُهَا

باب ۱۶۸۔ زچہ پر نماز جنازہ اور اس کا طریقہ

(۲۲۱) عَنْ سَمُرَةَ بِنْتِ جُنْدُبٍ أَنَّ امْرَأَةً مَاتَتْ فِي بَطْنٍ فَصَلَّى عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ وَسُطَّهَا -

(۲۲۱) حضرت سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت کا زچگی میں انتقال ہو گیا تو آنحضور ﷺ نے ان کی نماز جنازہ پڑھی اس وقت آپ ان کے جسم کے وسط کو سامنے کر کے کھڑے ہوئے۔

فائدہ:- بعض اہل علم نے امام بخاریؒ پر اعتراض کیا ہے عنوان اور حدیث میں یہاں مطابقت نہیں کیونکہ حدیث میں صرف یہ الفاظ ہیں ان کا انتقال پیٹ کی وجہ سے ہوا تھا امام صاحب نے اس پر عنوان لگایا اس عورت پر نماز کا بیان جس کا (نفاس) زچگی میں انتقال ہوا لیکن یہ اعتراض صحیح نہیں کیونکہ اس حدیث کی دوسری روایت میں نفاس کی حالت میں مرنے کی تصریح موجود ہے۔ یہاں پر بھی فی بطن کی تاویل بسبب بطن یعنی حمل سے کی جاسکتی ہے اس لئے ہم نے ترجمہ میں اس حدیث کی دوسری روایتوں اور بخاری کے عنوان کی رعایت سے فی بطن کا ترجمہ ”زچگی میں“ کیا ہے۔

(۲۲۲) عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَكُونُ حَائِضًا لَا تُصَلِّي

۲۲۲۔ حضرت میمونہؓ جب حائضہ ہوتی تو نماز نہیں پڑھتی تھی اور یہ کہ آپ رسول اللہ

وَهِيَ مُفْتَرِشَةٌ بِحِذَاءِ مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى خِمَرَتِهِ إِذَا سَجَدَ أَصَابَنِي بَعْضُ ثَوْبِهِ -

ﷺ کے (گھر میں) نماز پڑھنے کی جگہ کے قریب لیٹی ہوئی تھیں۔ آپ نماز اپنی چٹائی پر پڑھتے جب آپ سجدہ کرتے تو آپ کے کپڑے کا کوئی حصہ مجھ سے چھو جاتا۔



## کتاب التیمم

باب ۱۶۹. وَقَوْلِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً

فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوْهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ (۲۲۳) عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بَذَاتِ الْجَبِشِ انْقَطَعَ عِقْدَتِي فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى التِّمَاسِهِ وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ فَآتَى النَّاسُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَقَالُوا لَا تَرَى مَا صَنَعْتُ عَائِشَةُ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعُ رَأْسِهِ عَلَى فِخْدِي قَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَعَاتَبَنِي أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ وَجَعَلَ يَطْعَنُنِي بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي فَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فِخْدِي فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ آيَةَ التَّيَمُّمِ فَتَيَمَّمُوا فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ الْحَضِيرِ مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ فَبَعَثْنَا الْبُعَيْرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ فَاصْبِنَا الْعِقْدَ تَحْتَهُ -

(۲۲۴) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَدْرَكْتُهُ الصَّلَاةَ فَلْيُصَلِّ وَأَحِلَّتْ لِيَ الْمَغَانِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً -

## کتاب تیمم کے بیان میں

باب ۱۶۹۔ خداوند تعالیٰ کا قول ”پھر نہ پاؤ پانی تو قصد

کرو پاک مٹی کا اور مل لو اپنے منہ اور ہاتھ اس سے“

(۲۲۳) نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی ساتھ بعض سفر (غزوہ بنی المصطلق) میں گئے۔ جب ہم مقام بیداء یا ذات الجیش پر پہنچے تو میرا ایک ہار گم ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ اس کی تلاش میں وہیں ٹھہر گئے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ ٹھہر گئے لیکن پانی کہیں قریب میں نہیں تھا۔ لوگ ابو بکر صدیقؓ کے پاس آئے اور کہا ”عائشہؓ کی کارگذاری نہیں دیکھتے۔ رسول اللہ ﷺ اور تمام لوگوں کو ٹھہرا رکھا ہے اور پانی بھی قریب میں نہیں اور نہ ہی لوگوں کے ساتھ پانی ہے“ پھر ابو بکرؓ تشریف لائے اس وقت رسول اللہ ﷺ اپنا سر مبارک میری ران پر رکھے ہوئے سو رہے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے رسول اللہ ﷺ اور تمام لوگوں کو روک لیا۔ حالانکہ قریب میں کہیں پانی نہیں اور نہ لوگوں کے پاس پانی ہے۔ عائشہؓ نے کہا کہ ابو بکرؓ مجھ پر بہت غصہ ہوئے اور اللہ نے جو چاہا انہوں نے مجھے کہا اور اپنے ہاتھ سے میری کونکھ میں کچھ کے لگائے۔ رسول اللہ ﷺ کا سر میری ران پر ہونے کی وجہ سے میں حرکت نہیں کر سکتی تھی۔ رسول اللہ ﷺ جب صبح کے وقت اٹھے تو پانی کا وجود نہیں تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرمائی اور لوگوں نے تیمم کیا۔ اس پر اسید بن حضیر نے کہا۔ آل ابی بکر یہ تمہاری کوئی پہلی برکت نہیں ہے۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا پھر ہم نے اس اونٹ کو ہٹایا جس پر میں تھی تو بارہا اسی کے نیچے سے ملا۔

(۲۲۴) حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مجھے پانچ چیزیں ایسی عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں عطا کی گئی تھیں۔ ایک مہینہ کی مسافت سے رعب کے ذریعہ میری مدد کی جاتی ہے اور تمام زمین میرے لئے مسجد (سجدہ گاہ) اور پاکی کے لائق بنائی گئی پس میری امت کا جو فرد نماز کے وقت کو (جہاں بھی) پالے اسے نماز ادا کر لینی چاہئے اور میرے لئے غنیمت کا مال حلال کیا گیا۔ مجھ سے پہلے یہ کسی کیلئے بھی حلال نہیں تھا اور مجھے شفاعت عطا کی گئی اور تمام انبیاء اپنی اپنی قوم کیلئے مبعوث ہوتے تھے لیکن میری بعثت تمام انسانوں کیلئے عام ہے۔



باب ۱۴۰۔ التیمم فی الحضر إذا لم

يجد الماء وخاف فوت الصلوة

(۲۲۵) عَنْ أَبِي جُهِيمٍ قَالَ أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَحْوِ بَيْتِ جَمَلٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يُرِدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ

باب ۱۴۱۔ هَلْ يَنْفُخُ فِي يَدَيْهِ بَعْدَ مَا يَضْرِبُ

بِهِمَا الصَّعِيدَ لِلتَّيْمُمِ

(۲۲۶) عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَمَّا تَذَكُّرُ إِنَّا كُنَّا فِي سَفَرٍ أَنَا وَأَنْتَ فَاجْتَنِبْنَا فَمَا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَأَمَّا أَنَا فَتَمَعَّكَتُ فَصَلَّيْتُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَفِيهِ الْأَرْضُ وَنَفَخَ فِيهِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَيْهِ

باب ۱۴۰۔ اقامت کی حالت میں تیمم۔ جب کہ

پانی نہ ملے یا نماز کے چھوٹ جانے کا خوف ہو۔

(۲۲۵) حضرت ابو جہیمؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ بئر جمل کی طرف سے تشریف لارہے تھے، راستے میں ایک شخص نے آپ کو سلام کیا لیکن آپ نے جواب نہیں دیا۔ پھر دیوار کے پاس آئے اور اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح (تیمم) کیا۔ پھر ان کے سلام کا جواب دیا۔

باب ۱۴۱۔ کیا زمین پر تیمم کے لئے ہاتھ مارنے

کے بعد ہاتھ کو پھونک لینا چاہئے۔

(۲۲۶) حضرت عمار بن یاسرؓ نے عمر بن خطابؓ سے کہا آپ کو یاد ہے وہ واقعہ جب میں اور آپ سفر میں تھے۔ ہم دونوں کو غسل کی ضرورت ہو گئی آپ نے تو نماز نہیں پڑھی لیکن میں لوٹ پوٹ لیا، اور نماز پڑھ لی۔ پھر میں نے نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ تمہارے لئے بس اتنا ہی کافی تھا، اور آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے پھر انہیں پھونکا اور دونوں سے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا۔

فائدہ:- حضرت عمار نے خیال کیا کہ چونکہ وضو کے تیمم میں ہاتھ اور منہ پر مٹی سے مسح ضروری ہے۔ اس لئے غسل کے تیمم میں تمام بدن پر مٹی ملنی چاہئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین مسائل میں اجتہاد کرتے تھے۔ اگرچہ حضرت عمار کا یہ اجتہاد غلط ہو گیا۔

باب ۱۴۲۔ الصَّعِيدُ الطَّيِّبُ

وَضُوءُ الْمُسْلِمِ يَكْفِيهِ مِنَ الْمَاءِ

(۲۲۷) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حَصِينٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَسْرَيْنَا حَتَّى كُنَّا فِي آخِرِ اللَّيْلِ وَقَعْنَا وَقْعَةً وَلَا وَقْعَةً أَحْلَى عِنْدَ الْمُسَافِرِ مِنْهَا فَمَا أَيْقَضَنَا إِلَّا أَحْرُ الشَّمْسِ فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ اسْتَيْقَظَ فُلَانٌ ثُمَّ فُلَانٌ ثُمَّ فُلَانٌ يُسَمِّيهِمْ أَبُو رَجَاءٍ فَنَسِيَ عَوْفٌ ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الرَّابِعُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَامَ لَمْ يُوقِظْهُ حَتَّى يَكُونَ هُوَ يَسْتَيْقِظُ لِأَنَّا لَا نَذَرِي مَا يَحْدُثُ لَهُ فِي نَوْمِهِ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ عُمَرُ وَرَأَى مَا أَصَابَ النَّاسَ وَكَانَ رَجُلًا جَلِيدًا فَكَبَّرَ وَرَفَعَ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ فَمَا زَالَ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ

باب ۱۴۲۔ پاک مٹی مسلمان کا وضو ہے جو

پانی نہ ہونے کی صورت میں کفایت کرتی ہے

(۲۲۷) حضرت عمران بن حصینؓ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے ہم رات میں چلتے رہے اور جب رات کا آخری حصہ بھی آ پہنچا تو ہم نے پڑاؤ ڈالا۔ اور مسافر کے لئے اس وقت کے پڑاؤ سے زیادہ لذت دہ اور کوئی چیز نہیں ہوتی تو (ہم اس طرح غافل ہو کر سوئے) کہ ہمیں سورج کی گرمی کے سوا کوئی چیز بیدار نہ کر سکی۔ سب سے پہلے بیدار ہونے والا شخص فلاں تھا۔ پھر فلاں بیدار ہوا پھر فلاں۔ ابورجاء نے ان سب کے نام لئے لیکن عوف کو یہ نام یاد نہیں رہے تھے پھر چوتھے نمبر پر جاگئے والے عمر بن خطابؓ تھے۔ اور جب نبی کریم ﷺ استراحت فرماتے تو ہم آپ کو جگاتے نہیں تھے۔ آپ خود بخود بیدار ہوتے تھے۔ کیونکہ ہمیں کچھ نہیں معلوم ہوتا کہ آپ پر خواب میں کیا واردات پیش آتی ہے۔ جب عمرؓ جاگ گئے اور حالت دیکھی۔ عمر ایک دنگ آدمی تھے، زور زور



حَتَّى اسْتَيْقَظَ لِصَوْتِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ شَكُّوا إِلَيْهِ الَّذِي أَصَابَهُمْ فَقَالَ لَا ضَيْرَ وَلَا يُضِيرُ ارْتَحِلُوا فَارْتَحَلَ فَسَارَ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ نَزَلَ فَدَعَا بِالْوُضُوءِ فَتَوَضَّأَ وَنُودِيَ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَلَمَّا انْقَضَتْ مِنْ صَلَاتِهِ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مُعْتَزِلٍ لَمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ مَا مَنَعَكَ يَا فُلَانُ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ أَصَابَتْ نِسِي جَنَابَةٌ وَلَا مَاءَ قَالَ فَعَلَيْكَ بِالصَّعِيدِ فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ ثُمَّ سَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَكَى إِلَيْهِ النَّاسُ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَلَ فَدَعَا فُلَانًا كَانَ يُسَمِّيهِ أَبُو رَجَاءَ نَسِيهِ عَوْفٌ وَدَعَا عَلِيًّا فَقَالَ إِذْهَبَا فَابْتَغِيَا الْمَاءَ فَانْطَلَقَا فَتَلَقِيَا امْرَأَةً بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ أَوْ سَطِيحَتَيْنِ مِنْ مَاءٍ عَلَى بَعِيرٍ لَهَا فَقَالَا لَهَا أَيْنَ الْمَاءُ قَالَتْ عَهْدِي بِالْمَاءِ أُمْسِ هَذِهِ السَّاعَةَ وَنَفَرْنَا خُلُوفًا قَالَا لَهَا انْطَلِقِي إِذَا قَالَتْ إِلَيَّ أَيْنَ قَالَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ الَّذِي يُقَالُ لَهُ الصَّابِيُّ قَالَا هُوَ الَّذِي تَعْنِينَ فَانْطَلِقِي فَجَاءَ ابْنُهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَاهُ الْحَدِيثَ قَالَ فَاسْتَنْزَلُوها عَنْ بَعِيرِهَا وَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ فَفَرَّغَ فِيهِ مِنْ أَفْوَاهِ الْمَزَادَتَيْنِ أَوْ سَطِيحَتَيْنِ وَأَوْكَأَ أَفْوَاهَهُمَا وَأَطْلَقَ الْعِزَالِيَّ وَنُودِيَ فِي النَّاسِ اسْقُوا وَاسْتَقُوا فَسَقَى مَنْ سَقَى وَاسْتَقَى مَنْ شَاءَ وَكَانَ آخِرُ ذَلِكَ أَنْ أُعْطِيَ الَّذِي أَصَابَتْهُ الْجَنَابَةُ إِنَاءً مِنْ مَاءٍ قَالَ إِذْهَبْ فَأَفْرِغْهُ عَلَيْكَ وَهِيَ قَائِمَةٌ تَنْظُرُ إِلَى مَا يُفْعَلُ بِمَاءِ هَاوَيْمَ اللَّهُ لَقَدْ أَقْلَعَ عَنْهَا وَإِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْنَا أَنَّهَا أَشَدُّ مِلَّةً مِنْهَا حِينَ ابْتَدَأَ فِيهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوا لَهَا فَجَمَعُوا لَهَا مِنْ بَيْنِ عَجْوَةٍ وَدَقِيقَةٍ وَسَوْيَقَةٍ حَتَّى جَمَعُوا لَهَا طَعَامًا فَجَعَلُوهُ فِي ثُوبٍ وَحَمَلُوها عَلَى بَعِيرِهَا وَوَضَعُوا الثُّوبَ بَيْنَ يَدَيْهَا فَقَالَ لَهَا تَعْلَمِينَ مَا رَزَيْنَا مِنْ مَائِكَ شَيْئًا وَلَكِنَّ اللَّهَ هُوَ الَّذِي أَسْقَانَا

سے تکبیر کہنے لگے۔ اسی طرح آواز بلند آپ اس وقت تک تکبیر کہتے رہے جب تک کہ نبی کریم ﷺ ان کی آواز سے بیدار نہ ہو گئے۔ جب آپ بیدار ہوئے تو لوگوں نے پیش آمدہ صورت کے متعلق آپ ﷺ سے عرض کیا۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی نقصان نہیں۔ سفر شروع کرو۔ پھر آپ ﷺ چلنے لگے اور تھوڑی دور چل کر آپ ٹھہر گئے۔ پھر وضو کے لئے پانی طلب فرمایا اور وضو کیا، اور اذان کہی گئی۔ پھر آپ نے لوگوں کے ساتھ نماز ادا فرمائی۔ جب آپ نماز ادا فرما چکے تو ایک شخص پر آپ کی نظر پڑی جو الگ کھڑا تھا اور اس نے لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ اے فلاں! تمہیں لوگوں کے ساتھ نماز میں شریک ہونے سے کون سی چیز مانع ہوئی ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ مجھے غسل کی ضرورت ہو گئی ہے اور پانی موجود نہیں۔ ان سے آپ ﷺ نے فرمایا کہ پاک مٹی سے کام نکالو۔ یہی کافی ہے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے سفر شروع کیا تو لوگوں نے پیاس کی شکایت کی۔ آپ ﷺ پھر ٹھہر گئے اور فلاں کو بلایا۔ (ابورجاء نے ان کا نام لیا تھا لیکن عوف کو یاد نہیں رہا) اور علیؑ کو بھی طلب فرمایا۔ ان دونوں صاحبان سے آپ نے فرمایا کہ جاؤ پانی کی تلاش کرو۔ یہ تلاش میں نکلے۔ راستہ میں ایک عورت ملی جو پانی کے دو مشکیزے اپنے اونٹ پر لٹکائے ہوئے سوار جا رہی تھی۔ انہوں نے اس سے پوچھا کہ پانی کہاں ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ کل اس وقت میں پانی پر موجود تھی اور ہمارے قبیلہ کے افراد پانی کی تلاش میں پیچھے رہ گئے ہیں۔ انہوں نے اس سے کہا، اچھا ہمارے ساتھ چلو۔ اس نے پوچھا کہاں تک؟ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں۔ اس نے کہا اچھا وہی جسے بے دین کہا جاتا ہے انہوں نے کہا، یہ وہی ہیں جسے تم کہہ رہی ہو۔ اچھا اب چلو۔ یہ حضرات اس عورت کو آنحضرت ﷺ کی خدمت مبارک میں لائے اور واقعہ بیان کیا۔ عمران نے بیان کیا کہ لوگوں نے اسے اونٹ سے اتارا، پھر نبی کریم ﷺ نے ایک برتن طلب فرمایا اور دونوں مشکیزوں کے منہ اس میں کھول دیئے۔ پھر ان کے منہ کو بند کر دیا اس کے بعد نیچے کے حصے کے سوراخ کو کھول دیا اور تمام لشکریوں میں منادی کر دی گئی کہ خود بھی سیر ہو کر پانی پییں اور جانوروں وغیرہ کو بھی پلائیں۔ پس جس نے چاہا سیر ہو کر پانی پیا اور پلایا۔ آخر میں اس شخص کو بھی ایک برتن میں پانی دیا گیا جسے غسل کی ضرورت تھی۔



آپ نے فرمایا، لے جاؤ اور غسل کر لو، وہ عورت کھڑی دیکھ رہی تھی۔ کہ اس کے پانی کا کیا حشر ہو رہا ہے۔ اور خدا کی قسم جب پانی کا لیا جانا ان سے بند ہوا تو ہم دیکھ رہے تھے کہ اب مشکیزوں میں پانی پہلے سے بھی زیادہ ہے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کچھ اس کے لئے جمع کرو (کھانے کی چیز) لوگوں نے اس کے لئے عمدہ قسم کی کھجور (عجوة) آنا اور ستوا کٹھا کر دیئے جب خاصی مقدار میں یہ سب کچھ جمع ہو گیا تو اسے لوگوں نے ایک کپڑے میں کر دیا۔ عورت کو اونٹ پر سوار کر کے اور اس کے سامنے وہ کپڑا رکھ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ تمہیں معلوم ہے کہ ہم نے تمہارے پانی میں کوئی کمی نہیں کی۔ لیکن خداوند تعالیٰ نے ہمیں سیراب کر دیا۔ پھر وہ اپنے گھر آئی، دیر کافی ہو چکی تھی اس لئے گھر والوں نے پوچھا کہ اے فلائی! اتنی دیر کیوں

فَاتَتْ أَهْلَهَا وَقَدْ احْتَبَسَتْ عَنْهُمْ قَالُوا مَا حَبَسَكَ يَا فُلَانَةُ قَالَتْ الْعَجَبُ لِقَيْنِي رَجُلَانِ فَذَهَبَا بِي إِلَى هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يُقَالُ لَهُ الصَّابِيُّ فَفَعَلَ كَذَا وَكَذَا فَوَاللَّهِ أَنَّهُ لَا سِحْرَ النَّاسِ مِنْ بَيْنِ هَذِهِ وَهَذِهِ وَقَالَتْ بِاصْبِعَيْهَا الْوُسْطَى وَالسَّبَابَةَ فَرَفَعَتْهُمَا إِلَى السَّمَاءِ تَعْنِي السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ أَوْ إِنَّهُ لَرَسُولُ اللَّهِ حَقًّا فَكَانَ الْمُسْلِمُونَ بَعْدُ يُغِيرُونَ عَلَى مَنْ حَوْلَهَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَلَا يُصِيبُونَ الصِّرْمَ الَّذِي هِيَ مِنْهُ فَقَالَتْ يَوْمًا لِقَوْمِهَا مَا أَرَى أَنَّ هُوَ لَأَيُّ الْقَوْمِ قَدْ يَدْعُونَكُمْ عَمَدًا فَهَلْ لَكُمْ فِي الْإِسْلَامِ فَاطَاعُوهَا فَدَخَلُوا فِي الْإِسْلَامِ.

ہوئی؟ اس نے کہا ایک حیرت انگیز واقعہ ہے۔ مجھے دو آدمی ملے اور وہ مجھے اس شخص کے پاس لے گئے جسے بے دین کہا جاتا ہے وہاں اس طرح کا واقعہ پیش آیا۔ خدا کی قسم وہ تو اس کے درمیان سب سے بڑا جادوگر ہے اور اس نے بیچ کی انگلی اور شہادت کی انگلی آسمان کی طرف اٹھا کر اشارہ کیا۔ اس کی مراد آسمان، اور زمین سے تھی، یا پھر وہ واقعی اللہ کا رسول ہے۔ اس کے بعد جب مسلمان اس قبیلہ کے قرب و جوار کے مشرکین پر حملہ آور ہوتے تھے لیکن اس گھرانے کو جس سے اس عورت کا تعلق تھا کوئی نقصان نہیں پہنچاتے تھے۔ ایک دن اس نے اپنی قوم کے افراد سے کہا کہ میرا خیال ہے کہ یہ لوگ تمہیں قصداً چھوڑ دیتے ہیں تو کیا اسلام کی طرف تمہارا کچھ میلان ہے؟ قوم نے عورت کی بات مان لی، اور اسلام لے آئی۔

فائدہ ۱:- نقصان اس حیثیت سے تو کوئی نہیں ہوا کہ آنحضور ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی نیت نماز چھوڑنے کی نہیں تھی لیکن اگر اس حیثیت سے دیکھا جائے کہ نماز قضا ہو گئی اور اپنے اصل وقت میں ادا نہ ہو سکی یہ آخری نقصان تو بہر حال ہوا لیکن حدیث میں نفی اس نقصان کی گئی ہے جو نیت کی وجہ سے ہو سکتا ہے۔ اس آخری نقصان کی نفی نہیں کی گئی ہے کیونکہ یہاں نیت کے فساد کا تو کوئی سرے سے سوال ہی نہیں تھا۔ آنحضور ﷺ اپنے تمام صحابہ کے ساتھ اس سفر میں اس بے خبری کی نیند سوئے تھے کہ سورج نکل آیا اور کسی کی آنکھ نہیں کھلی۔ یہ بھی خدا کی عظمت و کبریائی اور اس کی شان بے نیازی کا ایک ثبوت ہے کہ نبوت کے تمام امتیازات کے باوجود نبی کو بھی وہ ایسے حالات میں مبتلا کر دیتا ہے جہاں وہ بھی محض مجبور اور ایک عام انسان کے قالب میں دکھائی دے۔ اس کے علاوہ خداوند تعالیٰ نے آنحضور ﷺ کو معلم بنا کر بھیجا تھا اور جن باتوں میں ضروری سمجھا گیا آنحضور ﷺ کے عمل کے ذریعہ بھی امت کو تعلیم دی گئی یہ بھی ممکن ہے کہ خداوند تعالیٰ نے آپ پر اس غفلت کی نیند اسی مقصد کے پیش نظر طاری کر دی ہو حالانکہ صحیح حدیث میں ہے کہ نیند میں بھی آپ ﷺ کا قلب مبارک بیدار رہتا تھا اور اس پر کسی قسم کی غفلت طاری نہیں ہوتی تھی۔ جہاں آپ ﷺ نے رات گزاری تھی نماز وہاں سے کچھ دور جا کر اس لئے ادا فرمائی کہ ابھی سورج طلوع ہو رہا تھا اور اس وقت نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ یہ بھی وجہ ہو سکتی تھی کہ ایک ایسی جگہ جہاں ایک فریضہ کی ادائیگی میں نادانستہ کوتاہی ہوئی آپ ﷺ نے وہاں نماز پڑھنا مناسب نہیں سمجھا چنانچہ حکم ہے کہ اگر جمعہ کے خطبہ کے وقت کسی کو اونگھ آجائے تو پھر وہاں سے ہٹ کر بیٹھنا چاہئے۔

فائدہ ۲:- اس حدیث کی بعض روایتوں میں ہے کہ آپ ﷺ نے برتن میں پانی لے کر کلی کی اور اپنے منہ کا پانی ان مشکیزوں میں ڈال دیا۔ اس روایت سے اس بات کی مصلحت بھی سمجھ میں آتی ہے کہ آپ ﷺ نے کیوں مشکیزوں کا منہ کھولنے کے بعد پھر اسے بند کیا تھا۔ اسی طرح اس سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ پانی میں برکت پانی کے ساتھ آپ ﷺ کے تھوک مبارک کے مل جانے سے پیدا ہوئی یہ آپ ﷺ کا ایک معجزہ تھا۔



## کِتَابُ الصَّلَاةِ

## کتاب نماز کے بیان میں

باب ۱۷۳ کَيْفَ فُرِضَتِ الصَّلَاةُ فِي الْإِسْرَاءِ

باب ۱۷۳۔ شبِ معراج میں نماز کس طرح فرض ہوئی تھی

(۲۲۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ أَبُو ذَرٍّ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرَجَ عَنْ سَقَبِ بَيْتِي وَأَنَا بِمَنْكَةِ فَنَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَفَرَجَ صَدْرِي ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءٍ زَمْزَمٍ ثُمَّ جَاءَ بِطُشْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مَُّمْتَلِيٍّ حِكْمَةً وَإِيمَانًا فَأَفْرَغَهُ فِي صَدْرِي ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَعَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ فَلَمَّا جِئْتُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

(۲۲۸) حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ ابو ذرؓ یہ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے گھر کی چھت کھول دی گئی اس وقت میں مکہ میں تھا۔ پھر جبرائیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے میرے سینہ کو چاک کیا اور اسے زمزم کے پانی سے دھویا۔ پھر ایک سونے کا طشت لائے جو حکمت اور ایمان سے لبریز تھا۔ اس کو میرے سینے میں ڈال دیا اور سینے کو بند کر دیا۔ پھر میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور مجھے آسمان کی طرف لے چلے۔ جب میں آسمان دنیا پر پہنچا تو جبرائیل علیہ السلام نے

فائدہ:- کتاب الصلوٰۃ۔ ہر وہ عبادت جو خالق کی عظمت و کبریائی اور اس کی خشیت کی وجہ سے مخلوق کرے اس کا نام ”صلوٰۃ“ ہے صلوٰۃ کے مفہوم کی اس وسعت کا خیال کیا جائے تو کہا جاسکتا ہے کہ تمام مخلوقات میں یہ صفت پائی جاتی ہے البتہ ہر مخلوق کا طریقہ صلوٰۃ جدا اور اپنی خلقت کے مناسب ہے۔ قرآن مجید میں اسی کی طرف اشارہ ہے کل قد علم صلوٰۃ و تسبیحہ۔ سب نے جان لی اپنی صلوٰۃ اور اپنی تسبیح۔ اس آیت سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ تمام مخلوقات وظیفہ صلوٰۃ میں مشترک ہے۔ صرف صورت اور طریقہ صلوٰۃ جدا جدا ہے۔ اسی طرح مخلوقات خدا کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہیں۔ قرآن مجید میں اس کے لئے کہا گیا ہے کہ لِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ. اللہ کو سجدہ کرتی ہیں وہ تمام مخلوقات جو زمین اور آسمان میں ہیں۔ صلوٰۃ کے مفہوم میں اتنی وسعت ہے کہ جناب باری عزاسمہ، بھی اس کے ساتھ متصف ہیں۔ حضرت علامہ انور شاہ صاحب کشمیریؒ نے واقعہ معراج کی ایک حدیث کا ذکر کیا ہے اس میں ہے کہ ”اے محمدؐ ٹھہرو، کہ تمہارے رب صلوٰۃ میں مشغول ہیں۔“ یہ بات علیحدہ ہے کہ خالق کی صلوٰۃ اس کی شان کے مطابق ہوگی اور مخلوق جس صلوٰۃ کو ادا کرتی ہے وہ اپنی صورت حیثیت میں ایک بالکل علیحدہ چیز ہے۔ اسی طرح ام سابقہ بھی صلوٰۃ ادا کرتی تھیں لیکن ہماری شریعت کی اصطلاح میں صلوٰۃ ایک مخصوص عبادت کا نام ہے۔ مخصوص اعمال و ارکان کے ساتھ اور اس کا ترجمہ اردو میں ”نماز“ سے کیا جاتا ہے۔ نماز میں صف بندی اسی امت کی خصوصیت ہے پہلی امتیں بھی اگرچہ نماز باجماعت ادا کرتی تھیں لیکن ان کی جماعت میں صف بندی نہیں ہوتی تھی۔

زمین سے اگر کوئی آسمان کی طرف جائے تو سب سے پہلے آسمان کا جو طبقہ پڑے گا اسے آسمان دنیا کہتے ہیں احادیث سے جیسا کہ معلوم ہوتا ہے آسمان کے سات طبقے ہیں۔ یہ علاقے انسانی دسترس سے باہر ہیں۔ اسلام میں اس کی کوئی تعیین موجود نہیں کہ یہ آسمان جن کا ذکر قرآن و حدیث میں موجود ہے جو ہر ہیں یا عرض۔ اس پر ہنیت دان اور فلکیات کے ماہرین نے مختلف زمانوں میں مختلف طریقوں سے تحقیقات کی ہیں۔ موجودہ دور کے ماہرین فلکیات کا خیال ہے کہ آسمان ایک فضاء لطیف کا نام ہے جس کی کوئی حدود انتہاء نہیں اور مختلف سیارے چاند و سورج وغیرہ اس میں خود بخود تیرتے پھرتے ہیں۔ اپنے اس نظریہ کے لئے ان کے پاس کوئی واضح دلیل موجود نہیں ہے اپنی فکر و دانائی کے مطابق پہلے انہوں نے چند مقدمات بنائے پھر ان مقدمات کی روشنی میں ایک ایسی چیز کے متعلق ایک نظریہ قائم کیا جسے انہوں نے نہ خود دیکھا ہے اور نہ اس کے کسی دیکھنے والے نے انہیں اس کے متعلق کوئی اہم اطلاع بہم پہنچائی ہے یہی وجہ ہے کہ اس قسم کے نظریات مختلف ادوار میں برابر بدلتے رہتے ہیں۔ علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے موجودہ دور کے ماہرین فلکیات کی رائے کی ایک حد تک تصویب کی ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ اس نظریہ کو تسلیم کر لینے کے بعد بھی ہم اس سے متعلق اسلامی تصریحات کی وضاحت اس طرح کریں گے کہ یہی غیر متناہی اور لامحدود فضاء لطیف مختلف طبقات میں تقسیم ہے اور ہر طبقہ کا نام آسمان ہے۔ اس طرح اسلامی تصریحات کے مطابق سات آسمانوں کی تقسیم بآسانی ہو جاتی ہے۔



لِحَاظِنِ السَّمَاءِ افْتَحَ قَالَ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا جِبْرِيلُ قَالَ  
هَلْ مَعَكَ أَحَدٌ قَالَ نَعَمْ مَعِيَ مُحَمَّدٌ فَقَالَ أَرْسِلْ  
إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا فَتَحَ عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَإِذَا رَجُلٌ  
قَاعِدٌ عَلَى يَمِينِهِ أَسْوَدَةٌ وَعَلَى يَسَارِهِ أَسْوَدَةٌ إِذَا نَظَرَ  
قَبْلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ وَإِذَا نَظَرَ قَبْلَ شِمَالِهِ بَكَى فَقَالَ  
مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَلِابْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ لِجِبْرِيلَ مَنْ  
هَذَا قَالَ هَذَا آدَمُ وَهَذِهِ الْأَسْوَدَةُ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ  
نَسَمُ بَنِيهِ فَأَهْلُ الْيَمِينِ مِنْهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَالْأَسْوَدَةُ  
الَّتِي عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ فَإِذَا نَظَرَ عَنْ يَمِينِهِ ضَحِكَ  
وَإِذَا نَظَرَ قَبْلَ شِمَالِهِ بَكَى حَتَّى عَرَجَ بَنِي إِلَى السَّمَاءِ  
الثَّانِيَةِ فَقَالَ لِحَاظِنِهَا افْتَحَ فَقَالَ لَهُ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ  
الْأَوَّلُ فَفَتَحَ قَالَ أَنَسُ فَذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ فِي السَّمَوَاتِ  
آدَمَ وَإِدْرِيسَ وَمُوسَى وَعِيسَى وَإِبْرَاهِيمَ وَلَمْ يُثَبِّتْ  
كَيْفَ مَنَازِلَهُمْ غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ آدَمَ فِي السَّمَاءِ  
الدُّنْيَا وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ قَالَ أَنَسُ فَلَمَّا  
مَرَّ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِإِدْرِيسَ قَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ  
فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا إِدْرِيسُ ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوسَى  
فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ  
هَذَا قَالَ هَذَا مُوسَى ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيسَى فَقَالَ مَرْحَبًا  
بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا  
عِيسَى ثُمَّ مَرَرْتُ بِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ  
وَلِابْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا إِبْرَاهِيمُ وَعَنْ  
ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبَا حَبَّةٍ الْأَنْصَارِيِّ كَانَا يَقُولَانِ قَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَرَجَ بَنِي حَتَّى ظَهَرَتْ  
لِمُسْتَوَى أَسْمَعُ فِيهِ صَرِيفَ الْأَقْلَامِ۔

آسمان کے داروغہ سے کہا کہ کھولو۔ انہوں نے پوچھا۔ آپ کون  
ہیں؟ جواب دیا کہ جبرائیل پھر انہوں نے پوچھا کیا آپ کے ساتھ کوئی  
اور بھی ہے؟ جواب دیا ہاں! میرے ساتھ محمد (ﷺ) ہیں۔ انہوں نے  
پوچھا کہ کیا ان کے پاس آپ کو بھیجا گیا تھا؟ کہا جی ہاں! پھر جب  
انہوں نے دروازہ کھولا تو ہم آسمان دنیا پر چڑھ گئے۔ وہاں ہم نے ایک  
شخص کو دیکھا جو بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کی دہنی طرف کچھ کالبد تھے اور کچھ  
کالبد بائیں طرف تھے جب وہ اپنی دہنی طرف دیکھتے تو مسکرا دیتے اور  
جب بائیں طرف نظر کرتے تو روتے۔ انہوں نے مجھے دیکھ کر فرمایا۔ خوش  
آمدید۔ صالح نبی اور صالح بیٹے۔ میں نے جبرائیل سے پوچھا یہ کون ہیں  
؟ انہوں نے کہا یہ آدم ہیں اور ان کے دائیں بائیں جو کالبد ہیں، یہ بنی  
آدم کی روحیں ہیں۔ جو کالبد دائیں طرف ہیں وہ جنتی روحیں ہیں اور جو  
بائیں طرف ہیں وہ دوزخی روحیں ہیں اس لئے جب وہ دائیں طرف  
دیکھتے ہیں تو مسکراتے ہیں اور جب بائیں طرف دیکھتے ہیں تو روتے  
ہیں۔ پھر جبرائیل مجھے لے کر دوسرے آسمان تک پہنچے اور اس کے داروغہ  
سے کہا کہ کھولو۔ اس آسمان کے داروغہ نے بھی پہلے داروغہ کی طرح پوچھا  
پھر کھول دیا۔ حضرت انس نے کہا کہ آنحضور ﷺ نے بیان فرمایا کہ آپ  
ﷺ نے آسمان پر آدم۔ اور یس۔ موسیٰ۔ عیسیٰ اور ابراہیم علیہم السلام کو  
موجود پایا اور ابوذر رضی اللہ عنہ نے ان کے مدارج نہیں بیان کئے۔ البتہ  
یہ بیان کیا کہ آنحضور ﷺ نے حضرت آدم کو آسمان دنیا پر پایا اور ابراہیم کو  
چھٹے آسمان پر۔ انس نے بیان کیا کہ جب جبرائیل علیہ السلام نبی کریم ﷺ  
کے ساتھ اور یس علیہ السلام کی خدمت میں پہنچے تو انہوں نے فرمایا خوش  
آمدید صالح نبی اور صالح بھائی میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ جواب دیا کہ  
یہ اور یس ہیں۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام تک پہنچا انہوں نے فرمایا خوش  
آمدید صالح نبی اور صالح بھائی۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ جبرائیل  
نے بتایا کہ یہ موسیٰ (علیہ السلام) ہیں۔ پھر میں عیسیٰ (علیہ السلام) تک  
پہنچا۔ انہوں نے کہا خوش آمدید صالح نبی اور صالح بھائی۔ میں نے پوچھا  
یہ کون ہیں؟ جبرائیل نے بتایا کہ یہ عیسیٰ ہیں۔ پھر میں ابراہیم (علیہ  
السلام) تک پہنچا۔ انہوں نے فرمایا خوش آمدید صالح نبی اور صالح بیٹے۔  
میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ جبرائیل نے بتایا کہ یہ ابراہیم ہیں۔  
اور حضرت ابن عباسؓ ابو حبة الانصاری کہا کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ



نے فرمایا پھر مجھے جبرائیل لے چلے، اب میں اس بلند مقام تک پہنچ گیا جہاں میں نے (لکھتے ہوئے فرشتوں کے) قلم کی آواز سنی۔

حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا پس اللہ عزوجل نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں۔ میں انہیں لے کر واپس لوٹا موسیٰ (علیہ السلام) تک جب پہنچا تو انہوں نے پوچھا کہ آپ کی امت پر اللہ تعالیٰ نے کیا فرض کیا؟ میں نے کہا پچاس نمازیں فرض کیں۔ انہوں نے فرمایا آپ واپس اپنے رب کی بارگاہ میں جائیے کیونکہ آپ کی امت اتنی نمازوں کا تحمل نہیں کر سکتی۔ میں واپس بارگاہ رب العزت میں حاضر ہوا تو اس میں سے ایک حصہ کم کر دیا گیا۔ پھر موسیٰ (علیہ السلام) کے پاس آیا اور کہا کہ ایک حصہ کم کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دوبارہ جائیے کیونکہ آپ کی امت میں اس کے برداشت کی بھی طاقت نہیں۔ پھر میں بارگاہ رب العزت میں حاضر ہوا۔ پھر ایک حصہ کم ہوا۔ پھر موسیٰ (علیہ السلام) کے پاس جب پہنچا تو انہوں نے کہا کہ اپنے رب کی بارگاہ میں پھر جائیے کیونکہ آپ ﷺ کی امت اس کا بھی تحمل نہیں کر سکتی۔ پھر میں بار بار آیا گیا پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ نمازیں (عمل میں) پانچ ہیں اور (ثواب میں) پچاس (کے برابر) میرے یہاں باتھیں بدلی جاتی۔ اب میں موسیٰ کے یہاں آیا تو انہوں نے پھر کہا کہ اپنے رب کے پاس جائیے۔ لیکن میں نے کہا کہ مجھے اپنے رب سے شرم آتی ہے۔ پھر جبرائیل مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک لے گئے۔ اس پر ایسے مختلف رنگ محیط تھے جن کے متعلق مجھے معلوم نہیں ہوا کہ وہ کیا ہیں۔ اس کے بعد مجھے جنت میں لے جایا گیا۔ میں نے دیکھا کہ اس میں موتی کے ہار تھے اور اس کی مٹی مشک کی طرح تھی۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَضَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى أُمَّتِي خَمْسِينَ صَلَاةً فَرَجَعْتُ بِذَلِكَ حَتَّى مَرَرْتُ عَلَى مُوسَى فَقَالَ مَا فَرَضَ اللَّهُ لَكَ عَلَى أُمَّتِكَ قُلْتُ فَرَضَ خَمْسِينَ صَلَاةً قَالَ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى قُلْتُ وَضَعَ شَطْرَهَا فَقَالَ رَاجِعْ رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ فَرَجَعْتُ فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُونَ لَا يُبَدِّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ رَاجِعْ رَبِّكَ فَقُلْتُ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي ثُمَّ انْطَلَقْتُ بِي حَتَّى انْتَهَيْتُ بِسِيِّ إِلَى السِّدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَغَشِيَهَا الْوَانُ لَا أَدْرِي مَا هِيَ ثُمَّ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَأَذَافِيهَا حَبَائِلُ اللَّؤْلُؤِ وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ۔

فائدہ:- پہلے پچاس نمازیں فرض ہوئیں پھر صرف پانچ باقی رہ گئیں۔ یہ پہلے ہی سے خدا کی مرضی تھی یہ نسخ نہیں تھا۔ بلکہ خدا کا منشاء یہ تھا کہ نمازیں صرف پانچ ہی اس امت پر فرض ہوں۔ البتہ طریقہ اس لئے اختیار کیا گیا تا کہ مقصد زیادہ دلنشین ہو جائے کیونکہ نمازیں پانچ رکھنی تھیں اور ثواب پچاس نمازوں کا دینا تھا۔ بات کو دلنشین کرنے کے لئے احادیث میں بھی یہ انداز بکثرت اختیار کیا گیا ہے۔ اس روایت میں اس کی کوئی تعیین نہیں کہ نمازیں ہر مرتبہ کتنی کم کی جاتی تھیں صرف شطر کا لفظ ہے۔ بعض روایتوں میں دس کی کمی کی تصریح ہے۔ یہ دراصل حدیث بیان کرنے والوں کی طرف سے اجمال ہے۔ صحیح یہ ہے کہ کمی پانچ نمازوں کی گئی تھی۔ چنانچہ جب آخری مرتبہ صرف پانچ باقی رہ گئیں تو آپ کو جاتے ہوئے شرم آئی کیونکہ اس کا مطلب تو یہ تھا کہ اب سرے سے نماز ہی معاف کرالی جائے۔ پھر خداوند کریم کے قول لا یبدل القول لدی سے یہ بھی معلوم ہو گیا تھا کہ خدا کی مرضی یہی ہے کہ پانچ باقی رہیں۔



(۲۲۹) عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ فَرَضَ اللَّهُ الصَّلَاةَ حِينَ فَرَضَهَا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَأَقَرَّتْ صَلَاةَ السَّفَرِ وَزِيدَ فِي صَلَاةِ الْحَضَرِ۔

باب ۱۷۴۔ الصَّلَاةُ فِي الثُّوبِ الْوَاحِدِ مُلْتَحِفًا بِهِ

(۲۳۰) عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ۔

(۲۳۱) عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ قَالَتْ فَصَلَّى ثَمَانِ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ زَعَمَ ابْنُ أُمِّی أَنَّهُ قَاتِلَ رَجُلًا قَدْ أَجَرْتُهُ، فَلَا بُنْ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتَ يَا أُمَّ هَانِيٍّ قَالَتْ أُمَّ هَانِيٍّ وَذَاكَ ضَحَى۔

(۲۲۹) ام المؤمنین ع عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے دو رکعتیں نماز کی فرض کی تھیں۔ مسافرت میں بھی اور اقامت کی حالت میں بھی۔ پھر سفر کی نماز میں تو اپنی اصلی حالت پر باقی رکھی گئیں۔ البتہ اقامت کی نمازوں میں زیادتی کر دی گئی۔

باب ۱۷۴۔ صرف ایک کپڑے کو بدن پر لپیٹ کر نماز پڑھنا۔

(۲۳۰) حضرت عمر بن ابی سلمہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک کپڑے میں نماز ادا فرمائی اور آپ ﷺ نے کپڑے کے دونوں کناروں کو مخالف طرف کا ندھے پر ڈال لیا تھا۔

(۲۳۱) حضرت ام ہانیؓ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے آٹھ رکعت نماز پڑھی ایک ہی کپڑے میں لپیٹ کر، جب آپ فارغ ہوئے تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ میری ماں کے بیٹے (علی بن ابی طالب) کا دعویٰ ہے کہ وہ ایک شخص کو ضرور قتل کرے گا حالانکہ میں نے اسے پناہ دے رکھی ہے یہ ہبیرہ کا فلاں بیٹا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ام ہانی! جسے تم نے پناہ دے دی۔ ہم نے بھی اسے پناہ دی حضرت ام ہانیؓ نے فرمایا کہ یہ نماز چاشت تھی۔

فائدہ:- بعض علماء نے لکھا ہے کہ یہ نماز چاشت کی نہیں تھی بلکہ فتح مکہ کے شکریہ کے لئے آپ ﷺ نے پڑھی تھی۔ ابوداؤد کی ایک روایت میں اس کی تصریح ہے کہ ان آٹھ رکعت میں آپ نے ہر دو رکعت پر سلام پھیرا تھا۔ چاشت کی نماز کی ترغیب احادیث میں بہت زیادہ کی گئی ہے لیکن خود آنحضور ﷺ سے اس کا پڑھنا بہت کم منقول ہے۔ اس کی حکمت و مصلحت تھی جس کا ذکر طوالت کا باعث ہے۔

(۲۳۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَائِلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ۔

باب ۱۷۵۔ جب ایک کپڑے میں کوئی شخص نماز پڑھے تو کپڑے کو کا ندھوں پر کر لینا چاہئے

(۲۳۳) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی شخص کو بھی ایک کپڑے میں نماز اس طرح نہ پڑھنی چاہئے کہ اس کے کا ندھوں پر کچھ نہ ہو۔

باب ۱۷۵۔ إِذَا صَلَّى فِي الثُّوبِ

الْوَحِيدِ فَلْيَجْعَلْ عَلَى عَاتِقَيْهِ

(۲۳۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي أَحَدُكُمْ فِي الثُّوبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقَيْهِ شَيْءٌ۔

(۲۳۴) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے تھے۔ میں اس کی گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے یہ ارشاد فرماتے سنا تھا کہ جو شخص ایک کپڑے میں نماز پڑھے اسے کپڑے کے دونوں کناروں کو اس کے مخالف سمت کا ندھے پر ڈال لینا چاہئے۔

(۲۳۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) يَقُولُ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلْيُخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ۔



## باب ۱۷۶. اِذَا كَانَ الثُّوبُ ضَيِّقًا

(۲۳۵) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَجِئْتُ لَيْلَةً لِبَعْضِ أَمْرِي فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّيُ وَعَلَى ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَاشْتَمَلْتُ بِهِ وَصَلَّيْتُ إِلَى جَانِبِهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ مَا السُّرَى يَا جَابِرُ فَأَخْبَرْتُهُ بِحَاجَتِي فَلَمَّا فَرَعْتُ قَالَ مَا هَذَا الْإِشْتِمَالُ الَّذِي رَأَيْتُ قُلْتُ كَانَ ثَوْبًا قَالَ فَإِنْ كَانَ وَاسِعًا فَالْتَحِفْ بِهِ وَإِنْ كَانَ ضَيِّقًا فَاتَزِرْ بِهِ۔

## باب ۱۷۶۔ جب کپڑا تنگ ہو

(۲۳۵) حضرت جابر بن عبد اللہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں گیا۔ ایک رات کسی ضرورت کی وجہ سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ نماز میں مشغول ہیں اس وقت میرے بدن پر صرف ایک کپڑا تھا۔ اس لئے میں نے اسے لپیٹ لیا اور آپ کے پہلو میں ہو کر نماز میں شریک ہو گیا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو دریافت فرمایا جابر! اس وقت کیسے آئے؟ میں نے آپ سے اپنی ضرورت کے متعلق کہا۔ میں جب فارغ ہو گیا تو آپ ﷺ نے پوچھا کہ یہ تم نے کیا لپیٹ رکھا تھا جسے میں نے دیکھا؟ میں نے عرض کیا کپڑا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کپڑا کشادہ ہوا کرے تو اسے اچھی طرح لپیٹ لیا کرو اور اگر تنگ ہو تو اس کو تہبند کے طور پر باندھ لیا کرو۔

فائدہ:- حضرت جابرؓ کو چونکہ مسئلہ معلوم نہیں تھا اس لئے انہوں نے کپڑے کے کناروں کو اپنی ٹھوڑی سے دبایا تھا۔ اس طرح تنگی پیدا ہو جاتی ہے چاہئے یہ تھا کہ کپڑے کو باندھ لیتے۔ کیونکہ حضرت جابرؓ کا کپڑا کشادہ نہیں تھا۔ بلکہ تنگ تھا۔

(۲۳۶) عَنْ سَهْلِ قَالَ كَانَ رِجَالٌ يُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاقِدِي أُرْهِمَ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ كَهَيْئَةِ الصَّبِيَّانِ وَيُقَالُ لِلنِّسَاءِ لَا تَرْفَعْنَ رُؤُوسَهُنَّ حَتَّى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوسًا۔

(۲۳۶) حضرت سہلؓ نے فرمایا کہ بہت سے لوگ نبی کریم ﷺ کے ساتھ بچوں کی طرح اپنی گردنوں پر تہبند باندھ کر نماز پڑھتے تھے اور عورتوں کو حکم تھا کہ اپنے سروں کو (سجدے سے) اس وقت تک نہ اٹھائیں جب تک مرد پوری طرح بیٹھ نہ جائیں۔

## باب ۱۷۷. الصَّلَاةُ فِي الْجُبَّةِ الشَّامِيَّةِ

(۲۳۷) عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ يَا مُغِيرَةُ خُذِ الْأَدَاوَةَ فَاخْذُثَهَا فَاذْهَبْ فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَوَارَى عَنِّي فَقَضَى حَاجَتَهُ، وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ فَذَهَبَ لِيُخْرِجَ يَدَهُ مِنْ كُمِّهَا فَضَاقَتْ فَاخْرَجَ يَدَهُ مِنْ أَسْفَلِهَا فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ فَتَوَضَّأَ وَضُوءَهُ، لِلصَّلَاةِ وَمَسَحَ عَلَى خُفِّهِ ثُمَّ صَلَّى۔

## باب ۱۷۷۔ شامی جبہ پہن کر نماز پڑھنا

(۲۳۷) حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھا آپ نے ایک موقع پر فرمایا مغیرہ! برتن اٹھالو، میں نے اٹھالیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ چلے اور میری نظروں سے چھپ گئے۔ آپ ﷺ نے قضاے حاجت کی اس وقت آپ ﷺ شامی جبہ پہنے ہوئے تھے۔ آپ ہاتھ کھولنے کے لئے آستین اوپر چڑھانی چاہتے تھے لیکن وہ تنگ تھی۔ اس لئے آستین کے اندر سے ہاتھ باہر نکالا۔ میں نے آپ ﷺ کے ہاتھوں پر پانی ڈالا۔ آپ ﷺ نے نماز کے وضو کی طرح وضو کیا اور اپنے خفین پر مسح کیا۔ پھر نماز پڑھی۔

فائدہ:- امام بخاریؒ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ایسے کپڑے جنہیں عربی طریقے سے کاٹا اور سلایا نہ گیا ہو انہیں پہن کر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں نبی کریم ﷺ نے بھی شامی جبہ پہن کر نماز پڑھی تھی جیسا کہ اس عنوان میں اس کا ذکر ہے اگر اس میں کوئی حرج ہوتا تو نبی کریم ﷺ ایسا کس طرح کر سکتے تھے۔ امام صاحب یہاں کپڑے کی پاکی یا ناپاکی کی بحث نہیں چھیڑنا چاہتے۔ حدیث سے یہی بات معلوم ہوتی ہے۔



## باب ۱۷۸۔ کَرَاهِيَةِ التَّعَرِّي

## فِي الصَّلَاةِ وَغَيْرِهَا

(۲۳۸) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْقُلُ مَعَهُمُ الْحِجَارَةَ لِلْكَعْبَةِ وَعَلَيْهِ إِزَارُهُ فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ عَمُّهُ يَا بَنَ أَخِي لَوْ حَلَلْتَ إِزَارَكَ فَجَعَلْتَ عَلَى مَنْكِبَيْكَ دُونَ الْحِجَارَةِ قَالَ فَحَلَّهُ فَجَعَلَهُ عَلَى مَنْكِبَيْهِ فَسَقَطَ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ فَمَارُوا بِأَيِّ بَعْدَ ذَلِكَ عُرْيَانًا۔

باب ۱۷۸۔ نماز اور اس کے علاوہ اوقات میں ننگے ہونے کی کراہت

(۲۳۸) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ (نبوت سے پہلے) کعبہ کی تعمیر کے لئے قریش کے ساتھ پھر ڈھورہ تھے۔ آپ اس وقت تہبند باندھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ کے چچا عباس نے کہا کہ بھتیجے، کیوں نہیں تم تہبند کھول لیتے اور اسے پتھر کے نیچے اپنے کاندھے پر رکھ لیتے۔ حضرت جابر نے کہا کہ آپ نے تہبند کھول لیا اور کاندھے پر رکھ لیا لیکن فوراً ہی غش کھا کر گر پڑے۔ اس کے بعد آپ کو کبھی ننگا نہیں دیکھا گیا۔

فائدہ:- یہ بعثت سے پہلے کا واقعہ ہے۔ اس وقت آپ کی عمر کے بارے میں اختلاف ہے اور احتیاط و ادب کا تقاضا یہ ہے کہ کم سے کم عمر کی تعیین کی جائے۔ اگرچہ یہ واقعہ نبوت سے پہلے کا ہے لیکن خدا نے اس وقت بھی آپ ﷺ کی حفاظت کی۔ روایتوں میں ہے کہ جب تہبند باندھا گیا تو آپ ﷺ ہوش میں آ گئے تھے۔ فقہاء نے لکھا ہے کہ انسان پر سب سے پہلے فریضہ ایمان کا ہے پھر اپنی شرمگاہ چھپانے کا۔ عام حالت میں یہ فرض ہے اور نماز کی صحت کے لئے شرط۔

## باب ۱۷۹۔ مَا يُسْتَرُ مِنَ الْعَوْرَةِ

(۲۳۹) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِسْتِمَالِ الصَّمَاءِ وَأَنْ يَّحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ۔

## باب ۱۷۹۔ شرم گاہ جو چھپائی جائے گی

(۲۳۹) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے صماء کی طرح کپڑا بدن پر لپیٹ لینے سے منع فرمایا اور اس سے بھی منع فرمایا کہ آدمی ایک کپڑے میں احتباء کرے، اور شرم گاہ پر علیحدہ سے کوئی کپڑا نہ ہو۔

فائدہ:- لغت میں صماء اس طرح کپڑا سارے بدن پر لپیٹ لینے کو کہتے ہیں کہ کسی طرف سے کھلا ہوا نہ ہو اور اندر سے ہاتھ نکالنا بھی مشکل ہو لیکن فقہاء نے اس کی یہ صورت لکھی ہے کہ کوئی کپڑا پورے بدن پر لپیٹ لیا جائے پھر اس کے ایک کنارے کو اٹھا کر اپنے کاندھے پر اس طرح رکھ لیا جائے کہ شرم گاہ کھل جائے۔ فقہاء کی یہ تفسیر حدیث میں بیان کردہ صورت کے مطابق ہے۔ اہل لغت نے صماء کی جو صورت لکھی ہے اس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے اور فقہاء کی لکھی ہوئی صورت میں نماز پڑھنا حرام ہے۔

احتباء یہ ہے کہ اکڑوں بیٹھ کر پنڈلیوں اور پیٹھ کو کسی کپڑے سے ایک ساتھ باندھ لیا جائے اس کے بعد کوئی کپڑا اوڑھ لیا جائے عرب اپنی مجالس میں اس طرح بھی بیٹھا کرتے تھے۔ چونکہ اس صورت میں ستر عورت پوری طرح نہیں ہو سکتا تھا۔ اس لئے اسلام نے اس کی ممانعت کر دی۔

(۲۴۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَّيْعَتَيْنِ عَنِ اللَّيْمَاسِ وَالنِّبَادِ وَأَنْ يَّسْتَمِلَ الصَّمَاءَ وَأَنْ يَّحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ۔

(۲۴۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے دو طرح کی بیج و فروخت سے منع فرمایا ہے:- بیج لہماس سے اور نباز سے اور اس سے بھی منع فرمایا کہ کپڑا صماء کی طرح لپیٹا جائے اور اس سے بھی کہ آدمی ایک کپڑے میں احتباء کرے۔



فائدہ:- عرب میں بیع و فروخت کا ایک یہ طریقہ تھا کہ خریدنے والا شخص اپنی آنکھ بند کر کے کسی چیز پر ہاتھ رکھ دیتا تھا۔ دوسرا طریقہ یہ تھا کہ خود بیچنے والا آنکھ بند کر کے کوئی چیز خریدنے والے کی طرف پھینکتا۔ ان دونوں صورتوں میں متعینہ قیمت پر خرید و فروخت ہوتی تھی پہلے طریقہ کو لماس اور دوسرے کو نباد کہتے تھے یہ دونوں صورتیں اسلام میں ممنوع ہیں بیع و فروخت کے سلسلہ میں اسلام کا یہ اصول ہے کہ اس کے لئے ایسا طریقہ اختیار کیا جائے جس میں بیچنے یا خریدنے والا ناواقفیت کی وجہ سے دھوکا نہ کھا جائے۔

(۲۴۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ فِي تِلْكَ الْحَجَّةِ فِي مُؤَذِّنِينَ يَوْمَ النَّحْرِ نُوذُّ بِمَنَى أَنْ لَا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفَ فِي الْبَيْتِ عُرْيَانٌ ثُمَّ أَرَدَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا فَأَمَرَهُ أَنْ يُؤَذِّنَ بِرَأَةِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَأَذَّنَ مَعَنَا عَلِيٌّ فِي أَهْلِ مَنَى يَوْمَ النَّحْرِ لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ۔

(۲۴۱) حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ اس حج کے موقعہ پر (جس کے امیر آنحضورؐ کی طرف سے حضرت ابو بکر بنائے گئے تھے) مجھے حضرت ابو بکرؓ نے یوم نحر میں اعلان کرنے والوں کے ساتھ بھیجا تا کہ ہم منیٰ میں اس بات کا اعلان کر دیں کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک بیت اللہ کا حج نہیں کر سکتا اور کوئی شخص ننگے ہو کر بیت اللہ کا طواف نہیں کر سکتا۔ اس کے بعد رسول اللہؐ نے حضرت علیؓ کو حضرت ابو بکرؓ کے پیچھے بھیجا اور انہیں حکم دیا کہ سورۃ برآۃ کا اعلان کر دیں۔ ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے ہمارے ساتھ اس کا اعلان کیا۔ نحر کے دن منیٰ میں موجود لوگوں کے سامنے کہ آج کے بعد کوئی مشرک نہ حج کر سکتا ہے اور نہ بیت اللہ کا طواف کوئی شخص ننگے ہو کر کر سکتا ہے۔

#### باب ۱۸۰ . مَا يَذْكُرُ فِي الْفَجْدِ

(۲۴۲) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا خَيْبَرَ فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلَاةَ الْغَدَاةِ بَغْلَسٍ فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبَ أَبُو طَلْحَةَ وَأَنَارِدَيْفُ أَبِي طَلْحَةَ فَأَجْرَى نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زُقَاقٍ خَيْبَرَ وَإِنْ رُكِبَتْ لَتَمَسُ فَخِذَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَسَرَ الْإِزَارَ عَنْ فَخِذِهِ حَتَّى آتَى أَنْظُرَ إِلَى بَيَاضٍ فَخِذِ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ خَرِبْتُ خَيْبَرَ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ وَخَرَجَ الْقَوْمُ إِلَى أَعْمَالِهِمْ فَقَالُوا مُحَمَّدٌ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ وَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا وَالْخَمِيسُ يَعْنِي الْحَيْشَ قَالَ فَاصْبِنَاهَا عَنُوةً فَجُمِعَ السَّبِيُّ فَجَاءَ دَحِيَّةٌ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَعْطِنِي جَارِيَةً مِنَ السَّبِيِّ فَقَالَ إِذْهَبْ فَخُذْ جَارِيَةً فَاخْذْ صَفِيَّةَ بِنْتُ حَبِيٍّ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

#### باب ۱۸۰۔ ران سے متعلق روایتیں

(۲۴۲) حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ غزوہ خیبر کے لئے تشریف لے گئے۔ ہم نے وہاں فجر کی نماز اندھیرے ہی میں پڑھی۔ پھر نبی کریمؐ سوار ہوئے اور ابو طلحہؓ بھی سوار ہوئے۔ میں ابو طلحہ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ نبی کریمؐ نے اپنی سواری کا رخ خیبر کی گلیوں کی طرف کر دیا۔ میرا گھٹنا نبی کریمؐ کی ران سے چھو جاتا تھا پھر نبی کریمؐ نے اپنی ران سے تہبند ہٹایا۔ گویا میں نبی کریمؐ کی شفاف اور سفید رانوں کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں جب آپؐ قریہ خیبر میں داخل ہوئے تو آپؐ نے فرمایا کہ ”خدا سب سے بڑا ہے۔ خیبر پر بربادی آگئی۔ جب ہم کسی قوم کے مکانوں کے سامنے جنگ کے لئے اتر جائیں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح خوفناک ہو جاتی ہے۔“ آپؐ نے یہ تین مرتبہ فرمایا۔ حضرت انسؓ نے فرمایا کہ خیبر کے لوگ اپنے کاموں کے لئے باہر آئے اور وہ چلا اٹھے محمدؐ (اور (راوی حدیث) عبدالعزیز نے کہا کہ حضرت انسؓ سے روایت کرنے والے ہمارے بعض اصحاب نے والخمیس (الحیش) کا لفظ بھی نقل کیا ہے (یعنی وہ چلا اٹھے کہ محمدؐ) (شکر لے کر پہنچ گئے) پس ہم نے خیبر لڑ کر فتح کر لیا۔ اور قیدی جمع کئے گئے۔ پھر دحیہ



وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَعْطَيْتَ دَحِيَّةَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ سَيِّدَةَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرَ لَا تَصْلُحْ إِلَّا لَكَ قَالَ ادْعُوهُ بِهَا فَجَاءَ بِهَا فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذْ جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ غَيْرَهَا قَالَ فَاعْتَقَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَزَوَّجَهَا فَقَالَ لَهُ ثَابِتُ يَا أَبَا حَمْزَةَ مَا أَصْدَقَهَا قَالَ نَفْسَهَا أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا حَتَّى إِذَا كَانَ بِالطَّرِيقِ جَهَّزْتُهَا لَهُ أُمُّ سُلَيْمٍ فَأَهْدَتْهَا لَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَاصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا فَقَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ فَلْيَجِئْ بِهِ وَبَسْطَ نِطْعًا فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِئُ بِالْتَّمْرِ وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِئُ بِالسَّمَنِ قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَدْ ذَكَرَ السَّوِيقَ قَالَ فَحَاسُوا حَيْسًا فَكَانَتْ وَلِيْمَةً رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(رضی اللہ عنہ) آئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ قیدیوں میں سے کوئی باندی مجھے عنایت کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ اور کوئی باندی لے لو۔ انہوں نے صفیہ بنت حئیؓ کو لے لیا پھر ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صفیہ جو قرظہ اور نضیر کے سردار حئی کی بیٹی ہیں انہیں آپ نے دحیہ کو دے دیا۔ وہ تو صرف آپ ہی کے لئے مناسب تھیں اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ دحیہ کو صفیہ کے ساتھ بلاؤ۔ وہ لائے گئے۔ جب نبی کریم ﷺ نے انہیں دیکھا تو فرمایا کہ قیدیوں میں سے کوئی اور باندی لے لو۔ راوی نے کہا کہ پھر نبی کریم ﷺ نے صفیہ کو آزاد کر دیا اور انہیں اپنے نکاح میں لے لیا۔ ثابت بنانی نے حضرت انسؓ سے پوچھا کہ ابو حمزہ! ان کی مہر آنحضور ﷺ نے کیا رکھی تھی۔ حضرت انسؓ نے فرمایا کہ خود انہی کی آزادی ان کی مہر تھی اور اسی پر آپ ﷺ نے نکاح کیا پھر راستے ہی میں ام سلیم (حضرت انسؓ کی والدہ) نے انہیں دلہن بنایا اور نبی کریم ﷺ کے پاس رات کے وقت بھیجا۔ اب نبی کریم ﷺ دولہا تھے اس لئے آپ نے فرمایا کہ جس کے پاس بھی کچھ کھانے کی چیز ہو تو یہاں لائے۔ آپ ﷺ نے ایک چمڑے کا دسترخوان بچھایا۔ بعض صحابہ کھجور لائے۔ بعض گھی۔ عبدالعزیز نے کہا کہ میرا خیال ہے حضرت انسؓ نے ستو کا بھی ذکر کیا۔ پھر لوگوں نے ان کا حلوا بنا لیا۔ یہ رسول اللہ ﷺ کا ولیمہ تھا۔

### باب ۱۸۱۔ عورت کو نماز پڑھنے

کے لئے کتنے کپڑے ضروری ہیں

(۲۴۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ فجر کی نماز پڑھتے تھے اور آپ کے ساتھ نماز میں بہت سی مسلمان عورتیں اپنے اپنے اوپر چادر اوڑھے ہوئے شریک ہوتی تھیں اور اپنے گھروں کو واپس چلی جاتی تھیں۔ اس وقت انہیں کوئی پہچان نہیں پاتا تھا۔

فائدہ:- حنفیہ کے نزدیک عورت کا چہرہ ہاتھ اور پاؤں کے علاوہ بدن کے تمام حصوں کو چھپانا ضروری ہے۔

### باب ۱۸۲۔ اگر کوئی شخص منقش کپڑا پہن کر نماز پڑھے

(۲۴۴) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک چادر کو اوڑھ کر نماز پڑھی۔ اس چادر میں نقش و نگار تھے آپ ﷺ نے انہیں ایک مرتبہ دیکھا۔ پھر جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ میری یہ چادر ابو جہم کے پاس لے جاؤ۔ اور ان کی انجانہ چادر لیتے آؤ کیونکہ مجھے (ڈر ہے) کہ انہیں مجھے میری نماز سے یہ غافل نہ کر دے

### باب ۱۸۱۔ فِی کَم تَصَلِّی

#### الْمَرْأَةُ مِنَ الثِّيَابِ

(۲۴۳) عَنْ عَائِشَةَ ۖ قَالَتْ لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْفَجْرَ فَشَهِدَ مَعَهُ نِسَاءٌ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ مُتَلَفِعَاتٍ فِي مِرْوَاطِهِنَّ ثُمَّ يَرْجِعْنَ إِلَى بُيُوتِهِنَّ مَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ.

### باب ۱۸۲۔ إِذَا صَلَّى فِي ثَوْبٍ لَهُ أَعْلَامٌ

(۲۴۴) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي خَمِيصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ فَنَظَرَ إِلَى أَعْلَامِهَا نَظْرَةً فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ أَذْهَبُوا بِخَمِيصَتِي هَذِهِ إِلَى أَبِي جَهْمٍ وَأَتُونِي بِأَنْبَجَانِيَّةِ أَبِي جَهْمٍ فَإِنَّهَا الْهَتْنِي أَنْفَا عَنْ صَلَاتِي.



فائدہ:- حضرت ابو جہمؓ نے یہ چادر آپ ﷺ کو ہدیہ میں دی تھی اس لئے جب آپ ﷺ اسے واپس کرنے لگے تو ان کی دل جوئی کے خیال سے ایک اور چادر اس کے بدلہ میں منگوالی تاکہ انہیں یہ خیال نہ گذرے کہ آنحضور ﷺ نے اس چادر کو کسی ناراضگی کی وجہ سے واپس کیا ہے بعض روایتوں میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا مجھے ڈر ہے کہ کہیں چادر کی نقش و نگار مجھے غافل نہ کر دیں۔ یعنی صرف آئندہ کے متعلق خطرہ کا اظہار فرمایا گیا تھا۔

## باب ۱۸۳. اِنْ صَلَّى فِي ثَوْبٍ

مُصَلَّبٍ اَوْ تَصَاوِيرٍ هَلْ تَفْسُدُ صَلَوَتُهُ

(۲۴۵) عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ قِرَامٌ لِعَائِشَةَ سَتَرَتْ بِهِ جَانِبَ بَيْتِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِيطِي عَنَّا قِرَامَكَ هَذَا فَإِنَّهُ لَا تَزَالُ تَصَاوِيرُهُ تُعْرِضُ فِي صَلَوَتِي۔

۱۸۳۔ ایسے کپڑے میں اگر کسی نے نماز پڑھی جس پر صلیب

یا تصویر بنی ہوئی تھی۔ کیا اس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے

(۲۴۵) حضرت انسؓ نے فرمایا کہ حضرت عائشہؓ کے پاس ایک رنگین پردہ تھا جسے انہوں نے اپنے چہرہ کی طرف پردہ کے طور پر لگا دیا تھا اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرے سامنے سے اپنا یہ پردہ ہٹالو۔ کیونکہ اس کے نقش و نگار برابر میری نماز میں خلل انداز ہوتے رہتے ہیں۔

فائدہ:- یہاں صرف نماز کے مسائل بیان ہو رہے ہیں۔ تصاویر کے نہیں حدیث میں بھی صرف نقش و نگار کا ذکر ہے صلیب یا تصویر ذی روح کے لئے کوئی اشارہ تک نہیں۔

## باب ۱۸۴. مَنْ صَلَّى فِي

فَرُوجٍ حَرِيرٍ ثُمَّ نَزَعَهُ

(۲۴۶) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ أَهْدَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُوجَ حَرِيرٍ فَلَبِسَهُ، فَصَلَّى فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهُ، نَزْعًا شَدِيدًا كَالْكَارِهِ وَقَالَ لَا يَنْبَغِي هَذَا لِلْمُتَّقِينَ۔

## باب ۱۸۴۔ جس نے ریشم کی قبا

میں نماز پڑھی پھر اسے اتار دیا

(۲۴۶) حضرت عقبہ بن عامرؓ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ کو ایک ریشم کی قبا ہدیہ میں دی گئی۔ (ریشم کے مردوں کے لئے حرام ہونے سے پہلے) اسے آپ ﷺ نے پہنا اور نماز پڑھی لیکن آپ جب نماز سے فارغ ہوئے تو بڑی تیزی کے ساتھ اسے اتار دیا گویا آپ اسے پہن کر ناگواری محسوس کر رہے تھے۔ پھر آپ نے فرمایا متقیوں کے لئے اس کا پہننا مناسب نہیں۔

## باب ۱۸۵. الصَّلَاةُ فِي الثَّوْبِ الْأَحْمَرِ

(۲۴۷) عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ وَرَأَيْتُ بَلَالًا أَخَذَ وَضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَتَدَرُونَ ذَلِكَ الْوَضُوءَ فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ وَمَنْ لَمْ يُصِبْ مِنْهُ شَيْئًا أَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهِ ثُمَّ رَأَيْتُ بَلَالًا أَخَذَ عَنزَةً لَهُ، فَرَكَّزَهَا وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مُشْتَمِرًا صَلَّى إِلَى الْعَنزَةِ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالذَّوَابَّ يَمْرُؤْنَ مِنْ بَيْنِ يَدَيِ الْعَنزَةِ۔

## باب ۱۸۵۔ سرخ کپڑے میں نماز پڑھنا

(۲۴۷) حضرت ابو جحیفہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک سرخ خیمہ میں دیکھا جو چڑے کا تھا۔ اور میں نے دیکھا کہ بلالؓ آنحضور ﷺ کو وضو کر رہے ہیں۔ ہر شخص وضو کا پانی حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کر رہا تھا اگر کسی کو تھوڑا سا بھی پانی مل جاتا تو وہ اسے اپنے اوپر مل لیتا اور اگر کوئی پانی نہ پاسکتا تو اپنے ساتھی کے ہاتھ کی تری حاصل کرنے کی کوشش کرتا۔ پھر میں نے بلالؓ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنا ایک ڈنڈا اٹھایا جس کے نیچے لوہے کا پھل لگا ہوا تھا۔ اور اسے انہوں نے گاڑ دیا۔ نبی کریم ﷺ ایک سرخ پوشاک (کپڑے) میں صرف سرخ دھاریاں پڑی ہوئی تھیں (پہنے ہوئے جو بہت چست تھی تشریف



لائے اور ڈنڈے کی طرف رخ کر کے لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائی۔ میں نے دیکھا کہ آدمی اور جانور ڈنڈے کے سامنے سے گزر رہے تھے۔

باب ۱۸۶۔ چھتوں پر اور منبر اور لکڑی پر نماز پڑھنا

(۲۴۸) حضرت سہل بن سعد سے پوچھا گیا کہ منبر نبوی کس چیز کا تھا؟ آپ نے فرمایا کہ اب اس کے متعلق مجھ سے زیادہ جاننے والا کوئی باقی نہیں رہا۔ منبر غابہ کے جھاؤ سے بنایا گیا تھا۔ فلاں عورت کے مولیٰ فلاں نے اسے رسول اللہ ﷺ کے لئے بنایا تھا۔ جب وہ تیار کر کے رکھا گیا تو رسول اللہ ﷺ اس پر کھڑے ہوئے۔ آپ نے قبلہ کی طرف اپنا چہرہ مبارک کیا اور تکبیر کہی۔ لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ پھر آپ نے قرآن مجید کی آیتیں پڑھیں اور رکوع کیا۔ آپ ﷺ کے پیچھے تمام لوگ رکوع میں چلے گئے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنا سر اٹھایا پھر اسی حالت میں پیچھے ہٹے اور زمین پر سجدہ کیا پھر منبر پر دوبارہ تشریف لائے اور قرأت و رکوع کی۔ پھر رکوع سے سر اٹھایا اور قبلہ ہی کی طرف رخ کئے ہوئے پیچھے ہٹے آ کر زمین پر سجدہ کیا۔ یہ ہے اس کی روایت۔

باب ۱۸۷۔ چٹائی پر نماز پڑھنا

(۲۴۹) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی دادی ملیکہ نے رسول اللہ ﷺ کو کھانے کی دعوت دی جس کا اہتمام انہوں نے آپ کے لئے کیا تھا۔ آپ نے کھانا کھانے کے بعد فرمایا کہ آؤ تمہیں نماز پڑھا دوں۔ انس نے کہا کہ میں نے ایک اپنے گھر کی چٹائی اٹھائی جو کثرت استعمال سے سیاہ ہو چکی تھی۔ میں نے اسے پانی سے دھویا پھر رسول اللہ ﷺ نماز کے لئے کھڑے ہوئے اور میں اور یتیم (رسول اللہ ﷺ کے مولیٰ ابو ضمیرہ کے صاحبزادے ضمیرہ) آپ کے پیچھے ایک صف میں کھڑے ہوئے اور بوڑھی عورت (انس کی دادی ملیکہ) ہمارے پیچھے کھڑی ہوئیں۔ پھر نبی کریم ﷺ نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی اور واپس تشریف لے گئے۔

باب ۱۸۸۔ بستر پر نماز پڑھنا

(۲۵۰) نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے آگے سوتی تھی اور میرے پاؤں آپ کے قبلہ کی طرف ہوتے تھے۔ جب آپ ﷺ سجدہ میں جاتے تو میرے پاؤں کو آہستہ سے دبا دیتے۔ میں اپنے پاؤں کیٹھ لیتی اور آپ ﷺ جب کھڑے ہو جاتے تو

باب ۱۸۶. الصَّلَاةُ فِي السُّطُوحِ وَالْمَنَابِرِ وَالْخَشَبِ. (۲۴۸) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) وَقَدْ سُئِلَ مِنْ أَى شَيْءٍ الْمِنْبَرُ فَقَالَ مَا بَقِيَ فِي النَّاسِ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي هُوَ مِنْ أَثْلِ الْغَابَةِ عَمَلَهُ، فَلَانٌ مَوْلَى فُلَانَةَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقَامَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ عَمِلَ وَوُضِعَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ كَبَّرَ وَقَامَ النَّاسُ خَلْفَهُ، فَقَرَأَ وَرَكَعَ وَرَكَعَ النَّاسُ خَلْفَهُ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى فَسَجَدَ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ عَادَ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، ثُمَّ رَجَعَ قَهْقَرَى حَتَّى سَجَدَ بِالْأَرْضِ فَهَذَا شَأْنُهُ.

باب ۱۸۷. الصَّلَاةُ عَلَى الْحَصِيرِ.

(۲۴۹) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ جَدَّتَهُ، مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَطْعَامٍ صَنَعَتْهُ لَهُ، فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قُومُوا فَلِاصِلِي لَكُمْ قَالَ أَنَسٌ فَقُمْتُ إِلَى حَصِيرٍ لَنَا قَدْ اسْوَدَّ مِنْ طُولِ مَا لَبَسَ فَفَضَحْتُهُ بِمَاءٍ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ وَالْيَتِيمُ وَرَأَاهُ، وَالْعَجُوزُ مِنْ وَرَائِنَا فَصَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ.

باب ۱۸۸. الصَّلَاةُ عَلَى الْفِرَاشِ

(۲۵۰) عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجُلَايَ فِي قِبْلَتِهِ فَإِذَا سَجَدَ عَمَزَنِي فَقَبَضْتُ رِجْلِي وَإِذَا أَقَامَ بَسَطْتُهُمَا قَالَتْ وَالْبَيُوتُ



يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيهَا مَصَابِيحُ۔

(۲۵۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَهِيَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلَى فِرَاشِ أَهْلِهِ اعْتَرَا ضَ الْجَنَازَةَ

باب ۱۸۹. السُّجُودُ عَلَى الثُّوبِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ

(۲۵۲) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ أَحَدُنَا طَرَفَ الثُّوبِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ فِي مَكَانِ السُّجُودِ۔

باب ۱۹۰. الصَّلَاةُ فِي النَّعَالِ

(۲۵۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَقَدْ سُئِلَ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ؟ قَالَ نَعَمْ!

میں انہیں پھر پھیلا لیتی اس وقت گھروں میں چراغ نہیں ہوا کرتے تھے۔  
(۲۵۱) حضرت عائشہؓ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے ہوتے اور میں (حضرت عائشہؓ) آپ کے اور قبلہ کے درمیان گھر کے بستر پر اس طرح لیٹی ہوتیں جیسے (نماز کے لئے) جنازہ رکھا جاتا ہے۔

باب ۱۸۹۔ گرمی کی شدت میں کپڑے پر سجدہ کرنا

(۲۵۲) حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔ سجدہ کے وقت ہم میں سے کوئی بھی گرمی کی شدت کی وجہ سے کپڑے کا کنارہ سجدہ کرنے کی جگہ رکھ لیتا تھا۔

باب ۱۹۰۔ نعل پہن کر نماز پڑھنا

(۲۵۳) حضرت انس بن مالکؓ سے پوچھا گیا کہ کیا نبی کریم ﷺ اپنے نعلین پہن کر نماز پڑھتے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ ہاں!

فائدہ:۔ نعل عربی میں ہر اس چیز کو کہتے ہیں جس سے پاؤں کی زمین سے حفاظت ہو جائے۔ جوتا اور چپل سب ہی اس میں داخل ہیں لیکن اہل عرب مخصوص طرز کے نعل پہنتے تھے جو بڑی حد تک چپل سے مشابہ ہوتے تھے اور عام طور پر نعل کا اطلاق اسی کے لئے عرب میں مخصوص تھا۔ شریعت کی نظر میں نعل پہن کر نماز پڑھنا صرف مباح اور جائز ہے۔ مطلوب ہرگز نہیں اس کی تاریخ یہ ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام طور پر تشریف لے گئے تو آپ نعل پہنے ہوئے تھے جیسا کہ قرآن میں بھی ہے۔ آپ سے کہا گیا کہ آپ اپنا نعل اتار دیں۔ یہود نے اس سے سمجھ لیا کہ نعل پہن کر نماز جائز نہیں ہو سکتی چنانچہ انہوں نے اسی پر عمل شروع کر دیا اور نعل کے ساتھ نماز کے عدم جواز کا فتویٰ دیا چونکہ یہ ایک خلاف واقعہ بات تھی اس لئے آنحضور ﷺ نے اپنے عمل سے اسے کر کے دکھایا۔ بعض روایتوں میں اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ یہود کی مخالفت کرو واقعہ کے اس پس منظر سے معلوم ہوتا ہے کہ نعل پہن کر نماز پڑھنا مطلوب نہیں ہے بلکہ صرف یہود کے ایک غلط عقیدہ پر ضرب لگانی تھی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے نعلین کے اتارنے کے لئے کہا گیا تھا۔ اس کی متعدد وجوہ بیان کی گئی ہیں لیکن قرآن کے الفاظ سے بظاہر یہی بات سمجھ میں آتی ہے اس سے مقصد صرف ادب تھا۔ چنانچہ قرآن میں پہلے ہے ”انار بک“ یعنی میں تمہارا رب ہوں، پھر اس کے متصل بعد کہا گیا کہ ”فاخلع نعلیک“ پس اپنے نعل اتار دو۔ یعنی نعل اتارنے کی وجہ یہ ہے کہ تم اپنے رب کی بارگاہ میں آ گئے ہو۔ حدیث اور پھر حضرت موسیٰ کے واقعہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جواز اگرچہ ہے لیکن ادب یہی ہے کہ نعل اتار کر نماز پڑھی جائے۔ یہاں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اس زمانے کے پاؤں جوتے، چپل وغیرہ پہن کر نماز پڑھنے میں احتیاط کرنی چاہئے کیونکہ سجدہ کے وقت پاؤں کا زمین پر پڑنا ضروری ہے اور اس کے بغیر نماز صحیح نہیں ہوتی لیکن موجودہ زمانے کے جوتوں اور چپلوں کو پہن کر اگر سجدہ کیا جائے تو پاؤں اور زمین کے درمیان جوتے کا چمڑا حائل رہتا ہے اور پاؤں کی انگلیاں زمین پر پڑنے نہیں پاتیں

باب ۱۹۱۔ خفین پہن کر نماز پڑھنا

(۲۵۴) حضرت جریر بن عبد اللہؓ نے پیشاب کیا پھر وضو کی اور اپنے خفین پر مسح کیا۔ پھر کھڑے ہوئے، نماز پڑھی، آپؐ سے جب اس کے متعلق پوچھا گیا۔ تو فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے راوی حدیث نے کہا کہ یہ حدیث محدثین کی نظر میں بہت پسندیدہ تھی

باب ۱۹۱. الصَّلَاةُ فِي الْخِفَافِ

(۲۵۴) عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ بَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خَفَيْهِ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى فَسُئِلَ فَقَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ هَذَا۔ قَالَ الرَّاَوِي فَكَانَ يُعْجِبُهُمْ لِأَنَّ جَرِيرًا كَانَ مِنْ أَحْبَرِ



مَنْ أَسْلَمَ -

کیونکہ حضرت جریرؓ خرمیں اسلام لانے والوں میں تھے۔

باب ۱۹۲۔ سجدہ میں اپنی بغلوں کو کھلی

رکھے اور اپنے پہلو سے جدار رکھے

(۲۵۵) حضرت عبداللہ بن مالک بن نجینہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب نماز پڑھتے تھے تو اپنے بازوؤں کے درمیان کشادگی کر دیتے تھے اور دونوں بغلوں کی سفیدی ظاہر ہونے لگتی تھی۔

باب ۱۹۳۔ قبلہ کے استقبال کی فضیلت

(۲۵۶) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے ہماری طرح نماز پڑھی ہماری طرح قبلہ کا رخ کیا اور ہمارے ذبیحہ کو کھایا تو وہ مسلمان ہے جس کے لئے اللہ اور اس کے رسول کی امان ہے پس تم اللہ کے ساتھ اس کی دی ہوئی امان میں بے وفائی نہ کرو۔

باب ۱۹۴۔ اللہ عزوجل کا قول ہے

کہ ”مقام ابراہیم کو مصلی بناؤ“

(۲۵۷) حضرت ابن عمرؓ سے ایک ایسے شخص کے متعلق پوچھا جو بیت اللہ کا طواف عمرہ کے لئے کرتا ہے لیکن صفا اور مروہ کی سعی نہیں کرتا۔ کیا ایسا شخص (بیت اللہ کے طواف کے بعد) اپنی بیوی سے ہم بستر ہو سکتا ہے۔ آپ نے جواب دیا کہ نبی کریم ﷺ تشریف لائے۔ آپ نے سات مرتبہ بیت اللہ کا طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز پڑھی پھر صفا اور مروہ کی سعی کی اور تمہارے لئے نبی کریم ﷺ کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔

(۲۵۸) حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ بیت اللہ کے اندر تشریف لے گئے تو اس کے تمام گوشوں میں آپ ﷺ نے دعا کی اور نماز نہیں پڑھی۔ پھر جب اس سے باہر تشریف لائے تو دو رکعت نماز کعبہ کے سامنے پڑھی اور فرمایا کہ یہی (بیت اللہ) قبلہ ہے۔

فائدہ:- حضرت ابن عباسؓ کی روایت میں کعبہ کے اندر نماز پڑھنے کی نفی کی گئی ہے لیکن ابن عمرؓ حضرت بلالؓ سے جو کچھ نقل کرتے ہیں اس میں کعبہ کے اندر نماز پڑھنے کی صراحت موجود ہے چونکہ حضرت بلالؓ ایک زائد بات نقل کر رہے ہیں یعنی آپ ﷺ کا کعبہ کے اندر نماز پڑھنا۔ اس لئے آپ کی یہ روایت اس سلسلہ میں کسی تیقن اور علم ہی پر مبنی ہو سکتی ہے یہی وجہ ہے کہ امام بخاریؒ نے بھی روایت کی اس زیادتی کو صحیح تسلیم کیا ہے اور تطبیق کی یہ صورت نکالی ہے کہ بلالؓ کی روایت کی بناء پر کعبہ کے اندر نماز کے جواز اور ابن عباسؓ کی روایت کی بناء پر تکبیر و تسبیح کرنی چاہئے۔

باب ۱۹۲۔ یُبْدِیْ ضَبْعِیْہِ

وَيُجَافِیْ جَنْبِیْہِ فِی السُّجُودِ

(۲۵۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ بْنِ بُجَيْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى فَرَجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ۔

باب ۱۹۳۔ فَضْلُ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ

(۲۵۶) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى صَلَوَتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَآكَلَ ذَبِيحَتَنَا فَذَلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِي لَهُ ذِمَّةُ اللَّهِ وَذِمَّةُ رَسُولِ اللَّهِ فَلَا تُخْفَرُوا اللَّهَ فِي ذِمَّتِهِ۔

باب ۱۹۴۔ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَاتَّخِذُوا مِنْ

مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى

(۲۵۷) عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنََّّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ لِلْعُمْرَةِ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَيَّامِي أَمْرَاتِهِ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

(۲۵۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا) قَالَ لَمَّا دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ دَعَا فِي نَوَاحِيهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ حَتَّى خَرَجَ مِنْهُ فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي قُبْلِ الْكُعْبَةِ وَقَالَ هَذِهِ الْقِبْلَةُ۔



باب ۱۹۶ . التَّوَجُّه

نَحْوَ الْقِبْلَةِ حَيْثُ كَانَ

(۲۵۹) عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى نَحْوَ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا.

(۲۶۰) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ فَإِذَا أَرَادَ الْفَرِيضَةَ نَزَلَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ.

(۲۶۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (قَالَ الرَّاوِي) لَأُذَرِي زَادَ أَوْ نَقَصَ فَلَمَّا سَلَّمَ قِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا فَتَنَى رَجُلِيهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمَّا أَقْبَلَ عَلَيْنَا بَوَّجَهُ قَالَ إِنَّهُ لَوْ حَدَّثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ لَنَبَأْتُكُمْ بِهِ وَلَكِنْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ أَنَسَى كَمَا تَنَسَوْنَ فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي وَإِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيَتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُسَلِّمْ ثُمَّ يَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ.

باب ۱۹۶۔ (نماز میں) قبلہ کی طرف رخ کرنا خواہ کہیں بھی ہو

(۲۵۹) حضرت براء ابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے سولہ سال یا سترہ سال تک بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نمازیں پڑھیں۔

(۲۶۰) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اپنی سواری پر خواہ اس کا رخ کسی طرف ہو (نفل) نماز پڑھتے تھے لیکن جب فرض نماز پڑھنا چاہتے تو سواری سے اتر جاتے اور قبلہ کی طرف رخ کر کے (نماز پڑھتے)۔

(۲۶۱) حضرت عبد اللہ نے فرمایا نبی کریم ﷺ نے نماز پڑھی۔ راوی حدیث نے کہا کہ مجھے نہیں معلوم کہ نماز میں زیادتی ہوئی یا کمی۔ پھر جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو آپ ﷺ سے کہا گیا کہ یا رسول اللہ کیا نماز میں کوئی نیا حکم نازل ہوا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا آخربات کیا ہے؟ لوگوں نے کہا آپ نے اس طرح نماز پڑھی ہے۔ پس آپ ﷺ نے اپنے دونوں پاؤں سمیٹ لئے اور قبلہ کی طرف رخ کر لیا۔ اس کے بعد دو سجدے کئے اور سلام پھیرا۔ جب (نماز سے فارغ ہو کر) ہماری طرف متوجہ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر نماز میں کوئی نیا حکم نازل ہوا ہوتا تو میں آپ کو پہلے ہی بتا چکا ہوتا۔ لیکن میں تو تمہارے ہی جیسا انسان ہوں جس طرح تم بھولتے ہو میں بھی بھولتا ہوں اس لئے جب میں بھول جایا کروں تو تم مجھے یاد دلادیا کرو اور اگر کسی کو نماز میں شک ہو جائے تو اس وقت کسی یقینی صورت تک پہنچنے کی کوشش کرے اور اسی کے مطابق پوری کرے پھر سلام پھیر کر دو سجدے کرے۔

فائدہ:- یعنی اس روایت میں نبی کریم ﷺ کے سہو اور پھر سجدہ سہو کا جو بیان ہے مجھے معلوم نہیں کہ یہ سجدہ سہو نماز میں کسی چیز کے چھوٹ جانے کی وجہ سے آپ ﷺ نے کیا تھا یا کسی نماز سے باہر کی چیز کو نماز میں کر لینے کی وجہ سے لیکن اس کے بعد ہی بخاری کی ایک حدیث خود حضرت ابراہیم سے روایت ہے کہ آپ نے بجائے چار رکعت کے پانچ رکعت نماز پڑھ لی تھی اور اس لئے سجدہ سہو کیا تھا۔ (راوی حدیث) ابراہیم کی اس روایت کو ان کے شاگرد حکم نے بیان کیا ہے حدیث کی بقیہ سند بعینہ یہی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز میں زیادتی یا کمی کے لئے شبہ ابراہیم (راوی حدیث) کو نہیں ہوا تھا بلکہ ان کے شاگرد منصور کو ہوا جنہوں نے اس باب کی روایت کو ابراہیم سے نقل کیا ہے۔ اسی روایت میں ہے کہ یہ نماز ظہر تھی۔

باب ۱۹۷ . مَا جَاءَ فِي الْقِبْلَةِ

وَمَنْ لَمْ يَرَ الْإِعَادَةَ عَلَى مَنْ سَهَا  
فَصَلَّى إِلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ

باب ۱۹۷۔ قبلہ سے متعلق جو احادیث مروی ہیں اور جو لوگ بھول کر قبلہ کے علاوہ کسی دوسری طرف رخ کر کے نماز پڑھنے والے کی نماز کا اعادہ ضروری نہیں سمجھتے



(۲۶۲) عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ اتَّخَذْنَا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَنَزَلْتُ وَاتَّخَذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى وَآيَةُ الْحِجَابِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَمَرْتَ نِسَاءَ كَذَا أَنْ يَحْتَجِبْنَ فَإِنَّهُ يُكَلِّمُهُنَّ الْبِرُّ وَالْفَاجِرُ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ وَاجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَيْرَةِ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُنَّ "عَسَى رَبُّهُ" إِنْ طَلَّقُكُنَّ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ مُسْلِمَاتٍ" فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ۔

(۲۶۲) حضرت عمرؓ نے فرمایا میری رائے تین باتوں کے متعلق رب العزت کی وحی کے مطابق رہی۔ میں نے کہا تھا کہ یا رسول اللہ اگر ہم مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنا سکتے تو بڑا اچھا ہوتا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "اور تم مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بناؤ۔" دوسری آیت حجاب ہے میں نے کہا کہ یا رسول اللہ! اگر آپ اپنی ازواج کو پردہ کا حکم دیتے تو بہتر ہوتا کیونکہ ان کے متعلق اچھے اور برے ہر طرح کے لوگ گفتگو کرتے ہیں اس پر آیت حجاب نازل ہوئی۔ اور ایک مرتبہ آنحضور ﷺ کی ازواج مطہرات جوش و خروش میں آپ ﷺ کی خدمت میں ہمراہ ہو کر آئیں (اپنے کچھ مطالبات لے کر) میں نے ان سے کہا تھا کہ ہو سکتا ہے کہ رب العزت تمہیں طلاق دے دیں اور تمہارے بدلے تم سے بہتر مسلمہ بیبیاں عنایت کرے تو یہ آیت نازل ہوئی (جس میں اسی طرح کے الفاظ سے امہات کو خطاب کیا گیا تھا)۔

### باب ۱۹۸۔ حَكِّ الْبُزَاقِ بِالْيَدِ مِنَ الْمَسْجِدِ

(۲۶۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَتْهُمَا فِي الْقِبْلَةِ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ حَتَّى رَأَى فِي وَجْهِهِ فَقَامَ فَحَكَّهُ، بِيَدِهِ فَقَالَ إِنْ أَحَدُكُمْ إِذَا قَامَ فِي صَلَاتِهِ فَإِنَّهُ يُسَاجِدُ رَبَّهُ، أَوْ إِنْ رَبَّهُ بَيْنَهُ، وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَلَا يَزُوقَنَّ أَحَدُكُمْ قَبْلَ قِبْلَتِهِ وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ ثُمَّ أَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهِ فَبَصَقَ فِيهِ ثُمَّ رَدَّ بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ فَقَالَ أَوْ يَفْعَلْ هَكَذَا۔

باب ۱۹۸۔ مسجد سے تھوک کو اپنے ہاتھ سے صاف کرنا  
(۲۶۳) حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے قبلہ کی طرف (دیوار پر) بلغم دیکھا۔ یہ چیز آپ ﷺ کو ناگوار گزری۔ اور ناگواری آپ کے چہرہ مبارک سے بھی محسوس کی گئی پھر آپ ﷺ اٹھے اور خود اسے صاف کیا اور فرمایا کہ جب کوئی شخص نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب کے ساتھ سرگوشی کرتا ہے یا اس کا رب اس کے اور قبلہ کے درمیان میں ہوتا ہے۔ اس لئے کوئی شخص قبلہ کی طرف نہ تھوکے۔ البتہ بائیں طرف یا اپنے قدموں کے نیچے تھوک سکتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی چادر کا کنارہ لیا اور اس پر تھوکا اور ایک تہ اس پر ڈال کر اسے مل دیا اور فرمایا اس طرح کر لیا کرو۔

فائدہ:- بندے کی سرگوشی اپنے رب کے ساتھ تو ظاہر ہے لیکن رب العزت کی سرگوشی میں شرکت یہ ہے کہ اس کی رحمت و رضا متوجہ ہو جاتی ہے۔ اس حدیث میں ہے کہ رب العزت اس کے اور قبلہ کے درمیان ہوتا ہے۔ خطاب نے اس کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ جب وہ نماز پڑھتے وقت قبلہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو درحقیقت وہ خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہے لہذا یہ کہا جائے گا کہ اس کا مقصد و مطلوب قبلہ اور اس کے درمیان میں ہے۔ بعض محدثین نے یہ بھی کہا ہے کہ یہاں مضاف محذوف ہے یعنی خدا کی عظمت اور خدا کا ثواب قبلہ اور اس کے درمیان ہے۔ علامہ ابن عبد البرؒ نے لکھا ہے کہ اس حدیث میں قبلہ کی تعظیم و تکریم کے لئے یہ انداز خطاب اختیار کیا گیا ہے۔ نماز کے علاوہ اوقات میں بھی مسجد میں تھوکرنا مسجد کی عظمت و حرمت کے خلاف ہے اور بڑی غلطی ہے۔ ابتداء اسلام میں چونکہ بہت سے لوگ ان حدود سے ناواقف تھے اس لئے اس طرح کے واقعات پیش آئے۔



باب ۱۹۹. لَا يَبْصُقُ عَنْ يَمِينِهِ فِي الصَّلَاةِ.

(۲۶۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبَا سَعِيدٍ قَالَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُحَامَةً فِي حَائِطِ الْمَسْجِدِ فَتَنَاولَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصَاةً فَحَثَّهَا ثُمَّ قَالَ إِذَا تَنَحَّمَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَحَّمْ قَبْلَ وَجْهِهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى.

باب ۲۰۰. كَفَّارَةُ الْبُزَاقِ فِي الْمَسْجِدِ

(۲۶۵) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا.

باب ۲۰۱. عِظَةُ الْإِمَامِ النَّاسِ

فِي إِتِمَامِ الصَّلَاةِ وَذِكْرِ الْقِبْلَةِ

(۲۶۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِي هَهُنَا فَوَاللَّهِ مَا يَخْفَى عَلَيَّ خُشُوعُكُمْ وَلَا رُكُوبُ عُنُكُمُ إِنِّي لَا أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي.

باب ۱۹۹۔ نماز میں داہنی طرف نہ تھوکنا چاہئے

(۲۸۳) حضرت ابو ہریرہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد کی دیوار پر بلغم دیکھا۔ پھر آپ ﷺ نے ایک کنکری لی اور اسے صاف کر دیا اور فرمایا کہ اگر تمہیں تھوکنا ہو تو سامنے یا داہنی طرف نہ تھوکا کرو۔ البتہ بائیں طرف یا بائیں قدم کے نیچے تھوک سکتے ہو۔

باب ۲۰۰۔ مسجد میں تھوکنے کا کفارہ

(۲۶۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسجد میں تھوکنا غلطی ہے اور اس کا کفارہ اسے چھپا دینا ہے۔

باب ۲۰۱۔ امام کی لوگوں کو نصیحت کہ نماز

پوری طرح پڑھیں اور قبلہ کا ذکر۔

(۲۶۶) حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ میرا رخ (نماز میں) قبلہ کی طرف ہے۔ خدا کی قسم مجھ سے نہ تمہارا خشوع چھپتا ہے نہ رکوع۔ میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے دیکھتا رہتا ہوں۔

فائدہ:- بعض اہل علم نے کہا ہے کہ آنحضور ﷺ کو وحی یا الہام کے ذریعہ یہ معلوم ہو جاتا تھا کہ پیچھے نماز پڑھنے والے کس حال میں ہیں اور کیا کر رہے ہیں۔ حافظ ابن حجر نے حدیث کا یہ مطلب لکھا ہے کہ یہاں دیکھنے سے مراد حقیقت دیکھنا ہے۔ یعنی آپ کا یہ معجزہ تھا کہ لوگوں کے اعمال و افعال کی نگرانی کے لئے آپ پشت کی طرف کھڑے لوگوں کو بھی دیکھ سکتے تھے یہ بات عادت و تجربہ کے خلاف ہے اور اسی وجہ سے اسے معجزہ کہیں گے۔

باب ۲۰۲۔ کیا یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ مسجد بنی فلاں کی ہے

(۲۶۷) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان گھوڑوں کی جنہیں (جہاد کے لئے) تیار کیا گیا مقام حفیاء سے دوڑ کرائی۔ اس دوڑ کی حد ثمیۃ الوداع تھی اور جو گھوڑے ابھی تیار نہیں ہوئے تھے ان کی دوڑ ثمیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک کرائی۔ عبداللہ بن عمر نے بھی اس گھوڑ دوڑ میں شرکت کی تھی۔

باب ۲۰۲. هَلْ يُقَالُ مَسْجِدُ بَنِي فَلَانٍ

(۲۶۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي أُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفِيَاءِ وَأَمَدَهَا ثَنِيَّةُ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ فِيْمَنْ سَابَقَ بِهَا.

فائدہ:- اس سے معلوم ہوا کہ آنحضور ﷺ کے عہد مبارک میں کسی مسجد کی اس طرح نسبت کی جاتی تھی۔ اگرچہ قرآن مجید میں ہے کہ مسجدیں خدا کی ہیں لیکن ان کی نسبت اس میں نماز پڑھنے والوں یا اس کے بنانے والوں کی طرف کرنے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں۔ جس گھوڑ دوڑ کا حدیث میں ذکر ہے اس میں شریک ہونے والے وہ گھوڑے تھے جنہیں جہاد کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ (اس سے متعلق مفصل احادیث اور ان پر بحث تفہیم البخاری ترجمہ بخاری شریف مطبوعہ دارالاشاعت کتاب الجہاد میں ملاحظہ فرمائیں۔ از مرتب محمد عابد قریشی)



## باب ۲۰۳. الْقِسْمَةُ وَ

## تَعْلِيقُ الْقَنُوفِ فِي الْمَسْجِدِ

(۲۶۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَ انْثَرُوهُ فِي الْمَسْجِدِ وَكَانَ أَكْثَرُ مَالٍ أَتَى بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهِ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ جَاءَ فَجَلَسَ إِلَيْهِ فَمَا كَانَ يَرَى أَحَدًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِذْ جَاءَهُ الْعَبَّاسُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطِنِي فَإِنِّي فَادَيْتُ نَفْسِي وَفَادَيْتُ عَقِيلًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ فَحَنَافِي ثَوْبِهِ ثُمَّ ذَهَبَ يُقْلِلُهُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مُرْبِعُهُمْ يَرْفَعُهُ إِلَى قَالَ لَا قَالَ فَاَرْفَعُهُ أَنْتَ عَلَيَّ قَالَ لَا فَانْثَرِ مِنْهُ ثُمَّ ذَهَبَ يُقْلِلُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مُرْبِعُهُمْ يَرْفَعُهُ عَلَيَّ قَالَ لَا قَالَ فَاَرْفَعُهُ أَنْتَ عَلَيَّ قَالَ لَا فَانْثَرِ مِنْهُ ثُمَّ احْتَمَلَهُ فَالْقَاهُ عَلَى كَاهِلِهِ ثُمَّ انْطَلَقَ فَمَا زَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُتْبِعُهُ بِصَرِهِ حَتَّى خَفِيَ عَلَيْنَا عَجَبًا مِمَّنْ حَرَصَهُ فَمَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَمَهُ مِنْهَا دِرْهَمًا.

## باب ۲۰۳۔ مسجد میں (کسی چیز کی)

## تقسیم اور (قنو) خوشے کا لٹکانا

(۲۶۸) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے یہاں بحرین کا مال آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے مسجد میں رکھ دو یہ ان تمام مالوں سے زیادہ تھا جو اب تک رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آچکے تھے پھر نبی کریم ﷺ نماز کے لئے تشریف لائے اور اس کی طرف کوئی توجہ نہیں کی۔ جب آپ ﷺ نماز پوری کر چکے تو آ کر مال کے قریب تشریف فرما ہوئے۔ آپ ﷺ اس وقت جسے بھی دیکھتے اسے عطا فرماتے۔ اتنے میں عباس رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا کہ یا رسول اللہ مجھے بھی عطاء کیجئے کیونکہ میں نے اپنا بھی فدیہ دیا تھا اور عقیل کا بھی (یہ دونوں حضرات غزوہ بدر میں مسلمانوں کے قیدی تھے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لیجئے۔ انہوں نے اپنے کپڑے میں لیا۔ پھر اسے اٹھانے کی کوشش کی لیکن نہ اٹھا سکے (وزن کی زیادتی کی وجہ سے) انہوں نے کہا۔ یا رسول اللہ کسی کو حکم فرمائیے کہ اٹھانے میں میری مدد کرے آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں! انہوں نے کہا کہ پھر آپ ہی اٹھا دیجئے آپ ﷺ نے اس پر بھی انکار کیا۔ اس لئے عباسؓ نے اس میں سے تھوڑا سا حصہ گرا دیا اور باقی ماندہ کو اٹھانے کی کوشش کی (لیکن اب بھی نہ اٹھا سکے) پھر فرمایا کہ یا رسول اللہ کسی کو میری مدد کرنے کا حکم دیجئے۔ آپ ﷺ نے انکار کیا تو انہوں نے کہا کہ پھر آپ ہی اٹھا دیجئے لیکن آپ ﷺ نے اس سے بھی انکار کیا۔ اس لئے اس میں سے تھوڑا سا اور سامان گرا دیا۔ اب اسے اٹھا سکے اور اپنے کاندھے پر لے لیا۔ رسول اللہ ﷺ کو ان کی اس حرص پر اتنا تعجب ہوا کہ آپ ﷺ اس وقت تک ان کی طرف برابر دیکھتے رہے جب تک وہ ہماری نظروں سے اوجھل نہ ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ وہاں سے اس وقت تک نہ اٹھے جب تک ایک درہم بھی باقی رہا۔

## باب ۲۰۴۔ گھروں کی مسجدیں

(۲۶۹) حضرت محمود بن ربیع انصاریؓ نے خبر دی کہ عتبہ بن مالک انصاریؓ رسول اللہ ﷺ کے صحابی اور غزوہ بدر کے شرکاء میں تھے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا یا رسول اللہ! میری بینائی میں کچھ فرق آ گیا ہے اور میں اپنی قوم کے لوگوں کو نماز پڑھاتا ہوں لیکن جب موسم برسات آتا ہے تو میرے اور میری قوم کے درمیان جو نشیبی علاقہ ہے

## باب ۲۰۴. الْمَسَاجِدُ فِي الْبُيُوتِ

(۲۶۹) عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ أَنْكَرْتُ بَصْرِي وَأَنَا أَصْلِي



لِقَوْمِي فَإِذَا كَانَتْ الْأُمُطَارُ سَالَ الْوَادِي الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ لَمْ أَستَطِعْ أَنْ أَتِيَ مَسْجِدَهُمْ فَأَصَلَّى بِهِمْ وَوَدِدْتُ يَارَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تَأْتِينِي فَتُصَلِّي فِي بَيْتِي فَاتَّخِذْهُ مُصَلِّي قَالَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ عِتْبَانُ فَعَدَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوبَكْرٍ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَاسْتَأْذَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنَتْ لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حِينَ دَخَلَ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّي مِنْ بَيْتِكَ قَالَ فَأَشْرَفْتُ لَهُ إِلَى نَاحِيَةِ مَنْ الْبَيْتِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ فَقُمْنَا فَصَفَّفْنَا فَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ وَحَبَسْنَاهُ عَلَى خَزِيرَةٍ صَنَعْنَاهَا لَهُ قَالَ فَثَابَ فِي الْبَيْتِ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الدَّارِ ذُو وَعَدٍ فَاجْتَمَعُوا فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ أَيْنَ مَالِكُ ابْنِ الدُّخَيْشِ أَوِ ابْنِ الدُّخَشَنِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ ذَلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُلْ ذَلِكَ إِلَّا تَرَاهُ قَدْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُرِيدُ بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّا نَرَى وَجْهَهُ وَنَصِيحَتَهُ إِلَى الْمُنَافِقِينَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَتَّبِعِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ -

وہ بھر جاتا ہے اور میں انہیں نماز پڑھانے کے لئے مسجد تک آنے سے معذور ہو جاتا ہوں اور یا رسول اللہ میری خواہش ہے کہ آپ ﷺ میرے غریب خانہ پر تشریف لائیں اور (کسی جگہ) نماز ادا فرمائیں تاکہ میں اسے نماز پڑھنے کی جگہ بنالوں۔ بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انشاء اللہ تعالیٰ میں تمہاری اس خواہش کو پورا کروں گا۔ رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر صدیقؓ دوسرے دن جب دن چڑھا تو تشریف لائے رسول اللہ ﷺ نے اندر آنے کی اجازت چاہی اور میں نے اجازت دی جب آپ ﷺ گھر میں تشریف لائے تو بیٹھے نہیں بلکہ پوچھا کہ تم اپنے گھر کے کس حصے میں نماز پڑھنے کی خواہش رکھتے ہو۔ انہوں نے کہا کہ میں نے گھر میں ایک طرف اشارہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ (اس جگہ) کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی۔ ہم بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور صف بستہ ہو گئے۔ آپ ﷺ نے دو رکعت نماز پڑھائی پھر سلام پھیرا۔ کہا کہ ہم نے آپ ﷺ کو تھوڑی دیر کے لئے روکا اور آپ ﷺ کی خدمت میں خزیرہ پیش کیا جو آپ ﷺ کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ محلہ والوں کا ایک مجمع گھر میں لگ گیا۔ مجمع میں سے ایک شخص بولا کہ مالک بن دخیشن یا (یہ کہا) ابن دخیشن دکھائی نہیں دیتا۔ اس پر دوسرے نے لقمہ دیا کہ وہ تو منافق ہے جسے خدا اور رسول سے کوئی تعلق نہیں۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ یہ نہ کہو۔ دیکھتے نہیں کہ اس نے لا الہ الا اللہ کہا ہے اس سے مقصود خدا کی خوشنودی حاصل کرنا ہے منافقت کا الزام لگانے والے نے (یہ سن کر) کہا کہ اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کو زیادہ علم ہے۔ ہم تو اس کی توجہات اور ہمدردیاں منافقوں کے ساتھ دیکھتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ نے لا الہ الا اللہ کہنے والے پر اگر اس کا مقصد خدا کی خوشنودی ہو دوزخ کی آگ حرام کر دی ہے۔

فائدہ:- یہاں مسجد سے مراد یہ ہے کہ گھر میں نماز پڑھنے کے لئے کوئی جگہ مخصوص کر لی جائے۔ اس لئے اس پر عام مساجد کے احکام نافذ نہیں ہوں گے اور جس شخص کو یہ گھر وراثت میں ملے گا مسجد بھی اسی کے ساتھ ملے گی۔ منیۃ المصلیٰ میں ہے کہ اگر کوئی شخص کسی ایسی مسجد میں جو گھر کے احاطہ میں اس نے بنائی ہے نماز باجماعت پڑھے تو وہ مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت سے محروم رہے گا۔ (فیض الباری ص ۴۱ ج ۲) ☆ بعض روایتوں میں ہے کہ آپ نے فرمایا ”اصابنی فی بصری بعض الشی“ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بینائی بالکل نہیں جاتی رہی تھی۔ عتبان بن مالک کو آنحضور ﷺ نے جماعت چھوڑنے کی اجازت دی تھی لیکن ابن ام مکتوم کو اس کی اجازت نہیں دی تھی کیونکہ یہ مادر زاد نابینا تھے ☆ خزیرہ عرب کا ایک کھانا۔ گوشت کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر لئے جاتے تھے پھر پانی ڈال کر انہیں پکایا جاتا تھا۔ جب خوب پک جاتا تھا۔ تو اوپر سے آٹا چھڑک دیتے تھے۔ اسے عرب خزیرہ کہتے تھے۔



بعض حضرات نے کہا ہے کہ گوشت کورات بھر کچا چھوڑ دیتے تھے پھر صبح کو مذکورہ صورت سے پکاتے تھے۔

☆ حاطب بن ابی بلتعہ مومن صادق تھے لیکن اپنی بیوی اور بچوں کی محبت میں آنحضور ﷺ کی لشکر کشی کی اطلاع مکہ کے مشرکوں کو دینے کی کوشش کی۔ یہ ان کی ایک بہت بڑی غلطی تھی لیکن اس سے ان کے ایمان و اسلام میں کوئی فرق نہیں آیا۔ ممکن ہے مالک بن دشن کی دنیاوی ہمدردیاں بھی منافقوں کے ساتھ اسی طرح کی ہوں اور عام صحابہ نے ان کی اس روش کو شک و شبہ کی نظر دیکھا ہو لیکن نبی کریم ﷺ کی اس تصریح کے بعد آپ کے مومن ہونے کی پوری طرح تصدیق ہو جاتی ہے آپ بدر کی لڑائی میں مسلمانوں کے ساتھ تھے اور ابو ہریرہ کی ایک حدیث میں ہے کہ جب بعض صحابہ نے آپ کو منافقوں کے ساتھ ہمدردانہ روش پر شبہ کا اظہار کیا تو آنحضور ﷺ نے یہی فرمایا تھا کہ کیا غزوہ بدر میں وہ شریک نہیں تھے؟

باب ۲۰۵. هَلْ تُنْبِشُ قُبُورَ مُشْرِكِي

الْجَاهِلِيَّةِ وَيَتَّخِذُ مَكَانَهَا مَسَاجِدَ.

باب ۲۰۵۔ کیا دور جاہلیت میں مرے ہوئے مشرکوں

کی قبروں کو کھود کر ان پر مساجد کی تعمیر کی جاسکتی ہے؟

(۲۷۰) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ام حبیبہ اور ام سلمہؓ نے ایک کنیہ کا ذکر کیا جسے انہوں نے حبشہ میں دیکھا تھا۔ اس میں تصویریں تھیں انہوں نے اس کا تذکرہ نبی کریم ﷺ سے بھی کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان کا یہ حال تھا کہ ان کا کوئی نیکو کار صالح شخص فوت ہو جاتا تو وہ لوگ اس کی قبر پر مسجد بناتے اور اس میں یہی تصویریں بنا دیتے۔ یہ لوگ خدا کی بارگاہ میں قیامت کے دن بدترین مخلوق ہوں گے۔

(۲۷۰) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيْسَةً رَأَيْنَهَا بِالْحَبَشَةِ فِيهَا تَصَاوِيرُ فَذَكَرَتَا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَوْلَئِكَ إِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوْرَ فَأُولَئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ.

فائدہ:- انبیاء علیہم السلام کی قبروں پر نماز پڑھنے میں ایک طرح کی ان کی تعظیم و تکریم کا پہلو نکلتا ہے اور کفار اور یہود اسی طرح گمراہی میں مبتلا ہوئے اس لئے یہودیوں کے اس فعل پر لعنت ہے خدا کی کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کے پاس مسجدیں بنائیں لیکن مشرکین کی قبروں کو اکھاڑ کر ان پر مسجد کی تعمیر میں کوئی حرج نہیں کیونکہ ان کی تعظیم کا خیال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔ اس کے علاوہ مشرکوں کی قبروں کی اہانت جائز ہے۔ اس لئے آنحضور ﷺ کی حدیث اور آپ ﷺ کے عمل میں کوئی تعارض نہیں ہے۔

(۲۷۱) حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو یہاں کے بالائی علاقہ میں بنو عمرو بن عوف کے ہاں (قبا میں) ٹھہرے۔ نبی کریم ﷺ نے یہاں چوبیس دن قیام فرمایا (اس میں زیادہ صحیح روایت یہ ہے کہ آپ ﷺ نے چودہ دن قبا میں قیام فرمایا تھا) پھر آپ ﷺ نے بنو نجار کو بلا بھیجا تو وہ لوگ تلواریں لٹکائے ہوئے آئے۔ گویا میری نظروں کے سامنے یہ منظر ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی سواری پر تشریف فرما ہیں۔ ابوبکر صدیقؓ آپ ﷺ کے پیچھے بیٹھے ہوئے ہیں اور بنو نجار کی جماعت آپ کے چاروں طرف ہے۔ اسی حال میں ابویوبؓ کے گھر کے سامنے آپ ﷺ نے اپنا سامان اتارا اور نبی کریم ﷺ یہ پسند کرتے تھے کہ جہاں بھی نماز کا وقت آجائے فوراً نماز ادا کر لیں۔ آپ ﷺ بکریوں کے باڑوں میں بھی نماز پڑھا کرتے تھے اور

(۲۷۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَنَزَلَ أَعْلَى الْمَدِينَةِ فِي حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَأَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ أَرْبَعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى بَنِي النَّجَّارِ فَجَاءُوا مُتَقَلِّدِينَ السِّيُوفَ فَكَانَتِي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَأَبُو بَكْرٍ رَدْفُهُ وَمَلَأَ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهُ حَتَّى الْقَى بِفَنَاءِ أَبِي أَيُّوبَ وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يُصَلِّيَ حَيْثُ أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ وَيُصَلِّيَ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَإِنَّهُ أَمَرَ بَنِي النَّجَّارِ فَارْسَلَ إِلَى مَلَأَ بَنِي النَّجَّارِ فَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِحَايِطِكُمْ هَذَا قَالُوا لَا وَاللَّهِ لَا



نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ قَالَ أَنَسٌ فَكَانَ فِيهِ مَا أَقُولُ لَكُمْ قَبُورُ الْمُشْرِكِينَ وَفِيهِ حَرْبٌ وَفِيهِ نَخْلٌ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَنُبِشَتْ ثُمَّ بِالْحَرْبِ فَسُوِيَتْ وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ وَجَعَلُوا عِضَادَتَيْهِ الْحِجَارَةَ وَجَعَلُوا يَنْقُلُونَ الصَّخَرَ وَهُمْ يَرْتَجِزُونَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرَ الْآخِرَةِ فَاعْفِرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ۔

آپ ﷺ نے یہاں مسجد بنانے کے لئے فرمایا۔ چنانچہ بنونجار کے لوگوں کو آپ ﷺ نے بلوا کر فرمایا کہ اے بنونجار کے لوگو! تم اپنے اس احاطہ کی قیمت لے لو انہوں نے جواب دیا کہ نہیں یا رسول اللہ ہم اس کی قیمت نہیں لیں گے ہم تو صرف خداوند تعالیٰ سے اس کا اجر مانگتے ہیں۔ انسؓ نے بیان کیا کہ میں جیسا کہ تمہیں بتا رہا تھا یہاں مشرکین کی قبریں تھیں۔ اس احاطہ میں ایک ویران جگہ تھی اور کچھ کھجور کے درخت تھے نبی کریم ﷺ نے مشرکین کی قبروں کو حکم دے کر اکھڑا دیا۔ ویرانہ کو صاف اور برابر کرایا اور درختوں کو کٹوا دیا۔ لوگوں نے ان درختوں کو مسجد کے قبلہ کی جانب بچھا دیا اور پتھروں کے ذریعہ انہیں مضبوط بنا دیا۔ صحابہ پتھر اٹھاتے ہوئے رجز پڑھتے تھے اور نبی کریم ﷺ ان کے ساتھ تھے اور یہ کہہ رہے تھے کہ اے اللہ آخرت کی بھلائی کے علاوہ اور کوئی بھلائی (قابل توجہ) نہیں پس انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرمائیے

فائدہ:- جب عرب کسی بڑی شخصیت سے ملنے جاتے تو ان کی یہ ایک وضع تھی کہ تلوار گردن سے لٹکا لیتے تھے۔

حافظ ابن حجرؒ نے لکھا ہے کہ کھجور کے ان درختوں سے قبلہ کی دیوار بنائی گئی تھی اور کھڑا کر کے اینٹ اور گارے سے انہیں استوار کر دیا گیا تھا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ چھت کا وہ حصہ جو قبلہ کی طرف تھا اس میں ان درختوں کو استعمال کیا گیا تھا۔ رجز شعر سے مختلف چیز ہے۔ یہ نام عرب جاہلیت کا رکھا ہوا ہے۔ اس کی صورت فقرہ بندی یا تک بندی کی سی ہوتی ہے۔

### باب ۲۰۶. الصَّلَاةُ فِي مَوَاضِعِ الْأَبْلِ

(۲۷۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا) أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي عَلَى بَعِيرِهِ وَقَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ۔

باب ۲۰۶۔ اونٹوں کے رہنے کی جگہ نماز پڑھنا۔ (۲۷۲) حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے اونٹ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی اور ارشاد فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اسی طرح پڑھتے دیکھا تھا۔

فائدہ۔ عرب بکریاں اور اونٹ پالتے تھے۔ یہی ان کی معیشت تھی۔ جہاں رات کے وقت انہیں لا کر وہ باندھتے تھے ان میں ایک طرف اپنے بیٹھنے اٹھنے کی بھی ایک جگہ بنا لیا کرتے تھے جس کی صفائی کا بھی التزام رکھتے تھے۔ چونکہ مساجد کی ابھی تعمیر نہیں ہوئی تھی اور نماز پڑھنے کے لئے اسلام میں کسی خاص جگہ کی قید بھی نہیں تھی اس لئے آنحضور ﷺ نے بھی اور صحابہؓ نے بھی ان باڑوں میں نماز ادا فرمائی یہاں کی کوئی تخصیص نہیں تھی جہاں بھی نماز کا وقت ہو جاتا آپ ﷺ فوراً ادا کر لیتے۔ جب مسجد کی تعمیر ہو گئی تو اب عام حالات میں نماز مسجد ہی میں پڑھنا ضروری قرار پایا۔

### باب ۲۰۷. مَنْ صَلَّى وَقَدْ آمَهُ

تَنُورٌ أَوْ نَارٌ أَوْ شَيْءٌ مِمَّا يُعْبَدُ فَارَادَ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ۔

(۲۷۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَى

باب ۲۰۷۔ جس نے نماز پڑھی اور اسکے سامنے تنور آگ یا کوئی ایسی چیز ہو جس کی عبادت (کفار و مشرکین کے ہاں) کی جاتی ہو اور نماز پڑھنے والے کا مقصد اس وقت صرف خدا کی عبادت ہو (۲۷۳) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے سامنے آگ (دوزخ کی) لائی گئی اور اس وقت



النَّارُ وَأَنَا أَصْلِي۔

میں نماز پڑھ رہا تھا۔

## باب ۲۰۸۔ كَرَاهِيَةُ الصَّلَاةِ فِي الْمَقَابِرِ

(۲۷۴) عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوا فِي يُوتِكُمْ مِنْ صَلَاتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوا قُبُورًا۔

(۲۷۵) عَنْ عَائِشَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَا لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرَحُ حَمِيصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا اغْتَمَّ بِهِ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ وَهُوَ كَذَلِكَ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحْذَرُ مَا صَنَعُوا۔

باب ۲۰۸۔ مقبروں میں نماز پڑھنے کی کراہیت  
(۲۷۴) حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنے گھروں میں بھی نمازیں پڑھا کرو۔ اور انہیں بالکل مقبرہ نہ بنا لو۔

(۲۷۵) حضرت عائشہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ مرض الوفا میں اپنی چادر کو بار بار چہرے پر ڈالتے تھے۔ جب کچھ افاقہ ہوتا تو چادر ہٹا دیتے۔ آپ ﷺ نے اسی اضطراب و پریشانی کی حالت میں فرمایا خدا کی لعنت ہو یہود و نصاریٰ پر کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں پر مسجدیں بنائیں۔ یہود و نصاریٰ کی بدعات سے آپ ﷺ لوگوں کو ڈرا رہے تھے۔

فائدہ:- آپ ﷺ نے اپنی مرض الوفا میں خاص طور سے یہود و نصاریٰ کی اس بدعت کا ذکر کیا اور اس پر لعنت بھیجی کیونکہ آپ ﷺ بھی نبی تھے اور سابق میں انبیاء و صالحین کے ساتھ ایک معاملہ کیا جا چکا تھا اس لئے آپ ﷺ چاہتے تھے کہ اپنی امت کو اس بات پر خاص طور سے متنبہ کر دیں۔

## باب ۲۰۹۔ نَوْمُ الْمَرْأَةِ فِي الْمَسْجِدِ

(۲۷۶) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) أَنَّ وَلِيدَةً كَانَتْ سَوْدَاءَ لِحَيٍّ مِنَ الْعَرَبِ فَاعْتَقَوْهَا فَكَانَتْ مَعَهُمْ قَالَتْ فَخَرَجْتُ صَبِيَّةً لَهُمْ عَلَيْهَا وَشَاحَّ أَحْمَرُ مِنْ سُيُورٍ قَالَتْ فَوَضَعْتُهُ أَوْ وَقَعَ مِنْهَا فَمَرَّتْ بِهِ حُدَيَّاءُ وَهُوَ مُلْقَى فَحَسِبْتُهُ لَحْمًا فَخَطَفْتُهُ قَالَتْ فَالْتَمَسُوهُ فَلَمْ يَجِدُوهُ قَالَتْ فَاتَّهَمُونِي بِهِ قَالَتْ فَطَفِقُوا يُفْتِشُونِي حَتَّى فَتَّشُوا قُبْلَهَا قَالَتْ وَاللَّهِ إِنِّي لَقَائِمَةٌ مَعَهُمْ إِذْ مَرَّتِ الْحُدَيَّاءُ فَالْقَتُهُ قَالَتْ فَوَقَعَ بَيْنَهُمْ قَالَتْ فَقُلْتُ هَذَا الَّذِي اتَّهَمْتُمُونِي بِهِ زَعَمْتُمْ وَأَنَا مِنْهُ بَرِيئَةٌ وَهُوَ ذَاهُو قَالَتْ فَجَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْلَمَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ لَهَا حَبَاءٌ فِي الْمَسْجِدِ أَوْ خِفْشٌ۔

## باب ۲۰۹۔ عورت کا مسجد میں سونا

(۲۷۶) حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ عرب کے کسی قبیلہ کی ایک باندی تھی۔ انہوں نے اسے آزاد کر دیا تھا اور وہ انہیں کے ساتھ رہتی تھی۔ اس نے بیان کیا کہ ان کی ایک لڑکی کہیں باہر گئی وہ تیسے کا سرخ جڑاؤ پہنے ہوئے تھی اس باندی نے بتایا کہ یا تو لڑکی نے اسے خود کہیں چھوڑ دیا تھا یا اس سے گر گیا تھا۔ پھر اس طرف سے ایک چیل گزری وہ سرخ جڑاؤ پڑا ہوا تھا۔ چیل اسے گوشت سمجھ کر جھپٹ لے گئی بعد میں قبیلہ والوں نے اسے بہت تلاش کیا لیکن ملتا کہاں سے ان لوگوں نے اس کی تہمت مجھ پر لگادی اور میری تلاشی یعنی شروع کر دی۔ انہوں نے اس کی شرم گاہ تک کی تلاشی لی اس نے بیان کیا کہ واللہ میں ان کے ساتھ اسی حالت میں کھڑی تھی کہ وہی چیل آئی اور اس نے ان کا زیور گرا دیا۔ وہ ان کے سامنے ہی گرا۔ میں نے (اسے دیکھ کر) کہا کہ یہی تو تھا جس کی تم مجھ پر تہمت لگاتے تھے تم لوگوں نے مجھ پر اس کا الزام لگایا تھا حالانکہ میں اس سے بری تھی یہی تو ہے وہ زیور۔ اس نے کہا کہ اس کے بعد وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اسلام لائی۔ حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ اس کے لئے مسجد نبوی میں ایک بڑا خیمہ لگا دیا گیا۔ (یا یہ کہا کہ)



چھوٹا سا خیمہ لگا دیا گیا۔

قَالَتْ (عَائِشَةُ) فَكَانَتْ تَاتِينِي فَتَحَدِّثُ عِنْدِي قَالَتْ  
فَلَا تَجْلِسُ عِنْدِي مَجْلِسًا إِلَّا قَالَتْ وَيَوْمَ الْوِشَاحِ مِنْ  
تَعَاجِيبِ رَبِّنَا أَلَا إِنَّهُ مِنْ بَلَدَةِ الْكُفْرِ أَنْجَانِي قَالَتْ  
عَائِشَةُ فَقُلْتُ لَهَا مَا شَأْنُكَ لَا تَقْعُدِينَ مَعِيَ مَقْعَدًا إِلَّا  
قُلْتُ هَذَا قَالَتْ فَحَدَّثْتَنِي بِهَذَا الْحَدِيثِ۔

حضرت عائشہؓ نے بیان کیا وہ باندی میرے پاس آتی تھی اور مجھ سے  
باتیں کرتی تھی۔ جب بھی وہ میرے پاس آتی تو یہ ضرور کہتی۔ جزاؤ کا دن  
ہمارے رب کی عجیب نشانیوں میں سے ایک ہے۔ اسی نے مجھے کفر کے شہر  
سے نجات دی عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ میں نے اس سے کہا کہ آخر بات  
کیا ہے؟ جب بھی تم میرے پاس بیٹھتی ہو تو یہ بات ضرور کہتی ہو تو پھر اس  
نے مجھے یہ واقعہ سنایا۔

فائدہ:- یہ ایک خاص واقعہ ہے اور زیادہ سے زیادہ رخصت کے درجہ میں اس سے کوئی مسئلہ اخذ کیا جاسکتا ہے کیونکہ سوتے وقت مسجد کا جو  
واقعی احترام ہے وہ قائم نہیں رکھا جاسکتا۔ حضرت عمرؓ کے عہد میں دو اجنبی بلند آواز سے گفتگو کر رہے تھے۔ آپ نے جب سنا تو انہیں بلا کر  
فرمایا کہ اگر تم لوگ مدینہ کے باشندے ہوتے تو میں تمہیں اس کی سزا دیے بغیر نہ رہتا۔ نبی کریم ﷺ کی مسجد میں اس طرح بلند آواز سے  
گفتگو کرتے ہو؟ جب مسجد کی عزت و حرمت اس درجہ ملحوظ ہے تو عام حالات میں سونے کی اجازت کس طرح دی جاسکتی ہے اور وہ بھی  
عورتوں کیلئے؟ حنفیہ کے یہاں مسافروں کا اس سے استثناء ہے۔ ورنہ مردوں کیلئے بھی مسجد میں سونا عام حالات میں انکے نزدیک مکروہ ہے۔

باب ۲۱۰۔ مسجد میں مردوں کا سونا

باب ۲۱۰۔ نَوْمُ الرِّجَالِ فِي الْمَسْجِدِ

(۲۷۷) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَجِدْ عَلَيْهَا فِي  
الْبَيْتِ فَقَالَ آيْنَ ابْنُ عَمِّكَ قَالَتْ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ  
شَيْءٌ فَعَاظِبَنِي فَخَرَجَ فَلَمْ يَقُلْ عِنْدِي فَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَسَانَ انْظُرْ آيْنَ هُوَ فَجَاءَ  
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ فَجَاءَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ  
رِدْأُهُ عَنْ شِقِّهِ وَأَصَابَهُ تُرَابٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسُحُهُ عَنْهُ وَيَقُولُ قُمْ أَبَا  
تُرَابٍ قُمْ أَبَا تُرَابٍ۔

(۲۷۷) حضرت سہل بن سعدؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ فاطمہؓ کے  
گھر تشریف لائے دیکھا کہ حضرت علیؓ گھر میں موجود نہیں ہیں اس لئے  
آپ ﷺ نے فاطمہؓ سے دریافت فرمایا کہ تمہارے چچا کے لڑکے کہاں  
ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ میرے اور ان کے درمیان کچھ ناگواری پیش  
آگئی اور وہ مجھ پر خفا ہو کر کہیں باہر چلے گئے ہیں اور میرے یہاں قیلولہ  
بھی نہیں کیا اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے کہا کہ علیؓ کو تلاش  
کریں کہ وہ کہاں ہیں وہ آئے اور بتایا کہ مسجد میں سوئے ہوئے ہیں پھر  
نبی کریم ﷺ تشریف لائے۔ حضرت علیؓ لیٹے ہوئے تھے۔ چادر آپ کے  
پہلو سے گر گئی تھی اور جسم پر مٹی لگ گئی تھی۔ رسول اللہ ﷺ جسم سے دھول  
جھاڑتے جاتے تھے اور فرما رہے تھے اٹھو ابو تراب، اٹھو ابو تراب۔

فائدہ:- چونکہ آپ کے بدن پر مٹی زیادہ لگ گئی تھی اس مناسبت سے آپ ﷺ نے ابو تراب فرمایا۔ تراب کے معنی مٹی کے ہیں۔ حضرت علیؓ  
کو اگر بعد میں کوئی اس کنیت سے خطاب کرتا تو آپ بہت خوش ہوتے تھے۔ نبی کریم ﷺ چاہتے تھے کہ جو ناگواری پیش آگئی ہے وہ دور  
ہو جائے اس واقعہ سے اسلام میں رشتہ مصاہرت کی مدارات کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے۔ یہاں یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ رات کے  
وقت سونے اور قیلولہ کے لئے لیٹ جانے میں بڑا فرق ہے۔

باب ۲۱۱۔ جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے

باب ۲۱۱۔ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ

فَلْيَرْكُعْ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ

(۲۷۸) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنی چاہئے۔

(۲۷۸) حضرت ابو قتادہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول



اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ

باب ۲۱۲. بُنْيَانُ الْمَسْجِدِ

(۲۷۹) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا) أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمَسْجِدَ كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْنِيًّا بِاللِّبْنِ وَسَقْفُهُ الْجَرِيدُ وَعَمْدُهُ خَشَبُ النَّخْلِ فَلَمْ يَزِدْ فِيهِ أَبُو بَكْرٍ شَيْئًا وَزَادَ فِيهِ عُمَرُ وَبَنَاهُ عَلَى بُنْيَانِهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللِّبْنِ وَالْجَرِيدِ وَأَعَادَ عَمْدَهُ خَشَبًا ثُمَّ غَيَّرَهُ عُثْمَانُ فَزَادَ فِيهِ زِيَادَةً كَثِيرَةً وَبَنَى جِدَارَهُ بِالْحِجَارَةِ الْمَنْقُوشَةِ وَالْقَصَّةِ وَجَعَلَ عَمْدَهُ مِنْ حِجَارَةٍ مَّنْقُوشَةٍ وَسَقَفَهُ بِالسَّاجِ.

اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لے۔

۳۰۳۔ مسجد کی عمارت (تعمیر)

(۲۷۹) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ کے عہد میں مسجد کچی اینٹ سے بنائی گئی تھی۔ اس کی چھت کھجور کی شاخوں کی تھی اور ستون اسی کی لکڑیوں کے۔ ابوبکرؓ نے اس میں کسی قسم کی زیادتی نہیں کی۔ البتہ عمر رضی اللہ عنہ نے اسے بڑھایا اور اس کی تعمیر رسول اللہ ﷺ کی بنائی ہوئی عمارت کے مطابق کچی اینٹوں اور کھجور کی شاخوں سے کی اور اس کے ستون بھی لکڑیوں ہی کے رکھے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کی عمارت کو بدل دیا اور اس میں بہت سے تغیرات کئے۔ اس کی دیواریں منقش پتھروں اور گچھ سے بنائیں۔ اس کے ستون بھی منقش پتھروں سے بنوائے اور چھت ساکھو کی کر دی۔

فائدہ:- مسجد نبوی ﷺ کے عہد میں بھی دو مرتبہ تعمیر ہوئی تھی۔ پہلی مرتبہ اس کا طول و عرض ساٹھ ساٹھ ہاتھ تھا۔ دوبارہ آپ ہی کے عہد میں اس کی تعمیر غزوہ خیبر کے بعد ہوئی اس مرتبہ اس کا طول و عرض سو سو ہاتھ رکھا گیا۔ حضرت عمرؓ نے اپنے دور خلافت میں اس میں مزید اضافہ کرایا تھا۔ حضرت عثمانؓ نے اپنے دور خلافت میں طول و عرض بھی بڑھوایا تھا اور پختہ بنیادوں پر اس کی تعمیر کرائی۔ بعض سلاطین نے ان تمام تغیرات کو جو عہد نبوی ﷺ میں ہوئے اس کے بعد حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کے عہد میں ہوئے نشانات لگا کر ممتاز کر دیا ہے۔ اس کے بعد متعدد سلاطین نے بھی مسجد نبوی میں اضافہ کرایا۔ لیکن یہ ایک دوسرے سے ممتاز نہیں ہیں۔ اور اب مزید اضافہ پر اضافہ ہو رہا ہے۔

باب ۲۱۳. التَّعَاوُنُ فِي بِنَاءِ الْمَسْجِدِ

(۲۸۰) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ يَوْمًا حَتَّى أَتَى عَلَى ذِكْرِ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ كُنَّا نَحْمِلُ لَبْنَةً لَبْنَةً وَعَمَّارٌ لَبْنَتَيْنِ لَبْنَتَيْنِ فَرَأَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَنْفُضُ التُّرَابَ عَنْهُ وَيَقُولُ وَيَحْ عَمَّارُ تَقْتُلُهُ الْفِتْنَةُ الْبَاغِيَةُ يَدْعُوهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ وَيَدْعُوْنَهُ إِلَى النَّارِ. قَالَ يَقُولُ عَمَّارٌ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْفِتَنِ.

۳۰۴۔ تعمیر مسجد میں ایک دوسرے کی مدد کرنا

(۲۸۰) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ایک دن حدیث بیان فرما رہے تھے جب مسجد نبوی کی تعمیر کا ذکر آیا تو آپ نے بتایا کہ ہم تو (مسجد کی تعمیر میں حصہ لیتے وقت) ایک ایک اینٹ اٹھا رہے تھے لیکن عمار دو دو اینٹیں اٹھاتے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے انہیں دیکھا تو ان کے جسم سے مٹی جھاڑنے لگے اور فرمایا افسوس کہ عمار کو ایک باغی جماعت قتل کرے گی جسے عمار جنت کی دعوت دیں گے اور وہ جماعت عمار کو جہنم کی دعوت دے رہی ہوگی۔ حضرت ابوسعیدؓ نے بیان کیا کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ فتنوں سے خدا کی پناہ۔

باب ۲۱۴. مَنْ بَنَى مَسْجِدًا

(۲۸۱) عَنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيهِ حِينَ بَنَى مَسْجِدًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

باب ۲۱۴۔ جس نے مسجد بنوائی

(۲۸۱) حضرت عثمان بن عفانؓ نے مسجد نبوی (اپنے ذاتی خرچ سے) کی تعمیر کے متعلق لوگوں کے اعتراضات کو سن کر آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم



اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ أَكْثَرْتُمْ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا قَالَ بُكَيْرٌ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ يَتَغْنَى بِهِ وَجْهَ اللَّهِ بَنَى اللَّهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ۔

لوگ بہت زیادہ تنقید کرنے لگے حالانکہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا تھا کہ جس نے مسجد بنائی۔ (حضرت بکیر راوی حدیث) نے کہا میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ اس سے مقصود خداوند تعالیٰ کی رضا ہو تو اللہ تعالیٰ ایسا ہی ایک مکان جنت میں اس کے لئے بنائیں گے۔

باب ۲۱۵۔ يَأْخُذُ بِنُصُولِ النَّبْلِ إِذَا مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ (۲۸۲) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ سِهَامٌ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ بِنَصَا لَهَا۔

باب ۲۱۵۔ جب مسجد سے گزرے تو اپنے تیر کے پھل کو تھامے رکھے (۲۸۲) حضرت جابر بن عبد اللہ نے فرمایا کہ ایک شخص مسجد نبوی سے گزرا وہ تیر لئے ہوئے تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ اس کے پھل کو تھامے رکھو۔

باب ۲۱۶۔ الْمُرُورُ فِي الْمَسْجِدِ

(۲۸۳) عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَرَّ فِي شَيْءٍ مِّنْ مَّسَاجِدِنَا أَوْ أَسْوَاقِنَا بِنَبْلٍ فَلْيَأْخُذْ عَلَى نَصَالِهَا لَا يَعْقِرُ بِكَفِّهِ مُسْلِمًا۔

باب ۲۱۶۔ مسجد سے گزرنا (۲۸۳) حضرت ابو موسیٰ اشعریٰ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اگر کوئی شخص ہماری مساجد یا ہمارے بازاروں سے تیر لئے ہوئے گزرے تو اسے اس کے پھل کو تھامے رکھنا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ اپنے ہی ہاتھوں کسی مسلمان کو زخمی کر دے۔

باب ۲۱۷۔ الشَّعْرُ فِي الْمَسْجِدِ

(۲۸۴) عَنْ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ رِالْأَنْصَارِيِّ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) يَسْتَشْهَدُ أَبَاهُ رَيْرَةَ أَنْشُدَكَ اللَّهُ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا حَسَّانُ أَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ اللَّهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَعَمْ!۔

باب ۲۱۷۔ مسجد میں اشعار پڑھنا (۲۸۴) حضرت حسان بن ثابت انصاریؓ حضرت ابو ہریرہؓ کو اس بات پر گواہ بنا رہے تھے کہ میں تمہیں خدا کا واسطہ دیتا ہوں، کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے نہیں سنا ہے کہ اے حسان! رسول اللہ ﷺ کی طرف سے (مشروکوں کو اشعار میں) جواب دو۔ اے اللہ! حسان کی روح القدس (جبرائیل علیہ السلام) کے ذریعہ مدد کیجئے۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا ہاں! میں گواہ ہوں۔

فائدہ:- مشرکین عرب آنحضور ﷺ کی ہجو کہا کرتے تھے۔ حضرت حسانؓ خاص طور سے ان کا جواب دیتے تھے۔ آپ دربار نبوی کے بلند پایہ شاعر تھے اور مشروکوں کو خوب جواب دیتے تھے۔ آپ کے اس سلسلہ میں واقعات بکثرت منقول ہیں۔ آنحضور ﷺ آپ کے جواب سے محفوظ ہوتے اور دعائیں دیتے۔ مسجد نبوی میں آپ کے لئے خاص طور سے منبر رکھ دیا جاتا اور آپ اسی پر کھڑے ہو کر صحابہؓ کے ایک مجمع میں اشعار سناتے جس میں خود نبی کریم ﷺ بھی تشریف فرما ہوتے۔ امام بخاریؒ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ مسجد میں اشعار پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں بشرطیکہ وہ شریعت کی حدود سے باہر نہ ہوں۔ آنحضور ﷺ حضرت حسان کے ذریعہ مشرکین کا عرب کے خاص مزاج کے پیش نظر جواب دلاتے تھے۔

باب ۲۱۸۔ أَصْحَابُ الْحِرَابِ فِي الْمَسْجِدِ

(۲۸۵-۶) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا عَلَى بَابِ حِجْرَتِي وَالْحَبْشَةُ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَرْنِي بِرِدَائِهِ أَنْظُرَ إِلَى لَعِبِهِمْ وَفِي رِوَايَةٍ يَلْعَبُونَ بِحِرَابِهِمْ۔

باب ۲۱۸۔ حراب والے مسجد میں (۲۸۵-۶) حضرت عائشہؓ نے فرمایا ایک دن میں نے نبی کریم ﷺ کو اپنے حجرے کے دروازے پر دیکھا اس وقت حبشہ کے لوگ مسجد میں کھیل رہے تھے آپ نے مجھے اپنی چادر میں چھپا لیا تاکہ میں انکے کھیل کود کچھ سکوں ایک روایت میں ہے کہ حبشہ کے لوگ چھوٹے نیزوں (حراب) سے مسجد میں کھیل رہے تھے۔



فائدہ:- بعض مالکیہ نے امام مالکؒ سے نقل کیا ہے کہ یہ لوگ مسجد میں نہیں کھیل رہے تھے بلکہ مسجد سے باہر ان کا کھیل ہو رہا تھا۔ ابن حجرؒ نے لکھا ہے کہ یہ بات امام مالکؒ سے ثابت نہیں ہے اور ان کی تصریحات کے خلاف ہے۔ بعض روایتوں میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے ان کے اس کھیل پر ناگواری کا اظہار کیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نیزوں سے کھیلنا صرف کھیل کود کے درجے کی چیز نہیں ہے بلکہ اس سے جنگی صلاحیتیں بیدار ہوتی ہیں جو دشمن کے مقابلہ کے وقت کام آئیں گی۔ مہلبؒ نے فرمایا ہے کہ چونکہ مسجد دین کے اجتماعی کاموں کے لئے بنائی گئی ہے اس لئے وہ تمام کام جن سے دین کی اور مسلمانوں کی منفعتیں وابستہ ہیں۔ مسجد میں کرنا درست ہیں۔ اگرچہ بعض اسلاف نے یہ بھی لکھا ہے کہ مسجد میں اس طرح کے کھیل قرآن و سنت سے منسوخ ہو گئے ہیں۔ اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ ازواج مطہرات کے ساتھ کس درجہ حسن معاشرت کا لحاظ رکھتے تھے

## باب ۲۱۹. التَّقَاضِي وَالْمَلَاذِمَةُ فِي الْمَسْجِدِ

(۲۸۷) عَنْ كَعْبٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنُ أَبِي حَذَرٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ فَأَرْتَفَعَتْ أَصَوَاتُهُمَا حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا حَتَّى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ فَنَادَى يَا كَعْبُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ضَعُ مِنْ دَيْنِكَ هَذَا وَأَوْمًا إِلَيْهِ أَيْ الشَّطْرَ قَالَ لَقَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قُمْ فَأَقْضِهِ۔

## باب ۲۱۹۔ قرض کا تقاضہ اور قرض دار کا پیچھا مسجد تک کرنا

(۲۸۷) حضرت کعب بن مالکؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے مسجد نبوی میں ابن ابی حذر سے اپنے قرض کا تقاضا کیا (اسی دوران میں) دونوں کی گفتگو تیز ہو گئی اور رسول اللہ ﷺ نے بھی اپنے معتکف سے سن لیا۔ آپ ﷺ پردہ ہٹا کر باہر تشریف لائے اور پکارا کعب! کعب! بولے لبیک یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا کہ تم اپنے قرض میں سے اتنا کم کر دو۔ آپ ﷺ کا اشارہ تھا کہ آدھا کم کر دیں۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! میں نے کر دیا۔ پھر آپ ﷺ نے ابن ابی حذر سے فرمایا اچھا اب اٹھو اور ادا کر دو۔

فائدہ:- حضور اکرم ﷺ اس وقت اعتکاف میں تھے اور مسجد نبوی میں ایک طرف کھجور کی چٹائیوں سے معتکف بنایا گیا تھا۔ یہ واقعہ غالباً رات کے وقت پیش آیا۔

## باب ۲۲۰. كُنْسُ الْمَسْجِدِ وَ

## التَّقَاطِ الْخَرَقِ وَالْقَذَى وَالْعِيدَانِ

(۲۸۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَسْوَدَ أَوْ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَ يَقُمُ الْمَسْجِدَ فَمَاتَ فَسَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَقَالُوا مَاتَ فَقَالَ أَفَلَا كُنْتُمْ أَذْنُتُمُونِي بِهِ دُلُونِي بِهِ عَلَى قَبْرِهِ أَوْ قَالَ قَبْرَهَا فَاتَى قَبْرَهُ فَصَلَّى عَلَيْهَا۔

## باب ۲۲۰۔ مسجد میں جھاڑودینا اور مسجد سے چھیتھڑے،

## کوڑے کرکٹ اور لکڑیوں کو چن لینا۔

(۲۸۸) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک حبشی مرد یا حبشی عورت مسجد نبوی میں جھاڑودیا کرتی تھی۔ ایک دن اس کا انتقال ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق دریافت فرمایا لوگوں نے بتایا کہ وہ تو انتقال کر گئی آپ ﷺ نے اس پر فرمایا کہ تم نے مجھے کیوں نہ بتایا۔ اچھا اس کی قبر تک مجھے لے چلو۔ پھر آپ ﷺ قبر پر تشریف لائے اور اس پر نماز پڑھی۔

## باب ۲۲۱. تَحْرِيمُ تِجَارَةِ الْخَمْرِ فِي الْمَسْجِدِ

(۲۸۹) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتِ الْآيَاتُ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرَّبِّوَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَرَأَهُنَّ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ حَرَّمَ تِجَارَةَ الْخَمْرِ۔

## باب ۲۲۱۔ مسجد میں شراب کی تجارت کی حرمت کا اعلان

(۲۸۹) حضرت عائشہؓ نے بیان کیا آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب سورہ بقرہ کی ربو سے متعلق آیات نازل ہوئیں تو نبی کریم ﷺ مسجد میں تشریف لے گئے۔ اور ان کی لوگوں کے سامنے تلاوت کی۔ پھر شراب کی تجارت کو حرام قرار دیا۔



باب ۲۲۲. الْأَسِيرُ أَوْ الْغَرِيمُ يُرَبِّطُ فِي الْمَسْجِدِ

(۲۹۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ عَفْرِيَّتًا مِّنَ الْجَنِّ تَفَلَّتْ عَلَى الْبَارِحَةِ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا لَيَقْطَعَ عَلَى الصَّلَاةِ فَاُمْكِنَنِي اللَّهُ مِنْهُ وَأَرَدْتُ أَنْ أُرْبِطَهُ إِلَى سَارِيَةِ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتَّى تُصْبِحُوا وَتَنْظُرُوا إِلَيْهِ كَلُّكُمْ فَذَكَرْتُ قَوْلَ أَحِي سُلَيْمَانَ رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِي۔

باب ۲۲۳. الْخِيْمَةُ فِي الْمَسْجِدِ لِلْمَرْضَىٰ وَغَيْرِهِمْ

(۲۹۱) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) قَالَتْ أُصِيبَ سَعْدٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فِي الْأَكْحَلِ فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُوذَهُ مِّنْ قَرِيبٍ فَلَمْ يَرُعْهُمْ وَفِي الْمَسْجِدِ خِيْمَةٌ مِّنْ بَنِي غِفَارٍ إِلَّا الدَّمُ يَسِيلُ إِلَيْهِمْ فَقَالُوا يَا أَهْلَ الْخِيْمَةِ مَا هَذَا الَّذِي يَأْتِينَا مِنْ قَبْلِكُمْ فَإِذَا سَعْدٌ يَّغْدُو جُرْحُهُ دَمًا فَمَاتَ مِنْهَا۔

باب ۲۲۲۔ قیدی یا قرض دار جنہیں مسجد میں باندھ دیا گیا ہو۔

(۲۹۰) حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ گذشتہ رات ایک سرکش جن اچانک میرے پاس آیا۔ یا اسی طرح کی کوئی بات آپ نے فرمائی وہ میری نماز میں خلل انداز ہونا چاہتا تھا لیکن خداوند تعالیٰ نے مجھے اس پر قدرت دے دی اور میں نے سوچا کہ مسجد کے کسی ستون کے ساتھ اسے باندھ دوں تاکہ صبح کو تم سب بھی اسے دیکھو لیکن مجھے اپنے بھائی سلیمان کی یہ دعا یاد آگئی ”اے میرے رب مجھے ایسا ملک عطا کیجئے جو میرے بعد کسی کو حاصل نہ ہو۔“

باب ۲۲۳۔ مسجد میں مریضوں وغیرہ کے لئے خیمہ

(۲۹۱) حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ غزوہ خندق میں سعد (رضی اللہ عنہ) کے بازو کی ایک رگ (اکھل) میں زخم آ گیا تھا۔ اس لئے نبی کریم ﷺ نے مسجد میں ایک خیمہ نصب کر دیا تھا تاکہ آپ قریب رہ کر ان کی دیکھ بھال کیا کریں۔ مسجد ہی میں بنی غفار کے لوگوں کا بھی خیمہ تھا۔ سعد کے زخم کا خون (جو رگ سے بکثرت نکل رہا تھا) بہہ کر جب ان کے خیمہ تک پہنچا تو وہ گھبرا گئے۔ انہوں نے کہا کہ خیمہ والو! تمہاری طرف سے یہ کیسا خون ہمارے خیمہ تک آتا ہے۔ پھر انہیں معلوم ہوا کہ یہ خون سعد کے زخم سے بہا ہے۔ حضرت سعد کا انتقال اسی زخم کی وجہ سے ہوا۔

فائدہ:- امام بخاریؒ مسجد کے احکام میں بڑی توسع کا مسلک رکھتے ہیں۔ اس حدیث سے وہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ زخمیوں اور مریضوں وغیرہ کو بھی مسجد میں رکھا جاسکتا ہے۔ بلا کسی خاص مجبوری کے حدیث میں جو واقعہ ذکر ہوا ہے بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ مسجد نبوی سے اس کا تعلق ہے لیکن سیرت ابن اسحاق میں یہی واقعہ جس طرح بیان ہوا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ مسجد نبوی کا نہیں بلکہ کسی اور مسجد سے اس کا تعلق ہے پھر یہاں خاص طور پر قابل ذکر بات یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ جب غزوات وغیرہ میں تشریف لے جاتے تو نماز پڑھنے کے لئے کوئی خاص جگہ منتخب فرمالیتے اور چاروں طرف سے کسی چیز کے ذریعہ اسے گھیر دیتے تھے۔ اصحاب سیر ہمیشہ اس کا ذکر مسجد کے لفظ سے کرتے ہیں حالانکہ فقہی اصول کی بناء پر مسجد کا اطلاق اس پر نہیں ہو سکتا اور نہ مسجد کے احکام کے تحت ایسی مساجد آتی ہیں۔ حضرت سعد کا قیام بھی اسی طرح کی مسجد میں تھا۔ کیونکہ غزوہ خندق سے فراغت کے فوراً بعد آنحضور ﷺ نے بنو قریظہ کا محاصرہ کیا تھا اور جیسا کہ حدیث میں ہے کہ غزوہ خندق میں آپ زخمی ہوئے تھے اس لئے قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ جب فوراً ہی بعد آپ بنو قریظہ کے محاصرہ کے لئے تشریف لے گئے تو حضرت سعدؓ کو اپنے قریب رکھ کر ان کی دیکھ بھال کے لئے آپ نے اسی مسجد میں انہیں ٹھہرایا ہوگا جو بنو قریظہ کے محاصرہ کے وقت آپ نے وقتی طور پر نماز پڑھنے کے لئے بنائی ہوگی۔ نماز پڑھنے کے لئے ایسی کوئی جگہ جسے اصحاب سیر مسجد لکھا کرتے ہیں مسجد کے حکم میں نہیں ہے اور زخمی یا مریض کو بلا کسی خاص ضرورت کے ایسی مسجد میں ٹھہرانا درست ہے۔ مسجد نبوی بنو قریظہ سے تقریباً چھ میل کے فاصلہ پر واقعہ ہے۔ اس لئے آپ ﷺ جس وقت بنو قریظہ کا محاصرہ کرنے کے لئے تشریف لے گئے تھے اگر حضرت سعدؓ کو مسجد نبوی میں ٹھہرایا ہوتا تو پھر انہیں قریب رکھ کر عیادت کا سوال کیسے پیدا ہو سکتا ہے۔ ہم نے جو کچھ کہا ہے اس کے لئے ایک اور دلیل یہ ہے کہ بنو قریظہ نے ہتھیار ڈالنے کے بعد حضرت سعدؓ کو فیصل مانا تھا کہ وہ جو کچھ کہیں گے ہم اسے ماننے کے لئے تیار ہیں۔



جاہلیت میں بنو قریظہ اور حضرت سعد کا قبیلہ دونوں حلیف تھے اور حضرت سعد اپنے قبیلے کے سردار تھے۔ حضرت سعد زحمی ہونے کی حالت میں ہی فیصلہ کے لئے تشریف لائے اور آپ نے اسی موقع پر ان کے لئے فرمایا تھا کہ اپنے سردار کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ اس سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ سعد وہیں کسی جگہ مقیم تھے۔

### باب ۲۲۴. اِدْخَالَ الْبَعِيرِ فِي الْمَسْجِدِ لِلْعَلَّةِ

(۲۹۲) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَّوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَشْتَكِي قَالَ طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ يَقْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ۔

### باب ۲۲۴۔ کسی ضرورت کی وجہ سے مسجد میں اونٹ لے جانا

(۲۹۲) حضرت ام سلمہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے حجۃ الوداع میں اپنی بیماری کے متعلق کہا تو آپ نے فرمایا کہ لوگوں کے پیچھے سوار ہو کر طواف کر لو پس میں نے طواف کی اور رسول اللہ ﷺ اس وقت بیت اللہ کے قریب نماز پڑھ رہے تھے آپ آیت والطور و کتاب مسطور کی تلاوت کر رہے تھے۔

فائدہ:- امام بخاری ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ چونکہ بیت اللہ مسجد حرام میں ہے اس لئے اس کا طواف سوار ہو کر کرنے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ضرورت کی بنا پر مسجد میں اونٹ وغیرہ لے جانا جائز ہے لیکن عہد نبوی میں بیت اللہ کے علاوہ اور کوئی عمارت وہاں نہیں تھی۔ صرف ارد گرد مکانات تھے بعد میں حضرت عمرؓ نے ایک احاطہ کھنچوا دیا تھا اس لئے حضرت ام سلمہ کا اونٹ مسجد میں کہاں داخل ہوا؟ حضرت ام سلمہ نماز پڑھنے کی حالت میں آنحضور کے سامنے سے گزری تھیں کیونکہ وہ بھی طواف کر رہی تھیں اور طواف نماز کے حکم میں ہے۔

(۲۹۳) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمَا عَبَادُ بْنُ بَشِيرٍ وَآخِصْبُ الثَّانِي أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ وَمَعَهُمَا مِثْلُ الْمِصْبَاحَيْنِ يُضِيئَانِ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا فَلَمَّا افْتَرَقَا صَارَ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَاحِدٌ حَتَّى أَتَى أَهْلَهُ۔

(۲۹۳) حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ دو شخص نبی کریم ﷺ کی مسجد سے نکلے۔ ایک عباد بن بشر اور دوسرے صاحب کے متعلق میرا خیال ہے کہ وہ اسید بن حضیر تھے۔ رات تاریک تھی اور ان دونوں اصحاب کے پاس منور چراغ کی طرح کوئی چیز تھی جس سے آگے روشنی پھیل رہی تھی وہ دونوں اصحاب جب ایک دوسرے سے (راستے میں) جدا ہوئے تو دونوں کے ساتھ اسی طرح کی ایک ایک روشنی تھی۔ آخر وہ اسی طرح اپنے اپنے گھر پہنچ گئے۔

فائدہ:- یہ دونوں اصحاب نماز عشاء کے بعد دیر تک مسجد نبوی میں آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر رہے۔ پھر جب یہ باہر تشریف لائے تو رات اندھیری تھی اور صحبت نبوی کی برکت سے راستہ منور کر دیا گیا تھا۔

### باب ۲۲۵. الْخَوْخَةِ وَالْمَمَرِ فِي الْمَسْجِدِ

(۲۹۴) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ خَيْرٌ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ، فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللَّهِ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْعَبْدُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمَنَا فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَا تَبْكُ إِنَّ أَمَّنَ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ

### باب ۲۲۵۔ مسجد میں کھڑکی اور راستہ۔

(۲۹۴) حضرت ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے خطبہ دیا خطبہ میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے ایک بندہ کو دنیا اور آخرت کے درمیان اختیار دیا (کہ وہ جس کو چاہے اختیار کرے) بندہ نے آخرت کو پسند کر لیا۔ اس بات پر ابو بکرؓ رونے لگے۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر خدا نے اپنے کسی بندہ کو دنیا اور آخرت میں کسی کو اختیار کرنے کو کہا اور بندہ نے آخرت اپنے لئے پسند کر لی تو اس میں ان بزرگ (حضرت ابو بکرؓ) کے رونے کی کیا بات ہے۔ لیکن بات یہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ ہی وہ بندہ تھے اور ابو بکرؓ ہم سب سے زیادہ جاننے



والے تھے۔ آنحضور ﷺ نے ان سے فرمایا۔ ابو بکر آپ رویے مت، اپنی صحبت اور اپنی دولت کے ذریعہ تمام لوگوں سے زیادہ مجھ پر احسان کرنے والے ابو بکر ہیں اور میں کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکر کو بناتا لیکن اس کے بدلہ میں اسلام کی اخوت و مودت کافی ہے۔ مسجد میں ابو بکر کے دروازے کے سوا تمام دروازے بند کر دیئے جائیں۔

وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِّنْ أُمَّتِي خَلِيلًا لَّاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ وَلَكِنْ أُخُوَّةَ الْإِسْلَامِ وَمَوَدَّتَهُ لَا يُبْقَيْنَ فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ إِلَّا بَابُ أَبِي بَكْرٍ۔

فائدہ:- آنحضور ﷺ نے اس حدیث میں فرمایا ہے کہ اگر میں کسی کو خلیل بنانا تو ابو بکر کو بناتا۔ اس پر علماء نے بڑی طویل بحثیں کی ہیں کہ خلیل کا مفہوم کیا ہے اور حبیب اور خلیل میں کیا فرق ہے؟ وغیرہ اگر ان تمام بحثوں کا اختصار کیا جائے تو آخر کار یہ بات آ کر ٹھہرتی ہے کہ یہاں خلوت سے مراد وہ تعلق ہے جو صرف خداوند تعالیٰ اور بندے کے درمیان ہو سکتا ہے اور اسی وجہ سے آنحضور ﷺ نے ایسے الفاظ فرمائے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابو بکر صدیقؓ اور آپ ﷺ کے درمیان یہ تعلق ممکن ہی نہیں البتہ اسلامی اخوت و محبت کا اعلیٰ سے اعلیٰ جو درجہ ہو سکتا ہے وہ ابو بکر صدیقؓ اور آپ ﷺ کے درمیان قائم ہے۔

جب مسجد نبوی کی ابتدائی تعمیر ہوئی تو قبلہ بیت المقدس تھا۔ پھر بیت اللہ الحرام قرار پایا جو مدینہ سے جنوب میں تھا۔ اس وقت مسجد نبوی کا دروازہ شمال کی طرف کر دیا گیا تھا چونکہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مکانات مسجد کے چاروں طرف تھے اور مسجد میں صحابہؓ کے آنے جانے کے لئے کھڑکیاں اور دروازے بنائے گئے تھے۔ اس لئے آپ ﷺ نے مشرق و مغرب کے دروازوں کو بھی بند کر دینے کا حکم دیا۔ شمال کے ایک دروازے کو چھوڑ کر سارے دروازے اور کھڑکیاں بند کر دی گئیں البتہ ابو بکرؓ کے طرف ایک کھڑکی رہنے دی گئی تھی اور اس سے آپؐ کی خلافت کی طرف بھی اشارہ ملتا ہے کہ جب آپ امام ہوں تو آنے جانے کی سہولت پوری طرح رہے۔

(۲۹۵) حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے مرض وفات میں باہر تشریف لائے۔ سر سے پٹی بندھی ہوئی تھی۔ آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ اللہ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا کوئی شخص بھی ایسا نہیں جس سے ابو بکر بن ابی قحافہ سے زیادہ مجھ پر اپنی جان و مال کے ذریعہ احسان کیا ہو اور اگر میں کسی کو انسانوں میں خلیل بناتا تو ابو بکر کو بناتا لیکن اسلام کا تعلق افضل ہے۔ ابو بکرؓ کی کھڑکی کو چھوڑ کر اس مسجد کی تمام کھڑکیاں بند کر دی جائیں۔

(۲۹۵) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ۖ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ عَاصِبًا رَأْسَهُ بِحِجْرَةٍ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ آمَنَ عَلَيَّ فِي نَفْسِهِ وَمَالِهِ مِنْ أَبِي بَكْرٍ بَنِ أَبِي قُحَافَةَ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِّنَ النَّاسِ خَلِيلًا لَّاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلَكِنْ خُلَّةَ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ سُدُّوا عَنِّي كُلَّ خَوْخَةٍ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ غَيْرَ خَوْخَةٍ أَبِي بَكْرٍ۔

باب ۲۲۶۔ کعبہ اور مساجد میں دروازے اور چٹخنی

(۲۹۶) حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب مکہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے عثمان بن طلحہ کو بلوایا۔ انہوں نے دروازہ کھولا تو نبی کریم ﷺ بلالؓ، اسامہ بن زیدؓ اور عثمان بن طلحہؓ اندر تشریف لے گئے پھر دروازہ بند کر دیا گیا اور وہاں تھوڑی دیر ٹھہر کر باہر آئے۔ ابن عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے جلدی سے آگے بڑھ کر بلالؓ سے پوچھا، انہوں نے بتایا کہ آنحضور نے اندر نماز پڑھی تھی۔ میں نے پوچھا کس جگہ؟ کہا کہ دونوں ستونوں کے درمیان، حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ یہ پوچھنا مجھے یاد نہ رہا

باب ۲۲۶. الْأَبْوَابِ وَالْغُلُقِ لِلْكَعْبَةِ وَالْمَسَاجِدِ (۲۹۶) عَنْ ابْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ مَكَّةَ فَدَعَا عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ فَفَتَحَ الْبَابَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِلَالٌ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ ثُمَّ أُغْلِقَ الْبَابُ فَلَبِثَ فِيهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَجُوا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَبَدَرْتُ فَسَأَلْتُ بِلَالَ فَقَالَ صَلَّى فِيهِ فَقُلْتُ فِي أَيِّ فَقَالَ بَيْنَ الْأُسْطُوَانَتَيْنِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَذَهَبَ عَلَيَّ أَنَّ



أَسْأَلُهُ، كَمْ صَلَّى -

کہ آپ ﷺ نے کتنی رکعتیں پڑھی تھیں۔

### باب ۲۲۷. الْحَلَقِ وَالْجُلُوسِ فِي الْمَسْجِدِ

(۲۹۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا) قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ مَا تَرَى فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ قَالَ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمْ الصُّبْحَ صَلَّى وَاحِدَةً فَأَوْتَرَتْ لَهُ مَا صَلَّى وَإِنَّهُ كَانَ يَقُولُ اجْعَلُوا آخِرَ صَلَوَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وَتَرَا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِهِ -

### باب ۲۲۷۔ مسجد میں حلقہ بنا کر بیٹھنا

(۲۹۷) حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا۔ اس وقت آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما تھے کہ رات کی نماز کس طرح پڑھنے کے لئے آپ فرماتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ دو، دو رکعت کر کے اور جب طلوع صبح صادق قریب ہونے لگے تو ایک رکعت اور اس میں لے لینا چاہئے یہ ایک رکعت اس کی نماز کو طاق بنا دے گی اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ رات کی آخری نماز کو طاق رکھا کرو کیونکہ نبی کریم ﷺ نے اس کا حکم دیا ہے۔

### باب ۲۲۸. الْإِسْتِلْقَاءُ فِي الْمَسْجِدِ

(۲۹۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى -

### باب ۲۲۸۔ مسجد میں چپٹ لیٹنا

(۲۹۸) حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم مازنیؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو چپٹ لیٹے ہوئے دیکھا۔ آپ اپنا ایک پاؤں دوسرے پر رکھے ہوئے تھے

فائدہ:- چپٹ لیٹ کر ایک پاؤں دوسرے پر رکھنے کی ممانعت بھی آئی ہے اور اس حدیث میں ہے کہ آنحضور ﷺ خود اسی طرح لیٹے اور حضرت عمر و عثمانؓ بھی اسی طرح لیٹا کرتے تھے۔ اس لئے ممانعت کے متعلق کہا جائے کہ یہ اس صورت میں ہے جب ستر عورت کا اہتمام پوری طرح نہ ہو سکے لیکن اگر پورا اہتمام اس کا کوئی شخص کرتا ہے پھر اس طرح چپٹ لیٹ کر سونے میں کوئی مضائقہ نہیں ہوگا۔ اس کے علاوہ یہ بات بھی قابل غور ہے کہ آنحضور ﷺ عام لوگوں کی موجودگی میں اس طرح نہیں لیٹتے تھے۔ بلکہ خاص استراحت کے وقت آپ کبھی اس طرح لیٹے ہوں گے۔ جب کہ دوسرے لوگ وہاں موجود نہیں رہے ہوں گے ورنہ عام مجموعوں میں آپ جس وقار کے ساتھ تشریف فرما ہوتے تھے اس کی تفصیلات بھی احادیث میں موجود ہیں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اس دور میں عام عرب اور خود آنحضور ﷺ لنگی باندھتے تھے جس میں شرم گاہ کھل جانے کا زیادہ خطرہ ہوتا ہے۔ پا جاموں میں اس کا خطرہ نہیں۔

### باب ۲۲۹. الصَّلَاةُ فِي مَسْجِدِ الشُّوقِ

(۲۹۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ الْجَمِيعِ تَزِيدُ عَلَى صَلَوَاتِهِ فِي بَيْتِهِ وَصَلَوَاتِهِ فِي سُوقِهِ خَمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ وَآتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ وَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَتْ تَحْسِبُهُ، وَتُصَلِّي الْمَلَائِكَةُ عَلَيْهِ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اللَّهُمَّ

### باب ۲۲۹۔ بازار کی مسجد میں نماز پڑھنا

(۲۹۹) حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے میں، گھر کے اندر یا بازار میں نماز پڑھنے سے پچیس گنا ثواب زیادہ ملتا ہے کیونکہ جب کوئی شخص وضو کرے اور اس کے تمام آداب کا لحاظ رکھے۔ پھر مسجد میں صرف نماز کی غرض سے آئے تو اس کے ہر قدم پر اللہ تعالیٰ ایک درجہ اس کا بلند فرماتا ہے اور ایک گناہ اس سے ساقط کرتا ہے۔ اس طرح وہ مسجد کے اندر آئے گا۔ مسجد میں آنے کے بعد جب تک نماز کے انتظار میں رہے گا اسے نماز ہی کی حالت میں شمار کیا جائے گا اور جب تک اس جگہ بیٹھا رہے جہاں اس نے نماز پڑھی ہے۔ تو ملائکہ اس کے لئے رحمت خداوندی کی دعائیں



أَرْحَمُهُ مَا لَمْ يُؤْذِ يُحْدِثُ فِيهِ

کرتے ہیں۔ ”اے اللہ اس کی مغفرت کیجئے۔ اے اللہ! اس پر رحم کیجئے۔“ بشرطیکہ ریاہ خارج کر کے تکلیف نہ دے۔

فائدہ:- اس حدیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ باجماعت نماز میں تنہا یا بازار میں نماز پڑھنے سے پچیس گنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔ درحقیقت یہاں تنہا اور باجماعت نماز کے ثواب کے تفاوت کو بیان کرنا مقصود ہے۔ چونکہ عہد نبوی میں بازار محلوں سے علیحدہ تھے اور بازار میں مساجد نہیں تھیں اس لئے اگر کوئی شخص وہاں نماز پڑھتا تو ظاہر ہے کہ تنہا ہی پڑھتا۔ اس لئے اسی حیثیت سے حدیث کا یہ حکم بھی ہوگا۔ اس زمانہ میں بازار آبادی کے اندر لگتے ہیں اور اگر بازار میں مسلمان آباد ہوں تو مساجد کا بھی اہتمام ہوتا ہے اس لئے بازار میں مساجد کے اندر اگر کوئی نماز پڑھے تو پورے ثواب کا انشاء اللہ مستحق ہوگا۔

### باب ۲۳۰. تَشْبِيْكَ الْأَصَابِعِ

فِي الْمَسْجِدِ وَغَيْرِهِ

(۳۰۰) عَنْ أَبِي مُوسَى (أَشْعَرِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: إِنْ الْمُؤْمِنَ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا وَشَبَّكَ أَصَابِعُهُ.

باب ۲۳۰۔ مسجد وغیرہ میں ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کرنا

(۳۰۰) حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا ایک مومن دوسرے مومن کے حق میں مثل عمارت کے ہے کہ اس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو تقویت پہنچاتا ہے اور آپؐ نے (تمثیلاً) ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کیا۔

فائدہ:- اس سے روکنے کی وجہ صرف یہ ہے کہ یہ ایک بری ہیئت اور لغو حرکت ہے لیکن اگر تمثیل یا اسی طرح کے کسی صحیح مقصد کے پیش نظر انگلیوں کو ایک دوسری میں داخل کیا جائے تو کوئی حرج نہیں چنانچہ نبی کریمؐ نے بھی بعض چیزوں کی مثال بیان کرتے ہوئے انگلیوں کو اس طرح ایک دوسرے میں داخل کیا تھا لیکن بغیر کسی ضرورت مقصد کے مسجد سے باہر بھی یہ ناپسندیدہ ہے۔

(۳۰۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ صَلَّى بِنَارِ سُؤْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى صَلَوَتِي الْعِشِيِّ فَصَلَّى بِنَارِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ إِلَى خَشْبَةِ مَعْرُوضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَاتَّكَأَ عَلَيْهَا كَأَنَّهُ غَضَبَانُ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَوَضَعَ خَدَّهُ الْيُمْنَى عَلَى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرَى وَخَرَجَتِ السَّرْعَانُ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالُوا قُصِرَتِ الصَّلَاةُ وَفِي الْقَوْمِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَبَا بَاهُ أَنْ يُكَلِّمَاهُ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ فِي يَدَيْهِ طَوْلٌ يُقَالُ لَهُ: ذُو الْيَدَيْنِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْسَيْتَ أَمْ قُصِرَتِ الصَّلَاةُ قَالَ لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ فَقَالَ أَكَمَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالُوا نَعَمْ فَتَقَدَّمَ فَصَلَّى مَا تَرَكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سَجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سَجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ

(۳۰۱) حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ ہمیں نبی کریمؐ نے زوال کے بعد کی دو نمازوں میں سے کوئی نماز پڑھائی (ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ آپؐ نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی اور سلام پھیر دیا) اس کے بعد ایک لکڑی کے ٹکڑے سے جو مسجد میں پڑا ہوا تھا ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے۔ آپؐ اس طرح سہارا لئے ہوئے تھے جیسے آپؐ بہت ہی غصہ ہوں اور آپؐ نے اپنے داہنے ہاتھ کو بائیں پر رکھا اور ان کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کیا اور آپؐ نے اپنے داہنے رخسار مبارک کو بائیں ہاتھ کی پشت سے سہارا دیا۔ جو لوگ مسجد سے جلدی نکل جایا کرتے تھے وہ دروازوں سے باہر جا چکے تھے۔ لوگ کہنے لگے کہ نماز (کی رکعتیں) کم کر دی گئی ہیں؟ حاضرین میں ابو بکر اور عمرؓ بھی تھے لیکن انہیں بھی بولنے کی ہمت نہ ہوئی۔ انہیں میں ایک شخص تھے جن کے ہاتھ لمبے تھے اور انہیں ذوالیدین کہا جاتا تھا۔ انہوں نے پوچھا۔ یا رسول اللہ! کیا آپؐ بھول گئے یا نماز (کی رکعتیں) کم کر دی گئیں؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ نہ میں بھولا ہوں اور نہ نماز کی رکعتوں میں کوئی کمی ہوئی ہے۔ پھر آپؐ نے لوگوں سے



رَأْسَهُ وَكَبَّرَ فَرُبَّمَا سَأَلُوهُ ثُمَّ سَلَّمَ فَيَقُولُ نُبْتُ أَنْ  
عُمَرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ۔

مخاطب ہو کر پوچھا کیا ذوالیدین صحیح کہہ رہے ہیں۔ حاضرین بولے کہ جی ہاں! آخر آپ آگے بڑھے اور باقی رکعتیں پڑھیں، پھر سلام پھیرا۔ تکبیر کہی اور سجدہ کیا۔ معمول کے مطابق یا اس سے بھی طویل سجدہ۔ پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا معمول کے مطابق یا اس سے بھی طویل۔ پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔ راوی حدیث سے پوچھا گیا کہ کیا پھر سلام پھیرا؟ تو وہ جواب دیا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ عمران بن حصین کہتے تھے کہ پھر سلام پھیرا۔

فائدہ:- یہ حدیث ”حدیث ذوالیدین“ کے نام سے مشہور ہے اور احناف و شوافع کے درمیان ایک اختلافی مسئلہ میں بنیادی حیثیت رکھتی ہے تفصیلی بحث اپنے موقع پر ہوگی۔ (ملاحظہ فرمائیں تفہیم البخاری)

باب ۲۳۱۔ الْمَسَاجِدِ الَّتِي عَلَى طُرُقِ

الْمَدِينَةِ وَالْمَوَاضِعِ الَّتِي صَلَّى فِيهَا النَّبِيُّ ﷺ

(۳۰۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ بِبَذَى الْحُلَيْفَةِ حِينَ يَعْتَمِرُ وَفِي حَجَّتِهِ حِينَ حَجَّ تَحْتَ سَمُرَةٍ فِي مَوْضِعِ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِبَذَى الْحُلَيْفَةِ وَكَانَ إِذَا رَجَعَ مِنْ غَزْوَةٍ وَكَانَ فِي تِلْكَ الطَّرِيقِ أَوْ حَجَّ أَوْ عُمَرَةَ هَبَطَ بَطْنٌ وَإِذَا ظَهَرَ مِنْ بَطْنٍ وَإِذَا نَاحَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي عَلَى شَفِيرِ الْوَادِي الشَّرْقِيَّةِ فَعَرَّسَ ثُمَّ حَتَّى يُصْبِحَ لَيْسَ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِحِجَارَةٍ وَلَا عَلَى الْأَكْمَةِ الَّتِي عَلَيْهَا الْمَسْجِدُ كَانَ ثُمَّ خَلِجَ يُصَلِّي عَبْدُ اللَّهِ عِنْدَهُ فِي بَطْنِهِ كُتِبَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يُصَلِّي فَدَحَا فِيهِ السَّيْلُ بِالْبَطْحَاءِ حَتَّى دَفَنَ ذَلِكَ الْمَكَانَ الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُصَلِّي فِيهِ۔

باب ۲۳۱۔ مدینے کے راستے میں وہ مساجد اور

جگہیں جہاں رسول اللہ نے نماز ادا فرمائی

(۳۰۲) حضرت عبد اللہ بن عمر نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ جب عمرہ کے لئے تشریف لے گئے اور حج کے موقع پر جب حج کے ارادہ سے نکلے تو ذوالحلیفہ میں قیام فرمایا۔ ذوالحلیفہ کی مسجد سے متصل ایک ببول کے درخت کے نیچے اور جب آپ کسی غزوہ سے واپس ہو رہے ہوتے اور راستہ ذوالحلیفہ سے ہو کر گذرتا یا حج یا عمرہ سے واپسی ہو رہی ہوتی تو وادی نثیق کے نشیبی علاقہ میں اترتے۔ پھر جب وادی کے نشیب سے اوپر آتے تو وادی کے بالائی کنارے کے اس مشرقی حصہ پر پڑاؤ ہوتا جہاں کنکریوں اور ریت کا کشادہ نالا ہے۔ یہاں آپ رات کو صبح تک آرام فرماتے تھے۔ اس وقت آپ اس مسجد کے قریب نہیں ہوتے جو پتھروں کی ہے۔ آپ اس ٹیلے پر بھی نہیں ہوتے تھے جس پر مسجد بنی ہوئی ہے۔ وہاں ایک گہری وادی تھی۔ عبد اللہ وہیں نماز پڑھتے تھے۔ اس کے نشیب میں ریت کے ٹیلے تھے اور رسول اللہ ﷺ یہیں نماز پڑھتے تھے کنکریوں اور ریت کے کشادہ نالہ کی طرف سے سیلاب نے آکر اس جگہ کے آثار و نشانات کو مٹا دیا جہاں عبد اللہ بن عمر نماز پڑھا کرتے تھے۔

اور حضرت عبد اللہ بن عمر نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے اس جگہ نماز پڑھی جہاں اب شرف روعاء والی مسجد کے قریب ایک چھوٹی سی مسجد ہے۔ عبد اللہ بن عمر اس جگہ کی نشاندہی کرتے تھے جہاں نبی کریم ﷺ نے نماز پڑھی تھی کہتے تھے کہ یہاں تمہاری دہنی طرف جب تم مسجد میں (قبلہ رو ہو کر) نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوتے ہو۔ جب تم مکہ جاؤ (مدینہ

وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى حَيْثُ الْمَسْجِدُ الصَّغِيرُ الَّذِي دُونَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِشَرَفِ الرَّوْحَاءِ وَقَدْ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَعْلَمُ الْمَكَانَ الَّذِي كَانَ صَلَّى فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ثُمَّ عَنْ يَمِينِكَ حِينَ تَقُومُ فِي



سے) تو یہ چھوٹی مسجد راستے کے دہنی جانب پڑتی ہے۔ اس کے اور بڑی مسجد کے درمیان پھینکے ہوئے بہت سے پتھر یا اسی جیسی کچھ چیزیں پڑی ہوئی ہیں۔

اور ابن عمر (مشہور و معروف وادی) عرق انطبیہ میں نماز پڑھتے تھے جو مقام روحاء کے آخر میں ہے اور اس عرق انطبیہ کا کنارہ اس راستے پر جا کر ختم ہوتا ہے جو مسجد سے قریب ہے۔ مسجد اور روحاء کے آخری حصہ کے درمیان مکہ جاتے ہوئے اب یہاں ایک مسجد کی تعمیر ہو گئی۔ عبد اللہ بن عمر اس مسجد میں نماز نہیں پڑھتے تھے بلکہ اس کو اپنے بائیں طرف مقابل میں چھوڑ دیتے تھے اور آگے بڑھ کر خاص وادی عرق انطبیہ میں نماز پڑھتے تھے۔ عبد اللہ بن عمر و روحاء سے چلتے تو ظہر کی نماز اس وقت تک نہیں پڑھتے تھے جب تک اس مقام پر نہ پہنچ جائیں جب یہاں آ جاتے پھر ظہر پڑھتے اور اگر مکہ سے آگے ہوتے صبح صادق سے تھوڑی دیر پہلے یا سحر کے آخر میں وہاں سے گذرتے تو صبح کی نماز تک وہیں آرام کرتے اور فجر کی نماز پڑھتے اور عبد اللہ بن عمر نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ راستے کے دہنی طرف مقابل میں ایک گھنے درخت کے نیچے وسیع اور نرم علاقہ میں قیام فرماتے تھے جو قریہ رویت کے قریب تھا۔ پھر آپ اس ٹیلہ سے جو رویت کے راستے سے قریب دو میل کے ہے چلتے تھے۔ اب اس کے اوپر کا حصہ ٹوٹ کر درمیان میں اٹک گیا ہے۔ درخت کا تناب بھی کھڑا ہے اور اس کے ارد گرد ریت کے تودے بکثرت پھیلے ہوئے ہیں۔ اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے قریہ عرج کے قریب اس نالے کے کنارے نماز پڑھی جو پہاڑ کی طرف جاتے ہوئے پڑتا ہے۔ اس مسجد کے پاس دو یا تین قبریں ہیں۔ ان قبروں پر پتھروں کے بڑے بڑے ٹکڑے پڑے ہوئے ہیں۔ راستے کے دہنی جانب درختوں کے پاس ان کے درمیان میں ہو کر نماز پڑھی عبد اللہ بن عمر قریب عرج سے سورج ڈھلنے کے بعد چلتے اور ظہر اسی مسجد میں آ کر پڑھتے تھے۔

☆ حضرت عبد اللہ بن عمر نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے رستے کے بائیں طرف ان گھنے درختوں کے پاس قیام کیا جو ہر شہ پہاڑ کے قریب نشیب میں ہیں۔ یہ ڈھلوان جگہ ہر شہ کے ایک کنارے سے ملی ہوئی ہے۔ یہاں سے عام راستہ تک پہنچنے کے لئے تقریباً پونے تین فرلانگ کا

الْمَسْجِدِ تُصَلِّيُ وَذَلِكَ الْمَسْجِدُ عَلَى حَافَةِ الطَّرِيقِ الْيُمْنَى وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى مَكَّةَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمَسْجِدِ الْأَكْبَرِ رَمِيَّةٌ بِحَجَرٍ أَوْ نَحْوِ ذَلِكَ۔

وَأَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّي إِلَى الْعِرْقِ الَّذِي عِنْدَ مُنْصَرَفِ الرُّوحَاءِ وَذَلِكَ الْعِرْقُ انْتَهَى طَرَفَهُ عَلَى حَافَةِ الطَّرِيقِ دُونَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمُنْصَرَفِ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى مَكَّةَ وَقَدْ ابْتَنَى ثُمَّ مَسْجِدٌ فَلَمْ يَكُنْ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي فِي ذَلِكَ الْمَسْجِدِ كَانَ يَتْرُكُهُ عَنْ يَسَارِهِ وَوَرَاءَهُ وَيُصَلِّي أَمَامَهُ إِلَى الْعِرْقِ نَفْسِهِ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَرُوحُ مِنَ الرُّوحَاءِ فَلَا يُصَلِّي الظُّهْرَ حَتَّى يَأْتِيَ ذَلِكَ الْمَكَانَ فَيُصَلِّي فِيهِ الظُّهْرَ وَإِذَا أَقْبَلَ مِنْ مَكَّةَ فَإِنْ مَرَّ بِهِ قَبْلَ الصُّبْحِ بِسَاعَةٍ أَوْ مِنْ آخِرِ السَّحْرِ عَرَسَ حَتَّى يُصَلِّيَ بِهَا الصُّبْحَ وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ تَحْتَ سَرْحَةٍ ضَحْمَةٍ دُونَ الرُّوَيْثَةِ عَنْ يَمِينِ الطَّرِيقِ وَوِجَاهِ الطَّرِيقِ فِي مَكَانٍ بَطْحٍ سَهْلٍ حَتَّى يَقْضِيَ مِنْ أَكْمَةِ دُوَيْنَ بُرَيْدِ الرُّوَيْثَةِ بِمَيْلَيْنِ وَقَدْ انْكَسَرَ أَعْلَاهَا فَانْشَى فِي جَوْفِهَا وَهِيَ قَائِمَةٌ عَلَى سَاقٍ وَفِي سَاقِهَا كُتُبٌ كَثِيرَةٌ وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي طَرَفِ تَلْعَةٍ مِّنْ وَرَاءِ الْعَرَجِ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى هَضْبَةٍ عِنْدَ ذَلِكَ الْمَسْجِدِ قَبْرَانِ أَوْ ثَلَاثَةٌ عَلَى الْقُبُورِ رَضَمٌ مِّنْ حِجَارَةٍ عَنْ يَمِينِ الطَّرِيقِ عِنْدَ سَلِمَاتِ الطَّرِيقِ بَيْنَ أُولَئِكَ السَّلِمَاتِ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَرُوحُ مِنَ الْعَرَجِ بَعْدَ أَنْ تَمِيلَ الشَّمْسُ بِالْهَاجِرَةِ فَيُصَلِّي الظُّهْرَ فِي ذَلِكَ الْمَسْجِدِ۔

☆ وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عِنْدَ سَرَحاتٍ عَنْ يَسَارِ الطَّرِيقِ فِي مَسِيلٍ دُونَ هَرَشَى ذَلِكَ الْمَسِيلُ لَاصِقٌ بِكُرَاعِ هَرَشَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّرِيقِ قَرِيبٌ مِّنْ عُلوَةٍ وَكَانَ



عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي إِلَى سَرْحَةٍ هِيَ أَقْرَبُ  
السَّرْحَاتِ إِلَى الطَّرِيقِ وَهِيَ أَطْوَلُهُنَّ -

فاصلہ پڑتا ہے۔ عبد اللہ بن عمرؓ اس گھنے درخت کے پاس نماز پڑھتے تھے  
جو ان تمام درختوں میں راستے سے سب سے زیادہ قریب ہے اور سب  
سے لمبا درخت بھی یہی ہے

☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ اس نشیبی  
جگہ میں اترتے تھے جو وادی مر الظہر ان کے قریب ہے۔ مدینہ کے  
مقابل جب کہ مقام صفراوات سے اتر جائے نبی کریم ﷺ اس ڈھلوان  
کے بالکل نشیب میں قیام کرتے تھے۔ یہ راستے کے بائیں جانب پڑتا  
ہے جب کوئی شخص مکہ جا رہا ہو۔ راستے اور رسول اللہ ﷺ کی منزل کے  
درمیان صرف پتھر کے ٹکڑے پڑے ہوئے ہیں اور حضرت عبد اللہ بن عمر  
رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ مقام ذی طویٰ میں قیام فرماتے  
تھے۔ رات یہیں گزارتے تھے اور صبح ہوتی تو نماز فجر یہیں پڑھتے۔ مکہ  
جاتے ہوئے یہاں نبی کریم ﷺ کے نماز پڑھنے کی جگہ ایک بڑے سے  
ٹیلے پر تھی۔ اس مسجد میں نہیں جواب بنی ہوئی ہے بلکہ اس سے نیچے ایک  
بڑا ٹیلہ تھا اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت نافعؓ سے  
بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے پہاڑ کی ان دو گھاٹیوں کا رخ کیا جو اس کے  
اور جبل طویل کے درمیان کعبہ کی سمت میں ہیں۔ آپ اس مسجد کو جواب  
وہاں تعمیر ہوئی ہے اپنی بائیں طرف کر لیتے تھے ٹیلے کے کنارے اور نبی  
کریم ﷺ کے نماز پڑھنے کی جگہ اس سے نیچے سیاہ ٹیلے پر تھی۔ ٹیلے سے  
تقریباً دس ہاتھ چھوڑ کر پہاڑ کی دونوں گھاٹیوں کی طرف رخ کر کے نماز  
پڑھتے تھے جو تمہارے اور کعبہ کے درمیان ہے۔

☆ وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ فِي الْمَسِيلِ الَّذِي فِي أَدْنَى  
مَرِّ الظُّهْرَانِ قَبْلَ الْمَدِينَةِ حِينَ تَهْبِطُ مِنَ الصَّفْرَاوَاتِ  
تَنْزِلُ فِي بَطْنِ ذَلِكَ الْمَسِيلِ عَنْ يَسَارِ الطَّرِيقِ وَأَنْتَ  
ذَا هَبْتَ إِلَى مَكَّةَ لَيْسَ بَيْنَ مَنْزِلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الطَّرِيقِ إِلَّا رَمِيَّةٌ بِحَجَرٍ وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ  
بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ  
يَنْزِلُ بِذِي طَوًى وَيَبِيتُ حَتَّى يُصْبِحَ يُصَلِّي الصُّبْحَ  
حِينَ يَقْدُمُ مَكَّةَ وَمُصَلِّي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ ذَلِكَ عَلَى أَكْمَةِ غَلِظَةٍ لَيْسَ فِي الْمَسْجِدِ  
الَّذِي بَنَى ثَمَّةً وَلَكِنْ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ عَلَى أَكْمَةِ  
غَلِظَةٍ وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْبَلَ فُرْضَتِي الْجَبَلِ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ  
الْجَبَلِ الطَّوِيلِ نَحْوَ الْكُعْبَةِ فَجَعَلَ الْمَسْجِدَ الَّذِي بَنَى  
ثُمَّ يَسَارَ الْمَسْجِدِ بِطَرَفِ الْأَكْمَةِ وَمُصَلَّى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْفَلَ مِنْهُ عَلَى الْأَكْمَةِ  
السَّوْدَاءِ تَدْعُ مِنَ الْأَكْمَةِ عَشْرَةَ أَذْرُعٍ أَوْ نَحْوَهَا ثُمَّ  
تُصَلِّي مُسْتَقْبِلَ الْفُرْضَتَيْنِ مِنَ الْجَبَلِ الَّذِي بَيْنَكَ  
وَبَيْنَ الْكُعْبَةِ -

فائدہ:- اس طویل حدیث میں جن مقامات میں نبی کریم ﷺ کے نماز پڑھنے کا ذکر ہے ان میں سے تقریباً اکثر کے آثار و نشانات اب مٹ  
چکے ہیں حافظ ابن حجرؒ نے لکھا ہے کہ اب ان میں صرف مسجد ذی الحلیفہ اور روحا کی مساجد جن کی اسی اطراف کے لوگ تعیین کر سکتے ہیں باقی رہ  
گئی ہیں اس کے علاوہ اس حدیث میں جس سفر کی نمازوں کا ذکر ہے وہ سات دنوں تک جاری رہا ہے۔ اور آپ نے پینتیس ۳۵ نمازیں راستے  
میں پڑھی ہوں گی لیکن راویاں حدیث نے اکثر کا ذکر نہیں کیا ہے۔ حدیث میں ہے کہ وادی روحاء میں آنحضور ﷺ نے نماز پڑھی اور پھر فرمایا  
کہ یہاں ستر انبیاء نے نمازیں پڑھی ہیں۔ ابن عمر کے طرز عمل سے معلوم ہوتا ہے کہ جن مقامات میں نبی کریم ﷺ نے نمازیں پڑھیں وہاں پہنچ  
کر نماز کے لئے خاص طور سے اہتمام کرنا اور ان سے تبرک حاصل کرنا مستحب ہے ویسے بھی ابن عمرؓ کی اتباع سنت میں انتہائی شدت مشہور  
ہے لیکن دوسری طرف حضرت عمرؓ کا طرز عمل ہے کہ اپنے کسی سفر میں انہوں نے دیکھا کہ لوگ ایک خاص جگہ نماز پڑھنے کے لئے ایک دوسرے  
سے آگے بڑھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ پوچھا کہ کیا بات ہے لوگوں نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے یہاں نماز پڑھی تھی



اس پر آپ نے فرمایا کہ اگر کسی کی نماز کا وقت ہو گیا ہے تو پڑھ لے ورنہ آگے چلے۔ اہل کتاب اس لئے ہلاک ہو گئے کہ انہوں نے انبیاء کے آثار کو تلاش کر کے ان پر عبادت گاہیں بنائیں۔ ابن حجر رحمۃ اللہ نے اسے نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ حضرت عمر فاروق کا فرمان ان عام لوگوں کی زیارت سے متعلق ہے جو ان مقامات کی بغیر نماز کے زیارت کو ناپسندیدہ خیال کرتے ہیں انہیں یہ خوف تھا کہ ایسے افراد کہیں ان مقامات پر نماز پڑھنا واجب نہ سمجھ بیٹھیں۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جیسے افراد سے اس طرح کا کوئی خطرہ نہیں ہو سکتا تھا۔ اس کے علاوہ اس سے پہلے حضرت عتبہ کی حدیث گزر چکی ہے کہ آنحضور ﷺ نے ان کے گھر ایک جگہ اس لئے نماز پڑھی تھی تاکہ عتبہ ان وہاں نماز پڑھا کریں۔

## باب ۲۳۲. سُرَّةُ الْإِمَامِ سُرَّةٌ مِّنْ خَلْفِهِ

## باب ۲۳۲۔ امام کا سترہ مقتدیوں کا سترہ ہے

(۳۰۳) عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ أَمَرَ بِالْحَرْبَةِ فَتَوَضَّعَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّيُ إِلَيْهَا وَالنَّاسُ وَرَاءَهُ، وَكَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السَّفَرِ فَمِنْ ثَمَّ اتَّخَذَهَا الْأَمْرَاءُ۔

(۳۰۳) حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب عید کے دن (مدینہ سے) باہر تشریف لے جاتے تو چھوٹے نیزہ (حرہ) کو گاڑنے کا حکم دیتے وہ جب گاڑ دیا جاتا تو آپ اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہوتے تھے۔ یہی آپ سفر میں بھی کیا کرتے تھے (مسلمانوں کے) خلفاء نے اسی طرز عمل کو اختیار کر لیا ہے۔

(۳۰۴) عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ بِالْبَطْحَاءِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةُ الظُّهْرِ رَكَعَتَيْنِ وَالْعَصْرُ رَكَعَتَيْنِ تَمْرُ بَيْنَ يَدَيْهِ الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ۔

(۳۰۴) حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ان لوگوں کو بطحاء میں نماز پڑھائی۔ آپ کے سامنے عنزہ (ڈنڈا جس کے نیچے پھل لگا ہوا ہو) گاڑ دیا گیا تھا۔ ظہر کی دو رکعت، عصر کی دو رکعت (مسافر ہونے کی وجہ سے) آپ کے سامنے سے عورتیں اور گدھے اس وقت گزر رہے تھے۔

فائدہ:- حدیث میں ہے کہ کالے کتے۔ گدھے یا عورتیں اگر نماز پڑھنے والے کے سامنے سے گزریں تو نماز میں خلل پڑتا ہے اور اسی وجہ سے راوی نے خاص طور پر اس کا ذکر کیا کہ عورتیں اور گدھے پر سوار لوگ نمازیوں کے سامنے سے گزر رہے تھے۔ حدیث میں ایک ساتھ مختلف چیزوں کو جمع کر کے بیان کر دیا گیا ہے کہ ان ان کے سامنے سے گزرنے سے نماز میں خلل پڑتا ہے اس کی تفصیل نہیں بتائی گئی کہ وجہ کیا ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ اگر سامنے سے گزریں تو توجہ ہٹی ہے اور ذہن میں وساوس پیدا ہوتے ہیں حدیث میں عورت کو گدھے کے برابر نہیں بتایا گیا بلکہ مقصد صرف یہ ہے کہ اس صنف میں مردوں کے لئے جو کشش ہے نمازی کے سامنے سے گزرنے کے وقت اس کی وجہ سے نماز میں خلل پڑ سکتا ہے جو نماز کے لئے مضر ہے حدیث کے الفاظ یہ ہیں کہ ان کے سامنے سے گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے جو اپنے حقیقی معنی پر محمول نہیں بلکہ صرف ان کی وجہ سے نماز میں خلل کو بتانا مقصود ہے۔

## باب ۲۳۳. قَدَرِ كُمْ يَنْبَغِي أَنْ

## باب ۲۳۳۔ مصلیٰ اور سترہ

## يَكُونَنَّ بَيْنَ الْمُصَلِّيِّ وَالسُّتْرَةِ

## میں کتنا فاصلہ ہونا چاہئے

(۳۰۵) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ كَانَ يُبَيِّنُ مُصَلِّيَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْجِدَارِ مَمَرٌ الشَّاةِ

(۳۰۵) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے سجدہ کرنے کی جگہ اور دیوار کے درمیان ایک بکری کے گزرنے کا فاصلہ تھا۔



فائدہ:- اس موقع پر یہ بات خاص طور پر قابل غور ہے کہ خاص بیت اللہ کے سامنے نماز اگر کوئی شخص پڑھ رہا ہے اور طواف کرنے والے اس کے سامنے سے آ جا رہے ہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ بیت اللہ کا طوف بھی نماز کے حکم میں ہے۔  
یہ مسئلہ امام طحاوی نے اپنی مشکل الآثار میں ذکر کیا ہے۔ (فیض الباری ص ۸۱ ج ۲)

## باب ۲۳۴. الصلوة الى العنزة

باب ۲۳۴۔ عنزہ (وہ ڈنڈا جس کے نیچے لوہے کا

پھل لگا ہوا ہو) کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا

(۳۰۶) حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ جب رفع حاجت کے لئے تشریف لے جاتے ہیں اور ایک لڑکا آپ کے پیچھے پیچھے جاتے تھے۔ ہمارے ساتھ عکازہ (وہ ڈنڈا جس کے نیچے لوہے کا پھل لگا ہوا ہو) یا چھڑی یا عنزہ ہوتا تھا اور ہمارے ساتھ ایک برتن بھی ہوتا تھا جب آنحضور ﷺ حاجت سے فارغ ہو جاتے تو آپ کو وہ برتن دیتے تھے۔

## باب ۲۳۵۔ ستون کو سامنے کر کے نماز پڑھنا

(۳۰۷) حضرت سلمہ بن اکوعؓ ہمیشہ اس ستون کو سامنے کر کے نماز پڑھتے تھے جو مصحف کے پاس تھا۔ ان سے پوچھا گیا کہ اے ابو مسلم آپ ہمیشہ اسی ستون کو سامنے کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ انہوں نے اس پر فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو خاص طور سے اسی ستون کو سامنے کر کے نماز پڑھتے دیکھا تھا۔

## باب ۲۳۵. الصلوة الى الأسطوانة

(۳۰۷) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) فِيصَلِّي عِنْدَ الْأُسْطُوَانَةِ الَّتِي عِنْدَ الْمُصْحَفِ فَقِيلَ يَا أَبَا مُسْلِمٍ أَرَأَيْكَ تَتَحَرَّى الصَّلَاةَ عِنْدَ هَذِهِ الْأُسْطُوَانَةِ قَالَ فَإِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى الصَّلَاةَ عِنْدَهَا۔

## باب ۲۳۶. الصلوة بين السوراء في غير جماعة

(۳۰۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَبَشِيُّ فَأَغْلَقَهَا عَلَيْهِ وَمَكَثَ فِيهَا وَسَأَلْتُ بِلَالًا حِينَ خَرَجَ مَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَعَلَ عَمُودًا عَنْ يَسَارِهِ وَعَمُودًا عَنْ يَمِينِهِ وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَأَاهُ؛ وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلَّى۔

باب ۲۳۶۔ نماز دو ستونوں کے درمیان جب کہ تنہا پڑھ رہا ہو  
(۳۰۸) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے اور اسامہ بن زید، بلال اور عثمان بن طلحہ جی بھی۔ پھر دروازہ بند کر دیا اور اس میں ٹھہرے رہے۔ جب بالکل باہر آئے تو میں نے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ نے اندر کیا کیا تھا انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ نے ایک ستون کو تو بائیں طرف چھوڑا اور ایک کو دائیں طرف اور تین کو پیچھے اور اس زمانہ میں بیت اللہ میں چھ ۶ ستون تھے۔ پھر آپ ﷺ نے نماز پڑھی۔

## باب ۲۳۷. الصلوة على الراحلة

والبعير والشجر والرحل

(۳۰۹) عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُعْرِضُ رَاحِلَتَهُ؛ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا قُلْتُ أَفَرَأَيْتَ إِذَا هَبَّتِ الرِّكَابُ قَالَ كَانَ يَأْخُذُ الرَّحْلَ فَيَعْدِلُهُ؛ فَيُصَلِّي إِلَى اخِرَتِهِ أَوْ قَالَ مُؤَخِّرِهِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ۔

## باب ۲۳۷۔ سواری، اونٹ، درخت

اور کجاوہ کو سامنے کر کے نماز پڑھنا

(۳۰۹) حضرت ابن عمرؓ نبی کریم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ اپنی سواری کو سامنے کر کے عرض میں کر لیتے تھے اور اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے تھے۔ پوچھا گیا کہ جب سواری اچھلنے کودنے لگتی تو اس کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے (آنحضور ﷺ اس وقت کیا کرتے تھے)



راوی حدیث نے جواب دیا کہ اس وقت کجاوے کو اپنے سامنے کر لیتے تھے اور اس کے آخری حصے کی (جس پر سوار ٹیک لگاتا ہے) ایک کھڑی سی لکڑی کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے تھے۔ ابن عمر بھی اسی طرح کرتے تھے۔

### باب ۲۳۸. الصَّلَاةُ إِلَى السَّرِيرِ

(۳۱۰) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَعْدَلْتُمُونَا بِالْكَلْبِ وَالْحِمَارِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي مُضْطَجِعَةً عَلَى السَّرِيرِ فَيَجِيءُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَتَوَسَّطُ السَّرِيرَ فَيُصَلِّيُ فَأَكْرَهُ أَنْ أَسْنَحَهُ فَاَنْسَلُ مِنْ قِبَلِ رِجْلِي السَّرِيرِ حَتَّى أَنْسَلَ مِنْ لِحَافِي۔

باب ۲۳۸۔ چار پائی کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا (۳۱۰) حضرت عائشہؓ نے فرمایا تم لوگوں نے ہم عورتوں کو کتوں اور گدھوں کے برابر بنا دیا حالانکہ میں چار پائی پر لیٹی ہوتی تھی اور خود نبی کریم ﷺ تشریف لائے۔ چار پائی کو اپنے سامنے کر لیا پھر نماز ادا فرمائی۔ مجھے اچھا نہیں معلوم ہوا کہ میرا جسم سامنے آ جائے اس لئے میں چار پائی کے پایوں کی طرف سے آہستہ سے نکل کر اپنے لحاف سے باہر آ گئی۔

فائدہ:- عرب میں چار پائی کھجور کی پتلی شاخوں اور رسی سے بنی تھی۔ یہاں پر یہ بتایا گیا ہے کہ نبی کریم ﷺ چار پائی کو بطور سترہ استعمال کرتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا چار پائی پر لیٹی ہوئی تھیں اور آپ ﷺ نے ان کے لیٹے رہنے میں کوئی حرج نہیں محسوس فرمایا۔ امام بخاری ہی کی ایک حدیث میں ہے کہ عورت، کتے اور گدھے کے گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے یہ حدیث کے ظاہری الفاظ ہیں اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس حدیث کے ظاہر سے پیدا شدہ غلطی کی تصحیح اپنے مخاطبوں سے فرما رہی ہیں۔

### باب ۲۳۹. لِيُرَدَّ الْمُصَلِّي

مَنْ مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ

باب ۲۳۹۔ نماز پڑھنے والا اپنے سامنے سے گزرنے والے کو روک دے۔

(۳۱۱) أَبُو صَالِحٍ السَّمَّانُ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ رَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ زَالِحُ الدَّرِي فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ يُصَلِّيُ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ شَابٌّ مِنْ بَنِي أَبِي مُعَيْطٍ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَدَفَعَ أَبُو سَعِيدٍ فِي صَدْرِهِ فَنَظَرَ الشَّابُّ فَلَمْ يَجِدْ مَسَاغًا إِلَّا بَيْنَ يَدَيْهِ فَعَادَ لِيَجْتَازَ فَدَفَعَهُ أَبُو سَعِيدٍ أَشَدَّ مِنَ الْأُولَى فَنَالَ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ ثُمَّ دَخَلَ عَلَى مَرْوَانَ فَشَكََا إِلَيْهِ مَا لَقِيَ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ وَدَخَلَ أَبُو سَعِيدٍ خَلْفَهُ عَلَى مَرْوَانَ فَقَالَ مَا لَكَ وَلِابْنِ أَخِيكَ يَا أَبَا سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيَقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ۔

(۳۱۱) حضرت ابو صالح سمانؓ نے بیان کیا کہ میں نے ابو سعید خدریؓ کو جمعہ کے دن نماز پڑھتے ہوئے دیکھا آپ کسی چیز کی طرف رخ کئے ہوئے لوگوں کیلئے اسے سترہ بنائے ہوئے تھے۔ ابو معیط کے خاندان کے ایک جوان نے چاہا کہ آپ کے سامنے سے ہو کر گزر جائے ابو سعید نے اس کے سینے پر دھکا دے کر باز رکھنا چاہا۔ جوان نے چاروں طرف نظر دوڑائی، لیکن کوئی راستہ سوائے سامنے سے گزرنے کے نہ ملا۔ اس لئے وہ پھر اسی طرف سے نکلنے کے لئے لوٹا، اب ابو سعیدؓ نے پہلے سے بھی زیادہ زور سے دھکا دیا۔ اسے ابو سعیدؓ سے شکایت ہوئی اور وہ اپنی یہ شکایت مروان کے پاس لے گیا۔ اس کے بعد ابو سعیدؓ بھی تشریف لے گئے۔ مروان نے کہا اے ابو سعیدؓ آپ میں اور آپ کے بھائی کے بچے میں کیا معاملہ پیش آیا؟ آپ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے آپ نے فرمایا تھا کہ جب کوئی شخص نماز کسی چیز کی طرف رخ کر کے پڑھے اور اس چیز کو سترہ بنا رہا ہو پھر بھی اگر کوئی سامنے سے گزرنا چاہے تو اسے دھکا دے دینا چاہئے۔ اگر اب بھی اسے اسرار ہو تو اسے لڑنا



چاہئے کیونکہ وہ شیطان ہے۔ ☆

فائدہ:- حنفیہ کے نزدیک مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی جہری نماز پڑھ رہا ہو تو ذرا اونچی آواز کر کے گزرنے والے کو روکنے کی کوشش کرے اور اگر سری نماز ہے تو اس میں مشائخ کے مختلف اقوال ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ ایک آیت کو زور سے پڑھ دے تاکہ گزرنے والا متنبہ ہو جائے ابن عمرؓ نے گزرنے والے سے لڑائی (قال) کے متعلق جو فرمایا ہے اسے حنفیہ مبالغہ پر محمول کرتے ہیں یعنی نماز کی حالت میں گزرنے والے سے مزاحمت کی اجازت نہیں دیتے لیکن شوافع اس کی بھی اجازت دیتے ہیں۔

☆ مطلب یہ ہے کہ سترہ اور نماز پڑھنے والے کے بیچ سے اگر کوئی گزرنا چاہے ورنہ سترہ کے سامنے سے گزرنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ سترہ ہوتا ہی اس لئے ہے کہ سامنے سے گزرنے والوں کو کوئی تنگی نہ ہو۔ آنحضور ﷺ کا یہ فرمانا کہ اگر پھر بھی نہ مانے تو لڑنا چاہئے اس سے مقصد دل میں اس فعل کی قباحت اور ناگواری کو راسخ کرنا ہے۔ نماز ہی کی حالت میں لڑنے کا حکم نہیں ہے۔ گزرنے والے کو شیطان اس لئے کہا کہ وہ خدا اور بندے کے درمیان حائل ہونے کی کوشش کر رہا ہے جو شیطان کا کام ہے۔

باب ۲۴۰. اِثْمُ الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي

باب ۲۴۰۔ مصلی کے سامنے سے گزرنے پر گناہ

(۳۱۲) عَنْ أَبِي جُهَيْمٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ الرَّاوي لَأَدْرِي قَالَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ شَهْرًا أَوْ سَنَةً۔

(۳۱۲) حضرت ابو جہیمؓ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا تھا۔ اگر مصلی کے سامنے سے گزرنے والا جانتا کہ اس کا گناہ کتنا بڑا ہے تو اس کے سامنے سے گزرنے پر چالیس (سال) وہیں کھڑے رہنے کو ترجیح دیتا۔ راوی حدیث نے کہا مجھے یاد نہیں کہ انہوں نے چالیس دن کہا یا مہینہ یا سال۔

باب ۲۴۱. الصَّلَاةُ خَلْفَ النَّائِمِ

باب ۲۴۱۔ سوئے ہوئے شخص کے سامنے ہوتے ہوئے نماز پڑھنا

(۳۱۳) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا رَاقِدَةٌ مُعْتَرِضَةٌ عَلَى فِرَاشِهِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُؤْتِرَ أَيْقَظَنِي فَأَوْتَرْتُ۔

باب ۲۴۲۔ نماز میں اگر کوئی اپنی گردن پر کسی بچی کو اٹھالے۔

۲۴۲. إِذَا حَمَلَ جَارِيَةً صَغِيرَةً عَلَى غُنْقِهِ فِي الصَّلَاةِ (۳۱۴) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا بِي الْعَاصِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا۔

فائدہ:- حضرت امامہ بنت زینب رضی اللہ عنہا خود آنحضور ﷺ کے اوپر چڑھ جاتی تھیں اور جب آنحضور ﷺ سجدہ میں جاتے تو صرف اشارہ کر دیتے اور آپ چونکہ باشعور تھیں اس لئے اشارہ پاتے ہی اتر جاتی تھیں۔ راوی نے اسی کو ”صلی وهو حامل لها“ سے تعبیر کیا ہے اور یہ عمل قلیل ہے جس سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ آنحضور ﷺ نے یہ عمل بھی صرف امت کی تعلیم کے لئے کیا تھا۔ عمل کے ذریعہ کسی بات کی تعلیم فطرت کو اپیل کرتی ہے اور جس طرح بچے زندگی کے طور طریق ماں باپ کے عمل سے سیکھتے ہیں امت بھی اپنے نبی کے عمل سے دین کے طور طریقے سیکھتی ہے۔







حَدَّثْتُهُ، بِحَدِيثٍ لَيْسَ بِالْأَعَالِيطِ فَهَبْنَا أَنْ نَسْأَلَ  
حُذَيْفَةَ فَأَمَرْنَا مَسْرُوقًا فَسَأَلَهُ، فَقَالَ الْبَابُ عُمَرُ-

ایک بند دروازہ ہے پوچھا کیا وہ دروازہ توڑ دیا جائے گا یا (صرف) کھولا جائے گا۔ میں نے کہا توڑ دیا جائے گا۔ عمر بول اٹھے کہ پھر تو کبھی بند نہیں ہو سکتا۔ شقیق نے کہا کہ ہم نے حذیفہ سے پوچھا کیا عمرؓ اس دروازہ کے متعلق علم رکھتے تھے۔ تو انہوں نے کہا کہ ہاں بالکل اس طرح جیسے دن کے بعد رات آنے کا یقین ہوتا ہے۔ میں نے تم سے ایک ایسی حدیث بیان کی ہے جو غلط قطعاً نہیں ہے ہمیں اس کے متعلق حذیفہؓ سے کچھ پوچھنے میں خوف ہوتا تھا اس لئے مسروقؓ سے کہا گیا (کہ وہ پوچھیں) انہوں نے دریافت کیا تو آپؐ نے بتایا کہ دروازہ خود عمرؓ ہی ہیں۔

فائدہ:- حضرت حذیفہؓ فتن وغیرہ سے متعلق احادیث سے عام صحابہ کی بہ نسبت زیادہ واقفیت رکھتے تھے اور حضرت عمرؓ آپ سے اس طرح کی احادیث اکثر پوچھا کرتے تھے جس فتنہ کا ذکر یہاں ہوا ہے یہ وہی فتنہ ہے جو حضرت عمرؓ کی وفات کے بعد حضرت عثمانؓ کے دور خلافت ہی سے شروع ہو گیا تھا آنحضورﷺ نے فرمایا تھا کہ بند دروازہ توڑ دیا جائے گا۔ یعنی جب ایک مرتبہ فتنے اٹھ کھڑے ہوں گے تو پھر ان کا سد باب ناممکن ہوگا چنانچہ امت میں باہم اختلاف و اتفاق اور دوسرے مختلف فتنوں کی جو خلیج ایک مرتبہ حائل ہوگئی وہ اب تک پاٹی نہ جاسکی۔ نئے نئے فتنے ہیں کہ آئے دن اٹھتے رہتے ہیں۔ فالعیاذ باللہ من الفتن۔

(۳۱۷) عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنْ امْرَأَةٍ قُبْلَةً فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَقِيمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفَا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْ هَذَا قَالَ لِجَمِيعِ أُمَّتِي كُلِّهِمْ -

(۳۱۷) حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کسی عورت کا بوسہ لے لیا اور پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کی اطلاع دے دی۔ اس پر خداوند تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (ترجمہ) نماز دن کے دونوں جانبوں میں قائم کرو اور کچھ رات گئے، اور بلاشبہ نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں اس شخص نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! کیا یہ صرف میرے لئے ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا نہیں! میری تمام امت کے لئے۔

باب ۲۴۵. فضل الصلوة لوقتها

(۳۱۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَىُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ قَالَ الصَّلَاةُ عَلَى وَفْتِهَا قَالَ ثُمَّ أَىُّ قَالَ ثُمَّ بَرُّ الْوَالِدَيْنِ قَالَ ثُمَّ أَىُّ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ - قَالَ حَدَّثَنِي بِهِنَّ وَلَوْ اسْتَرَدَدْتُهُ لَزَادَنِي -

باب ۲۴۵۔ نماز وقت پر پڑھنے کی فضیلت

(۳۱۸) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کون سا عمل زیادہ پسندیدہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے وقت پر نماز پڑھنا پوچھا اس کے بعد؟ فرمایا کہ پھر والدین کے ساتھ حسن معاملت رکھنا۔ پوچھا اس کے بعد؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ ابن مسعودؓ نے فرمایا کہ آنحضور ﷺ نے مجھے یہ تفصیل بتائی اور اگر میں مزید سوالات کرتا تو آپ اور زیادہ بتا دیتے۔

باب ۲۴۶. الصَّلَاةُ الْخَمْسُ كَفَّارَةٌ لِلْخَطَايَا

(۳۱۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا يَبِأِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خُمْسًا مَاتَ قَوْلُ

باب ۲۴۶۔ پانچوں وقت کی نمازیں گناہوں کا کفارہ بنتی ہیں  
(۳۱۹) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ  
سے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کسی شخص کے دروازے پر نہر ہو اور وہ  
روزانہ اس میں پانچ مرتبہ نہائے تو تمہارا کیا خیال ہے۔ کیا اس کے بدن



ذَلِكَ يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ قَالُوا لَا يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ شَيْئًا قَالَ  
فَذَلِكَ مِثْلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللَّهُ بِهَا الْخَطَايَا۔

### باب ۲۴۷۔ الْمُصَلِّيُّ يُنَاجِي رَبَّهُ

(۳۲۰) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ وَلَا يَبْسُطُ أَحَدُكُمْ ذِرَاعِيَهُ كَالْكَلْبِ وَإِذَا بَزَقَ فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ۔

### باب ۲۴۸۔ الْإِبْرَادُ بِالظَّهْرِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ

(۳۲۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَابْرِدُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ وَاشْتَكَّتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا فَقَالَتْ يَا رَبِّ أَكُلْ بَعْضِي بَعْضًا فَأَذِنَ لَهَا بِنَفْسَيْنِ نَفْسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفْسٍ فِي الصَّيْفِ وَهُوَ أَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ وَهُوَ أَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الزَّمْهِيرِ۔

### باب ۲۴۹۔ الْإِبْرَادُ بِالظَّهْرِ فِي السَّفَرِ

(۳۲۲) عَنْ أَبِي ذَرٍّ الْغَفَارِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَرَادَ الْمُؤَذِّنُ أَنْ يُؤَذِّنَ لِلظُّهْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْرِدْ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ لَهُ ابْرِدْ حَتَّى رَأَيْنَا فِيءَ التَّلْوْلِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَابْرِدُوا بِالصَّلَاةِ۔

### باب ۲۵۰۔ وَقْتُ الظُّهْرِ عِنْدَ الزَّوَالِ

(۳۲۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ فَقَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ وَذَكَرَ أَنَّ فِيهَا أُمُورًا عَظِيمًا ثُمَّ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْئَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْئَلْ فَلَا تَسْأَلُونَنِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ مَا دُمْتُ فِيْ

پر کچھ بھی میل باقی رہ سکتا ہے؟ صحابہ نے عرض کی کہ نہیں یا رسول اللہ ہرگز نہیں! آنحضور نے فرمایا کہ یہی حال پانچوں وقت کی نمازوں کا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ گناہوں کو دھلا دیتا ہے۔

### باب ۲۴۷۔ نماز پڑھنے والا اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے

(۳۲۰) حضرت انس بن مالکؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ سجدہ کرنے میں اعتدال رکھو اور کوئی شخص اپنے بازوؤں کو کتے کی طرح نہ پھیلائے، جب کسی کو تھوکنہ ہو تو سامنے یا دھنی طرف نہ تھو کے، کیونکہ وہ اپنے رب سے سرگوشی کرتا رہتا ہے۔

### باب ۲۴۸۔ گرمی کی شدت میں ظہر کو ٹھنڈے وقت پڑھنا

(۳۲۱) حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ جب گرمی شدید ہو جائے تو نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھا کرو کیونکہ گرمی کی تیزی جہنم کی آگ کی تیزی کی وجہ سے ہے جہنم نے اپنے رب سے شکایت کی کہ میرے رب (آگ کی شدت کی وجہ سے) میرے بعض نے بعض کو کھالیا۔ اس پر خداوند تعالیٰ نے اسے دو سانس لینے کی اجازت دی ایک سانس جاڑے میں اور ایک سانس گرمی میں، انتہائی سخت گرمی اور انتہائی سخت سردی جو تم لوگ محسوس کرتے ہو وہ اسی سے پیدا ہوتی ہے۔

### باب ۲۴۹۔ سفر میں ظہر کو ٹھنڈے وقت میں پڑھنا

(۳۲۲) حضرت ابو ذر غفاریؓ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے مؤذن نے چاہا کہ ظہر کی اذان دے لیکن نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ٹھنڈا ہونے دو۔ مؤذن نے (تھوڑی دیر بعد) پھر دوبارہ چاہا کہ اذان دے لیکن آپ ﷺ نے پھر فرمایا کہ ٹھنڈا ہونے دو جب ٹیلے کا سایہ ہم نے دیکھ لیا (تب اذان کہی گئی) پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ گرمی کی تیزی جہنم کی طرف سے ہے اس لئے جب گرمی سخت ہو جایا کرے تو ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھا کرو۔

### باب ۲۵۰۔ ظہر کا وقت زوال کے فوراً بعد

(۳۲۳) حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ جب سورج مغرب کی طرف جھکا تو نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے اور ظہر کی نماز پڑھی۔ پھر ممبر پر تشریف لائے اور قیامت کا تذکرہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت میں بڑے عظیم حوادث پیش آئیں گے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کسی کو کچھ پوچھنا ہو تو پوچھ لے، کیونکہ جب تک میں اس جگہ پر ہوں تم مجھ



مَقَامِي هَذَا فَأَكْثَرَ النَّاسُ فِي الْبُكَاءِ وَأَكْثَرُ أَنْ يَقُولَ  
سَلُونِي فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ فَقَالَ مَنْ أَبِي  
قَالَ أَبُوكَ حُذَافَةُ ثُمَّ أَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ سَلُونِي فَبَرَكَ عُمَرُ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا  
وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ  
عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ انْفَافِي عُرِضَ هَذَا  
الْحَائِطُ فَلَمْ أَرَ كَالْخَيْرِ وَالشَّرِّ۔

سے جو بھی سوال کرو گے میں اس کا جواب دوں گا۔ لوگ بہت زیادہ آہ  
وزاری کرنے لگے اور آپ ﷺ برابر فرماتے جاتے تھے کہ جو کچھ پوچھنا  
ہو پوچھو۔ عبداللہ بن حذافہ سہمی کھڑے ہوئے دریافت کیا کہ میرے  
باپ کون ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے باپ حذافہ ہیں آپ اب  
بھی برابر فرما رہے تھے کہ پوچھو کیا پوچھتے ہواتے میں حضرت عمرؓ کھنوں  
کے بل بیٹھ گئے انہوں نے فرمایا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، اسلام  
کے دین ہونے اور محمد (ﷺ) کے نبی ہونے سے خوش اور راضی ہیں۔ اس  
پر آنحضور چپ ہو گئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ ابھی میرے سامنے  
جنت اور دوزخ پیش کی گئی تھیں۔ اس دیوار پر خیر (جنت میں) اور  
شر (جہنم میں) جیسا میں نے اس مقام میں دیکھا اور کہیں نہیں دیکھا تھا۔

(۳۲۴) عَنْ أَبِي بَرزَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ  
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصُّبْحَ  
وَأَحَدُنَا يَعْرِفُ جَلِيسَهُ وَيَقْرَأُ فِيهَا مَا بَيْنَ السَّيِّئِينَ إِلَى  
الْمِائَةِ وَيُصَلِّي الظُّهْرَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ  
وَأَحَدُنَا يَذْهَبُ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ رَجَعَ وَالشَّمْسُ  
حَيَّةٌ وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ وَلَا يُبَالِي بِتَاخِيرِ  
الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ۔

(۳۲۴) حضرت ابو برزہؓ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ صبح کی نماز اس وقت  
پڑھتے تھے جب ہمارے لئے اپنے پاس بیٹھے ہوئے شخص کو پہچانا ممکن  
تھا۔ صبح کی نماز میں آنحضور ﷺ ساٹھ ۶۰ سے سو ۱۰۰ تک آیتیں پڑھتے  
تھے اور آپ ظہر اس وقت پڑھتے تھے جب سورج ڈھل جاتا۔ اور عصر کی  
نماز اس وقت ہوتی کہ ہم مدینہ منورہ کی آخری حد تک (نماز پڑھنے کے  
بعد جاتے اور پھر واپس آ جاتے لیکن دن ابھی بھی باقی رہتا تھا۔ مغرب کا  
حضرت انسؓ نے جو وقت بتایا تھا وہ مجھے یاد نہیں رہا اور آنحضور ﷺ عشاء کو  
تہائی رات تک سو کر کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ پھر ابو ہریرہؓ نے  
فرمایا کہ نصف شب تک (مؤخر کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے)

#### باب ۲۵۱۔ ظہر کی نماز عصر کے وقت

(۳۲۵) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مدینہ  
میں سات رکعتیں (ایک ساتھ) اور آٹھ رکعتیں (ایک ساتھ) پڑھیں۔  
ظہر اور عصر (کی آٹھ رکعتیں) اور مغرب اور عشاء (کی سات رکعتیں)۔

#### باب ۲۵۱۔ تَاخِيرُ الظُّهْرِ إِلَى الْعَصْرِ

(۳۲۵) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِالْمَدِينَةِ سَبْعًا  
وَتَمَانِيًا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ۔

فائدہ:- مسلم کی روایت میں ہے کہ حضرت سعیدؓ نے ابن عباسؓ سے دریافت کیا کہ آنحضور ﷺ نے ایسا کیوں کیا تھا کہ ظہر کی نماز میں اتنی  
تاخیر کردی اور اسی طرح مغرب کی نماز میں بھی تاخیر کی۔ ابن عباسؓ نے جواب دیا کہ آپ ﷺ چاہتے تھے کہ امت تنگی میں مبتلا نہ ہو جائے اس  
سے بھی زیادہ صراحت ایک دوسری حدیث میں ہے جو اسی حدیث کے راوی جابر بن عبداللہ یعنی ابو الشعثاء سے مروی ہے۔ یہ ابن عباسؓ کے  
تلامذہ میں سے ہیں ان سے پوچھا گیا کہ غالباً آنحضور ﷺ نے ظہر کی نماز آخری وقت میں پڑھی ہوگی اور عصر کی شروع وقت میں اسی طرح  
مغرب کی نماز میں بھی آپ نے تاخیر کی ہوگی اور عشاء کی جلدی پڑھ لی ہوگی اس پر ابو الشعثاء نے فرمایا کہ میرا بھی یہی خیال ہے۔ خود ابن  
عباسؓ سے بھی نسائی میں اسی طرح روایت ہے اور ان تمام روایتوں سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ آنحضور ﷺ بعض اوقات جو دو نمازوں کو  
ایک ساتھ پڑھ لیتے تھے جس کی تعبیر روایتوں میں ”عجل العشاء وَاخِرَ الْمَغْرِبَ وَآخِرَ الظُّهْرِ وَعَجَلَ الْعَصْرَ“



سے کی گئی ہے اور فقہاء کی اصطلاح میں اسے ”جمع بین الصلوتین“ کہا گیا ہے اس جمع کی صورت یہ نہیں تھی کہ ظہر کی نماز عصر کے وقت یا مغرب کی نماز عشاء کے وقت پڑھتے تھے بلکہ جیسا کہ ابن عباس کی روایتوں میں صراحت کے ساتھ موجود ہے کہ جمع کی صورت صرف یہ ہوتی تھی کہ ظہر آخر وقت میں پڑھ لیتے تھے اور عصر اول وقت میں اسی طرح مغرب آخر وقت میں اور عشاء اول وقت میں۔ اس سے مقصد یہ تھا کہ امت کو معلوم ہو جائے کہ عذر پیش آ جانے پر اس طرح کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کا بھی یہی مسلک ہے یہ یاد رہے کہ ایسی صورت کبھی نہیں ہوئی کہ کوئی نماز اپنے وقت سے پہلے پڑھ لی گئی ہو۔

## باب ۲۵۲. وَقْتُ الْعَصْرِ

## باب ۲۵۲. عصر کا وقت

(۳۲۶) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَخْرُجُ الْإِنْسَانُ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَيَجِدُهُمْ يُصَلُّونَ الْعَصْرَ.

(۳۲۶) حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ ہم عصر کی نماز پڑھ چکے اور اس کے بعد کوئی بنی عمرو بن عوف (قبا) کی مسجد میں جاتا تو لوگ ابھی عصر پڑھتے رہتے تھے۔

(۳۲۷) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيْثُ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي فَيَأْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَبَعْضُ الْعَوَالِي مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى أَرْبَعَةِ أَمْيَالٍ أَوْ نَحْوِهِ.

(۳۲۷) حضرت انس بن مالکؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب عصر کی نماز پڑھتے تو سورج بلندی پر اور روشن ہوتا تھا پھر ایک شخص مدینہ کے بالائی علاقہ کی طرف جاتا وہاں پہنچنے کے بعد بھی سورج بلند رہتا تھا۔ مدینہ کے بالائی علاقہ کے بعض مقامات تقریباً چار میل دور ہیں۔

## باب ۲۵۲. إِثْمٌ مَنْ فَاتَتْهُ الْعَصْرُ

## باب ۲۵۲. عصر کے چھوٹ جانے پر گناہ

(۳۲۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِي تَفَوُّتُهُ صَلَوةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وَتَرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ.

(۳۲۸) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس کی نماز عصر چھوٹ گئی گویا اس کا گھر اور مال ضائع ہو گیا۔

## باب ۲۵۳. إِثْمٌ مَنْ تَرَكَ الْعَصْرَ

## باب ۲۵۳. نماز عصر قصداً چھوڑ دینے پر گناہ

(۳۲۹) عَنْ بُرَيْدَةَ فِي يَوْمٍ ذِي غَيْمٍ فَقَالَ بَكَرُوا بِصَلَاةِ الْعَصْرِ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حُطَّ عَمَلُهُ.

(۳۲۹) حضرت بریدہؓ ایک غزوہ میں تھے، بارش کا دن تھا۔ آپ فرمانے لگے کہ عصر کی نماز سویرے پڑھ لو کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی اس کا عمل ضائع ہو جاتا ہے۔

## باب ۲۵۴. فَضْلُ صَلَاةِ الْعَصْرِ

## باب ۲۵۴. نماز عصر کی فضیلت

(۳۳۰) عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةً فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَرُونَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُونَ فِي رُؤْيَيْهِ فَإِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلِبُوا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا ثُمَّ قَرَأَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ.

(۳۳۰) حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے، آپ ﷺ نے چاند پر ایک نظر ڈالی پھر فرمایا کہ تم اپنے رب کو (آخرت میں) اسی طرح دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھ رہے ہو اس دیکھنے میں کوئی دھکا پیل بھی نہیں ہوگی پس اگر تم ایسا کر سکتے ہو کہ سورج طلوع ہونے سے پہلے (فجر) اور سورج غروب ہونے سے پہلے (عصر) کی نمازوں سے تمہیں کوئی چیز نہ روک سکے تو ایسا ضرور کرو۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی (ترجمہ) پس اپنے رب کے حمد کی



تسبیح کرو، سورج طلوع ہونے اور غروب ہونے سے پہلے۔

(۳۳۱) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رات اور دن میں ملائکہ کی ڈیوٹیاں بدلتی رہتی ہیں اور فجر و عصر کی نمازوں میں (ڈیوٹی پر آنے والوں اور رخصت پانے والوں) ان کا اجتماع ہوتا ہے پھر تمہارے پاس رہنے والے ملائکہ جب رب کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں تو خداوند تعالیٰ پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان سے زیادہ اپنے بندوں کے متعلق جانتا ہے میرے بندوں کو تم لوگوں نے کس حال میں چھوڑا وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم نے جب انہیں چھوڑا تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ان کے پاس گئے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

فائدہ:- ظاہر ہے کہ فرشتوں کا یہ جواب انہیں بندوں کے متعلق ہوگا جو نماز کے پابند ہیں اور خاص طور سے فجر و عصر کے، لیکن جو لوگ پابند نماز نہیں خدا کی بارگاہ میں فرشتے ان کا ذکر کس بنیاد پر کریں گے۔

باب ۲۵۵۔ جو عصر کی ایک رکعت غروب سے پہلے پہلے پڑھ سکا (۳۳۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر عصر کی نماز کی ایک رکعت بھی کوئی شخص سورج غروب ہونے سے پہلے پڑھ سکا تو پوری نماز پڑھے۔ اسی طرح اگر سورج طلوع ہونے سے پہلے ایک رکعت پڑھ سکے تو پوری نماز پڑھے۔

باب ۲۵۵. مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ الْغُرُوبِ (۳۳۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدْرَكَ أَحَدُكُمْ سَجْدَةً مِّنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْيَتِمَّ صَلَاتَهُ، وَإِذَا أَدْرَكَ سَجْدَةً مِّنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيَتِمَّ صَلَاتَهُ۔

فائدہ:- بعض علماء نے اس حدیث کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ مثلاً کوئی شخص نابالغ یا دیوانہ تھا یا اسی طرح کا کوئی ایسا عذر تھا جس سے نماز معاف ہو جاتی ہے جب وہ عذر ختم ہو تو عین اس وقت اتفاق سے عصر یا فجر کے وقت میں صرف ایک رکعت کی گنجائش تھی ایسے شخص پر اس نماز کی قضا واجب ہو جاتی ہے لیکن دوسری متعدد احادیث جو اس سے زیادہ مفصل ہیں اور اسی باب سے متعلق ہیں ان کی روشنی میں اس حدیث کی یہ تفسیر درست نہیں ہو سکتی مفصل حدیث میں ہے کہ جس نے ایک رکعت نماز امام کے ساتھ پائی اس نے پوری نماز پالی۔ مختلف احادیث کے الفاظ میں اگرچہ اختلاف ہے لیکن مطلوب سب کا یہی ہے کہ اگر کوئی شخص بعد میں آیا اور کچھ رکعتیں ہو چکی تھیں آنے والا صرف ایک رکعت میں امام کے ساتھ شریک ہو سکا تو وہ جماعت کی فضیلت حاصل کر لے گا۔ ان تفصیلی روایات میں فجر اور عصر کی بھی کوئی قید نہیں۔ اس لئے ان کی روشنی میں یہ کہا جائے گا کہ یہ حدیث عصر اور فجر کی نمازوں کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ ایک دوسرے باب کی ہے اور امام بخاریؒ کو بھی اس سلسلے میں مغالطہ ہوا حدیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ امام کے ساتھ صرف ایک رکعت کو پانے والا بھی جماعت کی فضیلت سے محروم نہیں ہو سکتا۔ فیض الباری ج ۲ میں یہ بحث وسط وضاحت کے ساتھ بیان کی گئی ہے۔

(۳۳۳) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ تم سے پہلے کی امتوں کے مقابلہ میں تمہاری زندگی (مثلاً صرف) اتنی ہے جتنا عصر سے سورج غروب ہونے

(۳۳۳) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا) أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِيمَا سَلَفَ قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ كَمَا



بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ أُوتِيَ أَهْلُ التَّوْرَةِ التَّوْرَةَ فَعَمِلُوا حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ عَجَزُوا فَاغْطَوْ قِيرَاطًا قِيرَاطًا ثُمَّ أُوتِيَ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ الْإِنْجِيلَ فَعَمِلُوا إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ عَجَزُوا فَاغْطَوْ قِيرَاطًا قِيرَاطًا ثُمَّ أُوتِيَ الْقُرْآنَ فَعَمِلْنَا إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ فَاغْطَيْنَا قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ فَقَالَ أَهْلُ الْكِتَابَيْنِ أَيْ رَبَّنَا أَعْطَيْتَ هَؤُلَاءِ قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ وَأَعْطَيْتَنَا قِيرَاطًا قِيرَاطًا وَنَحْنُ كُنَّا أَكْثَرَ عَمَلًا قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِّنْ أَجْرِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ قَالُوا لَا قَالِ وَهُوَ فَضْلِي أُوتِيَهُ مَنُ أَشَاءَ۔

تک کا وقت ہوتا ہے۔ توراۃ والوں کو توراۃ دی گئی تو انہوں نے اس پر عمل کیا۔ آدھے دن تک وہ بے بس ہو چکے تھے۔ ان لوگوں کو ان کے عمل کا بدلہ ایک ایک قیراط (بقول بعض دینار کا ۱/۴ حصہ اور بعض کے قول کے مطابق دینار کا بیسواں حصہ) دیا گیا، پھر انجیل والوں کو انجیل دی گئی انہوں نے (آدھے دن سے) عصر تک اس پر عمل کیا اور عاجز ہو گئے انہیں بھی ایک ایک قیراط کے عمل کا بدلہ دیا گیا۔ پھر (عصر کے وقت) ہمیں قرآن دیا گیا ہم نے اس پر سورج کے غروب تک عمل کیا اور ہمیں دو دو قیراط ملے اس پر ان دو کتاب والوں نے کہا کہ اے ہمارے رب! انہیں تو آپ نے دو دو قیراط دیئے اور ہمیں صرف ایک ایک قیراط۔ حالانکہ عمل ہم نے ان سے زیادہ کیا تھا۔ اللہ عزوجل نے فرمایا تو کیا میں نے اجر دینے میں تم پر کچھ زیادتی کی ہے انہوں نے عرض کی کہ نہیں، خداوند تعالیٰ نے فرمایا کہ پھر یہ (زیادہ اجر دینا) میرا فضل ہے جسے میں چاہوں دے سکتا ہوں۔

## باب ۲۵۶. وَقْتُ الْمَغْرِبِ

## باب ۲۵۶۔ مغرب کا وقت

(۳۳۴) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ كُنَّا نَصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ أَحَدُنَا وَإِنَّهُ لَيَبْصُرُ مَوَاقِعَ نَبْلِهِ۔

(۳۳۴) حضرت رافع بن خدیج نے فرمایا ہم مغرب کی نماز نبی کریم ﷺ کے ساتھ پڑھ کر جب واپس ہوتے تو (اتنا اجالا پھر بھی باقی رہتا تھا کہ ہم میں سے ہر) ایک شخص تیر گرنے کی جگہ کو دیکھ سکتا تھا

فائدہ:- کسی جگہ کھڑے ہو کر تیر پھینکا جائے اور وہ کہیں دور جا کر گرے۔ تو مغرب کے بعد پھینکنے والا شخص اپنی اسی جگہ سے تیر گرنے کی جگہ کو بخوبی دیکھ سکتا تھا جو انصار مدینہ کے ارد گرد مختلف علاقوں میں آباد تھے۔ انہیں کے چند افراد کا بیان ہے کہ ہم مغرب کی نماز کے بعد جب اپنے گھروں کو واپس ہوتے تو تیر گرنے کی جگہوں کو دیکھ سکتے تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مغرب کی نماز دن غروب ہونے کے فوراً بعد پڑھ لی جاتی تھی اور اس میں تاخیر نہیں ہوتی تھی۔ اس کے علاوہ سنت متواتر بھی یہی ہے کہ مغرب کی نماز میں مختصر سورتیں پڑھی جائیں۔

## باب ۲۵۷. مَنْ كَرِهَ أَنْ يُقَالَ لِلْمَغْرِبِ الْعِشَاءُ

## باب ۲۵۷۔ مغرب کو عشاء کہنا ناپسندیدہ ہے

(۳۳۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزْنِي (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَوتِكُمُ الْمَغْرِبَ قَالَ وَيَقُولُ الْأَعْرَابُ هِيَ الْعِشَاءُ۔

(۳۳۵) حضرت عبد اللہ مزنٰی نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایسا نہ ہو کہ تمہاری ”مغرب“ کی نماز کے نام کے لئے اعراب (بدوی اور دیہاتی عرب) کا محاورہ تمہاری زبانوں پر چڑھ جائے۔ فرمایا کہ اعراب مغرب کو عشاء کہتے تھے۔

فائدہ:- شریعت کی اصطلاح میں جن نمازوں کو مغرب اور عشاء کہا جاتا ہے۔ بدوی عرب ان اوقات کے لئے عشاء اور عتمہ کا لفظ بولتے تھے مغرب کو عشاء کہتے تھے اور عشاء کو عتمہ۔ شریعت چاہتی ہے کہ اسی کے رکھے ہوئے نام مسلمانوں کی زبان پر رہیں اس لئے اس کی تعلیم دی جا رہی ہے۔ مدینہ کا قدیم نام یثرب تھا۔ آنحضور ﷺ کی ہجرت کے بعد ”مدینۃ النبی“ نام رکھا گیا۔ احادیث میں اس کے لئے بھی آیا ہے کہ یثرب نہ کہا جائے بلکہ مدینہ ہی کے نام سے پکارا جائے یہ زبان اور گفتگو کے آداب ہیں۔ یہاں جائز و ناجائز..... (بقیہ صفحہ آئندہ پر)



بقیہ:- کی کوئی بحث نہیں ہے جو اصطلاح شریعت نے مقرر کر دی ہے اس کے خلاف قدیم نام لینے سے اگرچہ معمولی سی ایک درجہ میں کراہت ضرور ہوگی لیکن آداب کے حدود میں یہی وجہ ہے کہ ”عتمہ“ کے بجائے شریعت نے عشاء کی اصطلاح خاص کر دی لیکن پھر بھی احادیث میں عشاء کو عتمہ بعض مواقع پر کہا گیا ہے گویا بہت ہی کم ہے لیکن ہے تو سہی۔

## باب ۲۵۸. فَضْلُ الْعِشَاءِ

## باب ۲۵۸۔ عشاء (میں نماز کے انتظار) کی فضیلت

(۳۳۶) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً بِالْعِشَاءِ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يَفْشُوَ الْإِسْلَامُ فَلَمْ يَخْرُجْ حَتَّى قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَامَ النِّسَاءُ وَالصَّبِيَّانُ فَخَرَجَ فَقَالَ لِأَهْلِ الْمَسْجِدِ مَا يَنْتَظِرُهَا أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ الْأَرْضِ غَيْرُكُمْ۔

(۳۳۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز تاخیر سے پڑھی۔ یہ اسلام کے اقصائے عرب میں پھیلنے سے پہلے کا واقعہ ہے۔ آپ ﷺ اس وقت تک باہر تشریف نہیں لائے جب تک حضرت عمرؓ نے یہ نہ فرمایا کہ ”عورتیں اور بچے سو گئے“ پھر آپ تشریف لائے اور فرمایا کہ تمہارے علاوہ دنیا کا کوئی فرد بھی اس نماز کا انتظار نہیں کرتا۔

(۳۳۷) عَنْ أَبِي مُوسَى (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ كُنْتُ أَنَا وَأَصْحَابِي الَّذِينَ قَدِمُوا مَعِيَ فِي السَّفِينَةِ نَزُولًا فِي بَقِيعِ بَطْحَانَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَكَانَ يَتَنَاقَبُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ صَلَوةِ الْعِشَاءِ كُلَّ لَيْلَةٍ نَفَرٌ مِنْهُمْ فَوَافَقَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَصْحَابِي وَلَهُ بَعْضُ الشُّغْلِ فِي بَعْضِ أَمْرِهِ فَأَعْتَمَ بِالصَّلَوةِ حَتَّى ابْهَارَ اللَّيْلُ ثُمَّ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِهِمْ فَلَمَّا قَضَى صَلَوتَهُ قَالَ لِمَنْ حَضَرَهُ عَلَى رِسْلِكُمْ أَبْشِرُوا إِنَّ مِنْ نِعْمَةِ اللَّهِ عَلَيْكُمْ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يُصَلِّيُ هَذِهِ السَّاعَةَ غَيْرُكُمْ أَوْ قَالَ مَا صَلَّيْتُ هَذِهِ السَّاعَةَ أَحَدٌ غَيْرُكُمْ لَا يَدْرِي أَيُّ الْكَلِمَتَيْنِ قَالَ قَالَ أَبُو مُوسَى فَرَجَعْنَا فَرَحَى بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(۳۳۷) حضرت ابو موسیٰ نے فرمایا کہ میں نے اپنے ان ساتھیوں کی معیت میں جو کشتی میں میرے ساتھ (جہشہ سے) آئے تھے۔ ”بقیع بطحان“ میں قیام کیا۔ اس وقت نبی کریم ﷺ مدینہ میں تشریف رکھتے تھے۔ ہم میں سے کوئی نہ کوئی عشاء کی نماز میں روزانہ باری مقرر کر کے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا۔ اتفاق سے میں اور میرے ایک ساتھی ایک مرتبہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ اپنے کسی کام میں مشغول تھے (مسلمانوں کے کسی معاملہ میں ابو بکر صدیقؓ سے مشورہ کر رہے تھے) جس وجہ سے نماز میں تاخیر ہوئی اور تقریباً آدھی رات ہو گئی۔ پھر نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور نماز پڑھائی۔ نماز پوری کر چکے تو حاضرین سے فرمایا کہ اپنی اپنی جگہ پر وقار کے ساتھ بیٹھے رہو اور ایک بشارت سنو۔ تمہارے سوا دنیا میں کوئی بھی ایسا نہیں جو اس وقت نماز پڑھتا ہو۔ یا آپ ﷺ نے یہ فرمایا کہ تمہارے سوا اس وقت کسی نے بھی نماز نہیں پڑھی تھی۔ یہ یقین نہیں کہ آپ ﷺ نے ان دو جملوں میں سے یہ کون سا جملہ فرمایا تھا کہا کہ ابو موسیٰ نے فرمایا۔ پس ہم نبی کریم ﷺ سے یہ سن کر بہت خوش خوش لوٹے۔ ☆

فائدہ:- بقیع ہر اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں مختلف انواع و اقسام کے درخت ہوں۔ اس طرح کی جگہیں عرب میں بکثرت تھیں۔ اس لئے تمیز کے لئے اضافت کے ساتھ استعمال کرتے تھے۔ مثلاً یہی ”بقیع بطحان“۔

☆ یعنی رسول اللہ ﷺ نے عشاء کے انتظار میں جو ہمارا امتیاز بتایا تو ہمیں اس سے اس طرح ایک طویل انتظار کی وجہ سے جو ایک سستی سی طاری ہو گئی ہوگی آنحضور ﷺ نے اس کا اپنے ان ارشادات سے ازالہ فرمادیا اس کے علاوہ اس موقع پر سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ امام سابقہ میں عشاء کے وقت کوئی نماز مشروع نہیں تھی۔ اس لئے حدیث میں امت مسلمہ کے اس امتیاز پر بشارت دی گئی ہے۔



یہ بھی کہا گیا ہے کہ اسلام اس وقت تک عرب کے اطراف و اکناف میں پھیلا نہیں تھا اس لئے کفار کے مقابلہ میں مسلمانوں کا یہ امتیاز بتایا گیا ہے کہ خدا کی تم پر نعمت ہے کہ تم اس کی عبادت کرتے ہو اور اس کے لئے رات گئے تک انتظار میں بیٹھے رہتے ہو۔ مدینہ منورہ میں اس وقت تقریباً نو مساجد تھیں اور مسجد نبوی میں نماز پڑھنے والوں کو اس حیثیت سے بھی خاص اسی دن میں یہ امتیاز حاصل ہوا تھا کہ اور باقی مساجد میں تو نماز ختم ہوگئی ہوگی لیکن یہاں ابھی تک لوگ اس کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ یہاں یہ بات ملحوظ رکھنی چاہئے کہ عشاء کی نماز میں تاخیر مطلوب ہے حدیث میں ہے کہ اگر میری امت پر شاق نہ گذرتا تو تہائی رات تک میں عشاء کی نماز میں تاخیر کرتا۔

باب ۲۵۹۔ نیند کا غلبہ ہو جائے تو عشاء سے پہلے بھی سویا جاسکتا ہے (۳۳۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ عشاء کی نماز میں تاخیر فرمائی۔ آخر کار عمرؓ نے پکارا نماز! عورتیں اور بچے سو گئے۔ تب رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے آپ نے فرمایا کہ روئے زمین پر تمہارے علاوہ اور کوئی اس نماز کا انتظار نہیں کرتا کہا کہ اس وقت یہ نماز (باجماعت) مدینہ کے سوا اور کہیں نہیں پڑھی جاتی تھی۔ صحابہ اس نماز کو شفق کے غائب ہونے کے بعد رات کے پہلے تہائی حصہ تک (کسی وقت بھی) پڑھتے تھے۔

باب ۲۵۹. مَا يُكْرَهُ مِنَ النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَاءِ. (۳۳۸) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَاءِ حَتَّى نَادَاهُ عُمَرُ الصَّلَاةَ نَامَ النِّسَاءُ وَالصَّبِيَّانُ فَخَرَجَ فَقَالَ مَا يَنْتَظِرُهَا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ أَحَدٌ غَيْرُكُمْ قَالَ وَلَا يُصَلِّي يَوْمَئِذٍ إِلَّا بِالْمَدِينَةِ قَالَ وَكَانُوا يُصَلُّونَ فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ

(۳۳۹) حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ تشریف لائے۔ وہ منظر میری نظروں کے سامنے ہے سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے اور آپ ﷺ ہاتھ سر پر رکھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا کہ اگر میری امت کے لئے دشواری نہ ہوتی تو میں انہیں حکم دیتا کہ عشاء کو اسی وقت پڑھیں۔ نبی کریم ﷺ کے ہاتھ سر پر رکھنے کی کیفیت کیا تھی۔ حضرت ابن عباسؓ نے اپنے ہاتھ کی انگلیاں تھوڑی سی کھول دیں اور انہیں سر کے ایک کنارے پر رکھا پھر انہیں ملا کر یوں سر پر پھیرنے لگے کہ ان کا انگوٹھا کان کے اس کنارے پر جو چہرے سے متصل ہے اور داڑھی سے جالگا۔ نہ سستی کی اور نہ جلدی بلکہ اسی طرح کیا (جیسے اوپر بیان ہوا)۔

(۳۳۹) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فَخَرَجَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ الْآنَ يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً وَاضِعًا يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ فَقَالَ لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُصَلُّوها هَكَذَا وَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِهِ يَدَهُ كَمَا أَنَّ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَبَدَّ ذُلِّي عَطَاءً بَيْنَ أَصَابِعِهِ شَيْئًا مِّنْ تَبْدِيدٍ ثُمَّ وَضَعَ أَطْرَافَ أَصَابِعِهِ عَلَى قَرْنِ الرَّاسِ ثُمَّ ضَمَّهَا يَمْرُئَهَا كَذَلِكَ عَلَى الرَّاسِ حَتَّى مَسَّتْ إِبْهَامُهُ طَرَفَ الْأُذُنِ مِمَّا يَلِي الْوَجْهَ عَلَى الصَّدْغِ وَنَاحِيَةِ اللَّحْيَةِ لَا يَقْصِرُ وَلَا يَبْطِشُ إِلَّا كَذَلِكَ.

باب ۲۶۰۔ عشاء کا وقت آدھی رات تک ہے (۳۴۰) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے (ایک دن) عشاء کی نماز نصف شب میں پڑھی اور فرمایا لوگ نماز پڑھ کر سو گئے ہوں گے (یعنی دوسری مساجد میں پڑھنے والے صحابہ) اور تم جب تک نماز کا انتظار کرتے رہے (گویا) نماز ہی پڑھتے رہے۔ حضرت انسؓ نے فرمایا کہ ”گویا اس رات میں آپ کی انگوٹھی کی چمک کا منظر اس وقت میری نظروں کے سامنے ہے۔“

باب ۲۶۰. وَقْتُ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ (۳۴۰) عَنْ أَنَسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ أَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ صَلَّى ثُمَّ قَالَ قَدْ صَلَّى النَّاسُ وَنَامُوا أَمَا إِنَّكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا أَنْتَظِرُ تُمْوَاهَا. عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبَيْصِ خَاتَمِهِ لَيْلَتِيذٍ



فائدہ:- رات کی پہلی تہائی تک عشاء کی نماز کو مؤخر کرنا مستحب ہے اور نصف شب تک جائز ہے بلا کسی کراہت کے۔ لیکن اس کے بعد عشاء کی نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے۔ البتہ مسافر اس حکم سے مستثنیٰ ہے۔

## باب ۲۶۱. فَضْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ

(۳۴۱) عَنْ أَبِي مُوسَى (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

## باب ۲۶۱۔ نماز فجر کی فضیلت

(۳۴۱) حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ٹھنڈے وقت کی دو نمازیں پڑھیں (فجر اور عصر) تو وہ جنت میں جائے گا۔

## باب ۲۶۲. وَقْتُ الْفَجْرِ

(۳۴۲) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُمْ تَسَحَّرُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ قَدْرُ خَمْسِينَ أَوْ سِتِّينَ يُعْنَى آيَةً۔

## باب ۲۶۲۔ فجر کا وقت

(۳۴۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ زید بن ثابتؓ نے ان سے بیان فرمایا کہ ان لوگوں نے (ایک مرتبہ) نبی کریم ﷺ کے ساتھ سحری کھائی پھر نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ میں نے دریافت کیا کہ ان دونوں کے درمیان میں کتنا فاصلہ رہا ہوگا۔ فرمایا کہ پچاس یا ساٹھ آیت (تلاوت کرنے کا)۔

(۳۴۳) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنْتُ أَتَسَحَّرُ فِي أَهْلِي ثُمَّ تَكُونُ سُرْعَةً بَيَّ أَنَا أَدْرِكُ صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(۳۴۳) حضرت سہل بن سعدؓ نے فرمایا کہ میں اپنے گھر سحری کھاتا تھا پھر نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز فجر پڑھنے کے لئے مجھے جلدی کرنی پڑتی تھی۔

فائدہ:- امام بخاریؒ نے اس موقع پر جتنی احادیث بیان کی ہیں ان سب سے یہی بات معلوم ہوتی ہے کہ نبی کریم ﷺ صبح صادق کے طلوع ہونے کے فوراً بعد نماز شروع کر دیتے تھے۔ امام مالک، امام احمد اور امام شافعی رحمہم اللہ کا یہی مذہب ہے کہ نماز فجر صبح صادق کے طلوع کے بعد ہی شروع کر دی جائے اور اگرچہ اس کی دو رکعتوں میں قرآن کی طویل طویل آیتیں پڑھی جائیں گی۔ لیکن بہتر یہی ہے کہ ابھی اندھیرا باقی رہے جب ہی نماز ختم ہو جائے۔ احناف میں امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ نماز فجر کی ابتداء تو اندھیرے ہی میں کی جائے لیکن قرأت اتنی طویل ہونی چاہئے کہ جب نماز ختم ہو تو آجالا پھیل چکا ہو۔ امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ نماز فجر کی ابتداء بھی اسفار میں کرے اور اختتام بھی اسفار ہی میں ہو۔ اسفار کی انتہاء یہ ہے کہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد اگر کسی وجہ سے دوبارہ پڑھنے کی ضرورت پیش آ جائے تو اطمینان کے ساتھ سورج نکلنے سے پہلے پہلے پڑھنا ممکن ہو۔ یہاں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ صرف استحباب میں اختلاف ہے۔ جواز اور عدم جواز کا کوئی سوال نہیں۔ احادیث نماز فجر کو اسفار میں پڑھنے کے لئے بکثرت مذکور ہوئی ہیں۔ ان تمام احادیث کو یہاں ذکر کرنا ممکن نہیں۔ مختصراً چند احادیث ذکر کی جاتی ہیں۔ مثلاً حدیث میں ہے کہ فجر کو اسفار میں پڑھو کہ اس میں اجر زیادہ ہے۔ نسائی کی ایک روایت میں ہے کہ جتنا زیادہ اسفار کرو گے۔ اجرا اتنا ہی زیادہ ملے گا۔ مطلب یہ ہے کہ مطلوبہ حد میں زیادہ سے زیادہ اسفار کیا جائے۔ حضرت علی ابن ابی طالبؓ کی ایک حدیث طحاوی میں ہے کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ فجر کی نماز پڑھنے کے بعد ہم سورج کو دیکھنے لگتے تھے کہ کہیں طلوع تو نہیں ہو گیا۔ حضرت ابن مسعودؓ کی ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے صرف ایک دن نماز وقت کے خلاف پڑھتے دیکھا۔ مزدلفہ کے دن فجر کی نماز آپ نے اندھیرے میں پڑھی تھی۔ ابن مسعودؓ آنحضور ﷺ کے ساتھ ان کے گھر کے ایک فرد کی طرح رہتے تھے اور آپ سے بہت کم جدا ہوتے تھے آپ کی یہ شہادت کافی ہے کہ آنحضور ﷺ نے مزدلفہ میں جو اندھیرے میں نماز پڑھی تھی وہ آپ کے معمول کے خلاف تھی۔ ابن مسعودؓ کی حدیث حنفیہ کے مسلک کی حمایت میں صاف اور واضح ہے امام بخاریؒ نے جن احادیث کا ذکر کیا ہے اس میں قابل غور بات یہ ہے کہ تین پہلی احادیث رمضان کے مہینہ میں نماز فجر پڑھنے سے متعلق ہیں کیونکہ ان تینوں میں ہے کہ ہم سحری کھانے



کے بعد نماز پڑھتے تھے اس لئے یہ بھی ممکن ہے کہ رمضان کی ضرورت کی وجہ سے سحری کے بعد فوراً پڑھ لی جاتی رہی ہو کہ سحری کے لئے جو لوگ اٹھے ہیں کہیں درمیان شب کی اس بیداری کے نتیجہ میں وہ غافل نیند نہ سو جائیں اور نماز ہی فوت ہو جائے۔ چنانچہ دارالعلوم دیوبند میں اکابر کے عہد سے اس پر عمل رہا ہے کہ رمضان میں سحر کے فوراً بعد فجر کی نماز شروع ہو جاتی ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ابتداء میں جب مسلمانوں کی قلت تھی تو فجر اندھیرے ہی میں پڑھی جاتی تھی کیونکہ عمل میں شدت کی وجہ سے سب مسجد میں سویرے ہی پہنچ جاتے تھے لیکن کثرت ہو گئی تو لوگوں کے انتظار کے خیال سے اسفار میں نماز پڑھی جانے لگی۔

باب ۲۶۳. الصَّلَاةُ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَرْتَفَعَ الشَّمْسُ (۲۴۴) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ شَهِدَ عِنْدِي رَجُلٌ مَرُضِيٌّ وَأَرْضَاهُمْ عِنْدِي عُمَرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَشْرِقَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ۔

باب ۲۶۳۔ فجر کے بعد سورج بلند ہونے تک نماز نہ پڑھنی چاہئے (۳۴۴) حضرت ابن عباسؓ سے فرمایا کہ مجھے چند حضرات نے جن کی سچائی اور دینداری میں کسی قسم کا شک نہیں کیا جاسکتا اور جن میں سب سے زیادہ میرے محبوب حضرت عمرؓ تھے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے فجر کی نماز کے بعد سورج بلند ہونے تک اور عصر کی نماز کے بعد سورج ڈوبنے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

(۳۴۵) عَنْ ابْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْرُوا بِصَلَوَاتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخِرُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَرْتَفَعَ وَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخِرُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَغِيبَ۔

(۳۴۵) حضرت ابن عمرؓ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نماز پڑھنے کے لئے سورج کے طلوع ہونے اور غروب ہونے کے انتظار میں نہ بیٹھے رہو (کہ سورج ابھی طلوع ہوا یا غروب ہونے کے قریب ہے اور نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو گئے)۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سورج طلوع ہونے لگے تو نماز نہ پڑھو یہاں تک کہ وہ بلند ہو جائے اور جب سورج غروب ہونے لگے اس وقت بھی نماز نہ پڑھو یہاں تک کہ غروب ہو جائے۔

(۳۴۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعَتَيْنِ وَعَنْ لَبَسَتَيْنِ وَعَنْ صَلَوَتَيْنِ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ۔

(۳۴۶) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دو طرح کی بیع و فروخت، دو طرح کے لباس اور دو طرح کی نمازوں سے منع فرمایا ہے۔ آپ ﷺ نے نماز فجر کے بعد سورج نکلنے تک اور نماز عصر کے بعد غروب ہونے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

فائدہ:- پانچ اوقات ایسے ہیں جن میں نماز نہ پڑھنی چاہئے۔ جب سورج طلوع ہو رہا ہو۔ جب غروب ہو رہا ہو اور ٹھیک آدھے دن پر جب کہ سورج سر کے بالکل اوپر ہوتا ہے۔ یہ تین اوقات وہ ہیں جن میں کسی قسم کی کوئی نماز جائز نہیں، نہ نماز جنازہ، نہ سجدہ تلاوت۔ البتہ اگر کسی نے نماز عصر نہ پڑھی تو اسی دن کی حد تک سورج غروب ہونے کے وقت پڑھ سکتا ہے۔ عصر اگر قضاء ہو تو اس وقت پڑھنا جائز نہیں۔ فجر کی نماز کے بعد سورج نکلنے سے پہلے پہلے اور عصر کی نماز کے بعد سورج ڈوبنے تک صرف نفل نمازیں مکروہ ہیں۔ قضاء سجدہ تلاوت، نماز جنازہ ان دونوں اوقات میں پڑھی جاسکتی ہے۔

باب ۲۶۴. لَا تَتَحَرَّى الصَّلَاةَ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ (۳۴۷) عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّكُمْ لَتُصَلُّونَ

باب ۲۶۴۔ سورج ڈوبنے سے پہلے نماز نہ پڑھنی چاہئے (۳۴۷) حضرت معاویہؓ نے فرمایا کہ تم لوگ ایک نماز پڑھتے ہو۔ ہم



رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہے ہیں لیکن ہم نے کبھی آپ کو وہ نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ نے تو اس سے منع فرمایا تھا۔ حضرت معاویہؓ کی مراد عصر کے بعد دو رکعتوں سے تھی (جسے آپ کے زمانہ میں بعض لوگ پڑھتے تھے)۔

باب ۲۶۵۔ عصر کے بعد قضاء وغیرہ پڑھنا۔

(۳۳۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے یہاں بلا لیا۔ آپ نے عصر کے بعد کی دو رکعتوں کو کبھی ترک نہیں فرمایا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے جا ملے اور آپ ﷺ کو وفات سے پہلے نماز پڑھنے میں بڑی دشواری پیش آتی تھی اور اکثر آپ ﷺ بیٹھ کر نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔ اگرچہ نبی کریم ﷺ انہیں پوری پابندی کی ساتھ پڑھتے تھے لیکن اس خوف سے کہ کہیں (صحابہ بھی پڑھنے لگیں اور اس طرح) امت کو گراں باری ہو۔ انہیں آپ ﷺ مسجد میں نہیں پڑھتے تھے۔ آپ ﷺ اپنی امت کے لئے تخفیف پسند کرتے تھے۔

(۳۳۹) ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ دو رکعتوں کو رسول اللہ ﷺ نے کبھی ترک نہیں فرمایا۔ پوشیدہ ہو یا عام لوگوں کے سامنے صبح کی نماز سے پہلے دو رکعتیں اور عصر کی نماز کے بعد دو رکعتیں۔

باب ۲۶۶۔ وقت نکل جانے کے بعد اذان

(۳۵۰) حضرت ابو قتادہؓ نے فرمایا ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک رات چل رہے تھے۔ کسی نے کہا کہ یا رسول اللہ! کاش آپ اب پڑاؤ ڈال دیتے۔ فرمایا کہ مجھے ڈر ہے کہیں نماز کے وقت بھی سوتے نہ رہ جاؤ (کیونکہ رات بہت گزر چکی تھی اور تمام لوگ تھکے ماندے تھے) اس پر حضرت بلالؓ بولے کہ میں آپ لوگوں کو جگا دوں گا۔ چنانچہ سب حضرات لیٹ گئے اور حضرت بلالؓ نے بھی اپنی پیٹھ کجاوہ سے لگالی پھر کیا تھا ان کی بھی آنکھ لگ گئی اور جب نبی کریم ﷺ بیدار ہوئے تو سورج طلوع ہو چکا تھا۔ آپ نے فرمایا بلال! تمہاری یقین دہانی کہاں گئی۔ بولے آج جیسی نیند مجھے کبھی نہیں آئی تھی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری ارواح کو جب چاہتا ہے قبض کر لیتا ہے۔ (جس کے نتیجے میں تم سو جاتے ہو) اور جس وقت چاہتا ہے۔ واپس کر دیتا ہے۔ (جس کے نتیجے میں تم جاگ جاتے ہو بلال اٹھو اور اذان دو پھر آپ نے وضو کیا اور جب سورج

صلوۃ لَقَدْ صَحَبْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَارَ آيَنَاهُ يُصَلِّيهِمَا وَلَقَدْ نَهَى عَنْهُمَا يَغْنِي الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

باب ۲۶۵۔ مَا يُصَلِّي بَعْدَ الْعَصْرِ مِنَ الْفَوَائِتِ وَنَحْوَهَا (۳۴۸) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) قَالَتْ وَالَّذِي ذَهَبَ بِهِ مَا تَرَكَهُمَا حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ وَمَا لَقِيَ اللَّهَ حَتَّى ثَقُلَ عَنِ الصَّلَاةِ وَكَانَ يُصَلِّي كَثِيرًا مِنْ صَلَوَتِهِ قَاعِدًا تَعْنِي الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهِمَا وَلَا يُصَلِّيهِمَا فِي الْمَسْجِدِ مَخَافَةَ أَنْ يَثْقُلَ عَلَى أُمَّتِهِ وَكَانَ يُحِبُّ مَا يُخَفِّفُ عَنْهُمْ۔

(۳۴۹) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ رَكْعَتَانِ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُهُمَا سِرًّا وَلَا عَلَانِيَةً رَكْعَتَانِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَرَكْعَتَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

باب ۲۶۶۔ الْأَذَانُ بَعْدَ ذَهَابِ الْوَقْتِ

(۳۵۰) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ سَرُّنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ لَوْ عَرَّسَتْ بِنَايَا رَسُولِ اللَّهِ قَالَ أَخَافُ أَنْ تَنَامُوا عَنِ الصَّلَاةِ قَالَ بِلَالٌ أَنَا أَوْ قُطِّكُمُ فَاضْطَجَعُوا وَأَسْنَدَ بِلَالٌ ظَهْرَهُ إِلَى رَاحِلَتِهِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَنَامَ فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَالَ يَا بِلَالُ آيْنَ مَا قُلْتَ قَالَ مَا أَلْقَيْتُ عَلَى نَوْمَةٍ مِثْلَهَا قَطُّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ قَبَضَ أَرْوَاحَكُمْ حِينَ شَاءَ وَرَدَّهَا عَلَيْكُمْ حِينَ شَاءَ يَا بِلَالُ قُمْ فَادِّئِ النَّاسَ بِالصَّلَاةِ فَتَوَضَّأْ فَلَمَّا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ وَابْيَاضَتْ قَامَ فَصَلَّى۔



بلند ہو گیا اور خوب روشن ہو گیا تو آپ ﷺ نے نماز پڑھی۔

باب ۲۶۷۔ جس نے وقت نکل

جانے کے بعد باجماعت نماز پڑھی

(۳۵۱) حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطابؓ غزوہ خندق کے موقع پر (ایک مرتبہ) سورج غروب ہونے کے بعد تشریف لائے آپ کفار قریش کو برا بھلا کہہ رہے تھے۔ آپ نے کہا کہ یا رسول اللہ سورج غروب ہو گیا اور نماز پڑھنا میری لئے ممکن نہ ہو۔ کا۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے بھی نہیں پڑھی ہے۔ پھر ہم وادی بطنان کی طرف گئے اور آپ نے نماز کے لئے وضو کیا اور ہم نے بھی کیا۔ سورج ڈوب چکا تھا۔ پہلے آپ ﷺ نے عصر پڑھی اس کے بعد مغرب۔

باب ۲۶۸۔ اگر کسی کو نماز پڑھنا یاد نہ رہے تو جب بھی یاد آئے

پڑھ لے (ان اوقات کے علاوہ جن میں نماز مکروہ ہے)

(۳۵۲) حضرت انس بن مالک نبی کریم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ اگر کوئی نماز پڑھنا بھول جائے تو جب بھی یاد آ جائے پڑھ لینی چاہئے۔ اس قضا کے سوا اور کوئی کفارہ اس کی وجہ سے نہیں ہوتا (اور خداوند تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ) نماز میرے ذکر کے لئے قائم کرو۔

باب ۲۶۷۔ مَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ

جَمَاعَةً بَعْدَ ذَهَابِ الْوَقْتِ

(۳۵۱) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَاءَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَجَعَلَ يُسَبِّحُ كُفَّارَ قُرَيْشٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كِدْتُ أَصَلِّي الْعَصْرَ حَتَّى كَادَتْ الشَّمْسُ تَغْرُبُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ مَا صَلَّيْتُهَا فَقُمْنَا إِلَى بُطْحَانَ فَتَوَضَّأْنَا لِلصَّلَاةِ وَتَوَضَّأْنَا لَهَا فَصَلَّيْتُ الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّيْتُ بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ۔

باب ۲۶۸۔ مَنْ نَسِيَ

صَلَاةً فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَ

(۳۵۲) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَ لَا كُفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذَلِكَ وَاقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي۔

فائدہ: نماز اصلاً ذکر ہی ہے لیکن اس موقع پر آنحضور ﷺ نے اس آیت کی اس لئے تلاوت فرمائی کہ جس طرح ذکر خداوندی کے لئے کوئی متعین وقت نہیں جب چاہے کیجئے۔ اسی طرح نماز جب قضا ہو گئی تو پھر وہ کسی وقت کے ساتھ مقید نہیں جب یاد آ جائے پڑھ لیجئے۔ البتہ اس بات کا خیال رہے کہ کوئی ایسا وقت نہ ہو جس میں نماز پڑھنا ممنوع ہے۔ یہ قید احناف کے یہاں ہے۔ بہت سے علماء اس کی قید قضا نمازوں کے لئے نہیں لگاتے۔

۲۶۹۔ گھر والوں اور مہمانوں کے ساتھ رات میں گفتگو کرنا

(۳۵۳) حضرت عبد الرحمن بن ابی بکرؓ نے حدیث بیان کی کہ اصحاب صفہ فقیر اور مسکین لوگ تھے اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس گھر میں دو آدمیوں کا کھانا ہو تو تیسرے (اصحاب صفہ میں سے کسی) کو اپنے ساتھ لیتا جائے اور اگر چار آدمیوں کا کھانا ہے تو پانچویں یا چھٹے کو اپنے ساتھ لے جائے۔ ابو بکرؓ تین آدمی اپنے ساتھ لائے اور نبی کریم ﷺ دس صحابہ کو لے گئے۔ حضرت عبد الرحمن بن ابی بکرؓ نے بیان کیا کہ گھر کے افراد میں والد۔ والدہ اور میں تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ مجھے یہ یاد نہیں کہ انہوں نے یہ کہا یا نہیں کہ

باب ۲۶۹۔ السَّمَرُ مَعَ الْأَهْلِ وَالضَّيْفِ

(۳۵۳) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ أَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوا أَنْاسًا فَقَرَاءَ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ وَإِنْ أَرْبَعٍ فَخَامِسٍ أَوْ سَادِسٍ وَإِنْ أَبَا بَكْرٍ جَاءَ بِثَلَاثَةٍ وَأَنْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشْرَةٍ قَالَ فَهُوَ أَنَا وَأَبِي وَأُمِّي وَلَا أَدْرِي هَلْ قَالَ وَإِمْرَاتِي وَخَادِمٌ بَيْنَ بَيْتِنَا وَبَيْتِ



أَبَىٰ بُكْرٌ وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ تَعَشَّىٰ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَبِثَ حَيْثُ صَلَّيْتَ الْعِشَاءَ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتَّىٰ تَعَشَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَضَىٰ مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ قَالَتْ لَهُ: أَمْرَاتُهُ، مَا حَبَسَكَ عَنْ أَضْيَافِكَ أَوْ قَالَتْ ضَيْفُكَ قَالَ أَوْ مَا عَشَيْتِهِمْ قَالَتْ أَبَوَا حَتَّىٰ تَجِيَّاءَ قَدْ عَرِضُوا فَأَبَوَا قَالَ فَذَهَبْتُ أَنَا فَاحْتَبَاتُ فَقَالَ يَا عُنْتَرُ وَجَدَّ عَ وَسَبَّ وَقَالَ كُلُوا لَا هَنِيئًا لَكُمْ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَطْعَمُهُ أَبَدًا وَأَيْمُ اللَّهِ وَكُنَّا نَأْخُذُ مِنْ لُقْمَةٍ إِلَّا رَبًّا مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا قَالَ شَبِعُوا وَصَارَتْ أَكْثَرُ مِمَّا كَانَتْ قَبْلَ ذَلِكَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ فَإِذَا هِيَ كَمَا هِيَ أَوْ أَكْثَرُ فَقَالَ لِأَمْرَتِهِ يَا حَتَّ بَنِي فِرَاشٍ مَا هَذَا قَالَتْ لَا وَقُرَّةَ عَيْنِي لَهَا إِلَّا أَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذَلِكَ بِثَلَاثِ مِرَارٍ فَآكَلَ مِنْهَا أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَعْنِي يَمِينَهُ، ثُمَّ أَكَلَ مِنْهَا لُقْمَةً ثُمَّ حَمَلَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاصْبَحَتْ عِنْدَهُ، وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ عَقْدٌ فَمَضَى الْأَجَلُ فَفَرَقْنَا إِنِّي عَشَرَ رَجُلًا مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ أُنَاسٌ وَاللَّهُ أَعْلَمُ كَمَ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ فَآكَلُوا مِنْهَا أَجْمَعُونَ أَوْ كَمَا قَالَ.

میری بیوی اور ایک خادم جو میرے اور ابو بکرؓ دونوں کے گھر کے لئے تھا۔ یہ بھی تھے۔ خود ابو بکرؓ نبی کریم ﷺ کے یہاں ٹھہر گئے (اور غالباً کھانا بھی وہیں کھایا۔ صورت یہ ہوئی کہ) نماز عشاء تک آپ وہیں رہے۔ پھر (مسجد سے نبی کریم ﷺ کے حجرہ مبارک میں) آئے اور وہیں ٹھہرے رہے تا آنکہ نبی کریم ﷺ نے بھی کھانا تناول فرمایا۔ اور رات کا ایک حصہ گزر جانے کے بعد جب اللہ تعالیٰ نے چاہا تو آپ گھر تشریف لائے۔ بیوی نے کہا کہ کیا بات پیش آئی کہ مہمانوں کی خبر بھی آپ نے نہ لی۔ یا یہ کہا کہ مہمان کی خبر نہیں لی۔ آپ نے پوچھا۔ کیا تم نے ابھی انہیں کھانا نہیں کھلایا۔ انہوں نے کہا کہ آپ کے آنے تک انہوں نے کھانے سے انکار کیا۔ کھانے کے لئے ان سے کہا گیا تھا لیکن وہ نہ مانے عبد الرحمن بن ابی بکرؓ نے بیان کیا کہ میں بھاگ کر چھپ گیا تھا۔ ابو بکرؓ نے پکارا، اے عنتر! آپ نے برا بھلا کہا اور کونسنے دیئے۔ فرمایا کہ کھاؤ تمہیں مبارک نہ ہو۔ خدا کی قسم میں اس کھانے کو کبھی نہیں کھاؤں گا (آخر مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا) خدا گواہ ہے کہ ہم ادھر ایک لقمہ لیتے تھے اور نیچے سے پہلے سے زیادہ کھانا ہو جاتا تھا۔ بیان کیا کہ سب لوگ شکم سیر ہو گئے اور کھانا پہلے سے بھی زیادہ بچ گیا۔ ابو بکرؓ نے دیکھا تو کھانا پہلے ہی اتایا اس سے بھی زیادہ تھا۔ اپنی بیوی سے بولے بنو فراش کی بہن! یہ کیا بات ہے؟ انہوں نے کہا کہ میری آنکھ کی ٹھنڈک کی قسم یہ تو پہلے سے تنگ ہے پھر ابو بکرؓ نے بھی وہ کھانا کھلایا اور کہا کہ میرا قسم کھانا ایک شیطانی وسوسہ تھا۔ پھر ایک لقمہ اس میں سے کھایا اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بقیہ کھانا لے گئے اور آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم مسلمانوں کا ایک دوسرے قبیلے کے لوگوں سے معاہدہ تھا اور معاہدہ کی مدت پوری ہو چکی تھی۔ (اس قبیلہ کا وفد معاہدہ سے متعلق بات چیت کرنے آیا ہوا تھا) ہم نے وفد کو بارہ سرداروں میں تقسیم کر دیا تھا۔ ہر سردار کے ساتھ کچھ قبیلہ کے دوسرے افراد تھے جن کی تعداد خدا کو معلوم کتنی تھی۔ پھر سب نے وہ کھانا کھایا او کما قال۔

فائدہ:- دوسری روایتوں میں یہ بھی ہے کہ سب نے پیٹ بھر کر کھانا کھالیا اور اس کے بعد بھی کھانے میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔



## کتاب الاذان

باب ۲۷۰۔ بَدْءُ الْاَذَانِ

## کتاب مسائل اذان کے بیان میں

باب ۲۷۰۔ اذان کی ابتداء

(۳۵۴) عَنْ ابْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) كَانَ يَقُولُ كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَجْتَمِعُونَ فَيَتَحَيَّنُونَ الصَّلَاةَ لَيْسَ يُنَادَى لَهَا فَتَكَلَّمُوا يَوْمًا فِي ذَلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اتَّخِذُوا نَاقُوسًا مِثْلَ نَاقُوسِ النَّصَارَى وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ بُوْقًا مِثْلَ قُرْنِ الْيَهُودِ فَقَالَ عُمَرُ أَوْ لَا تَبْعَثُونَ رَجُلًا يُنَادِي بِالصَّلَاةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَنادِ بِالصَّلَاةِ۔

(۳۵۴) حضرت عبداللہ ابن عمرؓ فرماتے تھے کہ جب مسلمان مدینہ (ہجرت کر کے) پہنچے تو وقت متعین کر کے نماز کے لئے آتے تھے۔ اذان نہیں دی جاتی تھی۔ ایک دن اس کے متعلق مشورہ ہوا کسی نے کہا کہ نصاریٰ کی طرح ناقوس بنالیا جائے۔ اور کوئی بولا کہ یہودیوں کی طرح نرسنگا بنالینا چاہئے لیکن عمرؓ نے فرمایا کہ کسی شخص کو کیوں نہ بھیجا جائے جو نماز کا اعلان کر دے۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بلال! اٹھو اور نماز کی منادی کر دو۔ ☆

فائدہ:- قرطبی نے لکھا ہے کہ اذان کے کلمات باوجود قلت الفاظ دین کے بنیادی عقائد اور شعار پر مشتمل ہیں سب سے پہلا لفظ ”اللہ اکبر“ یہ بتاتا ہے کہ خداوند تعالیٰ موجود ہے اور سب سے بڑا ہے۔ یہ لفظ خداوند اکبر کی کبریائی اور عظمت پر دلالت کرتا ہے اشہد ان لا الہ الا اللہ بجائے خود ایک عقیدہ ہے اور کلمہ شہادت کا جزو یہ لفظ بتاتا ہے کہ خداوند تعالیٰ اکیلا اور یکتا ہے اور وہی معبود ہے کلمہ شہادت کا دوسرا جزو ”اشہد ان محمد ارسول اللہ“ ہے جس سے محمد ﷺ کی رسالت و نبوت کی گواہی دی جاتی ہے۔ ”حی علی الصلوٰۃ“ پکار ہے اس کی کہ جس نے خدا کی وحدانیت اور محمد ﷺ کی رسالت کی گواہی دے دی وہ نماز کے لئے آئے کہ نماز قائم کی جا رہی ہے۔ اس نماز کے پہنچانے والے اور اپنے قول و فعل سے اس کے طریقوں کو بتانے والے رسول اللہ ﷺ ہی تھے۔ اس لئے آپ کی رسالت کی شہادت کے بعد فوراً ہی اس کی دعوت دی گئی۔ اور اگر نماز آپ نے پڑھ لی اور تمام و کمال آپ نے اسے ادا کیا تو یہ اس بات کی ضامن ہے کہ آپ نے فلاح حاصل کر لی ”حی علی الفلاح“ نماز کے لئے آئے۔ آپ کو یہاں فلاح یعنی بقاء دائم اور حیات آخرت کی ضمانت دی جائے گی۔ آئیے کہ اللہ کے سوا عبادت کے لائق اور کوئی نہیں۔ اس کی عظمت و کبریائی کے سایہ میں آپ کو دنیا اور آخرت کے ضرور و آفات سے پناہ مل جائے گی۔ اول بھی اللہ ہے اور آخر بھی اللہ۔ خالق کل، مالک یکتا اور معبود پس اس کی دی ہوئی ضمانت سے بڑھ کر اور کون سی ضمانت ہو سکتی ہے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ“

☆ واقعہ یوں پیش آیا کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو ایک دن اس بات پر مشورہ ہوا کہ نماز کے وقت کے اعلان کا کیا طریقہ اختیار کیا جائے، دوسری روایتوں میں ہے کہ جب ناقوس بجانے کا بعض لوگوں نے مشورہ دیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ نصرانیوں کا طریقہ ہے نرسنگی (بوق) کا ذکر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ تو یہودیوں کا طریقہ ہے، پھر کسی نے کہا کہ آگ جلا کر لوگوں کو بتایا جائے اس پر آپ نے فرمایا کہ یہ مجوسیوں کا طریقہ ہے۔ کیونکہ یہ غیر مسلم قوموں کے شعار تھے۔ اس لئے نبی کریم نے انہیں اپنا ناپسند نہیں فرمایا۔ اس کے علاوہ ان طریقوں میں دوسرے مفاسد بھی تھے۔ بعض لوگوں نے اس کے علاوہ بھی اذان کے طریقے بتائے لیکن اب تک کوئی مناسب بات نہیں کہی گئی تھی۔ آخر حضرت عمرؓ نے ایک عارضی طریقہ یہ بتایا کہ ایک آدمی کو بھیج کر منادی کرادی جائے کہ نماز کا وقت قریب ہو گیا ہے۔ آنحضورؐ نے بھی اس تجویز کو پسند فرمایا اور حضرت بلالؓ سے فرمایا کہ جائیں اور منادی کر دیں لیکن ابھی لوگ اس فکر میں تھے کہ کوئی مناسب اور ہمیشہ کے لئے اعلان نماز کا طریقہ ہونا چاہئے۔ مجلس شوریٰ برخواست ہو گئی۔ مجلس کے ممبران میں حضرت عبداللہ بن زیدؓ بھی تھے آپ بھی اسی فکر میں غلطاں و پچپاں تھے چنانچہ رات کو سوئے تو خواب میں کسی کو اذان دیتے ہوئے دیکھا وہ انہیں کلمات کے ساتھ اذان دے رہا تھا جو اذان کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ آپ نے صبح سویرے ہی نبی کریم ﷺ سے اپنے اس خواب کا ذکر کیا۔ آنحضور ﷺ نے ان کلمات کو پسند فرمایا اور وحی کے ذریعہ یا خود اپنے اجتہاد سے ان کلمات کو اذان کے لئے مشروع قرار دیا بعد میں حضرت عمرؓ نے بھی بتایا کہ اسی رات بعینہ انہیں کلمات کے ساتھ خود انہوں نے بھی خواب میں کسی کو اذان دیتے ہوئے دیکھا تھا اذان ہر نماز کے لئے سنت ہے اور اسلام کا ایک شعار ہے۔



## باب ۲۷۱. الْأَذَانُ مَثْنِي مَثْنِي

(۳۵۵) عَنْ أَنَسٍ (بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ أَمَرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَأَنْ يُؤْتَرَ الْإِقَامَةَ إِلَّا الْإِقَامَةَ۔

باب ۲۷۱۔ اذان کے کلمات دو مرتبہ کہے جائیں

(۳۵۵) حضرت انسؓ نے فرمایا کہ بلالؓ کو حکم دیا گیا تھا کہ اذان کے کلمات کو دو مرتبہ کہیں اور سو "قد قامت الصلوة" کے اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ کہیں۔

فائدہ:- اذان سے متعلق آئمہ کا اختلاف ہے۔ احناف کے نزدیک اذان کے پندرہ کلمات ہیں۔ طریقہ وہی ہے جیسے آج کل اذان دی جاتی ہے امام شافعیؒ کے نزدیک اذان کے انیس ۱۹ کلمات ہیں۔ آپ اذان میں ترجیع کے قائل ہیں۔ ترجیع کا مطلب یہ ہے کہ شہادتین کو پہلے بلند آواز سے کہنے کے بعد پھر دو مرتبہ انہیں آہستہ سے کہنا چاہئے۔ ہمارے یہاں شہادتین کے کل چار کلمات تھے۔ لیکن امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں بڑھ کر آٹھ ہو گئے۔ بقیہ کلمات میں وہ امام ابوحنیفہؒ کے موافق ہیں۔ امام مالکؒ کا مسلک امام شافعیؒ کے مطابق ہے لیکن تکبیر یعنی اللہ اکبر کے بارے میں وہ کہتے ہیں کہ ابتداء اذان میں بھی صرف اسے دو مرتبہ کہنا چاہئے۔ اس طرح آپ کے نزدیک اذان کے کلمات سترہ ہیں۔ احادیث میں ان تمام ہی طریقوں سے اذان کا ذکر ملتا ہے۔ حضرت ابو محمد ورہ جنہیں آنحضور ﷺ نے فتح مکہ کے بعد مسجد الحرام کا مؤذن مقرر کیا تھا وہ اسی طرح اذان دیتے تھے جس طرح امام شافعیؒ کا مسلک ہے اور ان کا یہ بھی بیان تھا کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں اسی طرح سکھایا تھا۔ نبی کریم ﷺ کی حیات میں برابر آپ اسی طرح اذان دیتے رہے اور پھر صحابہ کرامؓ کے طویل دور میں آپ کا یہی طرز عمل رہا۔ کسی نے انہیں اس سے نہیں روکا۔ اس کے بعد بھی مکہ میں اسی طرح اذان دی جاتی رہی۔ امام شافعیؒ کے زمانہ میں بھی اذان کا مکہ میں وہی طریقہ رائج تھا جو امام شافعیؒ کا مسلک ہے اور جس کے بانی حضرت ابو محمد ورہ ہیں۔ لہذا اذان کا یہ طریقہ مکروہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ صاحب بحر الرائق نے یہی فیصلہ کیا ہے اور اس آخری دور میں حنفیت اور حدیث کے امام حضرت علامہ انور شاہ صاحب کشمیریؒ نے بھی اس فیصلہ کو درست کہا ہے لیکن چونکہ مسجد نبویؐ میں اذان کا وہی طریقہ تھا جو حنفیہ کے نزدیک افضل ہے اور حضرت بلالؓ برابر اسی طرح اذان دیتے رہے اس لئے ظاہر ہے کہ جو طریقہ خود آنحضور ﷺ کی موجودگی میں آپ کی مسجد میں رائج ہو گا وہی افضل اور بہتر ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ اذان کے طریقہ کو حضرت عبداللہ بن زید نے خواب میں دیکھا تھا اور حنفیہ کا طریقہ اذان ان کے بیان کے بھی مطابق ہے اس باب کی احادیث میں اقامت کا بھی ذکر آیا ہے کہ صرف ایک ایک مرتبہ اذان کے کلمات کہنے کا حضرت بلالؓ کو حکم تھا۔ چنانچہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہی مسلک ہے کہ اقامت میں اذان کی طرح کلمات دو دو مرتبہ نہیں بلکہ صرف ایک ایک مرتبہ کہے جائیں۔ صرف "قد قامت الصلوة" دو مرتبہ کہی جائے امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ اقامت اور اذان میں کوئی فرق نہیں جتنے کلمات اس میں تھے اتنے اقامت میں بھی رہنے چاہئیں۔ حضرت بلالؓ کی اقامت سے متعلق روایت میں ہے کہ آپ اسی طریقہ سے اقامت کہتے تھے جیسے شوافع کا مسلک ہے لیکن ابو محمد ورہؓ کی اقامت امام ابوحنیفہؒ کے مسلک کے مطابق تھی اسی طرح فرشتہ جنہوں نے خواب میں اذان کی تعلیم حضرت عبداللہ بن زیدؓ کو دی تھی ان کی اقامت سے متعلق روایات بھی امام صاحب کے مسلک کی تائید میں جاتی ہیں اور امام طحاویؒ نے بعض روایات ایسی بھی بیان کی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت بلالؓ بھی اقامت اذان ہی کی طرح کہتے تھے۔ اس بنیاد پر جن روایتوں میں ایک ایک مرتبہ کہنے کا ذکر ہے انہیں راوی کے اختصار پر محمول کیا جائے گا۔

## باب ۲۷۲. فَضْلُ التَّأْذِينِ

## باب ۲۷۲۔ اذان دینے کی فضیلت

(۳۵۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ أَذْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِينَ فَإِذَا قُضِيَ النِّدَاءُ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا تُوبَ بِالصَّلَاةِ أَذْبَرَ حَتَّى

(۳۵۶) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب نماز کے لئے اذان دی جاتی ہے تو شیطان بڑی تیزی کے ساتھ بھاگتا ہے تاکہ اذان کی آواز نہ سن سکے اور جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو پھر واپس آ جاتا ہے لیکن جوں ہی اقامت شروع ہوتی ہے۔ وہ پھر بھاگ پڑتا ہے۔



إِذَا قُضِيَ التَّوَيْبُ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطِرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ يَقُولُ أَذْكَرُ كَذَا أَذْكَرُ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكَرُ حَتَّى يَظِلَّ الرَّجُلُ لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى.

تا ہے۔ جب اقامت بھی ختم ہو جاتی ہے تو شیطان دوبارہ آ جاتا ہے اور مصلی کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے۔ کہتا ہے کہ فلاں بات تمہیں یاد نہیں؟ فلاں بات تم بھول گئے۔ ان باتوں کی شیطان یاد دہانی کراتا ہے کہ اسے خیال بھی نہیں تھا۔ اور اس طرح اس شخص کو یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی نمازیں پڑھی تھیں۔

### باب ۲۷۳. رَفَعَ الصَّوْتُ بِالنِّدَاءِ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَقُولُ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنَّ وَلَا إِنْسٍ وَلَا شَيْءٍ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ -

### باب ۲۷۳۔ اذان بلند آواز سے

صحابی رسول ﷺ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مؤذن کی آواز جو بھی جن وانس یا اور کوئی سنتا ہے تو قیامت کے دن اس پر گواہی دے گا۔

فائدہ:- مطلب یہ ہوا کہ آواز سیدھی اور رواں ہونی چاہئے لیکن بلند آواز سے اور وقار کو باقی رکھتے ہوئے جس قدر بھی آواز بلند ہو سکے بہتر ہے۔ اذان میں گانے کا طرز اختیار کر لینا اور لحن کے ساتھ اذان دینے سے قطعاً پرہیز کرنا چاہئے۔

### باب ۲۷۴. مَا يُحَقَّنُ بِالْأَذَانِ مِنَ الدِّمَاءِ

(۳۵۶) عَنْ أَنَسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا غَزَابَنَا قَوْمًا لَمْ يَكُنْ يُغَيِّرُ بِنَا حَتَّى يُصْبِحَ وَيَنْظُرَ فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا كَفَّ عَنْهُمْ وَإِنْ لَمْ يَسْمَعْ أَذَانًا أَغَارَ عَلَيْهِمْ -

باب ۲۷۴۔ اذان، حملہ اور خون ریزی کے ارادہ کے ترک کا باعث ہے (۳۵۶) حضرت انسؓ نبی کریم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ ہمیں ساتھ لے کر غزوہ کے لئے تشریف لے جاتے تو فوراً ہی حملہ نہیں کرتے تھے صبح ہوتی اور پھر آپ ﷺ انتظار کرتے۔ اگر اذان کی آواز سن لیتے تو حملہ کا ارادہ ترک کر دیتے اور اگر اذان کی آواز نہ سنائی دیتی تو حملہ کرتے تھے۔

فائدہ:- تاکہ اگر کچھ مسلمان اس قبیلہ میں ہیں اور وہ بلا روک ٹوک شعائر اسلامی کو قائم کرتے ہیں تو ان کی موجودگی میں کوئی لڑائی نہ ہونے پائے۔

### باب ۲۷۵. مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ الْمُنَادِيَ

(۳۵۷) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ - سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَوْمًا فَقَالَ بِمِثْلِهِ إِلَى قَوْلِهِ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ - وَلَمَّا قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ وَقَالَ هَكَذَا سَمِعْنَا نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ -

### باب ۲۷۵۔ اذان کا جواب کس طرح دینا چاہئے

(۳۵۷) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ جب تم اذان سنو تو جو طرح مؤذن اذان دیتا ہے اسی طرح تم بھی کہو۔ حضرت معاویہؓ سے ایک دن سنا کہ مؤذن کے ہی الفاظ کو دہرا رہے تھے۔ اشہدان محمد رسول اللہ تک۔ اور جب مؤذن نے حی علی الصلوۃ کہا تو حضرت معاویہؓ نے لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہا۔ اور فرمایا کہ ہم نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح سنا ہے۔



## باب ۲۷۶. الدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ

(۳۵۸) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ التَّامَّةُ وَالصَّلَاةُ الْقَائِمَةُ ابْنِ مُحَمَّدٍ بِالْوَسِيلَةِ وَالْفَضِيلَةِ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ۔

## باب ۲۷۶۔ اذان کی دعا

(۳۵۸) حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اذان سن کر یہ کہے۔ اللہم رب هذه الدعوة التامة والصلوة القائمة ابنت محمد بن الوسيلة والفضيلة وابعثه مقاماً محموداً الذي وعده اے میری شفاعت ملے گی (قیامت کے روز)۔

فائدہ:- اس دعا کے لئے مسنون طریقہ ہے کہ ہاتھ نہ اٹھائے جائیں۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ سے اس دعا کے لئے ہاتھ کا اٹھانا ثابت نہیں۔ اگرچہ عام دعاؤں کے لئے ہاتھ اٹھانا آپ سے ثابت ہے لیکن جب اذان کی دعا کے لئے آپ ﷺ نے ہاتھ نہیں اٹھائے تو اس خاص موقعہ میں بھی وہی طریقہ اختیار کرنا چاہئے جو آپ ﷺ نے اختیار کیا۔

## باب ۲۷۷. الْإِسْتِهَامُ فِي الْأَذَانِ

(۳۵۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَا يَجِدُونَ إِلَّا أَنْ يَسْتَهْمُوا عَلَيْهِ لَا اسْتَهْمُوا وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهَجِيرِ لَا اسْتَبْقُوا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَا تَوَهَّمَا وَلَوْ حَبَوَا۔

## باب ۲۷۷۔ اذان کے لئے قرعہ اندازی

(۳۵۹) حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ اذان اور نماز کی پہلی صف میں کتنا زیادہ ثواب ہے اور پھر ان کے لئے سوائے قرعہ اندازی کے اور کوئی راستہ نہ باقی رہتا تو لوگ اس پر قرعہ اندازی کرتے۔ اور اگر لوگوں کو معلوم ہو جاتا کہ نماز کے لئے جلدی آنے میں کتنا زیادہ ثواب ہے تو اس کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے۔ اور اگر لوگوں کو معلوم ہو جاتا کہ عشاء اور صبح کی نماز کا ثواب کتنا زیادہ ہے تو اس کے لئے ضرور آتے خواہ چوڑوں کے بل گھسٹ کر آنا پڑتا۔

فائدہ:- کسی نزاع کو ختم کرنے کے لئے قرعہ ڈالنا ہمارے یہاں بھی معتبر ہے لیکن یہ کوئی دلیل شرعی نہیں اور اس کی وجہ سے کسی ایک فریق کو فیصلہ کے ماننے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا۔

## باب ۲۷۸. أَذَانُ الْأَعْمَى إِذَا كَانَ لَهُ مَنْ يُخْبِرُهُ

(۳۶۰) عَنْ ابْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ بَلَاءًا يُؤْذِنُ بَلِيلٍ فَكُلُّوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ قَالَ وَكَانَ رَجُلٌ أَعْمَى لَا يُنَادِي حَتَّى يُقَالَ لَهُ أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ۔

باب ۲۷۸۔ اندھے کی اذان جب کہ اسے کوئی وقت بتانے والا ہو (۳۶۰) حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بلال (رضی اللہ عنہ) رات میں اذان دیتے ہیں (رمضان کے مہینہ میں) اس لئے تم لوگ کھاتے پیتے رہو تا آنکہ ابن مکتوم (رضی اللہ عنہ) اذان دیں۔ کہا کہ وہ نابینا تھے اور اس وقت تک اذان نہیں دیتے تھے جب تک ان سے کہا نہ جاتا کہ صبح ہوگئی، صبح ہوگئی۔

## باب ۲۷۹. الْأَذَانُ بَعْدَ الْفَجْرِ

(۳۶۱) عَنْ حَفْصَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اعْتَكَفَ الْمُؤَذِّنُ لِلصُّبْحِ وَبَدَا الصُّبْحُ

## باب ۲۷۹۔ طلوع فجر کے بعد اذان

(۳۶۱) حضرت حفصہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ کی عادت تھی کہ جب مؤذن صبح کی اذان۔ صبح صادق کے طلوع ہونے کے بعد دے چکا ہوتا تو



صَلَّى رَكَعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تُقَامَ الصَّلَاةُ۔

باب ۲۸۰۔ الْاَذَانُ قَبْلَ الْفَجْرِ

(۳۶۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدُكُمْ أَوْ أَحَدًا مِنْكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ مِنْ سُحُورِهِ فَإِنَّهُ يُؤَذِّنُ أَوْ يُنَادِي بِلَيْلٍ لِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَلِيُنَبِّهَ نَائِمَكُمْ وَلَيْسَ أَنْ يَقُولَ الْفَجْرُ أَوْ الصُّبْحُ وَقَالَ بِأَصَابِعِهِ وَرَفَعَهَا إِلَى فَوْقِ وَطْأَطَا إِلَى أَسْفَلٍ حَتَّى يَقُولَ هَكَذَا وَقَالَ زُهَيْرٌ بِسَبَابَتَيْهِ أَحَدَهُمَا فَوْقَ الْآخَرَى ثُمَّ مَدَّهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ۔

آپ دو ہلکی سی رکعتیں پڑھتے، نماز فجر سے پہلے۔

باب ۲۸۰۔ صبح صادق سے پہلے اذان۔

(۳۶۲) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نبی کریم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ بلال کی اذان (طلوع صبح صادق سے پہلے) تمہیں سحری کھانے سے نہ روک دے۔ کیونکہ وہ رات میں اذان دیتے ہیں یا (یہ کہا کہ) ندادیتے ہیں۔ تاکہ جو لوگ جاگے ہوتے ہیں وہ واپس آجائیں (اور اگر کچھ کھانا پینا ہے تو کھاپی لیں) اور جو ابھی سوئے ہوئے ہیں وہ متنبہ ہو جائیں (اور سحری کی ضروریات سے اٹھ کر فراغت حاصل کر لیں) کوئی یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ فجر یا صبح صادق طلوع ہوگئی اور آپ نے اپنی انگلیوں کے اشارہ سے (طلوع صبح کی کیفیت) بتائی۔ انگلیوں کو اوپر کی طرف اٹھایا اور پھر آہستہ سے نیچے لائے اور فرمایا کہ اس طرح (طلوع فجر ہوتی ہے) حضرت زبیرؓ نے انگشت شہادت ایک دوسرے پر رکھی پھر آپ نے انہیں دائیں بائیں جانب پھیلا دیا (یعنی آپ نے بھی طلوع صبح کی کیفیت بیان کی)۔

باب ۲۸۱۔ بَيْنَ كُلِّ

اِذَانَيْنِ صَلَاةٍ لِمَنْ شَاءَ

(۳۶۳) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مُغْفَلٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ كُلِّ اِذَانَيْنِ صَلَاةٌ بَيْنَ كُلِّ اِذَانَيْنِ صَلَاةٌ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّلَاثَةِ لِمَنْ شَاءَ۔

باب ۲۸۱۔ ہر دو اذانوں کے درمیان

ایک نماز کا فصل ہے اگر کوئی پڑھنا چاہے

(۳۶۳) حضرت عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہر دو اذانوں (اذان و اقامت) کے درمیان ایک نماز کا فصل ہے۔ ہر دو اذانوں کے درمیان ایک نماز کا فصل ہے۔ پھر تیسری مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی پڑھنا چاہے۔

فائدہ۔ گویا اس آخری جملہ سے یہ واضح کر دیا گیا کہ جو بار بار تاکید کی جا رہی ہے اس سے منشاء اس نماز کو ضروری قرار دینا نہیں ہے بلکہ صرف استحباب کی تاکید ہے۔

باب ۲۸۲۔ مَنْ قَالَ لِيُؤَذِّنْ فِي السَّفَرِ مُؤَذِّنٌ وَاحِدٌ

(۳۶۴) عَنْ مَالِكِ ابْنِ الْحُوَيْرِثِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنْ قَوْمِي فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً وَكَانَ رَجِيمًا رَفِيقًا فَلَمَّا رَأَى شَوْقَنَا إِلَى أَهْلِينَا قَالَ ارْجِعُوا فَكُونُوا فِيهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَصَلُّوا فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيُؤَمِّكُمْ أَكْبَرُكُمْ۔

باب ۲۸۲۔ جو یہ کہتے ہیں کہ سفر میں ایک ہی مؤذن اذان دے (۳۶۴) حضرت مالک بن حویرثؓ نے کہا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اپنے قوم کے چند افراد کے ساتھ حاضر ہوا۔ میں نے آپ کی خدمت میں بیس دن تک قیام کیا آپ ﷺ بڑے رحم دل اور رقیق القلب تھے جب آپ نے ہمارے اپنے گھر پہنچنے کے اشتیاق کو محسوس کر لیا تو آپ نے ہم سے فرمایا کہ تم جاسکتے ہو وہاں جا کر تم اپنی قوم کو دین سکھاؤ اور نماز پڑھو جب نماز کا وقت ہو جائے تو کوئی ایک شخص اذان دے اور جو



تم میں سب سے بڑا ہو وہ امامت کرے۔

اب ۲۸۳۔ مسافروں کے لئے اذان اور

اقامت جب کہ بہت سے لوگ ساتھ ہوں۔

(۳۶۵) حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ مؤذن سے اذان کے لئے فرماتے تھے اور یہ بھی کہ مؤذن اذان کے بعد یہ کہہ دے کہ اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لیں۔ یہ سفر کی حالت میں یا سرد برسات کی راتوں میں ہوتا تھا۔

باب ۲۸۴۔ کسی شخص کا یہ کہنا کہ نماز نے ہمیں چھوڑ دیا

(۳۶۶) حضرت ابو قتادہؓ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے آپ نے کچھ لوگوں کے چلنے پھرنے اور بولنے کی آواز سنی۔ نماز کے بعد دریافت فرمایا کہ کیا بات ہے۔ لوگوں نے کہا کہ ہم نماز کے لئے جلدی کر رہے تھے۔ اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایسا نہ کیا کرو۔ جب نماز کے لئے آؤ تو وقار اور سکون کو ملحوظ رکھو نماز کا جو حصہ مل جائے اسے پڑھو اور جو چھوٹ جائے اسے (بعد میں) پورا کر لو۔

فائدہ:- اس حدیث کے آخری ٹکڑے میں نبی کریم ﷺ نے صرف یہی ارشاد فرمایا کہ اگر تم نماز کو نہ پاسکو یہ نہیں کہ نماز تمہیں اگر چھوڑ دے یا نہ مل سکے۔ گویا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ گفتگو کا ایک ادب بتا رہے ہیں کہ چھوڑنے والا خود انسان ہی ہے نماز کسی کو اپنے فیض سے محروم نہیں کرنا چاہتی۔

اب ۲۸۵۔ اقامت کے وقت جب لوگ

امام کو دیکھیں تو کب کھڑے ہوں۔

(۳۶۷) حضرت ابو قتادہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب نماز کے لئے اقامت کہی جائے تو اس وقت تک نہ کھڑے ہو جب تک مجھے دیکھ نہ لو۔

باب ۲۸۶۔ اقامت کہی جا چکی اور اس

کے بعد امام کو کوئی ضرورت پیش آئے۔

(۳۶۸) حضرت انسؓ نے حدیث بیان کی کہ نماز کے لئے اقامت ہو چکی تھی اور نبی کریم ﷺ کسی شخص سے مسجد کے ایک کنارے آہستہ آہستہ گفتگو فرما رہے تھے۔ آپ ﷺ نماز کے لئے جب تشریف لائے تو لوگ سو رہے تھے۔

باب ۲۸۷۔ نماز باجماعت کا وجوب

(۳۶۹) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس

باب ۲۸۳۔ الْأَذَانُ لِلْمَسَافِرِ

إِذَا كَانُوا جَمَاعَةً وَالْإِقَامَةُ

(۳۶۵) عَنْ ابْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ مُؤَذِّنًا. يُؤَذِّنُ ثُمَّ يَقُولُ عَلَى آثَرِهِ أَلَا صَلُّوا فِي الرَّحَالِ فِي اللَّيْلِ الْبَارِدَةِ أَوِ الْمَطِيرَةِ فِي السَّفَرِ.

باب ۲۸۴۔ قَوْلُ الرَّجُلِ فَاتِنَا الصَّلَاةَ

(۳۶۶) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّيُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ سَمِعَ جَلْبَةَ رَجُلٍ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ مَا شَأْنُكُمْ قَالُوا اسْتَعْجَلْنَا إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَاتِمُوا.

باب ۲۸۵۔ مَتَى يَقُومُ النَّاسُ

إِذَا رَأَوْا الْإِمَامَ عِنْدَ الْإِقَامَةِ.

(۳۶۷) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي.

باب ۲۸۶۔ الْإِمَامُ تَعْرِضُ

لَهُ الْحَاجَةُ بَعْدَ الْإِقَامَةِ

(۳۶۸) عَنْ أَنَسٍ (بْنِ مَالِكٍ) (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَاجِي رَجُلًا فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ فَمَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ حَتَّى نَامَ الْقَوْمُ.

باب ۲۸۷۔ وَجُوبُ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ

(۳۶۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ



رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي  
بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أُمَرَ بِحَطْبٍ لِيُحَطَّبَ ثُمَّ أُمَرَ  
بِالصَّلَاةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ أُمَرَ رَجُلًا فَيُؤَمُّ النَّاسَ ثُمَّ  
أُخَالِفَ إِلَى رَجُلٍ فَأَحْرِقَ عَلَيْهِمْ يَبُوتَهُمْ وَالَّذِي  
نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عِرْقًا سَمِينًا أَوْ مِرْ  
مَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ۔

ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں نے ارادہ کر لیا  
تھا کہ لکڑیوں کے جمع کرنے کا حکم دے دوں اور پھر نماز کے لئے کہوں۔  
اس کے لئے اذان دی جائے اور کسی شخص سے کہوں کہ وہ امامت کریں  
لیکن میں ان لوگوں کی طرف جاؤں (جو نماز باجماعت کے لئے نہیں  
آتے) پھر انہیں ان کے گھروں سمیت جلا دوں اس ذات کی قسم! جس  
کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر یہ جماعت میں نہ شریک ہونے  
والے اتنی بات جان لیں کہ انہیں ایک اچھے قسم کی گوشت والی ہڈی مل  
جائے گی یا دو عمدہ کھریں (کھانے کے لئے) مل جائیں گی تو یہ عشاء کی  
جماعت کے لئے ضرور آئیں۔

فائدہ:- عموماً جماعت میں حاضر نہ ہونے والے منافقین ہوتے تھے اور اس حدیث میں ان ہی کو تہدید کی جا رہی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا  
ہے کہ نماز باجماعت کی اسلام کی نظر میں کتنی اہمیت ہے حنفیہ کے نزدیک بھی نماز باجماعت واجب ہے اور بعض نے سنت مؤکدہ بھی کہا ہے۔

### باب ۲۸۸۔ نماز باجماعت کی فضیلت۔

### باب ۲۸۸۔ فَضْلُ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ

(۳۷۰) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ)  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ  
الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرَيْنَ دَرَجَةً۔

(۳۷۰) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
ﷺ نے فرمایا کہ جماعت کے ساتھ نماز تنہا نماز پڑھنے سے ستائیس درجہ  
زیادہ افضل ہے۔

فائدہ:- حضرت ابو ہریرہؓ کی (آنے والی) حدیث میں پچیس درجہ اور ابن عمرؓ کی حدیث میں ستائیس درجہ زیادہ ثواب باجماعت نماز میں بتایا  
گیا بعض محدثین نے یہ بھی لکھا ہے کہ ابن عمرؓ کی روایت زیادہ قوی ہے۔ اس لئے عدد سے متعلق اس روایت کو ترجیح ہوگی۔ لیکن اس سلسلے  
میں زیادہ صحیح مسلک یہ ہے کہ دونوں کو صحیح تسلیم کیا جائے۔ باجماعت نماز بذات خود واجب یا سنت مؤکدہ ہے۔ ایک فضیلت کی وجہ تو یہی ہے  
۔ پھر باجماعت نماز پڑھنے والوں کے اخلاص و تقویٰ میں بھی تفاوت ہوگا اور ثواب بھی اسی کے مطابق کم و بیش ملے گا۔ اس کے علاوہ کلام  
عرب میں یہ اعداد کثرت کے اظہار کے مواقع پر بولے جاتے ہیں۔ گویا مقصود صرف ثواب کی زیادتی کو بتانا تھا۔

### باب ۲۸۹۔ فجر کی نماز باجماعت پڑھنے کی فضیلت

### باب ۲۸۹۔ فَضْلُ صَلَاةِ الْفَجْرِ فِي جَمَاعَةٍ

(۳۷۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَفْضُلُ صَلَاةِ الْجَمِيعِ صَلَاةُ  
أَحَدِكُمْ وَحْدَهُ بِخَمْسَةِ وَعِشْرَيْنَ جُزْءًا وَتَجْتَمِعُ  
مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَقُولُ  
أَبُو هُرَيْرَةَ وَأَقْرَأُوا إِنَّ شِئْتُمْ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا۔

(۳۷۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ  
سے سنا تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ باجماعت نماز تنہا پڑھنے سے  
پچیس گنا زیادہ افضل ہے اور رات اور دن کے ملائکہ فجر کی نماز کے وقت  
جمع ہوتے ہیں۔ پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو  
یہ آیت پڑھو۔ (ترجمہ) فجر کے وقت کا قرآن پڑھنا پیش ہوگا۔

(۳۷۲) عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَعْظَمُ النَّاسِ أَجْرًا فِي الصَّلَاةِ أَبْعَدُهُمْ فَأَبْعَدُهُمْ  
مَشْيًا وَالَّذِي يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ

(۳۷۲) حضرت ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نماز  
میں اجر کے اعتبار سے سب سے بڑھ کر وہ شخص ہوتا ہے جو (مسجد میں نماز  
کے لئے) زیادہ دور سے آئے اور وہ شخص جو نماز کے انتظار میں بیٹھا رہتا



أَعْظَمُ أَجْرًا مَنِ الَّذِي يُصَلِّي ثُمَّ يَنَامُ۔

ہے اور پھر امام کے ساتھ پڑھتا ہے اس شخص سے اجر میں بڑھ کر ہے جو (پہلے ہی) پڑھ کر سو جاتا ہے۔

### باب ۲۹۰. فَضْلُ التَّهَجُّجِ إِلَى الظُّهْرِ

(۳۷۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ عُصْنًا شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخْرَهُ، فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ، فَغَفَرَ لَهُ، ثُمَّ قَالَ الشَّهْدَاءُ خُمُسَةُ الْمَطْعُونُ وَالْمَبْطُونُ وَالْغَرِيقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ۔

باب ۲۹۰۔ ظہر کی نماز اول وقت میں پڑھنے کی فضیلت (۳۷۳) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک شخص کہیں جا رہا تھا۔ راستے میں اس نے کانٹوں بھری ایک شاخ دیکھی اور اسے راستے سے ہٹا دیا اللہ تعالیٰ (صرف اسی بات پر) اس سے خوش ہو گیا اور اس کی مغفرت کر دی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ شہداء پانچ قسم کے ہوتے ہیں طاعون میں مرنے والے، پیٹ کی بیماری (ہیضے وغیرہ) میں مرنے والے، ڈوب جانے والے، دب کر مرنے والے (دیوار وغیرہ کسی بھی چیز سے) اور خدا کے راستے میں (جہاد کرتے ہوئے) شہید ہونے والے آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اذان دینے اور پہلی صف میں شریک ہونے کا ثواب کتنا زیادہ ہے اور پھر اس کے سوا کوئی چارہ کار نہ ہو کہ قرعہ اندازی کی جائے تو لوگ قرعہ اندازی پر مصر ہوا کریں۔ اور اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ نماز اول وقت پڑھ لینے کے فضائل کتنے عظیم الشان ہیں تو اس کیلئے ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کریں اور اگر یہ جان جائیں کہ عشاء اور صبح کی نماز کے فضائل کتنے عظیم الشان ہیں، تو سرین کے بل گھسٹ کر آئیں۔

وَقَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهْمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهْمُوا عَلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهَجُّجِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبَوًّا۔

فائدہ:- اس متن میں تین احادیث کو ایک ساتھ جمع کر دیا گیا ہے۔ ایک وہ واقعہ جس میں راستے سے کانٹے کی شاخ ہٹانے پر مغفرت ہوئی۔ دوسری شہداء کے اقسام پر مشتمل۔ تیسری اذان اور نماز وغیرہ کی ترغیب سے متعلق۔ لیکن راوی نے سب کو ایک ساتھ جمع کر دیا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو یہاں اس لئے بیان کیا ہے کہ اس میں اول وقت میں نماز پڑھنے کی بھی ترغیب موجود ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ خود اس سے پہلے ظہر کی نماز سے متعلق گرمیوں میں ٹھنڈے وقت پڑھنے کی حدیث لکھ چکے ہیں۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک اسی کے مطابق ہے کسی حدیث کے عموم کی وجہ سے یہ نہ کہہ دینا چاہئے کہ ساری نمازیں اول وقت میں پڑھنی مستحب ہیں۔

### باب ۲۹۱. اخْتِسَابُ الْأَثَارِ

(۳۷۴) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ بَنِي سَلَمَةَ أَرَادُوا أَنْ يَتَحَوَّلُوا عَنْ مَنَازِلِهِمْ فَيَنْزِلُوا قَرِيبًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكْرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَعْرِوْا الْمَدِينَةَ فَقَالَ أَلَا تَحْتَسِبُونَ أَثَارَكُمْ۔

### باب ۲۹۱۔ ہر قدم پر ثواب

(۳۷۴) حضرت انس بن مالکؓ نے حدیث بیان کی کہ بنو سلمہ نے اپنے مکانات سے منتقل ہونا چاہا تا کہ نبی کریم ﷺ سے قریب کہیں رہائش اختیار کریں۔ آنحضور ﷺ نے اس رائے کو پسند نہیں فرمایا کہ اپنی آبادیوں کو ویرانہ بنا کر یہ لوگ مدینہ میں بس جائیں اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ (مسجد نبوی میں آتے ہوئے) ہر قدم پر ثواب کی نیت رکھا کرو۔

فائدہ:- آنحضور ﷺ چاہتے تھے کہ مدینہ کے قرب و جوار کے علاقے بھی آباد رہیں۔ اسی لئے بنی سلمہ کی اس رائے کو آپ ﷺ نے پسند نہیں فرمایا۔ دین اسلام اپنے ماننے والوں کی زندگی کے ہر شعبہ پر حاوی ہے۔ دنیا میں انسان کوئی بھی کام کرے وہ اچھا ہو گا یا برا.....



اچھے کاموں کے تمام متعلقات پر بھی خدا کی بارگاہ میں اجر و ثواب ملتا ہے۔ ایک شخص جہاد کے لئے اگر گھوڑا پالے۔ تو گھوڑے کے کھانے پینے، پیشاب پاخانے، ہر ہی چیز پر اجر ملے گا بشرطیکہ نیت خالص ہو۔ اسی طرح یہاں بتایا گیا ہے کہ نماز کے ارادے سے چلنے والے کے ہر نشان قدم پر اجر و ثواب ہے اس لئے جتنی دور سے کوئی آئے گا ثواب بھی اتنا ہی زیادہ پائے گا۔

### باب ۲۹۲۔ عشاء کی نماز باجماعت کی فضیلت

(۳۷۵) حضرت ابو ہریرہؓ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ منافقوں پر فجر اور عشاء کی نماز سے زیادہ اور کوئی نماز گراں نہیں اور اگر انہیں معلوم ہوتا کہ ان کا ثواب کتنا زیادہ ہے تو سرین کے بل گھسٹ کر آتے۔ میرا تو ارادہ ہو گیا تھا کہ مؤذن سے کہوں کہ وہ اقامت کہے پھر کسی کو نماز پڑھانے کے لئے کہوں اور خود آگ کے شعلے لے کر ان سب کے گھروں کو جلا دوں جو ابھی تک نماز کے لئے نہیں آئے ہوں۔

### باب ۲۹۳۔ جو شخص مسجد میں نماز کے

انتظار میں بیٹھے، اور مساجد کی فضیلت

(۳۷۶) حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ سات طرح کے لوگ ہوں گے جنہیں خدا اس دن اپنے سایہ میں جگہ دے گا۔ جب اس سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ عادل حکمران، نوجوان جو اپنے رب کی عبادت میں پھلا پھولا۔ ایسا شخص جس کا دل ہر وقت مسجد میں لگا رہتا ہے۔ دوائیے شخص جو خدا کے لئے باہم محبت رکھتے ہیں اور ان کے ملنے اور جدا ہونے کی بنیاد ہی یہی ہے۔ وہ شخص جسے کسی باعزت اور حسین عورت نے بلایا (برے ارادہ سے) لیکن اس نے کہہ دیا کہ میں خدا سے ڈرتا ہوں۔ وہ شخص جو صدقہ کرتا ہے اور اتنے پوشیدہ طریقہ پر کہ بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہیں کہ داہنے نے کیا خرچ کیا۔ اور وہ شخص جس نے تنہائی میں خدا کی یاد کی اور (بے ساختہ) آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

### باب ۲۹۴۔ مسجد میں بار بار آنے جانے کی فضیلت

(۳۷۷) حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص مسجد میں بار بار حاضری دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی جنت میں مہمان نوازی ہر ہر آنے اور جانے کی تعداد کے مطابق کریں گے۔

### باب ۲۹۵۔ اقامت کے بعد فرض نماز

کے سوا اور کوئی نماز نہ پڑھی جائے

(۳۷۸) حضرت عبداللہ بن مالک ابن خنیسہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ

### باب ۲۹۲۔ فَضْلُ صَلَاةِ الْعِشَاءِ فِي الْجَمَاعَةِ

(۳۷۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ صَلَاةٌ أَثْقَلُ عَلَى الْمُنَافِقِينَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَا تَوَهُمَا وَلَوْ حَبَوَا لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أُمِرَ الْمُؤَذِّنُ فَيَقِيمَ ثُمَّ أُمَرَ رَجُلًا يَوْمَ النَّاسِ ثُمَّ اخْتُدَّ شُعْلًا مِنْ نَارٍ فَأَحْرِقَ عَلَى مَنْ لَا يَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ بَعْدَ

### باب ۲۹۳۔ مَنْ جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ

يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ وَفَضْلُ الْمَسَاجِدِ

(۳۷۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمْ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ، الْإِمَامُ الْعَادِلُ وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ رَبِّهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّتَا فِي اللَّهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ طَلَبَتْهُ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ إِخْفَاءً حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ۔

### باب ۲۹۴۔ فَضْلُ مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ وَمَنْ رَاحَ

(۳۷۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُ نَزْلَهُ مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ۔

### باب ۲۹۵۔ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ

فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ

(۳۷۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ بْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ أَنَّ



رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا وَقَدْ أَقِيَمَتِ الصَّلَاةُ يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاحَظَ بِهِ النَّاسُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحُ أَرْبَعًا أَلْصُبْحُ أَرْبَعًا۔

رسول اللہ ﷺ کی نظر ایک ایسے شخص پر پڑی جو اقامت کے بعد دو رکعت نماز پڑھ رہا تھا۔ آنحضور ﷺ جب نماز سے فارغ ہو گئے تو لوگ اس شخص کے ارد گرد جمع ہو گئے اور آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ کیا صبح کی بھی چار رکعتیں ہو گئیں؟ کیا صبح کی بھی چار رکعتیں ہو گئیں؟

فائدہ:- اس حدیث سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ فرض نماز کی اقامت کے بعد سنت جائز ہی نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ ظواہر نے اسی حدیث کی بنا پر یہ کہا ہے کہ اگر کوئی شخص سنتیں پڑھ رہا تھا کہ اتنے میں فرض کی اقامت ہو گئی تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ لیکن ائمہ اربعہ میں کوئی بھی اس کا قائل نہیں۔ جمہور کا مسلک یہ ہے کہ اقامت فرض کے بعد سنت نہ شروع کرنی چاہئے البتہ فجر کی سنتوں کے سلسلے میں اختلاف ہے امام ابو حنیفہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر نماز شروع ہو چکی ہے اور کم از کم ایک رکعت ملنے کی توقع ہے تو مسجد سے باہر فجر کی دو سنت رکعتوں کو پڑھ لینا چاہئے۔ اصل بات یہ ہے کہ اس حدیث کے ظاہری مفہوم کے مطابق ائمہ اربعہ میں سے کسی کا بھی مسلک نہیں۔ اس لئے یہ ایک اجتہادی مسئلہ بن گیا۔ چونکہ احادیث میں ہے کہ جس نے ایک رکعت باجماعت پالی اسے جماعت کا ثواب ملے گا۔ غالباً اسی حدیث کے پیش نظر امام ابو حنیفہ نے ایک رکعت پالنے کی قید لگائی۔ پھر بعد میں امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس میں بھی توسیع کر دی اور فرمایا کہ اگر قعدہ اخیرہ میں امام کو پانے کی امید ہو پھر بھی فجر کی سنت پڑھنی چاہئے۔ اب تک یہ صورت تھی کہ فجر کی یہ سنت مسجد سے باہر پڑھی جائے لیکن بعد میں مشائخ حنفیہ نے اس میں بھی توسیع سے کام لیا اور کہا کہ مسجد کے اندر کسی ایک طرف جماعت سے دور کھڑے ہو کر بھی یہ رکعتیں پڑھی جاسکتی ہیں۔

## باب ۲۹۶۔ حَدَّثَنَا الْمَرِيضُ أَنْ يَشْهَدَ الْجَمَاعَةَ

(۳۷۹) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) قَالَتْ لَمَّا مَرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَذَّنَ فَقَالَ مُرُّوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ إِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ وَأَعَادَ فَأَعَادُوا لَهُ، فَأَعَادَ الثَّلَاثَةَ فَقَالَ إِنَّكَ صَوَاحِبُ يُوسُفَ مُرُّوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّيُ فَوَجَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَخَرَجَ يُهَادِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ كَانِي أَنْظَرُ إِلَى رَجُلَيْهِ تَخْطِطَانِ الْأَرْضَ مِنَ الْوَجْعِ فَأَرَادَ أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَتَابَعَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مَكَانَكَ ثُمَّ أَتَى بِهِ حَتَّى جَلَسَ إِلَى جَنْبِهِ۔

(وَفِي رِوَايَةٍ) جَلَسَ عَنْ يَسَارِ أَبِي بَكْرٍ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي قَائِمًا۔

باب ۲۹۶۔ مریض کب تک جماعت میں حاضر ہوتا رہے گا (۳۷۹) حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے مرض الوفا میں جب نماز کا وقت ہوا اور آپ کو اطلاع دی گئی تو فرمایا کہ ابو بکرؓ سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں اس وقت آپ ﷺ سے کہا گیا کہ ابو بکرؓ بڑے رقیق القلب ہیں اگر آپ ﷺ کی جگہ کھڑے ہوئے تو نماز پڑھانا اس کے لئے مشکل ہو جائے گا۔ آپ ﷺ نے پھر وہی فرمایا اور سابقہ معذرت آپ ﷺ کے سامنے پھر دہرا دی گئی۔ تیسری مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ بالکل صواب یوسف (زلیخا) کی طرح ہو (کہ دل میں کچھ ہے اور ظاہر کچھ اور کر رہی ہو) ابو بکرؓ سے کہو کہ نماز پڑھائیں۔ پھر ابو بکرؓ نماز پڑھانے کے لئے تشریف لائے۔ اتنے میں نبی کریم ﷺ نے مرض میں کچھ کمی محسوس کی اور دو آدمیوں کا سہارا لے کر باہر تشریف لے گئے۔ گویا میں اس وقت آپ کے قدموں کو دیکھ رہی ہوں کہ تکلیف کی وجہ سے لڑکھڑا رہے ہیں۔ ابو بکرؓ نے چاہا کہ پیچھے ہٹ جائیں۔ لیکن آنحضور ﷺ نے اشارہ سے انہیں اپنی جگہ پر رہنے کے لئے کہا۔ پھر ان کے قریب آئے اور پہلو میں بیٹھ گئے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ آنحضور ﷺ حضرت



ابوبکرؓ کے بائیں طرف بیٹھے اور ابوبکرؓ گھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔

(۳۸۰) ام المؤمنین حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ بہت بیمار ہو گئے اور تکلیف زیادہ بڑھ گئی تو اپنی ازواج سے اس کی اجازت لی کہ مرض کے ایام میرے گھر میں گذاریں۔ ازواج نے اس کی آپ ﷺ کو اجازت دے دی۔

باب ۲۹۷۔ کیا جو لوگ آگئے ہیں انہیں کے ساتھ امام نماز

پڑھ لے گا اور کیا بارش میں جمعہ کے دن خطبہ دے گا

(۳۸۱) حضرت عبداللہ بن حارثؓ نے فرمایا کہ ہمیں ایک دن ابن عباسؓ نے جب کہ بارش کی وجہ سے کچھ ہو رہا تھا خطبہ دیا پھر مؤذن کو حکم دیا اور جب وہ حی علی الصلوٰۃ پر پہنچا تو آپ نے فرمایا کہ کہو آج لوگ نماز اپنی قیام گاہوں پر پڑھ لیں لوگ ایک دوسرے کو (حیرت کی وجہ سے) دیکھنے لگے جیسے اس بات میں کچھ اجنبیت محسوس کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم لوگ اس بات میں کچھ اجنبیت محسوس کر رہے ہو۔ ایسا تو مجھ سے بہتر ذات یعنی رسول اللہ ﷺ نے بھی کیا تھا اور میں نے یہ پسند نہیں کیا کہ تمہیں باہر نکالوں (اور تکلیف میں مبتلا کروں)۔

(۳۸۲) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ انصار میں سے کسی نے عذر پیش کیا کہ میں آپ کے ساتھ نماز میں شریک نہ ہو سکا کروں گا۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے لئے کھانا تیار کیا اور آپ ﷺ کو اپنے گھر پر دعوت دی۔ انہوں نے ایک چٹائی بچھا دی اور اس کے ایک کنارہ کو دھودیا۔ آنحضور ﷺ نے اس پر دو رکعتیں پڑھیں۔ آل جارود کے ایک شخص نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا نبی کریم ﷺ چاشت کی نماز پڑھتے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ اس دن کے سوا اور کبھی میں نے آپ ﷺ کو پڑھتے نہیں دیکھا۔

باب ۲۹۸۔ ادھر کھانا حاضر ہے اور اقامت صلوٰۃ بھی ہو رہی ہے (۳۸۳) حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کھانا حاضر کر دیا گیا تو مغرب کی نماز سے پہلے کھانا کھا لینا چاہئے اور کھانے میں بے مزہ بھی نہ ہونا چاہئے۔

باب ۲۹۹۔ آدمی جو اپنے گھر کی ضروریات میں

مصروف تھا کہ اقامت ہوئی اور وہ نماز کے لئے باہر آ گیا

(۳۸۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ

(۳۸۰) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ وَجْعُهُ، اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَ لَهُ،

باب ۲۹۷. هَلْ يُصَلِّي الْإِمَامُ بِمَنْ حَضَرَ

وَهَلْ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَطَرِ.

(۳۸۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ فِي يَوْمٍ رَدَغَ فَأَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَلَمَّا بَلَغَ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ قُلِ الصَّلَاةُ فِي الرِّحَالِ فَنَظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ كَأَنَّهُمْ أَنْكَرُوا فَقَالَ كَأَنَّكُمْ أَنْكَرْتُمْ هَذَا إِنَّ هَذَا فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا عَزْمَةٌ وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أُخْرِجَكُمْ.

(۳۸۲) عَنْ أَنَسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ الصَّلَاةَ مَعَكَ وَكَانَ رَجُلًا ضَخْمًا فَصَنَعَ لِنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَدَعَا إِلَى مَنْزِلِهِ فَبَسَطَ لَهُ حَصِيرًا وَنَضَحَ طَرَفَ الْحَصِيرِ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ آلِ الْحَارُودِ لِأَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحَى قَالَ مَارَأَيْتَهُ صَلَّاهَا إِلَّا يَوْمَئِذٍ.

باب ۲۹۸. إِذَا حَضَرَ الطَّعَامُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ

(۳۸۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قُدِّمَ الْعَشَاءُ فَأَبْدُوا بِهِ قَبْلَ أَنْ تُصَلُّوا صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَلَا تَعْجَلُوا عَنْ عَشَائِكُمْ.

باب ۲۹۹. مَنْ كَانَ فِي حَاجَةٍ

أَهْلِهِ فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَخَرَجَ

(۳۸۴) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا سُئِلَتْ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى



اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي بَيْتِهِ قَالَتْ كَانَ يَكُونُ فِي مَهْنَةِ أَهْلِهِ تَعْنِي خِدْمَةَ أَهْلِهِ فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ.

باب ۳۰۰. مَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ وَهُوَ لَا يُرِيدُ إِلَّا أَنْ يَعْلَمَهُمْ صَلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُنَّتَهُ (۳۸۵) عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ إِنِّي لَا صَلَّيْتُ بِكُمْ وَمَا أُرِيدُ الصَّلَاةَ أَصَلِّيْتُ كَيْفَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي.

باب ۳۰۱. أَهْلُ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ

(۳۸۶) عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ مُرُّوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ قُلْتُ لِحَفْصَةَ قَوْلِي لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ إِنَّكَ لَأَنْتِ صَوَّاحِبُ يُوسُفَ مُرُّوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ مَا كُنْتُ لِأَصِيبَ مِنْكَ خَيْرًا.

اپنے گھر میں کیا کیا کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا کہ آنحضور ﷺ اپنے گھر کے معمولی کام کاج خود ہی کیا کرتے تھے اور جب نماز کا وقت ہوتا تو فوراً نماز کے لئے تشریف لے جاتے۔

باب ۳۰۰۔ جو شخص نماز پڑھائے اور مقصد صرف لوگوں کو نبی کریم ﷺ کی نماز اور آپ کے طریقے سکھانا ہو۔

(۳۸۵) حضرت مالک بن حویرثؓ نے فرمایا کہ میں تم لوگوں کو نماز پڑھاؤں گا۔ میرا مقصد اس سے صرف یہ ہے کہ تمہیں نماز کا وہ طریقہ بتا دوں جس طرح نبی کریم ﷺ نماز پڑھتے تھے۔

باب ۳۰۱۔ اہل علم و فضل امامت کے زیادہ مستحق ہیں۔

(۳۸۶) ام المؤمنین حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض الوفا میں فرمایا کہ ابو بکرؓ سے نماز پڑھنے کے لئے کہو۔ عائشہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ ابو بکرؓ آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو کثرت گریہ سے (قرآن مجید) سنا نہ سکیں گے۔ اس لئے آپ ﷺ عمرؓ سے کہئے کہ وہ نماز پڑھائیں۔ آپ فرماتی تھیں کہ میں نے حفصہؓ سے کہا کہ وہ کہیں کہ اگر ابو بکرؓ آپ کی جگہ کھڑے ہوئے تو گریہ و زاری کی وجہ سے لوگوں کو سنا نہ سکیں گے اس لئے عمرؓ سے کہئے کہ وہ نماز پڑھائیں۔ حفصہؓ (ام المؤمنین اور حضرت عمرؓ کی صاحبزادی) نے اسی طرح کہا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ چپ رہو۔ تم صواحب یوسف کی طرح ہو۔ ابو بکرؓ سے کہو کہ وہ نماز پڑھائیں۔ بعد میں حضرت حفصہؓ نے حضرت عائشہؓ سے کہا میں نے کبھی تم سے بھلائی نہیں دیکھی۔

فائدہ:- اس واقعہ سے متعلق احادیث میں ”صواحب یوسف“ کا لفظ آتا ہے۔ صواحب صاحبہ کی جمع ہے لیکن یہاں مراد صرف زلیخا ہے اسی طرح حدیث میں ”انتن“ کی ضمیر جمع کے لئے استعمال ہوتی ہے لیکن یہاں بھی صرف ایک ذات عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد ہے۔ یعنی زلیخا نے عورتوں کے اعتراض کے سلسلے کو بند کرنے کے لئے انہیں بظاہر دعوت دی اور اکرام و اعزاز کیا لیکن مقصد صرف یوسف علیہ السلام کو دکھانا تھا۔ کہ تم مجھے کیا ملامت کرتی ہو۔ بات ہی کچھ ایسی ہے کہ میں مجبور ہوں۔ جس طرح اس موقع پر زلیخا نے اپنے دل کی بات چھپائے رکھی تھی۔ حضرت عائشہؓ بھی جن کی دلی تمنا یہی تھی کہ ابو بکرؓ نماز پڑھائیں لیکن آنحضور ﷺ سے مزید توثیق کے لئے ایک دوسرے عنوان سے بار بار پچھواتی تھیں۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے ابتداء میں غالباً بات نہیں سمجھی ہوگی اور بعد میں جب آنحضور ﷺ نے زور دیا تو وہ بھی حضرت عائشہؓ کا مقصد سمجھ گئیں اور فرمایا کہ میں تم سے کبھی بھلائی کیوں دیکھنے لگی۔

(۳۸۷) حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آنحضور ﷺ کے مرض الوفا میں ابو بکر صدیقؓ نماز پڑھاتے تھے۔ دو شنبہ کے دن جب

(۳۸۷) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُصَلِّي لَهُمْ فِي وَجْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ



لوگ نماز میں صف باندھے کھڑے تھے تو آنحضور ﷺ حجرہ کا پردہ ہٹائے کھڑے کھڑے ہماری طرف دیکھ رہے تھے۔ چہرہ مبارک قرطاس ابیض کی طرح معلوم ہوتا تھا۔ آپ ﷺ خوشی سے مسکرا دیئے۔ ہمیں اتنی مسرت و بخود ہی ہوئی کہ خطرہ ہو گیا تھا کہ کہیں ہم سب نبی کریم ﷺ کو دیکھنے میں نہ مشغول ہو جائیں (نماز پڑھتے میں) ابو بکرؓ رجعت قہقری کر کے صف کے ساتھ آ ملنا چاہتے تھے۔ انہوں نے سمجھا کہ نبی کریم ﷺ نماز کے لئے تشریف لائیں گے۔ لیکن آپ ﷺ نے ہمیں اشارہ کیا کہ نماز پوری کرو۔ پھر پردہ ڈال دیا۔ آنحضرت ﷺ کی وفات اسی دن ہوئی۔

باب ۳۰۲۔ جو لوگوں کو نماز پڑھا رہا تھا کہ پہلے امام بھی آگئے اب یہ پہلے آنے والے پیچھے بیٹھیں یا نہ بیٹھیں،

(۳۸۸) حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بنی عمر بن عوف میں (قباء میں) صلح کرانے کے لئے تشریف لے گئے تھے وہاں نماز کا وقت ہو گیا۔ مؤذن (حضرت بلالؓ) نے ابو بکرؓ سے آکر کہا کہ کیا آپ نماز پڑھائیں گے۔ اقامت کہی جا چکی اور ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا کہ ہاں۔ ابو بکر صدیقؓ نے نماز پڑھائی اور جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو لوگ نماز میں تھے۔ آپ ﷺ صفوں سے گذر کر پہلی صف میں پہنچے۔ لوگوں نے ایک ہاتھ کو دوسرے پر مارا (تاکہ حضرت ابو بکرؓ آنحضور ﷺ کی آمد پر مطلع ہو جائیں) لیکن ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز میں کسی طرف توجہ نہیں دیتے تھے۔ جب لوگوں نے یہیم ہاتھ پر ہاتھ مارنا شروع کیا تو آپ متوجہ ہوئے، اور رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے اشارہ سے انہیں اپنی جگہ رہنے کے لئے کہا۔ اس پر ابو بکر صدیقؓ نے اپنے ہاتھ اٹھا کر خدا کی تعریف کی کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں یہ اعزاز بخشا پھر آپ ﷺ پیچھے ہٹ گئے اور صف میں شامل ہو گئے اس پر نبی کریم ﷺ نے آگے بڑھ کر نماز پڑھائی۔ نماز سے فارغ ہو کر آپ ﷺ نے فرمایا کہ ابو بکرؓ جب میں نے آپ کو حکم دے دیا تھا پھر اپنا کام (امامت) کرتے رہنے سے آپ کیوں رک گئے۔ ابو بکرؓ بولے کہ ابو قحافہ کے بیٹے (یعنی ابو بکرؓ) کی یہ حیثیت نہیں تھی کہ رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں نماز پڑھا سکے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عجیب بات ہے میں نے دیکھا کہ تم لوگ تالیاں بجا رہے تھے۔ اگر نماز میں کوئی بات

حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ وَهُمْ صُفُوفٌ فِي الصَّلَاةِ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتْرَ الْحُجْرَةِ يَنْظُرُ إِلَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ كَأَنَّ وَجْهَهُ رَقَّةٌ مُصْحَفٌ ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ فَهَمَمْنَا أَنْ نَقْتَتِنَ مِنَ الْفَرَحِ بِرُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْكَصَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجًا إِلَى الصَّلَاةِ فَأَشَارَ إِلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ أَتَمُّوا صَلَاتَكُمْ وَأَرْخَى السِّتْرَ فَتَوَفَّى مِنْ يَوْمِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۳۰۲۔ مَنْ دَخَلَ لِيَوْمٍ النَّاسَ فَجَاءَ الْإِمَامَ الْأَوَّلَ فَتَأَخَّرَ الْأَوَّلُ أَوْلَمَ يَتَأَخَّرُ

(۳۸۸) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فَحَانَتْ الصَّلَاةُ فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ اتَّصَلِي النَّاسَ فَأَقِيمَ قَالَ نَعَمْ فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فِي الصَّلَاةِ فَتَخَلَّصَ حَتَّى وَقَفَ فِي الصَّفِّ فَصَفَّقَ النَّاسُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيقَ انْتَفَتَ فَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ امْكُثْ مَكَانَكَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللَّهَ عَلَى مَا أَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَلِكَ ثُمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى اسْتَوَى فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَتَّبِعَ إِذْ أَمَرْتُكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا كَانَ لِأَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِي رَأَيْتُكُمْ أَكْثَرْتُمْ التَّصْفِيقَ مِنْ نَابِهِ شَيْءٌ هُوَ



صَلَوْتِهِ فَلْيُسَبِّحْ فَإِنَّهُ إِذَا سَبَّحَ التَّفَّتَ إِلَيْهِ وَ إِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ۔ پیش آئے تو تسبیح کہنی چاہئے۔ کیونکہ جب کوئی تسبیح کہے گا تو اس کی طرف توجہ کی جائے گی اور یہ تالی بجانا عورتوں کے لئے خاص ہے۔

فائدہ:- مصنف عبدالرزاق کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ تیسری سن ہجری کا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نماز کے اندر بعض ایسی چیزیں صحابہ نے کیں جن پر آنحضرت ﷺ کو تنبیہ کرنی پڑی۔ مثلاً: آپ ﷺ نے تالی بجانے پر ٹوکا۔ اسی طرح بعض روایتوں میں ہے کہ ہاتھ اٹھانے پر بھی ابوبکرؓ کو آپ ﷺ نے تنبیہ فرمائی تھی۔ اس کے علاوہ نماز میں ہاتھ اٹھانا اور حمد کرنا یا نبی کریم ﷺ کا صفوں کو چیرتے ہوئے پہلی صف میں پہنچنا یہ سب دور نبوت کی خصوصیات تھیں۔ اب اس کے مطابق عمل درست نہیں ہو سکتا۔ اس موقع پر یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ نبی کی موجودگی میں امت کا کوئی فرد امام نہیں بن سکتا۔ عیسیٰ کے نزول کے بعد حضرت مہدیؑ بھی صرف ایک مرتبہ امام ہوں گے اور وہ بھی اس وجہ سے کہ اقامت انہیں کے لئے پہلے کہی جا چکی ہوگی۔ پھر بھی دو ایک مرتبہ ایسے اتفاقات پیش آ جاتے ہیں کہ امتی نبی کی موجودگی میں امامت کر لیتا ہے۔ مسند احمد کی ایک حدیث میں ہے کہ کسی نبی کی وفات اس وقت تک نہیں ہوئی جب تک کوئی نہ کوئی امتی ان کی موجودگی میں امام نہیں بنا۔ آنحضور ﷺ نے بھی متعدد مواقع پر بعض صحابہ کی اقتداء میں نماز ادا فرمائی تھی۔ ایک مرتبہ غزوہ تبوک کے موقع پر جب امام عبدالرحمن بن عوفؓ تھے۔ دوسری مرتبہ قباء میں صلح کرانے کے لئے جب گئے تھے۔ تیسری مرتبہ مرض الوفا میں ابوبکرؓ کی امامت میں جس واقعہ کا حدیث میں ذکر ہے اس کی بعض تفصیلات یہ ہیں کہ آنحضور ﷺ نے خود ہدایت فرمائی تھی کہ اگر صلح کرانے میں دیر ہو اور نماز کا وقت ہو جائے تو ابوبکرؓ سے نماز پڑھانے کے لئے کہنا چونکہ ابوبکرؓ یہ سمجھتے تھے کہ آپ ﷺ کا یہ حکم لزوم کے لئے نہیں تھا بلکہ صرف اکرام تھا۔ اس لئے آپ پیچھے ہٹ گئے۔

### باب ۳۰۳۔ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ

(۳۸۹) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ضَعُوا إِلَيَّ مَاءً فِي الْمِخْضَبِ قَالَتْ فَفَعَلْنَا فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ فَذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ضَعُوا إِلَيَّ مَاءً فِي الْمِخْضَبِ قَالَتْ فَفَعَلْنَا فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ضَعُوا إِلَيَّ مَاءً فِي الْمِخْضَبِ قَالَتْ فَفَعَلْنَا فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالنَّاسُ عَكُوفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ بَانَ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَاتَاهُ الرَّسُولُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ

### باب ۳۰۴۔ امام اس لئے ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے

(۳۸۹) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب آپ ﷺ کا مرض بڑھ گیا تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی۔ ہم نے عرض کی۔ نہیں یا رسول اللہ! لوگ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میرے لئے ایک لگن میں پانی رکھ دو۔ عائشہؓ نے بیان کیا کہ ہم نے رکھ دیا۔ اور آپ نے بیٹھ کر غسل کیا۔ پھر اٹھنے کی کوشش کی۔ لیکن آپ پر غشی طاری ہو گئی اور جب افاقہ ہوا تو پھر آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی۔ ہم نے عرض کی کہ نہیں یا رسول اللہ! لوگ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ آپ نے (پھر) فرمایا کہ لگن میں میرے لئے پانی رکھ دو۔ عائشہؓ نے بیان کیا کہ ہم نے تعمیل حکم کر دی اور آپ ﷺ نے بیٹھ کر غسل کیا۔ پھر اٹھنے کی کوشش کی لیکن (دوبارہ) غشی طاری ہو گئی۔ جب افاقہ ہوا تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے۔ ہم نے عرض کی کہ نہیں یا رسول اللہ! لوگ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے (پھر) فرمایا کہ لگن میں پانی لاؤ اور آپ ﷺ نے بیٹھ کر غسل کیا۔ پھر اٹھنے کی کوشش کی لیکن غشی طاری ہو گئی اور پھر جب افاقہ ہوا تو دریافت فرمایا کہ کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے ہم نے عرض کی کہ نہیں یا رسول اللہ! آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ لوگ مسجد میں عشاء کی نماز



کے لئے نبی کریم ﷺ کا بیٹھے ہوئے انتظار کر رہے تھے۔ آخر الامر آپ ﷺ نے ابو بکرؓ کے پاس آدمی بھیجا کہ وہ نماز پڑھا دیں بھیجے ہوئے شخص نے آ کر کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ سے نماز پڑھانے کے لئے فرمایا ہے۔ ابو بکرؓ بڑے رقیق القلب تھے۔ انہوں نے عمرؓ سے کہا کہ وہ نماز پڑھائیں لیکن حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ آپ اس کے زیادہ مستحق ہیں۔ پھر ان (بیماری کے) دنوں میں ابو بکرؓ نماز پڑھاتے رہے۔

### باب ۳۰۴۔ مقتدی کب سجدہ کریں

(۳۹۰) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تھے تو ہم میں سے کوئی بھی اس وقت تک نہیں جھکتا تھا۔ جب تک آنحضور ﷺ سجدہ میں نہ چلے جاتے پھر ہم بھی سجدہ میں جاتے تھے۔

### باب ۳۰۵۔ امام سے پہلے سر اٹھانے والے کا گناہ

(۳۹۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے نقل کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا کیا وہ شخص جو امام سے پہلے سر اٹھا لیتا ہے اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کے سر کی طرح بنادے یا اس کی صورت گدھے کی سی بنادے۔

### باب ۳۰۶۔ غلام اور آزاد کردہ غلام کی امامت

(۳۹۲) حضرت انس بن مالکؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا (اپنے حکام کی) سنو اور اطاعت کرو خواہ ایک ایسا حبشی کیوں نہ حاکم بنادیا جائے جس کا سر انگوڑی کی طرح ہو۔

### باب ۳۰۷۔ جب امام نماز پوری طرح نہ

پڑھے اور مقتدی پوری طرح پڑھیں۔

(۳۹۳) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہیں نماز پڑھائی جاتی ہے پس اگر امام نے ٹھیک نماز پڑھائی تو اس کا ثواب تمہیں ملے گا اور اگر غلطی کی تو تمہیں ثواب ملے گا اور گناہ امام پر ہوگا

### باب ۳۰۸۔ جب (نماز پڑھنے والے) صرف دو ہوں

تو مقتدی امام کے دائیں جانب مقابل میں کھڑا ہوگا۔

(۳۹۴) حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ میں ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے یہاں سویا۔ اس رات نبی کریم ﷺ کی بھی وہیں سونے کی باری

رَجُلًا رَفِيقًا يَأْغُمُّرُ صَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ لَهُ: عُمَرُ أَنْتَ أَحَقُّ بِذَلِكَ فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ تِلْكَ الْآيَامَ -

### باب ۳۰۴۔ مَتَى يَسْجُدُ مَنْ خَلْفَ الْإِمَامِ

(۳۹۰) عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ يَحْنِ أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى يَقَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا ثُمَّ نَقَعُ سُجُودًا بَعْدَهُ -

### باب ۳۰۵۔ اِثْمٌ مَنْ رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ

(۳۹۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ أَوْ لَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ أَوْ يَجْعَلَ اللَّهُ صُورَتَهُ صُورَةَ حِمَارٍ -

### باب ۳۰۶۔ إِمَامَةُ الْعَبْدِ وَالْمَوْلَى

(۳۹۲) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَإِنْ اسْتُعْمِلَ حَبَشِيٌّ كَانَ رَأْسُهُ زَبِيَّةً -

### باب ۳۰۷۔ إِذَا لَمْ يَتِمَّ

الْإِمَامُ وَأَتَمَّ مَنْ خَلْفَهُ

(۳۹۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُصَلُّونَ لَكُمْ فَإِنْ أَصَابُوا فَلَكُمْ وَإِنْ أَخْطَأُوا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ -

### باب ۳۰۸۔ يَقُومُ عَنْ يَمِينِ الْإِمَامِ

بِحِذَائِهِ سَوَاءٌ إِذَا كَانَا اثْنَيْنِ

(۳۹۴) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ نِمْتُ عِنْدَ مَيْمُونَةَ وَالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ



عِنْدَهَا تِلْكَ اللَّيْلَةُ فَتَوَضَّأْتُ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَقُمْتُ عَنْ  
يَسَارِهِ فَأَخَذَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى ثَلَاثَ عَشْرَةَ  
رُكْعَةً ثُمَّ نَامَ حَتَّى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ ثُمَّ أَتَاهُ  
الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

تھی۔ آپ نے وضو کیا اور نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو گئے۔ میں آپ  
ﷺ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا۔ اس لئے آپ ﷺ نے مجھے پکڑ کر دائیں  
طرف کر دیا۔ پھر تیرہ رکعت نماز پڑھی اور سو گئے۔ یہاں تک کہ سانس  
لینے لگے۔ نبی کریم ﷺ کی عادت تھی کہ جب سوتے تو سانس لیتے تھے پھر  
مؤذن آیا تو آپ ﷺ باہر تشریف لے گئے۔ آپ نے اس کے بعد (فجر  
کی) نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

باب ۳۰۹. إِذَا طَوَّلَ الْإِمَامُ وَ

كَانَ لِلرَّجُلِ حَاجَةٌ فَخَرَجَ وَصَلَّى

(۳۹۵) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ)  
قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُؤْمُ قَوْمَهُ فَصَلَّى الْعِشَاءَ فَقَرَأَ  
بِالْبَقَرَةِ فَأَنْصَرَفَ الرَّجُلُ فَكَانَ مُعَاذٌ يَنَالُ مِنْهُ فَبَلَغَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَتَانُ فَتَانُ فَتَانُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ  
أَوْ قَالَ فَاتِنَا فَاتِنَا فَاتِنَا وَأَمَرَهُ بِسُورَتَيْنِ مِنْ أَوْسَطِ  
الْمُفَصَّلِ -

باب ۳۰۹۔ جب امام نے نماز طویل کر دی اور کسی  
کو ضرورت تھی اس لئے اس نے باہر نکل کر نماز پڑھ لی

(۳۹۵) حضرت جابر بن عبد اللہ نے فرمایا کہ معاذ بن جبل، نبی کریم ﷺ  
کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور پھر واپس آ کر اپنی قوم کے لوگوں کو نماز  
پڑھاتے تھے۔ ایک مرتبہ عشاء میں سورہ بقرہ پڑھی اس لئے ایک شخص  
باہر آ گیا (نماز سے) معاذ رضی اللہ عنہ کو اس سے ناگواری رہنے لگی۔  
لیکن جب یہ بات نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے تین مرتبہ فتان۔  
فتان فتان فرمایا۔ یا فاتن۔ فاتن۔ فاتن (فتنہ میں ڈالنے والا) فرمایا اور  
اوساط مفصل کی دو سورتوں کے پڑھنے کا حکم دیا

فائدہ:- حضرت معاذ کا تعلق قبیلہ بنو سلمہ سے تھا۔ بنو سلمہ کے گھرمذینہ کی آخری سرحد پر تھے۔ حضرت معاذ اور ان کی قوم کے دوسرے افراد  
مغرب کی نماز آنحضور ﷺ کے ساتھ پڑھتے اور پھر اپنے گھروں کو واپس ہوتے تو لوگ عشاء کی نماز قبیلہ ہی کی مسجد میں پڑھتے حضرت معاذ بھی  
انہیں کے ساتھ واپس چلے آتے تھے لیکن ایک روز اتفاق سے مغرب کی نماز کے بعد حضرت معاذ صحبت نبوی ﷺ میں بیٹھ گئے اور کافی دیر ہو گئی  
اس لئے آپ نے عشاء کی نماز بھی وہیں پڑھ لی۔ پھر اپنے قبیلہ میں آئے تو چونکہ یہاں امام آپ ہی تھے اس لئے عشاء کی نماز یہاں آپ نے  
ہی پڑھائی اور نماز میں طویل طویل سورتیں پڑھیں۔ ایک تو پہلے سے دیر ہو چکی تھی دوسرے طویل سورتوں کی وجہ سے اور زیادہ تاخیر ہوئی تو ایک  
صاحب جنہیں کچھ ضرورت رہی ہوگی نماز توڑ دی اور خود سے نماز پڑھ لی۔ اس پس منظر کے بعد امام شافعیؒ کے مسلک کے لئے اس حدیث میں  
کوئی دلیل باقی نہیں رہی۔ ان کا مسلک یہ ہے کہ امام نفل نماز پڑھ رہا ہو تو مقتدی کسی فرض کی نیت باندھ کر اس کی اقتداء کر سکتے ہیں وہ یہ کہتے  
ہیں کہ حضرت معاذ کی عادت یہ تھی کہ عشاء کی نماز آپ نبی کریم ﷺ کے ساتھ پڑھتے تھے اور پھر قبیلہ والوں کو بھی آ کر عشاء پڑھاتے تھے تو  
ظاہر ہے کہ بعد میں آپ نفل کی نیت کرتے رہے ہوں گے۔ اس لئے نفل نماز پڑھنے والے کی امامت میں فرض پڑھی جاسکتی ہے۔ لیکن جیسا  
کہ بتایا گیا حضرت معاذ نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز عشاء نہیں پڑھتے تھے بلکہ صرف مغرب پڑھ کر واپس چلے آتے تھے صرف ایک مرتبہ آپ نے  
عشاء بھی پڑھی اور پھر قوم والوں کو دوبارہ آ کر پڑھائی اور اسی کے متعلق ہے کہ آنحضور ﷺ نے خفگی کا اظہار فرمایا۔ ممکن ہے اس وجہ سے بھی آپ  
خفا ہوئے ہوں کہ دوبارہ کیوں جا کر پڑھائی۔

باب ۳۱۰. تَخْفِيفُ الْإِمَامِ فِي

الْقِيَامِ وَاتِّمَامِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

(۳۹۶) عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ

باب ۳۱۰۔ امام قیام کم کرے لیکن

رکوع اور سجدہ پوری طرح کرے

(۳۹۶) حضرت ابو مسعود نے فرمایا کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! میں



صبح کی نماز میں فلاں کی وجہ سے دیر میں جاتا ہوں۔ کیونکہ وہ نماز کو بہت طویل کر دیتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو نصیحت کے وقت اس دن سے زیادہ غضب ناک اور کبھی نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے بعض، لوگوں کو بھگانے کا باعث بنتے ہیں جو شخص بھی نماز پڑھائے تو ہلکی پڑھائے کیونکہ نمازیوں میں کمزور بوڑھے اور ضرورت والے سب ہی ہوتے ہیں۔ حضرت معاذؓ سے روایت ہے کہ آپ نے ان سے فرمایا تم نے سَبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى کیوں نہ پڑھی

### باب ۳۱۱۔ نماز مختصر لیکن مکمل

(۳۹۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان فرمائی کہ نبی کریم ﷺ نماز کو مختصر لیکن مکمل طور پر پڑھتے تھے۔

باب ۳۱۲۔ جس نے بچے کے رونے کی آواز پر نماز میں تخفیف کر دی (۳۹۸) حضرت ابو قتادہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ میں نماز دیر تک پڑھنے کے ارادہ سے کھڑا ہوتا ہوں۔ لیکن کسی بچے کی آواز سن کر نماز کو ہلکی کر دیتا ہوں کہ کہیں اس کی ماں پر (جو نماز میں شریک ہوگی شاق نہ گذرے۔

باب ۳۱۳۔ اقامت کے وقت اور اس کے بعد صفوں کو درست کرنا (۳۹۹) حضرت نعمان بن بشیرؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اپنی صفوں کو درست کرلو۔ ورنہ خدا تعالیٰ تمہارے دلوں میں اختلاف ڈال دے گا۔

فائدہ: اس سے امام بخاریؒ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ رونے سے نماز میں کوئی خرابی نہیں آتی۔ لیکن اگر کسی ذاتی پریشانی یا مصیبت کی وجہ سے آدمی نماز میں رونے لگے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ البتہ جنت یا دوزخ کے ذکر پر اگر رونا آیا تو یہ عین مطلوب ہے۔ حدیث مرفوعہ سے آنحضور ﷺ نماز میں رونا ثابت ہے۔

### باب ۳۱۴۔ صفیں درست کرتے وقت

امام کا لوگوں کی طرف متوجہ ہونا

(۴۰۰) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نماز کے لئے اقامت کہی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا رخ ہماری طرف کیا اور فرمایا کہ اپنی صفیں درست کرلو اور شانے ملا کر کھڑے ہو جاؤ۔ میں تم کو پیچھے سے بھی دیکھتا رہتا ہوں۔

رَجُلًا قَالَ وَاللَّهِ يَارَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا تَأْخُرُ عَنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فَلَانٍ مِمَّا يَطِيلُ بِنَا فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَوْعِظَةٍ أَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مِنْكُمْ مُنْفَرِّينَ فَأَيْتُكُمْ مَا صَلَّيْتُ بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزُوا فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ۔ عَنْ مَعَاذٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَوْلَا صَلَّيْتُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى۔

### باب ۳۱۱۔ الْإِيجَازُ فِي الصَّلَاةِ وَإِكْمَالُهَا

(۳۹۷) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوجِزُ الصَّلَاةَ وَيُكْمِلُهَا۔

### باب ۳۱۲۔ مَنْ أَخَفَّ الصَّلَاةَ عِنْدَ بُكَاءِ الصَّبِيِّ

(۳۹۸) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَا قُومُ فِي الصَّلَاةِ أُرِيدُ أَنْ أَطْوَلَ فِيهَا فَاسْمَعْ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَاتَجَوَّزْ فِي صَلَاتِي كَرَاهِيَةً أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمِّهِ۔

### باب ۳۱۳۔ تَسْوِيَةُ الصُّفُوفِ عِنْدَ الْإِقَامَةِ وَبَعْدَهَا

(۳۹۹) عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَسَوُّوا صُفُوفَكُمْ أَوْ لِيَخَالَفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ وَجْهِكُمْ۔

### باب ۳۱۴۔ إِقْبَالُ الْإِمَامِ عَلَى

النَّاسِ عِنْدَ تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ۔

(۴۰۰) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ فَقَالَ أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ وَتَرَأَوْا فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي۔



باب ۳۱۵. إِذَا كَانَ بَيْنَ الْإِمَامِ  
وَبَيْنَ الْقَوْمِ حَائِطٌ أَوْ سُرَّةٌ.

(۴۰۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فِي حُجْرَتِهِ وَجِدَارُ الْحُجْرَةِ قَصِيرٌ فَرَأَى النَّاسُ شَخْصَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ أَنَاسٌ يُصَلُّونَ بِصَلَوَتِهِ فَاصْبَحُوا فَتَحَدَّثُوا بِذَلِكَ فَقَامَ اللَّيْلَةَ الثَّانِيَةَ فَقَامَ مَعَهُ أَنَاسٌ يُصَلُّونَ بِصَلَوَتِهِ صَنَعُوا ذَلِكَ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا حَتَّى إِذَا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَخْرُجْ فَلَمَّا أَصْبَحَ ذَكَرَ ذَلِكَ النَّاسُ فَقَالَ إِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُكْتَبَ عَلَيْكُمْ صَلَاةُ اللَّيْلِ.

باب ۳۱۶. صَلَاةُ اللَّيْلِ.

(۴۰۲) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَرَفْتُ الَّذِي رَأَيْتُمْ مِنْ صَنِيعِكُمْ فَصَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ أَفْضَلَ الصَّلَاةِ صَلَاةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ.

باب ۳۱۷. رَفْعُ الْيَدَيْنِ فِي

التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى مَعَ الْإِفْتِيحِ سَوَاءً.

(۴۰۳) عَنْ ابْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذُّ وَمَنْكِبَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا كَذَلِكَ أَيْضًا وَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السُّجُودِ.

باب ۳۱۸. وَضْعُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى فِي الصَّلَاةِ

(۴۰۴) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ نَاسٌ يُؤْمَرُونَ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ الْيُمْنَى عَلَى ذِرَاعِهِ الْيُسْرَى فِي الصَّلَاةِ.

باب ۳۱۵۔ جب امام اور مقتدیوں کے درمیان کوئی دیوار حائل ہو یا پردہ ہو۔

(۴۰۱) حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ رات میں اپنے حجرہ کے اندر نماز پڑھتے تھے۔ حجرہ کی دیواریں چھوٹی تھیں اس لئے لوگوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھ لیا اور آپ کی اقتداء میں نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ صبح کے وقت لوگوں نے اس کا ذکر دوسروں سے کیا۔ پھر جب دوسری رات آپ کھڑے ہوئے تو لوگ آپ کی اقتداء میں اس رات بھی کھڑے ہو گئے۔ یہ صورت دو یا تین راتوں تک رہی اس کے بعد رسول اللہ ﷺ بیٹھے رہے اور نماز کے لئے تشریف نہیں لائے پھر جب صبح کے وقت لوگوں نے اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ میں ڈرا کہ کہیں رات کی نماز تم پر فرض نہ ہو جائے (اس شدت اشتیاق کو دیکھ کر)۔

باب ۳۱۶۔ رات کی نماز

(۴۰۲) حضرت زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا جو طرز عمل میں نے دیکھا اس کی وجہ جانتا ہوں (یعنی شوق عبادت و اتباع) لیکن لوگو! اپنے گھروں میں ہی نماز پڑھا کرو۔ کیونکہ سوائے فرائض کے اور تمام نمازوں کو گھر میں ہی پڑھنا افضل ہے۔

باب ۳۱۷۔ رفع یدین اور

تکبیر تحریمہ دونوں ایک ساتھ

(۴۰۳) حضرت عبد اللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ موٹدھوں تک اٹھاتے تھے اور اسی طرح جب رکوع کے لئے تکبیر کہتے۔ اور اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تو دونوں ہاتھ بھی اٹھاتے تھے (رکوع سے سر مبارک اٹھاتے تھے) آپ کہتے تھے کہ سمع اللہ لمن حمدہ، ربنا ولك الحمد اور یہ رفع یدین سجدہ میں جاتے وقت نہیں کرتے تھے۔

باب ۳۱۸۔ نماز میں دایاں ہاتھ بائیں پر رکھنا

(۴۰۴) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو حکم تھا کہ نماز میں دایاں ہاتھ بائیں کلائی پر رکھیں۔



باب ۳۱۹. مَا يُقْرَأُ بَعْدَ التَّكْبِيرِ.

(۴۰۵) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوا يَفْتَتِحُونَ الصَّلَاةَ بِالْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ إِسْكَاتَةً قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ هُنِيئَةٌ فَقُلْتُ يَا أَبِیْ أَنْتَ وَأُمِّیْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِسْكَاتُكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ مَا تَقُولُ قَالَ أَقُولُ: اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنْقَى الثَّوْبُ الْآبِضُ مِنَ الدَّنَسِ اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ.

باب ۳۱۹۔ تکبیر تحریمہ کے بعد کیا پڑھا جائے (۴۰۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما۔ الحمد لله رب العالمین سے نماز شروع کرتے تھے۔

حضرت ابو ہریرہؓ نے حدیث بیان کی فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان تھوڑی دیر چپ رہتے تھے۔ میں نے کہا۔ یا رسول اللہ! آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں۔ آپ اس تکبیر اور قرأت کے درمیان کی خاموشی کے دوران کیا پڑھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں پڑھتا ہوں۔ (ترجمہ) اے اللہ میرے اور گناہ کے درمیان اتنی دوری کر دے جتنی مشرق اور مغرب میں ہے، اے اللہ مجھے گناہوں سے اس طرح پاک کر دے جیسے سفید کپڑا میل سے پاک ہوتا ہے۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو پانی برف اور اولے سے دھو دے۔

فائدہ:- حنفیہ اور حنابلہ کے یہاں زیادہ بہتر ہے سبحانک اللہم الخ پڑھنا۔ شوافع یہی دعا پسند کرتے ہیں جس کی روایت امام بخاری نے کی۔ احادیث میں دونوں دعائیں ہیں۔ حضرت عمرؓ نے ایک مرتبہ سبحانک اللہم الخ بلند آواز سے بھی پڑھی تھی۔ تاکہ لوگ جان لیں۔ اس باب کی پہلی حدیث میں ہے کہ نماز الحمد للہ سے شروع کرتے تھے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ”جہز“ الحمد للہ سے شروع ہوتا تھا۔ کیونکہ قرأت اور تکبیر کے درمیان کی دعا آہستہ سے آپ پڑھتے تھے۔

باب ۳۲۰. رَفَعَ الْبَصَرَ إِلَى الْإِمَامِ فِي الصَّلَاةِ

(۴۰۶) عَنْ خُبَابٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قِيلَ لَهُ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ نَعَمْ فَقُلْنَا بِمَ كُنْتُمْ تَعْرِفُونَ ذَاكَ قَالَ بِاضْطِرَابٍ لِحَيْتِهِ.

باب ۳۲۰۔ نماز میں امام کو دیکھنا (۴۰۶) حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ ظہر اور عصر کی رکعتوں میں قرأت کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں! ہم نے عرض کی کہ آپ لوگ یہ بات کس طرح سمجھ جاتے تھے؟ فرمایا کہ آپ کی داڑھی کی حرکت سے۔

فائدہ:- ابن مزیرؒ نے فرمایا کہ مقتدی کا امام کو نماز میں دیکھنا نماز باجماعت کے مقاصد میں داخل ہے (بشرطیکہ امام سامنے ہو)

باب ۳۲۱. رَفَعَ الْبَصَرَ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلَاةِ

(۴۰۷) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي صَلَاتِهِمْ فَاشْتَدَّ قَوْلُهُ فِي ذَلِكَ حَتَّى قَالَ لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذَلِكَ أَوْ لَتُخَطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ.

باب ۳۲۱۔ نماز میں آسمان کی طرف نظر اٹھانا (۴۰۷) حضرت انس بن مالکؓ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایسے لوگوں کا کیا حال ہوگا جو نماز میں اپنی نظریں آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے اس سے نہایت سختی کے ساتھ روکا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس سے باز آ جاؤ ورنہ تمہاری آنکھیں نکال لی جائیں گی

باب ۳۲۲۔ نماز میں ادھر ادھر دیکھنا

باب ۳۲۲. الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ.

(۴۰۸) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

(۴۰۸) حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز میں



ادھر ادھر دیکھنے کے بارے میں پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ تو ایک ڈاکہ ہے جو شیطان بندے کی نماز پر ڈالتا ہے۔

باب ۳۲۳۔ امام اور مقتدی کے لئے

قرأت کا وجوب، اقامت اور سفر ہر

حالت میں سری اور جہری تمام نمازوں میں

(۴۰۹) حضرت جابر بن سمرہؓ نے کہا کہ اہل کوفہ نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کی حضرت عمر فاروقؓ سے شکایت کی تھی۔ اس لئے آپ کو معزول کر کے حضرت عمرؓ نے عمارؓ کو کوفہ کا عامل بنایا۔ کوفہ والوں نے ان کے متعلق یہ تک کہہ دیا تھا کہ وہ تو اچھی طرح نماز بھی نہیں پڑھتے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے ان کو بلا بھیجا۔ آپ نے ان سے پوچھا کہ ابواحق! ان کوفہ والوں کا خیال ہے کہ تم اچھی طرح نماز نہیں پڑھتے۔ اس پر آپ نے جواب دیا کہ خدا گواہ ہے میں تو انہیں نبی کریمؐ ہی کی طرح نماز پڑھاتا تھا اس میں کوئی کوتاہی نہیں کرتا تھا۔ عشاء کی نماز پڑھاتا تو اس کی پہلی دو رکعتوں میں (قرأت) طویل کرتا اور دوسری دو رکعتیں بلکی پڑھتا۔ عمرؓ نے فرمایا کہ ابواحق! تم سے امید بھی یہی تھی۔ پھر آپ نے سعدؓ کے ساتھ ایک یا کئی آدمیوں کو کوفہ بھیجا۔ قاصد نے ہر مسجد میں ان کے متعلق جا کر پوچھا۔ سب نے آپ کی تعریف کی۔ لیکن جب مسجد بنی عباس میں گئے تو ایک شخص جس کا نام اسامہ بن قتادہ تھا اور کنیت ابوسعیدہ تھی۔ کھڑا ہوا۔ اس نے کہا کہ جب آپ نے خدا کا واسطہ دے کر پوچھا ہے تو (سنئے کہ) سعدؓ نہ جہاد کرتے تھے۔ نہ مال کی تقسیم صحیح کرتے تھے اور نہ فیصلے میں عدل و انصاف کرتے تھے۔ حضرت سعدؓ نے (یہ سن کر) فرمایا کہ خدا کی قسم! میں (تمہاری اس بات پر) تین دعائیں کرتا ہوں اے اللہ اگر تیرا یہ بندہ جھوٹا ہے اور صرف ریا و نمود کے لئے کھڑا ہوا ہے تو اس کی عمر دراز کر دیجئے اور اسے خوب محتاج بنا کر فتنوں میں مبتلا کر دیجئے۔ اس کے بعد وہ شخص اس درجہ بد حال ہوا کہ جب اس سے پوچھا جاتا تو کہتا کہ ایک بوڑھا اور پریشان حال ہوں۔ مجھے سعدؓ کی بد دعا لگ گئی تھی۔

(عبدالملک نے بیان کیا کہ میں نے اسے دیکھا تھا۔ اس کی بھویں بڑھاپے کی وجہ سے آنکھوں پر آگئی تھیں لیکن اب بھی راستوں میں وہ لڑکیوں کو چھیڑتا پھرتا تھا۔)

(۴۱۰) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِلْفَاتِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الْعَبْدِ۔

باب ۳۲۳۔ وَجُوبُ الْقِرَاءَةِ لِلْإِمَامِ

وَالْمَأْمُومِ فِي الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا فِي

الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ وَمَا يُجْهَرُ فِيهَا وَمَا يُخَافُ

(۴۰۹) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ شَكَّى أَهْلُ الْكُوفَةِ سَعْدًا إِلَى عُمَرَ فَعَزَلَهُ، وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَمَّارًا فَشَكُّوا حَتَّى ذَكَرُوا أَنَّهُ لَا يُحْسِنُ يُصَلِّيُ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا أَبَا إِسْحَاقَ إِنَّ هَؤُلَاءِ يَزْعُمُونَ أَنَّكَ لَا تُحْسِنُ تُصَلِّيُ قَالَ أَمَّا أَنَا وَاللَّهِ فَإِنِّي كُنْتُ أَصَلِّيُ بِهِمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَخْرَمَ عَنْهَا أَصَلِّيُ صَلَاةَ الْعِشَاءِ فَأَرْكُذُ فِي الْأَوَّلِينَ وَأُخِفُّ فِي الْآخِرِينَ قَالَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ يَا أَبَا إِسْحَاقَ فَأَرْسَلَ مَعَهُ رَجُلًا أَوْ رَجُلًا إِلَى الْكُوفَةِ يَسْأَلُ عَنْهُ أَهْلَ الْكُوفَةِ وَلَمْ يَدْعُ مَسْجِدًا إِلَّا سَأَلَ عَنْهُ وَيَتَنَوَّنَ عَلَيْهِ مَعْرُوفًا حَتَّى دَخَلَ مَسْجِدًا لِبَنِي عَبْسٍ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ أُسَامَةُ بْنُ قَتَادَةَ يُكْنَى أَبَا سَعْدَةَ فَقَالَ أَمَّا إِذَا نَشَدْتَنَا فَإِنَّ سَعْدًا لَا يَسِيرُ بِالسَّرِيَّةِ وَلَا يُقْسِمُ بِالسَّوِيَّةِ وَلَا يَعْدِلُ فِي الْقَضِيَّةِ قَالَ سَعْدُ أَمَّا وَاللَّهِ لَا دُعَاؤَ بِثَلَاثِ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ عَبْدُكَ هَذَا كَاذِبًا قَامَ رِيَاءً وَسُمْعَةً فَاطِلُ عُمَرَهُ، وَأَطْلُ فَقَرَهُ، وَعَرَضَهُ بِالْفِتَنِ وَكَانَ بَعْدُ إِذَا سُئِلَ يَقُولُ شَيْخٌ كَبِيرٌ مَفْتُونٌ أَصَابَتْنِي دَعْوَةُ سَعْدٍ۔

(قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ فَإِنَّا رَأَيْنَاهُ بَعْدُ قَدْ سَقَطَ حَاجِبَاهُ عَلَى عَيْنَيْهِ مِنَ الْكِبَرِ وَإِنَّهُ لَيَتَعَرَّضُ لِلْجَوَارِي فِي الطُّرُقِ يَغْمِزُهُنَّ)۔

(۴۱۰) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ



رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔

(۴۱۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَارْجِعْ فَصَلَّى كَمَا صَلَّيْتُ ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ثَلَاثًا فَقَالَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَحْسِنُ غَيْرَهُ فَعَلِمَنِي فَقَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تيسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ رَأْسًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ جَالِسًا وَافْعَلْ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو سورہ ”فاتحہ“ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔

(۴۱۱) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے اسکے بعد ایک اور شخص آیا۔ اس نے نماز پڑھی اور پھر نبی کریم ﷺ کو سلام کیا آپ ﷺ نے سلام کا جواب دے کر فرمایا کہ واپس جاؤ اور پھر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ شخص واپس گیا اور پہلے کی طرح پھر نماز پڑھی۔ اور پھر آ کر سلام کیا۔ لیکن آپ ﷺ نے اس مرتبہ بھی یہی فرمایا کہ واپس جاؤ اور دوبارہ نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ آپ ﷺ نے اس طرح تین مرتبہ کیا۔ آخر اس شخص نے کہا کہ اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی اچھا طریقہ نہیں جانتا اس لئے آپ مجھے سکھا دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب نماز کے لئے کھڑے ہوا کرو تو پہلے تکبیر کہو پھر آسانی کے ساتھ جتنی قرأت قرآن ہو سکے کرو۔ اس کے بعد رکوع کرو۔ اچھی طرح رکوع ہو جائے تو سر اٹھا کر پوری طرح کھڑے ہو جاؤ اس کے بعد سجدہ کرو اور پورے اطمینان کے ساتھ۔ پھر سر اٹھاؤ اور اچھی طرح بیٹھ جاؤ۔ اسی طرح اپنی تمام نماز میں کرو۔

فائدہ:- روایات میں اس کا کہیں بھی ذکر نہیں کہ اگر امام نماز پڑھا رہا ہو اس وقت بھی مقتدی کے لئے قرأت قرآن ضروری ہے۔ احادیث میں جو کچھ بیان ہوا ہے! احناف ان میں سے کسی چیز کے منکر نہیں اور نہ ان کے خلاف مسلک رکھنے والوں کے لئے اس میں کوئی واضح دلیل ہے ناظرین اس موقع پر بس ایک بنیادی بات کا خیال رکھیں کہ نماز باجماعت میں امام اور مقتدی کا جو تعلق ہوتا ہے وہ تعلق امام شافعی کے یہاں انتہائی کمزور ہے اور امام ابو حنیفہ کے یہاں یہ تعلق انتہائی قوی ہے۔ احادیث جو نماز باجماعت سے متعلق آئی ہیں انہیں کی روشنی میں یہ اصول بنایا گیا ہے۔ امام شافعی بھی احادیث سے باہر نہیں۔ لیکن امام حنیفہ نے جن احادیث کی روشنی میں فیصلہ کیا ہے وہ اس باب میں بہت واضح اور روشن ہیں۔

### باب ۳۲۴۔ ظہر میں قرأت

(۴۱۲) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور دو مزید سورتیں پڑھتے تھے۔ ان میں طویل قرأت کرتے تھے لیکن آخری دو رکعتیں ہلکی پڑھاتے تھے کبھی کبھی آیت سنا بھی دیا کرتے تھے۔ عصر میں آپ سورہ فاتحہ اور دو مزید سورتیں پڑھتے تھے۔ اس کی بھی پہلی رکعتیں طویل پڑھتے۔ اسی طرح صبح کی نماز کی پہلی رکعت طویل کرتے اور دوسری ہلکی۔

### باب ۳۲۴۔ الْقِرَاءَةُ فِي الظُّهْرِ۔

(۴۱۲) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ يُطَوِّلُ فِي الْأُولَى وَيُقْصِرُ فِي الثَّانِيَةِ وَيُسْمِعُ الْآيَةَ أَحْيَانًا وَكَانَ يَقْرَأُ فِي الْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الْأُولَى وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَيُقْصِرُ فِي الثَّانِيَةِ۔



## باب ۳۲۵۔ الْقِرَاءَةُ فِي الْمَغْرِبِ

(۴۱۳) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ أُمَّ الْفَضْلِ سَمِعَتْهُ وَهُوَ يَقْرَأُ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَقَالَتْ يَا بَنِي لَقَدْ ذَكَّرْتَنِي بِقِرَاءَةِ تِلْكَ هَذِهِ السُّورَةِ إِنَّهَا لَا حِرْمَانَ لَهَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فِي الْمَغْرِبِ

(۴۱۴) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِطُولِي الطُّوَلَيْنِ

## باب ۳۲۶۔ الْجَهْرُ فِي الْمَغْرِبِ

(۴۱۵) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ

## باب ۳۲۷۔ الْقِرَاءَةُ فِي الْعِشَاءِ بِالسَّجْدَةِ

(۴۱۶) عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ الْعَتَمَةَ فَقَرَأَ "إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ" فَسَجَدَ فَقُلْتُ مَا هَذِهِ؟ قَالَ سَجَدْتُ فِيهَا خَلَفَ أَبِي الْقَاسِمِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُ فِيهَا حَتَّى الْقَاهِ

## باب ۳۲۸۔ الْقِرَاءَةُ فِي الْعِشَاءِ

(۴۱۷) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ وَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ أَوْ قِرَاءَةً

## باب ۳۲۹۔ الْقِرَاءَةُ فِي الْفَجْرِ

(۴۱۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ فِي كُلِّ صَلَاةٍ يُقْرَأُ فَمَا أَسْمَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا أَخْفَى عَنَّا أَخْفَيْنَا عَنْكُمْ وَإِنْ لَمْ تَزِدْ عَلَى أَمِّ الْقُرْآنِ أَجْزَأَتْ وَإِنْ زِدَتْ فَهُوَ خَيْرٌ

## باب ۳۳۰۔ الْجَهْرُ بِقِرَاءَةِ صَلَاةِ الْفَجْرِ

(۴۱۹) عَنْ (عبدالله) ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِّنْ أَصْحَابِهِ عَامِدَيْنِ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ وَقَدْ حِيلَ بَيْنَ

## باب ۳۲۵۔ مغرب میں قرآن پڑھنا

(۴۱۳) حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ام فضل رضی اللہ عنہا نے انہیں " والمرسلات عرفاً" پڑھتے ہوئے سنا پھر فرمایا کہ بیٹے! تم نے اس سورۃ کی تلاوت کر کے مجھے ایک بات یاد دلادی۔ آخر عمر میں آنحضور ﷺ کو مغرب میں یہی آیت پڑھتے سنتی تھی۔

(۴۱۴) حضرت زید بن ثابتؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دو لمبی سورتوں میں سے ایک پڑھتے ہوئے سنا۔

## باب ۳۲۶۔ مغرب میں بلند آواز سے قرآن پڑھنا

(۴۱۵) حضرت جبیر بن مطعمؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مغرب میں سورۃ طور پڑھتے سنا تھا۔

## باب ۳۲۷۔ عشاء میں سجدہ کی سورۃ پڑھنا

(۴۱۶) حضرت ابورافعؓ نے بیان کیا کہ میں نے ابو ہریرہؓ کے ساتھ عشاء پڑھی آپ نے اذ السماء انشقت کی تلاوت کی اور سجدہ کیا اس پر میں نے کہا کہ یہ کیا چیز ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ اس سورۃ میں میں نے ابو القاسمؓ کے پیچھے سجدہ کیا تھا۔ اس لئے ہمیشہ اس میں سجدہ کروں گا۔

## باب ۳۲۸۔ عشاء میں قرآن پڑھنا

(۴۱۷) حضرت براء بن عازبؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو عشاء میں والتین والزیتون پڑھتے سنا۔ آپ ﷺ سے زیادہ اچھی آواز اور میں نے کسی کی نہیں سنی یا اچھی قرأت۔

## باب ۳۲۹۔ فجر میں قرآن مجید پڑھنا

(۴۱۸) حضرت ابو ہریرہؓ (صحابہؓ سے) فرماتے تھے کہ ہر نماز میں قرآن مجید کی تلاوت کی جائے گی جن میں نبی کریم ﷺ نے ہمیں سنایا تھا ہم بھی تمہیں ان میں سنائیں گے اور جن میں آپ ﷺ نے آہستہ سے قرأت کی تھی ہم بھی ان میں آہستہ سے قرأت کریں گے اور اگر سورۃ فاتحہ سے زیادہ نہ پڑھو جب بھی کافی ہے لیکن اگر زیادہ پڑھ لو تو اور بہتر ہے۔

## باب ۳۳۰۔ فجر کی نماز میں بلند آواز سے قرآن مجید پڑھنا

(۴۱۹) حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ چند صحابہؓ کے ساتھ سوق عکاظ کی طرف گئے۔ اب شیاطین کو آسمان کی خبریں سننے سے روک دیا گیا تھا اور ان پر شہاب ثاقب پھینکے جانے لگے تھے۔



الشَّيَاطِينِ وَبَيَّنَ خَبَرَ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِينُ إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا مَا لَكُمْ قَالُوا حِيلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ قَالُوا مَا حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ إِلَّا شَيْءٌ حَدَّثَ فَاضْرِبُوا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوا مَا هَذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَاِنْصَرَفَ أُولَئِكَ الَّذِينَ تَوَجَّهُوا نَحْوَ تِهَامَةٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِنَحْلَةٍ عَامِدِينَ إِلَى سُوقٍ عُكَاظٍ وَهُوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ صَلَوةَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْآنَ اسْتَمَعُوا لَهُ فَقَالُوا هَذَا وَاللَّهِ الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَهَذَا لَكَ حِينَ رَجَعُوا إِلَى قَوْمِهِمْ قَالُوا يَا قَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا فَاَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ أَوْحَى إِلَيَّ وَإِنَّمَا أُوْحَى إِلَيْهِ قَوْلُ الْحَيِّ-

اس لئے شیاطین اپنی قوم کے پاس آئے اور پوچھا کہ کیا بات ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں آسمان کی خبریں سننے سے روک دیا گیا ہے اور (جب ہم آسمان کی طرف جاتے ہیں تو) ہم پر شہاب ثاقب پھینکے جاتے ہیں۔ شیاطین نے کہا کہ آسمان کی خبریں سننے سے روکنے کی کوئی نئی وجہ ہوگی۔ اس لئے تم مشرق و مغرب میں ہر طرف پھیل جاؤ۔ اور اس سبب کو معلوم کرو جو تمہیں آسمان کی خبریں سننے سے روکنے کا باعث ہوا ہے۔ وجہ معلوم کرنے کے لئے نکلے ہوئے شیاطین تہامہ کی طرف گئے۔ جہاں نبی کریم ﷺ عکاظ کے بازار کو جاتے ہوئے مقام نخلہ میں اپنے اصحاب کے ساتھ نماز فجر پڑھ رہے تھے۔ جب قرآن مجید انہوں نے سنا تو غور سے اس کی طرف کان لگا دیئے۔ پھر کہا۔ خدا کی قسم یہی ہے جو آسمان کی خبریں سننے سے روکنے کا باعث بنا ہے۔ پھر وہ اپنی قوم کی طرف لوٹے اور کہا۔ قوم کے لوگو! ہم نے حیرت انگیز قرآن سنا جو سیدھے راستے کی طرف ہدایت کرتا ہے اس لئے ہم اس پر ایمان لاتے ہیں اور اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے۔ اس پر نبی کریم ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی قل اوحی الی (آپ کہئے کہ مجھے وحی کے ذریعہ بتایا گیا ہے) اور آپ پر جنوں کی گفتگو وحی کی گئی تھی۔

(۴۲۰) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا أُمِرَ وَسَكَتَ فِيمَا أُمِرَ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا وَلَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ-

(۴۲۰) حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ نبی ﷺ کو جن نمازوں میں بلند آواز سے قرآن مجید پڑھنے کا حکم تھا آپ نے ان میں بلند آواز سے پڑھا اور جن میں آہستہ پڑھنے کا حکم تھا ان میں آہستہ سے پڑھا۔ خداوند تعالیٰ بھول نہیں سکتے تھے (کہ بھول کر اس سلسلے کا کوئی حکم قرآن میں نازل نہیں کیا) بلکہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی تمہارے لئے بہترین اسوہ ہے

باب ۳۳۱. الْجُمُعُ بَيْنَ السُّورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ وَالْقِرَاءَةُ بِالْخَوَاتِيمِ وَبِسُورَةِ قَبْلِ سُورَةٍ وَبِأَوَّلِ سُورَةٍ

باب ۳۳۱۔ ایک رکعت میں دو سورتیں ایک ساتھ پڑھنا، آیت کے آخری حصوں کو پڑھنا۔ کسی سورۃ کو (جیسا کہ قرآن کی ترتیب ہے) اس سے پہلے کی سورۃ سے پہلے پڑھنا اور کسی سورۃ کے اول حصہ کا پڑھنا (۴۲۱) ایک شخص حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ میں نے رات ایک رکعت میں مفصل کی سورۃ پڑھی۔ آپ نے فرمایا کہ کیا اس طرح (جلدی جلدی) پڑھی۔ جیسے شعر پڑھے جاتے ہیں۔ میں ان ہم معنی سورتوں کو جانتا ہوں۔ جنہیں نبی کریم ﷺ ایک ساتھ ملا کر پڑھتے تھے آپ نے مفصل کی بیس سورتوں کا ذکر کیا۔ ہر رکعت کے لئے دو، دو سورتیں۔

(۴۲۱) عَنْ (عَبْدِ اللَّهِ) ابْنِ مَسْعُودٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ، جَاءَ رَجُلٌ) فَقَالَ قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ اللَّيْلَةَ فِي رَكْعَةٍ فَقَالَ هَذَا كَهَذَا الشَّعْرِ لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بَيْنَهُنَّ فَذَكَرَ عَشْرَيْنِ سُورَةً مِّنَ الْمُفَصَّلِ سُورَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ-



فائدہ:- دو سورتوں کا ایک رکعت میں پڑھنا۔ حنفیہ کے یہاں بھی جائز ہے۔ البتہ بعض سورتوں میں ناپسندیدہ ہے۔ اسی طرح حنفیہ کے ہاں مستحب یہ ہے کہ ایک رکعت میں پوری سورۃ پڑھی جائے۔ بعض حصے کو پڑھنا اور بعض کو چھوڑ دینا اگرچہ جائز یہ بھی ہے ترتیب قرآن کے خلاف مقدم سورۃ کو بعد میں اور مؤخر کو پہلے پڑھنا مکروہ ہے۔ ابن نجیم نے یہی لکھا ہے۔ ترتیب کی رعایت تلاوت قرآن میں واجب ہے۔ نماز کے لئے واجب نہیں اس لئے اس ترتیب کے ترک سے سجدہ سہو نہیں لازم ہوگا۔ جتنی بھی روایات اس کے متعلق آئی ہیں وہ سب ترتیب سے پہلے کی ہیں اس لئے حنفیہ کے مسلک کے خلاف نہیں۔

## باب ۳۳۲. یَقْرَأُ فِي الْآخِرَيْنِ بِقَاتِحَةِ الْكِتَابِ

(۴۲۲) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ فِي الْأُولَيْنِ بِأَمِّ الْكِتَابِ وَثَوْرَتَيْنِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْآخِرَتَيْنِ بِأَمِّ الْكِتَابِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ وَيُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مَا يُطِيلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَهَكَذَا فِي الْعَصْرِ وَهَكَذَا فِي الصُّبْحِ.

## باب ۳۳۲۔ آخری دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ پڑھی جائے گی

(۴۲۲) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے تھے اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھتے تھے کبھی کبھی ہمیں آیت سنا بھی دیا کرتے تھے (تعلیم کے لئے) اور پہلی رکعت میں قرأت دوسری رکعت سے زیادہ کرتے تھے۔ عصر اور صبح کی نمازوں میں بھی یہی معمول تھا۔

## باب ۳۳۳. جَهْرُ الْإِمَامِ بِالتَّامِينَ.

(۴۲۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَامِينَهُ تَامِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

## باب ۳۳۳۔ امام کا آمین بلند آواز سے کہنا

(۴۲۳) حضرت ابو ہریرہؓ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب امام آمین کہے تو تم بھی کہو۔ کیونکہ جس کی آمین ملائکہ کی آمین کے ساتھ ہوگی اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

فائدہ:- نماز میں ”آمین“ سورۃ فاتحہ کے ختم ہونے پر کہنی چاہئے۔ اس میں کسی کا اختلاف نہیں۔ البتہ بعض ائمہ کا مسلک اس سلسلے میں یہ ہے کہ نماز میں بھی آمین زور سے کہی جائے۔ لیکن امام ابو حنیفہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک آمین آہستہ سے کہنی چاہئے۔ امام بخاریؒ نے جو حدیث اس موقع پر بیان کی ہے اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ بلند آواز سے آمین نماز میں بھی کہی جائے گی۔ بعض صحابہ کا عمل بھی نقل کیا گیا ہے مثلاً: ابن زبیرؓ اور ان کے ساتھ نماز پڑھنے والے اتنی بلند آواز سے آمین کہتے تھے کہ مسجد گونج اٹھتی تھی۔ علامہ انور شاہ صاحب کشمیریؒ نے لکھا ہے کہ غالباً یہ اس زمانہ کا واقعہ ہے جب آپ فجر میں عبدالملک پر قنوت پڑھتے تھے۔ عبدالملک بھی ابن زبیرؓ پر قنوت پڑھتا تھا اور جس طرح کے حالات اس زمانہ میں تھے اس میں مبالغہ اور بے احتیاطی عموماً ہو جایا کرتی ہے اس کے علاوہ جو آثار نقل کے گئے ہیں ان میں بلند آواز سے کہنے اور آہستہ سے کہنے کی کوئی تصریح نہیں ہے اس باب میں امام بخاریؒ نے ایک حدیث نقل کی ہے اور اس کے علاوہ بھی دو صحیح احادیث ہیں۔ لیکن تمام اس درجہ مبہم کہ واضح طور پر کسی سے بھی یہ پتہ نہیں چلتا کہ بلند آواز سے آمین نماز میں کہی جائے گی یا نہیں۔ اس لئے ائمہ نے اپنے اجتہاد سے جو تاویل ان احادیث کی، صحیح سمجھی کی۔

## باب ۳۳۴. فَضْلُ التَّامِينَ.

(۴۲۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ آمِينَ وَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ آمِينَ فَوَافَقَتْ أَحَدَهُمَا الْآخَرَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

## باب ۳۳۴۔ آمین کہنے کی فضیلت

(۴۲۴) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص آمین کہے اور ملائکہ نے بھی اسی وقت آسمان پر آمین کہی۔ اس طرح ایک کی آمین دوسرے کے ساتھ ہوگئی تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔



باب ۳۳۵. إِذَا رَكِعَ دُونَ الصَّفِّ.

(٤٢٥) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّهُ، انْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ إِلَى الصَّفِّ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ زَادَكَ اللَّهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ

باب ۳۳۶. اِتِّمَامِ التَّكْبِيرِ فِي الرُّكُوعِ

(٤٢٠٦) عَنْ عُمَرَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ صَلَّى مَعَ عَلِيٍّ  
بِالْبَصْرَةِ فَقَالَ ذَكَرْنَا هَذَا الرَّجُلَ صَلَوَةً كُنَّا نُصَلِّيْهَا  
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَنَّهُ كَانَ  
يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَفَعَ وَكُلَّمَا وَضَعَ.

باب ۳۳. التَّكْبِيرُ إِذَا قَامَ مِنَ السُّجُودِ.

(٤٢٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (قَالَ) كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرُكِعُ ثُمَّ يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمَدَهُ، حِينَ يَرْفَعُ صَلْبَهُ، مِنَ الرَّكْعَةِ ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَهْوِي ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا حَتَّى يَقْضِيَهَا وَيُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الثَّانِيَةِ بَعْدَ الْجُلُوسِ -

باب ۳۳۸. وَضَعَ الْأَكْفَ عَلَى الرُّكْبِ فِي الرُّكُوعِ

(٤٢٨) عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ (صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ أَبِي فَطَبَّقْتُ بَيْنَ كَفِّي ثُمَّ وَضَعْتُهُمَا بَيْنَ فَخْذَيَّ فَنَهَانِي أَبِي وَقَالَ كُنَّا نَفْعَلُهُ فَنُهِنَا عَنْهُ وَأَمَرْنَا أَنْ نَضَعَ أَيْدِيَنَا عَلَى الرُّكْبِ).

باب ۳۳۹. اِسْتَوَاءُ الظَّهْرِ فِي الرُّكُوعِ وَالْإِطْمَائِنَةِ

(٤٢٩) عَنْهُ الْبَرَاءُ قَالَ كَانَ رُكُوعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُجُودُهُ، وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ مَا خَلَا الْقِيَامَ وَالْقُعُودَ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ.

باب ۳۳۵۔ جب صف تک پہنچنے سے پہلے ہی کسی نے رکوع کر لیا (۴۲۵) حضرت ابو بکرؓ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی طرف گئے آپ اس وقت رکوع میں تھے اس لئے صف تک پہنچنے سے پہلے ہی انہوں نے رکوع کر لیا۔ پھر اس کا ذکر نبی ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ خدا تمہارے شوق کو اور زیادہ کرے لیکن دوبارہ ایسا نہ کرنا

باب ۳۳۶۔ رکوع میں تکبیر پوری کرنا

(۴۲۶) حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت علیؓ کے ساتھ بصرہ میں ایک مرتبہ نماز پڑھی پھر کہا کہ ہمیں انہوں نے اس نماز کی یاد دلائی جو ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ پڑھتے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ جب بھی اٹھتے یا جھکتے تو تکبیر کہتے۔

باب ۳۳۷۔ سجدہ سے اٹھنے پر تکبیر

(۴۲۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو کھڑے ہوتے وقت تکبیر کہتے تھے پھر رکوع کرتے وقت تکبیر کہتے تھے۔ پھر جب سر اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور کھڑے ہی کھڑے ربنا لک الحمد کہتے پھر جب سجدہ کے لئے جھکتے تب تکبیر کہتے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تب تکبیر کہتے۔ اسی طرح آپ ﷺ تمام نماز میں کرتے تھے۔ یہاں تک کہ نماز پوری کر لیتے تھے قعدہ اولیٰ سے اٹھنے پر بھی تکبیر کہتے تھے۔

باب ۳۳۸۔ رکوع میں ہتھیلیوں کو گھسنوں پر رکھنا

(۴۲۸) حضرت مصعب بن سعدؓ نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد کے پہلو میں (ایک مرتبہ) نماز پڑھی اور اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر رانوں کے درمیان میں انہیں کر دیا (رکوع میں) اس پر میرے والد نے مجھے ٹوکا اور فرمایا کہ ہم بھی پہلے اسی طرح کرتے تھے لیکن بعد میں اس سے روک دیا گیا تھا اور حکم ہوا تھا کہ ہم اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھیں (رکوع میں)۔

باب ۳۳۹۔ رکوع میں پیٹھ کو برابر کرنا اور طہانیت کی حد

(۴۲۹) حضرت براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کا رکوع، سجدہ، دونوں سجدوں کے درمیان کا وقفہ اور جب رکوع سے سر اٹھاتے، تقریباً سب برابر تھے، قیام اور قعدوں کے سوا۔



## باب ۳۴۰. الدُّعَاءُ فِي الرُّكُوعِ.

## باب ۳۴۰۔ رکوع کی دعا

(۴۳۰) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي.

(۴۳۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا کہ نبی کریم ﷺ رکوع اور سجدہ میں فرمایا کرتے تھے۔ سبحانک اللہم ربنا وبحمدک اللہم اغفر لی۔

فائدہ:- رکوع اور سجدہ میں جو تسبیح پڑھی جاتی ہے اس میں کسی کا بھی کوئی اختلاف نہیں۔ البتہ اس حدیث کے پیش نظر کہ ”رکوع میں اپنے رب کی تعظیم کرو اور بندہ سجدہ کی حالت میں اپنے رب سے زیادہ قریب ہوتا ہے اس لئے سجدہ میں دعا کیا کرو کہ سجدہ کی دعا کے قبول ہونے کی زیادہ امید ہے“ بعض ائمہ نے سجدہ کی حالت میں دعا جائز قرار دی ہے اور رکوع میں دعا کو مکروہ کہا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ مذکورہ حدیث میں دعا کا ایک مخصوص ترین وقت حالت سجدہ کو بتایا گیا ہے اس میں رکوع میں دعا کرنے کی کوئی ممانعت نہیں ہے بلکہ حدیث سے ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ رکوع اور سجدہ دونوں حالتوں میں دعا کرتے تھے۔ ابن امیر الحاج نے تمام دعائیں جماعت تک میں اس شرط پر جائز قرار دی ہیں کہ مقتدیوں پر اس سے کوئی گراں باری نہ ہو۔

## باب ۳۴۱. فَضْلُ اللَّهِ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ

## باب ۳۴۱۔ اللہم ربنا ولك الحمد کی فضیلت

(۴۳۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلَهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

(۴۳۱) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم (مقتدی) اللہم ربنا ولك الحمد کہو۔ کیونکہ جس کا یہ کہنا ملائکہ کے کہنے کے ساتھ ہوتا ہے اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(۴۳۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لِأَقْرَبَنِّ صَلَوةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقْنُتُ فِي الرُّكُوعِ الْآخِرَةِ مِنْ صَلَوةِ الظُّهْرِ وَصَلَوةِ الْعِشَاءِ وَصَلَوةِ الصُّبْحِ بَعْدَ مَا يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَيَدْعُو لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَلْعَنُ الْكُفَّارَ.

(۴۳۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لو میں تمہیں نبی کریم ﷺ کی نماز کے قریب قریب نماز پڑھ کر دکھاتا ہوں۔ چنانچہ ابو ہریرہؓ ظہر، عشاء اور صبح کی آخری رکعتوں میں قنوت پڑھا کرتے تھے۔ سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد یعنی مؤمنین کے حق میں دعا کرتے تھے اور کفار پر لعنت بھیجتے تھے۔

(عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ الْقُنُوتُ فِي الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ).

(حضرت انسؓ نے فرمایا کہ قنوت فجر اور مغرب میں پڑھی جاتی تھی)۔

فائدہ:- ان نمازوں میں جس قنوت کا ذکر ہے وہ ”قنوت نازلہ“ ہے حنفیہ کے یہاں بھی جن نمازوں میں قرأت قرآن بلند آواز سے کی جاتی ہے یعنی صبح مغرب اور عشاء میں، ان میں کسی پیش آمدہ مصیبت وغیرہ کے لئے دعا اور مخالفوں کے لئے بددعا کی جاسکتی ہے۔

(۴۳۳) عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرْقِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا يَوْمًا نُصَلِّي وَرَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَالَ رَجُلٌ وَرَأَاهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ مِنَ الْمُتَكَلِّمِ قَالَ أَنَا قَالَ

(۴۳۳) حضرت رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کی اقتدا میں نماز پڑھتے تھے۔ جب آپ ﷺ رکوع سے سرائٹھا تے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تھے ایک شخص نے پیچھے سے کہا ”ربنا ولك الحمد حمد اکثیرا طیباً مبارکاً فیہ“ آپ ﷺ نے نماز سے فارغ ہو کر دریافت فرمایا کہ کس نے یہ کلمات کہے ہیں۔



رَأَيْتُ بِضْعَةَ وَثَلَيْثِينَ مَلَكًا يَتَدَرُونَهَا أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا  
أَوَّلَ-

کہنے والے نے جواب دیا کہ میں نے اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں  
نے تم سے زیادہ فرشتوں کو دیکھا کہ ان کلمات کے لکھنے میں ایک  
دوسرے پر سبقت لے جانا چاہتے تھے۔

باب ۳۴۲. الطَّمَانِينَةُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ  
(۴۳۴) عَنْ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَنَسُ  
يَنْعَتُ لَنَا صَلَوةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ  
يُصَلِّي فَيَاذًا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامَ حَتَّى نَقُولَ  
قَدْ نَسِيَ-

باب ۳۴۲۔ رکوع سے سر اٹھاتے وقت اطمینان و سکون  
(۴۳۴) حضرت ثابتؓ نے بیان کیا کہ حضرت انسؓ ہمیں نبی کریمؐ کی  
نماز کا طریقہ بتاتے تھے۔ چنانچہ آپ نماز پڑھتے اور جب اپنا سر رکوع  
سے اٹھاتے تو اتنی دیر تک کھڑے رہتے کہ ہم سوچنے لگتے کہ شاید بھول  
گئے ہیں۔

باب ۳۴۳. يَهْوِي بِالتَّكْبِيرِ حِينَ يَسْجُدُ  
(۴۳۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ  
حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ يَدْعُو لِرَجَالٍ فَيُسَمِّيهِمْ  
بِأَسْمَائِهِمْ فَيَقُولُ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةَ  
بْنَ هِشَامٍ وَعِيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ  
الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطَأَتَكَ عَلَى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا  
عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسَنِي يُوسُفَ وَأَهْلَ الْمَشْرِقِ يَوْمَئِذٍ  
مَنْ مُضَرَ مُحَالِفُونَ لَهُ-

باب ۳۴۳۔ سجدہ کرتے وقت تکبیر کہتے ہوئے جھکے  
(۴۳۵) حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب سر مبارک  
(رکوع سے) اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ۔ ربنا ولك الحمد  
الحمد فرماتے تھے۔ لوگوں کے لئے دعائیں کرتے اور نام لے لے کر  
فرماتے۔ اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ربیعہ اور تمام  
کمزور مسلمانوں کو (کفار سے) نجات دیجئے۔ اے اللہ! قبیلہ مضر کے  
لوگوں کو سختی کے ساتھ کچل دیجئے۔ اور ان پر ایسا قحط مسلط کیجئے جیسا کہ  
یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں آیا تھا۔ ان دنوں مصر عرب کے مشرک  
میں آپ کے مخالفین میں تھے۔

فائدہ:- اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نام لے کر کسی کے حق میں دعایا بددعا کرنے سے نماز نہیں ٹوٹی حالانکہ اگر صرف کسی شخص کا نام نماز میں لے  
لیا جائے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے اور اسی کے حق میں اگر دعا کی جائے اور اس ضمن میں نام آئے تو نماز نہیں ٹوٹی۔

باب ۳۴۴. فَضْلُ السُّجُودِ.  
(۴۳۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّاسَ قَالُوا يَا رَسُولَ  
اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالَ هَلْ تُمَارُونَ فِي  
الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ دُونَهُ، سَحَابٌ قَالُوا  
لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَهَلْ تُمَارُونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ  
دُونَهَا سَحَابٌ قَالُوا لَا قَالَ فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ، كَذَلِكَ  
يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَيَقُولُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا  
فَلْيَتَّبِعْهُ فَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الشَّمْسَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ  
الْقَمَرَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الطَّوَاغِيَّتِ وَتَبْقَى هَذِهِ الْأُمَّةُ  
فِيهَا مُنَا فَقُوهَا فَيَا تِيهِمُ اللَّهُ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ

باب ۳۴۴۔ سجدہ کی فضیلت

(۴۳۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگوں نے پوچھا یا  
رسول اللہ! کیا ہم اپنے رب کو قیامت میں دیکھ سکیں گے؟ آپ نے  
(جواب کے لئے) پوچھا۔ کیا تمہیں چودھویں کے چاند میں جب کہ اس  
کے قریب کہیں بادل بھی نہ ہو، کوئی شبہ ہوتا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ نہیں یا  
رسول اللہ! پھر آپ نے پوچھا۔ اور کیا تمہیں سورج میں جب کہ اس کے  
قریب کہیں بادل نہ ہو شبہ ہوتا ہے لوگ بولے کہ نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے  
فرمایا کہ رب العزت کو تم اسی طرح دیکھو گے۔ لوگ قیامت کے دن جمع  
کئے جائیں گی خداوند تعالیٰ فرمائے گا کہ جو جسے پوجتا تھا اسی کی اتباع  
کرے۔ چنانچہ بہت سے لوگ سورج کے پیچھے ہو لیں گے بہت سے چاند



فَيَقُولُونَ هَذَا مَكَانُنَا حَتَّى يَأْتِينَا رَبُّنَا فَإِذَا جَاءَ رَبُّنَا  
عَرَفْنَاهُ فَيَاتِيهِمُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ  
فَيَقُولُونَ أَنْتَ رَبُّنَا فَيَدْعُوهُمْ وَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ  
ظَهْرَانِي جَهَنَّمَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَجُوزُ مِنَ الرُّسُلِ  
بِأَمْرِهِ وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ إِلَّا الرُّسُلُ وَكَلَامُ  
الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اللَّهُمَّ سَلِّمْ وَسَلِّمْ وَفِي جَهَنَّمَ كَلَامٌ  
لِيُبْ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ هَلْ رَأَيْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ  
قَالُوا نَعَمْ فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَعْلَمُ  
قَدْرَ عَظَمَتِهَا إِلَّا اللَّهُ تَخَطَّفُ النَّاسُ بِأَعْمَالِهِمْ  
فَمِنْهُمْ مَنْ يُؤْبِقُ بِعَمَلِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُخْرَدِلُ ثُمَّ يَنْجُو  
حَتَّى إِذَا أَرَادَ اللَّهُ رَحْمَةً مَنْ أَرَادَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ  
أَمَرَ اللَّهُ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ  
فَيُخْرِجُونَهُمْ وَيَعْرِفُونَهُمْ بِأَثَرِ السُّجُودِ وَحَرَّمَ اللَّهُ  
عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرِ السُّجُودِ فَيُخْرِجُونَ مِنَ النَّارِ  
كُلَّ ابْنِ آدَمَ تَأْكُلُهُ النَّارُ إِلَّا أَثَرِ السُّجُودِ فَيُخْرِجُونَ  
مِنَ النَّارِ قَدَامَتَحْشُوا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَاةِ  
فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ ثُمَّ  
يَفْرُغُ اللَّهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَيَبْقَى رَجُلٌ بَيْنَ  
الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَهُوَ آخِرُ أَهْلِ النَّارِ دُخُولًا الْجَنَّةَ  
مُقْبِلًا بِوَجْهِهِ قَبْلَ النَّارِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ اصْرِفْ  
وَجْهِي عَنِ النَّارِ فَقَدْ قَشَبْنِي رِيحُهَا وَأَحْرَقَنِي  
ذِكَاؤُهَا فَيَقُولُ هَلْ عَسَيْتَ أَنْ فَعَلَ ذَلِكَ بِكَ أَنْ  
تَسْأَلَ غَيْرَ ذَلِكَ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ فَيُعْطِي اللَّهُ  
عَزَّوَجَلَّ مَا يَشَاءُ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ فَيَصْرِفُ اللَّهُ  
وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ فَإِذَا اقْبَلَ بِهِ عَلَى الْجَنَّةِ رَأَى  
بَهْجَتَهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ قَالَ  
يَا رَبِّ قَدِمْنِي عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ أَلَيْسَ  
قَدْ أُعْطِيتَ الْعُهُودَ وَالْمِيثَاقَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي  
كُنْتَ سَأَلْتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا أَكُونُ أَشَقَى خَلْقِكَ  
فَيَقُولُ فَمَا عَسَيْتَ أَنْ أُعْطِيتَ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَ

کے اور بہت سے بتوں کے یہ امت باقی رہ جائے گی اس میں بھی منافقین  
ہوں گے جن کے پاس خداوند تعالیٰ آئیں گے اور ان سے کہیں گے کہ میں  
تمہارا رب ہوں۔ منافقین کہیں گے کہ ہم یہیں اپنے رب کے آنے تک  
کھڑے رہیں گے۔ جب ہمارا رب آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے  
چنانچہ اللہ عزوجل ان کے پاس (ایسی صورت میں جسے وہ پہچان لیں)  
آئیں گے اور فرمائیں گے کہ میں تمہارا رب ہوں وہ بھی کہیں گے کہ آپ  
ہمارے رب ہیں پھر اللہ تعالیٰ انہیں بلائے گا۔ پل صراط جہنم کے اوپر بنا  
دیا جائے گا اور میں اپنی امت کے ساتھ اس سے گزرنے والا سب سے  
پہلا رسول ہوں گا۔ اس روز سواء انبیاء کے کوئی بات بھی نہ کر سکے گا اور انبیاء  
بھی صرف یہ کہیں گے اے اللہ محفوظ رکھئے، اے اللہ محفوظ رکھئے اور جہنم  
میں سعدان کے کانٹوں کی طرح آنکس ہوں گے۔ سعدان کے کانٹے تو تم  
نے دیکھے ہوں گے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ ہاں (آپ نے فرمایا) تو وہ  
سعدان کے کانٹوں کی طرح ہوں گے۔ البتہ ان کے طول و عرض کو (سوا اللہ  
تعالیٰ) کے اور کوئی نہیں جانتا یہ آنکس لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق  
کھینچ لیں گے۔ بہت سے لوگ اپنے عمل کی وجہ سے ہلاک، بہت سے  
ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے پھر ان کی نجات ہوگی۔ جہنمیوں میں سے اللہ  
تعالیٰ جس پر رحم فرمانا چاہیں گے تو ملائکہ کو حکم دیں گے کہ جو اللہ تعالیٰ ہی کی  
عبادت کرتے تھے انہیں باہر نکالیں۔ چنانچہ وہ باہر نکلیں گی اور موحدوں کو  
سجدے کے آثار سے پہچانیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے جہنم پر سجدہ کے آثار کا  
جلانا حرام کر دیا ہے چنانچہ یہ جب جہنم سے نکالے جائیں گے تو اثر سجدہ  
کے سوا ان کے تمام ہی حصوں کو آگ جلا چکی ہوگی جب جہنم سے باہر ہوں  
گے تو بالکل جل چکے ہوں گے اس لئے ان پر ماء حیات ڈالا جائے گا جس  
سے ان میں اس طرح تازگی آجائے گی جیسے سیلاب کے کوڑے کرکٹ پر  
سیلاب تھمنے کے بعد سبزہ اُگ آتا ہے پھر اللہ تعالیٰ بندوں کے فیصلہ سے  
فارغ ہو جائے گا لیکن ایک شخص جنت اور دوزخ کے درمیان اب بھی باقی  
رہ جائے گا۔ یہ جنت میں داخل ہونے والا آخری دوزخی شخص ہوگا۔ اس کا  
چہرہ دوزخ کی طرف ہے اس لئے کہے گا کہ اے رب! میرے چہرے کو  
دوزخ کی طرف سے پھیر دیجئے۔ کیونکہ اس کی بو بڑی ہی تکلیف دہ ہے اور  
اس کی تیزی مجھے جلائے دیتی ہے۔ خداوند تعالیٰ پوچھے گا کیا اگر تمہاری یہ  
تمنا پوری کر دی جائے تو تم دوبارہ کوئی نیا سوال تو نہیں کرو گے؟ بندہ کہے گا



غَيْرَهُ، فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَ ذَلِكَ فَيُعْطَى رَبَّهُ، مَا شَاءَ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ فَيَقْدِمُهُ، إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا بَلَغَ بَابَهَا فَرَأَى زَهْرَتَهَا وَمَا فِيهَا مِنَ النَّضْرَةِ وَالشُّرُورِ فَيَسْكُتُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ وَيُحَكِّمُكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَعْدَدْتُكَ الْيَسَّ قَدْ أُعْطِيتَ الْعَهْدَ وَالْمِيثَاقَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي أُعْطِيتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا تَجْعَلْنِي أَشَقَى خَلْقِكَ فَيَضْحَكُ اللَّهُ مِنْهُ ثُمَّ يَأْذُنُ لَهُ، فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ تَمَنَّيْ فَيَتَمَنَّيْ حَتَّى إِذَا انْقَطَعَ أُمْنِيَّتُهُ، قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ زِدْ مِنْ كَذَا وَكَذَا أَقْبَلَ يَذْكُرُهُ، رَبُّهُ، حَتَّى إِذَا انْتَهَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللَّهُ لَكَ ذَلِكَ وَمِثْلُهُ، مَعَهُ، وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ لِأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ لَكَ ذَلِكَ وَعَشْرَةٌ أَمْثَالِهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَمْ أَحْفَظْهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَوْلَهُ، لَكَ ذَلِكَ وَمِثْلُهُ، مَعَهُ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ إِنِّي سَمِعْتُهُ، يَقُولُ ذَلِكَ لَكَ وَعَشْرَةٌ أَمْثَالِهِ.

نہیں تیرے غلبہ کی قسم! یہ شخص خداوند تعالیٰ سے ہر طرح عہد و میثاق کرے گا (کہ پھر کوئی دوسرا سوال نہیں کریگا) اور خداوند تعالیٰ جہنم کی طرف سے اس کا منہ پھیر دیگا۔ جب جنت کی طرف رخ ہو گیا اور اسکی شادابی نظروں کے سامنے آئی تو اللہ نے جتنی دیر چاہا چپ رہے گا لیکن پھر بول پڑے گا اے اللہ! مجھے جنت کے دروازہ کے قریب پہنچا دیجئے۔ اللہ تعالیٰ پوچھے گا کیا تم نے عہد و پیمان نہیں باندھے تھے کہ اس ایک سوال کے سوا اور کوئی سوال تم نہیں کرو گے۔ بندہ کہے گا اے رب مجھے تیری مخلوق میں سب سے زیادہ بد بخت نہ ہونا چاہئے۔ اللہ رب العزت فرمائے گا کہ پھر کیا ضمانت ہے کہ اگر تمہاری یہ تمنا پوری کر دی گئی تو دوسرا کوئی سوال پھر نہیں کرو گے؟ بندہ کہے گا نہیں تیری عزت کی قسم اب دوسرا کوئی سوال تجھ سے نہیں کروں گا چنانچہ اپنے رب سے ہر طرح عہد و پیمان باندھے گا اور جنت کے دروازے تک پہنچا دیا جائیگا دروازہ پر پہنچ کر جب جنت کی پہنائی تازگی اور مسرتوں کو دیکھے گا تو جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا چپ رہے گا لیکن آخر بول پڑے گا اے رب! مجھے جنت کے اندر پہنچا دیجئے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا افسوس ابن آدم! کس قدر توبہ شکن ہو کیا (ابھی) تم نے عہد و پیمان نہیں باندھے تھے کہ جو کچھ دے دیا گیا اس سے زیادہ اور کچھ نہیں مانگو گے بندہ کہے گا اے رب! مجھے اپنی سب سے زیادہ بدنصیب مخلوق نہ بنائے۔

خداوند قدوس ہنس پڑے گا اور اسے جنت میں بھی داخلہ کی اجازت عطا کر دے گا اور پھر فرمائے گا مانگو کیا ہیں تمہاری تمنائیں؟ چنانچہ وہ اپنی تمنائیں (اللہ تعالیٰ کے سامنے) رکھے گا اور جب تمام تمنائیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ فلاں چیز اور مانگو۔ فلاں چیز کا مزید سوال کرو۔ خود خداوند قدوس یاد دہانی فرمائے گا اور جب تمام تمنائیں ختم ہو جائیں گی تو فرمائے گا کہ تمہیں یہ سب اور اتنی ہی اور دی گئیں ابوسعید خدریؓ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ یہ اور اس سے دس گناہ اور تمہیں دی گئیں اس پر ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی یہی بات صرف مجھے یاد ہے کہ تمہیں یہ تمام تمنائیں اور اتنی ہی اور دی گئیں۔ لیکن ابوسعیدؓ نے فرمایا کہ میں نے آپ کو یہ کہتے سنا تھا کہ یہ اور اس کی دس گناہ تمہیں دی گئیں۔ فائدہ:- اس حدیث میں ہے کہ موحّدوں کو آثارِ سجدہ سے پہچانا جائے گا۔ یہ مفصل حدیث صرف اسی ایک ٹکڑے کی وجہ سے سجدہ کی فضیلت بیان کرنے کے لئے لائی گئی ہے۔

پوری حدیث تفہیم البخاری ترجمہ بخاری شریف مطبوعہ دارالاشاعت کتاب الرقاق میں جنت اور دوزخ کی صفت میں ملاحظہ فرمائیں۔ از مرتبہ محمد عبد القدوس

باب ۳۴۵۔ سات اعضاء پر سجدہ

(۴۳۷) حضرت ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مجھے سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم ہوا ہے۔ پیشانی پر اور اپنے ہاتھ سے ناک کی طرف اشارہ کیا اور دونوں ہاتھ دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کی انگلیوں پر، اس طرح کہ نہ کپڑے سمیٹیں نہ بال۔

باب ۳۴۵. السُّجُودُ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ.

(۴۳۷) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ عَلَى الْجَبْهَةِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ عَلَى أَنْفِهِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا نَكُفَّتِ الثِّيَابَ وَالشَّعْرَ.



## کتاب الصلوة

باب ۳۴۶. الْمَكْتُبُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ.

(۴۳۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ إِنِّي لَا أَلُوْأُ أَنْ أُصَلِّيَ بِكُمْ كَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا قَالَ (الرَّوَى) كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَصْنَعُ شَيْئًا لَمْ أَرَكُمُ تَصْنَعُوهُ، كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامَ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ قَدْ نَسِيَ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ قَدْ نَسِيَ.

باب ۳۴۷. لَا يَفْتَرِشُ ذِرَاعَيْهِ فِي السُّجُودِ

(۴۳۹) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ وَلَا يَسْطُ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ إِنْ سَاطَ الْكَلْبِ.

باب ۳۴۸. مَنْ اسْتَوَى قَاعِدًا

فِي وَتَرٍ مِنْ صَلَوَتِهِ ثُمَّ نَهَضَ.

(۴۴۰) عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ اللَّيْثِيِّ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَإِذَا كَانَ فِي وَتَرٍ مِنْ صَلَوَتِهِ لَمْ يَنْهَضْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا.

باب ۳۴۹. يُكَبِّرُ وَهُوَ يَنْهَضُ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ

(۴۴۱) عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّى لَنَا أَبُو سَعِيدٍ فَجَهَرَ بِالتَّكْبِيرِ حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ وَحِينَ سَجَدَ وَحِينَ رَفَعَ وَحِينَ قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَقَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ۳۵۰. سُنَّتِ الْجُلُوسِ فِي التَّشَهُّدِ

(۴۴۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ كَانَ يَرَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَتَرَبَّعُ فِي الصَّلَاةِ إِذَا جَلَسَ فَفَعَلْتُهُ، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ السِّنِّ فَهَذَا نَبِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَقَالَ إِنَّمَا سُنَّةُ الصَّلَاةِ أَنْ تَنْصِبَ رِجْلَكَ الْيُمْنَى

## کتاب مسائل نماز کے بیان میں

باب ۳۴۶۔ دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا

(۴۳۸) حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ میں نے جس طرح نبی کریم ﷺ نماز پڑھتے دیکھا تھا بالکل اسی طرح تم لوگوں کو نماز پڑھانے میں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں چھوڑتا۔ (راوی) نے بیان کیا کہ حضرت انس بن مالکؓ ایک ایسا عمل کرتے تھے جسے میں تمہیں کرتے نہیں دیکھتا۔ جب وہ رکوع سے سر اٹھاتے تو اتنی دیر تک کھڑے رہتے کہ دیکھنے والا سمجھتا کہ بھول گئے ہیں اور اسی طرح دونوں سجدوں کے درمیان اتنی دیر بیٹھے رہتے کہ دیکھنے والا سمجھتا کہ بھول گئے ہیں۔

باب ۳۴۷۔ سجدہ میں بازوؤں کو پھیلا نہ دینا چاہئے

(۴۳۹) حضرت انس بن مالکؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ سجدہ میں اعتدال کو ملحوظ رکھو اور اپنے بازوؤں کی طرح نہ پھیلا دیا کرو۔

باب ۳۴۸۔ جو شخص نماز کی طاق رکعت (پہلی

اور تیسری میں تھوڑی دیر بیٹھے اور پھر اٹھ جائے

(۴۴۰) حضرت مالک بن حویرث لیشی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ آپ نے نبی کریم ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا۔ آپ ﷺ جب طاق رکعت میں ہوتے تو (سجدہ سے فارغ ہونے کے بعد) اس وقت تک نہ اٹھتے جب تک تھوڑی دیر بیٹھ نہ لیتے۔

باب ۳۴۹۔ سجدوں سے اٹھتے وقت تکبیر کہنا

(۴۴۱) حضرت سعید بن حارث نے کہا کہ ابو سعیدؓ نے نماز پڑھائی اور سجدہ سے سر اٹھاتے وقت سجدہ کرتے وقت پھر اٹھتے وقت اور دونوں رکعتوں سے کھڑے ہوتے وقت آپ نے بلند آواز سے تکبیر کہی اور فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا تھا۔

باب ۳۵۰۔ تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ

(۴۴۲) حضرت عبداللہ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو ہمیشہ دیکھتے کہ آپ نماز میں چہار زانو بیٹھتے ہیں (انہوں نے بیان کیا کہ) میں ابھی نو عمر تھا میں نے بھی اسی طرح کرنا شروع کر دیا لیکن عبداللہ بن عمرؓ اس سے روکا اور فرمایا کہ نماز میں سنت یہ ہے کہ (بیٹھنے



وَتَشْنِي الْيُسْرَى فَقُلْتُ إِنَّكَ تَفْعَلُ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّ رَجُلَايَ لَا تَحْمِلَانِي۔  
 (میں) دایاں پاؤں کھڑا رکھو اور بائیں پاؤں پھیلا دو۔ میں نے کہا کہ آپ تو اسی (میری) طرح کرتے ہیں اس پر آپ نے فرمایا کہ میرے پاؤں میرا بار نہیں اٹھاپاتے۔

فائدہ:- اس مسئلہ میں چاروں امام مختلف ہیں۔ حنفیہ کے یہاں وہی معروف و مشہور طریقہ ہے لیکن دوسرے ائمہ کے یہاں الگ الگ اس کے طریقے ہیں اور سب ثابت ہیں۔ صرف اختیار اور استحباب میں اختلاف ہے۔ حنفیہ کے یہاں عورت اور مرد کے بیٹھنے کے طریقے میں بھی اختلاف ہے۔ عورتوں کے لئے ”تورک“ مستحب ہے اور یہی ان کے لئے مناسب بھی ہے۔ ابو درداء کی ایک مرسل حدیث بھی اس سلسلے میں ہے جو حنفیہ کے مسلک کی تائید کرتی ہے۔

(۴۴۳) حضرت محمد بن عمرو بن عطاء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ چند صحابہؓ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ ذکر نبی کریم ﷺ کی نماز کا چلا تو ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے نبی کریم ﷺ کی نماز (کی تفصیلات) تم سب سے زیادہ یاد ہیں۔ میں نے آپ کو دیکھا کہ جب تکبیر کہتے تو اپنے ہاتھوں کو مونڈھوں تک لے جاتے، جب رکوع کرتے تو گھٹنوں کو اپنے ہاتھوں سے پوری طرح تھام لیتے اور پیٹھ کو جھکا دیتے۔ پھر جب سر اٹھاتے تو اس طرح سیدھے کھڑے ہو جاتے کہ تمام جوڑ درست ہو جاتے۔ جب سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھ (زمین پر) اس طرح رکھتے کہ نہ بالکل پھیلا ہوا ہوتا اور نہ سمٹا ہوا۔ پاؤں کی انگلیاں قبلہ کی طرف رکھتے۔ جب دو رکعتوں کے بعد بیٹھتے تو بائیں پر بیٹھتے اور دایاں کھڑا رکھتے اور جب آخری مرتبہ بیٹھتے تو بائیں پاؤں کو آگے کر لیتے اور دائیں کو کھڑا کر دیتے پھر مقعد پر بیٹھتے۔

باب ۳۵۱۔ جن کے نزدیک پہلا تشہد واجب نہیں ہے  
 (۴۴۴) حضرت عبداللہ بن حسینہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا (ان کا تعلق قبیلہ از دشنوہ سے تھا۔ آپ بنی عبد مناف کے حلیف اور رسول اللہ ﷺ کے صحابی تھے) کہ نبی کریم ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی آپ دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہو گئے اور بیٹھے نہیں دوسرے لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے پھر نماز کے آخری حصہ میں جب کہ لوگ آپ کے سلام پھیرنے کا انتظار کر رہے تھے، آپ نے بیٹھے ہی بیٹھے تکبیر کہی اور سلام سے پہلے دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا۔

(۴۴۳) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا صَلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَا كُنْتُ أَحْفَظُكُمْ لِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُهُ إِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حَذْوِ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ أَمَكَّنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ هَضَرَ ظَهْرَهُ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ اسْتَوَى حَتَّى يَعُودَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ وَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفَرِّشٍ وَلَا قَابِضِهِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلَى رِجْلَيْهِ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْآخِرَى وَقَعَدَ عَلَى مَقْعَدَتِهِ۔

باب ۳۵۱. مَنْ لَمْ يَرِ الشَّهْدَ الْأَوَّلَ وَاجِبًا  
 (۴۴۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُحَيْنَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ وَهُوَ مِنْ أَرْدَشْنُوَّةَ وَهُوَ حَلِيفُ بَنِي عَبْدِ مَنْافٍ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمُ الظُّهْرَ فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ لَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ حَتَّى إِذَا قَضَى الصَّلَاةَ وَانْتَبَهَرَ النَّاسُ تَسْلِيمَهُ كَبَّرَ وَهُوَ جَالِسٌ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ۔

فائدہ:- مراد قعدہ اولیٰ ہے اور واجب بمعنی فرض ہے یعنی جن کے نزدیک قعدہ اولیٰ فرض نہیں ہے۔ کیونکہ اس عنوان کے تحت جو حدیث ہے اس میں ہے کہ قعدہ اولیٰ آپ سے چھوٹ گیا تھا تو اس کی تلافی سجدہ سہو سے فرمائی۔ اگر فرض ہوتا تو اس کی تلافی سجدہ سہو سے ممکن نہیں تھی بلکہ نماز ہی فاسد ہو جاتی اور اگر قعدہ اولیٰ صرف سنت ہوتا تو سجدہ سہو کے ذریعہ تلافی کی ضرورت نہیں تھی۔



اس سے معلوم ہوا کہ واجب سے مراد فرض ہے اور خود قعدہ اولیٰ نہ اتنا اہم ہے کہ اس کے چھوٹنے سے نماز فاسد ہو جائے اور نہ اتنا غیر اہم کہ اس کے لئے سجدہ سہو بھی نہ کیا جائے بلکہ ان دونوں کے درمیان ہے اور اسی کو احناف ”واجب“ کہتے ہیں محدثین اور شوافع واجب لفظ اور اصطلاح میں اگرچہ نہیں مانتے لیکن اس کے عملی مظاہر مانے بغیر کوئی چارہ بھی نہ تھا۔ اس کی ایک مثال یہی ہے۔ حنفیہ نے جب اس طرح کی چیز دیکھیں جو نہ فرض ہیں اور نہ سنت تو انہوں نے ”واجب“ کی ایک الگ اصطلاح اختراع کی۔

### باب ۳۵۲۔ آخری قعود میں تشہد

### باب ۳۵۲۔ التَّشَهُُّدُ فِي الْآخِرَةِ

(۴۴۵) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ جب ہم نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تو کہتے (ترجمہ) سلام ہو جبرائیل اور میکائیل پر۔ سلام ہو فلاں اور فلاں پر۔ نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ خدا خود ”سلام“ ہے اس لئے جب کوئی نماز پڑھے تو یہ کہے (ترجمہ) دوام سلامتی، تمام عبادات اور تمام بہترین تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ آپ پر سلام ہو، اے نبی اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں (آپ پر نازل ہوتی رہیں) ہم پر سلام اور اللہ کے صالح بندوں پر سلام (جب تم یہ کہو گے تو آسمان اور زمین میں تمام نیک بندوں کو پہنچے گا) میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں

(۴۴۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ (قَالَ) كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ وَفُلَانٍ فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ هُوَ لَسَّلَامٌ فَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَةُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمُوهَا أَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ لِلَّهِ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

فائدہ:- یہ قعدہ کی دعا ہے جسے تشہد کہتے ہیں۔ بندہ پہلے کہتا ہے کہ تحیات، صلوات اور طیبات اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ یہ تین الفاظ عمل و قول کی تمام محاسن کو شامل ہیں یعنی تمام خیر اور بھلائی خداوند قدوس کے لئے ثابت ہے اور اسی کی طرف سے ہے۔ پھر نبی کریم ﷺ پر سلام بھیجا گیا اور اس میں خطاب کی ضمیر اختیار کی گئی کیونکہ صحابہ کو یہ دعا سکھائی گئی تھی اور آپ اس وقت موجود تھے اب جن الفاظ کے ساتھ ہمیں یہ دعا پہنچنی ہے اسی طرح پڑھنی چاہئے۔

اس دعا کی ترتیب یہ ہے کہ جب بندہ نے باب ملکوت پر تحیات صلوات اور طیبات کی دستک دی اور حریم قدس سے داخلہ کی اجازت بھی مل گئی تو اس عظیم کامیابی پر بندہ کو یاد آیا کہ یہ سب کچھ نبی رحمت کی برکت اور آپ کی اتباع کے صدقہ میں ہوا ہے اس لئے والہانہ وہ نبی کو مخاطب کر کے سلام بھیجتا ہے کہ حبیب اپنے حرم میں موجود ہے۔ ”السلام علیک ایہا النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ“ بخاری کی یہی دعا حنفیہ کے یہاں مستحب ہے احادیث میں اس کے لئے دوسری دعائیں بھی آتی ہیں۔

### باب۔ سلام پھیرنے سے پہلے کی دعا

### باب۔ الدُّعَاءُ قَبْلَ السَّلَامِ

(۴۴۶) نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہؓ نے خبر دی رسول اللہ ﷺ نماز میں یہ دعا کرتے تھے (ترجمہ) اے اللہ قبر کے عذاب سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں دجال کے فتنہ سے، تیری پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کے فتنوں سے، تیری پناہ مانگتا ہوں اور اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں گناہوں سے اور قرض سے۔ کسی (یعنی ام المؤمنین حضرت عائشہؓ) نے آنحضور ﷺ سے کہا کہ آپ تو قرض سے بہت ہی زیادہ پناہ مانگتے ہیں!

(۴۴۶) عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَآْثِمِ وَالْمَغْرَمِ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيذُ مِنْ



اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی مقروض ہو جاتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کا پاس نہیں سہاتا۔

الْمَغْرَمِ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ۔

(۴۴۷) حضرت ابو بکر صدیقؓ نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ آپ مجھے کوئی ایسی دعا سکھا دیجئے جسے میں نماز میں پڑھا کروں؟ آپ نے فرمایا کہ یہ دعا پڑھا کرو۔ (ترجمہ) اے اللہ! میں نے اپنے اوپر بہت زیادہ ظلم کیا ہے۔ گناہوں کو آپ کے سوا دوسرا کوئی معاف کرنے والا نہیں مجھے اپنے پاس سے بھرپور مغفرت عطا فرمائیے اور مجھ پر رحم کیجئے کہ مغفرت کرنے اور رحم کرنے والے آپ ہی ہیں۔

(۴۴۷) عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ۔

### باب. مَا يَتَخَيَّرُ مِنَ الدُّعَاءِ

#### بَعْدَ التَّشْهِيدِ وَلَيْسَ بِوَاجِبٍ

باب۔ تشہد کے بعد کسی بھی دعا کا اختیار ہے۔ یہ دعا فرض نہیں ہے

(۴۴۸) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ جب ہم نبی کریم ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھتے تو ہم (قعود میں) یہ کہتے کہ اللہ پر سلام ہو اس کے بندوں کی طرف سے۔ فلاں اور فلاں پر سلام ہو۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ نہ کہو کہ ”اللہ پر سلام“ کیونکہ سلام تو خود اللہ کا نام ہے۔ بلکہ یہ کہو (ترجمہ) دوام و بقا۔ تمام عبادات اور تمام بہترین تعریفیں اللہ کے لئے ہیں آپ پر اے نبی سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔ ہم پر اور اللہ کے صالح بندوں پر سلام ہو (کیونکہ جب تم یہ کہو گے تو آسمان پر خدا کے تمام بندوں کو پہنچے گا۔ یا (یہ کہا کہ) آسمان اور زمین کے درمیان (تمام بندوں پر پہنچے گا) میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اس کے بعد دعا کا اختیار ہے جو اسے پسند ہو اس کی دعا کرے۔

(۴۴۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ قُلْنَا السَّلَامَ عَلَى اللَّهِ مِنْ عِبَادِهِ السَّلَامَ عَلَى فُلَانٍ وَفُلَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولُوا السَّلَامَ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ وَلَكِنْ قُولُوا التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمْ ذَلِكَ أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ فِي السَّمَاءِ أَوْ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ بِشَهْدِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ لِيَتَخَيَّرَ مِنَ الدُّعَاءِ أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ فَيَدْعُوا۔

فائدہ:- دعا کی مختلف اقسام ہیں جتنی دعائیں نبی کریم ﷺ سے منقول ہیں ان میں سے جو چاہے کر سکتا ہے البتہ زیادہ بہتر یہ ہے کہ ایسی دعا کرے جو ہر طرح کی خیر و فلاح کی جامع ہو۔

### باب التَّسْلِيمِ

#### باب۔ سلام پھیرنا

(۴۴۹) حضرت ام سلمہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب سلام پھیرتے تو سلام کے ختم ہوتے ہی عورتیں کھڑی ہو جاتیں (باہر آنے کے لئے) پھر آپ کھڑے ہونے سے پہلے تھوڑی دیر ٹھہرتے تھے۔

(۴۴۹) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ قَامَ النِّسَاءُ حِينَ يَقْضِي تَسْلِيمَهُ وَمَكَثَ يَسِيرًا قَبْلَ أَنْ يَقُومَ۔

### باب يُسَلِّمُ حِينَ يُسَلِّمُ الْإِمَامُ

باب۔ جب امام سلام پھیرے تو مقتدی کو بھی سلام پھیرنا چاہئے

(۴۵۰) عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ)



قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَسَلَّمْنَا حِينَ سَلَّمَ -

## باب. الذِّكْرُ بَعْدَ الصَّلَاةِ

(۴۵۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ (أَخْبَرَهُ) أَنَّ رَفَعَ الصَّوْتِ  
بِالذِّكْرِ حِينَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ كَانَ عَلَى  
عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
كُنْتُ أَعْلَمُ إِذَا انْصَرَفُوا بِذَلِكَ إِذَا سَمِعْتُهُ -

(۴۵۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) جَاءَ  
الْفُقَرَاءُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا ذَهَبَ  
أَهْلُ الدُّثُورِ مِنَ الْأَمْوَالِ بِالذَّرَجَاتِ الْعُلَى وَالنَّعِيمِ  
الْمُقِيمِ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ  
وَلَهُمْ فَضْلٌ مِنَ الْأَمْوَالِ يَحْجُونَ بِهَا وَيَعْتَمِرُونَ  
وَيُجَاهِدُونَ وَيَتَصَدَّقُونَ فَقَالَ إِلَّا أَحَدٌ تُكْمُ بِمَا إِنْ  
أَخَذْتُمْ بِهِ أَدْرَكْتُمْ مَنْ سَبَقَكُمْ وَلَمْ يُدْرِكْكُمْ أَحَدٌ بَعْدَ  
كُمْ وَكُنْتُمْ خَيْرَ مَنْ أَنْتُمْ بَيْنَ ظَهْرَانِيهِمْ إِلَّا مَنْ عَمِلَ  
مِثْلَهُ تَسْبِيحُونَ وَتَحْمَدُونَ وَتُكَبِّرُونَ خَلْفَ كُلِّ  
صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَاخْتَلَفْنَا بَيْنَنَا فَقَالَ بَعْضُنَا نُسَبِّحُ  
ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَنَحْمَدُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَنُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ  
فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ تَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ  
وَاللَّهُ أَكْبَرُ حَتَّى يَكُونَ مِنْهُنَّ كُلُّهُنَّ ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ -

(۴۵۳) عَنْ الْمُغِيرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ)  
كَتَبَ إِلَى مُعَاوِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
وَبِحُدِّهِ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى  
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطَى  
لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ دَالِحِدٌ مِنْكَ الْجَدُ -

اللہ کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو ہم نے  
بھی پھیرا۔

## باب۔ نماز کے بعد ذکر

(۴۵۱) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ بلند آواز سے ذکر، فرض  
نماز سے فارغ ہونے پر نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں رائج تھا  
۔ اور حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ میں ذکر سن کر لوگوں کی نماز سے  
فراغت کو سمجھ جاتا تھا۔

(۴۵۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ فقراء نبی کریم ﷺ کی  
خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ امیر و رئیس لوگ بلند درجات اور ہمیشہ  
رہنے والی جنت کو حاصل کر لیں گے۔ جس طرح ہم نماز پڑھتے ہیں وہ بھی  
پڑھتے ہیں اور جیسے روزے ہم رکھتے ہیں وہ بھی رکھتے ہیں لیکن مال و  
دولت کی وجہ سے انہیں ہم پر فضیلت حاصل ہے کہ اس کی وجہ سے وہ حج  
کرتے ہیں۔ عمرہ کرتے ہیں۔ جہاد کرتے ہیں، اور صدقے دیتے ہیں۔  
اس پر آپ نے فرمایا کہ لو میں تمہیں ایک ایسا عمل بتاتا ہوں کہ اگر تم نے  
اس پر مداومت کی تو جو لوگ تم سے آگے بڑھ چکے ہیں انہیں تم پا لو گے اور  
تمہارے مرتبہ تک پھر کوئی نہیں پہنچ سکتا اور تم سب سے اچھے ہو جاؤ گے سوا  
ان کے جو یہی عمل شروع کر دیں۔ ہر نماز کے بعد تینتیس تینتیس مرتبہ تسبیح  
(سبحان اللہ) تحمید (الحمد للہ) تکبیر (اللہ اکبر) کہا کرو۔ پھر ہم میں  
اختلاف ہو گیا کسی نے کہا کہ ہم تسبیح تینتیس مرتبہ۔ تحمید تینتیس مرتبہ اور  
تکبیر چونتیس مرتبہ کہیں گے۔ میں نے اس پر آپ ﷺ سے دوبارہ رجوع  
کیا تو آپ نے فرمایا کہ سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر  
کہو۔ تا آنکہ ہر ایک ان میں سے تینتیس مرتبہ ہو جائے۔

(۴۵۳) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہؓ کو ایک خط  
لکھوایا کہ نبی کریم ﷺ ہر فرض نماز کے بعد فرماتے (ترجمہ) اللہ کے سوا  
کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہت اسی کی  
ہے، اور تمام تعریف اسی کے لئے ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ!  
جسے تو دیتا ہے اس سے روکنے والا کوئی نہیں۔ جسے تو نہ دے اسے دینے  
والا کوئی نہیں اور کسی مالدار کو اس کی دولت و مال تیری بارگاہ میں کوئی نفع نہ  
پہنچا سکیں گی۔



باب. یَسْتَقْبِلُ إِلَّا مَامَ النَّاسِ إِذَا سَلَّمَ.

باب۔ سلام پھیرنے کے بعد امام مقتدیوں کی طرف متوجہ ہو

(۴۵۴) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلَوةً أَقْبَلَ عَلَيْنَا بَوَّجْهٍ۔

(۴۵۴) حضرت سمرہ بن جندبؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نماز کے بعد ہماری طرف متوجہ ہوتے تھے۔

فائدہ:- مصنفؒ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد اگر امام اپنے گھر جانا چاہتا ہے تو گھر چلا جائے لیکن اگر مسجد میں بیٹھنا چاہتا ہے تو سنت یہ ہے کہ دوسرے موجودہ لوگوں کی طرف رخ کر کے بیٹھے۔ عام طور سے آنحضور ﷺ اس وقت دین کی باتیں صحابہ کو بتاتے تھے جیسا کہ اس باب کے تحت مذکورہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔ آج کل دائیں یا بائیں طرف رخ کر کے بیٹھنے کا عام طور پر رواج ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔ نہ یہ سنت ہے اور نہ مستحب۔ جائز ضرور ہے۔ اگر امام دائیں جانب جانا چاہتا ہے تو اسی طرف کو مڑ کر چلا جائے اور اگر بائیں طرف جانا چاہتا ہے تو بائیں طرف مڑ جائے۔

(۴۵۵) عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَّةِ عَلَى آثَرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ؟ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ، أَعْلَمُ قَالَ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللَّهِ وَرَحْمَتِهِ فَذَلِكَ مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ بِالْكَوَاكِبِ وَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنُوءٍ كَذَا وَكَذَا فَذَلِكَ كَافِرٌ بِي وَ مُؤْمِنٌ بِالْكَوَاكِبِ۔

(۴۵۵) حضرت زید بن خالد جہنیؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں حدیبیہ میں صبح کی نماز پڑھائی۔ رات کو بارش ہو چکی تھی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تمہیں معلوم ہے تمہارے رب عزوجل نے کیا فرمایا۔ لوگوں نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں (آپ ﷺ نے فرمایا کہ) تمہارے رب کا ارشاد ہے کہ صبح ہوئی تو میرے کچھ بندے مجھ پر ایمان لانے والے ہوئے اور کچھ میرے منکر۔ جس نے کہا کہ بارش اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہم پر ہوتی ہے تو وہ مجھ پر ایمان لاتا ہے اور ستاروں کا انکار کرتا ہے۔ لیکن جس نے کہا کہ بارش فلاں اور فلاں پختہ کی وجہ سے ہوئی ہے تو وہ میرا منکر ہے اور ستاروں پر ایمان لاتا ہے۔

فائدہ:- عرب ستاروں پر یقین رکھتے ہیں اور ان کا یہ عقیدہ بن گیا تھا کہ فلاں ستارہ بارش برساتا ہے اور فلاں قحط سالی لاتا ہے اسلام اس کا انکار کرتا ہے ستاروں کے طبعی آثار گرمی اور سردی ضرور ہیں لیکن سعادت اور نحوست میں اس کی کوئی تاثیر نہیں۔ یہ بات عقل و تجربہ کے بھی خلاف ہے۔ البتہ جس طرح موسم برسات میں بارش ہوتی ہے اور عام طور سے لوگ بعض شواہد سے یہ سمجھ جاتے ہیں کہ اب بارش ہوگی۔ اسی طرح بعض ستاروں کے طلوع سے بھی بارش کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے لیکن دوسرے موسمی آثار کی طرح یہ بھی کوئی قابل یقین چیز نہیں ہے!

باب مَن صَلَّى بِالنَّاسِ

فَذَكَرَ حَاجَتَهُ، فَتَخَطَّاهُمْ

باب۔ جس نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور پھر

کوئی ضرورت یاد آئی تو صفوں کو چیرتا ہوا باہر آیا

(۴۵۶) عَنْ عُقْبَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ الْعَصْرَ فَسَلَّمَ فَقَامَ مُسْرِعًا فَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ إِلَى بَعْضِ حُجَرِ نِسَائِهِ فَفَزِعَ النَّاسُ مِنْ سُرْعَتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَرَأَى أَنَّهُمْ قَدْ عَجِبُوا مِنْ سُرْعَتِهِ قَالَ ذَكَرْتُ شَيْئًا مِنْ تَبَرِّ عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ أَنْ يَحْسِنُنِي فَأَمَرْتُ بِقِسْمَتِهِ

(۴۵۶) حضرت عقبہؓ نے فرمایا کہ میں نے مدینہ میں نبی کریم ﷺ کی اقتداء میں ایک مرتبہ عصر کی نماز پڑھی۔ سلام پھیرنے کے بعد آپ ﷺ جلدی سے کھڑے ہوئے اور صفوں کو چیرتے ہوئے آپ کسی زوجہ مطہرہ کے گھر کے حجرہ کی طرف گئے۔ لوگ آپ ﷺ کی اس تیزی کی وجہ سے گھبرا گئے تھے چنانچہ آپ جب باہر تشریف لائے اور سرعت کی وجہ سے لوگوں کی حیرت کو محسوس کیا تو فرمایا کہ ہمارے پاس ایک سونے کا ڈالا



(تقسیم کرنے سے) بچ گیا تھا اس لئے میں نے پسند نہیں کیا کہ اللہ کی طرف توجہ سے وہ مانع رہے چنانچہ میں نے اس کی تقسیم کا حکم دے دیا ہے۔

باب۔ دائیں طرف اور بائیں طرف

(نماز سے فارغ ہونے کے بعد) جانا

(۴۵۷) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص اپنی نماز میں سے کچھ بھی شیطان کو نہ دے اس طرح کہ وہ اپنی طرف سے اپنے لئے لوٹنا ضروری سمجھ لے۔ میں نے نبی کریم ﷺ کو اکثر بائیں طرف لوٹتے دیکھا۔

باب۔ لہسن، پیاز اور گندنے کے متعلق روایات

(۴۵۸) حضرت جابر بن عبداللہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص یہ درخت کھائے تو اسے ہماری مسجد میں نہ آنا چاہئے۔ میں نے پوچھا کہ آپ کی مراد اس سے کیا تھی انہوں نے جواب دیا کہ آپ کی مراد صرف کچے لہسن سے تھی (مخلد بن یزید نے ابن جریج کے واسطے سے) (الانیہ کے بجائے) الا نسنہ نقل کیا ہے (یعنی آپ ﷺ کی مراد صرف لہسن کی بدبو سے تھی)

باب۔ الا نَفْتَالِ وَالْاِنْجَرِافِ

عَنِ الْيَمِينِ وَالشِّمَالِ

(۴۵۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ (ابن مسعود) لَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ شَيْئًا مِّنْ صَلَواتِهِ يَرَىٰ أَنَّهُ حَقٌّ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ يَمِينِهِ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرًا يَنْصَرِفُ عَنْ يَسَارِهِ۔

باب۔ مَا جَاءَ فِي الثُّومِ وَالْبَصْلِ وَالْكَرَّاثِ

(۴۵۸) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ (يُرِيدُ الثُّومَ) فَلَا يَغُشَا نَافِي مَسْجِدَنَا قُلْتُ مَا يَعْنِي بِهِ قَالَ مَا رَأَاهُ يَعْنِي الْإِنِّيهِ (وَقَالَ مُخَلَّدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ إِلَّا نَسْنَهُ)

فائدہ:- کسی بھی بدبودار چیز کو مسجد میں لے جانا یا اس کے استعمال کے بعد مسجد میں جانا مکروہ ہے۔ وجہ ظاہر ہے کہ لوگ اس کی بدبو سے تکلیف اور اذیت محسوس کریں گے اور پھر مسجد ایک پاک اور مقدس جگہ ہے جہاں خدا کا ذکر ہوتا ہے۔ چنانچہ ایسے کسی بھی شخص سے اگر لوگ بدبو محسوس کرنے لگیں تو مسجد سے اسے باہر کر دینا جائز ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بدبودار چیز استعمال کر کے مسجد میں جانے کی کراہت بہت زیادہ ہے لہسن وغیرہ کا استعمال حلال ہے لیکن نماز اور ذکر کے اوقات میں مکروہ ہے اور اگر انہیں اس طرح استعمال کیا جائے کہ ان کی بدبو جاتی رہے تو ان کے استعمال کے بعد ذکر کرنا نماز پڑھنا یا مسجد میں جانا مکروہ نہیں ہے۔ کیونکہ کراہت کی جو اصل وجہ تھی وہ ختم ہو گئی۔ اسلام میں عبادت اور ذکر اللہ کے لئے بہت زیادہ طہارت اور پاکیزگی کا خیال رکھا گیا ہے اور ان مواقع پر اس کا اہتمام زیادہ سے زیادہ ہونا چاہئے کہ آدمی ہر حیثیت سے طاہر اور پاک ہو۔ حدیث میں ہے کہ صبح اٹھنے کے بعد منہ اچھی طرح صاف کر لیا کرو کیونکہ ذکر اللہ کے ایک ایک کلمہ کو ملائکہ اپنے پیٹ میں رکھ لیتے ہیں۔ اس سے ذکر اللہ کی عظمت اور اس کی تقدیس کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

(۴۵۹) حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو لہسن یا پیاز کھائے ہوئے ہو تو اسے ہم سے دور رہنا چاہئے یا (یہ کہا کہ) ہماری مسجد سے دور رہنا چاہئے اور گھر ہی میں رہنا چاہئے۔ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک ہانڈی لائی گئی جس میں مختلف قسم کی ترکاریاں تھیں۔ آپ ﷺ نے اس میں بو محسوس کی اور اس کے متعلق دریافت کیا۔ اس سالن میں جتنی ترکاریاں ڈالی گئی تھیں وہ آپ ﷺ کو بتا دی گئیں۔ بعض صحابہ موجود تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان کی طرف یہ سالن بڑھا

(۴۵۹) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) زَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ فَلْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِقَدْرِ فِيهِ خَضِرَاتٌ مِّنْ بُقُولٍ فَوَجَدَ لَهَا رِيحًا فَسَأَلَ فَأَخْبَرَهَا فِيهَا مِنَ الْبُقُولِ فَقَالَ قَرَّبُوهَا إِلَيَّ بَعْضُ أَصْحَابِهِ كَانَ مَعَهُ فَلَمَّا رَأَاهُ كَرِهَ أَكْلَهَا فَقَالَ كُلُّ



دو۔ آپ ﷺ نے اسے کھانا پسند نہیں فرمایا اور فرمایا کہ تم لوگ کھاؤ۔ میری جن سے سرگوشی رہتی ہے تمہاری نہیں رہتی۔

فَإِنِّي أَنَا جِي مَنْ لَا تُنَاجِيْ-

فائدہ:- مراد ملائکہ سے ہے۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ کی خدمت میں اسی طرح کا ایک سالن پیش کیا گیا۔ جب آپ نے بدبو محسوس کی تو کھانے سے انکار کیا۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ نہ کھانے کی وجہ کیا ہے تو فرمایا کہ اللہ کے ملائکہ سے مجھے شرم آتی ہے اور یہ حرام نہیں ہے۔ ابن حزم نے بدبودار ترکاریوں کا کھانا بغیر بدبو کے ازالہ کے حرام لکھا ہے کیونکہ یہ جماعت سے مانع ہیں اور جماعت ان کے نزدیک فرض عین ہے لیکن ظاہر ہے کہ ان واضح احادیث کی موجودگی میں آپ ﷺ نے خود فرمایا کہ یہ حرام نہیں ہیں اور آپ کے دور میں عام طور سے یہ ترکاریاں کھائی جاتی رہیں ان کی حرمت کو کس طرح تسلیم کیا جاسکتا ہے۔

باب۔ بچوں کا وضو، ان پر غسل اور وضو کب ضروری ہوگا، جماعت، عیدین میں ان کی شرکت

باب وَضُوءُ الصَّبِيَّانِ وَمَتَى يَجِبُ عَلَيْهِمُ الْغُسْلُ وَالطَّهْوَرُ وَحُضُورِهِمُ الْجَمَاعَةَ وَالْعِيدَيْنِ

(۴۶۰) حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ (ایک مرتبہ) نبی کریم ﷺ ایک ٹوٹی ہوئی قبر سے گزر رہے تھے وہاں آنحضور ﷺ نے نماز پڑھائی۔ لوگ آپ ﷺ کی اقتداء میں صف بستہ تھے۔

(۴۶۰) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ: أَفَّا لَنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى قَبْرِ مَنبُودٍ فَأَمَّهُمْ وَصَفُّوا عَلَيْهِ -

فائدہ:- بچے ان میں سے کسی بھی چیز کے مکلف نہیں۔ بالغ ہونے کے بعد جب تمام احکام ان پر نافذ ہوں گے جب ہی وہاں چیزوں کے بھی مکلف ہوں گے۔ البتہ عادت ڈالنے کے لئے نابالغی کے زمانہ سے ہی ان باتوں پر ان سے عمل کروانا شروع کر دینا چاہئے۔ جیسا کہ دوسری احادیث میں ہے کہ ابن عباسؓ اس وقت تک نابالغ تھے اور آپ نے بھی دوسرے صحابہؓ کے ساتھ نماز میں شرکت کی تھی۔ اس سے زمانہ نابالغی میں نماز پڑھنے کا ثبوت ملتا ہے۔

(۴۶۱) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن ہر بالغ کے لئے غسل ضروری ہے۔

(۴۶۱) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْخُدْرِيِّ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ -

فائدہ:- امام مالکؒ کے یہاں جمعہ کا غسل واجب ہے حنفیہ کے نزدیک یہ سنت ہے لیکن بعض صورتوں میں ان کے نزدیک بھی واجب ہے یعنی جب کسی کے جسم میں پسینہ وغیرہ کی وجہ سے بدبو پیدا ہوگئی ہو اور عام لوگوں کو اس بدبو سے تکلیف پہنچے تو غسل واجب ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی یہی منقول ہے۔ آپ نے فرمایا تھا کہ لوگوں کے پاس ابتداء اسلام میں کپڑے بہت کم تھے، اس لئے کام کرنے میں پسینہ کی وجہ سے کپڑوں میں بدبو پیدا ہو جاتی تھی اور اسی بدبو کو دور کرنے کے لئے اس دور میں جمعہ کے دن غسل واجب تھا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو وسعت دی تو یہ وجوب باقی نہیں رہا اس سے معلوم ہوا کہ اصل وجہ وجوب بدبو سے لوگوں کی اذیت تھی اس لئے اب بھی ایسے افراد پر غسل واجب ہوگا جن کے کپڑے یا پسینے کی بدبو سے لوگ اذیت محسوس کریں۔ غسل صرف بالغ پر واجب ہوتا ہے اسی کو بیان کرنے کے لئے یہ حدیث یہاں لائے ہیں۔

(۴۶۲) حضرت ابن عباسؓ سے ایک شخص نے یہ پوچھا تھا کہ کیا نبی کریم ﷺ کے ساتھ آپ عید گاہ گئے تھے۔ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ہاں! اور جتنا میں کم عمر تھا اگر آپ کے دل میں میری قدر نہ ہوتی تو میں آپ کے ساتھ جانا سکتا تھا۔ کثیر بن صلت کے مکان کے پاس جو نشان ہے وہاں آپ

(۴۶۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ لَهُ: رَجُلٌ شَهِدَتْ الْخُرُوجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَلَوْ لَا مَكَانِي مِنْهُ مَا شَهِدْتُ تَهْ يَعْنِي مِنْ صِغَرِهِ إِلَى الْعِلْمِ الَّذِي عِنْدَ دَارِ كَثِيرِ بْنِ



الصَّلَاتِ ثُمَّ حَظَبَ ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَّظَهُنَّ وَذَكَرَ  
هُنَّ وَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَتَصَدَّقْنَ فَجَعَلَتِ الْمَرْءَةُ تُهَوِّى  
بِيَدِهَا إِلَى حَلْقِهَا تُلْقَى فِي ثَوْبِ بِلَالٍ ثُمَّ أَتَى هُوَ وَ  
بِلَالُ الْبَيْتِ۔

باب ۳۵۳۔ خُرُوجُ النِّسَاءِ

إِلَى الْمَسَاجِدِ بِاللَّيْلِ وَالْفَلَسِ

(۴۶۳) عَنْ ابْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَكُمْ نِسَاءُكُمْ بِاللَّيْلِ  
إِلَى الْمَسْجِدِ فَأَذِنُوا لَهُنَّ۔

تشریف لے گئے تھے۔ آپ ﷺ نے خطبہ دیا پھر آپ ﷺ عورتوں کی  
طرف تشریف لائے اور انہیں بھی وعظ و تذکیر کی۔ آپ ﷺ نے ان سے  
صدقہ کرنے کے لئے کہا۔ چنانچہ عورتوں نے اپنے زیورات اتار کر بلالؓ  
کے کپڑے میں ڈالنے شروع کر دیئے آخر آنحضور ﷺ بلالؓ کے ساتھ گھر  
تشریف لائے۔

باب ۳۵۳۔ رات کے وقت اور صبح

اندھیرے میں عورتوں کا مسجد میں آنا

(۴۶۳) حضرت ابن عمرؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے تھے کہ اگر  
تمہاری بیویاں تم سے رات میں مسجد آنے کی اجازت مانگیں تو تم لوگ  
انہیں اس کی اجازت دے دیا کرو۔

## کتابُ الْجُمُعَةِ

باب ۳۵۴۔ فَرَضُ الْجُمُعَةِ

لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ  
فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ  
كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ۔

باب ۳۵۴۔ جمعہ کی فرضیت

خداوند تعالیٰ کے اس فرمان کی وجہ سے کہ ”جمعہ کے دن جب نماز کے لئے  
پکارا جائے تو تم اللہ کے ذکر کی طرف چل پڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو کہ  
یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم کچھ جانتے ہو۔“

فائدہ:- ”جمعہ“ اس مجلس کی یاد ہے جو آخرت میں ہوا کرے گی اور جس میں مؤمنین، انبیاء اور صدیقین اپنی منزلوں میں جمع ہوا کریں  
گے اس دن خداوند قدوس کی رویت بھی انہیں حاصل ہوگی۔ شنبہ کا دن یہودیوں کا اور دوشنبہ نصاریٰ کا ”جمعہ“ ہے۔ دنوں کی موجودہ ترتیب  
کے اعتبار سے جمعہ جس دن پڑتا ہے۔ ایک ہفتہ میں یہی دن ان اہل کتاب کی تعظیم کا بھی دن تھا لیکن ان کی تحریف کے بعد یہ دن شنبہ اور دو  
شنبہ ہو گئے ”سبت“ جس کے معنی عربی میں شنبہ کے ہوتے ہیں۔ عبرانی زبان میں یہ لفظ تعطیل کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ علامہ انور شاہ  
صاحب کشمیریؒ نے لکھا ہے کہ توراۃ کے مطالعہ کے بعد میں نے یہی فیصلہ کیا کہ سبت جمعہ ہی کو کہتے تھے۔ اس میں ہے کہ حضرت موسیٰ بنی  
اسرائیل کو جمعہ کے دن نصیحت کرتے تھے اور انہیں ”نبی سبتی“ کی بشارت دیا کرتے تھے۔ انجیل میں ہے کہ بنی اسرائیل نے ایک شخص کو  
جمعرات کے دن صولی پر چڑھایا اور انہیں جلدی مارنے کی اس وجہ سے کوشش کی کہ ”سبت“ کا دن نہ آجائے۔ ظاہر ہے کہ جمعرات کے بعد  
جمعہ ہی ہوتا ہے جس کی تقدیس کو توڑنے سے بنی اسرائیل ڈر رہے تھے۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ سبت ان کے یہاں موجودہ جمعہ کے لئے  
ہی استعمال ہوتا تھا۔

(۴۶۴) حضرت ابو ہریرہؓ نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ آپ نے فرمایا کہ ہم  
دنیا میں تمام امتوں کے بعد ہونے کے باوجود قیامت میں سب سے مقدم  
رہیں گے فرق صرف یہ ہے کہ انہیں کتاب ہم سے پہلے دی گئی تھی۔ یہ (جمعہ)  
ان کا بھی دن تھا جو تم پر فرض ہوا ہے ☆ لیکن ان کا اس بارے میں اختلاف ہوا  
اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ دن بتا دیا اس لئے لوگ اس میں ہمارے تابع ہوں  
گے۔ یہود دوسرے دن ہوں گے اور نصاریٰ تیسرے دن۔ ☆☆

(۴۶۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّهُ  
سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَحْنُ  
الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ بَيَدَانَهُمْ أَوْتُوا الْكِتَابَ  
مِنْ قَبْلِنَا ثُمَّ هَذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي فُرِضَ عَلَيْكُمْ فَاحْتَلَفُوا  
فِيهِ فَهَذَا نَا لِّلَّهِ لَهُ، فَالْنَّاسُ لَنَا فِيهِ تَبَعُ الْيَهُودُ غَدًا  
وَالنَّصَارَى بَعْدَ غَدٍ۔



فائدہ:- ☆ اس بارے میں علماء کا اختلاف ہے کہ بعینہ یہی جمعہ ان پر فرض ہوا تھا اور پھر انہوں نے اپنی طبیعت کے مطابق تعظیم و عبادت کا دن خداوند کی مرضی کے خلاف اختیار کیا۔ لیکن بعض علماء نے لکھا ہے کہ اس کی ہدایات دے کر تعین خود ان کے اجتہاد پر چھوڑ دی گئی تھی۔ لیکن وہ صحیح تعین نہیں کر سکے۔ ☆☆ محشر میں دنوں اور سمتوں کا حساب دنیا کے حساب سے مختلف ہوگا دنیا میں پہلا دن شنبہ کا ہے اور آخری دن جمعہ ہے لیکن محشر میں معاملہ اس کے بالکل برعکس ہوگا وہاں پہلا دن جمعہ کا ہوگا۔ اس لئے امت محمدیہ کا حساب سب سے پہلے ہوگا اور بقیہ امتوں سے اس کے بعد۔

## باب ۳۵۵. الطَّيِّبُ لِلْجُمُعَةِ

## باب ۳۵۵۔ جمعہ کے دن خوشبو کا استعمال

(۴۶۵) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَأَنْ يَسْتَنْ وَأَنْ يَمَسَّ طَيِّبًا إِنْ وَجَدَ۔

(۴۶۵) صحابی رسول حضرت ابوسعید خدری (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا کہ میں شاہد ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کے دن ہر بالغ پر غسل، مسواک اور خوشبو لگانا اگر میسر آ سکے، ضروری ہے۔

## باب ۳۵۶. فَضْلُ الْجُمُعَةِ

## باب ۳۵۶۔ جمعہ کی فضیلت

(۴۶۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَانَ مَقْرَبَ بَدَنَةٍ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَانَ مَقْرَبَ بَقَرَةٍ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَانَ مَقْرَبَ كَبْشٍ أَقْرَبَ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَانَ مَقْرَبَ دَحَاجَةٍ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَانَ مَقْرَبَ بَيْضَةٍ فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ۔

(۴۶۶) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن غسل جنابت کر کے نماز پڑھنے جائے تو گویا اس نے ایک اونٹ کی قربانی دی (اگر اول وقت جامع مسجد میں پہنچا) اور اگر دوسرے وقت گیا تو گویا ایک گائے کی قربانی دی اور جو تیسرے وقت گیا گویا اس نے ایک سینگ والے مینڈھے کی قربانی دی اور جو چوتھے وقت گیا تو ایک مرغی کی قربانی دی اور اگر پانچویں وقت گیا تو ایک انڈے کی قربانی دی۔ لیکن جب امام خطبہ کے لئے باہر آ جاتا ہے تو ملائکہ، ذکر اللہ سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

فائدہ:- اس حدیث میں ثواب کے پانچ درجے بیان کئے گئے ہیں۔ جمعہ میں حاضری کا وقت صبح ہی سے شروع ہو جاتا ہے اور سب سے پہلا ثواب اسی کو ملے گا جو صبح کے وقت جمعہ کے لئے مسجد میں آ جائے۔ سلف کا اسی پر عمل تھا کہ وہ جمعہ کے دن صبح سویرے مسجد میں چلے جاتے تھے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد گھر جاتے تو پھر کھانا کھاتے اور قیلولہ وغیرہ کرتے۔ دوسری احادیث میں ہے کہ جب امام خطبہ کے لئے منبر پر آ جاتا ہے تو ثواب لکھنے والے فرشتے اپنے رجسٹروں کو بند کر دیتے ہیں اور ذکر اللہ سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

## باب ۳۵۷. الدُّهْنُ لِلْجُمُعَةِ

## باب ۳۵۷۔ جمعہ کے دن تیل کا استعمال

(۴۶۷) عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طَهْرٍ وَ يَدُّ هُنَّ مِنْ دُهْنِهِ أَوْ يَمَسُّ مِنْ طَيِّبٍ بَيْنَهُ ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّي مَا كُتِبَ لَهُ، ثُمَّ يَنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ إِلَّا غُفِرَ لَهُ، مَا بَيْنَهُ، وَمَا بَيْنَ الْجُمُعَةِ إِلَّا خُرَى۔

(۴۶۷) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص جمعہ کے دن غسل کرے، خوب مقدور بھر پاکی حاصل کرے۔ تیل استعمال کرے یا گھر میں جو خوشبو ہو اسے استعمال کرے اور پھر جمعہ کے لئے نکلے اور دو آدمیوں کے درمیان نہ گھسے۔ پھر جتنی ہو سکے نماز پڑھے اور جب امام خطبہ دینے لگے تو خاموش سنتا رہے تو اس کے اس جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک اس کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔



فائدہ:- اس سے مراد یہ ہے کہ بالوں کو سنوارے اور ان کی پراگندگی کو دور کرے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جمعہ کے دن زیادہ سے زیادہ صفائی اور پاکیزگی مطلوب ہے۔

(۴۶۸) عَنْ طَاوُسٍ قُلْتُ لَا بِنِ عَبَّاسٍ ذَكَرُوا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اغْتَسِلُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْسِلُوا رُءُوسَكُمْ وَإِنْ لَمْ تَكُونُوا جُنُبًا وَأَصِيبُوا مِنَ الطِّيبِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَّا الْغُسْلُ فَنَعَمْ وَأَمَّا الطِّيبُ فَلَا أَدْرِي۔

باب ۳۵۸. يَلْبَسُ أَحْسَنَ مَا يَجِدُ

(۴۶۹) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) رَأَى حُلَّةً سَيَرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ اشْتَرَيْتَ هَذِهِ فَلَبِستَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا حُلَّةٌ فَأَعْطَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَسَوْتَنِيهَا وَقَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةٍ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَمْ أَكْسُهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَحَالَه بِمَكَّةَ مُشْرِكًا۔

(۴۶۸) حضرت طاووسؓ نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباسؓ سے دریافت کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن اگرچہ جنابت نہ ہو لیکن غسل کیا کرو اور اپنے سروں کو دھویا کرو اور خوشبو لگایا کرو۔ ابن عباسؓ نے اس پر فرمایا کہ غسل تو ٹھیک ہے لیکن خوشبو کے متعلق مجھے علم نہیں۔

باب ۳۵۸۔ استطاعت کے مطابق اچھا کپڑا پہننا چاہئے

(۴۶۹) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے (ریشم کا) دھاری دار حلہ مسجد نبوی کے دروازے پر (فروخت ہوتے) دیکھا انہوں نے فرمایا کہ یا رسول اللہ! بڑا اچھا ہوتا اگر آپ اسے خرید لیتے اور جمعہ کے دن اور وفد جب آتے تو ان کی پذیرائی کے لئے آپ اسے پہنا کرتے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے تو وہی پہن سکتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کے پاس اسی طرح کے کچھ حلے آئے تو اس میں سے ایک حلہ آپ ﷺ نے عمر بن خطابؓ کو عطا فرمایا۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے یہ حلہ پہنا رہے ہیں حالانکہ اس سے پہلے عطار د کے حلوں کے بارے میں آپ کو جو کچھ فرمانا تھا فرما چکے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں اسے تمہیں پہننے کے لئے نہیں دے رہا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے ایک مشرک بھائی کو دے دیا جو مکے میں رہتا تھا۔

فائدہ:- آپ ﷺ کے پاس ایک عمامہ تھا جب وفد آتے تو آپ ﷺ اسے پہنا کرتے تھے۔

باب ۳۵۹. السَّوَاكُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

(۴۷۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنِ اشْتَقَّ عَلَى أُمَّتِي أَوْلَوْلَا أَنِ اشْتَقَّ عَلَى النَّاسِ لَا مَرْتُهُمُ بِالسَّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلَاةٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السَّوَاكِ۔

باب ۳۵۹۔ جمعہ کے دن مسواک

(۴۷۰) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میری امت پر شاق نہ گزرتا یا یہ فرمایا کہ اگر لوگوں پر شاق نہ گذرتا تو میں ہر نماز کے وقت مسواک کا انہیں حکم دے دیتا۔ حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تم سے مسواک کے متعلق بہت کچھ کہہ چکا ہوں۔

باب ۳۶۰. مَا يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

(۴۷۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَلَمْ

باب ۳۶۰۔ جمعہ کے دن نماز فجر میں کون سی سورۃ پڑھی جائے

(۴۷۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن فجر کی نماز میں آلم تنزیل اور هل اتی علی الانسان



تَنْزِيلُ وَهَلْ آتَى عَلَى الْإِنْسَانِ

پڑھتے تھے۔

## باب ۳۶۱. الْجُمُعَةُ فِي الْقُرَى وَالْمُدُنِ

(۴۷۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ (قَالَ) سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ الْإِمَامُ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا وَهُوَ مَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ قَالَ وَحَسِبْتُ أَنْ قَدْ قَالَ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي مَالِ أَبِيهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ۔

## باب ۳۶۱۔ دیہاتوں اور شہروں میں جمعہ

(۴۷۲) حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ نے فرمایا تم میں کا ہر فرد نگران ہے اور اسکے ماتحتوں کے متعلق اس سے سوال ہوگا امام نگران ہے اور اس سے سوال اسکی رعیت کے بارے میں ہوگا۔ انسان اپنے گھر کا نگران ہے اور اس سے اسکی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔ عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے اور اس سے اسکی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا خادم اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور اس سے اسکی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔ ابن عمرؓ نے فرمایا میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ انسان اپنے والد کے مال کا نگران ہے اور اسکی رعیت کے بارے میں اس سے سوال ہوگا اور تم میں سے ہر فرد نگران ہے اور سب سے اسکی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔

## باب ۳۶۲. مِنْ أَيْنَ تُؤْتَى الْجُمُعَةُ وَ

عَلَى مَنْ تَجِبُ وَغَسْلُ وَقْتُ الْجُمُعَةِ

(۴۷۳) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَنْتَابُونَ الْجُمُعَةَ مِنْ مَنَازِلِهِمْ وَالْعَوَالِي فَيَأْتُونَ فِي الْغُبَارِ يُصِيبُهُمُ الْغُبَارُ وَالْعَرَقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُمْ الْعَرَقُ فَاتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْسَانٌ مِنْهُمْ وَهُوَ عِنْدِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّكُمْ تَطَهَّرْتُمْ لَيَوْمِكُمْ هَذَا۔

(عَنْ عَائِشَةَ كَانَ النَّاسُ مَهْنَةً أَنْفُسِهِمْ وَكَانُوا إِذَا رَاحُوا إِلَى الْجُمُعَةِ رَاحُوا فِي هَيْئَتِهِمْ فَقِيلَ لَهُمْ لَوْ اغْتَسَلْتُمْ۔)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّهِ تَعَالَى عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ حَقٌّ أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةٍ أَيَّامٍ يَوْمًا يَغْتَسِلُ فِيهِ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ۔

باب ۳۶۲۔ جمعہ کے لئے کتنی دور سے آنا چاہئے اور کن لوگوں پر جمعہ اور غسل واجب ہے اور جمعہ کا وقت

(۴۷۳) حضرت عائشہؓ نے فرمایا لوگ جمعہ کی نماز پڑھنے اپنے گھروں سے اور عوالی مدینہ (تقریباً مدینہ سے چار میل دور) سے (مسجد نبوی میں) آیا کرتے تھے۔ لوگ گرد و غبار میں چلے آتے تھے۔ گرد میں اٹے ہوئے اور پسینہ میں شرابور، پسینہ ہے کہ تھمنا نہیں جانتا! اسی حالت میں ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ میرے ہی یہاں تھے آپ نے (اس کی حالت کو دیکھ کر) فرمایا کاش تم لوگ اس دن (جمعہ) غسل کر لیا کرتے۔

(حضرت عائشہؓ فرماتی تھیں کہ لوگ اپنے کاموں میں مشغول رہتے تھے اور جمعہ کیلئے اسی حالت میں چلے آتے تھے اسلئے ان سے کہا گیا کاش تم لوگ غسل کر لیا کرتے) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر مسلمان پر حق ہے (اللہ تعالیٰ کا) ہر سات دن میں ایک دن (جمعہ) غسل کرے جس میں اپنے سر اور بدن کو دھوئے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِينَ تَمِيلُ الشَّمْسُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سورج ڈھلتے ہی جمعہ کی نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

فائدہ:- عنوان باب سے یہ مسئلہ بتایا گیا ہے کہ جب کسی جگہ جمعہ کی شرائط پائی گئیں اور وہاں جمعہ ہوا تو اب کن لوگوں کے لئے جمعہ کی نماز ضروری ہوگی اور کتنی دور سے جمعہ کے لئے آنا چاہئے۔ حنفیہ کا ایک قول اس سلسلے میں یہ ہے کہ صرف اسی شہر کے لوگوں پر جمعہ واجب ہوگا جس کے آس پاس جو دیہات ہیں خواہ وہ قریب ہوں یا دور ان پر جمعہ واجب نہیں لیکن زیادہ بہتر یہ ہے کہ شہر کے تمام لوگوں پر جمعہ واجب ہو اور آس پاس کے دیہاتوں میں جہاں تک اذان کی آواز پہنچ سکے ان پر بھی واجب ہے۔ فیض الباری جلد نمبر ۲



## باب ۳۶۳۔ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

(۴۷۴) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَدَّ الْبُرْدُ بَكَرَ بِالصَّلَاةِ وَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ أَبْرَدَ بِالصَّلَاةِ يَعْنِي الْجُمُعَةَ

## باب ۳۶۴۔ الْمَشْيُ إِلَى الْجُمُعَةِ

(۴۷۵) عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ۔

باب ۳۶۳۔ جمعہ کے دن اگر گرمی زیادہ ہو جائے تو (۴۷۴) حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ اگر سردی زیادہ پڑتی تو نبی کریم ﷺ نماز پہلے پڑھ لیتے تھے لیکن جب گرمی زیادہ ہوتی تو ٹھنڈے وقت نماز پڑھتے۔ آپ کی مراد جمعہ کی نماز سے تھی۔

## باب ۳۶۴ جمعہ کے لئے چلنا

(۴۷۵) حضرت ابوعباسؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جس کے قدم خدا کی راہ میں گرد آلود ہو گئے اللہ تعالیٰ اسے دوزخ پر حرام کر دیتا ہے۔

فائدہ:- ”سبیل اللہ“ کا لفظ جب حدیث میں آتا ہے تو ائمہ حدیث اس سے جہاد مراد لیتے ہیں۔ چنانچہ عام محدثین حدیث کے اس حصے کو جہاد ہی سے متعلق سمجھتے ہیں۔ غالباً امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس میں تعمیم ہے اسی لئے انہوں نے جمعہ کے باب میں اس کا ذکر کیا۔

## باب ۳۶۵۔ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ أَخَاهُ

## يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ يَقْعُدُ فِي مَكَانِهِ

(۴۷۶) عَنْ ابْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) يَقُولُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقِيمَ الرَّجُلُ أَخَاهُ مِنْ مَقْعَدِهِ وَيَجْلِسُ فِيهِ (قِيلَ) الْجُمُعَةُ؟ قَالَ الْجُمُعَةُ وَغَيْرَهَا۔

باب ۳۶۵۔ کوئی شخص جمعہ کے دن اپنے کسی (مسلمان) بھائی کو اٹھا کر اس کی جگہ پر نہ بیٹھے

(۴۷۶) حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے اس سے منع کیا ہے کہ کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کو اٹھا کر اس کی جگہ خود بیٹھ جائے۔ دریافت کیا گیا کہ کیا یہ جمعہ کے لئے ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ جمعہ اور غیر جمعہ تمام دنوں کے لئے یہ حکم ہے۔

## باب ۳۶۶۔ الْإِذَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

(۴۷۷) عَنْ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَكْرٍ وَ عُمَرُ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ وَكَثُرَ النَّاسُ زَادَ الْإِذْنَ الثَّلَاثَ عَلَى الزُّورَاءِ۔

باب ۳۶۶۔ جمعہ کے دن اذان (۴۷۷) حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے عہد میں جمعہ کی پہلی اذان اس وقت دی جاتی تھی جب امام منبر پر فروکش ہوتے لیکن حضرت عثمانؓ کے عہد میں جب مسلمانوں کی کثرت ہو گئی تو وہ مقام زوراء سے ایک اور اذان دلوانے لگے۔

فائدہ:- جیسا کہ حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ اور صاحبین رضوان اللہ علیہم کے عہد میں اذان جمعہ کے لئے بھی ایک ہی تھی۔ یہ اذان مسجد سے باہر دی جاتی تھی۔ ابوداؤد کی ایک حدیث میں ہے کہ جب مسلمانوں کی کثرت ہوئی تو زوراء سے ایک اور اذان دی جانے لگی اور مقصد اس سے یہ تھا کہ لوگ خرید و فروخت بند کر دیں۔ بظاہر اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ دوسری اذان جو نبی کریم ﷺ اور صاحبین کے عہد میں پہلی تھی بجائے مسجد سے باہر کے اب مسجد ہی میں امام کے سامنے دی جانے لگی اور حضرت عثمانؓ کی اذان اس کے بجائے باہر دی جانے لگی تھی۔ اس کے بعد امت کا برابر اس پر عمل رہا اور حالات کے یہ طریقہ مناسب بھی تھا۔ اس لئے بعد میں ائمہ نے بھی اسی کے مطابق عمل کیا۔ اس حدیث میں ہے کہ حضرت عثمانؓ نے تیسری اذان کی زیادتی کی تھی۔ راوی نے اس میں اقامت کو بھی اذان میں شمار کیا ہے ورنہ جمعہ میں واقعی اذان دو ہیں۔ اور تیسری اقامت۔

☆ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ زوراء مدینہ کے بازار میں ایک جگہ ہے۔



## باب ۳۶۷. الْمُؤَذِّنُ الْوَاحِدُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

(۴۷۸) عَنْ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ الَّذِي زَادَ التَّادِيْنَ الثَّلَاثَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ حِينَ كَثُرَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ وَلَمْ يَكُنْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤَذِّنٌ غَيْرَ وَاحِدٍ وَكَانَ التَّادِيْنَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حِينَ يَجْلِسُ الْإِمَامُ يَعْنِي عَلَى الْمِنْبَرِ.

باب ۳۶۸. يُجِيبُ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ إِذَا سَمِعَ النَّدَاءَ (۴۷۹) عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى الْمِنْبَرِ أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ وَأَنَا قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ مُعَاوِيَةُ وَأَنَا فَلَمَّا أَنْ قَضَى التَّادِيْنَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى هَذَا الْمَجْلِسِ حِينَ أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ مَا سَمِعْتُمْ مِنِّي مِنْ مَقَالَتِي.

## باب ۳۶۹. الْخُطْبَةُ عَلَى الْمِنْبَرِ

(۴۸۰) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ كَانَ جِدْعٌ يَقُومُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا وَضِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ سَمِعْنَا لِلْجِدْعِ مِثْلَ أَصْوَاتِ الْعِشَارِ حَتَّى نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ.

## باب ۳۷۰. الْخُطْبَةُ قَائِمًا

(۴۸۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ ثُمَّ يَقُومُ كَمَا تَفْعَلُونَ الْآنَ.

## باب ۳۷۱. مَنْ قَالَ فِي خُطْبَةِ النَّهَارِ أَمَّا بَعْدُ

(۴۸۲) عَنْ عُمَرَ بْنِ تَغْلِبَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِمَالِ أَوْسَيْيَ فَقَسَمَهُ فَأَعْطَى رَجُلًا وَتَرَكَ رَجُلًا فَبَلَغَهُ أَنَّ الَّذِي

## باب ۳۶۷. جمعه کے لئے ایک مؤذن

(۴۷۸) حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جمعہ میں تیسری اذان کی زیادتی کرنے والے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہیں۔ جب کہ مدینہ میں لوگ بہت زیادہ ہو گئے تھے۔ نبی کریم ﷺ کے صرف ایک مؤذن تھے اور جمعہ کی اذان اس وقت دی جاتی تھی جب امام منبر پر فروکش ہوتے۔

## باب ۳۶۸. امام منبر پر اذان کا جواب دے

(۴۷۹) حضرت معاویہ بن ابی سفیان منبر پر تشریف رکھتے تھے۔ مؤذن نے اذان شروع کی ”اللہ اکبر اللہ اکبر“ معاویہ نے جواب دیا، ”اللہ اکبر اللہ اکبر“ مؤذن نے کہا ”اشھدان لا الہ الا اللہ۔“ معاویہ نے جواب دیا، وانا، اور میں بھی خدا کی وحدانیت کی شہادت دیتا ہوں، مؤذن نے کہا ”اشھدان محمداً رسول اللہ۔“ حضرت معاویہ نے فرمایا وانا (اور میں بھی محمد ﷺ کی رسالت کی شہادت دیتا ہوں) جب مؤذن نے اذان پوری کر لی تو آپ نے فرمایا۔ حاضرین! میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایسی ہی مجلس میں مؤذن کے اذان دیتے وقت اسی طرح اذان کا جواب دیتے سنا جیسے تم نے مجھ سے سنا۔

## باب ۳۶۹. منبر پر خطبہ

(۴۸۰) حضرت جابر بن عبد اللہ نے فرمایا کہ ایک تاتھا جس پر نبی کریم ﷺ ٹیک لگا کر کھڑے ہوتے تھے۔ جب آپ ﷺ کے لئے منبر بن گیا (اور آپ ﷺ نے تنے پر ٹیک نہیں لگایا) تو ہم نے اس سے قریب الولادت اونٹنی کی طرح رونے کی آواز سنی۔ پھر نبی کریم ﷺ نے منبر سے اتر کر دست مبارک اس پر رکھا۔

## باب ۳۷۰. کھڑے ہو کر خطبہ

(۴۸۱) حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے پھر بیٹھ جاتے تھے اور پھر کھڑے ہوتے تھے جیسے تم لوگ بھی آج کل کرتے ہو۔

## باب ۳۷۱. جس نے خطبہ میں ثناء کے بعد اہا بعد کہا

(۴۸۲) حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ مال یا قیدی لائے گئے آپ ﷺ نے بعض صحابہ کو اس میں سے عطاء کیا اور بعض کو کچھ نہیں دیا۔ پھر آپ کو معلوم ہوا کہ جن لوگوں



کو آپ ﷺ نے نہیں دیا تھا انہیں اس کا رنج ہوا اس لئے آپ نے اللہ کی حمد اور تعریف کی پھر فرمایا۔ اما بعد۔ بخدا میں بعض لوگوں کو دیتا ہوں اور بعض کو نہیں دیتا لیکن میں جس کو نہیں دیتا وہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے جسے میں دیتا ہوں میں گوان لوگوں کو دیتا ہوں جن کے دلوں میں بے صبری اور لالچ محسوس کرتا ہوں لیکن جن کے دل اللہ تعالیٰ نے خیر اور بے نیاز بنائے ہیں میں ان پر اعتماد کرتا ہوں عمرو بن تغلب بھی ایسے ہی لوگوں میں سے ہے بخدا میرے لئے رسول اللہ ﷺ کا یہ ایک کلمہ سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہے۔

(ابو حمید ساعدیؒ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نماز عشاء میں کھڑے ہوئے۔ پہلے آپ ﷺ نے کلمہ شہادت پڑھا۔ پھر اللہ تعالیٰ کی شان کے مناسب اس کی تعریف کی اور پھر فرمایا۔ اما بعد۔)

فائدہ:- اس حدیث میں یہ ذکر ہے کہ آنحضور ﷺ نے اپنے خطبہ میں اما بعد فرمایا۔ امام بخاریؒ بتانا چاہتے ہیں کہ اما بعد کہنا سنت کے مطابق ہے۔ کہا جاتا ہے کہ سب سے پہلے حضرت داؤدؑ نے یہ کہا تھا۔ آپ کا ”فصل خطاب“ بھی یہی ہے۔ پہلے خداوند قدوس کی حمد و تعریف پھر نبی کریم ﷺ پر صلوٰۃ و سلام بھیجا گیا اور اما بعد نے اس تمہید کو اصل خطاب سے جدا کر دیا۔ اما بعد کا مطلب یہ ہے کہ حمد و صلوٰۃ کے بعد اب اصل خطاب شروع ہوگا۔

☆ سرخ اونٹ عرب میں نہایت قیمتی ہوتے تھے اور وہ لوگ عموماً کسی چیز کی عظمت اور اس کے عزیز ہونے کو تمثیلاً اس کے ذریعہ واضح کرتے تھے (۴۸۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ وَكَانَ آخِرُ مَجْلِسٍ جَلَسَهُ، مُتَعَطِّفًا مِلْحَفَةً عَلَى مَنْكِبَيْهِ وَقَدْ عَصَبَ رَأْسَهُ بِعَصَابَةٍ دَسِمَةٍ فَحَمِدَ اللَّهُ وَاتَّئِنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِلَيَّ فَتَابُوا إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ هَذَا الْحَيَّ مِنَ الْأَنْصَارِ يَقْلُونَ وَيَكْثُرُ النَّاسُ فَمَنْ وَلِيَ شَيْئًا مِنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ فَاسْتَطَاعَ أَنْ يَضُرَّ فِيهِ أَحَدًا وَيَنْفَعَ فِيهِ أَحَدًا فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ۔

(۴۸۳) حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ منبر پر تشریف لائے۔ منبر پر یہ آپ کی آخری مجلس تھی۔ دونوں شانوں سے چادر لپیٹے ہوئے آپ بیٹھے تھے اور سر مبارک پر ایک پٹی باندھ رکھی تھی۔ آپ نے حمد و ثنا کے بعد فرمایا کہ لوگو! میری بات سنو۔ چنانچہ لوگ آپ کی طرف کلام مبارک سننے کے لئے متوجہ ہو گئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا۔ اما بعد۔ یہ قبیلہ انصار کے لوگ (آنے والے دور میں) تعداد میں بہت کم ہو جائیں گے اور دوسرے لوگ بہت زیادہ ہو جائیں گے پس محمدؐ کی امت کا جو شخص بھی حاکم ہو اور اسے نفع اور نقصان پہنچانے کی طاقت ہو تو انصار کے صالح لوگوں کی پذیرائی کرے اور بروں سے درگزر کرے۔

فائدہ:- یہ آپ کا مسجد نبوی میں سب سے آخری خطبہ تھا آپ کی یہ پیشین گوئی واقعات کی روشنی میں کس قدر صحیح ہے۔ انصار اب دنیا میں کہیں خال خال ہی ملتے ہیں، اور مہاجرین اور دوسرے شیوخ عرب کی نسلیں تمام عالم اسلامی میں پھیلی ہوئی ہیں۔ اس شان کریمی پر قربان جائیے اس احسان کے بدلہ میں کہ انصار نے آپ ﷺ کی اور اسلام کی کسمپرسی اور مصیبت کے وقت مدد کی تھی آپ اپنی تمام امت کو اس کی تلقین فرما رہے ہیں کہ انصار کو اپنا محسن سمجھیں۔ ان میں جو اچھے ہوں ان کے ساتھ حسن معاملت بڑھ چڑھ کر کریں اور بروں سے درگزر کہ ان کے آباء نے اسلام کی بڑی کسمپرسی کے عالم میں مدد کی تھی اس باب میں جتنی حدیثیں آئی ہیں وہ مختلف موضوع سے متعلق ہیں اور یہاں ان کا ذکر صرف اس وجہ سے ہوا ہے کہ کسی خطبہ وغیرہ کے موقع پر اما بعد کا اس میں ذکر ہے۔



باب ۳۷۲۔ اِذَا رَأَى الْإِمَامُ رَجُلًا جَاءَ

وَهُوَ يَخْطُبُ أَمْرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ.

(۴۸۴) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ أَصَلَّيْتَ يَا فُلَانُ فَقَالَ لَا قَالَ قُمْ فَأَرْكَعْ.

باب ۳۷۲۔ امام نے خطبہ دیتے وقت دیکھا کہ ایک شخص

مسجد میں آیا اور پھر اس سے دو رکعت پڑھنے کے لئے کہا۔

(۲۸۴) حضرت جابر بن عبد اللہ نے فرمایا کہ ایک شخص آیا، نبی کریم ﷺ جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ اے فلان کیا تم نے نماز پڑھ لی؟ اس نے کہا کہ نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا اچھا اٹھو اور دو رکعت نماز پڑھو۔

فائدہ:- اس حدیث کی بعض روایتوں میں ہے کہ نبی کریم ﷺ ابھی منبر پر بیٹھے ہوئے تھے کہ شخص مذکور آیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی آپ نے خطبہ شروع نہیں کیا تھا۔ احناف کے نزدیک خطبہ جب شروع ہو چکا ہو تو سنتیں یا تحیۃ المسجد نہ پڑھنی چاہئے بلکہ خطبہ سنا چاہئے کہ یہ واجب ہے اور وہ صرف سنت۔

باب ۳۷۳۔ الْإِسْتِسْقَاءُ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

(۴۸۵) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللَّهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا وَضَعَهَا حَتَّى تَارَ السَّحَابُ أَمْثَالَ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مَنبَرِهِ حَتَّى رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلَى لِحْيَتِهِ فَمُطِرُ نَائِيَوْمَنَا ذَلِكَ وَ مِنْ الْغَدِ وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ وَالَّذِي يَلِيهِ حَتَّى الْجُمُعَةِ الْآخِرَى فَقَامَ ذَلِكَ الْأَعْرَابِيُّ أَوْ قَالَ غَيْرُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَهْدِمُ الْبِنَاءَ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللَّهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ:

اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَاوَا لَا عَلَيْنَا فَمَا يُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَى نَاحِيَةِ مِّنَ السَّحَابِ إِلَّا أَنْفَرَجَتْ وَصَارَتِ الْمَدِينَةُ مِثْلَ الْحَوْبَةِ وَسَالَ الْوَادِي قَنَاةَ شَهْرًا وَلَمْ يَجِئْ أَحَدٌ مِّنْ نَّاحِيَةِ إِلَّا حَدَّثَ بِالْحَوْدِ.

باب ۳۷۳۔ جمعہ کے خطبہ میں بارش کے لئے دعا

(۲۸۵) حضرت انس بن مالک نے فرمایا کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے عہد میں قحط پڑا۔ نبی کریم ﷺ خطبہ دے رہے تھے کہ ایک اعرابی نے کہا یا رسول اللہ! مال تباہ ہو گیا اور اہل و عیال دانوں کو ترس گئے۔ آپ ﷺ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ سے دعاء فرمائیں۔ آپ ﷺ نے ہاتھ اٹھائے۔ اس وقت بادل کا ایک ٹکڑا بھی آسمان پر نظر نہیں آ رہا تھا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے ابھی آپ ﷺ نے ہاتھوں کو نیچے بھی نہیں کیا تھا کہ پہاڑوں کی طرح گھٹا اٹھ آئی اور ابھی منبر سے اترے بھی نہیں تھے کہ میں نے دیکھا کہ بارش کا پانی آپ ﷺ کی ریش مبارک سے ٹپک رہا تھا۔ اس دن، اس کے بعد اور پھر متواتر اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی (دوسرے جمعہ کو) یہی اعرابی پھر کھڑا ہوا یا کہا کہ کوئی دوسرا شخص کھڑا ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! عمارتیں منہدم ہو گئیں اور مال و اسباب ڈوب گئے۔ آپ ﷺ ہمارے لئے دعا کیجئے۔ آپ ﷺ نے ہاتھ اٹھائے اور دعا کی کہ اے اللہ اب دوسری طرف بارش برسائیے اور ہم سے روک دیجئے۔ آپ ﷺ ہاتھ سے بادل کے جس طرف بھی اشارہ کرتے ادھر مطلع صاف ہو جاتا سارا مدینہ تالاب کی طرح بن گیا تھا۔ وادیاں مہینہ بھر برابر بہتی رہیں اور اطراف و جوانب سے آنے والے بھی اپنے یہاں بھر پور بارش کی خبر دیتے تھے۔

باب ۳۷۴۔ جمعہ کے خطبہ میں خاموش رہنا چاہئے

(۲۸۶) حضرت ابو ہریرہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب امام جمعہ کا خطبہ دے رہا ہو اور تم اپنے قریب بیٹھے ہوئے شخص سے کہو کہ

باب ۳۷۴۔ الْإِنْصَاتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

(۴۸۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ



أَنْصِتُ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتُ۔

”چپ رہو“ تو یہ بھی لغو حرکت ہے۔

### باب ۳۷۵۔ السَّاعَةُ الَّتِي فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

(۴۸۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ فِيهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيُ يَسْأَلُ اللَّهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَأَشَارَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا۔

### باب ۳۷۵۔ جمعہ کے دن دعا قبول ہونے کی گھڑی

(۲۸۷) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے ذکر میں ایک مرتبہ فرمایا کہ اس دن ایک ایسی گھڑی آتی ہے جس میں اگر کوئی مسلم بندہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہو اور کوئی چیز خداوند قدوس سے مانگ رہا ہو تو خداوند اسے وہ چیز ضرور دیتا ہے ہاتھ کے اشارے سے آپ ﷺ نے اس وقت کی کمی ظاہر کی۔

فائدہ:- یہ ساعت اجابت ہے اکثر احادیث میں جمعہ کے دن عصر اور مغرب کے درمیان کی تعیین بھی ملتی ہے کہ انہی نمازوں کے درمیان میں تھوڑی دیر کے لئے یہ ساعت آتی ہے۔ امام احمد اور امام ابو حنیفہؒ سے بھی یہی منقول ہے کہ یہ ساعت عصر کے بعد ہے۔ اس کی تعیین میں اس کے علاوہ اور اقوال بھی ہیں۔

### باب ۳۷۶۔ إِذَا نَفَرَ النَّاسُ عَنِ الْإِمَامِ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ

(۴۸۸) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ بَيْنَمَا نُصَلِّيُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْبَلْتُ عَيْرٌ تَحْمِلُ طَعَامًا فَالْتَفَتُوا إِلَيْهَا حَتَّى مَا بَقِيَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا لِانْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا

باب ۳۷۶۔ اگر جمعہ کی نماز میں لوگ امام کو چھوڑ کر چلے جائیں (۲۸۸) حضرت جابر بن عبد اللہؓ نے حدیث بیان کی کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے۔ اتنے میں غلہ لئے ہوئے چند تجارتی اونٹ ادھر سے گزرے اور حاضرین اسی طرف متوجہ ہو گئے۔ نبی کریم ﷺ کے ساتھ کل بارہ آدمی باقی رہ گئے اس پر یہ آیت اتری۔ (ترجمہ) اور جب یہ لوگ تجارت اور کھیل دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑ پڑتے ہیں اور آپ کو کھڑا چھوڑ دیتے ہیں۔

فائدہ:- یہ واقعہ اسلام کے ابتدائی دور کا ہے۔ دوسری صحیح روایتوں میں ہے کہ آنحضور ﷺ خطبہ دے رہے تھے۔ ابتداء اسلام میں جمعہ کے خطبہ کا بھی وہی طریقہ تھا جو آج کل عیدین کا ہے یعنی نماز کے بعد خطبہ ہوتا تھا۔ نسائی کی ایک حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ عیدین کی نماز کے بعد فرمادیتے تھے کہ جس کا جی چاہے وہ ٹھہر جائے اور جس کا جی چاہے چلا جائے غالباً ابتداء میں عیدین کے خطبہ کی اتنی اہمیت نہیں تھی اور اسی بناء پر صحابہؓ نے جمعہ کے خطبے کو بھی سمجھا ہوگا کہ اس کا سننا ضروری نہیں ہے چنانچہ جب سامان تجارت دیکھا تو ضرورت مند صحابہؓ خرید و فروخت کے لئے چلے گئے لیکن اس پر بھی سخت تنبیہ کی گئی۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی عنوان میں ”نماز“ ہی کا ذکر کیا ہے لیکن یہ صرف حدیث کے الفاظ کے تتبع میں یعنی چونکہ حدیث میں متعلقات نماز پر نماز کا اطلاق ہوا ہے امام صاحبؒ نے بھی وہ تعبیر باقی رکھی۔

### باب ۳۷۷۔ الصَّلَاةُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَقَبْلَهَا

(۴۸۹) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيُ قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّيُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّيُ رَكْعَتَيْنِ۔

### باب ۳۷۷۔ جمعہ کے بعد اور اس سے پہلے نماز

(۲۸۹) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ظہر سے پہلے دو رکعت اور مغرب کے بعد دو رکعت اپنے گھر میں پڑھتے تھے۔ اور عشاء کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے، اور جمعہ کے بعد دو رکعتیں جب واپس ہوتے تب پڑھتے۔



فائدہ:- غالباً امام بخاریؒ کی شرائط کے مطابق انہیں کوئی ایسی حدیث نہیں ملی جس میں یہ ذکر ہو کہ آنحضور ﷺ جمعہ سے پہلے بھی اور بعد میں بھی سنتیں پڑھتے تھے اسی لئے انہوں نے عنوان تو جمعہ کا لگایا لیکن حدیث میں صرف ظہر سے پہلے اور بعد کی سنتوں کا ذکر ہے اور جمعہ کی صرف بعد والی سنتوں کا ذکر ہے۔ وجہ یہ ہے کہ جمعہ ظہر ہی کا قائم مقام ہے۔ دوسری احادیث میں جمعہ سے پہلے اور بعد کی دونوں سنتوں کا ذکر ہے۔ ممکن ہے عنوان میں انہیں احادیث سے فائدہ اٹھایا ہو۔

## کتاب صلوٰۃ الخوف

باب ۳۷۸. صلوٰۃ الخوف

(۴۹۰) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ نَجْدٍ فَوَارَيْنَا الْعَدُوَّ وَفَصَّافْنَا لَهُمْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي لَنَا فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مَعَهُ وَأَقْبَلَتْ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ فَكَرَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْ مَعَهُ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوا مَكَانَ الطَّائِفَةِ الَّتِي لَمْ تُصَلِّ فَجَاءُوا وَافَرَكَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فَكَرَعَ لِنَفْسِهِ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ۔

## کتاب صلوٰۃ خوف کی تفصیلات

باب ۳۷۸۔ صلوٰۃ خوف کے بیان میں

(۴۹۰) حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ میں نجد کے اطراف میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ غزوہ میں شریک تھا۔ مقابلہ کے وقت ہم صف بستہ ہو گئے اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی (مسلمانوں میں سے) ایک جماعت آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنے میں شریک ہو گئی اور دوسری جماعت دشمن کے مقابلہ پر کھڑی رہی۔ حضور اکرم ﷺ نے اپنی اقتداء میں نماز پڑھنے والوں کے ساتھ ایک رکوع اور دو سجدے کئے۔ پھر یہ لوگ اس جماعت کی جگہ واپس آ گئے جس نے ابھی نماز نہیں پڑھی تھی۔ اب دوسری جماعت (حضور اکرم ﷺ کے پاس) آئی۔ ان کے ساتھ بھی آپ نے ایک رکوع اور دو سجدے کئے۔ پھر آپ ﷺ نے سلام پھیر دیا۔ اس کے بعد دونوں جماعتوں نے (باری باری) اسی سابقہ جگہ آ کر ایک ایک رکوع اور دو سجدے کئے۔

فائدہ:- اس حدیث میں اس نماز کی تفصیلات بیان ہوئی جو خوف اور دشمن سے مقابلہ کے وقت کے لئے خاص طور سے مشروع ہوئی تھی۔ غزوات میں نماز کے اوقات بھی آتے تھے۔ ادھر دشمن مقابل میں کھڑے ہوتے۔ تمام مسلمانوں کی یہ خواہش ہوئی کہ نماز حضور اکرم ﷺ ہی کی اقتداء میں پڑھیں۔ لیکن جس طرح کی صورت حال سامنے ہے اگر بیک وقت تمام مسلمان نماز میں مشغول ہو جائیں تو ہر وقت دشمن کے اچانک حملہ کا خطرہ! امام ابو یوسفؒ کی طرف یہ قول منسوب ہے کہ صلوٰۃ خوف صرف آنحضور ﷺ کے عہد مبارک تک کے لئے مشروع تھی۔ اور وجہ یہ تھی کہ تمام مسلمان آپ ﷺ ہی کی اقتداء میں نماز پڑھنے کے خواہش مند ہوتے تھے لیکن آپ ﷺ کے بعد اس نماز کی مشروعیت منسوخ ہو گئی کیونکہ اب کوئی ایسی مرکزی شخصیت، پیغمبر جیسی، مسلمانوں میں نہیں ہے۔ جس کی اقتداء میں نماز پڑھنے کی اس درجہ تڑپ اور خواہش ہو اس لئے خوف اور دشمن کے مقابلہ کے اوقات میں اب نماز اس مخصوص طریقہ سے نہیں پڑھی جاسکتی بلکہ متعدد جماعتیں کر لی جائیں گی اور ان کے امام بھی علیحدہ ہوں گے اور اس عام طریقہ کے مطابق نماز پڑھیں گے۔ لیکن عام علماء امت کا اس پر اتفاق ہے کہ صلوٰۃ خوف اپنے اسی مخصوص طریقہ کے ساتھ اب بھی باقی ہے اور اس کی مشروعیت منسوخ نہیں ہوئی ہے۔ کیونکہ قرآن مجید میں اس کی تفصیلات ہیں اور نسخ کے لئے کوئی اشارہ تک موجود نہیں پھر اگرچہ پیغمبر جیسی مرکزی شخصیت اب کوئی نہیں لیکن مسلمانوں میں ایسے مقتداء تو بہر حال ہو سکتے ہیں جن کی اقتداء میں نماز پڑھنے کے عام مسلمان خواہش مند ہوں۔ اس لئے جب شریعت نے مسلمانوں کی ایک خواہش کی رعایت کی ہے اور خود اپنی حکمت بالغہ کے پیش نظر خوف کی نماز کا ایک مخصوص طریقہ بتایا ہے تو اسے اب بھی رکھنے میں کیا چیز مانع بن سکتی ہے۔ اسی لئے علماء نے لکھا ہے کہ امام ابو یوسفؒ کی طرف بھی اس کے خلاف قول کی نسبت صحیح نہیں معلوم ہوتی۔ قرآن مجید میں کسی بھی نماز کی



تفصیلات بیان نہیں ہوئی ہیں۔ بلکہ صرف اشاروں پر اکتفا کیا گیا ہے۔ نماز کی جملہ تفصیلات خود حضور اکرم ﷺ نے اپنے قول و عمل کے ذریعہ واضح کی تھیں۔ البتہ صرف صلوٰۃ خوف کے طریقے کسی قدر تفصیل کے ساتھ بیان ہوئے ہیں۔ صلوٰۃ خوف حضور اکرم ﷺ سے مختلف طریقوں سے منقول ہے۔ ابو داؤد نسائی میں ان طریقوں کی تفصیلات زیادہ وضاحت کے ساتھ ملتی ہیں۔ ابن قیم نے زاد المعاد میں ان تمام روایتوں کا تجزیہ کیا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ اگر ان تمام روایتوں پر غور کیا جائے تو چھ طریقے ان سے سمجھ میں آتے ہیں۔ چونکہ حضور اکرم ﷺ سے خود یہ نماز مختلف طریقوں سے منقول ہے۔ اس لئے ائمہ کا اس سلسلہ میں اختلاف بھی ناگزیر تھا۔ حضرت علامہ انور شاہ صاحب کشمیریؒ نے لکھا ہے کہ میرا غالب گمان یہ ہے کہ قرآن نے قصداً صلوٰۃ خوف کے طریقہ میں اجمال سے کام لیا۔ تاکہ توسع، جو شریعت کا مقصود ہے، باقی رہے اور کسی قسم کی تنگی نہ پیدا ہونے پائے۔ اگر قرآن میں صرف کسی ایک طریقہ کی تعیین ہو جاتی تو اس کے خلاف ممکن نہیں تھا۔ حنفی فقہ کی کتابوں میں عام طور سے صلوٰۃ خوف کا یہ طریقہ لکھا ہے کہ فوج کے دو حصے کر لئے جائیں ایک حصہ محاذ پر کھڑا رہے اور دوسرا نماز پڑھنے کے لئے آئے۔ امام اس جماعت کو ایک رکعت جب پڑھا چکے تو یہ امام کے پیچھے سے ہٹ جائے اور محاذ پر جا کر کھڑا ہو جائے۔ اب وہ لوگ نماز پڑھنے کے لئے آئیں گے جو ابھی محاذ پر تھے۔ یہ بھی صرف ایک رکعت امام کی اقتداء میں پڑھیں گے۔ امام کی نماز اب پوری ہو چکی لیکن مقتدیوں میں سے کسی کی بھی پوری نہیں ہوئی۔ اس لئے امام تو فارغ ہو گیا البتہ مقتدی اپنی سابقہ جگہ پر آ کر نماز پوری کریں۔ اس کی صورت یہ ہوگی کہ جن لوگوں نے پہلے امام کی اقتداء میں ایک رکعت پڑھی تھی اب وہ پھر اسی سابقہ جگہ پر آئیں گے۔ اسی دوران میں دوسری جماعت محاذ پر جا چکی ہوگی اور یہ پہلی جماعت اپنی باقی ماندہ ایک رکعت پوری کر کے جب محاذ پر جائے گی تو دوسری جماعت بھی اسی جگہ آ کر باقی ماندہ رکعت پڑھے گی۔ یہ صورت صرف اس لئے اختیار کی جائیگی تاکہ دشمن کے اچانک حملہ کا تحفظ کیا جائے۔ اس نماز میں بہت سی رعایتیں ایسی ہیں جو عام حالت میں نہیں ہوتیں۔ مثلاً نماز پڑھنے ہی میں لوگ آ جا بھی سکتے ہیں۔ فقہاء نے لکھا ہے کہ یہ نماز کی حالت میں چلنا ہے (المشي في الصلوة) اور اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ نماز چلتے ہوئے پڑھنے (الصلوة ماشياً) سے فاسد ہوتی ہے۔ یہ ایک نکتہ ضرور ہے لیکن بہر حال عام حالات میں تو اس حد تک ”المشي في الصلوة“ کی بھی اجازت نہیں! البتہ اگر جنگ دست بدست ہو رہی ہو تو نماز نہیں پڑھی جاسکتی۔ خود آنحضور ﷺ نے غزوہ احزاب میں جنگ کی وجہ سے نماز قضا کی تھی اور عصر مغرب کے بعد پڑھی تھی۔ دوسرے ائمہ کے یہاں اس نماز کے دوسرے طریقے بھی ہیں۔ حنفیہ کے بیان کردہ طریقہ سے تھوڑے بہت مختلف۔ غالباً امام بخاریؒ نے بھی حنفیہ کے ہی طریقہ کو پسند فرمایا ہے۔ حدیث میں جتنے طریقے بیان ہوئے۔ جائز سب ہیں۔ اختلاف صرف استحباب میں ہے۔

باب ۳۷۸۔ صلوٰۃ خوف پیدل اور سواری پر، راجل (پیدل)

چلنے والا، یہاں) کھڑے ہونے والے کے معنی میں ہے

(۴۹۱) حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ جب جنگ میں لوگ ایک دوسرے سے گٹھ جائیں تو کھڑے کھڑے (سر کے اشاروں سے نماز پڑھیں)

اور ابن عمرؓ نے نبی کریم ﷺ سے اپنی روایت میں اضافہ یہ کیا ہے کہ اگر لوگ اس سے بھی زیادہ ہوں تو پیدل اور سوار (جس طرح بھی ہو سکے) نماز پڑھیں۔

باب ۳۷۸۔ صلوٰۃ الخوف

رَجَالًا وَرُكْبَانًا رَّاجِلٌ قَائِمٌ

(۴۹۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ إِذَا اخْتَلَطُوا قِيَامًا۔

(وَزَادَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَلْيُصَلُّوا قِيَامًا وَرُكْبَانًا)۔

فائدہ:- آخر میں جو قول نقل کیا ہے اس کا کچھ مطلب صاف نہیں سمجھ میں آتا کہ کہنا کیا چاہتے ہیں اور اسی وجہ سے شارحین کا اس عبارت کے مفہوم متعین کرنے میں بڑا اختلاف ہے۔ اس عبارت میں شرط تو موجود ہے لیکن جزاء کا کچھ پتہ نہیں۔ ہم نے ترجمہ میں عبارت کے مفہوم کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔ حاصل اس کا یہ ہے کہ جنگ دست بدست ہو رہی ہو اور نماز پڑھنی مشکل ہو جائے تو اشاروں سے نماز پڑھی جاسکتی ہے۔ ہمارے یہاں بھی امام محمد سوار کے لئے اشارے سے نماز پڑھنے کی اجازت دیتے ہیں اس کی تفصیل فقہ کی کتابوں میں دیکھی جاسکتی ہے۔



## باب ۳۷۹. صَلَوةُ الطَّالِبِ

وَالْمَطْلُوبِ رَاكِبًا وَإِمَاءً.

(۴۹۲) عَنِ ابْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا لَمَّا رَجَعَ مِنَ الْأَحْزَابِ لَا يُصَلِّينَ أَحَدٌ نَالِ الْعَصْرِ إِلَّا فِي بَنِي قُرَيْظَةَ فَأَذْرَكَ بَعْضُهُمُ الْعَصَرَ فِي الطَّرِيقِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا نُصَلِّي حَتَّى نَأْتِيَهَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ نُصَلِّي لَمْ يَرُدْ مِنَّا ذَلِكَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعْنَفْ أَحَدًا مِنْهُمْ.

## باب ۳۷۹۔ دشمن کی تلاش میں نکلنے والے اور جن کی

تلاش میں دشمن ہوں، ان کی نماز سواری پر اور اشاروں سے

(۴۹۲) حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے غزوہ احزاب سے فارغ ہوتے ہی ہم سے یہ فرمایا تھا کہ کوئی شخص بنو قریظہ پہنچنے سے پہلے عصر نہ پڑھے۔ لیکن جب عصر کا وقت آیا تو بعض صحابہؓ نے راستے ہی میں نماز پڑھ لی اور بعض صحابہؓ نے کہا کہ بنو قریظہ پہنچنے سے پہلے ہم نماز نہیں پڑھیں گے اور کچھ حضرات کا خیال یہ تھا کہ ہمیں نماز پڑھ لینی چاہئے۔ کیونکہ آنحضور ﷺ کا مقصد یہ نہیں تھا (کہ نماز ہی نہ پڑھی جائے۔ بلکہ صرف جلدی پہنچنے کی کوشش کرنے کے لئے آپ ﷺ نے فرمایا تھا) پھر جب آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے کسی پر بھی ناگواری کا اظہار نہیں فرمایا۔

فائدہ:- غزوہ احزاب جب ختم ہو گیا اور کفار ناکام ہو کر چلے گئے تو آنحضور ﷺ نے فوراً ہی مجاہدین کو حکم دیا کہ اسی حالت میں خیبر چلیں جہاں مدینہ کے یہودی رہتے تھے۔ جب آنحضور ﷺ مدینہ تشریف لائے تو ان یہودیوں نے ایک معاہدہ کے تحت ایک دوسرے کے خلاف کسی جنگی کارروائی میں حصہ نہ لینے کا عہد کیا تھا۔ خفیہ طور پر یہودی پہلے بھی مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرتے رہتے تھے لیکن اس موقع پر انہوں نے کھل کر کفار کا ساتھ دیا۔ کیونکہ کفار کی طرف سے یہ بہت بڑی کارروائی تھی اور اگر اس میں انہیں کامیابی ہو جاتی تو مسلمانوں کی ہمیشہ کے لئے پسپائی یقینی تھی۔ یہود نے بھی یہ سمجھ کر اس میں شرکت کی تھی کہ یہ آخری اور فیصلہ کن لڑائی ہوگی۔ وہ یہ بھی سمجھتے تھے کہ مسلمانوں کی اس میں شکست یقینی ہے۔ معاہدہ کی رو سے یہودیوں کی اس کارروائی میں شرکت ایک سنگین جرم تھا اس لئے آنحضور ﷺ نے چاہا کہ بغیر کسی مہلت کے انہیں جالیا جائے اور اسی وجہ سے آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ عصر بنو قریظہ میں جا کر پڑھی جائے۔ کیونکہ راستے میں اگر کہیں لشکر نماز کے لئے ٹھہرتا تو بہت دیر ہو جاتی۔ چنانچہ بعض صحابہؓ نے بھی اس سے یہی سمجھا کہ آپ کا مقصد صرف بوجلت بنو قریظہ پہنچنا تھا۔ اس حدیث میں یہ نہیں ہے کہ انہوں نے سواری پر ہی نماز پڑھی تھی یا نیچے اتر کر اس لئے مصنفؒ کا اس حدیث سے استدلال درست نہیں ہو سکتا۔



## کِتَابُ الْعِيدَيْنِ

## کتاب: عیدین کے مسائل

باب ۳۸۰. الْحِرَابِ وَالذَّرَقِ يَوْمَ الْعِيدِ

(۴۹۳) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَعِنْدِي جَارِيتَانِ تُغْنِيَانِ بَغْنَاءَ بُعَاثٍ فَاضْطَجَعَ عَلَى الْفِرَاشِ وَحَوْلَ وَجْهِهِ وَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَانْتَهَرَنِي وَقَالَ مِزْمَارَةُ الشَّيْطَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعُهُمَا فَلَمَّا غَفَلَ غَمَزْتُهُمَا فَخَرَجَتَا وَكَانَ يَوْمَ عِيدٍ يَلْعَبُ السَّوْدَانُ بِالذَّرَقِ وَالْحِرَابِ فَأَمَّا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآمَّا قَالَ تَشْتَهِيْنِ تَنْظُرِينَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَأَقَامَنِي وَرَأَاهُ خَدِي عَلَى خَدِّهِ وَهُوَ يَقُولُ دُونَكُمْ يَا بَنِي أَرْفَدَةَ حَتَّى إِذَا مِلْتُ قَالَ لِي حَسْبُكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَادْهَبِي۔

وَفِي رِوَايَةٍ قَالَتْ أَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبْشَةِ وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ فَرَجَرَهُمْ عُمَرُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ دَعُهُمْ امْنَابِيَارُ فَدَه يَعْنِي مِنَ الْأَمَنِ۔

باب ۳۸۰۔ حراب (چھوٹے نیزے) اور ڈھال عید کے دن (۱)  
(۲۹۳) حضرت عائشہؓ نے فرمایا آپ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے اس وقت میرے پاس دو لڑکیاں بعث (۲) کی نظمیں پڑھ رہی تھیں آپ بستر پر لیٹ گئے اور چہرہ دوسری طرف پھریا اسکے بعد ابو بکرؓ آئے، آپ نے مجھے ڈانٹا اور فرمایا یہ شیطانی حرکت آپ کی موجودگی میں ہو رہی ہے پھر آپ ﷺ متوجہ ہوئے اور فرمایا انہیں پڑھنے دو پھر جب آپ نے توجہ ہٹائی تو میں نے انہیں اشارہ کیا اور وہ چلی گئیں (۳) اور عید کا دن تھا۔ حبشہ کے کچھ لوگ ڈھال اور حراب (چھوٹے نیزے) سے کھیل رہے تھے۔ خود میں نے کہا یا آپ ﷺ نے فرمایا یہ کھیل دیکھو گی؟ میں نے کہا جی ہاں۔ پھر آپ ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا کر لیا۔ میرا چہرہ آپ کے چہرہ کے اوپر تھا اور آپ فرما رہے تھے کہ خوب بنی ارفدہ (حبشہ کے لوگوں کا لقب) خوب! پھر جب میں تھک گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا ”بس!“ میں نے کہا جی ہاں آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر جاؤ۔

اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں حبشہ کے لوگوں کو دیکھ رہی تھی جو مسجد میں (نیزوں کا) کھیل دکھا رہے تھے عمرؓ نے انہیں ڈانٹا لیکن آپ ﷺ نے فرمایا انہیں کھیلنے دو۔ بنو ارفدہ! تم اطمینان سے کھیل دیکھاؤ

فائدہ: ۱۔ اس عنوان کے تحت جو حدیث بیان ہوئی ہے اس سے یہ نہیں ثابت ہوتا کہ عید کے دن ایسا کرنا مسنون ہے چونکہ مسلمانوں کے اس زمانہ میں کفار کے ساتھ جنگ کے حالات چل رہے تھے اس لئے آنحضور ﷺ نے یہ چاہا کہ کفار پر مسلمانوں کی طاقت کا اظہار ہو جائے۔ پھر حدیث میں یہ بھی نہیں ہے کہ اصحاب حراب آنحضور ﷺ کے ساتھ عید گاہ تک گئے تھے۔ نہ آپ ﷺ نے صحابہ کو ہتھیار بند ہو کر عید گاہ جانے کا کبھی حکم دیا۔ بلکہ حدیث سے بظاہر یہ سمجھ میں آتا ہے کہ عید گاہ سے واپسی کے بعد ”اصحاب حراب“ نے مظاہرہ کیا تھا۔ ابن مسیرؓ نے لکھا ہے کہ امام بخاریؒ کا اس عنوان سے مقصد یہ ہے کہ عید کے دن عام دنوں سے زیادہ خوشی اور انبساط کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔

۲۔ بعث مدینہ سے دو دن کے فاصلہ پر ایک گاؤں کا نام ہے۔ انصار کے قبیلہ اوس کا یہاں ایک قلعہ بھی تھا۔ انصار کے دو قبیلوں اوس و خزرج کے درمیان عرب کی مشہور لڑائی یہیں ہوئی تھی۔ لکھتے ہیں کہ ایک سو بیس ۱۲۰ سال تک اس لڑائی کا سلسلہ قائم رہا اوس نے خزرج کے بہت سے ممتاز سرداروں کو اس لڑائی میں مارا تھا۔ مطلب یہ ہے کہ اس جنگ کے موقع پر جو نظمیں کہی گئی تھیں۔ انہیں وہ لڑکیاں پڑھ رہی تھیں۔

۳۔ ایک روایت میں ہے کہ آنحضور ﷺ نے ابو بکرؓ سے کہا کہ ابو بکر! انہیں پڑھنے دو۔ ہر قوم کی ایک عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے۔ بخاری ہی میں یہ حدیث دوبارہ بھی آئے گی اس میں ہے کہ وہ لڑکیاں گانے والیاں نہیں تھیں۔ قرطبی نے اس پر لکھا ہے کہ عام طور سے گانے والی عورتیں جس طرح ہوتی ہیں یہ ان میں سے نہیں تھیں بلکہ عید کی خوشی میں پڑھ رہی تھیں۔ یہ یاد رہے کہ احنبیہ کے چہرے اور ہاتھوں کو دیکھنا جائز ہے لیکن جب حالات خراب ہو گئے تو سد باب ذریعہ کے طور پر اسکی بھی ممانعت کر دی گئی۔ یہاں آپ ﷺ کے طرز عمل پر بھی غور کرنا چاہئے کہ آپ نے اگرچہ روکا نہیں لیکن خود اس میں شرکت بھی نہیں کی بلکہ چہرہ دوسری طرف کر لیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ یہ چیز جائز ہے لیکن کچھ شریعت کی نظر میں پسندیدہ بھی نہیں اور اس سے اشتغال تو ہرگز پسندیدہ نہیں ہو سکتا۔ امام غزالیؒ نے لکھا ہے کہ بعض مباح ایسے ہوتے ہیں کہ ان پر اصرار گناہ صغیرہ بن جاتا ہے



## باب ۳۸۱. الْأَكْلُ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْخُرُوجِ

(۴۹۴) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْدُو يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَأْكُلَ تَمْرَاتٍ وَيَأْكُلُهُنَّ وَتَرًا.

## باب ۳۸۲. الْأَكْلُ يَوْمَ النَّحْرِ

(۴۹۵) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَضْحَى بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَالَ مَنْ صَلَّى صَلَوَاتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ أَصَابَ النُّسُكَ وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّهُ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَلَا نُسُكَ لَهُ، فَقَالَ أَبُو بَرْدَةَ بْنُ دِينَارٍ خَالَ الْبَرَاءِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنِّي نَسَكْتُ شَاتِي قَبْلَ الصَّلَاةِ وَعَرَفْتُ أَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ أَكْلِ وَشُرْبٍ وَأَحْبَبْتُ أَنْ تَكُونَ شَاتِي أَوَّلَ شَاةٍ تَذْبَحُ فِي بَيْتِي فَذَبَحْتُ شَاتِي وَتَغَدَّيْتُ قَبْلَ أَنْ أَتِيَ الصَّلَاةَ قَالَ شَاتُكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّ عِنْدَنَا عَنَاقًا لَنَا جَذَعَةً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاتَيْنِ أَفَتَجْزِي عَنِّي قَالَ نَعَمْ وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ.

باب ۳۸۱۔ عید الفطر میں عید گاہ جانے سے پہلے کھانا (۴۹۴) حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ عید الفطر کے دن عید گاہ جانے سے پہلے چند کھجوریں کھا لیتے تھے اور طاق عدد کھجوروں کی بھی کھاتے تھے۔

## باب ۳۸۲۔ قربانی کے دن کھانا

(۴۹۵) حضرت براء بن عازبؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے عید الاضحیٰ کی نماز کے بعد خطبہ دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ جس نے ہماری طرح نماز پڑھی اور ہماری طرح قربانی کی اس نے قربانی ٹھیک طرح کی لیکن جو شخص نماز سے پہلے قربانی کرے گا وہ نماز سے پہلے کی قربانی ہے اور وہ کوئی قربانی نہیں۔ حضرت براءؓ کے ماموں ابو بردہ بن دینار یہ سن کر بولے کہ یا رسول اللہ! میں نے اپنی بکری کی قربانی نماز سے پہلے کر دی ہے۔ میں نے سوچا کہ یہ کھانے پینے کا دن ہے۔ میری بکری اگر گھر کا پہلا ذبیحہ بنے تو بہت اچھا ہو، اس خیال سے میں نے بکری ذبح کر دی اور نماز کے لئے آنے سے پہلے ہی اس کا گوشت بھی کھالیا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ پھر تمہاری بکری گوشت کی بکری ہوئی (یعنی قربانی نہیں ہوئی) ابو بردہ بن دینار نے کہا کہ میرے پاس ایک چار مہینہ کا بکری کا بچہ ہے اور مجھے دو بکریوں کے بدلہ میں بھی زیادہ عزیز ہے۔ کیا اس سے میری قربانی ہو جائے گی آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں! لیکن تمہارے بعد کسی کی قربانی اس عمر کے بچے سے نہیں ہوگی۔

فائدہ:- اس سے پہلے جو عید الفطر کے سلسلے میں حدیث بیان ہوئی اس میں تھا کہ عید گاہ جانے سے پہلے آپ ﷺ کچھ کھاتے تھے اس لئے عنوان میں بھی اس کی قید لگا دی لیکن عید الاضحیٰ سے متعلق حدیث میں اس طرح کا کوئی لفظ نہیں اس لئے یہاں بھی مطلق رکھا۔ عید الاضحیٰ میں مستحب یہ ہے کہ قربانی کا گوشت سب سے پہلے کھائے۔ اس حدیث میں ہے کہ اس شخص نے کہا تھا کہ یہ کھانے پینے کا دن ہے۔ اسلامی نقطہ نظر سے بھی یہ دن خوشی منانے اور کھانے پینے ہی کا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے اس شخص کو چار مہینے کے جانور کی قربانی کی اجازت دے دی تھی۔ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا کہ تمہارے علاوہ اور کسی کے لئے یہ جائز نہیں۔

## باب ۳۸۳. الْخُرُوجُ إِلَى الْمُصَلَّى بِغَيْرِ مَنَبَرٍ

(۴۹۶) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى إِلَى الْمُصَلَّى فَأَوَّلُ شَيْءٍ يَبْدَأُ بِهِ الصَّلَاةُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُومُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوسٌ عَلَى صُفُوفِهِمْ فَيَعْظُمُهُمْ وَيُوصِيهِمْ وَيَأْمُرُهُمْ

## باب ۳۸۳۔ بغیر منبر کی عید گاہ میں نماز پڑھنے جانا

(۴۹۶) حضرت ابوسعید خدریؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن عید گاہ تشریف لے جاتے تھے۔ سب سے پہلے آپ ﷺ نماز پڑھاتے نماز سے فارغ ہو کر آپ ﷺ لوگوں کے سامنے کھڑے ہوتے۔ تمام لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے ہوئے ہوتے تھے۔ آپ ﷺ انہیں وعظ و نصیحت کرتے۔ اچھی باتوں کا حکم دیتے اگر جہاد کے لئے کہیں



فَإِنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَقْطَعَ بَعْثًا قَطْعَهُ، أَوْ يَأْمُرَ بِشَيْءٍ أَمَرَ بِهِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَلَمْ يَزَلِ النَّاسُ عَلَى ذَلِكَ حَتَّى خَرَجْتُ مَعَ مَرْوَانَ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ فِي أَصْحَى أَوْ فِطْرٍ فَلَمَّا اتَيْنَا الْمُصَلَّى إِذَا مِنْبَرٌ بَنَاهُ كَثِيرُ بْنُ الصَّلْتِ فَإِذَا مَرْوَانُ يُرِيدُ أَنْ يَرْتَقِيهِ، قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَجَبَذْتُ بِثَوْبِهِ فَجَبَذَنِي فَأَرْتَفَعَ فَخَطَبَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقُلْتُ لَهُ: غَيَّرْتُمْ وَاللَّهِ فَقَالَ يَا أَبَا سَعِيدٍ قَدْ ذَهَبَ مَا تَعْلَمُ فَقُلْتُ مَا تَعْلَمُ وَاللَّهِ خَيْرٌ مِمَّا لَا أَعْلَمُ فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ لَمْ يَكُونُوا يَجْلِسُونَ لَنَا بَعْدَ الصَّلَاةِ فَجَعَلْنَاهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ.

لشکر بھیجنے کا ارادہ ہوتا تو اس کے لئے تیار ہو جانے کے لئے فرماتے۔ کسی بات کا حکم دینا ہوتا تو حکم دیتے۔ اس کے بعد واپس تشریف لاتے، ابو سعیدؓ نے بیان کیا کہ لوگ برابر اسی سنت پر قائم رہے لیکن پھر میں مروان کے ساتھ عید الفطر یا عید النضحی کے دن عید گاہ آیا جب یہ مدینہ کا امیر ہوا۔ ہم جب عید گاہ پہنچے تو وہاں میں نے کثیر بن صلت کا بنایا ہوا ایک منبر دیکھا جاتے ہی مروان نے چاہا کہ اس پر نماز سے پہلے (خطبہ دینے کے لئے) چڑھے اس لئے میں نے اس کا دامن پکڑ کر کھینچا لیکن وہ جھٹک کر اوپر چڑھ گیا اور نماز سے پہلے خطبہ دیا۔ میں نے اس سے کہا کہ واللہ تم نے (نبی کریم ﷺ کے طریقہ کو) بدل دیا۔ اس نے کہا کہ اے ابو سعید جو تم سمجھتے ہو وہ بات ختم ہو گئی۔ میں نے کہا کہ بخدا۔ جو میں جانتا ہوں اس سے بہتر ہے جو نہیں جانتا۔ اس نے کہا کہ ہمارے دور میں لوگ نماز کے بعد (خطبہ سننے کے لئے) نہیں بیٹھتے اس لئے میں نے خطبہ کو نماز سے پہلے کر دیا۔

فائدہ:- مصنفؒ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے عہد میں عید گاہ میں منبر نہیں رکھا جاتا تھا۔ آپ کے دور میں عید گاہ کے لئے کوئی خاص عمارت بھی نہیں تھی۔ بلکہ میدان میں عید اور بقر عید کی نماز پڑھی جاتی تھی۔ مروان جب مدینہ کا امیر ہوا تو اس نے عید گاہ میں خطبہ کے لئے منبر بھجوا دیا۔ لیکن عام طور سے اس طرز عمل کو جب لوگوں نے پسند نہیں کیا تو اس نے منبر بھجوانا بند کر دیا تھا اور اس کے بجائے کچی اینٹوں کا منبر خود عید گاہ میں بنوا دیا تھا۔ عیدین میں خطبہ نماز کے بعد دینا چاہئے تھا لیکن مروان نے سنت کے خلاف پہلے ہی خطبہ شروع کر دیا روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ مروان کو اس خلاف استعمال پر بار بار تنبیہ کی گئی۔ مروان نے اس کی جو وجہ بیان کی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے خود اپنے اجتہاد سے یہ فیصلہ کیا تھا۔ روایتوں میں ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی نماز سے پہلے عید کا خطبہ دیا تھا لیکن انہوں نے عذر کی وجہ سے ایسا کیا تھا۔

باب ۳۸۴۔ عید کے لئے پیدل یا سوار ہو کر جانا اور

نماز خطبہ سے پہلے اذان اور اقامت کے بغیر۔

(۴۹۷) حضرت ابن عباس اور جابر بن عبد اللہؓ نے خبر دی کہ عید الفطر یا عید النضحی کی نماز کے لئے اذان نہیں دی جاتی تھی (یعنی نبی کریم ﷺ اور خلفائے راشدین کے عہد میں)

باب ۳۸۴. الْمَشْيُ وَالرُّكُوبُ إِلَى الْعِيدِ

وَالصَّلَاةُ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ

(۴۹۷) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا) قَالَ لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَلَا يَوْمَ الْأَضْحَى.

باب ۳۸۵۔ عید کے بعد خطبہ

(۴۹۸) حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ میں عید کے دن نبی کریم ﷺ اور ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم سب کے ساتھ گیا ہوں یہ لوگ نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے۔

باب ۳۸۵. الْخُطْبَةُ بَعْدَ الْعِيدِ

(۴۹۸) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُثْمَانُ فَكُلُّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ قَبْلَ الْخُطْبَةِ.



## باب ۳۸۶۔ ایام تشریق میں عمل کی فضیلت

(۴۹۹) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ان (ایام تشریق کے) دنوں کے عمل سے زیادہ کسی دن کے عمل میں فضیلت نہیں! لوگوں نے پوچھا اور جہاد میں بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں! جہاد میں بھی نہیں سوا اس شخص کے جو اپنی جان و مال خطرہ میں ڈال کر (جہاد کے لئے) نکلا اور واپس آیا تو سب کچھ کھو چکا تھا

باب ۳۸۷۔ تکبیر، منی کے دنوں میں اور جب عرفہ جائے (۵۰۰) حضرت محمد بن ابی بکر ثقفیؓ نے کہا کہ میں نے انس بن مالکؓ سے تلبیہ کے متعلق دریافت کیا کہ آپ لوگ نبی کریم ﷺ کے عہد میں اسے کس طرح کہتے تھے۔ اس وقت ہم منی سے عرفات کی طرف جا رہے تھے، انہوں نے فرمایا کہ تلبیہ کہنے والے تلبیہ کہتے اور تکبیر کہنے والے تکبیر۔ اس میں کوئی اجنبیت محسوس نہیں کی جاتی تھی۔

باب ۳۸۸۔ عید گاہ میں دسویں تاریخ کو قربانی (۵۰۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ عید گاہ میں قربانی کرتے تھے۔

باب ۳۸۹۔ عید کے دن جو راستہ بدل کر آیا (۵۰۲) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ عید کے دن (عید گاہ سے) راستہ بدل کر آتے تھے۔

## نماز وتر کے مسائل کے

## باب ۳۹۰۔ وتر سے متعلق احادیث

(۵۰۳) حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے رات میں نماز کے متعلق دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ رات میں دو دو رکعت کر کے نماز پڑھنی چاہئے اور جب طلوع صادق کا وقت قریب ہو جائے تو ایک رکعت اس کے ساتھ ملا لینی چاہئے جو ساری نماز کو طاق بنادے۔

(۵۰۴) حضرت عروہؓ نے حدیث بیان کی کہ عائشہؓ نے انہیں خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے۔ آپ کی یہی نماز تھی۔ مراد ان کی رات کی نماز سے تھی۔ آپ کا سجدہ ان رکعتوں میں اتنا طویل ہوتا تھا کہ سر اٹھانے سے پہلے تم میں سے کوئی شخص بھی پچاس آیتیں پڑھ سکتا ہے

## باب ۳۸۶۔ فَضْلُ الْعَمَلِ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ

(۴۹۹) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا الْعَمَلُ فِي أَيَّامٍ أَفْضَلَ مِنْهَا فِي هَذِهِ قَالُوا وَلَا الْجِهَادُ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ يُخَاطِرُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ بِشَيْءٍ

باب ۳۸۷۔ التَّكْبِيرُ فِي أَيَّامِ مَنْى وَإِذَا غَدَا إِلَى عَرَفَةَ (۵۰۰) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَنَحْنُ غَادِيَانِ مِنْ مَنْى إِلَى عَرَفَاتٍ عَنِ التَّلْبِيَةِ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يُلَبِّي الْمَلَبِّي لَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ۔

باب ۳۸۸۔ النَّحْرُ وَالذَّبْحُ يَوْمَ النَّحْرِ بِالْمُصَلَّى (۵۰۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْجَرُ أَوْ يَذْبَحُ بِالْمُصَلَّى

باب ۳۸۹۔ مَنْ خَالَفَ الطَّرِيقَ إِذَا رَجَعَ يَوْمَ الْعِيدِ (۵۰۲) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمَ عِيدٍ خَالَفَ الطَّرِيقَ

## أَبْوَابُ الْوُتْرِ

## باب ۳۹۰۔ مَا جَاءَ فِي الْوُتْرِ

(۵۰۳) عَنْ ابْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا أَحْشَى أَحَدُكُمْ الصُّبْحَ صَلَّى رَكْعَةً وَاحِدَةً تُؤْتِرُ لَهُ مَا قَدْ صَلَّى۔

(۵۰۴) عَنْ عُرْوَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيُ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً كَانَتْ تِلْكَ صَلَاتِهِ تَعْنِي بِاللَّيْلِ فَيَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذَلِكَ قَدْرَ يَقْرَأُ مَا أَحَدُكُمْ



خَمْسِينَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ، وَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَوةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلصَّلَاةِ۔ اور فجر کی نماز سے پہلے آپ دو رکعتیں پڑھتے تھے اس کے بعد داہنے پہلو پر لیٹے رہتے۔ آخر مؤذن نماز کی اطلاع دینے آتا۔

فائدہ:- وتر کی نماز سے متعلق علماء کا اختلاف ہے کہ واجب ہے یا سنت؟ وتر کی کتنی رکعتیں ہیں ایک ہی سلام سے پڑھی جائیں گی، یا دو سلاموں سے رات کی نماز (صلوة اللیل) سے یہاں مراد مغرب اور عشاء کے علاوہ ہے اور جسے نماز تہجد کہتے ہیں۔ محدثین عام طور سے صلاۃ اللیل اور وتر کو علیحدہ ذکر کرتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وتر اور صلاۃ اللیل ان کے یہاں دو نمازیں ہیں لیکن چونکہ دونوں میں باہم ربط قوی ہے۔ چنانچہ اگر کوئی تہجد پڑھنا چاہے تو مستحب یہی ہے کہ وتر کی نماز تہجد کے بعد پڑھے اور یہی حضور اکرم ﷺ کا بھی معمول تھا۔ اس لئے صلاۃ اللیل (تہجد) کو وتر کے ابواب میں اور وتر کو صلاۃ اللیل کے ابواب میں بھی ذکر کر دیتے ہیں۔ حنفیہ کا بھی نقطہ نظر بالکل یہی ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کے معمول سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وتر بھی صلاۃ اللیل ہی کا ایک حصہ ہے اور اس کے باوجود اپنی قرأت۔ رکعات اور صفات کی تعین کی وجہ سے ایک مستقل نماز بن گئی ہے لیکن شوافع رحمہم اللہ کے نزدیک ان میں کوئی فرق نہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ وتر کی کم سے کم ایک رکعت اور زیادہ سے زیادہ گیارہ رکعتیں ہیں۔ بعض شوافع نے تیرہ رکعتیں بھی بتائی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے نزدیک وتر واجب بھی نہیں۔ احناف چونکہ صلاۃ لیل اور وتر میں فرق کرتے ہیں اور دونوں کی صفات میں بھی فرق کرتے ہیں اس لئے انہوں نے کہا کہ وتر صرف تین رکعت ہے اور واجب ہے۔ لیکن جو لوگ نماز وتر اور صلاۃ لیل میں کوئی فرق نہیں کرتے ان کے نزدیک یہ واجب نہیں۔ احادیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ ازواج مطہرات کو وتر کے لئے جگاتے تھے۔ لیکن صلاۃ اللیل کے لئے نہیں جگاتے تھے۔ اسی طرح آپ کا حکم اس کے متعلق یہ تھا کہ آخر شب میں پڑھی جائے لیکن جو صحابہ آخر شب میں بیدار ہونے کا پوری طرح اعتماد و یقین نہ رکھتے ہوں انہیں حکم تھا کہ اول شب میں اسے پڑھ لیں پھر اگر وتر چھوٹ جائے تو اس کی قضا بھی ضروری ہے۔ عام سنن کے خلاف اس کی رکعتیں اور وقت بھی متعین ہیں اور اس پر بھی سب کا اتفاق ہے کہ اس کا ترک جائز نہیں ہے پھر ہمارا اور شوافع کا اس میں اور کیا اختلاف باقی رہا۔ سو اس کے کہ ہم لفظ ”واجب“ اس کے لئے استعمال نہیں کرتے۔ تیسرا اختلاف یہ ہے کہ ان کے ہاں افضل وتر کو دو مرتبہ سلاموں کے ساتھ پڑھنا ہے۔ لیکن ہمارے یہاں اس کے لئے صرف ایک مرتبہ سلام پھیرنا چاہئے۔ حدیث میں جو طریقے بیان ہوئے ہیں ان میں دونوں طرح گنجائش ہے۔ اختلاف صرف افضلیت کا ہے۔

### باب ۳۹۱۔ سَاعَاتِ الْوُتْرِ باب ۳۹۱۔ وتر کے اوقات

(۵۰۵) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) قَالَتْ كُلُّ اللَّيْلِ أَوْتَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتَهَى وَتَرَهُ إِلَى السَّحَرِ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے رات کے ہر حصہ میں ہی وتر پڑھی ہے اور آپ ﷺ کی وتر کا آخری وقت صبح صادق سے پہلے تک تھا۔

فائدہ:- دوسری روایتوں میں ہے کہ آپ نے وتر اول شب میں بھی پڑھی، درمیان شب میں بھی اور آخر شب میں بھی۔ گویا عشاء کے بعد سے صبح صادق کے پہلے تک وتر پڑھنا آپ ﷺ سے ثابت ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے لکھا ہے کہ مختلف حالات میں آپ ﷺ نے وتر مختلف اوقات میں پڑھی۔ غالباً تکلیف اور مرض وغیرہ میں اول شب میں پڑھی تھی اور مسافرت کی حالت میں درمیان شب میں، لیکن عام معمول آپ کا اسے آخر شب ہی میں پڑھنے کا تھا۔

باب ۳۹۲۔ لِيَجْعَلَ آخِرَ صَلَوتِهِ وَتَرًا باب ۳۹۲۔ وتر رات کی تمام نمازوں کے بعد پڑھی جائے (۵۰۶) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوا آخِرَ صَلَوتِكُمْ بِاللَّيْلِ وَتَرًا۔ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وتر رات کی تمام نمازوں کے بعد پڑھا کرو۔



فائدہ:- یعنی اگر تہجد پڑھنا ہے تو وتر تہجد کے بعد پڑھی جائے۔ شریعت میں مطلوب یہ ہے کہ رات کی سب سے آخری نماز وتر ہو۔ یہی وجہ ہے کہ وتر کے بعد بھی رات کی نماز میں جو دو، دو رکعت سنتوں کا ذکر آتا ہے انہیں بیٹھ کر پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔

## باب ۳۹۳. الْوُتْرُ عَلَى الدَّآبَةِ

باب ۳۹۳۔ نماز وتر سواری پر

(۵۰۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ عَلَى الْبَعِيرِ۔  
(۵۰۷) حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اونٹ ہی پر وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔

فائدہ:- دوسری متعدد روایتوں میں ہے کہ خود ابن عمر رضی اللہ عنہ وتر کی نماز کے لئے سواری سے اترے ہیں اور آپ نے یہ نماز سواری پر نہیں پڑھی دونوں حدیثوں کے تعارض کو محدثین نے اس طرح ختم کیا ہے کہ ابن عمر بھی ان صحابہ میں تھے جو وتر اور صلوٰۃ لیل میں کوئی فرق نہیں کرتے تھے اور سب پر ہی وتر کا اطلاق کرتے تھے۔ اس لئے بخاری کی اس حدیث کے متعلق کہا جائے کہ صلوٰۃ لیل کے متعلق آپ نے یہ ہدایت وتر کے عنوان سے دی تھی لیکن جن دوسری روایتوں میں ہے کہ وتر پڑھنے کے لئے آپ سواری سے اتر جاتے تھے اور زمین پر پڑھتے تھے۔ وہ حقیقی وتر ہے۔ احناف کا مسلک بھی یہی ہے کہ وتر سواری پر نہ پڑھی جائے۔

## باب ۳۹۴. الْقُنُوتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَبَعْدَهُ

باب ۳۹۴۔ قنوت رکوع سے پہلے اور اس کے بعد

(۵۰۸) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَقْنَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصُّبْحِ قَالَ نَعَمْ فَقِيلَ أَوْقْنَتَ قَبْلَ الرُّكُوعِ قَالَ بَعْدَ الرُّكُوعِ يَسِيرًا۔  
(۵۰۸) حضرت محمد بن سیرینؓ نے فرمایا کہ انس بن مالکؓ سے پوچھا گیا کہ کیا نبی کریم ﷺ نے صبح کی نماز میں قنوت پڑھی تھی؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں! پھر پوچھا گیا کہ کیا رکوع سے پہلے آپ ﷺ نے اس دعا کو پڑھا تھا؟ تو آپ نے فرمایا کہ رکوع کے تھوڑی دیر بعد۔

(۵۰۹) عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنِ الْقُنُوتِ فَقَالَ قَدْ كَانَ الْقُنُوتُ قُلْتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَهُ قَالَ قَبْلَهُ قَالَ فَإِنَّ فَلَانًا أَخْبَرَنِي عَنْكَ أَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ۔  
(۵۰۹) حضرت عاصمؓ نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالکؓ سے قنوت کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ دعائے قنوت (حضور اکرم ﷺ کے دور میں) پڑھی جاتی تھی۔ میں نے پوچھا کہ رکوع سے پہلے یا اس کے بعد۔ آپ نے فرمایا کہ رکوع سے پہلے۔ عاصم نے کہا کہ آپ ہی کے حوالہ سے فلاں شخص نے مجھے خبر دی ہے کہ آپ نے رکوع کے بعد فرمایا تھا۔ اس کا جواب حضرت انس نے یہ دیا کہ انہوں نے غلط سمجھا۔ رسول اللہ ﷺ نے رکوع کے بعد صرف ایک مہینہ دعائے قنوت پڑھی تھی۔ غالباً (اس وقت) جب آپ ﷺ نے قاریوں کی ایک جماعت کو جس میں تقریباً ستر صحابہ تھے مشرکوں کے قبیلہ میں بھیجا تھا۔ بدعہدی کرنے والوں کے یہاں آپ نے انہیں نہیں بھیجا تھا۔ بدعہدی کرنے والوں اور رسول اللہ ﷺ میں معاہدہ تھا (لیکن انہوں نے عہد شکنی کی) تو آنحضور ﷺ نے ایک مہینہ تک ان کے حق میں بددعا کی۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ قَنَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُوا عَلَى رِغْلٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مہینہ تک دعائے قنوت پڑھی تھی۔ اور اس میں قبائل رعل و ذکوان پر بددعا



وَذُكُوَانِ۔

کی تھی۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ كَانَ حَضْرَتِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نِيَّاسُ الْفَجْرِ فِي الْمَغْرِبِ وَالْفَجْرِ۔

فائدہ:- معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ”قنوت وتر“ سے متعلق کوئی حدیث نہیں تھی۔ اسی لئے انہوں نے اس عنوان کے تحت جتنی احادیث لکھی ہیں وہ سب ”قنوت نازلہ“ سے متعلق ہیں جو کسی آفت یا افتاد کے وقت کے لئے مشروع ہے۔ ایسے مواقع پر اب بھی قنوت پڑھی جاتی ہے ”قنوت وتر“ حنفیہ کے مسلک میں سال بھر پڑھی جائے گی۔ وتر کی آخری رکعت میں رکوع سے پہلے، لیکن امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قنوت فجر میں ہمیشہ پڑھی جائے گی اور وتر میں صرف رمضان کے آخری دنوں میں۔

## أَبْوَابُ الْأِسْتِسْقَاءِ

## استسقاء کے مسائل

باب ۳۹۵۔ الْأِسْتِسْقَاءُ

باب ۳۹۵۔ استسقاء کا بیان

(۵۱۰) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِي وَحَوْلَ رِذَاءَهُ۔

(۵۱۰) حَضْرَتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِي وَحَوْلَ رِذَاءَهُ۔

تشریف لے گئے اور اپنی چادر کو پٹا۔

فائدہ:- صاحب ہدایہ نے لکھا ہے کہ استسقاء نام ہے دعا اور استغفار کا۔ آنحضور ﷺ نے ہمیشہ استسقاء کے موقع پر نماز نہیں پڑھی۔ بلکہ بعض مرتبہ بغیر نماز بھی دعا استسقاء کی تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ اصلاً استسقاء دعا اور استغفار ہی کا نام ہے اور اس دعا کے لئے اس سے پہلے نماز بھی پڑھی جاسکتی ہے کہ یہ دعا کو قبول کروانے کا ایک ذریعہ ہے۔ دعاء استسقاء کے مختلف طریقے ہیں عامہ الالات میں ہاتھ اٹھا کر یہ دعاء کی جاتی ہے۔ نماز کے بعد کی جاتی ہے اور شہر سے باہر عید گاہ میں جا کر کی جاتی ہے۔ صلوٰۃ استسقاء کے لئے خطبہ مسنون نہیں ہے۔ لیکن صاحبین اس سے اختلاف کرتے ہیں اور عمل بھی صاحبین ہی کے مسلک پر ہے۔ بعض احادیث میں اس کا ذکر ہے کہ آنحضور ﷺ نے رداء مبارک بھی اس موقع پر پٹ دی تھی۔ یہ صرف امام کے لئے مستحب ہے۔ رداء کا اب استعمال نہیں ہے اس لئے اگر امام کے پاس بڑا سا رومال ہو تو اسی کو پٹ لے۔ عیدین اور کسوف کی نماز اسی طرح استسقاء واجب نہیں ہیں۔ لیکن شیخ شمس الدین سروجی نے ہدایہ کی شرح میں نقل کیا ہے کہ امام وقت کے حکم سے یہ چیزیں واجب ہو جاتی ہیں۔ حموی نے الاشباہ والنظائر کے حاشیہ میں اس کی تصریح کی ہے کہ قاضی کے حکم سے روزہ واجب ہو سکتا ہے۔ اسی طرح استسقاء کے لئے اگر امام حکم عام جاری کر دے تو یہ بھی واجب اور ضروری ہو جائے گا۔ اسلام میں امیر المؤمنین کو وقتی انتظامی امور میں اس طرح کے اختیارات ہوتے ہیں اور ان کے حکم پر وجوب صرف انہیں کے دور تک رہے گا۔ ان کے بعد خود بخود یہ وجوب ختم ہو جائے گا۔ یہ یاد رہے کہ امیر المؤمنین کے حکم کو شرعی احکام میں کوئی دخل نہیں ہے۔ خلفاء راشدین کا درجہ دوسرے امراء مومنین کے مقابلہ میں اس سے بھی بڑھ کر ہے۔ انہیں شارع کی حیثیت و اختیارات اگرچہ حاصل نہیں ہیں لیکن بعض امور میں امت نے ان کے عمل کو شرعی حیثیت بھی دی ہے مثلاً تراویح کے لئے جماعت وغیرہ اس کے علاوہ بہت سے امور انتظامیہ جن کو حضرت عمرؓ نے اپنے دور خلافت میں جاری کیا تھا۔ بعد میں فقہاء نے انہیں ایک مذہب کی حیثیت دے دی اور ان پر احکام شرعیہ کی طرح عمل کیا۔ اس طرز عمل کی بنیاد نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان ہے کہ میرے بعد ابوبکرؓ اور عمر رضی اللہ عنہما کی اقتداء کرو۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خلفائے راشدین کا منصب شارع اور عام خلفاء مسلمین کے درمیان ایک الگ منصب ہے جس کا درجہ شارع سے کم اور عام خلفاء سے بڑھ کر ہے۔ (فیض الباری صفحہ ۲۷۸-۲۷۷، جلد دوم)

باب ۳۹۶۔ دُعَاءُ النَّبِيِّ ﷺ

باب ۳۹۶۔ نبی کریم ﷺ کی دعا کہ کفار کو

اجْعَلْهَا سِنِينَ كَسَنِي يُوسُفَ

یوسفؑ کے زمانہ کے سے قحط میں مبتلا کر دے

(۵۱۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ حَضْرَتِ ابُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ جَبَّ سِرْمَارِكُ



آخری رکعت (کے رکوع) سے اٹھاتے تو فرماتے کہ اے اللہ عیاش بن ابوربیعہ کو نجات دلائیے۔ اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات دلائیے۔ اے اللہ ولید بن ولید کو نجات دلائیے۔ اے اللہ! کمزور اور ناتواں مسلمانوں کو نجات دلائیے (کفار سے) اے اللہ! مضر کو سختی کے ساتھ پامال کر دیجئے، اے اللہ انہیں یوسفؑ کے زمانہ کے ساتھ قحط میں مبتلا کر دیجئے، اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قبیلہ غفار کی اللہ مغفرت کرے۔ قبیلہ اسلم کو اللہ محفوظ رکھے۔

(۵۱۲) عبد اللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے جب لوگوں کی سرکشی دیکھی تو آپ نے فرمایا کہ اے اللہ! انہیں یوسفؑ کے زمانہ کے قحط میں مبتلا کر دیجئے۔ چنانچہ ایسا قحط پڑا کہ ہر چیز تباہ ہو گئی اور لوگوں نے چمڑے اور مردار تک کھانے شروع کر دیئے، بھوک کی شدت کا یہ عالم ہوتا تھا کہ آسمان کی طرف نظر اٹھائی جاتی تو دھوئیں کی طرح معلوم ہوتا تھا۔ آخر ابوسفیان حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا کہ اے محمد (ﷺ) آپ لوگوں کو اللہ کی طاعت اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں۔ اب آپ کی قوم برباد ہو رہی ہے اس لئے آپ خدا سے ان کے حق میں دعا کیجئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس دن کا انتظار کرو جب آسمان پر صاف دھواں آئے گا۔ آیت، انکم عائدون تک (نیز) جب ہم سختی کے ساتھ ان کی گرفت کریں گے (کفار کی) سخت گرفت بدر کی لڑائی میں ہوئی تھی۔ دھوئیں کا معاملہ بھی گزر چکا (جب سخت قحط پڑا تھا) اخذ و بطش اور آیت روم ساری پیش گوئیاں پوری ہو چکیں۔

فائدہ:- یہ ہجرت سے پہلے کا واقعہ ہے۔ حضور اکرم ﷺ مکہ میں تشریف رکھتے تھے قحط کی شدت کا یہ عالم تھا کہ قحط زدہ علاقے دیرانے بن گئے تھے۔ ابوسفیان نے اسلام کی اخلاقی تعلیمات اور صلہ رحمی کا واسطہ دے کر رحم کی درخواست کی۔ حضور اکرم ﷺ نے پھر دعا فرمائی اور قحط ختم ہوا

حضرت عبد اللہ ابن عمرؓ نے فرمایا کہ اکثر مجھے شاعر (ابوطالب) کا شعر یاد آ جاتا ہے۔ میں نبی کریم ﷺ کی طرف دیکھ رہا تھا کہ آپ دعاء استسقاء (منبر پر) کر رہے ہیں اور ابھی (دعاء سے فارغ ہو کر) اترے بھی نہیں تھے کہ تمام نالے لبریز ہو گئے۔ شعر

ترجمہ: سفید رو، جن کے واسطے سے بارش کی دعا کی جاتی ہے۔ تیموں کے ملائی اور بیواؤں کے لجا۔

(۵۱۳) حضرت عمرؓ، عباس بن عبد المطلبؓ کے وسیلہ سے دعاء استغفار

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ الرُّكْعَةِ الْآخِرَةِ يَقُولُ اللَّهُمَّ أَنْجِ عِيَّاشَ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ اللَّهُمَّ أَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ ابْنَ الْوَلِيدِ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطَأَتَكَ عَلَى مُضَرَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا سِنِينَ كَسَنِي يُوسُفَ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غِفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا وَأَسْلَمَ سَأَلَهَا اللَّهُ -

(۵۱۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ (بن مسعود) (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى مِنَ النَّاسِ إِذْ بَارَأَ فَقَالَ اللَّهُمَّ سَبْعًا كَسَبَعَ يُوسُفُ فَآخَذَ تَهُمْ سَنَةً حَصَّتْ كُلُّ شَيْءٍ حَتَّى أَكَلُوا الْجُلُودَ وَالْمَيْتَةَ وَالْجِيفَ وَيَنْظُرُ أَحَدُهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرَى الدُّخَانَ مِنَ الْجُوعِ فَاتَاهُ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّكَ تَأْمُرُ بِطَاعَةِ اللَّهِ وَبِصَلَةِ الرَّحِمِ وَإِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا فَادْعُ اللَّهَ لَهُمْ - قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ:

فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّكُمْ عَائِدُونَ يَوْمَ نَبِطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى قَالِبُطْشَةُ يَوْمَ بَدْرٍ فَقَدْ مَضَتْ الدُّخَانُ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَآيَةُ الرُّومِ -

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالُوا رَبِّمَا ذَكَرْتُ قَوْلَ الشَّاعِرِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِي فَمَا يَنْزِلُ حَتَّى يَجِيشُ كُلُّ مِزَابٍ وَأَبْيَضُ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ ثَمَالُ الْيَتَامَى عِصْمَةُ لِّلَا رَامِلٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي طَالِبٍ (وَابْيَضُ يَسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ - ثَمَالُ الْيَتَامَى عِصْمَةُ لِّلَا رَامِلٍ)

(۵۱۳) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ)



کرتے۔ آپ فرماتے کہ اے اللہ! ہم اپنے نبی ﷺ کو وسیلہ بناتے تھے اور (حضور اکرم ﷺ کی برکت سے) آپ بارش برساتے تھے اب ہم اپنے نبی ﷺ کے چچا کو وسیلہ بناتے ہیں۔ آپ بارش برسائیے۔  
حضرت انسؓ نے بیان فرمایا کہ چنانچہ بارش خوب برسی۔

كَانَ إِذَا قَحَطُوا اسْتَسْقَى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْقِينَا وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا۔ (قَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَيَسْقُونَ)۔

فائدہ:- خیر القرون میں دعا کا یہی طریقہ تھا اور سلف کا عمل بھی اسی پر رہا کہ مردوں کو وسیلہ بنا کر وہ دعا نہیں کرتے تھے کہ انہیں تو عام حالات میں دعاء کا شعور بھی نہیں ہوتا بلکہ کسی زندہ مقرب بارگاہ ایزدی کو آگے بڑھا دیتے تھے۔ آگے بڑھ کر وہ دعا کرتے جاتے اور لوگ ان کی دعاء پر آمین کہتے جاتے تھے حضرت عباسؓ کے ذریعہ اسی طرح توسل کیا گیا تھا۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ غیر موجود یا مردوں کو وسیلہ بنانے کی کوئی صورت حضرت عمرؓ کے سامنے نہیں تھی ورنہ حضور اکرم ﷺ کی ذات سے بڑھ کر وسیلہ بنانے کے لئے اور کون سی ذات ہو سکتی تھی۔ مردے یا غیر موجود سے توسل کے جواز کا فتویٰ متاخرین کا ہے لیکن حافظ ابن تیمیہؒ نے اسے ناجائز قرار دیا ہے بہر حال اگر حافظ ابن تیمیہؒ کی طرح اس مسئلہ میں شدت نہ بھی اختیار کی جائے پھر بھی مردوں سے توسل نہ کرنا ہی بہتر ہوگا کہ سلف کا یہی معمول تھا اور حضرت عمرؓ کا طرز عمل اس مسئلہ میں بہت زیادہ واضح ہے۔ اور کچھ نہیں تو اس بدعت و فساد کے دور میں سد باب ذریعہ کے طور پر ہی سہی اس طرح کے توسل سے لوگوں کو روکنا چاہئے۔ حافظ ابن حجرؒ نے حضرت ابن عباسؓ کی دعا بھی نقل کی ہے آپ نے استقاء کی دعا اس طرح کی تھی۔ اے اللہ! آفت اور مصیبت بغیر گناہ کے نازل نہیں ہوتی اور توبہ کے بغیر نہیں چھٹی۔ آپ کے نبی کے یہاں میری قدر و منزلت تھی اس لئے قوم مجھے آگے بڑھا کر تیری بارگاہ میں حاضر ہوئی ہے۔ یہ ہمارے ہاتھ ہیں جن سے ہم نے گناہ کئے تھے اور توبہ کے لئے ہماری پیشانی سجدہ ریز ہیں۔ باران رحمت سے ہمیں سیراب کیجئے۔“ دوسری روایتوں میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے اس موقع پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا حضرت عباسؓ کے ساتھ ایسا معاملہ تھا جیسے بیٹے کا باپ کے ساتھ ہوتا ہے۔ پس لوگو! رسول اللہ ﷺ کی اقتداء کرو اور خدا کی بارگاہ میں ان کے چچا کو وسیلہ بناؤ۔ چنانچہ دعاء استقاء کے بعد اس زور کی بارش ہوئی کہ تاحد نظر پانی ہی پانی تھا۔

### باب ۳۹۷۔ جامع مسجد میں استقاء

(۵۱۴) حضرت انس بن مالکؓ نے ایک شخص کا ذکر کیا جو منبر کے سامنے والے دروازہ سے جمعہ کے دن مسجد نبوی میں آیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کھڑے خطبہ دے رہے تھے۔ اس نے بھی کھڑے کے کھڑے رسول اللہ ﷺ کو مخاطب کر کے کہا۔ یا رسول اللہ! مال و اسباب تباہ ہو گئے اور راستے بند ہو گئے۔ (یعنی انسان اور سواریاں بھوک کی وجہ سے کہیں آنے جانے کے قابل نہیں رہے) آپ اللہ تعالیٰ سے بارش کی دعاء فرمائیے۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ اٹھا دیئے۔ آپ ﷺ نے دعا کی کہ اے اللہ ہمیں سیراب کیجئے۔ اے اللہ ہمیں سیراب کیجئے۔ انسؓ نے فرمایا بخدا کہیں دور دور تک بادل کا کوئی ٹکڑا بھی نظر نہیں آتا تھا۔ ہمارے اور سلع پہاڑی کے درمیان کوئی مکان بھی نہیں تھا (کہ ہم بادل ہونے کے باوجود نہ دیکھ سکتے) انسؓ نے بیان فرمایا کہ سلع پہاڑی کے پیچھے سے ڈھال کی طرح بادل نمودار ہوا اور بیچ آسمان تک پہنچ کر چاروں

### باب ۳۹۷۔ الاستقاء فی المسجد الجامع

(۵۱۴) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) يَذْكُرُ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ بَابِ كَانَتْ وَجَاهُ الْمِنْبَرِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يُغِيثَنَا قَالَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ فَقَالَ :

”اللَّهُمَّ اسْقِنَا، اللَّهُمَّ اسْقِنَا“

قَالَ أَنَسٌ فَلَا وَاللَّهِ مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَلَا قَزَعَةٍ وَلَا شَيْئًا وَلَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سِلْعٍ مِّنْ بَيْتٍ وَلَا دَارٍ قَالَ فَطَلَعْتُ مِنْ وَرَائِهِ سَحَابَةٌ مِّثْلَ التَّرْسِ فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَاءَ انْتَشَرَتْ ثُمَّ امْطَرَتْ فَوَاللَّهِ مَا رَأَيْنَا



الشَّمْسُ سَبْتًا ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِّنْ ذَلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتَ إِلَّا مَوَالٌ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يُمَسِّكَهَا فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اللَّهُمَّ عَلَى الْأَكَامِ وَالْجِبَالِ وَالْظُرَابِ وَالْأَوْدِيَةِ وَمَنَايِبِ الشَّجَرَةِ۔ قَالَ فَانْقَطَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِي فِي الشَّمْسِ۔

طرف پھیل گیا اور بارش شروع ہو گئی۔ بخدا ہم نے سورج ایک ہفتہ تک نہیں دیکھا۔ پھر ایک شخص دوسرے جمعہ کو اسی دروازہ سے آیا رسول اللہ ﷺ کھڑے خطبہ دے رہے تھے اور اس شخص نے کھڑے کھڑے آپ کو مخاطب کیا۔ یا رسول اللہ! مال منال پر تباہی آگئی اور راستے بند ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ بارش روک دے پھر رسول اللہ ﷺ نے دست مبارک اٹھائے اور دعا کی کہ اب ہمارے ارد گرد بارش برسائیے ہم سے اسے روک دیجئے۔ ٹیلوں، پہاڑوں، پہاڑیوں، وادیوں اور باغوں کو سیراب کیجئے (یعنی مدینہ کے چاروں طرف جہاں بارش نہیں ہوئی ہے وہاں برسائیے) انہوں نے بیان کیا کہ اس دعا سے بارش کا سلسلہ بند ہو گیا اور ہم نکلے تو دھوپ نکل چکی تھی۔

باب ۳۹۸۔ نبی کریم ﷺ نے پشت مبارک صحابہ کی طرف کس طرح کی تھی

(۵۱۵) حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو، جب آپ ﷺ استسقاء کے لئے باہر نکلے تھے، دیکھا تھا آپ ﷺ نے پشت مبارک صحابہ کی طرف کردی اور قبلہ رو ہو کر دعا کی، پھر چادر پٹی اور دو رکعت نماز پڑھی۔ جس کی قرأت قرآن میں آپ نے جبر کیا تھا۔

باب ۳۹۹۔ دعا استسقاء میں امام کے ساتھ عام لوگوں کا ہاتھ اٹھانا (۵۱۶) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ دعاء استسقاء کے سوا اور کسی دعاء کے لئے ہاتھ (زیادہ) نہیں اٹھاتے تھے اور استسقاء میں ہاتھ اٹھاتے تھے کہ بغلوں کی سفیدی نظر آ جاتی تھی۔

فائدہ:- ابوداؤد کی مرسل روایتوں میں یہی حدیث اس طرح ہے کہ ”استسقاء کے سوا پوری طرح آپ ﷺ کسی دعا میں بھی ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے“ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بخاری کی اس روایت میں ہاتھ اٹھانے کے انکار سے مراد یہ ہے کہ بمبالغہ ہاتھ نہیں اٹھاتے۔ اس روایت سے یہ کسی طرح بھی ثابت نہیں ہو سکتا کہ آپ ﷺ دعاؤں میں ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔ شیخ نووی نے تمس ایسی احادیث لکھی ہیں جس سے دعا کے وقت ہاتھ اٹھانے کا ثبوت ملتا ہے اس لئے ایک وہم اور قطعاً غلط بات ہے کہ آنحضور ﷺ دعا کے لئے ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔

باب ۴۰۰۔ بارش ہونے لگے تو کیا دعا کی جائے

(۵۱۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بارش ہوتی دیکھتے تو یہ دعا کرتے۔ اے اللہ! نفع بخش بارش برسائیے۔

باب ۳۹۸. كَيْفَ حَوَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ إِلَى النَّاسِ

(۵۱۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَرَجَ يَسْتَسْقِي قَالَ فَحَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ، وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ يَدْعُوَانِمْ حَوْلَ رِذَاءِهِ، ثُمَّ صَلَّى لَنَا رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ فِيهِمَا بِالْقِرَاءَةِ۔

باب ۳۹۹. رَفَعَ النَّاسُ أَيْدِيَهُمْ مَعَ الْإِمَامِ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ (۵۱۶) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِّنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الْإِسْتِسْقَاءِ وَإِنَّهُ يَرْفَعُ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطِيهِ۔

باب ۴۰۰. مَا يُقَالُ إِذَا مَطَرَتْ

(۵۱۷) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ قَالَ اللَّهُمَّ صَيِّبًا نَّافِعًا۔



## باب ۴۰۱۔ اِذَا هَبَّتِ الرِّيحُ

## باب ۴۰۱۔ جب ہوا چلتی

(۵۱۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَتْ الرِّيحُ الشَّدِيدَةُ إِذَا هَبَّتْ عُرِفَتْ ذَلِكَ فِي وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

(۵۱۸) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب تیز ہوا چلتی تو اس کا اثر حضور اکرم ﷺ کے چہرہ مبارک پر محسوس ہوتا تھا۔

فائدہ:- یعنی دعاء استسقاء کا مقصد بارش کی طلب ہے اور بعض اوقات بارش کے ساتھ ہوا بھی ہوتی ہے اس لئے ایسے وقت حضور پر کیا کیفیت گذرتی تھی اور آپ کیا کرتے تھے اس کو اس باب میں بیان کرنا چاہتے ہیں آندھی سے آنحضور ﷺ متاثر ہوتے تھے اور دعا کرتے تھے ایک دعاء یہ ہے ”اللهم انی اسئلك من خیر ما امرت به واعد ذبک من شر ما امرت به“

## باب ۴۰۲۔ قَوْلُ النَّبِيِّ

## باب ۴۰۲۔ نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان کہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصْرَتْ بِالصَّبَاءِ

پروا ہوا کے ذریعہ مجھے مدد پہنچائی گئی ہے

(۵۹۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا) أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَصْرَتْ بِالصَّبَا وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالذُّبُورِ -

(۵۹۱) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مجھے پروا ہوا کے ذریعہ مدد پہنچائی گئی (اشارہ غزوہ احزاب کی طرف ہے) اور قوم عاد پکھوا ہوا کے ذریعہ ہلاک کر دی گئی تھی۔

## باب ۴۰۳۔ مَا قِيلَ فِي الزَّلَازِلِ وَالْأَيَاتِ

## باب ۴۰۳۔ زلزلے اور نشانیوں سے متعلق احادیث

(۵۲۰) عَنْ ابْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا) عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَفِي يَمِينِنَا، قَالَ قَالُوا وَفِي نَجْدِنَا قَالَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَفِي يَمِينِنَا قَالُوا وَفِي نَجْدِنَا؟ قَالَ: هُنَالِكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتْنُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ

(۵۲۰) حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا، اے اللہ! ہمارے شام اور یمن پر برکت نازل فرمائیے۔ اس پر لوگوں نے کہا اور ہمارے نجد کے لئے بھی برکت کی دعا کر دیجئے۔ لیکن آپ ﷺ نے پھر وہی کہا ”اے اللہ! ہمارے شام اور یمن پر برکت نازل فرمائیے۔ پھر لوگوں نے کہا۔ اور ہمارے نجد میں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہاں تو زلزلے اور فتنے ہوں گے اور شیطان کی سینگ وہیں سے طلوع ہوتی ہے۔

## باب ۴۰۴۔ لَا يَذَرِي مَتَى يُجِيءُ الْمَطَرُ إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

## باب ۴۰۴۔ بارش کا حال اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کو معلوم نہیں

(۵۲۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا) قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللَّهُ لَا يَعْلَمُ أَحَدٌ مَّا يَكُونُ فِي غَدٍ وَلَا يَعْلَمُ أَحَدٌ مَّا يَكُونُ فِي الْأَرْحَامِ وَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَذَرِي نَفْسٌ بَائِي أَرْضٍ تَمُوتُ وَمَا يَذَرِي أَحَدٌ مَتَى يَجِيءُ الْمَطَرُ -

(۵۲۱) حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ غیب کی پانچ کنجیاں ہیں جنہیں اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کسی کو معلوم نہیں کہ کل کیا ہونے والا ہے کوئی نہیں جانتا کہ رحم مادر میں کیا ہے۔ کل کیا کرنا ہوگا اس کا کسی کو علم نہیں۔ نہ کوئی یہ جانتا ہے کہ موت کس خطہ ارض میں آئے گی اور نہ کسی کو یہ معلوم ہے کہ بارش کب ہوگی۔



## أَبْوَابُ الْكُسُوفِ

## سورج گرہن سے متعلق احادیث

باب ۴۰۵. الصَّلَاةُ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ

باب ۴۰۵۔ سورج گرہن کی نماز

(۵۲۲) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَرِّزُ دَأَاءَهُ حَتَّى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلْنَا فَصَلَّى بِنَا رَكَعَتَيْنِ حَتَّى انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا وَادْعُوا حَتَّى يُكْشَفَ مَا بَيْنَكُمْ۔

(۵۲۲) حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ سورج گرہن لگنا شروع ہوا۔ نبی کریم ﷺ (اٹھ کر جلدی میں) چادر گھسیٹے ہوئے مسجد میں گئے۔ ساتھ ہی ہم بھی گئے۔ آپ ﷺ نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی۔ تا آنکہ سورج صاف ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ سورج اور چاند میں گرہن کسی کی موت کی وجہ سے نہیں لگتا۔ لیکن جب تم گرہن دیکھو تو اس وقت تک نماز اور دعا کرتے رہو جب تک صاف نہ ہو جائے۔

فائدہ:- نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں سورج گرہن صرف ایک مرتبہ لگا تھا۔ جب بھی اس طرح کی کوئی نشانی یا اہم چیز آپ ﷺ دیکھتے تو نماز کی طرف رجوع کرتے تھے۔ سورج گرہن بھی اللہ تعالیٰ کی ایک نشانی ہے اور جب حضور اکرم ﷺ کے عہد میں گرہن لگا تو فوراً آپ ﷺ نے نماز کی طرف رجوع کیا۔ نماز دو رکعت پڑھی تھی۔ لیکن بہت زیادہ طویل! ہر رکعت میں آپ ﷺ نے دو رکوع کئے۔ ان رکعتوں کے رکوع اور سجدے بھی بہت طویل تھے جب تک گرہن رہا آپ برابر نماز میں مشغول رہے۔ سورج گرہن سے متعلق روایتیں متعدد اور مختلف ہیں۔ بعض روایتوں میں ہے کہ آپ ﷺ نے اس نماز میں بھی عام نمازوں کی طرح صرف ایک رکوع کیا تھا۔ بہت سی روایتوں میں ہر رکعت میں دو رکوع کا ذکر ہے اور بعض میں تین اور پانچ رکوع تک بیان ہوئے ہیں۔ علامہ انور شاہ صاحب کشمیریؒ نے لکھا ہے کہ اس باب کی تمام روایتوں کا جائزہ لینے کے بعد صحیح روایت وہی معلوم ہوتی ہے جو بخاری میں موجود ہے یعنی آپ ﷺ نے ہر رکعت میں دو رکوع کئے تھے۔ عام نماز میں ہر رکعت کے لئے صرف ایک رکوع ہے۔ جب حضور اکرم ﷺ نے صلوٰۃ کسوف میں خصوصیت کے ساتھ دو رکوع کئے تو بہت سے صحابہؓ نے اس سے یہ استنباط کیا کہ یہ نماز عام نمازوں سے اپنی خصوصیات کے اعتبار سے مختلف ہے اور اس میں ایک سے زیادہ رکوع کئے جاسکتے ہیں۔ بعد میں صحابہ کے اس سلسلے میں فتاویٰ کو بہت سے راویوں نے مرفوع روایت کی طرح بیان کر دیا جس سے یہ غلط فہمی پیدا ہو گئی۔ آنحضور ﷺ نے صلوٰۃ کسوف میں دو رکوع اس لئے کئے تھے کہ نماز میں آپ کو ایسے مشاہدات ہوئے اور قدرت کی وہ نشانیاں سامنے آئیں جن کا مشاہدہ دوسری نمازوں میں نہیں ہوا۔ کسی نشانی کے مشاہدہ پر سجدہ یا رکوع میں چلا جانا شریعت میں معلوم و معروف ہے۔ ابن عباسؓ نے جب ام المؤمنین حضرت میمونہؓ کی وفات کی خبر سنی تو فوراً سجدہ میں چلے گئے کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی ایک نشانی تھی۔ آنحضور ﷺ جب فاح کی حیثیت سے مکہ میں داخل ہوئے تو اصحاب سیر لکھتے ہیں کہ آپ ﷺ اپنی سواری پر اس طرح جھکے ہوئے تھے جیسے رکوع کرنے والوں کی ہیئت ہوتی ہے۔ اسی طرح دیا رثمود سے جب آپ کا گذر ہوا اس وقت بھی آپ ﷺ کی یہی ہیئت تھی۔ رکوع اور سجدہ عبدیت کا کامل اظہار ہے اس لئے آیت اللہ کے مشاہدہ پر آنحضور ﷺ اور صحابہ کرام اسے کیا کرتے تھے۔ صلوٰۃ کسوف میں بھی آپ ﷺ نے آیات اللہ کا مشاہدہ کیا ہوگا۔ اس لئے ایک رکوع کے بعد پھر دوبارہ رکوع کیا۔ لیکن آپ نے نماز کے بعد خود عام امتیوں کو یہ ہدایت دی تھی کہ یہ نماز بھی عام نمازوں کی طرح پڑھی جائے کیونکہ ایک مزید رکوع وجہ آیات اللہ کا مشاہدہ تھا جس کے مقتضاء پر نماز میں عمل کرنا صرف شارع ہی کا منصب ہے اس لئے احناف کا یہ مسلک ہے کہ کسوف کی نماز بھی عام نمازوں کی طرح پڑھی جائے۔ جن روایتوں میں متعدد رکوع کا ذکر ہے اس کے متعلق بعض احناف نے یہ کہا ہے کہ چونکہ آپ نے طویل رکوع کیا تھا اور اسی وجہ سے صحابہ رکوع سے سر اٹھا اٹھا کر یہ دیکھتے تھے کہ آنحضور کھڑے ہو گئے یا نہیں اور اسی طرح بعض نے جو پیچھے تھے یہ سمجھ لیا کہ کئی رکوع کئے گئے ہیں۔ شاہ صاحبؒ نے لکھا ہے کہ یہ بات انتہائی نامناسب اور متاخرین کی ایجاد ہے



(۵۲۳) حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں سورج گرہن اس دن لگا تھا جس دن (آپ ﷺ کے صاحبزادے) حضرت ابراہیمؑ کی وفات ہوئی۔ بعض لوگ یہ کہنے لگے کہ گرہن حضرت ابراہیمؑ کی وفات کی وجہ سے لگا ہے۔ اس لئے رسول اللہ ﷺ نے اس کی تردید کی کہ گرہن کسی کی موت و حیات پر نہیں لگتا۔ البتہ تم جب اسے دیکھو تو نماز پڑھا کرو اور دعا کیا کرو۔

باب ۴۰۶۔ سورج گرہن میں صدقہ

(۵۲۴) حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں سورج گرہن لگا تو آپ نے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ نے ایک طویل قیام کے بعد رکوع کیا اور رکوع میں بھی بہت دیر تک رہے۔ پھر رکوع سے اٹھنے کے بعد دیر تک دوبارہ کھڑے رہے لیکن ابتدائی قیام سے کچھ کم اور پھر رکوع کیا بہت طویل لیکن پہلے سے مختصر۔ پھر سجدہ میں گئے اور دیر تک سجدہ کی حالت میں رہے۔ دوسری رکعت میں بھی آپ نے اسی طرح کیا، جب آپ فارغ ہوئے تو گرہن صاف ہو چکا تھا۔ اس کے بعد آپ نے خطبہ دیا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیاں ہیں اور کسی کی موت و حیات سے انہیں گرہن نہیں لگتا۔ جب تم گرہن لگا ہو ادیکھو تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو، تکبیر کہو، نماز پڑھو اور صدقہ کرو۔ پھر آپ نے فرمایا اے محمدؐ کی امت! (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) اس بات پر اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت اور کسی کو نہیں آتی کہ اس کا کوئی بندہ یا بندی زنا کرے، اے امت محمدؐ! واللہ جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تمہیں بھی معلوم ہوتا تو ہنستے کم اور روتے زیادہ۔

باب ۴۰۷۔ گرہن کے وقت اس کا اعلان کہ نماز ہونے والی ہے

(۵۲۵) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حدیث بیان کی کہ جب رسول اللہ ﷺ کے عہد میں سورج گرہن لگا تو یہ اعلان کیا گیا کہ نماز ہونے والی ہے۔

باب ۴۰۸۔ سورج گرہن کے وقت عذاب قبر سے خدا کی پناہ مانگنا

(۵۲۶) نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہؓ نے کہ ایک یہودی عورت ان کے پاس کسی ضرورت سے آئی اس نے آپ سے کہا کہ اللہ آپ کو قبر کے عذاب سے بچائے۔ پھر عائشہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کیا لوگوں

(۵۲۳) عَنْ الْمُغِيرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ فَقَالَ النَّاسُ كَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَكْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ فَصَلُّوا فَادْعُوا اللَّهَ -

باب ۴۰۶. الصَّدَقَةُ فِي الْكُسُوفِ

(۵۲۴) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) أَنَّهَا قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ فَقَامَ فَاطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ قَامَ فَاطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَاطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ فَاطَالَ السَّجُودَ ثُمَّ فَعَلَ فِي الرُّكْعَةِ الْآخِرَى مِثْلَ مَا فَعَلَ فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَحَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَادْعُوا اللَّهَ وَكَبِّرُوا وَصَلُّوا وَتَصَدَّقُوا ثُمَّ قَالَ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللَّهِ مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرَ مِنَ اللَّهِ أَنْ يَزْنِيَ عَبْدُهُ أَوْ تَزْنِيَ أُمَّتُهُ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللَّهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا عَْلِمَ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا -

باب ۴۰۷. النَّدَاءُ بِالصَّلَاةِ جَامِعَةً فِي الْكُسُوفِ

(۵۲۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا) قَالَ لَمَّا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْدِيَ إِنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ -

باب ۴۰۸. التَّعَوُّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فِي الْكُسُوفِ

(۵۲۶) عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَهُودِيَّةً جَاءَتْ تَسْأَلُهَا فَقَالَتْ لَهَا أَعَاذُكَ اللَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَأَلَتْ عَائِشَةَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ



کو قبر میں بھی عذاب ہوگا؟ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کی اس سے پناہ مانگتا ہوں۔ (اسی خطبہ میں آپ نے لوگوں کو ہدایت فرمائی کہ عذاب قبر سے خدا تعالیٰ کی پناہ مانگیں۔)

وَسَلَّمَ أَيْعَذَّبُ النَّاسُ فِي قُبُورِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِدًا بِاللَّهِ مِنْ ذَلِكَ (ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَتَعَوَّذُوا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ)۔

فائدہ:- بعض روایتوں میں ہے کہ جب یہودیہ نے حضرت عائشہؓ سے عذاب قبر کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ چلو! قبر کا عذاب یہودیوں کو ہوگا مسلمانوں کا اس سے کیا تعلق۔ آپ کو عذاب قبر سے متعلق ابھی تک کچھ معلوم نہیں تھا اور غالباً اس طرف ذہن بھی نہیں گیا ہوگا۔ لیکن اس یہودیہ کے ذکر پر آپ نے آنحضور ﷺ سے پوچھا۔ اسی روایت کے آخر میں ہے کہ آنحضور ﷺ نے صحابہ کرام کو عذاب قبر سے پناہ مانگنے کی ہدایت فرمائی اور یہ نماز کسوف کے خطبہ کا واقعہ ہے ۹ھ میں۔

#### باب ۴۰۹. صَلَوةُ الْكُسُوفِ جَمَاعَةً

باب ۴۰۹۔ سورج گرہن کی نماز جماعت کے ساتھ (۵۲۷) حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے عہد میں سورج گرہن لگا تو آپ ﷺ نے نماز پڑھی۔ آپ نے اتنا طویل قیام کیا کہ اتنی دیر میں سورہ بقرہ پڑھی جاسکتی تھی۔

(۵۲۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا) قَالَ اِنْخَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا نَحْوًا مِنْ قِرَاءَةِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ! رَأَيْنَاكَ تَنَاولْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكَعَّكُغْتَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ وَتَنَاوَلْتُ عُنُقُودًا وَلَوْ أَصْبَتْهُ لَا كَلُتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتْ الدُّنْيَا وَأَرَيْتُ النَّارَ فَلَمْ أَرَ مَنْظَرًا كَالْيَوْمِ قَطُّ أَفْطَعَ وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ قَالُوا بِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ بِكُفْرِ هُنَّ قِيلَ أَيْكُفُرْنَ بِاللَّهِ قَالَ: يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ كُلَّهُ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ۔

صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے دیکھا کہ (نماز میں) اپنی جگہ سے آپ کچھ آگے بڑھے اور پھر اس کے بعد پیچھے ہٹ گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے جنت دیکھی تھی اور اس کا ایک خوشہ توڑنا چاہتا تھا۔ اگر میں اسے توڑ سکتا تو تم اسے رہتی دنیا تک کھاتے، اور مجھے جہنم بھی دکھائی گئی تھی۔ میں نے اس سے زیادہ بھیانک اور خوفناک منظر کبھی نہیں دیکھا تھا۔ میں نے دیکھا کہ عورتیں اس میں زیادہ ہیں کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اپنے (انکار) کی وجہ سے پوچھا گیا۔ کیا اللہ تعالیٰ کا کفر (انکار) کرتی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ شوہر کا اور احسان کا کفر کرتی ہیں۔ زندگی بھر تم کسی عورت کے ساتھ حسن سلوک کرو لیکن کبھی اگر کوئی خلاف مزاج بات پیش آگئی تو یہی کہے گی کہ میں نے تم سے کبھی بھلائی نہیں دیکھی۔

#### باب ۴۱۰. مَنْ أَحَبَّ الْعِتَاقَةَ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ

باب ۴۱۰۔ جس نے سورج گرہن میں غلام آزاد کرنا پسند کیا (۵۲۸) حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے سورج گرہن میں غلام آزاد کرنے کے لئے فرمایا تھا۔

(۵۲۸) عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِتَاقَةِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ۔

#### باب ۴۱۱. الذِّكْرُ فِي الْكُسُوفِ

باب ۴۱۱۔ گرہن میں ذکر (۵۲۹) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سورج میں گرہن لگا تو آپ ﷺ بہت گھبرا کر اٹھے۔ آپ ڈرے کہ کہیں قیامت نہ برپا ہو جائے۔ آپ نے مسجد میں آکر بہت ہی طویل قیام، طویل رکوع اور

(۵۲۹) عَنْ أَبِي مُوسَى (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزِعًا يَخْشَى أَنْ تَكُونَ السَّاعَةُ فَاتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى



طویل سجدوں کے ساتھ نماز پڑھی۔ میں نے کبھی آپ ﷺ کو اس طرح نہیں دیکھا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ نشانیاں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے۔ یہ کسی کی موت و حیات کی وجہ سے نہیں آتیں بلکہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ اپنے بندوں کو متنبہ کرتا ہے اس لئے جب تم اس طرح کی کوئی چیز دیکھو تو فوراً اللہ تعالیٰ کے ذکر۔ اس سے دعا اور استغفار کی طرف رجوع کرو۔

بِاطْوَلِ قِيَامٍ وَرُكُوعٍ وَسُجُودٍ مَا رَأَيْتُهُ، قَطُّ يَفْعَلُهُ، وَقَالَ هَذِهِ الْآيَاتُ الَّتِي يُرْسِلُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ لَا تَكُونُ لِمَوْتٍ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنْ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهَا عِبَادَهُ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِّنْ ذَلِكَ فَافْزَعُوا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ وَدُعَائِهِ وَإِسْتِغْفَارِهِ

فائدہ:- قیامت کی کچھ علامات ہیں جو پہلے ظاہر ہوں گی اور پھر اس کے بعد قیامت برپا ہوگی لیکن اس حدیث میں ہے کہ آنحضور ﷺ اپنی حیات میں ہی قیامت ہو جانے سے ڈرے۔ حالانکہ اس وقت قیامت کی کوئی علامت نہیں پائی جاسکتی تھی۔ اس لئے اس حدیث کے ٹکڑے کے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ آپ اس طرح کھڑے ہوئے جیسے ابھی قیامت آجائے گی۔“ گویا اس سے آپ کی خشیت و خوف کی حالت کو بتانا مقصود ہے، اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کو دیکھ کر ایک خاشع و خاضع کی یہی کیفیت ہو جاتی ہے۔ حضور ﷺ اگر کبھی گھٹا دیکھتے یا آندھی چل پڑتی تو آپ ﷺ کی اس وقت بھی یہی کیفیت ہو جاتی تھی۔ یہ صحیح ہے کہ قیامت کی علامتیں ابھی ظہور پذیر نہیں ہوئی ہیں لیکن جو اللہ تعالیٰ کی شان جلالی و قہاری میں گم ہوتا ہے وہ ایسے مواقع پر غور و فکر سے کام نہیں لے سکتا۔ حضرت عمرؓ کو خود آنحضور ﷺ کے ذریعہ جنت کی بشارت دی گئی تھی لیکن آپ فرمایا کرتے تھے اگر حشر میں میرا معاملہ برابر برابر میں ختم ہو جائے تو میں اسی پر راضی ہوں اس کی وجہ بھی یہی تھی۔

### باب ۴۱۲. الْجَهْرُ بِالْقِرَاءَةِ فِي الْكُسُوفِ

### باب ۴۱۲۔ گرہن کی نماز میں قرآن مجید کی قرأت بلند آواز سے

(۵۳۰) حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے گرہن کی نماز میں قرآن مجید بلند آواز سے پڑھا تھا۔ قرآن مجید پڑھنے کے بعد آپ تکبیر کہہ کر رکوع میں چلے گئے جب رکوع سے سر اٹھایا تو سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولك الحمد کہا اور پھر (رکوع سے سر اٹھانے کے بعد) قرآن مجید دوبارہ پڑھنا شروع کر دیا۔ کسوف کی دو رکعتوں میں آپ نے چار رکوع اور چار سجدے کئے

(۵۳۰) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) قَالَتْ جَهَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ بِقِرَاءَتِهِ فَإِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَتِهِ كَبَّرَ فَرَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُعَاوِدُ الْقِرَاءَةَ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكَعَتَيْنِ وَأَرْبَعِ سَجَدَاتٍ۔

### باب ۴۱۳. سَجْدَةُ صَ

### باب ۴۱۳۔ سورہ ص کا سجدہ

(۵۳۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سورہ ص کے سجدہ میں ہمارے لئے کوئی تاکید نہیں ہے۔ اور میں نے نبی کریم ﷺ کو اس میں سجدہ کرتے دیکھا تھا۔

(۵۳۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ صَ لَيْسَ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُودِ وَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيهَا۔

فائدہ:- نسائی کی ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سورہ ص میں سجدہ کیا اور پھر فرمایا کہ یہ سجدہ داؤدؑ نے توبہ کے لئے کیا تھا۔ ہم تو محض شکر کے طور پر اس میں سجدہ کرتے ہیں۔ اس حدیث میں ”لیس من عزائم السجود“ کا بھی یہ مطلب ہے کہ سجدہ تو داؤدؑ کا تھا اور انہیں کی سنت پر ہم بھی شکر ا یہ سجدہ کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤدؑ کی توبہ قبول کر لی تھی۔

### باب ۴۱۴. سُجُودُ الْمُسْلِمِينَ مَعَ

### باب ۴۱۴۔ مسلمانوں کے ساتھ مشرکوں کا سجدہ۔ مشرک

ناپاک ہوتے ہیں ان کے وضوء کی کوئی صورت ہی نہیں (۵۳۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سورہ النجم میں سجدہ کیا تو مسلمانوں، مشرکوں اور جن وانس نے آپ

الْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكُ نَجَسٌ لَيْسَ لَهُ وَضُوءٌ (۵۳۲) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ بِالنَّجَمِ وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ



وَالْجَنُّ وَالْإِنْسُ -

ﷺ کے ساتھ سجدہ کیا۔

باب ۴۱۵. مَنْ قَرَأَ السَّجْدَةَ وَلَمْ يَسْجُدْ

(۵۳۳) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ)

فَزَعَمَ أَنَّهُ قَرَأَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ

فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا -

باب ۴۱۵۔ آیت سجدہ کی تلاوت کی لیکن سجدہ نہیں کیا  
(۵۳۳) حضرت زید بن ثابتؓ نے یقین کے ساتھ اس کا اظہار کیا کہ  
نبی کریم ﷺ کے سامنے سورۃ النجم کی تلاوت آپ نے کی تھی اور آنحضور  
ﷺ نے (اس وقت) سجدہ نہیں کیا تھا۔

فائدہ:- آنحضور ﷺ نے کسی وجہ سے اس وقت سجدہ نہیں کیا ہوگا۔ اس روایت سے یہ لازم نہیں آتا کہ سرے سے سجدہ آپ نے کیا ہی نہیں۔

باب ۴۱۶. سَجْدَةُ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ

(۵۳۴) عَنْ أَبِي سَلَمَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ

رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَرَأَ إِذَا السَّمَاءُ

انْشَقَّتْ فَسَجَدَ بِهَا فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَلَمْ أَرَكَ تَسْجُدُ

قَالَ لَوْ لَمْ أَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ لَمْ

أَسْجُدْ -

باب ۴۱۶۔ سورۃ اذا السماء انشقت میں سجدہ  
(۵۳۴) حضرت ابو سلمہؓ نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابو ہریرہؓ کو سورہ  
اذا السماء انشقت پڑھتے دیکھا اور آپ نے اس میں سجدہ کیا میں نے  
کہا کہ یا ابا ہریرہ! کیا میں نے آپ کو سجدہ کرتے نہیں دیکھا؟ اس کا  
جواب آپ نے یہ دیا کہ اگر میں نبی کریم ﷺ کو سجدہ کرتے نہ دیکھتا تو میں  
بھی نہ کرتا۔

باب ۴۱۷. مَنْ لَمْ يَجِدْ مَوْضِعًا لِلْسُّجُودِ مِنَ الزَّحَامِ

(۵۳۵) عَنْ ابْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا) قَالَ

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ السُّورَةَ الَّتِي

فِيهَا السَّجْدَةُ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ حَتَّى مَا يَجِدُ أَحَدُنَا

مَكَانًا لِمَوْضِعِ جَبْهَتِهِ -

باب ۴۱۷۔ ازدحام کی وجہ سے سجدہ کی جگہ اگر کسی کو نہ ملے  
(۵۳۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کسی ایسی  
سورۃ کی تلاوت کرتے جس میں سجدہ ہوتا۔ پھر آپ سجدہ کرتے اور ہم بھی  
آپ کے ساتھ سجدہ کرتے تو اس وقت حال یہ ہو جاتا کہ پیشانی رکھنے کی  
بھی جگہ نہ ملتی تھی۔

## أَبْوَابُ تَقْصِيرِ الصَّلَاةِ

باب ۴۱۸. مَا جَاءَ فِي

التَّقْصِيرِ وَكَمْ يَقِيمُ حَتَّى يَقْصُرَ

(۵۳۶) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ

أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَقْصُرُ

فَنَحْنُ إِذَا سَافَرْنَا تِسْعَةَ عَشَرَ قَصْرُنَا وَإِنْ زِدْنَا

أَتَمَمْنَا -

باب ۴۱۸۔ قصر کرنے کے متعلق جو احادیث  
آئی ہیں اور کتنی مدت کے قیام پر قصر کیا جائے  
(۵۳۶) حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ (مکہ میں فتح مکہ  
کے موقع پر) انیس دن ٹھہرے رہے اور برابر قصر کرتے رہے۔ اس لئے  
انیس دن کے سفر میں ہم بھی قصر کرتے ہیں اور اس سے اگر زیادہ ہو جائے  
تو پوری نماز پڑھتے ہیں۔

(۵۳۷) عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَكَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ

رَكْعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ قُلْتُ أَقَمْتُمْ بِمَكَّةَ

شَيْئًا قَالَ أَقَمْنَا بِهَا عَشْرًا -

(۵۳۷) حضرت انسؓ نے فرمایا کہ ہم مکہ کے ارادہ سے مدینہ سے چلے تو  
برابر نبی کریم ﷺ دو رکعت پڑھتے رہے تا آنکہ ہم مدینہ واپس لوٹ  
آئے (راوی) نے پوچھا کہ آپ کا مکہ میں کچھ دن قیام بھی رہا تھا؟ تو کہا  
کہ دس دن تک ہم وہاں ٹھہرے تھے۔

## نماز قصر کرنے سے متعلق مسائل



فائدہ:- مسئلہ یہ ہے کہ سفر میں چار رکعت فرض نماز صرف دو رکعت پڑھی جائے گی۔ مگر مغرب اور فجر کی فرض نماز میں جو علی الترتیب تین اور دو رکعت ہیں ان میں قصر نہیں ہے جس جگہ آپ کا مستقل قیام ہے وہاں سے اڑتالیس میل یا اس سے دور کہیں سفر کا ارادہ ہے تب شریعت سفر کی یہ سہولت آپ کو دے گی۔ اڑتالیس میل سے کم مسافت کے سفر میں شریعت سفر کی مراعات نہیں دیتی سفر میں شرعی مراعات اس کی دشواریوں اور ضرورتوں کی وجہ سے ہے لیکن اڑتالیس میل سے کم کا سفر شریعت کی نظر میں کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ اب گھر سے اڑتالیس میل یا اس سے بھی زیادہ دور آپ پہنچ چکے ہیں۔ وہاں ارادہ پندرہ دن یا اس سے زیادہ قیام کا ہو گیا تو سفر کی رعایت پھر ختم ہو جائے گی۔ اب آپ شریعت کی نظر میں مسافر نہیں ہیں۔ گھر سے اڑتالیس میل دور قیام کی ایک اور صورت ہے آپ سفر کر کے کہیں پہنچے منزل پر پہنچ کر قیام کیا۔ ارادہ تھا کہ دو چار دن میں واپسی ہوگی لیکن ضرورتیں ہیں کہ ایک سے ایک پیدا ہوتی جا رہی ہیں اور ارادہ برابر ملتوی ہوتا جاتا ہے اور اس طرح مہینہ دو مہینہ نہیں سالوں وہیں ٹھہرے رہے تو آپ اس مدت قیام میں خواہ دو سال سے بھی تجاوز کر جائے شرعی مسافر رہیں گی۔ شریعت کی نظر میں اعتبار آپ کے ارادہ اور نیت کا ہے۔ مستقل پندرہ دن قیام کی نیت کر لیجئے تو مسافرت کی حالت خود بخود ہو جائے گی۔ اس عنوان کے تحت جو دو روایتیں بیان ہوئی ہیں ان میں پہلی روایت فتح مکہ سے متعلق ہے۔ یہ روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی ہے اس میں ہے کہ آنحضور ﷺ نے انیس دن مکہ میں قیام کیا تھا بعض روایتوں میں اٹھارہ اور بعض میں پندرہ دن کا بھی ذکر ہے۔ راویوں کے اطناب و اختصار سے دنوں کی کمی بیشی ہوگئی اور سب روایتیں صحیح ہیں لیکن یہ مدت قیام جتنے دن بھی رہی ہو اس میں بنیادی بات یہ ہے کہ آنحضور ﷺ کی اتنے دنوں تک قیام کی نیت نہیں تھی۔ مکہ فتح کرنے گئے تھے وہاں قیام کے ارادہ سے آپ تشریف نہیں لے گئے تھے۔ فتح و شکست کا حال کسی کو معلوم نہیں ہوتا کہ کب ہوگی۔ اس لئے جب تک قیام کرنا پڑتا بلا کسی تعیین آپ مکہ میں قیام کرتے۔ پھر جب مکہ فتح ہوا تو کچھ ضرورتیں تھیں جس کی وجہ سے وہاں قیام میں کچھ دنوں کا اور اضافہ کر دیا۔ بہر حال فتح مکہ کے موقع پر مکہ میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ قیام کا ارادہ نہیں تھا۔ یہ دوسری بات ہے کہ وہاں قیام کی مجموعی مدت اس سے بھی زیادہ ہوگئی تھی۔ دوسری روایت اس عنوان کے تحت حضرت انسؓ کی ہے۔ اس کا تعلق حجة الوداع کے واقعہ سے ہے اس مرتبہ فتح مکہ کی سی صورت نہیں تھی لیکن اس موقع پر مدت قیام کل دس دن بتائی گئی ہے اور اتمام کے لئے پندرہ دن اقامت ضروری ہے علامہ انور شاہ صاحب کشمیریؒ نے لکھا ہے کہ کوئی حدیث مرفوع صحیح ایسی نہیں ہے جس میں مدت قصر کی تحدید کی گئی ہو۔ گویا آئمہ کے یہاں اس کی تحدید زیادہ تر ان کے اجتہاد پر مبنی ہے۔ غیر مرفوع احادیث کی روشنی میں۔

## باب ۴۱۹. الصَّلَاةُ بِمَنَى

## باب ۴۱۹۔ منیٰ میں نماز

(۵۳۸) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ ابوبکرؓ اور عمرؓ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعت (چار رکعت والی نمازوں میں) پڑھی۔ عثمانؓ کے ساتھ بھی ان کے دور خلافت کی ابتداء میں دو ہی رکعت پڑھی تھیں لیکن بعد میں آپ نے پوری پڑھی تھیں۔

(حضرت وہبؓ نے فرمایا، نبی کریم ﷺ نے منیٰ میں امن کی حالت میں دو رکعت نماز پڑھائی تھی۔)

(۵۳۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنَى رَكْعَتَيْنِ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَعَ عُثْمَانَ صَدْرًا مِّنْ إِمَارَتِهِ ثُمَّ أَتَمَّهَا۔

(عَنْ وَهْبٍ قَالَ صَلَّى بِنَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِنْ مَا كَانَ بِمَنَى رَكْعَتَيْنِ)۔

(۵۳۹) حضرت عبدالرحمن بن یزیدؓ نے فرمایا کہ ہمیں عثمان بن عفانؓ نے منیٰ میں چار رکعت نماز پڑھائی تھی لیکن جب اس کا ذکر عبداللہ بن مسعودؓ سے کیا گیا تو آپ نے فرمایا، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعت نماز پڑھی تھی۔ ابوبکر

(۵۳۹) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ (قَالَ) صَلَّى بِنَا عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بِمَنَى أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ فَقِيلَ فِي ذَلِكَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنَى رَكْعَتَيْنِ



وَصَلَّيْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ بِمِنَى رَكْعَتَيْنِ  
وَصَلَّيْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِمِنَى رَكْعَتَيْنِ فَلَيْتَ  
حَظِّي مِنْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ -  
صدیقؓ کے ساتھ بھی دو رکعت پڑھی تھی۔ اور عمر بن خطابؓ کے ساتھ بھی  
دو ہی رکعت پڑھی تھی۔ کاش میرے حصہ میں ان چار رکعتوں کے بجائے  
دو مقبول رکعتیں ہوتیں۔

فائدہ:- حضور اکرم ﷺ اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کی منیٰ میں نماز کا ذکر اس وجہ سے کیا کہ آپ حضرات حج کے ارادہ سے مکہ جاتے اور حج کے  
ارکان ادا کرتے ہوئے منیٰ میں بھی قیام ہوتا۔ یہاں سفر کی حالت میں ہوتے تھے اس لئے قصر کرتے تھے۔ حضور اکرم ﷺ ابو بکر و عمر رضی اللہ  
عنہما کا ہمیشہ یہی معمول تھا کہ منیٰ میں قصر کرتے تھے۔ عثمانؓ نے بھی ابتدائی دور خلافت میں قصر کیا لیکن بعد میں جب پوری چار رکعتیں آپ  
نے پڑھیں، تو ابن مسعودؓ نے اس پر سخت ناگواری کا اظہار فرمایا۔ دوسری روایتوں میں ہے کہ حضرت عثمانؓ نے بھی پوری چار رکعت پڑھنے کا  
عذر بیان کیا تھا۔ یہ تمام احادیث بتاتی ہیں کہ سفر کی حالت میں قصر کو بہت اہمیت حاصل ہے چنانچہ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک سفر میں قصر واجب ہے۔

## باب ۴۲۰. فِي كَمْ تُقْصَرُ الصَّلَاةُ

باب ۴۲۰۔ نماز قصر کرنے کے لئے کتنی مسافت ضروری ہوگی  
(۵۴۰) حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کسی  
خاتون کے لئے جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتی ہو جائز نہیں کہ  
ایک دن رات کا سفر بغیر کسی ذی رحم محرم کے کرے۔

(۵۴۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تَوْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ  
تُسَافِرَ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ لَيْسَ مَعَهَا حُرْمَةٌ -

فائدہ:- حدیث میں ایک دن کا سفر بغیر ذی رحم محرم کے کرنے کی ممانعت کی گئی ہے۔ فقہ حنفی کی کتابوں میں عام طور سے یہی مسئلہ لکھا ہوا ہے  
کہ عورت کے لئے بغیر ذی رحم محرم سفر جائز نہیں ہے سفر کی کسی مسافت کی تعیین کے بغیر۔ البتہ اگر فتنہ کا خوف نہ ہو تو ذی رحم محرم کے بغیر بھی  
عورت سفر کر سکتی ہے۔

## باب ۴۲۱. يُصَلِّي الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا فِي السَّفَرِ

باب ۴۲۱۔ مغرب کی نماز سفر میں بھی تین رکعت پڑھی جائے گی  
حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے خود دیکھا کہ جب نبی کریم ﷺ  
(منزل مقصود تک) جلدی پہنچنا چاہتے تو پہلے مغرب کی اقامت ہوتی  
اور اس کی آپ تین رکعت پڑھاتے اور اس کے بعد سلام پھیرتے۔ پھر  
تھوڑی دیر توقف کر کے عشاء پڑھاتے اور اس کی دو ہی رکعت پر سلام  
پھیرتے۔ عشاء کے فرض کے بعد آپ سنتیں وغیرہ نہیں پڑھتے تھے بلکہ  
اس کے لئے آدھی رات بعد اٹھتے تھے۔

(۵۴۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
عَنْهُمَا) قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا  
أَعَجَلَهُ السَّيْرُ يُقِيمُ الْمَغْرِبَ فَيُصَلِّيُهَا ثَلَاثًا ثُمَّ يُسَلِّمُ ثُمَّ  
قَلَمَا يَلْبَثُ حَتَّى يُقِيمَ الْعِشَاءَ فَيُصَلِّيُهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ  
يُسَلِّمُ وَلَا يُسَبِّحُ بَعْدَ الْعِشَاءِ حَتَّى يَقُومَ مِنْ جَوْفِ  
الَّيْلِ -

## باب ۴۲۲. صَلَاةُ التَّطَوُّعِ عَلَى الدَّوَابِّ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ

باب ۴۲۲۔ نفل نماز سواری پر، سواری کا رخ خواہ کسی طرف ہو  
(۵۴۲) حضرت جابر بن عبداللہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے ارشاد فرمایا  
کہ نبی کریم ﷺ نفل نماز سواری پر غیر قبلہ کی طرف رخ کر کے بھی  
پڑھتے تھے۔

(۵۴۲) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ (قَالَ) أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيُ التَّطَوُّعَ وَهُوَ رَاكِبٌ فِي غَيْرِ  
الْقِبْلَةِ -

فائدہ:- سواری پر نماز پڑھنے کے لئے تحریمہ کے وقت قبلہ کی طرف رخ ہونا امام شافعیؒ کے یہاں شرط ہے لیکن حنفیہ کے یہاں صرف مستحب  
ہے پھر سواری کا رخ جدھر بھی ہو جائے نماز میں اس سے کوئی خلل نہیں ہوگا۔



## باب ۴۲۳ صَلَاةُ التَّطَوُّعِ عَلَى الْحِمَارِ

(۵۴۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ اسْتَقْبَلْنَا أَنَسًا حِينَ قَدِمَ مِنَ الشَّامِ فَلَقِينَاهُ بِعَيْنِ التَّمْرِ فَرَأَيْنَاهُ يُصَلِّي عَلَى حِمَارٍ وَجْهَهُ مِنْ ذَا الْجَانِبِ يَعْنِي عَنْ يَسَارِ الْقِبْلَةِ۔ فَقُلْتُ رَأَيْتُكَ تُصَلِّي لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ فَقَالَ لَوْ لَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ، لَمْ أَفْعَلَهُ۔

## باب ۴۲۳۔ نفل نماز، گدھے پر پڑھنے کا حکم

(۵۴۳) حضرت انس بن سیرینؓ نے بیان کیا کہ انسؓ شام سے جب واپس ہوئے (حجاج کی خلیفہ سے شکایت کر کے) تو ہم نے ان کا استقبال کیا۔ ہماری ان سے ملاقات عین التمر (عراق سے شام جاتے ہوئے شام کے قریب ایک جگہ کا نام) میں ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ آپ گدھے پر نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کا رخ قبلہ سے بائیں طرف تھا اس پر میں نے دریافت کیا کہ میں نے آپ کو قبلہ کے سوا دوسری طرف رخ کر کے نماز پڑھتے دیکھا ہے؟ حضرت انسؓ نے اس کا جواب یہ دیا کہ اگر میں رسول اللہ ﷺ کو یہ کرتے نہ دیکھتا تو میں بھی نہ کرتا۔

## باب ۴۲۴۔ مَنْ لَمْ يَتَطَوَّعْ

## فِي السَّفَرِ دُبُرَ الصَّلَاةِ وَقَبْلَهَا

(۵۴۴) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ (وَفِي السَّفَرِ) صَحِبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أَرَهُ يُسَبِّحُ فِي السَّفَرِ وَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ، لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

## باب ۴۲۴۔ سفر میں جس نے فرض نمازوں

## سے پہلے اور اس کے بعد کی سنتیں نہیں پڑھیں

(۵۴۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سفر کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کی صحبت میں رہا ہوں میں نے آپ کو سفر میں نفل پڑھتے کبھی نہیں دیکھا اور اللہ جل ذکرہ کا خود فرمان ہے کہ تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی زندگی بہترین اسوہ ہے۔

فائدہ:- سفر کی مشکلات کے پیش نظر جب فرض نمازیں چار کے بجائے دو رکعتیں رہ گئیں تو فرائض کے ساتھ جو سنتیں پڑھی جاتی ہیں انہیں بدرجہ اولیٰ نہ پڑھنا چاہئے؟ خود فقہاء حنفیہ کے اس سے متعلق اقوال ہیں اور دل کی لگتی بات امام محمدؒ کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مسافر اگر ابھی راستے میں ہے تو سنتیں اسے نہ پڑھنی چاہئیں اور اگر منزل مقصود تک پہنچ گیا تو پھر پڑھنا ہی بہتر ہے۔

## باب ۴۲۵۔ مَنْ تَطَوَّعَ فِي

## السَّفَرِ فِي غَيْرِ دُبُرِ الصَّلَاةِ

(۵۴۶) عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى السُّبْحَةَ بِاللَّيْلِ فِي السَّفَرِ عَلَى ظَهْرِ رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ۔

## باب ۴۲۵۔ جس نے سفر میں نماز کے بعد

## کی سنتوں کے سوا سنن و نوافل پڑھیں

(۵۴۶) حضرت عامر بن ربیعہؓ نے فرمایا کہ میں نے خود دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں نفل نمازیں سواری پر پڑھتے تھے خواہ سواری کا رخ کس طرف بھی ہوتا۔

فائدہ:- بخاری شریف کے بعض نسخوں میں پہلے اور بعد دونوں سنتوں کا ذکر ہے لیکن زیادہ صحیح وہی نسخہ ہے جس کا ترجمہ یہاں کیا گیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سفر میں نوافل و سنن کی جو نفی احادیث میں مذکور ہے اس سے مراد صرف وہی سنتیں ہیں جو فرائض کے بعد پڑھی جاتی ہیں۔ تہجد وغیرہ۔ وہ نمازیں جو فرائض کے اوقات کے علاوہ پڑھی جاتی ہیں یا وہ سنتیں جو فرض سے پہلے مسنون ہیں ان کی نفی حدیث میں نہیں۔

## باب ۴۲۶۔ سفر میں مغرب اور عشاء ایک ساتھ

(۵۴۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ پڑھتے تھے۔ اسی طرح مغرب اور عشاء

## باب ۴۲۶۔ الْجَمْعُ فِي السَّفَرِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

(۵۴۷) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ إِذَا



كَانَ عَلَى ظَهْرِ سَيْرٍ وَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ کی بھی ایک ساتھ پڑھتے تھے۔

فائدہ:- سفر وغیرہ میں نبی کریم ﷺ دو وقت کی نماز ایک ساتھ پڑھتے تھے لیکن شارحین کا اس سلسلے میں اختلاف ہے کہ آیا یہ نمازیں ایک ہی وقت پڑھی جاتی تھیں یعنی ظہر عصر کے وقت اور مغرب عشاء کے وقت یا صرف ظاہر میں یہ ایک ساتھ ہوتی تھیں ورنہ اس کا طریقہ یہ ہوتا کہ ظہر آخری وقت اور عصر ابتدائی وقت میں پڑھی جاتی تھی۔ ثانی الذکر شرح حنفیہ کی ہے۔

باب ۴۲۸۔ بیٹھ کر نماز پڑھنے کی سکت

نہ ہو تو کروٹ کے بل لیٹ کر پڑھے

باب ۴۲۸. إِذَا لَمْ يُطِيقْ

قَاعِدًا صَلَّى عَلَى جَنْبٍ

(۵۴۸) حضرت عمران بن حصینؓ نے فرمایا کہ مجھے بوا سیر کا مرض تھا اس لئے میں نے نبی کریم ﷺ سے نماز کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھا کرو اگر اس کی سکت نہ ہو تو بیٹھ کر، اور اگر اس کی بھی نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر۔

(۵۴۸) عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ بِي بَوَا سِيرٌ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ صَلِّ قَائِمًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى جَنْبٍ۔

باب ۴۱۹. إِذَا صَلَّى قَاعِدًا ثُمَّ

صَحَّ أَوْ وَجَدَ خِفَةً تَمَّمَ مَا بَقِيَ .

باب ۴۱۹۔ نماز بیٹھ کر شروع کی لیکن دوران نماز صحت یا ب ہو گیا یا مرض میں کچھ خفت محسوس کی تو بقیہ نماز (کھڑے ہو کر) پوری کرے (۵۴۹) ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی بیٹھ کر نماز پڑھتے نہیں دیکھا تھا۔ البتہ جب آپ ضعیف ہو گئے تو قرأت قرآن نماز میں بیٹھ کر کرتے تھے پھر جب رکوع کا وقت آتا تو کھڑے ہو جاتے اور پھر تقریباً تیس چالیس آیتیں پڑھ کر رکوع کرتے۔ (دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرتے۔ نماز سے فارغ ہونے پر دیکھتے کہ میں جاگ رہی ہوں تو مجھ سے باتیں کرتے لیکن اگر میں سوتی ہوئی ہوں تو آپ بھی لیٹ جاتے تھے۔)

(۵۴۹) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا لَمْ تَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ صَلَاةَ اللَّيْلِ قَاعِدًا قَطُّ حَتَّى أَسَنَّ فَكَانَ يَقْرَأُ قَاعِدًا حَتَّى إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَقَرَأَ نَحْوًا مِنْ ثَلَاثِينَ آيَةً أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً ثُمَّ رَكَعَ۔ (يَفْعَلُ فِي الرَّكَعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ فَإِذَا قَضَى صَلَاتَهُ نَظَرَ فَإِنْ كُنْتُ يَقْظَى تَحَدَّثَ مَعِيَ وَإِنْ كُنْتُ نَائِمَةً اضْطَجَعَ)۔

فائدہ:- کھڑے ہو کر رکوع و سجود کرنے میں منجملہ بہت سے دوسرے مقاصد کے ایک یہ بھی رہا ہوگا کہ بیٹھ کر رکوع و سجدہ کھڑے ہونے کے مقابلہ میں پوری طرح ادا نہیں ہو سکتا تھا۔ مصنفؒ نے بخاری میں اس سے پہلے ایک باب میں اسی وجہ سے بیٹھ کر رکوع اور سجدہ کی تعبیر ”ایماء“ سے کی ہے، اس حدیث میں عائشہ کا بیان ہے کہ آنحضور ﷺ رات کی نماز کے بعد یا مجھ سے باتیں کرتے ورنہ لیٹ جاتے فجر کی سنتیں بھی آپ اسی وقت پڑھتے تھے احناف کا اس سلسلے میں مسلک یہ ہے کہ فجر کی سنتوں کے بعد گفتگو مکروہ ہے بعض سلف کا بھی یہ مسلک رہا ہے لیکن آنحضور ﷺ سے سنت فجر کے بعد گفتگو ثابت ہے بہر حال نبی کریم ﷺ کی گفتگو اور عام لوگوں کی گفتگو میں فرق ہے اسی طرح اس حدیث میں سنت فجر کے بعد لیٹنے کا ذکر ہے احناف کی طرف اس مسئلے کی نسبت غلط ہے کہ ان کے نزدیک سنت فجر کے بعد لیٹنا بدعت ہے۔ اس میں بدعت کا کوئی سوال ہی نہیں یہ تو حضور ﷺ کی عادت تھی۔ عبادات سے اس کا کوئی تعلق بھی نہیں البتہ ضروری سمجھ کر فجر کی سنتوں کے بعد لیٹنا پسندیدہ نہیں خیال کیا جاسکتا۔ اس حیثیت سے کہ یہ حضور اکرم ﷺ کی ایک عادت تھی اس میں بھی اگر آپ کی اتباع کی جائے تو ضرور اجر و ثواب ملے گا۔

اب ۴۳۰ رات میں تہجد پڑھنا

باب ۴۳۰. التَّهَجُّدُ بِاللَّيْلِ

(۵۵۰) حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ جب رات میں تہجد کے لئے کھڑے ہوتے تو یہ دعا پڑھتے۔ ”اے اللہ ہر طرح کی حمد تیرے

(۵۵۰) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا) قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ



يَتَهَجَّدُ قَالَ :

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيُّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ لَكَ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَ بِكَ اَمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَيْكَ اَنْبَتُ وَ بِكَ خَاصَمْتُ وَ اِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَ مَا اَخَّرْتُ وَ مَا اَسْرَرْتُ وَ مَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ اَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَوْ لَا اِلٰهَ غَيْرُكَ۔

لئے ہے تو آسمان اور زمین اور ان میں رہنے والی تمام مخلوق کا قیم ہے۔ اور حمد تمام کی تمام بس تیرے ہی لئے ہے آسمان و زمین اور ان کی تمام مخلوقات پر حکومت صرف تیری ہی ہے اور حمد تیرے ہی لئے ہے تو آسمان اور زمین کا نور ہے اور حمد تیرے ہی لئے ہے تو حق ہے۔ تیرا وعدہ حق ہے۔ تیری ملاقات حق ہے تیرا فرمان حق ہے جنت حق ہے دوزخ حق ہے۔ انبیاء حق ہیں۔ محمد حق ہیں اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں تیرا ہی مطیع ہوں اور تجھی پر ایمان رکھتا ہوں تجھی پر توکل ہے تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں۔ تیرے ہی عطاء کئے ہوئے دلائل کے ذریعہ بحث کرتا ہوں اور تجھی کو حکم بناتا ہوں۔ پس جو خطائیں مجھ سے پہلے ہوئیں اور جو بعد میں ہوں گی ان سب کی مغفرت فرما خواہ وہ اعلانیہ ہوئی ہوں یا خفیہ آگے کرنے والا اور پیچھے رکھنے والا تو ہی ہے۔ معبود صرف تو ہی ہے یا (یہ کہا کہ) تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

فائدہ:- غالباً آپ یہ دعا بیدار ہونے کے بعد وضو سے پہلے کیا کرتے تھے۔ (فیض الباری ص ۴۰۹ ج ۲)

### باب ۴۳۱ رات کی نماز کی فضیلت

(۵۵۱) حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ لوگ نبی کریم ﷺ کی زندگی میں جب خواب دیکھتے تو آپ ﷺ سے بیان کرتے۔ میرے بھی دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ میں بھی کوئی خواب دیکھتا اور آپ سے بیان کرتا۔ میں ابھی نوجوان تھا اور آپ کے زمانہ میں مسجد میں سوتا تھا۔ چنانچہ میں نے خواب دیکھا کہ دو فرشتے مجھے پکڑ کر دوزخ کی طرف لے گئے میں نے دیکھا کہ دوزخ کنویں کے منہ کی طرح بنی ہوئی تھی۔ اس کے دو جانب تھے۔ دوزخ میں بہت سے ایسے لوگ تھے جنہیں میں پہچانتا تھا۔ میں کہنے لگا دوزخ سے خدا کی پناہ! آپ نے بیان کیا کہ پھر ہمارے پاس ایک فرشتہ آیا اور اس نے مجھ سے کہا کہ ڈرو نہ۔ یہ خواب میں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو سنایا اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو سنایا۔ تعبیر میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ عبداللہ بہت خوب لڑکا ہے۔ کاش رات میں نماز پڑھا کرتا اس کے بعد عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ رات میں بہت کم سوتے تھے۔

### باب ۴۳۲ مریض کا کھڑا نہ ہونا

(۵۵۲) حضرت جندبؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ بیمار ہوئے تو ایک یا دو رات تک (نماز کے لئے) کھڑے نہیں ہوئے۔

### باب ۴۳۱. فَضْلُ قِيَامِ اللَّيْلِ.

(۵۵۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى رُؤْيَا قَصَّهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَمَنِّيْتُ أَنْ أَرَى رُؤْيَا فَاقْصَّهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ كُنْتُ غُلَامًا مَّا شَابًا وَ كُنْتُ أَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنَّ مَلَكَيْنِ أَخَذَانِي فَذَهَبَا بِي إِلَى النَّارِ فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبُئْرِ وَإِذَا لَهَا قَرْنَانِ وَإِذَا فِيهَا أَنْاسٌ قَدَّعَرَفَتْهُمْ فَجَعَلْتُ أَقُولُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ۔ قَالَ فَلَقِينَا مَلِكَ آخَرَ فَقَالَ لِي لَمْ تُرْعَ فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَصْتُهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نِعَمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللَّهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَكَانَ بَعْدًا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيلًا۔

### باب ۴۳۲. تَرْكُ الْقِيَامِ لِلْمَرِيضِ

(۵۵۲) عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ إِشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَةً أَوْ لَيْلَتَيْنِ۔



باب ۴۳۴. تَحْرِیضُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَلَى صَلَوةِ اللَّيْلِ وَالنَّوَافِلِ مِنْ غَيْرِ إِيْجَابِ

(۵۵۳) عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهُ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَقَالَ أَلَا تُصَلِّيَانِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْفُسُنَا بِيَدِ اللَّهِ فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثْنَا فَاَنْصَرَفَ حِينَ قُلْنَا ذَلِكَ لَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُوَلِّ يَضْرِبُ فِخْذَهُ وَهُوَ يَقُولُ وَكَانَ إِلَّا نَسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا.

باب ۴۳۴۔ نبی کریم ﷺ رات کی نماز اور نوافل

کی رغبت دلاتے ہیں، ضروری نہیں قرار دیتے

(۵۵۳) حضرت علی بن ابی طالبؓ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات ان کے اور فاطمہؓ کے یہاں آئے آپ نے فرمایا کہ کیا تم لوگ نماز نہیں پڑھو گے۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہماری روحیں خدا کے قبضہ میں ہیں جب وہ چاہتا ہے کہ وہ ہمیں اٹھاوے تو ہم اٹھ جاتے ہیں ہماری اس عرض پر آپ واپس تشریف لے گئے آپ نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ لیکن واپس جاتے میں نے سنا کہ آپ ﷺ رات پر ہاتھ مار کر کہہ رہے تھے کہ انسان بڑا جھٹ باز ہے۔

فائدہ:- یعنی آپ نے حضرت علی اور فاطمہ رضی اللہ عنہما کو رات کی نماز کی طرف رغبت دلائی لیکن حضرت علیؓ کا عذر سن کر آپ چپ ہو گئے۔ اگر یہ نماز ضروری ہوتی تو حضرت علیؓ کا عذر قابل قبول نہیں ہو سکتا۔ لیکن چونکہ نماز نفل تھی اس لئے آپ نے بھی کچھ نہیں فرمایا۔ البتہ جاتے ہوئے تاسف کا اظہار ضرور کر دیا۔ غالباً آپ کو حضرت علیؓ کی حاضر جوابی پر بھی تعجب ہوا ہوگا۔

(۵۵۴) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيدَعُ الْعَمَلَ وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ خَشْيَةً أَنْ يَعْمَلَ بِهِ النَّاسُ فَيُفَرِّضَ عَلَيْهِمْ وَمَا سَبَّحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَةَ الضُّحَى قَطُّ وَإِنِّي لَا سَبَّحُهَا.

باب ۴۳۵. قِيَامُ النَّبِيِّ ﷺ

حَتَّى تَرِمَ قَدَمَاهُ

(۵۵۵) عَنْ الْمُغِيرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) يَقُولُ إِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَقُومُ أَوْ لَيُصَلِّي حَتَّى تَرِمَ قَدَمَاهُ أَوْ سَاقَاهُ فَيُقَالُ لَهُ، فَيَقُولُ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا.

باب ۴۳۵ نبی کریم ﷺ اتنی دیر تک

کھڑے رہتے کہ پاؤں سوج جاتے ہیں

(۵۵۵) حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اتنی دیر تک کھڑے نماز پڑھتے رہتے کہ آپ کے قدم یا (یہ کہا کہ) پنڈلیوں پر روم آجاتا تھا۔ جب آپ سے اس کے متعلق عرض کیا جاتا تو فرماتے ”کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔“

باب ۴۳۶. مَنْ نَامَ عِنْدَ السَّحْرِ.

(۵۵۶) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا) أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ، أَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ وَ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَ يَقُومُ ثُلُثَهُ وَ يَنَامُ سُدُسَهُ وَ يَصُومُ يَوْمًا وَ يُفْطِرُ يَوْمًا.

باب ۴۳۶۔ جو شخص سحر کے وقت سو گیا۔

(۵۵۶) حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ نماز میں داؤدؑ کی نماز کا طریقہ ہے اور روزہ میں بھی داؤدؑ ہی کے روزہ کا۔ آپ آدھی رات تک سوتے تھے اس کے بعد تہائی رات نماز پڑھنے میں گزارتے تھے۔ پھر باقی ماندہ رات کے چھٹے حصے میں بھی سوتے تھے۔ اسی طرح آپ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔



(عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا) سَأَلَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ الدَّائِمُ قُلْتُ مَتَى كَانَ يَقُومُ قَالَتْ يَقُومُ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ

عَنِ الْأَشْعَثِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ قَامَ فَصَلَّى۔

عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) قَالَتْ: مَا أَلْقَاهُ السَّحَرُ عِنْدِي إِلَّا نَائِمًا تَعْنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(حضرت عائشہؓ سے سوال کیا گیا کہ نبی کریم ﷺ کو کون سا عمل پسندیدہ تھا۔ آپ نے جواب دیا کہ جس پر مداومت اختیار کی جائے (خواہ وہ کوئی بھی نیک کام ہو) دریافت کیا کہ آپ (رات میں نماز کے لئے) کب کھڑے ہوتے تھے؟ آپ نے فرمایا کہ جب مرغ کی آواز سنتے۔) حضرت اشعثؓ نے بیان کیا کہ مرغ کی آواز سنتے ہی کھڑے ہو جاتے اور نماز پڑھتے۔

حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ انہوں نے اپنے یہاں سحر کے وقت رسول اللہ ﷺ کو ہمیشہ لیٹے ہوئے پایا (یعنی تہجد کے بعد فجر کی نماز سے پہلے تھوڑی دیر کے لئے لیٹا کرتے تھے)۔

فائدہ:- سحر رات کے آخری چھٹے حصے کو کہتے ہیں۔☆ عراقی نے اپنی کتاب سیرت میں لکھا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے یہاں ایک سفید مرغ تھا

### باب ۴۳۷. طَوِيلُ الْقِيَامِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ.

(۵۵۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ (بْنِ مَسْعُودٍ) رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتَّى هَمَمْتُ بِأَمْرٍ سَوِّءٍ فَلَنَا وَ مَا هَمَمْتُ قَالَ هَمَمْتُ أَنْ أَقْعَدَ وَأَذَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

### باب ۴۳۸. كَيْفَ صَلَاةُ النَّبِيِّ ﷺ

وَكَمْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ.

(۵۵۸) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ صَلَاةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يَعْنِي بِاللَّيْلِ۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا الْوُتْرُ وَرَكْعَتَا الْفَجْرِ۔

### باب ۴۳۹. قِيَامُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِاللَّيْلِ وَنَوْمِهِ وَمَا نُسِخَ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ

(۵۵۹) عَنْ أَنَسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لَا يَصُومَ مِنْهُ وَ يَصُومُ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لَا يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا وَ كَانَ لَا تَشَاءُ أَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا

### باب ۴۳۷۔ رات کی نماز میں طول قیام

(۵۵۷) حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک مرتبہ رات میں نماز پڑھی۔ آپ نے اتنا طویل قیام کیا کہ میرے دل میں ایک غلط خیال پیدا ہو گیا تھا ہم نے دریافت کیا کہ وہ خیال کیا تھا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے سوچا کہ بیٹھ جاؤں اور نبی کریم ﷺ کا ساتھ چھوڑ دوں۔

### باب ۴۳۸۔ نبی کریم ﷺ کی نماز کی کیا کیفیت تھی

اور رات میں آپ کتنی دیر تک نماز پڑھتے رہتے تھے

(۵۵۸) حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی نماز تیرہ رکعت ہوتی تھی آپ کی مراد رات کی نماز سے تھی۔

(ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا کہ نبی کریم ﷺ رات میں تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے۔ وتر اور فجر کی دو سنت رکعتیں اسی میں ہوتیں۔)

باب ۴۳۹۔ رات میں نبی کریم ﷺ کی عبادت اور استراحت سے متعلق اور رات کی عبادت کے اس حصے سے متعلق جو منسوخ ہو گیا

(۵۵۹) حضرت انسؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کسی مہینہ میں روزہ نہ رکھتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ آپ اس مہینہ میں روزہ رکھیں گے ہی نہیں۔ اور کسی مہینہ روزہ رکھنا شروع کرتے تو خیال ہوتا کہ اب اس مہینہ کا ایک دن بھی بغیر روزہ کے نہیں جائے گا تم آنحضور ﷺ کو رات کے کسی بھی حصے میں



إِلَّا رَأَيْتَهُ، وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتَهُ۔

نماز پڑھتے دیکھ سکتے تھے اسی طرح کسی بھی حصے میں سوتے دیکھ سکتے تھے۔

فائدہ:- آنحضور ﷺ کا عام نفل نماز اور روزے کے متعلق کوئی خاص ایسا معمول نہیں تھا جس پر آپ نے مداومت اختیار کی ہو۔ نماز آپ رات کے جس حصے میں چاہتے پڑھ لیتے تھے اسی طرح روزے کسی مہینے میں رکھنے پر آتے تو خوب رکھتے ورنہ بعض مہینوں میں چھوڑ بھی دیتے تھے مقدار بھی متعین نہیں تھی اس لئے صحابہ جب آپ کی نماز اور روزے بیان کرتے ہیں تو تعبیرات ایسی ہی اختیار کرتے ہیں جیسی اس حدیث میں حضرت انسؓ نے اختیار کی۔ یہ ملحوظ رہے کہ تہجد وغیرہ نمازوں کا ذکر یہاں نہیں ہو رہا ہے۔ بلکہ نماز روزے کے عام نوافل کا ذکر ہے۔

باب ۴۴۰. عَقْدُ الشَّيْطَانِ عَلَى

باب ۴۴۰۔ اگر کوئی رات کی نماز نہ پڑھے

قَافِيَةِ الرَّأْسِ إِذَا لَمْ يُصَلِّ بِاللَّيْلِ

تو شیطان سر کے پیچھے گرہ لگا دیتا ہے۔

(۵۶۰) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شیطان آدمی کے سر کے پیچھے سوتے وقت تین گرہیں لگا دیتا ہے ہر گرہ پر اس کے احساس کو اور خوابیدہ کرتے ہوئے ذہن میں یہ خیال ڈالتا ہے کہ رات بہت طویل ہے اس لئے ابھی سوتے جاؤ۔ لیکن اگر کوئی بیدار ہو کر اللہ کی یاد کرنے لگے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے پھر جب وضو کرتا ہے تو دوسری کھل جاتی ہے نماز پڑھنے لگتا ہے تو تیسری بھی کھل جاتی ہے۔ اس طرح صبح کے وقت چاق و چوبند پاکیزہ خاطر اٹھتا ہے ورنہ ست اور بد باطن رہتا ہے۔

(۵۶۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ كُلَّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ فَارْقُدْ فَإِنْ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللَّهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسَلَانًا۔

فائدہ:- اس گرہ کا تعلق عام مثال سے ہے۔ شیطان کی آدمی پر غالب آ جانے کی طرف اشارہ ہے۔

باب ۴۴۱. إِذَا نَامَ وَلَمْ يُصَلِّ

باب ۴۴۱۔ جب کوئی شخص نماز پڑھے بغیر سو جاتا

بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنِهِ۔

ہے تو شیطان اس کے کان میں پیشاب کر دیتا ہے

(۵۶۱) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی مجلس میں ایک شخص کا ذکر آیا تو کسی نے اس کے متعلق کہا کہ صبح تک پڑا سوتا رہتا ہے اور رات میں نماز کے لئے بھی نہیں اٹھتا۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ شیطان اس کے کان میں پیشاب کر دیتا ہے

(۵۶۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ (بْنِ) مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقِيلَ مَا زَالَ نَائِمًا حَتَّى أَصْبَحَ مَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنِهِ۔

باب ۴۴۲. الدُّعَاءُ وَالصَّلَاةُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ

باب ۴۴۲۔ آخر شب میں دعاء اور نماز

(۵۶۲) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہر رات اس وقت آسمان دنیا پر تشریف لاتے ہیں جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے۔ اللہ عز و جل فرماتے ہیں کوئی مجھ سے دعا کرنے والا ہے کہ میں اس کی دعا قبول کروں۔ کوئی مجھ سے مانگنے والا ہے کہ میں اسے دوں، کوئی مجھ سے مغفرت طلب کرنے والا ہے کہ میں اس کی مغفرت کر دوں۔

(۵۶۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ يَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ، مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ، مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ۔



باب ۴۴۳۔ مَنْ نَامَ أَوَّلَ

الَّيْلِ وَأَحْيَىٰ آخِرَهُ

(۵۶۳) عَنْ الْأَسْوَدِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَ صَلَاةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ يَنَامُ أَوَّلَهُ، وَيَقُومُ آخِرَهُ، فَيُصَلِّي ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى فِرَاشِهِ فَإِذَا أَذَّنَ الْمُتَوَدِّعِينَ وَتَبَّ فَإِنْ كَانَ بِهِ حَاجَةٌ اغْتَسَلَ وَالْأُتُوَضُّاءُ وَخَرَجَ۔

باب ۴۴۴۔ قِيَامُ النَّبِيِّ ﷺ

بِاللَّيْلِ فِي رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ۔

(۵۶۴) عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ (قَالَ) أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةِ رَكْعَةٍ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُؤْتَرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي۔

باب ۴۴۵۔ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّشْدِيدِ فِي الْعِبَادَةِ۔

(۵۶۵) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا حَبْلٌ مَمْدُودٌ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ فَقَالَ مَا هَذَا الْحَبْلُ قَالُوا هَذَا حَبْلٌ لِرِزْنَبٍ فَإِذَا فَتَرْتُ تَعَلَّقْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حُلُوهُ لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ، فَإِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ۔

باب ۴۴۳۔ جورات کے ابتدائی حصہ میں

سورہا اور آخری حصہ بیدار ہو کر گزارا۔

(۵۶۳) حضرت اسود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ کی رات کی نماز کا کیا دستور تھا؟ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ شروع میں سو رہتے اور آخر میں بیدار ہو کر نماز پڑھتے تھے۔ اس کے بعد بستر پر آ جاتے اور جب مؤذن اذان دیتا تو جلدی سے اٹھ بیٹھتے۔ اگر ضرورت ہوتی تو غسل کرتے ورنہ وضو کر کے باہر تشریف لے جاتے۔

باب ۴۴۴۔ نبی کریم ﷺ کا رات میں

بیدار ہونا رمضان اور دوسرے مہینوں میں

(۵۶۴) حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمنؓ نے خبر دی کہ حضرت عائشہؓ سے انہوں نے دریافت کیا کہ نبی کریم ﷺ کا رمضان میں نماز کا کیا دستور تھا۔ آپ نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ (رات میں) گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ خواہ رمضان کا مہینہ ہوتا یا کوئی اور پہلے آپ چار رکعت پڑھتے۔ ان کا حسن وادب اور ان کی طوالت الفاظ بیان نہیں کر سکتے۔ پھر آپ تین رکعت پڑھتے۔ عائشہؓ نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ وتر پڑھنے سے پہلے ہی سو جاتے ہیں؟ اس پر آپ نے فرمایا کہ عائشہ! میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل بیدار رہتا ہے

باب ۴۴۵۔ عبادت میں شدت اختیار کرنا پسندیدہ نہیں

(۵۶۵) حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ (مسجد میں) تشریف لائے آپ کی نظر ایک رسی پر پڑی جو دو ستونوں کے درمیان کھینچی ہوئی تھی۔ دریافت کیا کہ یہ رسی کیسی ہے صحابہ نے عرض کیا کہ یہ زینب کی رسی ہے جب وہ (نماز پڑھتے پڑھتے) تھک جاتی ہیں تو اس کو پکڑ لیتی ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نہیں! اسے کھول دو۔ ہر شخص کو دلجمعی اور نشاط کے ساتھ نماز پڑھنی چاہئے اور تھک جانے پر چھوڑ دینی چاہئے۔

فائدہ:- مطلب یہ ہے کہ آدمی کو عبادت اتنی ہی کرنی چاہئے جس میں اس کا نشاط اور دلجمعی باقی رہے عبادت میں تکلف سے کام نہ لینا چاہئے شریعت اس کی تحدید نہیں کرتی کہ کتنی دیر عبادت کی جائے بلکہ صرف مطلوب عبادت میں روح کی بالیدگی اور نشاط ہے اگر کوئی اپنی طاقت سے زیادہ عبادت کرے گا تو اس کے بہت سے نقصانات خود عبادت میں پیدا ہو جانے کا خطرہ ہے۔ مثلاً: آئندہ کے لئے ہمت ہار جائے گا۔ دوسری عبادت چھوٹ جانے کے بھی خطرات پیدا ہو سکتے ہیں۔ اس لئے نماز یا دوسری عبادت میں انسان کو اتنی ہی دیر صرف کرنی چاہئے جتنی طاقت ہو اور جس پر ہمیشہ مداومت ہو سکے، اب ہر شخص کی طاقت اور شوق عبادت جدا ہیں۔



باب ۴۳۶. مَا يُكْرَهُ مِنْ تَرْكِ

قِيَامِ اللَّيْلِ لِمَنْ كَانَ يَقُومُهُ.

(۵۶۶) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا) قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللَّهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ.

باب ۴۳۷. فَضْلُ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى.

(۵۶۷) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اَوْدَعَا اُسْتَجِيبْ لَهُ، فَاِنْ تَوَضَّأْتُ قَبْلَتْ صَلَوَتُهُ.

باب ۴۳۶۔ رات میں جس کا معمول عبادت

کرنے کا ہے اسے اس معمول کو چھوڑنا نہ چاہئے

(۵۶۶) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اے عبداللہ! فلاں کی طرح مت ہو جانا وہ رات میں عبادت کیا کرتا تھا پھر چھوڑ دی۔

باب ۴۳۷۔ رات کو اٹھ کر نماز پڑھنے والے کی فضیلت

(۵۶۷) حضرت عبادہ بن صامتؓ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص رات کو بیدار ہو کر یہ دعا پڑھے

(ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ نہ اس کا کوئی شریک۔ ملک اسی کے لئے ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ اللہ کی ذات پاک ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور اللہ سب سے بڑا ہے اور طاقت و قوت اللہ کے سوا کسی کو حاصل نہیں۔“ پھر یہ پڑھے (ترجمہ) اے اللہ میری مغفرت کیجئے“ یا (یہ کہا کہ) کوئی دعا کرے تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے پھر اگر اس نے وضو کیا (اور نماز پڑھی) تو نماز بھی مقبول ہوتی ہے۔

فائدہ:- ابن بطالؒ نے اس حدیث پر فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبان پر یہ وعدہ فرماتا ہے کہ جو مسلمان بھی رات میں اس طرح بیدار ہو کہ اس کی زبان پر اللہ تعالیٰ کی توحید، اس پر ایمان و یقین۔ اس کی کبریائی اور سلطنت کے سامنے تسلیم اور بندگی، اس کی نعمتوں کا اعتراف اور اس پر اس کا شکر و حمد اور اس کی ذات پاک کی تزیہ و تقدیس سے بھرپور کلمات زبان پر جاری ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو بھی قبول کرتا ہے اور اس کی نماز بھی بارگاہ رب العزت میں مقبول ہوتی ہے اس لئے جس شخص تک بھی یہ حدیث پہنچے اسے اس پر عمل کو غنیمت سمجھنا چاہئے اور اپنے رب کے لئے تمام اعمال میں نیت خالص پیدا کرنی چاہئے کہ سب سے پہلی شرط قبولیت یہی خلوص ہے۔

(۵۶۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) وَهُوَ يَقْضُصُ فِي قَصَصِهِ وَهُوَ يُذَكِّرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَخَا لَكُمْ لَا يَقُولُ الرَّفَثَ يَعْنِي بِذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ رَوَاحَةَ م

وَفِينَا رَسُولُ اللَّهِ يَتْلُو كِتَابَهُ إِذَا انْشَقَّ مَعْرُوفٌ مِنَ الْفَجْرِ سَاطِعٌ، أَرَانَا الْهُدَى بَعْدَ الْعَمَى فَقُلُوبُنَا بِهِ مُوقِنَاتٌ أَنَّ مَا قَالْ وَاقِعٌ. يَبْيُتُ جَنْبَهُ عَنْ فَرَاشِهِ. إِذَا اسْتَقَلَّتْ بِالْمُشْرِكِينَ الْمَضَاجِعُ

(۵۶۸) حضرت ابو ہریرہؓ اپنے موعظ میں رسول اللہ ﷺ کا ذکر کر رہے تھے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ تمہارے بھائی نے یہ کوئی غلط بات نہیں کہی ہے آپ کی مراد عبداللہ بن رواحہؓ سے تھی (عبداللہ بن رواحہ کے کہے ہوئے اشعار کا ترجمہ) ہم میں اللہ کے رسول موجود ہیں جو اس کی کتاب اس وقت تلاوت کرتے ہیں جب فجر طلوع ہوتی ہے آپ نے ہمیں گمراہی سے نکال کر صحیح راستہ دکھایا ہے اس لئے ہمارے دل پورا یقین رکھتے ہیں کہ جو کچھ آپ نے فرمادیا ہے وہ ضرور واقعہ ہوگا آپ رات بستر سے اپنے کو الگ کر کے گزارتے ہیں جب کہ مشرکوں سے ان کے بستر بوجھل ہو رہے ہوتے ہیں



(۵۶۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے عہد میں خواب دیکھا کہ گویا استبرق (دبیز زرتار ریشمی کپڑا) کا ایک ٹکڑا میرے ہاتھ میں ہے جسے میں جنت میں جس جگہ کا بھی ارادہ کرتا ہوں تو یہ ادھراڑ کے چلا جاتا ہے اور میں نے دیکھا کہ جیسے دو آدمی میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھے دوزخ کی طرف لے جانے کا ارادہ کیا ہی تھا کہ ایک فرشتہ ان سے آکر ملا اور (مجھ سے) کہا کہ ڈرو نہیں (اور ان سے کہا کہ اسے چھوڑ دو)

باب۔ نفل نمازوں کو دو رکعت کر کے پڑھنے سے متعلق روایات (۵۷۰) حضرت جابر بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں اپنے تمام معاملات میں استخارہ کرنے کی اس طرح تعلیم دیتے تھے جس طرح قرآن کی سورۃ، آپ فرماتے کہ جب کوئی اہم معاملہ سامنے ہو تو فرض کے سوا دو رکعت پڑھنے کے بعد یہ دعا کیا کرو۔ (ترجمہ) اے اللہ میں تجھ سے تیرے علم کے واسطے سے خیر طلب کرتا ہوں۔ تیری قدرت کے واسطے سے طاقت مانگتا ہوں اور تیرے عظیم فضل کا طلب گار ہوں کہ قدرت تو ہی رکھتا ہے اور مجھے کوئی قدرت نہیں۔ علم تیرے ہی پاس ہے اور میں کچھ نہیں جانتا اور تو تمام پوشیدہ چیزوں کو جاننے والا ہے اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ معاملہ (جس کے لئے استخارہ کر رہا ہے اس کا نام اس موقع پر لینا چاہئے) میرے دین، دنیا اور میرے معاملہ کے انجام کے اعتبار سے میرے لئے بہتر ہے یا (آپ نے یہ فرمایا کہ) میرے معاملہ میں وقتی طور پر اور انجام کے اعتبار سے (خیر ہے) تو اسے میرے لئے مقدر فرما دیجئے اور اس کا حصول میرے لئے آسان کر دیجئے اور پھر اس میں میرے لئے برکت عطا کیجئے اور اگر آپ جانتے ہیں کہ یہ معاملہ میرے دین، دنیا اور میرے معاملہ کے انجام کے اعتبار سے برا ہے یا (آپ نے یہ کہا کہ) میرے معاملہ میں وقتی طور پر اور انجام کے اعتبار سے (برا ہے) تو اسے مجھ سے ہٹا دیجئے پھر میرے لئے خیر مقدر فرما دیجئے، جہاں بھی وہ ہو اور اس سے میرے دل کو مطمئن بھی کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ اپنی ضرورت کا نام لینا چاہئے۔

(۵۶۹) عَنْ ابْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا) قَالَ رَأَيْتُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّ بِيَدِي قِطْعَةً اسْتَبْرَقٍ فَكَأَنِّي لَا أُرِيدُ مَكَانًا مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ إِلَيْهِ وَرَأَيْتُ كَأَنَّ اثْنَيْنِ اتَيَانِي أَرَادَا أَنْ يَذْهَبَا بِي إِلَى النَّارِ فَتَلَقَّا هُمَا مَلَكٌ فَقَالَ لَمْ تَرُعْ خَلِيًّا عَنْهُ۔

باب ۴۴۸۔ مَا جَاءَ فِي التَّطَوُّعِ مَثْنِي مَثْنِي

(۵۷۰) عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْإِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ إِذَا هُمْ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكَعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ لِيَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ ارْضِنِي بِهِ۔ قَالَ وَيُسَمَّى حَاجَتَهُ۔

فائدہ:- استخارہ سے کاموں میں برکت پیدا ہوتی ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ استخارہ کرنے کے بعد کوئی خواب بھی دیکھا جائے یا کسی دوسرے ذریعہ سے یہ معلوم ہو جائے کہ پیش آمدہ معاملہ میں کون سی روش مناسب ہوگی۔ اسی طرح یہ بھی ضروری نہیں کہ طبعی رجحان ہی کی حد تک کوئی بات استخارہ سے دل میں پیدا ہو جائے حدیث میں استخارہ کے یہ فوائد کہیں بیان نہیں ہوئے ہیں اور واقعات سے بھی پتہ



بقیہ :- چلتا ہے کہ استخارہ کے بعد بعض اوقات ان میں سے کوئی چیز حاصل نہیں ہوتی، بلکہ استخارہ کا مقصد صرف طلب خیر ہے۔ جس کام کا ارادہ ہے یا جس معاملہ میں آپ الجھے ہوئے ہیں۔ گویا استخارہ کے ذریعہ آپ نے اسے خدا کے علم اور قدرت پر چھوڑ دیا اور اس کی بارگاہ میں حاضر ہو کر پوری طرح اس پر توکل کا وعدہ کر لیا۔ ”میں تیرے علم کے واسطے تجھ سے خیر طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے واسطے تجھ سے طاقت مانگتا ہوں اور تیرے فضل کا خواست گار ہوں۔“ یہ توکل و تفویض نہیں تو اور کیا چیز ہے؟ اور پھر دعا کے آخری الفاظ ”میرے لئے خیر مقدر فرما دیجئے“ جہاں بھی وہ ہو اور اس پر میرے قلب کو مطمئن بھی کر دیجئے۔“ یہ ہے رضا بالقضا، کی دعا کہ اللہ کے نزدیک معاملہ کی جو نوعیت صحیح ہے کام اسی کے مطابق ہو اور پھر اس پر بندہ اپنے لئے ہر طرح اطمینان کی بھی دعا کرتا ہے کہ دل میں اللہ کے فیصلہ کے خلاف کسی قسم کا خطرہ بھی نہ پیدا ہو۔ دراصل استخارہ کی اس دعاء کے ذریعہ بندہ اول تو توکل کا وعدہ کرتا ہے اور پھر ثابت قدمی اور رضا بالقضا کی دعا کرتا ہے کہ خواہ معاملہ کا فیصلہ میری خواہش کے خلاف ہی کیوں نہ ہو، وہ خیر ہے۔ اور میرا دل اس سے مطمئن اور راضی ہو جائے اور اگر واقعی کوئی خلوص دل سے اللہ تعالیٰ کے حضور میں یہ دونوں باتیں پیش کر دے تو اس کے کام میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے برکت یقیناً ہوگی۔ استخارہ کا صرف یہی فائدہ ہے اور اس سے زیادہ اور کیا چاہئے۔

## باب ۴۴۹. تَعَاهِدِ رُكْعَتِي

## باب ۴۴۹۔ فجر کی دو رکعتوں پر

الْفَجْرِ وَمَنْ سَمَاهُمَا تَطَوُّعًا.

مداومت اور جس نے ان کا نام نفل رکھا

(۵۷۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ تَعَاهُدًا مِنْهُ عَلَى رُكْعَتِي الْفَجْرِ.

(۵۷۱) ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کسی نفل نماز کی، فجر کی دو رکعتوں سے زیادہ پابندی نہیں کرتے تھے۔

## باب ۴۵۰. مَا يَقْرَأُ فِي رُكْعَتِي الْفَجْرِ

## باب ۴۵۰۔ فجر کی دو رکعتوں میں کیا پڑھا جائے

(۵۷۲) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّفُ رُكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ إِنِّي لَأَقُولُ هَلْ قَرَأَ بِأَمِّ الْكِتَابِ.

(۵۷۲) حضرت عائشہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ صبح کی (فرض) نماز سے پہلے کی دو (سنت) رکعتوں کو بہت مختصر رکھتے تھے۔ کیا آپ ﷺ ان میں سورہ فاتحہ بھی پڑھتے تھے تو میں یہ بھی نہیں کہہ سکتی۔

فائدہ :- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا صرف ان کے اختصار کو بتانا چاہتی ہیں۔ اسی طرح کی روایتوں کی بناء پر امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فرمایا کہ فجر کی سنت میں صرف سورہ فاتحہ پڑھی جائے گی۔ لیکن عام امت کے نزدیک فاتحہ کے ساتھ کسی اور سورہ کا ملنا بھی ضروری ہے۔

## باب ۴۵۱. صَلَاةُ الضُّحَى فِي الْحَضَرِ

## باب ۴۵۱۔ اقامت کی حالت میں چاشت کی نماز

(۵۷۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي بِثَلَاثٍ لَا آدُهُنَّ حَتَّى أَمُوتَ صَوْمٌ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَصَلَاةُ الضُّحَى وَنَوْمٌ عَلَى وَتَرٍ.

(۵۷۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے میرے خلیل نے تین چیزوں کی وصیت کی ہے کہ موت سے پہلے انہیں نہ چھوڑوں ہر مہینہ میں تین دن روزے، چاشت کی نماز اور وتر کے بعد سونا۔

## الرَّكْعَتَانِ قَبْلَ الظُّهْرِ.

## ظہر سے پہلے دو رکعت

(۵۷۴) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدْعُ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرُكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ.

(۵۷۴) ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعت اور صبح کی نماز سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنی نہیں چھوڑتے تھے۔



## باب ۴۵۲. الصَّلَاةُ قَبْلَ الْمَغْرِبِ.

(۵۷۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوا قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ قَالَ فِي الثَّلَاثَةِ لِمَنْ شَاءَ كَرَاهِيَّةً أَوْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً.

## باب ۴۵۲۔ مغرب سے پہلے نماز

(۵۷۵) حضرت عبداللہ مزنئی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ان سے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مغرب کے فرض سے پہلے نماز پڑھا کرو، دوسری مرتبہ آپ نے فرمایا کہ جس کا جی چاہی کیونکہ آپ کو یہ بات پسند نہ تھی کہ لوگ اسے ضروری سمجھ بیٹھیں۔

فائدہ:- مغرب کی اذان اور نماز کے درمیان کوئی سنت ہے یا نہیں؟ ابتداء اسلام میں کچھ صحابہ رضوان اللہ علیہم کا عمل اس پر ضرور تھا اور رسول اللہ ﷺ کی مرضی کے خلاف بھی یہ بات نہیں تھی۔ لیکن بعد میں آپ ﷺ کے دور میں ہی اس پر عمل ترک کر دیا گیا تھا اور آپ کے بعد بھی اس پر عمل نہیں تھا۔ اس لئے جیسا کہ شیخ ابن ہمام نے لکھا ہے یہ نماز جس کا اس حدیث کے تحت ذکر ہے جائز تو ضرور ہوگی۔ لیکن مستحب وغیرہ نہیں کہی جاسکتی۔ بخاری میں اس باب کی دوسری حدیث سے بھی یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ صحابہ کے دور میں بھی اس پر عمل ترک ہو چکا تھا اور ابو تمیم گوا سے پڑھتے دیکھ کر عقبہ کو حیرت ہوئی!

## باب ۴۵۳. فَضْلُ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ

(۵۷۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُشَدُّ الرَّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ مَسْجِدِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ مَسْجِدِ الْأَقْصَى.

## باب ۴۵۳۔ مکہ اور مدینہ کی مساجد میں نماز کی فضیلت

(۵۷۶) صحابی رسول حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تین مسجدوں کے سوا کسی کے لئے شدر حال نہ کرو۔ مسجد حرام، رسول اللہ ﷺ کی مسجد اور مسجد اقصیٰ۔

فائدہ:- اس حدیث میں صرف ان تین مساجد کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ اس سے یہ سمجھنا صحیح نہیں ہو سکتا کہ ان کے سوا کسی مقدس جگہ کے لئے سفر جائز ہی نہیں ہو سکتا امام ابن تیمیہ نے اس حدیث کی وجہ سے یہاں تک لکھ دیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی قبر کی زیارت کی نیت سے بھی سفر (شدر حال) جائز نہیں البتہ مسجد نبوی کی زیارت کے لئے سفر مستحب ہے اور پھر جب آدمی مدینہ پہنچ گیا تو آنحضور ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت اب مستحب ہوگی۔ لیکن ان کا یہ مسلک جمہور امت کے یہاں مقبول نہیں ہوا۔ ہزاروں سلف نے حضور اکرم ﷺ کی قبر کی زیارت کی نیت سے شدر حال کیا ہے اور امت نے کبھی اس میں کوئی نکارت نہیں محسوس کی۔ جمہور امت کے نزدیک زیارت قبر نبی مستحب ہے۔ دراصل اس حدیث کا زیارت قبور سے کوئی تعلق بھی نہیں۔ یہ تو صرف ان مساجد کی فضیلت بیان کرتی ہے۔

(۵۷۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ

(۵۷۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری اس مسجد میں نماز مسجد حرام کے سوا تمام مسجدوں میں نماز سے ایک ہزار درجہ زیادہ بہتر ہے۔

## باب ۴۵۴. مَسْجِدُ قُبَاءَ.

(۵۷۸) عَنْ ابْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا) كَانَ لَا يُصَلِّي مِنَ الضُّحَى إِلَّا فِي يَوْمَيْنِ يَوْمَ يَقْدَمُ بِمَكَّةَ فَإِنَّهُ كَانَ يَقْدَمُهَا ضَحًى فَيَطُوفُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَلْفَ الْمَقَامِ وَ يَوْمَ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءَ فَإِنَّهُ كَانَ يَأْتِيهِ كُلَّ سَبْتٍ فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَرِهَ أَنْ

## باب ۴۵۴۔ مسجد قباء

(۵۷۸) حضرت ابن عمر چاشت کی نماز صرف دو دن پڑھتے تھے جب مکہ آتے کیونکہ آپ مکہ مکرمہ چاشت ہی کے وقت آتے تھے۔ اس وقت پہلے آپ طواف کرتے اور پھر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت پڑھتے تھے اور جس دن آپ مسجد قباء میں تشریف لاتے آپ کا یہاں ہر شنبہ کو آنے کا معمول تھا۔ جب آپ مسجد کے اندر آتے تو نماز پڑھے بغیر باہر نکلنے کو



يُخْرِجُ مِنْهُ حَتَّى يُصَلِّيَ فِيهِ قَالَ وَكَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَزُورُهُ رَاكِبًا وَمَا شِئًا وَقَالَ إِنَّمَا أَمْنَعُ كَمَا رَأَيْتُ أَصْحَابِي يَصْنَعُونَ وَلَا أَصْنَعُ أَحَدًا أَنْ يُصَلِّيَ فِي أَيِّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ غَيْرَ أَنْ لَا تَتَحَرَّوْا طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا.

پسند نہیں کرتے تھے۔ آپ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ یہاں سوار ہو کر اور پیدل دونوں طرح آتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ میں اسی طرح کرتا ہوں جیسے میں نے اپنے ساتھیوں کو کرتے دیکھا لیکن تمہیں رات یا دن کے کسی بھی حصے میں نماز پڑھنے سے نہیں روکتا۔ صرف سورج کے طلوع اور غروب کے وقت نماز نہ پڑھا کرو۔

#### باب ۴۵۵. فَضْلُ مَا بَيْنَ الْقَبْرِ وَالْمِنْبَرِ.

(۵۷۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي.

باب ۴۵۵۔ قبر اور منبر کے درمیانی حصہ کی فضیلت (۵۷۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان ایک جنت کا ٹکڑا ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔

فائدہ:- چونکہ آپ اپنے گھر یعنی حضرت عائشہ کے حجرہ میں مدفون ہیں اس لئے مصنف نے اس حدیث پر عنوان ”قبر اور منبر کے درمیان“ لگایا حافظ ابن حجر نے ایک روایت کی تخریج کی ہے جس میں (بیت) گھر کے بجائے قبر ہی کا لفظ ہے گویا عالم تقدیر میں جو کچھ تھا اس کی آپ نے پہلے ہی خبر دے دی تھی اس حدیث کی مختلف شرحیں ہیں اور سب سے مناسب یہ ہے کہ یہ حصہ جنت ہی کا ہے اور دنیا کے فنا ہونے کے بعد جنت ہی کا ایک حصہ بن جائے گا۔ اس لئے یہ کسی تاویل کے بغیر جنت کا ایک باغ ہے۔ اس حدیث میں ہے کہ ”میرا منبر میرے حوض پر ہے“ مطلب یہ ہے کہ حوض یہیں پر ہوگا

#### باب ۴۵۶. مَا يُنْهَى مِنَ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ.

(۵۸۰) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَيُرَدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا وَقَالَ (النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا.

باب ۴۵۶۔ نماز میں بولنے کی ممانعت (۵۸۰) حضرت عبد اللہ نے بیان کیا کہ (پہلے) نبی کریم ﷺ نماز پڑھتے ہوتے اور ہم سلام کرتے تو آپ ﷺ اس کا جواب دیتے تھے اس لئے جب ہم نجاشی کے یہاں سے واپس ہوئے (حبشہ سے) تو ہم نے (پہلے کی طرح نماز ہی میں) سلام کیا لیکن اس وقت آپ ﷺ نے جواب نہیں دیا بلکہ (نماز سے فارغ ہو کر) فرمایا کہ نماز میں مشغولیت ہوتی ہے۔

(۵۸۱) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ (قَالَ) إِنْ كُنَّا لَنَتَكَلَّمُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ أَحَدُنَا صَاحِبَهُ بِحَاجَتِهِ حَتَّى نَزَلْتُ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ أَلَايَةً فَأَمَرْنَا بِالسُّكُوتِ.

(۵۸۱) حضرت زید بن ارقم نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے عہد میں نماز پڑھنے میں گفتگو کر لیا کرتے تھے کوئی بھی اپنے قریب کے نمازی سے اپنی ضرورت بیان کر دیتا تھا۔ پھر آیت ”حافظوا على الصلوات الخ“ اتری اور ہمیں (نماز میں) خاموش رہنے کا حکم ہوا۔

#### باب ۴۵۷. مَسْحُ الْحَصَا فِي الصَّلَاةِ.

(۵۸۲) عَنْ مُعَيْقِبِ بْنِ أَبِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ قَالَ إِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةٌ.

باب ۴۵۷۔ نماز میں کنکری ہٹانا (۵۸۲) حضرت معیقب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے جو ہر مرتبہ سجدہ کرتے ہوئے کنکریاں برابر کرتا تھا فرمایا کہ اگر کرنا ہو تو صرف ایک مرتبہ کیا کرو۔



## باب ۴۵۸. إِذَا انْفَلَتِ الذَّابَّةُ فِي الصَّلَاةِ

(۵۸۳) عَنْ أَبِي بَرزَةَ الاسْلَمِيِّ قَالَ إِنِّي غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ غَزَوَاتٍ أَوْ سَبْعَ غَزَوَاتٍ أَوْ ثَمَانِ غَزَوَاتٍ وَشَهِدْتُ تَيْسِيرَهُ، وَإِنِّي إِنْ كُنْتُ أَنْ أَرَا جُعُ مَعَ ذَاتِي أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَدْعَهَا تَرْجِعُ إِلَيَّ مَا لَفَهَا فَيَشُقُّ عَلَيَّ.

## باب ۴۵۹. لَا يَرُدُّ السَّلَامُ فِي الصَّلَاةِ.

(۵۸۴) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا) قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ لَهُ، فَأَنْطَلَقْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ وَقَدْ قَضَيْتُهَا فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَوَقَعَ فِي قَلْبِي مَا اللَّهُ أَعْلَمُ بِهِ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي لَعَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ عَلَيَّ إِنِّي أَبْطَأْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَوَقَعَ فِي قَلْبِي أَشَدُّ مِنَ الْمَرَّةِ الْأُولَى ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ فَقَالَ إِنَّمَا مَنَعَنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ إِنِّي كُنْتُ أَصْلِي وَكَانَ عَلَيَّ رَاحِلَتِي مُتَوَجِّهًا إِلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ.

## باب ۴۶۰. الْخَضِرُ فِي الصَّلَاةِ.

(۵۸۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا.

## باب ۴۶۱. الصَّلَاةُ السَّهْوُ، إِذَا صَلَّى خَمْسًا.

(۵۸۶) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيلَ لَهُ: أَرِيدُ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ صَلَّيْتُ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ.

## باب ۴۶۲. إِذَا كَلَّمَ وَهُوَ

يُصَلِّي فَأَشَارَ بِيَدِهِ وَاسْتَمَعَ

(۵۸۷) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا، قَالَتْ)

## باب ۴۵۸۔ اگر نماز پڑھتے میں کسی کا جانور بھاگ پڑے

(۵۸۳) حضرت ابو ہریرہ سلمیؓ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چھ یا سات یا آٹھ غزووں میں شریک رہا ہوں اور میں نے آپ کی سہولتوں کا خود مشاہدہ کیا ہے، اس لئے اس بات سے کہ وہ چھوٹ کر اپنے اصل میں چلی جائے اور میرے لئے دشواری ہو۔ میرے نزدیک یہ زیادہ بہتر تھا کہ میں اسے واپس لوٹا لاؤں۔

## باب ۴۵۹۔ نماز میں سلام کا جواب نہ دیا جائے

(۵۸۴) حضرت جابر بن عبد اللہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنی ایک ضرورت کے لئے بھیجا۔ میں جا کر واپس آیا۔ میں نے کام انجام دے دیا تھا۔ میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا لیکن آپ ﷺ نے کوئی جواب نہ دیا۔ اس سے مجھے اتنا رنج ہوا کہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے میں نے دل میں کہا کہ شاید رسول اللہ ﷺ مجھ پر اس لئے خفا ہیں کہ میں نے تاخیر کی۔ میں نے پھر دوبارہ سلام کیا اور جب اس مرتبہ بھی آپ ﷺ نے کوئی جواب نہ دیا تو پہلے سے بھی زیادہ رنج ہوا۔ پھر میں نے (تیسری مرتبہ) سلام کیا اور اب آپ ﷺ نے جواب دیا اور فرمایا کہ جواب دینے سے مانع یہ تھا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ اس وقت سواری پر تھے اور رخ آپ ﷺ کا قبلہ کے سوا کسی اور طرف تھا (غالباً نفل پڑھ رہے ہوں گے)

## باب ۴۶۰۔ نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنا

(۵۸۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کمر پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنے سے روکا گیا تھا۔

## باب ۴۶۱۔ سجدہ سہو اور اگر پانچ رکعت نماز پڑھ لی

(۵۸۶) حضرت عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر میں پانچ رکعت پڑھ لیں۔ اس لئے آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کیا نماز کی رکعتیں بڑھ گئی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کیا بات ہے؟ کہنے والے نے کہا کہ آپ ﷺ نے پانچ رکعت پڑھی ہیں، اس پر آپ ﷺ نے دو سجدے کئے، حالانکہ آپ ﷺ سلام پھیر چکے تھے۔

## باب ۴۶۲۔ ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا کسی نے اس سے گفتگو

کرنی چاہی، مصلیٰ نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور اس کی بات سن لی (۵۸۷) ام سلمہؓ نے فرمایا میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ آپ ان نمازوں



سے روکتے تھے لیکن ایک دن میں نے دیکھا کہ عصر کے بعد آپ خود یہ دو رکعتیں پڑھ رہے ہیں اس کے بعد آپ میرے گھر تشریف لائے۔ میرے پاس انصار کے قبیلہ بنو حرام کی چند عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں اس لئے میں نے ایک باندی کو آپ ﷺ کی خدمت میں بھیجا، میں نے اسے ہدایت کر دی تھی کہ وہ آپ کے پہلو میں کھڑی ہو کر یہ کہے کہ ام سلمہ نے پوچھا ہے یا رسول اللہ میں نے سنا ہے کہ آپ ان دو رکعتوں سے منع کرتے تھے حالانکہ میں دیکھ رہی تھی کہ آپ خود انہیں پڑھ رہے ہیں۔ اگر آنحضور ﷺ ہاتھ سے اشارہ کریں تو تم پیچھے ہٹ جانا۔ باندی نے اسی طرح کیا اور آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا تو وہ پیچھے ہٹ گئی پھر جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا کہ بنو امیہ کی بیٹی! تم نے عصر کے بعد کی دو رکعتوں سے متعلق پوچھا تھا۔ میرے پاس عبد القیس کے کچھ لوگ آگئے تھے اور ان کے ساتھ مصروفیت میں میں ظہر کے بعد کی دو رکعتیں نہیں پڑھ سکا تھا۔ اس لئے انہیں اس وقت پڑھا۔

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْهُمَا ثُمَّ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيهِمَا حِينَ صَلَّى الْعَصْرُ ثُمَّ دَخَلَ وَعِنْدِي نِسْوَةٌ مِّنْ بَنِي حَرَامٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قَوْمِي بِجَنَبِهِ قَوْلِي لَهُ تَقُولُ لَكَ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَمِعْتُكَ تَنْهَى عَنْ هَاتَيْنِ وَارَاكَ تُصَلِّيهِمَا فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخِرِي عَنْهُ فَفَعَلَتِ الْجَارِيَةُ فَاسْتَأْخَرْتُ عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا بِنْتُ أَبِي أُمَيَّةَ سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَإِنَّهُ أَتَانِي نَاسٌ مِّنْ عَبْدِ الْقَيْسِ فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ۔

## کتاب الجنائز

باب ۴۶۳۔ مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

(۵۸۸) عَنْ أَبِي ذَرٍّ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَانِي ابْنُ رَبِّي فَأَخْبَرَنِي أَوْ قَالَ بَشَّرَنِي أَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ۔

## کتاب احکام میت کے بیان میں

باب ۴۶۳۔ جس کی آخری بچی کلمہ لا الہ الا اللہ پر ٹوٹی

(۵۸۸) حضرت ابو ذرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے پاس میرے رب کا ایک قاصد آیا تھا۔ اس نے مجھے خبر دی یا آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس نے مجھے بشارت دی کہ میری امت کا جو فرد بھی مرے گا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس نے کوئی شریک نہ ٹھہرایا ہوگا تو وہ جنت میں جائے گا۔ اس پر میں نے پوچھا اگرچہ اس نے زنا کیا ہو، اگرچہ چوری کی ہو؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں اگرچہ زنا کیا ہو، اگرچہ چوری کی ہو۔

فائدہ:- اس موضوع پر اصل جگہ بحث کی تو کتاب الایمان تھی لیکن جب میت اور جنازوں کا ذکر آیا تو مصنفؒ کو یہاں بھی کچھ لکھنا ہی پڑا۔ حدیث میں ہے کہ کلمہ شہادت جس نے بھی پڑھ لیا وہ جنتی ہے لیکن دوسری طرف احادیث میں مختلف برے اعمال پر سزا اور عذاب کی بھی وعید ہے جس سے صاف یہی معلوم ہوتا ہے کہ ایمان کے باوجود برے اعمال کی موجودگی میں آدمی سزا سے نہیں بچ سکتا اور شریعت کی بھی یہی منشاء ہے کہ کلمہ شہادت کی اصل تاثیر تو یہی ہے کہ وہ آدمی کو جہنم سے صاف نکال لے جائے لیکن یہ اس کی اصل تاثیر اسی وقت ظاہر ہو سکتی ہے جب کوئی کلمہ گو اس کے مقتضیات پر پوری طرح عمل کرے۔ یہ کلمہ جنت کی کنجی یقیناً ہے لیکن اس کنجی کی حفاظت بھی ضروری ہے۔ اگر آپ نے اس کی حفاظت نہ کی اور دندانے جو تالا کھولنے کا اصل ذریعہ تھے، آپ نے توڑ دیئے تو ظاہر ہے یا آپ تالا نہیں کھول سکیں گے یا پھر دندانے بنوانے کے بعد کھولنا ممکن ہوگا۔ مسلمان یا اپنے اعمال اسی دنیا میں درست کرے اور اس طرح اپنی کنجی کے دندانوں کو محفوظ رکھے ورنہ آخرت میں اللہ تعالیٰ خود اس کی کنجی کو اس طرح کھولنے کے قابل بنائیں گے کہ جہنم میں اس کے برے اعمال کا بدلہ دیں گے پھر ”نہر حیات“ میں اسے ڈالیں گے کہ جس کا ذکر احادیث میں تفصیل کے ساتھ آیا ہے اور اس طرح اسے اس قابل بنائیں گے کہ جنت کا تالا وہ کھول سکے۔.....

نیز جاہلیت میں اسلام لانے سے پہلے چوری یا زنا کیا ہو۔ صحابہ کو یہ اشکال اکثر ہوتا تھا کہ ہم نے جاہلیت میں بہت سے برے اعمال کئے تھے تو کیا اسلام لانے کے بعد وہ سب معاف ہو جائیں گے؟ اس حدیث میں بھی اسی طرف اشارہ ہے اور معافی کا اعلان ہے۔



(۵۸۹) حضرت عبداللہؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اس حالت میں مرا کہ اللہ کا شریک ٹھہراتا تھا تو وہ جہنم میں جائے گا اور میں یہ کہتا ہوں کہ جو اس حال میں مرا کہ اللہ کا کوئی شریک نہ ٹھہراتا ہو تو وہ جنت میں جائے گا۔

(۵۸۹) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ وَقُلْتُ أَنَا مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

فائدہ:- صحیحین میں یہ روایت مختلف طریقوں سے آئی ہے اور سب میں یہی ہے کہ یہ آخری ٹکڑا جس میں مومن کے لئے جنت کی بشارت ہے خود ابن مسعودؓ کا اپنا قول ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کو حضرت جابرؓ یا حضرت ابوذرؓ کی حدیث معلوم نہیں تھیں جس میں اس آخری ٹکڑے کی نسبت بھی آنحضور ﷺ کی طرف ہے۔

باب ۴۶۴۔ الْأَمْرُ بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ۔

(۵۹۰) عَنْ الْبَرَاءِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ... أَمَرَنَا بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاجَابَةِ الدَّاعِي وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَإِبْرَارِ الْقَسَمِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ.. وَنَهَانَا عَنْ اِنِّيَةِ الْفِضَّةِ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ وَالْحَرِيرِ وَالذِّيَّاجِ وَالْقَسِي وَالْإِسْتَبْرَقِ

باب ۴۶۴۔ جنازہ کے پیچھے چلنے کا حکم  
(۵۹۰) حضرت براء بن عازبؓ نے فرمایا کہ ہمیں نبی کریم ﷺ نے سات باتوں کا حکم دیا تھا۔ اور سات باتوں سے روکا تھا۔ ہمیں آپ ﷺ نے حکم دیا تھا (۱) جنازے کے پیچھے چلنے کا (۲) مریض کی عیادت کا (۳) دعوت قبول کرنے کا (۴) مظلوم کی مدد کرنے کا (۵) قسم پوری کرنے کا (۶) سلام کے جواب دینے کا (۷) چھینک پریر حمک اللہ کہنے کا۔ اور آپ ﷺ نے ہمیں منع کیا تھا (۱) چاندی کے برتن سے (۲) سونے کی انگوٹھی سے (۳) ریشم سے (۴) دیباچ سے (۵) قسی سے (۶) استبرق سے (۷)

فائدہ:- ساتویں کا ذکر یہاں چھوٹ گیا۔ یا مصنف سے سہو ہوا یا ان کے شیخ سے ورنہ دوسری روایتوں میں اس کا ذکر ہے۔

باب ۴۶۴۔ الدُّخُولُ عَلَى الْمَيِّتِ

بَعْدَ الْمَوْتِ إِذَا أُدْرِجَ فِي كَفْنِهِ۔

(۵۹۱) عَنْ أُمِّ الْعَلَاءِ امْرَأَةٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (قَالَتْ) أَنَّهُ اقْتَسِمَ الْمُهَاجِرُونَ قُرْعَةً فَطَارَ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ فَأَنْزَلَنَاهُ فِي أَبِيئِنَا فَوَجِعَ وَجَعَهُ الَّذِي تُوفِّي فِيهِ فَلَمَّا تُوفِّيَ وَغُسِّلَ وَكُفِّنَ فِي أَثْوَابِهِ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ فَشَهِدَاتِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللَّهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّ اللَّهَ أَكْرَمَهُ فَقُلْتُ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَنْ يُكْرِمُهُ اللَّهُ فَقَالَ أَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ الْيَقِينُ وَاللَّهُ إِنِّي لَا رَجُوهَ الْخَيْرِ وَاللَّهُ مَا أَدْرِي وَأَنَا

باب ۴۶۴۔ میت کو جب کفن میں

لپیٹا جا چکا ہو تو اس کے پاس جانا

(۵۹۱) حضرت ام علاءؓ (انصار کی ایک خاتون جنہوں نے نبی کریم ﷺ سے بیعت کی تھی) نے فرمایا کہ مہاجرین کے لئے قرعہ اندازی ہوئی۔ عثمان بن مظعونؓ ہمارے حصے میں آئے چنانچہ ہم نے انہیں اپنے گھر خوش آمدید کہا۔ آخر وہ بیمار ہوئے اور اسی میں وفات پا گئے وفات کے بعد غسل دیا گیا اور کفن میں لپیٹ دیا گیا تو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ میں نے کہا ابوسائب! آپ پر اللہ کی رحمتیں ہوں میری آپ کے متعلق شہادت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی تکریم اور پذیرائی کی ہے اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی تکریم اور پذیرائی کی ہے؟ میں نے کہا یا رسول اللہ! میرے باپ آپ پر فدا ہوں پھر کس کی اللہ تعالیٰ کے یہاں پذیرائی ہوگی؟ آپ نے ارشاد فرمایا اس



رَسُولُ اللَّهِ مَا يُفْعَلُ بِي قَالَتْ فَوَاللَّهِ لَا أُرَكِّي أَحَدًا بَعْدَهُ أَبَدًا۔

میں شبہ نہیں کہ ان کا انتقال ہو چکا ہے اور خدا گواہ ہے کہ میں بھی ان کے لئے خیر ہی کی توقع رکھتا ہوں لیکن بخدا مجھے اپنے متعلق بھی معلوم نہیں کہ میرے ساتھ کیا معاملہ ہوگا، میں اللہ کا رسول ہوں۔ ام علاء نے کہا کہ خدا کی قسم اب میں کسی کے متعلق کبھی شہادت (اس طرح کی) نہیں دوں گی۔

فائدہ:- عام طور سے چونکہ موت کے بعد آدمی کا چہرہ بگڑ جاتا ہے اور اسی وجہ سے مردہ کو چادر وغیرہ سے چھپا دینے کا حکم ہے۔ اس لئے یہ سوال قدرتی طور پر پیدا ہوتا ہے کہ موت کے بعد کسی کو دیکھنا مناسب ہے یا نہیں۔ نخعیؒ نے تو یہاں تک کہا ہے کہ غسل دینے والوں کے سوا غش کوئی نہ دیکھے۔ امام بخاریؒ اس کے جواز کو بتانا چاہتے ہیں۔

(۵۹۲) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قُتِلَ أَبِي جَعَلْتُ أَكْشِفُ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ أَبْكِي وَيَنْهَوْنِي عَنْهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْهَانِي فَجَعَلْتُ عَمَّتِي فَاطِمَةَ تَبْكِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْكِينَ أَوْ لَا تَبْكِينَ مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتَّى رَفَعْتُمُوهُ۔

(۵۹۲) حضرت جابر بن عبد اللہؓ نے فرمایا کہ جب میرے والد قتل کر دیئے گئے تو میں ان کے چہرہ پر پڑا ہوا کپڑا کھول کھول کر روتا تھا۔ دوسرے لوگ تو مجھے اس سے روکتے تھے لیکن نبی کریم ﷺ کچھ نہیں کہہ رہے تھے آخر میری چچی فاطمہؓ بھی رونے لگیں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ رویا چپ رہو۔ جب تک تم لوگ میت کو اٹھاتے نہیں ملائکہ تو برابر اس پر اپنے پروں کا سایہ کئے رہیں گی۔

باب ۴۶۵۔ الرَّجُلُ يَنْعَى إِلَى أَهْلِ الْمَيِّتِ بِنَفْسِهِ۔

(۵۹۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا۔

باب ۴۶۵۔ ایک شخص میت کے عزیزوں کو خود موت کی خبر دیتا ہے (۵۹۳) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نجاشی (شاہ حبش) کی جس دن وفات ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے اس دن اس کی موت کی خبر دی تھی۔ پھر آپ عید گاہ کی طرف گئے۔ صحابہ صف بستہ ہو گئے اور آپ ﷺ نے چار تکبیریں کہیں (نماز جنازہ پڑھائی)

(۵۹۴) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَا الرَّأْيَةَ زَيْدًا فَأَصِيبَ ثُمَّ أَخَذَا هَا جَعْفَرًا فَأَصِيبَ ثُمَّ أَخَذَا هَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَأَصِيبَ وَإِنْ عَيْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَذُرَ فَإِنْ ثُمَّ أَخَذَا خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ مِنْ غَيْرِ امْرَأَةٍ فَفُتِحَ لَهُ۔

(۵۹۴) حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ زیدؓ نے جھنڈا سنبھالا لیکن وہ قتل ہو گئے پھر جعفرؓ نے سنبھالا اور وہ بھی قتل ہوئے۔ پھر عبد اللہ بن رواحہؓ نے سنبھالا اور وہ بھی قتل ہوئے اس وقت رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ (آپ نے فرمایا) اور پھر خالد بن ولیدؓ نے خود اپنے طور پر جھنڈا اٹھالیا اور ان کی سرکردگی میں مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی۔

باب ۴۶۵۔ فَضْلٍ مَنْ

مَاتَ لَهُ، وَلَدٌ فَأَحْتَسَبَ

باب ۴۶۵۔ فضیلت، اس شخص کی جس کی کوئی

اولاد مر جائے اور وہ اجر کی نیت سے صبر کرے

(۵۹۵) عَنْ أَنَسِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّاسِ مَامِنْ مُسْلِمٍ يُتَوَفَّى لَهُ ثَلَاثٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ

(۵۹۵) حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کسی مسلمان کے اگر تین نابالغ بچے مرجائیں تو اللہ تعالیٰ اس رحمت کے نتیجے میں جو ان بچوں سے وہ رکھتا ہے، مسلمان (بچے کے ماں باپ) کو بھی



جنت دے گا۔

بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ۔

فائدہ:- نابالغ بچوں کی وفات پر اگر ماں باپ صبر کریں تو اس پر ثواب ملتا ہے قدرتی طور پر اولاد کی موت انسان کے لئے بہت بڑا حادثہ ہے اور اسی لئے اگر کوئی اس پر یہ سمجھ کر صبر کر جائے کہ اللہ تعالیٰ ہی نے دیا تھا اور اب اسی نے اٹھالیا تو اس حادثہ کی سنگینی کے مطابق اس پر ثواب بھی اتنا ہی زیادہ ملے گا اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے اور آخرت میں اس کی قیام گاہ جنت ہوگی۔ یہاں اس بات کا بھی لحاظ رہے کہ حدیث میں نابالغ اولاد کے مرنے پر اس اجر عظیم کا وعدہ کیا گیا ہے۔ بالغ کا ذکر نہیں ہے۔ حالانکہ بالغ اور خصوصاً جوان اولاد کی موت کا سانحہ بہت بڑا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بچے ماں باپ کی اللہ تعالیٰ سے سفارش کرتے ہیں۔ بعض روایتوں میں ایک بچے کی موت پر بھی یہی وعدہ موجود ہے۔ جہاں تک صبر پر ثواب کا تعلق ہے وہ بہر حال بالغ کی موت پر بھی ملے گا۔

باب ۴۶۶۔ مَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يَغْسَلَ وَتُرَا۔

باب ۴۶۶۔ طاق مرتبہ غسل دینا مستحب ہے

(۵۹۶) عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا) قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ، فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْأُخْرَةِ كَمَا فُورًا فَإِذَا فَرَّغْتُنَّ فَأَذْنِنِي فَلَمَّا فَرَّغْنَا أَذْنَاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حَقْوَهُ، أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ۔

(۵۹۶) حضرت ام عطیہؓ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی کو غسل دے رہے تھے کہ آپ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کہ تین یا پانچ مرتبہ غسل دو، یا اس سے بھی زیادہ، پانی اور بیری کے پتوں سے اور آخر میں کافور کا بھی استعمال کر لینا۔ پھر فارغ ہو کر مجھے اطلاع دے دینا۔ چنانچہ جب ہم فارغ ہوئے تو اطلاع دی۔ آپ نے اپنا ازار عنایت فرمایا کہ اس کی قمیص بنالو۔

باب ۴۶۷۔ يَبْدَأُ (الغسل) بِمَيَا مِنَ الْمَيِّتِ۔

باب ۴۶۷۔ (غسل) میت کی دائیں طرف سے شروع کیا جائے

(۵۹۷) عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غُسْلِ ابْنَتِهِ ابْدَأْ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا۔

(۵۹۷) حضرت ام عطیہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی کو غسل کے وقت فرمایا تھا کہ دائیں طرف سے اور اعضاء وضو سے غسل شروع کیا جائے۔

باب ۴۶۸۔ الثِّيَابُ الْبَيْضُ لِلْكَفْنِ۔

باب ۴۶۸۔ کفن کے لئے سفید کپڑے

(۵۹۸) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ يَمَانِيَةٍ بَيْضَ سَحْوَلِيَّةٍ مِنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيهِنَّ قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ۔

(۵۹۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو یمن کے سحولی (یمن میں ایک جگہ) کے تین سفید سوتی کپڑوں میں کفن دیا گیا تو ان میں نہ قمیص تھی نہ عمامہ۔

باب ۴۶۹۔ الْكَفْنُ فِي ثَوْبَيْنِ۔

باب ۴۶۹۔ دو کپڑوں میں کفن

(۵۹۹) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا) قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ إِذَا وَقَعَ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَوَقَصَتْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوهُ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مُلَبِّيًا۔

(۵۹۹) حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ ایک شخص میدان عرفہ میں (حج کے موقع پر) وقوف کئے ہوئے تھے کہ اپنی سواری سے گر پڑے اور سواری نے انہیں کچل دیا۔ نبی کریم ﷺ نے ان کے لئے ارشاد فرمایا کہ پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دے کر دو کپڑوں میں انہیں کفن دیا جائے۔ یہ بھی ہدایت فرمائی کہ نہ انہیں خوشبو لگائی جائے اور نہ سر چھپایا جائے کہ یہ قیامت کے دن تبلیہ کہتے ہوئے اٹھیں گے۔



فائدہ:- حنفیہ کے نزدیک کفن تین قسم کے ہوتے ہیں۔ (۱) کفن سنت، (۲) کفن کفایت اور (۳) کفن ضرورت۔ حدیث میں جو صورت ہے وہ کفن کفایت کی ہے۔

باب ۴۷۰. الْكَفْنُ فِي الْقَمِيصِ الَّذِي

يُكْفَى أَوْ لَا يُكْفَى وَمَنْ كُفِّنَ بِغَيْرِ قَمِيصٍ

(۶۰۰) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي لَمَّا تُوُفِّيَ جَاءَ ابْنُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اعْطِنِي قَمِيصَكَ أَكْفِنُهُ فِيهِ وَصَلَّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ، فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيصَهُ، فَقَالَ اذْنِي أُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَادْنِهِ، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ جَذَبَهُ، عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ أَلَيْسَ اللَّهُ نَهَاكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ فَقَالَ أَنَا بَيْنَ خَيْرَتَيْنِ قَالَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ فَصَلَّى عَلَيْهِ فَنَزَلَتْ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا۔ (الاية)

باب ۴۷۰۔ ترپی ہوئی یا بغیر ترپی ہوئی قمیص کا کفن اور جس کے کفن میں قمیص نہیں دی گئی

(۶۰۰) حضرت ابن عمرؓ نے حدیث بیان کی کہ عبد اللہ بن ابی (منافق) کا جب انتقال ہوا تو اس کے بیٹے (صحابی) نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! والد کے کفن کے لئے آپ اپنی قمیص عنایت فرمائیے اور ان کے لئے رحمت اور مغفرت کی دعا کیجئے چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اپنی قمیص (غایت مروت کی وجہ سے) عنایت کی اور فرمایا کہ مجھے بتانا میں نماز جنازہ پڑھوں گا انہوں نے اطلاع بھجوائی لیکن جب آپ ﷺ نماز پڑھانے کے لئے آگے بڑھے تو عمرؓ نے آپ ﷺ کو پیچھے سے پکڑ لیا اور عرض کیا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو منافقین کی نماز پڑھنے سے منع نہیں کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اختیار دے دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”آپ ان کے لئے استغفار کیجئے یا نہ کیجئے اور اگر آپ چاہیں تو ستر مرتبہ استغفار کر لیجئے۔ اللہ انہیں ہرگز معاف نہیں کر سکتا۔“ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے نماز پڑھائی اور اس کے بعد یہ آیت اتری۔ ”کسی بھی منافق کی موت پر اس کی نماز جنازہ ہرگز نہ پڑھائیے۔“

(۶۰۱) عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي بَعْدَ مَا دُفِنَ فَأَخْرَجَهُ، فَفَنَفَتْ فِيهِ مِنْ رِيْقِهِ وَالْبَسَهُ قَمِيصَهُ۔

(۶۰۱) حضرت جابرؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو عبد اللہ بن ابی کو دفن کیا جا رہا تھا آپ ﷺ نے اسے قبر سے نکلوا یا اور آپ ﷺ نے اپنا لعاب دہن اسکے منہ میں ڈالا اور اسے اپنی قمیص پہنائی (اس سے معلوم ہوا کہ کفن میں ترپی یا سلی ہوئی قمیص دی جاسکتی ہے)

باب ۴۷۱. إِذَا لَمْ يَجِدْ كَفْنًا إِلَّا مَا

يُؤَارِي رَأْسَهُ أَوْ قَدَمَيْهِ غُطِّيَ رَأْسُهُ.

(۶۰۲) عَنْ حُبَابٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَلْتَمِسُ وَجْهَ اللَّهِ فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ فَمِنَّا مَنْ مَاتَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُضْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ، فَهُوَ يَهْدِي بِهَا قَتْلَ يَوْمٍ أَحَدٍ فَلَمْ نَجِدْ مَا نَكْفِيهِ، إِلَّا بُرْدَةً إِذَا غَطَيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ

۴۷۱۔ جب کفن صرف اس قدر ہو کہ سر یا پاؤں میں

سے کوئی ایک چھپایا جاسکے تو سر چھپانا چاہئے

(۶۰۲) حضرت حبابؓ نے حدیث بیان کی کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ہجرت کی تھی۔ اب ہمیں اللہ تعالیٰ سے اجر ملنا ہی تھا۔ چنانچہ ہمارے بعض ساتھی انتقال کر گئے اور (اس دنیا میں) انہوں نے اپنے کئے کا کوئی پھل نہیں دیکھا۔ معصب بن عمیر انہیں لوگوں میں تھے اور ہمارے بہت سے ساتھی ایسے ہیں جو اسی دنیا میں اس کے ثمرات دیکھ رہے ہیں اور اس سے فائدہ اٹھا



رہے ہیں (مصعب بن عمیرؓ) احد کی لڑائی میں شہید ہوئے تھے۔ کفن میں ایک چادر کے سوا اور کوئی چیز نہیں تھی اور وہ بھی ایسی کہ اگر اس سے سر ڈھکتے ہیں تو پاؤں کھل جاتے ہیں اور اگر پاؤں ڈھکتے ہیں تو سر کھل جاتا ہے۔ یہ دیکھ کر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سر ڈھک دو اور پاؤں پر سبز گھاس ڈال دو۔

باب ۴۷۲۔ جنہوں نے نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں کفن تیار رکھا اور آپ نے اس پر کسی ناپسندیدگی کا اظہار نہیں کیا

(۶۰۳) حضرت سہلؓ نے فرمایا کہ ایک خاتون نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک بنی ہوئی ”بردہ“ لائیں اس کے حاشیے ابھی جوں کے توں باقی تھے (یعنی نئی تھی) سہل بن سعدؓ نے پوچھا کہ ”بردہ“ بھی جانتے ہو تو لوگوں نے کہا جی ہاں! چادر کو کہتے ہیں۔ فرمایا کہ ٹھیک بتایا۔ تو اس عورت نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا کہ میں نے اپنے ہاتھ سے اسے بنایا ہے اور آپ ﷺ کو پہنانے کے لئے لائی ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے وہ کپڑا قبول کر لیا جیسے آپ کو اس کی ضرورت رہی ہو پھر اسے ازار کے طور پر باندھ کر باہر تشریف لائے تو ایک صاحب نے اس کی تعریف کی اور کہا کہ بڑی اچھی چادر ہے آپ ﷺ مجھے عنایت فرمادیجئے اس پر لوگوں نے کہا کہ آپ نے (مانگ کر) کچھ اچھا نہیں کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے ضرورت کی وجہ سے پہنا تھا اور آپ نے مانگ لیا۔ آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ آنحضور ﷺ کسی سوال کو رد نہیں کرتے۔ ان صاحب نے جواب دیا کہ خدا گواہ ہے میں نے پہننے کے لئے آپ ﷺ سے چادر نہیں مانگی تھی بلکہ اپنا کفن بنانے کے لئے مانگی تھی۔ سہل نے بیان کیا کہ وہی چادر ان کا کفن بنی۔

باب ۴۷۳۔ عورتیں جنازے کے ساتھ

(۶۰۴) حضرت ام عطیہؓ نے بیان کیا کہ ہمیں (عورتوں کو) جنازے کے ساتھ چلنے کی ممانعت تھی لیکن بہت زیادہ شدید نہیں۔

باب ۴۷۴۔ شوہر کے علاوہ کسی دوسرے پر عورت کا سوگ

(۶۰۵) نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت ام حبیبہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ کوئی بھی عورت جو اللہ اور یوم آخر پر یقین رکھتی ہو اس کے لئے شوہر کے سوا کسی کی موت پر بھی تین دن سے زیادہ کا سوگ منانا جائز نہیں ہے۔ ہاں، شوہر پر چار مہینے دس دن تک غم منائے گی۔ پھر میں زینب بنت جحشؓ کے یہاں جب ان کے بھائی کا انتقال ہوا

رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُغْطِيَ رَأْسَهُ وَأَنْ نَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخَرِ۔

باب ۴۷۲۔ مَنْ اسْتَعَدَّ الْكَفْنَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكَرْ عَلَيْهِ۔

(۶۰۳) عَنْ سَهْلِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ، قَالَ) إِنْ امْرَأَةً جَاءَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُرْدَةٍ مَنَسُوجَةٍ فِيهَا حَاشِيَتُهَا أَتَدْرُونَ مَا الْبُرْدَةُ قَالُوا الشَّمْلَةُ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ نَسَجْتُهَا بِيَدِي فَجِئْتُ لَا كُسُوكَهَا فَآخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَانْهَأَ إِزَارُهُ فَحَسَنَهَا فَلَاذًا فَقَالَ اكْسِينِيهَا مَا أَحْسَنَهَا قَالَ الْقَوْمُ مَا أَحْسَنَتْ لِبَسَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا ثُمَّ سَأَلَتْهُ وَعَلِمْتُ أَنَّهُ لَا يَرُدُّ قَالَ إِنِّي وَاللَّهِ مَا سَأَلْتُهُ، لَا لِبَسِهِ، إِنَّمَا سَأَلْتُهُ لِيَتَكُونُ كَفْنِي قَالَ سَهْلٌ فَكَانَتْ كَفْنُهُ۔

باب ۴۷۳۔ اتَّبَعَ النِّسَاءُ الْجَنَائِزَ۔

(۶۰۴) عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ نُهَيْتُنَا عَنْ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا۔

باب ۴۷۴۔ حَدَّ الْمَرْأَةِ عَلَى غَيْرِ زَوْجِهَا۔

(۶۰۵) عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (قَالَتْ) سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تَحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ حِينَ



تو گئی۔ انہوں نے خوشبو منگوائی اور اسے لگایا پھر فرمایا کہ مجھے خوشبو کی کوئی ضرورت نہیں تھی لیکن میں نے نبی کریم ﷺ کو منبر پر یہ کہتے سنا ہے کہ کسی بھی عورت کے لئے جو اللہ اور یوم آخر پر یقین رکھتی ہو، جائز نہیں ہے کہ کسی میت کا سوگ تین دن سے زیادہ منائے۔ لیکن شوہر کا غم (عدت) چار مہینے دس دن تک منانا ہوگا۔

## باب ۴۷۵ قبر کی زیارت

(۶۰۶) حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کا گذر ایک عورت پر ہوا جو قبر پر بیٹھی رو رہی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اور صبر کرو۔ وہ عورت بولی جاؤ بھی، یہ مصیبت تم پر پڑی ہوتی تو پتہ چلتا۔ وہ آپ کو پہچان نہیں سکی تھی۔ پھر جب اسے بتایا گیا کہ آپ ﷺ نبی کریم ﷺ تھے تو اب وہ آنحضور ﷺ کے دروازہ پر پہنچی۔ وہاں اسے کوئی دربان بھی نہ ملا۔ پھر اس نے عرض کی کہ میں آپ کو پہچان نہ سکی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ صبر کی قیمت تو صدمہ کے شروع میں ہوتی ہے۔

تُوفِّي أَخُوَهَا فَدَعَتْ بِطَيْبٍ فَمَسَّتْ ثُمَّ قَالَتْ مَا لِي بِالطَّيِّبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُوْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحَدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا۔

## باب ۴۷۵. زيارَةِ الْقُبُورِ۔

(۶۰۶) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَأَةٍ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرِ فَقَالَ أَتَقِي اللَّهَ وَاصْبِرِي قَالَتْ إِلَيْكَ عَنِّي فَإِنَّكَ لَمْ تُصَبِّ بِمُصِيبَتِي وَلَمْ تَعْرِفْهُ فَقِيلَ لَهَا إِنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَتْ بَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَائِينَ فَقَالَتْ لَمْ أَعْرِفْكَ فَقَالَ إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدَمَةِ الْأُولَى۔

فائدہ:- مسلم کی حدیث میں ہے کہ ”میں نے تمہیں قبر کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا لیکن اب کر سکتے ہو۔“ اس سے معلوم ہوا کہ ابتداء اسلام میں ممانعت تھی اور پھر بعد میں اس کی اجازت مل گئی۔ امام بخاری کو غالباً کوئی حدیث اس طرح کی نہیں ملی جو ان کی شرائط کے مطابق ہو اسی لئے وہ ایسی حدیث لائے جس سے جواز اور عدم جواز کا کوئی فیصلہ نہیں کیا جاسکتا۔ حالانکہ اس باب میں صاف اور واضح احادیث موجود تھیں۔ احادیث میں یہ بھی ہے کہ قبروں پر جایا کرو کہ اس سے موت یاد آتی ہے یعنی اس سے آدمی کے دل میں رقت پیدا ہوتی ہے اور اگر کوئی قبروں پر جانے کا صحیح مقصد رکھتا ہو تو نیکی اور تقویٰ کی تحریک کا یہ باعث ہے۔ قبروں پر جانے کی اجازت میں شریعت کے وہی مصالح اور مقاصد ہیں جن کی آنحضور ﷺ نے خود تصریح صاف الفاظ میں کر دی ہے۔ عرب جاہلیت میں یہی بت پرستی اور شرک کا محرک تھی اس لئے عربوں کے دل و دماغ سے اس پرانے تخیل کو پوری طرح مٹا دینے کے لئے شروع میں قبروں پر جانے ہی سے روک دیا گیا لیکن بہر حال اگر انسان نیک طبیعت ہو تو وہاں جا کر عبرت بھی حاصل کر سکتا ہے کہ اس دنیا میں یہ قبریں انسان کے لئے سب سے بڑا عبرت کدہ ہیں اور اس دنیا کی حقیقت اور انسان کی بے ثباتی پر شاہد! اس لئے قبروں کی زیارت کے مقاصد اسی طرح کے ہونے چاہئیں۔

## باب ۴۷۶۔ نبی کریم ﷺ کے اس ارشاد کے متعلق کہ میت کو اس

کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے بعض اوقات عذاب ہوتا ہے۔ یہ اس وقت جب نوحہ و ماتم اس کی عادت رہی ہو۔

(۶۰۷) حضرت اسامہ بن زیدؓ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ کی صاحبزادی زینبؓ نے آپ ﷺ کو اطلاع کرائی کہ ان کا ایک لڑکا قریب المرگ ہے اس لئے آپ ﷺ تشریف لائیں۔ آنحضور ﷺ نے انہیں سلام کہلویا اور کہلویا کہ اللہ تعالیٰ نے جو لے لیا وہ اسی کا تھا اور جو اس نے دیا تھا وہ بھی اسی کا تھا اور ہر چیز اس کی بارگاہ سے وقت مقررہ پر وقوع پذیر

## باب ۴۷۶. قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ

يُعَذِّبُ الْمَيِّتَ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ إِذَا كَانَ النَّوْحُ مِنْ سُنَّتِهِ

(۶۰۷) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا) قَالَ أَرْسَلَتْ ابْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ إِنَّ ابْنًا لِي قَبِضَ فَأَتَيْنَا فَارْسَلَ يُقْرِئُ السَّلَامَ وَيَقُولُ إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى وَكُلُّ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُّسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَارْسَلَتْ إِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لِيَأْتِيَنَهَا



فَقَامَ وَمَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأَبِيُّ بْنُ كَعْبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرَجَالٌ فَرَفَعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيَّ وَنَفْسُهُ تَتَقَعَّقُ قَالَ حَسِبْتُهُ أَنَّهُ قَالَ كَأَنَّهُاشْنُ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ سَعْدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذَا فَقَالَ هَذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مَنِ عِبَادِهِ الرَّحْمَاءَ۔

ہوتی ہے اسلئے صبر کریں اور اللہ تعالیٰ سے اجر کی توقع رکھیں پھر حضرت زینبؓ نے بتا کید اپنے یہاں بلوا بھیجا۔ اب رسول اللہ ﷺ جانے کے لئے اٹھے۔ آپ ﷺ کے ساتھ سعد بن عبادہ، معاذ بن جبل، ابی بن کعب زید بن ثابت اور بہت سے دوسرے صحابہؓ تھے بچے کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے لایا گیا تو بچہ کی جاں کنی کا عالم تھا حضرت اسامہؓ نے فرمایا کہ جیسے مشکیزہ ہوتا ہے (اور پانی کے ٹکرانے کی اندر سے آواز آتی ہے۔ اسی طرح جان کنی کے وقت بچہ کے اندر سے آواز آرہی تھی) یہ دیکھ کر رسول اللہ ﷺ کی آنکھیں بھر آئیں۔ سعدؓ بول اٹھے کہ یا رسول اللہ! یہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ رحمت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ رحم دل بندوں پر رحم فرماتا ہے۔

فائدہ:- اس مسئلہ میں حضرت ابن عمرؓ اور حضرت عائشہؓ کا ایک مشہور اختلاف تھا کہ میت پر اس کے گھر والوں کے نوحہ کی وجہ سے عذاب ہوگا یا نہیں؟ حضرت عائشہؓ کا یہ خیال تھا کہ میت پر اس کے گھر والوں کے نوحہ سے عذاب نہیں ہوتا کیونکہ ہر شخص صرف اپنے عمل کا ذمہ دار ہے۔ قرآن میں خود ہے کہ کسی پر دوسرے کی کوئی ذمہ داری نہیں ”لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى“ اس لئے نوحہ کی وجہ سے جس گناہ کے مرتکب مردہ کے گھر والے ہوتے ہیں اس کی ذمہ داری مردے پر کیسے ڈالی جاسکتی ہے؟ لیکن ابن عمرؓ کے پیش نظر یہ حدیث تھی ”میت پر اس کے گھر والوں کے نوحہ سے عذاب ہوتا ہے۔“ حدیث صاف تھی اور خاص میت کے لئے، لیکن قرآن میں ایک عام حکم بیان ہوا ہے۔ عائشہؓ کا جواب یہ تھا کہ حضرت ابن عمرؓ سے غلطی ہوئی آنحضور ﷺ کا ارشاد ایک خاص واقعہ سے متعلق تھا۔ کسی یہودی عورت کا انتقال ہو گیا تھا اس پر اصل عذاب کفر کی وجہ سے ہو رہا تھا لیکن مزید اضافہ گھر والوں کے نوحہ نے بھی کر دیا تھا کہ وہ اس کے استحقاق کے خلاف اس کا ماتم کر رہے تھے اور خلاف واقعہ نیکیوں کو اس کی طرف منسوب کر رہے تھے۔ اس لئے آنحضور ﷺ نے اس موقع پر جو کچھ فرمایا وہ مسلمانوں کے بارے میں نہیں تھا لیکن علماء نے حضرت ابن عمرؓ کے خلاف حضرت عائشہؓ کے اس استدلال کو تسلیم نہیں کیا ہے۔ دوسری طرف حضرت ابن عمرؓ کی حدیث کو بھی ہر حال میں نافذ نہیں کیا بلکہ اس کی نوک پلک دوسرے شرعی اصول و شواہد کی روشنی میں درست کئے گئے ہیں اور پھر اسے ایک اصول کی حیثیت سے تسلیم کیا گیا ہے۔ علماء نے اس حدیث کی جو مختلف وجوہ و تفصیلات بیان کی ہیں انہیں حافظ ابن حجرؒ نے تفصیل کے ساتھ لکھا ہے۔

(۶۰۸) حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی ایک صاحبزادی (ام کلثومؓ) کے جنازہ میں شریک تھے، حضور اکرم ﷺ قبر پر بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کی آنکھیں بھر آئی تھیں آنحضور ﷺ نے پوچھا کہ کوئی ایسا شخص ہے جس نے رات کوئی ناشائیاں کام نہ کیا ہو؟ اس پر ابو طلحہؓ بولے کہ میں ہوں آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر قبر میں اترو۔ چنانچہ وہ ان کی قبر میں اترے۔

(۶۰۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْنَا بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ قَالَ فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ قَالَ فَقَالَ هَلْ مِنْكُمْ رَجُلٌ لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَنَا قَالَ فَأَنْزِلْ قَالَ فَنَزَلَ فِي قَبْرِهَا۔

(۶۰۹) حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ میت پر اس کے گھر والوں کے رونے سے بعض اوقات عذاب ہوتا ہے۔ ابن عباسؓ

(۶۰۹) عَنْ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ



بَعْضُ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ۔ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَتْ رَحِمَ اللَّهُ عُمَرَ وَاللَّهِ مَا حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ اللَّهَ لَيُعَذِّبُ الْمُؤْمِنَ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَيَزِيدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ وَقَالَتْ حَسْبُكُمْ الْقُرْآنُ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى۔

(۶۱۰) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى يَهُودِيَّةٍ يَبْكِي عَلَيْهَا أَهْلُهَا فَقَالَ إِنَّهُمْ لَيَبْكُونَ عَلَيْهَا وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا۔

باب ۴۷۷۔ مَا يُكْرَهُ مِنَ النَّيَاحَةِ عَلَى الْمَيِّتِ (۶۱۱) عَنْ الْمُغِيرَةِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ كَذِبًا عَلَى لَيْسَ كَكُذِبٍ عَلَى أَحَدٍ مِّنْ كَذِبٍ عَلَى مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نِيَحَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ بِمَا نِيَحَ عَلَيْهِ۔

باب ۴۷۸۔ لَيْسَ مِنَّا مَنْ شَقَّ الْجُيُوبَ۔ (۶۱۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَطَمَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ۔

باب ۴۷۹۔ رَأَى النَّبِيُّ ﷺ سَعْدَ بْنَ خَوْلَةَ (۶۱۳) عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى

نے فرمایا کہ جب حضرت عمرؓ کا انتقال ہو گیا تو میں نے اس کا ذکر حضرت عائشہؓ سے کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ کی رحمت عمر پر ہو۔ بخدا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ مؤمن کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دیتا ہے بلکہ آپ ﷺ نے یہ فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ کافر کا عذاب اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے اور زیادہ کر دیتا ہے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ قرآن کی دلیل سب سے زیادہ وزنی ہے کہ ”کوئی کسی کے گناہ کا ذمہ دار اور اس کے مواخذہ کا اٹھانے والا نہیں۔“

(۶۱۰) نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کا گذر ایک یہودی عورت پر ہوا جس کی موت پر اس کے گھر والے رورہے تھے اس وقت آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ اس پر رورہے ہیں حالانکہ قبر میں اس پر عذاب ہو رہا ہے۔

باب ۴۷۷۔ میت پر کس طرح کے نوحہ کونا پسند قرار دیا گیا ہے (۶۱۱) حضرت مغیرہؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے یہ سنا کہ میرے متعلق کوئی جھوٹی بات کہنا عام لوگوں سے متعلق جھوٹ بولنے کی طرح نہیں (کیونکہ آپ ﷺ نبی تھے اور آپ کے متعلق معمولی جھوٹ سے بھی بڑے بڑے مفاسد کا دروازہ دین میں کھل سکتا ہے) میرے متعلق جو شخص بھی قصداً جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم کو بنا لیتا ہے۔ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ کسی میت پر اگر نوحہ و ماتم کیا جاتا ہے تو اس نوحہ کی وجہ سے بھی اس پر عذاب ہوتا ہے۔

فائدہ:- حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو میت پر نوحہ سے متعلق حدیث سنائی تھی۔ آپ نے تمہید کے طور پر ایک حدیث پہلے سنادی جس کا مقصد یہ تھا کہ جو حدیث میں بیان کرنا چاہتا ہوں اسے پوری ذمہ داری کے ساتھ بیان کروں گا اور اس میں کسی قسم کی غلط بیانی کا شائبہ بھی نہیں ہوگا۔

باب ۴۷۸۔ گریبان چاک کرنے والے ہم میں سے نہیں ہیں (۶۱۲) حضرت عبداللہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو عورتیں اپنے چہروں کو پیٹتی ہیں، گریبان چاک کر لیتی ہیں اور جاہلیت کا طرز عمل اختیار کرتی ہیں (کسی کی موت پر) وہ ہم میں سے نہیں ہیں۔

باب ۴۷۹۔ سعد بن خولہؓ کی وفات پر اظہار غم کرتے ہیں (۶۱۳) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ



عَنْهُ) قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّ بِي فَقُلْتُ إِنِّي قَدْ بَلَغَ بِي مِنَ الْوَجَعِ وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يَرْتُنِي إِلَّا ابْنَةٌ أَفَاتَصَدَّقُ بِثُلثِي مَالِي قَالَ لَا فَقُلْتُ بِلِشْطَرٍ فَقَالَ لَا ثُمَّ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَبِيرٌ أَوْ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَذَرُوا رَثْلَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَ إِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أَجَرْتَ بِهَا حَتَّى مَا تَجْعَلَ فِي فِي امْرَأَتِكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُخْلَفُ بَعْدَ أَصْحَابِي قَالَ إِنَّكَ لَنْ تُخْلَفَ فَتَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا إِلَّا أَرَدَدَتْ بِهِ دَرَجَةٌ وَرَفْعَةٌ ثُمَّ لَعَلَّكَ أَنْ تُخْلَفَ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيَضُرُّ بِكَ الْآخَرُونَ اللَّهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لَكِنِ الْبَائِسَ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرْتُنِي لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ.

الوداع کے سال میری عیادت کے لئے تشریف لائے۔ میں سخت بیمار تھا۔ میں نے عرض کیا کہ میرا مرض شدت اختیار کر چکا ہے۔ میرے پاس مال و اسباب بہت ہیں اور صرف ایک لڑکی ہے جو وارث ہوگی تو کیا میں اپنے دو تہائی مال کا صدقہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں۔ پھر میں نے عرض کیا کہ آدھے مال کا صدقہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا، نہیں۔ پھر فرمایا کہ ایک تہائی کر دو اور یہ بھی زیادہ ہے۔ اگر تم اپنے وارثوں کو اپنے پیچھے مالدار چھوڑو تو یہ اس سے بہتر ہوگا کہ محتاجی میں انہیں اس طرح چھوڑ کر جاؤں کہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں یہ یاد رکھو کہ جو خرچ بھی تم اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کی نیت سے کرو گے تو اس پر تمہیں اجر ملے گا حتیٰ کہ اس لقمہ پر بھی تمہیں ثواب ملے گا جو تم اپنی بیوی کے منہ میں رکھو پھر میں نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! میرے ساتھی مجھے چھوڑ کر (حجۃ الوداع کے لئے) چلے جا رہے ہیں۔ (۱) اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہاں رہ کر بھی اگر تم کوئی نیک عمل کرو گے تو اس سے تمہارے مدارج بلند ہوں گے اور شاید تم ابھی زندہ رہو گے اور بہت سے لوگوں کو (مسلمانوں کو) تم سے فائدہ پہنچے گا اور بہتوں کو (کفار و مرتدین کو) نقصان! (پھر آپ نے دعا فرمائی) اے اللہ! میرے ساتھیوں کو ہجرت پر استقلال عطا فرما اور ان کے قدم پیچھے کی طرف نہ لوٹا۔ لیکن مصیبت زدہ سعد بن خولہ تھے اور رسول اللہ ﷺ نے ان کے مکہ میں وفات پا جانے کی وجہ سے اظہار غم کیا تھا۔ (۴)

فائدہ:- اس موقع پر حضور اکرم ﷺ نے اسلام کا وہ زریں اصول بیان کیا ہے جو اجتماعی زندگی کی جان ہے۔ احادیث کے ذخیرہ میں اس طرح کی احادیث کی کمی نہیں اور اس سے ہماری شریعت کے مزاج کا پتہ چلتا ہے کہ وہ اپنی اتباع کرنے والوں سے کس طرح کی زندگی کا مطالبہ کرتی ہے خداوند تعالیٰ خود شارع ہیں اور انہوں نے اپنی تمام دوسری مخلوقات کے ساتھ انسانوں کو بھی پیدا کیا ہے۔ اس لئے انسان کی طبیعت میں فطری طور پر جور، حمانات اور صلاحیتیں موجود ہیں۔ خداوند تعالیٰ اپنے احکام و اوامر میں انہیں نظر انداز نہیں کرتے شریعت میں معاد و معاش سے متعلق جن احکام پر عمل کرنے کا ہم سے مطالبہ کیا گیا ہے ان کا مقصد یہ ہے کہ خدا کی عبادت اس کی رضا کے مطابق ہو سکے اور زمین میں شرو و فساد نہ پھیلے۔ اہل و عیال پر خرچ کرنے کی اہمیت اور اس پر اجر و ثواب کا استحقاق، صلہ رحمی اور خاندانی نظام کی اہمیت کے پیش نظر ہے کہ جن پر معاشرہ کی اصلاح و بقاء کا مدار ہے۔ حدیث کا یہ حصہ کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ دے تو اس پر بھی اجر و ثواب ملے گا، اسی بنیاد پر ہے۔ کوئی نہیں جانتا کہ اس میں حظ نفس بھی ہے لیکن اگر ازدواجی زندگی کے ذریعہ مسلمان اس خاندانی نظام کو پروان چڑھاتا ہے جس کی ترتیب اسلام نے دی اور اس کے مقتضیات پر عمل کی کوشش کرتا ہے تو قضاء شہوت بھی اجر و ثواب کا باعث ہے۔ شیخ نوویؒ نے لکھا ہے کہ حظ نفس اگر حق کے مطابق ہو تو اجر و ثواب میں اس کی وجہ سے کوئی کمی نہیں ہوتی۔ مسلم میں اس سلسلہ کی ایک حدیث بہت واضح ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری شرم گاہ میں صدقہ ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا ہم اپنی شہوت بھی پوری کریں گے اور اجر بھی پائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں! کیا تم اس پر غور نہیں کرتے کہ اگر حرام میں مبتلا ہو گئے تو پھر کیا ہوگا؟



اس سے سمجھا جاسکتا ہے کہ شریعت ہمیں کن حدود میں رکھنا چاہتی ہے اور اس کے لئے اس نے کیا کیا جتن کئے ہیں اور ہماری بعض فطری رجحانات کی وجہ سے جو بڑی خرابیاں پیدا ہو سکتی تھیں ان کے سد باب کی کس طرح کوشش کی ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے لکھا ہے کہ اس کے باوجود کہ بیوی کے منہ میں لقمہ دینے اور دوسرے طریقوں سے خرچ کرنے کا داعیہ نفسانی اور شہوانی بھی ہے، خود یہ لقمہ جس جسم کا جزء بنے گا شوہر اسی سے منتفع ہوتا ہے لیکن شریعت کی طرف سے پھر بھی اجر و ثواب کا وعدہ ہے اس لئے اگر دوسروں پر خرچ کیا جائے جن سے کوئی نسبت و قربت نہیں اور جہاں خرچ کرنے کے لئے کچھ زیادہ مجاہدہ کی بھی ضرورت ہوگی تو اس پر اجر و ثواب کس قدر مل سکتا ہے۔ تاہم یہ یاد رہے کہ ہر طرح کے خرچ اخراجات میں مقدم اعزہ و اقرباء ہیں اور پھر دوسرے لوگ کہ اعزہ پر خرچ کر کے آدمی شریعت کے کئی مطالبوں کو ایک ساتھ پورا کرتا ہے ۱۔ کیونکہ آپ بیمار تھے اور ساتھ جانہیں سکتے تھے اس لئے اس کا خیر میں اپنی عدم شرکت پر رنج و غم کا اظہار کر رہے ہیں بعض روایتوں میں ہے کہ یہ فتح مکہ کا واقعہ ہے۔

۲۔ سعد بن خولہؓ مہاجرین میں سے تھے لیکن آپ کی وفات مکہ میں ہو گئی تھی۔ یہ بات پسند نہیں کی جاتی تھی کہ جن لوگوں نے اللہ اور رسول سے تعلق کی وجہ سے اور اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہجرت کی تھی وہ بلا کسی سخت ضرورت کے مکہ میں قیام کریں چنانچہ سعد بن وقاصؓ مکہ میں بیمار ہوئے تو ہاں سے جلد نکل جانا چاہا کہ کہیں وہیں وفات نہ ہو جائے اور رسول اللہ ﷺ نے بھی سعد بن خولہؓ پر اس لئے اظہار غم کیا تھا کہ مہاجر ہونے کے باوجود ان کی وفات مکہ میں ہو گئی تھی۔ اسی کے ساتھ آپ نے اس کی بھی دعا کی کہ اللہ تعالیٰ صحابہ کو ہجرت پر استقلال عطا فرمائے تاہم یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ نقصان کس طرح کا ہوگا کیونکہ یہ تکوینات سے متعلق ہے۔

#### باب ۴۸۰. مَا يُنْهَى مِنَ الْحَلْقِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ

(۶۱۴) عَنْ أَبِي بَرَّةَ بْنِ أَبِي مُوسَى قَالَ وَجَعَ أَبُو مُوسَى (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) وَجَعًا فَعُشِيَ عَلَيْهِ وَرَأْسُهُ فِي حِجْرِ امْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِهِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهَا شَيْئًا فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ أَنَا بَرِيءٌ مِمَّنْ بَرِئَ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِئَ مِنَ الصَّالِقَةِ وَالْحَالِقَةِ وَالشَّاقَّةِ۔

#### باب ۴۸۰۔ مصیبت کے وقت سر منڈوانے کی ممانعت۔

(۶۱۴) ابو بردہ بن ابی موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ بیمار پڑ گئے، ان پر غشی طاری تھی اور ان کا سر ان کی ایک بیوی (ام عبد اللہ بنت ابی رومہ) کی گود میں تھا (انہوں نے ایک زور کی چیخ ماری) ابو موسیٰؓ اس وقت کچھ بول نہیں سکتے تھے لیکن جب افاقہ ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ میں بھی ان چیزوں سے بری ہوں جن سے رسول اللہ ﷺ نے برأت کا اظہار فرمایا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے (کسی مصیبت کے وقت) چلا کر رونے والی، سر منڈا دینے والی اور گریبان چاک کرنے والی عورتوں سے اپنی برأت کا اظہار فرمایا تھا۔

#### باب ۴۸۱. مَنْ جَلَسَ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ يُعْرِفُ فِيهِ الْحُزْنَ

(۶۱۵) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ بِنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٍ وَابْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ يُعْرِفُ فِيهِ الْحُزْنَ وَأَنَا أَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ شَقَّ الْبَابِ فَاتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ لَمْ يُطِعْنَهُ فَقَالَ إِنَّهُنَّ فَاتَاهُ الثَّالِثَةَ قَالَ وَاللَّهِ غَلَبَنَّا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَرَعَمْتُ أَنَّهُ قَالَ فَاحْتُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ۔

#### باب ۴۸۱۔ جو مصیبت کے وقت غمگین دکھائی دے

(۶۱۵) حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ کو زید بن حارثہؓ، جعفرؓ اور عبد اللہ بن رواحہؓ کی شہادت (غزوہ موتہ میں) کی اطلاع ہوئی تو رسول اللہ ﷺ اس وقت اس طرح تشریف فرما تھے کہ غم کے آثار آپ ﷺ کے چہرے پر نمایاں تھے۔ میں دروازے کے سوراخ سے دیکھ رہی تھی۔ اتنے میں ایک صاحب آئے اور جعفرؓ کے گھر کی عورتوں کے رونے کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ انہیں رونے سے منع کرو چنانچہ وہ گئے لیکن واپس آ کر کہا کہ وہ تو نہیں مانتیں۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا کہ انہیں منع کرو۔ اب وہ تیسری مرتبہ واپس ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! وہ



تو بہت چڑھ گئی ہیں (عمرہ نے کہا کہ) عائشہؓ کو یقین تھا کہ (ان کے اس کہنے پر) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر ان کے منہ میں مٹی جھونک دو۔

فائدہ۔ ”فاحث فی افواہن التراب“ ”ان کے منہ میں مٹی جھونک دو“ ایک محاورہ ہے اور اس سے مراد صرف کسی بات کی ناپسندیدگی کا اظہار ہوتا ہے۔ واقعی اور حقیقی اس کا مفہوم مراد نہیں ہے۔ اس طرح کے محاورے اردو میں بھی استعمال ہوئے ہیں۔ عائشہؓ نے اس موقع پر آپ کے طرز عمل سے یہ سمجھا کہ اس وقت کا نوحہ جو جعفرؓ کے گھر کی عورتیں کر رہی تھیں۔ شریعت کی نظر میں اگرچہ پسندیدہ نہیں تھا لیکن مباح ضرور تھا اسی لئے آنحضور ﷺ نے کوئی زیادہ سخت کلمہ ارشاد نہیں فرمایا۔ عائشہؓ کا منشاء یہ ہے کہ اگر اس وقت آنحضور ﷺ سے بار بار ان کے رونے پینے کا ذکر نہ کیا جاتا تو بہتر تھا۔ کہ آپ ﷺ کو بھی اس سے رنج ہوا اور وہ عورتیں باز بھی نہ آئیں یعنی کہنے والے نے اپنے دل کی ایک بات کہہ دی اور رسول اللہ ﷺ کی ناگواری خاطر کا لحاظ نہیں کیا۔

باب ۳۸۲. مَنْ لَمْ يُظْهِرْ حُزْنَہُ، عِنْدَ الْمُصِیْبَةِ

(۶۱۶) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ اشْتَكَى ابْنُ لَإِبِي طَلْحَةَ قَالَ فَمَاتَ وَأَبُو طَلْحَةَ خَارِجٌ فَلَمَّا رَأَتْ إِمْرَأَتُهُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ هَيْئَاتَ شَيْئًا وَنَحْتَهُ فِي جَانِبِ الْبَيْتِ فَلَمَّا جَاءَ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ كَيْفَ الْغُلَامُ قَالَ قَدْ هَدَّاتُ نَفْسُهُ، وَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ قَدْ اسْتَرَاحَ وَظَنَّ أَبُو طَلْحَةَ أَنَّهَا صَادِقَةٌ قَالَ فَبَاتَ فَلَمَّا أَصْبَحَ اغْتَسَلَ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَعْلَمَتْهُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ فَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا كَانَ مِنْهُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُبَارِكَ لَكُمْ فِي لَيْلَتِكُمَا۔

(قَالَ سُفْيَانُ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَرَأَيْتُ لَهُمَا تِسْعَةَ أَوْ لَادٍ كُلُّهُمْ قَدْ قَرَأَ الْقُرْآنَ)

۸۲۴۔ جو مصیبت کے وقت اپنے غم کو ظاہر نہ ہونے دے (۶۱۶) حضرت انس بن مالکؓ فرما رہے تھے کہ ابو طلحہؓ کے ایک لڑکے کی طبیعت خراب تھی۔ ان کا انتقال بھی ہو گیا۔ اس وقت ابو طلحہؓ گھر میں موجود نہیں تھے ان کی بیوی نے جب دیکھا کہ بچے کا انتقال ہو گیا تو انہوں نے بچے کو نہلا دھلا، کفنا کے گھر کے ایک طرف رکھ دیا ابو طلحہؓ جب تشریف لائے تو پوچھا کہ بچہ کی طبیعت کیسی ہے؟ انہوں نے کہا کہ اسے سکون ہو گیا ہے اور میرا خیال ہے کہ اب آرام کر رہا ہوگا۔ ابو طلحہؓ نے سمجھا کہ وہ صحیح کہہ رہی ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ ابو طلحہؓ نے رات گزاری اور جب صبح ہوئی تو غسل کیا، لیکن جب پھر باہر جانے کا ارادہ کیا تو بیوی نے واقعہ کی اطلاع دی کہ بچے کا انتقال ہو چکا ہے پھر انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور اپنے تمام حالات سے آپ ﷺ کو مطلع کیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شاید اللہ تعالیٰ تم دونوں کی اس رات میں برکت عطا فرمائے گا۔ (سفیان نے بیان کیا کہ انصار کے ایک فرد نے بتایا کہ میں نے ابو طلحہؓ کی انہیں بیوی سے ۹ اولادیں دیکھیں، سب کے سب قرآن کے عالم تھے۔)

فائدہ:- مطلب تو یہ تھا کہ بچے کا انتقال ہو گیا ہے جس طرح مرض سے افاقہ سکون کا باعث ہوتا ہے بظاہر موت سے بھی سکون نظر آتا ہے کہ بیماری اور تکلیف کی وجہ سے جس پریشانی کا اظہار مریض سے ہوتا ہے موت کے بعد وہ کیفیت ختم ہو جاتی ہے۔ دوسرے جملہ کا مطلب اس توقع کا اظہار ہے کہ بچہ کے ساتھ اللہ کی بارگاہ سے بھی اچھا معاملہ ہوا ہوگا لیکن ابو طلحہؓ کو چونکہ صورت حال کا علم نہ تھا اس لئے اپنی بیوی کے اس پر اطمینان جواب سے انہوں نے سمجھا کہ بچہ کو افاقہ ہو گیا ہے اور اب وہ سو رہا ہے اس لئے مزید روگ اس سلسلے میں مناسب نہیں سمجھی اور آرام سے سوئے، ضروریات سے فارغ ہوئے اور بیوی کے ساتھ قرب بھی ہوا۔ اس پر آنحضور ﷺ نے برکت کی بشارت دی۔ یہ ان کے غیر معمولی صبر و ضبط اور خداوند تعالیٰ کی حکمت پر کمال یقین کا ثمرہ تھا۔ بیوی کی اس اداسی پر قربان جائیے کہ کس طرح انہوں نے اپنے شوہر کو ایک ذہنی کوفت سے بچا لیا۔ جس کے نتائج اس وقت بہت سنگین نکل سکتے تھے۔ جب حضرت ابو طلحہؓ تھکے ماندے اور پہلے ہی سے نڈھال آئے تھے۔



باب ۴۸۳۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ”ہم تمہاری جدائی پر عملکین ہیں (۶۱۷) حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ابوسیف لوہار کے یہاں گئے یہ ابراہیم (رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادے) کو دودھ پلانے والی خاتون کے شوہر تھے۔ آپ ﷺ نے ابراہیمؓ کو لیا اور پیار کیا۔ پھر اس کے بعد ہم ان کے یہاں گئے اس وقت ابراہیمؓ کی جاں کنی کا عالم تھا۔ رسول اللہ ﷺ کی آنکھیں بھر آئیں تو عبدالرحمن بن عوفؓ بول پڑے کہ یا رسول اللہ اور آپ بھی! حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ ابن عوف! یہ تو رحمت ہے، پھر آپ ﷺ نے یہی بات اور تفصیل سے واضح کی آپ ﷺ نے فرمایا، آنکھوں سے آنسو جاری ہیں اور دل غم سے ٹڈھال ہے، پھر بھی ہم کہیں گے وہی جس میں ہمارے رب کی رضا ہو۔ اور اے ابراہیمؓ ہم تمہاری جدائی پر غمناک ہیں۔

#### باب ۴۸۴۔ مریض کے پاس رونا

(۶۱۸) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ سعد بن عبادہؓ کسی مرض میں مبتلا تھے، نبی کریم ﷺ عیادت کے لئے عبدالرحمن بن عوفؓ، سعد بن ابی وقاصؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ کے ساتھ ان کے یہاں تشریف لے گئے۔ جب آپ اندر گئے تو تیمارداروں کے ہجوم میں انہیں پایا۔ اس لئے آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا وفات ہوگئی؟ لوگوں نے کہا نہیں یا رسول اللہ! نبی کریم ﷺ (ان کے مرض کی شدت کو دیکھ کر) رو پڑے۔ لوگوں نے جو حضور اکرم ﷺ کو روتے ہوئے دیکھا تو سب رونے لگے، پھر آپ نے فرمایا کہ سنو! اللہ تعالیٰ آنکھوں کے آنسو پر کبھی عذاب نہیں دے گا اور نہ دل کے غم پر۔ ہاں اس کا عذاب اس کی وجہ سے ہوتا ہے، آپ ﷺ نے زبان کی طرف اشارہ کیا (اور اگر اس زبان سے اچھی بات نکلے تو) یہ اس کی رحمت کا باعث بھی بنتی ہے اور میت کو اس کے گھر والوں کے نوحہ و ماتم کی وجہ سے بھی عذاب ہوتا ہے۔ (حضرت عمرؓ میت پر ماتم کرنے پر ڈنڈے سے مارتے تھے۔ پھر پھینکتے تھے اور منہ میں مٹی جھونک دیتے تھے۔)

#### باب ۴۸۵۔ کس طرح کے نوحہ و بکا

کی ممانعت ہے اور اس پر مؤاخذہ

(۶۱۹) حضرت ام عطیہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے بیعت لیتے وقت

#### باب ۴۸۳۔ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ اِنَّا بِكَ لَمَحْزُونُونَ

(۶۱۷) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ دَخَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي سَيْفِ الْقَيْنِ وَكَانَ ظَنُورًا لِأَبِرَاهِيمَ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْرَاهِيمَ فَقَبَّلَهُ، وَشَمَّهُ، ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ بَعْدَ ذَلِكَ وَإِبْرَاهِيمُ يَجُودُ بِنَفْسِهِ فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَدْمَعَانِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ يَا ابْنَ عَوْفٍ إِنَّهَا رَحْمَةٌ ثُمَّ اتَّبَعَهَا بِأُخْرَى فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبُ يَحْزَنُ وَلَا نَقُولُ إِلَّا مَا يَرْضَى رَبُّنَا وَإِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا إِبْرَاهِيمَ لَمَحْزُونُونَ۔

#### باب ۴۸۴۔ الْبُكَاءُ عِنْدَ الْمَرِيضِ۔

(۶۱۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا) قَالَ اشْتَكَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوَى لَهُ، فَاتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ، مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ وَقَّاصٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ فَوَجَدَهُ فِي غَاشِيَةِ أَهْلِهِ فَقَالَ قَدْ قُضِيَ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَبَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمُ بُكَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَوْا فَقَالَ أَلَا تَسْمَعُونَ إِنَّ اللَّهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلَكِنْ يُعَذِّبُ بِهَذَا وَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ أَوْ يَرْحَمُ وَإِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذِّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ۔

(وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَضْرِبُ فِيهِ بِالْعَصَا وَيَرْمِي بِالْحِجَارَةِ وَيُحْثِي بِالتُّرَابِ۔)

#### باب ۴۸۵۔ مَا يُنْهَى عَنِ النَّوْحِ

وَالْبُكَاءِ وَالزَّجْرَ عَنْ ذَلِكَ

(۶۱۹) عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَخَذَ عَلَيْنَا



النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْبَيْعَةِ أَنْ لَا نَنُوحَ  
فَمَا وَفَّتْ مِنَّا امْرَأَةً غَيْرَ خَمْسٍ نِسْوَةٍ أُمِّ سُلَيْمٍ وَأُمِّ  
عَلَاءٍ وَأَبْنَةِ أَبِي سَبْرَةَ امْرَأَةً مُعَاذٍ وَامْرَأَتَيْنِ أَوْ ابْنَةَ أَبِي  
سَبْرَةَ وَامْرَأَةً مُعَاذٍ وَامْرَأَةً أُخْرَى۔

ہم سے عہد لیا تھا کہ ہم نوحہ نہیں کریں گی، لیکن پانچ عورتوں کے سوا اور کسی  
نے وفا کا حق نہیں ادا کیا یہ عورتیں ام سلیم، ام علاء، ابوسبرہ کی صاحبزادی  
جو معاذ کے گھر میں تھیں اس کے علاوہ دو عورتیں یا یہ کہا کہ ابوسبرہ کی  
صاحبزادی، معاذ کی بیوی اور ایک دوسری خاتون۔

فائدہ:- حدیث کے راوی کو یہ شک ہے کہ یہ ابوسبرہ کی وہی صاحبزادی ہیں جو معاذ رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھیں یا کسی دوسری صاحبزادی کا  
یہاں ذکر ہے اور معاذ کی جو بیوی اس عہد کا حق ادا کرنے والوں میں تھیں وہ ابوسبرہ کی صاحبزادی نہیں تھیں۔

### باب ۴۸۶۔ مَتَى يَقَعُ إِذَا قَامَ لِلْجَنَازَةِ۔

(۶۲۰) عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ جَنَازَةً  
فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَاشِيًا مَعَهَا فَلْيَقُمْ حَتَّى يُخَلِّفَهَا أَوْ  
يُخَلِّفَهُ، أَوْ تَوَضَّعَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُخَلِّفَهُ۔

باب ۴۸۶۔ کوئی اگر جنازہ کے لئے کھڑا ہو تو اسے کب بیٹھنا چاہئے  
(۶۲۰) حضرت عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا  
کہ جب کوئی جنازہ دیکھے تو اگر اس کے ساتھ نہیں چل رہا ہے تو کھڑا  
ہو جانا چاہئے تا آنکہ جنازہ آگے نکل جائے یا آگے نکل جانے کے  
بجائے خود جنازہ رکھ دیا جائے۔

(۶۲۱) عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا فِي  
جَنَازَةٍ فَأَخَذَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِيَدِ مَرُوانَ  
فَجَلَسَا قَبْلَ أَنْ تَوَضَّعَ فَجَاءَ أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
فَأَخَذَ بِيَدِ مَرُوانَ فَقَالَ قُمْ فَوَ اللَّهِ لَقَدْ عَلِمَ هَذَا أَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَا نَاعَنُ ذَلِكَ فَقَالَ  
أَبُو هُرَيْرَةَ صَدَقَ۔

(۶۲۱) حضرت سعید مقبری نے فرمایا کہ ان کے والد نے بیان کیا کہ ہم  
ایک جنازہ میں تھے کہ ابو ہریرہ نے مروان کا ہاتھ پکڑا اور یہ دونوں  
صاحب جنازہ رکھے جانے سے پہلے بیٹھ گئے اتنے میں ابوسعید شریف  
لائے اور مروان کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ اٹھو! بخدا یہ (ابو ہریرہ) جانتے ہیں  
نبی کریم ﷺ نے ہمیں اس سے روکا تھا۔ ابو ہریرہ نے فرمایا کہ انہوں نے  
سچ کہا ہے۔

فائدہ:- حضرت ابو ہریرہ کو یہ حدیث یاد نہیں رہی تھی اور پھر جب حضرت ابوسعید خدری نے یاد دلائی تو آپ کو یاد آئی اور آپ نے اس کی  
تصدیق کی۔ جنازہ کے ساتھ یہ رکھ رکھاؤ کا معاملہ انسانی عزت و شرافت کے پیش نظر ہے اور اسی لئے آپ ﷺ نے جنازہ کو دیکھ کر کھڑے  
ہو جانے کے لئے بھی فرمایا تھا۔ لیکن اس سلسلے میں حدیث آئی ہے کہ ابتداء میں یہی حکم تھا پھر اسے ترک کر دیا گیا۔ اس کی مختلف وجوہ بیان کی  
گئی ہیں۔ بہر حال میت کے ساتھ پوری انسانی عزت و شرف کا معاملہ کرنے کی اسلام تعلیم دیتا ہے جس کی تفصیلات حدیث میں موجود ہیں۔

### باب ۴۸۷۔ مَنْ قَامَ لَجَنَازَةٍ يَهُودِيٍّ۔

(۶۲۲) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ  
مَرَّبْنَا جَنَازَةً فَقَامَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَقُمْنَا بِهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا جَنَازَةٌ يَهُودِيٍّ قَالَ  
إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا۔

باب ۴۸۷۔ جو یہودی کے جنازہ کو دیکھ کر کھڑا ہو گیا  
(۶۲۲) حضرت جابر بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ ہمارے سامنے سے ایک  
جنازہ گزرا تو نبی کریم ﷺ کھڑے ہو گئے اور ہم بھی کھڑے ہو گئے۔ پھر ہم  
نے کہا یا رسول اللہ! یہ تو یہودی کا جنازہ تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم  
جنازہ کو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔

### باب ۴۸۸۔ حَمَلِ الرِّجَالِ الْجَنَازَةَ دُونَ النِّسَاءِ

(۶۲۳) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بِالْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

باب ۴۸۸۔ عورتیں نہیں بلکہ مرد جنازہ اٹھائیں  
(۶۲۳) حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے



فرمایا کہ جب جنازہ تیار ہوتا ہے اور مرد اسے کاندھوں پر اٹھاتے ہیں تو اگر وہ نیک تھا تو کہتا ہے مجھے لے چلو! لیکن اگر نیک نہیں ہے تو کہتا ہے۔ ہائے بربادی! یہ مجھے کہاں لئے جارہے ہیں۔ اس آواز کو انسان کے سوا تمام مخلوق خدا سنتی ہے۔ اگر انسان کہیں سن پائے تو تڑپ جائے۔

باب ۴۸۹۔ جنازہ کو تیزی سے لے چلنا۔

(۶۲۴) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جنازہ لے کر سرعت آگے بڑھو (وقار کے ساتھ) کیونکہ اگر وہ صالح ہے تو ایک خیر ہے جسے تم آگے بھیج رہے ہو اور اگر اس کے سوا ہے تو ایک شر ہے جسے تمہیں اپنی گردنوں سے اتارنا ہے۔

باب ۴۹۰۔ جنازہ کے پیچھے چلنے کی فضیلت

(۶۲۵) حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ جو جنازہ کے پیچھے چلے اسے ایک قیراط کا ثواب ملے گا۔ ابن عمرؓ نے فرمایا کہ ابو ہریرہؓ احادیث بہت بیان کرتے ہیں (اور زیادتی کی صورت میں بھول جانے کا خطرہ ہوتا ہے) لیکن ابو ہریرہؓ کی عائشہؓ نے بھی تصدیق کی فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ ارشاد خود سنا ہے اس پر ابن عمرؓ نے کہا کہ پھر تو ہم بہت سے قیراط چھوڑ چکے ہیں

فائدہ:- روایت میں لفظ ”فرطت“ کے معنی ہیں کہ اللہ کی تقدیر سے میں نے ضائع کر دیا۔

ترمذی اور مسلم کی روایتوں میں ہے کہ ابو ہریرہؓ سے یہ حدیث سن کر ابن عمرؓ نے حضرت عائشہؓ سے تصدیق چاہی تھی اور جب آپ نے تصدیق کر دی تو آپ کو افسوس ہوا کہ اس لاعلمی کی وجہ سے بہت سے جنازوں کے ساتھ قبر تک دفن کرنے آپ نہیں گئے تھے اور صرف نماز جنازہ پڑھنے پر اکتفا کیا تھا۔ اسی افسوس کا اظہار آپ نے فرمایا کہ ”پھر تو ہم بہت سے قیراط چھوڑ چکے ہیں۔ شروع میں حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت آپ نے تسلیم نہیں کی۔ کیونکہ آپ خود بھی صحابی تھے اور بڑے درجہ کے صحابہ میں آپ کا شمار تھا اس لئے ایک نئی بات جب سنی تو تعجب ہوا اور حضرت ابو ہریرہؓ کے متعلق آپ نے فرمایا کہ تنہا ان کی بات پر میں روایت تسلیم نہیں کر سکتا کیونکہ وہ احادیث بکثرت روایت کرتے ہیں اور اس صورت میں سہو و نسیان کے خطرہ کو رو نہیں کیا جاسکتا۔ ابن عمرؓ کو ابو ہریرہؓ پر اس انکار کے متعلق حافظ ابن حجرؒ لکھ گئے ہیں کہ اہل علم میں باہم ایک دوسرے کا انکار کوئی نئی بات نہیں ہے۔

باب ۴۹۱۔ قبر پر مساجد کی تعمیر مکروہ ہے

(۶۲۶) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے مرض وفات میں فرمایا کہ یہود اور نصاریٰ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اس لئے دور کر دیئے گئے کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں پر مساجد بنالی تھیں۔ فرمایا کہ اگر ایسا نہ ہوتا تو آپ ﷺ کی قبر کھلی جگہ بنائی جاتی (اور حجرہ میں نہ ہوتی)

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَضِعَتِ الْجَنَازَةُ وَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدْ مُؤِنِي وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ يَا وَيْلَهَا أَيْنَ يَذْهَبُونَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَهُ صَعِقَ۔

باب ۴۸۹۔ السَّرْعَةُ بِالْجَنَازَةِ

(۶۲۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ تَكَ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تَقْدَمُ مَوْنَهَا وَإِنْ تَكَ سُوءَى ذَلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُونَهَا عَنْ رِقَابِكُمْ۔

باب ۴۹۰۔ فَضْلُ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ

(۶۲۵) عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ مَنْ تَبَعَ جَنَازَةً فَلَهُ قِيرَاطٌ فَقَالَ أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَلَيْنَا فَصَدَّقَتْ يَعْنِي عَائِشَةُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَقَدْ فَرَطْنَا فِي قَرَارِيطٍ كَثِيرَةٍ۔

باب ۴۹۱۔ مَا يُكْرَهُ مِنْ اتِّخَاذِ الْمَسَاجِدِ عَلَى الْقُبُورِ

(۶۲۶) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسْجِدًا قَالَتْ وَلَوْلَا ذَلِكَ لَابْرَزَ قَبْرُهُ غَيْرَ أَنِّي



أَخْشَى أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا۔

کیونکہ مجھے ڈراس کا ہے کہ کہیں آپ کی قبر بھی مسجد نہ بنالی جائے۔

فائدہ:- یاد رہے کہ یہودیوں کی طرح عیسائی بھی انبیاء بنی اسرائیل پر ایمان رکھتے ہیں اور جس طرح یہودیوں نے ان انبیاء کی قبروں پر مسجدیں بنائی تھیں عیسائی بھی اس جرم میں ان کے شریک تھے۔ اس حدیث سے عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا مسئلہ ایک لمحہ کے لئے بھی ثابت نہیں ہوتا۔

### باب ۴۹۲۔ الصَّلَاةُ عَلَى

النَّفْسَاءِ إِذَا مَاتَتْ فِي نَفْسِهَا۔

### باب ۴۹۲۔ اگر کسی عورت کا نفاس کی حالت

میں انتقال ہو جائے تو اس کی نماز جنازہ

(۶۲۷) عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي نَفْسِهَا فَقَامَ عَلَيْهَا وَسَطَّهَا۔

(۶۲۷) حضرت سمرہؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں ایک عورت کی نماز جنازہ پڑھی تھی جس کا نفاس میں انتقال ہو گیا تھا رسول اللہ ﷺ اس کے بیچ میں کھڑے ہوئے تھے۔

### باب ۴۹۳۔ قِرَاءَةُ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلَى الْجَنَازَةِ

(۶۲۸) عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَلَى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ لَتَعْلَمُوا أَنَّهَا سُنَّةٌ۔

### باب ۴۹۳۔ نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنا

(۶۲۸) حضرت طلحہ بن عبد اللہ بن عوفؓ نے فرمایا کہ میں نے ابن عباسؓ کی اقتداء میں نماز جنازہ پڑھی تو آپ نے سورہ فاتحہ پڑھی، پھر فرمایا کہ تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ یہ سنت ہے۔

فائدہ:- حنفیہ کے نزدیک بھی نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنا جائز ہے۔ جب دوسری دعاؤں سے اس میں جامعیت بھی زیادہ ہے تو اس کے پڑھنے میں حرج کیا ہو سکتا ہے۔ البتہ دعا اور ثناء کی نیت سے اسے پڑھنا چاہئے قرأت کی نیت سے نہیں۔

### باب ۴۹۴۔ الْمَيِّتُ يَسْمَعُ خَفَقَ النِّعَالِ۔

(۶۲۹) عَنْ أَنَسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْعَبْدُ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى وَذَهَبَ أَصْحَابُهُ، حَتَّى إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرَعَ نِعَالِهِمْ أَتَاهُ مَلَكَانَ فَأَقْعَدَاهُ فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَيَقَالُ أَنْظِرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ أَبَدًا لَكَ اللَّهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا وَأَمَّا الْكَافِرُ أَوْ الْمُنَافِقُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ فَيَقَالُ لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ ثُمَّ يُضْرَبُ بِمِطْرَقَةٍ مِنْ حَدِيدٍ ضَرْبَةً بَيْنَ أُذُنَيْهِ فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ۔

### باب ۴۹۴۔ مردے پاؤں کے چاپ کی آواز سنتے ہیں

(۶۲۹) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بندہ جب قبر میں رکھا جاتا ہے اور دفن کر کے اس کو لوگ جب رخصت ہوتے ہیں تو وہ ان کے پاؤں کی چاپ کی آواز سنتا ہے پھر دو فرشتے آتے ہیں اسے بٹھاتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ اس شخص محمد رسول اللہ ﷺ کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟ وہ جواب دیتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اس جواب پر اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ دیکھو جہنم کا اپنا ایک ٹھکانا لیکن (اس یقین کی وجہ سے جس کا اظہار تم نے کیا) اللہ تعالیٰ نے جنت میں تمہارے لئے ایک مکان اس کے بجائے بنا دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ پھر اس بندہ مؤمن کو جنت اور جہنم دونوں دکھائے جائیں گی۔ رہا کافر یا منافق تو اس کا جواب یہ ہوگا کہ مجھے معلوم نہیں۔ میں نے لوگوں سے ایک بات کہتے سنی تھی اور وہی میں نے بھی کہی، اس سے کہا جائے گا کہ نہ تم نے کچھ سمجھا اور نہ (اچھے لوگوں کی) پیروی کی۔ اس کے بعد اس کو ایک لوہے کے ہتھوڑے سے بڑی زور سے



مارا جائے گا اور وہ اتنے بھیاںک طریقہ پر چنچے گا کہ انسان اور جن کے سوا قرب و جوار کی تمام مخلوق سنے گی۔

باب ۴۹۵۔ جو شخص ارض مقدس یا ایسی ہی کسی جگہ دفن ہونے کا آرزو مند ہو

باب ۴۹۵. مَنْ أَحَبَّ الدَّفْنَ فِي الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ أَوْ نَحْوِهَا.

(۶۳۰) حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ ملک الموت موسیٰ کی خدمت میں بھیجے گئے وہ جب آئے تو موسیٰ نے انہیں ایک زور کا چاٹنا مارا، وہ واپس اپنے رب کے حضور میں پہنچے اور عرض کیا کہ آپ نے مجھے ایسے بندے کی طرف بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا (موسیٰ کے چاٹنے سے ان کی ایک آنکھ جاتی رہی تھی) اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھ پہلے کی طرح کر دی اور فرمایا کہ دوبارہ جاؤ اور ان سے کہو کہ آپ اپنا ہاتھ ایک بیل کی پیٹھ پر رکھئے اور پیٹھ کے جتنے بال آپ کے ہاتھ میں آجائیں، ان کے ہر بال کے بدلے ایک سال کی زندگی دی جاتی ہے (موسیٰ تک جب اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا تو) آپ نے کہا اے اللہ پھر کیا ہوگا؟ (ان سالوں کے پورا ہونے پر) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پھر موت ہے۔ موسیٰ بولے تو ابھی کیوں نہ آجائے پھر اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ انہیں اس طرح جیسے پتھر پھینکا جاتا ہے ارض مقدس سے قریب کر دیا جائے۔ ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں وہاں ہوتا تو تمہیں ان کی قبر دکھاتا کہ کثیب احمر کے پاس راستے کے قریب ہے۔ (۱)

(۶۳۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أُرْسِلَ مَلَكَ الْمَوْتِ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَلَمَّا جَاءَهُ صَغَّهُ، فَرَجَعَ إِلَى رَبِّهِ فَقَالَ أَرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ فَرَدَّ اللَّهُ عَلَيْهِ عَيْنَهُ، وَقَالَ ارْجِعْ فَقُلْ لَهُ يَضَعُ يَدَهُ عَلَى مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهُ بِكُلِّ مَا غَطَّتْ بِهِ يَدُهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ قَالَ أَيُّ رَبِّ تُمْ مَاذَا قَالَ تُمْ الْمَوْتُ قَالَ فَأَلَانَ فَسَالَ اللَّهُ أَنْ يُدْنِيَهُ مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمِيَةً بَحَجَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَوْ كُنْتُ تُمْ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ عِنْدَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ.

فائدہ:- یعنی میں ہے کہ حضرت موسیٰ کی طبیعت میں شدت بہت زیادہ تھی، چنانچہ آپ غصہ ہوتے تو غضب کی وجہ سے آپ کی ٹوپی تک جل جاتی تھی۔ یہ بات کوئی اتنی زیادہ قابل اعتماد اگرچہ نہیں ہے لیکن بہر حال پہلی امتیں جسم و جثہ، طاقت و قوت میں ہم سے بدرجہ بڑھ چڑھ کر تھیں اور یہ بات موجودہ دور کی تحقیقات کی روشنی میں بھی تسلیم کر لی گئی ہے وہ تو بہر حال نبی تھے، معلوم ہوتا ہے کہ اس دور میں قبض ارواح کا طریقہ ہمارے زمانے سے مختلف تھا اور انبیاء کی موت سے پہلے ملک الموت کے لئے یہ بھی ضروری تھا کہ پہلے ان سے اس بات کے متعلق بھی گفتگو کر لیں کہ ان کی موت مقدر کا دن اگرچہ آ گیا ہے لیکن اللہ کی طرف سے انہیں اختیار ہے۔ وہ زندگی پسند کریں تو زندہ رہ سکتے ہیں۔ لیکن ملک الموت نے موسیٰ سے اس کے متعلق کوئی گفتگو نہیں کی بلکہ صرف وفات کی خبر دے دی اور اس پر موسیٰ کو بہت غصہ آیا اور آپ نے طمانچہ مارا۔

۱۔ معلوم نہیں کہ کثیب احمر کہاں ہے نبی ﷺ کے عہد میں رہا ہوگا اسی لئے آپ نے اس کی نشاندہی فرمائی۔ سلطان عبد المجید نے بیت المقدس میں ایک قبہ بنوایا اس نشاندہی کے ساتھ کہ یہیں موسیٰ کی قبر ہے غالباً اس کی بنیاد اسرائیلی روایات ہیں کیونکہ اسلامی نقطہ نظر سے ان کی قبر کا پتہ نہیں رسول اللہ ﷺ نے جس کثیب احمر کی نشان دہی فرمائی اس کا پتہ نہیں چلتا اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ارض مقدس میں دفن کی آرزو جائز ہے۔

باب ۴۹۶۔ شہید کی نماز جنازہ

باب ۴۹۶. الصَّلَاةُ عَلَى الشَّهِيدِ.

(۶۳۱) حضرت جابر بن عبد اللہؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے احد کے

(۶۳۱) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى



عَنْهُمَا) قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أَحَدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُولُ أَيُّهُمَا أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ فِي دِمَائِهِمْ وَلَمْ يُغْسَلُوا وَلَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِمْ.

باب ۴۹۷. إِذَا أَسْلَمَ الصَّبِيُّ  
فَمَاتَ هَلْ يُصَلَّى عَلَيْهِ وَهَلْ  
يُغْرَضُ عَلَى الصَّبِيِّ الْإِسْلَامُ

(۶۳۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ انْطَلَقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ قَبْلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتَّى وَجَدُوهُ يَلْعَبُ مَعَ الصَّبِيَّانِ عِنْدَ أُطْمِ بْنِ مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ الْحُلْمَ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ تَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْظُرَ إِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأُمِّيِّينَ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَرَفَضَهُ وَقَالَ أَمَنْتُ بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ فَقَالَ لَهُ مَاذَا تَرَى قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ يَأْتِينِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ ثُمَّ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَ الدُّخُّ فَقَالَ اخْسَأْ فَلَنْ تَعُدَّ وَقَدَرْتُ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَعْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ اضْرِبْ عُنُقَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ يَكُنْ هُوَ فَلَنْ تُسَلِّطَ عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ وَقَالَ سَالِمٌ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ انْطَلَقَ بَعْدَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَنُ كَعْبٍ إِلَى النَّخْلِ الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ وَهُوَ يَخْتَلِ أَنْ يَسْمَعَ مِنْ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ ابْنُ صَيَّادٍ فَرَأَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ

دو، دو شہیدوں کو ملا کر ایک کپڑے کا کفن دیا تھا اور پھر دریافت فرماتے کہ ان میں قرآن کسے زیادہ یاد ہے۔ کسی ایک کی طرف اشارہ سے بتایا جاتا تو آپ ﷺ میں اسی کو آگے کر دیتے اور فرماتے کہ میں قیامت میں ان کے حق میں شہادت دوں گا پھر آپ ﷺ نے سب کو خون میں لت پت دفن کرنے کا حکم دیا۔ انہیں نہ غسل دیا گیا تھا اور نہ ان کی نماز جنازہ پڑھی گئی تھی۔

باب ۴۹۷۔ ایک بچہ اسلام لایا اور پھر اس کا انتقال ہو گیا، تو کیا اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی اور کیا بچے کے سامنے اسلام کی دعوت پیش کی جائے گی

(۶۳۲) حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نے خبر دی کہ عمرؓ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کچھ دوسرے اصحاب کی معیت میں ابن صیاد کی طرف گئے آپ کو وہ بنو مغالہ کے قلعہ کے پاس بچوں کے ساتھ کھیلتا ہوا ملا۔ ابن صیاد قریب البلوغ تھا۔ اسے آنحضور ﷺ کے آنے کی کوئی خبر نہیں ہوئی لیکن آپ ﷺ نے اس پر اپنا ہاتھ رکھا تو اسے معلوم ہوا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ ابن صیاد رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھ کر بولا۔ ہاں میں گواہی دیتا ہوں کہ تم امیوں کے رسول ہو۔ پھر اس نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا، کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ اس بات پر رسول اللہ ﷺ نے اسے چھوڑ دیا اور فرمایا میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتا ہوں۔ آپ ﷺ نے اس سے پھر پوچھا کہ کیا چیزیں تمہیں نظر آتی ہیں۔ ابن صیاد بولا کہ میرے پاس ایک سچا اور ایک جھوٹا آتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ معاملہ تم پر مشتبہ ہو گیا ہے پھر آپ ﷺ نے فرمایا، اچھا بتاؤ میرے دل میں اس وقت کیا ہے۔ ابن صیاد بولا میرے خیال میں دھواں کی سی کوئی چیز ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا ذلیل ہو جا۔ اپنی حیثیت سے زیادہ بات نہ کر اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھے اس کی گردن مارنے کی اجازت دیجئے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر یہ دجال ہے تو تمہارا کوئی زور اس پر نہیں چلے گا اور اگر یہ دجال نہیں تو اسے قتل کرنے سے کوئی فائدہ بھی نہیں ہوگا۔ اور سالم نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ اور ابی بن کعب اس نخلستان کی طرف گئے جہاں ابن صیاد موجود تھا۔ آنحضور ﷺ ابن صیاد کے دیکھنے سے پہلے چاہتے تھے کہ اس کی



مُضْطَجِعٌ يَعْنِي فِي قَطِيفَةٍ لَهُ، فِيهَا رَمْزَةٌ أَوْ زِمْرَةٌ فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِي بِجُدُوعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ يَا صَافٍ وَهُوَ اسْمُ ابْنِ صَيَّادٍ هَذَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَارَ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتَهُ بَيْنَ-

باتیں سنیں۔ پھر جب آنحضور ﷺ نے اسے دیکھا تو وہ ایک چادر میں لینا ہوا تھا۔ وہ کچھ اشارے کر رہا تھا یا ہلکی سی آواز اس کی طرف سے سنائی دے رہی تھی۔ رسول اللہ ﷺ درختوں کی آڑ لے کر جا رہے تھے (تاکہ کوئی آپ ﷺ کو دیکھ نہ سکے اور آپ ابن صیاد کی کیفیتوں اور خود سے اس کی باتوں کو سن سکیں) لیکن اس کی ماں نے آپ ﷺ کو دیکھ لیا اور اپنے بیٹے سے کہا۔ صاف! (یہ ابن صیاد کا نام تھا) یہ رہے محمد! یہ سنتے ہی ابن صیاد اٹھ بیٹھا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر اس کی ماں نے اسے اپنی حالت میں رہنے دیا ہوتا تو بات صاف ہو جاتی۔

فائدہ:- دور نبوت میں ابن صیاد نامی یہودی کا لڑکا عجیب و غریب کیفیات رکھتا تھا اس کی کیفیتوں کا کچھ انداز اس روایت سے بھی ہوتا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے جب اس کے متعلق سنا تو آپ ﷺ نے ذاتی طور پر اس کی کیفیتوں اور حرکتوں کو دیکھنا چاہا اور اس کے لئے آپ چھپ کر اس کے قریب تک گئے لیکن بعد میں جب اس کی ماں نے بتا دیا تو وہ متنبہ ہو گیا۔ آنحضور ﷺ اس سے متعلق معلومات حاصل کرنا چاہتے تھے لیکن ماں کو خطرہ ہو گیا کہ معلوم نہیں ان کا کیا ارادہ ہے۔ اس لئے وہ آپ ﷺ کے ابن صیاد کے پاس جانے سے بہت ڈرتی تھی۔ ابن صیاد اس زمانے میں ابھی نابالغ تھا۔ قریب البلوغ۔ عرب کے کاہنوں کی طرح مشتبہ انداز کی اور دورخی باتیں کرتا تھا۔ درحقیقت یہ فطری کاہن تھا۔ ابن خلدون نے کہانت کی ایک قسم فطری کہانت بھی لکھا ہے یعنی یہ پیدائشی ہوتی ہے کسی اکتساب کی ضرورت اس کے لئے نہیں۔ اس حدیث میں ہے کہ آنحضور ﷺ نے ابن صیاد کے سامنے اسلام پیش کیا۔ عنوان سے اس کی یہی مناسبت ہے۔

(۶۳۳) حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ ایک یہودی کا لڑکا نبی کریم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا ایک دن وہ بیمار ہو گیا تو نبی کریم ﷺ اس کی عیادت کے لئے تشریف لائے آپ ﷺ اس کے سر ہانے بیٹھ گئے اور فرمایا کہ مسلمان ہو جاؤ اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا۔ باپ وہیں موجود تھا اس نے کہا ابو القاسم جو کچھ کہتے ہیں مان لو چنانچہ وہ اسلام لایا پھر جب آنحضور ﷺ باہر نکلے تو آپ نے فرمایا کہ شکر ہے اللہ بزرگ و برتر کا کہ اس نے اس بچہ کو جہنم سے بچالیا۔

(۶۳۳) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ غُلَامٌ يَهُودِيٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَضَ فَاتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَقَالَ لَهُ؛ أَسْلِمَ فَنَظَرَ إِلَى أَبِيهِ وَهُوَ عِنْدَهُ؛ فَقَالَ لَهُ؛ أَطِيعُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْلَمْ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ-

(۶۳۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر نومولود فطرت پر پیدا ہوتا ہے لیکن اس کے والدین اسے یہودی نصرانی یا مجوسی بنادیتے ہیں بالکل اسی طرح جیسے ایک جانور ایک صحیح سالم جانور جنتا ہے کہ تم اس کا کوئی عضو (پیدائشی طور پر) کٹا ہوا دیکھتے ہو؟ پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی فطرت ہے جس پر لوگوں کو اس نے پیدا کیا ہے اللہ تعالیٰ کی خلقت میں کوئی تبدیلی نہیں۔ یہی دین قیم ہے۔

(۶۳۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يَهُودَانِهِ أَوْ نَصْرَانِيَّةٍ أَوْ يَمَجَسَانِيَّةٍ كَمَا تُنْتَجُ الْبُهِيمَةُ بِبُهِيمَةٍ جَمْعَاءَ هَلْ تُحَسُّونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ-



باب ۴۹۷۔ اِذَا قَالَ الْمُشْرِكُ  
عِنْدَ الْمَوْتِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

باب ۴۹۷۔ جب ایک مشرک موت  
کے وقت کہتا ہے "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ۔"

(۶۳۵) عَنْ الْمُسَيْبِ بْنِ حَزَنٍ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ جَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ عِنْدَهُ أَبَا جَهْلٍ بْنُ هِشَامٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَالِبٍ يَا عَمُّ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَلِمَةً أَشْهَدُ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللَّهِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ ابْنُ أَبِي أُمَيَّةَ يَا أَبَا طَالِبٍ اتْرُغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُهَا عَلَيْهِ وَيَعُودَانِ تِلْكَ الْمَقَالَةَ حَتَّى قَالَ أَبُو طَالِبٍ آخِرَ مَا كَلِمَتُهُمْ هُوَ عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَأَبِي أَنْ يَقُولَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا وَاللَّهِ لَا سَتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أُنْهِ عَنْكَ فَانْزِلِ اللَّهُ تَعَالَى فِيهِ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ الْآيَةَ۔

(۶۳۵) حضرت مسیب بن حزنؓ نے فرمایا کہ جب ابوطالب کی وفات کا وقت قریب آ گیا تو رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے۔ ان کے پاس اس وقت ابو جہل بن ہشام اور عبد اللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ موجود تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا کہ چچا! آپ ایک مرتبہ لا الہ الا اللہ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) کہہ دیجئے تاکہ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کلمہ کی وجہ سے آپ کے حق میں گواہی دے سکوں۔ اس پر ابو جہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ بولے کہ ابوطالب کیا تم عبد المطلب کے دین سے پھر جاؤ گے رسول اللہ ﷺ برابر دین اسلام ان کے سامنے پیش کرتے رہے ابو جہل اور ابن ابی امیہ بھی اپنی بات دہراتے رہے۔ ابوطالب کی آخری بات یہ تھی کہ وہ عبد المطلب کے دین پر ہیں۔ انہوں نے لا الہ الا اللہ کہنے سے انکار کر دیا لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں آپ کے لئے طلب مغفرت کرتا رہوں گا تا آنکہ مجھے منع کر دیا جائے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت ماسکان للنبی الایۃ نازل فرمائی (جس میں کفار و مشرکین کے لئے استغفار کی ممانعت کر دی گئی تھی۔)

باب ۴۹۸۔ قبر کے پاس محدث کی

نصیحت اور تلامذہ کا اس کے ارد گرد بیٹھنا

(۶۳۶) حضرت علیؓ نے بیان کیا کہ ہم بقیع غرقہ میں ایک جنازہ کے ساتھ تھے پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور بیٹھ گئے، ہم بھی آپ کے ارد گرد بیٹھ گئے۔ آپ ﷺ کے پاس ایک چھری تھی جسے آپ نے زمین پر ڈال کر اس سے نشانات بنانے لگے پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ انسان کے ایک ایک فرد کو جنت اور جہنم کے لئے پہلے ہی سے لکھا جا چکا ہے اور یہ بھی کہ کون شقی ہے اور کون سعید۔ اس پر ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر کیوں نہ ہم اپنی تقدیر پر اعتماد کر لیں اور عمل چھوڑ دیں جو سعید رو ہیں ہوں گی وہ خود بخود اہل سعادت کے انجام کو پہنچیں گی اور جو شقی ہوں گی وہ اہل شقاوت کے انجام کو پہنچیں گی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا (نہیں بلکہ) سعید روحوں کے لئے اچھے کام کرنے میں ہی آسانی معلوم ہوتی ہے اور شقی روحوں کو برے کاموں میں آسانی نظر آتی ہے۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی فاما من اعطی واتقى الخ۔

باب ۴۹۸ مؤعظۃ المحدث

عند القبر وقعود أصحابه حوله

(۶۳۶) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فِي بَقِيعِ الْغَرْقِدِ فَاتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ فَكَسَّ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ وَمَا مِنْ نَفْسٍ مَنُفُوسَةٍ إِلَّا كُتِبَ مَكَانُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَإِلَّا قَدْ كُتِبَ شَقِيَّةٌ أَوْ سَعِيدَةٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا نَتَّكِلُ عَلَى كِتَابِنَا وَنَدْعُ الْعَمَلَ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ قَالَ أَمَّا أَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيسَّرُونَ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ وَأَمَّا أَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيُيسَّرُونَ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَأَ فَا مَّا مَنْ أَعْطِيَ وَاتَّقَى الْآيَةَ۔



باب ۴۹۹۔ خودکشی سے متعلق احادیث

(۶۳۷) حضرت ثابت بن ضحاکؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اسلام کے سوا کسی اور ملت پر ہونے کی جھوٹی قسم قصداً کھائے تو وہ ویسا ہی ہو جائے گا جیسا کہ اس نے اپنے لئے کہا ☆ اور جو شخص اپنے کو دھاردار چیز سے ذبح کر لے اسے جہنم میں عذاب ہوگا

باب ۴۹۹. مَا جَاءَ فِي قَاتِلِ النَّفْسِ.

(۶۳۷) عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ إِلَّا سَلَامَ كَاذِبًا مُتَعَمِّدًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ عَذَّبَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ.

حضرت جندبؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک زخمی شخص نے (زخم کی تکلیف کی وجہ سے) خود کو ذبح کر ڈالا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بندہ نے خود بخود اپنی جان لی اس لئے میں بھی اس پر جنت حرام کرتا ہوں۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص خود اپنا گلا گھونٹ کر جان دے ڈالتا ہے وہ جہنم میں بھی اسی طرح کرتا ہے اور جو اپنی جان اپنے ہی نیزہ سے لے لیتا ہے وہ جہنم میں بھی۔ اسی طرح کرتا ہے۔

عَنْ جُنْدَبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ بِرَجُلٍ جِرَاحٌ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ اللَّهُ بَدَرْنِي عَبْدِي بِنَفْسِهِ حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَخْنُقُ نَفْسَهُ يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ وَالَّذِي يَطْعُنُهَا يَطْعُنُهَا فِي النَّارِ.

فائدہ: ☆ اس کی صورت یہ ہے کہ مثلاً کسی نے کہا کہ اگر فلاں کام نہ ہوا تو میں یہودی یا نصرانی ہو جاؤں گا۔ اب اگر وہ حادث ہو گیا تو کافر ہو جائے گا اور اگر حادث نہ ہوا تو کافر نہیں ہوگا لیکن بہر حال اس کی شاعت باقی ہے۔

باب ۵۰۰۔ لوگوں کی زبان پر میت کی تعریف

(۶۳۸) حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ صحابہ کا گذر ایک جنازہ سے ہوا۔ لوگ اس کی تعریف کرنے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا واجب ہوگئی پھر دوسرے جنازہ سے گذر ہوا تو لوگ اس کی برائی کرنے لگے آنحضور ﷺ نے پھر فرمایا واجب ہوگئی۔ اس پر عمر بن خطابؓ نے پوچھا کہ کیا چیز واجب ہوئی؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جس میت کی تم لوگوں نے تعریف کی ہے اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔ اور جس کی تم نے برائی کی ہے اس کے لئے دوزخ واجب ہوگئی۔ تم لوگ روئے ارض پر اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو

باب ۵۰۰. ثَنَاءُ النَّاسِ عَلَى الْمَيِّتِ.

(۶۳۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ مَرُّوا بِجَنَازَةٍ فَاثْنُوا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرُّوا بِأُخْرَى فَاثْنُوا عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا وَجَبَتْ قَالَ هَذَا أَتْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَهَذَا أَتْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ عَلَى الْأَرْضِ.

(۶۳۹) حضرت عمر بن خطابؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جس مسلمان کے حق میں چار شخص خیر کی شہادت دے دیں اللہ اسے جنت میں داخل کرتا ہے ہم نے کہا اور اگر تین دیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ تین پر بھی، پھر ہم نے پوچھا اور اگر دو شہادت دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ دو پر بھی ہم نے ایک کے متعلق دریافت نہیں کیا تھا۔

(۶۳۹) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ فَقُلْنَا وَثَلَاثَةٌ قَالَ وَثَلَاثَةٌ فَقُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ.



## باب ۵۰۱. فی عذاب القبر

(۶۴۰) عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أُقْعِدَ الْمُؤْمِنُ فِي قَبْرِهِ أُتِيَ ثُمَّ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَذَلِكَ قَوْلُهُ يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ۔

## باب ۵۰۱۔ عذاب قبر

(۶۴۰) حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مومن جب اپنی قبر میں بٹھایا جائے پھر وہ شہادت دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں تو یہ خدا تعالیٰ کے اس فرمان کی تعبیر ہے کہ ”اللہ تعالیٰ مومنوں کو صحیح بات کہنے کی توفیق اور اس پر استقلال بخشتا ہے۔“

(۶۴۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ قَالَ إِطَّلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ الْقَلْبِ فَقَالَ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا فَقِيلَ لَهُ تَدْعُوا أَمْوَاتًا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ مِنْهُمْ وَلَكِنْ لَا يُجِيبُونَ۔

(۶۴۱) حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کنویں (جس کنویں میں بدر کے مشرک مقتولین کو ڈالا گیا تھا) والوں کے قریب آئے اور فرمایا تمہارے رب نے جو تم سے وعدہ کیا تھا اسے تم لوگوں نے صحیح پایا۔ کسی صحابی نے عرض کیا کہ آپ مردوں کو خطاب کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم ان سے زیادہ سننے والے نہیں، فرق صرف یہ ہے کہ وہ جواب نہیں دے سکتے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمْ لَيَعْلَمُونَ الْآنَ أَنَّ مَا كُنْتُ أَقُولُ حَقًّا وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ”إِنَّكَ لَا تَسْمَعُ الْمَوْتَى“۔

حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کا مقصد یہ تھا کہ اب انہیں پتہ چل گیا ہوگا کہ میں نے ان سے جو کچھ کہا تھا وہ حق تھا کیوں کہ خداوند تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ تم مردوں کو (اپنی بات) سنا نہیں سکتے۔

فائدہ:- اس سے پہلے جو روایت ابن عمرؓ کے حوالہ سے بیان ہوئی ہے عائشہؓ کی یہ روایت اس کی تردید کرتی ہے عائشہؓ کے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ قرآن نے خود فیصلہ کر دیا ہے کہ مردے زندوں کی باتیں نہیں سن سکتے ”انک لا تسمع الموتی“ اس لئے آنحضور ﷺ کے بدر کے موقع پر ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ میں نے ان کو زندگی میں اللہ تعالیٰ کے راستے کی دعوت دی تھی لیکن انہوں نے اس سے انکار کر دیا تھا اور مجھے جھٹلایا تھا۔ اب انہیں معلوم ہوا ہوگا کہ میری بات صحیح تھی لیکن ابن عمرؓ کی روایت کے مقابلہ میں عائشہؓ کی روایت کو علمائے امت نے تسلیم نہیں کیا ہے کیونکہ قرآن مجید کی آیت کا مقصد صرف یہ ہے کہ مردے ہر حال میں زندوں کی باتیں نہیں سنتے لیکن بعض اوقات سن بھی لیتے ہیں، جب اللہ تعالیٰ کی مرضی سنانے کی ہوتی ہے اسکے علاوہ ابن عمرؓ کی روایت متعدد دوسرے واسطوں سے بھی اسی طرح مروی ہے اور ان سب سے ایک ہی مفہوم سمجھ میں آتا ہے گویا آنحضور ﷺ نے بدر کے مشرک مقتولین کو مخاطب فرمایا تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے انہوں نے آپ ﷺ کی آواز سن لی تھی اسی وجہ سے آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ یہ سننے میں تم سے کچھ کم نہیں ہیں عالم برزخ عالم دنیا سے ایک الگ عالم ہے جہاں آدمی موت کے بعد قیامت تک رہے گا۔ قیامت کے بعد جس عالم میں تمام مخلوقات پہنچیں گی اس کا نام عالم آخرت ہے۔ جب عالم برزخ عالم دنیا سے الگ ہے تو ظاہر ہے کہ براہ راست ایک عالم کا آدمی دوسرے عالم کے آدمی کو اپنا پیغام نہیں پہنچا سکتا۔ لیکن اگر خداوند تعالیٰ چاہے تو اس میں کوئی استبعاد بھی نہیں کہنا چاہئے کہ اس سلسلے میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے قرآن وحدیث سے استنباط کو صحیح نہیں خیال کیا گیا ہے۔

(۶۴۲) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا تَقُولُ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَذَكَرَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ الَّتِي يَفْتَنُ فِيهَا الْمَرْءُ فَلَمَّا ذَكَرَ ذَلِكَ ضَجَّ الْمُسْلِمُونَ ضَجَّةً۔

(۶۴۲) حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ نے قبر کے فتنہ کا ذکر کیا، جہاں انسان آزار مائش میں ڈالا جائے گا جب حضور اکرم ﷺ اس کا ذکر کر رہے تھے تو مسلمان کی ہچکیاں بندھ گئیں۔



## باب ۵۰۲. التَّعَوُّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

(۶۴۳) عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ يَهُودُ تُعَذِّبُ فِي قَبْرِهَا.

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ.

## باب ۵۰۳. الْمَيِّتُ يُعْرَضُ عَلَيْهِ بِالْغَدَاةِ وَالْعِشِيِّ

(۶۴۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعِشِيِّ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَيُقَالُ هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى يَبْعَثَكَ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

## باب ۵۰۴. مَا قِيلَ فِي أَوْلَادِ الْمُسْلِمِينَ

(۶۴۵) عَنْ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ إِبْرَاهِيمُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ.

## باب ۵۰۵. مَا قِيلَ فِي أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ

(۶۴۶) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا) قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللَّهُ إِذْ خَلَقَهُمْ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ.

## باب ۵۰۲۔ قبر کے عذاب سے خدا کی پناہ

(۶۴۳) حضرت ابو ایوبؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ باہر تشریف لے گئے، سورج غروب ہو چکا تھا۔ اس وقت آپ کو ایک آواز سنائی دی (یہودیوں پر عذاب قبر کی) پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہودیوں پر ان کی قبر میں عذاب ہو رہا ہے

اور حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس طرح دعا کرتے تھے ”اے اللہ! میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ دوزخ کے عذاب سے، زندگی اور موت کی آزمائشوں سے اور مسیح دجال کی آزمائشوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“

## باب ۵۰۳۔ میت پر صبح و شام پیش کی جاتی ہے

(۶۴۴) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص مر جاتا ہے تو اس کی قیام گاہ (عالم برزخ میں) اسے صبح و شام دکھائی جاتی ہے خواہ وہ جنتی ہو یا دوزخی، اسے بتایا جاتا ہے کہ یہ تمہاری ہونے والی قیام گاہ ہے، جب تمہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن دوبارہ اٹھائے گا۔

## باب ۵۰۴۔ مسلمانوں کی اولاد سے متعلق

(۶۴۵) حضرت براءؓ نے فرمایا کہ جب ابراہیمؑ کا انتقال ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انہیں ایک دودھ پلانے والی جنت میں ملے گی (کیونکہ اس کا انتقال بچپن میں ہوا تھا)۔

## باب ۵۰۵۔ مشرکین کی نابالغ اولاد سے متعلق احادیث

(۶۴۶) حضرت عبداللہ ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ سے مشرکوں کے نابالغ بچوں کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جب انہیں پیدا کیا تھا اسی وقت وہ خوب جانتا تھا کہ کیا کریں گے۔

فائدہ:- نابالغ بچے شریعت کی نظر میں معصوم اور غیر مکلف ہیں۔ اس لئے اس بات پر اجماع ہے کہ مسلمانوں کی نابالغ اولاد نجات پائے گی، لیکن چونکہ بہت سے معاملات میں بچے والدین کے تابع سمجھے گئے ہیں اس لئے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے غیر مسلموں کی نابالغ اولاد کے سلسلے میں توقف کیا ہے تو قف کا مطلب یہ ہے کہ بعض کی نجات ہو جائے گی اور بعض کی نہیں ہوگی۔ کن کن کی نجات ہوگی اور کن کن کی نہیں ہوگی؟ یہ خدا ہی بہتر جانتا ہے۔ یہ تکوینیات کے متعلق ہے کیونکہ عملی اعتبار سے وہ ابھی تک غیر مکلف تھے اب ان کی تقدیر میں کیا تھا؟ فیصلہ اسی بنیاد پر ہوگا!!



(۶۴۷) عَنْ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدُب (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلَوةً أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا قَالَ فَإِنْ رَأَى أَحَدٌ قَصَّهَا فَيَقُولُ مَا شَاءَ اللَّهُ فَسَمِعْنَا لَنَا يَوْمًا فَقَالَ هَلْ رَأَى مِنْكُمْ أَحَدٌ رُؤْيَا قُلْنَا لَا قَالَ لَكِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ آتَيْنِي فَأَخَذَا بِيَدِي فَأَخْرَجَانِي إِلَى أَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ فَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ وَرَجُلٌ قَائِمٌ بِيَدِهِ كَلُوبٌ مِنْ حَدِيدٍ يُدْخِلُهُ فِي شِدْقِهِ حَتَّى يَبْلُغَ قَفَاهُ ثُمَّ يَفْعَلُ بِشِدْقِهِ الْآخَرَ مِثْلَ ذَلِكَ وَيَلْتَمِسُ شِدْقَهُ هَذَا فَيَعْوُدُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهُ فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالَ أَنْطَلِقُ فَأَنْطَلِقْنَا حَتَّى آتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ عَلَى قَفَاهُ وَرَجُلٌ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِهِ بِفَهْرٍ أَوْ صَخْرَةٍ فَيَشْدُخُ بِهَا رَأْسَهُ فَإِذَا ضَرَبَهُ تَذْهَدَهُ الْحَجَرُ فَأَنْطَلِقَ إِلَيْهِ لِيَأْخُذَهُ فَلَا يَرْجِعُ إِلَى هَذَا حَتَّى يَلْتَمِسَ رَأْسَهُ وَعَادَ رَأْسَهُ كَمَا هُوَ فَعَادَ إِلَيْهِ فَضَرَبَهُ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ أَنْطَلِقُ فَأَنْطَلِقْنَا إِلَى نَقَبٍ مِثْلُ التَّنُورِ أَعْلَاهُ ضَيْقٌ وَأَسْفَلُهُ وَاسِعٌ تَتَوَقَّدُ تَحْتَهُ نَارٌ فَإِذَا اقْتَرَبَ ارْتَفَعُوا حَتَّى كَادُوا يَخْرُجُونَ فَإِذَا خَمَدَتْ رَجَعُوا فِيهَا رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالَا أَنْطَلِقُ فَأَنْطَلِقْنَا حَتَّى آتَيْنَا عَلَى نَهْرٍ مِّنْ دَمٍ فِيهِ رَجُلٌ قَائِمٌ وَعَلَى وَسْطِ النَّهْرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِي فِي النَّهْرِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ رَمَاهُ الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِيهِ فَرَدَّهُ حَيْثُ كَانَ فَجَعَلَ كُلُّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ رَمَى فِيهِ بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالَ أَنْطَلِقُ فَأَنْطَلِقْنَا حَتَّى آتَيْنَا إِلَى رَوْضَةٍ خَضِرَاءَ فِيهَا شَجَرَةٌ عَظِيمَةٌ وَفِي أَصْلِهَا شَيْخٌ وَصَبِيَانٌ وَإِذَا رَجُلٌ قَرِيبٌ مِّنَ الشَّجَرَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ نَارٌ يُوقِدُهَا فَصَعِدَا بَنِي إِلَى الشَّجَرَةِ فَادْخَلَانِي دَارًا لَمْ أَرَقُطْ أَحْسَنَ وَأَفْضَلَ مِنْهَا فِيهَا رِجَالٌ شُبُوحٌ وَشَبَابٌ وَنِسَاءٌ وَصَبِيَانٌ ثُمَّ أَخْرَجَانِي مِنْهَا فَصَعِدَا بَنِي إِلَى الشَّجَرَةِ فَادْخَلَانِي

(۶۴۷) حضرت سمرہ بن جندبؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نماز (فرض) پڑھنے کے بعد (عموماً) ہماری طرف توجہ فرماتے تھے اور پوچھتے تھے کہ رات کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ (یہ فجر کی نماز کے بعد ہوتا تھا) انہوں نے بیان کیا کہ اگر کسی نے خواب دیکھا ہوتا تو اسے بیان کر دیتا تھا اور آپ ﷺ اس کی تعبیر اللہ کی مشیت کے مطابق دیتے تھے، چنانچہ آپ ﷺ نے ہم سے معمول کے مطابق دریافت فرمایا ”کیا کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے ہم نے عرض کیا کہ کسی نے نہیں دیکھا، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا لیکن میں نے خواب دیکھا ہے کہ دو آدمی میرے پاس آئے انہوں نے میرے ہاتھ تھام لئے اور مجھے ارض مقدس میں لے گئے۔ وہاں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص تو بیٹھا ہوا ہے اور ایک شخص کھڑا ہے اور اس کے ہاتھ میں لوہے کا آنکس تھا، جسے وہ بیٹھنے والے کے منہ کے جڑے میں لگا کر اس کے سر کے بھیجے تک چیر دیتا تھا۔ پھر دوسرے جڑے کے ساتھ بھی اسی طرح کرتا تھا، اس دوران میں اس کا پہلا جبراً صحیح اور اپنی اصل حالت میں آ جاتا تھا اور پھر پہلے کی طرح وہ اسے دوبارہ چیرتا میں نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ میرے ساتھ کے دونوں آدمیوں نے کہا کہ آگے چلو، چنانچہ ہم آگے بڑھے تو ایک شخص کے پاس آئے جو سر کے بل لیٹا ہوا تھا اور دوسرا شخص ایک بڑا سا پتھر لئے اس کے سر پر کھڑا تھا۔ اس پتھر سے وہ لیٹے ہوئے شخص کو کچل دیتا تھا جب اس کے سر پر پتھر مارتا تو سر پر لگ کر وہ دور چلا جاتا تھا کہ سر دوبارہ اچھا خاصا دکھائی دینے لگتا۔ بالکل ایسا ہی جیسے پہلا تھا، واپس آ کر وہ پھر اسے مارتا، میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ آگے چلو، چنانچہ ہم آگے بڑھے، ایک گڑھے کی طرف جس کے اوپر کا حصہ تو تنگ تھا، لیکن نیچے کشادگی تھی، نیچے آگ جل رہی تھی، جب آگ کے شعلے بھڑک کر اوپر کواٹھتے تو اس میں موجود لوگ بھی اٹھ آتے اور ایسا معلوم ہوتا کہ اب باہر نکل جائیں گے لیکن جب شعلے دب جاتے تو وہ لوگ بھی نیچے چلے جاتے تھے۔ اس تنور میں ننگے مرد اور عورتیں تھیں میں نے اس موقع پر بھی پوچھا کہ یہ کیا ہے لیکن اس مرتبہ بھی جواب یہی ملا کہ آگے چلو، ہم آگے چلے، اب ہم خون کی ایک نہر کے قریب تھے نہر کے اندر ایک شخص کھڑا تھا اور اس کے نیچے میں ایک شخص تھا جس کے سامنے پتھر رکھا ہوا تھا۔ نہر کا آدمی جب باہر نکلنا چاہتا تو پتھر والا شخص پتھر سے اس کے منہ میں اتنی زور سے مارتا کہ وہ اپنی



پہلی جگہ پر چلا جاتا اور اسی طرح جب بھی وہ نکلنے کی کوشش کرتا نگران شخص اس کے منہ میں اتنی ہی زور سے مارتا کہ وہ اپنی اصلی جگہ چلا جاتا میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ آگے چلو، چنانچہ ہم آگے بڑھے اور ایک سبز باغ میں آئے باغ میں ایک بہت بڑا درخت تھا اس درخت کی جڑ میں ایک عمر رسیدہ بزرگ اور ان کے ساتھ کچھ بچے بیٹھے ہوئے تھے۔ درخت سے قریب ہی ایک شخص اپنے سامنے آگ سلگا رہا تھا، دونوں میرے ساتھی مجھے لے کر درخت پر چڑھے، اس طرح وہ مجھے اپنے گھر لے گئے۔ اس سے زیادہ حسین و خوبصورت اور بابرکت گھر میں نے کبھی نہیں دیکھا، اس گھر میں بوڑھے، جوان، عورتیں اور بچے (سب ہی) تھے۔ میرے ساتھی مجھے اس گھر سے نکال کر ایک اور درخت پر چڑھا لے گئے اور پھر ایک دوسرے گھر میں لے گئے جو نہایت خوبصورت اور بابرکت تھا اس میں بوڑھے اور جوان تھے۔ میں نے کہا تم لوگوں نے مجھے رات بھر سیر کرائی، کیا میں نے جو کچھ دیکھا ہے اس کے متعلق بھی کچھ بتاؤ گے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں! وہ جو تم نے دیکھا ہے کہ اس آدمی کا جبراً پھاڑا جا رہا ہے تو وہ جھوٹا آدمی تھا اور جھوٹی باتیں بیان کیا کرتا تھا

دَارًا هِيَ أَحْسَنُ وَأَفْضَلُ فِيهَا شُبُوحٌ وَ شَبَابٌ قُلْتُ طَوَّفْتُ مَنَايَ اللَّيْلَةِ فَأَخْبَرَانِي عَمَّا رَأَيْتُ قَالَا نَعَمْ أَمَّا الَّذِي رَأَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ فَكَذَّابٌ يُحَدِّثُ بِالْكَذِبَةِ فَتُحْمَلُ عَنْهُ حَتَّى تُبْلَغَ الْأَفَاقُ فَيُصْنَعُ بِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَالَّذِي رَأَيْتَهُ يُشَدُّ رَأْسُهُ فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّيْلِ وَلَمْ يَعْمَلْ فِيهِ بِالنَّهَارِ يُفْعَلُ بِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَالَّذِي رَأَيْتَهُ فِي النَّقَبِ فَهُمْ الزُّنَاةُ وَالَّذِي رَأَيْتَهُ فِي النَّهْرِ أَكَلُوا الرِّبَا وَالشَّيْخُ الَّذِي فِي أَصْلِ الشَّجَرَةِ إِبْرَاهِيمُ وَ الصَّبِيَّانُ حَوْلَهُ فَأَوْلَادُ النَّاسِ وَالَّذِي يَوْقِدُ النَّارَ مَالِكُ خَازِنُ النَّارِ وَالَّذِي الْأُولَى الَّتِي دَخَلَتْ دَارَ عَامَّةِ الْمُؤْمِنِينَ وَأَمَّا هَذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ وَأَنَا جَبْرِيلُ وَ هَذَا مِيكَائِيلُ فَأَرْفَعُ رَأْسَكَ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا فَوْقِي مِثْلُ السَّحَابِ قَالَا ذَلِكَ مَنْزِلُكَ فَقُلْتُ دَعَانِي ادْخُلْ مَنْزِلِي قَالَا إِنَّهُ بَقِيَ لَكَ عُمْرٌ لَمْ تَسْتَغْمِلْهُ فَلَوْ اسْتَغْمَلْتَ آتَيْتَ مَنْزِلَكَ۔

اس سے دوسرے لوگ سنتے تھے اور اس طرح ایک جھوٹی بات دور دور تک پھیل جایا کرتی تھی اس کے ساتھ قیامت تک یہی معاملہ ہوتا رہے گا۔ جس شخص کو تم نے دیکھا کہ اس کا سر کچلا جا رہا تھا تو وہ ایک ایسا انسان تھا جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم دیا تھا لیکن وہ رات کو پڑا سوتا تھا اور دن میں اس پر عمل نہیں کرتا تھا اس کے ساتھ بھی یہ عمل قیامت تک ہوتا رہے گا اور جنہیں تم نے تنور میں دیکھا وہ زانی تھے اور جنہیں تم نے نہر میں دیکھا وہ سودخور تھے اور وہ بزرگ جو درخت کی جڑ میں بیٹھے ہوئے تھے، حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے اور ان کے ارد گرد بچے، لوگوں کی نابالغ اولاد تھیں۔ جو شخص آگ جلا رہا تھا وہ دوزخ کا داروغہ تھا اور وہ گھر جس میں تم پہلے داخل ہوئے عام مومنوں کا گھر تھا اور یہ گھر جس میں تم اب کھڑے ہو شہداء کا ہے اور میں جبرائیل ہوں اور یہ میرے ساتھ میکائیل ہیں۔ اچھا اب اپنا سراٹھاؤ۔ میں نے جو سراٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے اوپر بادل کی طرح کوئی چیز ہے (یعنی دکھائی دینے والا مکان بہت اوپر تھا صاف دکھائی نہیں دیتا تھا اس لئے بادل کی طرح محسوس ہوا) میرے ساتھیوں نے کہا کہ تمہارا مکان ہے اس پر میں نے کہا مجھے اپنے مکان میں جانے دو، انہوں نے یہ جواب دیا ابھی تمہاری عمر باقی ہے جو تم نے پوری نہیں کی۔ جب پوری ہو جائے گی تو تم اپنے مکان میں آ جاؤ گے!

### باب ۵۰۶۔ اچانک موت!

(۶۴۸) حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ میری والدہ کا اچانک انتقال ہو گیا اور میرا خیال ہے کہ اگر انہیں گفتگو کا موقع ملتا تو وہ صدقہ کرتیں کیا میں ان کی طرف سے صدقہ کر دوں تو انہیں اس کا اجر ملے گا؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں! ملے گا۔

### باب ۵۰۶۔ مَوْتِ الْفَجَاءَةِ بَغْتَةً۔

(۶۴۸) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمِّي افْتُلِيتْ نَفْسُهَا وَاطْنُهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَهَلْ لَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقَتْ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ۔



باب ۵۰۷. مَا جَاءَ فِي قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ

(۶۴۹) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) قَالَتْ  
إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَتَعَذَّرُ فِي  
مَرَضِهِ أَيْنَ أَنَا الْيَوْمَ أَيْنَ أَنَا غَدًا اسْتَبْطَاءَ لِيَوْمَ عَائِشَةَ  
فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي قَبَضَهُ اللَّهُ بَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي  
وَدُفِنَ فِي بَيْتِي۔

باب ۵۰۷۔ نبی کریم ﷺ کی قبر کے متعلق

(۶۴۹) حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے مرض الوفا میں گویا اور اجازت لینا چاہتے تھے (فرماتے) آج میری باری کن کے یہاں ہے، کل کن کے یہاں ہوگی؟ عائشہؓ کی باری کے دن کے متعلق آپ خیال فرماتے تھے کہ بہت بعد میں آئے گی چنانچہ جب میری باری آئی تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی روح اس حال میں قبض کی کہ آپ ﷺ میرے سینے پر ٹیک لگائے ہوئے تھے اور میرے ہی گھر میں مدفون ہیں!!

فائدہ:- یعنی چونکہ تمام ازواج مطہرات کے یہاں قیام کی آنحضور ﷺ نے باری مقرر کی تھی اور پوری طرح اس کی پابندی کرتے تھے اس لئے جب آپ کو مرض الوفا لاحق ہوا تو آپ کی خواہش یہ تھی کہ عائشہؓ کی باری کا دن جلدی آئے کیونکہ آپ کو ان کے یہاں زیادہ آرام مل سکتا تھا، لیکن دوسری طرف متعینہ باری کے بھی پابند تھے۔ اس لئے آپ اس کا ذکر کرتے تھے کہ آج کس کے یہاں باری ہے اور کل کس کے یہاں ہوگی آپ ﷺ کو عائشہؓ کی باری کا شدت سے گویا انتظار تھا!

باب ۵۰۸. مَا يُنْهَى مِنْ سَبِّ الْأَمْوَاتِ.

(۶۵۰) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَى وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضُوا إِلَى مَا قَدَّمُوا۔

باب ۵۰۸ مردوں کو برا بھلا کہنے کی ممانعت!!

(۶۵۰) حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مردوں کو برا بھلا مت کہو، کیونکہ انہوں نے جیسا بھی عمل کیا تھا اس کا بدلہ پا لیا۔

## کتاب الزکوٰۃ

باب ۵۰۹. وَجُوبُ الزَّكَاةِ وَقَوْلُ اللَّهِ

عَزَّوَجَلَّ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ

(۶۵۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ أَدْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ فَأَعْلِمُهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خُمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ فَأَعْلِمُهُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ أَعْيَانِهِمْ وَتُرَدُّ فِي فُقَرَائِهِمْ۔

باب ۵۰۹۔ زکوٰۃ کا وجوب اور اللہ عزوجل

کا فرمان کہ نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو

(۶۵۱) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے معاذؓ کو یمن (کا عامل بنا کر بھیجا) اور فرمایا کہ تم انہیں دعوت اس گواہی کی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں اگر وہ لوگ تمہاری یہ بات مان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر پانچ وقت روزانہ کی نمازیں فرض کی ہیں اگر وہ لوگ یہ بات بھی مان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مال کا کچھ صدقہ فرض کیا ہے جو ان کے مالدار لوگوں سے لے کر انہیں کے محتاجوں کو دے دیا جائے گا۔

(۶۵۲) عَنْ أَبِي أَيُّوبَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ

رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ مَالَهُ، مَالَهُ، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِرْبَ مَالَهُ، تُعْبُدُ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا

(۶۵۲) حضرت ابوایوبؓ نے فرمایا کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے

دریافت کیا کہ آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جو جنت میں لے جائے اس پر لوگوں نے کہا کہ آخر یہ کیا چاہتا ہے لیکن نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ تو بہت اہم ضرورت ہے (پھر آپ نے جنت میں لے جانے والے عمل



وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ۔

بتائے کہ) اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ اس کا کوئی شریک نہ ٹھہراؤ۔ نماز قائم کرو اور صلہ رحمی کرو۔

(۶۵۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ تَعْبُدُ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا فَلَمَّا وَلَّى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا۔

(۶۵۳) حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جس پر میں اگر مداومت کروں تو جنت میں جاؤں آپ نے فرمایا کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس کا کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ فرض نماز قائم کرو۔ فرض زکوٰۃ دو اور رمضان کے روزے رکھو اعرابی نے کہا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ان میں کوئی زیادتی میں نہیں کروں گا۔ جب وہ جانے لگے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی ایسے شخص کے دیکھنے کی تمنا رکھتا ہے جو جنت والوں میں ہو تو اسے اس شخص کو دیکھنا چاہئے (کہ یہ جنتی ہے)۔

(۶۵۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ لَمَّا تُوُفِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ وَكَفَرَمَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالَ عُمَرُ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابِهِ عَلَى اللَّهِ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا قَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللَّهُ لَوْ مَنَعُونِي عَنَّا قَا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنَعِهِمْ قَالَ عُمَرُ فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ قَدْ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ۔

(۶۵۴) حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی اور خلیفہ ابو بکرؓ ہوئے ادھر عرب کے بہت سے قبائل نے انکار شروع کر دیا تو عمرؓ نے فرمایا کہ آپ رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کی موجودگی میں کیونکر جنگ کر سکتے ہیں کہ ”مجھے حکم ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک جنگ کروں جب تک وہ لا الہ الا اللہ کی شہادت نہ دے دیں اور جو شخص اس کی شہادت دے دے گا تو میری طرف سے اس کا مال و جان محفوظ ہو جائے گا سو اس کے حق کے (یعنی قصاص وغیرہ کی صورتیں اس سے مستثنیٰ ہیں) اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا اس پر ابو بکرؓ نے جواب دیا کہ بخدا میں ہر اس شخص سے لڑوں گا۔ جو زکوٰۃ اور نماز میں تفریق کرے گا۔ کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے خدا کی قسم اگر انہوں نے چار مہینے کے بچے کے دینے سے بھی انکار کیا جسے وہ رسول اللہ ﷺ کو دیتے تھے تو میں ان سے لڑوں گا۔ عمرؓ نے فرمایا کہ بخدا یہ بات اس کا نتیجہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ابو بکرؓ کو شرح صدر عطا فرمایا تھا اور بعد میں، میں بھی اس نتیجہ پر پہنچا کہ ابو بکرؓ ہی حق پر تھے!!

فائدہ:- جب حضور اکرم ﷺ کی وفات ہوئی تو عرب کے ان تمام قبائل میں جو مدینہ سے دور تھے ایک بے چینی پھیل گئی۔ حضور اکرم ﷺ کی زندگی ہی میں سارا عرب حلقہ بگوش اسلام ہو چکا تھا، لیکن بہر حال پوری قوم بدویانہ اور مرکز گریز زندگی کی ہمیشہ سے عادی تھی۔ حضور اکرم ﷺ نبی تھے اس لئے ان کی امارت اور سرداری مسلم تھی! قبائلی عربوں کا کہنا یہ تھا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کر لی لیکن تمہاری اطاعت کیوں کریں؟ جس طرح تم نے (مدینہ والوں نے) ایک اپنا امیر منتخب کیا ہے ہم بھی ایک امیر منتخب کر لیں گے اور زکوٰۃ ہم نہیں دیں گے، تم ہم سے ہمارے روپے نہیں لے سکتے۔ ہم اگر زکوٰۃ دیں گے تو اپنے ہی قبیلہ کے کسی منتخب امیر کو، لیکن ابو بکر صدیق خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا کہنا یہ تھا کہ یہ اسلام کے احکام میں رخنہ اندازی ہے۔ زکوٰۃ بالکل اسی طرح فرض ہے جس طرح نماز



نماز پڑھنے کا اقرار ہے اور زکوٰۃ دینے سے انکار۔ یہ کیا اسلام ہے؟ ہر مسلمان کو زکوٰۃ بھی دینی ہوگی۔ جب تم نے کلمہ شہادت پڑھ لیا تو زکوٰۃ سے انکار خدا کے حکم اور اس کے دیئے ہوئے دستور کے مطابق حکومت سے بغاوت ہے اور ہم ان تمام لوگوں سے جنگ کریں گے جو اس بغاوت میں حصہ لیں، عمر رضی اللہ عنہ کا کہنا یہ تھا کہ اس بغاوت پر ان سے جنگ حضور اکرم ﷺ کے دیئے ہوئے احکام کے خلاف ہے آنحضور ﷺ کے فرمان کا مقصد حضرت عمر کے نزدیک صرف یہ تھا کہ ہم جنگ صرف انہیں لوگوں سے کر سکتے ہیں جو اللہ اور رسول پر ایمان نہ رکھتے ہوں لیکن جو لوگ اس کلمہ کی شہادت دے دیں ان سے جنگ جائز نہیں ان کے کہنے کا مقصد یہ تھا کہ زکوٰۃ نہ دینا اور کلمہ شہادت کا اقرار نہ کرنا دو الگ چیزیں ہیں اگر کوئی شخص کلمہ شہادت کے بعد زکوٰۃ سے انکار کر دے تو وہ کافر نہیں ہو جاتا کہ ہم ان سے جنگ کریں۔ حضرت صدیق اکبر کو اس سے انکار تھا کیونکہ کلمہ شہادت کی طرح، زکوٰۃ، حج اور دوسری تمام ضروریات دین پر یقین و ایمان مسلمان کے لئے ضروری ہے لیکن ایک اور بات تھی ان لوگوں نے نہ کلمہ شہادت سے انکار کیا تھا نہ نماز سے نہ زکوٰۃ یا کسی بھی ضروریات دین سے، بلکہ ان کا انکار صرف اس مرکزی زندگی سے تھا جسے رسول اللہ ﷺ قائم کر گئے تھے چنانچہ انہوں نے کہا بھی یہ تھا کہ ”منا امیر و منکم امیر“ یعنی انہیں زکوٰۃ دینے سے انکار نہیں تھا بلکہ اس مرکزی زندگی سے انکار تھا جو خلافت اسلامی ان کے لئے ضروری قرار دے رہی تھی گویا وہ چاہتے تھے کہ زمانہ جاہلیت کی طرح ہر قبیلہ کا ایک الگ امیر ہو اور زکوٰۃ اسی کو دی جائے اس لئے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کا اعلان جنگ انتظامی مصالح کی بنا پر تھا کیونکہ خلافت سے انہوں نے بغاوت کی تھی اور اسلام کے اس مرکزی اور دستوری اسٹیٹ کو ماننے سے انکار کیا تھا جسے اللہ کے رسول قائم کر گئے تھے اور جو ابھی بالکل ابتدائی مراحل سے گزر رہی تھی اس سے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اعلیٰ تدبیر اور سیاسی بصیرت کا پتہ چلتا ہے کہ جب عرب کا اکثر حصہ اس مرکزی زندگی سے انکار کر چکا تھا جو اسلام میں مطلوب تھی تو آپ نے اعلان جنگ اس طرح کیا کہ سب راہ راست پر آ گئے اس وقت سب سے بڑا سوال یہ تھا کہ آج جن لوگوں نے زکوٰۃ مدینہ بھیجنے سے انکار کیا تھا کہ وہ آئندہ اسلام کے دوسرے مسائل کو اپنی خواہشات کے تابع کرنے کی کوشش نہیں کریں گے؟

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے شیخ نوویؒ نے خطاب کے حوالہ سے یہ لکھا ہے، کہ حضور ﷺ کی وفات کے بعد تمام قبائلی عرب میں ارتداد پھیل گیا تھا۔ حالانکہ یہ ایک نہایت بے بنیاد بات ہے، خطاب نے غالباً زکوٰۃ سے انکار کرنے والوں کو بھی مرتدین کی صف میں شمار کر لیا ابن حزم نے اس کی بڑی شدت کے ساتھ تردید کی ہے۔ یہ صحیح ہے کہ آنحضور ﷺ کی وفات کے بعد کچھ لوگ جو نئے نئے مسلمان ہوئے تھے اور ایمان اور یقین کے معاملہ میں بالکل صفر تھے مرتد ہو کر مسیلمہ وغیرہ کے گروہ سے جا ملے تھے لیکن یہ لوگ بہت کم تھے، زیادہ تعداد ان لوگوں کی تھی جو زکوٰۃ مدینہ بھیجنے کے خلاف ہو گئے تھے، پھر بھی ایسے قبائل میں بہت سے مخلص مسلمان تھے اور اسلام کی روح کو سمجھتے تھے، انہوں نے اس کی سخت مخالفت کی، چنانچہ بہت جلد باغیوں پر قابو پالیا گیا اور جن لوگوں نے ارتداد اختیار کیا تھا ان کا بھی استیصال ہو گیا!

## باب ۵۱۰. اِثْمُ مَا نَعِ الزَّكْوٰةِ

## باب ۵۱۰۔ زکوٰۃ نہ ادا کرنے والے پر گناہ!

(۶۵۵) حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اونٹ (قیامت کے دن) اپنے ان مالکوں کے پاس جنہوں نے ان کا حق (زکوٰۃ نہیں دیا تھا اس سے زیادہ موٹے تازے ہو کر آئیں گے) جیسے پینا (میں) ان کے پاس تھے اور انہیں اپنے کھروں سے روندیں گے بکریاں بھی اپنے ان مالکوں کے پاس جنہوں نے ان کے حق نہیں دیئے تھے پہلے سے زیادہ موٹی تازی ہو کر آئیں گی اور انہیں اپنے کھروں سے روندیں گی اور انہیں سینگ ماریں گی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس کا حق یہ بھی ہے کہ پانی پر دوہا جائے (اگر کوئی مسکین اور محتاج اس سے مانگے تو اسے

(۶۵۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأْتِي الْإِبِلُ عَلَى صَاحِبِهَا عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ إِذَا هُوَ لَمْ يُعْطِ فِيهَا حَقَّهَا تَطَّاهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَأْتِي الْغَنَمُ عَلَى صَاحِبِهَا عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ إِذَا لَمْ يُعْطِ فِيهَا حَقَّهَا تَطَّاهُ بِأَظْلَافِهَا وَتُطْحِنُهُ بِقُرُونِهَا قَالَ وَمَنْ حَقَّهَا أَنْ تُحْلَبَ عَلَى الْمَاءِ قَالَ وَلَا يَأْتِي أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِشَاةٍ يَحْمِلُهَا عَلَى رَقَبَتِهِ لَهَا يُعَارُ فَيَقُولُ يَا مُحَمَّدُ فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ



دینے کے لئے) آپ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی شخص قیامت کے دن اس طرح نہ آئے کہ اس کی گردن پر ایک ایسی بکری لدی ہوئی ہو جو چلا رہی ہو اور مجھ سے کہے کہ اے محمد (مجھے عذاب سے بچائیے) اور میں اسے یہ جواب دوں کہ تمہارے لئے میں کچھ نہیں کر سکتا (میرا کام پہنچانا تھا سو میں نے پہنچا دیا، اسی طرح کوئی شخص اونٹ لئے ہوئے قیامت کے دن نہ آئے۔ اس پر اونٹ کو چڑھا دیا گیا ہو اونٹ چلا رہا ہو اور وہ خود مجھ سے فریاد کرے کہ اے محمد! (مجھے بچائیے) اور میں یہ جواب دے دوں کہ تمہارے لئے میں کچھ نہیں کر سکتا۔ میں نے خدا کا پیغام پہنچا دیا تھا!

لَكَ شَيْئًا قَدْ بَلَغْتُ - وَلَا يَأْتِي بَبْعِيرٍ يَحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَةٍ لَهُ رُغَاءٌ فَيَقُولُ يَا مُحَمَّدُ فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ بَلَغْتُ -

فائدہ:- حضور اکرم ﷺ امت کو متنبہ فرما رہے ہیں کہ کسی کا مال و منال، اونٹ بکری یا کوئی چیز چوری کرنے کی سزا اللہ تعالیٰ کے یہاں کیا ملے گی۔ آپ ﷺ کا مقصد یہ ہے کہ ایسے گنہگار کو میں بھی نہیں بچا سکتا اور میری طرف سے بھی اسے صاف جواب ملے گا اس لئے پہلے ہی لوگ آنے والی دنیا کی جزاء و سزا کو سمجھ لیں تاکہ قیامت کے دن ان مذکورہ حالتوں میں انہیں نہ آنا پڑے، حدیث میں اس کی تصریح نہیں کہ یہ کس بات کی سزا ہوگی، ممکن ہے اونٹ یا بکری کے چور کو قیامت میں اس طرح کی سزا دی جائے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ان کی زکوٰۃ نہ ادا کرنے والے کی یہ سزا ہو۔ یا کسی اس سلسلے کی دوسری خیانت کی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس دنیا کے گناہ قیامت میں جسم اور صورت اختیار کر لیں گے اور انہیں سب لوگ دیکھ سکیں گے!

(۶۵۶) حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کی تو قیامت کے دن اس کا مال نہایت زہریلے سانپ کی صورت اختیار کر لے گا کہ زہریلے سانپ سے اس کے بال جھڑ گئے ہوں گے اس کی آنکھوں کے پاس دو سیاہ نقطے ہوں گے (جیسے سانپ کے ہوتے ہیں) پھر وہ سانپ اپنے دونوں جبروں سے اسے پکڑ لے گا اور کہے گا میں تمہارا مال اور خزانہ ہوں۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی، اور وہ لوگ یہ نہ خیال کریں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں جو کچھ اپنے فضل سے دیا ہے اور وہ اس میں بخل سے کام لیتے ہیں (یعنی زکوٰۃ و صدقات نہیں دیتے) کہ ان کا مال ان کے لئے خیر ہے بلکہ وہ شر ہے جس مال کے معاملہ میں انہوں نے بخل کیا ہے، قیامت میں اس کا طوق ان کی گردن میں پہنایا جائے گا!!

(۶۵۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آتَاهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَوَّتَهُ، مِثْلَ لَهُ، مَالُهُ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ، زَبَبَتَانِ يُطَوِّقُهُ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِلَهْزِمَتَيْهِ يَعْنِي بِشِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا مَالُكَ أَتَاكَ كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخُلُونَ بِمَا أَنَّهُمْ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

فائدہ:- دنیا میں بھی اکثر مدفون خزانوں پر اژدھے اور سانپ کے موجود ہونے کے قصے مشہور ہیں یہ اتنی عام بات ہے کہ اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ معلوم ہوتا ہے کہ خزانے اور سانپ میں کوئی خاص مناسبت ہے کہ دنیا میں بھی اس کا مشاہدہ ہوتا ہے اور قیامت میں بھی مال جمع کرنے والوں کے خزانے سانپ ہی کی صورت اختیار کر لیں گے۔

باب ۵۱۱- جس مال کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے وہ کنز (خزانہ) نہیں ہے

باب ۵۱۱. مَا أُدِيَ زَكَوَّتُهُ، فَلَيْسَ بِكَنْزٍ

(۶۵۷) حضرت ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

(۶۵۷) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) يَقُولُ



کہ پانچ اوقیہ سے کم (چاندی) میں صدقہ (زکوٰۃ) نہیں ہے، پانچ اونٹوں سے کم میں صدقہ نہیں ہے اور پانچ وسق سے کم (غلہ) میں صدقہ نہیں ہے!!

باب ۵۱۲۔ صدقہ پاک کمائی سے!

(۶۵۸) حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص پاک کمائی سے ایک کھجور کے برابر صدقہ کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف پاک کمائی کے صدقہ کو قبول کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے داہنے ہاتھ سے قبول کرتا ہے پھر صدقہ کرنے والے کے مال میں زیادتی کرتا ہے بالکل اسی طرح جیسے کوئی اپنے جانور کے بچے کو بڑھاتا ہے (کھلا پلا کر) تا آنکہ اس کا صدقہ پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے

فائدہ:- یعنی اللہ تعالیٰ کے یہاں یہ صدقہ بڑا قیمتی ہے اور اس سے اللہ کی رضا حاصل ہوتی ہے!

باب ۵۱۳۔ الصَّدَقَةُ قَبْلَ الرَّدِّ.

باب ۵۱۳۔ صدقہ، اس سے پہلے کہ اس کا لینے والا کوئی باقی نہ رہے (۶۵۹) حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا تھا کہ صدقہ کرو، ایک ایسا زمانہ بھی آنے والا ہے جب ایک شخص اپنے مال کا صدقہ لے کر تلاش کرے گا اور کوئی اسے قبول کرنے والا نہیں ملے گا (جس کے پاس صدقہ لے کر جائے گا) وہ جواب یہ دے گا کہ اگر تم کل اسے لائے ہوتے تو میں قبول کر لیتا کیونکہ آج مجھے اس کی ضرورت نہیں رہی!!

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسٍ أَوْاقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا خَمْسٍ دُونَ صَدَقَةٍ وَلَا فِيمَا دُونَ خُمُسَةٍ أَوْسَقٍ صَدَقَةٌ.

باب ۵۱۲. الصَّدَقَةُ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ

(۶۵۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا الطَّيِّبَ فَإِنَّ اللَّهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِينِهِ ثُمَّ يُرَبِّیْهَا لِصَاحِبِهِ كَمَا يُرَبِّیْ أَحَدُكُمْ فَلَوْهُ حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ

(۶۵۹) عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَصَدَّقُوا فَإِنَّهُ يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا يَقُولُ الرَّجُلُ لَوْ جِئْتُ بِهَا بِأَلَمْسِ لَقَبِلْتُهَا فَمَا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِي فِيهَا.

فائدہ:- زین بن منیرؓ نے فرمایا ہے کہ اس عنوان سے مصنفؒ اس بات پر متنبہ کرنا چاہتے ہیں کہ صدقہ یا زکوٰۃ نکالنے میں ”مال مٹول سے کام نہ لینا چاہئے، بلکہ جس دن واجب ہو جائے بلا کسی تاخیر فوراً نکال دینا چاہئے کہ کسی تاخیر کے بغیر زکوٰۃ مستحقوں کو پہنچا دینے سے وہ برکت بھی شروع ہو جاتی ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے۔ بخاری شریف میں اس عنوان کے تحت دی گئی تمام احادیث میں حضور اکرم ﷺ نے صدقہ اور زکوٰۃ دینے کی ترغیب میں یہ انداز اختیار فرمایا ہے کہ ایک زمانہ وہ بھی آنے والا ہے جب زمین اپنی دولت اگل دے گی اور صدقہ لینے والا کوئی باقی نہ رہے گا۔ یا اگر ہوں گے بھی تو بہت کم تعداد میں اور صدقہ انہیں گھر بیٹھے اتنا مل جائے گا کہ پھر ضرورت باقی نہیں رہے گی اس لئے اپنے دور کو غنیمت سمجھو اور صدقہ نکالنے میں تاخیر نہ کرو!

(۶۶۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ قیامت آنے سے پہلے مال و دولت کی بہتات ہو جائے گی اور سب مالدار ہو جائیں گے اس وقت صاحب مال کو اس کی فکر ہوگی کہ اس کا صدقہ کون قبول کرے گا، اور اگر کسی کو دینا بھی چاہے گا تو جواب ملے گا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے!!

(۶۶۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمْ الْمَالُ فَيَفِيضُ حَتَّى يُهَمَّ رَبُّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ وَحَتَّى يُعْرِضَهُ فَيَقُولُ الَّذِي يُعْرِضُهُ عَلَيْهِ لَا أَرَبَ لِي.



(۶۶۱) عَنْ عَدِيٍّ ابْنِ حَاتِمٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) يَقُولُ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا يَشْكُو الْعِيْلَةَ وَالْآخَرُ يَشْكُو قَطْعَ السَّبِيلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا قَطْعُ السَّبِيلِ فَإِنَّهُ لَا يَأْتِيُ عَلَيْكَ إِلَّا قَلِيلٌ حَتَّى تَخْرُجَ الْعِيرُ إِلَيَّ مَكَّةَ بِغَيْرِ خَفِيرٍ وَأَمَّا الْعِيْلَةُ فَإِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُومُ حَتَّى يَطُوفَ أَحَدُكُمْ بِصَدَقَتِهِ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا مِنْهُ ثُمَّ لِيَقْفَنَّ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ حِجَابٌ وَلَا تَرْجَمَانُ يَتْرُجِمُهُ ثُمَّ لِيَقُولَنَّ لَهُ أَلَمْ أُوتِكَ مَالًا فَيَقُولَنَّ بَلَى ثُمَّ لِيَقُولَنَّ أَلَمْ أُرْسِلْ إِلَيْكَ رَسُولًا فَيَقُولَنَّ بَلَى فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِينِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ ثُمَّ يَنْظُرُ عَنْ شِمَالِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ فَلْيَتَّقِيَنَّ أَحَدُكُمْ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِ تَمْرَةٍ فَإِنَّ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ۔

(۶۶۱) حضرت عدی بن حاتم نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ دو شخص آئے۔ ایک شخص فقر و فاقہ کی شکایت لئے ہوئے تھا اور دوسرے کو راستوں کے غیر مامون ہونے کی شکایت تھی (ڈاکوؤں اور اچکوں سے) اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جہاں تک راستوں کے غیر محفوظ ہونے کا تعلق ہے تو بہت جلد ایسا زمانہ آنے والا ہے جب ایک قافلہ مکہ سے کسی نگران یا محافظ جماعت کے بغیر نکلے گا (اور اسے کوئی راستے میں خطرہ نہیں ہوگا) اور رہا فقر و فاقہ تو قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک (مال و دولت کی فراوانی کی وجہ سے یہ حال نہ ہو جائے کہ) ایک شخص اپنا صدقہ لے کر تلاش کرے لیکن کوئی اسے لینے والا نہ ملے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک شخص اس طرح کھڑا ہوگا کہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان نہ کوئی پردہ حائل ہوگا اور نہ ترجمانی کے لئے کوئی ترجمان ہوگا پھر اللہ تعالیٰ اس سے پوچھیں گے کیا میں نے تمہیں مال نہیں دیا تھا؟ وہ کہے گا کہ آپ نے دیا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کہ کیا میں نے تمہارے پاس اپنا پیغمبر نہیں بھیجا تھا؟ وہ کہے گا کہ آپ نے بھیجا تھا۔ پھر وہ شخص اپنے دائیں طرف دیکھے گا تو آگ کے سوا اور کچھ نظر نہیں آئے گا پھر بائیں طرف دیکھے گا اور ادھر بھی آگ ہی آگ، پس تمہیں جہنم سے ڈرنا چاہئے خواہ ایک کھجور کے ٹکڑے (کا صدقہ کر کے اس کا ثبوت دے) اگر یہ بھی میسر نہ آ سکے تو ایک اچھی بات کے ذریعہ (اللہ سے اپنے خوف کا ثبوت دینا چاہئے!!)

باب ۵۱۴۔ جہنم سے بچو، خواہ کھجور کے ایک

ٹکڑے یا کسی معمولی سے صدقہ کے ذریعہ ہو

(۶۶۲) حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے جب ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا تو ہم میں سے بہت سے بازار میں جا کر بار برداری کرتے اور اس طرح ایک مد حاصل کرتے (جسے صدقہ کر دیتے تھے) لیکن آج انہیں میں بہت سوں کے پاس لاکھ لاکھ (درہم یا دینار ہیں)

باب ۵۱۴. اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِ

تَمْرَةٍ وَالْقَلِيلِ مِنَ الصَّدَقَةِ

(۶۶۲) عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْإِنصَارِيِّ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ انْطَلَقَ أَحَدُنَا إِلَى السُّوقِ فَيَحَامِلُ فَيُصِيبُ الْمُدَّوَانَ لِبَعْضِهِمُ الْيَوْمَ لِمِائَةِ أَلْفٍ۔

فائدہ:- مطلب یہ ہے کہ انسان دوزخ میں اپنے گناہ کی وجہ سے جائے گا اور زکوٰۃ، صدقہ، اور خیرات سے گناہ جھڑتے ہیں اس لئے چاہئے کہ ہر شخص اپنی استطاعت کے مطابق صدقہ و خیرات کرے۔ اس سلسلے میں صدقہ کی جانے والی چیز کی قلت و کثرت کا بھی خیال نہ ہونا چاہئے، چیز خواہ کتنی ہی حقیر کیوں نہ ہو اسے بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے اجر و ثواب ملتا ہے۔ صدقہ کا مفہوم دینے لینے کی حدود سے بھی آگے ہے، حدیث میں ہے کہ میٹھی بات بھی صدقہ ہے اور اس صدقہ سے بھی گناہ جھڑتے ہیں اس کا مطلب (بقیہ صفحہ آئندہ پر)



بقیہ :- یہ بھی ہو سکتا ہے کہ معمولی سے معمولی حقوق کا بھی پاس و لحاظ ہونا چاہئے۔ اگر کسی کا کسی پر تنکے برابر بھی کوئی حق ہے تو اسے بھی چکا دینے کی کوشش میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھنی چاہئے کیونکہ حقوق معمولی ہوں یا بڑے، بہر حال جزاء و سزا کے احکام سب پر مرتب ہوں گے!!

۴۔ جب ابتداء اسلام میں صدقہ نکالنے کا حکم ہوا تو لوگ بہت محتاج اور غریب تھے لیکن اللہ اور رسول کی اطاعت کا یہ عالم تھا کہ بازار میں جاتے محنت مزدوری کرتے اور جو کچھ حاصل ہوتا صدقہ کر دیتے۔ آج یہ عالم ہے کہ انہیں غرباء کے یہاں ہزاروں اور لاکھوں کے وارے نیارے ہوتے ہیں، یہ خدا کا فضل ہے۔ صدقہ کرنے والوں کو دنیا میں بھی بدیر یا بسویر اس کا بدلہ ملتا ہے اور آخرت میں اس کا اجر تو بہر حال متعین ہے!!

(۶۶۳) حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ ایک عورت اپنی دو بچیوں کو لئے مانگتی ہوئی آئی۔ میرے پاس ایک کھجور کے سوا اس وقت اور کچھ نہیں تھا، میں نے وہی دے دی اس ایک کھجور کو اس نے اپنی دونوں بچیوں میں تقسیم کر دیا اور خود نہیں کھایا، پھر وہ اٹھی اور چلی گئی اس کے بعد نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ سے اس کے متعلق کہا۔ آپ نے فرمایا کہ جس نے ان بچیوں کی وجہ سے خود کو معمولی سے بھی ابتلاء میں ڈالا تو بچیاں اس کے لئے دوزخ سے حجاب بن جائیں گی!!

باب ۵۱۴۔ بخیل اور تند رست کے صدقہ کی فضیلت

(۶۶۴) حضرت ابو ہریرہؓ نے حدیث بیان کی کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کی، یا رسول اللہ! کس طرح کے صدقہ میں سب سے زیادہ اجر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اس صدقہ میں جسے تم صحت کے وقت بخل کے باوجود کرو، تمہیں ایک طرف تو فقر کا ڈر ہو کہ صدقہ کیا گیا تو کہیں سارا مال ہی ختم نہ ہو جائے اور دوسری طرف مال دار بننے کی خواہش اور امید (کہ اگر کچھ دیا لیا جائے تو مال میں خوب اضافہ ہوگا) اور (اس کام میں) تامل و توقف نہ ہونا چاہئے کہ جب جان حلق تک آجائے (موت کے وقت) تو اس وقت کہنے لگے کہ فلاں کے لئے اتنا ہے اور فلاں کے لئے اتنا۔ حالانکہ وہ تو اب فلاں کا ہو چکا ہے!!

فائدہ :- اگر عقل کے پیمانہ پر تو لا جائے تو موت کے وقت وصیت پر اعتبار نہ ہونا چاہئے تھا کیونکہ موت کا وقت جب بالکل قریب آ گیا تو قانوناً اب اس کا مال اس کی ملکیت سے نکل کر دوسرے ورثاء کی ملکیت میں چلا جاتا ہے لیکن شریعت کا یہ احسان ہے کہ تہائی مال میں وصیت کی اجازت دے دی ہے حدیث میں اس کی طرف اشارہ ہے کہ موت کا وقت آنے سے پہلے صدقہ اور خیرات کر لینی چاہئے۔ یہ کوئی عقلمندی نہیں ہے کہ جب موت کا وقت آجائے تو آپ وصیتیں کرنے بیٹھ جائیں۔ یہ صرف شریعت کا احسان ہے کہ تہائی مال میں وصیت کی اس نے اجازت دی ہے، ورنہ وہ مال تو اب کسی اور کا ہو چکا ہے!

(۶۶۵) حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی بعض ازواج نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ سب سے پہلے ہم میں آپ سے کون جائے گا (یعنی آپ کی وفات کے بعد) آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس کا ہاتھ سب

(۶۶۳) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَتْ دَخَلَتْ امْرَأَةً مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْأَلُ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ وَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ابْتُلِيَ مِنْ هَذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ۔

باب ۵۱۴۔ فَضْلُ صَدَقَةِ الشَّحِيحِ الصَّحِيحِ

(۶۶۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنَى وَلَا تُثْمَلُ حَتَّى إِذَا بَلَغْتَ الْحُلُقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ۔

(۶۶۵) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا، قَالَتْ) أَنَّ بَعْضَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّنَا أَسْرَعُ بِكَ لِحَاقًا قَالَ



سے زیادہ طویل (کھلا ہوا) ہوگا۔ اب ہم نے ایک لکڑی سے پیمائش شروع کر دی تو سودہؓ سب سے لمبے ہاتھ والی نکلیں لیکن بعد میں ہم نے سمجھا کہ لمبے ہاتھ والی ہونے سے آپ ﷺ کی مراد صدقہ (زیادہ) کرنے سے تھی اور سودہؓ ہی سب سے پہلے نبی کریم ﷺ سے جا ملیں صدقہ کرنا آپ کا محبوب مشغلہ تھا۔

أَطْوَلُكُمْ يَدًا فَأَخَذُوا أَقْصَبَهُ يَذَرُغُونَهَا فَكَانَتْ سَوْدَةً  
أَطْوَلَهُنَّ يَدًا فَعَلِمْنَا بَعْدُ إِنَّمَا كَانَتْ طُولَ يَدِهَا  
الصَّدَقَةُ وَكَانَتْ أَسْرَعَنَا لِحُوقًا بِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَكَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ۔

فائدہ:- یعنی بظاہر ہاتھ بھی آپ کے طویل تھے اور چونکہ رسول اللہ ﷺ کی بات سمجھنے میں ابتداء ہم سے غلطی ہوئی اس لئے اس وقت بھی آپ کے متعلق خیال ہوا کہ آپ ہی سب سے پہلے حضور اکرم ﷺ سے جا ملیں گی لیکن بعد میں جب اپنی غلطی کا احساس ہوا تو اس وقت بھی آپ ہی کو اولیت حاصل رہی، کیونکہ سخاوت میں بھی سب سے بڑھ کر آپ ہی تھیں چنانچہ آپ ہی کا سب سے پہلے انتقال ہوا، بعض علماء نے لکھا ہے کہ حضرت زینبؓ کا سب سے پہلے انتقال ہوا تھا اور وہ بھی بڑی خبیہ تھیں اور بعض نے دوسری ازواج کا نام لیا ہے لیکن اسی کی دوسری روایتوں میں اس کی تصریح ہے کہ سودہؓ کا سب سے پہلے انتقال ہوا اور آپ ہی سب سے زیادہ خبیہ تھیں!

### باب ۵۱۵۔ إِذَا تَصَدَّقَ عَلَى غَنِيٍّ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ

(۶۶۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ، قَالَ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَلِيلٌ رَجُلٌ لَا تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ فَاصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تَصَدَّقَ عَلَى سَارِقٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ زَانِيَةٍ فَاصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تَصَدَّقَ عَلَى زَانِيَةٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ لَا تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ غَنِيٍّ فَاصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تَصَدَّقَ عَلَى غَنِيٍّ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى سَارِقٍ وَعَلَى زَانِيَةٍ وَعَلَى غَنِيٍّ فَأَتَى فَقِيلَ لَهُ: أَمَّا صَدَقَتُكَ عَلَى سَارِقٍ فَلَعَلَّهَا أَنْ يَسْتَعِفَّ عَنْ سَرَقَتِهِ وَأَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا أَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا وَأَمَّا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّه يُعْتَبَرُ فَيَنْفِقُ مِمَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ۔

باب ۵۱۵۔ اگر لاعلمی میں کسی مالدار کو صدقہ دے دیا (۶۶۶) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا، ایک شخص نے (بنی اسرائیل کے کہا کہ مجھے صدقہ دینا ہے۔ چنانچہ وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا اور ایک چور کے ہاتھ رکھ دیا، صبح ہوئی تو لوگوں کی زبان پر چرچا تھا، کہ کسی نے چور کو صدقہ دے دیا اس شخص نے کہا کہ اے اللہ! تمام تعریف تیرے لئے ہے! میں پھر صدقہ کروں گا چنانچہ دوبارہ صدقہ لے کر نکلا اور اس مرتبہ ایک زانیہ کے ہاتھ میں دے دیا۔ اور جب صبح ہوئی تو پھر چرچا تھا کہ رات کسی نے زانیہ عورت کو صدقہ دے دیا اس شخص نے کہا، اے اللہ! تمام تعریف تیرے لئے ہے میں زانیہ کو اپنا صدقہ دے آیا! اچھا پھر صدقہ نکالوں گا۔ چنانچہ اپنا صدقہ لئے ہوئے نکلا، اور اس مرتبہ ایک مالدار کے ہاتھ لگا صبح ہوئی تو لوگوں کی زبان پر تھا کہ ایک مالدار کو کسی نے اپنا صدقہ دے دیا ہے اس شخص نے کہا کہ اللہ! حمد تیرے لئے ہی ہے! میں اپنا صدقہ (چور زانیہ اور مالدار کو دے آیا) جو سب کے سب غیر مستحق تھے (لیکن اسے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) بتایا گیا کہ جہاں تک چور کے ہاتھ میں صدقہ چلے جانے کا سوال ہے تو اس میں اس کا امکان ہے وہ چوری سے باز آ جائے اسی طرح زانیہ کو صدقہ کا مال مل جانے پر اس کا امکان ہے کہ وہ زنا سے باز آ جائے اور مالدار کے ہاتھ میں پڑنے کا یہ فائدہ ہے کہ اسے عبرت ہو اور پھر جو اللہ عز و جل نے اسے دیا ہے وہ خرچ کرے۔



فائدہ:- دوسری روایتوں میں ہے کہ اس نے رات میں صدقہ دیا تھا کیونکہ رات ہی میں دینے کی نذر مانی تھی، یعنی اسے کچھ پتہ نہیں چلا اور اپنا صدقہ چور کو دے دیا۔ صبح ہوئی تو تمام لوگوں کی زبان پر اس کا چرچا تھا اس لئے دوبارہ دیا اور اسی طرح برابر ہوتا رہا غلطی اس وجہ سے ہو جاتی تھی کہ نذر کے مطابق رات کو صدقہ دیا جاتا تھا۔ نیز دوسری روایتوں میں ہے کہ اس صدقہ کے قبول بارگاہ الہی ہونے کی بھی بشارت دی گئی تھی کیونکہ دینے والے کی نیت میں خلوص تھا۔ اللہ تعالیٰ بھی آزمانا چاہتے تھے۔ چنانچہ بار بار غلطی ہوئی اور پھر اس کے علم میں بھی لایا گیا۔ دینے والے نے اپنی سی ہر طرح کی کوشش کر لی کہ صدقہ مستحق کو پہنچ جائے امام بخاریؒ بتانا چاہتے ہیں کہ لاعلمی میں اگر صدقہ مالدار کے ہاتھوں پڑ جائے اور دینے والے کی نیت میں خلوص ہو تو مقبول ہوتا ہے، حنفیہ کے نزدیک بھی یہی مسئلہ ہے۔ البتہ پوری طرح سوچ سمجھ کر دینا چاہئے۔ یاد رہے کہ یہ بحث صدقہ واجب یا فرض یعنی زکوٰۃ یا نذر وغیرہ کی ہے اگر نفلی صدقہ ہو اور لاعلمی میں دے دیا جائے تو اس میں کسی مضائقہ کا سوال ہی نہیں۔

باب ۵۱۶۔ اگر لاعلمی میں اپنے بیٹے کو صدقہ دے دیا

(۶۶۷) حضرت معن بن یزیدؒ نے کہا کہ میں نے اور میرے والد اور میرے دادا نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی آپ ﷺ نے میری منگنی بھی کرائی تھی اور آپ ﷺ ہی نے نکاح بھی پڑھایا تھا اور میں آپ کی خدمت میں ایک جھگڑا لے کر حاضر ہوا تھا واقعہ یہ پیش آیا تھا کہ میرے والد یزید نے کچھ دینار صدقہ کی نیت سے نکالے تھے اسے انہوں نے مسجد میں ایک شخص کے یہاں رکھ دیا میں گیا اور میں نے اسے لے لیا، پھر جب اسے لے کر والد کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ بخدا میرا ارادہ تمہیں دینے کا نہیں تھا، یہی جھگڑا میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا تھا اور آپ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ دیکھو یزید! جو تم نے نیت کی تھی اس کا ثواب تمہیں ملے گا اور معن! جو تم نے لے لیا وہ اب تمہارا ہو گیا۔

باب ۵۱۶. إِذَا تَصَدَّقَ عَلَى ابْنِهِ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ.

(۶۶۷) عَنْ مَعْنِ بْنِ يَزِيدَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَابْنِي وَجَدِّي وَخَطْبَ عَلِيٍّ فَأَنكَحَنِي وَخَاصَمْتُ إِلَيْهِ وَكَانَ أَبِي يَزِيدُ أَخْرَجَ دِينَارًا يَتَصَدَّقُ بِهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ فَجِئْتُ فَأَخَذْتُهَا فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ وَاللَّهِ مَا يَأْكُ أَرَدْتُ وَخَاصَمْتُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَكَ مَا نَوَيْتَ يَا يَزِيدُ وَلَكَ مَا أَخَذْتَ يَا مَعْنُ.

فائدہ:- بظاہر اس حدیث سے یہی بات سمجھ میں آتی ہے کہ لاعلمی میں اگر بیٹا باپ کا صدقہ لے لے تو صدقہ ادا ہو جاتا ہے۔ مالدار والے مسئلہ کی طرح۔ غالباً مصنفؒ کے یہاں بھی یہی مسئلہ ہے یعنی خواہ صدقہ واجب اور فرض ہو یا نفل باپ کا اگر لاعلمی میں بیٹے کو مل جائے تو ادا ہو جاتا ہے لیکن حدیث میں اس کی طرف کوئی اشارہ نہیں کہ بہر صورت ادا ہو جاتا ہے۔ حنفیہ کے یہاں مسئلہ یہ ہے کہ فرض یا واجب صدقہ یعنی زکوٰۃ وغیرہ باپ کی اگر بیٹا لاعلمی میں لے کر خرچ کر دے تو وہ ادا نہیں ہوتی لیکن اگر صدقہ نفلی ہو تو ادا ہو جاتا ہے فقہاء نے مالدار اور باپ بیٹے کے فرق پر بحث کی ہے۔ ایک وجہ یہ بھی ہے کہ مالدار اور غریب میں امتیاز عام حالات میں بعض اوقات دشوار ہو جاتا ہے لیکن باپ بیٹے کا فرق تعلق بہت ظاہر اور واضح ہوتا ہے اور ہر شخص جانتا ہے۔ خصوصاً باپ اور بیٹے کو تو بہر حال معلوم ہوتا ہے البتہ نفلی صدقات میں اس سلسلے میں بھی توسع سے کام لیا گیا!

باب ۵۱۷۔ جس نے اپنے خادم کو

صدقہ دینے کا حکم دیا اور خود نہیں دیا

باب ۵۱۷. مَنْ أَمَرَ خَادِمَهُ

بِالصَّدَقَةِ وَلَمْ يُنَاولْ بِنَفْسِهِ

(۶۶۸) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) قَالَتْ (۶۶۸) حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر عورت



قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا أَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا أَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا.

اپنے شوہر کے مال سے کچھ خرچ کرے (اللہ کے راستہ میں) اور اس کی نیت شوہر کی پونجی برباد کرنی نہ ہو تو اسے اس کے خرچ کرنے کا اجر ملتا ہے اور شوہر کو اس کا اجر ملتا ہے کہ وہی کما کے لایا تھا، خزانچی کا بھی یہی حکم ہے ایک کے ثواب سے دوسرے کے ثواب میں کوئی کمی نہیں آتی!

فائدہ:- خادم، ملازم اور وہ تمام لوگ جن کے پاس مالک کا مال امانت کی حیثیت سے ہے اگر مالک کی اجازت سے کسی کو صدقہ دیں تو اس میں صدقہ کا تھوڑا بہت ثواب انہیں ملے گا، اس حکم میں بیوی وغیرہ بھی آ جاتی ہے کیونکہ یہ بھی اپنے شوہر کے مال کی امین ہوتی ہیں گویا صدقہ دینے میں جس درجہ اور جس طرح کا بھی کسی نے حصہ لیا ہے ثواب اسے ضرور ملے گا۔ یہ نہیں ہے کہ اگر کسی نے صدقہ نکالنے والے کا ہاتھ بٹایا تو اس کے اصل ثواب میں کمی کر کے ہاتھ بٹانے والے کو ثواب دیا جائے گا بلکہ ہر شخص کو نیت، اخلاص اور عمل کے مطابق ثواب ملے گا۔

### باب ۵۱۸. لَا صَدَقَةَ إِلَّا عَنْ ظَهْرٍ غَنَى

(۶۶۹) عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَزَامٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرٍ غَنَى وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللَّهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ.

باب ۵۱۸۔ صدقہ اسی حد تک ہونا چاہئے کہ سرمایہ باقی رہے (۶۶۹) حضرت حکیم بن حزامؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا! اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے پہلے انہیں دو جو تمہارے زیر پرورش ہیں بہترین صدقہ وہ ہے جو سرمایہ کو بچا کر کیا جائے جو سوال سے بچتا ہے اسے اللہ تعالیٰ بھی محفوظ رکھتے ہیں اور جو دوسروں (کے مال) سے بے نیازی اختیار کرتا ہے اسے اللہ تعالیٰ بھی بے نیاز بنا دیتا ہے۔

فائدہ:- شریعت کا مقصد یہ ہے کہ تمام سرمایہ صدقہ میں نہ ڈالنا چاہئے، بلکہ اسی حد تک صدقہ کرنا چاہئے کہ سرمایہ ان کے پاس بھی باقی رہے جس سے کاروبار بھی کیا جاسکے اور اپنی ضرورت، حیثیت کے مطابق پوری کی جاتی رہے۔ نیز حدیث کے پہلی لفظوں کے مطلب یہ ہے کہ صدقہ دینے میں خیر ہے، نہ کہ لینے میں۔ صدقہ دینے والے کا ہاتھ اوپر ہوتا ہے اور لینے والے کا نیچے اسی تعبیر کو حدیث میں اختیار کیا گیا ہے اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ احتیاج کے باوجود لوگوں کے سامنے ہاتھ نہ پھیلا نا چاہئے بلکہ صبر و اثبات سے کام لینا چاہئے ”ید علیا“ یعنی اوپر کا ہاتھ اس کا ہے جو احتیاج کے باوجود نہیں مانگتا اور ”ید سفلی“ یعنی نیچے کا ہاتھ اس کا ہے جو مانگتا پھرتا ہے حدیث میں دونوں مفہوم کی گنجائش ہے!!

(۶۷۰) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَذَكَرَ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ وَالْمَسْأَلَةَ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى فَالْيَدُ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ وَالسُّفْلَى هِيَ السَّائِلَةُ.

(۶۷۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، اس وقت آپ منبر پر تشریف رکھتے تھے، ذکر صدقہ، کسی کے سامنے ہاتھ نہ پھیلانے اور دوسروں سے مانگنے کا چل رہا تھا کہ اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اوپر کا ہاتھ خرچ کرنے والے کا ہے اور نیچے کا مانگنے والے کا!!

### باب ۵۱۹۔ صدقہ کی ترغیب دلانا اور سفارش کرنا!!

باب ۵۱۹. التَّحْرِيصُ عَلَى الصَّدَقَةِ وَالشَّفَاعَةِ فِيهَا. (۶۷۱) عَنْ أَبِي مُوسَى (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَهُ السَّائِلُ أَوْ طَلِبَتْ إِلَيْهِ حَاجَةٌ قَالَ أَشْفَعُوا تَوْجَرُوا وَنَقِضِي اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ.

(۶۷۱) حضرت ابو موسیٰ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس اگر کوئی مانگنے والا آتا یا آپ ﷺ کے سامنے کوئی ضرورت پیش کی جاتی تو آپ ﷺ فرماتے کہ تم سفارش کرو کہ تمہیں اس کا اجر ملے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبان سے جو فیصلہ چاہتا ہے سناتا ہے۔



فائدہ:- مطلب یہ ہے کہ جب آپ ﷺ کی خدمت میں ضرورت پیش کی جاتی تو آپ ﷺ صحابہ سے فرماتے کہ تم بھی اس کی سفارش کرو اور کچھ کہا کرو کہ تمہاری اس سفارش پر تمہیں اجر ملے گا، اگرچہ یہ ضروری نہیں کہ اس ضرورت کے متعلق میرا فیصلہ تمہاری سفارش کے مطابق ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کو جو منظور ہوتا ہے وہ میں فیصلہ کر دیتا ہوں۔ البتہ تم نے اگر سفارش کی تو بہر صورت میں اپنی اس سفارش کا ثواب مل جائے گا!

(۶۷۲) عَنْ أَسْمَاءَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) قَالَتْ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُؤْكِلِي فَيُؤْكِلِي عَلَيْكَ - (وَفِي رِوَايَةٍ) لَا تُحْصِي فَيُحْصِي اللَّهُ عَلَيْكَ - (۶۷۲) حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مجھ سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ بخل نہ کرنا کہ (کہیں اس سے) تمہارے رزق میں بھی تنگی ہو جائے!! (اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ) اور گننے نہ لگ جانا کہ تمہیں بھی گن کر ملے!!

فائدہ:- یہ صدقہ کے لئے ترغیب کا انداز ہے، مخاطب کے مزاج اور حالات کی رعایت کے ساتھ۔ یعنی جس قدر ہو سکے صدقہ کرو، بیشمار، جب عام حالات میں جب اس سے کسی مسئلہ کا استنباط ہوگا تو اس میں شرائط اور مواقع کا بھی لحاظ ہوگا اور شریعت کے قانون، قاعدے کے مطابق ہی کوئی چیز اس سے مستحب کی جائے گی اس سے پہلے حدیث گزر چکی کہ اپنے سارے سرمایہ کو صدقہ و خیرات میں نہ لٹا دینا چاہئے بلکہ اپنے لئے اور اپنی اولاد اور خاندان والوں کے لئے بھی باقی رکھنا چاہئے۔ بعض صحابہؓ نے اللہ کے راستے میں اپنا تمام مال و اسباب قربان کرنا چاہا لیکن آنحضور ﷺ نے اسی مذکورہ عذر کے ساتھ روک دیا۔ پھر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جب ایک موقع پر اپنے تمام مال و اسباب کی قربانی دی آپ ﷺ نے قبول فرمائی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عام اصول اور دستور سے کچھ مستثنیات بھی ہوتے ہیں!!

#### باب ۵۲۰۔ استطاعت بھر صدقہ!!

(۶۷۳) حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیقؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کہ منکے میں بند کر کے نہ رکھنا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں لگا بندھا دینے لگے۔ اپنی استطاعت بھر لوگوں میں تقسیم کرو!!

#### باب ۵۲۰. الصَّدَقَةُ فِيمَا اسْتَطَاعَ.

(۶۷۳) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا جَاءَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُؤْعِي فَيُؤْعِي اللَّهُ عَلَيْكَ أَرْضَحِي مَا اسْتَطَعْتَ -

باب ۵۲۱۔ جس نے شرک کی حالت میں صدقہ دیا اور پھر اسلام لایا (۶۷۴) حضرت حکیم بن حزامؓ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ان چیزوں سے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں جنہیں میں جاہلیت کے زمانہ سے صدقہ غلام آزاد کرنے اور صلہ رحمی کے طور پر کیا کرتا تھا کیا اس کا مجھے اجر ملے گا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنی تمام بھلائیوں کے ساتھ اسلام لائے ہو جو تم نے پہلے کی تھیں!!

#### باب ۵۲۱. مَنْ تَصَدَّقَ فِي الشِّرْكِ ثُمَّ اسْلَمَ.

(۶۷۴) عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ أَشْيَاءَ كُنْتُ اتَّحَنُّ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صَدَقَةٍ أَوْ عِتَاقَةٍ وَصِلَةٍ رَجِمَ فِيهَا مِنْ أَجْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْلَمْتَ عَلَى مَا سَلَفَ مِنْ خَيْرٍ -

فائدہ:- یہ حدیث اس سے پہلے کتاب الایمان میں گزر چکی ہے۔ اس پر اصل بحث کا موقع وہیں تھا کفار کی عبادات کا تو بہر حال کوئی اعتبار نہیں وہ عذاب کا باعث تو بن سکتی ہے لیکن ان پر ثواب کی توقع فضول ہے۔ البتہ کفار کے حسن خلق، صلہ رحمی، بھائی چارہ اور معاملات سے متعلق دوسری نیکیوں کا اعتبار ہوتا ہے اگرچہ نجات اس سے بھی نہیں ہوگی، لیکن عذاب میں کچھ تخفیف ضرور ہو جائے گی، چنانچہ اس حدیث میں اسی طرح کی چیزوں کا تذکرہ ہے، آنحضور ﷺ کے جواب کا مطلب یہ ہے کہ تم اپنی تمام اچھی عادتوں کے ساتھ اسلام میں داخل ہوئے ہو اور جو تم نے نیک اعمال کئے ہیں ان پر ثواب بھی ملے گا۔



## باب ۵۲۲. أَجْرُ الْخَادِمِ إِذَا

تَصَدَّقَ بِأَمْرِ صَاحِبِهِ غَيْرَ مُفْسِدٍ.

(۶۷۵) عَنْ أَبِي مُوسَى (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْأَمِينُ الَّذِي يُنْفِقُ وَرَبَّمَا قَالَ يُعْطَى مَا أَمَرَهُ كَامِلًا مُؤَفَّرًا طَيِّبٌ بِهِ نَفْسُهُ، فَيَدْفَعُهُ إِلَى الَّذِي أَمَرَهُ، بِهِ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ.

## باب ۵۲۳. قَوْلُ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ

فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَى الْآيَةُ

(۶۷۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا اللَّهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلْفًا وَيَقُولُ الْآخَرُ اللَّهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلْفًا.

## باب ۵۲۴. مَثَلُ الْمُتَصَدِّقِ وَالْبَخِيلِ.

(۶۷۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُنْفِقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ مِنْ تَدْيِهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا فَأَمَّا الْمُنْفِقُ فَلَا يُنْفِقُ إِلَّا سَبَغَتْ أَوْ وَفَرَتْ عَلَى جِلْدِهِ حَتَّى تُخْفِيَ بَنَانَهُ وَتَعْفُو أَثَرَهُ وَأَمَّا الْبَخِيلُ فَلَا يُرِيدُ أَنْ يُنْفِقَ شَيْئًا إِلَّا لَزِقَتْ كُلُّ حَلَقَةٍ مَكَانَهَا فَهُوَ يُوسِّعُهَا فَلَا تَتَّسِعُ.

## باب ۵۲۲. خادم کا ثواب، جب وہ مالک

کے حکم کے مطابق صدقہ دے اور کوئی بری نیت نہ ہو!!

(۶۷۵) ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا خزانچی مسلمان اور امانتدار جو کچھ بھی خرچ کرتا ہے اور بعض اوقات فرمایا وہ چیز پوری طرح دیتا ہے جس کا سرمایہ کے مالک نے حکم دیا اور اس کا دل بھی اس سے خوش ہے اور اسی کو دیتا ہے جسے دینے کے لئے مالک نے کہا تھا تو وہ دینے والا بھی صدقہ دینے والوں میں سے ایک ہے۔

## باب ۵۲۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جس نے (اللہ کے راستے میں)

دیا اور تقویٰ اختیار کیا اور اچھائیوں کی تصدیق کی تو ہم اس کے لئے سہولتیں پیدا کر دیں گے، لیکن جس نے بخل کیا اور بے پروائی برتی، اور اچھائیوں کو جھٹلایا تو اسے ہم دشواریوں میں پھنسا دیں گے

(۶۷۶) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، کوئی دن ایسا نہیں جاتا کہ جب بندے صبح کو اٹھتے ہیں تو دو فرشتے نہ اترتے ہوں۔ ایک فرشتہ تو یہ کہتا ہے کہ اے اللہ! خرچ کرنے والے کو بدلہ دیجئے اور دوسرا کہتا ہے کہ اے اللہ! ممسک اور بخیل کو نقصان سے دوچار کیجئے۔

## باب ۵۲۴۔ صدقہ دینے والے اور بخیل کی مثال!!

(۶۷۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو یہ کہتے سنا تھا کہ بخیل اور خرچ کرنے والے کی مثال ایسے دو شخصوں کی سی ہے جس کے بدن پر لوہے کا جبہ ہے سینے سے ہنسی تک کا۔ جب خرچ کرنے کا عادی (سخی) خرچ کرتا ہے تو اس کے تمام جسم کو (وہ جبہ) چھپا لیتا ہے، یا (راوی نے یہ کہا) کہ تمام جسم پڑ پھیل جاتا ہے اور اس کی انگلیاں اس میں چھپ جاتی ہیں اور اس کے نشانات قدم اس میں آ جاتے ہیں۔ لیکن بخیل جب بھی خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو جبے کا ہر حلقہ اپنی جگہ سے چمٹ جاتا ہے، بخیل اسے کشادہ کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن وہ کشادہ نہیں ہو پاتا۔

فائدہ:- یعنی صدقہ دینے کا عادی قدرتی طور پر کھلے دل کا ہی ہو سکتا ہے اور بخیل کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص لوہے کی زرہ پہنتا ہے، یہ زرہ پہلے سینے پر پہنچائی جاتی ہے پھر اس کے بعد ہاتھ اس کی آستینوں میں ڈالے جاتے تھے اور اس کے دوسرے حصے اپنی جگہ پر درست کئے جاتے تھے۔ یہ لڑائی کے مواقع پر دشمن سے حفاظت کے لئے استعمال کی جاتی تھی۔ چونکہ صدقہ دینے کے عادی اور سخی کا دل کھلا ہوا ہوتا ہے اس لئے جب وہ صدقہ نکالتا ہے تو خلوص اور اچھی نیت سے نکالتا ہے اسلئے اس کی یہ زرہ سر سے پاؤں تک محیط ہو جاتی ہے اور اس کے دنیاوی و اخروی دشمنوں سے محفوظ رکھتی ہے ایک بخیل برے دل سے صدقہ نکالتا ہے اس کی طبیعت کبھی اپنی چیز کسی دوسرے کو دینے کے لئے پوری طرح تیار نہیں ہوتی چنانچہ اول تو وہ صدقہ ہی نکالتا نہیں اور اگر نکالتا بھی رہے تو برے دل سے جس سے اسے کوئی (بقیہ صفحہ آئندہ پر)



بقیہ :- خاص فائدہ نہیں ہوتا اس کی زرہ جو اس کی محافظ بن سکتی تھی پہلے ہی مرحلہ میں سینہ سے چمٹ کر رہ جاتی ہے، اور جسم کے تمام دوسرے اعضاء غیر محفوظ پڑے رہتے ہیں اس تمثیل کا ایک مفہوم یہ بھی ہو سکتا ہے کہ سخاوت، اور صدقہ خیرات کی عادت اتنی بڑی خوبی ہے کہ بہت سی دوسری برائیوں پر اس سے پردہ پڑ جاتا ہے گویا زرہ نے اس کے تمام حصہ کو چھپا لیا جس سے وہ محفوظ بھی ہو گیا اور کوئی اس کے جسمانی عیوب بھی نہیں دیکھ پاتا لیکن بخل اتنی بڑی برائی ہے جو اس سے کسی عیب کو چھپانا تو کجا اور بدنامی اور رسوائی کا باعث بن جاتی ہے یعنی بخیل آدمی کبھی کچھ صدقات نکال کر چاہتا ہے کہ نیک نامی حاصل کر لے لیکن اس کی زرہ کا ایک ایک حلقہ اس کے سینہ کو جکڑ لیتا ہے پھر برے دل سے خرچ کرتا ہے اور بدنام ہوتا ہے اس تمثیل سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سخاوت بہت بڑی نیکی ہے اور بخل بہت بڑی بدی !!

باب ۵۲۵. عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ

باب ۵۲۵۔ ہر مسلمان پر صدقہ ہے۔ اگر (کوئی

فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوفِ.

چیز دینے کے لئے) نہ ہو تو اچھے کام کرے

(۶۷۸) حضرت ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہر مسلمان کے لئے صدقہ کرنا ضروری ہے صحابہ نے پوچھا اے اللہ کے نبی! اگر کسی کے پاس کچھ نہ ہو؟ آپ نے فرمایا کہ پھر اپنے ہاتھ سے کام کر کے خود کو بھی نفع پہنچانا چاہئے اور صدقہ بھی کرنا چاہئے، صحابہ بولے اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو؟ فرمایا پھر کسی حاجت مند فریادی کی مدد کرنی چاہئے، صحابہ نے عرض کی اگر اس کی بھی سکت نہ ہو فرمایا پھر اچھا کام کرنا چاہئے اور برائیوں سے باز رہنا چاہئے کہ اس کا صدقہ یہی ہے !!

(۶۷۸) عَنْ أَبِي مُوسَى (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَقَالَ يَعْمَلُ بِيَدِهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ، وَيَتَصَدَّقُ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ يُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوفِ وَلْيُمْسِكْ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهَا لَهُ صَدَقَةٌ.

فائدہ :- یعنی انسان کو اپنی زندگی اس طرح گزارنی چاہئے کہ جس حد تک بھی ہو سکے وہ لوگوں کے لئے نفع بخش ثابت ہو، ہر اچھائی جو انسان کرتا ہے اس کا نفع خود اسے بھی پہنچتا ہے اور دوسرے لوگ بھی بالواسطہ یا بلا واسطہ اس سے نفع اندوز ہوتے ہیں۔ گویا اچھائی اور نیکی پوری انسانیت کی خدمت ہے اور پوری انسانیت کی صلاح ہے انسان کو نفع رسا ہونا چاہئے، جس حد تک بھی ہو سکے اور اگر کسی میں نفع پہنچانے کی کوئی صلاحیت اور طاقت نہیں تو کم از کم برائیوں سے تو ضرور رک جانا چاہئے۔ اس حدیث میں دین کے ایک بہت اہم اصول کی طرف توجہ دلائی گئی۔ اسلام ”تنازع البقاء“ کے نظریہ کو رد کرتا ہے اس کی نظر میں ایک انسان کا کم سے کم فریضہ ”بقائے باہم“ کی تفصیلات پر عمل کرنا ہے اسلام اپنے ماننے والوں سے اس سے بھی زیادہ بہت کچھ چاہتا ہے، وہ تمام چیزیں جن سے اجتماعی زندگی اطمینان سکون، مسرت، نیکی اور طہارت سے بھر جائے آپ سے جتنی بھی ہو سکے اپنی استطاعت بھر دوسروں کی مدد کیجئے۔ یہ نہیں کر سکتے تو اپنی زندگی کو ٹھیک کر لیجئے اور ایک اچھے شہری کی طرح رہئے کم از کم بری باتوں سے تو رک جائیے !!

باب ۵۲۶. قَدَرُكُمْ يُعْطَى مِنْ

باب ۵۲۶۔ زکوٰۃ یا صدقہ کس قدر

الزَّكَاةِ وَالصَّدَقَةِ وَمَنْ أُعْطِيَ شَاةً.

دیا جائے اور اگر کسی نے بکری دی؟

(۶۷۹) ام عطیہؓ نے فرمایا کہ نسیہ انصاریہ کے یہاں کسی نے ایک بکری بھیجی، اس بکری کا گوشت انہوں نے عائشہؓ کے یہاں بھیج دیا پھر نبی کریم ﷺ نے ان سے دریافت کیا کہ تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ عائشہؓ نے کہا کہ اور تو کوئی چیز نہیں البتہ اس بکری کا گوشت جو نسیہ نے بھیجا تھا۔ فرمایا کہ وہی لاؤ کہ وہ اپنی جگہ پہنچ چکا ہے !!

(۶۷۹) عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّهَا قَالَتْ بُعِثَ إِلَيَّ نُسِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ بِشَاةٍ فَأَرْسَلْتُ إِلَى عَائِشَةَ مِنْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ كُمْ شَيْءٌ فَقَالَتْ لَا إِلَّا مَا أَرْسَلْتُ بِهِ نُسِيَّةً مِنْ ذَلِكَ الشَّاةِ فَقَالَ هَاتِ فَقَدْ بَلَغَتْ مَجْلَهَا.



فائدہ:- نسیبہ کو جو بکری ملی تھی اسی بکری کا گوشت انہوں نے عائشہؓ کے یہاں بھیجا اور رسول اللہ ﷺ نے وہ گوشت تناول فرمایا اگرچہ آپ صدقہ قبول نہیں کرتے تھے لیکن چونکہ صدقہ ضرورت مند کو ملنے کے بعد اسی کا ہو جاتا ہے اس لئے نسیبہ کا بھیجا ہوا گوشت اب صدقہ نہیں رہا تھا۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ملکیت بدل جانے سے اس چیز کی اصل حیثیت بھی بدل جاتی ہے یعنی اگر کسی غریب، ضرورت مند کو کسی نے صدقہ دیا تو وہ صدقہ جب اصل مالک کی ملکیت سے نکل کر اس غریب کی ملکیت میں آجائے تو اس کی حیثیت اب صدقہ کی نہیں رہ جائے گی بلکہ عام چیزوں کی طرح ضرورت مند اگر چاہے تو اسے فروخت بھی کر سکتا ہے اگر کوئی ایسا مہمان ہو جس کے لئے شرعاً صدقہ لینا جائز نہیں تو اسے بھی کھلا سکتا ہے کیونکہ غریب کو صدقہ دینے کا مطلب اس کی ضرورت پوری کرنا ہے اب جس طرح بھی وہ مناسب سمجھے اسے اپنی ضرورت کے مطابق استعمال کرے!

## باب ۵۲۷. العَرَضُ فِي الزَّكَاةِ

(۶۸۰) عَنْ أَنَسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ أَدَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ الْبَتَّى أَمْرًا لِلَّهِ وَرَسُولُهُ، وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَةُ بَنْتٍ مُخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ، وَعِنْدَهُ بِنْتُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ، بِنْتُ مُخَاضٍ عَلَى وَجْهِهَا وَعِنْدَهُ، ابْنُ لَبُونٍ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ -

## باب ۵۲۷- سامان و اسباب بطور زکوٰۃ

(۶۸۰) حضرت انسؓ نے فرمایا کہ ابو بکر صدیقؓ نے انہیں (اپنے دور خلافت میں صدقات سے متعلق ہدایت دیتے ہوئے) اللہ اور رسول کے حکم کے مطابق یہ لکھا تھا کہ جس کا صدقہ بنت مخاض تک پہنچ گیا اور اسکے پاس بنت مخاض نہیں تھا بلکہ بنت لبون تھا تو اس سے وہی لے لیا جائے گا اور اس کے بدلہ میں صدقہ وصول کرنے والا بیس درہم یا دو بکریاں دے دے گا اور اگر اس کے پاس بنت مخاض نہیں ہے بلکہ ابن لبون ہے تو یہ ابن لبون لے لیا جائے گا اور اس صورت میں کچھ دیا نہیں جائے گا۔

فائدہ:- اس باب میں مصنفؒ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ زکوٰۃ کسی اور چیز پر واجب ہوئی تھی اور جتنی واجب ہوئی تھی اتنی ہی قیمت کی کوئی دوسری چیز نکال دی گئی تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ حنفیہ کے یہاں بھی یہی مسئلہ ہے اس سلسلے میں مصنفؒ نے مختلف آثار بطور دلیل بیان کئے ہیں اور اگرچہ بعض کا تعلق براہ راست زکوٰۃ سے نہیں ہے لیکن مصنف کے یہاں چونکہ استدلال میں بہت توسیع ہے اس لئے انہوں نے زکوٰۃ کو بہت سے غیر متعلق لیکن مسائل مماثل پر قیاس کیا ہے!!

نیز اللہ اور رسول کے حکم کے مطابق حضرت ابو بکر صدیقؓ کا فرمان یہ ہے کہ زکوٰۃ میں اگر بنت مخاض واجب ہے اور بنت مخاض مالک کے پاس نہیں ہے تو اس صورت میں بنت لبون لے کر جو بنت مخاض سے زیادہ قیمت کا ہوتا ہے بقیہ قیمت جو زائد ہوگی مالک کو واپس کر دی جائے گی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو چیز زکوٰۃ میں واجب ہو اس کے علاوہ دوسری اتنی ہی قیمت کی چیزیں دی جاسکتی ہیں بنت مخاض اور بنت لبون وغیرہ مختلف عمر کے اونٹ کو کہتے ہیں۔

## باب ۵۲۸. لَا يُجْمَعُ بَيْنَ

مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ

(۶۸۱) عَنْ أَنَسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ، قَالَ) أَدَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ الْبَتَّى فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ -

## باب ۵۲۸- متفرق کو جمع نہیں کیا

جائے گا اور جمع کو متفرق نہیں کیا جائے گا

(۶۸۱) حضرت انسؓ نے فرمایا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے انہیں وہی چیز لکھی تھی جسے رسول اللہ ﷺ نے ضروری قرار دیا تھا۔ یہ کہ متفرق کو جمع نہ کیا جائے اور جمع کو متفرق نہ کیا جائے، صدقہ (کی زیادتی یا کمی) کے خوف سے۔



فائدہ:- جمہور علماء کے یہاں چونکہ مویشی کے کسی ایک جگہ ہونے اور متفرق جگہ ہونے کی صورت میں، ملکیت سے قطع نظر، زکوٰۃ اور اس کے لینے سے متعلق اثر پڑتا ہے اس لئے اس حدیث کے ٹکڑے سے انہوں نے یہی مطلب اخذ کیا ہے کہ اگر مویشی متفرق اور متعدد جگہوں میں ہیں تو انہیں زکوٰۃ لیتے یا دیتے وقت ایک جگہ نہیں کیا جائے گا اور ایک جگہ ہیں تو انہیں متعدد جگہوں اور چراگاہوں میں تقسیم نہیں کیا جائے گا لیکن امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں مکان اور چراگاہ کے مختلف اور متعدد ہونے سے زکوٰۃ میں کوئی فرق نہیں پڑتا بلکہ ان کے یہاں صرف ملک کا اختلاف اور تعدد زکوٰۃ پر اثر انداز ہوتا ہے اس لئے اس حدیث کی تفریق و اجتماع سے صرف ملکیت کی حد تک تعدد اور اجتماع مراد ہے اس کی تفصیلات میں چونکہ بہت طوالت تھی اس لئے اسے اس مختصر نوٹ میں نہیں لایا جاسکتا، فقہ کی کتابوں کا اس کے لئے اہل علم مطالعہ کر سکتے ہیں۔

باب ۵۲۹. مَا كَانَ مِنَ الْخَلِيطَيْنِ

فَانَّهُمَا يَتَرَا جَعَان بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ

باب ۵۲۹۔ دو شریک اپنا

حساب خود برابر کر لیں

(۶۸۲) عَنْ أَنَسٍ (قَالَ) أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ النَّبِيُّ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَانَّهُمَا يَتَرَا جَعَان بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ۔

(۶۸۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے انہیں وہی بات لکھی تھی جو رسول اللہ ﷺ نے ضروری قرار دی تھی یہ کہ جب دو شریک ہوں تو وہ اپنا حساب برابر برابر کر لیں (اپنے سرمایہ کے مطابق)۔

فائدہ:- یعنی دو آدمی کسی کام تجارت وغیرہ میں شریک ہیں تو جب زکوٰۃ اور صدقات وصول کرنے والا افسر آئے گا تو وہ اس کا انتظار نہیں کرے گا کہ یہ شرکاء اپنے مال تقسیم کر لیں اور پھر ان کے سرمایہ سے الگ الگ زکوٰۃ لی جائے بلکہ پورے سرمایہ میں جو زکوٰۃ واجب ہوگی افسر اس واجب زکوٰۃ کو لے لے گا، اب یہ شرکاء کا کام ہے کہ حساب کے مطابق واجب شدہ زکوٰۃ کے حصے تقسیم کر لیں ”تفریق مجتمع اور جمع متفرق“ کے باب میں ہم نے جس اختلاف کی طرف اشارہ کیا تھا وہی اختلاف اس صورت میں بھی اثر انداز ہوتا ہے اور اس کی تفصیلات بھی طویل ہیں طاؤس اور عطاء کے اقوال میں حنفیہ کے مذہب کی حمایت واضح طور پر موجود ہے کہ اعتبار ملک کے اتحاد کا ہے نہ کہ جوار اور مکان کے اتحاد کا، سفیان کے قول سے دونوں کے مطابق مطلب نکلتا ہے لیکن طحاوی نے سفیان کا مسلک امام ابوحنیفہ کے موافق لکھا ہے اس لئے ان کی عبارت کے مفہوم کی تعیین بھی امام صاحب ہی کے مسلک کے مطابق کی جائے گی!!

باب ۵۳۰. زَكَاةُ الْإِبِلِ

باب ۵۳۰۔ اونٹ کی زکوٰۃ

(۶۸۳) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْهَجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ إِنَّ شَانَهَا فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ تُودِي صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاغْمِلْ مِنْ وَرَاءِ الْبَحَارِ فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَتْرُكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا۔

(۶۸۳) ابو سعید خدریؓ نے فرمایا ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ سے ہجرت کے متعلق پوچھا، آپ ﷺ نے فرمایا، افسوس! اسکی تو بڑی شان ہے کیا تمہارے پاس صدقہ دینے کے لئے کچھ اونٹ بھی ہیں اس نے کہا کہ ہاں، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم سات سمندر پار بھی عمل کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے عمل کو ضائع جانے نہیں دے گا

باب ۵۳۱. مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ

صَدَقَةُ بِنْتِ مَخَاصٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ

باب ۵۳۱۔ کسی پر زکوٰۃ بنت مخاض کی واجب

ہوئی لیکن بنت مخاض اس کے پاس نہیں ہے!!

(۶۸۴) عَنْ أَنَسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ، قَالَ) أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ، فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ، مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةُ الْجَذْعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ، جَذْعَةٌ وَعِنْدَهُ، حِقَّةٌ

(۶۸۴) حضرت انسؓ نے فرمایا کہ ابو بکرؓ نے ان کے پاس صدقات کے ان فریضوں کے متعلق لکھا تھا جن کا اللہ نے اپنے رسول اللہ ﷺ کو حکم دیا تھا یہ کہ جس کے اونٹوں کا صدقہ جذعہ تک پہنچ گیا اور جذعہ اس کے پاس نہ ہو بلکہ حقہ ہو تو اس سے صدقہ میں حقہ ہی لے لیا جائے گا لیکن اس کے ساتھ وہ



فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحَقَّةُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنْ اسْتَيْسَرَ قَالَهُ، أَوْ عَشْرَيْنِ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحَقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ، الْحَقَّةُ وَعِنْدَهُ الْجَذْعَةُ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْجَذْعَةُ وَيُعْطِيهِ الْمَصَدَّقُ عَشْرَيْنِ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحَقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ، إِلَّا بِنْتُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ لَبُونٍ وَيُعْطَى شَاتَيْنِ أَوْ عَشْرَيْنِ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتُ لَبُونٍ وَعِنْدَهُ، حَقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحَقَّةُ وَيُعْطِيهِ الْمَصَدَّقُ عَشْرَيْنِ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتُ لَبُونٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ، وَعِنْدَهُ بِنْتُ مُخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ مُخَاضٍ وَيُعْطَى مَعَهَا عَشْرَيْنِ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ۔

بکریاں بھی لی جائیں گی اگر ان کے دینے میں اسے آسانی ہو ورنہ بیس درہم لئے جائیں گے (تاکہ حقہ کی کمی کو پورا کر لیا جائے) اور اگر کسی پر صدقہ میں حقہ واجب ہوا ہو اور حقہ اس کے پاس نہ ہو بلکہ جذعہ ہو تو اس سے جذعہ ہی لیا جائے گا اور صدقہ وصول کرنے والا زکوٰۃ دینے والے کو بیس درہم یا دو بکریاں دے گا (تاکہ جو زیادہ عمر کا جانور صدقہ وصولی کرنے والے نے لیا ہے یہ اس میں منہا ہو جائے اور حساب برابر ہو جائے) اور اگر کسی پر صدقہ حقہ کے برابر ہو گیا اور اس کے پاس صرف بنت لبون ہے تو اس سے بنت لبون لے لیا جائے گا اور صدقہ دینے والے کو دو بکریاں یا بیس درہم مزید دینے پڑیں گے اور اگر کسی پر صدقہ بنت لبون کا واجب ہو اور ہے اس کے پاس حقہ۔ تو حقہ ہی اس سے لیا جائے گا اور (اس صورت میں) صدقہ وصول کرنے والا بیس درہم یا دو بکریاں صدقہ دینے والے کو دے گا اور اگر کسی پر صدقہ میں بنت لبون واجب ہو اور بنت لبون اس کے پاس نہیں تھا بلکہ بنت مخاض تو اس سے بنت مخاض لے لیا جائے گا لیکن زکوٰۃ دینے والا اس کے ساتھ دو بکریاں یا بیس درہم دے گا۔

فائدہ:- **جذعہ** یعنی چار سال کا اونٹ جس کا پانچواں سال چل رہا ہو۔ **حقہ** یعنی تین سال کا اونٹ جس کا چوتھا سال چل رہا ہو۔ **بنت لبون** یعنی دو سال کا اونٹ جس کا تیسرا سال چل رہا ہو۔ **بنت مخاض** یعنی ایک سال کا اونٹ جس کا دوسرا سال چل رہا ہو یہ تفصیلات اونٹ کی زکوٰۃ کی ہیں تمام تفصیلات توفیقہ کی کتابوں میں ملیں گی، مصنفؒ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اونٹ کی زکوٰۃ میں مختلف عمر کے جوانٹ واجب ہوئے ہیں اگر کسی کے پاس اس عمر کا اونٹ نہ ہو جس کا دینا صدقہ کے طور پر واجب ہوا تھا تو اس سے کم یا زیادہ عمر کے اونٹ بھی دے سکتا ہے البتہ کم دینے کی صورت میں خود اپنی طرف سے اور زیادہ دینے کی صورت میں صدقہ وصول کرنے والے کی طرف سے روپے یا کوئی اور چیز اتنی مالیت کی دی جائے گی جتنی کی کمی یا زیادتی ہوئی ہو، فقہ اور مسائل کی کتابوں میں ہے کہ پچیس اونٹوں پر بنت مخاض زکوٰۃ میں دینا واجب ہے چھتیس اونٹوں پر بنت لبون، چھیالیس پر حقہ اور اکٹھ پر جذعہ۔

یہاں تک تو تمام ائمہ اتفاق کرتے ہیں کہ اونٹوں کی تعداد جب ایک سو بیس تک پہنچ جائے تو دو حقہ واجب ہوتے ہیں لیکن اگر اس سے بھی زیادہ اونٹوں کی تعداد پہنچی ہوئی ہو تو حنفیہ کے یہاں اس کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہوگا کہ اب نئے سرے سے اونٹوں کی گنتی کی جائے اور جس طرح ابتدائی شمار میں اونٹوں کی تعداد کی کمی یا زیادتی پر مختلف قسم کے اونٹ واجب ہوئے تھے اسی طرح اب پھر سابقہ قاعدہ کے مطابق واجب ہوں گے دوسری مرتبہ شمار ایک سو پچاس پر آ کر رک جائے گا، اس شمار میں ہر پانچ اونٹوں پر پچیس تک، یعنی مجموعی تعداد ایک سو پچاس ہونے تک ایک بکری زکوٰۃ کے طور پر واجب ہوگی لیکن ایک سو پچاس اونٹ جب پورے ہو گئے تو دو حقہ اور ایک بنت مخاض واجب ہوں گے اور ایک سو پچاس پر تین حقہ ہو جائیں گے اور پھر دوبارہ شمار کے مطابق، زکوٰۃ شروع سے واجب ہوگی، اس سلسلے میں حنفیہ کے مسلک کے لئے بھی دلائل اور احادیث ہیں، علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے اس پر بڑی بے نظیر بحث کی ہے۔ اہل علم فیض الباری از صفحہ ۳ تا ۳۹ جلد ۳ دیکھ سکتے ہیں

باب ۵۳۲۔ بکری کی زکوٰۃ !

باب ۵۳۲۔ زکوٰۃ الغنم

(۶۸۵) حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ ابو بکرؓ نے جب انہیں بحرین (عائل) بنا کر بھیجا تھا تو ان کے لئے یہ احکامات لکھ بھیجے تھے !!

(۶۸۵) عَنْ أَنَسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ، قَالَ) أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ، هَذَا الْكِتَابَ لَمَّا وَجَّهَهُ، إِلَى الْبَحْرَيْنِ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي  
فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى  
الْمُسْلِمِينَ وَالَّتِي أَمَرَ اللَّهُ بِهِ رَسُولُهُ فَمَنْ سَأَلَهَا مِنْ  
الْمُسْلِمِينَ عَلَى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا وَمَنْ سَأَلَ فَوْقَهَا  
فَلَا يُعْطِ فِي أَرْبَعٍ وَعَشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ فَمَا دُونَهَا مِنَ  
الْغَنَمِ مِنْ كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا  
وَعَشْرِينَ إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَفِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ  
أُنْثَى فَإِذَا بَلَغَتْ سِتَّةً وَثَلَاثِينَ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ  
فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ أُنْثَى فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَأَرْبَعِينَ إِلَى  
سِتِّينَ فَفِيهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةٌ الْجَمَلِ فَإِذَا بَلَغَتْ إِلَى  
وَاحِدَةٍ وَسِتِّينَ إِلَى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ فَفِيهَا جَذَعَةٌ  
فَإِذَا بَلَغَتْ يَعْنِي سِتَّةً وَسَبْعِينَ إِلَى تِسْعِينَ فَفِيهَا  
ابْتِالِبُونَ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَتِسْعِينَ إِلَى عَشْرِينَ  
وَمِائَةٍ فَفِيهَا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْجَمَلِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى  
عَشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ وَفِي كُلِّ  
خَمْسِينَ حِقَّةٌ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ مِنَ الْإِبِلِ  
فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا فَإِذَا بَلَغَتْ  
خَمْسًا مِنَ الْإِبِلِ فَفِيهَا شَاةٌ وَفِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِي  
سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ إِلَى عَشْرِينَ وَمِائَةٍ شَاةٌ  
فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عَشْرِينَ وَمِائَةٍ إِلَى مِائَتَيْنِ شَاتَانِ  
فَإِذَا زَادَتْ عَلَى مِائَتَيْنِ إِلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَفِيهَا ثَلَاثُ  
شِيَاهٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ  
فَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةٌ  
وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَفِي  
الرَّقَّةِ رُبْعُ الْعُشْرِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةً فَلَيْسَ  
فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا۔

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے  
یہ صدقہ کا وہ فریضہ (جو میں تمہیں لکھ رہا ہوں) ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے  
مسلمانوں کے لئے ضروری قرار دیا تھا اور رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے  
اس کا حکم دیا تھا۔ اس لئے جو شخص مسلمانوں سے ان تفصیلات کے  
مطابق (جو اس حدیث میں ہیں) مانگے تو مسلمانوں کو اسے دیدینا  
چاہئے ورنہ نہ دینا چاہئے، چوبیس یا اس سے کم اونٹ میں ہر پانچ اونٹ پر  
ایک بکری واجب ہوگی لیکن جب اونٹوں کی تعداد پچیس تک پہنچ جائے گی  
تو پچیس سے پینتیس تک بنت مخاض واجب ہوگی جو مادہ ہوتی ہے، جب  
اونٹ کی تعداد چھتیس تک پہنچ جائے (تو چھتیس سے) پینتالیس تک بنت  
لبون مادہ واجب ہوگی، جب تعداد چھیالیس تک پہنچ جائے (تو چھیالیس  
سے) ساٹھ تک میں حقہ واجب ہوگی جو جفتی کے قابل ہوتی ہے، جب  
تعداد اکسٹھ تک پہنچ جائے (اکسٹھ سے) پچھتر تک جذعہ واجب ہوگا،  
جب تعداد چھتر تک پہنچ جائے (تو چھتر سے) نوے تک دو بنت لبون  
واجب ہوں گی، جب تعداد اکیانوے تک پہنچ جائے (تو اکیانوے سے)  
ایک سو بیس تک دو حقہ واجب ہوں گی جو جفتی کے قابل ہوتی ہیں۔ پھر  
جب ایک سو بیس سے بھی تعداد آگے تک پہنچ جائے تو ہر چالیس پر ایک  
بنت لبون واجب ہوگی اور ہر پچاس پر ایک حقہ اور اگر کسی کے پاس چار  
اونٹ سے زیادہ نہیں ہیں تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ لیکن جب اس  
کا اللہ چاہے اور اس کے پانچ ہو جائیں تو اس پر ایک بکری واجب  
ہو جائے گی اور ان بکریوں کی زکوٰۃ جو (سپال کھا کتر حصے جنگل یا میدان  
وغیرہ میں) چر کر گزارتی ہیں اگر ان کی تعداد چالیس تک پہنچ گئی ہو (تو  
چالیس سے) ایک سو بیس تک ایک بکری واجب ہوگی اور جب ایک سو  
بیس سے تعداد بڑھ جائے (تو ایک سو بیس سے) دو سو تک دو بکریاں  
واجب ہوں گی اگر دو سو سے بھی تعداد بڑھ جائے (تو دو سو سے) تین سو  
تک تین بکریاں واجب ہوں گی اور جب تین سو سے بھی تعداد آگے بڑھ  
جائے گی تو اب ہر ایک سو پر ایک بکری واجب ہوگی، لیکن اگر کسی شخص کے  
چرنے والی بکریاں چالیس سے بھی کم ہوں تو ان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی  
ہاں اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہو (اور تعداد چالیس تک پہنچ جائے تو ایک بکری  
واجب ہوگی) اور چاندی میں زکوٰۃ چالیسواں حصہ واجب ہوتی ہے۔  
لیکن اگر کسی کے پاس ایک سو نوے (درہم) سے زیادہ نہیں ہیں تو اس پر



زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ ہاں جب اس کا رب چاہے (اور درہم کی تعداد دو سو تک پہنچ جائے تو پھر اس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اسی چالیسواں حصہ کے حساب سے)

فائدہ:- یہ یاد رہے کہ بکریوں کی طرح اونٹ اور گائے وغیرہ میں بھی یہی حکم ہے کہ وہ سال کا اکثر حصہ چر کر اپنا پیٹ بھرتی ہیں تب ان میں زکوٰۃ واجب ہوگی ورنہ وہ مویشی جنہیں مالک گھر پر باندھ کر چارہ پانی دیتا ہو ان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔

باب ۵۳۳۔ لَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرَمَةٌ

وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسٌ إِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ

(۶۸۶) عَنْ أَنَسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ) أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ النَّبِيُّ أَمْرًا لِلَّهِ رَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ هَرَمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسٌ إِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ۔

باب ۵۳۳۔ زکوٰۃ میں بوڑھے، عیب دار جانور نہ اور نہ نر لیا جائے، البتہ اگر زکوٰۃ وصول کرنے والا مناسب سمجھے تو لے سکتا ہے (۶۸۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے انہیں رسول اللہ ﷺ کے بیان کردہ احکام کے مطابق لکھا تھا کہ زکوٰۃ میں بوڑھے، عیبی اور نر نہ لئے جائیں اگر صدقہ وصول کرنے والا مناسب سمجھے، تو لے سکتا ہے)

فائدہ:- مطلب یہ ہے کہ زکوٰۃ میں خراب اور عیب دار جانور نہیں لئے جائیں گے، کیونکہ یہ اصولاً غلط ہے کہ جانور ہر طرح کے تھے اور جب زکوٰۃ دینی ہوئی تو سب سے خراب جانور زکوٰۃ میں نکال دیا جائے۔ البتہ اگر زکوٰۃ وصول کرنے والا جانور میں ایسی خوبی دیکھے جس سے اس کے عیب کو نظر انداز کیا جاسکے، تو وہ اسے لے سکتا ہے۔ اسی طرح نرا اونٹ مادہ کے مقابلہ میں کم قیمت ہوتا ہے اس لئے مادہ ہی لی جائے کیونکہ ساری تفصیلات مادہ ہی کو سامنے رکھ کر طے ہوئی تھیں۔

باب ۵۳۴۔ لَا تُؤْخَذُ كَرَائِمُ أَمْوَالِ النَّاسِ فِي الصَّدَقَةِ

(۶۸۷) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ مَعَاذًا عَلَى الْيَمَنِ قَالَ إِنَّكَ تَقْدُمُ عَلَى قَوْمٍ أَهْلُ كِتَابٍ فَلْتَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ عِبَادَةُ اللَّهِ فَإِذَا عَرَفُوا اللَّهَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خُمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ فَإِذَا فَعَلُوا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكَاةً تَأْخُذُ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِذَا أَطَاعُوا بِهَا فَخُذْ مِنْهُمْ وَاتَّقِ كَرَائِمَ أَمْوَالِ النَّاسِ

باب ۵۳۴۔ زکوٰۃ میں لوگوں کی عمدہ چیزیں نہ لی جائیں! (۶۸۷) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے معاذؓ کو یمن بھیجا تو ان سے فرمایا دیکھو، تم ایک ایسی قوم کے یہاں جا رہے ہو جو اہل کتاب (عیسائی، یہودی) ہیں اس لئے سب سے پہلے انہیں اللہ کی عبادت کی دعوت دینا جب وہ اللہ تعالیٰ کو پہچان لیں تو انہیں بتانا اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں جب وہ اسے بھی ادا کریں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ فرض قرار دی ہے جو ان کے سرمایہ سے لی جائے گی (جو صاحب نصاب ہوں گے) اور انہیں کے غریب طبقہ میں تقسیم کر دی جائے گی جب اسے بھی وہ مان لیں گے تو ان سے زکوٰۃ وصول کرنا البتہ عمدہ چیزیں زکوٰۃ کے طور پر لینے سے پرہیز کرنا۔

فائدہ:- مطلب یہ ہے کہ زکوٰۃ کے طور پر نہ بہت اچھی چیزیں لی جائیں نہ بہت بری، بلکہ اوسط درجہ کی چیزیں لی جائیں گی جس میں نہ دینے والا زیر بار ہونہ لینے والا بیت المال۔



## باب ۵۳۵. الزکوٰۃ علی الاقارب

(۶۸۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) يَقُولُ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ بِالْمَدِينَةِ مَالًا مِّنْ نَّحْلٍ وَكَانَ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُ حَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبَلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّاءٍ فِيهَا طَيِّبٌ قَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُ حَاءَ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلَّهِ أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللَّهِ فَضَعُهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللَّهُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخْ ذَلِكَ مَالٌ رَّابِحٌ ذَلِكَ مَالٌ رَّابِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ.

## باب ۵۳۵۔ اعزہ واقارب کوزکوٰۃ دینا!

(۶۸۸) حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ ابو طلحہؓ مدینہ میں انصار میں سب سے زیادہ مالدار تھے اپنے نخلستانوں کی وجہ سے اور اپنی تمام جائیداد میں سے سب سے زیادہ پسند انہیں بیرحاء کا باغ تھا، یہ باغ مسجد نبویؐ کے بالکل سامنے تھا اور رسول اللہ ﷺ اس میں تشریف لے جایا کرتے تھے اور اس کا شیریں پانی پیا کرتے تھے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ”تم نیکی اس وقت تک نہیں پاسکتے جب تک اپنی پسندیدہ چیز نہ خرچ کرو“ تو ابو طلحہؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اس وقت تک نیکی نہیں پاسکتے جب تک اپنی پسندیدہ چیز نہ خرچ کرو اور مجھے بیرحاء کی جائیداد سب سے زیادہ پسند ہے اس لئے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ ہے اس کی نیکی اور اس کے ذخیرہ آخرت ہونے کا امیدوار ہوں، اللہ کے حکم سے جہاں آپ اسے مناسب سمجھیں استعمال کیجئے۔ بیان کیا کہ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خوب! یہ بڑا ہی مفید مال ہے بہت ہی فائدہ مند ہے اور جو بات تم نے کہی میں نے بھی سن لی ہے۔ میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اسے اپنے اعزہ و اقرباء کو دے دو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بولے یا رسول اللہ (ﷺ) میں ایسا ہی کروں گا، چنانچہ انہوں نے اسے اپنے رشتہ داروں اور اپنے چچا کے لڑکوں کو دے دیا

(۶۸۹) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَصْحَى أَوْ فِطْرٍ إِلَى الْمُصَلَّى ثُمَّ أَنْصَرَفَ فَوَعِظَ النَّاسَ وَأَمَرَهُمْ بِالصَّدَقَةِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ تَصَدَّقُوا فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ يَمْعُشَرُ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ إِنِّي أُرِيْتُكُمْ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلِ وَدِينٍ أَذْهَبَ لِلْبَّ الرَّجُلِ الْحَارِمِ مِنْ إِحْدَكُنَّ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ ثُمَّ أَنْصَرَفَ فَلَمَّا صَارَ إِلَى مَنْزِلِهِ جَاءَتْ زَيْنَبُ امْرَأَةُ بِنِ مَسْعُودٍ تَسْتَاذِنُ عَلَيْهِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ زَيْنَبُ فَقَالَ أَيُّ الرِّيَاسِ فَقِيلَ امْرَأَةُ بِنِ مَسْعُودٍ قَالَ نَعَمْ ائْذَنُوا لَهَا فَأَذِنَ لَهَا قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّكَ أَمَرْتَ

(۶۸۹) حضرت ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ عید الفطر یا عید الفطر کے موقع پر عید گاہ تشریف لے گئے، پھر لوگوں کو نصیحت کرنے کے لئے متوجہ ہوئے اور صدقہ کا حکم دیا، فرمایا، لوگو! صدقہ دو، پھر آپ عورتوں کی طرف گئے اور ان سے بھی فرمایا، عورتو! صدقہ دو کہ میں نے جہنم میں اکثریت تمہاری ہی، دیکھی ہے عورتوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! ایسا کیوں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اس لئے کہ تم لعن و طعن زیادہ کرتی ہو اور اپنے شوہر (کے حسن معاملت) کا انکار کرتی ہو۔ میں نے تم سے زیادہ عقل اور دین کے اعتبار سے ناقص کوئی مخلوق نہیں دیکھی جو کار آزمودہ مرد کی عقل و دانش اپنی مٹھی میں لیتی ہو! ہاں اے عورتو! پھر آپ واپس تشریف لائے اور جب گھر پہنچے تو ابن مسعودؓ کی بیوی زینبؓ آئیں اور اجازت چاہی، آپ ﷺ سے کہا گیا کہ زینب آئی ہیں آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کون سی زینب؟ کیونکہ زینب نام کی بہت سی



عورتیں تھیں) کہا گیا کہ ابن مسعودؓ کی بیوی، آپ ﷺ نے فرمایا اچھا انہیں اجازت دے دو چنانچہ اجازت دے دی گئی انہوں نے آ کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ ﷺ نے آج صدقہ کا حکم دیا تھا اور میرے پاس بھی ایک زیور تھا جسے میں صدقہ کرنا چاہتی تھی لیکن ابن مسعودؓ یہ خیال کرنا چاہتے ہیں کہ وہ اور ان کے لڑکے زیادہ مستحق ہیں جن پر میں صدقہ کروں گی رسول اللہ ﷺ نے اس پر فرمایا کہ ابن مسعود نے صحیح کہا۔ تمہارے شوہر اور تمہارے لڑکے اس صدقہ کے ان سے زیادہ مستحق ہیں۔ جنہیں تم صدقہ کے طور پر یہ دوگی۔

الْيَوْمَ بِالصَّدَقَةِ وَكَانَ لِي حُلِيٌّ فَأَرَدْتُ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِهِ فَرَزَعَنِي ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّهُ 'وَوَلَدَهُ' أَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ زَوْجُكَ، وَلَئِكَ أَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَلَيْهِمْ۔

فائدہ:- اس حدیث میں اس کی کوئی تصریح نہیں کہ ابن مسعودؓ کی بیوی جو صدقہ دینا چاہتی تھیں وہ نفلی تھا یا زکوٰۃ۔ احناف کے مسلک کی بنا پر بیوی شوہر کو زکوٰۃ نہیں دے سکتی اور نہ کوئی ایسے شخص کو دے سکتا ہے جس کے اخراجات کی کفالت اس کے ذمہ واجب ہو اس لئے ہم یہ کہیں گے کہ حدیث میں نفلی صدقہ مراد ہے زکوٰۃ نہیں! ظاہر اور سیاق عبارت سے بھی اسی کی تائید ہوتی ہے

باب ۵۳۶. لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهِ صَدَقَةٌ (۶۹۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهِ وَغُلَامِهِ صَدَقَةٌ۔  
باب ۵۳۶۔ مسلمان پر اس کے گھوڑوں کی زکوٰۃ نہیں!!  
(۶۹۰) حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ مسلمان پر اس کے گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ واجب نہیں۔

فائدہ:- گھوڑے اگر سواری، بار برداری یا جہاد کے لئے رکھے گئے ہوں تو تمام ائمہ کا اتفاق ہے کہ ایسے گھوڑوں کی زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی، لیکن اگر یہی گھوڑے تجارت کے لئے ہوں تو اس پر سب کا اتفاق ہے کہ ان گھوڑوں کی زکوٰۃ جب نصاب پورا ہو جائے، واجب ہوگی اب ایک تیسری صورت یہ ہے کہ گھوڑے کوئی شخص نسل بڑھانے وغیرہ کے لئے پالتا ہے اور اس کے پاس نہ، مادہ ہر طرح کے گھوڑے موجود ہیں تو حنفیہ کے مسلک کی بنا پر ایسے گھوڑوں کی زکوٰۃ بھی واجب ہوگی۔ اسی طرح غلام اگر تجارت کے لئے ہوں تو تمام ائمہ کا اتفاق ہے کہ زکوٰۃ واجب ہوگی اس حدیث میں کسی قید کے بغیر یہ حکم بیان ہوا ہے کہ گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ نہیں ہوتی۔ لیکن امت اس بات پر اتفاق کرتی ہے کہ اس عموم کے ساتھ اس حکم کا اطلاق نہیں ہوگا، دونوں میں کوئی نہ کوئی صورت ایسی سب کے یہاں ہے کہ نصاب پورا ہونے پر ان کی زکوٰۃ دینی پڑتی ہے اس لئے احناف یہ کہتے ہیں کہ جس طرح غلام سے اس حدیث میں سب کے نزدیک ایسے غلام مراد ہیں جو خدمت کے لئے ہوں کہ ان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی اسی طرح گھوڑے بھی ایسے گھوڑے مراد ہیں جو نجی ضروریات یا بار برداری کے لئے استعمال ہوتے ہیں ورنہ گھوڑوں کی زکوٰۃ خود عمر رضی اللہ عنہ نے وصول کرائی تھی، نبی کریم ﷺ کے عہد میں گھوڑوں کی بڑی قلت تھی، آپ واقعات یاد کیجئے، بدر کے موقع پر مسلمانوں کے پاس تین گھوڑے تھے ظاہر ہے کہ ایسے حالات میں نسل بڑھانے کا کوئی سوال نہیں رہ جاتا یہ بھی ملحوظ رہے کہ گھوڑے کی زکوٰۃ دوسرے جانوروں کی طرح نہیں لی جاتی بلکہ ہر گھوڑے پر ایک دینار یا اس کے برابر کوئی چیز لینے کا حکم ہے جب کہ دوسرے جانوروں کی زکوٰۃ میں شریعت نے تفصیل کر دی ہے کہ فلاں جانور اتنی عمر کا لیا جائے وغیرہ، اسی طرح گھوڑے کے مالک پر اس کا بھی کوئی دباؤ نہیں کہ بیت المال کو زکوٰۃ دے لیکن دوسرے جانوروں کی زکوٰۃ بیت المال میں آئے گی، مالک کو اس کا حق نہیں کہ کسی کو اپنے طور پر اپنے جانوروں کی زکوٰۃ دے دے، بہر حال یہ ایک اجتہادی مسئلہ ہے اور چونکہ گھوڑا نہایت کارآمد جانور ہے اس لئے شریعت نے اس کے پالنے کی ہمت افزائی زیادہ کی ہے۔



## باب ۵۳۷. الصَّدَقَةُ عَلَى الْيَتَمَى

(۶۹۱) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) يُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ فَقَالَ إِنَّ مِمَّا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مَن بَعْدِي مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِّنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزَيْنَتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ مَا شَأْنُكَ تُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُكَلِّمُكَ فَرَأَيْنَا أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ قَالَ فَمَسَحَ عَنْهُ الرَّحْضَاءُ وَقَالَ آيِنِ السَّائِلُ وَكَأَنَّهُ حَمْدُهُ فَقَالَ إِنَّهُ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ وَإِنَّمَا يُنْبِئُ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ أَوْ يُلِمُّ إِلَّا أَكَلَةُ الْخَضِرِ أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ فَتَلَطَّتْ وَبَالَتْ وَرَتَعَتْ وَإِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلُوةٌ فَنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ مَا أُعْطِيَ مِنْهُ الْمُسْكِينُ وَالْيَتِيمُ وَابْنُ السَّبِيلِ أَوْ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّهُ مَنْ يَأْخُذْهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَيَكُونُ شَهِيداً عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ۔

## باب ۵۳۷۔ یتیموں کو صدقہ دینا !

(۶۹۱) حضرت ابوسعید خدریؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ایک دن منبر پر تشریف فرما ہوئے، ہم بھی آپ کے چاروں طرف بیٹھ گئے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہارے متعلق اس بات سے ڈرتا ہوں کہ تم پر دنیا کی خوش حالی اور اس کی زیبائش اور آرائش کے دروازے کھول دیئے جائیں گے، ایک شخص نے پوچھا، یا رسول اللہ! کیا اچھائی برائی پیدا کرے گی اس پر نبی کریم ﷺ خاموش ہو گئے اس لئے اس شخص سے کہا جانے لگا کہ کیا بات تھی تم نے نبی کریم ﷺ سے ایک بات پوچھی لیکن آنحضور ﷺ تم سے بات نہیں کرتے پھر ہم نے محسوس کیا کہ آپ ﷺ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ بیان کیا کہ پھر آنحضور ﷺ نے پسینہ صاف کیا (کیونکہ وحی نازل ہوتے وقت اس کی عظمت کی وجہ سے پسینہ آنے لگتا تھا) اور پھر پوچھا کہ سوال کرنے والے صاحب کہاں ہیں ہم نے محسوس کیا کہ آپ ﷺ نے اس کے (سوال کی) تعریف کی پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اچھائی برائی نہیں پیدا کر سکتی لیکن موسم بہار میں بعض ایسی گھاس بھی اگتی ہے جو جان لیوا یا تکلیف دہ ثابت ہوتی ہیں۔ البتہ ہریالی چرنے والا وہ جانور بچ جاتا ہے جو خوب چرتا ہے اور پھر جب اس کی دونوں کوکھیں بھر جاتی ہیں تو سورج کی طرف رخ کر کے پاخانہ پیشاب کر دیتا ہے اور پھر چرتا ہے اسی طرح یہ مال و دولت بھی ایک خوشگوار سبزہ زار ہے اور مسلمان کا وہ مال کتنا عمدہ ہے جو مسکین، یتیم اور مسافر کو دیا جائے۔ یا جس طرح نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں اگر کوئی شخص استحقاق کے بغیر زکوٰۃ لے لیتا ہے تو اس کی مثال ایسے شخص کی طرح ہے جو کھاتا ہے لیکن اس کا پیٹ نہیں بھرتا اور قیامت کے دن یہ اس کے خلاف گواہ ہوگا۔

فائدہ:- اس تمثیل کا مقصد یہ ہے کہ اچھائی کو اگر اچھی اور مناسب جگہوں میں استعمال کیا جائے یا اچھائی کو حاصل کرنے کے لئے غلط طریقے نہ اختیار کئے جائیں تو اس سے برائی نہیں پیدا ہو سکتی ہاں اگر مناسب جگہوں میں اس کا استعمال نہ ہو تو اس سے برائی پیدا ہوتی ہے۔

## باب ۵۳۸. الزَّكْوَةُ عَلَى الزَّوْجِ وَالْأَيْتَامِ فِي الْحَجْرِ

(۶۹۲) عَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) قَالَتْ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ قَرَأْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ وَكَانَتْ زَيْنَبُ تُنْفِقُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ وَآيَتَامٍ فِي حَجْرِهَا

## باب ۵۳۸۔ شوہر کو یا اپنی زیر تربیت یتیم بچوں کو زکوٰۃ دینا

(۶۹۲) حضرت ابن مسعودؓ کی بیوی زینبؓ نے بیان کیا میں مسجد میں تھی اور رسول اللہ ﷺ کو میں نے دیکھا تھا کہ آپ ﷺ یہ فرما رہے تھے، صدقہ کرو، خواہ اپنے زیور ہی کا ہو زینبؓ عبد اللہؓ (اپنے شوہر) پر بھی خرچ کرتی تھیں اور چند یتیموں پر بھی جو ان کی پرورش میں تھے اس لئے انہوں نے



فَقَالَتْ لِعَبْدِ اللَّهِ سَلْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَيُّ حَرْيٍ عَنِّي أَوْ أَنْفَقَ عَلَيْكَ وَعَلَى إِيْتَامٍ فِي حَجَرِي  
مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ سَلِي أَنْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمُ فَوَجَدْتُ امْرَأَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ عَلَى الْبَابِ  
حَاجَتَهَا مِثْلُ حَاجَتِي فَمَرَّ عَلَيْنَا بِلَالٍ فَقُلْنَا سَلِ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ حَرْيٍ عَنِّي أَوْ أَتَصَدَّقَ عَلَى  
زَوْجِي وَإِيْتَامٍ لِّي فِي حَجَرِي وَقُلْنَا لَا تُخْبِرُنَا  
فَدَخَلَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ مَنْ هُمَا قَالَ زَيْنَبُ فَقَالَ أَيُّ  
الزَّيْنَبِ قَالَ امْرَأَةُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ لَهَا أَجْرَانِ أَجْرُ  
الْقَرَابَةِ وَ أَجْرُ الصَّدَقَةِ۔

عبداللہؐ سے کہا آپ رسول اللہ ﷺ سے پوچھئے کیا وہ صدقہ بھی ادا  
ہو جائے گا جو میں آپ پر اور ان یتیموں پر خرچ کروں جو میری پرورش  
میں ہیں لیکن ابن مسعودؓ نے فرمایا کہ تم خود رسول اللہ ﷺ سے پوچھ لو، اس  
لئے میں خود رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس وقت آپ ﷺ  
کے دروازے پر ایک انصاری خاتون میری ہی جیسی ضرورت لے کر  
موجود تھیں، پھر ہمارے پاس سے بلالؓ گزرے تو ہم نے ان سے کہا  
آپ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیجئے کہ کیا وہ صدقہ ادا ہو جائے گا جسے  
میں اپنے شوہر اور چند اپنی زیر پرورش یتیم بچوں پر خرچ کر دوں گی ہم نے  
یہ بھی کہا کہ ہمارے متعلق کچھ آنحضور ﷺ سے نہ کہنا چنانچہ وہ اندر گئے  
اور دریافت کیا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا دونوں کون، خاتون ہیں؟  
انہوں نے کہا زینب آپ نے دریافت فرمایا کون زینب؟ کہا عبداللہؐ کی  
بیوی! آپ ﷺ نے جواب دیا کہ ہاں (صدقہ ادا ہو جائے گا) اور انہیں  
دو اجر ملیں گے۔ ایک قرابت کا اجر اور دوسرا صدقہ کا

فائدہ:- عبداللہ بن مسعودؓ بڑی غربت کی زندگی گزارتے تھے لیکن ان کی بیوی کے پاس ذرائع تھے جن سے وہ خرچ اخراجات کیا کرتی تھیں۔

(۶۹۳) عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
عَنْهَا) قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْ أَجْرٌ إِنْ أَنْفَقَ عَلَى  
بَنِي أَبِي سَلَمَةَ إِنَّمَا هُمْ بَنِي فَقَالَ أَنْفَقِي عَلَيْهِمْ فَلَكَ  
أَجْرٌ مَا أَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ۔

(۶۹۳) حضرت زینب بنت ام سلمہؓ نے بیان کیا کہ اگر میں ابوسلمہ کی  
اولاد پر خرچ کروں تو مجھے ثواب ملے گا کیونکہ وہ میری بھی اولاد ہیں آپ  
ﷺ نے فرمایا کہ ہاں ان پر خرچ کرو تم جو کچھ بھی ان پر خرچ کرو گی اس کا  
اجر ملے گا۔

(۶۹۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ أَمَرَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَةٍ فَقِيلَ مَنَعَ  
ابْنُ جَمِيلٍ وَخَالِدُ بْنُ وَلِيدٍ وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ  
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْقُمُ بْنُ جَمِيلٍ إِلَّا  
إِنَّهُ كَانَ فَقِيرًا فَأَغْنَاهُ اللَّهُ وَأَمَّا خَالِدٌ فَإِنَّكُمْ تُظْلِمُونَ  
خَالِدًا قَدْ احْتَبَسَ أَذْرَاعَهُ، وَاعْتَدَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَمَّا  
الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَعَمَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِيَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ وَمِثْلُهَا مَعَهَا۔

(۶۹۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے  
صدقہ کا حکم دیا (اور عمرؓ کو وصول کرنے کے لئے بھیجا) پھر آپ کو اطلاع  
دی گئی (عمرؓ نے اطلاع دی) کہ ابن جمیل، خالد بن ولید اور عباس بن  
عبدالمطلب نے صدقہ دینے سے انکار کر دیا ہے اس پر نبی کریم ﷺ نے  
فرمایا کہ ابن جمیل کیا انکار کرتا ہے۔ ابھی کل تک تو وہ فقیر تھا پھر اللہ اور  
اس کے رسول (کی دعاء کی برکت) نے اسے مالدار بنا دیا، باقی رہے  
خالد، تو ان پر تم لوگ زیادتی کرتے ہو، انہوں نے تو اپنی زرہیں اللہ تعالیٰ  
کے راستے میں دے رکھی ہیں اور عباس بن عبدالمطلب تو وہ رسول اللہ  
ﷺ کے چچا ہیں اور ان سے جو صدقہ وصول کیا جاسکتا ہے وہ اور اتنا ہی اور  
انہیں دینا ہے



فائدہ:- حدیث میں تین اصحاب کا واقعہ ہے ابن جمیل کے متعلق کہا جاتا ہے کہ پہلے منافق تھے لیکن بعد میں توبہ کی اور مخلص مسلمانوں کی جماعت میں شامل ہو گئے تھے اپنی ابتدائی زندگی میں یہ نہایت غریب اور مفلوک الحال تھے جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو آپ نے ان کے لئے دعا کی تھی آپ کی دعا کی برکت سے مال و دولت کی ان کے پاس کوئی کمی نہیں تھی (بقیہ صفحہ گزشتہ) اور ایک زمانہ آ گیا تھا کہ یہ لاکھوں میں ملتے تھے جب مال و دولت بے پناہ ہو گئی تو مدینہ کا قیام ترک کر کے بادیہ میں جا بسے تھے اور نماز پنجگانہ اور جمعہ کی حاضری سب کچھ چھوڑ دی تھی جس وقت رسول اللہ ﷺ کا آدمی زکوٰۃ وصول کرنے ان کے پاس آیا تو انہوں نے انکار کر دیا تھا رسول اللہ ﷺ اس پر ناراض ہو گئے تھے اور زکوٰۃ پھر ان سے کبھی نہیں لی انہوں نے دینی بھی چاہی جب بھی نہیں لی خلفاء راشدین کا بھی ان کے ساتھ ہمیشہ یہی طرز عمل رہا اس حدیث میں ہے کہ ابن جمیل کے انکار پر رسول اللہ ﷺ نے اظہار ناگواری فرمایا لیکن دو اور صاحبان کے انکار کو معقول عذر پر محمول کیا خالد نے اپنا کچھ سامان اللہ کے راستے میں دے دیا تھا اور اسی کو ان کی زکوٰۃ سمجھا گیا عباسؓ کے انکار کی وجہ یہ تھی کہ بیت المال پر ان کا فرض چلتا تھا نبی کریم ﷺ ان سے ان کی زکوٰۃ قرض کے طور پر لے لیتے تھے اور پھر انہیں وقتی ضروریات پر خرچ کرتے تھے جب زکوٰۃ کا مال آتا تو عباسؓ کی زکوٰۃ کا جو قرض لیا تھا اتنا اس مد میں جمع کر دیتے، لہذا عباسؓ کی زکوٰۃ ادا ہو چکی تھی، اس لئے ان سے سوال ہی غلط تھا، عباسؓ سے دو دو سال تک کی زکوٰۃ رسول اللہ ﷺ لے لیا کرتے تھے حدیث میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔

## باب ۵۳۸. الاستغفار عن المَسْئَلَةِ

## باب ۵۳۸۔ سوال سے دامن بچانا!

(۶۹۵) حضرت ابوسعید خدریؓ نے فرمایا کہ انصار کے بعض لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تو آپ نے انہیں دیا پھر انہوں نے سوال کیا اور آپ ﷺ نے پھر دیا، جو چیز آپ کے پاس تھی اب وہ ختم ہو چکی تھی پھر آپ ﷺ نے فرمایا اگر میرے پاس کوئی اچھی چیز ہو تو میں اسے بچا نہیں رکھوں گا اور جو شخص سوال کرنے سے بچتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اسے سوال کے مواقع سے محفوظ رکھتے ہیں جو شخص بے نیازی برتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اسے بے نیاز بنادیتے ہیں جو شخص صبر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اسے استقلال دیتے ہیں اور کسی کو بھی صبر سے زیادہ بہتر اور اس سے زیادہ بے پایاں نعمت نہیں ملی۔

(۶۹۵) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ أَنَسًا مِّنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ حَتَّى نَفَدَ مَا عِنْدَهُ، فَقَالَ مَا يَكُونُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَذْجِرَهُ، عَنْكُمْ وَمَنْ يَسْتَعِفَّ يُعِفَّهُ اللَّهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصْبِرْهُ اللَّهُ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ۔

(۶۹۶) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے ایک شخص رسی سے لکڑیوں کا بوجھ باندھ کر اپنی پیٹھ پر اٹھا لائے (جنگل سے اور پھر انہیں بازار میں فروخت کر کے رزق حاصل کرے) اس شخص سے (دین اور دنیا دونوں میں) بہتر ہے جو کسی کے پاس آ کر سوال کرتا ہے جس سے سوال کیا گیا ہے وہ اسے دے یا نہ دے۔

(۶۹۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ، فَيَحْتَطِبُ عَلَى ظَهْرِهِ خَيْرٌ لَهُ، مِنْ أَنْ يَأْتِيَ رَجُلًا فَيَسْأَلَهُ، أَعْطَاهُ، أَوْ مَنَعَهُ۔

(۶۹۷) حضرت زبیر بن عوامؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی بھی اگر (ضرورت مند ہو تو رسی لے کر آئے اور لکڑیوں کا گٹھا باندھ کر اپنی پیٹھ پر رکھ لے اور اسے بیچے اگر اس طرح اللہ تعالیٰ اس کی عزت کو محفوظ رکھ لے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے سوال کرتا پھر اسے لوگ دیں یا نہ دیں۔

(۶۹۷) عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَامِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ، فَيَأْتِيَ بِحُزْمَةٍ حَطَبٍ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَبِيعَهَا فَيَكْفِيَ اللَّهُ بِهَا وَجْهَهُ، خَيْرٌ لَهُ، مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ أَعْطَوْهُ أَوْ مَنَعُوهُ۔



(۶۹۸) عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَزَامٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ يَا حَكِيمُ إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَصْرَةٌ حُلُوءَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةٍ نَفْسُ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافٍ نَفْسُ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ أَيْدِي الْعُلَيَّا خَيْرٌ مِّنْ أَيْدِي السُّفْلَى قَالَ حَكِيمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرِزَا أَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتَّى أَفَارِقَ الدُّنْيَا فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَدْعُو حَكِيمًا إِلَى الْعَطَاءِ فَيَأْبَى أَنْ يَقْبَلَهُ مِنْهُ ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي أَشْهَدُكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى حَكِيمٍ إِنِّي أَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ مِنْ هَذَا الْفَيْ فَيَأْبَى أَنْ يَأْخُذَهُ فَلَمْ يَرِزَا حَكِيمٌ أَحَدًا مِّنَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تُوَفِّيَ -

(۶۹۸) حضرت حکیم بن حزامؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ مانگا، آپ ﷺ نے عطا فرمایا میں نے پھر مانگا اور آپ ﷺ نے پھر عطا فرمایا: اس کے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حکیم! یہ دولت بڑی شاداب اور بہت ہی مرغوب ہے اس لئے جو شخص اسے دل کی سخاوت کے ساتھ لیتا ہے تو اس کی دولت میں برکت نہیں ہوتی اس کی مثال اس شخص جیسی لیتا ہے تو اس کی دولت میں برکت نہیں ہوتی اس کی مثال اس شخص جیسی ہوتی ہے جو کھاتا ہے لیکن آسودہ نہیں ہوتا، اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے (بہر حال) بہتر ہے۔ حکیمؓ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے اب اس کے بعد کسی سے کوئی چیز نہیں لوں گا تا آنکہ اس دنیا ہی سے جدا ہو جاؤں، چنانچہ ابو بکر صدیقؓ حکیمؓ کو کوئی چیز دینا چاہتے تو وہ قبول کرنے سے انکار کر دیتے تھے! پھر عمرؓ نے بھی انہیں دینا چاہا تو انہوں نے اس کے لینے سے بھی انکار کر دیا اس پر عمرؓ نے فرمایا کہ مسلمانو! میں تمہیں حکیم کے معاملہ میں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کا حق انہیں دینا چاہا تھا لیکن انہوں نے لینے سے انکار کر دیا ہے حکیمؓ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد اسی طرح کسی سے بھی کوئی چیز لینے سے ہمیشہ اپنی زندگی بھر انکار کرتے رہے۔

فائدہ:- یہ صحابہ رضوان اللہ علیہم کی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عہد میں پختگی اور استقلال کی ایک معمولی سی مثال ہے جو وعدہ کیا تھا اسے اس طرح پورا کر دکھایا کہ اب اپنا حق بھی دوسروں سے نہیں لیتے۔ فرضی اللہ عنہ و عنہم اجمعین!

باب ۵۳۹. مَنْ أَعْطَاهُ اللَّهُ شَيْئًا مِّنْ

غَيْرِ مَسْئَلَةٍ وَلَا إِشْرَافٍ نَفْسٍ

(۶۹۹) عَنْ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ خُذْهُ إِذَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ شَيْءٌ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ -

باب ۵۴۰. مَنْ سَأَلَ النَّاسَ تَكْثُرًا

(۷۰۰) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ النَّاسَ حَتَّى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ لَيْسَ فِي وَجْهِهِ مَرْغَةُ لَحْمٍ وَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ تَدْنُو يَوْمَ الْقِيَمَةِ حَتَّى يَبْلُغَ الْعِرْقُ نِصْفَ الْأُذُنِ فَبَيْنَا

باب ۵۳۹۔ جسے اللہ تعالیٰ نے کسی

سوال اور لالچ کے بغیر کوئی چیز دی

(۶۹۹) حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ مجھے کوئی چیز عطا فرماتے تو میں عرض کرتا کہ آپ مجھ سے زیادہ محتاج کو دے دیجئے لیکن آنحضور ﷺ فرماتے کہ پکڑو بھی، اگر تمہیں کوئی ایسا مال ملے جس پر تمہاری حریصانہ نظر نہ ہو اور نہ تم نے مانگا ہو تو اسے قبول کر لو، اور اگر ایسی صورت نہ ہو تو اس کے پیچھے بھی نہ پڑو۔

باب ۵۴۰۔ کوئی شخص دولت بڑھانے کے لئے سوال کرے

(۷۰۰) حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، جو شخص لوگوں کے سامنے ہمیشہ ہاتھ پھیلاتا رہتا ہے وہ قیامت کے دن اس طرح اٹھے گا کہ چہرہ پر گوشت ذرا بھی نہ ہو گا! آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن سورج اتنا قریب ہو جائے گا کہ پسینہ آدھے کان



هُمْ كَذَلِكَ اسْتَغَاثُوا بِآدَمَ ثُمَّ بِمُوسَىٰ ثُمَّ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

تک پہنچ جائے گا لوگ اسی حالت میں آدم سے فریاد کریں گے پھر موسیٰ سے کریں گے، پھر محمد ﷺ سے۔

### باب ۵۴۱. حَدُّ الْغِنَى

باب ۵۴۱۔ کس قدر مال سے آدمی غنی ہو جاتا ہے

(۷۰۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي تَرُدُّهُ إِلَّا كَلَّةً وَالْأَكَلَتَانِ وَلَكِنَّ الْمِسْكِينُ الَّذِي لَيْسَ لَهُ غِنًى وَيَسْتَحْيِي وَلَا يَسْأَلُ النَّاسَ الْخَافًا -

(۷۰۱) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، مسکین وہ نہیں ہے جسے ایک دو لقمے در در پھراتے ہیں مسکین وہ ہے جس کے پاس مال نہیں لیکن اسے شرم آتی ہے اور وہ لوگوں سے مانگنے میں اصرار نہیں کرتا۔

فائدہ:- قرآن مجید میں جو آیا ہے کہ فقراء کو صدقہ دیا جائے تو فقیر کہتے کسے ہیں؟ اور اس کے مقابلہ میں غنی کون کہلائے گا کہ اسے صدقہ لینا درست نہ ہوگا اس کی تشریح حدیث سے کی کہ آنحضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس کے پاس اتنا روپیہ پیسہ نہ ہو کہ وہ اس سے اپنی ضروریات زندگی پوری کر سکے تو وہ فقیر ہے اور اگر ضرورت کے مطابق ہے تو وہ غنی ہے اور اسے صدقہ یا زکوٰۃ نہ لینی چاہئے اس کے بعد دینے والوں کے لئے یہ ضروری ہے کہ مانگنے والوں سے زیادہ وہ ان محتاجوں کا خیال رکھیں جو لوگوں کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلاتے اور صدقہ کے مال کے مستحق ہیں لیکن عزت نفس کا پاس و خیال رکھتے ہیں سوال کرنے والوں کے لئے بھی یہ ضروری ہے کہ مانگنے سے حتی الامکان بچیں اور مانگنے میں اصرار تو بہر حال نہ کریں صدقہ و خیرات وہی ہضم ہوتی ہے جو خوشی سے ملے اسلام زندگی کی تمام ضروریات کا خیال رکھتا ہے اور ہر طبقہ کی رعایت کرتا ہے گداگری اسلام میں ایک لمحہ کے لئے بھی پسند نہیں بلکہ ہر شخص کو اپنی محنت کی کمائی کھانے پر اسلام نے زور دیا ہے اور دوسروں پر بار بننے سے روکا ہے لیکن دوسری طرف احادیث میں مانگنے والے کو کچھ نہ کچھ دینے کی بھی تاکید کی گئی ہے کہ اگر اس نے مانگ کر اپنے آپ کو ذلیل کیا تو کم از کم تم اس کو ذلیل نہ کرو اور اسلامی عزت و شرافت کا اس کے ساتھ برتاؤ کرو، غریبوں کو اس کی تاکید کہ وہ ہاتھ پھیلانے سے بچیں اور امیروں کو اس کی تاکید کہ وہ اگر کوئی ہاتھ پھیلا دے تو اسے محروم نہ کریں۔ ہاں اور جو غریب اور محتاج عزت اور نفس کا خیال رکھتے ہیں اور مانگتے نہیں پھرتے انہیں ان کے گھر جا کر پوری عزت کے ساتھ دینا چاہئے۔

### باب ۵۴۲. خَرَصَ التَّمْرُ

باب ۵۴۲۔ کھجور کا اندازہ !

(۷۰۲) عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ غَزَوْ نَامِعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةً تَبُوكَ فَلَمَّا جَاءَ وَادِي الْقُرَى إِذَا امْرَأَةٌ فِي حَدِيقَةٍ لَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ اخْرُصُوا وَخَرَصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةَ أَوْسُقٍ فَقَالَ لَهَا أَحْصِي مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَلَمَّا اتَيْنَا تَبُوكَ قَالَ أَمَا إِنَّهُ سَتَهْبُ اللَّيْلَةُ رِيحٌ شَدِيدَةٌ وَلَا يَقُومَنَّ أَحَدٌ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ بَعِيرٌ فَلْيَعْقِلْهُ فَعَقَلْنَاهَا وَهَبَّتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَأَلْقَتْهُ بِجَبَلٍ طَيٍّ وَأَهْدَى مَالِكُ أَيْلَةَ لِنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءَ وَكَسَاهُ بُرْدًا وَكَتَبَ لَهُ بِحَرِّهِمْ فَلَمَّا أَتَى وَادِي الْقُرَى قَالَ

(۷۰۲) ابو حمید ساعدیؓ نے بیان کیا ہم غزہ تبوک کے لئے نبی کریم ﷺ کے ساتھ جا رہے تھے جب ہم وادی قریٰ (مدینہ منورہ اور شام کے درمیان ایک قدیم آبادی) سے گزرے تو ہماری نظر ایک عورت پر پڑی جو اپنے باغ میں موجود تھی رسول اللہ ﷺ نے صحابہ رضوان علیہم اجمعین سے فرمایا کہ اس کے پھلوں کا اندازہ لگاؤ، حضور اکرم ﷺ نے دس وسق کا اندازہ لگایا، پھر اس عورت سے فرمایا کہ یاد رکھنا، کتنی زکوٰۃ اس کی ہوگی، جب ہم تبوک پہنچے تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ آج رات بڑی زور کی آندھی چلے گی اس لئے کوئی شخص باہر نہ نکلے اور جس کے پاس اونٹ ہوں تو وہ اسے باندھ دیں، چنانچہ ہم نے اونٹ باندھ دیئے اور آندھی بڑی زور کی آئی ایک شخص (کسی ضرورت کے لئے) باہر نکلے تو ہوانے انہیں جبل طے سے گرا دیا (لیکن ان کا انتقال نہیں ہوا اور پھر رسول اللہ ﷺ کی



خدمت میں حاضر ہوئے) ایلہ کے حاکم نے نبی کریم ﷺ کو سفید خچر اور ایک چادر کا ہدیہ بھیجا آنحضور ﷺ نے تحریری طور پر اسے اس کی حکومت پر برقرار رکھا پھر جب وادی قریٰ (واپسی میں) پہنچے تو آپ نے اسی عورت سے پوچھا کہ تمہارے باغ میں کتنا پھل آیا تھا اس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے اندازہ کے مطابق دس وسق آیا تھا اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں مدینہ جلد (قریب کے راستہ سے) جانا چاہتا ہوں اس لئے جو کوئی میرے ساتھ جلدی پہنچنا چاہے وہ آجائے۔ حضور اکرم ﷺ مدینہ کے قریب پہنچ گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ ہے طابہ (مدینہ منورہ) پھر جب آپ ﷺ نے احد دیکھا تو فرمایا یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم بھی اس سے محبت رکھتے ہیں کیا میں انصار کے سب سے اچھے گھرانے کی عثمان ہی نہ کر دوں؟ صحابہؓ نے عرض کیا ضرور کر دیجئے آپ نے فرمایا کہ بنو نجار کا گھرانہ۔ پھر بنو عبد الاشہل کا گھرانہ۔ پھر بنو ساعدہ کا یا (یہ فرمایا کہ) بنی حارث بن خزرج کا گھرانہ۔ اور انصار کے تمام ہی گھرانوں میں خیر ہے

لِلْمَرَاةِ كَمْ جَاءَتْ حَدِيقَتُكَ قَالَتْ عَشْرَةٌ أَوْ سِتٌّ خَرَصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي مُتَعَجِّلٌ إِلَى الْمَدِينَةِ فَمَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَعَجَّلَ مَعِيَ فَلْيَتَعَجَّلْ فَلَمَّا - (قَالَ ابْنُ بَكَّارٍ كَلِمَةً مَعْنَاهُ أَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ) - قَالَ هَذِهِ طَابَةٌ فَلَمَّا رَأَى أَحَدًا قَالَ هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ، إِلَّا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرٍ دُورٍ إِلَّا نَصَارٍ قَالُوا بَلَى قَالَ دُورُ بَنِي النَّجَّارِ ثُمَّ دُورُ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ دُورُ بَنِي سَاعِدَةَ أَوْ دُورُ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَفِي كُلِّ دُورٍ إِلَّا نَصَارٍ يَعْنِي خَيْرًا -

فائدہ:- اس کا طریقہ یہ ہے کہ امیر المومنین کی طرف سے، جب باغوں میں پھل آجائیں، ایک دیانتدار افسر باغ کے مالکوں کے یہاں جائے اور انہیں ساتھ لے کر مناسب طریقوں سے باغ کے پھل کا اندازہ لگائے کہ کس قدر اس میں پھل آسکتا ہے اور اس میں زکوۃ کتنی مقدار واجب ہوگی، اس اندازہ کے بعد حکومت کے آدمی جسے اصطلاح میں ”خارص“ کہتے ہیں، واپس آجائے اور باغ کا مالک جس طرح چاہے اپنا باغ استعمال کریا اور جب پھل پک جائیں تو اس کی زکوۃ بیت المال کو ادا کر دے، یہ طریقہ اس لئے اختیار کیا جائے گا کہ باغ کے مالک کسی قسم کی خیانت نہ کر سکیں، دوسری طرف مالکوں کو بھی سہولت رہے گی کہ وہ کسی پابندی کے بغیر پھلوں کو جس مصرف میں چاہیں صرف کریں گویا اس میں بیت المال اور باغ کے مالکان سب ہی کا فائدہ ہے بعض حضرات نے احناف کی طرف اس کی نسبت کی ہے کہ ان کے یہاں یہ صورت درست نہیں ہے حنفی فقہ کی کتابوں میں کچھ اس طرح کی عبارت بھی ہے جس سے اس طرح کا خیال ہو سکتا ہے۔ لیکن علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے لکھا ہے کہ یہ نسبت صحیح نہیں۔ اس کا اعتبار احناف کے یہاں بھی ہے، البتہ ہمارے یہاں یہ ”حجت ملزمہ“ نہیں ہے۔ یعنی اگر اندازہ لگانے میں اسلامی حکومت کے آدمی اور باغ کے مالک کا اختلاف ہو جائے تو اس صورت میں حکومت کے آدمی کی بات ماننی ضروری نہیں ہوتی، کیونکہ صرف اندازہ اور تخمینہ کو امر فاصل قرار نہیں دیا جاسکتا۔ حنفیہ کے مسلک کی بناء پر اس میں فائدہ صرف اس قدر ہے کہ یہ مالکوں کے لئے یاد دہانی ہو جائے گی کہ بیت المال کا اس میں کتنا حق ہے، حدیث میں یہ بھی ہے کہ اندازہ لگاتے وقت مالکوں کو کچھ چھوٹ بھی دے دینی چاہئے، آنحضور ﷺ نے ”خارصین“ سے فرمایا ہے کہ تہائی پھلوں کی چھوٹ دے دو اور اگر تہائی کی نہیں دے سکتے تو چوتھائی کی دے دو“ کیونکہ باغ کا معاملہ ایسا ہوتا ہے کہ وہاں مانگنے والے بھی آتے رہتے ہیں، مالکوں کے اعزہ اور اقربا اور پڑوسیوں میں بھی کچھ ضرورت مند ہو سکتے ہیں اور باغ کے پھل کی تقسیم عام طور سے خود بھی ضرورت مندوں میں لوگ کرنا چاہتے ہیں اس لئے اس پہلو کی بھی رعایت کی گئی، حدیث کے اس ٹکڑے سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعت کی نظر میں اس کی حیثیت اندازہ اور تخمینہ سے زیادہ نہیں، ظاہر ہے کہ اندازہ لگاتے وقت یہ ضروری نہیں ہوتا کہ جو اندازہ لگایا جائے وہ صحیح بھی ہوگا، کیونکہ اس طرح کے معاملات میں غلطی متوقع ہوتی ہے، غالباً تہائی یا چوتھائی کی چھوٹ میں شریعت کے پیش نظر یہ بھی ہے کہ خاص طور سے مالکوں کا کوئی نقصان نہ ہو جائے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک خارص کا فیصلہ حجت ہے



لیکن جیسا کہ پہلے بتایا گیا کہ ہمارے یہاں ایسا نہیں ہے۔

جب نبی کریم ﷺ تبوک پہنچے تو ایلہ کا حاکم یوحنا بن روبہ خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا، آنحضور ﷺ سے اس نے صلح کر لی تھی اور آپ ﷺ کو جزیہ دینا منظور کر لیا تھا، اسی حاکم نے آپ کو سفید خچر کا ہدیہ دیا تھا۔ یہ خیال رہے کہ خچر یا گدھے کی سواری عرب میں معیوب نہیں تھی!

### باب ۵۴۳. الْعُشْرُ فِيمَا يُسْقَى

مِنْ مَّاءِ السَّمَاءِ وَالْمَاءِ الْجَارِي

(۷۰۳) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُونُ أَوْ كَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرُ وَمَا سَقَى بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ۔

### باب ۵۴۳۔ اس زمین سے دسواں حصہ لینا جس کی

سیرابی بارش یا جاری نہر دریا (وغیرہ) کے پانی سے ہوئی

(۷۰۳) حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا وہ زمین جسے آسمان (بارش کا پانی) یا چشمہ سیراب کرتا ہو، یا وہ خود بخود سیراب ہو جاتی ہو تو اس کی پیداوار سے دسواں حصہ لیا جائے گا اور وہ زمین جسے کنویں سے پانی کھینچ کر سیراب کیا جاتا ہو تو اس کی پیداوار سے بیسواں حصہ لیا جائے گا۔

### باب ۵۴۴. أَخَذَ صَدَقَةَ التَّمْرِ عِنْدَ صِرَامِ

النَّخْلِ وَهَلْ يُتْرَكُ الصَّبِيُّ فَيَمَسُّ تَمْرَ الصَّدَقَةِ

(۷۰۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِي بِالتَّمْرِ عِنْدَ صِرَامِ النَّخْلِ فَيَجِيءُ هَذَا بِتَمْرِهِ وَهَذَا مِنْ ثَمَرِهِ حَتَّى يَصِيرَ عِنْدَهُ كَوْمًا مِّنْ تَمْرٍ فَجَعَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَلْعَبَانِ بِذَلِكَ التَّمْرِ فَأَخَذَا أَحَدُهُمَا تَمْرَةً فَجَعَلَهُ فِي فِيهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْرَجَهَا مِنْ فِيهِ فَقَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ آلَ مُحَمَّدٍ لَا يَأْكُلُونَ الصَّدَقَةَ۔

### باب ۵۴۴۔ پھل توڑنے کے وقت زکوۃ لینا۔ اور کیا

اگر بچہ پھل چھونے لگے تو اسے منع نہیں کیا جائے گا؟

(۷۰۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس توڑنے کے وقت کھجور لائی جاتی تھی، ہر شخص اپنا حصہ لاتا اور نوبت یہاں تک پہنچتی تھی کہ کھجور کا ڈھیر لگ جاتا تھا (ایک مرتبہ حسنؓ اور حسینؓ ایسی ہی کھجور کے پاس کھیل رہے تھے کہ ایک نے ایک کھجور اٹھا کر اپنے منہ میں رکھ لی لیکن رسول اللہ ﷺ نے جو نبی دیکھا تو ان کے منہ سے وہ کھجور نکال لی اور فرمایا کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ محمد کی اولاد صدقہ نہیں کھا سکتی!

### باب ۵۴۵. هَلْ يَشْتَرِي صَدَقَتَهُ

وَلَا بَأْسَ أَنْ يَشْتَرِيَ صَدَقَةَ غَيْرِهِ

(۷۰۵) عَنْ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) يَقُولُ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيهِ، وَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَبِيعُهُ، بَرَخُصٌ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ وَإِنْ أَعْطَاكَه، بِدْرُهُمْ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ۔

### باب ۵۴۵۔ کیا کوئی اپنا دیا ہوا صدقہ خرید سکتا ہے؟

ہاں دوسرے کے صدقہ کو خریدنے میں کوئی حرج نہیں!

(۷۰۵) حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے اپنا ایک گھوڑا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ایک شخص کو دے دیا لیکن اس شخص نے گھوڑے کو خراب کر دیا اس لئے میں نے چاہا کہ اسے خرید لوں۔ میرا یہ بھی خیال تھا کہ وہ اس سے دامت داموں بیچنا چاہتا ہے چنانچہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق، پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنا صدقہ واپس نہ لو، خواہ وہ تمہیں ایک درہم میں ہی کیوں نہ دے کیونکہ دیا ہوا صدقہ واپس لینے والے کی مثال قے کر کے چاٹنے والے کی طرح ہے!!



فائدہ:- چونکہ ایسی صورت میں صدقہ لینے والا عام حالات میں ضرور کچھ نہ کچھ رعایت کر ہی دیتا ہے اس لئے حدیث میں اس کی ممانعت کی گئی، ورنہ فقہ اور قانون کے اعتبار سے یہ صورت جائز ہے۔ اگرچہ مناسب اور مستحب یہی ہے کہ نہ خریدا جائے!

باب ۵۴۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کی ازواج کے غلاموں پر صدقہ!

باب ۵۴۶۔ الصَّدَقَةُ عَلَى مَوَالِي

أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۷۰۶) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ وَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةً مَيْتَةً أُعْطِيَتْهَا مَوْلَاةٌ لِمَيْمُونَةَ مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا اتَّفَعْتُمْ بِجِلْدِهَا قَالُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ إِنَّمَا حُرِّمَ أَكْلُهَا۔

(۷۰۶) حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے دیکھا کہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی باندی کو جو بکری صدقہ میں کسی نے دی تھی وہ مری ہوئی پڑی تھی اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ اس کے چمڑے کو کیوں نہیں کام میں لاتے لوگوں نے کہا کہ یہ تو مردہ ہے لیکن آپ ﷺ نے فرمایا کہ حرام تو اس کا کھانا ہے!

فائدہ:- یعنی مطلب یہ ہے کہ مردہ جانور کا چمڑا دباغت کے بعد استعمال میں لایا جاسکتا ہے۔

باب ۵۴۷۔ إِذَا تَحَوَّلَتِ الصَّدَقَةُ

باب ۵۴۷۔ جب صدقہ دے دیا جائے!

(۷۰۷) عَنْ أَنَسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلَحْمٍ تُصَدِّقُ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ۔

(۷۰۷) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں وہ گوشت پیش کیا گیا جو بریرہؓ کو صدقہ کے طور پر ملا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ گوشت ان پر صدقہ تھا اور ہمارے لئے ہدیہ ہے،

فائدہ:- زکوٰۃ یا صدقہ دینے کا مقصد یہ ہے کہ محتاج کو اس کا پوری طرح مالک بنا دیا جائے۔ محتاج اس صدقہ کا بالکل اسی طرح مالک ہو جاتا ہے جس طرح صدقہ دینے سے پہلے اصل مالک اس کا مالک تھا۔ اب اس صدقہ میں کوئی کراہت یا اس سے کوئی پرہیز نہیں رہا۔ محتاج جسے چاہے دے سکتا ہے۔ یہ صدقہ اب صدقہ نہیں بلکہ عام چیزوں کی طرح ہو گیا، حدیث میں بھی یہی بتایا گیا ہے!!

باب ۵۴۸۔ أَخَذَ الصَّدَقَةَ مِنْ

باب ۵۴۸۔ مالداروں سے صدقہ لیا جائے

اور فقراء پر خرچ کر دیا جائے، خواہ وہ کہیں ہوں

الْأَغْنِيَاءِ وَتُرِدُّ فِي الْفُقَرَاءِ حَيْثُ كَانُوا

(۷۰۸) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حِينَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ إِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْمًا أَهْلُ الْكِتَابِ فَإِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ إِلَى أَنْ يَشْهَدُوا أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خُمْسَ صُلُواتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنَ الْغَنِيَاءِ هُمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَإِتَّقُ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَ

(۷۰۸) ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے معاذؓ کو جب یمن بھیجا تو ان سے فرمایا کہ تم ایک ایسی قوم کے یہاں جا رہے ہو جو اہل کتاب ہیں اس لئے جب تم وہاں پہنچو تو انہیں دعوت دو کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ وہ اس بات میں جب تمہاری اطاعت کر لیں تو انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر روزانہ دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں، جب وہ اس میں بھی تمہاری مان لیں تو انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے صدقہ دینا ضروری قرار دیا ہے یہ ان کے مالداروں سے لیا جائے گا اور ان کے غریبوں پر خرچ کیا جائے گا پھر جب وہ اس میں بھی تمہاری مان لیں تو ان کے اچھے مال لینے سے بچو (یعنی زکوٰۃ میں اوسط درجہ کا مال لیا جائے۔ عمدہ



بَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ۔

مال نہ لیا جائے) اور مظلوم کی آہ سے بچو کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں۔

باب ۵۴۹۔ امام کی صدقہ دینے والے کے حق میں دعا خیر و برکت (۷۰۹) حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ نے بیان کیا کہ جب کوئی قوم اپنا صدقہ لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتی تو آپ ﷺ فرماتے ”اے اللہ! آل فلاں کو خیر و برکت عطا فرما“ میرے والد بھی اپنا صدقہ لے کر حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ! آل ابی اوفیٰ کو خیر و برکت عطا فرما۔

باب ۵۴۹۔ صَلَوةُ الْإِمَامِ وَدُعَائِهِ لِصَاحِبِ الصَّدَقَةِ (۷۰۹) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ فُلَانٍ فَآتَاهُ أَبِي بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى۔

باب ۵۵۰۔ جو چیزیں دریا سے نکالی جاتی ہیں

(۷۱۰) حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل کے ایک شخص نے ایک دوسرے اسرائیلی سے قرض مانگا اس نے دے دیا (قرض لے کر وہ چلا گیا اور دونوں کے درمیان ایک دریا کا فاصلہ ہو گیا پھر جب قرض ادا کرنے کا وقت قریب آیا تو) مقروض دریا کی طرف آیا، لیکن اسے کوئی سواری نہیں ملی اس لئے اس نے ایک لکڑی لی اس میں سوراخ کیا اور اس کے اندر ایک ہزار دینار رکھ کر دریا میں بہا دیا، اتفاق سے وہ شخص جس نے قرض دیا تھا (سمندر کی طرف) گیا وہاں اس کی نظر ایک لکڑی پر پڑی (جو دریا کے کنارے لگی ہوئی تھی) اس نے اپنے گھر کے ایندھن کے لئے اسے اٹھالیا (پھر پوری حدیث بیان کی) ب لکڑی کو اس نے چیرا تو اس میں سے مال نکلا۔

باب ۵۵۰۔ مَا يُسْتَخْرَجُ مِنَ الْبَحْرِ (۷۱۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يُسَلِّفَهُ أَلْفَ دِينَارٍ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ فَخَرَجَ فِي الْبَحْرِ فَلَمْ يَجِدْ مَرْكَبًا فَأَخَذَ خَشْبَةً فَنَقَرَهَا فَأَدْخَلَ فِيهَا أَلْفَ دِينَارٍ فَرَمَى بِهَا فِي الْبَحْرِ فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ فَإِذَا بِالْخَشْبَةِ فَأَخَذَهَا لِأَهْلِهِ حَطْبًا (فَذَكَرَ الْحَدِيثَ) فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ۔

فائدہ:- یہ واقعہ اس لئے مصنفؒ نے یہاں ذکر کیا کہ دریا کا اس میں ذکر ہے، ہمارے یہاں دریا سے نکلی ہوئی چیزوں میں پانچواں حصہ واجب نہیں ہوتا ہم اسے رکاز نہیں سمجھتے!

باب ۵۵۱۔ رکاز میں پانچواں حصہ واجب ہے

(۷۱۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ چوپایہ (اگر کسی کا خون کر دے تو) معاف ہے کنویں (میں گر کر اگر کوئی مرجائے تو) معاف ہے اور کان (کے حادثہ میں اگر کوئی مرجائے تو) معاف ہے اور رکاز سے پانچواں حصہ وصول کیا جائے گا۔

باب ۵۵۱۔ فِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ (۷۱۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجَمَاءُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ۔

فائدہ:- ایک ہیں معدنیات یعنی جو چیزیں زمین کے اندر اللہ تعالیٰ کے حکم سے پیدا ہوتی ہیں اور دوسری چیز ہے کنز یا دھنہ یعنی جسے کسی انسان نے زمین میں دفن کیا ہو، یہ دونوں دو الگ چیزیں ہیں۔ دونوں کا مشترک نام ”رکاز“ ہے اور حنفیہ کے یہاں دونوں میں پانچواں حصہ واجب ہوتا ہے جو بیت المال میں جمع کیا جائے گا، البتہ مسلمانوں کے دینے اس سے مستثنیٰ ہیں مسلمانوں کے دینے کا حکم لفظ کا ہے جسے حتی الامکان اصل مالک تک پہنچانے کی کوشش کی جائے گی۔



باب ۵۵۲. قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى

”وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا“ وَ

مُحَاسَبَةِ الْمُصَدِّقِينَ مَعَ الْإِمَامِ

(۷۱۲) عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنَ الْأَسَدِ عَلَى صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ يُدْعَى ابْنُ اللَّتْبِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ حَاسِبَهُ۔

باب ۵۵۳. وَ سَمِ الْإِمَامِ إِبِلَ الصَّدَقَةِ بِيَدِهِ

(۷۱۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ غَدَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ اللَّهِ بَنِ أَبِي طَلْحَةَ لِيُحَنِّكَهُ، فَوَافَيْتُهُ فِي يَدِهِ الْمَيْسَمُ يَسْمُ إِبِلَ الصَّدَقَةِ

باب ۵۵۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا“ کہ (زکوٰۃ صدقات حکومت کی طرف سے وصول کرنے والے) (حکام) اور صدقہ وصول کرنے والوں سے امام کا حساب لینا (۷۱۲) حضرت ابو حمید ساعدیؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی اسد کے ایک شخص ابن لتبیتہ کو بنی سلیم کا صدقہ وصول کرنے پر عامل بنایا جب وہ آئے تو آپ ﷺ نے ان سے حساب لیا۔

باب ۵۵۳۔ صدقہ کے اونٹوں پر امام اپنے ہاتھ سے نشان لگاتا ہے (۷۱۳) حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ میں عبد اللہ بن ابی طلحہ کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ آپ ان کی تحنیک کر دیں یعنی اپنے منہ سے کوئی چیز چبا کر ان کے منہ میں ڈال (دیں) میں نے اس وقت دیکھا کہ آپ ﷺ کے ہاتھ میں نشان لگانے کا آلہ تھا اور آپ ﷺ اس سے صدقہ کے اونٹوں پر نشان لگا رہے تھے۔

## کتاب صدقۃ فطر کے بیان میں

باب ۵۵۳ صدقۃ فطر کی فرضیت

(۷۱۴) حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ”فطر کی زکوٰۃ“ (صدقۃ فطر) ایک صاع کھجور یا ”جو فرض قرار دی تھی، غلام، آزاد مرد، عورت چھوٹے و بڑے تمام مسلمانوں پر! آپ کا یہ حکم تھا کہ نماز (عید) کے لئے جانے سے پہلے یہ صدقہ (محتاجوں کو) دے دیا جائے تاکہ جو محتاج ہیں وہ بھی دل جمعی اور خوشی کے ساتھ عید منائیں

## کتاب صدقۃ الفطر

باب ۵۵۴. فَرَضِ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

(۷۱۴) عَنِ ابْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَرَبَهَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ۔

فائدہ:- امام شافعیؒ کی طرح مصنفؒ بھی صدقہ فطر کو فرض قرار دیتے ہیں لیکن امام ابو حنیفہؒ کے یہاں یہ واجب ہے امام شافعیؒ کا مذہب یہ بھی ہے کہ صدقہ فطر کی فرضیت کے لئے نصاب شرط نہیں ہے لیکن امام ابو حنیفہؒ کے یہاں نصاب شرط ہے البتہ زکوٰۃ اور صدقۃ الفطر کے نصاب میں فرق ہے زکوٰۃ انہیں اموال میں ضروری ہے جو نمو کے قابل ہیں لیکن صدقۃ الفطر کے نصاب کے لئے یہ شرط نہیں، اس فرق کا تعلق ائمہ کے اجتہاد سے ہے بظاہر حدیث سے امام شافعیؒ کے مسلک ہی کی تائید ہوتی ہے لیکن امام ابو حنیفہؒ کا کہنا یہ ہے کہ احادیث میں صدقہ فطر کو زکوٰۃ کہا گیا ہے اس لئے زکوٰۃ کی شرائط یہاں بھی ملحوظ رہیں گی

باب ۵۵۵. الصَّدَقَةُ قَبْلَ الْعِيدِ

(۷۱۵) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ وَكَانَ طَعَامُنَا الشَّعِيرُ وَالزَّبِيبُ وَالْأَقِطُ وَالتَّمْرُ۔

باب ۵۵۵۔ صدقہ عید سے پہلے!

(۷۱۵) حضرت ابو سعید خدریؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے عہد میں عید الفطر کے دن ایک صاع کھانا نکالتے تھے ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمارا کھانا (ان دنوں) جو، زبیب، پنیر اور کھجور تھا۔



فائدہ:- کھجور، جو، پیرو وغیرہ کے مقابلہ میں سب سے عمدہ سمجھی جاتی تھی، صحابہ صدقہ میں عمدہ ترین چیزیں دے کر خدا کی رضا و رحمت کے متوقع بنتے تھے شریعت میں مطلوب بھی اپنی پسندیدہ اور عمدہ چیز صدقہ میں دینا ہے اگر کوئی شخص بے کار اور غیر ضروری چیزوں کو نکالتا بھی ہے تو کیا کمال کرتا ہے!

باب ۵۵۶. صَدَقَةُ الْفِطْرِ عَلَى الْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ  
(۷۱۶) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ۔

باب ۵۵۶۔ صدقہ فطر، آزاد اور غلام پر

(۷۱۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا! رسول اللہ ﷺ نے ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور کا صدقہ فطر، چھوٹے، بڑے، آزاد اور غلام سب پر فرض قرار دیا تھا۔

## کتاب المناسک

باب ۵۵۷. وَجُوبُ الْحَجِّ وَفَضْلُهُ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ (الآية)

## کتاب مسائل حج کے بیان میں

باب ۵۵۷۔ حج کا وجوب اور اس کی فضیلت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”ان لوگوں پر جنہیں استطاعت ہو اللہ کے لئے بیت اللہ کا قصد کرنا ضروری ہے اور جس نے (حج کا) انکار کیا تو خداوند تعالیٰ تمام کائنات سے بے نیاز ہے۔“

(۷۱۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْ امْرَأَةٌ مِّنْ خَثْعَمَ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ وَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشَّقِّ الْآخِرِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَذْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذَلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

(۷۱۷) حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے بیان کیا کہ فضلؓ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سواری کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے کہ قبیلہ خثعم کی ایک عورت آئی۔ فضل اس عورت کو دیکھنے لگے وہ عورت بھی انہیں دیکھ رہی تھی لیکن رسول اللہ ﷺ کا چہرہ دوسری طرف کرنا چاہتے تھے اس عورت نے کہا کہ یا رسول اللہ! اللہ کا فریضہ حج میرے والد کے لئے (قاعدہ کے مطابق) ادا کرنا ضروری ہو گیا لیکن وہ بہت بوڑھے ہیں کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں! (یہ حجۃ الوداع کا واقعہ ہے۔)

فائدہ:- حج کب فرض ہوا؟ اس میں علماء کا اختلاف ہے بعض کا خیال ہے کہ ۵ھ میں بعض نے ۶ھ یا ۷ھ اور بعض نے ۹ھ کہا ہے قرآن کی آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ حج صاحب استطاعت لوگوں پر فرض ہے استطاعت سے مراد صرف سامان سفر یعنی زاد و راحلہ ہی نہیں بلکہ صحت جسمانی اور مالی بھی ضروری ہے۔ عورت کے لئے چہرہ اور ہتھیلیاں چھپانا ضروری نہیں ہیں، نماز کے اندر اور نماز سے باہر عورت کے لئے پردہ کا یکساں حکم ہے اور عورت کسی اجنبی کے سامنے اگر فتنہ کا خوف نہ ہو تو اپنا چہرہ اور ہتھیلیاں کھلا رکھ سکتی ہے، لیکن زمانہ کے بدل جانے کی وجہ سے اب پوری طرح پردہ کرنے کا فتویٰ دیا گیا ہے، نبی کریم ﷺ نے فضلؓ کا چہرہ بھی احتیاطاً پھیر دیا تھا

باب ۵۵۸. قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّفَجٍّ عَمِيقٍ لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ  
(۷۱۸) عَنْ ابْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَبُ

باب ۵۵۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد لوگ آپ کے پاس پیدل اور سواریوں پر دروازے راستوں کو قطع کر کے اپنا منافع حاصل کرنے آئیں گے  
(۷۱۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ذی الحلیفہ میں دیکھا کہ اپنی سواری پر چڑھ رہے ہیں، پھر جب پوری



رَاحِلَتَهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ يُهْلُ حِينَ تَسْتَوِي قَائِمَةً۔ طرح بیٹھ گئے تو لبیک کہا (احرام باندھا)

## باب ۵۵۹. الْحَجَّ عَلَى الرَّحْلِ

(۷۱۹) عَنْ أَنَسٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ عَلَى رَحْلٍ وَكَانَتْ زَامِلَتَهُ۔ باب ۵۵۹۔ سفر حج سواری پر  
(۷۱۹) حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ بھی سواری پر حج کے لئے گئے تھے آپ کی زاملہ بھی وہی تھی!

فائدہ:- زاملہ ایسے اونٹ کو کہتے ہیں جس پر کھانا وغیرہ ضرورت کی چیزیں رکھی جاتی تھیں۔ عام طور سے اس کے لئے ایک الگ جانور ہوتا تھا۔ راوی کا مقصد یہ ہے کہ آنحضور ﷺ جس اونٹ پر سوار تھے اسی پر آپ کی ضرورت کی چیزیں بھی رکھی ہوئی تھیں۔

## باب ۵۶۰. فَضْلُ الْحَجِّ الْمَبْرُورِ

(۷۲۰) عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَرَى الْجِهَادَ أَفْضَلَ الْعَمَلِ أَمْ لَا نُجَاهِدُ قَالَ أَفْضَلُ الْجِهَادِ حَجٌّ مَبْرُورٌ۔ باب ۵۶۰۔ حج مقبول کی فضیلت!  
(۷۲۰) ام المؤمنین عائشہؓ نے فرمایا کہ میں نے پوچھا، یا رسول اللہ! ظاہر ہے کہ جہاد سب سے افضل عمل ہے، پھر ہم بھی کیوں نہ جہاد کریں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا سب سے افضل جہاد مقبول جہاد ہے۔

فائدہ:- یعنی وہ حج جس میں کوئی جنابت نہ ہوئی ہو اور حج ادا کرنے والے نے کوئی کام آداب حج کے خلاف نہ کیا ہو، لوگوں میں جو یہ مشہور ہے کہ جمعہ کے دن اگر حج پڑے تو حج اکبر ہوتا ہے اس کی شریعت میں کوئی اصل نہیں حج اکبر کا لفظ قرآن مجید میں بھی آیا ہے لیکن دوسرے معنی میں۔ حج سے مظالم اور بندوں کے حقوق معاف نہیں ہوتے۔ البتہ دوسرے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اس میں بھی علماء کا اختلاف ہے کہ صرف صغائر معاف ہو جاتے ہیں یا کبائر بھی، اکثر علماء کا خیال یہی ہے کہ کبائر اور صغائر سب حج مقبول سے معاف ہو جاتے ہیں، (فیض الباری ص ۶۳ ج ۳)۔

(۷۲۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ حَجَّ لِلَّهِ فَلَمْ يَرُفْثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ۔ (۷۲۱) حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ جس شخص نے اللہ کے لئے اس شان سے حج کیا کہ نہ کوئی فحش بات ہوئی اور نہ کوئی گناہ، تو وہ اس دن کی طرح واپس ہوگا، جیسے اس کی ماں نے اسے جنا تھا (حج مقبول یا مبرور یہی ہے)

## باب ۵۶۱. مُهَلُّ أَهْلِ مَكَّةَ لِلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

(۷۲۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا) قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتْ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْحُجْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلْمَلَمَ هُنَّ لَهُنَّ وَلِیَمَنِ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِنَّ مِمَّنْ ارَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَمَنْ كَانَ دُونَ ذَلِكَ فَمِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ۔ باب ۵۶۱۔ حج اور عمرہ کیلئے مکہ والوں کے احرام باندھنے کی جگہ  
(۷۲۲) حضرت عبداللہ ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے مدینہ والوں کے احرام کے لئے ذوالحلیفہ۔ شام والوں کے لئے حجفہ۔ نجد والوں کے لئے قرن منازل یمن والوں کے لئے یلملم متعین کیا تھا یہاں سے ان مقامات والے بھی احرام باندھیں گے اور ان کے علاوہ وہ لوگ بھی جو ان راستوں سے آئیں اور حج یا عمرہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں لیکن جن کی اقامت میقات اور مکہ کے درمیان ہے تو وہ احرام اس جگہ سے باندھیں جہاں سے انہیں سفر شروع کرنا ہے چنانچہ مکہ کے لوگ مکہ سے ہی احرام باندھیں گے۔



فائدہ:- حج اور عمرہ کے میقات میں مصنفؒ کے نزدیک کوئی فرق نہیں، لیکن احناف کے یہاں بعض صورتوں میں فرق ہے اس حدیث کی بنا پر امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ احرام صرف انہیں کے لئے ضروری ہے جو حج یا عمرے کا ارادہ رکھتے ہوں اگر کوئی تجارت کی نیت سے حرم میں جانا چاہے تو اس کے لئے احرام باندھنا ضروری نہیں، لیکن امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک یہ مسئلہ ہے کہ خواہ مقصد کچھ ہو حد و حرم میں احرام کے بغیر داخل نہیں ہوا جاسکتا امام صاحبؒ کے نزدیک احرام اس بقعہ مبارک کی تعظیم کے لئے ضروری ہے حج یا عمرہ کی اس میں کوئی تخصیص نہیں۔ اس سلسلے کی تفصیلات کا مطالعہ فقہ و مسائل کی کتابوں میں کیا جاسکتا ہے۔

## باب ۵۶۲۔ الصَّلَاةُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ

(۷۲۳) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَصَلَّى بِهَا وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ -

## باب ۵۶۲۔ ذوالحلیفہ میں نماز !

(۷۲۳) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بطحاء ذوالحلیفہ میں اپنی سواری روکی پھر وہیں آپ ﷺ نے نماز پڑھی، عبداللہ بن عمرؓ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

## باب ۵۶۳۔ خُرُوجُ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى طَرِيقِ الشَّجَرَةِ

(۷۲۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ (قَالَ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيقِ الشَّجَرَةِ وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيقِ الْمُعَرَّسِ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ يُصَلِّي فِي مَسْجِدِ الشَّجَرَةِ وَإِذَا رَجَعَ صَلَّى بِذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِي وَبَاتَ حَتَّى يُصْبِحَ -

باب ۵۶۳۔ نبی کریم ﷺ شجرہ کے راستے تشریف لے چلتے ہیں (۷۲۴) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ شجرہ کے راستے سے گزرتے ہوئے ”معرس“ کے راستے پر آ جاتے تھے کہ نبی کریم ﷺ جب مکہ جاتے تو شجرہ کی مسجد میں نماز پڑھتے تھے لیکن واپسی ذوالحلیفہ کی بطن وادی میں نماز پڑھتے۔ آپ ﷺ رات وہیں گزارتے تاکہ صبح ہو جاتی۔

فائدہ:- اصل مقام کا نام ذوالحلیفہ تھا لیکر اسے ”شجرہ“ کے نام سے بھی پکارا جانے لگا تھا اب اسی مقام کا نام ”بر علی“ ہے۔ یہ علی بن ابی طالبؓ کی طرف منسوب نہیں، بلکہ یہ علی دوسرے ہیں، حدیث میں ”معرس“ کا لفظ آیا ہے۔ یہ بھی ایک جگہ ہے ذوالحلیفہ کے قریب، ان مقامات کی نشاندہی آج کل مشکل ہے کیونکہ تمام نشانات مٹ چکے ہیں۔ غالباً مدینہ سے جاتے ہوئے سب سے پہلے ذوالحلیفہ پڑتا ہے پھر معرس اور اس کے بعد وادی عقیق، سہودی نے لکھا ہے کہ یہ تمام مقامات قریب قریب ہیں۔

## باب ۵۶۴۔ قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ الْعَقِيقُ وَادٍ مُبَارَكٌ

(۷۲۵) عَنْ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَادِ الْعَقِيقِ يَقُولُ أَتَانِي اللَّيْلَةُ ابْتِغَاءَ مَنْ رَبِّي فَقَالَ صَلِّ فِي هَذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ -

## باب ۵۶۴۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ عقیق وادی ہے!!

(۷۲۵) حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے وادی عقیق میں سنا آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ رات میرے پاس میرے رب کا ایک فرستادہ آیا اور کہا کہ ”اس مبارک وادی“ میں نماز پڑھو اور اعلان کر دو کہ حج کے ساتھ میں نے عمرہ کا احرام بھی باندھ لیا ہے!!

(۷۲۶) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَرَى وَهُوَ فِي مُعَرَّسٍ بِذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِي قِيلَ لَهُ إِنَّكَ بِبَطْحَاءِ مُبَارَكَةٍ -

(۷۲۶) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت فرمائی کہ معرس کے قریب ذوالحلیفہ کی بطن وادی (وادی عقیق) میں آپ کو خواب دکھایا گیا اور آپ سے کہا گیا تھا کہ آپ اس وقت ”بطحا مبارکہ“ میں ہیں۔



## باب ۵۶۵. غَسْلُ الْخَلْقِ

ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِنَ الثِّيَابِ

(۷۲۷) عَنْ يَعْلَى (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ لِعُمَرَ ابْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يُوحَى إِلَيْهِ قَالَ فَبَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَهُوَ مُتَصَبِّحٌ بِطَيْبٍ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً فَجَاءَهُ الْوَحْيُ فَأشارَ عُمَرُ إِلَى يَعْلَى وَعَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبٌ قَدْ أَظْلَمَ بِهِ فَادْخَلَ رَأْسَهُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّرٌ الْوَجْهَ وَهُوَ يَعْطُ ثُمَّ سَرَى عَنْهُ فَقَالَ أَيْنَ الَّذِي سَأَلَ عَنِ الْعُمْرَةِ فَأَتَى بِرَجُلٍ فَقَالَ اغْسِلِ الطَّيْبَ الَّذِي بَلَكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَأَنْزِعْ عَنْكَ الْحَبَّةَ وَاصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ.

## باب ۵۶۵۔ کپڑوں پر لگی ہوئی خلوق

(ایک قسم کی خوشبو) کو تین مرتبہ دھونا!!

(۷۲۷) حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ سے کہا کبھی آپ مجھے نبی کریم ﷺ کو اس حال میں دکھائیے۔ جب آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو انہوں نے بیان کیا کہ ابھی رسول اللہ ﷺ جعرانہ میں اپنے اصحاب کی ایک جماعت کے ساتھ قیام فرماتے تھے کہ ایک شخص نے آکر دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! اس شخص کے متعلق آپ کا کیا حکم ہے جس نے عمرہ کا احرام باندھا اس طرح کہ اس کے کپڑے خوشبو میں بے ہوئے تھے؟ نبی کریم ﷺ اس پر تھوڑی دیر کے لئے خاموش ہو گئے پھر آپ پر وحی نازل ہوئی تو عمر نے یعلیٰ کو اشارہ کیا یعلیٰ حاضر ہوئے تو رسول اللہ ﷺ ایک کپڑے کے سایہ میں تشریف رکھتے تھے انہوں نے کپڑے کے اندر اپنا سر کیا تو کیا دیکھتے ہیں کہ روئے مبارک سرخ ہے اور سانس کی آواز زور زور سے آرہی ہے (وحی کی عظمت کی وجہ سے آپ ﷺ کی یہ کیفیت تھی) پھر یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ وہ شخص کہاں ہے جس نے عمرہ کے متعلق سوال کیا تھا، شخص مذکور حاضر کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ خوشبو جو لگا رکھی ہے اسے تین مرتبہ دھو لو اور اپنا جبہ اتار دو، عمرہ میں بھی اسی طرح کرو جس طرح حج میں کرتے ہو۔

## باب ۵۶۶. الطَّيْبُ عِنْدَ الْأَحْرَامِ

وَمَا يَلْبَسُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ

(۷۲۸) عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كُنْتُ أَطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَحْرَامِهِ حِينَ يُحْرِمُ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ.

## باب ۵۶۶۔ احرام کے وقت خوشبو!!

احرام کے ارادہ کے وقت کیا پہننا چاہئے

(۷۲۸) نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ نے فرمایا جب رسول اللہ ﷺ احرام باندھتے تو میں آپ کے احرام کے لئے اور اسی طرح بیت اللہ کے طواف سے پہلے حلال ہونے کے لئے خوشبو لگایا کرتی تھی۔

## باب ۵۶۷. مَنْ أَهْلٌ مُلَبَّدًا

(۷۲۹) عَنْ ابْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهَلُّ مُلَبَّدًا.

## باب ۵۶۷۔ جس نے تلبد کر کے احرام باندھا

(۷۲۹) حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے تلبد کی حالت میں لبیک کہتے (احرام باندھنے کے لئے) سنا۔

فائدہ:- یعنی کسی لبیدار چیز کا استعمال کر کے آپ نے بالوں کو اس طرح جمع کر دیا تھا کہ احرام کی حالت میں وہ پراگندہ نہ ہونے پائیں۔

## باب ۵۶۸. الْإِهْلَالُ عِنْدَ ذِي الْحُلَيْفَةِ

(۷۲۹) عَنْ ابْنِ عُمَرَ مَا أَهَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ يَعْنِي مَسْجِدَ ذِي الْحُلَيْفَةِ.

## باب ۵۶۸۔ ذوالحلیفہ کے قریب لبیک کہنا

(۷۲۹) حضرت عبداللہ ابن عمرؓ فرما رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد ذوالحلیفہ کے قریب پہنچ کر ہی احرام باندھا تھا!!



باب ۵۶۸۔ حج کے لئے سوار ہونا یا سواری پر کسی کے پیچھے بیٹھنا  
(۷۳۰) حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ عرفہ سے مزدلفہ جاتے ہوئے اسامہؓ رسول اللہ ﷺ کی سواری کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر مزدلفہ سے منی جاتے وقت فضل رضی اللہ عنہ پیچھے بیٹھ گئے تھے، دونوں حضرات نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ حجرہ عقبہ کی رمی تک برابر تلبیہ کہتے رہے تھے۔

باب ۵۶۹۔ محرم کس طرح کے کپڑے، چادریں اور تہبند پہننے  
(۷۳۱) حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کنگھا کرنے تیل لگانے اور ازار اور رداء پہننے کے بعد اپنے صحابہ رضوان علیہم اجمعین کے ساتھ مدینہ سے تشریف لے چلے آپ نے اس وقت زعفران میں رنگے ہوئے ایسے کپڑے کے سوا جس کا رنگ بدن پر لگتا ہو، کسی قسم کی چادر یا تہبند پہننے سے منع نہیں کیا دن میں آپ ﷺ ذوالحلیفہ پہنچ گئے (اور رات وہیں گزاری) پھر آپ ﷺ سوار ہوئے اور بیداء میں آپ نے اور آپ کے ساتھیوں نے لبیک کہا اور اپنے اونٹوں کو قلاوہ پہنا یا ذی قعدہ کے مہینے میں ابھی پانچ دن باقی تھے۔ پھر آپ جب مکہ پہنچے تو ذی الحجہ کے چاردن گزر چکے تھے آپ ﷺ نے یہاں بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا اور مروہ کی سعی کی آپ (طواف وسعی کے بعد) حلال نہیں ہوئے کیونکہ قربانی کے جانور ساتھ تھے اور آپ نے ان کی گردن میں قلاوہ ڈال دیا تھا آپ حجوں کے قریب مکہ کے بالائی حصہ میں اترے حج کا احرام آپ کا اب بھی باقی تھا، بیت اللہ کے طواف کے بعد پھر آپ وہاں سے اس وقت تک تشریف نہیں لے گئے جب تک میدان عرفہ سے واپس نہ ہوئے آپ نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا تھا کہ وہ بیت اللہ کا طواف کریں اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کریں پھر اپنے سروں کے بال ترشوا کر حلال ہو جائیں یہ فرمان ان لوگوں کے لئے تھا جن کے ساتھ قربانی کے جانور نہیں تھے (حلال ہونے کے بعد حج سے پہلے) اگر کسی کے ساتھ اس کی بیوی ہے تو وہ اس سے ہم بستر ہو سکتا تھا۔ اسی طرح خوشبو اور (سلے ہوئے) کپڑے کا استعمال بھی اب جائز تھا۔

## باب ۵۷۰۔ تلبیہ

(۷۳۲) حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا تلبیہ یہ تھا ”حاضر ہوں“ اے اللہ، حاضر ہوں میں، تیرا کوئی شریک نہیں، حاضر ہوں،

## باب ۵۶۸۔ الرُّكُوبِ وَالْأَرْتِدَافِ فِي الْحَجِّ

(۷۳۰) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ أَسَامَةَ كَانَ رَدَفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ ثُمَّ أَرَدَفَ الْفُضْلَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ إِلَى مَنًى قَالَ فَكَلَّا هُمَا قَالَ لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ۔

## باب ۵۶۹۔ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ وَالْأَزَارِ

(۷۳۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا) قَالَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ بَعْدَ مَا تَرَجَّلَ وَادَّهَنَ وَلَبَسَ إِزَارَهُ وَرِدَاءَهُ هُوَ وَأَصْحَابُهُ فَلَمْ يَنْهَ عَنْ شَيْءٍ مِنَ الْأَرْدِيَةِ وَالْأَزَارِ أَنْ تُلْبَسَ إِلَّا الْمُزْ عَفْرَةَ الَّتِي تَرْدُعُ عَلَى الْجِلْدِ فَاصْبَحَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهْلٌ هُوَ وَأَصْحَابُهُ وَقَلَّدَ بُدْنَهُ وَذَلِكَ لِخَمْسٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ فَقَدِمَ مَكَّةَ لِأَرْبَعِ لَيَالٍ خَلَوْا مِنْ ذِي الْحَجَّةِ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يُهَلَّ مِنْ أَجْلِ بُدْنِهِ لِأَنَّهُ قَلَّدَهَا ثُمَّ نَزَلَ بِأَعْلَى مَكَّةَ عِنْدَ الْحُجُونَ وَهُوَ مُهَلٌّ بِالْحَجِّ وَلَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ بَعْدَ طَوَافِهِ بِهَا حَتَّى رَجَعَ مِنْ عَرَفَةَ وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَطُوفُوا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ يَقْصِرُوا مِنْ رُؤُسِهِمْ ثُمَّ يُحْلُوا وَذَلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ بُدْنَةٌ قَلَّدَهَا وَمَنْ كَانَتْ مَعَهُ أَمْرَاتُهُ فَهِيَ لَهُ حَلَالٌ وَالطَّيْبُ وَالثِّيَابُ

## باب ۵۷۰۔ التَّلْبِيَّةُ

(۷۳۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ



تمام حمد تیرے لئے ہی ہے اور تمام نعمتیں تیری ہی طرف سے ہیں، ملک تیرا ہی ہے، تیرا کوئی شریک نہیں!!

باب ۵۷۱۔ سوار ہوتے وقت، احرام سے

پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کی تسبیح و تکبیر!!

(۷۳۳) حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں، ہم بھی آپ کے ساتھ تھے، ظہر کی نماز چار رکعت پڑھی اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعت، آپ رات کو وہیں رہے، صبح ہوئی تو مقام بیداء سے سواری پر بیٹھے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد، اس کی تسبیح اور تکبیر کہی، پھر حج اور عمرہ کے لئے ایک ساتھ احرام باندھا، لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھا جب ہم مکہ آئے تو آپ کے حکم سے لوگ حلال ہو گئے (افعال عمرہ ادا کرنے کے بعد وہ لوگ جنہوں نے تمتع کا احرام باندھا تھا!) پھر یوم ترویہ میں سب نے حج کا احرام باندھا، پھر فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ سے کھڑے ہو کر بہت سے اونٹ ذبح کئے حضور اکرم ﷺ نے مدینہ میں بھی دو سینگوں والے مینڈھے ذبح کئے تھے

باب ۵۷۲۔ قبلہ رو ہو کر احرام باندھنا

(۷۳۴) حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابن عمرؓ جب ذوالحلیفہ میں صبح کی نماز پڑھ چکے تو سواری تیار کرنے کے لئے فرمایا، سواری لائی گئی تو آپ اس پر سوار ہوئے اور جب آپ کو لے کر کھڑی ہو گئی تو آپ کھڑے ہو کر قبلہ رو ہو گئے اور پھر تلبیہ کہنا شروع کیا تا آنکہ حرم میں داخل ہو گئے۔ وہاں پہنچ کر آپ لپک کہنا بند کر دیتے ہیں پھر طویٰ تشریف لا کر رات وہیں گزارتے ہیں، صبح ہوتی ہے تو نماز پڑھتے ہیں اور غسل کرتے ہیں۔ آپ یقین کے ساتھ یہ جانتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے بھی اسی طرح کیا تھا۔

باب ۵۷۳۔ وادی میں اترتے وقت تلبیہ

(۷۳۵) حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے یہ فرمایا تھا کہ گویا موسیٰ علیہ السلام کو میں دیکھ رہا ہوں کہ جب آپ وادی میں اترتے ہیں تو تلبیہ کہتے ہیں۔

لَيْلِكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَيْلِكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ لَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ۔

باب ۵۷۱۔ التَّحْمِيدُ وَالتَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ

قَبْلَ الْإِهْلَالِ عِنْدَ الرُّكُوبِ عَلَى الدَّائِبَةِ

(۷۳۳) عَنْ أَنَسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ مَعَهُ بِالْمَدِينَةِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ بَاتَ بِهَا حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ رَكِبَ حَتَّى اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ حَمْدُ اللَّهِ وَسَبْحُ وَكَبَّرُ ثُمَّ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَأَهَلَّ النَّاسُ بِهِمَا فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَ النَّاسَ فَحَلُّوا حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ أَهَلُّوا بِالْحَجِّ قَالَ وَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَنَاتٍ بِيَدِهِ قِيَامًا وَذَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ كَبَشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ۔

باب ۵۷۲۔ الْإِهْلَالُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ

(۷۳۴) عَنْ نَافِعٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ أَمَرَ بِرَاحِلَتِهِ فَرَحَلَتْ ثُمَّ رَكِبَ فَإِذَا اسْتَوَتْ بِهِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ قَائِمًا ثُمَّ يُلَبِّي حَتَّى يَبْلُغَ الْحَرَمَ ثُمَّ يُمَسِّكُ حَتَّى إِذَا جَاءَ ذَا طَوًى بَاتَ بِهِ حَتَّى يُصْبِحَ فَإِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ اغْتَسَلَ وَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذَلِكَ۔

باب ۵۷۳۔ التَّلْبِيَةُ إِذَا انْحَدَرَ فِي الْوَادِي

(۷۳۵) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا مُوسَى كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ إِذَا انْحَدَرَ فِي الْوَادِي يُلَبِّي،۔

فائدہ:- غالباً موسیٰ نے اپنی زندگی میں حج نہیں کیا تھا اس لئے وفات کے بعد کے عالم مثال میں حج کیا عیسٰیؑ بھی حج نہیں کیا تھا چنانچہ آپ قرب قیامت میں نزول کے بعد حج کریں گے وفات کے بعد عالم مثال میں صالح بندوں کے لئے عمل نیک احادیث سے ثابت ہے۔ حدیث میں ہے کہ آنحضور ﷺ نے موسیٰ کو ان کی قبر میں نماز پڑھتے دیکھا، اس طرح کی احادیث بکثرت ہیں اور یہ امت کا اجماعی مسئلہ ہے۔



باب ۵۷۴. مَنْ أَهَلَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاهِلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۷۳۶) عَنْ أَبِي مُوسَى (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْمِي بِالْيَمَنِ فَجِئْتُ وَهُوَ بِالْبُطْحَاءِ فَقَالَ بِمَا أَهَلَّتْ فَقُلْتُ أَهَلَّتْ كَاهِلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ مَعَكَ مِنْ هَدْيٍ قُلْتُ لَا فَأَمَرَنِي أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرَّةِ ثُمَّ أَمَرَنِي فَأَحْلَلْتُ فَاتَيْتُ امْرَأَةً قَوْمِي فَمَشَطْتَنِي أَوْغَسَلْتُ رَأْسِي فَقَدِمَ عُمَرُ فَقَالَ أَنْ تَأْخُذَ بِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُنَا بِالتَّمَامِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: "وَاتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ" وَأَنْ تَأْخُذَ بِسُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى نَحْرَ الْهَدْيَ.

باب ۵۷۴۔ نبی کریم ﷺ کے عہد میں جس نے آنحضور ﷺ کی طرح احرام باندھا،

(۷۳۶) حضرت ابو موسیٰ نے بیان کیا کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے میری قوم کے پاس یمن بھیجا تھا! جب (حجۃ الوداع کے موقع پر) میں آیا تو آپ ﷺ سے بطحاء میں ملاقات ہوئی آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کس کا احرام باندھا ہے؟ میں نے عرض کی کہ آنحضور ﷺ نے جس کا باندھا ہو، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کیا تمہارے ساتھ ہدی ہے (قربانی کا جانور) میں نے عرض کی کہ نہیں! اس لئے آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کروں۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے حلال ہو جانے کے لئے فرمایا، چنانچہ میں اپنی قوم کی ایک خاتون کے پاس آیا، انہوں نے میرے سر کا کنگھا کیا۔ یا میرا سر دھویا، پھر عمر کا دور آیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہمیں اللہ کی کتاب پر عمل کرنا چاہئے کہ اس میں پورا کرنے کا حکم ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”حج اور عمرہ اللہ کی رضا کے لئے پورا کرو“ اور ہمیں نبی کریم ﷺ کی سنت پر بھی عمل کرنا چاہئے کہ آپ قربانی کا جانور ذبح کرنے سے پہلے حلال نہیں ہوئے تھے۔

فائدہ:- ابن حجر نے مختلف روایتوں کی روشنی میں یہ لکھا ہے کہ یہ خاتون ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی بھانج تھیں!

امام بخاریؒ یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ آیا اگر کوئی شخص احرام اس طرح باندھے کہ فلاں شخص نے جس طرح احرام باندھا، اسی طرح کا میں بھی باندھتا ہوں تو اس سے وہ محرم ہو جائے گا یا نہیں؟ حنفیہ کا مسلک یہ ہے کہ محرم تو ہو جائے گا لیکن افعال حج کے شروع کرنے سے پہلے اسے اس کی تعیین کرنی پڑے گی کہ وہ اپنے اس احرام سے دو عبادتوں، حج اور عمرہ میں کون سی عبادت بجالائے گا حضرت ابو موسیٰؓ اور حضرت علیؓ دونوں بزرگوں نے نبی کریم ﷺ کے احرام کی طرح احرام باندھا، لیکن ابو موسیٰؓ کو یہ حکم ہوا کہ وہ عمرہ کے بعد حلال ہو جائیں اور پھر احرام حج باندھیں، دوسری طرف علیؓ کو ایسا کوئی حکم نہیں، بلکہ انہیں اپنا احرام باقی رکھنا تھا اور حج کے بعد حلال ہونا تھا، کیونکہ ان کے ساتھ ہدی تھی جس کا مطلب یہ تھا کہ وہ بیچ میں حلال نہیں ہو سکتے تھے دونوں بزرگوں نے نبی کریم ﷺ کے احرام پر اپنا احرام باندھا، نبی کریم ﷺ بذات خود قارن تھے لیکن دونوں صحابہ کے احرام میں اختلاف ہو جاتا ہے اس لئے معلوم ہوا کہ اصل احرام تو اس طرح کی نیت سے ہو جاتا ہے لیکن نیت کی تعیین نہیں ہوتی اور افعال حج یا عمرہ کرنے سے پہلے کر لینا ضروری ہے۔

باب ۵۷۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”حج کے مہینے متعین ہیں،

(۷۳۷) حضرت عائشہؓ نے بیان فرمایا ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کے مہینوں میں حج کی راتوں میں اور حج کے ایام میں نکلے۔ ہم نے مقام سرف میں قیام کیا پھر نبی کریم ﷺ نے صحابہ کو خطاب کر کے ارشاد فرمایا کہ جس کے ساتھ ہدی (قربانی کا جانور) نہ ہو، اور وہ چاہتا ہو کہ اپنے احرام کو صرف عمرہ کا بنا لے تو اسے ایسا کر لینا چاہئے، لیکن جس کے ساتھ ہدی

باب ۵۷۵. قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَّعْلُومَاتٍ

(۷۳۷) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ وَلَيْالِي الْحَجِّ فَزَلَّ لَنَا بِسَرَفٍ قَالَتْ فَخَرَجَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ مَعَهُ هَدْيٌ فَاحْبَبْ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَلَا



ہے وہ ایسا نہیں کر سکتا، عائشہؓ نے بیان فرمایا کہ آنحضور ﷺ کے بعض اصحاب نے اس فرمان پر عمل کیا اور بعض نے نہیں کیا۔ نیز رسول اللہ ﷺ اور آپ کے بعض اصحاب جو استطاعت و حوصلہ والے تھے ان کے ساتھ ہدی بھی تھی اس لئے وہ تنہا عمرہ نہیں کر سکتے تھے (یعنی تمتع، جس میں عمرہ کرنے کے بعد حاجی حلال ہو جاتا ہے اور پھر نئے سرے سے حج کا احرام باندھتا ہے)

قَالَتْ فَلَا اخِذُ بِهَا وَالتَّارِكُ لَهَا مِنْ أَصْحَابِهِ قَالَتْ فَأَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَكَانُوا أَهْلَ قُوَّةٍ وَكَانَ مَعَهُمُ الْهَدْيُ فَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَى الْعُمْرَةِ

فائدہ:- چونکہ دور دراز سے احرام باندھ لینے کی صورت میں جنایات کا خطرہ رہتا ہے اس لئے آپ نے پسند نہیں فرمایا۔ پہلے آپ ﷺ نے رخصت دی تھی پھر جب آپ ﷺ مکہ پہنچے تو افعال حج شروع کرنے سے پہلے آپ نے حکم دیا بعض روایتوں میں ہے کہ کسی نے اس پر عمل نہیں کیا اس روایت میں اگرچہ بعض کا لفظ ہے لیکن اکثریت نے تامل کیا تھا اس پر آنحضور ﷺ بہت غصہ ہوئے، اہل عرب حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا اچھا نہیں سمجھتے تھے اور تامل بھی غالباً اسی وجہ سے ہوا تھا، آنحضور ﷺ کا حکم محض رخصت کے درجہ میں تھا اور آپ غصہ اس وجہ سے ہوئے تھے کہ صحابہؓ نے اللہ کی دی ہوئی ایک رخصت پر عمل کرنے میں اظہار تامل کیا تھا بہت سے مواقع پر آپ ﷺ کا اس طرح کی وجوہ کی بنا پر غصہ ثابت ہے، سفر میں روزہ رکھنے کی وجہ سے بھی آپ نے ایک مرتبہ خفگی کا اظہار فرمایا تھا اور فرمایا کہ ”سفر میں روزہ رکھنا کوئی بڑی نیکی نہیں ہے“ بعض امہات مؤمنین نے مسجد نبوی میں اعتکاف کیا، آپ ﷺ نے ان کے خیموں کو دیکھا تو ناگواری کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ ”اچھا نیکی کرنے چلی ہیں“ یہ مثال بھی اسی نوعیت کی ہے۔

#### باب ۵۷۶. التَّمَتُّعُ وَالْقِرَانُ وَالْأَفْرَادُ

بِالْحَجِّ وَفَسَخِ الْحَجِّ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ

(۷۳۸) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَرَى إِلَّا أَنَّهُ السَّحَجُ فَلَمَّا قَدِمْنَا تَطَوَّفْنَا بِالْبَيْتِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيِ أَنْ يَحِلَّ فَحَلَّ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيِ وَنِسَاؤُهُ لَا يَسْقُنَ فَاحْلَلْنَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَحَضَّتْ فَلَمْ أَطِفْ بِالْبَيْتِ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةَ الْحَضْبَةِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَرْجِعُ النَّاسُ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ وَأَرْجِعُ أَنَا بِحَجَّةٍ قَالَ أَوْ مَا طُفْتُ لِيَالِي قَدِمْنَا مَكَّةَ قُلْتُ لَا قَالَ فَادْهَبِي مَعَ أَخِيكَ إِلَى التَّنْعِيمِ فَاهْلِي بِعُمْرَةٍ ثُمَّ مَوْعِدُكَ كَذَا وَكَذَا وَقَالَتْ صَفِيَّةُ مَا أَرَانِي إِلَّا حَابِسْتُكُمْ فَقَالَ عُقْرَى حَلَقِي أَوْ مَا طُفْتُ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ قُلْتُ بَلَى قَالَ لَا بَأْسَ أَنْفِرِي۔

باب ۵۷۶۔ حج میں تمتع، قرآن اور افراد اور جس کے ساتھ ہدی نہ ہو اسے حج فسخ کرنے کی اجازت (۷۳۸) حضرت عائشہؓ نے بیان کیا ہم حج کے لئے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے، ہمارا مقصد حج کے سوا اور کچھ نہ تھا، جب ہم مکہ پہنچے تو بیت اللہ کا طواف کیا، آنحضور ﷺ کا حکم تھا جو ہدی اپنے ساتھ نہ لایا ہو اسے حلال ہو جانا چاہئے چنانچہ جن کے پاس ہدی نہیں تھی وہ حلال ہو گئے (افعال عمرہ کے بعد) آنحضور ﷺ کی ازواج مطہرات ہدی نہیں لے گئی تھیں اس لئے وہ بھی حلال ہو گئیں، اور میں حائضہ ہو گئی تھی اس لئے بیت اللہ کا طواف نہ کر سکی (یعنی عمرہ چھوٹ گیا) جب صبح کی رات آئی تو میں نے کہا یا رسول اللہ! اور لوگ تو حج اور عمرہ دونوں کر کے واپس ہو رہے ہیں لیکن میں صرف حج کر سکی ہوں، اس پر آپ ﷺ نے پوچھا کیا جب ہم مکہ آئے تھے تو تم طواف کر چکی تھیں؟ میں نے کہا کہ نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے بھائی کے ساتھ تنعیم چلی جاؤ اور وہاں سے عمرہ کا احرام باندھو (پھر افعال عمرہ ادا کرو) ہم لوگ تمہارا فلاں جگہ انتظار کریں گے اور صفیہؓ نے کہا تھا کہ معلوم ہوتا ہے، میں آپ لوگوں کو روکنے کا سبب بن جاؤں گی آنحضور ﷺ نے فرمایا عقری، حلقی کیا تم نے یوم نحر کا طواف نہیں



کیا؟ میں نے کہا، کیوں نہیں! آپ نے فرمایا، پھر کوئی حرج نہیں چلی چلو۔

فائدہ:- حضرت عائشہؓ کے حائضہ ہو جانے کا علم آنحضور ﷺ کو پہلے ہی سے تھا اور آپ کی ہدایت کے مطابق ہی انہوں نے عمرہ چھوڑ دیا تھا اس روایت میں محض راوی کی تعبیر کا فرق ہے۔

(۷۳۹) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوُدَّاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَ بِحَجٍّ وَ عُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَ بِالْحَجِّ وَأَهَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَأَمَّا مَنْ أَهَلَ بِالْحَجِّ أَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لَمْ يَحِلُّوا حَتَّى كَانَ يَوْمَ النَّحْرِ۔ (۷۳۹) حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ ہم حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے، بہت سے لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا، بہتوں نے حج اور عمرہ دونوں کا اور بہتوں نے صرف حج کا، رسول اللہ ﷺ بھی حج کا احرام باندھے ہوئے تھے، جن لوگوں نے صرف حج کا احرام باندھا تھا یا حج اور عمرہ دونوں کا تو وہ یوم نحر تک حلال نہیں ہوئے تھے۔

فائدہ:- اس سلسلے میں بنیادی بات یہ ہے کہ احرام میں صرف نیت کا اعتبار ہوتا ہے الفاظ میں اپنے اس دلی ارادہ کا ادا کرنا ضروری نہیں ہے رسول اللہ ﷺ قارن تھے، سب سے بڑی اس کی دلیل یہ ہے کہ آپ کے ساتھ ہدی تھی اور آپ نے خود حکم دیا تھا، جیسا کہ متواتر احادیث بخاری میں آئیں ہیں کہ جس کے ساتھ ہدی ہے وہ عمرہ کے بعد حلال نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ظاہر ہے کہ آپ نے بھی جب عمرہ کیا۔ جیسا کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے تو اس کے بعد آپ حلال نہیں ہو سکتے تھے۔ راوی اس میں آپ کے احوال مختلف اس وجہ سے بیان کرتے ہیں کہ ان کی نظر عام طور سے محض تلبیہ کے الفاظ پر ہوتی تھی، کبھی تلبیہ میں آپ صرف حج کہتے تھے کبھی عمرہ اور کبھی دونوں۔ جن لوگوں نے جو سنا اسی اعتبار سے آپ کے حج کے متعلق فیصلہ کیا۔

(۷۴۰) عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ شَهِدْتُ عُثْمَانَ وَعَلِيًّا وَعُثْمَانَ يَنْهَى عَنِ الْمُتَعَةِ وَأَنْ يُجْمَعَ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا رَأَى عَلِيٌّ أَهْلًا بِهِمَا لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ قَالَ كُنْتُ لَا أَدْعُ سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِ أَحَدٍ۔ (۷۴۰) حضرت مروان بن حکم نے بیان کیا کہ عثمان اور علی رضی اللہ عنہما کو میں نے دیکھا ہے عثمان حج اور عمرہ ایک ساتھ کرنے سے روکتے تھے لیکن علیؓ نے اس کے باوجود دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھا اور کہا ”لبیک بعمرہ و حجة“ آپ نے فرمایا تھا، کہ میں کسی ایک شخص کی بات پر رسول اللہ ﷺ کی سنت کو نہیں چھوڑ سکتا۔

فائدہ:- حضرت عمرؓ سے بھی اسی طرح کی مخالفت منقول ہے ان بزرگوں کی طرف سے اس کی ممانعت کوئی اسے ناجائز سمجھ کر نہیں ہوتی تھی بلکہ محض اس وجہ سے کہ ان کے نزدیک افضل حج کا طریقہ یہ تھا کہ تنہا حج کیا جائے شریعت کی نظر میں پسندیدہ یہ ہے کہ مسلمان اپنا سفر حج کے لئے کریں اور اسی طرح عمرہ کے لئے ایک علیحدہ سفر کریں، یہ ان لوگوں کے لئے ہے جو دومرتبہ سفر کی استطاعت رکھتے ہوں حضرت عمرؓ نے منع کرتے ہوئے قرآن کی یہ آیت پڑھی تھی ”واستموا للحج والعمرة لله“ یعنی پوری طرح حج اور پوری طرح عمرہ اسی صورت میں ہوگا جب دونوں الگ الگ دو سفر کئے جائیں گے، لیکن جن لوگوں میں اتنی استطاعت نہ ہو ظاہر ہے، ان سے ایک عبادت، عمرہ چھوڑنے سے کیونکر کہا جاسکتا ہے، حضرت عمرؓ اور یا حضرت عثمان کے ارشاد کا جو منشاء تھا اس سے اختلاف کسی کو نہیں ہو سکتا لیکن ضابطہ عام حالات کے لئے ہوتا ہے اور حنفیہ کے یہاں حج کا افضل طریقہ عام حالات میں قرآن ہے حضرت علیؓ یہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حج اور عمرہ ایک ساتھ خود کیا تھا اس لئے حضرت عثمان کی بات پر میں کیوں آپ ﷺ کے طریقہ کو چھوڑوں!!



(۷۴۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ كَانُوا يَسِرُونَ الْعُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ أَفْجَرَ الْفُجُورِ فِي الْأَرْضِ وَيَجْعَلُونَ الْمُحَرَّمَ صَفْرًا وَيَقُولُونَ إِذَا بَرَأَ الدَّبَرُ وَعَفَا الْأَثَرُ وَأَنْسَلَخَ صَفَرُ حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنْ اعْتَمَرَ قَدِيمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ صَبِيحَةَ رَابِعَةِ مُهَلِّينَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً فَتَعَاظَمَ ذَلِكَ عِنْدَهُمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْنَ الْحِلُّ قَالَ حِلٌّ كُلُّهُ۔

(۷۴۱) حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ عرب سمجھتے تھے کہ حج کے دنوں میں عمرہ کرنا روئے زمین پر سب سے بری بات ہے یہ لوگ محرم کو صفر بنا لیتے ہیں اور کہتے تھے کہ جب اونٹ کی پیٹھ ستالے، ان کے نشانات قدم مٹ چکیں اور صفر کا مہینہ ختم ہو جائے (یعنی حج کے ایام گزر جائیں) تو عمرہ حلال ہوتا ہے پھر جب نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ چوتھی کی صبح کو حج کا احرام باندھے ہوئے آئے تو آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ اپنے حج کو عمرہ بنا لیں۔ یہ حکم (عرب کی سابقہ تخیل کی بنا پر) عام صحابہ پر بڑا گراں گزرا، انہوں نے پوچھا، یا رسول اللہ! کیا چیز حلال ہوگئی؟ حج اور عمرہ کے (درمیان) آپ نے فرمایا کہ تمام چیزیں حلال ہو جائیں گی۔

(۷۴۲) عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا بِعُمْرَةٍ وَلَمْ تَحِلِّ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ إِنِّي لَبَدْتُ رَأْسِي وَقَلَدْتُ هَذِي فَلَا أُحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ۔

(۷۴۲) آنحضور ﷺ کی زوجہ مطہرہ حفصہؓ نے بیان کیا میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا یا رسول اللہ! کیا بات ہے اور لوگ تو عمرہ کر کے حلال ہو گئے لیکن آپ حلال نہیں ہوئے آپ نے فرمایا میں نے اپنے سر کی تلبد (بالوں کو جمانے کے لئے ایک لیس دار چیز کا استعمال کرنا) کی ہے اور میں اپنے ساتھ ہدی (قربانی کا جانور) لایا ہوں اس لئے میں قربانی کرنے سے پہلے حلال نہیں ہو سکتا۔

(۷۴۳) عَنْ أَبِي حَمْزَةَ نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ الضُّبَعِيُّ قَالَ تَمَتَّعَتْ فَتَنَهَا نِسَاءً فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَأَمَرَنِي فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَجُلًا يَقُولُ لِي حَجٌّ مَبْرُورٌ وَعُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ فَأَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ سُنَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(۷۴۳) حضرت ابو حمزہ نصر بن عمران ضبعیؓ نے بیان کیا میں نے حج اور عمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھا تو کچھ لوگوں نے مجھے منع کیا، اس لئے میں نے ابن عباسؓ سے اس کے متعلق دریافت کیا آپ نے تمتع کرنے کے لئے کہا پھر میں نے ایک شخص کو خواب میں دیکھا مجھ سے کہہ رہا ہے کہ ”حج بھی مقبول اور عمرہ بھی۔“ میں نے خواب ابن عباسؓ کو سنایا تو آپ نے فرمایا کہ یہ نبی کریم ﷺ کی سنت تھی،

(۷۴۴) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّهُ حَجَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ سَاقِ الْبُذُنِ مَعَهُ وَقَدْ أَهَلُّوا بِالْحَجِّ مُفْرَدًا فَقَالَ لَهُمْ أَجَلُّوا مِنْ إِحْرَامِكُمْ بِطَوَافِ الْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَصِّرُوا ثُمَّ أَقِيمُوا حَلَالًا حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ فَأَهَلُّوا بِالْحَجِّ وَاجْعَلُوا الَّتِي قَدِمْتُمْ بِهَا مُتَعَةً فَقَالُوا كَيْفَ نَجْعَلُهَا مُتَعَةً وَقَدْ سَمَّيْنَا الْحَجَّ فَقَالَ أَفْعَلُوا مَا أَمَرْتُكُمْ فَلَوْلَا إِنِّي سَقْتُ الْهَدْيَ لَفَعَلْتُ مِثْلَ الَّذِي أَمَرْتُكُمْ وَلَكِنْ لَا يَحِلُّ مِنِّي حَرَامٌ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ

(۷۴۴) حضرت جابر بن عبد اللہؓ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وہ حج کیا تھا جس میں آپ اپنے ساتھ قربانی کے اونٹ لائے تھے (یعنی حجة الوداع) صحابہ نے صرف حج کا احرام باندھا تھا لیکن آنحضور ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا کہ عمرہ کا (احرام باندھ لو اور) بیت اللہ کے طواف اور صفا مروہ کی سعی کے بعد حلال ہو جاؤ اور بال ترشوالو۔ یوم ترویہ تک برابر اسی طرح حلال رہو، پھر یوم ترویہ میں حج کا احرام باندھو اور اس سے پہلے جو احرام باندھ چکے ہیں اسے تمتع بناؤ صحابہ نے عرض کیا کہ ہم تمتع کیسے بنا سکتے ہیں ہم تو حج کا احرام باندھ چکے ہیں، لیکن آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جس طرح میں کہہ رہا ہوں، ویسے ہی کرو، اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو خود میں بھی اس طرح کرتا،



مَجَلَّهٖ فَفَعَلُوا ۔

جس طرح تم سے کہہ رہا ہوں اب میرے لئے کوئی چیز اس وقت تک حلال نہیں ہو سکتی جب تک میرے قربانی کے جانوروں کی قربانی نہ ہو جائے۔ چنانچہ صحابہ نے آپ کے حکم کی تعمیل کی۔

باب ۵۷۷۔ نبی کریم ﷺ کے عہد میں تمتع!!

(۷۴۵) حضرت عمران بن حصینؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ہم نے تمتع کیا تھا اور قرآن بھی نازل ہوا تھا (اس کے جواز میں) اب ایک شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا کہہ دیا۔

باب ۵۷۸۔ مکہ میں کدھر سے داخل ہوا جائے

(۷۴۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں ثنیہ علیا کی طرف سے داخل ہوتے تھے اور ثنیہ سفلی کی طرف سے نکلتے تھے۔

(۷۴۷) حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ کیا حطیم بھی بیت اللہ میں داخل ہے تو آپ نے فرمایا ہاں! پھر میں نے پوچھا کہ پھر لوگوں نے اسے عمارت میں کیوں نہیں شامل کیا؟ آپ نے جواب دیا کہ تمہاری قوم کے پاس خرچ کی کمی پڑ گئی تھی (اس لئے یہ حصہ تعمیر سے رہ گیا) پھر میں نے پوچھا یہ دروازہ کیوں اوپر کر دیا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ بھی تمہاری قوم ہی نے کیا ہے تاکہ جسے چاہیں اندر آنے دیں اور جسے چاہیں روک دیں اگر تمہاری قوم کی جاہلیت کا زمانہ قریب نہ ہوتا اور مجھے اس کا خوف نہ ہوتا کہ وہ برامانیں گے تو اس حطیم کو بھی میں بیت اللہ میں شامل کر دیتا اور دروازہ کو زمین کے برابر کر دیتا (تاکہ ہر شخص آسانی سے اندر جاسکے)

(۷۴۸) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، عائشہ! اگر تمہاری قوم کا زمانہ جاہلیت سے قریب نہ ہوتا تو میں بیت اللہ کو گرانے کا حکم دے دیتا، تاکہ (نئی تعمیر میں) اس حصہ کو بھی داخل کر دوں جو اس سے نکل گیا ہے، اسے زمین کے برابر کر دیتا اور اس کے دو دروازے بنا دیتا ایک مشرق کا اور ایک مغرب کا اور اس طرح حضرت ابراہیم کی بنیاد پر اس کی تعمیر ہو جاتی۔

باب ۵۷۹۔ مکہ کی اراضی کی وراثت اور اس کی

بیع و شراء اور یہ کہ مسجد حرام میں سب لوگ برابر ہیں

(۷۴۹) حضرت اسامہ بن زیدؓ نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ مکہ میں کہاں

باب ۵۷۷۔ التَّمَتُّعُ عَلَىٰ عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (۷۴۵) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ) قَالَ تَمَتَّعْنَا عَلَىٰ عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَزَلَ الْقُرْآنُ قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ۔

باب ۵۷۸۔ مِنْ أَيْنَ يَدْخُلُ مَكَّةَ

(۷۴۶) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا وَيَخْرُجُ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلَى۔

(۷۴۷) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهَا) قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجِدَارِ أَمِنَ الْبَيْتِ هُوَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَمَا لَهُمْ لَمْ يَدْخُلُوهُ فِي الْبَيْتِ قَالَ إِنَّ قَوْمَكَ قَصُرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ قُلْتُ فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا قَالَ فَعَلَ ذَلِكَ قَوْمُكَ لِيَدْخُلُوا مِنْ شَاءَ وَلاَ يَمْنَعُوا مَنْ شَاءَ وَلاَ أَتَوْا أَتَ قَوْمَكَ حَدِيثُ عَهْدِهِمْ بِالْجَاهِلِيَّةِ فَانْخَافَ أَنْ تُنْكَرَ قُلُوبُهُمْ أَنْ أُدْخِلَ الْجُدْرَفِي الْبَيْتَ وَأَنْ أُلْصِقَ بَابَهُ بِالْأَرْضِ۔

(۷۴۸) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهَا) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكَ حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ لَأَمَرْتُ بِالْبَيْتِ فَهَدَمَ فَأَدْخَلْتُ فِيهِ مَا أَخْرَجَ مِنْهُ وَالزَّقْتُهُ بِالْأَرْضِ وَجَعَلْتُ لَهُ بَابَيْنِ بَابًا شَرْقِيًّا وَبَابًا غَرْبِيًّا فَبَلَغْتُ بِهِ أَسَاسَ إِبْرَاهِيمَ۔

باب ۵۷۹۔ تَوْرِيثُ دُورِ مَكَّةَ وَبَيْعُهَا وَ

شُرَائُهَا وَأَنَّ النَّاسَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

(۷۴۹) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) أَنَّهُ قَالَ



يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْنَ تَنْزِلُ فِي دَارِكَ بِمَكَّةَ فَقَالَ وَهَلْ تَرَكَ عَقِيلٌ مِّنْ رِّبَاعٍ أَوْ دُورٍ وَتَكَانَ عَقِيلٌ وَرِثَ يَقُولُ لَا يَرِثُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ -

قیام فرمائیں گے، کیا اپنے گھر میں قیام ہوگا؟ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا، عقیل نے گھر ہمارے لئے چھوڑا ہی کب ہے عقیل اور طالب، ابو طالب کے وارث ہوئے تھے، جعفر اور علیؑ کو وراثت میں کچھ نہیں ملا تھا، کیونکہ یہ دونوں مسلمان ہو گئے تھے اور عقیلؑ (ابتداء میں) اور طالب اسلام نہیں لائے تھے اس بنیاد پر عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ مؤمن کا فرکا وارث نہیں ہوتا۔

فائدہ:- احناف اور شوافع کا اس سلسلے میں اختلاف ہے کہ مکہ کی اراضی وقف ہیں یا ملک۔ شوافع کے نزدیک تو یہ ملک ہیں وقف نہیں لیکن احناف کہتے ہیں کہ وقف ہیں۔ اور یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے عہد سے ہی چلی آرہی ہیں ان کا کوئی مالک نہیں اس اختلاف کی اصل اس بات کے اختلاف میں ہے کہ آنحضور ﷺ نے مکہ پر صلح کے ذریعے قبضہ کیا تھا یا لڑکر اسے فتح کیا تھا اگر لڑائی کے بعد اس کی فتح ثابت ہو جائے تو یہ بھی ثابت ہو جاتا ہے کہ مکہ کی اراضی وقف ہیں کیونکہ لڑائی کے بعد مفتوحہ ملک قانوناً غازیوں میں تقسیم ہو جانا چاہئے تھا اور مکہ فتح ہوا لیکن اس کا ایک انچ بھی کسی کو نہیں دیا گیا، احناف یہ کہتے ہیں کہ آنحضور ﷺ ہزاروں صحابہؓ کی فوج لے کر مکہ فتح کرنے کے ارادہ سے تشریف لے گئے تھے اور معمولی سی ہی سہی لیکن بعض مقامات پر خون خرابہ بھی ہوا، پھر اب اس ابتداء کے بعد، مکہ کی فتح کو صلحاً فتح کس طرح کہا جاسکتا ہے؟ مغلوب قوم غالب کے مقابلہ میں انجام کار ہتھیار تو ڈالے ہی گئی، مکہ میں بھی یہی صورت پیش آئی لیکن امام شافعیؒ ابتداء کا اعتبار نہیں کرتے، بلکہ لڑائی کے بعد بھی اگر انجام کار صلح ہو جائے تو وہ اس کا نام بھی صلح ہی رکھتے ہیں، مکہ میں یہ صورت ضرور پیش آئی اور اس وجہ سے وہ کہتے ہیں کہ مکہ صلحاً فتح ہوا۔ بس اس اختلاف کی بنیاد یہی ہے اور امام بخاریؒ بھی امام شافعیؒ کے ساتھ ہیں!

نیز یہ بھی ایک شوافع کی دلیل ہے کہ حضرت عقیلؑ کو ابو طالب کی وراثت ملی تھی اور انہوں نے اپنے تمام گھر بیچ دیئے تھے اگر ملکیت نہ ہوتی تو بیچتے کیوں پھر آنحضور ﷺ نے بھی اس پر کچھ نہیں فرمایا لیکن ایک بات اور ہے، ابو طالب کے گھروں میں جعفر اور علی رضی اللہ عنہما کا بھی حق تھا اور عقیلؑ نے سب بیچ دیا تھا۔ ظاہر ہے کہ یہ فروخت ایک ایسی جائیداد کی ہوتی جس کے ایک بڑے حصے کے وہ مالک نہیں تھے آنحضور ﷺ نے اس پر کچھ نہیں کہا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت آپ کا اس سے کوئی تعرض نہ کرنا اس وجہ سے تھا کہ ایک بات ہو چکی تھی آپ ﷺ نے کچھ اس کے متعلق مروثا نہیں کہنا چاہا حنفیہ کے حق میں بھی بعض احادیث ہیں۔

باب ۵۸۰. نَزُولِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ (۷۵۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَدِ يَوْمَ النَّحْرِ وَهُوَ بَيْنِي نَحْنُ نَارِلُونَ غَدًا بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ يَعْنِي بِذَلِكَ الْمُحَصَّبِ وَذَلِكَ أَنْ قُرِيشًا وَكِنَانَةٌ تَحَالَفَتْ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَوْ بَنِي الْمُطَّلِبِ أَنْ لَا يُنَاكِحُوهُمْ وَلَا يَبِيعُوهُمْ حَتَّى يُسَلِّمُوا إِلَيْهِمُ النَّبِيَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۵۸۰۔ نبی کریم ﷺ کا مکہ میں نزول

(۷۵۰) حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ یوم نحر کی صبح کو جب آنحضور ﷺ منیٰ میں تھے تو یہ فرمایا تھا کہ ہم کل خیف بنی کنانہ میں قیام کریں گے، جہاں قریش نے کفر کی حمایت کی قسم کھائی تھی آپ کی مراد محصب سے تھی کیونکہ یہیں قریش اور بنو کنانہ نے بنو ہاشم اور بنو عبدالمطلب یا (راوی نے) بنوالمطلب (کہا) کے خلاف حلف اٹھایا تھا کہ جب تک وہ نبی کریم ﷺ کو ان کے حوالہ نہ کر دیں، نہ ان کے یہاں نکاح کریں گے اور نہ ان سے خرید و فروخت کریں گے۔

باب ۵۸۱. هَدْمُ الْكَعْبَةِ

باب ۵۸۱۔ کعبہ کا انہدام !

(۷۵۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ

(۷۵۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے



قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَرَّبُ الْكَعْبَةُ  
ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ -

فرمایا کہ کعبہ کو دو پتلی پنڈلیوں والا حبشی تباہ کرے گا!!

باب ۵۸۲. مَا ذُكِرَ فِي الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ

باب ۵۸۲۔ حجر اسود کے متعلق روایت

(۷۵۲) عَنْ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّهُ جَاءَ إِلَى  
الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فَقَبَّلَهُ فَقَالَ إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا  
تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا إِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ -

(۷۵۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ حجر اسود کے پاس آئے اور اسے بوسہ  
دیا۔ پھر فرمایا، میں خوب جانتا ہوں کہ تم صرف ایک پتھر ہو، نہ کسی کو  
نقصان پہنچا سکتے ہو نہ نفع۔ اگر رسول اللہ ﷺ کو تمہیں بوسہ دیتے نہ دیکھتا تو  
میں کبھی نہ دیتا۔

باب ۵۸۳. مَنْ لَمْ يَدْخُلِ الْكَعْبَةَ

باب ۵۸۳۔ جو کعبہ میں نہ داخل ہوا

(۷۵۳) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ)  
قَالَ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ  
بِالْبَيْتِ وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكَعَتَيْنِ وَمَعَهُ مَنْ  
يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَدْخَلَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ قَالَ لَا -

(۷۵۳) حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ  
ﷺ نے عمرہ کیا تو آپ ﷺ نے بیت اللہ کا طواف کر کے مقام ابراہیم کے  
پچھے دو رکعتیں پڑھی، آپ کے ساتھ ایک صاحب تھے جو آپ کے اور  
لوگوں کے درمیان آڑ بنے ہوئے تھے، ان سے ایک صاحب نے  
دریافت کیا، کیا رسول اللہ ﷺ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے تھے؟ تو  
انہوں نے بتایا کہ نہیں!

فائدہ:- بیت اللہ کے اندر جانا کوئی ضروری نہیں آنحضور ﷺ خود حجۃ الوداع کے موقع پر اندر نہیں گئے تھے آپ صلح حدیبیہ کے بعد جب عمرہ  
قضا کرنے مکہ تشریف لے گئے تو اس موقع پر آپ بیت اللہ کے اندر نہیں گئے تھے عمرہ جمرانہ کے موقع پر بھی نہیں گئے تھے یہ دوایسے مواقع ہیں  
جب بیت اللہ کے اندر بت رکھے ہوئے تھے اور غالباً آپ اسی وجہ سے اندر نہیں گئے ہوں گے، پھر جب مکہ فتح ہوا تو آپ اندر تشریف لے  
گئے اور بتوں سے کعبہ کی تطہیر کی حجۃ الوداع کے موقع پر کعبہ کے اندر بت نہیں تھے لیکن اس مرتبہ بھی آپ اندر نہیں گئے، اس لئے مسئلہ یہ ہوگا کہ  
کعبہ کی تقدیس کے پورے اہتمام کے ساتھ بغیر کسی قسم کی رشوت کے اندر جانا ممکن ہو سکے تو یہ عمل مستحب ہے لیکن رشوت دے کر اندر جانے کی  
کوشش نہ کرنی چاہئے!

باب ۵۸۴. مَنْ كَبَّرَ فِي نَوَاحِي الْكَعْبَةِ

باب ۵۸۴۔ جس نے کعبہ میں چاروں طرف تکبیر پڑھی

(۷۵۴) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ  
إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ أَبِي أَد  
يَدْخُلُ الْبَيْتَ وَفِيهِ الْإِلَهَةُ فَأَمَرَ بِهَا فَأُخْرِجَتْ  
وَأُخْرِجُوا إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فِي أَيْدِ  
يَهُمَا الْأَزْلَامُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَاتِلُهُمُ اللَّهُ أَمَا وَاللَّهِ قَدْ عَلِمُوا أَنَّهُمَا لَمْ يَسْتَقْسِمَا بِهَا  
قَطُّ فَدَخَلَ الْبَيْتَ فَكَبَّرَ فِي نَوَاحِيهِ وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ -

(۷۵۴) حضرت ابن عباس نے فرمایا رسول اللہ ﷺ جب (مکہ)  
تشریف لائے تو آپ نے بیت اللہ کے اندر جانے سے اس لئے انکار کر  
دیا کہ اس میں بت رکھے ہوئے تھے، پھر آپ نے حکم دیا اور وہ نکالے  
گئے لوگوں نے (خانہ کعبہ سے) ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کے بت  
بھی نکالے (ان بتوں کے) ہاتھوں میں فال نکالنے کے تیر تھے۔ یہ دیکھ  
کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ ان مشرکوں کو برباد کرے، انہیں اچھی  
طرح سے معلوم تھا کہ ان بزرگوں نے تیر سے فال کبھی نہیں نکالی اس کے  
بعد آپ بیت اللہ کے اندر تشریف لے گئے اس کے چاروں طرف تکبیر  
کہی، آپ ﷺ نے اندر نماز بھی نہیں پڑھی تھی۔



فائدہ:- بہت سی مشرکانہ رسوم کے ساتھ تیر سے فال نکالنے کا طریقہ بھی عمرو بن لُحی کا ایجاد کیا ہوا تھا قریش کو اس کا علم تھا عمر تو ظاہر ہے کہ ابراہیم کے بہت بعد پیدا ہوا۔ لیکن قریش کا یہ ظلم تھا کہ انہوں نے ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کے بتوں کے ہاتھوں میں تیر دے دیئے تھے۔ آنحضور ﷺ نے ان کی اسی افتراء پر بد عادی۔

## باب ۵۸۵. کَيْفَ كَانَ بَدْءُ الرَّمْلِ

(۷۵۵) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ أَنَّهُ يَقْدُمُ عَلَيْكُمْ وَفَدَّ وَهَنَهُمْ حُمَى يَشْرَبُ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ الثَّلَاثَةَ وَأَنْ يَمْشُوا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ وَلَمْ يَمْنَعُهُ أَنْ يَأْمُرَهُمْ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِبْقَاءَ عَلَيْهِمْ۔

## باب ۵۸۵۔ رمل کی ابتداء کیوں کر ہوئی

(۷۵۵) حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ (مکہ) تشریف لائے تو مشرکوں نے کہا کہ تمہارے یہاں ایسے لوگ آئے ہیں جنہیں یثرب (مدینہ منورہ) کے بخار نے کمزور کر رکھا ہے اس لئے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ تین چکروں میں رمل (تیز چلنا جس سے اظہار قوت ہو) کریں اور دونوں رکنوں کے درمیان حسب معمول چلیں۔ چونکہ آپ کے پیش نظر انہیں پوری طرح انجام دینا تھا، صرف اسی وجہ سے آپ نے تمام چکروں میں رمل کا حکم نہیں دیا۔

## باب ۵۸۶. اسْتِلامُ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ

حِينَ يَقْدُمُ مَكَّةَ أَوَّلَ مَا يَطُوفُ وَيَرْمِلُ ثَلَاثًا

(۷۵۶) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا) قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَقْدُمُ مَكَّةَ إِذَا اسْتَلَمَ الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ أَوَّلَ مَا يَطُوفُ يَخْبُثُ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِّنَ السَّبْعِ۔

## باب ۵۸۶۔ مکہ آتے ہی پہلے طواف میں حجر اسود کا

استلام (بوسہ دینا) اور تین چکروں میں رمل کرنا چاہئے

(۷۵۶) حضرت عبد اللہ ابن عمر (رضی اللہ عنہما) نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، جب آپ مکہ تشریف لاتے تو پہلے طواف میں حجر اسود کو بوسہ دیتے اور سات چکروں میں سے تین میں رمل کرتے تھے۔

## باب ۵۸۷. الرَّمْلُ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

(۷۵۷) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ لِلرُّكْنِ أَمَّاوُ اللَّهِ إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْ لَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَلَمَكَ مَا اسْتَلَمْتُكَ فَاسْتَلَمَهُ، ثُمَّ قَالَ وَمَا لَنَا لِلرَّمْلِ إِنَّمَا كُنَّا رَأَيْنَاهُ الْمُشْرِكِينَ وَقَدْ أَهْلَكَهُمُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ شَيْءٌ صَنَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا نُحِبُّ أَنْ تَتْرُكَهُ۔

## باب ۵۸۷۔ حج اور عمرہ میں رمل

(۷۵۷) حضرت عمر بن خطابؓ نے حجر اسود کو خطاب کر کے فرمایا بخدا مجھے خوب معلوم ہے کہ تم صرف پتھر ہو، نہ کوئی نفع پہنچا سکتے ہو نہ نقصان اور اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تمہیں استلام کرتے (بوسہ دیتے) نہ دیکھا ہوتا تو میں کبھی نہ کرتا، اس کے بعد آپ نے استلام کیا، پھر فرمایا، اور ہمیں رمل کی بھی کیا ضرورت تھی؟ ہم نے تو اس کے ذریعہ مشرکوں کو (اپنی قوت) دکھائی تھی، پھر فرمایا جو عمل رسول اللہ ﷺ نے کیا ہے اسے چھوڑنا ہم پسند نہیں کرتے۔

فائدہ:- حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا رمل صرف ایک وقتی مصلحت تھی سنت نہیں لیکن عام علماء امت اسے سنت کہتے ہیں خود جمہور صحابہ کے عمل سے بھی اور قول سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔ حنفیہ کا مسلک اس سلسلے میں یہ ہے کہ جس طواف کے بعد بھی، صفا مروہ کی سعی ہوگی، اس طواف میں رمل بھی ہوگا اس کے سوا طواف میں رمل نہیں۔



(۷۵۸) عَنْ ابْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَ هَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ فِي شِدَّةٍ وَلَا رَخَاءٍ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا۔

(۷۵۸) حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان دونوں رکن یمانی کا استلام کرتے دیکھا، میں نے بھی اس کے استلام کو، خواہ سخت حالات ہوں یا نرم، نہیں چھوڑا۔

#### باب ۵۸۸۔ اسْتِلَامُ الرُّكْنِ بِالْمَحَجِّنِ

(۷۵۹) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعِيرِهِ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمَحَجِّنٍ۔

باب ۵۸۸۔ حجر اسود کا استلام چھڑی کے ذریعہ  
(۷۵۹) حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنی اونٹنی پر طواف کیا تھا اور آپ حجر اسود کا استلام ایک چھڑی کے ذریعہ کر رہے تھے۔

#### باب ۵۸۹۔ تَقْيِيلُ الْحَجَرِ

(۷۶۰) عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ عَنِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقْبِلُهُ وَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ زُوِّجْتُ أَرَأَيْتَ إِنْ غُلِبْتُ قَالَ اجْعَلْ أَرَأَيْتَ بِالْيَمَنِ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقْبِلُهُ

باب ۵۸۹۔ حجر اسود کو بوسہ دینا  
(۷۶۰) حضرت زبیر بن عربیؓ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے ابن عمرؓ سے حجر اسود کے استلام (بوسہ دینے) کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح کا استلام کرتے اور بوسہ دیتے دیکھا ہے اس پر اس شخص نے کہا کہ اگر ازدحام ہو جائے اور میں پیچھے رہ جاؤں پھر آپ کا کیا خیال ہے؟ ابن عمرؓ نے فرمایا کہ اس اگر وگرو یمن میں چھوڑ کے آؤ، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ حجر اسود کا استلام کر رہے تھے اور اسے بوسہ دے رہے تھے۔

فائدہ:- معلوم ہوتا ہے کہ یہ سائل یمن کا رہنے والا تھا ابن عمرؓ گونا گویا اس بات پر ہوئی کہ حدیث رسول کے بعد پھر اس میں احتمالات نکالے جا رہے ہیں رسول اللہ کی سنت اور آپ ﷺ کے طریقہ کے ساتھ اس درجہ لگاؤ صحابہ کو تھا، غالباً آپ نے سائل کے طرز سے یہ سمجھا ہوگا کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث کے مقابلہ میں اپنی رائے سے کام لے رہا ہے، اس سے پہلے گزر چکا ہے کہ ازدحام وغیرہ کی صورت میں چھڑی کے ذریعہ بھی استلام کیا جاسکتا ہے اور آنحضور ﷺ نے ایک مرتبہ خود ایسا کیا تھا۔

#### باب ۵۹۰۔ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ إِذَا

قَدِمَ مَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهِ

(۷۶۱) عَنْ عَائِشَةَ (قَالَتْ) أَنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِينَ قَدِمَ النَّبِيُّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثُمَّ طَافَ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ حَجَّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ مِثْلَهُ۔

#### باب ۵۹۰۔ جو مکہ آیا اور گھر واپس

ہونے سے پہلے بیت اللہ کا طواف کیا

(۷۶۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ جب (مکہ) تشریف لائے تو سب سے پہلا کام آپ نے یہ کیا کہ وضو کیا پھر طواف کیا آپ کا یہ عمل عمرہ کے لئے نہیں تھا اس کے بعد ابو بکر اور عمرؓ نے بھی اسی طرح حج کیا۔

(۷۶۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَوَّلَ مَا يَقْدُمُ سَعْيَ ثَلَاثَةِ أَطْوَافٍ وَمَشَى أَرْبَعَةً ثُمَّ سَجَدَ

(۷۶۲) حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے (مکہ) آنے کے بعد سب سے پہلے حج اور عمرہ کا جو طواف کیا، اس کے تین چکروں میں آپ نے سعی (رمل) کی اور باقی چار میں حسب معمول



سَجَدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔

باب ۵۹۱۔ الْكَلَامُ فِي الطَّوَافِ

(۷۶۳) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ النَّبِيَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِإِنْسَانٍ رَبَطَ يَدَهُ إِلَى أُنْسَانٍ بِسِيرٍ أَوْ بِخَيْطٍ أَوْ بِشَيْءٍ غَيْرِ ذَلِكَ فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ خُذْ بِيَدِهِ

باب ۵۹۲۔ لَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ

عُرْيَانٌ وَلَا يَحُجُّ مُشْرِكٌ

(۷۶۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ)

أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَرَهُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فِي رَهْطٍ يُؤَدِّدُ فِي النَّاسِ أَنْ لَا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ۔

باب ۵۹۳۔ مَنْ لَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ وَلَمْ يَطُفْ حَتَّى

يَخْرُجَ إِلَى عُرْفَةٍ وَيَرْجِعَ بَعْدَ الطَّوَافِ الْأَوَّلِ

(۷۶۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فَطَافَ سَبْعًا وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ بَعْدَ طَوَافِهِ بِهَا حَتَّى رَجَعَ مِنْ عُرْفَةٍ۔

باب ۵۹۴۔ سِقَايَةُ الْحَاجِّ

(۷۶۶) عَنْ ابْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ اسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيتَ بِمَكَّةَ لَيْلًا لِيَمْنِيَّ مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ فَأَذِنَ لَهُ۔

(۷۶۷) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ إِلَى السِّقَايَةِ فَاسْتَسْقَى فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا فَضْلُ أَذْهَبْ إِلَى أُمِّكَ فَأْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ مِنْ

چلے۔ پھر دو رکعت نماز پڑھی اور صفامروہ کی سعی کی۔

باب ۵۹۱۔ طواف میں گفتگو

(۷۶۳) حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے ایک ایسے شخص کے پاس سے گزرے جس نے اپنا ہاتھ دوسرے شخص (کے ہاتھ) سے تسمہ یا رسی یا کسی اور چیز سے باندھ رکھا تھا، آپ نے اپنے ہاتھ سے اسے کاٹ دیا اور پھر فرمایا کہ اگر ساتھ ہی چلنا ہے تو ہاتھ پکڑ کے چلو۔ (اس روایت سے معلوم ہوا کہ طواف میں آنحضور ﷺ نے گفتگو کی تھی اور یہ جائز ہے۔

باب ۵۹۲۔ بیت اللہ کا طواف کوئی ننگا آدمی

نہیں کر سکتا اور نہ کوئی مشرک حج کر سکتا ہے

(۷۶۴) حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے، اس حج کے موقع پر جس کا امیر رسول اللہ ﷺ نے انہیں بنایا تھا، انہیں یوم نحر میں ایک مجمع کے سامنے یہ اعلان کرنے کے لئے بھیجا تھا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج بیت اللہ نہیں کر سکتا، اور نہ کوئی شخص ننگا طواف کر سکتا ہے۔

باب ۵۹۳۔ جو کعبہ نہ جائے، نہ طواف کرے اور

عرفہ چلا جائے اور طواف اول کے بعد جائے۔

(۷۶۵) حضرت عبد اللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ مکہ تشریف لائے اور سات (چکروں کے ساتھ) طواف کیا۔ پھر صفامروہ کی سعی کی، اس سعی کے بعد آپ کعبہ اس وقت تک نہیں گئے جب تک عرفہ سے واپس نہ ہوئے۔

باب ۵۹۴۔ حاجیوں کو پانی پلانا

(۷۶۶) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ عباس بن عبدالمطلبؓ نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے پانی (زمزم کا حاجیوں کو) پلانے کے لئے مکہ میں منی کے دنوں میں ٹھہرنے کی اجازت چاہی تو آپ نے اجازت دے دی۔

(۷۶۷) حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ پانی پلانے کی جگہ (زمزم کے پاس) تشریف لائے اور پانی مانگا (حج کے موقع پر) عباسؓ نے کہا کہ فضل! اپنی ماں کے یہاں جاؤ اور ان کے یہاں سے پانی مانگ لاؤ، لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے (یہی) پانی پلاؤ عباسؓ نے



عرض کیا، یا رسول اللہ! ہر شخص اپنا ہاتھ اس میں ڈال دیتا ہے اس کے باوجود رسول اللہ ﷺ یہی کہتے رہے کہ مجھے (یہی پانی پلاؤ چنانچہ آپ نے پانی پیا، پھر زمزم کے قریب آئے، لوگ کنویں سے پانی کھینچ رہے تھے اور کام کر رہے تھے آپ نے (انہیں دیکھ کر فرمایا کام کرتے جاؤ کہ ایک اچھے کام پر لگے ہوئے ہو پھر فرمایا) (اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ آئندہ لوگ تمہیں پریشان کر دیں گے تو میں بھی اترتا اور رسی اپنے اس پر رکھ لیتا، مراد آپ کی شانہ سے تھی آپ نے اس کی طرف اشارہ کر کے کہا تھا) (یعنی تمہارے ساتھ ماء زمزم میں بھی نکالتا)۔

باب ۵۹۵۔ زمزم کے متعلق احادیث

(۷۶۸) حضرت ابن عباسؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو زمزم کا پانی پلایا تھا آپ ﷺ نے پانی کھڑے ہو کر پیا تھا۔

باب ۵۹۶۔ صفا اور مروہ کی سعی واجب ہے

(۷۶۹) حضرت عروہؓ نے بیان کیا کہ میں نے عائشہؓ سے دریافت کیا، اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے متعلق آپ کا خیال ہے ”صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کے شعار (اللہ کی اطاعت اور فرمانبرداری کے لئے نشان راہ) ہیں اس لئے جو بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے اس کے لئے ان کا طواف کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔“ بخدا پھر تو کوئی حرج نہ ہونا چاہئے اگر کوئی صفا اور مروہ کی سعی نہ کرنی چاہے۔ عائشہؓ نے فرمایا بھتیجے! تم نے بری بات کہی ہے، اگر بات وہی ہوتی جس کی تم تاویل کر رہے ہو تو واقعی ان کی سعی کرنے میں کوئی حرج نہ ہوتا، لیکن یہ آیت تو انصار کے لئے اتری تھی، جو اسلام سے پہلے منات بت کے نام پر، جو مشلل میں رکھا ہوا تھا اور جس کی یہ پوجا کرتے تھے احرام باندھتے تھے یہ لوگ جب (زمانہء جاہلیت) میں احرام باندھتے تو صفا مروہ کی سعی کو اچھا خیال نہیں کرتے تھے اب جب اسلام لائے تو رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کیا کہا کہ یا رسول اللہ! ہم صفا اور مروہ کا طواف اچھا نہیں سمجھتے تھے؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان دو پہاڑوں کے درمیان سعی کی سنت چھوڑی ہے اس لئے کسی کے لئے مناسب نہیں ہے کہ اسے ترک کر دے، پھر میں نے اس کا ذکر عبدالرحمن بن ابی بکر سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ تو ایسی بات ہے کہ میں نے اب تک نہیں سنی تھی بلکہ میں نے بہت سے اصحاب علم سے تو یہ سنا ہے کہ اس

عِنْدَهَا فَقَالَ اسْقِنِي قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُمْ يَجْعَلُونَ أَيْدِيَهُمْ فِيهِ قَالَ اسْقِنِي فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ أَتَى زَمْزَمَ وَهُمْ يَسْقُونَ وَيَعْمَلُونَ فِيهَا فَقَالَ اْعْمَلُوا فَإِنَّكُمْ عَلَى عَمَلٍ صَالِحٍ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنْ تُغْلَبُوا لَنَزَلْتُ حَتَّى أَضَعَ الْحَبْلَ عَلَى هَذِهِ يَعْنِي عَاتِقَهُ وَأَشَارَ إِلَى عَاتِقِهِ۔

باب ۵۹۵۔ مَا جَاءَ فِي زَمْزَمَ

(۷۶۸) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ قَالَ سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ۔

باب ۵۹۶۔ وَجُوبُ الصَّافَا وَالْمَرْوَةِ

(۷۶۹) عَنْ عُرْوَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ، قَالَ) سَأَلْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهَا أَرَأَيْتَ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّ الصَّافَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا فَوَاللَّهِ مَا عَلَيَّ أَحَدٌ جُنَاحَ أَنْ لَا يَطُوفَ بِالصَّافَا وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ بِسَمَاعٍ قُلْتُ يَا ابْنَ أُخْتِي إِنَّ هَذِهِ لَوُكَانَتْ كَمَا أَوْلَتْهَا كَانَتْ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطُوفَ بِهِمَا وَلَكِنَّهَا أُنْزِلَتْ فِي الْأَنْصَارِ كَانُوا قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمُوا يُهْلُونَ لِمَنَاةَ الطَّاعِغَةِ الَّتِي كَانُوا يَعْبُدُونَهَا عِنْدَ الْمُشَلَّلِ فَكَانَ مِنْ أَهْلِ أَنْ يَتَحَرَّجَ أَنْ يَطُوفَ بِالصَّافَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا أَسْلَمُوا سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا نَتَحَرَّجُ أَنْ نَطُوفَ بِالصَّافَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ إِنَّ الصَّافَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ الْآيَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَدْ سَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّوْفَ بَيْنَهُمَا فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَتْرَكَ الطَّوْفَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ أَخْبَرْتُ أَبَا بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَ إِنَّ هَذَا الْعِلْمُ مَا كُنْتُ سَمِعْتُهُ وَلَقَدْ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَذْكُرُونَ أَنَّ النَّاسَ إِلَّا مَنْ ذَكَرَتْ عَائِشَةُ مِمَّنْ كَانَ يَهْلُ لِمَنَاةَ كَانُوا يَطُوفُونَ



كُلُّهُمْ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا ذَكَرَ اللَّهُ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ  
وَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ فِي الْقُرْآنِ قَالُوا يَا رَسُولَ  
اللَّهِ كُنَّا نَطُوفُ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَنْزَلَ  
الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ فَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا فَهَلْ عَلَيْنَا مِنْ حَرَجٍ  
أَنْ نَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ  
الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ الْآيَةَ -

استثناء کے ساتھ جن کے متعلق عائشہؓ نے یہ بیان کیا ہے وہ (زمانہ جاہلیت  
میں) مناة کے نام پر احرام باندھتے تھے کہ تمام لوگ صفا اور مروہ کی سعی کیا  
کرتے تھے (زمانہ جاہلیت میں) پھر جب اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بیت  
اللہ کا ذکر کیا اور صفا اور مروہ کی سعی کا ذکر نہیں کیا تو لوگوں نے کہا، یا رسول  
اللہ! ہم صفا مروہ کی سعی (زمانہ جاہلیت میں) کیا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ  
نے بیت اللہ کا ذکر کیا ہے لیکن صفا کا ذکر نہیں کیا، تو کیا اگر ہم صفا مروہ کی  
سعی کر لیا کریں تو اس میں کوئی حرج ہے؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت  
نازل فرمائی (ترجمہ) صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کے شعائر ہیں، الخ

فائدہ:- اس حدیث میں آیت کے شان نزول کے متعلق جس اختلاف پر بحث کی گئی ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے اس پر ایک طویل محاکمہ کے بعد  
لکھا ہے کہ غالباً انصار کے زمانہ جاہلیت میں دو فرقے تھے، جن کا ذکر حدیث میں تفصیل سے ہے اور جب آیت نازل ہوئی اور اس میں حکم  
صرف طواف کا تھا تو دونوں کوتاہل ہوا کہ صفا اور مروہ کی سعی کرنی چاہئے یا نہیں۔ کیونکہ تھا تو وہ بہر صورت سب کے نزدیک جاہلیت کا کام  
تھا آیت میں صرف ان کے اس خیال کو دور کیا گیا ہے۔ چنانچہ حنفیہ کے یہاں صفا اور مروہ کی سعی واجب ہے اور بہت سے ائمہ کے یہاں رکن  
ہے حضرت عروہؓ نے آیت کی جو توجیہ بیان کی اور اس سے انہوں نے یہ سمجھا کہ سعی واجب نہیں وہ صرف آیت کے الفاظ کی بنیاد پر تھا، لیکن  
عائشہؓ کے جواب کا حاصل یہ تھا کہ آیت کے شان نزول کو سمجھے بغیر اس کے حقیقی مفہوم و منشاء کا تعین نہیں کیا جاسکتا۔

#### باب ۵۹۷. مَا جَاءَ فِي السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

(۷۷۰) عَنْ ابْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ  
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَافَ  
الطَّوَافَ الْأَوَّلَ حَبًّا ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا وَكَانَ  
يَسْعَى بَطْنَ الْمَسِيلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ -

#### باب ۵۹۸. تَقْضَى الْحَائِضُ

#### الْمَنَاسِكُ كُلُّهَا إِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ

(۷۷۱) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
عَنْهُ) قَالَ أَهْلَ النَّبِيِّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
هُوَ وَأَصْحَابُهُ بِالْحَجِّ وَلَيْسَ مَعَ أَحَدٍ مِنْهُمْ هَدْيٌ غَيْرَ  
النَّبِيِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةَ وَقَدِمَ  
عَلَيْهِ مِنَ الْيَمَنِ وَمَعَهُ هَدْيٌ فَقَالَ أَهْلَلْتُ بِمَا أَهْلَ بِهِ  
النَّبِيُّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً  
وَيَطُوفُوا ثُمَّ يَقْصِرُوا وَيَحْلُوا إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ  
فَقَالُوا نَنْطَلِقُ إِلَى مِنًى وَذَكَرُ أَحَدُنَا يَقْطُرُ مِنًى فَبَلَغَ

#### باب ۵۹۷۔ صفا اور مروہ کی سعی سے متعلق احادیث

(۷۷۰) حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ پہلا طواف  
کرتے تو اس کے تین چکروں میں رمل کرتے اور بقیہ چار میں معمول کے  
مطابق چلتے اور جب صفا اور مروہ کی سعی کرتے تو آپ بطن میل میں  
سعی (دوڑنا) کرتے تھے

#### باب ۵۹۸۔ حائضہ بیت اللہ کے

#### طواف کے سوا تمام مناسک بجالائے

(۷۷۱) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ  
نے اور آپ کے اصحاب نے حج کا احرام باندھا، آنحضور اور طلحہ کے سوا  
اور کسی کے ساتھ ہدی نہیں تھی، علی رضی اللہ عنہ یمن سے آئے تھے اور ان  
کے ساتھ بھی ہدی تھی اس لئے نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ (سب لوگ  
اپنے حج کے احرام کو) عمرہ کا کر لیں پھر طواف اور سعی کے بعد بال  
ترشوائیں اور حلال ہو جائیں، لیکن وہ لوگ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں جن کے  
ساتھ ہدی ہو، اس پر صحابہ نے کہا کہ کیا ہم منیٰ اس طرح جائیں گے کہ اس  
سے پہلے اپنی بیویوں سے ہم بستر ہو چکے ہوں یہ بات جب رسول اللہ  
ﷺ کو معلوم ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر مجھے پہلے معلوم ہوتا تو میں



النَّبِيِّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ وَلَوْلَا أَنِّي مَعِيَ الْهَدْيُ لَأَحْلَلْتُ -

اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہ لاتا اور جب قربانی کا جانور ساتھ نہ ہوتا تو میں بھی (عمرہ اور حج کے درمیان) حلال ہو جاتا۔

فائدہ:- صحابہ کو یہ بات عجیب معلوم ہوئی کہ دو احرام کے درمیان حلال ہو جائے اور منیٰ جانے سے پہلے تک اپنی بیویوں سے ہم بستر ہونا جائز رہے، اس لئے انہوں نے اپنا اشکال رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیا بعض لوگوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ صحابہ کے اشکال کی وجہ زمانہ جاہلیت کا یہ خیال تھا کہ حج کے ایام میں عمرہ بہت ہوا ہے۔

#### باب ۵۹۹. اَيْنَ يُصَلِّي الظُّهْرَ فِي يَوْمِ التَّرْوِيَةِ

(۷۷۲) عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قُلْتُ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنِ النَّبِيِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ صَلَّيَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنَى قُلْتُ فَأَيْنَ صَلَّيَ الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفَرِ قَالَ بِالْأَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ أَفْعَلُ كَمَا يَفْعَلُ أَمْرًا وَك -

باب ۵۹۹۔ یوم ترویہ میں ظہر کہاں پڑھی جائے (۷۷۲) حضرت عبدالعزیز بن رفیع نے کہا کہ میں نے انس بن مالک سے سوال کیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر اور عصر یوم ترویہ میں کہاں پڑھی تھی؟ اگر آپ کو آنحضور ﷺ کا کوئی عمل و قول یاد ہے تو مجھے بتائے؟ انہوں نے جواب دیا کہ منیٰ میں! میں نے پوچھا کہ بارہویں تاریخ کو عصر کہاں پڑھی تھی؟ فرمایا کہ ابطح میں، پھر انہوں نے فرمایا کہ جس طرح تمہارے حکام کرتے ہیں اسی طرح تم بھی کرو۔

#### باب ۶۰۰. صَوْمُ يَوْمِ عَرَفَةَ

(۷۷۳) عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) شَكََّ النَّاسُ يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ النَّبِيِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثْتُ إِلَى النَّبِيِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ -

باب ۶۰۰۔ عرفہ کے دن کا روزہ (۷۷۳) حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ عرفہ کے دن لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کے روزے کے متعلق شبہ ہوا اس لئے میں نے دودھ بھیجا جسے آپ نے پی لیا (جس سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ روزے سے نہیں تھے)۔

#### باب ۶۰۱. التَّهَجُّبُ بِالرَّوَّاحِ يَوْمَ عَرَفَةَ

(۷۷۴) عَنْ ابْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّهُ جَاءَ يَوْمَ عَرَفَةَ حِينَ زَالَتْ الشَّمْسُ فَصَاحَ عِنْدَ سُرَادِقِ الْحَجَّاجِ فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُعْصِفَرَةٌ فَقَالَ مَالِكُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَ الرَّوَّاحُ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ السُّنَّةَ قَالَ هَذِهِ السَّاعَةُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَنْظِرْنِي حَتَّى أُفِضَ عَلَى رَأْسِي ثُمَّ أَخْرَجَ فَتَزَلَّ حَتَّى خَرَجَ الْحَجَّاجُ فَسَارَ بَيْنِي وَبَيْنَ أَبِي فَقُلْتُ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ السُّنَّةَ فَأَقْصِرِ الْخُطْبَةَ وَعَجِّلِ الْوُقُوفَ فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ صَدَقَ -

باب ۶۰۱۔ عرفہ کے دن دوپہر کو روانگی (۷۷۴) ابن عمر عرفہ کے دن جب سورج ڈھلنے لگا تو تشریف لائے میں بھی آپ کے ساتھ تھا آپ نے حجاج کے خیمہ کے پاس بلند آواز سے پکارا۔ حجاج باہر نکلا اسکے بدن پر کسم میں رنگا ہوا ازار تھا، اس سے پوچھا، ابو عبد الرحمن کیا بات ہے؟ آپ نے فرمایا، اگر سنت کے مطابق عمل چاہتے ہو تو یہی روانگی کا وقت ہے اس نے پوچھا، کیا اسی وقت؟ فرمایا کہ ہاں! حجاج نے کہا پھر مجھے تھوڑی سی مہلت دیجئے میں نہالوں، پھر چلوں گا، اسکے بعد ابن عمر (سواری سے) اتر گئے اور جب حجاج باہر آیا تو (ابن عمر) کے درمیان چلنے لگا، میں نے کہا اگر سنت پر عمل کا ارادہ ہے تو خطبہ میں، اختصار اور وقوف (عرفہ) میں جلدی کرنا۔ اس پر وہ ابن عمر کی طرف دیکھنے لگا عبد اللہ نے (اسکا منشاء معلوم کر کے) کہا کہ سچ کہا۔

#### باب ۶۰۲. الْوُقُوفُ بِعَرَفَةَ

(۷۷۵) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ)

باب ۶۰۲۔ میدان عرفہ میں ٹھہرنا (۷۷۵) حضرت جبیر مطعمؓ نے فرمایا کہ میرا ایک اونٹ گم ہو گیا تھا اور



میں اس کی تلاش کرنے گیا تھا، یہ دن عرفہ کا تھا، میں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ عرفہ کے میدان میں کھڑے ہیں میری زبان سے نکلا خدایا! یہ تو قریش ہیں پھر یہاں کیوں کھڑے ہیں۔

قَالَ أَضَلَلْتُ بَعِيرًا لِّيْ فَذَهَبْتُ أَطْلُبُهُ، يَوْمَ عَرَفَةَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا بِعَرَفَةَ فَقُلْتُ هَذَا وَاللهِ مِنَ الْحُمْسِ فَمَا شَأْنُهُ هَهُنَا۔

فائدہ:- جاہلیت میں مشرکین جب اپنے طریقوں کے مطابق حج کرتے تو دوسرے تمام لوگ عرفات میں وقوف کرتے تھے لیکن قریش کہتے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے اہل و عیال ہیں اس لئے وقوف کے لئے حرم سے باہر نہ نکلیں گے آنحضور ﷺ بھی قریش میں سے تھے اور اسلام نے ان غلط اور نامعقول تصورات کی بنیاد ہی اکھاڑ دی تھی اس لئے آنحضور ﷺ اور تمام مسلمان قریش اور غیر قریش کے امتیاز کے بغیر، عرفہ ہی میں وقوف پذیر ہوئے، عرفہ حرم سے باہر ہے اس لئے راوی کو حیرت ہوئی کہ ایک قریشی اور اس دن عرفہ میں!

### باب ۶۰۳۔ السَّيْرُ إِذَا دَفَعَ مِنْ عَرَفَةَ

(۷۷۶) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ أَنَّهُ سُئِلَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ فِي حَجَّةِ الْوُدَاعِ حِينَ دَفَعَ قَالَ كَانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَجَوْهَةً نَصَّ۔

باب ۶۰۳۔ عرفہ سے کس طرح واپس ہوا جائے (۷۷۶) حضرت اسامہؓ سے پوچھا گیا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر آنحضور ﷺ کے واپس ہونے کی (میدان عرفہ سے) کیا کیفیت تھی؟ انہوں نے جواب دیا کہ درمیانی چال ہوتی تھی لیکن اگر راستہ صاف ہوتا تو تیز چلتے تھے۔

### باب ۶۰۴۔ أَمْرُ النَّبِيِّ رَسُولِ اللهِ ﷺ

بِالسَّكِينَةِ عِنْدَ الْإِفَاضَةِ وَإِشَارَتِهِ إِلَيْهِمْ بِالسَّوْطِ (۷۷۷) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ دَفَعَ مَعَ النَّبِيِّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَسَمِعَ النَّبِيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَاهُ زَجْرًا شَدِيدًا وَضَرْبًا لِّلْإِبِلِ فَأَشَارَ بِسَوْطِهِ إِلَيْهِمْ وَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ فَإِنَّ الْبَرْلَيْسَ بِالْإِيضَاعِ۔

باب ۶۰۴۔ روانگی کے وقت نبی کریم ﷺ کی لوگوں کو سکون و اطمینان کی ہدایت اور کوڑے سے اشارہ کرنا۔ (۷۷۷) حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ عرفہ کے دن (میدان عرفہ سے) وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ آ رہے تھے، آنحضور ﷺ نے پیچھے سخت شور (اونٹ ہانکنے کا) اور اونٹوں کو مارنے کی آواز سنی تو آپ ﷺ نے ان کی طرف اپنے کوڑے سے اشارہ کیا اور فرمایا، لوگو! سکینہ و وقار سے چلو (اونٹوں کو) تیز دوڑانا کوئی نیکی نہیں ہے۔

### باب ۶۰۵۔ مَنْ قَدَّمَ ضَعْفَةَ أَهْلِهِ

بَلِيلٍ فَيَقْفُونَ بِالْمَزْدَلِفَةِ وَيَدْعُونَ وَ يَقْدِمُ إِذَا غَابَ الْقَمَرُ

(۷۷۸) عَنْ أُسْمَاءَ (رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا) أَنَّهَا نَزَلَتْ لَيْلَةَ جَمْعٍ عِنْدَ الْمَزْدَلِفَةِ فَقَامَتْ تُصَلِّي فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ يَا بُنَيَّ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ قُلْتُ لَا فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ فَارْتَحِلُوا فَارْتَحِلْنَا وَمَضَيْنَا حَتَّى رَمَتِ الْحُمْرَةَ ثُمَّ رَجَعْتُ فَصَلَّتِ الصُّبْحَ فِي مَنْزِلِهَا فَقُلْتُ لَهَا يَا هَنْتَاهُ مَا أَرَانَا إِلَّا قَدْ غَلَسْنَا قَالَتْ يَا بُنَيَّ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى

باب ۶۰۵۔ جو اپنے گھر کے کمزور افراد کو رات ہی میں بھیج دے تاکہ وہ مزدلفہ میں قیام کریں اور دعاء کریں، مراد چاند غروب ہونے کے بعد بھیجنے سے ہے (۷۷۸) حضرت اسماءؓ مزدلفہ کی رات میں مزدلفہ پہنچ گئیں اور کھڑی ہو کر نماز پڑھنے لگیں، کچھ دیر تک نماز پڑھنے کے بعد پوچھا بیٹے کیا چاند ڈوب گیا ہے؟ میں نے کہا کہ نہیں اس لئے وہ دوبارہ نماز پڑھنے لگیں، کچھ دیر بعد دریافت فرمایا کہ کیا اب چاند ڈوب گیا؟ کہا گیا کہ ہاں! انہوں نے فرمایا کہ اب آگے چلو (منیٰ میں) چنانچہ ہم ان کے ساتھ آگے چلے وہ (منیٰ میں) رمی جمرہ کرنے کے بعد پھر واپس آگئیں اور صبح کی نماز اپنی قیام گاہ پر پڑھی، میں نے کہا یہ کیا بات ہوئی کہ ہم نے اندھیرے ہی میں



اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِلظُّعْنِ-

نماز پڑھ لی، انہوں نے فرمایا بیٹے! رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو اس کی اجازت دے دی ہے۔

(۷۷۹) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا) قَالَتْ نَزَلْنَا الْمُرْدَلَفَةَ فَاسْتَأْذَنَتِ النَّبِيَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَةُ أَنْ تَدْفَعَ قَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ وَكَانَتْ امْرَأَةً بَسِيطَةً فَأَذِنَ لَهَا فَدَفَعَتْ قَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ وَأَقَمْنَا حَتَّى أَصْبَحْنَا نَحْنُ ثُمَّ دَفَعْنَا بِدَفْعِهِ فَلَا أَكُونُ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَأْذَنَتْ سَوْدَةُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مَفْرُوحٍ بِهِ-

(۷۷۹) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا) قَالَتْ نَزَلْنَا الْمُرْدَلَفَةَ فَاسْتَأْذَنَتِ النَّبِيَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَةُ أَنْ تَدْفَعَ قَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ وَكَانَتْ امْرَأَةً بَسِيطَةً فَأَذِنَ لَهَا فَدَفَعَتْ قَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ وَأَقَمْنَا حَتَّى أَصْبَحْنَا نَحْنُ ثُمَّ دَفَعْنَا بِدَفْعِهِ فَلَا أَكُونُ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَأْذَنَتْ سَوْدَةُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مَفْرُوحٍ بِهِ-

باب ۶۰۶۔ جس نے فجر کی نماز مزدلفہ میں پڑھی

(۷۸۰) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى مَكَّةَ ثُمَّ قَدِمْنَا جَمْعًا فَصَلَّى الصَّلَوَتَيْنِ كُلَّ صَلَاةٍ وَحَدَّاهَا بِأَذَانٍ وَاقَامَةً وَالْعِشَاءَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ قَائِلٌ يَقُولُ طَلَعَ الْفَجْرُ وَقَائِلٌ يَقُولُ لَمْ يَطْلُعِ الْفَجْرُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَوَتَيْنِ حَوْلَتَا عَنْ وَقْتِهِمَا فِي هَذَا الْمَكَانِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَلَا يَقْدُمُ النَّاسُ جَمْعًا حَتَّى يُعْتَمُوا وَصَلَاةَ الْفَجْرِ هَذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ وَقَفَ حَتَّى أَسْفَرَ ثُمَّ قَالَ لَوْ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَفَاضَ إِلَّا أَنْ أَصَابَ السُّنَّةَ فَمَا أَدْرَى أَقُولُهُ كَانَ أَسْرَعَ أَمْ دَفَعَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعُقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ-

باب ۶۰۶۔ جس نے فجر کی نماز مزدلفہ میں پڑھی  
(۷۸۰) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى مَكَّةَ ثُمَّ قَدِمْنَا جَمْعًا فَصَلَّى الصَّلَوَتَيْنِ كُلَّ صَلَاةٍ وَحَدَّاهَا بِأَذَانٍ وَاقَامَةً وَالْعِشَاءَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ قَائِلٌ يَقُولُ طَلَعَ الْفَجْرُ وَقَائِلٌ يَقُولُ لَمْ يَطْلُعِ الْفَجْرُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَوَتَيْنِ حَوْلَتَا عَنْ وَقْتِهِمَا فِي هَذَا الْمَكَانِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَلَا يَقْدُمُ النَّاسُ جَمْعًا حَتَّى يُعْتَمُوا وَصَلَاةَ الْفَجْرِ هَذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ وَقَفَ حَتَّى أَسْفَرَ ثُمَّ قَالَ لَوْ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَفَاضَ إِلَّا أَنْ أَصَابَ السُّنَّةَ فَمَا أَدْرَى أَقُولُهُ كَانَ أَسْرَعَ أَمْ دَفَعَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعُقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ-

باب ۶۰۷۔ مزدلفہ سے کب روانگی ہوگی

(۷۸۱) عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ نَزَلْنَا الْمُرْدَلَفَةَ فَاسْتَأْذَنَتِ النَّبِيَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَةُ أَنْ تَدْفَعَ قَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ وَكَانَتْ امْرَأَةً بَسِيطَةً فَأَذِنَ لَهَا فَدَفَعَتْ قَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ وَأَقَمْنَا حَتَّى أَصْبَحْنَا نَحْنُ ثُمَّ دَفَعْنَا بِدَفْعِهِ فَلَا أَكُونُ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَأْذَنَتْ سَوْدَةُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مَفْرُوحٍ بِهِ-

باب ۶۰۷۔ مزدلفہ سے کب روانگی ہوگی  
(۷۸۱) عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ نَزَلْنَا الْمُرْدَلَفَةَ فَاسْتَأْذَنَتِ النَّبِيَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَةُ أَنْ تَدْفَعَ قَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ وَكَانَتْ امْرَأَةً بَسِيطَةً فَأَذِنَ لَهَا فَدَفَعَتْ قَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ وَأَقَمْنَا حَتَّى أَصْبَحْنَا نَحْنُ ثُمَّ دَفَعْنَا بِدَفْعِهِ فَلَا أَكُونُ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَأْذَنَتْ سَوْدَةُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مَفْرُوحٍ بِهِ-



## باب ۲۰۸. رُكُوبُ الْبُذْنِ

(۷۸۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيَلْكَ فِي الثَّلَاثَةِ أَوْ فِي الثَّانِيَةِ.

## باب ۲۰۸۔ قربانی کے اونٹوں پر سوار ہونا

(۷۸۲) حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو قربانی کا جانور لے جاتے دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ، اس شخص نے کہا کہ یہ تو قربانی کا جانور ہے، آپ ﷺ نے پھر فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ، اس نے کہا کہ یہ تو قربانی کا جانور ہے تو آپ ﷺ نے پھر فرمایا، افسوس سوار بھی ہو جاؤ (ویسلک آپ نے) دوسری یا تیسری مرتبہ فرمایا۔

فائدہ:- زمانہ جاہلیت میں سائبہ وغیرہ ایسے جانور جو مذہبی نذر کے طور پر چھوڑ دیئے جاتے تھے عرب ان پر سوار ہونا بہت معیوب سمجھتے تھے اسی تصور کی بنیاد پر یہ صحابی بھی قربانی کے جانور پر سوار نہیں ہوئے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے انہیں جب سوار ہونے کے لئے کہا تو عذر بھی انہوں نے یہی کیا کہ قربانی کا جانور ہے لیکن اسلام میں اس کی کوئی اصل نہیں تھی اس لئے آنحضور ﷺ نے باصرار انہیں سوار ہونے کے لئے فرمایا، تاکہ جاہلیت کا ایک غلط تصور ذہن سے نکلے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ تھکے ہوئے ہوں اور ضرورت کے باوجود نہ سوار ہوئے ہوں۔ جس کی وجہ سے آنحضور ﷺ نے اصرار فرمایا۔

## باب ۲۰۹. مَنْ سَاقَ الْبُذْنَ مَعَهُ

(۷۸۳) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ تَمَتَّعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهَلَ بِالْحَجِّ وَأَهْدَى فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَبَدَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهَلَ بِالْحَجِّ فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدَى فَسَاقَ الْهَدْيَ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَى فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لَشَيْءٍ حَرَمٌ مِنْهُ حَتَّى يَقْضَى حَجُّهُ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَهْدَى فَلْيُطْفِئْ بِالْبَيْتِ وَبِالْصَّافَا وَالْمَرْوَةِ وَيُقَصِّرْ وَلْيَهْلُ ثُمَّ لِيَحِلَّ بِالْحَجِّ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةَ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ.

## باب ۲۰۹۔ جو اپنے ساتھ قربانی کا جانور لے جائے۔

(۷۸۳) حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر حج کے ساتھ عمرہ بھی کیا تھا اور ہدی اپنے ساتھ لے گئے تھے آپ ہدی ذوالحلیفہ سے ساتھ لے کر گئے تھے۔ آنحضور ﷺ نے پہلے عمرہ کے لئے لبیک کہا، پھر حج کے لئے۔ لوگوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ حج کے ساتھ عمرے کا بھی احرام باندھا، لیکن بہت سے لوگ اپنے ساتھ ہدی (قربانی کا جانور) لے گئے تھے اور بہت سے نہیں لے گئے تھے پھر جب آنحضور ﷺ مکہ تشریف لائے تو لوگوں سے کہا کہ جو شخص ہدی ساتھ لایا ہے اس کے لئے حج پورا ہونے تک کوئی بھی ایسی چیز حلال نہیں ہو سکتی جسے اس نے اپنے اوپر (احرام کی وجہ سے) حرام کر لیا ہے، لیکن جن کے ساتھ ہدی نہیں ہے تو وہ بیت اللہ کا طواف اور صفا اور مروہ کی سعی کر کے بال ترشوالیس اور حلال ہو جائیں۔ پھر حج کے لئے (از سر نو) احرام باندھیں، ایسا شخص اگر ہدی نہ پائے تو تین دن کے روزے ایام حج میں اور سات دن کے گھر واپسی پر رکھے۔

## باب ۲۱۰. مَنْ أَشْعَرَ وَ

قَلَّدَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ أَحْرَمَ

(۷۸۴) عَنِ الْمِسْوَرِ ابْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرَّوَانَ قَالَا خَرَجَ

## باب ۲۱۰۔ جس نے ذوالحلیفہ میں

اشعار کیا اور قلاذہ پہنایا پھر احرام باندھا

(۷۸۴) حضرت مسور بن مخرمہؓ اور مروانؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ



النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ فِي بَضْعِ عَشْرَةِ مِائَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِدَى الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ النَّبِيُّ ﷺ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَ وَأَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ۔

مدینہ سے تقریباً اپنے ایک ہزار اصحاب کے ساتھ نکلے، جب ذی الحلیفہ پہنچے تو نبی کریم ﷺ نے ہدی کو قلابہ پہنایا اور اشعار کیا پھر عمرہ کا احرام باندھا۔

فائدہ:- بیت اللہ کی تعظیم و تکریم مشرکوں کے دلوں میں تھی، زمانہ جاہلیت میں لوٹ مار عام تھی لیکن جن جانوروں کے متعلق معلوم ہو جاتا کہ بیت اللہ کے لئے ہیں اس سے کوئی تعارض نہیں کیا جاتا تھا اس لئے اس طرح کے جانوروں کو یا تو قلابہ پہنایا جاتا تھا یا اونٹ وغیرہ کے کوہان پر تیر وغیرہ سے زخم کر دیا جاتا تھا تا کہ کوئی ان سے بیت اللہ کی نذر سمجھ کر تعارض نہ کرے اس آخری صورت کو اشعار کہتے تھے۔ مشرکین میں یہ بات عام تھی اور آنحضور ﷺ سے بھی ثابت ہے کہ آپ نے اشعار کیا تھا، لیکن آنحضور کے ساتھ سو قربانی کے جانور تھے۔ اور آپ ﷺ نے صرف ایک کا اشعار کیا تھا اس لئے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ اشعار نہ کرنا چاہئے۔ کیونکہ شرعی اشعار کی صورت ایسی ہے کہ جس سے جانور کو کوئی خاص تکلیف نہ ہو اور اگر اس کی عام اجازت اب بھی دے دی جائے تو عام طور سے اس میں بے احتیاطی ہونے لگے گی، پھر یہ کوئی واجب فرض نہیں ہے آنحضور ﷺ نے بھی صرف ایک کا اشعار کیا تھا اور اس میں بھی یہ مصلحت پیش نظر ہو سکتی تھی کہ نئے نئے لوگ اسلام میں داخل ہوئے ہیں کہیں ان جانوروں کے ساتھ بے احتیاطی نہ کریں اور اگر اشعار کر دیا جائے تو اس سے حسب معمول پرہیز کریں۔

## باب ۶۱۱۔ مَنْ قَلَّدَ الْقَلَائِدَ بِيَدِهِ

(۷۸۵) عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ كَتَبَ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ مَنْ أَهْدَى هَدِيًّا حَرُمَ عَلَيْهِ مَا يَحْرُمُ عَلَى الْحَاجِّ حَتَّى يُنْحَرَ هَدْيُهُ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لَيْسَ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي فَلَمْ يَحْرُمْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ أَحَلَّهُ اللَّهُ حَتَّى نُحِرَ الْهَدْيُ۔

## باب ۶۱۱۔ جس نے اپنے ہاتھ سے قلابہ پہنایا۔

(۷۸۵) حضرت زیاد بن ابی سفیان نے حضرت عائشہؓ کو لکھا کہ عبد اللہ بن عباسؓ نے فرمایا ہے جس نے ہدی بھیج دی ہے اس پر وہ تمام چیزیں حرام ہو جاتی ہیں جو ایک حاجی پر حرام ہوتی ہیں تا آنکہ اپنے ہدی کی قربانی کر دے، اس پر عائشہؓ نے فرمایا، ابن عباسؓ نے جو کچھ فرمایا بات وہ نہیں ہے میں نے خود نبی کریم ﷺ کے قربانی کے جانوروں کے قلابہ اپنے ہاتھ سے بٹے ہیں پھر آنحضور ﷺ نے ان جانوروں کو قلابہ پہنایا اور میرے والد کے ساتھ انہیں بھیج دیا، لیکن اس کے باوجود آپ نے کسی بھی ایسی چیز کو اپنے پر حرام نہیں کیا جو اللہ نے آپ کے لئے حلال کی تھی۔ اور ہدی کی قربانی بھی کر دی گئی۔

فائدہ:- یہ ۹ھ کا واقعہ ہے، جس سال ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آنحضور ﷺ کے نائب کی حیثیت سے حج کیا تھا، آنحضور ﷺ کا حج جو حجۃ الوداع کے نام سے مشہور ہے اس کے بعد ہوا۔

## باب ۶۱۲۔ تَقْلِيدُ الْغَنَمِ

(۷۸۶) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَهْدَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً غَنَمًا۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَفْتِلُ الْقَلَائِدَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقْلِدُ الْغَنَمَ وَيُقِيمُ فِي أَهْلِهِ حَلَالًا۔

## باب ۶۱۲۔ بکریوں کو قلابہ پہنانا

(۷۸۶) حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے لئے (بیت اللہ) بکریاں بھیجی تھیں۔ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کے (قربانی کے جانوروں کے) قلابہ بٹا کرتی تھی۔ آنحضور ﷺ نے بکری کو بھی قلابہ پہنایا ہے اور خود حلال اپنے اہل و عیال کے ساتھ مقیم تھے (کیونکہ آپ



نے اس سال حج نہیں کیا تھا۔)

باب ۶۱۳۔ روئی کے قلا دے

(۷۸۷) عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَاءَ إِذْ هَا مِنْ عِهْنٍ كَأَنَّ عِنْدِي -

باب ۶۱۴۔ قربانی کے جانوروں کے لئے جھول

(۷۸۸) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِجِلَالِ الْبُذْنِ الَّتِي نَحَرْتُ وَبِجُلُودِهَا -

باب ۶۱۵۔ کسی کا اپنی بیویوں کی طرف

سے ان کی اجازت کے بغیر، گائے ذبح کرنا

(۷۸۹) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا ، قَالَتْ (خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسِ بَقَيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ لَا نَرَى إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ إِذَا طَافَ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَنْ يَحِلَّ قَالَتْ فَدَخِلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمٍ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالَ نَحَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَزْوَاجِهِ -

باب ۶۱۶۔ منی میں نبی کریم ﷺ کی قربانی کی جگہ قربانی کرنا

(۷۹۰) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَرَّبَانِي كِي جَكَّ قَرَّبَانِي كَرْتِي تَحِي، حَضَرْتِ عَبِيدُ اللَّهِ (رَاوِي حَدِيثُ) نِي بَتَايَا كِي مَرَادِ نَبِي كَرِيم ﷺ كِي قَرَّبَانِي كِي جَكَّ سِي تَحِي -

باب ۶۱۷۔ اونٹ باندھ کر قربانی کرنا۔

(۷۹۱) عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَتَى عَلَى رَجُلٍ قَدْ أَنَاخَ بَدَنَتَهُ، يَنْحَرُهَا قَالَ ابْعَثْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً سُنَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

باب ۶۱۸۔ قصاب کو قربانی کے جانور میں

سے کچھ نہ دیا جائے، (بطور اجرت)

(۷۹۲) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنِي النَّبِيُّ

باب ۶۱۳۔ الْقَلَاءُ إِذْ هَا مِنْ عِهْنٍ

باب ۶۱۴۔ الْجِلَالِ الْبُذْنِ

باب ۶۱۵۔ ذَبْحَ الرَّجُلِ الْبَقَرِ عَنْ نِسَائِهِ مِنْ غَيْرِ أَمْرٍ

باب ۶۱۶۔ النَّحْرِ فِي مَنْحَرِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَنَى

باب ۶۱۷۔ نَحَرَ الْإِبِلِ مُقَيَّدَةً

باب ۶۱۸۔ لَا يُعْطَى الْجَزَارُ مِنَ الْهَدْيِ شَيْئًا

(۷۹۲) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنِي النَّبِيُّ



صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقُوْمَ عَلَى الْبُذْنِ وَلَا اُعْطَى عَلَيْهَا شَيْئًا فَبِيْ جَزَارَتِهَا۔

میں قربانی کے جانوروں کی دیکھ بھال کروں اور ان کے ذبح کرنے کی اجرت کے طور پر ان میں سے کوئی چیز نہ دوں۔

## باب ۶۱۹. مَا يَأْكُلُ

## مِنَ الْبُذْنِ وَمَا يَتَصَدَّقُ

(۷۹۳) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ كُنَّا لَا نَأْكُلُ مِنْ لُحُوْمِ بُذْنِنَا فَوْقَ ثَلَاثِ مِائَةِ فَرَخَصَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوْا وَتَزَوَّدُوْا فَآكَلْنَا وَتَزَوَّدْنَا۔

## باب ۶۱۹۔ کس طرح کی قربانی کے جانوروں کا گوشت

خود کھا سکتا ہے اور کس طرح کا صدقہ کر دیا جائے گا

(۷۹۳) حضرت جابر بن عبد اللہ نے فرمایا ہم اپنی قربانی کا گوشت منیٰ کے بعد تین دن سے زیادہ نہیں کھاتے تھے، پھر آنحضور ﷺ نے ہمیں اجازت دے دی اور فرمایا کہ کھاؤ بھی اور ساتھ بھی لے جاؤ۔ چنانچہ ہم نے کھایا اور ساتھ لائے۔

## باب ۶۲۰. الْحَلْقِ وَالتَّقْصِيْرِ عِنْدَ الْاِحْلَالِ

(۷۹۴) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ حَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِيْ حَجَّتِهِ۔

باب ۶۲۰۔ حلال ہوتے وقت بال منڈانا یا ترشوانا (۷۹۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنا سر منڈوا یا تھا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَرْحِمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَرْحِمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَالْمُقَصِّرِيْنَ۔

نیز عبد اللہ بن عمرؓ سے یہ روایت بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے اللہ! سر منڈانے والوں پر رحم فرما، صحابی نے عرض کی اور ترشوانے والوں پر؟ یا رسول اللہ! آنحضور نے اب بھی یہی فرمایا، اے اللہ! منڈوانے والوں پر رحم فرما، صحابہ نے پھر عرض کی اور ترشوانے والوں پر؟ یا رسول اللہ! اب آنحضور ﷺ نے فرمایا اور ترشوانے والوں پر بھی۔

(۷۹۵) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ۔

(۷۹۵) حضرت ابو ہریرہؓ بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اے اللہ! منڈوانے والوں کی مغفرت فرمائیے صحابہؓ نے عرض کی اور ترشوانے والوں کے لئے (بھی دعا فرمائیے) لیکن آنحضور ﷺ نے اس مرتبہ بھی یہی فرمایا، اے اللہ! منڈوانے والوں کی مغفرت فرمائیے، صحابہؓ نے عرض کی اور ترشوانے والوں کی بھی! تیسری مرتبہ آنحضور ﷺ نے فرمایا، اور ترشوانے والوں کی بھی (مغفرت فرمائیے)

(۷۹۶) عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَصَرْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَشَقَصٍ۔

(۷۹۶) حضرت معاویہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے بال قینچی سے تراشے تھے۔

فائدہ:- اعمال حج سے فارغ ہونے کے بعد حاجی کو سر کے بال منڈوانے یا ترشوانے چاہئیں۔ دونوں صورتیں جائز ہیں اور کسی ایک کے کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں لیکن آنحضور ﷺ نے منڈوانے والوں کو زیادہ دعا اس لئے دی کہ انہوں نے شریعت کے حکم کی بجا آوری بڑھ چڑھ کر کی، ایک حدیث میں بھی آپ نے اپنی دعا کی وجہ یہی بیان فرمائی ہے۔ نیز یہ حجۃ الوداع کا واقعہ نہیں ہے لیکن سوال یہ ہے کہ پھر کب کا واقعہ ہے؟ کیونکہ معاویہؓ اپنے ہاتھ سے بال تراشنے کی روایت کر رہے ہیں، شارحین حدیث کو وقت کی تعین میں بڑے اشکال پیش آئے ہیں یہ بھی ممکن ہے ہجرت سے پہلے کا واقعہ ہو، کیونکہ سیر کی روایات سے یہ ثابت ہے کہ آنحضور ﷺ ہجرت سے پہلے بھی حج کرتے تھے۔



## باب ۶۲۱. رَمَى الْجِمَارِ

(۷۹۷) عَنْ وَبَرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَتَى أَرْمِي الْجِمَارَ وَقَالَ إِذَا رَمَى إِمَامُكَ فَارْمِهِ فَأَعَدْتُ عَلَيْهِ الْمَسْأَلَةَ قَالَ كُنَّا نَتَحَيَّنُ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ رَمَيْنَا۔

## باب ۶۲۲. رَمَى الْجِمَارِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي

(۷۹۸) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ رَمَى عَبْدُ اللَّهِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ نَاسًا يَرْمُونَهَا مِنْ فَوْقِهَا فَقَالَ وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ هَذَا مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ (سُورَةُ الْبَقَرَةِ)۔

## باب ۶۲۱۔ رمی جمار (کنکریاں مارنا)

(۷۹۷) حضرت وبرةؓ نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمرؓ سے پوچھا کہ میں رمی جمار کب کروں؟ آپ نے فرمایا کہ جب تمہارا امام کرے تو تم بھی کرو، لیکن میں نے دوبارہ ان سے یہی مسئلہ پوچھا تو فرمایا کہ ہم انتظار کرتے رہتے اور جب زوال شمس ہو جاتا تو رمی کرتے۔

## باب ۶۲۲۔ رمی جمار، وادی کے نشیب سے

(۷۹۸) حضرت عبدالرحمن بن یزیدؓ نے بیان کیا کہ عبداللہؓ نے وادی کے نشیب (بطن وادی) میں کھڑے ہو کر رمی کی تو میں نے کہا، یا ابا عبدالرحمن! کچھ لوگ تو وادی کے بالائی علاقہ سے رمی کرتے ہیں اس کا جواب انہوں نے یہ دیا کہ اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں یہی (بطن وادی) ان کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے (رمی کرتے وقت) جن پر سورہ بقرہ نازل ہوئی تھی۔

فائدہ:- سورہ بقرہ کا خاص اس لئے ذکر کیا کہ اس میں بہت سے افعال حج کی تفصیلات بیان ہوئی ہیں، گویا مقصد یہ ہے کہ ان کا مقام ہے کہ جن پر حج کے احکام نازل ہوئے تھے۔

## باب ۶۲۳. رَمَى الْجِمَارِ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ،

(۷۹۹) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَنْتَهَى إِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرَى وَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ وَمِنَى عَنْ يَمِينِهِ وَرَمَى بِسَبْعٍ وَقَالَ هَكَذَا رَمَى الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۶۲۳۔ رمی جمار سات کنکریوں سے  
(۷۹۹) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جمرہ عقبہ کے پاس پہنچے تو بیت اللہ آپ کے بائیں طرف تھا اور منی دائیں طرف، پھر سات کنکریوں سے رمی کی اور فرمایا کہ جس ذات پر سورہ بقرہ نازل ہوئی تھی اس نے بھی اسی طرح رمی کی تھی۔

## باب ۶۲۴. مَنْ رَمَى جَمْرَةَ الْعُقْبَةِ وَلَمْ يَقِفْ

(۸۰۰) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصَبَاتٍ يَكْبُرُ عَلَى ابْتِرَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ حَتَّى يُسْهَلَ فَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَيَقُومُ طَوِيلًا وَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْوُسْطَى ثُمَّ يَأْخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيُسْهَلُ وَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَيَقُومُ طَوِيلًا وَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي جَمْرَةَ ذَاتِ الْعُقْبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُولُ هَكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ۔

باب ۶۲۴۔ جس نے جمرہ عقبہ کی رمی کی اور وہاں ٹھہرا نہیں  
(۸۰۰) حضرت ابن عمرؓ کے جمرہ کی رمی سات کنکریوں کے ساتھ کرتے اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے تھے پھر آگے بڑھتے اور ایک ہموار زمین پر پہنچ کر قبلہ رو کھڑے ہو جاتے اسی طرح دیر تک کھڑے، ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے رہتے پھر جمرہ وسطی (درمیان یا دوسرے نمبر پر) کی رمی کرتے، پھر بائیں طرف بڑھتے اور ایک ہموار زمین پر قبلہ رو کھڑے ہو جاتے، یہاں بھی دیر تک ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے رہتے اس کے بعد بطن وادی سے جمرہ عقبہ کی رمی کرتے۔ اس کے بعد آپ کھڑے نہ ہوتے بلکہ واپس چلے آتے تھے، آپ نے فرمایا میں نے نبی کریم ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا تھا۔



## باب ۶۲۵. طَوَافُ الْوَدَاعِ

(۸۰۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أُمِرَ النَّاسُ أَنْ يَكُونُوا إِحْرَارُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ إِلَّا أَنَّهُ خُفِفَ عَنِ الْحَائِضِ۔

## باب ۶۲۵۔ طواف وداع۔

(۸۰۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ لوگوں کو اس کا حکم تھا کہ ان کا آخری وقت بیت اللہ کے ساتھ ہو (یعنی طواف کریں) البتہ حائضہ سے یہ معاف ہو گیا تھا۔

فائدہ:- طواف وداع احناف کے یہاں واجب ہے لیکن حائضہ اور نفساء پر واجب نہیں ہے ابن عمرؓ کا پہلے یہ فتویٰ تھا کہ حائضہ اور نفساء کو انتظار کرنا چاہئے، پھر جب حیض اور نفاس کا خون بند ہو جائے تو طواف کرنے کے بعد واپس ہونا چاہئے لیکن جب انہیں نبی کریم ﷺ کی یہ حدیث معلوم ہوئی تو اپنے مسلک سے انہوں نے رجوع کر لیا تھا۔

(۸۰۲) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ثُمَّ رَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ رَكِبَ إِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ۔

(۸۰۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء پڑھی پھر تھوڑی دیر کے لئے محصب میں سو رہے اس کے بعد سوار ہو کر بیت اللہ کی طرف تشریف لے گئے، اور طواف کیا۔

## باب ۶۲۶. إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ بَعْدَ مَا أَفَاضَتْ

(۸۰۳) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رُخِّصَ لِلْحَائِضِ أَنْ تَنْفِرَ إِذَا أَفَاضَتْ قَالَ وَسَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ إِنَّهَا لَا تَنْفِرُ ثُمَّ يَقُولُ بَعْدُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لَهُنَّ۔

## باب ۶۲۶۔ طواف افاضہ کے بعد اگر عورت حائضہ ہو گئی

(۸۰۳) حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ عورت کو اس کی اجازت ہے کہ اگر وہ طواف افاضہ (طواف زیارت) کر چکی ہو اور پھر (طواف وداع سے پہلے) حیض آجائے تو (اپنے گھر) واپس چلی جائے اس کے بعد آپ فرماتے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے عورتوں کو اس کی اجازت دی تھی۔

## باب ۶۲۷. الْمُحَصَّبُ

(۸۰۴) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَيْسَ التَّحْصِيبُ بِشَيْءٍ إِنَّمَا هُوَ مُنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

## باب ۶۲۷۔ وادی محصب

(۸۰۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ محصب میں اترنے کی کوئی حقیقت نہیں، یہ تو صرف رسول اللہ ﷺ کے قیام کی جگہ تھی؟

فائدہ:- یعنی محصب میں آنحضور ﷺ نے بعض وقتی آسانیوں کے خیال سے قیام کیا تھا ورنہ یہاں کا قیام نہ ضروری ہے اور نہ اس کا افعال حج سے کوئی تعلق ہے؟

باب ۶۲۸. النَّزُولُ بِذِي طَوًى قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ وَالنَّزُولُ بِالْبُطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ إِذَا رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ (۸۰۵) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَقْبَلَ بَاتَ بِذِي طَوًى حَتَّى إِذَا أَصْبَحَ دَخَلَ وَإِذَا نَفَرَ مَرَّ بِذِي طَوًى وَبَاتَ بِهَا حَتَّى يُصْبِحَ وَكَانَ يَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ۔

## باب ۶۲۸۔ مکہ میں داخلہ سے پہلے ذی طوی میں قیام

اور مکہ سے واپسی میں ذی الحلیفہ کے بطحاء میں قیام (۸۰۵) حضرت ابن عمرؓ جب مکہ آتے تو ذی طوی میں رات گزارتے تھے اور جب صبح ہوتی تو شہر میں داخل ہوتے اسی طرح واپسی میں بھی ذی طوی سے گزرتے اور وہیں رات گزارتے، فرماتے تھے کہ نبی کریم ﷺ بھی اسی طرح کرتے تھے۔



## باب ۶۲۹. وَجُوبُ الْعُمْرَةِ وَفَضْلُهَا

(۸۰۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ.

## باب ۶۳۰. مَنْ اعْتَمَرَ قَبْلَ الْحَجِّ

(۸۰۷) عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْعُمْرَةِ قَبْلَ الْحَجِّ فَقَالَ لَا بَأْسَ قَالَ عِكْرِمَةُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يَحُجَّ.

## باب ۶۳۱. كَمْ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۸۰۸) عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْمَسْجِدَ فَإِذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا جَالِسٌ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ ثُمَّ قَالَ لَهُ كَمْ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعٌ أَحَدُهُنَّ فِي رَجَبٍ فَكَرِهْنَا أَنْ نَرُدَّ عَلَيْهِ فَقَالَ عُرْوَةُ يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ أَلَا تَسْمَعِينَ مَا يَقُولُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَتْ مَا يَقُولُ قَالَ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرَاتٍ أَحَدَهُنَّ فِي رَجَبٍ قَالَتْ يَرْحَمُ اللَّهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَا اعْتَمَرَ عُمْرَةً إِلَّا وَهُوَ شَاهِدُهُ وَمَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ قَطُّ.

## باب ۶۲۹. عمرہ کا وجوب اور اس کی فضیلت،

(۸۰۶) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ایک عمرہ کے بعد دوسرا عمرہ دونوں کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور کی جزا جنت کے سوا اور کچھ نہیں۔

## باب ۶۳۰. جس نے حج سے پہلے عمرہ کیا

(۸۰۷) حضرت عکرمہ بن خالدؓ نے فرمایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حج سے پہلے عمرہ کرنے کے متعلق پوچھا تو ابن عمرؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے حج کرنے سے پہلے عمرہ کیا تھا۔

## باب ۶۳۱. نبی کریم ﷺ نے کتنے عمرے کئے

(۸۰۸) حضرت مجاہدؓ نے بیان کیا کہ میں اور عروہ بن زبیر مسجد میں داخل ہوئے وہاں عبد اللہ ابن عمرؓ عائشہؓ کے حجرے سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے ان سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ نے کتنے عمرے کئے تھے؟ آپ نے فرمایا کہ چار اور ایک رجب میں کیا تھا، لیکن ہم نے پسند نہیں کیا کہ اس کی تردید کریں۔ حضرت عروہ نے پوچھا کہ اے میری ماں، اے ام المؤمنین! ابو عبد الرحمن کی بات آپ سن رہی ہیں؟ عائشہؓ نے پوچھا وہ کیا کہہ رہے ہیں انہوں نے کہا کہ کہہ رہے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چار عمرے کئے تھے جن میں سے ایک رجب میں کیا تھا، انہوں نے فرمایا کہ اللہ ابو عبد الرحمن پر رحم کرے، آنحضور ﷺ نے تو کوئی عمرہ ایسا نہیں کیا جس میں وہ خود موجود نہ رہی ہوں، آپ ﷺ نے رجب میں تو کبھی عمرہ نہیں کیا تھا۔

فائدہ:- آنحضور ﷺ سے رجب کے مہینے میں کوئی عمرہ ثابت نہیں۔ حضرت ابن عمرؓ نے غلطی سے اس مہینہ کا نام لے لیا اسی کے متعلق راوی نے کہا کہ اس کی تردید ہم نے مناسب نہیں سمجھی۔ حضرت عائشہؓ حضرت عروہؓ کی خالہ تھیں، اس لئے انہیں ماں کہہ کے پکارا اور ام المؤمنین تو تھیں ہی۔

(۸۰۹) عَنْ قَتَادَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَمْ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعُ عُمْرَةٍ الْحُدَيْبِيَّةِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ حَيْثُ صَدَّهُ الْمُشْرِكُونَ وَعُمْرَةٌ مِّنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ حَيْثُ صَالَحَهُمْ وَعُمْرَةٌ الْجِعْرِ أَنَّهُ إِذَا قَسَمَ غَنِيمَةً أَرَاهُ حُنَيْنٍ قُلْتُ كَمْ حَجَّ قَالَ وَاحِدَةً.

(۸۰۹) حضرت قتادہؓ نے حضرت انسؓ سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ نے کتنے عمرے کئے تھے؟ تو آپ نے فرمایا کہ چار۔ عمرہ حدیبیہ، ذی قعدہ میں جب مشرکین نے آپ ﷺ کو روک دیا تھا پھر ذی قعدہ ہی میں ایک عمرہ، دوسرے سال جس کے متعلق آپ نے مشرکین سے صلح کی تھی اور عمرہ جعرانہ، جس موقع پر آپ نے غنیمت، غالباً حنین کی، تقسیم کی تھی، میں نے پوچھا، اور آنحضور ﷺ نے حج کتنے کئے؟ فرمایا کہ ایک۔



فائدہ:- یہ راوی کا سہو ہے کیونکہ دوسرے سال نبی کریم ﷺ کا عمرہ قضا کا تھا، حدیبیہ کے موقع پر مشرکین کی مزاحمت کی وجہ سے آپ ﷺ نے عمرہ نہیں کیا اور چونکہ نیت کر کے نکلے تھے، اس لئے اس کی قضا آئندہ سال کی، معلوم ہوتا ہے کہ عبارت کی ترتیب غلط ہونے کی وجہ سے مفہوم بدل گیا ہے ورنہ اسی کی دوسری روایتوں میں ترتیب واقعہ کے مطابق ہے۔

(۸۱۰) عَنْ قَتَادَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ رَدُّوهُ وَمِنَ الْقَابِلِ عُمْرَةَ الْحُدَيْبِيَّةِ وَعُمْرَةً فِي ذِي قَعْدَةَ وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهِ۔

(۸۱۰) حضرت قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انسؓ سے (آنحضور ﷺ کے عمرہ کے متعلق) پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ایک عمرہ کرنے نکلے تھے، جس میں آپ کو مشرکین نے واپس کر دیا تھا اور دوسرے سال (اسی) عمرہ حدیبیہ (کی قضا) کی تھی اور ایک عمرہ ذی قعدہ میں اور ایک اپنے حج کے ساتھ کیا۔

(۸۱۱) عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ قَبْلَ أَنْ يَحْجَّ مَرَّتَيْنِ۔

(۸۱۱) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ذی قعدہ میں حج کرنے سے پہلے دو عمرے کئے تھے۔

فائدہ:- اصل یہ ہے کہ آنحضور ﷺ نے چار عمروں کی نیت کی تھی، لیکن راوی اس کے شمار کرنے میں مختلف ہو گئے بعض نے عمرہ حدیبیہ کو شمار کیا کہ اگرچہ آپ عمرہ کی نیت کر کے چلے تھے لیکن مشرکین کی مزاحمت کی وجہ سے پورا نہ ہو سکا پھر آئندہ سال اس کی قضا کی، بعض نے عمرہ جہرانہ کو شمار نہیں کیا، کیونکہ یہ عمرہ آپ ﷺ نے رات میں کیا تھا اور بعض نے حج کے عمرہ کو چھوڑ دیا کیونکہ وہ حج کے افعال سے اس عمرہ کو جو آپ ﷺ نے قارن کی حیثیت سے کیا تھا، جدا نہ کر سکے انہیں اعتباری اور اضافی وجہ سے راویوں کی روایتیں مختلف ہو گئیں۔

### باب ۶۳۲. عُمْرَةُ التَّنْعِيمِ

### باب ۶۳۲۔ تنعیم سے عمرہ

(۸۱۲) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يُرْدِفَ عَائِشَةَ وَيُعِمِّرَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ۔

(۸۱۲) حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم دیا تھا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنے ساتھ لے جائیں، اور تنعیم سے انہیں عمرہ کرا لائیں،۔

○ أَنَّ سُرَاقَةَ بْنَ مَالِكٍ ابْنَ جُعْشَمٍ لَقِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْعَقَبَةِ وَهُوَ يَرْمِيهَا فَقَالَ أَلَا كُمْ هَذِهِ خَاصَّةٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا بَلْ لِلْأَبَدِ۔

(۸۱۲) مالک بن جشمؓ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا، یا رسول اللہ! کیا یہ (عمرہ، حج کے درمیان حلال ہونا) صرف آپ ہی کے لئے ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے۔

### باب ۶۳۳. أَجْرُ الْعُمْرَةِ عَلَى قَدْرِ النَّصَبِ

### باب ۶۳۳۔ عمرہ کا ثواب، بقدر مشقت

(۸۱۳) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ يَصْدُرُ النَّاسُ بِنُسُكَيْنِ وَأَصْدُرُ بِنُسُكٍ فَقِيلَ لَهَا أَنْتَ ظَرِيٌّ فَإِذَا طَهُرْتَ فَأَخْرُجِي إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهْلِي ثُمَّ ائْتِنَا بِمَكَانٍ كَذَا وَلَكِنَّهَا عَلَى قَدْرِ نَفَقَتِكَ أَوْ نَصَبِكَ

(۸۱۳) حضرت عائشہؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ! لوگ تو دونسک (حج اور عمرہ) کر کے واپس ہو رہے ہیں اور میں نے صرف ایک نسک (حج) کیا ہے اس پر ان سے کہا گیا کہ پھر انتظار کریں اور جب پاک ہو جائیں تو تنعیم جا کر وہاں سے (عمرہ کا) احرام باندھیں پھر ہم سے فلاں جگہ آ ملیں اور یہ کہ اس عمرہ کا ثواب تمہارے خرچ اور مشقت کے مطابق ملے گا۔

فائدہ:- یعنی حضرت عائشہؓ کا عمرہ اور تمام اصحاب کے عمرہ سے افضل تھا کیونکہ انہوں نے اس کے لئے انتظار کی تکلیف برداشت کی اور ایک قدرتی مجبوری کی وجہ سے مشقت بھی زیادہ اٹھائی۔



## باب ۶۳۴. مَتَى يَحِلُّ الْمُعْتَمِرُ

(۸۱۴) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) تَقُولُ كُلَّمَا مَرَّتُ بِالْحَجُّونِ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ لَقَدْ نَزَلْنَا مَعَهُ هَهُنَا وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ خِفَافٌ قَلِيلٌ ظَهَرْنَا قَلِيلَةً أَزْوَادَنَا فَاعْتَمَرْتُ أَنَا وَأُخْتِي عَائِشَةُ وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ فَلَمَّا مَسَحْنَا الْبَيْتَ أَحْلَلْنَا ثُمَّ أَهْلَلْنَا مِنَ الْعَشِيِّ بِالْحَجِّ.

## باب ۶۳۴۔ عمرہ کرنے والا کب حلال ہوگا

(۸۱۴) حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ بھی حجوں پہاڑ سے ہو کر گزرتیں تو یہ کہتیں ”رحمتیں“ نازل ہوں اللہ کی محمد ﷺ پر، ہم نے آپ کے ساتھ یہیں قیام کیا ان دنوں ہمارے پاس (سامان) بہت ہلکے پھلکے تھے سواریاں بھی کم تھیں اور زادراہ کی بھی کمی تھی میں نے، میری بہن عائشہ، زبیر اور فلاں رضی اللہ عنہم نے عمرہ کیا اور جب بیت اللہ کا طواف کر چکے تو (صفا اور مروہ کی سعی کے بعد) ہم حلال ہو گئے، حج کا احرام ہم نے شام کو باندھا تھا۔

## باب ۶۳۵. مَا يَقُولُ إِذَا رَجَعَ مِنَ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ أَوِ الْغَزْوِ

(۸۱۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلَى كُلِّ شَرْفٍ مِّنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ ثُمَّ يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ أَتُوبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللَّهُ وَعْدُهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ.

## باب ۶۳۶۔ آنے والے حاجیوں کا

## استقبال اور تین آدمی ایک سواری پر

(۸۱۶) حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ مکہ تشریف لائے تو عبدالمطلب کے چند بچوں نے آپ کا استقبال کیا، آپ نے ایک بچے کو (اپنی سواری کے) آگے بٹھالیا اور دوسرے کو پیچھے۔

## باب ۶۳۶. اسْتِقْبَالُ الْحَاجِّ

## الْقَادِمِينَ وَالثَّلَاثَةِ عَلَى الدَّائِبَةِ

(۸۱۶) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ اسْتَقْبَلَتْهُ أُغَيْلِمَةُ بِنْتُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَحَمَلَتْ وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَآخَرَ خَلْفَهُ.

## باب ۶۳۷۔ دوپہر بعد گھر آنا

(۸۱۷) حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ (سفر سے) رات میں گھر نہیں پہنچتے تھے۔ یا صبح کے وقت پہنچ جاتے تھے یا دوپہر کے بعد۔ نیز حضرت جابرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے گھر رات کے وقت اترنے سے منع کیا تھا (مطلب یہ ہے کہ سفر سے گھر رات میں آنے کا معمول نہ بنانا چاہئے۔ اتفاق اور ضرورت کی بات الگ ہے)۔

## باب ۶۳۷. الدُّخُولُ بِالْعَشِيِّ

(۸۱۷) عَنْ أَنَسٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلًا كَانَ لَا يَدْخُلُ إِلَّا غَدَوَةً أَوْ عَشِيَّةً. وَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَطْرُقَ أَهْلَهُ لَيْلًا.

## باب ۶۳۸. مَنْ أَسْرَعَ نَاقَتَهُ إِذَا بَلَغَ الْمَدِينَةَ

باب ۶۳۸۔ جس نے مدینہ کے قریب پہنچ کر اپنی سواری تیز کر دی



(۸۱۸) عَنْ أَنَسٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَأَبْصَرَ دَرَجاتِ الْمَدِينَةِ أَوْ ضَعَّ نَاقَتَهُ، وَإِنْ كَانَتْ دَابَّةً حَرَّكَهَا۔

(۸۱۸) حضرت انسؓ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ سفر سے واپس ہوتے اور مدینہ کے بالائی علاقوں پر نظر پڑتی تو اپنا اونٹ تیز کر دیتے، کوئی دوسرا جانور بھی ہوتا تو اسے بھی تیز کر دیتے تھے۔

فائدہ:- ابو عبد اللہ نے کہا کہ حارث بن عمیر نے حمید کے واسطے سے اس حدیث میں یہ زیادتی بھی کی ہے کہ ”مدینہ سے محبت اور لگاؤ کی وجہ سے سواری تیز کر دیتے تھے۔“ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اس حدیث سے وطن سے مشروعیت، سفر میں وطن کا اشتیاق اور اس کی طرف لگن کا ثبوت ہوتا ہے وطن سے محبت ایک قدرتی بات ہے اور اسلام نے بھی اسے سراہا ہے۔

### باب ۶۳۹۔ سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے

(۸۱۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، سفر تو ایک عذاب ہے، آدمی کو کھانے، پینے اور سونے (ہر ایک چیز) سے روک دیتا ہے اس لئے جب اپنی ضرورت پوری کر لو تو فوراً گھر واپس آ جایا کرو۔

### باب ۶۴۰۔ اگر عمرہ کرنے والے کو روک دیا گیا

(۸۲۰) حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا، رسول اللہ ﷺ جب روک دیئے گئے تو آپ نے اپنا سر منڈایا، ازواج مطہرات کے پاس گئے اور قربانی کی پھر آئندہ سال ایک عمرہ کیا۔

### باب ۶۳۹۔ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ

(۸۱۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ طَعَامَهُ، وَشَرَابَهُ، وَنَوْمَهُ، فَإِذَا قَضَى نَهْمَتَهُ، فَلْيَعَجِّلْ إِلَى أَهْلِهِ۔

### باب ۶۴۰۔ إِذَا أُحْصِرَ الْمُعْتَمِرُ

(۸۲۰) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَدْ أُحْصِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَلَقَ رَأْسَهُ، وَجَامَعَ نِسَاءَهُ وَنَحَرَ هَذْيَهُ، حَتَّى اعْتَمَرَ عَامًا قَابِلًا۔

فائدہ:- محصر احصاء سے اسم مفعول ہے، احصار لغت میں بھی مرض یا دشمن دونوں کی وجہ سے رکاوٹ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اور حج کی شرعی اصطلاح میں احناف کے یہاں بھی اس سے یہی مراد ہے، بعض اسلاف نے بھی اس کے یہی معنی شرعی اصطلاح میں مراد لئے ہیں۔ امام شافعیؒ اس سے صرف دشمن کی رکاوٹ مراد لیتے ہیں اگرچہ آیت جس میں احصاء کا ذکر ہوا ہے وہ دشمنوں ہی سے متعلق نازل ہوئی تھی لیکن بہر حال لفظ عام ہے اور کوئی وجہ نہیں کہ اسے صرف دشمن کی رکاوٹ سے خاص کر دیا جائے اور پھر بیماری تو بعض اوقات جان لیوا ثابت ہوتی ہے۔

### باب ۶۴۱۔ حج سے روکنا

(۸۲۱) حضرت ابن عمرؓ فرماتے تھے کیا تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی سنت کافی نہیں ہے، اگر کسی کو حج سے روک دیا جائے تو (اگر ممکن ہو سکے) اسے بیت اللہ کا طواف کرنا چاہئے اور صفا اور مروہ کی سعی پھر ہر اس چیز سے حلال ہو جانا چاہئے (جو اس کے لئے) (حج کی وجہ سے) حرام تھیں اور (اس کے بدلہ میں) دوسرے سال حج کرنا چاہئے، پھر قربانی کرنی چاہئے یا اگر قربانی نہ ملے تو روزے رکھنے چاہئیں۔

### باب ۶۴۱۔ إِلَّا حُضِرَ فِي الْحَجِّ

(۸۲۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ أَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ حُبِسَ أَحَدُكُمْ عَنِ الْحَجِّ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى يَحُجَّ عَامًا قَابِلًا فَيُهْدِي أَوْ يَصُومُ إِنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا۔



## باب ۶۴۲۔ النَّحْرُ قَبْلَ الْحَلْقِ فِي الْحَضَرِ

(۸۲۲) عَنْ الْمُسَوِّرِ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ قَبْلَ أَنْ يَحْلِقَ وَ أَمَرَ أَصْحَابَهُ بِذَلِكَ۔

## باب ۶۴۳۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى أَوْ

صَدَقَةٍ وَهِيَ إِطْعَامُ سِتَّةِ مَسَاكِينِ

(۸۲۳) عَنْ كَعْبِ ابْنِ عُجْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ وَقَفَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَّةِ وَرَأْسِي يَتَهَافَتُ قَمَلًا فَقَالَ يُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ رَأْسَكَ أَوْ قَالَ احْلِقْ قَالَ فِي نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِّنْ رَّأْسِهِ إِلَىٰ إِحْرَاهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ تَصَدَّقْ بِفَرَقٍ بَيْنَ سِتَّةٍ أَوْ أُنْسُكْ بِمَا تَيَسَّرَ۔

## باب ۶۴۴۔ الْإِطْعَامُ فِي الْفِدْيَةِ نِصْفُ صَاعٍ

(۸۲۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْفِدْيَةِ فَقَالَ نَزَلَتْ فِي خَاصَّةٍ وَهِيَ لَكُمْ عَامَّةٌ، مَا أَرَى تَجِدُ شَاةً فَقُلْتُ لَا فَقَالَ فَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينٍ لِكُلِّ مَسْكِينٍ نِصْفُ صَاعٍ۔

## باب ۶۴۵۔ إِذَا صَادَ الْحَلَالُ

فَأَهْدَى لِلْمُحْرَمِ أَكَلَهُ

(۸۲۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ انْطَلَقَ أَبِي عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ يُحْرَمُ وَحَدَّثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَدُوًّا يَغْزُوهُ بِغَيْقَةٍ فَانْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا أَبِي مَعَ أَصْحَابِهِ تَضَحَّكَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَظَنَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِحِمَارٍ وَحُشٍّ فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ فَطَعَنْتُهُ، فَأَثْبَتُهُ، وَاسْتَعْنْتُ بِهِمْ فَأَبَوْا أَنْ يُعِينُونِي

## باب ۶۴۲۔ حصر میں سر منڈانے سے پہلے قربانی۔

(۸۲۲) حضرت مسور رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے (صلح حدیبیہ کے موقع پر) قربانی، سر منڈانے سے پہلے کی تھی اور اپنے اصحاب کو بھی اسی کا حکم دیا تھا۔

## باب ۶۴۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”یا صدقہ“ (دیا جائے) یہ

صدقہ چھ مسکینوں کو کھانا کھلانے (کی صورت میں ہوگا)

(۸۲۳) حضرت کعب بن عجرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ حدیبیہ میں میرے پاس آ کر کھڑے ہوئے تو جو میں میرے سر سے برابر گری جا رہی تھیں آپ نے فرمایا یہ جو میں تمہارے لئے تکلیف دہ ہیں میں نے کہا جی ہاں! آپ نے فرمایا، پھر سر منڈا لویا آپ نے صرف یہ فرمایا کہ منڈا لو، انہوں نے بیان کیا کہ یہ آیت میرے ہی بارے میں نازل ہوئی تھی کہ اگر تم میں کوئی مریض ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو آخر آیت تک۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا، تین دن کے روزے رکھ لو، یا ایک فرق میں چھ مسکینوں کو کھانا دے دو یا جو میسر ہو اس کی قربانی کر دو۔

## باب ۶۴۴۔ فدیہ کے طور پر نصف صاع کھانا کھلانا

(۸۲۴) حضرت عبد اللہ بن مغفلؓ نے بیان کیا کہ میں کعب بن ابی عجرہؓ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، میں نے ان سے فدیہ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ (قرآن مجید کی آیت) اگرچہ خاص میرے بارے میں نازل ہوئی تھی لیکن حکم اس کا سب کے لئے ہے۔ (کیا تمہارے پاس کوئی بکری ہے؟ میں نے کہا کہ نہیں! آپؐ نے فرمایا کہ پھر تین دن کے روزے رکھ لو، یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو، ہر مسکین کو آدھا صاع۔)

## باب ۶۴۵۔ شکار اس نے کیا جو محرم نہیں تھا پھر

اسے محرم کو ہدیہ کیا تو محرم اسے کھا سکتا ہے

(۸۲۴) حضرت عبد اللہ بن ابی قتادہؓ نے بیان کیا کہ میرے والد صلح حدیبیہ کے موقع پر (دشمنوں کا پتہ لگانے) نکلے پھر ان کے ساتھیوں نے تو احرام باندھ لیا لیکن (خود انہوں نے ابھی) نہیں باندھا تھا (اصل میں) نبی کریم ﷺ کو یہ اطلاع دی گئی تھی کہ مقام غیقہ میں دشمن ان کی تاک میں ہیں اس لئے نبی کریم ﷺ نے (ابو قتادہ اور چند صحابہ کو ان کی تلاش میں) روانہ کیا، میرے والد (ابو قتادہؓ) اپنے ساتھیوں کے ساتھ تھے کہ یہ لوگ ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسنے لگے (میرے والد نے بیان کیا کہ) میں



لَا كُنَّا مِنْ لَحْمِهِ وَخَشِينَا أَنْ نُقْتَطَعَ فَطَلَبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْفَعُ فَرَسِي شَاوًا وَأَسِيرُ شَاوًا فَلَقِيتُ رَجُلًا مِنْ بَنِي غِفَارٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ نَلْتُ أَيْنَ تَرَكْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَرَكُتَهُ بَتَعَهْنَ وَهُوَ قَائِلُ السَّقْيَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَهْلَكَ يَقْرَأُونَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللَّهِ إِنَّهُمْ قَدْ خَشُوا أَنْ يُقْتَطَعُوا دُونَكَ فَانْتَظِرْهُمْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَبْتُ حِمَارًا وَحَشٍ وَعِنْدِي مِنْهُ فَاضِلَةٌ فَقَالَ لِلْقَوْمِ كُلُوا وَهُمْ مُحْرِمُونَ -

نے جو نظر اٹھائی تو ایک گور خر سامنے تھا، میں اس پر چھپنا اور نیزے سے اسے ٹھنڈا کر دیا، میں نے اپنے ساتھیوں کی مدد چاہی تھی لیکن انہوں نے انکار کر دیا پھر ہم نے اس کا گوشت کھایا، اب ہمیں یہ ڈر ہوا کہ کہیں (رسول اللہ ﷺ سے) دور نہ رہ جائیں چنانچہ میں نے آنحضور ﷺ کو تلاش کرنا شروع کر دیا، کبھی اپنے گھوڑے کو تیز کر دیتا اور کبھی آہستہ۔ آخر رات گئے بنو غفار کے ایک شخص سے ملاقات ہو گئی۔ میں نے ان سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کہاں ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ جب میں آپ سے جدا ہوا تو آپ ﷺ مقام تمہن میں تھے اور آپ کا ارادہ تھا مقام سقیا میں پہنچ کر آرام کریں گے (آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر) میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ کے اصحاب سلام اور اللہ کی رحمت بھیجتے ہیں، انہیں ڈر ہے کہ کہیں وہ بہت پیچھے نہ رہ جائیں اس لئے آپ ان کا انتظار کریں، پھر میں نے کہا، یا رسول اللہ! میں نے ایک گور خر مارا تھا اور اس کا کچھ بچا ہوا گوشت اب بھی میرے پاس ہے آپ ﷺ نے لوگوں سے کھانے کے لئے فرمایا حالانکہ سب محرم تھے۔

فائدہ:- اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ محرم شکار کا گوشت کھا سکتا ہے۔ بعض اسلاف کا یہ مسلک ہے کہ جس طرح محرم کے لئے شکار کرنا جائز نہیں اسی طرح اس کا گوشت بھی کھانا جائز نہیں ہے، خواہ اس نے خود شکار کیا ہو یا اس کے لئے شکار کسی نے کیا ہو اور اگر اس کے لئے شکار نہ بھی کیا ہو پھر بھی جائز نہیں، احناف کا اس سلسلے میں مسلک یہ ہے کہ اگر محرم نے خود نہ شکار کیا نہ کسی قسم کی اعانت کی تو وہ شکار کا گوشت کھا سکتا ہے حدیث میں بھی یہی صورت ہے ابو قتادہ کے ساتھ جو لوگ تھے انہوں نے ابو قتادہ کی کوئی مدد نہیں کی لیکن خود ابو قتادہ چونکہ محرم نہیں تھے اس لئے انہوں نے شکار کیا تو سب نے اس کا گوشت کھایا ان کے ساتھیوں نے بھی اور نبی کریم ﷺ کے ساتھ جانے والوں نے بھی۔

### باب. لَا يُعِينُ الْمُحْرِمُ الْحَلَالَ فِي قَتْلِ الصَّيْدِ

(۸۲۵) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَاحَةِ وَمِنَّا الْمُحْرِمُ وَمِنَّا غَيْرُ الْمُحْرِمِ فَرَأَيْتُ أَصْحَابِي يَتَرَاءَوْنَ شَيْئًا فَنَظَرْتُ فَإِذَا حِمَارٌ وَحَشٍ يَعْينِي وَقَعَ سَوْطُهُ فَقَالُوا لَا نُعِينُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ إِنَّا مُحْرِمُونَ فَتَنَّا وَلْتَهُ فَاخَذْتُهُ ثُمَّ أَتَيْتُ الْحِمَارَ مِنْ وَرَاءِ الْكُمَةِ فَعَقَرْتُهُ فَاتَيْتُ بِهِ أَصْحَابِي فَقَالَ بَعْضُهُمْ كُلُّوْا وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَأْكُلُوْا فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَمَامَنَا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كُلُوْهُ حَلَالٌ -

### باب۔ شکار کرنے میں محرم، غیر محرم کی اعانت نہ کرے

(۸۲۵) حضرت ابو قتادہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ مقام قاحہ میں تھے۔ بعض اصحاب تو محرم تھے اور بعض غیر محرم۔ میں نے دیکھا کہ میرے ساتھی ایک دوسرے کو کچھ دکھا رہے ہیں، میں نے جو نظر اٹھائی تو ایک گور خر سامنے تھا ان کی مراد یہ تھی کہ ان کا کوڑا گر گیا اور اپنے ساتھیوں سے اسے اٹھانے کے لئے انہوں نے کہا، لیکن ساتھیوں نے کہا ہم تمہاری مدد نہیں کر سکتے (کیونکہ محرم تھے) اس لئے میں نے خود اٹھالیا اس کے بعد اس گور خر کے پاس ایک ٹیلے کے پیچھے سے آیا اور اسے مار لیا پھر میں اسے اپنے ساتھیوں کے پاس لایا۔ بعضوں نے تو یہ کہا کہ (ہمیں بھی) کھالینا چاہئے لیکن بعضوں نے کہا، کہ نہ کھانا چاہئے، پھر میں نبی



کریم ﷺ کی خدمت میں آیا، آپ ہم سے آگے تھے، میں نے آپ سے مسئلہ پوچھا تو آپ نے بتایا کہ کھالو، یہ حلال ہے۔

باب ۶۳۶۔ غیر محرم کے شکار کرنے کے لئے، مجرم شکار کی طرف اشارہ نہ کرے۔

(۸۲۶) حضرت ابو قتادہؓ نے فرمایا کہ صحابہ جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچے، تو عرض کی یا رسول اللہ! ہم سب لوگ تو محرم تھے، لیکن ابو قتادہؓ نے احرام نہیں باندھا تھا، پھر ہم نے کچھ گور خر دیکھے اور ابو قتادہؓ نے ان پر حملہ کر کے ایک مادہ کا شکار کر لیا، اس کے بعد ایک جگہ ہم نے قیام کیا اور اس کا گوشت کھایا، پھر خیال آیا کہ ہم محرم ہونے کے باوجود شکار کا گوشت کھا بھی سکتے ہیں؟ اس لئے جو کچھ باقی بچا وہ ہم ساتھ لائے ہیں، آپ ﷺ نے پوچھا کیا تم میں سے کسی نے شکار کرنے کے لئے کہا تھا؟ یا کسی نے اس کی طرف اشارہ کیا تھا؟ سب نے کہا کہ نہیں، اس پر آپ نے فرمایا کہ پھر باقی ماندہ گوشت بھی کھالو۔

باب۔ کسی نے محرم کے لئے زندہ گور خر بھیجا ہو تو قبول نہ کرنا چاہئے (۸۲۷) حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ صعب بن جثامہ لیٹی جب وہ ابواء یا ودان میں تھے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک گور خر کا ہدیہ دیا تو آنحضور ﷺ نے اسے واپس کر دیا تھا پھر جب آپ نے ان کے چہرے کا رنگ دیکھا (کہ واپس کرنے کی وجہ سے وہ ملول ہو گئے ہیں) تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ واپسی کی وجہ صرف یہ ہے کہ ہم محرم ہیں۔

باب ۶۳۸۔ کون سے جانور محرم مار سکتا ہے (۸۲۸) ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ طرح کے جانور ایسے ہیں جو سب کے سب موزی ہیں اور انہیں حرم میں بھی مارا جاسکتا ہے۔ کوا، چیل، بچھو، چوہا، اور کانٹے والا کتا۔

(۸۲۹) حضرت عبداللہؓ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ منیٰ کے غار میں تھا کہ آپ پر سورۃ والمرسلات نازل ہوئی شروع ہوئی، پھر آپ اس کی تلاوت کرنے لگے اور میں آپ کی زبان سے اسے سیکھنے لگا ابھی آپ نے تلاوت ختم بھی نہیں کی تھی کہ ہم پر ایک سانپ گرا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اسے مار ڈالو، چنانچہ ہم اس کی طرف بڑھے لیکن وہ

باب ۶۳۶۔ لَا يُشِيرُ الْمُحْرِمُ إِلَى الصَّيْدِ لَكِي يَصْطَادَهُ الْحَلَالُ

(۸۲۶) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ، قَالَ) فَلَمَّا اتَّوَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا أَحْرَمْنَا وَقَدْ كَانَ أَبُو قَتَادَةَ لَمْ يُحْرِمْ فَرَأَيْنَا حُمْرًا وَحُشًّا فَحَمَلَ عَلَيْهَا أَبُو قَتَادَةَ فَعَقَرَ مِنْهَا أَتَانًا فَنَزَلْنَا فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهَا ثُمَّ قُلْنَا أَنَا كُلُّ لَحْمٍ صَيْدٍ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ فَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا قَالَ مِنْكُمْ أَحَدٌ أَمَرَهُ أَنْ يَحْمِلَ عَلَيْهَا أَوْ أَشَارَ إِلَيْهَا قَالُوا لَا قَالَ فَكُلُوا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا۔

باب ۶۳۷۔ إِذَا أَهْدَى لِلْمُحْرِمِ حِمَارًا وَحُشِيًّا حَيًّا لَمْ يَقْبَلْ (۸۲۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَامَةَ اللَّيْثِيِّ أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحُشِيًّا وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بَوْدَانَ فَرَدَّهُ، عَلَيْهَا فَلَمَّا رَأَى مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ، عَلَيْكَ إِلَّا أَنَا حُرْمٌ۔

باب ۶۳۸۔ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ (۸۲۸) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُلُّهُنَّ فَاسِقٌ يُقْتَلُهُنَّ فِي الْحَرَمِ الْغُرَابُ وَالْجِدَاةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ۔

(۸۲۹) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ بِمِنَى إِذْ نَزَلَ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتِ وَإِنَّهُ لَيَتْلُوهَا وَإِنِّي لَا تَلَقَّاهَا مِنْ فِيهِ وَإِنَّ فَاهُ لَرَطَبٌ بِهَا إِذْ وَثَبَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوهَا



فَابْتَدَرْنَاهَا فَذَهَبَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقِيَّتُ شَرِّكُمْ كَمَا وَقِيَّتُمْ شَرَّهَا۔  
بھاگ گیا اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جس طرح تم اس کے شر سے محفوظ ہو گئے وہ بھی تمہارے شر سے محفوظ چلا گیا۔

(۸۳۰) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلزَّوْغِ فَوَيْسِقُ وَلَمْ أَسْمَعُهُ أَمْرًا بِقَتْلِهِ۔  
(۸۳۰) نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے چھپکلی کو موزی کہا تھا لیکن میں نے آپ ﷺ سے یہ نہیں سنا کہ آپ نے اسے مارنے کا بھی حکم دیا تھا۔

فائدہ:- پہلے آچکا ہے کہ محرم کے لئے شکار وغیرہ کرنا جائز نہیں ہے، لیکن بعض موزی جانوروں کے مارنے کی اجازت ہے، جیسا کہ ان احادیث سے ان کی تفصیل معلوم ہوتی ہے، اس مسئلہ میں ائمہ کا اختلاف ہے امام شافعیؒ کے نزدیک، تمام وہ حیوانات جن کا گوشت کھانا شریعت میں منع ہے، محرم نہیں مار سکتا ہے امام مالکؒ کے یہاں تمام موزی جانوروں کو مارنا جائز ہے لیکن امام ابوحنیفہؒ نے کہا ہے کہ جن کے مارنے کی خود احادیث میں اجازت دی گئی ہے، صرف انہیں جانوروں کو محرم مار سکتا ہے اب مثلاً بچھو مارنے کی اجازت حدیث میں ہے تو بچھو جیسے تمام حشرات الارض، اسی ضمن میں آجائیں گے، بعض حالات میں درندوں کا مارنا بھی جائز ہے بہر حال احادیث میں چند مخصوص جانوروں کے مارنے کی اجازت ہے، کوئی حکم عام اس سلسلے میں نہیں۔ اب آئمہ کا یہ اجتہاد ہے کہ انہوں نے اس باب کی تمام احادیث کو سامنے رکھ کر اس کا اصل مقصد کیا سمجھا ہے۔

## باب ۶۴۹۔ لَا يَحِلُّ الْقِتَالُ بِمَكَّةَ

## باب ۶۴۹۔ مکہ میں جنگ جائز نہیں

(۸۳۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ افْتَتَحَ مَكَّةَ لَا هَجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتَنْفَرْتُمْ فَانْفِرُوا وَإِنَّ هَذَا الْبَلَدَ حَرَّمَ اللَّهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيهِ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَمْ يَحِلَّ لِي إِلَّا سَاعَةٌ مِّنْ نَّهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ لَا يُعْصَدُ شَوْكُهُ، وَلَا يُنْفَرُ صَيْدُهُ، وَلَا يُلْتَقَطُ لُقْطُهُ، إِلَّا مَنُ عَرَفَهَا وَلَا يُخْتَلَى خَلَاهَا قَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا الْإِذْحَرَ فَإِنَّهُ لَقَيْنِهِمْ وَلِيُوتِيَهُمْ قَالَ قَالَ إِلَّا الْإِذْحَرَ۔  
(۸۳۱) حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر فرمایا، اب ہجرت نہیں رہی لیکن (اچھی) نیت کے ساتھ جہاد اب بھی باقی ہے اس لئے جب تمہیں جہاد کے لئے بلایا جائے تو تیار ہو جانا۔ اس شہر مکہ کو اللہ تعالیٰ نے اسی دن حرمت عطا فرمائی تھی جس دن اس نے آسمان اور زمین پیدا کئے تھے اس لئے یہ اللہ کی دی ہوئی حرمت کی وجہ سے حرام ہے یہاں کسی کے لئے بھی مجھ سے پہلے جنگ جائز نہیں تھی اور مجھے بھی ایک دن تھوڑی دیر کے لئے اجازت ملی تھی اس لئے یہ شہر اللہ کی قائم کی ہوئی حرمت کی وجہ سے قیامت تک کے لئے حرام ہے نہ اس کا کاٹنا کاٹا جائے نہ اس کے شکار بھڑکائے جائیں اور اس شخص کے سوا جو اعلان کا ارادہ رکھتا ہو کوئی یہاں کی گری پڑی چیز نہ اٹھائے اور نہ یہاں کی گھاس اکھاڑی جائے، عباسؓ بولے، یا رسول اللہ ازخر، (ایک گھاس) کی اجازت دے دیجئے کیونکہ یہ کاریگروں کو گھروں کے لئے ضروری ہے تو آپ نے فرمایا ازخر کی اجازت ہے۔

فائدہ:- یعنی جب مکہ ”دارالاسلام“ ہو گیا تو ظاہر ہے کہ وہاں سے ہجرت کا کوئی سوال ہی باقی نہیں رہا، اس لئے آپ ﷺ نے اعلان فرمایا کہ ہجرت کا سلسلہ تو ختم ہو گیا لیکن..... جہاد کا ثواب اچھی اور نیک نیت کے ساتھ قیامت تک باقی رہے گا۔



## باب ۶۵۰. الْحَجَامَةُ لِلْمُحْرِمِ

(۸۳۲) عَنْ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِلَحْيِ جَمَلٍ فِي وَسْطِ رَأْسِهِ.

## باب ۶۵۰۔ محرم کا پچھنا لگوانا

(۸۳۲) حضرت ابن بحینہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے، جب کہ آپ محرم تھے، اپنے سر کے بچ میں مقام لحي جمل میں پچھنا لگوا یا تھا۔

فائدہ:- پچھنا لگوانے کے بارے میں مسئلہ یہ ہے کہ اگر اس کے لئے بال کاٹنے پڑیں تب تو صدقہ دینا پڑتا ہے اور اگر بال کاٹنے کی ضرورت پیش نہ آئے تو صرف پچھنا لگانے میں کوئی حرج نہیں۔

## باب ۶۵۱. تَزْوِيجُ الْمُحْرِمِ

(۸۳۳) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

## باب ۶۵۱۔ محرم کا نکاح کرنا

(۸۳۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے جب میمونہ سے نکاح کیا تو آپ ﷺ محرم تھے۔

فائدہ:- اس مسئلہ میں ائمہ کا اختلاف ہے کہ احرام کی حالت میں نکاح کیا جاسکتا ہے یا نہیں۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی مسلک ہے کہ احرام کی حالت میں نکاح میں کوئی حرج نہیں۔ ممنوع صرف عورت کے پاس جانا ہے، بخاری کی یہ حدیث صاف ہے کہ آنحضور ﷺ نے احرام کے باوجود میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تھا، لیکن بعض احادیث سے اس کے خلاف مفہوم ہوتا ہے اور وہ دوسرے ائمہ کی دلیل ہے۔

## باب ۶۵۲. الْاِغْتِسَالُ لِلْمُحْرِمِ

(۸۳۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَالْمِسُورِ بْنِ مَخْرَمَةَ اخْتَلَفَا بِالْأَبْوَاءِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ، وَقَالَ مِسُورٌ لَا يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ، فَأَرْسَلَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ وَهُوَ يُسْتَرُ بِثَوْبٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقُلْتُ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُنَيْنٍ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ أَسْأَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ، وَهُوَ مُحْرِمٌ فَوَضَعَ أَبُو أَيُّوبَ يَدَهُ عَلَى الثَّوْبِ فَطَاطَأَهُ حَتَّى بَدَأَ إِلَى رَأْسِهِ، ثُمَّ قَالَ لِإِنْسَانٍ يَصُبُّ عَلَيْهِ أُصْبُبُ فَصَبَّ عَلَى رَأْسِهِ ثُمَّ حَرَّكَ رَأْسَهُ، بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَذْبَرَ وَقَالَ هَكَذَا رَأَيْتُهُ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ.

## باب ۶۵۲۔ محرم کا غسل کرنا

(۸۳۴) حضرت عبد اللہ بن عباس اور مسور بن مخرمہ کا مقام ابواء میں (ایک مسئلہ پر) اختلاف ہوا، عبد اللہ بن عباس تو یہ کہتے تھے کہ محرم اپنا سر دھو سکتا ہے لیکن مسور کا کہنا ہے کہ محرم کو سر نہ دھونا چاہئے پھر عبد اللہ بن عباس نے (راوی حدیث عبد اللہ) کو حضرت ابو ایوب انصاریؓ کے یہاں (مسئلہ پوچھنے کے لئے) بھیجا، میں جب ان کی خدمت میں پہنچا تو وہ کنویں کے کنارے غسل کر رہے تھے ایک کپڑے سے انہوں نے پردہ کر رکھا تھا میں نے پہنچ کر سلام کیا تو انہوں نے دریافت فرمایا کہ کون ہو؟ میں نے عرض کی کہ میں عبد اللہ بن حنین ہوں آپ کی خدمت میں مجھے عبد اللہ بن عباس نے بھیجا ہے، یہ دریافت کرنے کے لئے کہ احرام کی حالت میں رسول اللہ ﷺ سر مبارک کس طرح دھوتے تھے؟ انہوں نے کپڑے (پر جس پر پردہ تھا) ہاتھ رکھ کر اسے نیچا کیا، اب آپ کا سر دکھائی دے رہا تھا، جو شخص ان کے بدن پر پانی ڈال رہا تھا اس سے انہوں نے پانی ڈالنے کے لئے کہا اس نے ان کے سر پر پانی ڈالا، پھر انہوں نے اپنے سر کو دونوں ہاتھوں سے ہلایا اور دونوں ہاتھ آگے لے گئے، اور پھر پیچھے لائے، فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے (احرام کی حالت میں)۔



باب ۶۵۳. دُخُولُ الْحَرَمِ وَمَكَّةَ بِغَيْرِ احْرَامٍ

(۸۳۵) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ ابْنَ خَطْلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأُسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوهُ۔

باب ۶۵۳۔ حرم اور مکہ میں احرام کے بغیر داخل ہونا (۸۳۵) حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ جب مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر پر خود تھا جس وقت آپ نے اسے اتارا تو ایک شخص نے آکر اطلاع دی کہ ابن خطل کعبہ کے پردے سے آکر چٹ گیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا پھر بھی اسے قتل کر دو۔

فائدہ:- حضرت ابن عباسؓ کی حدیث میں ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا جو لوگ حج یا عمرہ کے ارادہ سے نکلیں انہیں احرام باندھ کر مکہ میں داخل ہونا چاہئے مصنف کے پیش نظر وہی حدیث ہے کہ اس میں صرف حج اور عمرہ کا نام لیا گیا ہے بہت سے لوگ اپنی ذاتی ضروریات کے لئے حرم میں جاسکتے ہیں ان کا احادیث میں کوئی ذکر بھی نہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ احرام، مکہ میں داخل ہونے کے لئے صرف انہیں لوگوں کے لئے ضروری ہے جو حج اور عمرہ کا ارادہ رکھتے ہوں اور حدیث میں صرف انہیں لوگوں کو احرام کا حکم ہے امام شافعیؒ کا بھی یہی مسلک ہے لیکن امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک احرام ہر اس شخص کے لئے ضروری ہے جو حد و حرم میں داخل ہو، خواہ حج اور عمرہ کے ارادہ سے یا کسی بھی دوسری ضرورت سے گویا احرام، حرم کی حرمت کی وجہ سے واجب ہوا ہے اس میں حج یا عمرہ کی خصوصیت نہیں ہے، حضرت ابن عباسؓ کی حدیث میں حج اور عمرہ کا خاص طور سے اس لئے ذکر ہے کہ جب آپ نے وہ کلمات فرمائے تھے تو آپ حج ہی کے ارادہ سے جارہے تھے اس لئے خاص طور سے انہیں کا ذکر بھی کیا۔ حدیث میں ہے کہ ”حرم نہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال ہوا تھا اور نہ میرے بعد کسی کے لئے حلال ہے میرے لئے بھی ایک دن تھوڑی دیر کے لئے حلال ہوا تھا“ حنفیہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد قتال کی حلت نہیں، بلکہ احرام کے بغیر داخل ہونے کی اجازت سے آپ کی مراد ہے۔ یہی وہ وقت ہے جس کے متعلق آپ نے فرمایا تھا کہ میرے لئے حرم ایک دن تھوڑی دیر کے لئے حلال کر دیا گیا تھا اسی وجہ سے آپ ﷺ سر پر خود پہنے ہوئے تھے، ورنہ محرم اسے نہیں پہن سکتا، ابن خطل اسلام کا ازلی دشمن تھا اور ان چند دشمنان اسلام میں سے جنہیں اس وقت بھی معاف نہیں کیا گیا جب اسلام کے خلاف ہر جنگ آزما کی معافی کا اعلان کر دیا گیا تھا۔

باب ۶۵۴. الْحَجَّ وَالنُّذُورَ عَنِ

الْمَيْتِ وَالرَّجُلُ يَحُجُّ عَنِ الْمَرْأَةِ

(۸۳۶) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً مِّنْ جُحَيْنَةَ جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ أُمِّي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ فَلَمْ تَحُجَّ حَتَّى مَاتَتْ أَفَحُجَّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّي عَنْهَا أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكَ دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَةً أَقْضُوا اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ۔

باب ۶۵۴۔ میت کی طرف سے حج اور نذر ادا کرنا

اور مرد کسی عورت کے بدلہ میں حج کر سکتا ہے

(۸۳۶) حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ قبیلہ جہینہ کی ایک خاتون، نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور بتایا کہ میری والدہ نے حج کی نذر مانی تھی، لیکن حج نہ کر سکیں اور ان کا انتقال ہو گیا، تو کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں، ان کی طرف سے تم حج کر لو، کیا اگر تمہاری ماں پر قرض ہوتا تو تم اسے ادا نہ کرتیں؟ اللہ کا قرض تو اس کا سب سے زیادہ مستحق ہے کہ اسے پورا کیا جائے تمہیں اللہ تعالیٰ کا قرض ادا کرنا چاہئے۔

فائدہ:- عبادات تین طرح کی ہوتی ہیں، یا ان کا تعلق انسان کے صرف جسم و جان سے ہوتا ہے، جیسے نماز، روزہ یا انسان کے بدن اور جسم سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہوتا، بلکہ صرف روپیہ، مال و دولت خرچ کرنے سے ادا ہو جاتی ہے، اس کی مثال ہے زکوٰۃ۔ تیسری قسم عبادت کی وہ ہے جس میں جسم اور جان کے ساتھ مال و دولت بھی لگانی پڑتی ہے اور اس کی مثال ہے حج۔ پہلی قسم جس میں نماز اور روزہ آتے ہیں وہی شخص اسے ادا کر سکتا ہے جس پر یہ فرض یا واجب وغیرہ ہوئے تھے اس میں نیابت اور وکالت کا کوئی سوال ہی نہیں



اس لئے کہ ان کا مقصد اتعاب نفس ہے اور یہ مقصد اسی وقت حاصل ہو سکتا ہے جب خود وہ شخص ان کی ادائیگی کرے جس پر یہ فرض یا واجب تھے، دوسری قسم یعنی زکوٰۃ میں نیابت و وکالت بہر صورت چل سکتی ہے کیونکہ اس کا مقصد ایک حق کو مستحق تک پہنچانا ہوتا ہے اور وہ حق مستحق تک نیابت و وکالت کے ذریعہ بھی پہنچ سکتا ہے۔ تیسری قسم یعنی حج میں نیابت عذر کے وقت چل سکتی ہے، کیونکہ یہ عبادت مالی ہونے کے ساتھ فی الجملہ بدنی بھی ہے اور اس لئے عذر کے وقت شریعت نے اس میں نیابت کی اجازت دی ہے مصنف نے اس حدیث کے عنوان میں لکھا ہے کہ مرد کسی عورت کے بدلہ میں حج کر سکتا ہے حدیث میں اگرچہ اس کا کوئی ذکر نہیں لیکن مسئلہ صاف ہے اگرچہ دونوں کے احرام میں معمولی سا فرق ہوتا ہے پھر اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

## باب ۶۵۵۔ بچوں کا حج

## باب ۶۵۵۔ حَجَّ الصِّبَّانِ

(۸۳۷) عَنْ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَجَّ أَبِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ۔

(۸۳۷) حضرت سائب بن یزید نے فرمایا کہ مجھے ساتھ لے کر (میرے والد نے) رسول اللہ ﷺ کی معیت میں حج کیا تھا میں اس وقت سات سال کا تھا۔

فائدہ:- بچوں کی تمام عبادات کا شریعت نے اعتبار کیا ہے، البتہ چونکہ شریعت نے خود انہیں عبادت کا، بالغ ہونے سے پہلے، مکلف نہیں قرار دیا ہے اس لئے تمام فرائض، بچوں کی طرف سے نفل رہیں گے، حج میں بھی یہی صورت ہے بچپن میں اگر کوئی حج کرے تو شریعت کی نظر میں اس کا اعتبار ضرور ہے، لیکن بڑے اور بالغ ہونے کے بعد اگر حج کی شرائط پائی گئیں تو پھر دوبارہ حج فرض ہو جائے گا۔ کیونکہ پہلا حج نفلی ہوا تھا۔

## باب ۶۵۶۔ عورتوں کا حج

## باب ۶۵۶۔ حَجَّ النِّسَاءِ

(۸۳۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَجَّتِهِ قَالَ لَأَمْ سَنَانُ الْأَنْصَارِيَّةِ مَا مَنَعَكَ مِنَ الْحَجِّ قَالَتْ أَبُو فُلَانٍ تَعْنِي زَوْجَهَا كَانَ لَهُ نَاضِحَانِ حَجَّ عَلَى أَحَدِهِمَا وَالْآخَرَ يَسْقِي أَرْضًا لَنَا قَالَ فَإِنَّ عُمْرَةَ فِي رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَّةً أَوْ حَجَّةً مَعِي۔

(۸۳۸) حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع سے واپس ہوئے تو آپ نے ام سنان انصاریہ سے دریافت فرمایا کہ تمہیں حج کرنے سے کیا چیز مانع رہی تھی؟ انہوں نے عرض کی کہ ابو فلاں! مراد ان کے اپنے شوہر سے تھی، ان کے پاس دو اونٹ تھے، ایک پر تو وہ خود حج کو چلے گئے اور دوسرا ہماری زمین سیراب کرتا ہے۔ آپ نے اس پر ارشاد فرمایا رمضان میں عمرہ حج کی قضا بن جائے گا یا (آپ نے یہ فرمایا کہ) میرے ساتھ حج (کی قضا بن جائے گا

فائدہ:- آنحضور ﷺ کے ساتھ حج کرنے کی بہت بڑی فضیلت تھی، جس سے ام سنان محروم رہ گئی تھیں، حج ان پر فرض نہیں تھا، اس لئے آنحضور ﷺ نے ان کی دلداری کے لئے فرمایا کہ رمضان میں اگر وہ عمرہ کر لیں تو اسی محرومی کا کفارہ بن جائے گا اس سے رمضان میں عمرہ کی فضیلت بھی سمجھ میں آتی ہے۔

(۸۳۹) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتِي عَشْرَةَ غَزْوَةً قَالَ أَرْبَعًا سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ يُحَدِّثُهُنَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعَجَبْنِي وَأَفْقَنِي أَنْ لَا تُسَافِرَ امْرَأَةٌ مَسِيرَةَ يَوْمَيْنِ

(۸۳۹) حضرت ابوسعیدؓ نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ بارہ غزوے کئے تھے آپ نے فرمایا کہ میں نے چار باتیں نبی کریم ﷺ سے سنی تھیں، یا یہ کہ چار باتیں وہ نبی کریم ﷺ سے نقل کرتے (آپ نے فرمایا کہ) یہ باتیں مجھے انتہائی پسند بھی ہیں، یہ کہ کوئی عورت، دو دن کا سفر اس وقت تک نہ کرے جب تک اس کے ساتھ اس کا شوہر یا کوئی ذورحم محرم نہ ہو، نہ عید



الفطر اور عید الفضحیٰ کے روزے رکھے جائیں، نہ عصر کی نماز کے بعد غروب ہونے سے پہلے اور نہ صبح کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے سے پہلے کوئی نماز پڑھی جائے اور نہ تین مساجد کے سوا کسی کے لئے شدر حال (سفر) کیا جائے، مسجد حرام، میری مسجد اور مسجد اقصیٰ۔

لَيْسَ مَعَهَا زَوْجُهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ وَلَا صَوْمُ يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى وَلَا صَلَاةٌ بَعْدَ صَلَوَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِي وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى۔

### باب ۶۵۷۔ مَنْ نَذَرَ الْمَشْيَةَ إِلَى الْكَعْبَةِ

(۸۴۰) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى شَيْخًا يُهَادِي بَيْنَ ابْنَيْهِ قَالَ مَا بَالُ هَذَا قَالُوا نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ قَالَ إِنْ اللَّهُ عَنْ تَعْدِيْبِ هَذَا نَفْسَهُ لَغَنِيٌّ أَمْرَهُ أَنْ يَرْكَبَ۔

باب ۶۵۷۔ جس نے کعبہ تک پیدل چلنے کی نذر مانی (۸۴۰) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ایک بوڑھے شخص کو دیکھا جو اپنے دو بیٹوں کا سہارا لئے چل رہا تھا، آپ نے پوچھا، ان صاحب کا کیا حال ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ انہوں نے پیدل چلنے کی نذر مانی تھی، اس پر آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس سے بے نیاز ہے کہ یہ اپنے کو اذیت میں ڈالیں، پھر آپ نے انہیں سوار ہونے کا حکم دیا۔

(۸۴۱) حضرت عقبہ بن عامرؓ نے بیان کیا میری بہن نے نذر مانی تھی کہ بیت اللہ وہ پیدل جائیں گی، پھر انہوں نے مجھ سے کہا کہ میں اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے بھی پوچھ لوں چنانچہ میں نے آپ ﷺ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ پیدل چلیں اور سوار بھی ہو جائیں۔

(۸۴۱) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ نَذَرْتُ أُحْتَى أَنْ تَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ وَأَمَرْتَنِي أَنْ أَسْتَفْتِيَ لَهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَيْتُهُ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِيَمْشِيَ وَلِيَرْكَبَ۔

### باب ۶۵۸۔ مَدِينَةُ الْحَرَمِ

(۸۴۲) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، مدینہ حرم ہے، فلاں جگہ سے فلاں جگہ تک، اس حد میں نہ کوئی درخت کاٹا جائے نہ کوئی جنابت کی جائے اور جس نے بھی کوئی جنابت کی، اس پر اللہ تعالیٰ اور تمام ملائکہ اور انسانوں کی لعنت ہے۔

(۸۴۲) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مِّنْ كَذَا إِلَى كَذَا لَا يُقْطَعُ شَجَرُهَا وَلَا يُحْدَثُ فِيهَا حَدَثٌ مِّنْ أَحَدٍ فِيهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ۔

(۸۴۳) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میری زبان سے مدینہ کے دونوں پتھر لے علاقہ کے درمیان کے حصے کی حرمت قائم کر دی گئی ہے۔ نبی کریم ﷺ بنو حارثہ کے یہاں آئے اور فرمایا، بنو حارثہ! میرا خیال ہے کہ تم لوگ حرم سے باہر ہو گئے ہو، پھر آپ ﷺ نے مڑ کر دیکھا اور فرمایا کہ نہیں بلکہ تم لوگ حرم کے اندر ہی ہو۔

(۸۴۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُرَمَ مَا بَيْنَ لَابَتِي الْمَدِينَةِ عَلَى لِسَانِي قَالَ وَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي حَارِثَةَ فَقَالَ أَرَأَيْكُمْ يَا بَنِي حَارِثَةَ قَدْ خَرَجْتُمْ مِّنَ الْحَرَمِ ثُمَّ أُلْتَفَتْ فَقَالَ بَلْ أَنْتُمْ فِيهِ۔

(۸۴۴) حضرت علیؓ نے بیان کیا کہ ہمارے پاس اللہ کی کتاب اور نبی کریم ﷺ کے اس صحیفہ کے سوا جو نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے ہے اور کوئی

(۸۴۴) عَنْ عَلِيٍّ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ إِلَّا كِتَابُ اللَّهِ وَهَذِهِ الصَّحِيفَةُ عَنِ النَّبِيِّ



چیز (شرعی احکام کے متعلق لکھی ہوئی صورت میں) نہیں ہے مدینہ، عار سے فلاں مقام تک حرم ہے جس نے اس حد میں جنابت کی یا کسی جنابت کرنے والے کو پناہ دی تو اس پر اللہ تعالیٰ اور تمام ملائکہ اور انسانوں کی لعنت ہے، نہ اس کی کوئی فرض عبادت مقبول ہے نہ نفل، فرمایا کہ تمام مسلمان کی امان ایک ہے اس لئے اگر کسی مسلمان کی (دی ہوئی امان میں، دوسرے مسلمان نے) بدعہدی کی تو اس پر اللہ اور تمام ملائکہ اور انسانوں کی لعنت ہے نہ اس کی کوئی فرض عبادت مقبول ہے نہ نفل۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَائِرِ إِلَى كَذَا مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا أَوْ أَوَى مُحَدَّثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهَا صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَقَالَ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَمَنْ تَوَلَّى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنٍ مَوَالِيَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ۔

فائدہ:- حضرت علیؓ نے نبی کریم ﷺ کی بہت سی احادیث قلم بند کر لی تھیں، صحیح بخاری کی کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة میں امام بخاریؒ کی تصریح سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علیؓ کا لکھا ہوا مجموعہ حدیث، جو صحیفہ علی سے مشہور ہے، کافی ضخیم تھا اس میں زکوٰۃ، حرمت مدینہ، خطبہ حجة الوداع اور اسلامی دستور کے نکات، جو انہوں نے آنحضور ﷺ سے سنے تھے لکھ لئے تھے اس حدیث میں کتاب اللہ کے ساتھ، جس صحیفہ کا ذکر ہے یہ وہی صحیفہ علیؓ ہے حضرت علیؓ اس صحیفہ کا اکثر حوالہ دیا کرتے ہیں۔ (کفار کے ساتھ حالت جنگ میں اگر کسی بھی مسلمان نے کسی دشمن کافر کو امان دے دی تو تمام مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے مسلمان کی دی ہوئی امان کا پاس و لحاظ رکھیں اور اس کافر کو کسی قسم کا نقصان یا اذیت نہ پہنچنے دیں اگر اس عہد و امان کا کسی مسلمان نے لحاظ نہ کیا اور بدعہدی کی تو اس پر لعنت ہے۔ نیز جس طرح مکہ حرم ہے اسی طرح مدینہ بھی حرم ہے کیونکہ ان احادیث میں بصراحت مدینہ کو حرم کہا گیا ہے حنفی فقہ کی بعض کتابوں میں یہ تصریح کر دی گئی ہے کہ مدینہ کے لئے کوئی حرم نہیں علامہ انور شاہ صاحب کشمیریؒ نے لکھا ہے کہ جب احادیث سے بصراحت اس کا ثبوت ملتا ہے تو اس طرح کی تعبیر کی گنجائش نہیں رہ جاتی جیسے بعض حنفی فقہ کی کتابوں میں ہے انہوں نے لکھا ہے کہ ان فقہاء نے جس نقطہ نظر کی بنیاد پر لکھا ہے وہ بنیاد تو صحیح ہے البتہ قصور تعبیر کا ہے اگر اس تعبیر کی بجائے یہ لکھ دیا جائے کہ حرم اگر چہ مدینہ کا بھی ہے لیکن مکہ کے حرم کی طرح نہیں ہے کیونکہ مکہ کے حرم کے جو احکام ہیں وہ مدینہ کے حرم کے نہیں اس لئے حرمت مدینہ کی بھی ثابت ہے لیکن مکہ کی حرمت سے مختلف! تو بات صاف تھی کیونکہ تمام امت کا اسی کے مطابق عمل ہے مکہ کے حرم سے اگر درخت کاٹ لئے جائیں تو اس پر جزاء واجب ہو جاتی ہے لیکن مدینہ کے حرم سے درخت کاٹنے پر کسی نے جزاء واجب نہیں قرار دی، اسی عنوان کی ایک حدیث میں ہے کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ ہجرت کر کے تشریف لائے اور مسجد بنانے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے درخت کاٹنے کا حکم دیا تھا اور اس حکم کے مطابق کھجور کے جو درخت تھے وہ کاٹ دیئے گئے تھے اس طرح کے واقعات خود دور نبوت میں ملتے ہیں، درحقیقت مدینہ کو حرم قرار دے کر اس حرم کے درخت کاٹنے کی جو آپ ﷺ نے ممانعت فرمائی تھی اس سے مقصد صرف یہ تھا کہ مدینہ سے ایسے درخت نہ کاٹے جائیں جن سے حرم کی رونق اور اس کی ہریالی کو نقصان پہنچے۔

باب - مدینہ کی فضیلت، مدینہ (برے) آدمیوں کو نکال دیتا ہے (۸۳۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے ایک ایسے سہر (میں ہجرت کا) حکم ہوا ہے جو دوسرے شہروں کو مغلوب کرے گا (کفار و منافقین) اسے یثرب کہتے ہیں وہ مدینہ ہے (برے) لوگوں کو اس طرح باہر کر دیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو۔

باب ۶۵۹. فَضْلُ الْمَدِينَةِ وَانْهَاءُ تَنْفِي النَّاسِ (۸۴۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقَرْيَ يَقُولُونَ يَثْرِبُ وَهِيَ الْمَدِينَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكَبِيرُ حُبَّتِ الْحَدِيدُ۔



## باب ۲۶۰: الْمَدِينَةُ طَابَةُ

(۸۴۶) عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوكَ حَتَّى أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ هَذِهِ طَابَةُ.

## باب ۲۶۰ - مدینہ کا نام طابہ

(۸۴۶) حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم غزوہ تبوک سے، نبی کریم ﷺ کے ساتھ واپس ہوتے ہوئے جب مدینہ کے قریب پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ ہے طابہ۔

## باب ۲۶۱: مَنْ رَغِبَ عَنِ الْمَدِينَةِ

(۸۴۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَتْرُكُونَ الْمَدِينَةَ عَلَى خَيْرٍ مَا كَانَتْ لَا يَغْشَاهَا إِلَّا الْعَوَافِي يُرِيدُ عَوَافِي السَّبَاعِ وَالطَّيْرِ وَآخِرُ مَنْ يُحْشَرُ رَاعِيَانِ مِنْ مُزَيْنَةَ يُرِيدَانِ الْمَدِينَةَ يَنْعِقَانِ بَغْنَمَهُمَا فَيَجِدَانَهَا وَحُوشًا حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْوُدَاعَ خَرًّا عَلَى وَجُوهِهِمَا.

## باب ۲۶۱ - جس نے مدینہ سے اعراض کیا

(۸۴۷) حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا تھا کہ لوگ مدینہ کو بہتر حالت میں چھوڑیں گے پھر وہاں ایسے حیوانات کی ریل پیل ہو جائے گی جو چارے کی تلاش میں شہروں کا رخ کرتے ہیں، آپ کی مراد درندوں اور پرندوں سے تھی، پھر آخر میں مزینہ کے دو چرواہے مدینہ آئیں گے تاکہ اپنی بکریوں کو ہانک کے لے جائیں، لیکن وہاں انہیں صرف وحشی جانور نظر آئیں گے، آخر ثنیۃ الوداع تک جب پہنچیں گے تو اپنے منہ کے بل گر پڑیں گے (یہ قرب قیامت کا واقعہ ہے۔)

(۸۴۸) عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يَبْسُوتُ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَيُفْتَحُ الشَّامُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يَبْسُوتُ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَيُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يَبْسُوتُ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ.

(۸۴۸) حضرت سفیان بن ابی زہیرؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یمن فتح ہوگا تو کچھ لوگ اپنی سواریوں کو دوڑاتے ہوئے لائیں گے اور اپنے گھر والوں کو اور ان کو جو ان کی بات مان جائیں گے، سوار ہو کر لے جائیں گے (یمن میں قیام کے لئے) کاش انہیں معلوم ہوتا کہ مدینہ ہی ان کے لئے بہتر تھا، اور شام فتح ہوگا تو کچھ لوگ اپنی سواریوں کو دوڑاتے ہوئے لائیں گے اور اپنے گھر والوں اور تمام ان لوگوں کو جو ان کی بات مان لیں گے اپنے ساتھ لے جائیں گے، کاش انہیں معلوم ہوتا کہ مدینہ ہی ان کے لئے بہتر ہے، اور عراق فتح ہوگا تو کچھ لوگ اپنی سواریوں کو تیز دوڑاتے ہوئے لائیں گے اور اپنے گھر والوں کو اور جو ان کی بات مان لیں گے اپنے ساتھ لے جائیں گے، کاش انہیں معلوم ہوتا کہ مدینہ ہی ان کے لئے بہتر تھا۔

فائدہ:- ان احادیث میں جو پیش گوئی کی گئی ہے وہ حرف بحرف صحیح نکلی اور یہ آنحضور ﷺ کی نبوت پر شاہد عدل ہے علامہ کشمیریؒ نے لکھا ہے کہ اکثر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حالات میں ملتا ہے کہ جب ممالک فتح ہوئے تو وہ لوگ دور دراز علاقوں میں پھیل گئے، لیکن اپنے آخری وقت مدینہ پہنچ گئے اور وفات اسی مقدس شہر میں ہوئی۔

## باب ۲۶۲: الْإِيمَانُ يَارِزُ إِلَى الْمَدِينَةِ

(۸۴۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْإِيمَانَ لِيَارِزُ إِلَى

## باب ۲۶۲ - ایمان مدینہ کی طرف سمت آئے گا

(۸۴۹) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ایمان مدینہ کی طرف اس طرح سمت آئے گا، جیسے سانپ اپنے بل میں



الْمَدِينَةِ كَمَا تَارِزُ الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا۔

آجایا کرتا ہے۔

باب ۲۶۳۔ اِثْمُ مَنْ كَادَ اَهْلَ الْمَدِينَةِ

(۸۵۰) عَنْ سَعْدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَكِيدُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَحَدٌ إِلَّا اِنْمَاعَ كَمَا يَنْمَاعُ الْمَلْحُ فِي الْمَاءِ۔

باب ۲۶۳۔ اہل مدینہ سے فریب کرنے کا گناہ

(۸۵۰) حضرت سعدؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا تھا، کہ اہل مدینہ کے ساتھ جو شخص بھی فریب کرے گا وہ اس طرح گھل جائے گا، جیسے نمک پانی میں گھل جایا کرتا ہے۔

باب ۲۶۴۔ اَطَامُ الْمَدِينَةِ

(۸۵۱) عَنْ أُسَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُطَمٍ مِّنْ اَطَامِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَىٰ إِنِّي لَأَرَىٰ مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ يَوْمَتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ۔

باب ۲۶۴۔ مدینہ کے محلات

(۸۵۱) حضرت اسامہؓ نے فرمایا آپ ﷺ نے ایک بلند مقام سے مدینہ کے محلات میں سے ایک محل دیکھا اور فرمایا جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں تمہیں بھی نظر آ رہا ہے؟ میں بوندوں کے گرنے کی طرح، تمہارے گھروں میں فتنوں کے نازل ہونے کی جگہوں کو دیکھ رہا ہوں۔

باب ۲۶۵۔ لَا يَدْخُلُ الدَّجَالُ الْمَدِينَةَ

(۸۵۲) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَّلَكٌ

باب ۲۶۵۔ دجال مدینہ میں نہیں آسکے گا

(۸۵۲) حضرت ابو بکرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، مدینہ پر دجال کا رعب بھی نہیں پڑے گا اس دور میں مدینہ کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے ہوں گے۔

(۸۵۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاغُوتُ وَلَا الدَّجَالُ۔

(۸۵۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مدینہ کے راستوں پر فرشتے ہیں نہ اس میں سے طاعون آسکتا ہے نہ دجال۔

(۸۵۴) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطُوهُ الدَّجَالُ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ لَيْسَ مِنْ نِقَابِهَا نَقَبٌ إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَاقِقِينَ يَحْرِسُونَهَا ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ فَيُخْرِجُ اللَّهُ كُلَّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ۔

(۸۵۴) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، کوئی ایسا شہر نہیں ملے گا جسے دجال نے پامال نہ کر دیا ہو، سوائے مکہ اور مدینہ کے کہ ان کے ہر راستے پر صف بستہ فرشتے کھڑے ہوں گے جو ان کی حفاظت کریں گے پھر مدینہ کی زمین تین مرتبہ کانپے گی جس سے ایک ایک کافر اور منافق کو اللہ تعالیٰ (حرمین شریفین سے) باہر کر دے گا۔

(۸۵۵) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا طَوِيلًا عَنِ الدَّجَالِ فَكَانَ فِيمَا حَدَّثَنَا بِهِ أَنَّ قَالَ يَأْتِي الدَّجَالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ

(۸۵۵) حضرت ابو سعید خدریؓ نے بیان کیا کہ ہم سے رسول اللہ ﷺ نے دجال کے متعلق طویل حدیث بیان کی آپ نے اپنی حدیث میں یہ بھی ارشاد فرمایا تھا کہ دجال مدینہ کی ایک ویران زمین تک پہنچے گا، حالانکہ مدینہ میں داخلہ اس کے لئے ممکن نہیں ہوگا اس دن ایک شخص اس کی طرف



الْمَدِينَةَ يَنْزِلُ بَعْضُ السَّبَاحِ بِالْمَدِينَةِ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ  
يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ وَهُوَ خَيْرُ النَّاسِ أَوْ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فَيَقُولُ  
أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَالُ الَّذِي حَدَّثَنَا عَنْكَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثُهُ فَيَقُولُ الدَّجَالُ أَرَأَيْتَ  
إِنْ قَتَلْتُ هَذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ هَلْ تَشْكُونَ فِي الْأَمْرِ  
فَيَقُولُونَ لَا فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ فَيَقُولُ حِينَ يُحْيِيهِ وَاللَّهِ  
مَا كُنْتُ قَطُّ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي الْيَوْمَ فَيَقُولُ الدَّجَالُ  
اقْتُلْهُ فَلَا يُسَلِّطُ عَلَيْهِ -

نکل کر آگے بڑھے گا یہ لوگوں میں ایک بہترین فرد ہوگا یا (یہ فرمایا کہ)  
بہترین لوگوں میں ہوگا، وہ شخص کہے گا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تم وہی  
دجال ہو جسکے متعلق ہمیں رسول اللہ ﷺ نے اطلاع دی تھی، دجال کہے گا  
کیا اگر میں اسے قتل کر کے پھر زندہ کر ڈالوں تو تم لوگوں کو میرے معاملہ  
میں کوئی شبہ رہ جائے گا اس کے حواری کہیں گے کہ نہیں چنانچہ دجال انہیں  
قتل کر کے پھر زندہ کر دے گا جب دجال انہیں زندہ کر دے گا تو وہ کہے گا،  
بخدا جس درجہ مجھے آج تمہارے متعلق بصیرت حاصل ہوئی اتنی کبھی نہ تھی  
دجال کہے گا، لاؤ تو اسے قتل کروں لیکن اس مرتبہ وہ قابو نہ پاسکے گا۔

### باب ۶۶۶. الْمَدِينَةُ تَنْفِي الْخَبَثِ

(۸۵۶) عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعَهُ عَلَى الْإِسْلَامِ فَجَاءَ مِنَ  
الْغَدِ مُحْمُومًا فَقَالَ أَقْلِنِي فَأَبَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ  
الْمَدِينَةُ كَالْكَبِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَتَنْصَعُ طَيِّبَهَا -

باب ۶۶۶ - مدینہ برائی کو دور کرتا ہے  
(۸۵۶) حضرت جابرؓ نے فرمایا کہ ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کی خدمت  
میں حاضر ہو کر اسلام پر بیعت کی، دوسرے دن آیا تو اسے بخار چڑھا ہوا  
تھا کہنے لگا کہ میری بیعت فسخ کر دیجئے آپ ﷺ نے تین مرتبہ تو انکار کیا،  
پھر فرمایا مدینہ کی مثال بھٹی کی ہے کہ میل کچیل کو دور کر کے خالص جوہر کو  
نکھار دیتی ہے۔

(۸۵۷) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِينَةِ ضِعْفِي مَا جَعَلْتَ  
بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَاتِ -

(۸۵۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے  
فرمایا اے اللہ! جتنی آپ نے مکہ میں برکت عطا فرمائی ہے مدینہ میں اس  
سے دوگنی برکت نازل فرمائیے۔

(۸۵۸) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَكَانَ  
أَبُوبَكْرٍ وَبِلَالٌ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمَّى يَقُولُ  
كُلُّ أَمْرٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ  
وَالْمَوْتُ أَذْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ  
وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أَقْلَعَ عَنْهُ الْحُمَّى يَرْفَعُ عَقِيرَتَهُ يَقُولُ  
أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَ لَيْلَةً  
بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْ خَرُّوا جَلِيلُ  
وَهَلْ أَرَدْتُ يَوْمًا مَيَّاهَ مَجْنَّةٍ وَهَلْ يَبْدُونَ لِي شَامَةً  
وَطُفِيلُ قَالَ اللَّهُمَّ الْعَنْ شَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَعُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ  
وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلْفٍ كَمَا أَخْرَجُونَا مِنْ أَرْضِنَا إِلَى أَرْضِ  
الْيَوْمَاءِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ

(۸۵۸) حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف  
لائے تو ابوبکر اور بلالؓ بخار میں مبتلا ہو گئے ابوبکرؓ جب بخار میں مبتلا ہوئے  
تو یہ شعر پڑھتے تھے ہر آدمی اپنے گھر والوں میں صبح کرتا ہے، حالانکہ  
موت اس کے چپل کے تسمہ سے بھی زیادہ قریب ہے اور بلالؓ کا بخار اترتا تو  
آپ بلند آواز سے یہ اشعار پڑھتے تھے کاش! ایک رات، میں مکہ کی  
وادی میں گزار سکتا اور میرے چاروں طرف ازخراہ جلیل (گھاس)  
ہوتیں۔ کاش! ایک دن میں مجھ کے پانی پر پہنچتا اور کاش میں شامہ اور  
طفیل (پھاڑوں کو دیکھ سکتا۔ کہا کہ اے اللہ! شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ  
اور امیہ بن خلف کو اپنی رحمتوں سے اس طرح دور کر دے جس طرح  
انہوں نے ہمیں اپنے وطن سے اس بیماری کی زمین میں نکالا ہے، پھر  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اے اللہ ہمارے دلوں میں مدینہ کی محبت اسی  
طرح پیدا کر دے جس طرح مکہ کی محبت ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ! اے



اللہ! ہمارے صاع اور ہمارے مد میں برکت عطا فرما اور اسے ہمارے لئے مناسب کر دے، یہاں کے بخار کو جحفہ منتقل کر دے، عائشہؓ نے بیان کیا کہ جب ہم مدینہ آئے تو یہ خدا کی سب سے زیادہ و باوالی سرزمین تھی، انہوں نے (اس کی وجہ) بتائی کہ وادی بطحان (مدینہ کی ایک وادی) سے متعفن اور بدبودار پانی بہا کرتا تھا۔

حَبَبُ الْيَنَّا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَفِي مَدَّنَا وَصَحِّحْهَا لَهَا وَانْقُلْ حُمَاهَا إِلَيَّ الْجُحْفَةَ قَالَتْ وَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَهِيَ أَوْ بَأُ أَرْضِ اللَّهِ قَالَتْ فَكَانَ بَطْحَانُ يَجْرِي نَجَلًا تَعْنِي مَاءً اجْنًا

فائدہ:- رسول اللہ ﷺ کی دعاء کی برکت سے یہاں کی بیماریاں یکسر ختم ہو گئیں تھیں۔

## کتاب مسائل روزہ کے بیان میں

باب ۶۶۷۔ روزہ کی فضیلت

(۸۵۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا روزہ ایک ڈھال ہے اس لئے (روزہ دار) نہ بے ہودہ گوئی کرے اور نہ جاہلانہ افعال۔ اور اگر کوئی شخص اس سے لڑنے مرنے کے لئے کھڑا ہو جائے یا اسے گالی دے تو جواب صرف یہ ہونا چاہئے کہ میں روزہ دار ہوں (یہ الفاظ) دو مرتبہ (کہہ دے) اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ روزہ دار کے منہ کی بوالہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ اور پاکیزہ ہے (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) بندہ اپنا کھانا، پینا اور اپنی شہوات میرے لئے چھوڑتا ہے، روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا اور اس میں (دوسری) نیکیوں کا ثواب بھی (اصل نیکی کے دس گنا ہوتا ہے)۔

## کتاب الصوم

باب ۶۶۷۔ فضل الصوم

(۸۵۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الصَّيَامُ جُنَّةٌ فَلَا يَرْفُثُ وَلَا يَجْهَلُ وَإِنْ أَمْرُؤَا قَاتَلَهُ، أَوْ شَاتَمَهُ، فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ مَرَّتَيْنِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ يَتْرُكُ طَعَامَهُ، وَشَرَابَهُ، وَشَهْوَتَهُ، مِنْ أَجْلِ الصَّيَامِ لِي وَأَنَا أَجْزَى بِهِ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا۔

فائدہ:- روزہ ڈھال ہے دنیا میں شہوات نفسانی وغیرہ سے اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کے غضب، عذاب اور دوزخ سے۔

دوسری تمام عبادات آدمی دکھاوے کے لئے کر سکتا ہے، صرف روزہ ہی ایک ایسی عبادت ہے جس کا تعلق براہ راست اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان ہوتا ہے کوئی شخص اگر چاہے تو چھپ کر کھاپی سکتا ہے لیکن اگر وہ روزہ پورے آداب کے ساتھ رکھتا ہے تو گویا اس کا باعث صرف اللہ تعالیٰ کا خوف، اس کی رضا کے حصول کی خواہش اور قلب کا تقویٰ ہی ہو سکتا ہے۔ پس جب روزے کا باعث صرف اللہ تعالیٰ کا خوف و خشیت ٹھہراتو اللہ تعالیٰ ہی براہ راست اس کا بدلہ دیں گے اب ایک آدمی غور کرے کہ جب انعام دینے والے اللہ تعالیٰ ہوں اور انعام بھی دیں خاص اس وجہ سے کہ ایک عمل انہیں کے لئے کیا گیا ہے تو وہ انعام کس قدر بے پایاں ہوگا اگرچہ دوسرے اعمال کا بدلہ بھی اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے دیا جائے گا لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ روزہ میں کوئی بہت بڑی خصوصیت ہے کہ اللہ تعالیٰ اس عمل کو بھی خاص اپنے لئے قرار دے رہے ہیں اور اس کا بدلہ بھی خود ہی دیں گے۔ غنیوں کے غنی انعام دینے پر آمیں، بے حساب اور لامحدود، رحمت، مغفرت اور جو سامنے ہو، پھر انعام اور اکرام کا اندازہ کون لگا سکتا ہے، تحدید و تعیین کس کی قدرت میں ہے ورنہ عام قاعدہ یہی ہے کہ نیکی کا بدلہ اصل سے دس گنا مل جائے۔



## باب ۶۶۸. الرِّیَانُ لِلصَّائِمِینَ

(۸۶۰) عَنْ سَهْلِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ: الرِّیَانُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ يُقَالُ أَيْنَ الصَّائِمُونَ فَيَقُومُونَ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ فَإِذَا دَخَلُوا أُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ۔

## باب ۶۶۸۔ روزہ داروں کے لئے ریان

(۸۶۰) حضرت سہلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت کا ایک دروازہ ہے ”ریان“ قیامت کے دن اس دروازہ سے صرف روزہ دار ہی داخل ہو سکتے ہیں ان کے سوا کوئی اس سے داخل نہیں ہو سکتا۔ پکارا جائے گا کہ روزہ دار کہاں ہیں؟ اور روزہ دار کھڑے ہو جائیں گے (جنت میں اس دروازہ سے جانے کے لئے) انکے سوا اس سے اور کوئی نہیں اندر جائے گا اور جب یہ لوگ اندر چلے جائیں گے تو دروازہ بند کر دیا جائے گا پھر اس سے کوئی اندر نہ جاسکے گا۔

(۸۶۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ نُودِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَاعْبُدُ اللَّهُ هَذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرِّیَانِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا بَنِيَّ أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عَلَيَّ مِنْ دُعَى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَأَرْجُوا أَنْ تَكُونُوا مِنْهُمْ۔

(۸۶۱) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اللہ کے راستے میں دو مرتبہ خرچ کیا اسے جنت کے دروازوں سے بلایا جائے گا کہ اے اللہ کے بندے! یہ دروازہ اچھا ہے، جو شخص نمازی ہوگا اسے نماز کے دروازہ سے بلایا جائے گا، جو مجاہد ہوگا اسے جہاد کے دروازہ سے بلایا جائے گا جو روزہ دار ہوگا، اسے ”باب الریان“ سے بلایا جائے گا اور جو صدقہ کرنے والا ہوگا، اسے صدقہ کے دروازہ سے بلایا جائے گا اس پر ابو بکرؓ نے پوچھا، میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہ! جو لوگ ان دروازوں (میں سے کسی ایک دروازہ) سے بلائے جائیں گے، مجھے ان سے بحث نہیں، آپ یہ فرمائیں کہ کیا کوئی ایسا بھی ہوگا جسے ان سب دروازوں سے بلایا جائے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں، اور مجھے امید ہے کہ آپ بھی انہیں میں ہوں گے۔

(۸۶۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فَتُحْتِ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ۔

(۸۶۲) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جب رمضان آتا ہے، تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

(۸۶۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فَتُحْتِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَغُلِقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ۔

(۸۶۳) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے۔

(۸۶۴) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَأَقْدَرُوا لَهُ (لهلال رمضان)۔

(۸۶۴) حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ جب چاند رمضان کے مہینہ کا دیکھو تو روزہ شروع کر دو اور جب چاند (شوال کا) دیکھو تو افطار شروع کر دو اور اگر بدلی ہو تو اندازہ سے کام کرو (یعنی رمضان کا چاند)۔



باب ۶۶۹۔ مَنْ لَمْ يَدْعُ قَوْلَ

الزُّورِ وَالْعَمَلِ بِهِ فِي الصَّوْمِ

(۸۶۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَدْعُ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلِ بِهِ فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدْعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ۔

باب ۶۶۹۔ جس نے رمضان میں

جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑا

(۸۶۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نیا ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی شخص جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا (روزے رکھ کر) نہیں چھوڑتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں کہ وہ اپنا کھانا، پینا چھوڑ دے۔

باب ۶۷۰۔ هَلْ يَقُولُ

إِنِّي صَائِمٌ إِذَا شَتِمَ

(۸۶۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزَى بِهِ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ وَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمٍ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرُفُثُ وَلَا يَصْحَبُ فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي أُمْرُؤٌ صَائِمٌ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفٌ فِيمَ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ۔

باب ۶۷۰۔ کیا اگر کسی کو گالی دی جائے

تو اسے یہ کہنا چاہئے کہ میں روزہ سے ہوں

(۸۶۶) حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ابن آدم (انسان) کا ہر عمل خود اس کا اپنا ہے، سوائے روزے کہ وہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا اور روزہ ایک ڈھال ہے اگر کوئی روزے سے ہو تو اسے بے ہودہ گوئی نہیں کرنی چاہئے اور نہ ہی شور مچانا چاہئے، اگر کوئی شخص اس سے گالم گلوچ کرنا یا لڑنا چاہے تو اس کا جواب صرف یہ ہونا چاہئے کہ میں روزہ سے ہوں، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے، روزہ دار کے منہ کی بوالہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے، روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوں گی (ایک تو) جب وہ افطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے (اور دوسرے) جب وہ اپنے رب سے ملے گا تو اپنے روزے کا (بدلہ پا کر) خوش ہوگا۔

باب ۶۷۱۔ الصَّوْمُ لِمَنْ

خَافَ عَنْ نَفْسِهِ الْعَزُوبَةَ

(۸۶۷) عَنْ عَلْقَمَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ بَيْنَا أَنَا أَمْشِي مَعَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغْضُ لِلْبَصْرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وَجَاءٌ۔

باب ۶۷۱۔ روزہ، اس شخص کے لئے جو مجرد ہونے کی

وجہ سے (زنا وغیرہ میں مبتلا ہو جانے کا) خوف رکھتا ہو

(۸۶۷) حضرت علقمہ نے بیان کیا کہ میں عبد اللہ بن مسعود کے ساتھ چل رہا تھا اسی دوران آپ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے تو آپ نے فرمایا اگر کوئی صاحب استطاعت ہو تو اسے نکاح کر لینا چاہئے کیونکہ نظر کو نیچی رکھنے اور شرم گاہ کو محفوظ رکھنے کا یہ باعث ہے اور اگر کسی میں اتنی استطاعت نہ ہو تو اسے روزے رکھنے چاہئیں کیونکہ اس سے شہوت ختم ہو جاتی ہے۔

باب ۶۷۲۔ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا رَأَيْتُمْ

الْهَالَالَ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَافْطَرُوا

(۸۶۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهْرُ تِسْعُ

باب ۶۷۲۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے جب چاند (رمضان کا) دیکھو تو

روزے رکھو اور جب (عید کا) چاند دیکھو تو روزے رکھنا چھوڑ دو

(۸۶۸) حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ایک مہینہ کی (کم از کم انتیس راتیں) ہوتی ہیں اس لئے (انتیس



وَعِشْرُونَ لَيْلَةً فَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ۔

پوری ہو جانے پر) جب تک چاند نہ دیکھ لو، روزہ شروع نہ کرو اور اگر چاند چھپ جائے تو پورے تیس کر لو۔

(۸۶۹) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتَى مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا فَلَمَّا مَضَى تِسْعَةٌ وَعِشْرُونَ يَوْمًا غَدَا أَوْ رَاحَ فَقِيلَ لَهُ؛ إِنَّكَ حَلَفْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ شَهْرًا فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعَةً وَعِشْرِينَ يَوْمًا۔

(۸۶۹) حضرت ام سلمہؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اپنی ازواج سے ایک مہینہ تک جدا رہے پھر جب انتیس دن پورے ہو گئے تو صبح کے وقت یا شام کے وقت آپ ان کے پاس تشریف لے گئے۔ کسی نے کہا کہ آپ نے تو عہد کیا تھا کہ آپ ایک مہینہ تک ان کے یہاں تشریف نہیں لے جائیں گے (حالانکہ ابھی انتیس دن ہوئے تھے کہ آپ ﷺ تشریف لے گئے) تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے

### باب ۶۷۳۔ شَهْرًا عِيدٌ لَا يَنْقُصَانِ

(۸۷۰) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَهْرَانِ لَا يَنْقُصَانِ شَهْرًا عِيدٌ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ۔

(۸۷۰) حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، دو مہینے ناقص نہیں رہتے، مراد عید، رمضان اور ذی الحجہ کے دنوں مہینے ہیں۔

فائدہ:- امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے الحق رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ حدیث میں یہ بشارت دی گئی ہے کہ دو مہینے پہلے اگر ناقص، یعنی انتیس کے ہوں پھر بھی ان کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔ یعنی اگر تیس دنوں ہی کا ملے گا۔

باب ۶۷۴۔ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ

(۸۷۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسِبُ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا يَعْنِي مَرَّةً تِسْعَةً وَعِشْرِينَ وَ مَرَّةً ثَلَاثِينَ۔

باب ۶۷۴۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہم لوگ حساب کتاب نہیں جانتے (۸۷۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ہم ایک بے پڑھی لکھی قوم ہیں، نہ لکھنا جانتے ہیں نہ حساب کرنا، مہینہ، یوں ہے اور یوں ہے، آپ کی مراد ایک مرتبہ انتیس (دنوں سے) تھی اور ایک مرتبہ تیس سے۔

### باب ۶۷۵۔ لَا يَتَقَدُّ مِنْ رَمَضَانَ

#### بِصَوْمِ يَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ

(۸۷۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَقَدُّ مَنْ أَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوْمَهُ، فَلْيَصُمْ ذَلِكَ الْيَوْمَ۔

باب ۶۷۵۔ رمضان سے پہلے ایک یا دو دن کے روزے نہ رکھے جائیں

(۸۷۲) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، کوئی شخص رمضان سے پہلے (شعبان کی آخری تاریخوں میں) ایک یا دو دن کے روزے نہ رکھے، البتہ اگر کسی کو ان میں روزے رکھنے کی عادت ہو تو وہ اس دن بھی روزہ رکھ لے۔

فائدہ:- شک کے دن روزہ نہ رکھا جائے۔ یعنی انتیس تاریخ کو اگر چاند نہ دکھائی دیا، بادل یا غبار کی وجہ سے اور یہ متعین نہ ہو سکا کہ چاند ہوا یا نہیں تو اس دن روزہ نہ رکھنا چاہئے۔ اس حدیث میں ہے کہ رمضان سے پہلے ایک یا دو دن کے روزے نہ رکھے جائیں۔



مقصد آپ کا یہ تھا کہ اس طرح روزہ رکھنے سے رمضان کا غیر رمضان سے التباس پیدا ہو سکتا تھا اور شریعت اس طریقہ کو پسند نہیں کرتی ہے اس وجہ سے آپ ﷺ نے بار بار یہ فرمایا کہ چاند دیکھ کر ہی روزے شروع کئے جائیں اور چاند دیکھ کر ہی روزوں کا سلسلہ ختم کر دیا جائے لیکن اس سلسلے میں ایک اور حدیث بھی ہے جس کی تخریج ترمذی نے کی ہے کہ جب نصف شعبان باقی رہ جائے تو پھر روزے نہ رکھو۔

علامہ انور شاہ صاحب کشمیریؒ نے لکھا ہے کہ اس حدیث میں روزے رکھنے سے ممانعت، امت پر شفقت کی وجہ سے ہے۔ یعنی جب رمضان مبارک سامنے آ رہا ہے تو اب اس کی تیاریوں میں لگ جانا چاہئے اور روزے نہیں رکھنے چاہئیں تاکہ رمضان سے پہلے ہی کہیں کمزور نہ ہو جائیں کہ یہ مہینہ عبادت اور محنت کا مہینہ ہے، لیکن جس حدیث میں ایک دن یا دو دن کے روزوں کی ممانعت ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ شریعت کی قائم کردہ حدود میں کسی قسم کی دخل اندازی نہ ہونے پائے اور امت کہیں احتیاط اور تقشف میں نفل اور فرض کی تمیز نہ کھو بیٹھے۔ اس لئے بعض فقہائے حنفیہ نے لکھا ہے کہ خاص خاص اہل علم کے لئے یوم شک کے روزے میں کوئی کراہت نہیں کیونکہ ان سے حدود شریعت کے قائم رکھنے کی توقع ہے۔ حدیث کے آخری حصے کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص بعض خاص دنوں میں روزہ رکھنے کا عادی تھا اور اتفاق سے وہ دن انتیس یا اٹھائیس شعبان کو پڑ گئے تو وہ اس دن روزہ رکھ لے

باب ۶۷۶. قَوْلِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ ذِكْرُهُ

أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى

نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ

(۸۷۳) عَنْ الْبَرَاءِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ كَانَ أَصْحَبُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَائِمًا فَحَضَرَ الْإِفْطَارُ فَنَامَ قَبْلَ أَنْ يُفْطِرَ لَمْ يَأْكُلْ لَيْلَتَهُ وَلَا يَوْمَهُ، حَتَّى يُمِيسَى وَإِنْ قَيْسَ بْنِ صِرْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ كَانَ صَائِمًا فَلَمَّا حَضَرَ الْإِفْطَارُ أَتَى امْرَأَتَهُ فَقَالَ لَهَا أَعِنْدَكَ طَعَامٌ قَالَتْ لَا وَلَكِنْ أَنْطَلِقُ فَأَطْلُبُ لَكَ وَكَانَ يَوْمَهُ يَعْمَلُ فَعَلْبَتُهُ، عُيْنَاهُ، فَجَاءَتْهُ امْرَأَتُهُ قَالَتْ خَبِيئَةٌ لَكَ فَلَمَّا أَنْتَصَفَ النَّهَارُ غَشِيَ عَلَيْهِ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ:

”أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ فَفَرِحُوا بِهَا فَرَحًا شَدِيدًا وَنَزَلَتْ وَكُلُوا وَشَرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمْ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ“

باب ۶۷۶۔ اللہ عزوجل کا ارشاد حلال کر دیا ہے

تمہارے لئے رمضان کی راتوں میں اپنی بیویوں

سے بے حجاب ہونا، وہ تمہارا لباس ہیں تم ان کا لباس ہو

(۸۷۳) حضرت براء ابن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (ابتداء میں) محمد ﷺ کے صحابہ جب روزہ سے ہوتے (رمضان میں) اور افطار کا وقت آتا تو روزہ دار اگر افطار سے بھی پہلے سو جاتے تو پھر اس رات میں بھی اور آنے والے دن میں بھی انہیں کھانے پینے کی اجازت نہیں تھی تا آنکہ پھر شام ہو جاتی (تو روزہ افطار کر سکتے تھے) قیس بن صرمہ انصاریؓ روزے سے تھے، جب افطار کا وقت ہوا تو وہ اپنی بیوی کے پاس آئے اور ان سے پوچھا کہ تمہارے پاس کھانے کے لئے کچھ کھانا ہے؟ انہوں نے کہا کہ (کچھ) نہیں ہے، لیکن میں جاتی ہوں کہیں سے لاؤں گی، دن بھر انہوں نے کام کیا تھا، اس لئے آنکھ لگ گئی، جب بیوی واپس آئی اور انہیں (سوتے ہوئے) دیکھا تو فرمایا، افسوس تم محروم ہی رہے لیکن آدھے دن تک انہیں غشی آ گئی، جب اس کا ذکر نبی کریم ﷺ سے کیا گیا تو یہ آیت نازل ہوئی حلال کر دیا گیا، تمہارے لئے رمضان کی راتوں میں اپنی بیویوں سے بے حجاب ہونا، اس پر صحابہ بہت خوش ہوئے اور یہ آیت نازل ہوئی ”کھاؤ، پیو یہاں تک کہ ممتاز ہو جائے تمہارے لئے صبح کی سفید دھاری (صبح صادق) سیاہ دھاری (صبح کاذب) سے۔“

فائدہ:- ان آیات کے شان نزول میں بعض دوسرے واقعات کا ذکر احادیث میں آتا ہے، بہر حال اس میں کوئی استبعاد نہیں، کسی آیت کے نازل ہونے کی متعدد وجوہ ہو سکتی ہیں۔



(۸۷۴) عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ عَمَدَتٌ إِلَى عِقَالِ أَبِيضٍ فَجَعَلْتُهُمَا تَحْتَ وَسَادَتِي فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ فِي اللَّيْلِ فَلَا يَسْتَيِّنُ لِي فَعَدَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا ذَلِكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ۔

(۸۷۴) حضرت عدی بن حاتم نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ”تا آنکہ ممتاز ہو جائے تمہارے لئے سفید دھاری سیاہ دھاری سے۔“ تو میں نے ایک سیاہ رسی لی اور ایک سفید دونوں کو تکیہ کے نیچے رکھ لیا پھر انہیں میں رات دیکھتا رہا (کہ جب دونوں ایک دوسرے سے ممتاز ہوں تو کھانے پینے کا وقت ختم سمجھوں) لیکن (رات میں) ان کا رنگ ایک دوسرے سے ممتاز نہ ہوا، جب صبح ہوئی تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس سے مراد تو رات کی تاریکی (صبح کا ذب) اور دن کی سفیدی (صبح صادق) سے تھی۔

باب ۶۷۷۔ سحری اور فجر میں کتنا فاصلہ ہونا چاہئے

(۸۷۵) حضرت زید بن ثابتؓ نے فرمایا کہ سحری ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ کھاتے اور پھر آپ ﷺ نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے۔ میں نے پوچھا کہ سحری اور اذان میں کتنا فاصلہ ہوتا ہے تو انہوں نے فرمایا کہ پچاس آیتیں (پڑھنے) کے برابر۔

باب ۶۷۸۔ سحری کی برکت جبکہ وہ واجب نہیں ہے

(۸۷۶) حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، سحری کھاؤ کہ سحری میں برکت ہے۔

باب ۶۷۹۔ اگر روزے کی نیت دن میں کی

(۸۷۷) حضرت سلمہ بن اکوعؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے عاشورہ کے دن ایک شخص کو یہ اعلان کرنے کے لئے بھیجا کہ جس نے کھانا کھالیا ہے، وہ اب (دن ڈوبنے تک روزہ کی حالت میں) پورا کرے یا (یہ فرمایا کہ) روزہ رکھے اور جس نے نہ کھایا ہو وہ (تو بہر حال روزہ رکھے) نہ کھائے۔

فائدہ:- یہ یاد رہے کہ عاشورہ کا روزہ رمضان کے روزوں کی فرضیت سے پہلے فرض تھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جب رمضان کے روزے عاشورہ کے بجائے متعین اور فرض ہوئے تو ان میں بھی یہ ضروری نہیں کہ رات ہی سے روزے کی نیت ہو، کیونکہ جب عاشورہ کا روزہ فرض تھا، تو خود آنحضور ﷺ نے جیسا کہ اس حدیث میں ہے دن میں ان لوگوں کے لئے باقی رکھنے کا اعلان فرمایا جنہوں نے کھانا نہ کھایا ہو۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس روزہ کی مشروعیت بھی خاص اسی دن ہوئی تھی۔

باب ۶۸۰۔ الصَّائِمُ يُصْبِحُ جُنْبًا

باب ۶۸۰۔ روزہ دار، صبح کو اٹھا تو جنبی تھا

(۸۷۸) حضرت عائشہؓ اور ام سلمہؓ نے خبر دی کہ (بعض مرتبہ) فجر ہوتی تو رسول اللہ ﷺ اپنے اہل کے ساتھ جنبی ہوتے تھے۔ پھر آپ غسل کرتے، حالانکہ آپ ﷺ روزے سے ہوتے تھے۔

(۸۷۸) عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنْبٌ مِّنْ أَهْلِهِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ وَيَصُومُ۔



## باب ۱۶۸۱. الْمُبَاشَرَةُ لِلصَّائِمِ

(۸۷۹) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْبَلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ أَمْلَكَكُمْ لِأَرْبِهِ.

## باب ۱۶۸۱۔ روزہ دار کی اپنی بیوی سے مباشرت

(۸۷۹) حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ روزہ سے ہوتے تھے لیکن (اپنی ازواج کے ساتھ تقبیل (بوسہ لینا) و مباشرت (اپنے جسم سے لگا لینا) بھی کر لیتے تھے آنحضور ﷺ ہم سب سے زیادہ اپنی خواہشات پر قابو رکھنے والے تھے۔

## باب ۱۶۸۲. الصَّائِمُ إِذَا أَكَلَ أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا

(۸۸۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَسِيَ فَأَكَلَ وَشَرِبَ فَلَيْتَمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللَّهُ وَسَقَاهُ.

## باب ۱۶۸۲۔ روزہ دار اگر بھول کر کھاپی لے

(۸۸۰) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اگر کسی نے بھول کر کھاپی لیا ہو تو اپنا روزہ جاری رکھنا چاہئے کہ یہ اسے اللہ نے کھلایا اور سیراب کیا۔

## باب ۱۶۸۳. إِذَا جَامَعَ فِي رَمَضَانَ وَلَمْ

يَكُنْ لَهُ شَيْءٌ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهِ فَلْيُكَفِّرْ

(۸۸۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتُ قَالَ مَا لَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي وَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِّينَ مُسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ فَمَكَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهَا تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمَكْتَلُ قَالَ آيِنِ السَّائِلُ فَقَالَ أَنَا قَالَ خُذْهَا فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَعْلَى أَفْقَرِ مِنِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَوَاللَّهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يُرِيدُ الْحَرَّتَيْنِ أَهْلُ بَيْتِ أَفْقَرُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ أَطْعَمُهُ أَهْلَكَ.

باب ۱۶۸۳۔ کسی نے رمضان میں جماع کیا اور اسکے پاس کوئی چیز نہیں تھی، پھر اسے صدقہ دیا گیا تو اس سے کفارہ دے دینا چاہئے (۸۸۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کی، یا رسول اللہ! میں تو ہلاک ہو گیا۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کیا بات ہوئی؟ اس نے کہا کہ میں نے روزہ کی حالت میں اپنی بیوی سے جماع کر لیا ہے، اس پر رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا تمہارے پاس کوئی غلام ہے جسے آزاد کر سکو، اس نے کہا کہ نہیں، پھر آپ نے دریافت فرمایا، کیا پے بہ پے دو مہینے کے روزے رکھ سکتے ہو؟ اس نے عرض کی کہ نہیں! آخر آپ ﷺ نے پوچھا کیا تمہارے اندر ساٹھ مسکینوں کا کھانا کھلانے کی استطاعت ہے؟ اس نے اس کا جواب نفی میں دیا، راوی حدیث نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ پھر تھوڑی دیر کے لئے ٹھہر گئے، ہم بھی اپنی اسی حالت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ کی خدمت میں ایک بڑا ٹوکرا (عرق نامی) پیش کیا گیا، جس میں کھجوریں تھیں، عرق ٹوکرے کو کہتے ہیں۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ سائل کہاں ہے؟ اس نے کہا کہ میں حاضر ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے لو اور صدقہ کر دو، اس شخص نے کہا، یا رسول اللہ! کیا میں اپنے سے زیادہ محتاج پر صدقہ کر دوں؟ بخدا ان دونوں پھر یلے میدانوں کے درمیان کوئی بھی گھرانہ میرے گھر سے زیادہ محتاج نہیں ہے، اس پر نبی کریم ﷺ اس طرح ہنس پڑے کہ آپ کے دانت دکھائی دیئے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے گھر والوں ہی کو کھلا دو۔



فائدہ:- روزے کے کفارے کے اصول جمہور امت کے یہاں یہ ہے کہ اگر غلام اس کے پاس ہو تو اسے آزاد کر دے، اسلام نے غلامی کی رسم کو پسند نہیں کیا ہے، لیکن اس کی اتنی مختلف اور متنوع شکلیں دنیا میں موجود تھیں کہ یکدم ان کا مٹانا بھی ممکن نہیں تھا، اس لئے آنحضور ﷺ نے صرف اس سلسلے میں اصلاحات کر دیں اور غلام کے ساتھ جو ایک مظلومیت کا تصور قائم تھا۔ اس کی تمام صورتوں کو آپ نے ختم کرنے کا اعلان کر دیا پھر غلام آزاد کرنے پر آپ نے اتنا زور دیا اور بہت سی صورتوں میں اسے ضروری قرار دیا کہ آہستہ آہستہ دنیائے اسلام سے غلامی کا رواج بالآخر ختم ہی ہو گیا۔ تو کفارہ میں ترتیب کے اعتبار سے پہلے تو غلام آزاد کرنا ضروری ہے، لیکن اب غلامی کا رواج ختم ہو گیا ہے اس لئے اس کا سوال ہی نہیں رہتا۔ دوسرے درجہ میں اسلام نے یہ بتایا کہ اگر غلام نہ ملیں یا کسی کے پاس غلام نہ ہوں تو دو مہینے کے روزے رکھنا ضروری ہیں، اگر اتنے روزے رکھنے کی استطاعت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ضروری ہے۔ اب امام بخاریؒ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اگر کسی کے پاس ان میں سے کچھ نہ ہو اور صدقہ میں کہیں سے کوئی چیز ملے تو اس کو کفارہ میں دے دینا چاہئے۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا یہ (صدقہ) تمہارے لئے جائز ہے اس کے بعد پھر کسی کے لئے صدقہ کا یہ طریقہ جائز نہ ہوگا

## باب ۶۸۴۔ روزہ دار کا پچھنا لگوانا

## باب ۶۸۴۔ الْحِجَامَةُ

(۸۸۲) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَاحْتَجَمَ وَهُوَ ضَائِمٌ۔ (۸۸۲) حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے احرام کی حالت میں بھی پچھنا لگوایا اور روزہ کی حالت میں بھی پچھنا لگوایا۔

فائدہ:- قدیم زمانہ میں خراب خون نکالنے کی ایک صورت تھی جس کا نام پچھنا لگوانا تھا اس صورت میں نکالنے والے کو بھی اپنے منہ کا استعمال کرنا پڑتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ پچھنا لگوانے والا اور لگانے والا، دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے، لیکن اس حدیث کو جمہور علماء امت حقیقت پر محمول نہیں کرتے بلکہ اس کی تاویل کرتے ہیں۔ اسی طرح قے کے سلسلہ میں بھی مصنف کا مسلک اپنے اسی اصول پر ہے کہ اندر سے باہر نکلنے والی چیز سے روزہ نہیں ٹوٹتا، لیکن جمہور امت کے یہاں روزہ ٹوٹنے کا یہ اصول نہیں ہے۔

## باب ۶۸۵۔ سفر میں روزہ اور افطار

## باب ۶۸۵۔ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ وَالْأَفْطَارُ

(۸۸۳) عَنْ ابْنِ أَبِي أَوْفَى (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ لِرَجُلٍ نَازِلٍ فَاجْدَحْ لِي قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الشَّمْسُ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الشَّمْسُ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي فَانْزَلَ فَجَدَحَ لَهُ فَشَرِبَ ثُمَّ رَمَى بِيَدِهِ هَهُنَا ثُمَّ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ أَقْبَلَ مِنْ هَهُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ۔ (۸۸۳) حضرت ابن ابی اوفیؓ نے فرمایا ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے (روزہ کی حالت میں) آنحضور ﷺ نے ایک صاحب سے فرمایا اتر کر میرے لئے ستو گھول لو، انہوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ ابھی تو سورج باقی ہے لیکن آپ کا حکم اب بھی یہی تھا کہ اتر کر میرے لئے ستو گھول لو۔ چنانچہ وہ اترے اور ستو گھول دیا پھر آپ ﷺ نے ایک طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ رات یہاں سے شروع ہو چکی ہے تو روزہ کو افطار کر لینا چاہئے۔ (یعنی اس وقت سورج ڈوب جاتا ہے)۔

(۸۸۴) نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی کہ میں سفر میں بھی روزے رکھتا ہوں، وہ روزے بکثرت رکھا کرتے تھے (رمضان کے علاوہ دوسرے مہینوں میں) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر جی چاہے تو روزہ رکھو، اور جی چاہے بے روزے رہو۔

(۸۸۴) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصُومُ فِي السَّفَرِ وَكَانَ كَثِيرَ الصِّيَامِ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَافْطِرْ۔



باب ۲۸۶۔ رمضان کے کچھ روزے رکھنے کے بعد کسی نے سفر کیا (۸۸۵) حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ (فتح مکہ کے موقع پر) مکہ کی طرف رمضان میں چلے تو آپ روزہ سے تھے، لیکن جب کدید پہنچے تو روزہ رکھنا چھوڑ دیا اور صحابہ علیہم السلام نے بھی آپ کو دیکھ کر روزہ چھوڑ دیا۔

باب ۲۸۶. إِذَا صَامَ أَيَّامًا مِّن رَّمَضَانَ ثُمَّ سَافَرَ (۸۸۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ الْكَدِيدَ أَفْطَرَ فَأَفْطَرَ النَّاسَ۔

فائدہ:- اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رمضان میں جس دن سفر شروع ہوا اس دن کا روزہ رکھنا بہتر ہے لیکن پھر سفر کے باقی ایام میں روزہ نہ رکھنا چاہئے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی کیا تھا۔ (ابو عبد اللہ نے کہا کہ عسفان اور قدید کے درمیان کدید ایک تالاب ہے۔)

(۸۸۶) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر کر رہے تھے، دن انتہائی گرم تھا، گرمی کا یہ عالم تھا کہ گرمی کی شدت کی وجہ سے لوگ اپنے سروں کو پکڑ لیتے تھے، نبی کریم ﷺ اور ابن رواحہ کے سوا اور کوئی شخص، شرکاء سفر میں روزہ سے نہیں تھا۔

(۸۸۶) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فِي يَوْمٍ حَارٍّ حَتَّى يَضَعُ الرَّجُلُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا فِينَا صَائِمٌ إِلَّا مَا كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنِ رَوَاحَةَ۔

باب ۲۸۷۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں ہے (۸۸۷) حضرت جابرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے، آپ نے ایک مجمع دیکھا جس میں ایک شخص پر لوگوں نے سایہ کر رکھا ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا بات ہے؟ لوگوں نے کہا ایک روزہ دار ہے، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں ہے۔

باب ۲۸۷. قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ (۸۸۷) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَرَأَى زَحَامًا وَرَجُلًا فَقَدْ ظَلَّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا هَذَا فَقَالُوا صَائِمٌ فَقَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ۔

باب ۲۸۸۔ نبی کریم ﷺ کے اصحاب (سفر میں) روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کی وجہ سے ایک دوسرے پر نکتہ چینی نہیں کیا کرتے تھے۔ (۸۸۸) حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ (رمضان میں) سفر کیا کرتے تھے (سفر میں بہت سے روزہ سے ہوتے اور بہت سے چھوڑ دیتے) لیکن روزہ دار بے روزہ دار پر اور بے روزہ دار روزہ دار پر کسی قسم کی نکتہ چینی نہیں کرتے تھے۔

باب ۲۸۸. لَمْ يَعِْبْ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي الصَّوْمِ وَالْإِفْطَارِ (۸۸۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ كُنَّا نَسَافِرُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَعِْبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ۔

باب ۲۸۹۔ کسی کے ذمے روزے رکھنے ضروری تھے، اس کا انتقال ہو گیا (۸۸۹) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اگر کوئی شخص مرجائے اور اس کے ذمے روزے واجب ہوں تو اس کے ولی کو اس کی طرف سے روزے قضا کرنے چاہئیں۔

باب ۲۸۹. مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ (۸۸۹) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ۔

فائدہ:- اسی حدیث کی بناء پر امام احمدؒ نے فرمایا ہے کہ نذر کے روزے، نذر ماننے والے نے اگر انہیں نہ رکھا ہو اور انتقال ہو گیا ہو، اگر کوئی اس کا ولی وغیرہ نذر ماننے والے کی طرف سے رکھنا چاہے تو ادا ہو جاتے ہیں، البتہ رمضان کے روزوں میں اس طرح کی نیابت نہیں چلے گی



کیونکہ اسی حدیث کی بعض روایتوں میں ہے کہ آپ نے یہ حکم نذر کے روزوں سے متعلق دیا تھا، لیکن امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک کسی بھی صورت میں روزے کی نیابت نہیں چل سکتی۔ حنفیہ کے مسلک کی تائید میں بھی ایک حدیث ہے۔ ”کوئی شخص کسی دوسرے کے بدلہ میں روزے نہ رکھے۔“ دوسری احادیث بھی احناف کی طرف سے پیش کی جاتی ہیں۔

## باب ۲۹۰. یَفْطِرُ بِمَا

تَيَسَّرَ عَلَيْهِ بِالْمَاءِ وَغَيْرِهِ

(۸۹۰) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَمْسَيْتَ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا فَانْزَلَ فَجَدَحَ ثُمَّ قَالَ لَوْ أَرَأَيْتُمُ اللَّيْلَ أَقْبَلَ مِنْ هَهُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَأَشَارَ بِأَصْبِعِهِ قَبْلَ الْمَشْرِقِ۔

## باب ۲۹۰۔ جو چیز بھی آسانی سے مل جائے

پانی وغیرہ اس سے افطار کر لینا چاہئے۔

(۸۹۰) حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جا رہے تھے، آنحضور ﷺ روزے سے تھے، جب سورج غروب ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اتر کر ہمارے لئے ستو گھول دو، انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کاش تھوڑی دیر اور ٹھہرتے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اتر کر ہمارے لئے ستو گھول دو۔ چنانچہ انہوں نے پھر عرض کی یا رسول اللہ! ابھی تو دن باقی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اتر کر ستو ہمارے لئے گھول دو۔ چنانچہ انہوں نے اتر کر ستو گھولا، آنحضور ﷺ نے پھر فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ رات ادھر سے آگئی تو روزہ کو افطار کر لینا چاہئے۔ آپ ﷺ نے اپنی انگلی سے مشرق کی طرف اشارہ کیا۔

## باب ۲۹۱. تَعْجِيلُ الْإِفْطَارِ

(۸۹۱) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ۔

## باب ۲۹۱۔ افطار میں جلدی کرنا

(۸۹۱) حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مسلمانوں میں اس وقت تک خیر باقی رہے گی جب تک افطار کی جلدی کا اہتمام (یعنی وقت ہوتے ہی) باقی رہے گا۔

باب ۲۹۲. إِذَا أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ  
(۸۹۲) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) قَالَتْ أَفْطَرْنَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ غَيْمٍ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ۔

## باب ۲۹۲۔ رمضان میں اگر افطار کے بعد سورج نکل آیا

(۸۹۲) حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں مطلع ابر آلود تھا، ہم نے جب افطار کر لیا تو سورج نکل آیا۔

## باب ۲۹۳. صَوْمُ الصَّبِيَّانِ

(۸۹۳) عَنْ الرُّبَيْعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَتْ أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ عَاشُورَاءَ إِلَى قُرَى الْأَنْصَارِ مَنْ أَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلَيْتَمَ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَمَنْ أَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيَصُمْ قَالَتْ فَكُنَّا نَصُومُهُ بَعْدَ وَنُصَوِّمُ صَبِيَّانَا وَنَجْعَلُ لَهُمُ اللَّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ فَإِذَا بَكَى أَحَدُهُمْ عَلَى الطَّعَامِ أَعْطَيْنَاهُ ذَاكَ حَتَّى يَكُونَ عِنْدَ الْإِفْطَارِ۔

## باب ۲۹۳۔ بچوں کا روزہ

(۸۹۳) حضرت ربیع بنت معوذؓ نے بیان کیا کہ عاشوراء کی صبح کو آنحضور ﷺ نے انصار کے مکلوں میں منادی فرمادی کہ صبح تک جس نے کھاپی لیا ہو وہ دن کے بقیہ حصے کو (روزہ دار کی طرح) پورے کرے اور جس نے کچھ کھایا پیانا ہو وہ روزے سے رہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھر بعد میں بھی رمضان کے روزوں کی فرضیت کے بعد ہم اس دن روزہ رکھتے تھے اور اپنے بچوں سے بھی رکھواتے تھے انہیں ہم روٹی کے بدلہ لڑیادے کر بہلائے رکھتے تھے۔ جب کوئی کھانے کے لئے روتا تو وہی دیتے تھے



تا آنکہ افطار کا وقت آ جاتا۔

### باب ۶۹۴. صوم الوصال

### باب ۶۹۴. صوم وصال

(۸۹۴) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَوَاصِلُوا فَإِيَّكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُوَاصِلَ فَلْيُوَاصِلْ حَتَّى السَّحَرِ۔

(۸۹۴) حضرت ابو سعیدؓ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آنحضور ﷺ فرما رہے تھے کہ مسلسل (بلا سحر و افطار) روزے نہ رکھو، ہاں اگر کوئی وصال کرنا چاہے تو وہ سحری کے وقت تک ایسا کر سکتا ہے۔

فائدہ:- روزے دن کے رکھے جاتے ہیں، رات کی ابتداء غروب آفتاب سے ہوتی ہے۔ طلوع صبح صادق سے رات کا سلسلہ ختم ہوتا ہے اور دن کی ابتداء ہوتی ہے ”صوم وصال“ دن کے ساتھ رات میں بھی روزے کے تسلسل کو قائم رکھنے کا نام ہے۔ شریعت کا روزے سے جو مقصد ہے وہ دن کے روزوں ہی سے پورا ہو جاتا ہے اور چونکہ مقصد تعب اور مشقت میں ڈالنا نہیں ہے اس لئے صوم وصال کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ البتہ حضور اکرم ﷺ صوم وصال یعنی سحر و افطار کے بغیر کئی کئی دن رات کے روزے رکھتے تھے کیونکہ آپ ﷺ کو اس کی طاقت بخشی گئی تھی۔ نیز وصال یعنی افطار نہ کرے اور رات بغیر کھائے گزار دے پھر جب سحری کا وقت ہو تو سحری کھالے، سحری ضروری کھالینی چاہئے، اس سے زیادہ کی اجازت نہیں ہے۔

### باب ۶۹۵. التَّنْكِيلُ لِمَنْ أَكْثَرَ الْوَصَالِ

### باب ۶۹۵. صوم وصال پر اصرار کرنے والے کو سزا دینا

(۸۹۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَصَالِ فِي الصَّوْمِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ إِنَّكَ تَوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَأَيُّكُمْ مِثْلِي إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوْا عَنِ الْوَصَالِ وَاصِلَ بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا ثُمَّ رَأَوْا الْهَلَالَ فَقَالَ لَوْ تَأَخَّرَ لَرَدْتُكُمْ كَالْتَّنْكِيلِ لَهُمْ حِينَ أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوْا۔ (فَاكْلُفُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ)۔

(۸۹۵) حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مسلسل (کئی دن تک سحر و افطار کے بغیر) روزے سے منع کیا تھا، اس پر ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ تو وصال کرتے ہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا میری طرح تم میں سے کون ہے؟ رات میں میرا رب مجھے کھلاتا ہے اور سیراب کرتا ہے۔ لوگ اس پر بھی جب صوم وصال رکھنے سے نہ رکے تو آپ ﷺ نے ان کے ساتھ دو دن تک وصال کیا، پھر چاند نکل آیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر چاند نہ دکھائی دیتا تو میں اور وصال کرتا۔ گویا جب وہ صوم وصال سے نہ رکے تو آپ ﷺ نے ان کی سزا کے طور پر یہ کرنا چاہا تھا۔ (پس تم اتنی ہی مشقت اٹھاؤ جتنی تمہارے اندر طاقت ہے۔)

فائدہ:- شریعت کا سب سے اہم مقصد یہ ہے کہ انسان کسی تامل کے بغیر اللہ کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کر دے، حکم جیسا بھی ہو اس میں اپنی طرف سے کسی قسم کی بھی زیادتی یا کمی سخت مہلک ہے۔ جب ہم نے آنحضور ﷺ کی رسالت کو مان لیا، وحی کے ذرائع پر کامل ایمان لائے اور اس کے متعلق یہ ہمارا یقین ہے کہ وہ خدا کی طرف سے ہے تو اب اس میں کسی تامل کی گنجائش نہیں رہ جاتی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہماری کمزوریوں پر خود ہم سے بھی زیادہ واقف ہے۔ اس نے ہماری فطرت بنائی ہے اس لئے اس کی طرف سے تمام احکام اس اصل فطرت کو سامنے رکھ کر نازل ہوئے ہیں۔ ان احکام میں عزیمت کے ساتھ کچھ رخصتیں بھی دی گئی ہیں۔ جب کسی معاملہ میں شریعت خود رخصت دے دے تو اب اس رخصت پر عمل کرنا ضروری ہے کیونکہ خدا کی مرضی یہی ہے۔ آنحضور ﷺ نے صحابہؓ کو صوم وصال سے منع کیا، یہ اللہ تعالیٰ کا حکم تھا، انسانوں پر رحمت و شفقت پیش نظر تھی، بعض صحابہؓ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی زیادہ رضا اسی میں ہے کہ وصال کیا جائے لیکن شریعت کی نظر میں مشقت کی اہمیت نہیں ہے۔ اہمیت اطاعت، تسلیم و رضا کی ہے۔



باب ۶۹۶. مَنْ أَقْسَمَ عَلَىٰ أَخِيهِ لِيُفْطِرَ فِي التَّطَوُّعِ (۸۹۶) عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ أَخَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ فَزَارَ سَلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَرَأَى أَنَّ الدَّرْدَاءَ مُتَبَدِّلَةً فَقَالَ لَهَا مَا شَأْنُكَ قَالَتْ أَخُوكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا فَجَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَ كُلْ قَالَ فَإِنِّي صَائِمٌ قَالَ مَا أَنَا بِأَكِلٍ حَتَّى تَأْكُلَ قَالَ فَأَكَلَ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُومُ قَالَ نَمْ فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ يَقُومُ فَقَالَ نَمْ فَلَمَّا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ قَالَ سَلْمَانُ قُمْ الْآنَ فَصَلِّ لَنَا فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَإِنِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ سَلْمَانُ۔

باب ۶۹۶۔ کسی نے اپنے بھائی کو نفل روزہ توڑنے کے لئے قسم دی (۸۹۶) حضرت ابی جحیفہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے سلمان اور ابوالدرداءؓ میں مواخاۃ کرائی تھی (ہجرت کے بعد) ایک مرتبہ سلمانؓ ابوالدرداءؓ سے ملاقات کے لئے گئے تو ام الدرداءؓ کو بہت پھٹے پرانے حال میں دیکھا تو پوچھا کہ یہ حالت کیوں بنا رکھی ہے؟ ام الدرداءؓ نے جواب دیا کہ یہ تمہارے بھائی ابوالدرداءؓ دنیا کی طرف کوئی توجہ نہیں رکھتے پھر ابوالدرداءؓ تشریف لائے اور ان کے سامنے کھانا حاضر کیا اور کہا کہ تناول کیجئے، یہ بھی کہا کہ میں روزے سے ہوں حضرت سلمانؓ نے فرمایا کہ میں اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک آپ خود شریک نہ ہوں گے۔ پھر وہ کھانے میں شریک ہو گئے (اور روزہ توڑ دیا) رات ہوئی تو ابوالدرداءؓ عبادت کے لئے اٹھے، سلمانؓ نے فرمایا کہ سو جائیے، چنانچہ وہ سو گئے پھر (تھوڑے وقفہ کے بعد) عبادت کے لئے اٹھے اور اس مرتبہ بھی سلمانؓ نے فرمایا کہ سو جائیے، پھر جب رات کا آخری حصہ ہوا تو سلمانؓ نے فرمایا کہ اچھا اب اٹھئے۔ چنانچہ دونوں نے نماز پڑھی۔ اس کے بعد سلمانؓ نے فرمایا کہ آپ کے رب کا بھی آپ پر حق ہے، آپ کی جان کا بھی آپ پر حق ہے اور آپ کی بیوی کا بھی آپ پر حق ہے۔ اس لئے ہر صاحب حق کی ادائیگی کرنی چاہئے۔ پھر آپ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ سلمان نے سچ کہا۔

فائدہ:۔ احناف کا مسلک یہ ہے کہ نفل روزے یا نماز اگر کسی نے توڑ دی خواہ کسی عذر کی وجہ سے یا عذر کے بغیر ہر حال میں ان کی قضا واجب ہے کیونکہ نفل عبادات کا مکلف اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو نہیں بنایا ہے۔ اب اگر کوئی خود کرے تو اس پر ثواب ملتا ہے، لیکن جس طرح نذرمان لینے سے واجب ہو جاتی ہے، اسی طرح جب نفل شروع کر دی تو گویا نذر کی طرح اپنے پر واجب کر لیا۔ اب اگر توڑے گا تو قضا واجب ہوگی۔ امام بخاریؒ بتانا چاہتے ہیں کہ اگر کسی کی وجہ سے توڑا تو قضا نہیں ورنہ واجب ہے۔

نیز اسی حدیث کی دوسری روایتوں میں ہے کہ ام الدرداءؓ نے فرمایا کہ آپ کے بھائی دن میں روزہ رکھتے ہیں اور رات میں نماز پڑھتے رہتے ہیں۔ ایک اور روایت میں ہے کہ دنیا کی عورتوں کی طرف انہیں کوئی توجہ نہیں۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے جو اس وقت طرز عمل اختیار کیا ہے اس کا مقصد ابودرداءؓ کو ان کی رائے سے پھیرنا تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دوسرے جن بندوں کے حقوق واجب کئے ہیں اللہ کے واجب حقوق کے بعد ان کی رعایت بھی ضروری ہے۔ ان کی بیوی کو شکایت تھی وہ خود بھی بڑی درجہ کی صحابیہ تھیں اور صحابی کی صاحبزادی تھیں لیکن بہر حال غیر معمولی طور پر عبادت میں جبر و مشقت اختیار کرنے سے خود آنحضور ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ اس لئے حضرت سلمانؓ نے انہیں سمجھایا کہ اتنی زیادتی نہ ہونی چاہئے۔

باب ۶۹۷. صَوْمُ شَعْبَانَ

باب ۶۹۷۔ شعبان کے روزے

(۸۹۷) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) قَالَتْ كَانَ

(۸۹۷) حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب روزہ رکھنے لگتے



تو ہم (آپس میں) کہتے کہ اب آپ روزہ رکھنا چھوڑیں گے ہی نہیں اور جب روزہ چھوڑتے تو ہم کہتے کہ اب آپ روزہ رکھیں گے ہی نہیں! میں نے رمضان کو چھوڑ کر رسول اللہ ﷺ کو کبھی پورے مہینہ کا روزہ رکھتے نہیں دیکھا اور جتنے روزے آپ شعبان میں رکھتے تھے، میں نے کسی مہینہ میں اس سے زیادہ روزے رکھتے آپ کو نہیں دیکھا۔

حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ شعبان سے زیادہ کسی اور مہینہ میں روزے نہیں رکھتے تھے، شعبان کے اکثر ایام میں آپ روزہ سے رہتے۔ آپ ﷺ فرمایا کرتے کہ عمل وہی اختیار کرو جس کی تم میں طاقت ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ (ثواب دینے سے) نہیں بچتا جب تک تم خود نہ اکتا جاؤ۔ نبی کریم ﷺ اس نماز کو سب سے زیادہ پسند فرماتے تھے جس پر مداومت اختیار کی جائے۔ خواہ کم ہی کیوں نہ ہو۔ چنانچہ آنحضور ﷺ جب نماز شروع کرتے تو اسے ہمیشہ پڑھتے تھے۔

باب ۶۹۸۔ نبی کریم ﷺ کے روزے

رکھنے اور نہ رکھنے کے متعلق روایات

(۸۹۸) حضرت حمید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے انسؓ سے نبی کریم ﷺ کے روزوں کے متعلق پوچھا تو آپؐ نے فرمایا کہ جب میرا دل چاہتا کہ آپ ﷺ کو روزے سے دیکھوں تو میں آپ ﷺ کو روزے سے ہی دیکھتا اور بغیر روزے کے چاہتا تو بغیر روزے سے ہی دیکھتا۔ رات میں کھڑے (نماز پڑھتے) چاہتا تو اسی طرح نماز پڑھتے دیکھتا اور سوتے ہوئے چاہتا تو اسی طرح دیکھتا۔ میں نے نبی کریم ﷺ کے دست مبارک سے زیادہ نرم و نازک خز و حریر (ریشم کے کپڑے) کو بھی نہیں دیکھا اور نہ مشک و عنبر کو آپ ﷺ کی خوشبو سے پاکیزہ پایا۔

باب ۶۹۹۔ جس نے کچھ لوگوں سے ملاقات

کی اور ان کے یہاں جا کر روزہ نہیں توڑا۔

(۸۹۹) حضرت انسؓ نے فرمایا نبی کریم ﷺ ام سلیمؓ کے یہاں تشریف لے گئے، انہوں نے آپ ﷺ کی خدمت میں کھجور اور گھی حاضر کیا، لیکن آپ نے فرمایا، یہ گھی اس کے برتن میں رکھ دو اور یہ کھجوریں بھی برتن میں رکھ دو کیونکہ میں روزے سے ہوں پھر آنحضور ﷺ نے گھر کے ایک گوشے میں کھڑے ہو کر نفل نماز پڑھی اور ام سلیم اور ان کے گھر والوں کے لئے دعا کی۔ ام سلیمؓ نے عرض کیا کہ میرا ایک لاڈلا بھی تو ہے! فرمایا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ لَا يَصُومُ فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ إِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَأَيْتُهُ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ۔

عَنْ عَائِشَةَ ((رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا)) قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرًا أَكْثَرَ مِنْ شَعْبَانَ فَإِنَّهُ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ، وَكَانَ يَقُولُ خُذُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا وَاحِبُ الصَّلَاةِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا دَوَّوْمَ عَلَيْهِ وَإِنْ قُلْتُ وَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً دَاوَمَ عَلَيْهَا۔

باب ۶۹۸۔ مَا يُذَكَّرُ مِنْ

صَوْمِ النَّبِيِّ ﷺ وَافْطَارِهِ

(۸۹۸) عَنْ حَمِيدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا عَنْ صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا كُنْتُ أَحِبُّ أَنْ أَرَاهُ مِنَ الشَّهْرِ صَائِمًا إِلَّا رَأَيْتُهُ، وَلَا مُنْطَرًا إِلَّا رَأَيْتُهُ، وَلَا مِنَ اللَّيْلِ قَائِمًا إِلَّا رَأَيْتُهُ، وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتُهُ، وَلَا مَسِسْتُ حَزْرَةً وَلَا حَرِيرَةً أَلَيْنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ مِسْكَةً وَلَا عَبِيرَةً أَطِيبَ رَائِحَةً مِنْ رَائِحَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۶۹۹۔ مَنْ زَارَ

قَوْمًا فَلَمْ يَفْطِرْ عِنْدَهُمْ

(۸۹۹) عَنْ أَنَسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُمِّ سُلَيْمٍ فَاتَتْهُ بِتَمْرٍ وَسَمْنٍ قَالَ أَعِيدُوا أَسْمَنَكُمْ فِي سِقَائِهِ وَتَمْرَكُمْ فِي وَعَائِهِ فَإِنِّي صَائِمٌ ثُمَّ قَامَ إِلَى نَاحِيَةِ مَنِ الْبَيْتِ فَصَلَّى غَيْرَ الْمَكْتُوبَةِ فَدَعَا لِأُمِّ سُلَيْمٍ وَأَهْلِ بَيْتِهَا فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي خَوِصَّةً قَالَتْ مَا هِيَ قَالَتْ خَادِمُكَ



أَنَسُ فَمَا تَرَكَ خَيْرَ آخِرَةٍ وَلَا دُنْيَا إِلَّا دَعَا بِهِ قَالَ اللَّهُمَّ ارْزُقْهُ مَالًا وَوَلَدًا وَبَارِكْ لَهُ فَإِنِّي لَمِنُ أَكْثَرِ الْأَنْصَارِ مَالًا وَحَدَّثَنِي أُمِّيَّةُ أَنَّهُ دُفِنَ لِصُلْبِي مُقَدَّمُ الْحَجَّاجِ نَالْبَصْرَةَ بِضَعٍّ وَعِشْرُونَ وَمِائَةً.

کون؟ انہوں نے کہا کہ آپ کے خادم انس (ام سلیم کے بیٹے) پھر آنحضور ﷺ نے دنیا اور آخرت کی کوئی خیر و بھلائی نہ چھوڑی جس کی ان کے لئے دعا نہ کی ہو آپ نے دعا میں فرمایا اے اللہ! انہیں مال اور اولاد عطا فرما اور اس میں برکت دے۔ (انس کا بیان تھا کہ) چنانچہ میں انصار میں سب سے زیادہ مالدار ہوں، اور مجھ سے میری بیٹی امینہ نے بیان کیا کہ حجاج کے بصرہ آنے تک صرف میری اولاد میں تقریباً ایک سو بیس کا انتقال ہو چکا تھا۔

#### باب ۷۰۰. صَوْمُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

(۹۰۰) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا أَنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ نَعَمْ!.

باب ۷۰۰۔ جمعہ کے دن کا روزہ  
(۹۰۰) محمد بن عباد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت جابر سے پوچھا، کیا نبی کریم ﷺ نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا تھا۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں!۔

(۹۰۱) عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهِيَ صَائِمَةٌ فَقَالَ أَصُمْتَ أُمِّسِ قَالَتْ لَا قَالَ تُرِيدِينَ أَنْ تَصُومِيْنَ غَدًا قَالَتْ لَا قَالَ فَافْطِرِي.

(۹۰۱) حضرت جویریہ بنت حارثؓ نے فرمایا نبی کریم ﷺ ان کے یہاں جمعہ کے دن تشریف لے گئے (اتفاق سے) وہ روزہ سے تھیں آپ ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا، کیا کل گزشتہ بھی روزہ رکھا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کیا آئندہ کل روزہ رکھنے کا ارادہ ہے؟ جواب دیا کہ نہیں! آپ نے فرمایا کہ پھر روزہ توڑ دو۔

فائدہ:- فقہ حنفی کی مستند کتاب ”الدر المختار“ میں ہے کہ جمعہ کے دن کا روزہ مکروہ ہے، لیکن یہ بھی تشدد ہے، زیادہ سے زیادہ مفضل کہا جاسکتا ہے اور یہ بھی خارجی عوارض کی وجہ سے کہ کہیں اس سے لوگوں کے عقائد نہ بگڑ جائیں اور عوام اسے ضرورت سے زیادہ متبرک دن سمجھ کر خالص اسی دن کا التزام نہ کرنے لگیں ورنہ یہ دن عید وغیرہ کی طرح نہیں۔ اسی طرح سنیچر کو روزہ رکھنے کی ممانعت یہود کے ساتھ شبہ پیدا ہو جانے کی وجہ سے ہے۔ (فیض الباری صفحہ ۷۶ ج ۲)

#### باب ۷۰۱. هَلْ يَخْصُ شَيْئًا مِنَ الْآيَامِ

(۹۰۲) عَنْ عَلْقَمَةَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتَصُّ مِنَ الْآيَامِ شَيْئًا قَالَتْ لَا كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً وَأَيُّكُمْ يُطِيقُ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيقُ.

باب ۷۰۱۔ کیا کچھ دن خاص کئے جاسکتے ہیں  
(۹۰۲) حضرت علقمہ نے عائشہ سے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ نے (روزہ وغیرہ عبادات کے لئے) کچھ دن مخصوص و متعین کر رکھے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں، بلکہ آپ کے ہر عمل میں مداومت ہوتی تھی اور دوسرا کون ہے جو رسول اللہ ﷺ جتنی طاقت رکھتا ہو؟

#### باب ۷۰۲. صِيَامُ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ

(۹۰۳) عَنْ عَائِشَةَ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا) قَالَا لَمْ يُرَخَّصْ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ أَنْ يُصْمَنَ إِلَّا لِمَنْ لَمْ يَجِدْ الْهَدْيَ.

باب ۷۰۲۔ ایام تشریق کے روزے  
(۹۰۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ سوا اس شخص کے جس کے پاس (حج میں) قربانی کا جانور نہ ہو (تمتع کرنے والا حاجی کے) اور کسی کو ایام تشریق میں روزے کی اجازت نہیں ہے۔



فائدہ:- یوم نحر یعنی عید الاضحیٰ کی دسویں تاریخ کے بعد ایام تشریق آتے ہیں۔ اس میں اختلاف ہے کہ یوم نحر کے بعد دو دن ایام تشریق کے ہیں یا تین دن بہر حال احناف کے یہاں ایام تشریق میں بھی روزے رکھنا مکروہ تحریمی ہے۔ اس میں قارن اور متمتع وغیرہ کا کوئی فرق نہیں۔ لیکن بعض نے ان دنوں کے روزے کی مطلقاً اجازت دی ہے اور بعض نے صرف تمتع کرنے والے حاجی کو اجازت دی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی صرف حج تمتع کرنے والے کے لئے اجازت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ابن عمرؓ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایات لائے ہیں جو یہی مسلک رکھتے تھے، ورنہ دوسری روایات حضرت علیؓ اور عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم سے احناف کے مسلک کے مطابق منقول ہیں۔

## باب ۷۰۳. صِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ

## باب ۷۰۳۔ عاشورا کے دن کا روزہ

(۹۰۴) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَتْ كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ تَرَكَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ۔

(۹۰۴) حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ عاشورا کے دن جاہلیت میں قریش روزہ رکھتے تھے اور رسول اللہ ﷺ بھی رکھتے تھے۔ پھر جب آپ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو آپ نے یہاں بھی اس دن روزہ رکھا اور اس کا لوگوں کو حکم بھی دیا لیکن رمضان کی فرضیت کے بعد آپ ﷺ نے اس کا (التزام) چھوڑ دیا۔ اب جو چاہتا رکھتا اور جو چاہتا نہ رکھتا۔

فائدہ:- عاشورا محرم کی دسویں تاریخ کو کہتے ہیں۔ ابن عباسؓ سے جو یہ منقول ہے کہ یوم عاشورا نویں تاریخ ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ دسویں کے ساتھ نویں تاریخ کا بھی روزہ رکھنا سنت ہے۔ ورنہ خود انہیں سے ایک روایت میں بصراحت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم عاشورا یعنی دسویں محرم کے روزے کا حکم دیا تھا۔

(۹۰۵) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَرَأَى الْيَهُودَ تَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ مَا هَذَا قَالُوا هَذَا أَيُّومٌ صَالِحٌ هَذَا يَوْمٌ نَجَّى اللَّهُ بَنِي إِسْرَءِيلَ مِنْ عَدُوِّهِمْ فَصَامَهُ مُوسَى قَالَ فَأَنَا أَحَقُّ بِمُوسَى مِنْكُمْ فَصَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ۔

(۹۰۵) حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے، آپ نے یہودیوں کو دیکھا کہ وہ عاشورا کے دن کا روزہ رکھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ان سے اس کا سبب دریافت فرمایا تو انہوں نے بتایا کہ یہ ایک اچھا دن ہے، اسی دن اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو ان کے دشمن (فرعون) سے نجات دلائی تھی اس لئے موسیٰؑ نے اس دن کا روزہ رکھا تھا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر ہم موسیٰؑ کے (شریک مسرت و غم ہونے میں) تم سے زیادہ مستحق ہیں، چنانچہ آپ ﷺ نے اس دن روزہ رکھا اور صحابہ کو بھی اس کا حکم دیا۔

فائدہ:- مشرکین قریش زمانہ جاہلیت ہی سے اس دن روزہ رکھتے تھے۔ غالباً یہ کسی اللہ کے نبی کی باقیات میں سے ہوگا۔ اس روایت میں یہ بھی تھا کہ آنحضور ﷺ بھی اس دن مکہ میں ہی روزہ رکھتے تھے۔ اور جب مدینہ تشریف لائے تو آپ نے انصار کو بھی اس کا حکم دیا تھا۔ بعض روایتوں میں یہ بھی ہے کہ عیسائی بھی اس دن روزہ رکھتے تھے۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ گزشتہ شریعتوں میں اس دن کا روزہ مشروع تھا۔ بہر حال آنحضور ﷺ کا یہودیوں سے سوال اور پھر موسیٰ علیہ السلام سے اظہار تعلق واقعت اور حقیقت کے ساتھ اس کا بھی اہتمام ہے کہ آپ نے ان کی تالیف قلب کے لئے یہ طرز عمل اختیار فرمایا تھا جیسا کہ بعض دوسرے مسائل میں بھی آپ نے ایسا کیا تھا۔

## باب ۶۰۴. فَضْلِ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ

## باب ۶۰۴۔ رمضان میں (نماز کیلئے) کھڑے ہونے والے کی فضیلت

(۹۰۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

(۹۰۶) حضرت ابو ہریرہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ رمضان کے



اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِرَمْضَانَ مَنْ قَامَهُ، إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

متعلق فرما رہے تھے جو شخص بھی اس میں ایمان، نیت اجر و ثواب کے ساتھ نماز کے لئے کھڑا ہوگا اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

باب ۷۰۵۔ التَّمَاسِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ (۹۰۷) عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَوُ اللَّيْلَةَ الْقَدْرَ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَّاتُ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيًا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ۔

باب ۷۰۵۔ شب قدر کی تلاش آخری سات راتوں میں (۹۰۷) حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے چند اصحاب کو شب قدر خواب میں (رمضان کی) سات آخری تاریخوں میں دکھائی گئی تھی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے خواب سات آخری تاریخوں پر متفق ہو گئے ہیں اس لئے جسے اس کی تلاش ہو وہ انہیں سات آخری تاریخوں میں تلاش کرے۔

(۹۰۸) عَنْ أَبِي سَلَمَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ وَكَانَ إِيَّيْ صَدِيقًا فَقَالَ اعْتَكَفْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ فَخَرَجَ صَبِيحَةَ عِشْرِينَ فَحَطَبْنَا وَقَالَ إِنِّي أَرَيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أُنْسِيْتُهَا أَوْ نَسِيْتُهَا فَالْتِمَسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي الْوَتْرِ وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنِّي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَرْجِعْ فَرَجَعْنَا وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً فَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ حَتَّى سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ وَكَانَ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ فِي جَبْهَتِهِ۔

(۹۰۸) حضرت ابوسلمہؓ نے بیان کیا کہ میں نے ابوسعید خدریؓ سے (شب قدر کے متعلق) پوچھا وہ میرے دوست تھے، جواب دیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ رمضان کے دوسرے عشرہ میں اعتکاف میں بیٹھے، بیس تاریخ کی صبح کو آنحضور ﷺ تشریف لائے اور ہمیں خطبہ دیا، آپ نے فرمایا کہ مجھے لیلۃ القدر دکھائی گئی لیکن بھلا دی گئی یا (آپ نے یہ فرمایا کہ) میں خود بھول گیا۔ اس لئے تم اسے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو، میں نے یہ بھی دیکھا ہے (خواب میں) کہ میں کچھڑ میں سجدہ کر رہا ہوں۔ پس جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اعتکاف میں بیٹھے ہوں وہ واپس ہو جائیں۔ چنانچہ ہم واپس آ گئے۔ اس وقت آسمان پر بادل کا ایک ٹکڑا بھی نہیں تھا، لیکن دیکھتے ہی دیکھتے بادل آ گئے اور بارش اتنی ہوئی کہ مسجد کی چھت سے پانی ٹپکنے لگا۔ چھت کھجور کی شاخوں سے بنی ہوئی تھی۔ پھر نماز کی اقامت ہوئی تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کچھڑ میں سجدہ کر رہے تھے۔ میں نے مٹی کا اثر آپ ﷺ کی پیشانی پر نمایاں دیکھا۔

باب ۷۰۶۔ تَحَرُّيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي الْوَتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ (۹۰۹) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلْتِمَسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي تَاسِعَةٍ تَبْقَى فِي سَابِعَةٍ تَبْقَى فِي خَامِسَةٍ تَبْقَى۔

باب ۷۰۶۔ شب قدر کی تلاش آخری عشرہ کی طاق راتوں میں (۹۰۹) حضرت عبداللہ ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو، جب نو دن باقی رہ جائیں، سات باقی رہ جائیں یا پانچ دن باقی رہ جائیں۔

فائدہ:- شب قدر سے متعلق احادیث مختلف ہیں، بعض میں کسی بھی تخصیص کے بغیر عشرہ اخیرہ میں عبادت کا حکم ہے اور بعض سے عشرہ اخیرہ کی خاص طاق راتوں میں عبادت کا حکم مفہوم ہوتا ہے۔ یہ بہر حال متعین ہے کہ غیر طاق راتوں میں خاص طور پر عبادت کا حکم کسی بھی حدیث میں نہیں ہے۔ نو، سات یا پانچ طاق عدد ہیں، لیکن اسی وقت جب مہینہ انتیس کا ہو، اگر کہیں مہینہ تیس کا ہو گیا تو یہی طاق ہو جائیں گے۔



اس لئے ان احادیث کی روشنی میں جن میں خاص طاق راتوں میں عبادات کا حکم ہے، یہ اشکال پیدا ہوتا ہے کہ طاق راتوں کی تعیین کس طرح کی جائے؟ علامہ انور شاہ صاحب کشمیریؒ نے اس کے شمار کا جو طریقہ لکھا ہے وہ اس سلسلے کی احادیث کی روشنی میں زیادہ قریب الی الفہم معلوم ہوتا ہے۔ انہوں نے اس کے شمار کے لئے ذیل کا نقشہ دیا ہے۔

۳۰	۲۹	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	

انہوں نے لکھا ہے کہ سارا اختلاف اس کے شمار کرنے کی صورت سے پیدا ہوتا ہے۔ اگر ایک سے شمار شروع کیا جائے تو یہی سات، پانچ اور نو طاق نہیں پڑتے لیکن اگر آخر سے یعنی تیس سے شمار کیا جائے تو یہی پھر طاق پڑ جاتے ہیں۔ آپ نقشے میں دیکھئے ۲۴ تاریخ بھی ایک طرح سے طاق ہے اور ایک طرح غیر طاق۔ عشرہ آخر کے تمام ایام کا یہی حال ہے۔ شب قدر کی تعیین میں شریعت کی طرف سے ابہام کو باقی رہنے دیا گیا ہے، اس میں شریعت کی کوئی مصلحت تھی اس لئے یہ کیا بعید ہے۔ اگر اس کے شمار کرنے میں ابہام رہنے دیا گیا ہو اور اس طرح ابہام در ابہام خود شریعت نے مصلحتاً پیدا کیا ہو۔ ابن عباسؓ کی ایک حدیث ہے کہ شب قدر کو چوبیس تاریخ کی رات میں تلاش کرو۔ اس سے یہ اشکال پیدا ہوتا تھا کہ چوبیس تو طاق بھی نہیں، پھر اس میں شب قدر کی تلاش کس طرح حکم حدیث کے تحت کی جائے گی۔ لیکن شاہ صاحبؒ کے دیئے ہوئے نقشے کی روشنی میں ایک صورت میں یہ بھی طاق بن جاتا ہے۔ اس طرح اس باب کی تمام احادیث بڑی آسانی کے ساتھ حل ہو جاتی ہیں۔

(۹۱۰) حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، وہ (آخری) عشرہ میں پڑتی ہے، جب نو راتیں گزر جائیں یا سات راتیں باقی رہ جائیں، آپ کی مراد شب قدر سے تھی۔

(۹۱۰) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ فِي الْعَشْرِ هِيَ فِي تِسْعٍ يَمْضِينَ أَوْ فِي سَبْعٍ يَبْقَيْنَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ۔

باب ۷۰۷۔ رمضان کے آخری عشرہ میں عمل

(۹۱۱) حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ جب (رمضان کا) آخری عشرہ آتا تو نبی کریم ﷺ پوری طرح مستعد ہو جاتے، ان راتوں میں آپ خود بھی جاگتے تھے اور اپنے گھروالوں کو بھی بیدار کرتے تھے۔

باب ۷۰۷۔ الْعَمَلُ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ (۹۱۱) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ، وَأَحْيَى لَيْلَهُ، وَأَيَّقَظَ أَهْلَهُ۔

باب ۷۰۸۔ آخری عشرہ میں

اعتكاف، خواہ کسی مسجد میں ہو

(۹۱۲) نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اپنی وفات تک برابر رمضان کے آخری عشرہ میں اعتكاف کرتے رہے اور آپ کی وفات کے بعد آپ کی ازواج مطہرات اعتكاف کرتی تھیں۔

باب ۷۰۸: الْإِغْتِكَافُ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ وَالْإِغْتِكَافُ فِي الْمَسَاجِدِ كُلِّهَا (۹۱۲) عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْآخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ۔

باب ۷۰۹۔ معتكف گھر میں بلا ضرورت نہ آئے

(۹۱۳) نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، آنحضور ﷺ مسجد میں (اعتكاف کی حالت میں) سر مبارک میری طرف کر دیتے اور میں اس میں کنگھا کر دیتی۔ آنحضور ﷺ جب معتكف ہوتے تو بلا ضرورت گھر میں تشریف نہیں لاتے تھے۔

باب ۷۰۹۔ الْمُعْتَكِفُ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةٍ (۹۱۳) عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَدْخُلَ عَلَى رَأْسِهِ، وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَرْجُلُهُ، وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةٍ إِذَا كَانَ مُعْتَكِفًا۔



## باب ۷۱۰. الْإِعْتِكَافُ لَيْلًا

(۹۱۴) عَنْ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتِكَفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ أَوْفِ بِنَذْرِكَ.

## باب ۷۱۱. الْأَخْبِيَّةُ فِي الْمَسْجِدِ

(۹۱۵) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ يَعْتِكَفَ فَلَمَّا انْصَرَفَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي أَرَادَ أَنْ يَعْتِكَفَ إِذَا أَخْبِيَّةٌ خِبَاءُ عَائِشَةَ وَخِبَاءُ حَفْصَةَ وَخِبَاءُ زَيْنَبَ فَقَالَ الْبَرُّ تَقُولُونَ بِهِنَّ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ يَعْتِكَفَ حَتَّى اعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ.

## باب ۷۱۲. هَلْ يَخْرُجُ الْمُعْتَكِفُ

## لِحَوَائِجِهِ إِلَى بَابِ الْمَسْجِدِ

(۹۱۶) عَنْ صَفِيَّةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُورُهُ فِي اعْتِكَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا يَقْلِبُهَا حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ عِنْدَ بَابِ أُمِّ سَلَمَةَ مَرَّرَ جُلَّانَ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِكُمَا إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُصَيْنٍ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَبُرَ عَلَيْهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يُلْغِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْدِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَيْئًا

## باب ۷۱۰. رات میں اعتکاف

(۹۱۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا، میں نے جاہلیت میں یہ نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں ایک رات کے لئے اعتکاف کروں گا؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اپنی نذر پوری کرلو۔

## باب ۷۱۱. مسجد میں خیمے

(۹۱۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے اعتکاف کا ارادہ کیا تھا تو کئی خیموں پر نظر پڑی، حفصہ کا خیمہ بھی، عائشہ کا خیمہ بھی اور زینب کا بھی، اس پر آپ نے فرمایا، اچھا اسے انہوں نے نیکی سمجھ لیا ہے! پھر آپ ﷺ واپس تشریف لے گئے اور اعتکاف نہیں کیا بلکہ شوال کے (آخری) عشرہ میں اعتکاف کیا۔

## باب ۷۱۲. کیا معتکف اپنی ضروریات کے

لئے مسجد کے دروازے تک جاسکتا ہے۔

(۹۱۶) نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ صفیہؓ نے فرمایا کہ وہ رمضان کے آخری عشرہ میں، جب رسول اللہ ﷺ اعتکاف کئے ہوئے تھے، آپ سے ملنے مسجد میں آئیں، تھوڑی دیر باتیں کیں پھر واپس ہونے کے لئے کھڑی ہوئیں۔ نبی کریم ﷺ بھی انہیں پہنچانے کے لئے کھڑے ہوئے۔ جب وہ ام سلمہؓ کے دروازے کے قریب والے مسجد کے دروازہ پر پہنچیں تو دو انصاری ادھر سے گذرے اور نبی کریم ﷺ کو سلام کیا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کسی تامل کی ضرورت نہیں یہ (میری بیوی) صفیہ بنت حبش ہیں۔ ان دونوں صحابہؓ نے عرض کیا سبحان اللہ یا رسول اللہ! ان پر آنحضور ﷺ کا یہ جملہ بڑا شاق گذرا، لیکن آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ شیطان خون کی طرح انسان کے بدن میں دوڑتا رہتا ہے، مجھے خطرہ یہ ہوا کہ کہیں تمہارے دلوں میں کوئی بدگمانی نہ پیدا ہو۔

فائدہ: ام سلمہؓ کا یہ دروازہ راستہ میں تھا۔ آنحضور ﷺ حضرت صفیہؓ کو دروازہ تک چھوڑنے آئے تھے، رات کا وقت تھا، بعض روایتوں میں ہے کہ ان دونوں حضرات نے آنحضور ﷺ کو دیکھ کر قدرے آگے بڑھ جانا چاہا، اس لئے آنحضور ﷺ نے حقیقت حال واضح کر دی۔ یہ حدیث ہمیں مواقع شک سے بچنے اور معاملات کو واضح اور صاف رکھنے کی تاکید کرتی ہے۔ آنحضور ﷺ نبی تھے اور صحابہؓ کے دلوں میں آپ ﷺ کے لئے جس درجہ پاک و صاف خیالات ہوں گے وہ کسی انسان کے دل میں بھی کسی دوسرے کے لئے کیونکر ہونے لگے، لیکن اس کے باوجود آنحضور ﷺ نے صورت حال صاف کر دی۔

## باب ۷۱۳. رمضان کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف

(۹۱۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ہر سال رمضان میں دس دن کا اعتکاف کرتے تھے، لیکن جس سال آپ ﷺ کی وفات ہوئی اس سال آپ ﷺ نے بیس دن کا اعتکاف کیا۔

## باب ۷۱۳. الْإِعْتِكَافُ فِي الْعَشْرِ الْاَوْسَطِ مِنْ رَمَضَانَ

(۹۱۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتِكَفُ فِي كُلِّ رَمَضَانَ عَشْرَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ اعْتَكَفَ عَشْرِينَ يَوْمًا.



## کِتَابُ الْبُيُوعِ

وَقَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

وَاحِلَ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا

باب ۷۱۴. مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى فَإِذَا قُضِيَتِ

الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ

(۹۱۸) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى

عَنْهُ) لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ أَخَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ

الرَّبِيعِ إِنِّي أَكْثَرُ الْأَنْصَارِ مَالًا فَأَقْسِمُ لَكَ نِصْفَ مَالِي

وَأَنْظُرَ أَيْ زَوْجَتِي هَوَيْتَ نَزَلْتُ لَكَ عَنْهَا فَإِذَا حَلَّتْ

تَزَوُّجَتَهَا قَالَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ لَا حَاجَةَ لِي فِي ذَالِكَ

هَلْ مِنْ سُوقٍ فِيهِ تِجَارَةٌ قَالَ سُوقٌ قَيْنَقَاعٌ قَالَ فَغَدَا

إِلَيْهِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَأَتَى بِاقِطٍ وَاسْمٍ قَالَ ثُمَّ تَابَعَ الْغَدُوَّ

فَمَا لَبِثَ أَنْ جَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَلَيْهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ فَقَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجْتَ قَالَ نَعَمْ

قَالَ وَمَنْ قَالَ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ كَمْ سُقَّتْ قَالَ

زَنَةَ نَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ نَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِمَ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

## خرید و فروخت کے مسائل

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: تمہارے لئے خرید و فروخت

حلال رکھی ہے لیکن سود کو حرام قرار دیا ہے،

باب ۷۱۴۔ فرمان باری تعالیٰ ”پھر جب پوری ہو چکے

نماز تو پھیل پڑو زمین میں اور تلاش کرو اللہ تعالیٰ کے فضل کو

(۹۱۸) حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ نے فرمایا، جب ہم مدینہ آئے

(ہجرت کر کے) تو رسول اللہ ﷺ نے میرے اور سعد بن ربیع انصاری

کے درمیان مواخاة (بھائی چارہ) کرائی۔ سعد بن ربیعؓ نے کہا کہ میں

انصار کے سب سے زیادہ مالدار افراد میں سے ہوں۔ اس لئے اپنا آدھا

مال میں آپ کو دیتا ہوں اور آپ خود دیکھ لیں کہ میری دو بیویوں میں سے

آپ کو کون زیادہ پسند ہے۔ میں آپ کے لئے اپنے سے جدا کر دوں گا،

جب ان کی عدت پوری ہو جائے گی تو آپ ان سے شادی کر لیں۔ راوی

نے بیان کیا کہ اس پر عبدالرحمانؓ نے فرمایا، مجھے ان چیزوں کی ضرورت

نہیں ہے۔ (یہ بتائیے کہ) کیا یہاں کوئی بازار بھی ہے جہاں کاروبار ہوتا

ہے؟ سعدؓ نے ”سوق قینقاع“ کا نام لیا۔ بیان کیا کہ جب صبح ہوئی تو

عبدالرحمانؓ پیرو اور گھی لائے (بیچنے کے لئے) بیان کیا کہ پھر وہ برابر

(خرید و فروخت کے لئے بازار) جانے لگے۔ کچھ دنوں بعد آپ رسول

اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو زرد رنگ کا نشان کپڑے یا جسم پر لگا

ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا، کیا شادی کر لی۔ فرمایا کہ ہاں!

آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کس سے؟ عرض کی کہ ایک انصاری

خاتون سے، دریافت فرمایا اور مہر کتنا دیا؟ عرض کیا کہ ایک گٹھلی برابر سونا

دیا، یا (یہ کہا کہ) سونے کی ایک گٹھلی دی پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اچھا

تو پھر ولیمہ کرو، خواہ ایک بکری ہی کا ہو۔

فائدہ:- قریش تجارت پیشہ تھے اور مدینہ کے لوگ کھیتی باڑی کیا کرتے تھے، جب اسلام آیا اور مسلمانوں نے مکہ سے ہجرت کی تو مہاجرین نے جو

اکثر قریش تھے مدینہ میں تجارت اور کاروباری زندگی اختیار کی اور انصار تو کھیتی اور باغبانی کیا ہی کرتے تھے۔ امام بخاریؒ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ تجارت

کھیتی اور دنیاوی کاروبار زندگی کی ضروریات میں سے ہیں۔ اسلام اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا سچا مذہب ہے، اللہ ہی نے ہمیں پیدا کیا ہے، پھر زندگی کی

ضرورت کو پوری کرنے سے کس طرح روک سکتا ہے، البتہ اس کی تاکید ضرور کر دی گئی ہے کہ تمام کاروبار، تجارت اور زندگی کی دوڑ میں اپنے نفع کے

لئے کوئی شخص دوسرے کو کسی قسم کا بھی نقصان پہنچانے کی کوشش نہ کرے۔ حضور اکرم ﷺ کا عہد سب سے مبارک عہد تھا، لیکن اس میں تجارت، کھیتی،

باغبانی اور زندگی کی ضروریات پوری کرنے کے لئے جدوجہد ہوتی تھی۔ ”نواۃ من الذهب“ سونے کی ایک گٹھلی، اہل عرب کی اصطلاح میں پانچ

درہم کو کہتے ہیں اور خاص اسی کے لئے اس کا استعمال ہے۔ لیکن ”زناۃ نواۃ من ذهب“ ایک گٹھلی برابر سونا، یہ ایک عام ترکیب ہے اور پانچ درہم

سے زیادہ بھی ایک گٹھلی سونے کا وزن ہو سکتا تھا اور اس زمانہ میں تو اتنے سونے کی قیمت بہر حال اس سے زیادہ ہی ہوگی۔



## باب ۷۱۵۔ الْحَلَالُ بَيْنَ

وَالْحَرَامُ بَيْنَ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ

(۹۱۹) عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَلَالُ بَيْنَ وَالْحَرَامِ بَيْنَ وَبَيْنَهُمَا أُمُورٌ مُشْتَبِهَةٌ فَمَنْ تَرَكَ مَا شَبَّهَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ كَانَ لِمَا اسْتَبَانَ لَهُ أَتَرَكَ وَمَنْ اجْتَرَأَ عَلَى مَا يَشْكُ فِيهِ مِنَ الْإِثْمِ أَوْشَكَ أَنْ يُوَاقِعَ مَا اسْتَبَانَ وَالْمَعَاصِي حِمَى اللَّهِ مَنْ يَرْتَعَ حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يُوَاقِعَهُ۔

## باب ۷۱۵۔ حلال ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے

لیکن ان دونوں کے درمیان کچھ مشتبہ چیزیں ہیں۔

(۹۱۹) حضرت نعمان بن بشیرؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، حلال بھی ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے، لیکن ان دونوں کے درمیان کچھ مشتبہ چیزیں ہیں، پس جو شخص ان چیزوں کو چھوڑ دے گا، جن کے گناہ ہونے کا تعین نہیں ہے، وہ ان چیزوں کو تو ضرور ہی چھوڑ دے گا جن کا گناہ ہونا واضح ہے لیکن جو شخص ان چیزوں کے کرنے کی جرأت کر لے گا جن کے گناہ ہونے کا شبہ و امکان ہے تو یہ غیر متوقع نہیں کہ وہ ان گناہوں میں بھی مبتلا ہو جائے جو بالکل واضح اور یقینی ہیں۔ گناہ اللہ تعالیٰ کی چراگاہ ہے جو (جانور بھی) چراگاہ کے ارد گرد پھرے گا اس کا چراگاہ کے اندر چلا جانا غیر متوقع نہیں۔

فائدہ:- عرب جاہلیت میں بادشاہ اور امراء اپنے جانوروں کے لئے مخصوص چراگاہ رکھتے تھے۔ کوئی بھی دوسرا شخص اس میں اپنے جانور نہیں چرا سکتا تھا۔ لیکن اگر غلطی سے کسی کا جانور ان چراگاہوں کے اندر چلا جاتا تو اسے بڑی سخت سزائیں دی جاتی تھیں، اس لئے اس خوف سے کہ کہیں جانور چراگاہ کے اندر نہ چلے جائیں، لوگ اپنے جانوروں کو ایسی مخصوص چراگاہوں سے بہت دور رکھتے تھے اور قریب بھی نہیں آنے دیتے تھے۔ یہاں پر اسے صرف بات سمجھانے کے لئے بیان کیا گیا ہے حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جس طرح بادشاہوں کی چراگاہ با حرمت سمجھی جاتی ہے اور ان میں کوئی شخص داخل ہونے کی جرأت نہیں کرتا، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بہت سی چیزیں حرام قرار دی ہیں اور یہ حرام چیزیں اس کی مخصوص چراگاہ ہیں، کوئی شخص اگر ان میں داخل ہونے اور اس کی حرمت کو توڑنے کی کوشش کرے گا اسے سخت سزا اور عذاب کی وعید ہے اب اگر کوئی واقعی ان کی حرمت کو سمجھتا ہے تو ان کے قریب بھی نہیں آئے کیونکہ خدا کا عذاب سب سے زیادہ سخت ہے اور ان کے قریب وہ چیزیں ہیں جو شریعت نے کسی مصلحت کی وجہ سے واضح طور پر اگرچہ حرام یا مکروہ قرار نہیں دی ہیں، لیکن شریعت کی نظر میں وہ پسندیدہ بھی نہیں یا کسی خارجی قرینہ کی وجہ سے ان کا جواز مشتبہ ہو گیا ہو۔ انہیں خارجی قرینہ کی وجہ سے ان کا جواز مشتبہ ہو گیا انہیں کی تعبیر امور مشبہ سے کی گئی ہے

## باب ۷۱۶۔ تَفْسِيرُ الْمُشْتَبِهَاتِ

(۹۲۰) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) قَالَتْ كَانَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ عَهْدًا إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةَ زَمَعَةَ مَنِيٍّ فَأَقْبَضَهُ قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ عَامَ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ وَقَالَ ابْنُ أَخِي عَهْدَ إِلَيَّ فِيهِ فَقَامَ عَبْدُ بْنُ زَمَعَةَ فَقَالَ أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةَ أَبِي وَلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَتَسَاوَقَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ أَخِي كَانَ قَدْ عَهْدَ إِلَيَّ فِيهِ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمَعَةَ أَخِي وَابْنُ

## باب ۷۱۶۔ مشتبہات کی تفسیر

(۹۲۰) حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ عقبہ بن ابی وقاصؓ نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاصؓ کو (مرتے وقت) وصیت کی تھی کہ زمعہ کی باندی کا لڑکا میرا ہے، اس لئے تم اسے اپنی زیر پرورش لے لینا۔ انہوں نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے موقع پر سعد بن ابی وقاصؓ نے اسے لے لیا اور کہا کہ میرے بھائی کا لڑکا ہے اور وہ اس کے متعلق مجھے وصیت کر گئے تھے لیکن عبد بن زمعہ نے اٹھ کر کہا کہ یہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی باندی کا لڑکا ہے، انہیں کے ”فراش“ میں اس کی ولادت ہوئی ہے۔ آخر دونوں حضرات یہ مقدمہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے گئے، سعدؓ نے عرض کیا



وَلَيْدَةُ أَبِي وَلَدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بَنَ زَمْعَةَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَبِي مِنْهُ لِمَا رَأَى مِنْ شَبْهِهِ فَمَارَاهَا حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ.

یا رسول اللہ! میرے بھائی کا لڑکا ہے، مجھے اس کی انہوں نے وصیت کی تھی اور عبد بن زمعہ نے عرض کیا یہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی باندی کا لڑکا ہے انہیں کے فراش میں اس کی ولادت ہوئی ہے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عبد بن زمعہ! لڑکا تو تمہارے ہی ساتھ رہے گا۔ اس کے بعد فرمایا، لڑکا فراش کے تحت ہوتا ہے اور زانی کے حصہ میں پتھر ہے، پھر سودہ بنت زمعہ سے جو آنحضور ﷺ کی بیوی تھیں، فرمایا کہ اس لڑکے سے پردہ کیا کرو، کیونکہ آپ نے عتبہ کی شباہت اس لڑکے میں محسوس کر لی تھی۔ اس کے بعد اس لڑکے نے سودہ کو کبھی نہ دیکھا، تا آنکہ اللہ تعالیٰ سے جا ملا۔

فائدہ:- زمانہ جاہلیت میں یہ ہوتا تھا کہ کئی اشخاص کا کسی ایک عورت سے، جو عام حالات میں باندی ہوا کرتی تھی ناجائز تعلق رہتا، پھر جب اس کے بچہ پیدا ہوتا تو اس سے تعلق رکھنے والوں میں کوئی بھی شخص اس بچے کا دعویدار ہو جاتا اور بچے کا نسب اسی سے قائم کر دیا جاتا تھا اور اسی کی زیر پرورش آ جاتا تھا۔ حدیث میں جس کا ذکر ہے وہ اسی نوعیت کا ہے۔ عتبہ کی موت کفر پر ہوئی تھی اور اسلام کے شدید ترین دشمنوں میں تھا، لیکن اس کے بھائی حضرت سعد اجل صحابہ میں ہیں۔ زمعہ کی ایک باندی تھی، جس کے ساتھ عتبہ نے زنا کیا تھا، جب مرنے لگا تو سعد گویہ وصیت کر گیا کہ اس باندی کے جب بچہ پیدا ہو تو تم اسے اپنے زیر پرورش لے لینا، کیونکہ وہ میرا بچہ ہے۔ پھر حالات بدلے، سعد ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے گئے اور مکہ والوں سے ہر قسم کے تعلقات منقطع ہو گئے۔ اس باندی کے بچہ پیدا ہوا لیکن سعد اسے اپنی زیر پرورش نہ لے سکے، بھائی اگرچہ کافر تھا اور آنحضور ﷺ کو اس سے شدید ترین تکلیفیں پہنچی تھیں لیکن بہر حال اسلام نسب اور خون کے تعلق کی پوری رعایت کرنے پر زور دیتا ہے۔ اس لئے جب مکہ فتح ہوا تو سعد نے بھائی کی وصیت پوری کرنی چاہی اور چاہا کہ اس بچے کو اپنی زیر پرورش لے لیں۔ لیکن زمعہ کے صاحبزادے عبد بن زمعہ مانع آئے اور کہا کہ میرے والد کی باندی کا بچہ ہے اس لئے اس کا جائز مستحق میں ہوں، اس پس منظر کے بعد جو فیصلہ رسول اللہ ﷺ نے کیا وہی قابل غور ہے۔ حنفیہ اور شوافع کے ثبوت نسب کے مسئلہ میں اختلافات ہیں اور اس سلسلے میں طویل مباحث ہیں امام بخاری نے جس بات کی وضاحت کے لئے اس باب کے تحت یہاں یہ حدیث بیان کی ہے وہ ہے مشتبہات کی تفسیر۔ ایک طرف آنحضور ﷺ نے ام المومنین سودہؓ کو اس بچے سے پردہ کا حکم دیا اور دوسری طرف بچے کو عبد بن زمعہ کو دے دیا۔ اگرچہ واقعی زمعہ کا تھا تو حضرت سودہؓ کو پردہ کا حکم نہ ہونا چاہئے تھا، کیونکہ وہ بھی زمعہ کی بیٹی تھیں اور اس طرح وہ بچہ ان کا بھائی ہوتا تھا اور اگر بچے کا نسب زمعہ سے نہیں ثابت ہوتا تو عبد بن زمعہ کو بچہ نہ ملنا چاہئے تھا۔ امام بخاری کے نزدیک حضرت سودہؓ کو پردہ کا حکم اسی اشتباہ کی وجہ سے احتیاطاً دیا گیا تھا کہ باندی کے ناجائز تعلقات عتبہ سے تھے اور بچے میں اس کی شباہت آتی تھی ”الولد للفراش“ (لڑکا فراش کا ہوتا ہے) کے مفہوم میں ائمہ کا اختلاف ہے۔ یوں فراش کا مفہوم یہ ہے کہ عورت سے جو شخص جائز طور پر ہمبستری کا حق رکھتا ہو۔ حنفیہ اس کا مطلب یہ بیان کرتے ہیں کہ بچہ ملکیت میں تمہارے ہی رہے گا اگرچہ نسب ثابت نہ ہو اور شوافع اس جملہ سے نسب ثابت کرتے ہیں۔ بہر حال فراش کی مختلف صورتیں ہیں۔ بعض قوی ہیں اور بعض ضعیف۔ یہ تمام مباحث کتاب النکاح کے ہیں۔

باب ۷۱۔ جن کے نزدیک وسوسہ وغیرہ شبہات میں سے نہیں ہیں (۹۲۱) حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ کچھ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بہت سے لوگ ہمارے یہاں گوشت لاتے ہیں، ہمیں یہ معلوم نہیں ہوتا

باب ۷۱۔ مَنْ لَمْ يَرِ الْوَسْوَاسَ وَنَحْوَهَا مِنَ الْمُشَبَّهَاتِ (۹۲۱) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ قَوْمًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ قَوْمًا يَأْتُونَنَا بِاللَّحْمِ لَا نَدْرِي



کہ اللہ کا نام انہوں نے لیا تھا یا نہیں؟ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم بسم اللہ پڑھ کے اسے کھالیا کرو۔

باب ۷۱۸۔ جس نے کمائی کے ذرائع کو اہمیت نہ دی

۹۲۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا دور آئے گا کہ انسان اپنے ذرائع آمدنی کی کوئی پرواہ نہیں کرے گا کہ حلال ہے یا حرام۔

باب ۷۱۹۔ خشکی کی تجارت

۹۲۳۔ حضرت ابوالمنہالؓ نے بیان کیا کہ میں نے براء بن عازب اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے سونے چاندی کی خرید و فروخت کے متعلق پوچھا تو ان دونوں حضرات نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے عہد میں تاجر تھے، اس لئے ہم نے آپ سے سونے چاندی کی خرید و فروخت کے متعلق پوچھا تھا، آپ ﷺ نے جواب یہ دیا تھا کہ (لین دین) ہاتھوں ہاتھ ہو تو کوئی حرج نہیں، لیکن ادھار کی صورت میں غیر درست ہے۔

باب ۷۲۰۔ تجارت کے لئے نکلنا

۹۲۴۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے حضرت عمر بن خطابؓ سے (ملنے کی) اجازت چاہی لیکن اجازت نہیں ملی، غالباً آپ اس وقت مشغول تھے اس لئے ابو موسیٰ واپس آ گئے، پھر عمرؓ فارغ ہوئے تو فرمایا کہ عبد اللہ بن قیس (ابو موسیٰ) نے آواز دی تھی انہیں اجازت دے دو۔ حضرت ابو موسیٰؓ پھر آئے تو عمرؓ نے انہیں بلالیا۔ (واپس چلے جانے کی وجہ دریافت کرنے پر) ابو موسیٰؓ نے کہا کہ ہمیں اسی کا حکم (آنحضور ﷺ سے) تھا (کہ تین مرتبہ اجازت چاہنے پر اگر اندر جانے کی اجازت نہ ملے تو واپس چلے جانا چاہئے)۔ اس پر عمرؓ نے فرمایا، کوئی گواہ لاؤ، ابو موسیٰ انصار کی مجلس میں گئے اور ان سے حدیث کے متعلق پوچھا (کہ کیا کسی نے اسے آنحضور ﷺ سے سنا ہے) ان لوگوں نے کہا کہ اس کی گواہی ہم میں سب سے چھوٹے ابو سعیدؓ دینگے۔ چنانچہ وہ ابو سعیدؓ کو ساتھ لائے۔ عمرؓ نے پھر فرمایا کہ آنحضور ﷺ کا ایک حکم مجھے معلوم نہ ہو سکا۔ افسوس کہ مجھے بازاروں کی خرید و فروخت نے مشغول رکھا، آپ کی مراد تجارت سے تھی۔

باب ۷۲۱۔ جو روزی میں کشا دگی چاہتا ہو

۹۲۵۔ حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ میں نے سنا، رسول اللہ ﷺ

أَذْكَرُ وَالسَّمِ اللَّهُ عَلَيْهِ أَمْ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُوا اللَّهَ عَلَيْهِ وَكُلُّوهُ۔

باب ۷۱۸۔ مَنْ لَمْ يُبَالِ مِنْ حَيْثُ كَسَبَ الْمَالَ

(۹۲۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ مَا أَخَذَ مِنْهُ أَمِنْ الْحَلَالِ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ۔

باب ۷۱۹۔ التَّجَارَةُ فِي الْبَرِّ

(۹۲۳) عَنْ أَبِي الْمُنْهَالِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) يَقُولُ سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ وَزَيْدَ ابْنَ أَرْقَمَ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَا كُنَّا تَاجِرَيْنِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ إِنْ كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَا بَأْسَ وَإِنْ كَانَ نَسِيًا فَلَا يَصْلُحُ۔

باب ۷۲۰۔ الْخُرُوجُ فِي التَّجَارَةِ

(۹۲۴) عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) اسْتَأْذَنَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ، وَكَانَ مَشْغُولًا فَرَجَعَ أَبُو مُوسَى فَفَرَعَ عُمَرُ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) فَقَالَ أَلَمْ أَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ قَيْسٍ إِذْذَنُوا لَهُ، قِيلَ قَدْ رَجَعَ فَدَعَاهُ فَقَالَ كُنَّا نَوْمَرُ بِذَلِكَ فَقَالَ تَأْتِينِي عَلَى ذَلِكَ بِالْبَيِّنَةِ فَاَنْطَلَقَ إِلَى مَجْلِسِ الْأَنْصَارِ فَسَأَلَهُمْ فَقَالُوا لَا يَشْهَدُكَ عَلَى هَذَا إِلَّا أَصْغَرُنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) فَذَهَبَ بِأَبِي سَعِيدٍ إِلَى الْخُدْرِيِّ فَقَالَ عُمَرُ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) خَفِيَ عَلَيَّ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهَانِي الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ يَعْنِي الْخُرُوجَ إِلَى تِجَارَةٍ۔

باب ۷۲۱۔ مَنْ أَحَبَّ الْبَسْطَ فِي الرِّزْقِ

(۹۲۵) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ



صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّسْطَ لَهٗ رَزْقُهٗ اَوْ يُنْسَا لَهٗ فِى اَثَرِهٖ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ۔

فرما رہے تھے کہ جو شخص اپنی روزی میں کشادگی چاہتا ہو یا زندہ رہنے کی مہلت چاہتا ہو تو اسے صلہ رحمی کرنی چاہئے۔

### باب ۷۲۲۔ شَرَاءُ النَّبِيِّ ﷺ بِالنَّسِئَةِ

(۹۲۶) عَنْ أَنَسٍ (رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّهُ مَشَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْرٍ شَعِيرٍ وَ إِهَالَةٍ سِنْخَةٍ وَلَقَدْ رَهَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعًا بِالْمَدِينَةِ عِنْدَ يَهُودِيٍّ وَ أَخَذَ مِنْهُ شَعِيرًا لِأَهْلِهِ وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَا أَمْسَى عِنْدَ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعٌ بُرٍّ وَلَا صَاعٌ حَبٍّ وَإِنْ عِنْدَهُ لَتَسْعَ نَسْوَةٌ۔

باب ۷۲۲۔ نبی کریم ﷺ ادھار خریداری کرتے ہیں ۹۲۶۔ حضرت انسؓ کی خدمت میں جو کی روٹی اور بگڑا ہوا خراب روغن (سالن کے طور پر) لے گئے۔ آنحضور ﷺ نے اس وقت اپنی زرہ مدینہ میں ایک یہودی کے یہاں گروی رکھی تھی اور اس سے اپنے گھر والوں کے لئے جو قرض لیا تھا۔ میں نے خود آپ کو یہ فرماتے سنا کہ آل محمد کے یہاں کوئی شام ایسی نہیں آئی جس میں ان کے پاس ایک صاع گیہوں یا ایک صاع کوئی غلہ موجود رہا ہو، حالانکہ آپ کی ازواج مطہرات کی تعداد نو تھی۔

### باب ۷۲۳۔ كَسْبُ الرَّجُلِ وَعَمَلُهُ بِيَدِهِ

(۹۲۷) عَنْ الْمُقْدَامِ (رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِّنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ عَمَلٍ يَدِهِ إِنْ نَبَى اللّٰهُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلٍ يَدِهِ۔

باب ۷۲۳۔ انسان کا اپنے ہاتھ سے کمانا اور کام کرنا ۹۲۷۔ حضرت مقدمؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی انسان نے اس شخص سے بہتر روزی نہیں کھائی ہوگی، جو خود اپنے ہاتھوں سے کما کر کھاتا ہے۔ اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام بھی اپنے ہاتھ سے کام کر کے روزی حاصل کرتے تھے۔

### باب ۷۲۴۔ الشُّهُولَةُ وَالسَّمَاخَةُ فِي الشَّرَاءِ وَالْبَيْعِ

(۹۲۸) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ (رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا سَمَحًا إِذَا بَاعَ وَإِذَا اشْتَرَى وَإِذَا اقْتَضَى۔

باب ۷۲۴۔ خرید و فروخت کے وقت نرمی، وسعت اور فیاضی ۹۲۸۔ حضرت جابر بن عبد اللہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص پر رحم کیا جو بیچتے وقت، خریدتے وقت اور تقاضا کرتے وقت (قرض وغیرہ کا) فیاضی اور وسعت سے کام لیتا ہے۔

### باب ۷۲۵۔ مَنْ أَنْظَرَ مُوسِرًا

(۹۲۹) عَنْ حُذَيْفَةَ (رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَقَّتِ الْمَلَائِكَةُ رُوحَ رَجُلٍ مِّمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ قَالُوا أَعْمَلْتَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا قَالَ كُنْتُ أَمْرُفُتِيَانِي أَنْ يُنْظَرُوا وَيَتَجَاوَزُوا عَنِ الْمَوْسِرِ قَالَ قَالَ فَتَجَاوَزُوا عَنْهُ۔

باب ۷۲۵۔ جس نے کھاتے کھاتے کو مہلت دی ۹۲۹۔ حضرت حذیفہؓ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا، گزشتہ امتوں کے کسی شخص کی روح کے پاس فرشتے آئے اور پوچھا کہ تم نے کچھ اچھے کام بھی کئے ہیں؟ روح نے جواب دیا میں اپنے ملازموں سے کہا کرتا تھا کہ وہ کھاتے کھاتے لوگوں کو (جوان کے مقروض ہوں) مہلت دیا کریں اور ان پر سختی نہ کریں۔ بیان کیا کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا، پھر فرشتوں نے بھی ان سے درگزر کیا اور سختی نہیں کی۔

### باب ۷۲۶۔ إِذَا بَيْنَ

### الْبَيْعَانِ وَلَمْ يَكْتُمَا وَنَصَحَا

(۹۳۰) عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ (رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ)

باب ۷۲۶۔ خرید و فروخت کرنے والوں نے کوئی عیب نہیں چھپایا بلکہ ایک دوسرے کی خیر خواہی چاہتے رہے ۹۳۰۔ حضرت حکیم بن حزامؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، خریدنے



قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ قَالَ حَتَّى يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيْنَا بُرْكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَّتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا۔

اور بیچنے والوں کو اس وقت تک اختیار (بیع کو ختم کر دینے کا) ہوتا ہے جب تک دونوں جدا نہ ہوں یا آپ نے (مالم یترقا کے بجائے) حتیٰ یترقا فرمایا (آنحضور ﷺ نے مزید ارشاد فرمایا) پس اگر دونوں نے سچائی سے کام لیا اور ہر بات صاف صاف کھول دی تو ان کی خرید و فروخت میں برکت ہوتی ہے، لیکن اگر کوئی بات چھپائے رکھی یا جھوٹ کہی تو ان کی برکت ختم کر دی جاتی ہے۔

باب ۷۲۷۔ مختلف قسم کی کھجور ملا کر بیچنا۔

۹۳۱۔ حضرت ابوسعیدؓ نے بیان کیا کہ ہمیں (نبی کریم ﷺ کی طرف سے) مختلف قسم کی کھجوریں ایک ساتھ ملا کر تھیں اور ہم دو صاع کھجور ایک صاع کے بدلہ میں بیچ دیا کرتے تھے۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ دو صاع ایک صاع کے بدلہ میں نہ بیچی جائے اور نہ دو درہم ایک درہم کے بدلہ میں بیچی جائیں۔

باب ۷۲۷۔ بَيْعُ الْخِلْطِ مِنَ التَّمْرِ

(۹۳۱) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ كُنَّا نُرْزَقُ تَمْرَ الْجَمْعِ وَهُوَ الْخِلْطُ مِنَ التَّمْرِ وَكُنَّا نَبِيعُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَاعَيْنِ بِصَاعٍ وَلَا دِرْهَمَيْنِ بِدِرْهَمٍ۔

فائدہ:- جب مختلف قسم کی کھجور ایک میں ملا دی جائے گی تو ظاہر ہے کہ بعض اچھی ہوگی اور بعض اچھی نہیں ہوگی، تو کیا اس تفاوت کے باوجود اس کی بیع و فروخت جائز ہوگی یا نہیں؟ امام بخاریؒ اس حدیث سے یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اس طرح کی کھجور کی بیع و فروخت میں کوئی مضائقہ نہیں ہے کیونکہ اچھائی یا برائی جو کچھ بھی ہے، سب ظاہر ہے۔ البتہ یہی اگر کسی نوکرے وغیرہ میں اس طرح رکھ دی گئی کہ خراب قسم کی کھجور تو اندر کے حصہ میں کر دی اور جو اچھی تھی وہ اوپر دکھانے کے لئے رکھ دی تو یہ صورت جائز نہیں ہو سکتی۔ حدیث میں یہ بھی ہے کہ ایک درہم، دو درہم کے بدلہ میں نہ بیچا جائے۔ اسی طرح ایک صاع کھجور دو صاع کھجور کے بدلہ میں نہ بیچی جائے۔

باب ۷۲۸۔ سود دینے والا

۹۳۲۔ حضرت عون ابن ابی جحیفہؓ نے فرمایا میں نے اپنے والد کو ایک بچھنا لگانے والا غلام خریدتے دیکھا، یہ دیکھ کر ان سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ نبی کریم ﷺ نے کتے کی قیمت اور خون کی قیمت سے منع فرمایا ہے، آپ نے گودنے والی اور گدوانے والی کو (گودنا لگوانے سے) سود لینے والے اور سود دینے والے کو (سود لینے یا دینے سے) منع فرمایا اور تصویر بنانے والے پر لعنت بھیجی۔

باب ۷۲۸۔ مُوْكِلُ الرَّبَا

(۹۳۲) عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ رَأَيْتُ أَبِي اشْتَرَى عَبْدًا حَجَّامًا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ ثَمَّنَ الْكَلْبَ وَثَمَّنَ الدَّمَ وَنَهَى عَنِ الْوَاشِمَةِ وَالْمَوْشُومَةِ وَاکِلِ الرَّبَا وَمُوكِلِهِ وَلَعَنَ الْمُصَوِّرَ۔

فائدہ:- بخاری شریف کی ایک روایت میں اس کی تفصیل ہے کہ غلام خریدنے کے بعد اس کے پاس جو سامان بچھنا لگانے کا تھا اسے انہوں نے تڑوا دیا تھا اور اس پر ان کے صاحبزادے نے سوال کیا کہ اس کی کیا وجہ ہے؟ اس روایت میں کچھ اجمال ہے جس کی شرح دوسری روایت کرتی ہے اور اس سے وجہ سوال کی معقولیت بھی سمجھ میں آ جاتی ہے۔

باب ۷۲۹۔ اللہ تعالیٰ سود کو مٹا دیتا ہے اور صدقات کو دو چند

کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نہیں پسند کرتا کسی ناشکرے لگنا ہگار کو

۹۳۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ میں نے خود نبی کریم ﷺ کو یہ

باب ۷۲۹۔ يَمْحَقُ اللَّهُ الرَّبَا وَيُرْبِي

الصَّدَقَاتِ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ

(۹۳۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ



فرماتے سنا کہ (سامان بیچتے وقت دوکان دار کی) قسم سے سامان تو جلدی بک جاتا ہے لیکن اس میں برکت نہیں رہتی۔

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
الْحَلْفُ مُنْفِقَةٌ لِلْسِّلَعَةِ مُمَحِقَةٌ لِلْبَرَكَهَةِ۔

### باب ۷۳۰۔ ذِكْرُ الْقَيْنِ وَالْحَدَّادِ

(۹۳۴) عَنْ خَبَّابٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ كُنْتُ قَيْنًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ لِي عَلَى الْعَاصِ ابْنِ وَائِلٍ دَيْنٌ فَاتَّيْتُهِ اتَّقِضَاهُ قَالَ لَا أُعْطِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقُلْتُ لَا أَكْفُرُ حَتَّى يُمِيتَكَ اللَّهُ ثُمَّ تَبِعْتُ قَالَ دَعْنِي حَتَّى أَمُوتَ وَأُبْعَثَ فَسَأَوْنِي مَالًا وَوَلَدًا فَأَقْضِيكَ فَنَزَلَتْ (هَذِهِ الْآيَةُ) ”أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَا أُوتِيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا أَطَّلَعَ الْغَيْبَ أَمْ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا“۔

### باب ۷۳۰۔ کاری گراور لوہار کا ذکر

۹۳۴۔ حضرت خبابؓ نے فرمایا کہ میں دور جاہلیت میں لوہار کا کام کیا کرتا تھا، عاص بن وائلؓ پر میرا قرض تھا، میں ایک دن تقاضا کرنے گیا۔ اس نے کہا کہ جب تک تم محمدؐ کا انکار نہیں کرو گے میں تمہارا قرض نہیں دوں گا، میں نے جواب دیا کہ میں آنحضورؐ کا انکار اس وقت تک نہیں کروں گا جب تک اللہ تعالیٰ تمہاری جان نہ لے لے اور پھر تم دوبارہ اٹھائے جاؤ گے، اس نے کہا کہ پھر مجھے بھی مہلت دو کہ میں مرجاؤں، پھر دوبارہ اٹھایا جاؤں اور مجھے مال اور دولت ملے اس وقت میں بھی تمہارا قرض ادا کر دوں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی، کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے ہماری آیات کا انکار کیا اور کہا کہ (آخرت میں) مجھے مال اور اولاد دی جائے گی۔

### باب ۷۳۱۔ ذِكْرُ الْخَيَّاطِ

(۹۳۵) عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ إِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَطْنِ صَنْعَةٍ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ذَلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا وَمَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبَعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالِي الْقُصْعَةِ قَالَ فَلَمْ أَزَلْ أَحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ يَوْمَئِذٍ۔

### باب ۷۳۱۔ درزی کا ذکر

۹۳۵۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک درزی (صحابی) نے رسول اللہؐ کو کھانے پر مدعو کیا، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں بھی دعوت میں آنحضورؐ کے ساتھ گیا۔ داعی نے روٹی اور شوربا جس میں کدو اور گوشت پڑا ہوا تھا، رسول اللہؐ کے قریب کر دیا، میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کدو کے قتلے پیالے میں تلاش کر رہے تھے۔ اسی دن سے میں بھی کدو کو پسند کرنے لگا۔

### باب ۷۳۲۔ شِرَاءُ الدَّوَابِّ وَالْحَمِيرِ

(۹۳۶) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَأَبْطَأَ بَنِي جَمَلٍ وَأَعْيَا فَاتَى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا شَأْنُكَ قُلْتُ أَبْطَاءَ عَلَى جَمَلٍ وَأَعْيَا فَتَخَلَّفْتُ فَنَزَلَ يَحْجُنُهُ بِمَحْجَنِهِ ثُمَّ قَالَ ارْكَبْ فَرَكِبْتُ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ أَكْفُهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

### باب ۷۳۲۔ گھوڑوں اور گدھوں کی خریداری

۹۳۶۔ حضرت جابر بن عبد اللہؓ نے بیان کیا کہ میں نبی کریمؐ کے ساتھ ایک غزوہ میں تھا، میرا اونٹ تھک کر سست پڑ گیا اس لئے پیچھے رہ گیا پھر آپؐ اترے اور میرے اونٹ کو اپنی چھڑی سے کچوکے لگائے اور فرمایا کہ اب سوار ہو جاؤ چنانچہ میں سوار ہو گیا۔ اب یہ حال ہو گیا (اونٹ کے تیز چلنے کی وجہ سے) کہ مجھے اسے رسول اللہؐ کے برابر پہنچنے سے روکنا پڑ جاتا تھا (راستے میں) آپؐ نے دریافت فرمایا۔ شادی بھی کر لی؟ عرض کیا جی ہاں! دریافت فرمایا کسی کنواری سے کی یا بیاہتا



تَزَوَّجْتُ نَعَمَ قَالَ بِكَرًا أَمْ ثِيًّا قُلْتُ بَلْ ثِيًّا قَالَ  
أَفَلَا جَارِيَّةٌ تُلَاعِبُهَا وَ تُلَاعِبُكَ قُلْتُ إِنْ لِي  
أَخَوَاتٍ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ امْرَأَةً تَجْمَعُهُنَّ  
وَتَمْشُطُهُنَّ وَتَقُومُ عَلَيْهِنَّ قَالَ أَمَّا إِنَّكَ قَادِمٌ فَإِذَا  
قَدِمْتَ فَأَلْكَيسَ الْكَيسِ ثُمَّ قَالَ أَتَبِيعُ جَمْلَكَ قُلْتُ  
نَعَمَ فَاشْتَرَاهُ مِنِّي بِأُوقِيَةٍ ثُمَّ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلِي وَقَدِمْتُ بِالْغَدَاةِ فَجِئْنَا إِلَى  
الْمَسْجِدِ فَوَجَدْتُهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ قَالَ الْآنَ  
قَدِمْتُ قُلْتُ نَعَمَ قَالَ فَدَعُ جَمْلَكَ فَادْخُلْ فَصَلِّ  
رَكْعَتَيْنِ فَادْخُلْ فَصَلِّتُ فَأَمَرَ بِلَالًا أَنْ يَزِنَ لَهُ  
أُوقِيَةَ فَوَزَنَ لِي بِلَالٌ فَارْجَحْ فِي الْمِيزَانِ فَانْطَلَقْتُ  
حَتَّى وَلَّيْتُ فَقَالَ ادْعُ لِي جَابِرًا قُلْتُ الْآنَ يَرُدُّ عَلَيَّ  
الْجَمْلَ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَبْغُضَ إِلَيَّ مِنْهُ قَالَ خُذْ  
جَمْلَكَ وَلَكَ ثَمَنُهُ -

سے؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے تو ایک بیاہتا سے کر لی ہے۔ فرمایا، کسی  
کنواری سے کیوں نہ کی کہ تم بھی اس کے ساتھ کھیلتے اور وہ بھی تمہارے  
ساتھ کھیلتی (حضرت جابر بھی کنوارے تھے) میں نے عرض کیا کہ میری کئی  
بہنیں ہیں (اور والدہ کا انتقال ہو چکا ہے) اس لئے میں نے یہی پسند کیا  
کہ ایسی عورت سے شادی کروں جو انہیں جمع رکھے، ان کے کنگھا کرے،  
اور ان کی نگرانی کرے پھر آپ نے فرمایا کہ اچھا اب تم پہنچنے والے ہو،  
اس لئے جب پہنچ جاؤ تو خوب سمجھ سے کام لینا۔ اس کے بعد فرمایا کیا اپنا  
اونٹ بیچو گے؟ میں نے کہا جی ہاں! چنانچہ آپ نے ایک اوقیہ میں خرید  
لیا رسول اللہ ﷺ مجھ سے پہلے ہی (مدینہ) پہنچ گئے تھے اور میں دوسرے  
دن صبح کو پہنچا پھر ہم مسجد آئے تو میں نے آنحضور ﷺ کو مسجد کے دروازے  
پر پایا۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کیا ابھی آئے ہو؟ میں نے عرض  
کیا جی (ابھی آ رہا ہوں) فرمایا پھر اپنا اونٹ چھوڑ دو اور مسجد میں جا کے دو  
رکعت نماز پڑھ لو۔ میں اندر گیا اور نماز پڑھی۔ اس کے بعد  
آنحضور ﷺ نے بلالؓ کو حکم دیا کہ میرے لئے ایک اوقیہ چاندی تول  
دیں۔ انہوں نے ایک اوقیہ تول دی اور پڑلہ (جس میں چاندی تھی)  
بھاری رکھا۔ میں لے کے چلا تو آپ ﷺ نے فرمایا جابر کو ذرا بلانا۔ میں  
نے سوچا کہ اب میرا اونٹ پھر مجھے واپس کر دیں گے، حالانکہ اس سے  
زیادہ ناگوار میرے لئے اور کوئی چیز نہیں تھی، چنانچہ آپ ﷺ نے یہی  
فرمایا کہ یہ اپنا اونٹ اور اس کی قیمت بھی تمہاری ہے۔

### باب ۷۳۳. شِرَاءُ الْإِبِلِ الْهِيمِ

(۹۳۷) عَنْ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) كَانَ هَهُنَا  
رَجُلٌ نَاسُمُهُ، نَوَاسٌ وَكَانَتْ عِنْدَهُ إِبِلٌ هِيَمٌ فَذَهَبَ  
ابْنُ عُمَرَ فَاشْتَرَى تِلْكَ الْإِبِلَ مِنْ شَرِيكَ لَهُ، فَجَاءَ إِلَيْهِ  
شَرِيكُهُ، فَقَالَ بَعْنَا تِلْكَ الْإِبِلَ فَقَالَ مِمَّنْ بَعْتَهَا قَالَ  
مِنْ شَيْخٍ كَذَّابٍ وَقَدْ قَالَ وَيْحَكَ ذَلِكَ وَاللَّهِ بَنُ عُمَرَ  
فَجَاءَهُ، فَقَالَ إِنَّ شَرِيكَ بَاعَكَ إِبِلًا هِيَمًا وَلَمْ  
يُعْرِفَكَ قَالَ فَاسْتَقْبَهَا قَالَ فَلَمَّا ذَهَبَ يَسْتَأْفِقُهَا فَقَالَ  
دَعُوهَا رَضِينَا بِقَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا عُدْوَى -

### باب ۷۳۳۔ استقاء کا مریض یا خارش زدہ اونٹ خریدنا

۹۳۷۔ حضرت عمروؓ نے بیان کیا یہاں (مکہ میں) ایک شخص نواس نامی  
تھا، اس کے پاس ایک اونٹ تھا، استقاء کا مریض۔ ابن عمرؓ گئے اور اس  
کے شریک سے وہی اونٹ خرید لائے۔ وہ شخص آیا تو اس کے شریک نے  
کہا کہ ہم نے وہ اونٹ بیچ دیا۔ اس نے پوچھا کہ کسے بیچا؟ شریک نے کہا  
کہ ایک شیخ کے ہاتھوں جو اس طرح کے تھے۔ اس نے کہا افسوس! وہ  
تو ابن عمرؓ تھے۔ چنانچہ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ  
میرے شریک نے آپ کو ایک استقاء کا مریض اونٹ بیچ دیا ہے اور  
آپ سے اس مرض کی وضاحت نہیں کی۔ ابن عمرؓ نے فرمایا کہ پھر اسے  
واپس لے جاؤ۔ بیان کیا کہ جب وہ اسے لے جانے لگا تو ابن عمرؓ نے  
فرمایا کہ اچھا یہیں رہنے دو، ہم رسول اللہ ﷺ کے فیصلہ پر راضی ہیں آپ



نے فرمایا تھا کہ (لا عدوی) یعنی امراض متعدی نہیں ہوتے یا کسی پر ظلم و زیادتی نہ ہونی چاہئے)

باب ۷۳۴۔ پچھنا لگانے والے کا ذکر۔

۹۳۸۔ حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ ابو طیبہؓ نے رسول اللہ ﷺ کے پچھنا لگایا تو آنحضور ﷺ نے ایک صاع کھجور (بطور اجرت) انہیں دینے کے لئے کہا اور ان کے مالک سے کہا کہ ان کے خراج میں کمی کر دو۔

باب ۷۳۴۔ ذِکْرِ الْحَجَّامِ

(۹۳۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ حَجَّمَ أَبُو طَيْبَةَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ مِّنْ تَمْرٍ وَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يُخَفِّفُوا مِنْ خَرَاجِهِ۔

فائدہ:- خراج سے یہاں مراد زمین کا خراج نہیں ہے، بلکہ کسی غلام سے روزانہ جو مالک وصول کرتا ہے وہ یہاں مراد ہے۔ اس کی صورت یہ ہوتی تھی کہ غلام اپنا آزادانہ کاروبار کرتے تھے لیکن اپنے مالکوں کو روزانہ یا ماہانہ انہیں کچھ دینا پڑتا تھا۔ اسی میں کمی کے لئے ان کے مالک سے آپ ﷺ نے فرمایا تھا۔

۹۳۹۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے پچھنا لگوا یا اور جس نے پچھنا لگایا تھا اسے (اجرت بھی) دی۔ اگر اس کی اجرت حرام ہوتی تو آپ کبھی نہ دیتے۔

(۹۳۹) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ اخْتَجَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْطَى الَّذِي حَجَّمَهُ، وَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُعْطِهِ۔

باب ۷۳۵۔ ان چیزوں کی تجارت جن کا

پہننا مردوں اور عورتوں کے لئے مکروہ ہے

باب ۷۳۵۔ التَّجَارَةُ فِيْمَا

يُكْرَهُ لِبُئْسِهِ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

۹۴۰۔ ام المؤمنین عائشہؓ نے فرمایا کہ انہوں نے ایک گدا خریداجس میں تصویریں تھیں، رسول اللہ ﷺ کی نظر جو نبی اس پر پڑی، آپ دروازے پر ہی کھڑے ہو گئے اور اندر تشریف نہیں لائے۔ میں نے آپ ﷺ کے چہرہ مبارک پر جو ناپسندیدگی کے آثار دیکھے تو عرض کیا یا رسول اللہ! میں اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں اور اس کے رسول سے معافی مانگتی ہوں، میرا قصور کیا ہے؟ آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا کہ یہ گدا کیسا ہے؟ میں نے کہا کہ میں نے آپ ہی کے لئے خریدا تھا تا کہ آپ اس پر بیٹھیں اور اس سے ٹیک لگائیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا لیکن اس طرح کی تصویر رکھنے والے لوگوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا کہ تم لوگوں نے جس کی ”تخلیق“ کی ذرا اسے زندہ بھی کر دکھاؤ! آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ جن گھروں میں تصویریں ہوتی ہیں فرشتے ان میں داخل نہیں ہوتے۔

(۹۴۰) عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا اشْتَرَتْ نَمْرُقَةً فِيْهَا تَصَاوِيرُ فَلَمَّا رَأَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْهُ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَذْنِبْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هَذِهِ النَّمْرُقَةِ قُلْتُ اشْتَرَيْتُهَا لِكَيْ لَتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يُعَذَّبُونَ فَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ۔

فائدہ:- احناف کے یہاں کسی چیز کو خرید لینے کا مفہوم صرف اتنا ہے کہ وہ چیز خریدنے والے کی ملکیت میں آگئی، اب اسکے بعد اس کا استعمال بھی جائز ہے یا نہیں، یہ خرید و فروخت کی حد و بحث سے خارج ہے۔ اس اصول کی روشنی میں اگر کسی نے کوئی ایسا کپڑا بیچا جس کا استعمال مردوں کے لئے جائز نہیں تھا تو یہ بیع جائز ہے۔ یہ بحث ہی سرے سے علیحدہ ہے کہ خود اس کا پہننا جائز ہے یا نہیں، یہ تو خریدنے والا دیکھے گا کہ خود اس کے لئے اس کا استعمال جائز ہے یا نہیں، ممکن ہے وہ خود اپنے لئے نہیں بلکہ اپنے گھر کی بچیوں اور عورتوں کے لئے ریشم کا کپڑا خرید رہا ہو یا کوئی اور ضرورت ہو۔



باب ۷۳۶۔ اِذَا اشْتَرَى شَيْئًا  
فَوَهَبَ مِنْ سَاعَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَا

باب ۷۳۶۔ ایک شخص نے کوئی چیز خریدی  
اور جدا ہونے سے پہلے ہی کسی کو ہبہ کر دی

(۹۴۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ كُنَّا  
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَكُنْتُ عَلَى  
بَكْرِ صَعْبٍ لِعُمَرَ فَكَانَ يَغْلِبُنِي فَيَتَقَدَّمُ أَمَامَ الْقَوْمِ  
فَيَزُجُّهُ، عُمَرُ وَيَرُدُّهُ، ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيَزُجُّهُ، عُمَرُ وَيَرُدُّهُ،  
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ بَعْنِيهِ قَالَ هُوَ  
لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بَعْنِيهِ قَالَ هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
قَالَ بَعْنِيهِ فَبَاعَهُ، مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ  
عُمَرَ تَصْنَعُ بِهِ مَا شِئْتَ۔

۹۴۱۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں  
تھے، میں عمرؓ کے ایک نئے اور سرکش اونٹ پر بیٹھا ہوا تھا، اکثر وہ مجھے  
مغلوب کر کے سب سے آگے نکل جاتا، لیکن عمرؓ اسے ڈانٹ کر پیچھے واپس  
کر دیتے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے عمرؓ سے فرمایا کہ یہ اونٹ مجھے بیچ دو۔ عمرؓ  
نے فرمایا کہ یا رسول اللہ! یہ تو آپ ہی کا ہے، لیکن آپ ﷺ نے فرمایا کہ  
نہیں! یہ اونٹ مجھے بیچ دو۔ عمرؓ نے فرمایا یا رسول اللہ! یہ تو آپ ہی کا ہے  
لیکن آپ نے فرمایا نہیں! مجھے یہ اونٹ بیچ دو چنانچہ عمرؓ نے رسول  
اللہ ﷺ کو وہ اونٹ بیچ دیا۔ اس کے بعد آنحضور ﷺ نے فرمایا، عبد اللہ بن  
عمر! اب یہ اونٹ تمہارا ہو گیا۔ جس طرح چاہو اسے استعمال کرو۔

باب ۷۳۷۔ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْخِدَاعِ فِي الْبَيْعِ

باب ۷۳۷۔ خرید و فروخت میں دھوکہ دینا غیر پسندیدہ ہے

(۹۴۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ لِلنَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُخْدَعُ فِي الْبُيُوعِ فَقَالَ إِذَا  
بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَافَةَ۔

۹۴۲۔ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے  
عرض کیا کہ وہ اکثر خرید و فروخت میں دھوکہ کھا جاتے ہیں۔ اس پر  
آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جب تم کسی چیز کی خرید و فروخت کیا کرو تو یوں  
کہہ دیا کرو کہ ”دھوکا کوئی نہ ہو۔“

فائدہ:- سوال یہ ہے کہ ان الفاظ کے کہہ دینے سے وہ کس طرح محفوظ رہ سکتے تھے، علماء نے اس کی مختلف توجیہ کی ہے۔ بعض اکابر نے لکھا  
ہے کہ یہاں خیال شرط مراد ہے۔ یعنی انہیں ان الفاظ سے تین دن کا اختیار ہو جاتا ہے کہ اگر اس عرصہ میں انہیں کوئی بات نظر آئے تو وہ سامان  
واپس کر سکتے تھے۔

باب ۷۳۸۔ مَا ذَكَرَ فِي الْأَسْوَاقِ

باب ۷۳۸۔ بازاروں کا ذکر

(۹۴۳) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) قَالَتْ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوا جَيْشُ نَالِ الْكُعْبَةِ  
فَإِذَا كَانُوا بَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ يُخَسَفُ بِأَوَّلِهِمْ  
وَآخِرِهِمْ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يُخَسَفُ  
بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَفِيهِمْ أَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ  
قَالَ يُخَسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ ثُمَّ يُعْتَوْنَ عَلَى  
نِيَّاتِهِمْ۔

۹۴۳۔ حضرت عائشہؓ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا  
ایک لشکر کعبہ پر فوج کشی کرے گا، جب وہ مقام بیداء پر پہنچے گا تو انہیں  
شروع سے آخر تک زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ عائشہؓ نے کہا، یا رسول  
اللہ! شروع سے آخر تک کیونکر دھنسا دیا جائے گا جبکہ وہیں بازار بھی ہوں  
گے اور وہ لوگ بھی جو ان لشکریوں میں سے نہیں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے  
فرمایا کہ ہاں شروع سے آخر تک دھنسا دیا جائے گا، پھر اپنی نیتوں کے  
مطابق ان کا حشر ہوگا۔

(۹۴۴) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ

۹۴۴۔ حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ بازار



میں تھے کہ ایک شخص نے کہا، یا ابوالقاسم! نبی کریم ﷺ اس کی طرف متوجہ ہو گئے (کیونکہ آپ کی کنیت بھی ابوالقاسم تھی) اس پر اس شخص نے کہا کہ میں نے تو اس کو بلایا تھا (ایک دوسرے شخص کو جو ابوالقاسم ہی کنیت رکھتا تھا) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ مجھے میرا نام لے کر پکارا کرو، کنیت سے نہ پکارا کرو (کیونکہ آپ اپنے اسم مبارک میں منفرد تھے، لیکن کنیت بہت سے لوگوں کی ابوالقاسم تھی)۔

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوقِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّمَا دَعَوْتُ هَذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكُنُوا بِكُنْيَتِي

فائدہ:- اہل عرب کی عادت یہ تھی کہ جس کی ان کے دلوں میں عظمت ہوتی اور وہ اسے اپنے میں بڑا سمجھتے، اس کا نام نہیں لیتے تھے بلکہ ہمیشہ کنیت سے یاد کرتے تھے۔ لیکن نبی کریم ﷺ کی کنیت بعض دوسرے اصحاب کی بھی تھی۔ البتہ نام میں آپ ﷺ منفرد تھے۔ اس لئے آپ ﷺ نے روک دیا اور فرمایا کہ میرا تو تم لوگ نام ہی لیا کرو، کنیت کی مجھے ضرورت نہیں۔ یہ یاد رہے کہ آنحضور ﷺ نے اس حدیث میں کنیت سے جو منع فرمایا ہے وہ صرف آپ کے عہد مبارک کے لئے خاص ہے، آپ کی وفات کے بعد آپ کی کنیت سے آپ کو یاد کرنا جائز ہے کیونکہ ممانعت کی اصل وجہ باقی نہیں رہی، خود صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین بعد میں آپ کا ذکر کرتے وقت آپ کی کنیت کا استعمال کرتے تھے، اس باب میں حدیث کا اس لئے ذکر ہوا کہ اس میں آنحضور ﷺ کے بازار جانے کا ذکر ہے۔

۹۴۵۔ حضرت ابو ہریرہ دوسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ دن کے ایک حصہ میں تشریف لے چلے، نہ آپ نے مجھ سے کوئی بات کی اور نہ میں نے آپ سے، اسی طرح آپ بنی قینقاع کے بازار میں آئے، پھر (واپس ہوئے اور) فاطمہ کے گھر کے سامنے بیٹھ گئے اور فرمایا وہ پاجی (حسن کو ازراہ محبت یہ کہا تھا) کہاں ہے؟ فاطمہ (کسی مشغولیت کی وجہ سے فوراً) آپ ﷺ کی خدمت میں نہ آ سکیں۔ میں نے خیال کیا، ممکن ہے حسن کو کرتا وغیرہ پہنا رہی ہوں یا نہلا رہی ہوں۔ تھوڑی ہی دیر بعد حسن دوڑے ہوئے آئے، آنحضور ﷺ نے انہیں سینے سے لگالیا اور پیار کیا۔ پھر فرمایا، اے اللہ اسے محبوب رکھ اور اس شخص کو بھی محبوب رکھ جو اس سے محبت رکھتا ہے۔

(۹۴۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ الدَّوْسِيِّ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةِ النَّهَارِ لَا يُكَلِّمُنِي وَلَا أُكَلِّمُهُ، حَتَّى أَتَى سُوقَ بَنِي قَيْنُقَاعَ فَجَلَسَ بِفِنَاءِ بَيْتِ فَاطِمَةَ فَقَالَ أَتَمَّ لُكُعُ فَحَبَسَتْهُ شَيْئًا فَظَنَنْتُ أَنَّهَا تُلْبِسُهُ، سَخَابًا أَوْ تُغَسِّلُهُ، فَجَاءَ يَشْتَدُّ حَتَّى عَانَقَهُ، وَقَبَّلَهُ، وَقَالَ اللَّهُمَّ أَحِبِّهِ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ۔

۹۴۶۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ صحابہ، نبی کریم ﷺ کے عہد میں غلہ قافلوں سے خریدتے تو آنحضور ﷺ ان کے پاس کوئی آدمی بھیج کر، وہیں پر جہاں انہوں نے غلہ خریدا ہوتا، اس غلہ کو بیچنے سے منع فرمادیتے اور اسے وہاں منتقل کر کے بیچنے کا حکم ہوتا جہاں عام طور سے غلہ بکتا تھا۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بھی بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے غلہ پر قبضہ کرنے سے پہلے اسے بیچنے سے منع فرمایا تھا۔

(۹۴۶) عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنََّّهُمْ كَانُوا يَشْتَرُونَ الطَّعَامَ مِنَ الرُّكَبَانِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبِيعُهُ عَلَيْهِمْ مَنْ يَمْنَعُهُمْ أَنْ يَبِيعُوهُ حَيْثُ اشْتَرَوْهُ حَتَّى يَنْقُلُوهُ حَيْثُ يُبَاعُ الطَّعَامُ قَالَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَاعَ الطَّعَامُ إِذَا اشْتَرَاهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ۔

فائدہ:- اس حدیث کے الفاظ مختلف ہیں، بعض میں ہے کہ جہاں غلہ خریدا جاتا وہاں سے منتقل کرنے کا حکم ہوتا تھا بعض حدیث کے الفاظ یہ ہیں



کہ اس پر پوری طرح قبضہ کرنے سے پہلے اس میں کسی قسم کے تصرف سے آپ ﷺ نے منع فرمایا تھا۔ جیسا کہ اس حدیث کی آخری روایت میں ہے۔ بعض روایتوں میں صرف قبضہ کرنے کا حکم ہے۔ ان تمام روایتوں کا قدر مشترک یہ سمجھ میں آتا ہے کہ خریدنے والا بیچنے والے سے سامان کا یا جو چیز بھی خریدی گئی ہے، تخلیہ کر دے۔ اب اس کی صورتیں مختلف ہوں گی، ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا بھی اس کی ایک صورت ہے۔ اس پر قبضہ کر لینا بھی اس کی ایک صورت ہے۔ زمین اگر کسی نے خریدی تو اسے اپنے قبضہ میں لانے کی ایک الگ شکل ہوگی، جس کا مدار عرف عام پر ہے۔ درحقیقت اس روایت میں غلہ کے منتقل کرنے کا حکم احتیاط کے خیال سے ہے کہ جہاں خریدا ہو وہیں بیچنا شروع کر دینا کچھ اچھا نہیں معلوم ہوتا۔ بلکہ بیچنا وہیں چاہئے جہاں عام طور سے اس کی خرید و فروخت ہو رہی ہو۔

### باب ۳۹۔ بازار میں شور و غل پر ناپسندیدگی

۹۴۷۔ حضرت عطاء بن یسارؓ نے فرمایا کہ میں عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ سے ملا اور عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی جو صفت تورات میں آئی ہے اس کے متعلق کچھ بتائیے؟ آپ نے فرمایا ہاں! بخدا آپ ﷺ کی تورات میں بعینہ بعض وہی صفات آئی ہیں جن سے آپ کو قرآن میں مخاطب کیا گیا ہے (وہ صفات یہ ہیں) ”اے نبی! ہم نے تمہیں گواہ، خوشخبری دینے والا، ڈرانے والا اور ان پڑھ قوم کی حفاظت کرنے والا بنا کر بھیجا، تم میرے بندے اور میرے رسول ہو، میں نے تمہارا نام متوکل رکھا ہے، تم نہ بد خو ہو، نہ سخت دل اور نہ بازاروں میں شور مچانے والے ہو وہ (میرا بندہ اور رسول) برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دے گا، بلکہ معاف کرے گا اور درگزر کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس وقت تک اسکی روح قبض نہیں کرے گا جب تک وہ اپنی کج رو قوم کو راہ راست پر نہ کر دے اور وہ اس طرح کہ وہ سب کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیں گے اور اسکے ذریعہ وہ اندھی آنکھوں کو بینا، بہرے کانوں کو شنوا اور پردہ پڑے ہوئے دلوں کے پردوں کو کھول دے گا۔

فائدہ:- اس موقع پر یہ بھی ذہن نشین کر لیجئے کہ عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ ایک جلیل القدر صحابی ہونے کے ساتھ توراۃ کے بھی عالم تھے اور اس پر بڑی گہری نظر رکھتے تھے۔

### باب ۴۰۔ الکلیل علی البائع المعطی

### باب ۴۰۔ ناپنے کی اجرت بیچنے اور دینے والے پر

۹۴۸۔ حضرت جابرؓ نے فرمایا کہ جب عبد اللہ بن عمرو بن حزامؓ کی وفات ہوئی تو ان کے ذمے کچھ لوگوں کا قرض تھا، اس لئے میں نے نبی کریم ﷺ کے ذریعہ کوشش کی کہ قرض خواہ کچھ اپنے قرضوں میں کمی کر دیں۔ نبی کریم ﷺ نے ان سے کہا (قرض میں کمی کرنے کے لئے) لیکن وہ نہیں مانے۔ اب آنحضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ جاؤ اور اپنی تمام کھجور کی قسموں کو الگ الگ کر لو۔ (عجوبہ ایک خاص قسم کی کھجور) کو الگ اور عذق

(۹۴۸) عَنْ جَابِرٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ تُوَفِّي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو بْنُ حِزَامٍ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَاسْتَعْنَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى غَرْمَائِهِ أَنْ يَضْعُوا مِنْ دَيْنِهِ فَطَلَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَلَمْ يَفْعَلُوا فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ فَصَنِّفْ تَمْرَكَ أَصْنَافًا الْعَجْوَةَ عَلَى حِدَةٍ وَعَذَقْ زَيْدٍ عَلَى



حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَلَّ لِلْقَوْمِ فَكَلَّتُهُمْ حَتَّى أَوْفَيْتُهُمُ الَّذِي لَهُمْ وَبَقِيَ تَمَرِي كَأَنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ مِنْهُ شَيْءٌ.

زید (کھجور کی ایک قسم) کو الگ کر کے میرے پاس بھیج دو۔ میں نے ایسا ہی کیا اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بھیج دیا۔ آنحضور ﷺ اس کے سرے پر پانچ میں بیٹھ گئے اور فرمایا کہ اب ان قرض خواہوں کو ناپ ناپ کر دو۔ میں نے ناپنا شروع کیا۔ جتنا قرض ان لوگوں کا تھا میں نے ادا کر دیا۔ پھر بھی میری تمام کھجور جوں کی توں تھی، جیسے اس میں سے ایک سببہ برابر کی بھی کمی نہیں ہوئی تھی۔

#### باب ۷۴۱. مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْكَيْلِ

(۹۴۹) عَنْ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْلُوا طَعَامَكُمْ يَبَارِكْ لَكُمْ.

۷۴۱۔ ناپ تول کا استحباب  
۹۴۹۔ حضرت مقدم بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا، اپنے غلے کو ناپ لیا کرو، اس میں تمہیں برکت ہوگی۔

#### باب ۷۴۲. بَرَكَةُ صَاعِ النَّبِيِّ ﷺ وَمُدِّهِ

(۹۵۰) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لَهَا وَحَرَّمَتْ الْمَدِينَةَ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ وَدَعَا لَهَا فِي مُدِّهَا وَصَاعِهَا مِثْلَ مَا دَعَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِمَكَّةَ.

۷۴۲۔ نبی کریم ﷺ کے صاع اور مد کی برکت  
۹۵۰۔ حضرت عبد اللہ بن زید نے کہا نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ابراہیم نے مکہ کی حرمت قرار دی تھی اور اس کے لئے دعا فرمائی تھی۔ میں بھی مدینہ کو اسی طرح با حرمت قرار دیتا ہوں جس طرح ابراہیم نے مکہ کو با حرمت قرار دیا تھا اور اس کے لئے اس کے مد و صاع (غلہ ناپنے کے دو پیمانے) کی برکت کی اسی طرح دعا کرتا ہوں جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کے لئے دعا کی تھی۔

#### باب ۷۴۳. مَا يُذَكَّرُ فِي بَيْعِ الطَّعَامِ وَالْحُكْرَةِ

(۹۵۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ رَأَيْتُ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ الطَّعَامَ مُجَازَفَةً يُضْرَبُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعُوهُ حَتَّى يُؤَوُّوهُ إِلَى رِحَالِهِمْ.

باب ۷۴۳۔ غلہ بیچنا اور اس کی ذخیرہ اندوزی  
۹۵۱۔ حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ میں نے ان لوگوں کو دیکھا جو تخمینے سے غلہ خریدتے تھے کہ نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں انہیں اس بات پر سزا دی جاتی کہ اس غلہ کو اپنی قیام گاہ تک لانے سے پہلے (وہیں جہاں وہ اسے خریدتے) بیچ دیں۔

(۹۵۲) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَبِيعَ الرَّجُلُ طَعَامًا حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ كَيْفَ ذَلِكَ قَالَ ذَرَاهِمُ بَدْرَاهِمٍ وَالطَّعَامُ مُرْجَاءٌ.

۹۵۲۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے غلہ پر پوری طرح قبضہ سے پہلے اسے بیچنے سے منع فرمایا تھا۔ ابن عباسؓ سے پوچھا گیا کہ ایسا کیوں ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ یہ تو درہم کا درہم کے بدلہ بیچنا ہوا، جبکہ ابھی غلہ ادھار ہی پر چل رہا ہے۔

(۹۵۳) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يُخْبِرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رَبًّا الْإِهَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رَبًّا الْإِهَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رَبًّا الْإِهَاءَ وَهَاءَ.

۹۵۳۔ حضرت عمر بن خطابؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا، سونا سونے کے بدلے میں (خریدنا) سود میں داخل ہے، الا یہ کہ نقد ہو۔ گیہوں گیہوں کے بدلے میں (خریدنا یا بیچنا) سود میں



هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رَبًّا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ۔

داخل ہے، الا یہ کہ نقد ہو۔ گیہوں گیہوں کے بدلہ میں (خریدنا یا بیچنا) سود میں داخل ہے، الا یہ کہ نقد ہو۔ کھجور کھجور کے بدلہ میں سود ہے الا یہ کہ نقد ہو اور جو جو کے بدلہ میں سود ہے الا یہ کہ نقد ہو۔

باب ۷۴۴۔ لَا يَبِيعُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَسُومُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ حَتَّى يَأْذَنَ لَهُ، أَوْ يَتْرُكَ

باب ۷۴۴۔ اپنے بھائی کی بیع میں مداخلت نہ کرے اور کسی اپنے بھائی کے بھاؤ لگاتے وقت اس کے بھاؤ کو نہ بگاڑے۔

(۹۵۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبِيعَ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خُطْبَةِ أَخِيهِ وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْفَأَ مَا فِي إِنْثَاهَا۔

۹۵۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا نبی کریم ﷺ نے ان سے منع کیا تھا کہ کوئی شہری کسی بدوی (دیہاتی کا مال و اسباب) بیچے اور وہ یہ کہ کوئی سامان خریدنے کی نیت کے بغیر (دوسرے اصل خریداروں سے) بڑھ کر بولی نہ دے، اسی طرح کوئی شخص اپنے بھائی کی بیع میں مداخلت نہ کرے، کوئی شخص (کسی عورت کو) دوسرے کے پیغام نکاح کے ہوتے ہوئے اپنا پیغام نہ بھیجے اور کوئی عورت، اپنی کسی دینی بہن کو اس نیت سے طلاق نہ دلوائے کہ اس کے حصہ کو خود حاصل کر لے۔

فائدہ:۔ اس عنوان میں دو جملے میں پہلے جملہ میں بیچنے والوں کی رہنمائی ہے اور دوسرے میں خریدنے والوں کی۔ مثلاً دو شخص خرید و فروخت کر رہے تھے، وہی چیز ایک اور صاحب بھی بیچ رہے تھے، اس لئے انہوں نے چاہا کہ چیز میری بک جائے اور بیچ میں جا کے کہنے لگے کہ یہی چیز میرے پاس ہے تم مجھ سے خرید لو، قیمت کم ہو جائے گی، وغیرہ وغیرہ۔ اس طرز عمل سے چونکہ بیچنے والے کو نقصان پہنچتا ہے اس لئے شریعت نے اس کی ممانعت کی کہ جب دو آدمی خرید و فروخت میں مشغول ہوں تو تم اپنی کسی چیز کو بیچنے کے لئے اس میں مداخلت بے جا نہ کرو۔ دوسرے جملہ کی مثال یہ ہے کہ مثلاً کوئی شخص ایک چیز کہیں خرید رہا تھا، فریقین میں بھاؤ ہو رہا تھا کہ ایک شخص نے دیکھا کہ یہی چیز تو میں بھی خریدنا چاہتا ہوں، لاؤں یہیں کچھ قیمت بڑھا کے کیوں نہ خرید لوں۔ شریعت اس سے بھی منع کرتی ہے کہ جب تمہارا کوئی بھائی کسی چیز کی قیمت لگا رہا ہو اور بیچنے والے سے اس کی بات چیت چل رہی ہو تو کسی تیسرے کے لئے مناسب نہیں کہ جھٹ وہاں پہنچ کر خود خریدنے کے لئے اس چیز کا بھاؤ بڑھا دے اور اپنے کسی بھائی کے بھاؤ میں مداخلت کرے۔ البتہ اگر فریقین کی اجازت ہو اور اس میں انہیں کوئی ناگواری نہ ہو سکتی ہو یا وہ بیع کو چھوڑ دیں تو پھر جو چاہے آئے اور بھاؤ لگائے۔ نیز گاؤں کے لوگ شہر کے بازاروں اور اس کی قیمت کے اتار چڑھاؤ سے کم واقف ہوتے ہیں۔ مال و اسباب دور دراز علاقوں سے شہر لائے اور بیچ کر چلے گئے۔ عرب میں یہ ہوا کرتا تھا اور کسی نہ کسی صورت میں ہر سرمایہ دارانہ نظام کے تحت ممالک میں یہ صورت موجود ہوتی ہے کہ دیہات کے لوگ شہر میں اپنی چیزیں بیچنے لائے، بازار بند ہوا تو کسی چالاک شہری کاروباری نے انہیں یہ پڑھایا کہ تم اپنا مال میرے پاس رکھ دو، میں مناسب قیمت پر بیچ کر تمہیں اس کی قیمت دے دوں گا۔ پھر جب قیمت چڑھتی ہے تو وہ مال بکتا، اس صورت میں چونکہ عام خریداروں کو نقصان ہوتا تھا اس لئے شریعت نے اس سے منع کر دیا تاکہ گاؤں کے لوگ جو سامان لائیں اس کا نفع کسی ایک ہی شخص کے ہاتھ نہ لگے بلکہ سب ہی لوگ یعنی عوام بھی اس سے فائدہ اٹھائیں۔ اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ بازار میں ذخیرہ اندوزی کے رجحانات نہ پیدا ہوں اور بازار کے مندرہ ہونے یا چڑھنے کا نفع یا نقصان کسی ایک طبقہ کو نہ اٹھانا پڑے۔

باب ۷۴۵۔ بَيْعُ الْمَزَايِدَةِ

باب ۷۴۵۔ نیلامی کی بیع

(۹۵۵) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ غُلَامًا مَالَهُ، عَنْ دُبُرٍ فَاحْتَاجَ فَآخَذَهُ

۹۵۵۔ حضرت جابر بن عبد اللہؓ نے فرمایا کہ ایک شخص نے اپنا ایک غلام اپنے مرنے کے بعد کی شرط کے ساتھ آزاد کیا۔ لیکن اتفاق سے وہ شخص



النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَاشْتَرَاهُ نَعِيمٌ بَنُ عَبْدِ اللَّهِ بِكَذَا وَكَذَا فَدَفَعَهُ إِلَيْهِ۔  
مفلس ہو گیا تو نبی کریم ﷺ نے اس کے غلام کو لے کر فرمایا کہ اسے مجھ سے کون خریدے گا۔ اس پر نعیم بن عبد اللہ نے اسے اتنی اتنی قیمت پر خرید لیا اور آنحضور ﷺ نے غلام ان کے حوالہ کر دیا۔

فائدہ:- نیلام کو عربی میں ”بیع مزایدہ“ کہتے ہیں۔ شریعت میں اس کی صورت یہ ہے کہ کسی کی بولی پر بولی دینا، وہی جو آج بھی نیلام کا مفہوم سمجھا جاتا۔ چونکہ اس میں نیلام کرنے والے اور تمام بولی دینے والوں کی رضا مندی ہوتی ہے اس لئے کوئی حرج نہیں ہے۔ جیسا کہ اس سے پہلے اس کی وضاحت کر دی گئی ہے۔ البتہ آج کل نیلام میں بعض ایسی تفصیل بھی داخل ہو گئی ہیں جو ناجائز اور حرام تک ہیں، اس لئے شریعت کے حدود میں تو نیلام کی اجازت ہوگی لیکن اس سے باہر اجازت نہیں ہوگی۔  
اس حدیث میں جس شرط کے ساتھ غلام آزاد کرنے کے لئے اس سے کہا تھا شریعت میں ایسے غلام کو مدبر کہتے ہیں۔ شوافع اس حدیث سے مدبر کی بیع کے جواز کو ثابت کرتے ہیں۔ احناف کہتے ہیں کہ یہ مدبر مقید تھا اس لئے بیچا جاسکتا تھا۔

## باب ۷۴۶۔ بَيْعُ الْغُرَرِ وَ حَبْلِ الْحَبْلَةِ

## باب ۷۴۶۔ دھوکے کی بیع اور حمل کے حمل کی بیع

(۹۵۶) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبْلِ الْحَبْلَةِ وَكَانَ يَبْعَا يَتْبَاعُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ الرَّجُلُ يَتَّاعُ الْحِزْوَرَ إِلَى أَنْ تُنْتَجِ النَّاقَةُ ثُمَّ تُنْتَجِ الْتِي فِي بَطْنِهَا۔  
۹۵۶۔ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے حمل کے حمل کی بیع سے منع فرمایا تھا۔ اس بیع کا طریقہ جاہلیت میں رائج تھا، اس شرط کے ساتھ لوگ اونٹنی خریدتے تھے کہ وہ اونٹنی بچہ جنے، پھر (اس کا بچہ) جو اس وقت اس کے پیٹ میں ہے جنے۔

فائدہ:- جاہلیت میں یہ طریقہ تھا کہ بعض اوقات کسی جانور کے حمل کے متعلق یہ کہا جاتا کہ اس حمل کے جو حمل ٹھہرے گا اسے اتنی قیمت پر خرید لو، بعض لوگوں نے کہا ہے کہ حمل کے حمل کی بیع نہیں ہوتی تھی بلکہ کسی قرض وغیرہ کی مدت اس سے متعین کی جاتی تھی۔ شریعت نے دونوں سے منع کیا ہے، کیونکہ ان طریقوں میں کھلے ہوئے مفاسد ہیں۔

## باب ۷۴۷۔ النَّهْيُ لِلْبَائِعِ أَنْ لَا

## باب ۷۴۷۔ بیچنے والے کو تنبیہ کہ اسے اونٹ، گائے اور بکری

## يُحْفَلُ الْإِبِلَ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ

## کے دودھ کو (جانور بیچتے وقت) تھن میں جمع نہ رکھنا چاہئے،

(۹۵۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَرُّو الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنْ ابْتَاَعَهَا بَعْدَ فَإِنَّهُ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَيْنَ أَنْ يَحْتَلِبَهَا إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ وَإِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعَ تَمْرٍ۔  
۹۵۷۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا، (بیچنے کے لئے) اونٹنی اور بکری کے تھنوں میں دودھ کو جمع نہ کرو لیکن اگر کسی نے (دھوکہ میں آ کر) کوئی ایسا جانور خرید لیا تو اسے دودھ دوہنے کے بعد دونوں اختیارات ہیں، چاہے تو جانور کو روک لے (اسی قیمت پر جو طے ہوئی تھی) اگر چاہے تو واپس کر دے، مزید ایک صاع کھجور کے ساتھ۔

فائدہ:- بعض لوگ خریداروں کو دھوکا دینے کے لئے یہ کرتے تھے کہ جب انہیں اپنا کوئی جانور بیچنا ہوتا اور وہ دودھ دیتا ہوتا تو کئی دن تک اس کے دودھ کو نہیں دوہتے، تاکہ جب خریدار آئے تو تھن کو چڑھا ہوا دیکھ کر سمجھے کہ بہت دودھ دینے والا جانور ہے۔ بہت سے خریدار دھوکے میں آ جاتے ہیں، لیکن دوسرے ہی دن اصل حقیقت کا پتہ چل جاتا کہ واقعی دودھ کتنا ہے۔ پہلے اسلام اس سے منع کرتا ہے کہ کسی کے لئے جائز نہیں کہ اس طرح غلط کرے اپنے کسی بھائی کو دھوکا دینے کے لئے اختیار کرے، لیکن اگر کوئی شخص باز نہیں آتا تو شریعت خریدنے والے کو قانونی اختیار دیتی ہے کہ وہ اپنے نقصان کی تلافی کر لے۔ جب کوئی شخص اس طرح کے کسی جانور کو خرید چکا تو اب دوہی صورتیں باقی رہ جاتی ہیں۔



اول یہ کہ حقیقت حال کے علم کے باوجود وہ اپنے معاملہ پر مطمئن ہے اور اپنے کو نقصان میں نہیں سمجھتا۔ اگر صورت حال یہ ہو تو اسے اس کا حق ہے کہ جانور کو واپس نہ کرے بلکہ اپنے استعمال میں لائے، بیع اس صورت میں نافذ سمجھی جائے گی، لیکن اگر وہ اپنے معاملہ سے مطمئن نہیں ہے تو شریعت اختیار دیتی ہے کہ وہ معاملہ کو فسخ کر دے اور خریدا ہوا جانور واپس کر کے اپنی قیمت لے لے۔۔۔ ائمہ فقہ کے درمیان اس مسئلہ کا اختلاف بہت مشہور ہے۔ ایسے جانور کو ”مصرّاة“ کہتے ہیں۔ اسی باب کی احادیث میں یہ ہے کہ مصرّاة دراصل مالک کو واپس کرنے کی صورت میں ایک صاع کھجور بھی مزید دینی پڑے گی۔ بعض روایتوں میں ایک صاع غلہ کا ذکر آیا ہے۔ شوافع کا مسلک بھی یہی ہے۔ یہ مزید ایک صاع کھجور دینا اس لئے ضروری ہے کہ اس جانور کے دودھ کو خریدار استعمال کر چکا ہے۔ اس لئے جب بیع ہی سرے سے فسخ ہو گئی تو اس استعمال کے تاوان کے طور پر جو خریدار نے بیچنے والے کے مال سے کیا ہے، اسے ایک صاع کھجور یا ایک صاع غلہ دینا پڑے گا۔ لیکن احناف کا یہ مسلک نہیں، وہ کہتے ہیں کہ دھوکہ خود بیچنے والے نے دیا، خریدار نے صرف اتنا کیا کہ جب اسے اصل واقعہ کا علم ہو گیا تو جانور اس نے واپس کر دیا۔ اب اصل ذمہ داری تو بیچنے والے کی ہے، خریدار سے کوئی تاوان کیوں وصول کیا جائے؟ پھر یہ بھی ظاہر ہے کہ اگر تاوان ہی دینا ٹھہرا تو جتنا نقصان ہوا ہے اس کے مطابق تاوان دینا چاہئے، پہلے ہی سے ایک خاص مقدار کی تعیین کیونکر کی جاسکتی ہے۔ امام طحاویؒ نے حنفیہ کی طرف سے ایک الگ ہی جواب دیا ہے اپنے خاص طرز پر۔ لیکن ہر حال میں حدیث صاف ہے اور امام شافعیؒ کے مسلک کی حمایت میں بہت واضح۔ علامہ انور شاہ صاحب کشمیریؒ نے لکھا ہے اور دل کو لگتی بات لکھ گئے ہیں کہ حدیث دیانت پر محمول ہوگی یعنی حنفیہ جو کہتے ہیں وہ اس صورت میں ہے جب معاملہ عدالت میں پہنچ جائے کیونکہ عدالت کے تمام فیصلے ظاہر اور واقعہ کی سطح پر طے ہوتے ہیں۔ اسلئے وہاں جب اصل واقعہ اور خریدار کی مجبوری کو دیکھا جائے گا پھر بیچنے والے کے دھوکے کو تو فیصلہ یہی ہوگا کہ تاوان نہ ہو۔ البتہ نجی حدود میں بہتر یہی ہے کہ خریدار تاوان میں ایک متعین مقدار کھجور یا غلہ کی دے دے، کیونکہ بہر حال اس نے بیچنے والے کی ایک چیز استعمال کر لی ہے۔ یہ تقویٰ اور دیانت کے حدود میں اور حدیث میں صرف اسی پہلو پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ فیصلہ علامہ کشمیریؒ نے ایک اصول کے تحت کیا ہے۔ جو فقہاء احناف کا قائم کیا ہوا ہے۔

باب ۴۸۔ اِنْ شَاءَ رَدَّ الْمَصْرَاةَ

باب ۴۸۔ خریدار اگر چاہے تو مصرّاة کو واپس

کر سکتا ہے، لیکن اس کے دودھ کے بدلہ میں (جو

وَفِي حَلْبَتِهَا صَاعٌ مِّنْ تَمْرٍ

خریدار نے استعمال کیا ہے) ایک صاع کھجور دینی پڑے گی

۹۵۸۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے ”مصرّاة“ بکری خریدی اور اسے دوہا تو اگر وہ اس معاملہ پر راضی ہے تو اسے اپنے لئے روک لے اور اگر راضی نہیں ہے تو (واپس کر دے اور) اس کے دودھ کے بدلہ میں ایک صاع کھجور دینا چاہئے۔

(۹۵۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرَى غَنَمًا مُّصْرَاةً فَاحْتَلَبَهَا فَإِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ سَخِطَهَا فَفِي حَلْبَتِهَا صَاعٌ مِّنْ تَمْرٍ۔

باب ۴۹۔ زانی غلام کی بیع

باب ۴۹۔ بَيْعُ الْعَبْدِ الزَّانِي

۹۵۹۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی باندی زنا کرے اور اس کے زنا کا ثبوت (شرعی) مل جائے تو اسے کوڑے لگوانے چاہئیں، لیکن لعنت ملامت نہ کرنی چاہئے، اس کے بعد پھر اگر وہ زنا کرے تو کوڑے لگوانے چاہئیں لیکن لعنت ملامت اب بھی نہ کرنی چاہئے۔ پھر اگر تیسری مرتبہ بھی زنا کرے تو اسے بیچ دینا چاہئے، چاہے بال کی ایک رسی کے بدلہ میں ہی کیوں نہ ہو۔

(۹۵۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ فَتَبَيَّنَ زَنَاهَا فَلْيُجْلِدْهَا وَلَا يُثْرَبْ ثُمَّ إِنْ زَنَتِ فَلْيُجْلِدْهَا وَلَا يُثْرَبْ ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَلْيَبْعُهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِّنْ شَعْرِ۔



باب ۷۵۰. هَلْ يَبِيعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ

بِغَيْرِ أَجْرٍ وَهَلْ يُعِينُهُ أَوْ يَنْصَحُهُ

(۹۶۰) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْقُوا الرُّكْبَانَ وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ قَالَ فَقِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَوْلُهُ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ قَالَ لَا يَكُونُ لَهُ سِمْسَارًا

باب ۷۵۰۔ کیا شہری، بدوی کا سامان کسی اجرت کے بغیر

بیچ سکتا ہے؟ اور کیا اس کی مدد یا اس کی خیر خواہی کر سکتا ہے

۹۶۰۔ حضرت ابن عباسؓ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا (تجارتی) قافلوں کی پیشوائی نہ کیا کرو اور شہری، کسی دیہاتی کا سامان نہ بیچے۔ حضرت ابن عباسؓ سے پوچھا گیا کہ حضور اکرم ﷺ کے اس ارشاد کہ ”کوئی شہری، کسی دیہاتی کا سامان نہ بیچے، کیا مطلب ہے تو فرمایا کہ مطلب یہ ہے کہ اس کا دلال نہ بنے۔

فائدہ:- مصنفؒ یہاں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ حدیث میں جو آیا ہے کہ شہری کو بدوی کا سامان نہ بیچنا چاہئے تو یہ ممانعت خاص صورت میں ہے۔ یعنی جب شہری کی نیت معاملے میں بری ہو، لیکن اگر محض خیر خواہی کے ارادہ سے وہ ایسا کر رہا ہو اور کوئی اجرت بھی نہ لیتا ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ ہر مسلمان کو ایک دوسرے کی خیر خواہی کرنی چاہئے جہاں تک بھی ہو سکے۔

باب ۷۵۱. النَّهْيُ عَنْ تَلْقَى الرُّكْبَانَ

(۹۶۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَلْقُوا السِّلْعَ حَتَّى يُهْبَطَ بِهَا إِلَى السُّوقِ

باب ۷۵۱۔ تجارتی قافلوں کی پیشوائی کی ممانعت

۹۶۱۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی شخص کسی دوسرے کی بیع میں مداخلت نہ کرے اور کوئی (بیچنے والے قافلوں کے) سامان کی طرف نہ بڑھے تاکہ وہ بازار میں آجائیں۔

فائدہ:- تجارتی قافلوں کی پیشوائی کے لئے مصنفؒ ”تلقى الركبان“ کی ترکیب لائے ہیں۔ یہاں مراد یہ ہے کہ مثلاً شہر میں گرائی کسی وجہ سے بہت بڑھی ہوئی ہے، اب کسی تاجر نے سنا کہ کوئی تجارتی قافلہ آ رہا ہے اس لئے وہ آگے بڑھ گیا اور شہر میں پہنچنے سے پہلے ہی ان کا مال و اسباب خرید لیا۔ اس میں ایک نقصان تو خود اس شہر کے باشندوں کا ہے کہ اگر قافلے والے خود اپنا سامان بیچتے تو عام قیمت سے کچھ نہ کچھ سستا انہیں مل جاتا۔ دوسرا نقصان اس قافلہ کا ہوا کہ لاعلمی میں یقیناً کم قیمت پر اس نے اپنا سامان بیچ دیا ہوگا۔ اس لئے احناف نے کہا کہ ایسا کرنا مکروہ ہے لیکن مصنفؒ کی عبارت سے ظاہر ہو رہا ہے کہ قطعاً باطل ہے اس طرح کی بیع میں بہر حال معاملہ کی اصل سنگینی سے احناف بھی انکار نہیں کرتے لیکن قانونی حدود میں اسے بالکل رد بھی نہیں کرتے۔ یہ ملحوظ رہے کہ اگر اس طرز عمل سے کسی کو نقصان پہنچنے کا خطرہ نہ ہو بلکہ حالات سب کو معلوم ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

باب ۷۵۲. بَيْعُ الزَّبِيبِ بِالزَّبِيبِ وَالطَّعَامِ بِالطَّعَامِ

(۹۶۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ بَيْعُ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَبَيْعُ الزَّبِيبِ بِالْكَرْمِ كَيْلًا

باب۔ زبیب کی بیع زبیب کے بدلہ میں، غلہ کی بیع غلہ کے بدلہ میں ۹۶۲۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ سے منع فرمایا تھا، مزابنہ، کھجور کو کھجور کے بدلہ میں ناپ کر اور زبیب (خشک انگور یا انجیر) کو زبیب کے بدلہ میں ناپ کر بیچنے کو کہتے ہیں۔

باب ۷۵۳. بَيْعُ الشَّعِيرِ بِالشَّعِيرِ

(۹۶۳) عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَخْبَرَهُ أَنَّهُ التَّمَسَّ صَرْفًا بِمِائَةِ دِينَارٍ فَدَعَانِي طَلْحَةُ

باب ۷۵۳۔ جو کے بدلے جو کی بیع

۹۶۳۔ حضرت مالک بن اوس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انہیں سودینار بھنانے تھے پھر مجھے طلحہ بن عبید اللہ نے بلایا اور ہم نے (اپنے معاملہ کی)



بات چیت کی اور ان سے میرا معاملہ ہو گیا۔ وہ سونے (دینار) کو اپنے ہاتھ میں لے کر اٹنے پلٹنے لگے اور کہنے لگے کہ ذرا میرے خزانچی کو غابہ سے آ لیتے دو (تو میں تمہارے یہ دینار بھنادوں گا) عمر بھی ہماری بات سن رہے تھے، آپ نے فرمایا، جب تک تم ان سے (اپنے دینار کے عوض درہم یا کوئی چیز جس کا معاملہ ہوا ہوگا، لے نہ لو، ان سے جدا نہ ہونا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سونا سونے کے بدلہ میں، اگر نقد نہ ہو تو سود ہو جاتا ہے، گےہوں، گےہوں کے بدلے میں اگر نقد نہ ہو تو سود ہو جاتا ہے، جو، جو کے بدلہ میں اگر نقد نہ ہو تو سود ہو جاتا ہے، اور کھجور کھجور کے بدلہ میں اگر نقد نہ ہو تو سود ہو جاتی ہے۔

باب ۷۵۴۔ سونے کو سونے کے بدلہ میں ادھار بیچنا  
۹۶۴۔ حضرت ابو بکرؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا سونا، سونے کے بدلہ میں اس وقت تک نہ بیچو جب تک (دونوں طرف سے) برابر برابر نہ ہو، اسی طرح چاندی چاندی کے بدلہ میں اس وقت نہ بیچو جب تک دونوں طرف سے برابر نہ ہو، البتہ سونا چاندی کے بدلہ میں اور چاندی سونے کے بدلہ میں جس طرح چاہو بیچ سکتے ہو۔  
حضرت ابوسعید خدریؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سونا سونے کے بدلے میں اس وقت تک نہ بیچو جب تک دونوں طرف سے برابر برابر نہ ہو، دونوں طرف سے کمی یا زیادتی کو روانہ رکھو اور نہ ادھار کو نقد کے بدلے میں نہ بیچو۔

باب ۷۵۵۔ دینار کو دینار کے بدلہ میں ادھار بیچنا  
۹۶۵۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دینار دینار کے بدلہ میں اور درہم درہم کے بدلہ میں (بیچا جاسکتا ہے) اس پر ان سے کہا گیا کہ ابن عباسؓ تو اس کی اجازت نہیں دیتے۔ ابوسعیدؓ نے بیان کیا کہ پھر میں نے ابن عباسؓ سے اس کے متعلق پوچھا کہ آپ نے یہ نبی کریم ﷺ سے سنا تھا یا کتاب اللہ میں آپ نے اسے پایا ہے؟ فرمایا کہ ان میں سے کسی بات کا میں مدعی نہیں ہوں! رسول اللہ ﷺ (کی احادیث) کو آپ لوگ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں، البتہ مجھے اسامہؓ نے خبر دی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (کہ مذکورہ صورتوں میں) سود صرف ادھار کی صورت میں ہوتا ہے۔

بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ فَتَرَاوَضْنَا حَتَّى اصْطَرَفَ مِنِّي فَأَخَذَ الذَّهَبَ يُقَلِّبُهَا فِي يَدِهِ ثُمَّ قَالَ حَتَّى يَأْتِيَ خَازِنِي مِنَ الْغَابَةِ وَعُمَرُ يَسْمَعُ ذَلِكَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا تُفَارِقُهُ حَتَّى تَأْخُذَ مِنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رَبًّا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رَبًّا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رَبًّا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رَبًّا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ۔

باب ۷۵۴۔ بَيْعُ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ  
(۹۶۴) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ وَالْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ وَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْتُمْ۔  
وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ۔

باب ۷۵۵۔ بَيْعُ الدِّينَارِ بِالدِّينَارِ نَسَاءً  
(۹۶۵) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ وَالْدِّرْهُمُ بِالدِّرْهِمِ فَقُلْتُ لَهُ فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ لَا يَقُولُهُ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَسَأَلْتُهُ فَقُلْتُ سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ وَجَدْتَهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ كُلُّ ذَلِكَ لَا أَقُولُ وَأَنْتُمْ أَعْلَمُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّي وَلَكِنِّي أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رَبًّا إِلَّا فِي النَّسِئَةِ۔



## باب ۷۵۶۔ بَيْعُ الْوَرِقِ بِالذَّهَبِ نَسِيئَةً

(۹۶۶) عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ وَزَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ عَنِ الصَّرَفِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا يَقُولُ هَذَا خَيْرٌ مِنِّي فَكِلَاهُمَا يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالْوَرِقِ دَيْنًا۔

## باب ۷۵۷۔ بَيْعُ الْمُرَا بَنَةً

(۹۶۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيعُوا التَّمْرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَلَا تَبِيعُوا التَّمْرَ بِالتَّمْرِ۔ وَعَنْ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ بَعْدَ ذَلِكَ فِي بَيْعِ الْعَرِيَّةِ بِالرُّطْبِ أَوْ بِالتَّمْرِ وَلَمْ يُرَخَّصْ فِي غَيْرِهِ۔

باب ۷۵۸۔ بَيْعُ التَّمْرِ عَلَى رُءُوسِ النَّخْلِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ (۹۶۸) عَنْ جَابِرٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ حَتَّى يَطْيَبَ وَلَا يُبَاعَ شَيْءٌ مِنْهُ إِلَّا بِالدِّينَارِ وَالْدِّرْهَمِ إِلَّا الْعَرَايَا۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فِي خُمُسَةٍ أَوْ سَقٍ أَوْ دُونِ خُمُسَةٍ أَوْ سَقٍ۔

## باب ۷۵۹۔ بَيْعُ الثَّمَارِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا

(۹۶۹) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَايَعُونَ لِلثَّمَارِ فَإِذَا جَدَّ النَّاسُ وَحَضَرَتْ قُلُوبُهُمْ قَالَ الْمُبْتَاعُ إِنَّهُ إِذَا أَصَابَ الثَّمَرَ الدَّمَاءُ أَصَابَهُ مُرَاضٌ أَصَابَهُ قُشَامٌ عَاهَاتٌ يَحْتَجُّونَ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَثُرَتْ عِنْدَهُ الْخُصُومَةُ فِي ذَلِكَ فَأَمَّا لَا فَلَآ تَبِيعُوا حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُ الثَّمَرِ كَالْمَشُورَةِ يُشِيرُ بِهَا لِكَثْرَةِ خُصُومَتِهِمْ۔

## باب ۷۵۶۔ چاندی کی بیع، سونے کے بدلہ میں

۹۶۶۔ حضرت ابو المنہالؓ نے بیان کیا میں نے براء بن عازبؓ اور زید بن ارقمؓ سے بیع صرف کے متعلق پوچھا تو ان دونوں نے ایک دوسرے کے متعلق فرمایا کہ یہ بہتر ہیں، پھر دونوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کو چاندی کے بدلے قرض کی صورت میں بیچنے سے منع فرمایا تھا۔

## باب ۷۵۷۔ بیع مرابنہ

۹۶۷۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پھل (درخت پر) جب تک قابل انتفاع نہ ہو جائیں، انہیں نہ بیچو۔ درخت پر لگی ہوئی کھجور کو، خشک کھجور کے بدلے میں نہ بیچو،

حضرت زید بن ثابتؓ نے فرمایا کہ بعد میں رسول اللہ ﷺ سے بیع عریہ کی، تریا خشک کھجور کے بدلہ میں، اجازت دے دی تھی لیکن اس کے سوا کسی صورت کی اجازت نہیں دی تھی۔

## باب ۷۵۸۔ درخت پر پھل، سونے اور چاندی کے بدلے بیچنا

۹۶۸۔ حضرت جابرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجور، پکنے سے پہلے بیچنے سے منع کیا تھا اور یہ کہ اس میں سے ذرہ برابر بھی درہم و دینار کے سوا کسی اور چیز کے بدلے نہ بیچی جائے، البتہ عریہ کا اس سے استثناء کیا تھا۔ نیز حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے پانچ وسق یا اس سے کم میں بیع عریہ کی اجازت دی تھی۔

## باب ۷۵۹۔ پھلوں کو قابل انتفاع ہونے سے پہلے بیچنا

۹۶۹۔ حضرت زید بن ثابتؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں لوگ پھلوں کی خرید و فروخت کرتے تھے (درختوں پر پکنے سے پہلے) جب پھل توڑنے کا وقت آتا اور مالک قیمت کا) تقاضا کرنے آتے تو خریداریہ عذر کرنے لگتے کہ پہلے ہی خوشوں میں بیماری لگ گئی تھی (دماں) اس لئے پھل بھی خراب ہو گئے (مراض) اور قشام بھی ہو گیا (ایسی بیماری کہ پھل بہت کم آئے) اسی طرح مختلف آفتوں کو بیان کر کے مالکوں کے ساتھ جھگڑتے (تاکہ قیمت میں کمی کرا لیں) جب رسول اللہ ﷺ کے پاس اس طرح کے مقدمات بکثرت پہنچنے لگے تو فرمایا کہ جب اس طرح کے جھگڑے ختم نہیں ہو سکتے تو تم لوگ بھی قابل انتفاع ہونے سے پہلے پھلوں کو نہ بیچا کرو گے، گویا مقدمات کی کثرت کی وجہ سے یہ آپ نے مشورہ دیا تھا



عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُبَاعَ الثَّمَرَةُ حَتَّى تُشَقَّحَ فَقِيلَ مَا تُشَقَّحُ قَالَ تَحْمَارٌ وَتَصْفَارٌ وَيُوكَلُ مِنْهَا.

نیز حضرت جابر بن عبد اللہ نے فرمایا نبی کریم ﷺ نے پھلوں کو ”شقق“ سے پہلے بیچنے سے منع کیا تھا۔ پوچھا گیا کہ شقق کسے کہتے ہیں؟ تو فرمایا ماکل برخی یا ماکل بزردی ہونے کو کہتے ہیں کہ اسے کھایا جاسکے۔

باب ۷۶۰. إِذَا بَاعَ الثَّمَارَ قَبْلَ أَنْ يَبْدُو

صَلَاحُهَا ثُمَّ أَصَابَتْهُ عَاهَةٌ فَهُوَ مِنَ الْبَائِعِ

(۹۷۰) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَارِ حَتَّى تُزْهِىَ فَقِيلَ لَهُ: وَمَا تُزْهِىُ قَالَ حَتَّى تَحْمَرَ فَقَالَ: أَرَأَيْتَ إِذَا مَنَعَ اللَّهُ الثَّمَرَةَ بِمِ يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مَالَ أَخِيهِ.

باب ۷۶۰۔ کسی نے قابل انتفاع ہونے سے پہلے پھل بیچے اور ان پر کوئی آفت آئی تو نقصان بیچنے والے کو بھرنا پڑے گا۔ ۹۷۰۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے پھلوں کو ”زہو“ سے پہلے بیچنے سے منع کیا تھا، ان سے پوچھا گیا کہ زہو کسے کہتے ہیں تو جواب دیا کہ سرخ ہونے کو۔ پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا تمہیں بتاؤں (پکنے سے پہلے ہی اگر باغ بیچ دیئے جایا کریں اور) اللہ تعالیٰ کے حکم سے پھلوں پر کوئی آفت آجائے تو تم اپنے بھائی کا مال آخر کس چیز کے بدلے لو گے؟

باب ۷۶۱. إِذَا أَرَادَ بَيْعَ تَمْرٍ بِتَمْرٍ خَيْرٌ مِنْهُ

(۹۷۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْرٍ فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُلْتُ تَمْرَ خَيْرٍ هَكَذَا قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هَذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلْ بَعِ الْجُمُعَ بِالذَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَغِ بِالذَّرَاهِمِ جَنِيًّا.

باب۔ کوئی شخص کھجور، اس سے اچھی کھجور کے بدلے میں بیچنا چاہے ۹۷۱۔ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر میں ایک شخص کو عامل بنایا (زکوٰۃ و صدقات وصول کرنے کے لئے) وہ صاحب (زکوٰۃ وغیرہ وصول کر کے) عمدہ قسم کی کھجوریں لائے۔ رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا خیبر کی تمام کھجور اسی طرح کی تھیں؟ جواب دیا کہ نہیں، بخدا رسول اللہ! ہم تو اسی طرح کی ایک صاع کھجور (اس سے گھٹیا درجہ کی) دو صاع دے کر لیتے ہیں اور دو صاع، تین صاع کے بدلہ میں لیتے ہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ایسا نہ کیا کرو، البتہ کھجور کو دراہم کے بدلہ میں بیچ کر، ان دراہم سے اچھی قسم کی کھجور خرید سکتے ہو۔

باب ۷۶۲. بَيْعُ الْمُحَاضَرَةِ

(۹۷۲) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُحَاضَرَةِ وَالْمَلَا مَسَةِ وَالْمُنَا بَذَةِ وَالْمُزَابَنَةِ.

باب ۷۶۲۔ بیع محاضرہ ۹۷۲۔ حضرت انس بن مالک نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے بیع محاقلہ، محاضرہ، ملا مسہ، منابذہ اور مزابنہ سے منع فرمایا تھا۔ (محاضرہ، پکنے سے پہلے فصل کو کھیت ہی میں بیچنے کا نام ہے)

باب ۷۶۳. مَنْ أَجْرَى أَمْرًا لِمُصَارٍ عَلَى مَا يَتَعَارَفُونَ

بَيْنَهُمْ فِي الْبُيُوعِ وَالْإِجَارَةِ وَالْمِكْيَالِ وَالْوُزْنِ

وَسُنَّهِمْ عَلَى نِيَّاتِهِمْ وَمَذَاهِبِهِمُ الْمَشْهُورَةِ

(۹۷۳) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) قَالَتْ هَذَا مُعَاوِيَةُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَبَا

۷۶۳۔ جن کے نزدیک ہر شہر کی خرید و فروخت، اجارہ اور ناپ تول میں اسی شہر کے متعارف طریقوں پر عمل کیا جائے گا اور ان کی نیتوں کا فیصلہ وہیں کے رسم و رواج اور تعامل کے مطابق ہوگا ۹۷۳۔ حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ معاویہؓ کی والدہ ہند نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ ابوسفیان بخیل آدمی ہیں، تو کیا اگر میں ان کے مال میں



سُفْيَانُ رَجُلٌ شَحِيحٌ فَهَلْ عَلَى جُنَاحٍ أَنْ أَخَذَ مِنْ مَالِهِ سِرًّا قَالَ خُذِي أَنْتِ وَبَنُوكِ مَا يَكْفِيكِ بِالْمَعْرُوفِ۔

سے چھپا کر کچھ لے لیا کروں تو کوئی حرج ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے لئے اور اپنے بیٹوں کے لئے نیک نیتی کے ساتھ اتنا لے سکتی ہو جو تم لوگوں کے لئے کافی ہو جایا کرے۔

فائدہ:- جس جگہ ناپ، تول اور خرید و فروخت میں جو طریقے رائج ہیں وہ اگر شرعی اصول و ضوابط کے خلاف نہیں ہیں تو تمام معاملات میں انہیں متعارف طریقوں پر عمل ہوگا اور کسی معاملہ میں اگر اختلاف وغیرہ ہو جائے تو فیصلہ کے وقت وہاں کے رسم و رواج وغیرہ کو سامنے رکھنا ہوگا۔ اس کی جزئیات و تفصیلات فقہ کی کتابوں میں دیکھی جاسکتی ہیں۔ خود مصنفؒ نے بھی اس کی بعض جزئیات لکھی ہیں۔

### باب ۷۶۴۔ بَيْعُ الشَّرِيكِ مِنْ شَرِيكِهِ

(۹۷۴) عَنْ جَابِرٍ جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ مَالٍ لَمْ يُقَسَّمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ۔

باب۔ کاروبار کے شرکاء کی باہم ایک دوسرے کے ساتھ خرید و فروخت

۹۷۴۔ حضرت جابرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے شفعہ کا حق، ہر اس مال میں قرار دیا تھا جو تقسیم نہ ہوا ہو، لیکن جب اس کی حد بندی ہو جائے اور راستے بھی مختلف ہو جائیں تو شفعہ کا حق باقی نہیں رہتا۔

باب ۷۶۵۔ شِرَاءُ الْمَمْلُوكِ مِنَ الْحَرْبِيِّ وَهَبَتِهِ وَعَقْبِهِ

(۹۷۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاجَرَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِسَارَةَ فَدَخَلَ بِهَا قَرْيَةً فِيهَا مَلِكٌ مِنَ الْمُلُوكِ أَوْ جَبَّارٌ مِنَ الْجَبَابِرَةِ فَقِيلَ دَخَلَ إِبْرَاهِيمُ بِامْرَأَةٍ هِيَ مِنْ أَحْسَنِ النِّسَاءِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ مَنْ هَذِهِ الَّتِي مَعَكَ قَالَ أُخْتِي ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهَا فَقَالَ لَا تُكَذِّبِي حَدِيثِي أَخْبَرْتُهُمْ أَنَّكَ أُخْتِي وَاللَّهِ إِنْ عَلَى الْأَرْضِ مُؤْمِنٌ غَيْرِي وَغَيْرُكَ فَأَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ فَقَامَ إِلَيْهَا فَقَامَتْ تَوْضًا وَتُصْلِي فَقَالَتِ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ أَمْنْتُ بِكَ وَبِرَسُولِكَ وَأَحْصَنْتُ فَرْجِي إِلَّا عَلَى زَوْجِي فَلَا تَسْلِطْ عَلَى الْكَافِرِ فُغِطَ حَتَّى رَكَضَ بِرَجُلِهِ۔

باب ۷۶۵۔ حربی سے غلام خریدنا، حربی کا غلام کو آزاد کرنا اور ہبہ کرنا

۹۷۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام نے سارہ کے ساتھ ہجرت کی تو ایک ایسے شہر میں پہنچے جہاں ایک بادشاہ رہتا تھا یا (یہ فرمایا کہ) ایک ظالم بادشاہ رہتا تھا۔ اس سے ابراہیمؑ کے متعلق کہا گیا کہ وہ ایک نہایت ہی خوبصورت عورت لے کر یہاں آئے ہیں۔ بادشاہ نے آپ سے پچھوا بھیجا کہ ابراہیم! یہ خاتون جو تمہارے ساتھ ہیں، تمہاری کیا ہوتی ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میری بہن ہیں (یعنی دینی رشتہ کے اعتبار سے) پھر جب ابراہیمؑ (بادشاہ کے یہاں سے) سارہ کے یہاں آئے تو ان سے کہا کہ (بادشاہ کے سامنے) میری بات نہ جھٹلانا، میں تمہیں اپنی بہن کہہ آیا ہوں۔ بخدا اس روئے زمین پر میرے اور تمہارے سوا کوئی مومن نہیں ہے۔ چنانچہ آپؑ نے حضرت سارہؑ کو بادشاہ کے یہاں بھیجا، بادشاہ حضرت سارہؑ کے پاس گیا۔ اس وقت حضرت سارہؑ وضو کر کے نماز پڑھنے کھڑی ہو گئی تھیں۔ انہوں نے اللہ کے حضور میں یہ دعا کی ”اے اللہ! اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول (ابراہیمؑ) پر ایمان رکھتی ہوں اور اگر میں نے اپنے شوہر کے سوا اپنی شرم گاہ کی حفاظت کی ہے تو، تو مجھ پر ایک کافر کو نہ مسلط کر۔“ اتنے میں وہ بادشاہ بلبلایا اور اس کا پاؤں زمین میں دھنس گیا۔

حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ حضرت سارہؑ نے اللہ کے حضور میں عرض کیا، اے اللہ! اگر یہ مر گیا تو لوگ کہیں گے کہ اسی نے مارا ہے۔ چنانچہ وہ پھر

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَتْ اللَّهُمَّ إِنْ يَمُتُ يُقَالُ هِيَ قَتَلَتْهُ فَأَرْسَلَ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهَا فَقَامَتْ



تَوَضَّاءُ وَتُصَلِّيُ وَتَقُولُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ أَمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُولِكَ وَأَحْصَنْتُ فَرْجِي إِلَّا عَلَى زَوْجِي فَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ هَذَا الْكَافِرَ فُغْطَ حَتَّى رَكَضَ بِرَجُلِهِ -

چھوٹ گیا (یعنی اس کے پاؤں زمین سے باہر نکل آئے) حضرت سارہ کی طرف بڑھا۔ حضرت سارہ پھر وضو کر کے پھر نماز پڑھنے لگی تھیں اور یہ دعا کرتی جاتی تھیں ”اے اللہ! اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان رکھتی ہوں اور اپنے شوہر (حضرت ابراہیم) کے سوا اور ہر موقع پر میں نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی ہے تو تو مجھ پر اس کافر کو مسلط نہ کر۔“ چنانچہ وہ پھر بلبلایا اور اسکے پاؤں زمین میں دھنس گئے۔ فرمایا کہ حضرت سارہ نے پھر وہی دعا کی کہ ”اے اللہ! اگر یہ مر گیا تو لوگ کہیں گے کہ اسی نے مارا ہے“ اب دوسری مرتبہ یا تیسری مرتبہ بھی وہ بادشاہ چھوڑ دیا گیا (اللہ کی پکڑ سے) آخر وہ کہنے لگا کہ تم لوگوں نے تو میرے یہاں ایک شیطان بھیج دیا، اسے ابراہیم کے پاس لے جاؤ اور انہیں آجر (حضرت ہاجرہ) کو بھی دے دو پھر حضرت سارہ ابراہیم کے پاس آئیں اور ان سے کہا کہ دیکھتے نہیں، اللہ تعالیٰ نے کافر کو کس طرح ذلیل کیا اور ایک چھوٹ کر دی۔

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) فَقَالَتْ اللَّهُمَّ إِنْ يَمُتُ فَيُقَالُ هِيَ قَتَلَتْهُ فَأَرْسِلْ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا أَرْسَلْتُمْ إِلَيَّ إِلَّا شَيْطَانًا إِرْجِعُوهَا إِلَيَّ إِبْرَاهِيمَ وَأَعْطُوهَا أَجْرَ فَرَجَعَتْ إِلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَتْ أَشَعَرْتُ أَنَّ اللَّهَ كَبَتَ الْكَافِرَ وَأَخْذَمَ وَلِيدَهُ -

#### باب ۷۶۶. قَتْلُ الْخِنْزِيرِ

(۹۷۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزَلَ فِيكُمْ بَنُ مَرِيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا فَيُكْسِرَ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَ يَفِيضَ الْمَالَ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ

باب ۷۶۶۔ سور کا مار ڈالنا  
۹۷۶۔ حضرت ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے وہ زمانہ آنے والا ہے جب ابن مریم (عیسیٰ) تم میں ایک عادل اور منصف حاکم کی حیثیت سے اتریں گے، وہ صلیب کو توڑ ڈالیں گے، سوروں کو مار ڈالیں گے اور جزیہ کو ختم کر دیں گے۔ اس وقت مال و دولت کی اتنی فراوانی ہوگی کہ کوئی لینے والا نہ رہے گا۔

#### باب ۷۶۷. بَيْعُ التَّصَاوِيرِ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا رُوحٌ وَمَا يُكْرَهُ مِنْ ذَلِكَ

(۹۷۷) عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) إِذْ آتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا عَبَّاسٍ إِنِّي إِنْسَانٌ إِنَّمَا مَعِيشَتِي مِنْ صَنْعَةِ يَدَيَّ وَإِنِّي أَصْنَعُ هَذِهِ التَّصَاوِيرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فَإِنَّ اللَّهَ مُعَذِّبُهُ حَتَّى يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيهَا أَبَدًا فَرَبَا الرَّجُلُ رُبُوءَ شَدِيدَةٍ وَأَصْفَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ وَيْحَكَ إِنْ

باب ۷۶۷۔ غیر جاندار چیزوں کی تصویریں بیچنا اور اس میں کیا ناپسندیدگی ہے  
۹۷۷۔ حضرت سعید بن ابی حسن نے کہا کہ میں ابن عباسؓ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور کہا کہ اے ابو عباس! میں ان لوگوں میں سے ہوں جن کی معیشت اپنے ہاتھ کی صنعت پر موقوف ہے اور میں یہ تصویریں بناتا ہوں۔ ابن عباسؓ نے فرمایا میں تمہیں صرف وہی بات بتا دوں گا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے میں نے آنحضور ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا تھا جس نے بھی کوئی تصویر بنائی تو اللہ تعالیٰ اسے اس وقت تک عذاب دیتا رہے گا جب تک وہ شخص اپنی تصویر میں جان نہ ڈال دے اور (یہ ظاہر ہے کہ) وہ کبھی اس میں جان نہیں ڈال سکتا (یہ سن



أَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تَصْنَعَ فَعَلَيْكَ بِهَذَا الشَّجَرِ كُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيهِ رُوحٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ سَمِعَ سَعِيدُ ابْنُ أَبِي عُرْوَةَ مِنَ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ هَذَا الْوَاحِدَ۔

کر) اس شخص کا سانس چڑھ گیا اور چہرہ زرد پڑ گیا۔ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ افسوس! اگر تم تصویریں بنانا ہی چاہتے ہو تو ان درختوں کی اور ہر اس چیز کی جس میں جان نہیں ہے تصویریں بنا سکتے ہو۔

### باب ۷۶۸۔ اِثْمٌ مِّنْ بَاعٍ حُرًّا

(۹۷۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ ثَلَاثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ رَجُلٌ أَعْطَى بِي ثُمَّ غَدَرُوا رَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ وَرَجُلٌ نَاسَتَا جَرًا أَجِيرًا فَاسْتَوْفَى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِ أَجْرَهُ۔

باب ۷۶۸۔ اس شخص کا گناہ جس نے کسی آزاد کو بیچا ۹۷۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ تین طرح کے لوگ ایسے ہوں گے جن کا قیامت کے دن میں فریق بنوں گا۔ ایک وہ شخص جس نے میرے نام پر عہد کیا اور پھر توڑ دیا۔ دوسرا وہ شخص جس نے کسی آزاد انسان کو بیچ کر اس کی قیمت کھائی (اور اس طرح ایک آزاد کو غلام بنانے کا سبب بنا) اور وہ شخص جس نے کوئی مزدور اجرت پر رکھا، اس سے پوری طرح کام لیا، لیکن اس کی مزدوری نہیں دی گئی۔

### باب ۷۶۹۔ بَيْعُ الْمَيْتَةِ وَالْأَصْنَامِ

(۹۷۹) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ شُحُومَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهَا يُطْلَى بِهَا الشُّفْنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُودُ وَيَسْتَصْبَحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ إِنَّ اللَّهَ لَمَّا حَرَّمَ شُحُومَهَا جَمَلُوهُ ثُمَّ بَاعُوه فَأَكَلُوا ثَمَنَهُ۔

۹۷۹۔ حضرت جابر بن عبد اللہ نے فتح مکہ کے سال رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ نے فرمایا آپ کا قیام ابھی مکہ ہی میں تھا کہ اللہ اور اس کے رسول نے شراب، مردار، سور اور بتوں کا بیچنا حرام قرار دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے اس پر پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ! مردار کی چربی کے متعلق کیا حکم ہے؟ اسے کشتیوں پر ہم ملتے ہیں، کھالوں پر اس سے تیل کا کام لیتے ہیں اور لوگ اس سے اپنے چراغ بھی جلاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ نہیں وہ حرام ہے۔ اسی موقع پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ یہودیوں کو برباد کرے، اللہ تعالیٰ نے جب چربی ان پر حرام کی تو ان لوگوں نے پگھلا کر اسے بیچا اور اس کی قیمت کھائی۔

### باب ۷۷۰۔ ثَمَنُ الْكَلْبِ

(۹۸۰) عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ دِالْأَنْصَارِيِّ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ۔

### باب ۷۷۰۔ کتے کی قیمت

۹۸۰۔ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت، زانیہ کی اجرت اور کاہن کی اجرت سے منع فرمایا تھا۔



## کِتَابُ السَّلَمِ

باب ۷۷۱. السَّلَمُ فِي كَيْلِ مَعْلُومٍ

(۲۹۸۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَالنَّاسُ يُسَلِفُونَ فِي الثَّمَرِ الْعَامَ وَالْعَامِينَ أَوْ قَالَ عَامِينَ أَوْ ثَلَاثَةً فَقَالَ مَنْ سَلَفَ فِي تَمْرِ فَلْيُسَلِفْ فِي كَيْلِ مَعْلُومٍ وَوَزْنِ مَعْلُومٍ.

## کتاب بیع سلم کے بیان میں

باب ۷۷۱۔ بیع سلم، متعین پیمانے کے ساتھ

۹۸۱۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو (مدینہ کے) لوگ پھلوں میں ایک سال اور دو سال کے لئے بیع سلم کرتے تھے یا انہوں نے یہ کہا کہ دو سال اور تین سال (کے لئے کرتے تھے) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص بھی کھجور میں بیع سلم کرے تو اسے متعین پیمانے یا متعین وزن کے ساتھ کرنی چاہئے۔

فائدہ:- بیع سلم، ایسی بیع ہے جس میں قیمت پہلے دے دی جاتی ہے اور وہ سامان جو فروخت کیا گیا بعد میں حوالہ کیا جاتا ہے۔ یعنی اصل مال کی غیر موجودگی میں خرید و فروخت ہو جاتی ہے۔ اسی لئے اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ مقدار، جنس، اصل مال اور جس جگہ و مقام پر وہ مال خریدار کے حوالہ کیا جائے گا سب کی تعیین پوری طرح کر دی جائے تاکہ اصل اس طرح متعین ہو جائے کہ گویا وہ سامنے ہے اور اس کی طرف اشارہ کر کے تعیین کر دی گئی ہے۔ اسی لئے تمام اموال میں یہ بیع نہیں چلتی، صرف انہیں چیزوں میں چلتی ہے جو ناپی اور تولی جاسکیں یا انہیں شمار کیا جاسکے اور باہم ان معدودات میں کوئی خاص فرق نہیں ہوتا ہو۔ اصل مقصد یہ ہے کہ چونکہ اصل مال موجود نہیں ہے اس لئے انہیں صورتوں میں یہ بیع کی جائے جنہیں بعد میں اصل مال خریدار کو دیتے وقت کوئی نزاع نہ پیدا ہو سکے۔

باب ۷۷۲. السَّلَمُ إِلَى مَنْ لَيْسَ عِنْدَهُ أَصْلٌ

(۹۸۲) عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْمُحَالِدِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ بَعَثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ وَأَبُو بَرْدَةَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى فَقَالَا سَلُهُ هَلْ كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِفُونَ فِي الْحِنْطَةِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ كُنَّا نُسَلِفُ بِبَيْطِ أَهْلِ الشَّامِ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّيْتِ فِي كَيْلِ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ قُلْتُ إِلَى مَنْ كَانَ أَصْلٌ عِنْدَهُ؟ قَالَ مَا كُنَّا نَسْأَلُهُمْ عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ بَعَثَانِي إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِزَى فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِفُونَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ نَسْأَلُهُمُ الْهَمَّ حَرِثٌ أَمْ لَا.

باب ۷۷۲۔ اس شخص کی بیع سلم جس کے اصل مال موجود نہ ہو

۹۸۲۔ حضرت محمد بن ابی محالدؓ نے کہا کہ مجھے عبد اللہ بن شداد اور ابو بردہ نے، عبد اللہ بن ابی اوفیؓ کے پاس بھیجا اور ہدایت کی کہ ان سے پوچھو کہ کیا نبی کریم ﷺ کے اصحاب، آنحضور ﷺ کے عہد میں گہوں کی بیع سلم کرتے تھے۔ عبد اللہؓ نے جواب دیا کہ ہم شام کے انباط (ایک کاشتکار قوم) کے ساتھ گہوں، جوار، زیتون متعین پیمانے اور متعین مدت کے لئے بیع کیا کرتے تھے۔ میں نے پوچھا کہ صرف اسی شخص سے آپ لوگ یہ بیع کیا کرتے تھے جس کے پاس اصل مال موجود ہوتا تھا؟ فرمایا کہ ہم اس کے متعلق پوچھتے ہی نہیں تھے۔ پھر ان دونوں حضرات نے مجھے عبد الرحمن بن ابزیؓ کی خدمت میں بھیجا۔ میں نے ان سے بھی پوچھا، انہوں نے بھی یہی جواب دیا کہ نبی کریم ﷺ کے اصحاب، آپ کے عہد مبارک میں بیع سلم کیا کرتے تھے اور ہم یہ بھی نہیں پوچھتے تھے کہ ان کی کھیتی ہے یا نہیں۔

فائدہ:- بیع سلم میں یہ شرط نہیں ہے کہ جس مال کی بیع کی جا رہی ہے وہ بیچنے والے کے گھریا اس کی ملکیت میں موجود بھی ہو، بلکہ صرف اتنا کافی ہے کہ بیچنے والا اسے دینے کی قدرت رکھتا ہو۔ خواہ بازار سے خرید کر یا کسی بھی جائز طریقے سے۔



## کتاب مسائل شفعة کے بیان میں

باب ۷۷۳۔ شفعة کا حق رکھنے والے

کے سامنے بیچنے سے پہلے شفعة کی پیشکش

۹۸۳۔ حضرت عمرو بن شریڈ نے کہا کہ میں سعد بن ابی وقاصؓ کے پاس کھڑا تھا کہ مسور بن مخرمہ شریف لائے اور اپنا ہاتھ میرے ایک شانے پر رکھا، اتنے میں نبی کریم ﷺ کے مولیٰ ابورافعؓ بھی آگئے اور فرمایا کہ اے سعد! تمہارے قبیلہ میں جو میرے دو گھر ہیں انہیں تم خرید لو۔ سعد نے فرمایا کہ بخدا میں تو انہیں نہیں خریدوں گا۔ اس پر مسور نے فرمایا کہ جی نہیں تمہیں خریدنا ہوگا۔ سعد نے فرمایا پھر میں چار ہزار سے زیادہ نہیں دے سکتا اور وہ بھی قسط وار۔ ابورافع نے فرمایا کہ مجھے پانچ سو دینار ان کے مل رہے ہیں، اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کی زبان سے یہ سنا نہ ہوتا کہ پڑوسی اپنے پڑوس کا زیادہ مستحق ہوتا ہے تو میں ان گھروں کو چار ہزار پر تمہیں ہرگز نہ دیتا، جبکہ مجھے پانچ سو دینار اس کے مل رہے ہیں۔ چنانچہ وہ دونوں گھر ابورافع نے سعدؓ کو دے دیئے۔

باب ۷۷۴۔ کون سا پڑوسی زیادہ قریب ہے

۹۸۴۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ! میرے دو پڑوسی ہیں، میں ان دونوں میں سے کس کے پاس ہدیہ بھیجوں؟ آپ نے فرمایا جس کا دروازہ تم سے زیادہ قریب ہے۔

باب ۷۷۵۔ اجارہ

۹۸۵۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، میرے ساتھ (میرے قبیلہ) کے دو صاحب اور تھے میں نے کہا کہ مجھے نہیں معلوم کہ دونوں صاحبان عامل بننے کے خواہشمند ہیں، اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص عامل بننے کا خواہش مند ہوگا ہم اسے ہرگز عامل نہیں بنائیں گے۔

فائدہ:- اجارہ، عام طور سے مزدوری کے معنی میں بولا جاتا ہے، فقہ کی اصطلاح میں کسی شخص کو کوئی انسان اپنی ذات کے منافع کا ایک متعین اجرت پر مالک بنادے تو اسے اجارہ کہتے ہیں۔ اجیر کی دو قسمیں فقہاء نے لکھی ہیں۔ ایک اجیر مشترک کہ جب تک وہ کام نہیں کر لیتا جس پر اس کے ساتھ اجارہ کا معاملہ ہوا تھا، اس وقت تک وہ اجرت اور مزدوری کا مستحق نہیں ہوتا، دوسرے اجیر خاص، کہ وہ محض اپنی ذات کو ایک متعین مدت تک کسی شخص کی سپردگی میں دینے سے اجرت کا مستحق ہو جاتا ہے، خواہ کام کرے یا نہ کرے۔

باب ۷۷۶۔ چند قیراط کی اجرت پر بکریاں چرانا

۹۸۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے

## کتاب الشفعة

باب ۷۷۳۔ عرض الشفعة

علی صاحبہا قبل البیع

(۹۸۳) عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ وَقَفْتُ عَلَى سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ فَجَاءَ الْمِسُورُ بْنُ مُخْرَمَةَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى إِحْدَى مَنْكَبَيْهِ إِذْ جَاءَ أَبُو رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا سَعْدُ اتَّبِعْ مِنِّي بَيْتِي فِي دَارِكَ فَقَالَ سَعْدُ وَاللَّهِ مَا آتَيْنَاهُمَا فَقَالَ الْمِسُورُ وَاللَّهِ لَتَبْتَاعَنَّهُمَا فَقَالَ سَعْدُ وَاللَّهِ لَا أَزِيدُكَ عَلَى أَرْبَعَةِ أَلْفٍ مُنْجَمَةٍ أَوْ مُقْطَعَةٍ قَالَ أَبُو رَافِعٍ لَقَدْ أُعْطِيتُ بِهَا خَمْسَمِائَةِ دِينَارٍ وَلَوْ لَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقْبِهِ مَا أُعْطِيتُكُمَا بِأَرْبَعَةِ أَلْفٍ وَأَنَا أُعْطِيَ بِهِمَا خَمْسَمِائَةِ دِينَارٍ فَأَعْطَا هُمَا إِيَّاهُ۔

باب ۷۷۴۔ اَيُّ الْجَوَارِ أَقْرَبُ

(۹۸۴) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لِي جَارَيْنِ فَأَلِيَّ أَيُّهُمَا أُهْدِي قَالَ إِلَيَّ أَقْرَبُهُمَا مِنْكَ بَابًا۔

باب ۷۷۵۔ فِي الْإِجَارَةِ

(۹۸۵) عَنْ أَبِي مُوسَى (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِيَ رَجُلَانِ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ فَقُلْتُ مَا عَلِمْتُ أَنَّ هُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ فَقَالَ لَنْ أَوْ لَا نَسْتَعْمِلُ عَلَى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَهُ۔

باب ۷۷۶۔ رَغِي الْغَنَمِ عَلَى قَرَارِيطَ

(۹۸۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ



صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا رَعَى الْغَنَمَ فَقَالَ اَصْحَابُهُ وَاَنْتَ فَقَالَ نَعَمْ كُنْتُ اَرْعَاهَا عَلٰى قَرَارِيْطٍ لِاَهْلِ مَكَّةَ.

باب ۷۷۷. اِلَّا جَارَةٌ مِنَ الْعَصْرِ اِلَى اللَّيْلِ

(۹۸۷) عَنْ أَبِي مُوسَى (رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْيَهُودِ وَالنَّصَارَى كَمَثَلِ رَجُلٍ نَاسْتَجَرَ قَوْمًا يَّعْمَلُوْنَ لَهُ عَمَلًا يَوْمًا اِلَى اللَّيْلِ عَلَى اَجْرٍ مَّعْلُوْمٍ فَعَمِلُوْا لَهُ اِلَى نِصْفِ النَّهَارِ فَقَالُوْا اِلَّا حَاجَةٌ لَّنَا اِلَى اَجْرِكَ الَّذِى شَرَطْتَ لَنَا وَمَا عَمِلْنَا باِطِلٌ فَقَالَ لَهُمْ لَا تَفْعَلُوْا اَكْمِلُوْا بَقِيَّةَ عَمَلِكُمْ وَخُذُوْا اَجْرَكُمْ كَامِلًا فَاَبَوْا وَتَرَكَوْا وَاسْتَاْجَرَ اٰخَرَيْنَ بَعْدَهُمْ فَقَالَ لَهُمَا اَكْمِلَا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمَا هٰذَا وَلَكُمْ الَّذِى شَرَطْتُ لَهُمْ مِّنَ الْاَجْرِ فَعَمِلُوْا حَتّٰى اِذَا كَانَ حِيْنَ صَلَوةِ الْعَصْرِ قَالَا لَكَ مَا عَمِلْنَا باِطِلٌ وَلَكَ الْاَجْرُ الَّذِى جَعَلْتَ لَنَا فِيْهِ فَقَالَ لَهُمَا اَكْمِلَا بَقِيَّةَ عَمَلِكُمَا فَاِنَّ مَا بَقِيَ مِّنَ النَّهَارِ شَيْءٌ يَّسِيْرٌ فَاَبَيَا وَاسْتَاْجَرَ قَوْمًا اَنْ يَّعْمَلُوْا لَهُ بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ فَعَمِلُوْا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ وَاسْتَكْمَلُوْا اَجْرَ الْفَرِيقَيْنِ كِلَيْهِمَا فَذٰلِكَ مَثَلُهُمْ وَمَثَلُ مَا قَبِلُوْا مِنْ هٰذَا النُّوْرِ.

کوئی ایسا نبی نہیں بھیجا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں، اس پر آپ کے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پوچھا اور آپ نے بھی؟ فرمایا کہ ہاں! میں بھی مکہ والوں کی بکریاں چند قیراط کی اجرت پر چرایا کرتا تھا۔

باب ۷۷۷۔ عصر سے رات تک کی مزدوری

۹۸۷۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان یہود و نصاریٰ کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے چند آدمیوں کو مزدور کیا ہو کہ سب اس کا کام صبح سے رات تک متعین اجرت پر کریں۔ چنانچہ کچھ لوگوں نے یہ کام آدھے دن تک کیا ہو، پھر کہا ہو کہ ہمیں تمہاری اس مزدوری کی ضرورت نہیں ہے جو تم نے ہم سے طے کی ہے۔ بلکہ جو کام ہم نے کر دیا ہے وہ بھی غلط تھا۔ اس پر اس شخص نے کہا ہو کہ ایسا نہ کرو اپنا بقیہ کام پورا کر لو اور اپنی پوری مزدوری لے جاؤ۔ لیکن انہوں نے انکار کر دیا ہو اور چھوڑ کر چلے آئے ہوں۔ اس کے دو مزدوروں نے بقیہ کام کیا ہو اور اس شخص نے ان سے کہا ہو کہ یہ دن پورا کر لو تو میں تمہیں وہی اجرت دوں گا جو پہلے مزدوروں سے طے کی تھی۔ چنانچہ انہوں نے کام شروع کیا، لیکن عصر کی نماز کا وقت ہوا تو انہوں نے بھی یہی کہا کہ ہم نے جو تمہارا کام کر دیا ہے وہ بالکل بیکار تھا، وہ مزدوری بھی تم اپنے پاس ہی رکھو جو تم نے ہم سے طے کی تھی۔ اس شخص نے ان سے کہا ہو کہ اپنا بقیہ کام پورا کر لو، دن بھی اب بہت تھوڑا سا باقی رہ گیا ہے۔ لیکن وہ نہ مانے ہوں۔ پھر اس شخص نے ایک دوسری قوم کو مزدور رکھا ہو کہ یہ دن کا جو حصہ باقی رہ گیا ہے اس میں یہ کام کر دیں چنانچہ ان لوگوں نے سورج غروب ہونے تک دن کے بقیہ حصہ میں کام کیا اور دونوں فریقوں کی پوری مزدوری حاصل کر لی۔ پس یہی ان اہل کتاب کی اور ان کی مثال ہے جنہوں نے اس نور کو قبول کر لیا ہے۔

فائدہ:- اس تمثیل میں اللہ کے دین سے یہود و نصاریٰ کے انحراف اور پھر امت مسلمہ کے اس کام کو پورا کرنے کی پیشین گوئی موجود ہے کام اللہ تعالیٰ کا ہے، پہلے اس نے یہودیوں سے کام کے لئے کہا، لیکن وہ بیچ میں کام چھوڑ کر چلے گئے۔ پھر نصرا نیوں کو کام پر لگایا لیکن انہوں نے بھی انحراف کیا۔ آخر میں آنحضور ﷺ کی امت متعین کی گئی جو اس کام کو پورا کرنے کے لئے نکلی۔ یہ حدیث متعدد روایتوں سے آئی ہے اور ائمہ بعض مواقع پر ان سے مسائل فقہ میں استدلال بھی کرتے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ کی ایک پیشین گوئی بھی اس حدیث میں موجود ہے کہ آپ ﷺ کی امت اپنا کام پورا کرے گی۔ چنانچہ مخالفین اور موافقین سب ہی یہ بات تسلیم کرتے ہیں کہ شریعت محمدیہ میں تغیر و تبدل نہ ہو سکا۔ قرآن جس حالت میں پہلے تھا اسی حالت میں اب بھی ہے اور مسلمان بہر حال اس پر کسی نہ کسی درجے میں عمل کر رہے ہیں اور ساتھ ہی یہ بھی تسلیم ہے، خود یہود و نصاریٰ کو کہ ان کی کتابیں اس طرح محفوظ نہیں جس طرح ان کے انبیاء پر نازل ہوئی تھیں۔ یہ ملحوظ رہے کہ کام کا بنیادی نقطہ اس امانت کی حفاظت ہے جو اللہ تعالیٰ نے کسی امت کے لئے نازل فرمائی ہو۔



باب ۷۷۸۔ مَنْ اسْتَأْجَرَ

أَجِيرًا فَتَرَكَ أَجْرَهُ، الْخ

(۹۸۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ انْطَلَقَ ثَلَاثَةَ رَهْطٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتَّى أَوْوِ الْبَيْتَ إِلَى غَارٍ فَدَخَلُوهُ فَاِنْحَدَرْتُ صَخْرَةً مِّنَ الْجَبَلِ فَسَدَّتْ عَلَيْهِمُ الْغَارُ فَقَالُوا إِنَّهُ لَا يُنَجِّيكُمْ مِنْ هَذِهِ الصَّخْرَةِ إِلَّا أَنْ تَدْعُوا اللَّهَ بِصَالِحِ أَعْمَالِكُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ اللَّهُمَّ كَأَنَّ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ وَكُنْتُ لَا أَغْبِقُ قَبْلَهُمَا أَهْلًا وَمَالًا فَتَالِي بِي فِي طَلَبِ شَيْءٍ يَوْمًا فَلَمْ أُرِحْ عَلَيْهِمَا حَتَّى نَامَا فَحَلَبْتُ لَهُمَا غُبُوقَهُمَا فَوَجَدْتُهُمَا نَائِمَيْنِ وَكَرِهْتُ أَنْ أَغْبِقَ قَبْلَهُمَا أَهْلًا أَوْ مَالًا فَلَبِثْتُ وَالْقَدْحُ عَلَى يَدَيَّ أَنْتَظِرُ اسْتَيْقَظَهُمَا حَتَّى بَرَقَ الْفَجْرُ فَاسْتَيْقَظَا فَشَرِبَا غُبُوقَهُمَا اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءً وَجْهَكَ فَفَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ مِنْ هَذِهِ الصَّخْرَةِ فَاِنْفَرَجَتْ شَيْئًا لَا يَسْتَطِيعُونَ الْخُرُوجَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْآخِرُ اللَّهُمَّ كَأَنِّي بِنْتُ عَمٍّ كَانَتْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ فَأَرَدْتُهَا عَنْ نَفْسِهَا فَاِمْتَنَعَتْ مِنِّي حَتَّى أَلَمْتُ بِهَا سَنَةً مِّنَ السَّنِينَ فَجَاءَ نِسِي فَأَعْطَيْتُهَا عِشْرِينَ وَمِائَةَ دِينَارٍ عَلَى أَنْ يُخَلِّيَ بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِهَا فَفَعَلْتُ حَتَّى إِذَا قَدَرْتُ عَلَيْهَا قَالَتْ لَا أُحِلُّ لَكَ أَنْ تَفْضُ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ فَتَحَرَّجْتُ مِنَ الْوُقُوعِ عَلَيْهَا فَاِنْصَرَفْتُ عَنْهَا وَهِيَ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ وَتَرَكْتُ الذَّهَبَ الَّذِي أَعْطَيْتُهَا اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءً وَجْهَكَ فَافْرِجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ فَاِنْفَرَجَتْ الصَّخْرَةُ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ الْخُرُوجَ مِنْهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الثَّالِثُ اللَّهُمَّ إِنِّي اسْتَأْجَرْتُ أَجْرَاءً فَأَعْطَيْتُهُمْ أَجْرَهُمْ غَيْرَ رَجُلٍ وَاحِدٍ تَرَكَ الَّذِي لَهُ

باب ۷۷۸۔ کسی نے کوئی مزدور کیا اور وہ

مزدور اپنی مزدوری چھوڑ کر چلا گیا۔ الخ

۹۸۸۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا کہ پچھلی امت کے تین آدمی کہیں جا رہے تھے، رات گزارنے کے لئے انہوں نے ایک غار کی پناہ لی اس کے اندر داخل ہوئے، اتنے میں پہاڑ سے ایک چٹان لڑھکی اور اس سے غار کا منہ بند ہو گیا۔ سب نے کہا کہ اب اس چٹان سے تمہیں کوئی چیز نجات دینے والی نہیں، سو اس کے کہ سب اپنے سب سے زیادہ اچھے عمل کا واسطہ دے کر اللہ تعالیٰ سے دعا کریں، ان میں سے ایک شخص نے اپنی دعا شروع کی اے اللہ! میرے والدین بہت بوڑھے تھے اور میں ان سے پہلے کسی کو دودھ نہیں پلاتا تھا، نہ اپنے بال بچوں کو اور نہ اپنے مملوک (غلام وغیرہ) کو۔ ایک دن مجھے ایک چیز کی تلاش میں دیر ہو گئی اور جب میں گھر واپس ہوا تو وہ سو چکے تھے۔ پھر میں نے ان کے لئے شام کا دودھ نکالا، لیکن ان کے پاس لایا تو وہ سوئے ہوئے تھے۔ مجھے یہ بات ہرگز اچھی معلوم نہیں ہوئی کہ ان سے پہلے اپنے بال بچوں یا اپنے کسی مملوک کو دودھ پلاؤں، اس لئے میں وہیں کھڑا رہا، دودھ کا پیالہ میرے ہاتھ میں تھا اور میں ان کے بیدار ہونے کا انتظار کر رہا تھا۔ اور صبح بھی ہو گئی! اب میرے والدین بیدار ہوئے اور اپنا شام کا دودھ اس وقت پیا۔ اے اللہ! اگر میں نے یہ کام تیری خوشنودی اور رضا کو حاصل کرنے کے لئے کیا تھا تو اس چٹان کی مصیبت کو ہم سے ہٹا دے۔ اس دعا کے نتیجے میں صرف اتنا راستہ بن سکا کہ نکلنا اس سے اب بھی ممکن نہ تھا نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا پھر دوسرے نے دعا کی اے اللہ! میرے چچا کی ایک لڑکی تھی، سب سے زیادہ میری محبوب! میں نے اسے اپنے لئے تیار کرنا چاہا، لیکن اس کا رویہ میرے بارے میں غلط ہی رہا۔ اسی زمانہ میں ایک سال اسے کوئی سخت ضرورت ہوئی اور وہ میرے پاس آئی۔ میں نے اسے ایک سو بیس دینار اس شرط پر دیئے کہ خلوت میں وہ مجھ سے ملے، چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا، اب میں اس پر قابو پا چکا تھا لیکن اس نے کہا تمہارے لئے یہ جائز نہیں کہ اس مہر کو تم حق کے بغیر توڑو۔ یہ سن کر میں اپنے برے ارادے سے باز آ گیا اور وہاں سے چلا آیا۔ حالانکہ وہ مجھ سے بڑھ کر محبوب تھی اور میں نے اپنا دیا ہوا سونا بھی واپس نہیں لیا۔ اے اللہ! اگر یہ کام میں نے



وَذَهَبَ فَثَمَرَتْ أَجْرَهُ، حَتَّى كَثُرَتْ مِنْهُ الْأَمْوَالُ فَجَاءَ نَبِيٌّ بَعْدَ حِينٍ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ اذِلِّي أَجْرِي فَقُلْتُ لَهُ، كُلُّ مَا تَرَى مِنْ أَجْرِكَ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالرَّقِيقِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ لَا تَسْتَهْزِئْ بِي فَقُلْتُ إِنِّي لَا اسْتَهْزِئُ بِكَ فَأَخَذَهُ، كُلَّهُ، فَاسْتَأْذَنَهُ، فَلَمْ يَتْرُكْ مِنْهُ شَيْئًا اللَّهُمَّ فَإِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِعَاءً وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ فَاَنْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ فَخَرَجُوا يَمْشُونَ۔

صرف تیری رضا کو حاصل کرنے کے لئے کیا تھا تو تو ہماری اس مصیبت کو دور کر دے۔ چنانچہ چٹان ذرا سی اور کھسکی، لیکن اب بھی اس سے باہر نہیں آیا جاسکتا تھا نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اور تیسرے نے دعا کی، اے اللہ! میں نے چند مزدور کئے تھے، پھر سب کو ان کی مزدوری دی لیکن ایک مزدور ایسا نکلا کہ اپنی مزدوری ہی چھوڑ گیا، میں نے اس کی مزدوری کو کاروبار میں لگایا اور (کچھ دنوں کی کوشش کے نتیجہ میں) بہت کچھ منافع ہو گیا پھر کچھ دنوں کے بعد وہی مزدور میرے پاس آیا اور کہنے لگا، اے اللہ کے بندے! مجھے میری مزدوری دے دو۔ میں نے کہا، یہ جو کچھ تم دیکھ رہے ہو اونٹ، گائے، بکری اور غلام، سب تمہاری مزدوری ہی ہے تمہاری مزدوری کو کاروبار میں لگا کر حاصل کیا ہے (وہ کہنے لگا، اللہ کے بندے! میرا مذاق نہ بناؤ، میں نے کہا، میں مذاق نہیں کرتا، چنانچہ وہ سب کچھ اپنے ساتھ لے گیا۔ ایک چیز بھی اس میں سے باقی نہ چھوڑی، اے اللہ! اگر میں نے یہ سب کچھ تیری خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کیا تھا تو ہماری اس مصیبت کو دور کر دے چنانچہ وہ چٹان ہٹ گئی اور وہ سب باہر آئے۔

باب ۷۷۸۔ قبائل عرب میں سورۃ فاتحہ

کے ذریعہ جھاڑ پھونک پر جو دیا جاتا تھا۔

۹۸۹۔ حضرت ابوسعید خدریؓ نے فرمایا کہ آنحضور ﷺ کے چند صحابہ سر میں تھے، دوران سفر عرب کے ایک قبیلہ میں ان کا قیام ہوا، صحابہؓ نے چاہا کہ انہیں قبیلہ والے اپنا مہمان بنالیں لیکن انہوں نے اس سے انکار کیا، اتفاق سے اسی قبیلہ کے سردار کو سانپ نے ڈس لیا، قبیلہ والوں نے اپنے والی کی ہر طرح کی کوشش کر ڈالی، لیکن ان کا سردار اچھا نہ ہو سکا۔ ان کے کسی آدمی نے کہا کہ ان لوگوں کے یہاں بھی دیکھنا چاہئے جو ہمارے قبیلہ میں قیام کئے ہوئے ہیں ممکن ہے کہ کوئی چیز ان کے پاس نکل آئے۔ چنانچہ قبیلہ والے ان کے پاس آئے اور کہا کہ بھائیو! ہمارے سردار کو سانپ نے ڈس لیا ہے، اس کے لئے ہم نے ہر طرح کی کوشش کر ڈالی لیکن فائدہ کچھ بھی نہ ہوا کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ ایک صحابی نے فرمایا، بخدا میں اسے جھاڑ دوں گا، لیکن ہم نے تم سے میزبانی کے لئے کہا تھا اور تم نے اس سے انکار کر دیا تھا، اس لئے اب میں بھی اجرت کے بغیر نہیں جھاڑ سکتا۔ آخر بکریوں کے ایک ریوڑ پر ان کا معاملہ طے ہوا (صحابی

باب ۷۷۹۔ مَا يُعْطَى فِي الرُّقِيَّةِ

عَلَى أَحْيَاءِ الْعَرَبِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

(۹۸۹) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ انْطَلَقَ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرَةٍ سَافَرُوهَا حَتَّى نَزَلُوا عَلَى حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَا فَوْهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُضَيَّفُوهُمْ فَلَدَغَ سَيِّدُ ذَلِكَ الْحَيِّ فَسَعَوْا لَهُ، بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوْ أَتَيْتُمْ هَؤُلَاءِ الرَّهْطَ الَّذِينَ نَزَلُوا لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونُوا عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَيْءٌ فَاتَوْهُمْ فَقَالُوا يَا أَيُّهَا الرَّهْطُ إِنْ سَيِّدُنَا لَدَغَ وَسَعَيْنَا لَهُ، بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ، فَهَلْ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْكُمْ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ نَعَمْ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرْقِي وَلَكِنْ وَاللَّهِ لَقَدْ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَلَمْ تَضَيِّفُونَا فَمَا أَنَا بِرَاقٍ لَكُمْ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جُعَلًا فَصَالَحُوهُمْ عَلَى قَطِيعٍ مِنَ الْغَنَمِ فَاَنْطَلَقَ يَتَفَلُّ عَلَيْهِ وَيَقْرَأُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَكَانَ مَا نُسِطَ مِنْ عِقَالٍ



فَانْطَلَقَ يَمْشِي وَمَا بِهِ قُلُوبَةٌ قَالَ فَاَوْفُوهُمْ جُعِلَهُمُ الَّذِي  
صَالَحُوهُمْ عَلَيْهِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اَقْسِمُوا فَقَالَ الَّذِي  
رَفَى لَا تَفْعَلُوا حَتَّى نَأْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَنَذْكُرَ لَهُ الَّذِي كَانَ فَتَنْظُرُ مَا يَأْمُرُنَا فَقَدِمُوا عَلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لَهُ فَقَالَ وَمَا  
يُذَرِّبُكَ أَنْتَ هَارِيقَةُ ثُمَّ قَالَ قَدْ أَصَبْتُمْ اَقْسِمُوا  
وَاضْرِبُوا إِلَيَّ مَعَكُمْ سَهْمًا فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

وہاں تشریف لے گئے) اور الحمد للہ رب العالمین پڑھ پڑھ کر چھو  
چھو کیا۔ ایسا محسوس ہوا جیسے کسی کی رسی کھول دی گئی ہو، وہ اٹھ کر چلنے لگا۔  
تکلیف و درد کا نام و نشان بھی نہیں باقی تھا، پھر انہوں نے طے شدہ اجرت  
صحابہ کو دے دی۔ کسی نے کہا کہ اسے تقسیم کرلو، لیکن جنہوں نے جھاڑا تھا  
وہ بولے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے سے پہلے کوئی تصرف  
نہ کرنا چاہئے۔ پہلے ہم آپ ﷺ سے اس کا ذکر کر لیں، اس کے بعد  
دیکھیں کہ آپ کیا حکم دیتے ہیں (تاکہ اس کے مطابق عمل کریں) چنانچہ  
سب حضرات رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس  
کا ذکر کیا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، یہ تم کیسے کہتے ہو کہ سورہ فاتحہ بھی ایک  
منتر ہے (بلکہ یہ تو خدا کا کلام اور حق ہے) اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا  
کہ تم نے ٹھیک کیا، اسے تقسیم کرلو اور ایک حصہ میرا بھی لگاؤ۔ اور رسول اللہ  
ﷺ ہنس پڑے۔

فائدہ:- جھاڑ پھونک یا تعویذ وغیرہ کی اجرت لینا۔ یہ اگر حد و شریعت کے اندر ہوں تو اس کی اجرت جائز اور حلال ہے، کیونکہ اس میں کسی قسم  
کی عبادت کا کوئی تصور نہیں ہوتا۔ نیز زمانہ قدیم میں عرب میں ہوٹل وغیرہ کا کوئی سوال ہی نہیں ہو سکتا تھا۔ ٹھہرنے اور کھانے کے لئے کسی قسم کا  
انتظام اس کے سوا کوئی اور نہیں تھا کہ مسافر کسی کامیابان بن جائے۔ اس لئے صحابہ نے اس کی درخواست کی۔ آنحضور ﷺ نے بھی اسی وجہ سے  
اجنبیت کی حالت میں مہمان بنانے کی خاص طور سے تاکید فرمائی ہے۔ ویسے عام حالات میں بھی میزبانی کے فضائل اسلام میں بہت زیادہ  
ہیں اور ضیافت کی تاکید بھی پوری طرح موجود ہے۔ اور بخاری شریف میں متعدد واقعات اس نوعیت کے ملیں گے کہ جب کبھی کسی قسم کے  
مسائل میں صحابہ کو تردد ہوا تو آنحضور ﷺ نے شبہات کو پوری طرح دور کرنے کے لئے اور تاکہ ان کی دلداری بھی ہو جائے فرمایا کہ میرا بھی  
اس میں حصہ لگاؤ۔

### باب ۷۸۰. عَسْبُ الْفَحْلِ

(۹۹۰) عَنْ ابْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ نَهَى  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ -

### باب ۷۸۰۔ نزکی جفتی (پرا جرت)

۹۹۰۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے نزکی  
جفتی (پرا جرت لینے) سے منع کیا تھا۔

## کتاب الکفالة

### باب ۷۸۱. إِذَا حَالَ عَلَى مَلِيٍّ فَلَيْسَ لَهُ رَدُّ

(۹۹۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَمَنْ  
اتَّبَعَ عَلَى مَلِيٍّ فَلْيَتَّبِعْ -

## کتاب مسائل کفالت کے بیان میں

باب، جب قرض کسی مالدار کی طرف منتقل کیا جائے تو اسے رد نہ کرنا چاہئے  
۹۹۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، مالدار کی طرف  
سے (قرض ادا کرنے میں) ٹال مٹول ظلم ہے اور کسی کا قرض کسی مالدار  
کے حوالہ کیا جائے تو اسے قبول کرنا چاہئے۔

### باب ۷۸۲۔ اگر کسی میت کا قرض کسی (زندہ)

شخص کی طرف منتقل کیا جائے تو جائز ہے

### باب ۷۸۲. إِنْ أَحَالَ دَيْنَ

الْمَيِّتِ عَلَى رَجُلٍ جَازٍ



(۹۹۲) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَى بِجَنَازَةٍ فَقَالُوا صَلِّ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوا لَا قَالَ فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوا لَا فَصَلَّى عَلَيْهِ ثُمَّ أَتَى بِجَنَازَةٍ أُخْرَى فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلِّ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قِيلَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا فَقَالُوا ثَلَاثَةٌ دَنَانِيرَ فَصَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ أَتَى بِالثَّالِثَةِ فَقَالُوا صَلِّ عَلَيْهَا قَالَ هَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوا لَا قَالَ فَهَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوا ثَلَاثَةٌ دَنَانِيرَ قَالَ صَلُّوا عَلَيَّ صَاحِبِكُمْ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ صَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَعَلَى دَيْنِهِ فَصَلَّى عَلَيْهِ.

۹۹۲۔ حضرت سلمہ بن اکوعؓ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک جنازہ آیا۔ لوگوں نے آنحضور ﷺ سے عرض کیا کہ آپ اس کی نماز پڑھا دیجئے۔ اس پر آنحضور ﷺ نے پوچھا کیا اس پر کوئی قرض تھا؟ صحابہ نے بتایا کہ نہیں! کوئی قرض نہیں تھا۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا تو میت نے کچھ ترکہ بھی چھوڑا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ کوئی ترکہ بھی نہیں چھوڑا پھر آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اس کے بعد ایک دوسرا جنازہ لایا گیا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ان کی نماز جنازہ پڑھا دیجئے، آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا۔ کسی کا قرض بھی میت پر تھا؟ عرض کیا گیا کہ تھا، آنحضور ﷺ نے پھر دریافت فرمایا، کچھ ترکہ بھی چھوڑا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ تین دینار چھوڑے ہیں۔ آپ نے ان کی بھی نماز جنازہ پڑھائی۔ پھر تیسرا جنازہ لایا گیا۔ صحابہ نے آنحضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ اس کی نماز جنازہ پڑھا دیجئے۔ آپ نے ان کے متعلق بھی وہی دریافت فرمایا، کیا کوئی ترکہ چھوڑا ہے؟ صحابہ نے کہا کہ نہیں، آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا، اور ان پر کسی کا قرض بھی تھا؟ صحابہ نے کہا کہ ہاں! تین دینار تھا۔ آنحضور ﷺ نے اس پر ارشاد فرمایا کہ پھر اپنے ساتھی کی تم لوگ نماز پڑھ لو۔ حضرت ابو قتادہؓ (ایک صحابی کو اس فضیلت سے محروم ہوتے دیکھ کر) بولے، یا رسول اللہ! آپ ان کی نماز پڑھا دیجئے، قرض ان کا میں ادا کر دوں گا۔ تب آنحضور ﷺ نے نماز پڑھائی۔

باب ۷۸۳۔ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد کہ ”جن لوگوں

سے تم نے قسم کھا کر عہد کیا ہے، ان کا حصہ ادا کرو۔“

۹۹۳۔ حضرت عاصمؓ نے کہا کہ میں نے انسؓ سے پوچھا، کیا آپ کو یہ بات معلوم ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا، اسلام میں عہد و پیمان نہیں معتبر ہوں گے تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے خود انصاری اور قریش کے درمیان میرے گھر میں عہد و پیمان کرایا تھا۔

باب ۷۸۴۔ جو شخص کسی مردے کے قرض کا ضامن

بنے تو اس کے بعد اس سے رجوع نہیں کر سکتا

۹۹۴۔ حضرت جابر بن عبد اللہؓ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر بحرین سے (جزیرہ کا) مال آیا تو میں تمہیں اس طرح دوں گا، لیکن بحرین سے مال نبی کریم ﷺ کی وفات تک نہیں آیا، پھر جب اس کے بعد وہاں

باب ۷۸۳۔ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَالَّذِينَ

عَقَدْتُمْ اِيْمَانَكُمْ فَاتُوهُمْ نَصِيْبَهُمْ

(۹۹۳) عَنْ عَاصِمٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ أَبْلَغَكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حَلْفَ فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ خَالَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِيَّ.

باب ۷۸۴۔ مَنْ تَكْفَّلَ عَنْ مَيِّتٍ

دَيْنًا فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ وَبِهِ

(۹۹۴) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ قَدْ أُعْطِيَكَ هَكَذَا وَهَكَذَا فَلَمْ يَجِءْ مَالُ



سے مال آیا تو ابو بکرؓ نے اعلان کرادیا کہ جس سے بھی نبی کریم ﷺ کا کوئی وعدہ ہو یا آپ کے پاس کسی کا (قرض) ہو تو وہ ہمارے پاس آجائے۔ چنانچہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے یہ باتیں فرمائی تھیں۔ ابو بکرؓ نے مجھے ایک لپ بھر کر دیا، میں نے اسے شمار کیا تو پانچ سو کی رقم تھی۔ پھر فرمایا کہ اس کے دو گنا اور لے لو۔

### باب ۷۸۵۔ وکالت کے مسائل

۹۹۵۔ حضرت عقبہ بن عامرؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے کچھ بکریاں ان کے حوالہ کی تھیں تاکہ صحابہ میں ان کی تقسیم کر دی جائے۔ ایک بکری کا بچہ (تقسیم کے بعد) باقی بچ گیا جب اس کا ذکر انہوں نے آنحضور ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کی قربانی تم کر لو۔

### باب ۷۸۶۔ چرواہے نے یا وکیل نے بکری کو

مرتے یا کسی چیز کو خراب ہوتے دیکھ کر (بکری کو)

ذبح یا جس چیز کے خراب ہونے کا خطرہ تھا اسے ٹھیک کر دیا

۹۹۶۔ حضرت کعب بن مالکؓ نے فرمایا کہ ان کے پاس بکریوں کا ایک ریوڑ تھا جو سلع پہاڑی کے قریب چرنے جاتا تھا (انہوں نے بیان کیا کہ) ہماری ایک باندی نے ہمارے ہی ریوڑ کی ایک بکری کو (جب کہ وہ چر رہی تھی) دیکھا کہ مرنے کے قریب ہے، اس نے ایک پتھر توڑ کر اس بکری کو ذبح کر دیا پھر (جب وہ مذبوہ بکری گھر آئی تو) انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ جب تک میں نبی کریم ﷺ سے اس کے متعلق نہ پوچھ لوں، اس کا گوشت نہ کھانا یا (یہ کہا کہ) جب تک میں کسی کو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اس کے متعلق پوچھنے کے لئے نہ بھیجوں (اور وہ مسئلہ معلوم کر کے نہ آجائے اس کا گوشت نہ کھانا) چنانچہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اس کے متعلق پوچھایا (یہ بیان کیا کہ) کسی کو (پوچھنے کے لئے) بھیجا اور نبی کریم ﷺ نے اس کا گوشت کھانے کے لئے ہی فرمایا۔

### باب ۷۸۷۔ قرض ادا کرنے کے لئے وکیل بنانا

۹۹۷۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا ایک شخص نبی کریم ﷺ سے (اپنے قرض کا) تقاضہ کرنے آیا اور سخت سست کہنے لگا، صحابہ (کو اس کے طرز عمل سے غصہ آیا اور وہ) اس کی طرف بڑھے، لیکن آنحضورؐ نے فرمایا اسے چھوڑ دو کیونکہ جس کا کسی پر حق ہو تو وہ کہنے سننے کا بھی حق رکھتا ہے پھر آپ نے فرمایا اس کے

الْبَحْرَيْنِ حَتَّى قَبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَمَرَ أَبُو بَكْرٍ فَنَادَى مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَّةٌ أَوْ دَيْنٌ فَلْيَاتِنَا فَاتَيْنَاهُ فَقُلْتُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي كَذَا وَكَذَا فَحَتَّى لِي حِثْيَةٌ فَعَدَدْتُهَا فَإِذَا هِيَ خَمْسُ مِائَةٍ وَقَالَ خُذْ مِثْلَهَا -

### باب ۷۸۵۔ وَكَالَةِ الشَّرِيكِ

(۹۹۵) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلَى صَحَابَتِهِ فَبَقِيَ عَتُوذٌ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحَّ أَنْتَ -

### باب ۷۸۶۔ إِذَا أَبْصَرَ الرَّاعِي

أَوِ الْوَكِيلُ شَاةً تَمُوتُ أَوْ شَيْئًا

يَفْسُدُ ذَبَحَ وَأَصْلَحَ مَا يَخَافُ عَلَيْهِ الْفَسَادَ

(۹۹۶) عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّهُ كَانَتْ لَهُمْ غَنَمٌ تَرْعَى بِسَلْعٍ فَأَبْصَرَتْ جَارِيَةً لَنَا بِشَاةٍ مِّنْ غَنَمِنَا مَوْتًا فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهِ فَقَالَ لَهُمْ لَا تَأْكُلُوا حَتَّى أَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أُرْسَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَسْأَلُهُ وَأَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ أَوْ أُرْسَلَ فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهَا -

### باب ۷۸۷۔ الْوَكَالَةُ فِي قَضَاءِ الدُّيُونِ

(۹۹۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ إِنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَاضَاهُ فَأَغْلَظَ فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا ثُمَّ قَالَ



جانور (جو قرض میں تھا) کی عمر کا جانور دے دو۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اس سے زیادہ عمر کا جانور تو موجود ہے (لیکن اس عمر کا نہیں) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اسے وہی دے دو کیونکہ سب سے اچھا آدمی وہ ہے جو (دوسروں کا حق) پوری طرح ادا کر دیتا ہو۔

باب ۸۸۔ کوئی چیز کسی قوم کے وکیل

یا نمائندے کو ہبہ کی جائے تو جائز ہے۔

۹۹۸۔ حضرت مسور بن مخرمہؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں (غزوہ حنین میں فتح کے بعد) جب ہوازن کا وفد مسلمان ہو کر حاضر ہوا تو انہوں نے مطالبہ کیا کہ ان کے مال و دولت اور ان کے قیدی انہیں واپس کر دیئے جائیں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ سب سے زیادہ سچی بات، مجھے سب سے زیادہ پسند ہے۔ تمہیں اپنے دو مطالبوں میں سے صرف کسی ایک ہی کو اختیار کرنا ہوگا، یا قیدی واپس لے لو یا مال! میں اس پر غور و فکر کرنے کی وفد کو مہلت بھی دیتا ہوں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے طائف سے واپسی کے بعد ان کا (جہرانہ) میں تقریباً دس دن تک انتظار کیا پھر جب قبیلہ ہوازن کے نمائندوں پر یہ بات واضح ہو گئی کہ آنحضور ﷺ ان کے مطالبہ کا صرف ایک ہی جز تسلیم کر سکتے ہیں تو انہوں نے (دوبارہ ملاقات کر کے) کہا کہ ہم صرف اپنے ان لوگوں کو واپس لینا چاہتے ہیں جو آپ کی قید میں ہیں۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو خطاب کیا، پہلے اللہ تعالیٰ کی اس شان کے مطابق ثناء بیان کی پھر فرمایا اے بعد! یہ تمہارے بھائی تو بہ کر کے تمہارے پاس آئے تھے، اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ ان کے قیدیوں کو واپس کر دوں، اب جو شخص اپنی خوشی سے ایسا کرنا چاہے (یعنی قبیلے والوں کے جو آدمی جس کے پاس ہوں وہ انہیں چھوڑ دے) تو اسے کر گزرنا چاہئے اور جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کا حصہ باقی رہے اور ہم اس کے حصہ کو اس وقت واپس کر دیں جب اللہ تعالیٰ (آج کے بعد) سب سے پہلا مال غنیمت کہیں سے دے تو اسے بھی کر گزرنا چاہئے (اور اس کا حصہ آئندہ مال غنیمت حاصل ہونے تک محفوظ رہے گا) یہ سن کر سب لوگ بول پڑے کہ ہم بخوشی رسول اللہ ﷺ کی خاطر، ان کے قیدیوں کو چھوڑنے کے لئے تیار ہیں، لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس طرح ہم اس کی تمیز نہیں کر سکتے کہ کس نے اجازت دی اور کس نے نہیں۔ اس لئے (اپنے اپنے خیموں میں) واپس جاؤ اور

أَعْطُوهُ سِنًا مِثْلَ سِنِّهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا نَجِدُ إِلَّا أَمْثَلَ مَنْ سِنِّهِ فَقَالَ أَعْطُوهُ فَإِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ أَحْسَنَكُمْ قَضَاءً۔

باب ۸۸۔ إِذَا وَهَبَ شَيْئًا

لِوَكِيلٍ أَوْ شَفِيعٍ قَوْمٍ جَازٍ

(۹۹۸) عَنْ الْمِسُورِ بْنِ مَخْرَمَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِينَ جَاءَهُ، وَفَدَّ هَوَازِنَ مُسْلِمِينَ فَسَأَلُوهُ أَلْ يَرُدُّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبِيَّهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْحَدِيثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ، فَأَخْتَارُوا أَحَدَى الطَّائِفَتَيْنِ إِمَّا السَّبْيَ وَإِمَّا الْمَالَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بِهِمْ وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَظِرُهُمْ بِضَعْعِ عَشْرَةِ لَيْلَةٍ حِينَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ إِلَيْهِمْ إِلَّا أَحَدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوا فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبِينَا فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُسْلِمِينَ فَأَتْنِي عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ هَؤُلَاءِ قَدْ جَاءُوا وَنَا تَائِبِينَ وَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ أَنَّ أَرُدُّ إِلَيْهِمْ سَبِيَّهُمْ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيبَ بِذَلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ، إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللَّهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَبَّيْنَا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ فِي ذَلِكَ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنَ فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعُوا إِلَيْنَا عُرْفَاؤَكُمْ أَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرْفَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ قَدْ طَبَّيُوا وَأَذِنُوا۔



وہاں سے تمہارے نمائندے تمہارا فیصلہ ہمارے پاس لائیں۔ چنانچہ سب لوگ واپس چلے گئے اور ان کے سرداروں نے (جو نمائندے تھے) ان سے صورتحال پر گفتگو کی، پھر وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کو بتایا کہ سب نے بخوشی و طیب خاطر اجازت دی ہے۔

باب ۷۸۹۔ کسی نے ایک شخص کو وکیل بنایا، پھر وکیل نے (معاملہ میں) کوئی چیز چھوڑ دی اور

(بعد میں) موکل نے اس کی اجازت بھی دے دی تو جائز ہے

۹۹۹۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے رمضان میں زکوٰۃ کی حفاظت کے لئے وکیل بنایا (میں حفاظت کر رہا تھا کہ) ایک شخص میرے پاس آیا اور غلہ میں سے (جس کی میں حفاظت کر رہا تھا) اٹھانے لگا، میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا بخدا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر کروں گا۔ اس پر اس نے کہا کہ خدا کی قسم! میں بہت محتاج ہوں، بال بچے ہیں اور بڑی سخت ضرورت ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ (اس کی اس گریہ وزاری پر) میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا، ابو ہریرہؓ! گزشتہ رات تمہارے قیدی نے کیا کیا تھا؟ میں نے کہا یا رسول اللہ! اس نے سخت ضرورت اور بال بچوں کا رونا رویا تھا۔ اس لئے مجھے اس پر رحم آ گیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ تم سے جھوٹ بول گیا، ابھی پھر آئے گا۔ رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد کی وجہ سے یقین تھا کہ وہ پھر آئے گا، اس لئے میں اس کی تاک میں لگا رہا اور جب وہ آ کے غلہ اٹھانے لگا (دوسری رات) تو میں نے اسے (اس مرتبہ بھی) پکڑا اور کہا کہ تمہیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر کرنا ضروری ہے، لیکن اب بھی اس کی وہی التجا تھی، مجھے چھوڑ دو، میں محتاج ہوں، بال بچوں کا بوجھ ہے، اب کبھی نہیں آؤں گا، مجھے رحم آ گیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا، ابو ہریرہؓ! تمہارے قیدی نے کیا کیا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس نے پھر اسی سخت ضرورت اور بال بچوں کا رونا رویا تھا، مجھے رحم آ گیا، اس لئے چھوڑ دیا۔ آپ نے اس مرتبہ یہی فرمایا کہ تم سے جھوٹ بول گیا ہے اور پھر آئے گا۔ تیسری مرتبہ پھر میں اس کی تاک میں تھا اور اس نے آ کر غلہ اٹھانا شروع کیا تو میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ تمہیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچانا ضروری ہو گیا۔ یہ تیسرا

باب ۷۸۹۔ اِذَا وَكَّلَ رَجُلًا فَتَرَكَ الْوَكِيلَ شَيْئًا فَاجَازَهُ الْمُوَكَّلُ فَهُوَ جَائِزٌ

(۹۹۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ وَكَّلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ فَاتَانِي ابْنٌ فَجَعَلَ يَحْتُمُ مِنَ الطَّعَامِ فَاخَذْتُهُ وَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَرْفَعُكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَى عِيَالٍ وَلِي حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ قَالَ فَخَلَيْتُ عَنْهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ اسِيرُكَ الْبَارِحَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَعُودُ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ سَيَعُودُ فَرَصَدْتُهُ فَجَاءَ يَحْتُمُ مِنَ الطَّعَامِ فَاخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَا أَرْفَعُكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعْنِي فَإِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَى عِيَالٍ لَا أَعُودُ فَرَحِمْتُهُ فَخَلَيْتُ سَبِيلَهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ اسِيرُكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ فَرَصَدْتُهُ فَجَاءَ يَحْتُمُ مِنَ الطَّعَامِ فَاخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَا أَرْفَعُكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا آخِرُ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ إِنَّكَ تَزْعُمُ لَا تَعُودُ ثُمَّ تَعُودُ قَالَ دَعْنِي أَعْلِمْتُكَ كَلِمَتٍ يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهَا قُلْتُ مَا هُوَ قَالَ إِذَا أُوْتِيَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ اللَّهُ لَا



إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ حَتَّى تَخْتِمَ الْآيَةَ فَإِنَّكَ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرُبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ زَعَمَ أَنَّهُ يُعَلِّمُنِي كَلِمَاتٍ يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهَا فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ مَا هِيَ قُلْتُ قَالَ لِي إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ مِنْ أَوْ لَهَا حَتَّى تَخْتِمَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَقَالَ لِي لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرُبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ وَكَانُوا أَحْرَصَ شَيْءٍ عَلَى الْخَيْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَنَّهُ قَدْ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَا أَبَاهُ رِيرَةَ قَالَ لَا قَالَ ذَاكَ شَيْطَانٌ۔

موقع ہے، ہر مرتبہ تم یقین دلاتے ہو کہ پھر اس جرم کا اعادہ نہیں کرو گے لیکن باز نہیں آتے۔ اس نے کہا اس مرتبہ مجھے چھوڑ دو تو میں تمہیں چند ایسے کلمات سکھا دوں جس سے اللہ تعالیٰ تمہیں فائدہ پہنچائے گا۔ میں نے پوچھا وہ کلمات کیا ہیں؟ اس نے کہا، جب اپنے بستر پر لیٹنے لگو تو آیت الکرسی پڑھو ”اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم“ پوری آیت پڑھ ڈالو (اس آیت کی برکت سے) ایک نگران اللہ تعالیٰ کی طرف سے برابر تمہاری حفاظت کرتا رہے گا اور صبح تک شیطان تمہارے قریب بھی نہیں آ سکے گا۔ اس مرتبہ بھی میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا گزشتہ رات تمہارے قیدی نے تم سے کیا معاملہ کیا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس نے مجھے چند کلمات سکھائے اور یقین دلایا کہ اللہ تعالیٰ مجھے نفع پہنچائے گا، اس لئے میں نے اسے چھوڑ دیا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ کلمات کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ اس نے بتایا، جب بستر پر لیٹو تو آیت الکرسی پڑھ لو، شروع سے آخر تک ”اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم“۔ اس نے مجھ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر (اس سورۃ کے پڑھنے کی برکت سے) برابر ایک نگران مقرر رہے گا اور صبح تک شیطان تمہارے قریب بھی نہیں آ سکے گا۔ صحابہؓ خیر کو سب سے آگے بڑھ کر لے لینے کے مشتاق تھے۔ نبی کریم ﷺ نے (ان کی یہ بات سن کر) فرمایا کہ اگرچہ وہ جھوٹا تھا لیکن تم سے سچ بول گیا ہے۔ ابو ہریرہ! یہ بھی معلوم ہے کہ تین راتوں سے تمہارا سابقہ کس سے تھا؟ ابو ہریرہؓ نے کہا نہیں! آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ شیطان تھا۔

باب ۷۹۰۔ جب وکیل نے کوئی خراب

چیز بیچی تو اس کی بیع رد کردی جائے گی

باب ۷۹۰۔ إِذَا بَاعَ الْوَكِيلُ

شَيْئًا فَاسِدًا فَبَيْعُهُ مَرْدُودٌ

(۱۰۰۰) حضرت ابوسعید خدریؓ نے فرمایا کہ بلالؓ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں برنی کھجور (کھجور کی ایک خاص قسم) لے کر حاضر ہوئے نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا یہ کہاں سے لائے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس خراب کھجور تھی، اس کے دو صاع، اس کی ایک صاع کے بدلے میں دے کر ہم اسے لائے ہیں تاکہ نبی کریم ﷺ تناول فرمائیں۔ اس وقت آنحضور ﷺ نے فرمایا: توبہ توبہ، یہ تو سود ہے۔ بالکل سود! ایسا نہ کیا کرو، البتہ (اچھی کھجور) خریدنے کا ارادہ ہو تو (خراب کھجور بیچ کر اس قیمت سے) خریدا کرو۔

(۱۰۰۰) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ جَاءَ بِلَالٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ بَرْنِيٍّ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَيْنَ هَذَا قَالَ بِلَالٌ كَانَ عِنْدَنَا تَمْرٌ رَدِيٌّ فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ لِيَطْعَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ أَوْهَ أَوْهَ عَيْنُ الرَّبِّ عَيْنُ الرَّبِّ لَا تَفْعَلْ وَلَكِنْ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَشْتَرِيَ فَبِعِ التَّمْرَ بَيْعٍ آخَرَ ثُمَّ اشْتَرِهِ۔



## باب ۷۹۱. الْوَكَالَةُ فِي الْحُدُودِ

(۱۰۰۱) عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ الْحَارِثِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ جِئْتُ بِالنُّعَيْمَانَ أَوْ ابْنِ النُّعَيْمَانَ شَارِبًا فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ فِي الْبَيْتِ أَنْ يَضْرِبُوا فَقَالَ فُكُنْتُ أَنَا فِيمَنْ ضَرَبَهُ فَضَرَبْنَاهُ بِالنِّعَالِ وَالْحَرِيدِ.

## باب ۷۹۱۔ حدود میں وکالت

۱۰۰۱۔ حضرت عقبہ بن حارثؓ نے بیان کیا کہ نعیمان یا ابن نعیمان کو آنحضورؐ کی خدمت میں حاضر کیا گیا انہوں نے شراب پی لی تھی، جو لوگ اس وقت گھر میں موجود تھے رسول اللہ ﷺ نے انہیں سے انہیں مارنے کے لئے کہا۔ اور میں بھی مارنے والوں میں تھا۔ ہم نے جوتوں اور چھڑیوں سے انہیں مارا تھا۔

## کتاب المزارعة

## باب ۷۹۲. فَضْلُ الزَّرْعِ وَالْغَرْسِ

(۱۰۰۲) عَنْ أَنَسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسْ غَرْسًا أَوْ يَزْرِعْ زَرْعًا فَيَا كُلُّ مِنْهُ طَيْرٌ أَوْ إِنْسَانٌ أَوْ بَهِيمَةٌ إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ.

## باب ۷۹۲۔ کھیت بونے اور درخت لگانے کی فضیلت

۱۰۰۲۔ حضرت انس بن مالکؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی بھی مسلمان جو ایک درخت کا پودا لگاتا ہے یا کھیت میں بیج بوتا ہے پھر اس سے پرند، انسان یا جانور جو بھی کھاتے ہیں وہ اس کی طرف سے صدقہ ہے۔

## باب ۷۹۳. مَا يُحَذَّرُ مِنْ عَوَاقِبِ الْإِشْتِعَالِ

## بِأَلَةِ الزَّرْعِ أَوْ مُجَاوِزَةِ الْحَدِّ الَّذِي أُمِرَ بِهِ

(۱۰۰۳) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ وَرَأَى سِجَّةً وَشَيْئًا مِّنْ آلَةِ الْحَرْثِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ هَذَا بَيْتَ قَوْمٍ إِلَّا أَدْخَلَهُ الدَّلَّ.

باب ۷۹۳۔ کھیتی باڑی میں (ضرورت سے زیادہ) اشتغال اور جس حد تک اس کا حکم ہوا ہے، اس سے تجاوز کرنے کا انجام وعواقب  
۱۰۰۳۔ حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ کی نظر پھالی اور کھیتی کے بعض دوسرے آلات پر پڑی تھی تو آپؐ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس قوم کے گھر میں یہ چیز داخل ہو جاتی ہے تو اپنے ساتھ ذلت بھی لاتی ہے۔

فائدہ:- معاشی زندگی میں زراعت کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا، لیکن یہ ایسا پیشہ ہے کہ آدمی اگر اس میں ضرورت سے زیادہ انہماک اختیار کرے تو طبیعت پر بھدے پن اور دہقانیت کا غلبہ ہو جاتا ہے، اچھے خاصے لوگوں کو دیکھا گیا جو اپنی زندگی میں کافی مہذب اور شائستہ تھے کہ جب کسی بھی وجہ سے انہوں نے زراعت اور کھیتی باڑی میں زیادہ اشتغال و انہماک اختیار کر لیا تو ان کی زندگی میں بہت بڑا انقلاب آ گیا، ان کا ہر انداز بدل گیا اور کسی بھی چیز میں گاؤں کے کسانوں اور کاشتکاروں سے وہ مختلف نہیں رہے۔ اسلام چاہتا ہے کہ انسان زندگی کے جس شعبہ میں بھی رہے متمدن اور مہذب رہے۔ اسلام نے معاشرہ کے متعلق ایک خاص تخیل پیش کیا ہے، جس میں بنیادی حیثیت تقویٰ، خوف خدا اور عام انسانوں کے ساتھ حسب مراتب حسن معاملات پر ہے۔ جب انسان کھیتی باڑی یا کسی بھی ایسے دنیاوی کام میں زیادہ انہماک اختیار کرے گا، جس سے اسلام کے بنیادی نظریات کو سمجھنے اور برتنے سے بے توجہی اور بعد پیدا ہو تو یہ اس کی دینی اور دنیاوی دونوں زندگی کے لئے مہلک ثابت ہوگا۔ اسی حدیث میں زراعت کی محدود مذمت، اسی نقطہ نظر کی بنیاد پر ہے، اسلام نے تجارت، زراعت اور صنعت، سب ہی کی دل کھول کر ہمت افزائی کی ہے، لیکن ہر موقع پر اس کا خیال رکھا ہے کہ یہ چیزیں انسان کو یاد خدا سے نہ غافل کرنے پائیں، اور کہیں پیٹ کے دھندے ایک دوسرے پر ظلم، ایک دوسرے کا حق ناجائز طور پر چھیننے پر نہ آمادہ کر دیں۔ انسان جو پیشہ بھی اختیار کرے معزز طریقے پر کرے اور خدا کو کسی موقع پر نہ بھولے۔



## باب ۹۴۔ اِقْتِنَاءُ الْكَلْبِ لِحَرْثٍ

(۱۰۰۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا فَإِنَّهُ يَنْقُصُ كُلَّ يَوْمٍ مِّنْ عَمَلِهِ قِيرَاطٌ إِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ مَاشِيَةٍ۔

## باب ۹۴۔ کھیتی کے لئے کتا پالنا

۱۰۰۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جس شخص نے کوئی کتا رکھا، اس نے روزانہ اپنے عمل میں سے ایک قیراط کی کمی کر لی، البتہ کھیتی یا مویشی (کی حفاظت کے لئے) کتے اس سے مستثنیٰ ہیں۔

## باب ۹۵۔ اِسْتِعْمَالُ الْبَقَرِ لِلْحِرَاثَةِ

(۱۰۰۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ رَّاكِبٌ عَلَى بَقَرَةٍ نَالَتَتْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ لَمْ أُخْلَقْ لِهَذَا خُلِقْتُ لِلْحِرَاثَةِ قَالَ أَمَنْتُ بِهِ أَنَا وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُو أَخَذَ الذِّئْبُ شَاةً فَتَبِعَهَا الرَّاعِي فَقَالَ الذِّئْبُ مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبْعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي قَالَ أَمَنْتُ بِهِ أَنَا وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ۔ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَهُمَا يَوْمَئِذٍ فِي الْقَوْمِ

## باب ۹۵۔ کھیتی کے لئے بیل کا استعمال

۱۰۰۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ایک شخص (بنی اسرائیل میں سے) ایک بیل پر سوار جا رہا تھا کہ وہ بیل اس کی طرف متوجہ ہوا (اور خرق عادت کے طور پر گفتگو کی) اس نے کہا کہ میں اس کے لئے نہیں پیدا ہوا ہوں، میری تخلیق تو کھیت جو تنے کے لئے ہوئی ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ (بیل کے اس نطق پر) میں ایمان لایا اور ابوبکر و عمر بھی! اور ایک بھیڑیے نے ایک بکری پکڑ لی تو چرواہے نے اس کا پیچھا کیا۔ بھیڑیا بولا، یوم سبع (قیامت کے قریب جب فتنہ و فساد کی وجہ سے ہر شخص پریشان حال ہوگا) میں اس کی نگرانی کون کرے گا، جب میرے سوا اس کا کوئی چرواہا نہ ہوگا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں اس پر (بھیڑیے کے نطق پر) ایمان لایا اور ابوبکر و عمر بھی۔

(ابو سلمہؓ نے بیان کیا کہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما اس مجلس میں موجود نہیں تھے۔

فائدہ: آنحضور ﷺ کو ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما پر اتنا اعتماد تھا کہ ایک خرق عادت بیان کر کے آپ نے اپنے ساتھ ان کے بھی اس پر ایمان کی شہادت دے دی۔

## باب ۹۶۔ إِذَا قَالَ الْكُفِيُّ مُؤْنَةَ

النَّخْلِ أَوْ غَيْرِهِ وَتَشَرَّكُنِي فِي الثَّمَرِ

(۱۰۰۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ قَالَتِ الْإِنصَارُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْسِمُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا النَّحِيلِ قَالَ لَا فَقَالُوا تَكْفُونَا الْمُؤْنَةَ وَنَشْرُكُكُمْ فِي الثَّمَرَةِ قَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا۔

## باب ۹۶۔ مالک نے کہا کھجور یا (کسی طرح کے بھی)

باغ کا سارا کام تم کیا کرو پھل میں تم میرے شریک رہو گے

۱۰۰۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ انصار نے نبی کریم ﷺ کے سامنے اس کی پیش کش کی کہ ہمارے باغ آپ ہم میں اور ہمارے (مہاجر) بھائیوں میں تقسیم کر دیں لیکن آپ ﷺ نے اس سے انکار کیا تو انصار نے (مہاجرین سے) کہا کہ آپ لوگ باغ میں کام کر دیا کیجئے اور اس طرح پھل میں ہم اور آپ شریک رہا کریں۔ اس پر مہاجرین نے کہا کہ ہم نے سنا اور یہ ہمیں تسلیم ہے۔

۱۰۰۷۔ حضرت رافع بن خدیج نے فرمایا مدینہ کے دوسرے باشندوں کے مقابلہ میں ہمارے پاس کھیت زیادہ تھے، ہم کھیتوں کو اس شرط کے ساتھ دوسروں کو جو تنے بونے کے لئے دیا کرتے تھے کہ کھیت کے ایک متعین

(۱۰۰۷) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ كُنَّا أَكْثَرَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مُزْدَرَعًا كُنَّا نُكْرِى الْأَرْضَ بِالنَّاحِيَةِ مِنْهَا مُسَمًى لِسَيِّدِ الْأَرْضِ قَالَ فَمِمَّا يُصَابُ



ذَلِكَ وَتَسْلَمُ الْأَرْضُ وَمِمَّا يُصَابُ الْأَرْضُ وَيَسْلَمُ ذَلِكَ فَهِنَا وَ أَمَّا الذَّهَبُ وَالْوَرِقُ فَلَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ

حصے (کی پیداوار) مالک زمین کے لئے ہوتا لیکن بعض اوقات ایسا ہوتا کہ خاص اس حصے کی پیداوار ماری جاتی اور سارا کھیت محفوظ رہتا اور بعض اوقات سارے کھیت کی پیداوار ماری جاتی اور یہ خاص حصہ محفوظ رہ جاتا۔ اس لئے ہمیں اس طرح معاملہ کرنے سے منع کر دیا گیا۔ سونا اور چاندی ان دنوں (اتنا) نہیں تھا (کہ اس سے مزدوری لی جاسکے، اس لئے عموماً یہ طریقہ اختیار کیا جاتا تھا)۔

### باب ۷۹۷. الْمَزَارَعَةُ بِالْشَّطْرِ

(۱۰۰۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامِلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ تَمْرٍ أَوْ زُرْعٍ فَكَانَ يُعْطَىٰ أَرْوَاحَهُ مِائَةً وَسُقٍ ثَمَانُونَ وَسُقٍ تَمْرٍ وَعِشْرُونَ وَسُقٍ شَعِيرٍ۔

باب ۷۹۷۔ آدھی یا اس کے قریب پیداوار پر مزارعت ۱۰۰۸۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے (خیبر کے یہودیوں سے) وہاں (کی زمین میں) پھل، کھیتی اور جو بھی پیداوار ہو اس کے آدھے پر معاملہ کیا تھا آنحضور ﷺ اس میں سے اپنی ازواج کو سو وسق دیتے تھے، جس میں اسی وسق کھجور ہوتی اور بیس وسق جو۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَمْنَحَ أَحَدَكُمْ أَخَاهُ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهِ خَرْجًا مَعْلُومًا۔

(حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر کوئی شخص اپنے بھائی کو (اپنی زمین) بخش دے، یہ اس سے بہتر ہے کہ ایک متعین محصول وصول کرے۔)

فائدہ:- جب کوئی شخص اپنا کھیت کسی دوسرے کو بونے کے لئے دے تو اسے مزارعت کہتے ہیں۔ اس معاملہ کی مختلف شکلیں ہو سکتی ہیں۔ ایک یہ کہ روپیہ متعین کر لیا جائے کہ اتنے بیگہ کی لگان اتنی وصول کی جائے گی۔ یہ صورت تو بہر حال جائز ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ ایک بڑا سا قطعہ ہے، کھیت کا مالک معاملہ اس طرح کرے کہ فلاں حصہ زمین سے جو پیداوار حاصل ہوگی وہ میری ہے تو یہ صورت قطعاً جائز نہیں، اس طرح اگر پہلے ہی سے یہ متعین کر لے کہ بہر حال میں اتنا غلہ لوں گا، خواہ پیداوار کچھ بھی ہو، یہ بھی جائز نہیں۔ کیونکہ یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس میں جو کچھ بھی نتیجہ سامنے آئے گا وہ آئندہ آئے گا۔ معاملہ کرتے وقت دونوں فریق اندھیرے میں ہیں۔ ایسا معاملہ، مستقبل میں بعض اوقات بہت خطرناک نتائج پیدا کرتا ہے۔ اس لئے شریعت نے اس سے قطعاً روک دیا ہے۔ حدیث میں اس سے پہلے اس طرح کے معاملہ کی ممانعت کا بیان ہو چکا ہے۔ تیسری صورت معاملہ کی یہ ہے کہ تہائی چوتھائی یا نصف پر معاملہ کیا جائے۔ یہ صورت جائز ہے اور یہاں اسی صورت کو بیان کرنا مقصود ہے۔ حدیث کے دوسرے ٹکڑے کا مطلب یہ ہے کہ جن لوگوں کے پاس زمین اتنی حاصل ہو کہ وہ دوسروں کو بٹائی پر دے سکیں، ان کے لئے زیادہ بہتر یہی ہے کہ بخشش کے طور پر جو تنے بونے اور اس کی پیداوار سے فائدہ حاصل کرنے کے لئے اسے دیں، گویا اسلام نے بٹائی پر دینے کی اگرچہ قانونی اور شرعی اجازت تو دی ہے، لیکن اس صورت کو کچھ اتنا زیادہ پسند نہیں کیا ہے۔ درحقیقت شریعت کی نظر میں ملکیت سے متعلق زمین کی وہ حیثیت نہیں ہے جو عام منقولات کی ہے، اس لئے اس باب میں بہتر یہ ہے کہ جو کچھ ہے آدمی خود ہی اس میں کام کرے اور اگر ضرورت سے زیادہ ہے تو بٹائی پر دینے سے بہتر یہ ہے کہ مفت ہی دے دے، ویسے قانونی حیثیت میں تو بہر حال وہ اس کا مالک ہے اور بٹائی پر بھی دے سکتا ہے۔ شریعت اس سے روکتی نہیں، البتہ اپنے پسندیدہ نقطہ نظر کو اس نے واضح ضرور کر دیا ہے۔

### باب ۷۹۸. أَوْقَافُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَارِضِ الْخَرَاجِ وَمُزَارَعَتِهِمْ وَمُعَامَلَتِهِمْ (۱۰۰۹) عَنْ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ)

باب ۷۹۸۔ نبی کریم ﷺ کے اصحاب کے اوقاف خراجی زمین، صحابہ کی اس میں مزارعت اور ان کا معاملہ ۱۰۰۹۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اگر بعد میں آنے والے مسلمانوں کا خیال



نہ ہوتا تو جتنے شہر بھی فتح ہوتے جاتے غازیوں میں تقسیم کرتا جاتا۔ بالکل اسی طرح جس طرح نبی کریم ﷺ نے خیبر کی تقسیم کر دی تھی۔

باب ۷۹۹۔ جس نے بنجر زمین کو آباد کیا

۱۰۱۰۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جس نے کوئی ایسی زمین آباد کی جس پر کسی کا حق نہیں تھا تو اس زمین کا وہی مستحق ہو جاتا ہے۔

باب ۸۰۰۔ مالک زمین نے کہا میں تمہیں (زمین پر) اس وقت تک باقی رکھوں گا جب تک خدا چاہے گا، تو یہ معاملہ الخ ۱۰۱۱۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ عمر بن خطابؓ نے یہودیوں اور عیسائیوں کو سرزمین حجاز سے منتقل کر دیا تھا اور جب نبی کریم ﷺ نے خیبر پر فتح پائی تھی تو آپ نے بھی یہودیوں کو وہاں سے دوسری جگہ بھیجنا چاہا تھا۔ جب آپ کو وہاں فتح حاصل ہوئی تو اس کی زمین اللہ، اس کے رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں کی ہو گئی تھی۔ آنحضور ﷺ کا ارادہ یہودیوں کو وہاں سے منتقل کرنے کا تھا لیکن یہودیوں نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ آپ ہمیں یہیں رہنے دیں، ہم (خیبر کے نخلستان اور آراضی) کا سارا کام خود کریں گے اور اس کی پیداوار کا نصف حصہ لے لیں گے (اور بقیہ نصف خراج مقاسمہ کے طور پر ادا کریں گے) اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اچھا جب تک ہم چاہیں تمہیں اس شرط پر یہاں رہنے دیں گے۔ چنانچہ وہ لوگ وہیں مقیم رہے اور پھر عمرؓ نے انہیں تیماء اور اریحاء بھیج دیا۔

فائدہ:- یہاں مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے خیبر کی آراضی کا حکومت اسلامیہ ہی کو مالک قرار دیا ہے اور پھر اس سے یہ مسئلہ اخذ کیا ہے کہ بٹائی کا معاملہ مدت کی تعیین کے بغیر بھی، جب کہ فریقین اس پر رضامند ہو جائیں، جائز ہو سکتا ہے، حالانکہ اس بات پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ مدت کے ابہام کی صورت میں نہ مزارعت (کھیت کا بٹائی پر دینا) جائز ہے اور نہ اجارہ۔ اس سے احناف کے اس مسلک کی تائید ہوتی ہے کہ خیبر کی اراضی کے اصل مالک یہودی ہی تھے، اور آنحضور ﷺ کا ان سے معاملہ خراج مقاسمہ کے طور پر تھا کہ اس میں مدت کی تعیین کی ضرورت نہیں ہوتی۔ حدیث کا مفہوم صاف، احناف کے مسلک کو ماننے ہی کی صورت میں ہوتا ہے۔ تیماء اور اریحاء اسلامی حدود مملکت ہی کے شہر ہیں۔ شام کے قریب۔

باب ۸۰۱۔ نبی کریم ﷺ کے اصحاب زراعت اور

پھلوں سے ایک دوسرے کی کس طرح مدد کرتے تھے

۱۰۱۲۔ حضرت ظہیر بن رافعؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں ایک ایسے کام سے منع کیا تھا جس میں ہمارا (بظاہر انفرادی) فائدہ تھا۔ اس پر کہا

باب ۷۹۹۔ مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَوَاتًا

(۱۰۱۰) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْمَرَ أَرْضًا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ فَهِيَ أَحَقُّ -

باب ۸۰۰۔ إِذَا قَالَ رَبُّ الْأَرْضِ أَقْرَكَ مَا أَقْرَكَ اللَّهُ وَلَمْ يَذْكُرْ أَجَلًا مَعْلُومًا فَهُمَا عَلَى تَرَاضِيهِمَا (۱۰۱۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ، قَالَ) أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَجَلَى الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ظَهَرَ عَلَى خَيْبَرَ أَرَادَ إِخْرَاجَ الْيَهُودِ مِنْهَا وَكَانَتْ الْأَرْضُ حِينَ ظَهَرَ عَلَيْهَا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِلْمُسْلِمِينَ وَ أَرَادَ إِخْرَاجَ الْيَهُودِ مِنْهَا فَسَأَلَتِ الْيَهُودُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُقَرَّرَ هُمْ بِهَا أَنْ يَكْفُوا عَمَلَهَا وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَقَرْتُكُمْ بِهَا عَلَى ذَلِكَ مَا شِئْنَا فَقَرُّوا بِهَا حَتَّى أَجَلَا هُمْ عُمَرُ إِلَى تَيْمَاءَ وَ أَرِيحَاءَ -

باب ۸۰۱۔ مَا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يُوَاسِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي الزَّرَاعَةِ وَالثَّمَرَةِ

(۱۰۱۲) عَنْ ظَهِيرِ بْنِ رَافِعٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ ظَهِيرٌ لَقَدْ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ



وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرِ كَانَ بِنَارِافِقًا قُلْتُ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَصْنَعُونَ بِمُحَاقِلِكُمْ قُلْتُ نَوَاجِرُهَا عَلَى الرَّبْعِ وَعَلَى الْأَوْسُقِ مِنَ التَّمْرِ وَالشَّعِيرِ قَالَ لَا تَفْعَلُوا إِزْرَعُوهَا أَوْ رَعُوهَا أَوْ أَمْسِكُوهَا.

(قَالَ رَافِعٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قُلْتُ سَمِعًا وَطَاعَةً.

گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ بھی فرمایا ہوگا، وہ حق ہے۔ حضرت ظہیرؓ نے بیان کیا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے بتایا اور دریافت فرمایا کہ تم لوگ اپنے کھیتوں کا معاملہ کس طرح کرتے ہو؟ میں نے کہا کہ ہم اپنے کھیتوں کو (بونے کے لئے) نہر کے قریب کی زمین کی شرط پر دیتے ہیں۔ یہ سن کر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ایسا نہ کروایا کرو، یا خود اس میں کاشت کیا کرو یا دوسروں کو کرنے دو (اجرت لئے بغیر) ورنہ اسے یوں ہی چھوڑ دو۔ حضرت رافعؓ نے بیان کیا کہ میں نے کہا (آپ ﷺ کا یہ فرمان) میں نے سنا اور (حکم کو) بجالاؤں گا۔

۱۰۱۳۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے کھیتوں کو نبی کریم ﷺ، حضرت ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے عہد میں اور معاویہؓ کے ابتدائی عہد خلافت میں کرایہ پر دیتے تھے، پھر رافع بن خدیجؓ پر دینے سے منع کیا تھا (یہ سن کر) ابن عمرؓ، رافع بن خدیجؓ کے پاس تشریف لے گئے ابن عمرؓ نے ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا نبی کریم ﷺ نے کھیتوں کو کرایہ پر دینے سے منع کیا تھا۔ اس پر حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ آپ کو معلوم ہے کہ نبی کریم ﷺ کے عہد میں ہم اپنے کھیتوں کو اس شرط کے ساتھ بٹائی پر دیتے تھے کہ نہر (کے قریب) کی پیداوار اور کچھ گھاس ہماری رہے گی۔

(۱۰۱۳) عَنْ ابْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) كَانَ يُكْرَى مَزَارِعُهُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَصَدْرًا مِّنْ مُّغْوِيَةٍ ثُمَّ حَدَّثَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَذَهَبَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى رَافِعٍ فَسَأَلَهُ فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّا كُنَّا نَكْرَى مَزَارِعَنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا عَلَى الْأَرْبَعَاءِ وَبِشَيْءٍ مِّنَ التِّبْنِ.

فائدہ:- حضرت رافع بن خدیجؓ نے قانون نہیں بلکہ احسان اور ایثار کے طریقہ کو بتایا۔ حضرت ابن عمرؓ کے ذہن میں جواز اور عدم جواز کی صورت تھی۔ آپ کے ارشاد کا مقصد یہ ہے کہ مدینہ میں جو یہ طریقہ رائج تھا کہ نہر کے قریب کی پیداوار مالک زمین لیتا تھا، آنحضور ﷺ نے اس سے منع فرمایا تھا۔ مطلقاً بٹائی سے منع نہیں فرمایا تھا۔ جیسا کہ اس کے بعد والی حدیث میں صراحت ہے، کہ عبداللہ بن عمرؓ نے بھی پھر زمین کو بٹائی یا لگان پر دینا بند کر دیا تھا۔ یہ مستحبات پر عمل، ایثار اور باہمی ہمدردی کی ایک مثال ہے۔

۱۰۱۴۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا، رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں مجھے معلوم تھا کہ زمین کو کرائے پر (لگان یا بٹائی کی صورت میں) دیا جاسکتا ہے۔ پھر یہ خیال ہوا کہ ممکن ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس سلسلے میں کوئی نئی ہدایت فرمائی ہو، جس کا علم انہیں نہ ہوا ہو، چنانچہ انہوں نے زمین کو کرائے پر دینا بند کر دیا تھا۔

(۱۰۱۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ كُنْتُ أَعْلَمُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْأَرْضَ تُكْرَى ثُمَّ خَشِيَ عَبْدُ اللَّهِ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَحْدَثَ فِي ذَلِكَ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ يَعْلَمُهُ، فَتَرَكَ كِرَاءَ الْأَرْضِ.

۱۰۱۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ایک دن حدیث بیان فرما رہے تھے، ایک بدوی بھی مجلس میں حاضر تھے کہ اہل

(۱۰۱۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمًا يُحَدِّثُ وَعِنْدَهُ



جنت میں سے ایک شخص نے اپنے رب سے کھیتی کی اجازت چاہی۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے ارشاد فرمایا، کیا اپنی موجودہ حالت پر تم راضی نہیں ہو؟ اس نے کہا کیوں نہیں! لیکن میرا جی کھیتی کو چاہتا ہے (چنانچہ اسے اجازت دی گئی) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر اس نے بیج (جنت کی زمین میں) ڈالا، پلک جھپکتے میں وہ اگ بھی آیا، پک بھی گیا اور کاٹ بھی لیا گیا اور اس کے دانے پہاڑوں کی طرح ہوئے۔ اب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ابن آدم! اسے رکھ لو، تمہارا جی کسی چیز سے نہیں بھر سکتا۔ اس پر بدوی نے کہا کہ بخدا وہ تو کوئی قریشی یا انصاری ہی ہوگا، کیونکہ یہی لوگ کاشتکار ہیں، جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہم کھیتی ہی نہیں کرتے۔ نبی کریم ﷺ اس بات پر ہنس دیئے۔

## کتاب مساقات کے بیان میں

باب ۸۰۲۔ پانی کی تقسیم

۱۰۱۶۔ حضرت سہل بن سعدؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا گیا آپ نے اس کے مشروب کو پیا۔ آپ کی دائیں طرف ایک نو عمر لڑکے تھے اور بڑے بوڑھے لوگ بائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے، آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا، لڑکے! کیا تم اس کی اجازت دو گے کہ میں (بچا ہوا مشروب) بڑوں کو دے دوں؟ انہوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ سے بچے ہوئے اپنے حصہ کا میں کسی پر بھی ایثار نہیں کر سکتا۔ چنانچہ آنحضور ﷺ نے بچا ہوا مشروب انہیں کو دے دیا۔

فائدہ:- مساقات، سقی سے مشتق ہے، جس کے معنی ہیں سیراب کرنا۔ مساقات کا اصطلاحی مفہوم یہ ہے کہ باغ یا کھیت میں مالک کسی دوسرے شخص سے کام لے اور اس کی مزدوری نقدی کی صورت میں نہ دے بلکہ معاملہ اس پر طے ہوا کہ باغ یا کھیت کی جو پیداوار ہوگی وہ دونوں، مالک اور عامل کے درمیان مشترک ہوگی، مزارعت اور مساقات کے احکام میں کوئی فرق نہیں ہے۔

یہ نو عمر لڑکے حضرت ابن عباسؓ تھے۔ اسلام میں مجلس کا اصول یہ ہے کہ کوئی چیز اگر تقسیم کی جائے تو صف کی دائیں طرف سے شروع کی جائے۔ آنحضور ﷺ سید الناس تھے اور مشروب بھی آپ ہی کی خدمت میں پیش کیا گیا تھا۔ اس لئے آپ نے اس میں سے پی کر جب تقسیم کرنا چاہا تو اسی اصول کی بناء پر آپ کو دہنی جانب سے شروع کرنا تھا۔ دوسری طرف مجلس اس طرح بیٹھی ہوئی تھی کہ تمام شیوخ اور بزرگ صحابہ بائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے اور دائیں طرف آپ کے صرف حضرت ابن عباسؓ تھے۔ آپ ﷺ نے بزرگ صحابہ کا خیال کر کے ابن عباسؓ سے اس کی اجازت چاہی تھی کہ اپنا حصہ انہیں دے دیں، لیکن آپ اس ایثار پر تیار نہ ہوئے۔ حدیث میں اس کی تصریح نہیں کہ پیالے میں دودھ تھا یا پانی، غالباً مصنف کا رجحان یہ ہے کہ خالص پانی تھا یا پانی ملا ہوا دودھ، اور ثابت یہ کرنا چاہتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے پانی کا ہبہ کیا ابن عباسؓ کو۔

حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے لئے ایک گھر

رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ فِي الزَّرْعِ فَقَالَ لَهُ، أَلَسْتَ فِيمَا شِئْتَ قَالَ بَلَى وَلَكِنِّي أَحِبُّ أَنْ أَزْرَعَ قَالَ فَبَذَرَ فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهُ وَاسْتَوَاءَ هُ، وَاسْتَحْصَاؤُهُ، فَكَانَ أَمْثَالَ الْجِبَالِ فَيَقُولُ اللَّهُ ذُوْنَكَ يَا بَنَ آدَمَ فَإِنَّهُ لَا يُشْبِعُكَ شَيْءٌ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ وَاللَّهِ لَا تَجِدُهُ إِلَّا قُرْشِيًّا أَوْ أَنْصَارِيًّا فَإِنَّهُمْ أَصْحَابُ زَرْعٍ وَأَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِأَصْحَابِ زَرْعٍ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

## کتاب المساقاة

باب ۸۰۲۔ فی الشرب

(۱۰۱۶) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ أَصْغَرُ الْقَوْمِ وَالْأَشْيَاخُ عَنْ يَسَارِهِ فَقَالَ يَا غُلَامُ أَتَأْذُنُ لِي أَنْ أُعْطِيَهُ الْأَشْيَاخُ قَالَ مَا كُنْتُ لِأَوْثَرِ بِفَضْلِي مِنْكَ أَحَدًا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّهَا حُلِبَتْ



لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ دَاجِنٌ وَهِيَ فِي دَارِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَشِيبَ لَبْهًا بِمَاءٍ مِّنَ الْبُئْرِ الَّتِي فِي دَارِ أَنَسٍ فَأَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَدَحَ فَشَرِبَ مِنْهُ حَتَّى إِذَا نَزَعَ الْقَدَحَ مِنْ فِيهِ وَ عَلَى يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ وَ عَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ عُمَرُ وَ خَافَ أَنْ يُعْطِيَهُ الْأَعْرَابِيُّ أَعْطَى أَبَا بَكْرٍ يَارَسُولَ اللَّهِ عِنْدَكَ فَأَعْطَاهُ الْأَعْرَابِيُّ الَّذِي عَلَى يَمِينِهِ ثُمَّ قَالَ الْإِيْمَنَ فَلَا يَمَنَ.

میں بندھی رہنے والی بکری کا دودھ دھویا گیا، بکری حضرت انس بن مالک ہی کے گھر میں تھی، پھر اس کے دودھ میں اس کنویں کا پانی ملا کر جو انس کے گھر میں تھا آنحضور ﷺ کی خدمت میں اس کا ایک پیالہ پیش کیا گیا آنحضور ﷺ نے اسے پیا، جب اپنے منہ سے پیالے کو آپ نے جدا کیا تو بائیں طرف ابو بکرؓ تھے اور دائیں طرف ایک اعرابی! عمرؓ کے ذہن میں یہ بات آئی کہ آپ پیالہ اعرابی کو دے دیں گے۔ اس لئے انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ابو بکرؓ کو دے دیجئے، لیکن آنحضور ﷺ نے پیالہ انہی اعرابی کو دیا جو آپ کی دائیں طرف تھے اور فرمایا کہ دائیں طرف سے شروع کرنا چاہئے۔

باب ۸۰۳. مَنْ قَالَ إِنَّ صَاحِبَ

الْمَاءِ أَحَقُّ بِالْمَاءِ حَتَّى يَرَوِيَ

(۱۰۱۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُْمْنَعَ بِهِ الْكَلَالُ.

باب ۸۰۳۔ جس نے کہا کہ پانی کا مالک پانی کا زیادہ حقدار ہے تا آنکہ وہ (اپنا کھیت باغات وغیرہ) سیراب کر لے ۱۰۱۷۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، فاضل پانی سے کسی کو نہ روکا جائے کہ اس طرح فاضل چری سے روکنے کا باعث بن جائے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمْنَعُوا فَضْلَ الْمَاءِ لِتَمْنَعُوا بِهِ فَضْلَ الْكَلَالِ.

نیز حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاضل پانی سے کسی کو نہ روکو کہ اس طرح فاضل چری سے بھی روکنے کا سبب بن جاوے۔

فائدہ:- اس کا مفہوم یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی ایسی غیر آباد زمین میں اپنی کسی ضرورت کے لئے کنواں کھودے، جس کے قریب پانی کا نام و نشان نہ ہو اور پھر اپنے مویشی چرانے کے لئے وہاں کچھ لوگ جائیں تو کنواں کھودنے والا اپنی ضروریات کے مطابق پانی لے لینے کے بعد اس کا مجاز نہیں ہوتا کہ وہاں پہنچنے والے لوگوں کو اس پانی کے استعمال سے روک دے۔ یہ ضرور ہے کہ پہلے اپنی ضرورت کے مطابق پانی کا وہی زیادہ مستحق ہے۔ نیز جب پانی کے استعمال سے منع کیا جائے اور قرب و جوار میں کہیں پانی نہیں تو ظاہر ہے کہ کوئی چرواہا وہاں اپنے مویشی نہیں لے جاسکتا۔ اس طرح اس علاقے میں جو چری بچے گی، پانی سے روکنے والا اسے بھی روکنے کا سبب بنے گا۔

باب. الْخُصُومَةُ فِي الْبُئْرِ وَالْقَضَاءِ فِيهَا

(۱۰۱۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ هُوَ عَلَيْهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهَا غَضَبًا فَنَزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا الْآيَةَ.

باب۔ کنویں کا جھگڑا اور اس کا فیصلہ ۱۰۱۸۔ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جو شخص کوئی ایسی قسم کھائی جس کے ذریعہ وہ کسی مسلمان کے مال پر قبضہ کرنا چاہتا ہو اور وہ قسم بھی جھوٹی ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ اس پر بہت زیادہ غضبناک ہوگا اور اللہ تعالیٰ نے آیت نازل کی کہ ”جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے ذریعہ تھوڑی پونجی خریدتے ہیں، انھیں

فَجَاءَ الْأَشْعَثُ فَقَالَ مَا حَدَّثَكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِيَّ أَنْزَلْتُ هَذِهِ الْآيَةَ كَأَنْتَ لِي بِئْرٌ فِي أَرْضِ ابْنِ عَمٍّ لِي

پھر اشعثؓ تشریف لائے اور پوچھا (عبد اللہ بن مسعودؓ) نے تم سے کیا حدیث بیان کی؟ راوی نے جب حدیث نقل کی تو فرمایا عبد اللہ نے صحیح



فَقَالَ لِيْ شُهُودُكَ قُلْتُ مَا لِيْ شُهُودٌ قَالَ فَيَمِيْنُهُ قُلْتُ  
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَا يَحْلِفُ فَذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ هَذَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ ذَلِكَ تَصْدِيْقًا لّٰهُ -

حدیث بیان کی یہ آیت میرے ہی بارے میں نازل ہوئی تھی۔ میرا ایک  
کنواں میرے چچا زاد بھائی کی زمین میں تھا (پھر نزاع ہوا تو)  
آنحضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اپنے گواہ لاؤ؟ میں نے عرض کیا کہ گواہ  
تو میرے پاس نہیں ہیں آنحضور ﷺ نے فرمایا پھر فریق مخالف کی قسم پر  
فیصلہ ہوگا۔ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ! پھر تو یہ قسم کھالے گا۔ یہ سن کر  
رسول اللہ ﷺ نے یہ حدیث ذکر کی اور اللہ تعالیٰ نے بھی آپ کی تصدیق  
کرتے ہوئے آیت نازل فرمائی

باب ۸۰۴۔ اس شخص کا گناہ جس نے کسی مسافر کو پانی نہ دیا  
۱۰۱۹۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تین طرح کے  
لوگ وہ ہوں گے جن کی طرف قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نظر بھی نہیں  
اٹھائیں گے اور نہ انہیں پاک کریں گے بلکہ ان کیلئے دردناک عذاب  
ہوگا۔ ایک وہ شخص جس کے پاس راستے میں فاضل پانی ہو اور اس نے کسی  
مسافر کو اس کے استعمال سے روک دیا۔ اور وہ شخص جو امام سے بیعت  
صرف دینار کے لئے کرے، کہ اگر امام اسے کچھ دیا کرے تو وہ راضی  
رہے ورنہ ناراض ہو جائے۔ اور وہ شخص جو اپنا (بیچنے کا) سامان عصر بعد  
نے کر کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں،  
مجھے اس مال کی قیمت اتنی اتنی دی جا رہی تھی (لیکن میں نے اسے نہیں  
بیچا) اس پر ایک شخص نے اسے سچ سمجھا (اور وہ سامان اس کی بتائی ہوئی  
قیمت پر خرید لیا) پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی ”وہ لوگ جو اللہ  
تعالیٰ کے عہد اور اپنی قسموں کے ذریعہ تھوڑی پونجی خریدتے ہیں۔“

باب ۸۰۵۔ پانی پلانے کی فضیلت

۱۰۲۰۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ایک شخص جا رہا  
تھا کہ اسے سخت پیاس لگی۔ چنانچہ اس نے ایک کنویں میں اتر کر پانی  
پیا پھر جب باہر آیا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک کتا بانپ رہا ہے اور پیاس کی  
شدت کی وجہ سے کچھڑ چاٹ رہا ہے اس نے (اپنے دل میں) کہا، یہ بھی  
اس وقت ایسی ہی پیاس میں مبتلا ہے جیسے ابھی مجھے لگی ہوئی تھی (چنانچہ وہ  
پھر کنویں میں اتر ااور) اپنے چمڑے کے موزے کو (پانی سے) بھر کر  
اسے اپنے منہ سے پکڑے ہوئے اوپر آیا اور کتے کو پانی پلایا اللہ تعالیٰ نے  
اس کے اس عمل کو قبول کیا اور اس کی مغفرت کی۔ صحابہ نے عرض کیا،  
یا رسول اللہ! کیا ہمیں چوپاؤں پر بھی اجر ملے گا، آپ نے ارشاد فرمایا، ہر

باب ۸۰۴۔ اِثْمٌ مِّنْ مَّنَعَ ابْنَ السَّبِيلِ مِنَ الْمَاءِ  
(۱۰۱۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ) يَقُوْلُ  
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ  
إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ رَجُلٌ  
كَانَ لَهُ فَضْلٌ مَّاءٍ بِالطَّرِيقِ فَمَنَعَهُ مِنْ ابْنِ السَّبِيلِ  
وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا لَا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِدُنْيَا فَإِنْ آعْطَاهُ مِنْهَا  
رَضِيَ وَإِنْ لَّمْ يُعْطِهِ مِنْهَا سَخِطَ وَرَجُلٌ أَقَامَ سِلْعَتَهُ  
بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ وَاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ لَقَدْ أُعْطِيتُ  
بِهَا كَذًا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ رَجُلٌ ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ -  
”إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا“

باب ۸۰۵۔ فَضْلُ سَقْيِ الْمَاءِ.

(۱۰۲۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ) أَنَّ  
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ  
يَمْشِي فَاَشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَنَزَلَ بِئْرًا فَشَرِبَ مِنْهَا ثُمَّ  
خَرَجَ فَاِذَا هُوَ بِكَلْبٍ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ  
فَقَالَ لَقَدْ بَلَغَ هَذَا مِثْلُ الَّذِي بَلَغَ بِيْ فَمَلَأَ خُفَّهُ ثُمَّ  
أَمْسَكَهُ بِفِيهِ ثُمَّ رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ  
فَغَفَرَ لَهُ قَالُوا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَإِنَّا لَنَافِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا  
قَالَ فِي كُلِّ كَبِدٍ رَّطْبَةٍ أَجْرٌ -



جاندار میں ثواب ہے

باب ۸۰۶۔ جن کے نزدیک حوض اور مشک کا مالک ہی اس کے پانی کا حق دار ہے۔

۱۰۲۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم، جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے۔ میں (قیامت کے دن) اپنے حوض سے کچھ لوگوں کو اس طرح دور کر دوں گا جیسے اجنبی اونٹ حوض سے دور بھگائے جاتے ہیں۔

فائدہ:- مطلب یہ ہے کہ جب پانی کو کوئی اپنے برتن میں رکھ لے یا اپنی مملوکہ زمین کے کسی حصہ میں اسے روک لے تو اب پانی کا مالک وہی ہے اور اس کی اجازت کے بغیر اس میں سے پانی لینا درست نہیں ہے۔

۱۰۲۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین طرح کے آدمی ایسے ہیں جن سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بات بھی نہ کرے گا اور نہ ان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھے گا۔ وہ شخص جو کسی سامان کے متعلق قسم کھالے کہ اسے اس کی قیمت اس سے زیادہ دی جا رہی تھی جتنی اب دی جا رہی ہے، حالانکہ وہ اپنی اس قسم میں جھوٹا ہو۔ وہ شخص جس نے جھوٹی قسم عصر کے بعد اس لئے کھائی کہ اس کے ذریعہ ایک مسلمان کے مال کو ہضم کر جائے۔ وہ شخص جو فاضل پانی سے کسی کو روکے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ آج میں اپنا فضل اسی طرح تمہیں نہیں دوں گا جس طرح تم نے ایک ایسی چیز کے زائد حصے کو نہیں دیا تھا، جسے خود تمہارے ہاتھوں نے بنایا بھی نہ تھا۔

باب ۸۰۷۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے سوا کسی کی چراگاہ متعین نہیں ۱۰۲۳۔ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کے سوا کسی کی چراگاہ متعین نہیں۔

باب ۸۰۸۔ انسانوں اور جانوروں کا نہر سے پانی پینا ۱۰۲۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، گھوڑا ایک شخص کے لئے باعث ثواب ہے، دوسرے کے لئے پردہ ہے اور تیسرے کے لئے وبال ہے جس کے لئے گھوڑا اجر و ثواب کا باعث ہے وہ شخص ہے جو اللہ کی راہ کے لئے اس کی پرورش کرے وہ اسے کسی ہریا لے میدان میں باندھے یا (راوی نے کہا کہ) کسی باغ میں، تو جس قدر بھی وہ اس ہریا لے میدان یا

باب ۸۰۶۔ مَنْ رَأَى أَنْ صَاحِبَ الْحَوْضِ وَالْقُرْبَةِ أَحَقُّ بِمَائِهِ

(۱۰۲۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا زُودَ عَنْ حَوْضِي كَمَا تُذَادُ الْغَرِيبَةُ مِنَ الْإِبِلِ عَنِ الْحَوْضِ۔

(۱۰۲۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ رَجُلٌ حَلَفَ عَلَى سِلْعَةٍ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا أَكْثَرُ مِمَّا أُعْطِيَ وَهُوَ كَاذِبٌ وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ كَاذِبَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ لِيَقْطَعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ وَرَجُلٌ مَنَعَ فَضْلَ مَاءٍ فَيَقُولُ اللَّهُ الْيَوْمَ أَمْنَعَكَ فَضْلِي كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَالٍ تَعْمَلُ يَدَاكَ۔

باب ۸۰۷۔ لَا حِمَى إِلَّا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ ﷺ

(۱۰۲۳) عَنْ الصَّعْبِ بْنِ جَثَامَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ إِذْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حِمَى إِلَّا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ۔

باب ۸۰۸۔ شَرِبَ النَّاسِ وَالْدَّوَابِ مِنَ الْأَنْهَارِ

(۱۰۲۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلَى رَجُلٍ وَزْرٌ فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَاطَّالَ بِهَا فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيلِهَا ذَلِكَ مِنَ الْمَرْجِ أَوْ



الرَّوْضَةِ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٌ وَلَوْ أَنَّهُ انْقَطَعَ طِيلُهَا فَاسْتَنْتَ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ ائْتَارُهَا وَارْوَاتُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يَسْقِيَ كَانَ ذَلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ فَهِيَ لِذَلِكَ أَجْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغْنِيًا وَتَعَفُّفًا ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللَّهِ فِي رِقَابِهَا وَلَا ظُهُورِهَا فَهِيَ لِذَلِكَ سِتْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَنَوَاءً لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ عَلَى ذَلِكَ وَزُرُّو سُسُلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْحُمْرِ فَقَالَ مَا أُنْزِلَ عَلَى فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا هَذِهِ الْآيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَازَةُ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ۔

باغ میں چرے گا، اس کی حسنت میں لکھا جائے گا۔ اگر اتفاق سے اس کی رسی ٹوٹ گئی اور گھوڑا ایک یا دو مرتبہ آگے کے پاؤں اٹھا کر کودا، تو اس کے آثار قدم اور اس کا گوبر لید بھی مالک کی حسنت میں لکھا جائے گا۔ اگر وہ گھوڑا کسی نہر سے گذرا اور اس نے اس کا پانی پیا تو خواہ مالک نے اسے پلانے کا ارادہ نہ کیا ہو لیکن یہ بھی اس کی حسنت میں لکھا جائے گا۔ تو اس نیت سے پالا جانے والا گھوڑا انہیں وجوہ کی بنا پر باعث ثواب ہے۔ دوسرا شخص وہ ہے جو لوگوں سے بے نیاز رہنے اور ان کے سامنے دست سوال بڑھانے سے بچنے کے لئے گھوڑا پالتا ہے، پھر اس کی گردن اور اس کی پشت کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ کے حق کو بھی فراموش نہیں کرتا تو یہ گھوڑا اپنے مالک کے لئے پردہ ہے، تیسرا شخص وہ ہے جو گھوڑے کو فخر، دکھاوے اور مسلمانوں کی دشمنی میں پالتا ہے تو یہ گھوڑا اس کے لئے وبال ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے گدھوں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اس کے متعلق کوئی حکم وحی سے معلوم نہیں ہوا ہے، سو اس جامع اور منفرد آیت کے ”جو شخص ذرہ برابر بھی نیکی کرے گا، اس کا بدلہ پائے گا اور جو ذرہ برابر بھی برائی کرے گا اس کا بدلہ پائے گا۔“

#### باب ۸۰۹۔ سوکھی لکڑی اور گھاس بیچنا

۱۰۲۵۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بدر کی لڑائی کے موقع پر مجھے ایک اونٹ غنیمت میں ملا تھا اور ایک دوسرا اونٹ مجھے آپؐ نے عنایت فرمایا تھا، ایک دن ایک انصاری صحابی کے دروازے پر میں ان دونوں کو باندھے ہوئے تھا، میرا ارادہ یہ تھا کہ ان کی پشت پر اذخر (ایک عرب کی خوشبودار گھاس جسے سنار وغیرہ استعمال کرتے تھے) رکھ کے بیچنے لے جاؤں، بنی قینقاع کے ایک سنار بھی میرے ساتھ تھے (خیال یہ تھا کہ) اس کی آمدنی سے فاطمہ (آپؐ کی بیوی) کا ولیمہ کروں حمزہ بن مطلبؓ اسی (انصاری کے) گھر میں شراب پی رہے تھے، ان کے ساتھ ایک گانے والی بھی تھی، اس نے جب یہ مصرعہ پڑھا (ترجمہ) ہاں، اے حمزہ! فر بہ اونٹوں کی طرف (بڑھو اور انہیں ذبح کر دو) حمزہ جوش میں تلوار لے کر اٹھے اور دونوں اونٹوں کے کوہان چیر دیئے، ان کے کولہے کاٹ ڈالے اور ان کی کلیجی نکال لی پوچھا گیا کہ کیا کوہان کا گوشت بھی کاٹ لیا تھا تو جواب دیا کہ ان کے دونوں کوہان کاٹ لئے اور انہیں لے گئے حضرت علیؓ نے فرمایا، مجھے یہ منظر دیکھ کر بڑی تکلیف ہوئی

#### باب ۸۰۹۔ بَيْعُ الْحَطَبِ وَالْكَلَاءِ

(۱۰۲۵) عَنْ عَلِيٍّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ أَصَبْتُ شَارِفًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَغْنَمٍ يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ وَأَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَارِفًا أُخْرَى فَأَنْخَتُهُمَا يَوْمًا عِنْدَ بَابِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَحْمِلَ عَلَيْهِمَا إِذْ خَرَا لِابْيَعَهُ، وَمَعِيَ صَائِعٌ مِّنْ بَنِي قَيْنِقَاعَ فَاسْتَعِينَ بِهِ عَلِيٌّ وَلَيْمَةُ فَاطِمَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) وَحَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَشْرَبُ فِي ذَلِكَ الْبَيْتِ مَعَهُ، قَيْنَةُ فَقَالَتْ أَلَا يَا حَمْزُ لِلشَّرَفِ النَّوَاءِ فَتَارَ إِلَيْهِمَا حَمْزَةُ بِالسَّيْفِ فَجَبَّ أَسْنِمَتُهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا ثُمَّ أَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا قُلْتُ لِابْنِ شَهَابٍ وَمِنَ السِّنَامِ قَالَ قَدْ جَبَّ أَسْنِمَتُهُمَا فَذَهَبَ بِهَا قَالَ ابْنُ شَهَابٍ قَالَ عَلِيٌّ فَنَظَرْتُ إِلَى مَنْظَرٍ أَفْظَعَنِي فَأَتَيْتُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ



میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ کی خدمت میں اس وقت زید بن حارثہ بھی موجود تھے میں نے آپ کو واقعہ کی اطلاع دی تو آپ (حمزہ کے پاس) تشریف لائے زید اور میں بھی آپ کے ساتھ تھے حضور ﷺ جب حمزہ کے یہاں پہنچے اور (ان کے اس فعل پر) خفگی کا اظہار فرمایا تو حمزہ نے نظر اٹھا کر کہا ”تم سب“ میرے آباء کے غلام ہو، حضور اکرم ﷺ اٹنے پاؤں واپس ہوئے اور ان کے پاس سے چلے آئے۔ یہ شراب کی حرمت سے پہلے کا واقعہ ہے۔

عِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) فَأَخْبَرْتُهُ السَّخْبَرَ فَخَرَجَ وَمَعَهُ زَيْدٌ فَأَنْطَلَقْتُ مَعَهُ فَدَخَلَ عَلَى حَمْزَةَ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ فَرَفَعَ حَمْزَةُ بَصَرَهُ وَقَالَ هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيدٌ لِأَبَائِیْ فَرَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَهِّقِرُ حَتَّى خَرَجَ عَنْهُمْ وَذَلِكَ قَبْلَ تَحْرِيمِ الْخَمْرِ۔

فائدہ:- جیسا کہ حدیث میں خود اس کی تصریح ہے کہ یہ واقعہ شراب کی حرمت سے پہلے کا ہے اور اس وقت تک بہت سے مسلمان شراب پیتے تھے اور بہت سے دوسرے ایسے افعال کرتے تھے جن کی حرمت نہیں نازل ہوئی تھی اور جنہیں حرمت کے نازل ہونے کے بعد یک لخت چھوڑ دیا تھا۔ حمزہ رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ کے چچا تھے اور اس طرح رشتہ میں بڑے تھے۔ اس لئے شراب کی مستی میں بڑے فخر کے ساتھ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے یہ کلمات کہے۔ حضور ﷺ فوراً اس لئے واپس تشریف لائے کہ ایسے مواقع پر جب انسان کے ہوش و ہوا اس درست نہ ہوں اس طرح پیش آنے کے بعد ٹھہرنا مناسب نہیں ہوتا۔ یہ حدیث اس باب میں اس لئے لائے ہیں کہ اس میں گھاس فروخت کرنے کا ذکر ہے۔

### باب ۸۱۰۔ قطعات آراضی

۱۰۲۶۔ حضرت انسؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے بحرین میں کچھ قطعات آراضی دینے کا (انصار کو) ارادہ کیا تو انصار نے عرض کیا کہ (ہم اس وقت تک نہیں لیں گے) جب تک آپ ہمارے مہاجر بھائیوں کو بھی اسی طرح کے قطعات نہ عنایت فرمائیں اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد (دوسرے لوگوں کو) تم پر ترجیح دی جایا کرے گی تو اس وقت تم صبر کرنا، تا آنکہ مجھ سے آملو۔

### باب ۸۱۰۔ الْقَطَائِع

(۱۰۲۶) عَنْ أَنَسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْطَعَ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ حَتَّى تُقْطَعَ لِأَخَوَانِنَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مِثْلَ الَّذِي تُقْطَعُ لَنَا قَالَ سَتَرُونَ بَعْدِي أَثَرَةَ فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي۔

### باب ۸۱۱۔ الرَّجُلُ يَكُونُ لَهُ مَمَرٌ

#### أَوْ شَرِبَ فِي حَائِطٍ أَوْ فِي نَخْلٍ

(۱۰۲۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا) قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ تُؤَبَّرَ فَشَمَرْتُهَا لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنْ ابْتَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلَّذِي بَاعَهُ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ۔

باب ۸۱۱۔ اگر کسی شخص کو باغ کے احاطے سے گزرنے کا حق یا کسی نخلستان کے لئے پانی میں اس کا کچھ حصہ ہے ۱۰۲۷۔ حضرت عبد اللہ ابن عمرؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ تابیر کے بعد اگر کسی شخص نے اپنا درخت بیچا تو (اس سال کی فصل کا) پھل بیچنے والے ہی کا رہتا ہے، ہاں اگر خریدار شرط لگا دے (کہ پھل بھی خریدار ہی کا ہوگا) تو یہ صورت مستثنیٰ ہے اور اگر کسی شخص نے کوئی ایسا غلام بیچا جس کے پاس کچھ مال تھا تو وہ مال بیچنے والے کا ہوتا ہے، ہاں اگر خریدار شرط لگا دے تو یہ صورت مستثنیٰ ہے۔

### باب ۸۱۲۔ مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ

#### النَّاسِ يُرِيدُ أَدَاءَهَا أَوْ إِتْلَافَهَا

باب ۸۱۲۔ جس نے لوگوں سے مال لیا، اسے ادا کرنے کی نیت سے لیا ہو یا ہضم کر جانے کے لئے



(۱۰۲۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ آدَاءَ هَآ آدَى اللَّهِ عَنْهُ وَمَنْ أَخَذَ يُرِيدُ اتِّلَافَهَا اتَّلَفَهُ اللَّهُ۔

۱۰۲۸۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی لوگوں کے مال قرض کے طور پر ادا کرنے کی نیت سے لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اسے ادا کرنے کے سامان پیدا فرما دیتا ہے، اور جو کوئی نہ دینے کے ارادہ سے لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس مال میں کوئی نفع نہیں رہنے دیتا۔

### باب ۸۱۳۔ آدَاءُ الدُّيُونِ

(۱۰۲۹) عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَبْصَرَ يَعْنِيَّ أَحَدًا قَالَ مَا أَحَبُّ أَنَّهُ يُحَوِّلَ لِي ذَهَبًا يَمْكُثُ عِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا دِينَارٌ أُرْصِدُهُ لِدَيْنٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الْأَكْثَرِينَ هُمْ الْأَقْلُونَ إِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هَكَذَا وَهَكَذَا وَأَشَارَ أَبُو شَهَابٍ بَيْنَ يَدَيْهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَقَلِيلٌ مَا هُمْ وَقَالَ مَكَانَكَ وَتَقَدَّمَ غَيْرَ بَعِيدٍ فَسَمِعْتُ صَوْتًا فَارَدْتُ أَنْ آتِيَهُ، ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَهُ، مَكَانَكَ حَتَّى آتَيْكَ فَلَمَّا جَاءَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الَّذِي سَمِعْتُ أَوْ قَالَ الصَّوْتُ الَّذِي سَمِعْتُ قَالَ وَهَلْ سَمِعْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَتَانِي جَبْرِئِلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ فَعَلَ كَذَا وَكَذَا قَالَ نَعَمْ۔

باب ۸۱۳۔ قرض کی ادائیگی

۱۰۲۹۔ حضرت ابو ذرؓ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے جب دیکھا، آپ کی مراد پہاڑ (کو دیکھنے) سے تھی، تو فرمایا کہ میں یہ بھی پسند نہیں کروں گا کہ اگر احد سونے کا ہو جائے (اور تمام کا تمام میرے قبضہ میں ہو) تو اس میں سے میرے پاس ایک دینار کے برابر بھی تین دن سے زیادہ باقی رہے، سو اس دینار کے جو میں کسی کو قرض ادا کرنے کے لئے رکھ لوں، پھر ارشاد فرمایا، دنیا میں زیادہ (مال) والے ہی (عموماً ثواب کا) کم حصہ پاتے ہیں، سو ان افراد کے جو اپنے مال و دولت کو یوں اور یوں خرچ کریں (راوی حدیث) ابو شہاب نے اپنے سامنے دائیں طرف اور بائیں طرف اشارہ کر کے واضح کیا (مال کو اللہ کے راستے میں خوب خوب خرچ کرنے کو) لیکن ایسے لوگوں کی تعداد کم ہوتی ہے۔ پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہیں ٹھہرے رہو اور آپ تھوڑی دور آگے کی طرف بڑھے۔ میں نے کچھ آواز سنی (جیسے آپ کسی سے گفتگو فرما رہے ہوں)۔ میں نے چاہا کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں، لیکن پھر آپ کا ارشاد یاد آیا کہ ”یہیں اس وقت تک ٹھہرے رہنا جب تک میں نہ آ جاؤں۔“ اسکے بعد جب آنحضور ﷺ تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے کچھ سنا تھا یا (راوی نے یہ کہا کہ) میں نے کوئی آواز سنی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم نے بھی سنا! میں نے عرض کیا ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے تھے اور یہ کہہ گئے ہیں کہ تمہاری امت کا جو شخص بھی اس حالت میں مرے گا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہوگا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے پوچھا کہ اگرچہ وہ اس طرح (کے گناہ) کرتا رہا ہو تو انہوں نے کہا کہ ہاں آخر کار، اگر اسلام پر اس کی موت ہوئی تو جنت میں ضرور جائے گا۔

### باب ۸۱۴۔ حُسْنُ الْقَضَاءِ

(۱۰۳۰) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي

باب ۸۱۴۔ قرض پوری طرح ادا کرنا

۱۰۳۰۔ حضرت جابر بن عبد اللہؓ نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ مسجد نبوی میں تشریف رکھتے تھے۔ آنحضور ﷺ نے



الْمَسْجِدِ فَقَالَ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ وَكَانَ لِي عَلَيْهِ دَيْنٌ  
فَقَضَانِي وَزَادَنِي۔

فرمایا کہ دو رکعت نماز پڑھ لو۔ میرا آنحضور پر قرض تھا آپ ﷺ نے اسے  
ادا کیا اور زیادہ بھی دیا (اپنی طرف سے)۔

### باب ۸۱۵۔ الصَّلَاةُ عَلَى مَنْ تَرَكَ دِينًا

(۱۰۳۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَآنَا  
أُولَى بِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ أَقْرَأُ وَأَإِنْ شِئْتُمْ النَّبِيُّ  
أُولَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَإِنَّمَا مُؤْمِنٌ مَاتَ وَتَرَكَ  
مَالًا فَلْيَرِثْهُ، عَصَبَتُهُ، مَنْ كَانُوا وَمَنْ تَرَكَ دِينًا أَوْ ضِيَاعًا  
فَلْيَاتِنِي فَأَنَا مَوْلَاهُ۔

باب ۸۱۵۔ مقروض کا نماز جنازہ  
۱۰۳۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ہر مومن کا میں  
دنیا اور آخرت میں سب سے زیادہ قریب ہوں۔ اگر تم چاہو تو یہ آیت  
پڑھ لو ”نبی مومنوں سے اس کی جان سے بھی زیادہ قریب ہیں“ اس لئے  
جو مومن بھی انتقال کر جائے اور مال چھوڑے تو ورثاء اس کے مالک  
ہوتے ہیں، جو بھی ہوں اور جو شخص قرض چھوڑے یا عیال چھوڑے تو وہ  
میرے پاس آ جائیں کہ ان کا ولی میں ہوں۔

### باب ۸۱۶۔ مَا يُنْهَى عَنْ إِضَاعَةِ الْمَالِ

(۱۰۳۲) عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ)  
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ  
عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأَمْهَاتِ وَوَادَ الْبَنَاتِ وَمَنْعًا وَهَاتِ  
وَكِرَةً لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةُ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةُ الْمَالِ۔

باب ۸۱۶۔ مال ضائع کرنے کی ممانعت  
۱۰۳۲۔ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ  
نے تم پر ماں (اور باپ) کی نافرمانی، لڑکیوں کو زندہ دفن کرنا، (واجب  
حقوق کی) ادائیگی نہ کرنا اور (دوسروں کا مال ناجائز طریقہ پر) لینا حرام  
قرار دیا ہے اور فضول بکواس کرنے کثرت سے سوالات کرنے اور مال  
ضائع کرنے کو ناپسند قرار دیا ہے۔

## کِتَابُ فِي الْخُصُومَاتِ

### باب ۸۱۷۔ مَا يُذَكَّرُ فِي الْأَشْخَاصِ

#### وَالْخُصُومَةُ بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْيَهُودِ

(۱۰۳۳) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
عَنْهُ) يَقُولُ سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ آيَةً سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَهَا فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَاتَيْتُ بِهِ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَلَّا كَمَا  
مُحْسِنٌ (قَالَ شُعْبَةُ أَظُنُّهُ قَالَ لَا تَخْتَلِفُوا فَإِنْ مَنْ  
كَانَ قَبْلَكُمْ اخْتَلَفُوا فَهَلَكُوا)

کتاب خصومات کے بیان میں  
باب ۸۱۷۔ مقروض کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل  
کرنے اور مسلمان اور یہودی میں جھگڑے سے متعلق احادیث  
۱۰۳۳۔ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے فرمایا میں نے ایک شخص کو قرآن کی  
ایک آیت اس طرح پڑھتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ سے میں نے اس کے  
خلاف سنا تھا۔ اس لئے میں ان کا ہاتھ تھامے آنحضور ﷺ کی خدمت  
میں لے گیا۔ آنحضور ﷺ نے (میرا اعتراض سن کر) فرمایا کہ تم دونوں  
درست پڑھتے ہو۔ راوی نے بیان کیا، میرا یقین ہے کہ آنحضور ﷺ نے  
یہ بھی فرمایا کہ اختلاف نہ کیا کرو کیونکہ تم سے پہلے لوگ اختلاف کر کے  
ہلاک ہو گئے تھے۔

۱۰۳۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ دو شخصوں نے، جن میں ایک  
مسلمان اور دوسرا یہودی تھا، ایک دوسرے کو برا بھلا کہا۔ مسلمان نے کہا،  
اس ذات کی قسم جس نے محمد ﷺ کو تمام دنیا والوں میں منتخب کیا اور یہودی  
نے کہا، اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ کو تمام دنیا والوں میں منتخب کیا۔

(۱۰۳۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ  
اسْتَبَّ رَجُلَانِ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ  
قَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا عَلَى الْعَلَمِينَ  
فَقَالَ الْيَهُودِيُّ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْعَلَمِينَ



فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ، عِنْدَ ذَلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ، بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمَ فَسَأَلَهُ، عَنْ ذَلِكَ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَاصْعَقُوا مَعَهُمْ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ جَانِبَ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَوْ كَانَ مِمَّنْ اسْتَشْنَى اللَّهُ.

اس پر مسلمان نے ہاتھ کھینچ کر وہیں یہودی کے طمانچہ مارا۔ وہ یہودی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور مسلمان کے اپنے ساتھ واقعہ کو بیان کیا۔ حضور ﷺ نے مسلمان کو بلایا اور ان سے واقعہ کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے آپ ﷺ کو اس کی تفصیل بتادی۔ حضور اکرم ﷺ نے اس کے بعد فرمایا، مجھے موسیٰ پر ترجیح نہ دو۔ لوگ قیامت کے دن بے ہوش کر دیئے جائیں گے، میں بھی بے ہوش ہو جاؤں گا، بے ہوشی سے افاقہ پانے والا سب سے پہلا شخص میں ہوں گا۔ لیکن موسیٰ کو عرش الہی کا کنارہ پکڑے ہوئے پاؤں گا۔ اب مجھے معلوم نہیں کہ موسیٰ بھی بے ہوش ہونے والوں میں تھے اور مجھ سے پہلے انہیں افاقہ ہو گیا تھا یا اللہ تعالیٰ نے انہیں اس بے ہوشی سے مستثنیٰ کر دیا تھا۔

فائدہ:- انبیاء میں ایک دوسرے پر فضیلت ثابت ہے، لیکن اس کی ممانعت بھی آنحضور ﷺ نے فرمائی ہے۔ فضیلت اور ترجیح میں عام طور سے لوگ اعتدال کو چھوڑ دیتے ہیں اور ایک کی فضیلت میں اس طرح لگ جاتے ہیں کہ دوسرے کی تنقیص ہو جاتی ہے اور ممانعت اسی لئے آئی ہے۔ جہاں تک آنحضور ﷺ کے اس ارشاد کا سوال ہے کہ ”مجھے موسیٰ (علیہ السلام) پر ترجیح نہ دو۔“ تو اسے علماء نے آپ ﷺ کی تواضع پر محمول کیا ہے۔ اس طرح کی متعدد احادیث متعدد انبیاء کے بارے میں مختلف مواقع پر آپ ﷺ نے فرمائی ہیں۔ ہم ان سب کو حضور اکرم ﷺ کی تواضع پر محمول کریں گے۔ جن روایتوں میں آپ ﷺ کی فضیلت کا ذکر آیا ہے وہی اصل میں عقیدہ ہیں۔ بہر حال افضلیت اور مفضولیت کے باب میں احتیاط کا راستہ یہی ہے کہ زیادہ جرأت سے کام نہ لیا جائے اور نہ اس میں کوئی انہماک اختیار کیا جائے، کیونکہ اس طرح عموماً حد سے لوگ تجاوز کرتے ہیں اور یہ انہماک گمراہی کا باعث بن جاتا ہے۔ ہمیں تمام انبیاء کا احترام اور ان کی عظمت پر ایمان رکھنا چاہئے۔ فضیلت میں انبیاء ایک دوسرے سے مختلف ہیں اور ہمارا یہی عقیدہ ہے۔ لیکن کیا ضرورت ہے کہ اس طرح کے مباحث میں پڑا جائے۔ یہودی اور مسلمان کے واقعہ کو دیکھئے کہ نبی کریم ﷺ نے کس طرح انہیں سمجھایا اور ان سے کس بات کا مطالبہ کیا ہے۔

۱۰۳۵۔ حضرت انسؓ نے فرمایا کہ ایک یہودی نے ایک باندی کا سر دو پتھروں کے درمیان میں کر کے کچل دیا۔ اس سے پوچھا گیا کہ تمہارے ساتھ یہ معاملہ کس نے کیا ہے؟ فلاں نے، فلاں نے جب یہودی کا نام آیا تو اس نے اپنے سر سے اشارہ کیا (کہ ہاں!) یہودی پکڑا گیا اور اس نے بھی اعتراف کر لیا۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے حکم دیا اور اس کا سر بھی دو پتھروں کے درمیان کر کے کچل دیا گیا۔

(۱۰۳۵) عَنْ أَنَسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ قِيلَ مَنْ فَعَلَ هَذَا بِكَ أَفَلَانَ أَفَلَانَ حَتَّى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ فَأَوَمَتْ بِرَأْسِهَا فَأَخَذَ الْيَهُودِيُّ فَأَعْتَرَفَ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَّ رَأْسَهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ

فائدہ:- امام شافعیؒ قصاص میں مماثلت کے قائل ہیں اور کہتے ہیں کہ جس طرح اور جن اذیتوں کے ساتھ قاتل نے قتل کیا ہوگا اسی طرح اسے بھی قتل کر دیا جائے۔ لیکن امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک قصاص میں مماثلت نہیں ہے بلکہ قصاص کا صرف ایک طریقہ ہے کہ اس کی گردن تلوار سے مار دی جائے۔ اس حدیث میں اگرچہ قصاص کا ذکر آیا ہے لیکن احناف کے نزدیک اس کی حیثیت تعزیر کی ہے۔ قاتل یہودی ڈاکو تھا، اور اس نے عورت کے زیورات اتار لئے تھے اور اسے نہایت بے دردی سے مارا تھا، اس لئے اسے سیارۃً اور تعزیراً اسی طرح کی سزا دی گئی۔



باب ۸۱۸۔ کَلَامُ الْخُصُومِ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ

(۱۰۳۶) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطَعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبًا قَالَ فَقَالَ الْأَشْعَثُ فِيَّ وَاللَّهِ كَانَ ذَلِكَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ أَرْضٌ۔

باب ۸۱۸۔ مدعی اور مدعی علیہ کی آپس میں گفتگو  
۱۰۳۶۔ حضرت عبداللہؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا، جس نے کوئی جھوٹی قسم جان بوجھ کر کھائی تاکہ مسلمان (یا غیر مسلم) کا مال ناجائز طریقہ پر حاصل کرے تو وہ اللہ کے سامنے اس حالت میں پیش ہوگا کہ خداوند قدوس اس پر نہایت غضبناک ہوئے۔ اس پر حضرت اشعثؓ نے کہا واللہ! مجھ سے ہی متعلق ایک مسئلے میں آپؐ نے یہ فرمایا تھا میرے اور یہودی کے درمیان ایک زمین کا معاملہ تھا۔

فائدہ:- اگر حاکم عدالت کے سامنے مدعی اور مدعی علیہ نے ایک دوسرے کے خلاف سخت کلامی کی یا نامناسب الفاظ استعمال کئے تو اس پر عدالت انہیں کوئی تعزیر دے سکتی ہے؟ حدیث میں اس مسئلہ کی وضاحت کی گئی ہے۔ اصل میں مصنفؒ کا مقصد زیادہ واضح نہیں ہوا کہ نامناسب الفاظ اور سخت کلامی کی حدود کیا ہے۔ ویسے اس میں شبہ کی گنجائش ہی کیا ہے کہ عدالت کے باہر بھی اگر بعض سخت الفاظ کسی کے متعلق استعمال کئے جائیں تو اس کی سزا خود اسلامی قانون میں موجود ہے۔ پھر عدالت کا احترام تو بہر حال ضروری اور وہاں کھڑے ہو کر کوئی نامناسب لفظ کسی کے متعلق استعمال کرنا یقیناً قابل سزا ہوگا۔

## کِتَابُ فِي اللَّقْطَةِ

## کتاب مسائل لقطہ کے بیان میں

باب ۸۱۹۔ وَإِذَا أَخْبَرَهُ رَبُّ اللَّقْطَةِ بِالْعَلَامَةِ دَفَعَ إِلَيْهِ (۱۰۳۷) عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ لَقِيتُ أَبِي بَنَ كَعْبٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) فَقَالَ أَخَذْتُ صُرَّةَ مِائَةِ دِينَارٍ فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَرَّفُهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ عَرَّفُهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا فَلَمْ أَجِدْ ثُمَّ أَتَيْتُهُ ثَلَاثًا فَقَالَ احْفَظْ وَعَاءَ هَا وَعَدَدَهَا وَوِكَاءَ هَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَالَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا فَاسْتَمْتَعْتُ۔

باب ۸۱۹۔ مالک لقطہ نشانی بتادے تو اسے دے دینا چاہئے  
۱۰۳۷۔ حضرت سويد بن غفلہؓ نے فرمایا میں نے ابی بن کعبؓ سے ملاقات کی تو انہوں نے کہا کہ میں نے سودینار کی ایک تھیلی (کہیں راستے میں پڑی ہوئی) پائی۔ میں اسے رسول اللہؐ کی خدمت میں لایا تو آپؐ نے فرمایا کہ ایک سال تک اس کا اعلان کرتے رہو۔ میں نے ایک سال تک اعلان کیا، لیکن مجھے کوئی ایسا شخص نہ ملا جو اسے پہچان سکتا اسلئے میں پھر آنحضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ نے پھر فرمایا کہ ایک سال تک اس کا اعلان کرتے رہو۔ میں نے اعلان کیا، لیکن مالک مجھے نہیں ملا۔ تیسری مرتبہ حاضر ہوا۔ اس مرتبہ آنحضورؐ نے فرمایا کہ اس تھیلی کی ساخت، دینار کی تعداد اور تھیلی کے بندھن کو ذہن میں محفوظ رکھو، اگر اس کا مالک آجائے (تو علامت پوچھ کر اسے واپس کر دینا) ورنہ اپنے خرچ میں اسے استعمال کرلو۔ چنانچہ میں اسے اپنے اخراجات میں لایا۔

فائدہ:- لقطہ ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو راستے میں پڑی ہوئی ملے اور کوئی شخص اسے اٹھالے، ہر ایسی شے متروک پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے جس کا کوئی مالک معلوم نہ ہو۔ احناف کے یہاں یہ حکم صرف دیانتا ہے ورنہ عدالت میں اس کا فیصلہ شہادت کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ اس میں وجدان اور گمان غالب سے بھی فیصلہ ہو سکتا ہے۔ اعلان سے متعلق اس حدیث میں جو ایک یا کئی سالوں کی تحدید ہے اس میں اس کا سب سے پہلے لحاظ رکھنا چاہئے کہ مخاطب ایک صحابی ہیں، جلیل القدر صحابی! اور اسی لئے ہم یہ کہتے ہیں کہ اتنی طویل مدت تک اعلان کرتے رہنے کا حکم صرف انتہائی احتیاط اور تقویٰ کے پیش نظر ہے۔ احناف میں خود مدت اعلان کی تحدید سے متعلق اختلاف ہے۔ اور علامہ انور شاہ صاحبؒ نے مبسوط



کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ دیانت کے ساتھ، پانے والا خود اس کا فیصلہ کر لے کہ کتنے دنوں تک اسے اعلان کرنا چاہئے تاکہ اگر دور قریب میں کوئی مالک ہو تو اس تک بات پہنچ جائے اور پھر اسی قول کو خود بھی پسند کیا ہے۔ اسی طرح اگر گری ہوئی چیز جو پائی گئی ہے (لقطہ) اس کی قیمت دس درہم (تقریباً ڈھائی روپے) سے کم ہو تو اس میں بھی اختلاف ہے۔ اگر ایک مدت تک اعلان کرتے رہنے کے بعد بھی اصل مالک نہیں ملا تو لقطہ پانے والا اسے اپنی ضروریات میں خرچ کر سکتا ہے اور اس میں تفصیل یہ ہے کہ اگر پانے والا غریب اور محتاج ہے تو اعلان کے بعد اسے اپنی ضروریات میں خرچ کر سکتا ہے۔ لہذا اس پر سب کا اتفاق ہے کہ جب مالک مل جائے تو بہر حال اسے وہ چیز لوٹانی پڑے گی، خواہ ایک مدت تک اعلان کرتے رہنے کے بعد اسے اپنی ضروریات میں خرچ ہی کیوں نہ کر چکا ہو۔

### باب ۸۲۰. إِذَا وَجَدَ ثَمَرَةً فِي الطَّرِيقِ

(۱۰۳۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَا نَقْلِبُ إِلَى أَهْلِي فَأَجِدُ الثَّمَرَةَ سَاقِطَةً عَلَى فِرَاشِي فَأَرْفَعُهَا لِأَكُلَهَا ثُمَّ أَخْشَى أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً فَأُلْقِيهَا۔

### باب ۸۲۰۔ کوئی شخص راستے میں کھجور پاتا ہے

۱۰۳۸، حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، میں اپنے گھر جاتا ہوں اور وہاں مجھے میرے بستر پر کھجور پڑی ہوئی ملتی ہے۔ میں اسے کھانے کے لئے اٹھا لیتا ہوں، لیکن پھر یہ خطرہ گذرتا ہے کہ کہیں صدقہ کی نہ ہو۔ اس لئے چھوڑ دیتا ہوں۔

فائدہ:- یہ ایسی چیز ہے جس کے متعلق متیقن طریقے پر معلوم ہوتا ہے کہ اس کا مالک اسے تلاش کرتا نہیں پھرے گا بلکہ عام حالات میں ایسی معمولی چیزوں کا کوئی خیال بھی نہیں کرتے۔

### كِتَابُ فِي الْمَظَالِمِ وَالْغَصَبِ

#### باب ۸۲۱. قِصَاصُ الْمَظَالِمِ

(۱۰۳۹) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الرَّحْدَرِيِّ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ حُبِسُوا بِقَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيَتَقَاصُونَ مَظَالِمَ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتَّى إِذَا نَقُّوا وَهَذَبُوا أُذُنَ لَهُمْ بِدُخُولِ الْجَنَّةِ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ لَا أَحَدُهُمْ بِمَسْكَنِهِ فِي الْجَنَّةِ أَدَلُّ بِمَنْزِلِهِ كَانَ فِي الدُّنْيَا۔

### ظلم اور غصب کے مسائل

#### باب ۸۲۱۔ مظالم کا بدلہ

۱۰۳۹۔ حضرت ابوسعید خدریؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جب مومنوں کو دوزخ سے نجات مل جائے گی (حساب کے بعد) تو انہیں ایک پل پر جو جنت اور دوزخ کے درمیان ہوگا، روک لیا جائے گا اور وہیں ان کے ان مظالم کا بدلہ دے دیا جائے گا جو باہم دنیا میں کرتے تھے، پھر جب ان کی تنقیہ و تہذیب (روحانی) ہو چکے گی تو انہیں جنت میں داخلہ کی اجازت دی جائے گی۔ اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ و قدرت میں محمدؐ کی جان ہے، ان میں سے ہر شخص اپنے جنت کے گھر کو اپنے دنیا کے گھر سے بھی زیادہ بہتر طریقہ پر پہچانے گا۔

فائدہ:- علامہ قرطبیؒ نے لکھا ہے کہ یہ دوسرا پل صراط ہوگا، پہلا پل صراط وہ ہوگا جس سے تمام اہل محشر کو، ان مقدس ہستیوں کے استثناء کے بعد جو حساب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گی، گذرنا پڑے گا اور ایک طبقہ بھی ایسا ہے جو اس پل سے نہیں گذر پائے گا اور یہ وہ لوگ ہیں جن کے انتہائی سنگین مظالم کی پاداش میں جہنم خود انہیں کھینچ لے گی۔ یہ پہلا پل صراط اکبر ہے۔ جو لوگ اس مرحلہ پر نجات پا جائیں گے اور وہ صرف مسلمان ہوں گے تو انہیں جنت کی طرف جاتے ہوئے ایک خاص پل پر روک لیا جائے گا۔ یہاں مسلمانوں کے صغیرہ گناہوں کی سزا دی جائے گی۔ یہاں روکے جانے والوں میں کوئی بھی ایسا نہیں ہوگا جسے دوبارہ دوزخ کی طرف بھیجا جاسکے بلکہ مظالم کی تنقیہ کے بعد انہیں جنت میں داخل کیا جائے گا۔



## باب ۸۲۲. قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى

أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ

(۱۰۴۰) عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحَرَّرٍ الْمَازِنِيِّ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي مَعَ ابْنِ عُمَرَ أَخِذَ بِيَدِهِ إِذْ عَرَضَ رَجُلٌ فَقَالَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّجْوَى فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَيَسْتُرُهُ فَيَقُولُ أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ أَيْ رَبِّ حَتَّى إِذَا قَدَّرَهُ بِذُنُوبِهِ وَرَأَى نَفْسَهُ أَنَّهُ هَلَكَ قَالَ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطَى كِتَابَ حَسَنَاتِهِ وَأَمَّا الْكَافِرُونَ وَالْمُنَافِقُونَ فَيَقُولُ الْأَشْهَادُ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى رَبِّهِمْ أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ.

## باب ۸۲۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ

”آگاہ ہو جاؤ، ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔“

۱۰۴۰۔ حضرت صفوان بن محرز مازنیؓ نے بیان کیا کہ میں ابن عمرؓ کے ہاتھ میں ہاتھ دیئے جا رہا تھا کہ ایک شخص سامنے آیا اور پوچھا رسول اللہ ﷺ سے آپ نے (قیامت میں اللہ اور بندے کے درمیان ہونے والی سرگوشی کے متعلق کیا سنا ہے؟ ابن عمرؓ نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ مومن کو قریب بلائے گا اور اس پر اپنا پردہ ڈال دے گا اور اسے چھپالے گا، اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا، کیا فلاں گناہ یاد ہے؟ (جو تم نے دنیا میں کیا تھا) کیا فلاں گناہ یاد ہے؟ بندہ مومن کہے گا، ہاں اے میرے رب! آخر جب وہ اپنے گناہوں کا اقرار کر لے گا اور اسے یقین آ جائے گا کہ اب وہ ہلاک ہوا تو اللہ تعالیٰ اسے فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں تمہارے گناہوں سے پردہ پوشی کی اور آج بھی تمہاری مغفرت کرتا ہوں۔ چنانچہ اسے اس کی نیکیوں کی کتاب دے دی جائے گی، لیکن کافر اور منافق کے متعلق ان پر متعین گواہ (ملائکہ، انبیاء اور تمام جن وانس سے) کہیں گے کہ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کے متعلق جھوٹ کہا تھا، آگاہ ہو جائیں کہ ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔

## باب ۸۲۳. لَا يَظْلِمُ الْمُسْلِمُ الْمُسْلِمَ وَلَا يُسْلِمُهُ

(۱۰۴۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا) أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرْبَاتٍ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ.

باب۔ کوئی مسلمان کسی مسلمان پر ظلم نہ کرے نہ اس پر ظلم ہونے دے ۱۰۴۱۔ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے پس اس پر ظلم نہ کرے اور نہ ظلم ہونے دے۔ جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرنے کی فکر میں رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت پوری کرتا ہے جو شخص کسی مسلمان کی ایک مصیبت کو دور کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت کو دور فرمائے گا اور جو شخص مسلمان (کے عیب کی) پردہ پوشی کرے گا، اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا۔

## باب ۸۲۴. أَعِنِ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا

(۱۰۴۲) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا نَنْصُرُهُ مَظْلُومًا فَكَيْفَ نَنْصُرُهُ ظَالِمًا قَالَ تَأْخُذُ فَوْقَ يَدَيْهِ.

باب ۸۲۴۔ اپنے بھائی کی مدد کرو، خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم ۱۰۴۲۔ حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اپنے بھائی کی مدد کرو، خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! ہم مظلوم کی تو مدد کر سکتے ہیں، لیکن ظالم ہونے کی صورت میں اس کی مدد کس طرح ہوگی؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ (ظالم کی مدد کی صورت یہ ہے کہ)



اس کا ہاتھ پکڑ لو۔

فائدہ:- ظالم کی مدد کا طریقہ یہ نہیں کہ اس کو ظلم کرنے دیا جائے یہ تو خود اس پر ظلم ہوگا بلکہ اس کی مدد کو طریقہ یہ کہ اسے ظلم کرنے سے باز رکھنے کی کوشش کی جائے۔ حدیث میں کنایہ اس سے ہے کہ اسے عملاً روک دینا چاہئے اگر اتنی طاقت ہو اور اگر وہ سمجھانے سے باز نہ آتا ہو کیونکہ ظالم کے ساتھ اس سے بڑی اور کوئی خیر خواہی نہیں۔

باب ۸۲۵. الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ

(۱۰۴۳) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ۔

باب ۸۲۵۔ ظلم، قیامت کے دن تاریکیوں کی شکل میں ہوگا

۱۰۴۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کی شکل میں ہوگا۔

باب ۸۲۶. مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلَمَةٌ عِنْدَ

الرَّجُلِ فَحَلَّلَهَا لَهُ، هَلْ يُبَيِّنُ مَظْلَمَتَهُ

(۱۰۴۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ مَظْلَمَةٌ لِأَحَدٍ مِّنْ عِرْضِهِ أَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ أَنْ لَا يَكُونَ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ إِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ أُخِذَ مِنْهُ بِقَدَرٍ مَّظْلَمَتِهِ وَإِنْ لَّمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتٍ صَاحِبِهِ فَحُمِلَ عَلَيْهِ۔

باب ۸۲۶۔ کسی کا دوسرے شخص پر کوئی مظلمہ تھا اور مظلوم نے

اسے معاف کر دیا تو کیا اس مظلمہ کا نام لینا بھی ضروری ہے

۱۰۴۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اگر کسی شخص کا ظلم (مظلمہ) دوسرے کی عزت پر ہو یا اور کسی طریقہ سے ظلم کیا ہو تو اسے آج ہی، اس دن کے آنے سے پہلے معاف کرالے، جس دن نہ دینار ہوں، نہ درہم، بلکہ اگر اس کا کوئی نیک عمل ہوگا تو اس کے ظلم کے بدلے میں وہی لے لیا جائے گا اور اگر کوئی نیک عمل نہیں ہوگا تو اس کے ساتھی (مظلوم) کی برائیاں لی جائیں گی اور اس پر ڈال دی جائیں گی۔

فائدہ:- مظلمہ ہر اس ظلم کو کہتے ہیں جو کوئی برداشت کرے، جو چیزیں کسی سے ظلمالی جائیں ان پر بھی مظلمہ کا اطلاق ہوتا ہے۔ اس کا مفہوم بہت عام ہے۔ محسوس اور غیر محسوس سب پر اس کا اطلاق ہو سکتا ہے، اگر کسی نے کسی کی عزت پر حملہ کیا تو اسے بھی مظلمہ کہیں گے۔ اسے کوئی ناجائز تکلیف پہنچائی یا اس کی کوئی چیز زبردستی لے لی تو اسے بھی مظلمہ کہیں گے۔ اس لئے ہم نے اس لفظ کا ترجمہ نہیں کیا، بلکہ عربی کے بعینہ لفظ کو باقی رہنے دیا۔

باب ۸۲۷. إِنْ مِّنْ ظَلَمٍ شَيْئًا مِّنَ الْأَرْضِ

(۱۰۴۵) عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ ظَلَمَ مِنَ الْأَرْضِ شَيْئًا طَوْقَهُ، مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ۔

باب ۸۲۷۔ اس شخص کا گناہ جس نے کسی کی زمین ظلماً لے لی

۱۰۴۵۔ حضرت سعید بن زیدؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کسی کی زمین ظلماً لے لی اسے سات زمین کا طوق پہنایا جائے گا۔

(۱۰۴۶) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ خُسِيفَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ إِلَى سَبْعِ أَرْضِينَ۔

۱۰۴۶۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جس شخص نے ناحق کسی زمین کا تھوڑا سا حصہ بھی لیا تو قیامت کے دن اسے سات زمینوں تک دھنسا دیا جائے گا۔

باب ۸۲۸. إِذَا أَذِنَ إِنْسَانٌ لِأَخَرٍ شَيْئًا جَازَ

(۱۰۴۷) عَنْ جَبَلَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ كُنَّا

باب۔ کوئی شخص کسی دوسرے کو کسی چیز کی اجازت دے تو جائز ہے

۱۰۴۷۔ حضرت جبلہؓ نے بیان کیا کہ ہم بعض اہل عراق کے ساتھ مدینہ



میں مقیم تھے، وہاں ہمیں قحط سے دوچار ہونا پڑا، ابن زبیرؓ کھانے کیلئے ہمارے پاس کھجور بھجوا دیا کرتے تھے اور ابن عمرؓ ہماری طرف سے گذرتے تو فرماتے کہ رسول اللہ ﷺ نے (جب بہت سے لوگ مشترکہ طریقہ پر کھا رہے ہوں تو) دو کھجوروں کو ایک ساتھ ملا کر کھانے سے منع فرمایا تھا۔ البتہ اگر کوئی شخص اپنے دوسرے ساتھی سے (یا ساتھیوں سے) اجازت لے لے (اور اجازت دے دے تو کوئی مضائقہ نہیں)۔

باب ۸۲۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور سخت جھگڑا لو ہے“  
۱۰۴۸۔ حضرت عائشہؓ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کے یہاں سب سے زیادہ مغفوض وہ شخص ہے جو سخت جھگڑا لو ہو۔

باب ۸۳۰۔ اس شخص کا گناہ جو جان بوجھ کر ناحق کیلئے لڑے  
۱۰۴۹۔ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ ام سلمہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے حجرے کے دروازے کے سامنے جھگڑے کی آواز سنی اور جھگڑا کرنے والوں کے پاس تشریف لائے۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ میں بھی ایک انسان ہوں اس لئے جب میرے یہاں کوئی جھگڑا لے کر آتا ہے تو ہو سکتا ہے کہ (فریقین میں سے) ایک دوسرے کے مقابلے میں زیادہ فصیح و بلیغ ہو اور میں (اس کی زور ترقیر اور مقدمے کو پیش کرنے کے سلسلے میں موزوں ترتیب کی وجہ سے) یہ سمجھ لوں کہ سچ وہی کہہ رہا ہے اور اس طرح اس کے حق میں فیصلہ کر دوں۔ اس لئے میں جس شخص کے لئے بھی کسی مسلمان کے حق کا فیصلہ کر دوں (غلطی سے) تو دوزخ کا ایک ٹکڑا ہوتا ہے، چاہے تو وہ اسے لے لے ورنہ چھوڑ دے۔

باب ۸۳۱۔ مظلوم کا بدلہ، اگر اسے ظالم کا مال مل جائے  
۱۰۵۰۔ حضرت عقبہ بن عامرؓ نے فرمایا کہ ہم نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا، آپ ہمیں (مختلف مہمات پر) بھیجتے ہیں اور (بعض اوقات) ہمیں ایسے قبیلے میں قیام کرنا پڑتا ہے کہ وہ ہماری ضیافت بھی نہیں کرتے، آپ کی ایسے مواقع کے لئے کیا ہدایت ہے؟ حضور اکرم ﷺ نے ہم سے فرمایا اگر تمہارا قیام کسی قبیلے میں ہو اور تم سے ایسا برتاؤ کیا جائے جو کسی مہمان کے مناسب ہے تو تمہیں اسے قبول کرنا چاہئے، لیکن ان کی طرف سے اگر اس طرح کی کوئی پیش رفت نہ ہو تو مہمانی کا حق ان سے وصول کر لو۔

فائدہ:- احناف نے اس باب میں کہا ہے کہ اگر کسی شخص نے دوسرے کسی شخص کا مال ظلماً لے لیا تو مال کے اصل مالک کو یہ حق ہے کہ اگر وہ بعینہ اپنا مال یا اس جنس سے کوئی دوسرا مال، ظالم سے واپس لے سکتا ہے تو واپس لے لے۔ اسے یہ حق نہیں ہے کہ ظالم کا جو مال بھی پائے

بِالْمَدِينَةِ فِي بَعْضِ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَأَصَابَنَا سَنَةٌ فَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) يَرْزُقُنَا التَّمْرَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا) يَمُرُّبْنَا فَيَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْأَقْرَانِ إِلَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ أَخَاهُ۔

باب ۸۲۹۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَهُوَ الَّذِي خَصَّام (۱۰۴۸) عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَبْغَضَ الرِّجَالِ إِلَى اللَّهِ الْأَلْدَا الْخَصِمُ۔

باب ۸۳۰۔ اِثْمٌ مَنْ خَاصَمَ فِي بَاطِلٍ وَهُوَ يَعْلَمُهُ (۱۰۴۹) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا) زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَ خُصُومَةً بِيَابِ حُجْرَتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّهُ يَاتِينِي الْخَصِمُ فَلَعَلَّ بَغْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَأَحْسِبُ أَنَّهُ صَدَقَ فَأَقْضِيَ لَهُ، بِذَلِكَ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ، بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيَاخُذْهَا أَوْ فَلْيَتْرُكْهَا۔

باب ۸۳۱۔ قِصَاصِ الْمَظْلُومِ إِذَا وَجَدَ مَالَ ظَالِمِهِ (۱۰۵۰) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ قُلْنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ تَبْعُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ لَا يَقْرُونَا فَمَا تَرَى فِيهِ فَقَالَ لَنَا إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمِرَ لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ۔



اسے حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ اسی طرح اپنا مال لینے میں بھی ظلم کا طریقہ نہ اختیار کرنا چاہئے۔ لیکن امام شافعیؒ نے اس میں تعیم کی ہے کہ ظالم کا جو مال بھی مل جائے اگر مظلوم اس پر قبضہ کر سکتا ہے تو اسے مال کی مالیت کی مقدار میں اپنے قبضہ میں لے سکتا ہے۔ متاخرین احناف نے امام شافعیؒ کے مسلک کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔ نیز مہمانی کا حق، میزبان کی مرضی کے خلاف وصول کرنے کے لئے جو اس حدیث میں ہدایت ہے، اس کے متعلق محدثین نے مختلف توجیہات بیان کی ہیں۔ بعض حضرات نے لکھا ہے کہ یہ حکم منحصر کی حالت کا ہے۔ بادیہ اور گاؤں کے دور دراز علاقوں میں اگر کوئی مسافر، خصوصاً عرب کے ماحول میں، پہنچتا تو اس کے لئے کھانے پینے کا ذریعہ اہل بادیہ کی میزبانی کے سوا اور کچھ نہیں تھا تو مطلب یہ ہوا کہ اگر ایسا موقع ہو اور قبیلے والے ضیافت سے انکار کر دیں، ادھر مجاہد مسافروں کے پاس کوئی سامان نہ ہو تو وہ اپنی جان بچانے کیلئے ان سے کھانا پینا، ان کی مرضی کیخلاف بھی وصول کر سکتے ہیں۔ اس طرح کی رخصتیں اسلام میں منحصر کے اوقات میں ہیں۔ دوسری توجیہ یہ کی گئی ہے کہ ضیافت اہل عرب میں ایک عام عرف و عادت کی حیثیت رکھتی تھی۔ اسلئے اس عرف کی روشنی میں مجاہدین کو آپ نے ہدایت دی تھی۔ ایک توجیہ یہ بھی کی گئی ہے نبی کریم ﷺ نے عرب کے بہت سے قبائل سے معاہدہ کیا تھا کہ اگر مسلمانوں کا لشکر ان کے قبیلہ سے گزرے اور ایک دودن کے لئے ان کے یہاں قیام کرے تو وہ لشکر کی ضیافت کریں۔ یہ معاہدہ آپ ﷺ کے ان مکاتیب میں موجود ہے جو آپ نے قبائل عرب کے سرداروں کے نام بھیجے تھے اور جن کی تخریج زیلعی نے بھی کی ہے۔ بہر حال مختلف توجیہات اس کی، کی گئی ہیں اور علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے عرف و عادت والے جواب کو پسند کیا ہے۔ یعنی عرب کے یہاں خود یہ بات جانی پہچانی تھی کہ گزرنے والے مسافروں کی ضیافت اہل قبیلہ کو ضرور کرنی چاہئے۔ کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو عرب کے چٹیل و بے آب و گیاہہ پرانوں میں سفر عرب جیسی غریب قوم کے لئے تقریباً ناممکن ہو جاتا اور اسی کے مطابق حضور اکرم ﷺ کا بھی حکم تھا۔ گویا یہ ایک انتظامی ضرورت بھی تھی اور جب دو ایک مسافر اس کے بغیر دور دراز کے سفر نہیں کر سکتے تھے، دستے کس طرح اس کے بغیر سفر کر سکتے۔

## باب ۸۳۲. لَا يَمْنَعُ جَارٌ جَارَهُ

أَنْ يُغْرِزَ خَشْبَهُ فِي جِدَارِهِ

(۱۰۵۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعُ جَارٌ جَارَهُ أَنْ يُغْرِزَ خَشْبَهُ فِي جِدَارِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ مَالِي أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِينَ وَاللَّهِ لَا رَمِينَ بَهَا بَيْنَ أَكْتَفَيْكُمْ۔

## باب ۸۳۳. أَفْيِيَةِ الدُّوْرِ وَالْجُلُوسِ

فِيهِمَا وَالْجُلُوسِ عَلَى الصُّعَدَاتِ

(۱۰۵۲) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ عَلَى الطَّرِيقَاتِ فَقَالُوا مَا لَنَا بَدُّ إِنَّمَا هِيَ مَجَالِسُنَا نَتَحَدَّثُ فِيهَا قَالَ فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجَالِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهَا قَالُوا وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ۔

## باب ۸۳۲۔ کوئی شخص اپنے پڑوسی کو اپنی

دیوار میں کھوٹی گاڑنے سے نہ روکے۔

۱۰۵۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کوئی شخص اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار کو کھوٹی گاڑنے سے نہ روکے۔ نیز حضرت ابو ہریرہؓ فرمایا کرتے تھے، یہ کیا بات ہے کہ میں تمہیں اس سے اعراض کرنے والا پاتا ہوں، بخدا میں اس حدیث کا تمہارے سامنے برابر اعلان کرتا رہتا ہوں۔

## باب ۸۳۳۔ گھروں کے سامنے کا حصہ

اور اس میں بیٹھنا اور راستے میں بیٹھنا۔

۱۰۵۲۔ حضرت ابو سعید خدریؓ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ راستوں پر بیٹھنے سے بچو۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ ہم تو وہاں بیٹھنے پر مجبور ہیں۔ وہی ہمارے بیٹھنے کی جگہ ہوتی ہے کہ جہاں ہم باتیں کرتے ہیں اس پر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہاں بیٹھنے کی مجبوری ہے تو راستے کو بھی اس کا حق دو۔ صحابہؓ نے پوچھا اور راستے کا حق کیا ہے؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ (راستے کا حقوق یہ ہیں) نگاہ نیچی رکھنا، ایذا رسانی سے بچنا، سلام کا جواب دینا، اچھی باتوں کے لئے لوگوں سے کہنا اور بری باتوں



سے روکنا۔

باب ۸۳۴۔ جب شرکاء کا عام گزرگاہ کے متعلق اختلاف ہو  
۱۰۵۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا تھا کہ جب  
راستے (کی زمین) کے بارے میں جھگڑا ہو جائے تو سات گز چھوڑ دینا  
چاہئے (کوئی عمارت وغیرہ اتنا حصہ چھوڑ کر بنانی چاہئے)

باب ۸۳۵۔ مالک کی اجازت کے بغیر مال اٹھالینا  
۱۰۵۴۔ حضرت عبداللہ بن یزید انصاریؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے  
غارت گری اور مثلہ سے منع کیا تھا۔

باب ۸۳۶۔ جس نے اپنے مال کی حفاظت کیلئے قتال کیا  
۱۰۵۵۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ  
سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے  
قتل کر دیا گیا وہ شہید ہے۔

باب ۸۳۷۔ کسی شخص نے دوسرے کا پیالہ یا کوئی چیز توڑ دی ہو  
۱۰۵۶۔ حضرت انسؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ، ازواج مطہرات میں سے  
کسی ایک کے یہاں تشریف رکھتے تھے۔ امہات المؤمنین میں سے ایک  
نے وہیں آپ کے لئے خادم کے ہاتھ ایک پیالہ یعنی کچھ کھانے کی چیز  
بھجوائی۔ (جن ام المؤمنین کے گھر آپ ﷺ تشریف رکھتے تھے انہیں اپنی  
سوکن کی اس بات پر غصہ آ گیا اور) انہوں نے ایک ہاتھ اس پیالہ پر مارا  
اور پیالہ (گر کر) ٹوٹ گیا۔ حضور اکرم ﷺ نے پیالے کو جوڑا اور جو  
کھانے کی چیز تھی اسے اس میں دوبارہ رکھ کر فرمایا کہ کھاؤ۔ آپ ﷺ نے  
پیالہ لانے والے (خادم) کو روک لیا اور وہ پیالہ بھی نہیں بھیجا بلکہ  
جب (کھانے سے) سب فارغ ہوئے تو دوسرا اچھا پیالہ بھجوا دیا اور  
جو ٹوٹ گیا تھا اسے نہیں بھجوا دیا۔

باب ۸۳۸۔ کھانے، زاد راہ اور سامان

میں شرکت جو چیزیں ناپی یا تولی جاتی ہیں

۱۰۵۷۔ حضرت سلمہؓ نے فرمایا کہ لوگوں کے تو شے ختم ہو گئے اور فقر محتاجی  
آگئی تو لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اپنے اونٹوں کو ذبح  
کرنے کی اجازت لینے (تاکہ انہیں کے گوشت سے پیٹ بھر سکیں)  
حضور اکرم ﷺ نے انہیں اجازت دے دی۔ لیکن راستے میں عمرؓ کی

باب ۸۳۴۔ إِذَا اخْتَلَفُوا فِي الطَّرِيقِ الْمَيْتَاءِ

(۱۰۵۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ  
قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَشَاجَرُوا فِي  
الطَّرِيقِ بِسَبْعَةِ أَذْرُعٍ۔

باب ۸۳۵۔ النَّهْيُ بِغَيْرِ إِذْنِ صَاحِبِهِ

(۱۰۵۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ نَهَى  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّهْيِ وَالْمُثَلَّةِ۔

باب ۸۳۶۔ مَنْ قَاتَلَ دُونَ مَالِهِ

(۱۰۵۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا)  
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ  
قَاتَلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ۔

باب ۸۳۷۔ إِذَا كَسَرَ قِصْعَةً أَوْ شَيْئًا لِغَيْرِهِ

(۱۰۵۶) عَنْ أَنَسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ فَأَرْسَلَتْ  
إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ مَعَ خَادِمٍ بِقِصْعَةٍ فِيهَا طَعَامٌ  
فَضْرَبَتْ يَدَهَا فَكَسَرَتِ الْقِصْعَةَ فَضَمَّهَا وَجَعَلَ فِيهَا  
الطَّعَامَ وَقَالَ كُلُوا وَحَبَسَ الرَّسُولُ وَالْقِصْعَةَ حَتَّى  
فَرَعُوا فَدَفَعَ الْقِصْعَةَ الصَّحِيحَةَ وَحَبَسَ الْمَكْسُورَةَ۔

باب ۸۳۸۔ الشَّرْبُكَةُ فِي

الطَّعَامِ وَالنَّهْدِ وَالْعُرُوضِ

(۱۰۵۷) عَنْ سَلَمَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا) قَالَ خَفْتُ  
أَزْوَادَ الْقَوْمِ وَأَمْلَقُوا فَأَتَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي نَحْرِ إِبِلِهِمْ فَأَذِنَ لَهُمْ فَلَقِيَهُمْ عُمَرُ  
فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ مَا بَقَاؤُكُمْ بَعْدَ إِبِلِكُمْ فَدَخَلَ عَلَى



النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا بَقَاؤُهُمْ بَعْدَ إِبْلِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادِ فِي النَّاسِ فَيَأْتُونَ بِفَضْلِ أَزْوَاجِهِمْ فَبَسِطْ لِدَلِّكَ نِطْعٌ وَجَعَلُوهُ عَلَى النَّطْعِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا وَبَرَكَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَاهُمْ بِأَوْعِيَّتِهِمْ فَاحْتَشَى النَّاسُ حَتَّى فَرَعُوا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ.

ملاقات ان سے ہو گئی تو انہیں بھی ان لوگوں نے اطلاع دی۔ عمرؓ نے فرمایا کہ اونٹوں کے بعد پھر باقی کیا رہ جائے گا (اگر انہیں بھی ذبح کر دیا گیا تو دشواریاں اور بڑھ جائیں گی) چنانچہ آپ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فرمایا کہ یا رسول اللہ! اگر انہوں نے اونٹ بھی ذبح کر لئے تو پھر باقی کیا رہ جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اچھا تم لوگوں میں اعلان کر دو کہ ان کے پاس جو کچھ تو شے بچ رہے ہیں وہ لے کر یہاں آجائیں۔ اس کے لئے ایک چمڑے کا دسترخوان بچھا دیا اور لوگوں نے تو شے اسی دسترخوان پر لا کر رکھ دیئے۔ اس کے بعد آپ ﷺ اٹھے اور اس میں برکت کی دعا فرمائی۔ اب آپ نے پھر لوگوں کو اپنے اپنے برتنوں کے ساتھ بلایا اور سب نے دونوں ہاتھوں سے تو شے اپنے برتنوں میں بھر لئے۔ سب لوگ بھر چکے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔“

۱۰۵۸۰۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، قبیلہ اشعر کے لوگوں کا جب غزوات کے موقع پر تو شہ کم ہو جاتا ہے یا مدینہ (کے قیام) میں ان کے بال بچوں کے لئے کھانے کی کمی ہو جاتی ہے تو جو کچھ بھی ان کے پاس ہوتا ہے وہ ایک کپڑے میں جمع کر لیتے ہیں، پھر آپس میں ایک برتن سے برابر برابر تقسیم کر لیتے ہیں، پس وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔

#### باب ۸۳۹۔ بکریوں کی تقسیم

۱۰۵۹۔ حضرت رافع بن خدیج نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مقام ذوالحلیفہ میں مقیم تھے۔ لوگوں کو بھوک لگی، ادھر (غنیمت میں) اونٹ اور بکریاں ملی تھیں، نبی کریم ﷺ لشکر کے پیچھے تھے، لوگوں نے جلدی کی اور ذبح کر کے، ہانڈیاں چڑھا دیں۔ لیکن بعد میں نبی کریم ﷺ نے حکم دیا اور ہانڈیاں الٹ دی گئیں یعنی تقسیم کرنے کیلئے ان سے گوشت نکال لیا گیا پھر آنحضور ﷺ نے تقسیم کیا اور دس بکریوں کو ایک اونٹ کے مقابلہ میں رکھا۔ ایک اونٹ اس میں سے بھاگ گیا تو لوگ اسے پکڑنے کی کوشش کرنے لگے۔ لیکن اس نے سب کو تھکا دیا۔ قوم کے پاس گھوڑے کم تھے، ایک صحابی تیر لے کر اونٹ کی طرف چھپے (اور اسے مار دیا) اس طرح اللہ تعالیٰ نے اسے روک دیا۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ان جانوروں میں بھی جنگلی جانوروں کی طرح سرکشی ہوتی ہے۔

(۱۰۵۸) عَنْ أَبِي مُوسَى (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْأَشْعَرِيَّيْنَ إِذَا أَرْمَلُوا فِي الْغَزْوِ أَوْ قَلَّ طَعَامُ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِينَةِ جَمَعُوا مَا كَانَ عَنْدهُمْ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ اقْتَسَمُوهُ بَيْنَهُمْ فِي إِنَاءٍ وَاحِدٍ بِالسُّوِّيَّةِ فَهُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ.

#### باب ۸۳۹۔ قِسْمَةُ الْغَنَمِ

(۱۰۵۹) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَأَصَابَ النَّاسَ جُوعٌ فَأَصَابُوا إِبِلًا وَغَنَمًا قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُخْرِيَّاتِ الْقَوْمِ فَعَجَلُوا وَذَبَحُوا وَنَصَبُوا الْقُدُورَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقُدُورِ فَأُكْفِفَتْ ثُمَّ قَسَمَ فَعَدَلَ عَشْرَةَ مِنَ الْغَنَمِ بِبَعِيرٍ فَنَدَّ مِنْهَا بِعِيرٍ فَطَلَبُوهُ فَأَعْيَاهُمْ وَكَانَ فِي الْقَوْمِ خَيْلٌ يَسِيرَةٌ فَأَهْوَى رَجُلٌ مِنْهُمْ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ لِهَذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَمَا وَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا فَقَالَ (الرافع) إِنَّا نَرْجُوا وَنَخَافُ الْعَدُوَّ وَغَدًا



اس سے ان جانوروں میں سے بھی اگر کوئی تمہیں عاجز کر دے تو اس کے ساتھ تم ایسا ہی معاملہ کرو (جیسا صحابی نے اس وقت کیا) رافعؓ نے عرض کیا کہ کل دشمن کا خطرہ ہے، ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں (اگر تلوار سے جانور ذبح کریں تو وہ خراب ہو سکتی ہیں، حالانکہ دشمن کا خطرہ ابھی موجود ہے۔ کیا ہم بانس سے ذبح کر سکتے ہیں؟) آنحضور ﷺ نے اس کا جواب یہ دیا کہ جو چیز بھی (کاٹنے کے قابل ہو اور) خون بہا دے اور ذبیحہ پر اللہ تعالیٰ کا نام بھی لیا گیا ہو تو اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ دانت اور ناخن سے نہ ذبح کرنا چاہئے۔ اس کی وجہ میں تمہیں بتاتا ہوں، دانت تو ہڈی ہے اور ناخن جیشیوں کی چھری ہے۔

باب ۸۴۰۔ شرکاء کے درمیان

انصاف کے ساتھ چیزوں کی قیمت لگانا

۱۰۶۰۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے غلام کا ایک حصہ آزاد کر دیا تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اپنے مال سے غلام کو پوری آزادی دلا دے، لیکن اگر اس کے پاس اتنا مال نہیں ہے تو انصاف کے ساتھ غلام کی قیمت لگائی جائے گی، پھر غلام سے کہا جائے گا (کہ اپنی آزادی کی) کوشش کرے (بقیہ حصہ کی قیمت کما کر ادا کرنے کے بعد) لیکن غلام پر اس سلسلہ میں کوئی دباؤ نہیں ڈالا جائے گا۔

باب ۸۴۱۔ تقسیم میں قرعہ اندازی

۱۰۶۱۔ حضرت نعمان بن بشیرؓ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اللہ کی حدود پر قائم رہنے والے (اطاعت گزار) اور اس میں مبتلا ہو جانے والے (یعنی اللہ کے احکام سے منحرف ہو جانے والے) کی مثال ایک ایسی قوم کی سی ہے جس نے (باہم مشترک) ایک کشتی کے سلسلے میں قرعہ اندازی کی۔ قرعہ اندازی کے نتیجہ میں قوم کے بعض افراد کو کشتی کے اوپر کا حصہ ملا اور بعض کو نیچے کا۔ جو لوگ نیچے تھے، انہیں (دریا سے) پانی لینے کے لئے اوپر سے گزرتا پڑتا۔ انہوں نے سوچا کہ کیوں نہ ہم اپنے ہی حصہ میں ایک سوراخ کر لیں تاکہ اوپر والوں کو ہم سے کوئی اذیت نہ پہنچے۔ اب اگر اوپر والے بھی نیچے والوں کو من مانی کرنے دیں (کہ وہ اپنے نیچے والے حصے میں سوراخ کر لیں) تو تمام کشتی والے ہلاک ہو جائیں گے اور اگر اوپر والے نیچے والوں کا ہاتھ پکڑ لیں تو یہ خود بھی اور ساری کشتی بچ جائے گی۔

وَلَيْسَتْ مُدَى أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ قَالَ مَا أَنَهَرَ الدَّمَ وَذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكُلُوهُ لَيْسَ السِّنُّ وَالظُّفْرُ وَسَأَحْدِثُكُمْ عَنْ ذَلِكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفْرُ فَمُدَى الْحَبْشَةِ۔

باب ۸۴۰۔ تَقْوِيمُ الْأَشْيَاءِ

بَيْنَ الشُّرَكَاءِ بِقِيَمَةٍ عَدْلٍ

(۱۰۶۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ أَعْتَقَ شِقْصًا مِّنْ مَّمْلُوكِهِ فَعَلَيْهِ خَلَاصُهُ، فِي مَالِهِ فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ قَوْمَ الْمَمْلُوكِ قِيَمَةً عَدْلٍ ثُمَّ اسْتُسْعِيَ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ"

باب ۸۴۱۔ هَلْ يُقْرَعُ فِي الْقِسْمَةِ وَالْإِسْتِهَامِ فِيهِ

(۱۰۶۱) عَنْ النُّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْقَائِمِ عَلَى حُدُودِ اللَّهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا عَلَى سَفِينَةٍ فَأَصَابَ بَعْضُهُمْ أَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ أَسْفَلَهَا فَكَانَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلِهَا إِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوا عَلَى مَنْ فَوْقَهُمْ فَقَالُوا لَوْ أَنَّا خَرَقْنَا فِي نَصِيبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا فَإِنْ يَتْرَكُوهُمْ وَمَا ارَادُوا هَلَكُوا جَمِيعًا وَإِنْ أَخَذُوا عَلَى أَيْدِيهِمْ نَجَوْا وَنَجَّوْا جَمِيعًا۔



فائدہ:- اس حدیث میں دنیا کی مثال ایک ایسی کشتی سے دی گئی ہے جس میں سوار جماعت ایک دوسرے کی غلطی سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ ساری دنیا کے انسان ایک قوم کی حیثیت ہیں اور یہ دھرتی ایک کشتی کی مانند ہے۔ اس کشتی میں مسلمان بھی سوار ہیں اور کافر بھی، گناہگار بھی اور فرمانبردار بھی! اگر ظلم و گناہ کا دور دورہ ہوا تو اس سے کوئی ایک یا صرف وہی جماعت متاثر نہیں ہوگی جو اس میں مبتلا ہے بلکہ پوری قوم، پوری دنیا متاثر ہوگی، ہم اپنی روزمرہ کی زندگی میں کسی ایک فرد کی نیکیوں اور گناہوں کے ہمہ گیر اثرات کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ یہ کہتا ہے کہ صالح اور فرمانبردار بندے ظلم اور گناہ کے خلاف اپنی قوتوں کو جمع کریں، اگر انہیں خود کو بھی مظالم کے اثرات سے بچانا ہے تو ظلم اور گناہ کو دنیا سے ختم کریں۔ کشتی میں بیٹھنے والی دو پارٹیوں میں ہر ایک دوسرے کا خمیازہ بھگتے گی۔ اگر نیچے والوں نے اپنے حصے میں سوراخ کر دیا تو اس میں شبہ نہیں کہ انہوں نے اپنے حصے میں اپنی ملک میں تصرف کیا، لیکن اگر کشتی ڈوبی تو اوپر والے بھی ڈوبیں گے اور اگر اوپر والے نیچے والوں کو سوراخ کرنے سے باز رکھ سکے تو انہوں نے اس ظلم سے ان کا ہاتھ پکڑ کر اپنی بھی حفاظت کر لی۔ اچھائیوں کا حکم اور برائیوں سے روکتے رہنا، اسی لئے اسلام میں مشروع ہے۔ یہ ایک فریضہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے صالح اور فرمانبردار بندوں پر عائد کیا ہے۔ کیونکہ ہماری دنیا ”دار تمیز“ نہیں یہ ”دار تخلیط و تلبیس“ ہے اور بہر نوع حق اور باطل اس میں اسی طرح مخلوط و مشتبہ رہیں گے۔ دار آخرت دار تمیز اور دار جزا ہے اور وہیں حق باطل سے جدا ہوگا۔ اختلاط و اشتباہ رفع رہے گا۔ یہ مصلحت خداوندی ہے۔ پس عام نافرمانی اور سرکشی کے نتیجے میں اگر صرف گناہگار ہی ہلاک ہوں یا انہیں پر عذاب ہو تو یہ خداوندی مصالح و حکم کے خلاف ہوگا۔ ہر حق، باطل سے، ہر ثواب گناہ سے دار آخرت میں ہی ممیز ہوگا اور کم از کم دنیاوی زندگی میں ہم خدا کی اس مصلحت کا مشاہدہ تو کرتے ہی رہتے ہیں۔

### باب ۸۴۲۔ غلے وغیرہ میں شرکت

۱۰۶۲۔ حضرت عبداللہ بن ہشام نے نبی کریم ﷺ کا عہد مبارک پایا تھا، ان کی والدہ زینب بنت حمید رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آپ کو لے کر حاضر ہوئی تھیں اور عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ! اس سے عہد لے لیجئے (اسلام کا) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ تو ابھی بچہ ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لئے دعا کی۔ اور زہرہ بن معبد فرماتے ہیں کہ ان کے دادا عبداللہ بن ہشام، انہیں اپنے ساتھ بازار لے جاتے تھے، وہاں غلہ خریدتے، ابن عمر اور ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے (اگر) ملاقات ہو جاتی تو وہ فرماتے ہمیں بھی اس تجارت میں شریک کر لو کہ آپ کے لئے رسول اللہ ﷺ نے برکت کی دعا کی تھی۔ چنانچہ وہ انہیں شریک کر لیتے اور اکثر پورے ایک اونٹ (کے اٹھانے کے لائق غلہ) کا نفع حاصل ہوتا اور اسے وہ گھر بھیج دیتے۔

### باب ۸۴۲۔ الشَّرْكَاءُ فِي الطَّعَامِ وَغَيْرِهِ

(۱۰۶۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَتْ بِهِ أُمُّهُ، زَيْنَبُ بِنْتُ حُمَيْدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَايَعُهُ فَقَالَ هُوَ صَغِيرٌ فَمَسَحَ رَأْسَهُ، وَدَعَا لَهُ، وَعَنْ زُهْرَةَ بِنِ مَعْبِدٍ أَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ بِهِ جَدُّهُ، عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هِشَامٍ إِلَى السُّوقِ فَيَشْتَرِي الطَّعَامَ فَيَلْقَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا) فَيَقُولَانِ لَهُ، أَهْلُ كُنَّا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَاكَ بِالْبَرَكَةِ فَيُشْرِكُهُمْ فَرُبَّمَا أَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ فَيَبْعَثُ بِهَا إِلَى الْمَنْزِلِ۔

### رہن کا بیان

#### باب ۸۴۳۔ رہن پر سوار ہونا اور اس کا دودھ دوہنا

۱۰۶۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، رہن جب تک مرہون ہے اس پر ہونے والے اخراجات کے بدلہ میں سوار ہوا جاسکتا ہے۔ اسی طرح دودھ دینے والے جانور کا دودھ بھی اس پر ہونے

### کتاب الرهن

#### باب ۸۴۳۔ الرَّهْنُ مَرْكُوبٌ وَمَحْلُوبٌ

(۱۰۶۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الرَّهْنُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا وَلَكِنْ الدَّرُّ يُشْرَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا



كَانَ مَرَهُونًا وَعَلَى الَّذِي يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ النَّفَقَةُ۔

باب ۸۴۴۔ إِذَا اخْتَلَفَ الرَّاهِنُ وَالْمُرْتَهِنُ

(۱۰۶۴) عَنْ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ كَتَبْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَكَتَبَ إِلَيَّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى أَنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ۔

باب ۸۴۵۔ فِي الْعِتْقِ وَفَضْلِهِ

(۱۰۶۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا اسْتَنْقَذَ اللَّهُ بِكُلِّ عَضْوٍ مِنْهُ عَضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ۔

باب ۸۴۶۔ أَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ

(۱۰۶۶) عَنْ أَبِي ذَرٍّ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ أَيْمَانٌ بِاللَّهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ قُلْتُ فَأَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ قَالَ أَغْلَاهَا ثَمَنًا وَأَنْفُسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا قُلْتُ فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ قَالَ تُعِينُ صَانِعًا أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَقَ قَالَ فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ قَالَ تَدْعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلَى نَفْسِكَ۔

باب ۸۴۷۔ إِذَا أَعْتَقَ عَبْدًا

بَيْنَ اثْنَيْنِ أَوْ أَمَةً بَيْنَ الشُّرَكَاءِ

(۱۰۶۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شَرُكَاءَ لَهُ فَيُعْتَقُ فَيُكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قَوْمِ الْعَبْدِ قِيمَةً عَدْلٍ فَأَعْطَى شُرَكَاءَهُ حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ

والے اخراجات کے بدلے میں پیا جاسکتا ہے۔ جو شخص سوار ہوگا، یا اس کا دودھ پئے گا، اخراجات اسی کے ذمے ہوں گے۔

باب ۸۴۴۔ راہن اور مرتہن کا اگر اختلاف ہو جائے

۱۰۶۴۔ حضرت ابن ابی ملیکہؓ نے فرمایا کہ میں نے ابن عباسؓ کی خدمت میں (مسئلہ دریافت کرنے کے لئے) لکھا تو انہوں نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فیصلہ کیا تھا کہ مدعی علیہ سے صرف قسم لی جائے گی۔ (اگر مدعی گواہی نہ پیش کر سکا)۔

باب ۸۴۵۔ غلام آزاد کرنے کی فضیلت

۱۰۶۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے بھی کسی مسلمان (غلام) کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ اس غلام کے ہر عضو کی آزادی کے بدلے، اس شخص کے بھی ایک ایک عضو کو دوزخ سے آزاد کر دے گا۔

باب ۸۴۶۔ کس طرح کے غلام کی آزادی افضل ہے

۱۰۶۶۔ حضرت ابو ذرؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کونسا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ پر ایمان لانا اور اس کے راستے میں جہاد کرنا۔ میں نے پوچھا اور کس طرح کا غلام آزاد کرنا افضل ہے؟ آپ نے فرمایا جو سب سے زیادہ قیمتی ہو اور مالک کی نظر میں جس کی سب سے زیادہ قدر ہو۔ میں نے عرض کیا کہ اگر مجھ سے یہ نہ ہو سکا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر کسی کاریگر کی مدد کرو یا کسی بے ہنر کو کوئی کام سکھا دو (اور اس طرح غلام کی آزادی اور خلق اللہ کے ساتھ حسن معاملت کرو) انہوں نے کہا کہ اگر میں یہ بھی نہ کر سکا؟ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ و مامون کر دو، کہ یہ بھی ایک صدقہ ہے، جسے تم خود اپنے اوپر کرو گے (یعنی کسی کو تکلیف و اذیت نہ پہنچانا بھی ایک درجہ میں نیکی ہے)۔

باب ۸۴۷۔ دو اشخاص کے مشترک غلام یا کئی

شرکاء کی ایک باندی کو کوئی شریک آزاد کرتا ہے

۱۰۶۷۔ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس نے کسی مشترک غلام کے اپنے حصے کو آزاد کر دیا اور اس کے پاس اتنا مال بھی تھا کہ غلام کی پوری قیمت اس سے ادا ہو سکے تو اس کی قیمت انصاف عدل کے ساتھ لگائی جائے گی اور بقیہ شرکاء کو ان کے حصے کی قیمت (اسی



وَالَا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ۔

کے مال سے) دے کر غلام کو اسی کی طرف سے آزاد کر دیا جائے گا ورنہ (اگر اس کے پاس مال نہیں ہے تو) غلام کا جو حصہ آزاد ہو چکا وہ ہو چکا اور بقیہ کی آزادی کے لئے غلام کو خود کوشش کرنی چاہئے۔

باب ۸۴۸۔ آزادی، طلاق وغیرہ میں بھول چوک

۱۰۶۸۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت کے افراد کے دلوں میں پیدا ہونے والے وسوسوں کو جب تک انہیں عمل یا زبان پر نہ لائے، معاف فرمایا ہے۔

باب ۸۴۸. الْخَطَاۃِ وَالنِّسْيَانِ فِي الْعَتَاۃِ وَالطَّلَاقِ

(۱۰۶۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ لِي عَنْ أُمَّتِي مَا وَسَّوَسَتْ بِهِ صُدُورُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَكَلِّمْ۔

فائدہ:- جس کا ترجمہ ہم نے بھول چوک سے کیا ہے۔ مصنفؒ نے اس کیلئے دو لفظ ”خطا و نسیان“ استعمال کئے ہیں۔ خطا کا مفہوم فقہاء نے یہ لکھا ہے کہ کہنا کچھ اور چاہتا تھا اور زبان پر کچھ آ گیا۔ مثلاً کوئی شخص سبحان اللہ کہنا چاہتا تھا اور زبان پر آ گیا انت حر (تم آزاد ہو) اور غلام سامنے تھا۔ نسیان کے معنی بھولنے کے ہیں۔ فقہاء نے اس کی بھی صورتیں لکھی ہیں۔ ناواقفیت، خطا اور نسیان کا اسلامی قانون میں اعتبار کیا گیا ہے اور امام بخاریؒ اس سلسلے میں سب سے آگے ہیں۔ البتہ احناف کی فقہ میں اس کا بہت ہی کم اعتبار ہے۔ شاذ و نادر خاص خاص مسائل میں۔ امام بخاریؒ نے اس باب میں جس توسع سے کام کیا ہے اس کی ایک مثال مذکورہ مسئلہ بھی ہے۔ اگر یہ کہہ دیا جائے کہ نیت کے بغیر کوئی کام ہی نہیں ہوتا تو پھر ہر عمل اور ہر تصرف کے لئے نیت کا مطالبہ ہونے لگے گا، جس کا کوئی قائل نہیں۔ یہ حدیث کہ ”عمل پر اجر نیت کے مطابق ملتا ہے“ اس کا مفہوم صرف اتنا ہے کہ اگر نیت اچھی ہے تو اجر و ثواب کا مستحق ہوگا اور اگر نیت بری ہے تو اجر نہیں ملے گا۔ رہی یہ بحث کہ عمل کی صحت موقوف ہے نیت پر، اس سے حدیث میں سرے سے کوئی بحث ہی نہیں کی گئی۔

باب ۸۴۹۔ ایک شخص نے آزاد کرنے کی نیت سے اپنے

غلام کیلئے کہا وہ اللہ کیلئے ہے اور آزادی کے ثبوت کیلئے گواہ

باب ۸۴۹. إِذَا قَالَ رَجُلٌ لِعَبْدِهِ

هُوَ لِلَّهِ وَنَوَى الْعِتْقَ وَالْأَشْهَادُ فِي الْعِتْقِ

۱۰۶۹۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ جب وہ اسلام قبول کرنے کے ارادے سے نکلے (مدینہ کے لئے) تو ان کے ساتھ ان کا غلام بھی تھا (اتفاق سے راستے میں) دونوں ایک دوسرے سے پھڑ گئے جب ابو ہریرہؓ (مدینہ پہنچنے کے بعد) حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے تو ان کے غلام بھی اچانک آ گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا، ابو ہریرہ! یہ تو تمہارا غلام آ گیا۔ ابو ہریرہؓ نے فرمایا، میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ یہ آزاد ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ نے مدینہ پہنچ کر یہ شعر کہے

”ہائے رے طول شب اور اس کی سختیاں

اگر چہ دار الکفر سے نجات بھی اسی نے دلائی ہے

باب ۸۵۰۔ مشرک کو آزاد کرنا

۱۰۷۰۔ حضرت حکیم بن حزامؓ نے اپنے کفر کے زمانے میں سو غلام آزاد کئے تھے اور سوا اونٹوں کی قربانی دی تھی پھر جب اسلام لائے تو سوا اونٹوں کی قربانی دی اور سو غلام آزاد کئے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول

(۱۰۶۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ لَمَّا أَقْبَلَ يُرِيدُ الْإِسْلَامَ وَمَعَهُ غُلَامُهُ ضَلَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنْ صَاحِبِهِ فَأَقْبَلَ بَعْدَ ذَلِكَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ جَالِسٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هَذَا غُلَامُكَ قَدْ آتَاكَ فَقَالَ أَمَا إِنِّي أَشْهَدُكَ أَنَّهُ حُرٌّ قَالَ فَهُوَ حِينَ يَقُولُ:

يَا لَيْلَةَ مَنْ طَوَّلَهَا وَعَنَانَهَا

عَلَى أَنَّهُمَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَحَبٌ

باب ۸۵۰. عِتْقُ الْمُشْرِكِ

(۱۰۷۰) حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَعْتَقَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِائَةَ رَقَبَةٍ وَحَمَلَ عَلَى مِائَةِ بَعِيرٍ فَلَمَّا أَسْلَمَ حَمَلَ عَلَى مِائَةِ بَعِيرٍ وَأَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ قَالَ فَسَأَلْتُ



اللہ ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! بعض ان اعمال کے متعلق آنحضور ﷺ کا کیا فتویٰ ہے جنہیں میں کفر کے زمانہ میں کرتا تھا۔ ثواب حاصل کرنے کیلئے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو نیکیاں تم پہلے کر چکے ہو، ان سب کے سمیت اسلام میں داخل ہوئے ہو۔“

باب ۸۵۱۔ جس نے کسی عرب کو غلام بنایا، پھر اسے ہبہ کیا ۱۰۷۱۔ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نے فرمایا نبی کریم ﷺ نے بنو المصطلق پر جب حملہ کیا تو وہ بالکل غافل تھے اور ان کے مویشی پانی پی رہے تھے، ان کے لڑنے والوں کو قتل کر دیا گیا تھا اور عورتوں بچوں کو قید کر لیا گیا تھا۔ انہیں قیدیوں میں جویریہؓ (ام المومنین) بھی تھیں۔

۱۰۷۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا، تین باتوں کی وجہ سے جنہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کی زبان سے سنا ہے میں بنو تمیم سے ہمیشہ محبت کرتا ہوں گا۔ آپ ﷺ انکے بارے فرمایا کرتے تھے یہ لوگ دجال کے مقابلے میں میری امت میں سب سے زیادہ سخت ثابت ہوں گے (ایک مرتبہ) بنو تمیم کے یہاں سے صدقات (وصول ہو کر) آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، یہ ہماری قوم کے صدقات ہیں۔ بنو تمیم کی ایک عورت قید ہو کر عائشہؓ کو ملی تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا اسے آزاد کر دو کہ یہ اسمعیلؑ کی اولاد میں سے ہے۔

باب ۸۵۲۔ غلام پر بڑائی جتانے کی اور یہ کہنے کی کراہت کہ ”میرا غلام“ یا ”میری باندی۔“ ۱۰۷۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، کوئی شخص (کسی غلام یا کسی بھی شخص سے) یہ نہ کہے کہ ”اپنے رب (پالنے والے) کو کھانا کھلاؤ۔“ اپنے رب کو وضو کراؤ۔ اپنے رب کو پانی پلاؤ۔ بلکہ صرف میرا سردار، میرے آقا (سیدی و مولای) کہنا چاہئے۔ اسی طرح کوئی شخص یہ نہ کہے ”میرا بندہ، میری باندی“ بلکہ یوں کہنا چاہئے: ”میرا آدمی۔ میری لونڈی۔“

فائدہ:- مصنف کا مقصد یہ ہے کہ غلاموں اور باندیوں پر ان کے مالکوں کو بڑائی نہ جتانی چاہئے۔ انسان ہونے کی حیثیت سے تمام انسان برابر ہیں اور شرف و امتیاز ایک انسان کو دوسرے پر صرف تقویٰ کی وجہ سے ہے۔ اسلام نے سطحی قسم کی مساوات کا ڈھنڈورا نہیں پیٹا ہے، انسانوں میں طبقات اور نوعیتوں کے فرق کو تسلیم کیا ہے، اس کے باوجود سب کا حاکم اور سب کا مالک اللہ تعالیٰ ہے اور اس کی حاکمیت و مالکیت کا یقین و تصور سب پر مقدم ہے۔ آقا اگر غلام کو ”میرا غلام“ یا ”میری باندی“ جیسے الفاظ سے مخاطب کرتا ہے تو اس سے اس کے دل کے کبر و عجب کی نشاندہی ہوتی ہے اس لئے احادیث میں اس سے منع کر دیا گیا کہ ایسا نہ کہیں مصنف بخاری شریف میں قرآن کی آیتیں بھی لائے ہیں

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ أَشْيَاءَ كُنْتُ أَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنْتُ قَالُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلَمْتَ عَلَى مَا سَلَفَ لَكَ مِنْ خَيْرٍ۔

باب ۸۵۱۔ مَنْ مَلَكَ مِنَ الْعَرَبِ رَقِيقًا

(۱۰۷۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغَارَ عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُونَ وَأَنْعَمَهُمْ تُسْقَى عَلَى الْمَاءِ فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَسَبَى ذُرَارِيَهُمْ وَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ جُؤَيْرِيَةَ۔

(۱۰۷۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ مَا زِلْتُ أَحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ مُنْذُ ثَلَاثِ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِيهِمْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى الدَّجَالِ قَالَ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا وَكَانَتْ سَبِيَّةً مِنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ أَعْتَقِيهَا فَإِنَّهَا مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ۔

باب ۸۵۲۔ كَرَاهِيَةُ التَّطَاوُلِ عَلَى

الرَّقِيقِ وَقَوْلُهُ عَبْدِي أَوْ أُمَّتِي

(۱۰۷۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ أَطْعِمُ رَبَّكَ وَضَيَّ رَبَّكَ إِسْقِ رَبَّكَ وَلْيَقُلْ سَيِّدِي مَوْلَايَ وَلَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ عَبْدِي أُمَّتِي وَلْيَقُلْ فَتَايَ وَفَتَاتِي وَغُلَامِي۔



جن میں انہیں الفاظ سے خطاب ہوا ہے تو مقصد اس کا یہ ہے کہ احادیث میں ممانعت تہذیب و تادیب کے لئے ہے۔ انسانوں کو خاص فطرت کے پیش نظر خداوند تعالیٰ اگر اپنے کلام میں یہی فرماتا ہے تو بات دوسری ہے۔

باب ۸۵۳۔ اِذَا اَتَاهُ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ

(۱۰۷۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ فَإِنْ لَمْ يُجْلِسْهُ مَعَهُ فَلَيْنَا وَلَهُ لُقْمَةٌ أَوْ لُقْمَتَيْنِ أَوْ أَكْلَةٌ أَوْ أَكْلَتَيْنِ فَإِنَّهُ وَلِيَّ عِلَاجِهِ۔

باب ۸۵۳۔۔ جب کسی کا خادم کھانا لائے

۱۰۷۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب کسی کا خادم کھانا لائے اور وہ اسے اپنے ساتھ (کھلانے کیلئے) نہ بٹھاسکے تو ایک یا دو لقمہ ضرور کھانا چاہئے یا (آپ نے لقمہ اولقمین کی بجائے) اکلہ او اکلین فرمایا کیونکہ کام تو سارا اسی نے کیا ہے۔

باب ۸۵۴۔ اِذَا ضَرَبَ الْعَبْدَ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ

(۱۰۷۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ۔

باب ۸۵۴۔ کوئی غلام کو مارے تو چہرے سے بہر حال پرہیز کرنا چاہئے  
۱۰۷۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب کوئی کسی سے جھگڑا کرے (اور اسے مارے) تو چہرے (پر مارنے) سے بہر حال پرہیز کرنا چاہئے۔

فائدہ:- مار پیٹ میں چہرے پر مارنے سے پرہیز صرف غلام کے ساتھ خاص نہیں ہے۔ یہاں چونکہ غلاموں کا بیان ہے، اس لئے عنوان میں اسی کا خصوصیت سے ذکر کیا۔ بلکہ چہرے پر مارنے سے پرہیز کا حکم تمام انسانوں بلکہ جانوروں تک کے لئے ہے۔

باب ۸۵۵۔ مَا يَجُوزُ مِنْ شُرُوطِ الْمَكَاتِبِ

(۱۰۷۶) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ ارْجِعِي إِلَى أَهْلِكَ فَإِنْ أَحْبَبُوا أَنْ أَقْضِيَ عَنْكَ كِتَابَتَكَ وَيَكُونُ وَلَاءُكَ لِي فَعَلْتُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ بِرِيرَةَ لِأَهْلِهَا فَأَبَوْا وَقَالُوا إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكَ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُونُ وَلَاءُكَ لَنَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِي فَأَعْتِقِي فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ قَالَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ أَنْاسٍ يَشْتَرُ طُوقَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ مِنْ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلَيْسَ لَهُ وَإِنْ شَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ شَرَطُ اللَّهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ۔

باب ۸۵۵۔ مکاتب سے کس قسم کی شرطیں جائز ہیں

۱۰۷۶۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ حضرت بریرہؓ ان کے پاس، اپنے معاملہ کتابت میں مدد لینے کے لئے آئیں ابھی انہوں نے کچھ بھی ادا نہیں کیا تھا۔ میں نے کہا کہ تم اپنے مالکوں کے پاس جاؤ، اگر وہ یہ پسند کریں کہ تمہارے معاملہ کتابت کی پوری رقم میں ادا کردوں اور تمہاری ولاء میرے ساتھ قائم ہو تو میں ایسا کر سکتی ہوں۔ بریرہؓ نے یہ صورت اپنے مالکوں کے سامنے رکھی، لیکن انہوں نے انکار کیا اور کہا کہ اگر وہ (عائشہؓ) تمہارے ساتھ نیک کام کرنا چاہتی ہیں تو انہیں اس کا اختیار ہے لیکن تمہاری ولاء ہمارے ہی ساتھ قائم رہے گی عائشہؓ نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم خرید کر انہیں آزادا کر دو، ولاء تو اسی کے ساتھ ہوتی ہے جو آزاد کرے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا کہ کچھ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جن کی کوئی اصل کتاب اللہ میں نہیں ہے۔ پس جو بھی ایسی شرط لگائے گا جس کی اصل کتاب اللہ میں موجود نہ ہو تو وہ ناقابل عمل ٹھہرے گی، خواہ سو مرتبہ ایسی شرطیں کیوں نہ لگالے، اللہ تعالیٰ کی شرط ہی (عمل کے) لائق اور مضبوط ہے۔



فائدہ:- غلامی کے باب میں مکاتبت ایک ایسا معاملہ ہے جس کے ذریعہ غلام متعدد قسطوں میں ایک خاص رقم اپنے آقا کو دے کر خود کو آزاد کرا سکتا ہے۔ احناف کہتے ہیں کہ مکاتبت کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے آیت قرآنی میں اس کی طرف اشارہ موجود ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جب اپنے کسی غلام سے کتابت کا معاملہ طے کر لیا تو اپنی طرف سے بھی اس کی مدد کرنی چاہئے تاکہ اسے کامیابی حاصل ہو۔

## کتاب الہبۃ

باب ۸۵۶. الہبۃ وفضلہا والتحریر علیہا

(۱۰۷۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةً لِّجَارَتِهَا وَلَوْ فَرَسَنَ شَاةً۔

باب ۸۵۶۔ ہبہ کی فضیلتیں اور ترغیب

۱۰۷۷۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اے مسلمان خواتین! ہرگز کوئی پڑوسن اپنی دوسری پڑوسن کیلئے (معمولی ہدیہ کو بھی) حقیر نہ سمجھے، خواہ بکری کے کھر کا ہی کیوں نہ ہو۔

فائدہ:- مطلب یہ ہے کہ اپنے پڑوسیوں کے پاس ہدایا وغیرہ بھیجتے رہنا چاہئے۔ اگر کسی کے پاس زیادہ نہیں تو جو کچھ بھی معمولی سے معمولی چیز اس کا بھی ہدیہ بھیجنے میں تامل نہ کرنا چاہئے۔ بکری کے کھر کا ذکر صرف ہدیہ کی کم قیمتی کے ظاہر کرنے کے لئے آیا ہے۔

(۱۰۷۸) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ ابْنِ أُخْتِي إِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى الْهَلَالِ ثُمَّ الْهَلَالِ ثَلَاثَةَ أَهْلَةٍ فِي شَهْرَيْنِ وَمَا أُوقِدَتْ فِي آيَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارٌ فَقُلْتُ يَا خَالَهٗ مَا كَانَ يُعِيشُكُمْ قَالَتْ الْأَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِيرَانٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ كَانَتْ لَهُمْ مَنَائِحُ وَكَانُوا يَمْنَحُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِّنَ اللَّبَانِ هُمْ فَيَسْقِيْنَاهُ۔

۱۰۷۸۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عروہؓ سے فرمایا: میرے بھانجے (رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں حال یہ تھا کہ) ہم ایک چاند دیکھتے، پھر دوسرا دیکھتے پھر تیسرا دیکھتے۔ اس طرح دو دو مہینے گزر جاتے اور رسول اللہ ﷺ کے گھروں میں آگ نہ جلتی تھی۔ پوچھا کہ خالہ! پھر آپ زندہ کس طرح رہتی تھیں؟ آپؓ نے فرمایا صرف دو چیزوں، کھجور اور پانی پر (گزر رہا تھا) البتہ رسول اللہ ﷺ کے چند انصاری پڑوسی تھے، جن کے پاس دودھ دینے والی بکریاں تھیں اور وہ رسول اللہ ﷺ کے یہاں بھی ان کا دودھ پہنچا جایا کرتے تھے۔ آپؓ اسے ہمیں پلاتے تھے۔

باب ۸۵۷. الْقَلِيلُ مِنَ الْهَبَةِ

(۱۰۷۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ دُعِيتُ إِلَى ذِرَاعٍ أَوْ كِرَاعٍ لَا جَبْتُ وَلَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ ذِرَاعٌ أَوْ كِرَاعٌ لَقَبِلْتُ۔

باب ۸۵۷۔ معمولی ہدیہ

۱۰۷۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اگر مجھے دست یا پائے (کے گوشت) پر بھی بلایا جائے تو میں قبول کر لوں گا اور مجھے دست یا پائے (کے گوشت) کا ہدیہ بھیجا جائے تو اسے قبول کر لوں گا۔

باب ۸۵۸. قَبُولُ هَدِيَّةِ الصَّيْدِ

(۱۰۸۰) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَنْفَعَنَا رَبَّنَا بَمَرًا لِّظَهْرَانٍ فَسَعَى الْقَوْمُ فَلَغِبُوا فَأَدْرَكْتُهَا فَأَخَذْتُهَا فَأَتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا وَبَعَثَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَوْرِكَهَا أَوْ فَخِذِيهَا قَالَ

باب ۸۵۸۔ شکار کا ہدیہ قبول کرنا

۱۰۸۰۔ حضرت انسؓ نے فرمایا مرا ظہر ان میں ہم نے ایک خرگوش کا پیچھا کیا (لوگ اس کے پیچھے) دوڑے اور اسے تھکا دیا اور میں نے قریب پہنچ کر اسے پکڑ لیا۔ پھر ابو طلحہؓ کے یہاں لایا۔ آپؓ نے اسے ذبح کیا اور اس کے پیچھے کا یا دونوں رانوں کا گوشت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بھی



فَخَذَيْهَا لَا شَكَّ فِيهِ فَقَبِلَهُ، قُلْتُ وَآكَلَ مِنْهُ قَالَ وَآكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ قَبِلَهُ،

بھیجا۔ (یقین کے ساتھ راوی نے) کہا کہ دونوں رانیں ہی آپ نے بھیجی تھیں اس میں کوئی شبہ نہیں! آپ ﷺ نے اسے قبول فرمایا تھا۔ پوچھا گیا کہ اس میں سے آپ ﷺ نے تناول بھی فرمایا تھا؟ جواب دیا کہ تناول بھی فرمایا تھا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے وہ ہدیہ قبول کیا تھا۔

باب ۸۵۹۔ ہدیہ قبول کرنا

۱۰۸۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان کی خالہ ام حفیدہؓ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پنیر، گھی اور گوہ کا ہدیہ پیش کیا۔ حضور اکرم ﷺ نے پنیر اور گھی میں سے تناول فرمایا، لیکن گوہ پسند نہ ہونے کی وجہ سے چھوڑ دی۔ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے (اسی) دسترخوان پر (گوہ کو بھی) کھایا گیا اور اگر وہ حرام ہوتی تو حضور اکرم ﷺ کے دسترخوان پر کبھی نہ کھائی جاتی۔

باب ۸۵۹. قَبُولُ الْهَدِيَّةِ

(۱۰۸۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَهْدَتْ أُمُّ حَفِيدَةَ خَالَاتُ بَنِي عَبَّاسٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقِطًا وَسَمْنًا وَأَضْبًا فَأَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَقِطِ وَالسَّمْنِ وَتَرَكَ الضَّبَّ تَقْدَرًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَكَلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَا أَكَلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

فائدہ:- گوہ کے مکروہ ہونے پر تو سب کا اتفاق ہے، لیکن محدثین کے یہاں اس کا گوشت مکروہ تنزیہی ہے اور فقہاء احناف مکروہ تحریمی کہتے ہیں۔ دیگر احادیث سے اسکے گوشت پر سخت ناگواری مفہوم ہوتی ہے۔ اسکے علاوہ گوہ نہایت بدترین جانور ہے اور اس کے گوشت میں سمیت بھی ہوتی ہے۔

۱۰۸۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جب کوئی کھانے کی چیز لائی جاتی تو آپ دریافت فرماتے، یہ ہدیہ ہے یا صدقہ؟ اگر کہا جاتا کہ صدقہ ہے تو آپ ﷺ اپنے اصحاب سے فرماتے کہ کھاؤ۔ لیکن خود نہ کھاتے اور اگر کہا جاتا کہ ہدیہ ہے تو آپ ﷺ خود بھی ہاتھ بڑھاتے اور صحابہؓ کے ساتھ تناول فرماتے۔

(۱۰۸۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى بِطَعَامٍ سَأَلَ عَنْهُ أَهْدِيَّةٌ أَمْ صَدَقَةٌ فَإِنْ قِيلَ صَدَقَةٌ قَالَ لِأَصْحَابِهِ كُلُوا وَلَمْ يَأْكُلْ وَإِنْ قِيلَ هَدِيَّةٌ ضَرَبَ بِيَدِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ مَعَهُمْ۔

۱۰۸۳۔ حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک مرتبہ گوشت پیش کیا گیا۔ اور یہ بتایا گیا کہ بریرہؓ کو کسی نے صدقہ میں دیا ہے۔ لیکن حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ان کے لئے یہ صدقہ ہے اور ہمارے لئے (جب ان کے واسطے سے پہنچا تو) ہدیہ ہے

(۱۰۸۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُو النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَقِيلَ تُصَدِّقُ عَلَى بَرِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ۔

باب ۸۶۰۔ جس نے اپنے دوست کو ہدیہ بھیجا اور

اس کے لئے اس کی کسی خاص بیوی کی باری کا انتظار کیا

۱۰۸۴۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی ازواج کی دو جماعتیں تھیں، ایک میں عائشہؓ، حفصہ اور سودہ رضوان اللہ علیہن اور دوسری جماعت میں ام سلمہ اور بقیہ ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہن تھیں۔ مسلمانوں کو رسول اللہ ﷺ کی عائشہؓ کے ساتھ محبت و تعلق کا علم تھا۔ اس

باب ۸۶۰. مَنْ أَهْدَى إِلَى صَاحِبِهِ

وَتَحَرَّى بَعْضَ نِسَائِهِ دُونَ بَعْضٍ

(۱۰۸۴) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ نِسَاءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ جَزْبَيْنِ فَجِزْبٌ فِيهِ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ وَصَفِيَّةُ وَسَوْدَةُ وَالْجِزْبُ الْآخَرُ أُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ نِسَاءِ رَسُولِ اللَّهِ



صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ قَدْ عَلِمُوا  
حُبَّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ فَإِذَا  
كَانَتْ عِنْدَ أَحَدِهِمْ هَدِيَّةٌ يُرِيدُ أَنْ يُهْدِيَهَا إِلَى  
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْرَجَهَا حَتَّى إِذَا  
كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ  
عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بَعَثَ صَاحِبَ الْهَدِيَّةِ إِلَى  
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ  
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَكَلَّمَ حَزْبُ أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ لَهَا  
كَلِمِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ  
النَّاسَ فَيَقُولُ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُهْدِيَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً فَلْيُهْدِهِ إِلَيْهِ حَيْثُ كَانَ  
مِنْ بُيُوتِ نِسَاءٍ هَ فَكَلَّمَتْهُ أُمُّ سَلَمَةَ بِمَا قُلْنَ فَلَمْ يَقُلْ  
لَهَا شَيْئًا فَسَأَلْنَهَا فَقَالَتْ مَا قَالَ لِي شَيْئًا فَقُلْنَ لَهَا  
فَكَلِّمِيهِ قَالَتْ فَكَلَّمَتْهُ حِينَ دَارَ إِلَيْهَا أَيْضًا فَلَمْ يَقُلْ  
لَهَا شَيْئًا فَسَأَلْنَهَا فَقَالَتْ مَا قَالَ لِي شَيْئًا فَقُلْنَ لَهَا  
كَلِّمِيهِ حَتَّى يُكَلِّمَكَ فَدَارَ إِلَيْهَا فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ لَهَا  
لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّ الْوَحْيَ لَمْ يَأْتِنِي وَأَنَا فِي  
تُوبِ امْرَأَةٍ إِلَّا عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَالَتْ أَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ  
مِنْ إِذَاءِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ثُمَّ إِنَّهُنَّ دَعَوْنَ فَاطِمَةَ بِنْتَ  
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلْنَ إِلَى  
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ إِنَّ نِسَاءَكَ  
يَنْشُدْنَكَ اللّٰهُ الْعَدْلَ فِي بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ  
يَا بَنِيَّةُ أَلَا تُحِبِّينَ مَا أَحَبُّ قَالَتْ بَلَى فَرَجَعْتُ إِلَيْهِنَّ  
فَأَخْبَرْتُهُنَّ فَقُلْنَ أَرْجِعِي إِلَيْهِ فَأَبَتْ أَنْ تَرْجِعَ فَأَرْسَلْنَ  
زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ فَاتَتْهُ فَاعْلَظَتْ وَقَالَتْ إِنَّ نِسَاءً  
كَ يَنْشُدْنَكَ اللّٰهُ الْعَدْلَ فِي بِنْتِ ابْنِ أَبِي قَحَافَةَ  
فَرَفَعَتْ صَوْتَهَا حَتَّى تَنَازَلَتْ عَائِشَةُ وَهِيَ قَاعِدَةٌ  
فَسَبَّتْهَا حَتَّى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لِيَنْظُرَ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا هَلْ تَكَلَّمُ قَالَ  
فَتَكَلَّمَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَرُدُّ عَلَى زَيْنَبَ

لئے جب کسی کے پاس کوئی ہدیہ ہوتا اور وہ اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت  
میں پیش کرنا چاہتا تو انتظار کرتا۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ کی عائشہ کے گھر  
میں قیام کی باری ہوتی تو ہدیہ دینے والے صاحب اپنا ہدیہ حضور اکرم ﷺ  
کی خدمت میں بھیجتے۔ اس پر ام سلمہ کی جماعت کی ازواج مطہرات نے  
آپس میں صلاح مشورہ کیا اور ام سلمہ سے کہا کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے  
گفتگو کریں تاکہ آپ ﷺ لوگوں سے فرمادیں کہ جسے میرے یہاں ہدیہ  
بھیجنا ہو وہ (کسی کی خاص باری کا انتظار کئے بغیر) جہاں بھی آنحضور ﷺ  
ہوں وہیں بھیجا کرے۔ چنانچہ ان ازواج رضوان اللہ علیہن کے مشورہ  
کے مطابق انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا، لیکن حضور اکرم ﷺ نے  
انہیں کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر ان ازواج نے پوچھا تو بتادیا کہ مجھے آپ  
ﷺ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ ازواج مطہرات نے کہا کہ پھر ایک مرتبہ کہو،  
پھر جب آپ کی باری آئی تو دوبارہ انہوں نے آپ ﷺ سے عرض کیا۔  
اس مرتبہ بھی آپ ﷺ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ جب ازواج نے پوچھا تو  
پھر وہی بتایا کہ آپ ﷺ نے مجھے اس کا کوئی جواب ہی نہیں دیا۔ ازواج  
نے اس مرتبہ ان سے کہا کہ آنحضور کو اس مسئلہ پر بلواؤ تو سہی۔ جب ان  
کی باری آئی تو انہوں نے پھر کہا۔ حضور اکرم ﷺ نے اس مرتبہ فرمایا  
عائشہ کے بارے میں مجھے اذیت نہ دو عائشہ کے سوا اپنی ازواج میں سے  
کسی کے کپڑے میں بھی مجھ پر وحی نازل نہیں ہوئی ہے ام سلمہ نے بیان  
کیا کہ (حضور اکرم ﷺ کے اس فرمان پر) انہوں نے عرض کیا، آپ کو  
ایذا پہنچانے کی وجہ سے اللہ کے حضور میں میں تو توبہ کرتی ہوں، یا رسول  
اللہ! پھر ان ازواج نے رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی فاطمہؓ کو بلایا اور ان  
کے ذریعہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں یہ کہلوا یا کہ آپ ﷺ کی ازواج  
ابوبکرؓ کی بیٹی کے بارے میں خدا کے لئے آپ سے عدل چاہتی ہیں۔  
چنانچہ انہوں نے بھی آپ ﷺ سے گفتگو کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا،  
میری بیٹی! کیا تم وہ پسند نہیں کرتی ہو جو میں پسند کروں؟ جواب دیا کہ  
کیوں نہیں! اس کے بعد وہ واپس آگئیں اور ازواج کو اطلاع دی۔  
انہوں نے ان سے بھی دوبارہ خدمت نبوی میں جانے کے لئے کہا۔ لیکن  
آپ نے دوبارہ جانے سے انکار کیا تو انہوں نے (ام المؤمنین) زینب  
بنت جحشؓ کو بھیجا۔ وہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئیں تو انہوں نے سخت گفتگو  
کی اور کہا کہ آپ ﷺ کی ازواج ابوقحافہ کی بیٹی کے بارے میں آپ ﷺ



رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَتَّى اسْكَنْتَهَا قَالَتْ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَائِشَةَ وَقَالَ إِنَّهَا بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ۔

سے خدا کے لئے انصاف مانگتی ہیں۔ ان کی آواز بلند ہوگئی اور انہوں نے عائشہؓ کو بھی نہیں پہنچا عائشہؓ وہیں بیٹھی ہوئی تھیں انہوں نے (ان کے منہ پر) انہیں برا بھلا کہا۔ رسول اللہ ﷺ عائشہؓ کی طرف دیکھنے لگے کہ دیکھیں کچھ بولتی ہیں یا نہیں۔ بیان کیا کہ عائشہؓ بھی بول پڑیں اور زینبؓ کی باتوں کا جواب دینے لگیں۔ اور آخر انہیں خاموش کر دیا پھر رسول اللہ ﷺ نے عائشہؓ کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ یہ ابو بکرؓ کی بیٹی ہے۔

فائدہ:- اگر کسی شخص کے نکاح میں ایک سے زیادہ بیویاں ہوں تو ان میں اہم، تمام معاملات میں عدل و انصاف اور برابری قائم رکھنا شوہر کے لئے ضروری ہے لیکن اگر کوئی دوسرا شخص ہدیہ بھیجے اور اس سلسلے میں ادا شناسی سے کام لے کر ایسے موقع پر بھیجے جب شوہر اپنی سب سے محبوب بیوی کے یہاں قیام پذیر ہو۔ اپنی باری کے مطابق تو اس کی ذمہ داری شوہر پر نہیں آتی اور جو کچھ اس کے پاس ہدیہ میں آیا ہے اس کے لئے یہ بھی ضروری نہیں کہ تمام بیویوں میں اسے برابر برابر تقسیم کرے۔ شوہر پر مساوات اور عدل کے سلسلے میں صرف وہی امور ضروری ہیں جن کا وہ خود ذمہ دار ہے مثلاً سونے کی باری مقرر کرنا کھانے پینے اور دوسری ضروریات میں انصاف اور مساوات سے کام لینا وغیرہ۔ امہات مومنین میں باہم آپ نے اپنے سے متعلق تمام امور میں عدل اور مساوات کو ملحوظ رکھا تھا۔ اس حدیث سے ازواج مطہرات کے باہم مناقشے کی بھی ایک ہلکی سی تصویر سامنے آتی ہے طبیعتیں مختلف ہوتی ہیں اور ہر شخص اپنے مزاج کے مطابق لوگوں سے تعلق رکھتا اور ان کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا ہے ازواج مطہرات کے باہم تعلق اور ان کی گروہ بندی کی بھی صرف اتنی ہی حقیقت ہے۔ ان کے مناقشوں کے بارے میں اس بنیادی امر کا لحاظ رکھنا ضروری ہے کہ اپنی تمام فضیلتوں کے باوجود وہ انسان ہی تھیں۔ حضور اکرم ﷺ کی عدل گستریات سے بھی انہیں شکایتیں ہو جاتی تھیں اور آپ کے سامنے اپنے مطالبات بھی وہ رکھا کرتی تھیں بالکل اسی طرح جس طرح عورتیں اپنے شوہروں کے ساتھ معاملہ کرتی ہیں البتہ ازواج مطہرات اپنی بعض خصوصیات کی وجہ سے ممتاز ہیں اور وہ ہے تقویٰ، خواہشات نفسانی کی مخالفت، دنیا پر آخرت کو ترجیح اور حضور اکرم ﷺ کی صحبت جو خیر الوریٰ تھے۔ اور آپ اس امتیاز کی جھلک ان کے ہر معاملے میں دیکھ سکتے ہیں۔ اس موقع پر یہ بھی نہ بھولنا چاہئے کہ انبیاء علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ ان کے گھریلو معاملات میں بھی مبتلا کرتا ہے تاکہ زندگی کے اس خاص موڑ پر بھی ان معاملات میں ان کا عزم، ان کا تقویٰ اور ان کا عدل و انصاف امتیوں کے لئے اسوۂ حسنہ بنے اور تاکہ دنیا کو معلوم ہو جائے کہ ان کی جلوت میں بھی خیر و برکت ہے اور ان کی خلوت میں جلوت سے زیادہ خیر ہے۔

#### باب ۸۶۱۔ مَا لَا يُرَدُّ مِنَ الْهَدِيَّةِ

(۱۰۸۶) عَنْ أَنَسٍ لَا يَرُدُّ الطَّيِّبَ قَالَ وَزَعَمَ أَنَسٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطَّيِّبَ۔

#### باب ۸۶۱۔ جو ہدیہ واپس نہ کیا جانا چاہئے

۱۰۸۶۔ حضرت انس بن مالکؓ خوشبو رد نہیں کرتے تھے بلکہ کیونکہ فرمایا کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ بھی خوشبو کو واپس نہیں کیا کرتے تھے۔

#### باب ۸۶۲۔ الْمُكَافَاةُ فِي الْهَبَةِ

(۱۰۸۷) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيبُ عَلَيْهَا۔

#### باب ۸۶۲۔ ہدیہ کا بدلہ

۱۰۸۷۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ہدیہ قبول فرمایا کرتے تھے لیکن اس (ہدیہ) کا بدلہ بھی دے دیا کرتے تھے۔

#### باب ۸۶۳۔ الْإِشْهَادُ فِي الْهَبَةِ

(۱۰۸۸) عَنْ النَّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ)

#### باب ۸۶۳۔ ہدیہ کے گواہ

۱۰۸۸۔ حضرت نعمان بن بشیرؓ پر بیان فرما رہے تھے کہ میرے والد



وَهُوَ عَلَى الْمَنْبَرِ يَقُولُ أَعْطَانِي أَبِي عَطِيَّةً فَقَالَتْ عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ لَا أَرْضَى حَتَّى تُشْهَدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أَعْطَيْتُ ابْنِي مِنْ عَمْرَةَ بِنْتِ رَوَاحَةَ عَطِيَّةً فَأَمَرْتَنِي أَنْ أَشْهَدَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَعْطَيْتَ سَائِرَ وَلَدِكَ مِثْلَ هَذَا قَالَ لَا قَالَ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ فَرَجَعَ فَرَدَّ عَطِيَّتَهُ۔

نے مجھے ایک عطیہ دیا تو عمرہ بنت رواحہ (نعمان کی والدہ) نے کہا کہ جب تک آپ رسول اللہ ﷺ کو اس پر گواہ نہ بنائیں میں تیار نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ (حاضر خدمت ہو کر) انہوں نے عرض کیا کہ عمرہ بنت رواحہ سے، اپنے بیٹے کو میں نے ایک عطیہ دیا تو انہوں نے کہا کہ پہلے میں آپ ﷺ کو اس پر گواہ بنالوں۔ حضور اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا، کیا اسی جیسا عطیہ اپنی تمام اولاد کو آپ نے دیا ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان عدل و انصاف کو قائم رکھو، چنانچہ وہ واپس ہوئے اور ہدیہ واپس لے لیا۔

باب ۸۶۵۔ هِبَةُ الرَّجُلِ لِامْرَأَتِهِ وَالْمَرْأَةِ لِزَوْجِهَا

(۱۰۸۹) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ۔

باب ۸۶۵۔ مرد کا اپنی بیوی کو اور بیوی کا اپنے شوہر کو ہدیہ، ۱۰۸۹۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اپنا ہدیہ واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو قے کر کے پھر چاٹ جاتا ہے۔

باب ۸۶۶۔ هِبَةُ الْمَرْأَةِ لِغَيْرِ زَوْجِهَا

وَعَتَقُهَا إِذَا كَانَ لَهَا زَوْجٌ فَهُوَ جَائِزٌ

(۱۰۹۰) عَنْ مِمْوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا أَعْتَقَتْ وَلِيدَةً وَلَمْ تَسْتَأْذِنْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُهَا الَّذِي يَدُورُ عَلَيْهَا فِيهِ قَالَتْ أَشْعَرْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَعْتَقْتُ وَلِيدَتِي قَالَ أَوْفَعَلْتِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَعْطَيْتَهَا أَخْوَالكِ كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكَ۔

باب ۸۶۶۔ عورت اپنے شوہر کے سوا کسی اور کو ہبہ کرتی ہے یا غلام آزاد کرتی ہے تو شوہر کے ہوتے ہوئے بھی جائز ہے ۱۰۹۰۔ ام المؤمنین مہمونہ بنت حارثؓ نے ایک باندی نبی کریم ﷺ سے اجازت لئے بغیر آزاد کر دی۔ پھر جس دن نبی کریم ﷺ کی باری آپ کے گھر قیام کی تھی، انہوں نے خدمت نبوی ﷺ میں عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کو بھی معلوم ہوا، میں نے اپنی باندی آزاد کر دی ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، اچھا تم نے آزاد کر دیا! انہوں نے عرض کیا کہ ہاں۔ فرمایا کہ اگر اس کے بجائے تم نے اپنے ماموں کو دے دی ہوتی تو تمہیں اس سے بھی زیادہ اجر ملتا۔

فائدہ:- اگر عورت اپنا مال کسی کو ہبہ کرتی ہے یا اپنا غلام آزاد کرتی ہے تو اس کے لئے شوہر کی اجازت ضروری نہیں ہے۔ شوہر کی اجازت کے بغیر اسے ان تصرفات کا اختیار اور حق ہے۔ البتہ اگر کوئی عورت بے عقل و شعور ہے کہ کسی معاملہ کی اسے تمیز نہیں تو ایسی صورت میں عام لوگوں کو بھی تصرفات سے روک دیا جاتا ہے۔ اور اسی لئے عورت کو بھی روکا جائے گا۔

(۱۰۹۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَأَيُّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ وَكَانَ يُقْسِمُ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِّنْهُنَّ يَوْمَهَا وَلَيْلَتُهَا غَيْرَ أَنَّ سَهْوَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتُهَا لِعَائِشَةَ زَوْجِ

۱۰۹۱۔ حضرت عائشہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازواج کے لئے قرعہ اندازی کرتے اور جن کا حصہ نکل آتا انہیں کو اپنے ساتھ (سفر میں) لے جاتے۔ حضور اکرم ﷺ کا یہ بھی معمول تھا کہ اپنی تمام ازواج کے لئے ایک ایک دن اور رات کی باری مقرر کر دی تھی، البتہ (آخر میں) سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا نے (کبر سنی کی وجہ سے)



النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَتَّغِي بِذَلِكَ رِضًا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اپنی باری عائشہؓ کو دے دی تھی، اس سے ان کا مقصد حضور اکرم ﷺ کی رضا و خوشنودی حاصل کرنا تھی۔

### باب ۸۶۷. كَيْفَ يُقْبَضُ الْعَبْدُ وَالْمَتَاعُ

(۱۰۹۲) عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَّةً وَلَمْ يُعْطَ مَخْرَمَةً مِنْهَا شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ فَقَالَ ادْخُلْ فَادْعُهُ لِي قَالَ فَدَعَوْتُهُ لَهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا فَقَالَ خَبَانَا هَذَا لَكَ قَالَ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَضِيَ مَخْرَمَةُ۔

باب ۸۶۷۔ غلام یا سامان پر قبضہ کب متصور ہوگا  
۱۰۹۲۔ حضرت مسور بن مخرمہؓ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے چند قبائیں تقسیم کیں اور مخرمہؓ کو اس میں سے ایک بھی نہیں دی، انہوں نے (مجھ سے) فرمایا بیٹے چلو۔ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں چلیں میں ان کے ساتھ چلا۔ انہوں نے فرمایا کہ اندر جاؤ اور حضور ﷺ سے عرض کرو کہ میں آپ کا منتظر کھڑا ہوں چنانچہ میں جا کر حضور اکرم ﷺ کو بلا لایا۔ آپ ﷺ اس وقت انہیں قبائوں میں سے ایک قبائپہنے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا کہاں چھپے ہوئے تھے۔ لویہ قبائپہاری ہے۔ حضرت مسورؓ نے بیان کیا کہ مخرمہؓ نے قبائ کی طرف دیکھا، حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: مخرمہ خوش ہو گئے۔

### باب ۸۶۸. هَدِيَّةٌ مَا يُكْرَهُ لِبُسْهَآ

(۱۰۹۳) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهَا وَجَاءَ عَلِيٌّ فَذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ عَلِيَّ بَابَهَا سِتْرًا مَوْشِيًا فَقَالَ مَالِي وَلِلدُّنْيَا فَاتَاهَا عَلِيٌّ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهَا فَقَالَتْ لِيَأْمُرْنِي فِيهِ بِمَا شَاءَ قَالَ تُرْسِلُ بِهِ إِلَى فُلَانٍ أَهْلِ بَيْتٍ بِهِمْ حَاجَةٌ۔

باب ۸۶۸۔ ایسے کپڑے کا ہدیہ جس کا پہننا پسندیدہ نہ ہو  
۱۰۹۳۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ آپ ﷺ فاطمہؓ کے گھر تشریف لے گئے لیکن اندر نہیں گئے (بلکہ باہر ہی سے واپس چلے آئے) جب علیؓ گھر آئے تو فاطمہؓ نے ان سے اس کا ذکر کیا (کہ آپ ﷺ گھر میں تشریف نہیں لائے) علیؓ نے اس کا ذکر حضور اکرم ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا میں نے اس کے دروازے پر دھاری دار پردہ لٹکا دیکھا تھا، مجھے دنیا کی آرائش و زیبائش سے کیا سروکار! (اس لئے واپس چلا آیا) علیؓ نے آ کر فاطمہؓ سے حضور اکرم ﷺ کی گفتگو کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ آنحضور ﷺ مجھے جس طرح کا چاہیں اس سلسلے میں حکم فرمائیں (آپ ﷺ کو جب یہ بات پہنچی تو) آپ ﷺ نے فرمایا کہ فلاں گھرانے میں اسے بھجوا دیں۔ انہیں ضرورت ہے۔

فائدہ:- دروازہ پر کپڑا لٹکانا ناجائز نہیں تھا، لیکن فاطمہؓ آپ ﷺ کی صاحبزادی ہیں، اور آپ ﷺ کو ان سے غایت درجہ محبت ہے۔ اس لئے آپ ﷺ دنیا میں جس طرح ہر طرح کی آرائش و زیبائش سے الگ ہو کر رہنا چاہتے ہیں، وہی ان کے لئے بھی آپ ﷺ نے پسند فرمایا اور اسی لئے ناگواری کا اظہار فرمایا۔

حضرت علیؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے ایک ریشمی حلہ ہدیہ میں دیا تو میں نے اسے پہن لیا لیکن جب غصے کے آثار روئے مبارک پر دیکھے تو اسے (اپنے گھر کی) عورتوں میں پھاڑ کر تقسیم کر دیا۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَهْدَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً سِيرَاءً فَلَبِسْتُهَا فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَشَقَّقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي۔

### باب ۸۶۹. مُشْرِكِينَ كَاهِدِيَهُ قَبُولَ كَرْنَا

۱۰۹۴۔ حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرؓ نے بیان کیا کہ ہم ایک سوتیں آدمی

باب ۸۶۹. قَبُولُ الْهَدِيَّةِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ۔  
(۱۰۹۴) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ (رَضِيَ اللَّهُ



عَنْهُمَا) قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِينَ وَمِائَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ أَوْ نَحْوَهُ فَعَجَنَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌ طَوِيلٌ بَغَنٍ يَسُوقُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعًا أَمْ عَطِيَّةً أَوْ قَالَ أَمْ هِبَةً قَالَ لَا بَلْ بَيْعٌ فَاشْتَرَى مِنْهُ شَاةً فَصْنَعَتْ وَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَوَادِ الْبُطْنِ أَنْ يُشْوَى وَأَيُّمُ اللَّهِ مَا فِي الثَّلَاثِينَ وَالْمِائَةِ إِلَّا قَدْ حَزَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ حُزَّةٌ مِنْ سَوَادِ بَطْنِهَا إِنْ كَانَ شَاهِدًا أَعْطَاهَا إِيَّاهُ وَإِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَأَهُ فَجَعَلَ مِنْهَا قِصْعَتَيْنِ فَاكْلُوا أَجْمَعُونَ وَشَبِعْنَا فَفَضَلَتِ الْقِصْعَتَانِ فَحَمَلْنَاهُ عَلَى الْبَعِيرِ أَوْ كَمَا قَالَ.

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (ایک سفر میں) تھے، حضور اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا، کیا کسی کے ساتھ کھانے کی کوئی چیز بھی ہے۔ ایک صحابی کے ساتھ تقریباً ایک صاع کھانا (آٹا) تھا وہ آٹا گوندھا گیا۔ پھر ایک دراز قد مشرک بکریاں ہانکتا ہوا آیا حضور اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا، یہ بیچنے کیلئے یا کسی کا عطیہ ہے۔ یا آپ نے (عطیہ کی بجائے) ہبہ فرمایا۔ اس نے کہا کہ نہیں، بیچنے کیلئے ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے اس سے ایک بکری خریدی، پھر ذبح کی گئی۔ حضور اکرم ﷺ نے اس کی کلیجی بھوننے کے لئے کہا، بخدا، ایک سو تیس اصحاب میں سے ہر ایک کو آپ ﷺ نے اس کلیجی میں سے کاٹ کر دیا جو اس وقت موجود تھے انہیں تو آپ ﷺ نے فوراً ہی دے دیا، اور جو اس وقت موجود نہیں تھے ان کا حصہ محفوظ رکھ لیا۔ پھر بکری کے گوشت کو دو بڑی قابوں میں رکھا، اور سب نے خوب سیر ہو کر کھایا۔ جو کچھ قابوں میں بچ گیا تھا اسے اونٹ پر رکھ کر ہم واپس لانے۔ اوکما قال۔

فائدہ:- جس طرح مشرکوں یعنی غیر مسلموں کا ہدیہ قبول کرنا جائز ہے، انہیں ہدیہ دینے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ البتہ اگر کوئی غیر مسلم دارالحرب میں رہتا ہے اور جس ملک کا وہ باشندہ ہے، مسلمان ملک کا تعلق اس کے ساتھ غیر دوستانہ ہے باجنگ کے سے حالات چل رہے ہیں تو کسی مسلمان کے لئے درست نہیں ہے کہ وہ کوئی ایسا ہدیہ دارالحرب کے غیر مسلم باشندوں کو دے جو لڑائی وغیرہ میں کارآمد ہو سکتا ہو۔

حضرت اسماءؓ، ابوبکرؓ کی صاحبزادی کی والدہ کا نام قتیلہ بنت عبد العزیٰ تھا۔ حضرت ابوبکرؓ نے انہیں جاہلیت کے زمانے میں طلاق دے دی تھی اور وہ مشرک تھیں۔ حضرت اسماءؓ کے پاس زبیب، گھی وغیرہ کا ہدیہ لے کر آئی تھیں۔ روایتوں میں ہے کہ اسماءؓ نے ان کا ہدیہ لینے سے انکار کر دیا تھا اور انہیں اپنے گھر آنے کی اجازت بھی نہیں دی تھی۔ پھر جب حضور اکرم ﷺ سے انہوں نے پوچھا تو آپ ﷺ نے انہیں اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رحمی اور حسن معاملت کا حکم دیا۔ ان کا اسلام ثابت نہیں ہے۔

### باب ۸۷۰. الْهَدِيَّةُ لِلْمُشْرِكِينَ

(۱۰۹۵) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ قَدِمْتُ عَلَى أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ وَهِيَ رَاغِبَةٌ أَفَاصِلُ أُمِّي قَالَ نَعَمْ صَلِّيْ أُمَّكِ.

### باب ۸۷۰۔ مشرکوں کو ہدیہ دینا

۱۰۹۵۔ حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں میری والدہ جو مشرک تھیں میرے یہاں آئیں۔ میں نے حضور اکرم ﷺ سے پوچھا، میں نے یہ بھی کہا کہ وہ (مجھ سے ملاقات کی) بہت خواہشمند ہیں تو کیا میں اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رحمی کر سکتی ہوں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں! اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔

### باب ۸۷۱. مَا قِيلَ فِي الْعُمَرَى وَالرُقْبَى

(۱۰۹۶) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمَرَى أَنَّهَا لِمَنْ وَهَبَتْ لَهُ.

### باب ۸۷۱۔ عمری اور رقبی کے سلسلے میں روایات

۱۰۹۶۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے عمری کے متعلق فیصلہ کیا تھا کہ وہ اس کا ہو جاتا ہے جسے ہبہ کیا گیا ہو۔



فائدہ:- عمری اور رقی یہ دونوں عقد جاہلیت میں رائج تھے، ایک شخص دوسرے سے یہ کہتا کہ جب تک تم زندہ ہو یہ مکان تمہارا ہے تو حنفیہ کی تفسیر کے مطابق یہ ایک طرح کا ہبہ سمجھا جائے گا اور کہنے کے مطابق عمر بھر دوسرا شخص اسے استعمال کر سکے گا۔ رقی کی صورت یہ تھی کہ کوئی شخص کہتا، یہ میرا گھر ہے۔ اگر میں پہلے مر گیا تو تم اسے لے لینا، لیکن اگر تم مجھ سے پہلے مر گئے تو میرا ہی رہے گا۔ فقہاء کے یہاں اس باب میں تفصیلات ہیں، حضور اکرم ﷺ کے زمانے میں جس مفہوم کے لئے ان الفاظ کا استعمال ہوتا تھا ضروری نہیں کہ بعد میں بھی بعینہ وہی اس کا مفہوم رہا ہو۔ غالباً ائمہ کے اختلاف کی ایک وجہ یہ بھی ہے۔

#### باب ۸۷۲. الْأُسْتَعَارَةُ لِلْعُرُوسِ عِنْدَ الْبَنَاءِ

(۱۰۹۷) عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَيْمَنَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ وَعَلَيْهَا دِرْعُ قِطْرِ ثَمَنُ خُمُسَةِ دَرَاهِمَ فَقَالَتْ اِرْفَعْ بَصْرَكَ إِلَى جَارِيَتِي أَنْظُرِ إِلَيْهَا فَإِنَّهَا تَرَاهِي أَنْ تَلْبَسَهُ فِي الْبَيْتِ وَقَدْ كَانَ لِي مِنْهُنَّ دِرْعٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا كَانَتْ امْرَأَةً تُقَيَّنُ بِالْمَدِينَةِ إِلَّا أُرْسِلَتْ إِلَيَّ تَسْتَعِيرُهُ۔

#### باب ۸۷۲۔ دلہن کے زفاف کے لئے کوئی چیز مستعار لینا

۱۰۹۷۔ حضرت عبدالواحد بن ایمن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھ سے میرے والد نے کہا کہ میں عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ قطر کا ایک دیز کھردرا کپڑے کی قمیص پہنے ہوئی تھیں۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا، ذرا انظر اٹھا کر میری اس باندی کو تو دیکھو، اسے گھر میں یہ کپڑا پہننے سے انکار ہے، حالانکہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں میرے پاس اسی کی قمیص تھی۔ جب کوئی دلہن بنائی جاتی تو میرے یہاں آدی بھیج کر وہ قمیص منگالیتی تھی۔

فائدہ:- آج بھی اس کا رواج ہے کہ غریب اور محتاج لوگ اپنی شادی بیاہ کے مواقع پر بہت سی چیزیں مستعار لیتے ہیں، کیونکہ ان کے پاس اتنے پیسے نہیں ہوتے کہ خرید سکیں۔ عرب میں بھی اس کا رواج تھا۔ عائشہؓ بتانا یہ چاہتی ہیں کہ اب اپنے گھر میں جس طرح کے کپڑے پہننے سے انکار ہے، رسول اللہ ﷺ کے عہد میں وہی کپڑا شادی کے موقع پر مستعار لیا جاتا تھا۔

#### باب ۸۷۳. فَضْلُ الْمَنِيحَةِ

(۱۰۹۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ الْمَدِينَةَ مِنْ مَكَّةَ وَلَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ يَعْزِي شَيْئًا وَكَانَتْ الْأَنْصَارُ أَهْلَ الْأَرْضِ وَالْعَقَارُ فَقَاسَمَهُمُ الْأَنْصَارُ عَلَى أَنْ يُعْطَوْهُمْ ثَمَارَ أَمْوَالِهِمْ كُلِّ عَامٍ وَيَكْفُوهُمْ الْعَمَلُ وَالْمُؤْنَةُ وَكَانَتْ أُمُّهُ، أُمُّ أَنَسٍ أُمُّ سَلِيمٍ كَانَتْ أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ فَكَانَتْ أُعْطَتْ أُمُّ أَنَسٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِذَا قَا فَاْعُطَاهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمُّ أَيْمَنَ مَوْلَاتِهِ، أُمُّ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ فَاخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا فَرَغَ مِنْ قَتْلِ أَهْلِ خَيْبَرَ فَاَنْصَرَفَ إِلَى الْمَدِينَةِ رَدَّ الْمُهَاجِرُونَ إِلَى الْأَنْصَارِ مَنَاحِيَهُمُ الَّتِي

#### باب ۸۷۳۔ منیجہ کی فضیلت

۱۰۹۸۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب مہاجرین مکہ سے مدینہ آئے تو ان کے ساتھ کوئی بھی سامان نہ تھا، انصار زمین اور جائیداد والے تھے، انصار نے مہاجرین سے یہ معاملہ کر لیا کہ وہ اپنے اموال میں سے انہیں ہر سال پھل دیا کریں گے اور اس کے بدلے میں مہاجرین ان کے باغات میں کام کیا کریں گے۔ انسؓ کی والدہ ام سلیم جو عبد اللہ بن ابی طلحہؓ کی بھی والدہ تھیں، نے رسول اللہ ﷺ کو کھجور کا ایک باغ ہدیہ دیا تھا لیکن آنحضور ﷺ نے وہ باغ اپنی مولا ام ایمنؓ کو جو اسامہ بن زیدؓ کی والدہ تھیں عنایت فرمادیا تھا۔ حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ جب خیبر کے یہودیوں کے استیصال سے فارغ ہوئے اور مدینہ واپس تشریف لائے تو مہاجرین نے انصار کو ان کے ہدایا واپس کر دیئے جو انہوں نے پھلوں کی صورت میں دے رکھے تھے (کیونکہ اب مہاجرین کے پاس بھی خیبر کی غنیمت میں سے مال



آگیا تھا)۔ آنحضور نے انسؓ کی والدہ کا باغ بھی واپس کر دیا اور ام ایمنؓ کو اس کے بجائے اپنے باغ میں سے (کچھ درخت) عنایت فرمائے۔

۱۰۹۹۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، چالیس خصلتیں، جن میں سب سے اعلیٰ و ارفع دودھ دینے والی بکری کا ہدیہ کرنا ہے ایسی ہیں کہ جو شخص ان میں سے ایک خصلت پر بھی عامل ہوگا، ثواب کی نیت سے اور اللہ کے وعدے کو سچا سمجھتے ہوئے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اسے جنت میں داخل کرے گا۔

### کتاب: گواہوں کے مسائل

باب ۸۷۴۔ حق کے خلاف کسی کو گواہ بنایا جائے تو گواہی نہ دے ۱۱۰۰۔ حضرت عبداللہؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، سب سے بہتر میرے قرن کے لوگ ہیں، پھر وہ لوگ جو اس کے بعد ہوں گے، پھر وہ لوگ جو اس کے بعد ہوں گے اور اس کے بعد ایسے لوگوں کا زمانہ آئے گا، جن کی (زبان سے لفظ) شہادت قسم سے پہلے نکل جائے گا اور قسم شہادت سے پہلے۔

فائدہ:- مطلب یہ ہے کہ گواہی دینے کے معاملہ میں بالکل بے قابو ہوں گے۔ دلوں میں دین کی کوئی اہمیت باقی نہ رہے گی اور جھوٹی سچی ہر طرح کی گواہی کے لئے نہیں تیار کیا جائے۔ اس معاملہ میں ان کی خفیف الحرقہ کی کا یہ عالم ہوگا کہ کہنا چاہیں گے لفظ شہادت اور زبان سے نکل جائے گی لفظ قسم اسی طرح کھانی چاہیں گے قسم اور زبان سے نکلے گا لفظ شہادت۔

۱۱۰۱۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کیا میں تم لوگوں کو سب سے بڑے گناہ نہ بتاؤں؟ تین مرتبہ آپ نے اسی طرح فرمایا۔ صحابہؓ نے عرض کیا، کیوں نہیں، یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا کہ اللہ کا کسی کو شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا، آپ اس وقت تک ٹیک لگائے ہوئے تھے، لیکن اب (آنے والی بات کی اہمیت کو واضح کرنے کے لئے) آپ سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا، ہاں اور جھوٹی شہادت بھی، حضور اکرم ﷺ نے اس جملے کو اتنی مرتبہ دہرایا کہ ہم کہنے لگے (اپنے دل میں) کاش! آپ ﷺ خاموش ہو جاتے۔

فائدہ:- یہ صحابہؓ کی حضور اکرم ﷺ کے ساتھ محبت کا معاملہ تھا کہ آپ ایک بات کو بار بار فرمانے لگے تو انہیں یہ خیال گذرا کہ اس سے آپ ﷺ کو تکلیف ہوتی ہوگی، اور کاش اب آپ خاموش ہو جائیں اور اپنے کو زیادہ تکلیف میں نہ ڈالیں۔

كَانُوا مَنَحُوهُمْ مِّنْ ثَمَارِهِمْ فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَىٰ أُمِّهِ عِذَاقَهَا وَأَعْطَىٰ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّ أَيْمَنَ مَكَانَهُنَّ مِنْ حَائِطِهِ۔

(۱۰۹۹) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعُونَ خَصْلَةً أَعْلَاهُنَّ مَنِيحَةُ الْعَنْزِ مَلَأَ مِنْهَا عَامِلٌ يَّعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِّنْهَا رَجَاءً ثَوَابِهَا وَتَصْدِيقَ مَوْعُودِهَا إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ بِهَا الْجَنَّةَ۔

### کتاب الشہادات

باب ۸۷۴۔ لَا يَشْهَدُ عَلَى شَهَادَةِ جَوْرٍ إِذَا أُشْهِدَ (۱۱۰۰) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ أَقْوَامٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينُهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتُهُ۔

(۱۱۰۱) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنْبِئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكِبَائِرِ ثَلَاثًا قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ وَعَقْوُ الْوَالِدَيْنِ وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَكِنًا فَقَالَ أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ قَالَ فَمَا زَالَ يُكْرِّرُهَا حَتَّى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ۔



باب ۸۷۵۔ شَہَادَةُ الْأَعْمَى وَأَمْرُهُ

وَنِكَاحِهِ وَانْكَاحِهِ وَمُبَايَعَتِهِ وَقَبُولِهِ

فِي التَّأْذِينَ وَغَيْرِهِ وَمَا يُعْرِفُ بِالْأَصْوَابِ

(۱۱۰۲) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا آيَةً لَسَقَطَتْهُنَّ مِنْ سُورَةِ كَذَا وَكَذَا - (وزاد عباد بن عبد الله) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَهَجَّدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي فَسَمِعَ صَوْتَ عَبَادٍ يُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَصَوْتُ عَبَادٍ هَذَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ ارْحَمْ عَبَادًا -

باب ۸۷۵۔ نابینا کی گواہی، اسکا حکم، نکاح کرنا، دوسرے کا نکاح کرانا، خرید و فروخت، اذان وغیرہ اور اس کی طرف سے وہ تمام امور جو آواز سے سمجھے جاسکتے ہوں، کو قبول کرنا

۱۱۰۲۔ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو مسجد میں قرآن مجید پڑھتے سنا تو فرمایا، ان پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے، مجھے انہوں نے اس وقت فلاں اور فلاں آیتیں یاد دلادیں جنہیں میں فلاں فلاں سورتوں میں لکھوانا بھول گیا تھا۔ عباد بن عبد اللہؓ نے اپنی روایت میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ زیادتی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے میرے گھر میں تہجد کی نماز پڑھی، اس وقت آپ ﷺ نے عبادؓ کی آواز سنی کہ وہ مسجد میں نماز پڑھ رہے ہیں، آپ ﷺ نے پوچھا، عائشہ! کیا یہ عباد کی آواز ہے؟ میں نے کہا جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا، اے اللہ عباد پر رحم فرمائیے۔

فائدہ:- حنفی فقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ نابینا کی شہادت اکثر جزئیات میں قبول نہیں کی جائے گی، کیونکہ شہادت کے باب میں عموماً بینائی کی ضرورت ہوتی ہے، جن جزئیات کا مصنفؒ نے ذکر کیا ہے ان میں احناف کے یہاں بھی نابینا کی شہادت قبول کی جاسکتی ہے۔

باب ۸۷۶۔ عورتوں کا باہم ایک دوسرے کی اچھی عادت و اطوار کے متعلق گواہی دینا

باب ۸۷۶۔ تَعْدِيلُ

النِّسَاءِ بَعْضُهُنَّ بِبَعْضٍ

(۱۱۰۳) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ أَزْوَاجِهِ فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ، فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزَاةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ سَهْمِي فَخَرَجْتُ مَعَهُ، بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ فَأَنَا أُحْمَلُ فِي هَوْدَجٍ وَأُنْزَلُ فِيهِ فَيَسِرُنَا حَتَّى إِذَا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَتِهِ تِلْكَ وَقَفَلْ وَدَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ أَذِنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيلِ فَقُمْتُ حِينَ أَذْنُوا بِالرَّحِيلِ فَمَشَيْتُ حَتَّى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ فَلَمَّا قَضَيْتُ شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى الرَّحْلِ فَلَمَسْتُ صَدْرِي فَإِذَا عِقْدَلِي مِنْ جَذْعِ أَظْفَارٍ قَدْ انْقَطَعَ فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِي فَحَبَسَنِي ابْتِغَاءً هُ، فَأَقْبَلَ الَّذِينَ يَرْحَلُونَ لِي فَاحْتَمَلُوا هَوْدَجِي فَرَحَلُوهُ عَلَى بَعِيرِي الَّذِي كُنْتُ أَرْكَبُ وَهُمْ يَحْسِبُونَ أَنِّي فِيهِ

۱۱۰۳۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ جب سفر میں جانے کا ارادہ کرتے تو اپنی ازواج کے درمیان قرعہ اندازی کرتے، جن کا حصہ نکلتا، سفر میں وہی آپ کے ساتھ جاتی تھیں۔ چنانچہ ایک غزوہ کے موقع پر جس میں آپ ﷺ بھی شرکت کر رہے تھے آپ نے قرعہ اندازی کی اور حصہ میرا نکلا۔ اب میں آپ ﷺ کے ساتھ تھی، یہ واقعہ پردے کی آیت کے نازل ہونے کے بعد کا ہے۔ اسلئے مجھے ہودج سمیت سوار کیا جاتا تھا اور اسی سمیت (سواری سے) اتارا جاتا تھا۔ اور اس طرح ہم روانہ ہوئے تھے۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ غزوہ سے فارغ ہو کر واپس ہوئے اور ہم مدینہ کے قریب پہنچ گئے تو ایک رات آپ نے کوچ کا اعلان کر دیا۔ جب کوچ کا اعلان ہو رہا تھا تو میں (قضاء حاجت کے لئے تنہا) اٹھی اور قضاء حاجت کے بعد کجاوے کے قریب آ گئی۔ وہاں پہنچ کر جو میں نے اپنا سینہ ٹولا تو میرا ظفار کے جزع کا ہار موجود نہیں تھا۔ اس لئے میں وہاں دوبارہ پہنچی (جہاں قضاء حاجت کے لئے گئی تھی) اور میں نے ہار کو تلاش کیا۔ اس تلاش میں دیر ہو گئی۔ اس عرصے میں وہ اصحاب جو مجھے سوار



وَكَانَ النِّسَاءُ إِذْ ذَلِكَ خِفَافًا لَمْ يَثْقُلْنَ وَلَمْ يَغْشَهُنَّ  
اللَّحْمُ وَإِنَّمَا يَأْكُلْنَ الْعُلُقَةَ مِنَ الطَّعَامِ فَلَمْ يَسْتَنَكِرِ  
الْقَوْمُ حِينَ رَفَعُوهُ ثَقُلَ الْهُودُ فَاحْتَمَلُوهُ وَكُنْتُ  
جَارِيَةً حَدِيثَةَ السِّنِّ فَبَعَثُوا الْجَمَلَ وَسَارُوا فَوَجَدْتُ  
عِقْدِي بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْحَيْشُ فَجِئْتُ مَنْزِلَهُمْ وَلَيْسَ  
فِيهِ أَحَدٌ فَأَمَمْتُ مَنْزِلِي الَّذِي كُنْتُ بِهِ فَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ  
سَيُفْقِدُونِي فَيَسْرِجَعُونَ إِلَيَّ فَبَيْنَا أَنَا جَالِسَةٌ غَلَبَتْنِي  
عَيْنَايَ فَنِمْتُ وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ  
الزَّكَوَانِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْحَيْشِ فَاصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِي فَرَأَى  
سَوَادَ إِنْسَانٍ نَائِمٍ فَاتَانِي وَكَانَ يَرَانِي قَبْلَ الْحِجَابِ  
فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهِ حِينَ أَنَا خَ رَاحِلَتُهُ فَوَطِئَ  
يَدَهَا فَرَكِبْتُهَا فَانْطَلَقَ يَقْدُوبِي الرَّاحِلَةَ حَتَّى أَتَيْنَا  
الْحَيْشَ بَعْدَ مَا نَزَلُوا مُعَرِّسِينَ فِي نَحْوِ الظَّهِيرَةِ فَهَلَكَ  
مَنْ هَلَكَ وَكَانَ الَّذِي تَوَلَّى الْإِفْكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بِنِ  
سُلُولٍ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَاشْتَكَيْتُ بِهَا شَهْرًا يُفِيضُونَ  
مِنْ قَوْلِ أَصْحَابِ الْإِفْكِ وَيُرِيْنِي فِي وَجَعِي أَنِّي  
لَا أَرَى مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّطْفَ الَّذِي  
كُنْتُ أَرَى مِنْهُ حِينَ أَمْرُضُ إِنَّمَا يَدْخُلُ فَيَسْلِمُ ثُمَّ  
يَقُولُ كَيْفَ تَيْكُمُ لَأَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ حَتَّى  
نَقُتُ فَخَرَجْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحَ قَبْلَ الْمَنَاصِعِ مُتَبَرِّزًا  
لَا نَخْرُجُ إِلَّا لَيْلًا إِلَى لَيْلٍ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ تَتَّخِذَ الْكُفُفَ  
قَرِيبًا مِنْ بَيْوتِنَا وَأَمَرْنَا أَمْرَ الْعَرَبِ الْأَوَّلِ فِي الْبَرِيَّةِ أَوْ فِي  
التَّنَزُّهِ فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحَ بَنْتُ أَبِي رُحْمٍ نَمْشِي  
فَعَثَرْتُ فِي مِرْطِهَا فَقَالَتْ تَعَسَ مِسْطَحُ فَقُلْتُ لَهَا  
بِئْسَ مَا قُلْتَ أَتُسَبِّحِينَ رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا فَقَالَتْ يَا هَتَاهُ  
أَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالُوا فَأَخْبَرْتَنِي بِقَوْلِ أَهْلِ الْإِفْكِ  
فَارْتَدَدْتُ مَرَضًا إِلَى مَرَضِي فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي  
دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ  
فَقَالَ كَيْفَ تَيْكُمُ فَقُلْتُ أَتَذُنُّ لِي إِلَى أَبِي قَالَ وَأَنَا  
حِينَئِذٍ أُرِيدُ أَنْ أَسْتَيْقِنَ الْخَبَرَ مِنْ قَبْلِهِمَا فَادْنُ لِي

کرتے تھے آئے اور میرا ہودج اٹھا کر میرے اونٹ پر رکھ دیا۔ وہی یہی  
مجھے کہ میں اس میں بیٹھی ہوئی ہوں۔ ان دنوں عورتیں بلکی پھلکی ہوا کرتی  
تھیں، بھاری بھر کم نہیں۔ گوشت ان میں زیادہ نہیں رہتا تھا کیونکہ سب  
معمولی غذا کھاتی تھیں۔ اس لئے ان لوگوں نے ہودج کو اٹھایا تو انہیں  
اس کے بوجھ میں کوئی فرق محسوس نہیں ہوا۔ میں یوں بھی نو عمر لڑکی تھی۔  
چنانچہ ان اصحاب نے اونٹ کو ہانک دیا اور خود بھی اس کے ساتھ چلنے  
لگے۔ جب لشکر روانہ ہو چکا تو مجھے اپنا بار ملا اور میں پڑاؤ کی جگہ آئی، لیکن  
وہاں کوئی تنفس موجود نہ تھا۔ اس لئے میں اس جگہ گئی جہاں پہلے میرا قیام  
تھا، میرا خیال تھا کہ جب وہ لوگ مجھے نہیں پائیں گے تو یہیں لوٹ کر  
آئیں گے (اپنی جگہ پہنچ کر) میں یوں ہی بیٹھی ہوئی تھی کہ میری آنکھ لگ  
گئی اور میں سو گئی۔ صفوان بن معطل سلمیٰ ثم زکوانی لشکر کے پیچھے تھے  
(تاکہ لشکریوں کی گری ہوئی چیزوں کو اٹھا کر انہیں ان کے مالک تک  
پہنچائیں۔ آپ ﷺ کی طرف سے آپ اسی کام کے لئے مقرر تھے) وہ  
میری طرف سے گزرے تو ایک سوئے انسان کا سایہ نظر پڑا۔ اس لئے وہ  
قریب پہنچے، پردہ کے حکم سے پہلے وہ مجھے دیکھ چکے تھے۔ ان کے اناللہ  
پڑھنے پر میں بیدار ہو گئی۔ آخر انہوں نے اپنا اونٹ بٹھایا اور اگلے پاؤں کو  
موڑ دیا (تاکہ ہلاکسی مدد کے میں خود سوار ہو سکوں) چنانچہ میں سوار ہو گئی۔  
اب وہ اونٹ پر مجھے بٹھائے ہوئے وہ خود اس کے آگے آگے چلنے لگے،  
اسی طرح جب ہم لشکر کے قریب پہنچے تو لوگ بھری دوپہر میں آرام کے  
لئے پڑاؤ ڈال چکے تھے (اتنی ہی بات تھی جس کی بنیاد پر) جسے ہلاک ہونا  
تھا وہ ہلاک ہوا۔ اور تہمت کے معاملے میں پیش پیش عبداللہ بن ابی بن  
سلول (منافق) تھا پھر ہم مدینہ آ گئے اور میں ایک مہینہ تک بیمار رہی۔  
تہمت لگانے والوں کی باتوں کا خوب چرچا ہو رہا تھا۔ اپنی اس بیماری کے  
دوران مجھے اس سے بھی بڑا شبہ ہوتا تھا کہ ان دنوں رسول اللہ ﷺ کا وہ  
لطف و کرم بھی میں نہیں دیکھتی تھی جس کا مشاہدہ اپنی کچھلی بیماریوں میں  
کر چکی تھی۔ بس آپ ﷺ گھر میں جب آتے تو سلام کرتے اور صرف  
اتنا دریافت فرما لیتے، مزاج کیسا ہے؟ جو باتیں تہمت لگانے والے  
پھیلا رہے تھے، ان میں سے کوئی بات مجھے معلوم نہیں تھی۔ جب میری  
صحت کچھ ٹھیک ہوئی تو (ایک رات) میں ام مسطح کے ساتھ مناصع کی  
طرف گئی (یہ ہماری قضائے حاجت کی جگہ تھی) ہم صرف یہاں رات ہی



رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَيْتُ أَبَوَيَّ فَقُلْتُ  
لَأُمِّي مَا يَتَحَدَّثُ بِهِ النَّاسُ فَقَالَتْ يَا بُنَيَّةُ هَوْنِي عَلَى  
نَفْسِكَ الشَّانَ فَوَاللَّهِ لَقَلَّمَا كَانَتْ امْرَأَةٌ قَطُّ وَضِئَةً  
عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا وَلَهَا ضَرَّاءُ إِلَّا أَكْثَرَنَ عَلَيْهَا فَقُلْتُ  
سُبْحَانَ اللَّهِ وَلَقَدْ يَتَحَدَّثُ النَّاسُ بِهَذَا قَالَتْ فَبِتُّ  
تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَصْبَحْتُ لَا يَرْقَا لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ  
بِنَوْمٍ ثُمَّ أَصْبَحْتُ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَلِيَّ ابْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِينَ  
اسْتَلَبْتُ الْوُحْيَ يَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ فَأَمَّا  
أَسَامَةُ فَاشَارَ عَلَيْهِ بِالَّذِي يَعْلَمُ فِي نَفْسِهِ مِنَ الْوَدِّ لَهُمْ  
فَقَالَ أَسَامَةُ أَهْلُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا نَعْلَمُ وَاللَّهِ إِلَّا  
خَيْرًا وَأَمَّا عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَنْ  
يُضِيقَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيرٌ وَسَلِ الْجَارِيَةَ  
تَصْذُوكَ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيرَةَ  
فَقَالَ يَا بَرِيرَةُ هَلْ رَأَيْتَ فِيهَا شَيْئًا يُرِيكَ فَقَالَتْ بَرِيرَةُ  
لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنْ رَأَيْتُ مِنْهَا أَمْرًا أَغْمِصُهُ  
عَلَيْهَا أَكْثَرَ مِنْ أَنِّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثُهُ السِّنِّ تَنَامُ عَنْ  
الْعَجِينِ فَتَاتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَوْمِهِ فَاسْتَعَذَرَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي  
بُنٍ سَلُولٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ  
يَعْذِرُنِي مِنْ رَجُلٍ بَلَغَنِي أَذَاهُ فِي أَهْلِي فَوَاللَّهِ  
مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا وَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا  
مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا وَمَا كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا  
مَعِيَ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا وَاللَّهِ  
أَعْذِرُكَ مِنْكَ إِنْ كَانَ مِنَ الْأَوْسِ ضَرْبْنَا عَنْقَهُ وَإِنْ  
كَانَ مِنْ إِخْوَانِنَا مِنَ الْخَزَرَجِ أَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا فِيهِ أَمْرَكَ  
فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزَرَجِ وَكَانَ قَبْلَ  
ذَلِكَ رَجُلًا صَالِحًا وَلَكِنْ احْتَمَلْتُهُ الْحَمِيَّةُ فَقَالَ  
كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللَّهِ لَا تَقْتُلُهُ وَلَا تَقْدِرُ عَلَى ذَلِكَ فَقَامَ  
أُسَيْدُ بْنُ الْحَضِيرِ فَقَالَ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللَّهِ وَاللَّهِ لَنَقْتُلَنَّهُ

میں آتے تھے۔ یہ اس زمانہ کی بات ہے جب ابھی ہمارے گھروں کے  
قریب بیت الخلاء نہیں بنے تھے۔ میدان میں جانے کے سلسلے میں  
(قضائے حاجت کے لئے) ہمارا طرز عمل قدیم عرب کی طرح تھا۔ میں  
اور ام مسطح بنت ابی رہم چل رہے تھے کہ وہ اپنی چادر میں الجھ کر گر پڑیں اور  
ان کی زبان سے نکل گیا۔ مسطح برباد ہو۔ میں نے کہا بری بات آپ نے  
زبان سے نکالی۔ ایسے شخص کو برا کہہ رہی ہیں آپ جو بدر کی لڑائی میں  
شریک تھے۔ وہ کہنے لگیں ارے وہ جو کچھ ان سمجھوں نے کہا ہے وہ آپ  
نے نہیں سنا پھر انہوں نے تہمت لگانے والوں کی ساری باتیں سنائی اور  
ان باتوں کو سن کر میری بیماری اور بڑھ گئی۔ میں جب اپنے گھر واپس ہوئی  
تو رسول اللہ ﷺ اندر تشریف لائے اور دریافت فرمایا، کیسا ہے مزاج؟  
میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ آپ ﷺ مجھے والدین کے یہاں جانے  
کی اجازت دیجئے۔ اس وقت میرا ارادہ یہ تھا کہ ان سے خبر کی تحقیق کروں  
گی۔ آنحضور ﷺ نے مجھے جانے کی اجازت دے دی اور میں جب گھر  
آئی تو میں نے اپنی والدہ سے ان باتوں کے متعلق پوچھا جو لوگوں میں  
پھیلی ہوئی تھیں۔ انہوں نے فرمایا، بیٹی! اس طرح کی باتوں کی پرواہ نہ  
کرو، خدا کی قسم شاید ہی ایسا ہو کہ تم جیسی حسین و خوبصورت عورت کسی مرد  
کے گھر میں ہو اور اس کی سونکیں بھی ہوں، پھر بھی اس طرح کی باتیں نہ  
پھیلائی جایا کریں۔ میں نے کہا، سبحان اللہ! (سو کنوں کا کیا ذکر) وہ تو  
دوسرے لوگ اس طرح کی باتیں کر رہے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ وہ  
رات میں نے وہیں گزاری۔ صبح تک یہ عالم تھا کہ آنسو نہیں تھمتے تھے اور  
نہ نیند آئی۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیوی کو جدا کرنے کے سلسلے  
میں علی بن ابی طالب اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو بلوایا، کیونکہ وحی  
(اس سلسلے میں) اب تک نہیں آئی تھی۔ اسامہ رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ کی  
اپنے اہل کے ساتھ محبت کا علم تھا، اس لئے اسی کے مطابق مشورہ دیا اور  
کہا، آپ ﷺ کی بیوی، یا رسول اللہ بخدا ہم ان کے متعلق خیر کے سوا اور  
کچھ نہیں جانتے۔ لیکن علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ  
نے آپ ﷺ پر کوئی تنگی (اس سلسلے میں) نہیں کی ہے۔ عورتیں ان کے  
ہوا بھی بہت ہیں۔ باندی سے بھی آپ ﷺ دریافت فرمالیجئے۔ وہ سچی  
بات بیان کریں گی۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو بلایا  
(عائشہ رضی اللہ عنہا کی خاص خادمہ) اور دریافت فرمایا۔ بریرہ کیا تم نے



فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِينَ فَتَارَ الْحَيَّانِ الْأَوْسُ  
وَالْخَزْرَجُ حَتَّى هَمُّوا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَلَى الْمَنَبَرِ فَنَزَلَ فَخَفَضَهُمْ حَتَّى سَكْتُوا  
وَسَكَّتْ وَبَكَيْتُ يَوْمِي لَا يَرِقَالِي دَمْعٌ وَلَا اكْتَحِلُ  
بَنِيَوْمٍ فَأَصْبَحَ عِنْدِي أَبُو آيٍ وَقَدْ بَكَيتُ لَيْلَتَيْنِ وَيَوْمًا  
حَتَّى أَظُنُّ أَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقُ كَبِدِي قَالَتْ فَبَيْنَاهُمَا  
جَالِسَانِ عِنْدِي وَأَنَا أَبْكِي إِذَا اسْتَأْذَنْتِ امْرَأَةٌ مِنَ  
الْأَنْصَارِ فَأَذِنْتُ لَهَا فَجَلَسَتْ تَبْكِي مَعِيَ فَبَيْنَا نَحْنُ  
كَذَلِكَ إِذْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَجَلَسَ وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِي مِنْ يَوْمٍ قِيلَ فِي مَا قِيلَ  
قَبْلَهَا وَقَدْ مَكَثَ شَهْرًا لَا يُوحَى إِلَيْهِ فِي شَأْنِي شَيْءٌ  
قَالَتْ فَتَشْهَدُ ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ فَإِنَّهُ بَلَغَنِي عَنْكَ كَذَا  
وَكَذَا فَإِنْ كُنْتَ بِرَبِّئَةٍ فَسَيَبْرُئُكَ اللَّهُ وَإِنْ كُنْتَ  
الْمَمْتِ فَاسْتَغْفِرِي اللَّهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ فَإِنَّ الْعَبْدَ  
إِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبِهِ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَلَمَّا قَضَى  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ قَلَصَ دَمْعِي  
حَتَّى مَا أَحْسُ مِنْهُ قَطْرَةً وَقُلْتُ لِأَبِي أَجِبْ عَنِّي  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللَّهِ مَا أَدْرِي  
مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِأُمِّي  
أَجِيبِي عَنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا  
قَالَ فَقَالَتْ وَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ الْبَيْتِ لَا أَقْرَأُ  
كَثِيرًا مِنَ الْقُرْآنِ فَقُلْتُ إِنِّي وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّكُمْ  
سَمِعْتُمْ مَا يَتَحَدَّثُ بِهِ النَّاسُ وَوَقَرَفِي أَنْفُسُكُمْ  
وَصَدَّقْتُمْ بِهِ وَلَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ إِنِّي بِرَبِّئَةٍ وَاللَّهِ يَعْلَمُ إِنِّي  
لَبَرِّئَةٌ لَا تُصَدِّقُونِي بِذَلِكَ وَلَئِنْ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرِ  
وَاللَّهِ يَعْلَمُ إِنِّي بِرَبِّئَةٍ لَتُصَدِّقَنِي وَاللَّهِ مَا أَجِدُ لِي وَلَكُمْ  
مِثْلًا إِلَّا أَبَا يُوسُفَ إِذْ قَالَ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللَّهِ  
الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ ثُمَّ تَحَوَّلْتُ عَلَى فِرَاشِي  
وَأَنَا أَرْجُو أَنَّ يُبْرِئَنِي اللَّهُ وَلَكِنْ وَاللَّهِ مَا ظَنَنْتُ أَنَّ

عائشہ میں کوئی ایسی چیز دیکھی ہے جس سے تمہیں شبہ ہوا ہو۔ بریرہ نے  
عرض کیا، اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا  
ہے، میں نے ان میں ایسی کوئی چیز بھی نہیں دیکھی جس کا عیب میں ان پر  
لگا سکوں، اتنی بات ضرور ہے کہ وہ نو عمر لڑکی ہیں، آٹا گوندھ کر سوجاتی ہیں  
اور پھر (ان کی لاپرواہی اور غفلت کی وجہ سے) بکری آتی ہے اور کھالیتی  
ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسی دن (منبر پر) کھڑے ہو کر عبد اللہ بن ابی  
بن سلول کے بارے میں مدد چاہی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک ایسے  
شخص کے بارے میں میری کون مدد کر سکتا ہے جس کی مجھے اذیت اور  
تکلیف دہی کا سلسلہ اب میری بیوی کے معاملے تک پہنچ چکا ہے، بخدا،  
اپنی بیوی کے بارے میں خیر کے سوا اور کوئی چیز مجھے معلوم نہیں (ان کی  
جرات تو دیکھئے کہ) نام بھی اس معاملے میں ایک ایسے آدمی کا لیا ہے جس  
کے متعلق بھی میں خیر کے سوا اور کچھ نہیں جانتا۔ خود میرے گھر میں جب  
بھی وہ آئے ہیں تو میرے ساتھ ہی آئے ہیں۔ (یہ سن کر) سعد بن معاذ  
رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! واللہ میں آپ کی مدد  
کروں گا۔ اگر وہ شخص (جس کے متعلق تہمت لگانے کا آپ ﷺ نے  
اشارہ فرمایا تھا) اس سے ہوگا تو ہم اس کی گردن مار دیں گے (کیونکہ  
سعد بن معاذ قبیلہ اوس کے سردار تھے) اور اگر خزرج کا آدمی ہے تو آپ  
ﷺ ہمیں حکم دیں، جو بھی آپ کا حکم ہوگا، ہم تعمیل کریں گے۔ پھر سعد بن  
عبادہ کھڑے ہوئے اور آپ قبیلہ خزرج کے سردار تھے۔ حالانکہ اس  
بے پہلے آپ بہت صالح تھے، لیکن اس وقت (سعد بن معاذ کی بات پر)  
حمیت سے غصہ ہو گئے تھے اور کہنے لگے (سعد بن معاذ سے) خدا کے  
دوام و بقاء کی قسم، تم جھوٹ بولتے ہو، نہ تم اسے قتل کر سکتے ہو اور نہ  
تمہارے اندر اس کی طاقت ہے۔ پھر اسید بن حضیر کھڑے ہوئے (سعد  
بن معاذ کے چچا زاد بھائی) اور کہا خدا کی قسم! ہم اسے قتل کر دیں گے (اگر  
رسول اللہ ﷺ کا حکم ہوا) کوئی شبہ نہیں رہ جاتا کہ تم بھی منافق ہو، کیونکہ  
منافقوں کی طرف سے مدافعت کرتے ہو، اس پر اوس و خزرج دونوں  
قبیلوں کے لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور آگے بڑھنے ہی والے تھے کہ  
رسول اللہ ﷺ جو ابھی تک منبر پر تشریف رکھتے تھے منبر سے اترے اور  
لوگوں کو نرم کیا، اب سب لوگ خاموش ہو گئے اور حضور اکرم ﷺ بھی  
خاموش ہو گئے۔ میں اس دن بھی روتی رہی، نہ میرا آنسو تھمتا تھا اور نہ نیند



يُنْزِلُ فِي شَأْنِي وَحَيًّا وَلَا نَا أَحْقَرُ فِي نَفْسِي مِنْ أَنْ يُتَكَلَّمَ بِالْقُرْآنِ فِي أَمْرِي وَلَكِنِّي كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَيِّنُنِي اللَّهُ فَوَاللَّهِ مَا دَامَ مَجْلِسُهُ وَلَا خَرَجَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ حَتَّى أَنْزَلَ عَلَيْهِ فَأَخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ الْبُرْحَاءِ حَتَّى أَنَّهُ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِثْلُ الْجُمَانِ مِنَ الْعَرَقِ فِي يَوْمٍ شَاتٍ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَكَانَ أَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا أَنْ قَالَ لِي يَا عَائِشَةُ احْمَدِي اللَّهَ وَبَرِّكِ اللَّهَ فَقَالَتْ لِي أُمِّي قُومِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَا وَاللَّهِ لَا أَقُومُ إِلَيْهِ وَلَا أَحْمَدُ إِلَّا اللَّهَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ لَا يَدْخُلُ جَنَّتِي وَلَا يَأْتِلُ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ إِلَيَّ قَوْلِهِ غَفُورٌ رَحِيمٌ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بَلَى وَاللَّهِ إِنِّي لَا حُبُّ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لِي فَرَجَعَ إِلَى مِسْطَحِ الَّذِي كَانَ يُجْرِي عَلَيْهِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ عَنْ أَمْرِي فَقَالَ يَا زَيْنَبُ مَا عَلِمْتَ مَا رَأَيْتَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحْمِي سَمْعِي وَبَصْرِي وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا إِلَّا خَيْرًا قَالَتْ وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي فَعَصَمَهَا اللَّهُ بِالْوَرَعِ -

آتی تھی، پھر میرے پاس میرے والدین آئے، میں دو راتوں اور ایک دن سے برابر روتی رہی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ روتے روتے میرے دل کے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ والدین ابھی میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک انصاری خاتون نے اجازت چاہی اور میں نے ان کو اندر آنے کی اجازت دے دی اور وہ بھی میرے ساتھ بیٹھ کر رونے لگیں۔ ہم سب اسی طرح (بیٹھے رو رہے تھے) کہ رسول اللہ ﷺ اندر تشریف لائے اور بیٹھ گئے۔ جس دن سے میرے متعلق وہ باتیں کہی جا رہی تھیں جو کبھی نہیں کہی گئی تھیں، اس دن سے میرے پاس آپ نہیں بیٹھے تھے۔ آپ ﷺ ایک مہینے تک انتظار کرتے رہے تھے، لیکن میرے معاملے میں کوئی وحی آپ پر نازل نہیں ہوئی تھی عائشہؓ نے بیان کیا کہ پھر حضور اکرم ﷺ نے تشہد پڑھی اور فرمایا، عائشہؓ تمہارے متعلق مجھے یہ یہ باتیں معلوم ہوئی ہیں، اگر تم اس معاملے میں بری ہو تو اللہ تعالیٰ بھی تمہاری برأت ظاہر کر دے گا اور اگر تم نے گناہ کیا ہے تو اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہو اور اس کے حضور توبہ کرو کہ بندہ جب اپنے گناہ کا اعتراف کر لیتا ہے اور پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔ جوں ہی آپ ﷺ نے اپنی گفتگو ختم کی، میرے آنسو اس طرح خشک ہو گئے کہ اب ایک قطرہ بھی محسوس نہیں ہوتا تھا۔ میں نے اپنے والد (ابوبکرؓ) سے کہا کہ آپ رسول اللہ ﷺ سے میرے متعلق کچھ کہئے۔ لیکن انہوں نے فرمایا، بخدا مجھے نہیں معلوم کہنہی ﷺ کو مجھے کیا کہنا چاہئے، پھر میں نے اپنی والدہ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ فرمایا، اس کے متعلق آنحضور ﷺ سے آپ کچھ کہئے۔ انہوں نے بھی یہی فرمادیا کہ بخدا مجھے نہیں معلوم کہ رسول اللہ ﷺ سے کیا کہنا چاہئے۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے عمرؓ کی تھی، قرآن مجھے زیادہ یاد نہیں تھا، میں نے کہا، خدا گواہ ہے مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ لوگوں نے بھی لوگوں کی افواہ سنی ہے اور آپ لوگوں کے دلوں میں وہ بات بیٹھ گئی ہے اور اس کی تصدیق بھی آپ لوگ کر چکے ہیں، اس لئے اب اگر میں کہوں کہ میں (اس بہتان سے) بری ہوں اور اللہ خوب جانتا ہے کہ میں واقعی اس سے بری ہوں، تو آپ لوگ میری اس معاملے میں تصدیق نہیں کریں گے، لیکن اگر میں (گناہ کو) اپنے ذمے لے لوں، حالانکہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ میں اس سے بری ہوں تو آپ لوگ میری بات کی تصدیق کر دیں



گے، بخدا، میں اس وقت اپنی اور آپ لوگوں کی کوئی مثال یوسف علیہ السلام کے والد (یعقوب علیہ السلام) کے سوا نہیں پاتی کہ انہوں نے بھی فرمایا تھا ”پس مجھے صبر جمیل عطا ہوا اور جو کچھ تم کہتے ہو اس معاملے میں میرا مددگار اللہ تعالیٰ ہے۔“ اس کے بعد بستر پر میں نے اپنا رخ دوسری طرف کر لیا، اور مجھے امید تھی کہ خود اللہ تعالیٰ میری برأت کریں گے، لیکن میرا یہ خیال کبھی نہ تھا کہ میرے متعلق وحی نازل ہوگی، میری اپنی نظر میں حیثیت اس سے بہت معمولی تھی کہ قرآن مجید میں میرے متعلق کوئی آیت نازل ہو۔ ہاں مجھے اتنی امید ضرور تھی کہ آپ ﷺ کوئی خواب دیکھیں گے، جس میں اللہ تعالیٰ مجھے بری فرمادے گا۔ خدا گواہ ہے کہ ابھی آپ ﷺ اپنی جگہ سے اٹھے بھی نہ تھے، اور نہ اس وقت تک گھر میں موجود کوئی باہر نکلا تھا کہ آپ پر وحی نازل ہونے لگی اور (شدت وحی سے) آپ جس طرح پسینے پسینے ہو جاتے تھے وہی کیفیت اب بھی تھی، پسینے کے قطرات موتیوں کی طرح آپ ﷺ کے جسم مبارک پر گرنے لگے، حالانکہ سردی کا موسم تھا۔ جب وحی کا سلسلہ ختم ہوا تو آپ ﷺ ہنس رہے تھے اور سب سے پہلا کلمہ جو آپ کی زبان سے نکلا وہ یہ تھا: عائشہ اللہ کی حمد بیان کرو کہ اس نے تمہیں بری قرار دیا۔ میری والدہ نے کہا جاؤ رسول اللہ ﷺ کے سامنے جا کر کھڑی ہو جاؤ۔ میں نے کہلہ نہیں، خدا کی قسم! میں حضور اکرم ﷺ کے سامنے جا کر کھڑی نہیں ہوں گی، سوائے اللہ کے اور کسی کی حمد بیان نہیں کروں گی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی تھی (ترجمہ) ”جن لوگوں نے تہمت تراشی کی ہے، وہ تم میں سے کچھ لوگ ہیں۔“ جب اللہ تعالیٰ نے میری برأت میں یہ آیت نازل فرمائی تو ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو مسطح بن اثاثہ کے اخراجات قرابت کی وجہ سے خود ہی اٹھاتے تھے، کہا کہ بخدا، اب میں مسطح پر کوئی چیز خرچ نہیں کروں گا، کہ وہ بھی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر تہمت لگانے میں شریک تھے۔ (آپ غلط فہمی اور نادانستہ طور پر شریک ہو گئے تھے) اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”تم میں سے صاحب فضل و صاحب مال لوگ قسم نہ کھائیں“ اللہ تعالیٰ کے ارشاد غفور رحیم تک، ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ خدا کی قسم بس! اب میری یہی خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ میری مغفرت کر دے۔ (مسطح کے معاملے میں اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف رویہ اختیار کرنے کی وجہ سے) چنانچہ مسطح کو جو آپ پہلے دیا کرتے تھے، وہ پھر دینے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی میرے متعلق پوچھا تھا۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ زینب! تم (عائشہ کے متعلق) کیا جانتی ہو؟ اور کیا دیکھا ہے؟ انہوں نے جواب دیا، میں اپنے کان اور اپنی آنکھ کی حفاظت کرتی ہوں (کہ جو چیز میں نے نہ دیکھی ہو یا نہ سنی ہو وہ آپ سے بیان کرنے لگوں) خدا گواہ ہے کہ میں نے ان میں خیر کے سوا اور کچھ نہیں دیکھا۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان کیا کہ یہی میری ہمسرتھیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں تقویٰ کی وجہ سے بچا لیا (کسی خلاف واقعہ بات کہنے سے)

فائدہ:- یہ طویل حدیث مذکورہ عنوان کے تحت اس لئے لائے ہیں کہ اس میں بریرہ رضی اللہ عنہا کی شہادت کا ذکر ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ان سے حضرت عائشہ کے متعلق دریافت فرمایا اور انہوں نے آپ کے خصائل و اخلاق پر اطمینان کا اظہار کیا تھا۔ اسی طرح اس حدیث میں زینب رضی اللہ عنہا کی شہادت کا بھی ذکر ہے۔ نیز سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ مدینہ کے مشہور قبیلہ خزرج کے سردار اور جلیل القدر صحابی ہیں۔ ساری ہی زندگی اسلام کی حمایت و نصرت میں گزری، لیکن سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے مقابلہ میں جو بات آپ ﷺ نے کہی اسے ہمیں دوسرے نقطہ نظر سے دیکھنا چاہئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر جو تہمت لگائی گئی تھی، وہ بھی بہت سنگین تھی اور رسول اللہ ﷺ کو اس واقعہ سے انتہائی صدمہ پہنچا تھا۔ حضور اکرم ﷺ کی زندگی میں ایسے واقعات شاید ہی ملیں کہ آپ ﷺ نے اپنے کسی ذاتی معاملہ میں صحابہ سے اس طرح مدد چاہی ہو۔ اگرچہ غور کیا جائے تو یہ واقعہ بھی آپ ﷺ کا ذاتی نہیں رہ جاتا بلکہ خدا کے رسول اور پیغمبر ہونے کی وجہ سے یہ بھی دین اور پوری امت کا مسئلہ تھا۔ بہر حال حضور اکرم ﷺ نے جب اس معاملہ کو صحابہ کے سامنے رکھا تو سعد بن معاذ نے اٹھ کر اپنی مدد اور قربانی کا یقین دلایا۔ اس وقت کی گفتگو سے اور اس لئے بھی کہ بات پھیل چکی تھی اور معلوم تھا لوگوں کو تہمت لگانے میں پیش پیش کون ہیں۔ حضرت سعد بن عبادہ نے سمجھا کہ روئے سخن قبیلہ اوس کی طرف ہے کیونکہ عبد اللہ بن ابی قبیلہ اوس سے تعلق رکھتا تھا۔ ابھی چند سال کی بات تھی کہ اوس و خزرج ایک دوسرے کے جانی دشمن تھے اور سالہا سال کی باہم خونریزی لڑائیوں نے ایک دوسرے کے خلاف دلوں میں بغض و کینے کی جڑیں مضبوط کر دی تھیں۔ اسلام آیا تو یہ سب اس طرح ایک ہو گئے تھے جیسے ماضی میں کوئی



واقعہ ہی پیش نہ آیا ہو۔ لیکن بہر حال پشتہا پشت کی دشمنی تھی۔ عربوں کی دشمنی! شکوک و شبہات کا پوری طرح ختم ہونا ممکن بھی نہ تھا۔ جب سعد بن معاذ نے کھڑے ہو کر حضور اکرم ﷺ کو اپنی مدد کا یقین دلایا تو سعد بن عبادہ نے سمجھا کہ یہ ہم سے بدلہ لینا چاہتے ہیں اور اسی لئے یہ کلمات آپ کی زبان پر آ گئے۔ طبرانی کی روایت میں ہے کہ سعد بن عبادہ نے وہیں پر اس کا اظہار بھی فرمادیا تھا کہ اے معاذ! اس وقت تم رسول اللہ ﷺ کی مدد نہیں، بلکہ ان دشمنیوں کا بدلہ لینا چاہتے ہیں جو جاہلیت کے زمانہ میں ہم لوگوں میں باہم تھیں۔ تمہارے دل اب بھی صاف نہیں ہوئے ہیں۔ اس پر سعد بن معاذ نے فرمایا کہ میرے دل کی بات اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ اس پس منظر کے بعد ابن عبادہ کے لب و لہجہ کی تلخی کی بنیاد مل جاتی ہے۔ حضرت عائشہؓ کا بھی یہی مقصد ہے کہ ابن عبادہ بڑے صالح تھے لیکن غلط فہمی نے ان کی حمیت کو جگا دیا تھا ورنہ ظاہر ہے، اسلام کے معاملہ میں صحابہ نے اپنے خاندان اور ماں باپ کی بھی پرواہ نہیں کی، یہ تو صرف قبیلہ کا معاملہ تھا لیکن جب مقابل کی طرف سے شکوک و شبہات ہوں اور ان کے لئے کسی نہ کسی درجہ میں بنیاد بھی ہو تو آدمی ایسی باتیں بھی کہہ جاتا ہے اور اس تمام بحث میں جاہل عربوں کی حمیت، ان کا نہ ختم ہونے والا کینہ اور معمولی سی بات پر اپنی جان لڑا دینے والا جذبہ جس کے نتیجے میں ذرا سی بات صدیوں باقی رہنے والی خون ریز جنگوں کا پیش خیمہ ثابت ہوئی ہیں، ملحوظ رکھنا چاہئے۔

### باب ۸۷۷۔ اِذَا زَكَّيْ رَجُلٌ رَّجُلًا كَفَاهُ

### باب ۸۷۷۔ ایک شخص اگر کسی کی تعدیل کر دے تو کافی ہے

۱۱۰۴۔ حضرت ابو بکرؓ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے دوسرے شخص کی تعریف کی، تو آپؐ نے فرمایا، افسوس! تم نے اپنے ساتھی کی گردن کاٹ ڈالی، تم نے تو اپنے ساتھی کی گردن کاٹ ڈالی، کئی مرتبہ (آپؐ نے اسی طرح فرمایا) پھر ارشاد فرمایا، اگر کسی کے لئے اپنے کسی بھائی کی تعریف کرنا ناگزیر ہی ہو جائے تو یوں کہنا چاہئے کہ میں فلاں شخص کو ایسا سمجھتا ہوں، ویسے اللہ اس کے لئے کافی ہے اور اسکے باطن سے بھی واقف ہے، میں قطعیت اور یقین کے ساتھ کسی کی تعدیل نہیں کر سکتا ہاں! اسکے متعلق مجھے فلاں فلاں باتیں معلوم ہیں، اگر واقعی وہ باتیں اسکے متعلق اسے معلوم ہیں

(۱۱۰۴) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ أَتَنِي رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَيْلَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ مِرَارًا ثُمَّ قَالَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا أَخَاهُ لَا مُحَالَاةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فَلَانًا وَاللَّهُ حَسِيبُهُ وَلَا أَزْكِي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا أَحْسِبُهُ، كَذَا وَكَذَا إِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذَلِكَ مِنْهُ۔

فائدہ:- تعدیل کا مفہوم ہے کسی کی عدالت پر گواہی دینا۔ عدالت کے وصف کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ آدمی شریف اور عمدہ عادات و اخلاق کا ہو اور اس میں سنجیدگی اور مروت ہو، یوں تو عربی میں عدالت کا مفہوم بہت وسیع ہے لیکن قضا و قانون کے باب میں زیادہ شدت سے کام لیا گیا تو پھر صحیح معنوں میں گواہ کا ملنا بھی ممکن نہیں رہے گا۔ اس لئے مفہوم کی تعیین میں صرف اس کا لحاظ رکھا گیا ہے کہ واقعی اور سچی گواہیاں با آسانی مل سکیں اور اس میں زیادہ موشگافی کا موقع باقی نہ رہے۔

### باب ۸۷۸۔ بُلُوغُ الصَّبِيَّانِ وَشَهَادَتُهُمَا

### باب ۸۷۸۔ بچوں کا بلوغ اور ان کی شہادت

۱۱۰۵۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ احد کی لڑائی کے موقع پر وہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے (محاذ پر جانے کیلئے) پیش ہوئے تو انہیں اجازت نہیں ملی، اس وقت ان کی عمر چودہ سال تھی، پھر غزوہ خندق کے موقع پر پیش ہوئے تو اجازت مل گئی، اس وقت آپ کی عمر پندرہ سال تھی۔

(۱۱۰۵) عَنْ ابْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجْزِنِي ثُمَّ عَرَضَنِي يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسِ عَشْرَةَ فَأَجَازَنِي۔



باب ۸۷۹. إِذَا تَسَارَعَ

قَوْمٌ فِي الْيَمِينِ

(۱۱۰۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَ عَلَى قَوْمِ الْيَمِينِ فَاسْرَعُوا فَأَمَرَ أَنْ يُسْهِمَ بَيْنَهُمْ فِي الْيَمِينِ أَيُّهُمْ يَحْلِفُ -

باب ۸۸۰. كَيْفَ يُسْتَحْلَفُ

(۱۱۰۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ أَوْ لِيَصُمْتُ -

## کتاب الصلح

باب ۸۸۱. لَيْسَ الْكَاذِبُ

الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ

(۱۱۰۸) عَنْ أُمِّ كَلْثُومٍ بِنْتِ عُقْبَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ الْكَاذِبُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ فَيَنْمِي خَيْرًا أَوْ يَقُولُ خَيْرًا -

باب ۸۷۹۔ جب لوگوں نے قسم واجب ہوتے ہی ایک دوسرے سے پہلے کھانے کی کوشش کی۔

۱۱۰۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے چند اشخاص سے قسم کھانے کے لئے کہا (ایک ایسے مقدمے کے سلسلے میں جس کے یہ لوگ مدعی علیہ تھے) قسم کے لئے سب ایک ساتھ آگے بڑھے تو آنحضور ﷺ نے حکم دیا کہ قسم کھانے کے لئے ان میں باہم قرعہ اندازی کی جائے کہ پہلے کون قسم کھائے۔

باب ۸۸۰۔ قسم کیسے لی جائے گی

۱۱۰۷۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اگر کسی کو قسم کھانی ہی ہے تو اللہ کی قسم کھائے ورنہ خاموش رہنا چاہئے۔

## کتاب: صلح کے مسائل

باب ۸۸۱۔ جو شخص لوگوں میں باہم صلح

کرنے کی کوشش کرتا ہے وہ جھوٹا نہیں ہے

۱۱۰۸۔ حضرت ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا تھا کہ جھوٹا وہ نہیں ہے جو لوگوں میں باہم صلح کرانے کی کوشش کرے اور اس کے لئے کوئی اچھی بات کی چغلی کھائے، (یاراوی نے) بقول خیراً کہا۔

فائدہ:- احناف کے یہاں صراحۃً جھوٹ بولنا کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔ البتہ مصالح کے پیش نظر تعریض و کنایہ جھوٹ سے کیا جاسکتا ہے۔ انہیں مصالح میں سے ایک مصلحت دو آدمیوں میں باہم صلح کرانا بھی ہے کہ اس میں فریقین کے سامنے اس کے خلاف کی باتیں اس طرح رکھی جائیں کہ دونوں کے دل صاف ہو جائیں اور صلح ہو جائے۔

باب ۸۸۲۔ امام اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے کہ چلو صلح کرانے چلیں ۱۱۰۹۔ حضرت سہل بن سعدؓ نے کہا قبا کے لوگوں نے آپس میں جھگڑا کیا اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ ایک دوسرے پر پتھر پھینکے، حضور اکرم ﷺ کو جب اس کی اطلاع دی گئی تو آپؐ نے فرمایا، چلو ہم ان میں باہم صلح کرائیں گے۔

باب ۸۸۳۔ صلح کی دستاویز کس طرح لکھی جائے

(کیا اس طرح کہ) یہ اس بات کی دستاویز ہے کہ فلاں بن فلاں اور فلاں بن فلاں نے صلح کر لی ہے۔ جبکہ اس کے قبیلے یا نسب کا ذکر نہ کیا ہو ۱۱۱۰۔ حضرت براء ابن عازبؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ذیقعدہ کے

باب ۸۸۲. قَوْلُ الْإِمَامِ لِأَصْحَابِهِ إِذْ هَبُوا بِنَا نُصْلِحْ

(۱۱۰۹) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ أَهْلَ قُبَاءَ اقْتَتَلُوا حَتَّى تَرَامُوا بِالْحِجَارَةِ فَأَخْبَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ فَقَالَ اذْهَبُوا بِنَا نُصْلِحْ بَيْنَهُمْ -

باب ۸۸۳. كَيْفَ يُكْتَبُ هَذَا

مَا صَلَحَ فَلَانُ بْنُ فَلَانٍ وَفَلَانُ بْنُ فَلَانٍ

وَأَنْ لَمْ يُنْسَبْ إِلَى قَبِيلَتِهِ أَوْ نَسَبِهِ

(۱۱۱۰) عَنْ بَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ اعْتَمَرَ



النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ فَأَبَى أَهْلُ  
مَكَّةَ أَنْ يَدْعُوهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتَّى قَاضَاهُمْ عَلَى أَنْ  
يُقِيمَ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ كَتَبُوا هَذَا  
مَقَاضِي عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالُوا لَا نُقَرُّ بِهَا فَلَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ  
مَا مَنَعَكَ لَكِنْ أَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَنَا رَسُولُ  
اللَّهِ وَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيِّ أُمِّحْ رَسُولُ  
اللَّهِ قَالَ لَا وَاللَّهِ لَا أُمَحُّوكَ أَبَدًا فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِتَابَ فَكَتَبَ هَذَا مَقَاضِي عَلَيْهِ  
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ سِلَاحٌ إِلَّا فِي  
الْقَرَابِ وَأَنْ لَا يَخْرُجَ مِنْ أَهْلِهَا بِأَحَدٍ إِنْ أَرَادَ أَنْ يَتَّبِعَهُ  
وَأَنْ لَا يَمْنَعَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِهِ أَرَادَ أَنْ يُقِيمَ بِهَا فَلَمَّا  
دَخَلَهَا وَمَضَى الْأَجَلُ اتَّوَا عَلِيًّا فَقَالُوا قُلْ لِصَاحِبِكَ  
أُخْرِجْ عَنَّا فَقَدْ مَضَى الْأَجَلُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبِعَتْهُمْ ابْنَةُ حَمْزَةَ يَاعِمٌ يَاعِمٌ فَتَنَّا وَلَهَا  
عَلِيٌّ فَأَخَذَ بِيَدِهَا وَقَالَ لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ دُونَكَ  
ابْنَةُ عَمِّكَ حَمَلَتْهَا فَاخْتَصَمَ فِيهَا عَلِيٌّ وَزَيْدٌ وَجَعَفَرٌ  
فَقَالَ عَلِيٌّ أَنَا أَحَقُّ بِهَا وَهِيَ ابْنَةُ عَمِّي وَقَالَ جَعَفَرٌ  
ابْنَةُ عَمِّي وَخَالَتُهَا تَحْتِي وَقَالَ زَيْدٌ ابْنَةُ أَخِي فَقَضَى  
بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَالَتِهَا وَقَالَ الْحَالَةُ  
بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ وَقَالَ لِعَلِيِّ أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ وَقَالَ  
لِجَعْفَرٍ أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي وَقَالَ لِرَزِيدٍ أَنْتَ أَخُونَا  
وَمَوْلَانَا.

مہینے میں عمرہ کا احرام باندھا (اور مکہ روانہ ہوئے) لیکن مکہ کے لوگوں نے  
آپ کو شہر میں داخل نہ ہونے دیا۔ آخر صلح اس پر ہوئی کہ (آئندہ سال)  
آپ مکہ میں تین دن تک قیام کریں گے جب اس کی دستاویز لکھی جانے لگی  
تو اس میں لکھا گیا کہ یہ وہ صلحنامہ ہے جو محمد رسول اللہ ﷺ نے کیا ہے۔ لیکن  
مشرکین نے کہا کہ ہم تو اسے نہیں مانتے، بس آپ صرف محمد بن عبد اللہ  
ہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ بھی ہوں، اور محمد بن عبد اللہ  
بھی۔ اس کے بعد علیؑ سے فرمایا کہ رسول اللہ کا لفظ مٹا دو۔ انہوں نے عرض  
کیا، نہیں، خدا کی قسم! میں یہ لفظ تو کبھی نہیں مٹاؤں گا۔ آخر آنحضور ﷺ نے  
دستاویزی اور لکھا کہ یہ اس کی دستاویز ہے کہ محمد بن عبد اللہ نے اس شرط پر صلح  
کی ہے کہ مکہ میں وہ ہتھیار نیام میں رکھے بغیر داخل نہیں ہوں گے، اگر مکہ کا  
کوئی باشندہ ان کے ساتھ جانا چاہے گا تو وہ اسے ساتھ نہ لے جائیں گے،  
لیکن ان کے اصحاب میں سے کوئی شخص مکہ میں رہنا چاہے گا تو اسے وہ نہ  
روکیں گے۔ جب آئندہ سال آپ ﷺ تشریف لے گئے اور (مکہ میں قیام  
کی) مدت پوری ہو گئی تو قریش علیؑ کے پاس آئے اور کہا کہ اپنے صاحب  
سے کہئے کہ مدت پوری ہو گئی ہے اور اب وہ یہاں سے چلے جائیں۔ چنانچہ  
نبی کریم ﷺ مکہ سے روانہ ہونے لگے۔ اس وقت حضرت حمزہؓ کی ایک بچی  
چچا چچا کرتی آئیں۔ علیؑ نے انہیں اپنے ساتھ لے لیا۔ پھر فاطمہؓ کے پاس  
ہاتھ پکڑ کر لائے اور فرمایا اپنی چچا زاد بہن کو بھی ساتھ لے لو۔ چنانچہ انہوں  
نے انہیں اپنے ساتھ سوار کر لیا۔ پھر علیؑ، زید اور جعفر رضی اللہ عنہم کے باہم  
نزاع ہوا۔ علیؑ نے فرمایا اس کا مستحق زیادہ میں ہو یہ میرے چچا کی بچی ہے۔  
جعفرؓ نے فرمایا یہ میرے بھی چچا کی بچی ہے اور اس کی خالہ میرے نکاح میں  
بھی ہے۔ زیدؓ نے فرمایا یہ میرے بھائی کی بچی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے بچی کی  
خالہ کے حق میں فیصلہ کیا اور فرمایا کہ خالہ ماں کی طرح ہوتی ہے پھر علیؑ سے  
فرمایا کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔ جعفرؓ سے فرمایا کہ تم صورت اور  
عادات و اخلاق سب میں مجھ سے مشابہ ہو، زیدؓ سے فرمایا کہ تم ہمارے بھائی  
بھی ہو اور ہمارے مولا بھی۔

باب ۸۸۴۔ حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے متعلق

نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ میرا یہ بیٹا سید ہے

۱۱۱۱۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر یہ فرماتے  
سنا ہے کہ حسن بن علیؑ آنحضور ﷺ کے پہلو میں تھے اور آنحضور ﷺ کبھی

باب ۸۸۴. قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ

لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ

(۱۱۱۱) عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَى



جَنِبِهِ وَهُوَ يُقْبَلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَوَعَلَىٰ أُخْرَىٰ وَيَقُولُ  
إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِتْنَتَيْنِ  
عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔

### باب ۸۸۵. هَلْ يُشِيرُ الْإِمَامُ بِالصُّلْحِ

(۱۱۱۲) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ سَمِعَ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَ خُصُومٍ  
بِالْبَابِ عَالِيَةٍ أَصَوَاتُهُمَا وَإِذَا أَحَدُهُمَا يَسْتَوْضِعُ  
الْآخَرَ يَسْتَرْفِقُهُ فِي شَيْءٍ وَهُوَ يَقُولُ وَاللَّهِ لَا أَفْعَلُ  
فَخَرَجَ عَلَيْهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
أَيُّنَ الْمُتَالِي عَلَى اللَّهِ لَا يَفْعَلُ الْمَعْرُوفَ فَقَالَ أَنَا  
يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَهُ أَيُّ ذَلِكَ أَحَبُّ۔

### كِتَابُ الشُّرُوطِ

#### باب ۸۸۶. الشُّرُوطُ فِي الْمَهْرِ عِنْدَ عُقْدَةِ النِّكَاحِ

(۱۱۱۳) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ الشُّرُوطِ أَنْ  
تَوْفُوا بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ۔

#### باب ۸۸۷. الشُّرُوطُ الَّتِي لَا تَحِلُّ فِي الْحُدُودِ

(۱۱۱۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَزَيْدِ بْنِ  
خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُمَا قَالَا إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ أَتَى  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
أَنْشُدْكَ اللَّهَ إِلَّا قَضَيْتَ لِي بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَالَ الْحَضَمُ  
الْآخِرُ وَهُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ نَعَمْ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ  
وَإِذْنِ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ  
قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا فَرَنْتِي بِأَمْرَاتِهِ وَإِنِّي  
أُخْبِرْتُ أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ  
وَوَلِيدَةٍ فَسَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَاخْبَرُونِي أَنَّمَا عَلَى ابْنِي  
جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ وَأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا الرَّجْمَ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي  
بِيَدِهِ لَا أَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ رَدٌّ

لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور کبھی حسن کی طرف اور فرماتے کہ میرا یہ  
بیٹا سردار ہے اور شاید اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے دو عظیم  
گروہوں میں صلح کرائے گا۔

### باب ۸۸۵۔ کیا امام صلح کے لئے اشارہ کر سکتا ہے

۱۱۱۲۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دروازے پر جھکڑا سننے  
والوں کی آواز سنی، اور آواز بلند ہو گئی تھی۔ قصہ یہ تھا کہ ایک شخص دوسرے  
سے قرض میں کچھ کمی کرنے اور مطالبے میں نرمی برتنے کیلئے کہہ رہا تھا اور  
دوسرا کہتا تھا خدا کی قسم میں یہ نہیں کر سکتا آخر رسول اللہ ﷺ انکی طرف گئے اور  
فرمایا اس بات پر خدا کی قسم کھانے والے صاحب کہاں ہیں کہ وہ ایک اچھا  
کام نہیں کریں گے۔ ان صحابیؓ نے عرض کیا، میں ہی ہوں یا رسول اللہ! میرا  
فریق جو چاہتا ہے وہی کر دوں گا۔

### شرطوں کے مسائل

#### باب ۸۸۵۔ نکاح کے وقت مہر کی شرطیں

۱۱۱۳۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ  
نے فرمایا، وہ شرطیں جن کے ذریعہ تم نے عورتوں کی شرمگاہوں کو حلال کیا  
ہے، پوری کی جانے کی سب سے زیادہ مستحق ہیں۔

#### باب ۸۸۷۔ جو شرطیں حدود میں جائز نہیں ہیں

۱۱۱۴۔ حضرت ابو ہریرہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ  
دیہات کے رہنے والے ایک صاحب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں  
حاضر ہوئے اور کہا کہ یا رسول اللہ! میں آپ سے اللہ کا واسطہ دے کر کہتا  
ہوں کہ آپ میرا فیصلہ کتاب اللہ کی روشنی میں کر دیں، دوسرے فریق نے  
جو اس سے زیادہ سمجھا رکھے، کہا کہ جی ہاں، کتاب اللہ سے ہی ہمارا فیصلہ  
فرمائیے اور مجھے (اپنا مقدمہ پیش کرنے کی) اجازت دیجئے۔ حضور اکرم  
ﷺ نے فرمایا کہ پیش کرو۔ انہوں نے بیان کرنا شروع کیا کہ میرا بیٹا ان  
صاحب کے یہاں مزدور تھا۔ پھر اس نے ان کی بیوی سے زنا کر لیا۔  
جب مجھے معلوم ہوا کہ (زنا کی سزا میں) میرا لڑکا رجم کر دیا جائے گا تو میں  
نے اس کے بدلے میں سو بکریاں اور ایک باندی دی۔ پھر اہل علم سے اس  
کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ میرے لڑکے کو (زنا کی سزا میں،  
کیونکہ وہ غیر شادی شدہ تھا) سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال



عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ اُغْدُ يَا اَنْيْسُ اِلَى امْرَاةٍ هَذَا فَاِنْ اعْتَرَفْتَ فَاَرْجُمُهَا قَالَ فَعَدَا عَلَيْهَا فَاَعْتَرَفَتْ فَاَمْرَبَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجِمَتْ۔

کے لئے شہر بدر کر دیا جائے گا۔ البتہ اس کی بیوی رجم کر دی جائے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، میں تمہارا فیصلہ کتاب اللہ سے کروں گا، باندی اور بکریاں تمہیں واپس ملیں گی، البتہ تمہارے لڑکے کو سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لئے شہر بدر کیا جائے گا۔ اچھا، انیس تم اس عورت کے یہاں جاؤ، اگر وہ بھی اعتراف کرے (زنا کا) تو اسے رجم کر دو (کیونکہ وہ شادی شدہ تھی) بیان کیا کہ انیس اس عورت کے یہاں گئے اور اس نے اعتراف کر لیا۔ اس لئے رسول اللہ ﷺ کے حکم پر رجم کی گئی۔

باب ۸۸۸۔ مزارعت میں کسی نے یہ شرط لگائی کہ

جب میں چاہوں گا تمہیں بے دخل کر سکوں گا

باب ۸۸۸۔ اِذَا اشْتَرَطَ فِي

الْمَزَارَعَةِ اِذَا شِئْتُ اُخْرِجْتُكَ

(۱۱۱۵) عَنْ ابْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا) قَالَ لَمَّا فَدَعَ اَهْلُ خَيْبَرَ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ قَامَ عُمَرُ خَطِيْبًا فَقَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَامِلَ يَهُودَ خَيْبَرَ عَلَى اَمْوَالِهِمْ وَقَالَ نُقِرُّكُمْ مَا اَقَرُّكُمْ اللّٰهُ وَاَنَّ عَبْدِ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ خَرَجَ اِلَى مَالِهِ هُنَاكَ فَعَدِي عَلَيْهِ مِنَ اللَّيْلِ فَفُذِعَتْ يَدَاهُ وَرَجُلَاهُ وَلَيْسَ لَنَا هُنَاكَ عَدُوٌّ غَيْرُهُمْ هُمْ عَدُوْنَا وَتَهَمَّتْنَا وَقَدْ رَاَيْتُ اِجْلَاءَهُمْ فَلَمَّا اَجْمَعَ عُمَرُ عَلَى ذَلِكَ اَتَاهُ اَحَدُ بَنِي اَبِي الْحَقِيْقِ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اُتَخْرِجُنَا وَقَدْ اَقَرَّنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَا مَلْنَا عَلَى الْاَمْوَالِ وَشَرَطَ ذَلِكَ لَنَا فَقَالَ عُمَرُ اَظْنَنْتَ اَنِّي نَسِيْتُ قَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكَ اِذَا اُخْرِجْتَ مِنْ خَيْبَرَ تَعْدُوْ بِكَ قُلُوْصَكَ لَيْلَةً بَعْدَ لَيْلَةٍ فَقَالَ كَانَتْ هَذِهِ هُزَيْلَةً مِنْ اَبِي الْقَاسِمِ قَالَ كَذَبْتَ يَاعَدُوْا اللّٰهَ فَاَجْلَاهُمْ عُمَرُوْا اَعْطَاهُمْ قِيَمَةَ مَا كَانَ لَهُمْ مِنَ الثَّمَرِ مَالًا وَاِبِلًا وَّعُرُوْضًا مِّنْ اَقْتَابٍ وَحِبَالٍ وَغَيْرِ ذَلِكَ۔

۱۱۱۵۔ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نے فرمایا جب ان کے (ہاتھ پاؤں) خیبر والوں نے توڑ ڈالے تو عمرؓ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے جب خیبر کے یہودیوں سے ان کی جائیداد کے سلسلے میں معاملہ کیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ جب تک اللہ تعالیٰ تمہیں قائم رکھے، ہم قائم رہیں گے۔ اسکے بعد عبداللہ بن عمرؓ وہاں اپنے اموال کے سلسلے میں گئے تو رات کو ان کے ساتھ ظلم و تعدی کا معاملہ کیا گیا، جس سے ان کے ہاتھ پاؤں ٹوٹ گئے، خیبر میں ان (یہودیوں) کے سوا اور کوئی ہمارا دشمن نہیں، وہی ہمارے دشمن ہیں اور انہیں پر ہمیں شبہ ہے۔ اس لئے میں انہیں شہر بدر کر دینا ہی مناسب سمجھتا ہوں۔ جب عمرؓ نے اس کا پختہ ارادہ کر لیا تو ابی حقیق (ایک یہودی خاندان) کا ایک شخص آیا اور کہا کہ یا امیر المؤمنین کیا آپ ہمیں شہر بدر کر دیں گے، حالانکہ محمدؐ نے ہمیں یہاں باقی رکھا تھا اور ہم سے جائیداد کا ایک معاملہ بھی کیا تھا اور اس کی (ہمیں خیبر میں رہنے دینے کی) شرط بھی آپ نے لگائی تھی۔ عمرؓ نے اس پر فرمایا کیا تم یہ سمجھتے ہو میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان بھول گیا ہوں جب حضور اکرمؐ نے تم سے کہا تھا کہ تمہارا کیا حال ہوگا جب تم خیبر سے نکالے جاؤ گے اور تمہارے اونٹ تمہیں راتوں رات لئے پھریں گے۔ اس نے کہا، یہ تو ابوالقاسم (آنحضور ﷺ) کا ایک مذاق تھا، عمرؓ فرمایا، خدا کے دشمن! تم نے جھوٹی بات کہی۔ چنانچہ عمرؓ نے انہیں شہر بدر کر دیا اور انکے پھلوں کی (باغ کی) اونٹ اور دوسرے سامان، یعنی کجاوے اور رسیاں وغیرہ سب کی قیمت ادا کر دی۔



فائدہ:- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ خیبر میں اپنے کاروبار کے سلسلے میں گئے تھے۔ یہودیوں نے موقع پا کر آپ کو ایک بالا خانہ سے نیچے گرا دیا تھا جس سے آپ کے ہاتھ پاؤں ٹوٹ گئے تھے۔ نیز خیبر کی فتح کے بعد حضور اکرم ﷺ نے ان کی جائیداد (جواب اسلامی حکومت کے قبضہ میں آچکی تھی) میں ان سے مزارعت کا معاملہ کر لیا تھا اور یہ بھی فرما دیا تھا کہ یہ معاملہ ہمیشہ کے لئے نہیں بلکہ جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا یہ معاملہ رہے گا، اس لئے عمرؓ نے ان سے یہ معاملہ منسوخ کر دیا اور چونکہ مسلمانوں کے خلاف ان کی دشمنی اور معاندانہ سرگرمیاں بڑھتی جا رہی تھیں اس لئے اسلامی دارالسلطنت سے دور انہیں دوسری جگہ منتقل کروا دیا گیا۔ اور جب خیبر فتح ہوا تو آپ نے اسی یہودی سے مخاطب ہو کر یہ سخت جملہ فرمایا تھا، اس میں یہودیوں کے شہر بدر کئے جانے کی پیشین گوئی ہے۔ یعنی تم خیبر سے نکال دیئے جاؤ گے اور پھر تمہیں کہیں دور دراز مقام پر جانا پڑے گا، جہاں کئی دن میں اونٹ کے ذریعہ تم پہنچو گے۔

باب ۸۸۹۔ جہاد، اہل حرب کے ساتھ مصالحت کی شرائط اور ان کی دستاویز۔

۱۱۱۶۔ حضرت مسور بن مخرمہ اور مروانؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ حدیبیہ کے موقع پر نکلے تھے۔ ابھی آپ راستے ہی میں تھے کہ فرمایا، خالد بن ولیدؓ جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے قریش کے چند سواروں کے ساتھ ہماری نقل و حرکت کا اندازہ لگانے کے لئے مقام غمیم ٹھہرے ہوئے ہیں۔ اس لئے تم لوگ ذات الیمین کی طرف سے جاؤ تا کہ خالدؓ کو کوئی اندازہ نہ ہو سکے۔ پس خدا گواہ ہے کہ خالدؓ کو ان کے متعلق کچھ بھی علم نہ ہو سکا اور جب انہوں نے اس لشکر کا غبار اٹھتا ہوا دیکھا تو قریش جلدی جلدی خبر دیئے گئے۔ ادھر نبی کریم ﷺ چلتے رہے اور جب ثنیۃ المراء پر پہنچے، جس سے مکہ میں لوگ اترتے ہیں تو آنحضور ﷺ کی سواری بیٹھ گئی صحابہ کہنے لگے حل حل (اوٹنی کو اٹھانے کے لئے) لیکن وہ اپنی جگہ سے نہ اٹھی۔ صحابہؓ نے کہا قصواء اڑ گئی قصواء اڑ گئی (قصواء حضور اکرم ﷺ کی اوٹنی کا نام تھا) لیکن آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ قصواء اڑی نہیں ہے اور نہ یہ اس کی عادت ہے۔ اسے تو اس ذات نے روک لیا ہے جس نے ہاتھیوں (کے لشکر) کو (مکہ میں داخل ہونے سے) روکا تھا۔ (یعنی اللہ تعالیٰ نے) پھر آپ ﷺ نے فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے قریش جو بھی ایسا مطالبہ رکھیں گے جس میں اللہ کی حرمتوں کی تعظیم ہوگی تو میں ان کا مطالبہ منظور کر لوں گا ☆ آخر آپ ﷺ نے اوٹنی کو ڈانٹا تو وہ اٹھ گئی۔ بیان کیا کہ پھر نبی کریم ﷺ صحابہؓ سے آگے نکل گئے اور حدیبیہ کے آخری کنارے ٹھہرے (ایک چشمہ یا گڑھا) پر جہاں پانی کم تھا آپ ﷺ نے قیام

باب ۸۸۹۔ الشُّرُوطُ فِي الْجِهَادِ وَ

الْمُصَالَحَةِ مَعَ أَهْلِ الْحَرْبِ وَكِتَابَةِ الشُّرُوطِ

(۱۱۱۶) عَنْ الْمِسُورِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا) قَالَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَّةِ حَتَّى كَانُوا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ بِالْغَمِيمِ فِي خَيْلٍ لِقُرَيْشٍ طَلِيعَةً فَخَذُوا ذَاتَ الْيَمِينِ فَوَاللَّهِ مَا شَعَرْتُهُمْ خَالِدٌ حَتَّى إِذَا هُمْ بِقَتْرَةِ الْحَيْشِ فَأَنْطَلَقَ بِرُكُضٍ نَذِيرًا لِقُرَيْشٍ وَسَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالثَّنِيَّةِ الَّتِي يَهْبِطُ عَلَيْهِمْ مِنْهَا بَرَكَتٌ بِهِ رَاحِلَتُهُ فَقَالَ النَّاسُ حُلْ حُلْ فَالْحَتُّ فَقَالُوا خَلَاتِ الْقُصُوءَ خَلَاتِ الْقُصُوءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَلَاتِ الْقُصُوءَ وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخُلُقٍ وَلَكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيلِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَسْأَلُونِي خُطَّةً يُعْظَمُونَ فِيهَا حُرْمَاتِ اللَّهِ إِلَّا أَعْطَيْتُهُمْ إِيَّاهَا ثُمَّ زَجَرَهَا فَوَثَبَتْ قَالَ فَعَدَلَ عَنْهُمْ حَتَّى نَزَلَ بِأَقْصَى الْحُدَيْبِيَّةِ عَلَى ثَمَدٍ قَلِيلِ الْمَاءِ يَتَبَرَّضُهُ النَّاسُ تَبَرُّضًا فَلَمْ يَلْبَثْهُ النَّاسُ حَتَّى نَزَحُوهُ وَشَكَّى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَطَشُ فَانْتَزَعَ سَهْمًا مِّنْ كِنَانَتِهِ ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهُ فِيهِ فَوَاللَّهِ مَا زَالَ يَجِيشُ لَهُمْ بِالرِّيِّ فَبَيْنَمَا

فائدہ:- یعنی کوئی بھی ایسا مطالبہ جس کی وجہ سے حرم میں قتل و خون سے رکا جاسکے۔ حرم کی عظمت کا پاس ضروری ہے، اس لئے میں ان کے ہر ایسے مطالبے کو مان لوں گا۔



هُمْ كَذَلِكَ إِذْ جَاءَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ الْخَزَاعِيُّ فِي نَفَرٍ مِنْ قَوْمِهِ مِنْ خُزَاعَةَ وَكَانَ عَيْبَةً نُصَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ تِهَامَةَ فَقَالَ إِنِّي تَرَكْتُ كَعْبَ بْنَ لُؤَيٍّ وَغَامِرَ بْنَ لُؤَيٍّ نَزَلُوا أَعْدَادَ مَيَاهِ الْحُدَيْبِيَّةِ وَمَعَهُمُ الْعُودُ الْمَطَافِيلُ وَهُمْ مُقَاتِلُونَ وَ صَادُواكَ عَنِ الْبَيْتِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَمْ نَجِءْ لِقِتَالِ أَحَدٍ وَلَكِنَّا جِئْنَا مُعْتَمِرِينَ وَإِنْ قَرِيشًا قَدْ نَهَكْتَهُمُ الْحَرْبُ وَأَضْرَتْ بِهِمْ وَإِنْ شَاءَ وَمَا دَدْتُهُمْ مُدَّةً وَيُخْلَوُ أَبْنِي وَيَبْنِ النَّاسِ فَإِنْ أَظْهَرُ فَإِنْ شَاءَ وَإِنْ يَدْخُلُوا فِيمَا دَخَلَ فِيهِ النَّاسُ فَعَلُوا وَإِلَّا فَقَدْ حَمُّوا وَإِنْ هُمْ أَبَوُا لَذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقَاتِلَنَّهُمْ عَلَى أَمْرِي هَذَا حَتَّى تَنْفَرِدَ سَالِفَتِي وَلَيَنْفِذَنَّ اللَّهُ أَمْرَهُ فَقَالَ بُدَيْلٌ سَابِلُغُهُمْ مَا تَقُولُ فَاَنْطَلَقَ حَتَّى أَتَى قَرِيشًا قَالَ إِنَّا قَدْ جِئْنَاكُمْ مِنْ هَذَا الرَّجُلِ وَسَمِعْنَاهُ يَقُولُ قَوْلًا فَإِنْ شِئْتُمْ أَنْ نَعْرِضَهُ عَلَيْكُمْ فَعَلْنَا فَقَالَ سَفَهَاؤُهُمْ لَا حَاجَةَ لَنَا أَنْ تُخْبِرَنَا عَنْهُ بِشَيْءٍ وَقَالَ ذُووِ الرِّأْيِ مِنْهُمْ هَاتِ مَا سَمِعْتَهُ يَقُولُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا فَحَدَّثَهُمْ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ إِي قَوْمِ السُّتَمِ بِالْوَالِدِ قَالُوا بَلَى قَالَ السُّتَمِ بِالْوَالِدِ قَالُوا بَلَى قَالَ فَهَلْ تَتَّهَمُونِي قَالُوا لَا قَالَ السُّتَمِ تَعْلَمُونَ أَنِّي اسْتَنْفَرْتُ أَهْلَ عُكَاظٍ فَلَمَّا بَلَغُوا عَلَى جِئْتُكُمْ بِأَهْلِي وَوَلَدِي وَمَنْ أَطَاعَنِي قَالُوا بَلَى قَالَ إِنْ هَذَا قَدْ عَرَضَ لَكُمْ خُطَّةٌ رُشِدٍ أَقْبِلُوهَا وَدَعُونِي أَتِيهِ قَالُوا أَتِيهِ فَاتَاهُ فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ مِنْ قَوْلِهِ لِبُدَيْلٍ فَقَالَ عُرْوَةُ عِنْدَ ذَلِكَ أَيْ مُحَمَّدٌ أَرَأَيْتَ إِنْ اسْتَأْصَلْتَ أَمْرَ قَوْمِكَ هَلْ سَمِعْتَ بِأَحَدٍ مِنَ الْعَرَبِ اجْتَاَحَ أَهْلَهُ قَبْلَكَ وَإِنْ تَكُنِ الْآخَرَى فَإِنِّي وَاللَّهِ لَا أَرَى وَجُوهًا وَإِنِّي لَا أَرَى أَشْوَابًا مِنَ النَّاسِ خَلِيقًا أَنْ

کیا۔ لوگ تھوڑا تھوڑا پانی استعمال کرنے لگے اور پھر پانی ختم ہو گیا۔ اب رسول اللہ ﷺ سے پیاس کی شکایت کی گئی تو آپ ﷺ نے اپنے ترکش سے ایک تیر نکال کر دیا کہ اسے پانی میں ڈال دیں۔ بخدا پانی انہیں سیراب کرنے کے لئے ابلنے لگا اور وہ لوگ پوری طرح سیراب ہوئے۔ لوگ اسی حال میں تھے کہ بدیل بن ورقاء خزاعیؓ اپنی قوم خزاعہ کے چند افراد کو لے کر حاضر ہوئے۔ یہ لوگ تہامہ کے رہنے والے تھے اور رسول اللہ ﷺ کے خیر خواہ تھے، انہوں نے اطلاع دی کہ میں کعب بن لوی اور عامر بن لوی کو پیچھے چھوڑے آ رہا ہوں جنہوں نے حدیبیہ کے پانی کے ذخیروں پر اپنا پڑاؤ ڈال دیا ہے۔ ان کے ساتھ بکثرت دودھ دینے والی اونٹیاں ہیں اور ہر طرح کا سامان ان کے ساتھ ہے۔ وہ لوگ آپ سے لڑیں گے اور آپ کے بیت اللہ پہنچنے میں مزاحم ہوں گے لیکن آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہم کسی سے لڑنے کے لئے نہیں آئے ہیں بلکہ صرف عمرہ کے لئے آئے ہیں اور واقعہ یہ ہے کہ مسلسل لڑائیوں نے قریش کو پہلے ہی کمزور کر دیا ہے اور انہیں بڑا نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ اب اگر وہ چاہیں تو میں ایک مدت تک (لڑائی کا سلسلہ بند رکھنے کا ان سے معاہدہ کر لوں گا) اس عرصہ میں وہ میرے اور عوام کفار و مشرکین عرب کے درمیان نہ پڑیں اور مجھے ان کے سامنے اپنا دین پیش کرنے دیں پھر اگر میں کامیاب ہو جاؤں اور اس کے بعد وہ چاہیں تو اس دین میں وہ بھی داخل ہو سکتے ہیں جس میں اور تمام لوگ داخل ہو چکے ہوں گے۔ لیکن اگر مجھے کامیابی نہ ہوئی تو انہیں بھی آرام ہو جائے گا لڑائی اور جنگ سے۔ اور اگر انہیں میری اس پیش کش سے انکار ہے تو اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، جب تک میرا تن سر سے جدا نہیں ہو جاتا میں دین کے لئے برابر لڑتا رہوں گا یا پھر خداوند تعالیٰ اسے نافذ فرما دے گا۔ بدیل (رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ قریش تک آپ کی گفتگو میں پہنچاؤں گا چنانچہ وہ روانہ ہوئے اور قریش کے یہاں پہنچے اور کہا کہ ہم تمہارے پاس اس شخص (نبی کریم ﷺ) کے یہاں سے آئے ہیں اور ہم نے اسے کچھ کہتے سنا ہے اگر تم چاہو تو تمہارے سامنے ہم اسے بیان کر سکتے ہیں۔ قریش کے بے وقوفوں نے کہا کہ ہمیں اس کی ضرورت نہیں کہ تم اس شخص کی کوئی بات ہمیں سناؤ۔ لیکن جو لوگ صاحب رائے تھے انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے جو کچھ کہ تم نے سنا ہے ہم سے بیان کر دو۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اسے



يَفِرُّوْا أَوْ يَدْعُوْكَ فَقَالَ لَهُ، أَبُو بَكْرٍ أَمِصُّصُ بِيْظَرِ اللَّاتِ  
 أَنْحُنْ نَفِرُّ عَنْهُ وَنَدْعُهُ، فَقَالَ مَنْ ذَا قَالُوا أَبُو بَكْرٍ قَالَ  
 أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَا يَدٌ كَانَتْ لَكَ عِنْدِي لَمْ  
 أَجْزِكَ بِهَا لَا جَبْتُكَ قَالَ وَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُلَّمَا تَكَلَّمَ أَخَذَ بِلِحْيَتِهِ وَالْمُغِيرَةُ ابْنُ  
 شُعْبَةَ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَمَعَهُ السَّيْفُ وَعَلَيْهِ الْمَغْفَرُ فَكُلَّمَا أَهْوَى عُرْوَةُ بِيَدِهِ  
 إِلَى لِحْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ يَدَهُ  
 بِسَعْلِ السَّيْفِ وَقَالَ لَهُ، أَخِرُ يَدَكَ عَنْ لِحْيَةِ رَسُولِ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ عُرْوَةُ رَأْسَهُ فَقَالَ مَنْ هَذَا  
 قَالُوا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَقَالَ أَيُّ غَدْرٍ أَلَسْتُ أَسْعَى فِي  
 غَدْرِكَ وَكَانَ الْمُغِيرَةُ صَحْبَ قَوْمًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ  
 فَقَتَلَهُمْ وَأَخَذَ أَمْوَالَهُمْ ثُمَّ جَاءَ فَاسْتَلَمَ فَقَالَ النَّبِيُّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا الْإِسْلَامُ فَاقْبَلْ وَأَمَّا الْمَالُ  
 فَلَسْتُ مِنْهُ فِي شَيْءٍ ثُمَّ إِنَّ عُرْوَةَ جَعَلَ يَرْمُقُ  
 أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَيْنَيْهِ قَالَ فَوَاللَّهِ  
 مَا تَنَحَّمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُحَامَةً إِلَّا  
 وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَذَكَ بِهَا وَجْهَهُ  
 وَجَلَدَهُ وَإِذَا أَمَرَهُمْ ابْتَدَرُوا أَمْرَهُ وَإِذَا تَوَضَّأُوا كَادُوا  
 يَقْتَتِلُونَ عَلَى وَضُوئِهِ وَإِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوا أَصْوَاتَهُمْ  
 عِنْدَهُ وَمَا يُحَدِّثُونَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيمًا لَهُ فَرَجَعَ عُرْوَةُ  
 إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَيُّ قَوْمٍ وَاللَّهِ لَقَدْ وَفَدْتُ عَلَى  
 الْمُلُوكِ وَوَفَدْتُ عَلَى قَيْصَرٍ وَكِسْرَى وَالنَّجَاشِيِّ  
 وَاللَّهِ إِنْ رَأَيْتُ مَلِكًا قَطُّ يُعْظِمُهُ أَصْحَابُهُ مَا يُعْظِمُ  
 أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدًا وَاللَّهِ  
 إِنْ تَنَحَّمْ نُحَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ  
 فَذَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجَلَدَهُ وَإِذَا أَمَرَهُمْ ابْتَدَرُوا أَمْرَهُ  
 وَإِذَا تَوَضَّأُوا كَادُوا يَقْتَتِلُونَ عَلَى وَضُوئِهِ وَإِذَا تَكَلَّمَ  
 خَفَضُوا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ وَمَا يُحَدِّثُونَ إِلَيْهِ النَّظَرَ  
 تَعْظِيمًا لَهُ وَإِنَّهُ قَدْ عَرَضَ عَلَيْكُمْ خُطَّةَ رُشْدٍ

(آنحضور ﷺ) کو یہ یہ کہتے سنا ہے اور پھر جو کچھ انہوں نے آنحضور (ﷺ) سے سنا تھا وہ سب بیان کر دیا تو عروہ بن مسعود (جو اس وقت تک کفار کے ساتھ تھے) کھڑے ہوئے اور کہا کہ اے قوم کے لوگو! کیا تم میری اولاد کے درجے میں نہیں ہو۔ تو سب نے کہا کیوں نہیں اب انہوں نے پھر کہا کیا میں تمہارے باپ کے درجے میں نہیں ہوں؟ اور ہمدردی کے اعتبار سے انہوں نے پھر کہا کیا تم لوگ مجھ پر کسی قسم کی تہمت لگا سکتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ انہوں نے پوچھا کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ میں نے عکاظ والوں کو تمہاری طرف سے محمد (ﷺ) کے ساتھ لڑنے کے لئے بلایا تھا اور جب انہوں نے انکار کیا تو میں نے اپنے گھر کے اور ان تمام لوگوں کو تمہارے سامنے لا کر کھڑا کر دیا تھا جنہوں نے میرا کہنا مانا تھا۔ قریش نے کہا کہ کیوں نہیں، یہ سب باتیں درست ہیں، اس کے بعد انہوں نے کہا، دیکھو، اب اس شخص یعنی نبی کریم ﷺ نے تمہارے سامنے اچھی اچھی اور مناسب تجویز رکھی ہے، اسے تم قبول کر لو اور مجھے اس کے پاس گفتگو کے لئے جانے دو، سب نے کہا آپ ضرور جائیے۔ چنانچہ عروہ بن مسعود آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے گفتگو شروع کی۔ حضور اکرم ﷺ نے ان سے بھی وہی باتیں کہیں جو آپ ﷺ بدیل سے کہہ چکے تھے۔ عروہ رضی اللہ عنہ نے اس وقت کہا، اے محمد! تمہیں بتاؤ کہ اگر تم نے اپنی قوم کو نیست و نابود کر دیا تو کیا اپنے سے پہلے کسی بھی عرب کے متعلق تم نے سنا ہے کہ اس نے اپنے گھرانے کا نام و نشان مٹا دیا لیکن اگر دوسری بات وقوع پذیر ہوئی (یعنی آپ ﷺ کی دعوت کو تمام عرب نے قبول کر لیا تو اس میں بھی آپ ﷺ کو کوئی فائدہ نہیں کیونکہ) بخدا میں (آپ ﷺ کے ساتھ) کچھ تو اشراف کو دیکھتا ہوں اور کچھ ادھر ادھر کے لوگ ہیں اور واقعہ یہ ہے کہ (اس وقت) یہ سب بھاگ جائیں گے اور آپ ﷺ کو تنہا چھوڑ دیں گے۔ (اور آپ کی قوم کی مدد بھی آپ کے ساتھ نہ ہوگی) اس پر ابو بکرؓ بولے امصص بیظر اللات (عرب کی ایک گالی) کیوں کر ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس سے بھاگ جائیں گے اور آپ کو تنہا چھوڑ دیں گے۔ عروہ نے پوچھا یہ کون صاحب ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ ابو بکرؓ ہیں عروہ نے کہا ہاں اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے اگر تمہارا مجھ پر ایک احسان نہ ہوتا جس کی اب تک میں مکافات نہیں کر سکا ہوں، تو تمہیں جواب ضرور دیتا۔



بیان کیا کہ وہ نبی کریم ﷺ سے پھر گفتگو کرنے لگے اور گفتگو کرتے ہوئے آپ ﷺ کی داڑھی مبارک پکڑ لیا کرتے تھے، مغیرہ بن شعبہ نبی کریم ﷺ کے پاس کھڑے تھے، تلوار لٹکائے ہوئے اور سر پر خود پہنے ہوئے۔ عروہ جب بھی نبی کریم ﷺ کی داڑھی کی طرف ہاتھ لے جاتے تو مغیرہ اپنا ہاتھ تلوار کے دستے پر مارتے اور ان سے کہتے کہ رسول اللہ ﷺ کی داڑھی سے اپنا ہاتھ ہٹاؤ! عروہ نے اپنا سر اٹھایا اور پوچھا یہ کون صاحب ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ مغیرہ بن شعبہ۔ عروہ نے انہیں مخاطب کر کے کہا، اے عدو کیا اب تک تیرے کروتوت میں بھگت نہیں رہا؟ اصل میں مغیرہ اسلام لانے سے پہلے جاہلیت میں ایک قوم کے ساتھ رہے تھے، پھر ان سب کو قتل کر کے ان کا مال لے لیا تھا۔ اس کے بعد مدینہ آئے اور اسلام کے حلقہ بگوش ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ان کا مال رکھ دیا کہ جو چاہیں اس کے متعلق حکم فرمائیں لیکن آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ

فَاقْبَلُوهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي كِنَانَةَ دَعُونِي اَتَيْهِ فَقَالُوا اَتَيْهِ فَلَمَّا اشْرَفَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصْحَابِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا فُلَانٌ وَهُوَ مِنْ قَوْمٍ يُعْظَمُونَ الْبُدْنَ فَابْعَثُوهُ هَالَهُ فَبُعِثَتْ لَهُ وَاسْتَقْبَلَهُ النَّاسُ يُلَبُّونَ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا يَنْبَغِي لِهَؤُلَاءِ أَنْ يُصَدُّوا عَنِ الْبَيْتِ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ يُقَالُ لَهُ مِكَرَزُ بْنُ حَفْصٍ فَقَالَ دَعُونِي اَتَيْهِ فَقَالُوا اَتَيْهِ فَلَمَّا اشْرَفَ عَلَيْهِمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا مِكَرَزُ وَهُوَ رَجُلٌ فَاجِرٌ فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا هُوَ يُكَلِّمُهُ إِذَا جَاءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو وَقَالَ مَعْمَرٌ فَأَخْبَرَنِي أَيُّوبُ عَنْ عِكْرَمَةَ أَنَّهُ لَمَّا جَاءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

فائدہ:- ہر شخص اپنے فکر اور ماحول کے مطابق سوچتا ہے، عرب میں کوئی شخص سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اپنی قوم سے الگ رہ کر بھی کوئی بڑائی اور عظمت حاصل کر سکتا ہے لیکن اسلام نے کایا پلٹ دی، جو چیز سوچی بھی نہ جاسکتی تھی وہ ایک واقعہ اور حقیقت کی صورت میں سب کے سامنے تھی حضرت عروہ بن مسعودؓ جو ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے تھے اور قریش کے ساتھ اپنے وقت کے اعلیٰ درجہ کے مدبر اور ذی رائے اصحاب میں تھے۔ عمر بھی بہت تھی اور اسی کے مطابق تجربات تھے۔ سارے عرب خصوصاً قریش میں آپ کا بڑا اعتماد قائم تھا۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر یہی قریش کے نمائندہ بن کر آنحضور ﷺ سے گفتگو کرنے آئے تھے اس وقت ان کا یہ خیال تھا، جیسا کہ ایک عرب سوچ سکتا تھا کہ دوسروں پر اس درجہ اعتماد آنحضور ﷺ کی بہت بڑی غلطی ہے۔ اب تک بہت سی لڑائیاں قریش مسلمانوں سے لڑ چکے تھے اور پیہم شکست و ہزیمت نے انہیں کہیں کا نہ چھوڑا تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے جب ان کے سامنے صلح کی پیش کش کی تو قریش کے ذی رائے افراد نے اس پر لبیک کہا، جانتے تھے کہ اسے قبول نہ کرنا موت کے مرادف ہے۔ حضور اکرم ﷺ بھی قریش ہی کے ایک فرد ہیں اور عروہؓ حضور اکرم ﷺ سے یہ کہہ رہے ہیں کہ آپ کی قوم جس درجہ تباہ ہو چکی ہے وہ خود آپ کے لئے بھی تشویش کا باعث ہونا چاہئے۔ کیونکہ کوئی شخص اپنی قوم کو مخالف بنا کر کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اصل میں دونوں باتیں غلط فہمی پر مبنی تھیں۔ عروہؓ حضور اکرم ﷺ سے اب تک دور ہی رہے تھے اس لئے وہ اسی طرز پر سوچ سکتے تھے۔ جاننے والے جانتے تھے کہ حضور اکرم ﷺ نے ہمیشہ قریش کی خیر خواہی چاہی۔ آپ ﷺ دنیا والوں کے لئے رحمت تھے اور قریش پر ہی کیا انحصار سارے عرب اور ساری دنیا کی خیر خواہی آپ کے پیش نظر تھی۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو ایسے موقع پر جب قریش بری طرح پسپا ہو چکے تھے آپ ﷺ ان کے سامنے صلح کی پیش کش نہ کرتے اور صلح میں آپ نے جو رویہ اختیار کیا اور جس طرح دب کر صلح کی وہ اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ آپ کے پیش نظر صرف قوم کی بھلائی اور اسلام کی تبلیغ تھی۔ دوسری بات انہوں نے یہ کہی تھی کہ آپ نے اپنی قوم کو اپنا مخالف بنا رکھا ہے اور یہ آپ کے لئے نقصان دہ ہے۔ غالباً اس سے زیادہ غلط بات کبھی نہ کہی گئی ہوگی۔ سوچنے والا اپنے ماحول کے مطابق سوچتا ہے اور یہ نہیں دیکھتا کہ جس کے متعلق وہ سوچ رہا ہے۔ اس کا ماحول کیا ہے؟ کیا صحابہؓ سے بھی زیادہ کوئی جاں نثار قوم دنیا میں پیدا ہوئی ہے؟ کیا مخالف و موافق کوئی بھی آج سوچ سکتا ہے کہ صحابہؓ آنحضور ﷺ کا ساتھ کسی وقت بھی چھوڑ سکتے تھے؟

☆ عرب کا یہ طریقہ تھا کہ بڑوں سے گفتگو کرتے وقت ان کی داڑھی پر ہاتھ لے جاتے تھے اور پکڑ لیا کرتے تھے۔ آج ہمارے یہاں یہی چیز معیوب ہے لیکن عرب میں اس کا عام رواج تھا۔



اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ سَهَّلَ لَكُمْ أَمْرَكُمْ مِنْ أَمْرِكُمْ قَالَ  
مَعْمَرٌ قَالَ الزُّهْرِيُّ فِي حَدِيثِهِ فَجَاءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو  
فَقَالَ أَكْتُبْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابًا فَدَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَاتِبَ فَقَالَ أَكْتُبْ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ  
الرَّحِيمِ قَالَ سُهَيْلٌ أَمَّا الرَّحْمَنُ فَوَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا هُوَ  
وَلَكِنْ أَكْتُبْ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ كَمَا كُنْتَ تَكْتُبُ فَقَالَ  
الْمُسْلِمُونَ وَاللَّهِ لَا نَكْتُبُهَا إِلَّا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْتُبْ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ  
ثُمَّ قَالَ هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ سُهَيْلٌ  
وَاللَّهِ لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ مَا صَدَدْنَاكَ عَنِ الْبَيْتِ  
وَلَا قَاتَلْنَاكَ وَلَكِنْ أَكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ إِنِّي لَرَسُولُ اللَّهِ وَإِنْ  
كَذَّبْتُمُونِي أَكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ الزُّهْرِيُّ  
وَذَلِكَ لِقَوْلِهِ لَا يَسْأَلُونِي خُطَّةً يُعْظَمُونَ فِيهَا حُرْمَاتِ  
اللَّهِ إِلَّا أَعْطَيْتُهُمْ إِيَّاهَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَلَى أَنْ تُخَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَتَطُوفَ بِهِ  
فَقَالَ سُهَيْلٌ وَاللَّهِ لَا تَتَحَدَّثُ الْعَرَبُ أَنَا أُحْذِنَا ضُغْطَةً  
وَلَكِنْ ذَلِكَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَكُتِبَ فَقَالَ سُهَيْلٌ  
وَعَلَى أَنَّهُ لَا يَأْتِيكَ مِنَّا رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ  
إِلَّا رَدَدْتَهُ إِلَيْنَا قَالَ الْمُسْلِمُونَ سُبْحَانَ اللَّهِ كَيْفَ يَرُدُّ  
إِلَى الْمُشْرِكِينَ وَقَدْ جَاءَ مُسْلِمًا فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ  
دَخَلَ أَبُو جُنْدَلٍ بْنُ سُهَيْلٍ بْنُ عَمْرٍو يَرُسُفُ فِي  
قُبُودِهِ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ أَسْفَلِ مَكَّةَ حَتَّى رَمَى بِنَفْسِهِ  
بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ سُهَيْلٌ هَذَا يَأْمَحُمُذُ أَوَّلُ  
مَا أَفْضَيْكَ عَلَيْهِ أَنْ تَرُدَّهُ إِلَيَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَمْ نَقْضِ الْكِتَابَ بَعْدُ قَالَ فَوَاللَّهِ إِذَا لَمْ  
أُصَالِحْكَ عَلَى شَيْءٍ أَبَدًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَأَجَزَهُ لِي قَالَ مَا أَنَا بِمُجِيزِهِ لَكَ قَالَ بَلَى فَا  
فَعَلُ قَالَ مَا أَنَا بِفَاعِلٍ قَالَ مَكْرَزٌ بَلْ قَدْ أَجَزْنَاكَ لَكَ  
قَالَ أَبُو جُنْدَلٍ أَيُّ مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ أُرِدُّ إِلَى

اسلام تو میں قبول کرتا ہوں، رہا یہ مال، تو میرا اس سے کوئی واسطہ نہیں۔  
عروہ کن انھیوں سے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب (کی نقل و حرکت) دیکھتے  
رہے پھر انہوں نے بیان کیا کہ بخدا اگر کبھی رسول اللہ ﷺ نے بلغم بھی تھوکا  
تو ان کے اصحاب نے اپنے ہاتھوں پر اسے لے لیا اور اسے اپنے چہرے  
اور بدن پر مل لیا۔ کسی کام کا اگر آپ نے حکم دیا تو اس کی بجا آوری میں  
ایک دوسرے پر لوگ سبقت لے جانے کی کوشش کرتے۔ آپ ﷺ وضو  
کرنے لگے تو ایسا معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کے وضو کے پانی پر لڑائی  
ہو جائے گی، یعنی ہر شخص اس پانی کو لینے کی کوشش کرتا تھا۔ جب آپ  
گفتگو کرنے لگتے تو سب پر خاموشی چھا جاتی، آپ ﷺ کی تعظیم کا یہ حال  
تھا کہ آپ ﷺ کے ساتھی نظر بھر کر آپ ﷺ کو دیکھ بھی نہ سکتے تھے۔ عروہ  
جب اپنے ساتھیوں سے ملے تو ان سے کہا، اے لوگو! بخدا میں بادشاہوں  
کے دربار میں بھی وفد لے کر گیا ہوں۔ قیصر و کسریٰ اور نجاشی سب کے  
دربار میں، لیکن خدا کی قسم! میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ کسی بادشاہ کے  
مصاحب اس کی اس درجہ تعظیم کرتے ہوں جتنی محمد ﷺ کے اصحاب آپ  
کی کرتے تھے۔ بخدا اگر محمد ﷺ نے بلغم بھی تھوک دیا تو ان کے اصحاب  
نے اسے اپنے ہاتھوں پر لے لیا اور اسے اپنے چہرے اور بدن پر مل لیا۔  
آپ ﷺ نے انہیں اگر کوئی حکم دیا تو ہر شخص نے اسے بجالانے میں ایک  
دوسرے پر سبقت کی کوشش کی۔ آپ ﷺ نے اگر وضو کی تو ایسا معلوم ہوا  
کہ آپ ﷺ کے وضو پر لڑائی ہو جائے گی۔ آپ ﷺ نے جب گفتگو  
شروع کی تو ہر طرف خاموشی چھا گئی، ان کے دلوں میں آپ کی تعظیم کا یہ  
عالم کہ آپ کو نظر بھر کر نہیں دیکھ سکتے۔ انہوں نے آپ کے سامنے ایک  
بھلی صورت رکھی ہے۔ تمہیں چاہئے کہ اسے قبول کر لو۔ اس پر بنو کنانہ کا  
ایک شخص کہنے لگا کہ اچھا مجھے بھی ان کے یہاں جانے دو۔ لوگوں نے کہا،  
تم بھی جاسکتے ہو۔ جب یہ رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب رضوان  
اللہ علیہم اجمعین کے قریب پہنچے تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ یہ فلاں شخص  
ہے، ایک ایسی قوم کا فرد جو قربانی کے جانوروں کی تعظیم کرتے ہیں۔ اس  
لئے قربانی کے جانور اس کے سامنے کر دو (تا کہ معلوم ہو جائے کہ ہمارا  
مقصد عمرہ کے سوا اور کچھ نہیں ہے) صحابہ نے قربانی کے جانور اس کے  
سامنے کر دیئے اور تلبیہ کہتے ہوئے اس کا استقبال کیا۔ جب اس نے یہ  
منظر دیکھا تو کہنے لگا کہ سبحان اللہ! قطعاً مناسب نہیں ہے کہ ایسے لوگوں کو



الْمُشْرِكِينَ وَ قَدْ جِئْتُ مُسْلِمًا لَا تَرُونَ مَا قَدْ لَقِيتُ  
وَ كَانَ قَدْ عَذَّبَ عَذَابًا شَدِيدًا فِي اللَّهِ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ  
بْنُ الْخَطَّابِ فَأَتَيْتُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقُلْتُ أَلَسْتُ نَبِيَّ اللَّهِ حَقًّا قَالَ بَلَى قُلْتُ أَلَسْنَا عَلَى  
الْحَقِّ وَ عَدُونَا عَلَى الْبَاطِلِ قَالَ بَلَى قُلْتُ فَلِمَ نُعْطَى  
الدِّينِيَّةَ فِي دِينِنَا إِذْ قَالَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ وَ لَسْتُ  
أَعْصِيهِ وَ هُوَ نَاصِرِي قُلْتُ أَوْ لَيْسَ كُنْتُ تُحَدِّثُنَا أَنَا  
سَنَاتِي الْبَيْتِ فَتَطُوفُ بِهِ قَالَ بَلَى فَأَخْبَرْتُكَ أَنَا نَاتِيهِ  
الْعَامَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَإِنَّكَ آتِيهِ وَ مُطَوِّفٌ بِهِ قَالَ فَأَ  
تَيْتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَيْسَ هَذَا نَبِيَّ اللَّهِ حَقًّا  
قَالَ بَلَى قُلْتُ أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَ عَدُونَا عَلَى الْبَاطِلِ  
قَالَ بَلَى قُلْتُ فَلِمَ نُعْطَى الدِّينِيَّةَ فِي دِينِنَا إِذْ قَالَ أَيُّهَا  
الرَّجُلُ إِنَّهُ لَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ  
يَعْصِي رَبَّهُ وَ هُوَ نَاصِرُهُ فَاسْتَمْسِكْ بِغُرْزِهِ فَوَاللَّهِ إِنَّهُ  
عَلَى الْحَقِّ قُلْتُ أَلَيْسَ كَانَ يُحَدِّثُنَا أَنَا سَنَاتِي الْبَيْتِ  
وَ نَطُوفُ بِهِ قَالَ بَلَى فَأَخْبَرَكَ إِنَّكَ تَأْتِيهِ الْعَامَ قُلْتُ لَا  
قَالَ فَإِنَّكَ تَأْتِيهِ وَ مُطَوِّفٌ بِهِ قَالَ الزُّهْرِيُّ قَالَ عُمَرُ  
فَعَمِلْتُ لِذَلِكَ أَعْمَالًا قَالَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَضِيَّةِ  
الْكِتَابِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لِأَصْحَابِهِ قُومُوا فَأَنْحَرُوا ثُمَّ احْلِقُوا قَالَ فَوَاللَّهِ مَا قَامَ  
مِنْهُمْ رَجُلٌ حَتَّى قَالَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا لَمْ يَقُمْ  
مِنْهُمْ أَحَدٌ دَخَلَ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَذَكَرَ لَهَا مَا لَقِيَ مِنَ  
النَّاسِ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَتُحِبُّ ذَلِكَ أُخْرِجُ  
ثُمَّ لَا تُكَلِّمُ أَحَدًا مِنْهُمْ كَلِمَةً حَتَّى تَنْحَرُ بَدَنَكَ  
وَ تَدْعُوا حَالِقَكَ فَيَحْلِقَكَ فَخَرَجَ فَلَمْ يُكَلِّمْ أَحَدًا  
مِنْهُمْ حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ نَحْرُ بَدَنِهِ وَ دَعَا حَالِقَهُ فَحَلَقَهُ  
فَلَمَّا رَأَوْا ذَلِكَ قَامُوا فَأَنْحَرُوا وَ جَعَلَ بَعْضُهُمْ يَحْلِقُ  
بَعْضًا حَتَّى كَادَ بَعْضُهُمْ يَقْتُلُ بَعْضًا غَمًّا ثُمَّ جَاءَهُ

بیت اللہ سے روکا جائے اس کے بعد قریش میں سے ایک دوسرا شخص مکرز  
بن حفص نامی کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ مجھے بھی ان کے یہاں جانے دو۔  
سب نے کہا کہ تم بھی جاسکتے ہو۔ جب وہ آنحضور ﷺ اور صحابہؓ سے قریب  
ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ مکرز ہے ایک بدترین شخص! پر وہ نبی کریم ﷺ  
سے گفتگو کرنے لگا۔ ابھی وہ گفتگو کر ہی رہا تھا کہ سہیل بن عمرو آ گیا۔ معمر نے  
(سابقہ سند کے ساتھ) بیان کیا کہ مجھے ایوب نے خبر دی اور انہیں عکرمہ نے کہ  
جب سہیل بن عمرو آیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا معاملہ آسان (سہل)  
ہو گیا۔ معمر نے بیان کیا کہ زہری نے اپنی حدیث میں اس طرح بیان کیا تھا کہ  
جب سہیل بن عمرو آیا تو کہنے لگا (آنحضور ﷺ سے) کہ ہمارے اور اپنے  
درمیان (صلح کی) ایک تحریر لکھ لو، چنانچہ نبی کریم ﷺ نے کاتب کو بلوایا اور فرمایا  
کہ لکھو۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سہیل کہنے لگا، رحمٰن کو بخدا میں نہیں جانتا کہ وہ  
کیا چیز ہے؟ البتہ تم یوں لکھ سکتے ہو ”باسمک اللہم“ جیسے پہلے لکھا  
کرتے تھے۔ مسلمانوں نے کہا کہ بخدا ہمیں ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“  
کے سوا اور کوئی دوسرا جملہ نہ لکھنا چاہیے۔ لیکن آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ  
باسمک اللہم ہی لکھ دو پھر آپ ﷺ نے لکھوایا۔ یہ محمد رسول اللہ ﷺ سے  
صلح نامہ کی دست آویز ہے (ﷺ) سہیل نے کہا۔ اگر ہمیں یہ معلوم ہوتا  
کہ آپ ﷺ رسول اللہ ہیں تو نہ ہم آپ کو بیت اللہ سے روکتے اور نہ آپ  
سے جنگ کرتے۔ پس آپ صرف اتنا لکھئے کہ ”محمد بن عبد اللہ“ اس پر  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ گواہ ہے کہ میں اس کا رسول ہوں، خواہ تم  
میری تکذیب ہی کرتے رہو۔ لکھو جی۔ ”محمد بن عبد اللہ“ زہری نے بیان  
کیا کہ یہ سب کچھ (رعایت اور ان کے ہر مطالبہ کو مان لینا) صرف آپ  
کے اس ارشاد کا نتیجہ تھا (جو پہلے ہی آپ ﷺ بدیل رضی اللہ عنہ سے کہہ  
چکے تھے) کہ قریش مجھ سے جو بھی ایسا مطالبہ کریں گے جس سے اللہ تعالیٰ  
کی حرمتوں کی تعظیم مقصود ہوگی تو میں ان کے مطالبے کو ضرور تسلیم کر لوں  
گا۔ اس لئے نبی کریم ﷺ نے سہیل سے فرمایا۔ لیکن (صلح کے لئے) شرط  
یہ ہوگی کہ تم لوگ بیت اللہ ہمیں طواف کرنے کے لئے جانے دو گے۔  
سہیل نے کہا، بخدا ہم (اس سال) ایسا نہیں ہونے دیں گے، عرب کہیں  
گے کہ ہم مغلوب ہو گئے تھے (اس لئے ہم نے اجازت دے دی) البتہ

فائدہ:- جاہلیت کے زمانے میں اہل عرب کسی تحریر کی ابتداء میں یہی کلمہ لکھا کرتے تھے۔ اس طرح بھی اللہ کے نام سے ابتداء کی جاتی تھی۔  
اور آنحضور ﷺ ابتداء اسلام میں اس طرح لکھتے تھے۔ پھر جب آیۃ النمل نازل ہوئی تو آپ پوری طرح بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنے لگے۔



نِسْوَةٌ مُؤْمِنَاتٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا  
جَاءَكُمْ الْمُؤْمِنَاتُ مِنْهَا جَرَاتٍ فَأَمْتَحِنُوهُنَّ حَتَّى بَلَغَ  
بَعْضُ الْكَوَاغِرِ فَطَلَّقَ عُمَرُ يَوْمَئِذٍ بِأَمْرَاتَيْنِ كَانَتَا لَهُ  
فِي الشِّرْكِ فَتَزَوَّجَ أَحَدَهُمَا مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ  
وَالْأُخْرَى صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةٍ ثُمَّ رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَجَاءَهُ أَبُو بَصِيرٌ رَجُلٌ مِّنْ  
قُرَيْشٍ وَهُوَ مُسْلِمٌ فَأَرْسَلُوا فِي طَلَبِهِ رَجُلَيْنِ فَقَالُوا  
الْعَهْدُ الَّذِي جَعَلْتَ لَنَا فَدَفَعَهُ إِلَى الرَّجُلَيْنِ فَخَرَجَا  
بِهِ حَتَّى بَلَغَ ذَا الْحُلَيْفَةِ فَنَزَلُوا يَأْكُلُونَ مِنْ تَمَرٍ لَهُمْ  
فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ لِأَحَدِ الرَّجُلَيْنِ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَى سَيْفَكَ  
هَذَا يَا فَلَانُ جَيِّدًا فَاسْتَلَّهُ الْآخَرُ فَقَالَ أَجَلٌ وَاللَّهِ إِنَّهُ  
لَجَيِّدٌ لَقَدْ جَرَّبْتُ بِهِ ثُمَّ جَرَّبْتُ فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ أَرِنِي  
أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَاْمُكِّنْهُ مِنْهُ فَضْرَبَهُ حَتَّى بَرَدَ وَفَرَ الْآخَرُ  
حَتَّى أَتَى الْمَدِينَةَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ يَعْدُو فَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَأَاهُ لَقَدْ رَأَى هَذَا زَعْرًا  
فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَتَلَ  
وَاللَّهِ صَاحِبِي وَإِنِّي لَمَقْتُولٌ فَجَاءَهُ أَبُو بَصِيرٌ فَقَالَ يَا  
نَبِيَّ اللَّهِ قَدْ وَاللَّهِ أَوْفَى اللَّهُ ذِمَّتَكَ قَدْ رَدَدْتَنِي إِلَيْهِمْ ثُمَّ  
أَنْجَانِي اللَّهُ مِنْهُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَيْلُ أُمَّهِ مِسْعَرُ حَرْبٍ لَوْ كَانَ لَهُ أَحَدٌ فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ  
عَرَفَ أَنَّهُ سَيَرُدُّهُ إِلَيْهِمْ فَخَرَجَ حَتَّى أَتَى سَيْفَ الْبَحْرِ  
قَالَ وَيَنْفَلْتُ مِنْهُمْ أَبُو جَنْدَلُ بْنُ سُهِيلٍ فَلَحِقَ بِأَبِي  
بَصِيرٍ فَجَعَلَ لَا يَخْرُجُ مِنْ قُرَيْشٍ رَجُلٌ قَدْ أَسْلَمَ إِلَّا  
لَحِقَ بِأَبِي بَصِيرٍ حَتَّى اجْتَمَعَتْ مِنْهُمْ عَصَابَةٌ فَوَاللَّهِ  
مَا يَسْمَعُونَ بِعِيرٍ خَرَجَتْ لِقُرَيْشٍ إِلَى الشَّامِ إِلَّا  
اعْتَرَضُوا لَهَا فَقَتَلُوهُمْ وَأَخَذُوا أَمْوَالَهُمْ فَأَرْسَلَتْ  
قُرَيْشٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُنَادِيهِ بِاللَّهِ  
وَالرَّحِمِ لَمَّا أُرْسِلَ فَمَنْ أَتَاهُ فَهُوَ مِنْ فَا رَسَلِ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى  
وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ

آئندہ سال کے لئے اجازت ہے۔ چنانچہ یہ بھی لکھ لیا۔ پھر سہیل نے کہا  
کہ یہ شرط بھی (لکھ لیجئے) کہ ہماری طرف کا جو شخص بھی آپ کے یہاں  
جائے گا، خواہ وہ آپ کے دین ہی پر کیوں نہ ہو آپ اسے ہمیں واپس کر  
دیں گے۔ مسلمانوں نے (یہ شرط سن کر کہا، سبحان اللہ! ایک ایسے شخص کو)  
مشرکوں کے حوالے کس طرح کیا جاسکتا ہے۔ جو مسلمان ہو کر آیا ہو۔ ابھی  
یہی باتیں ہو رہی تھیں کہ ابو جندل بن سہیل بن عمرو (رضی اللہ عنہ) اپنی  
بیڑیوں کو گھسیٹتے ہوئے پہنچے۔ وہ مکہ کے نشیبی علاقے کی طرف سے بھاگے  
تھے اور اب خود کو مسلمانوں کے سامنے ڈال دیا تھا۔ سہیل نے کہا! اے محمد!  
یہ پہلا شخص ہے جس کے لئے (صلح نامہ کے مطابق) میں مطالبہ کرتا  
ہوں کہ آپ اسے ہمیں واپس کر دیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ابھی تو  
ہم نے (صلح نامہ کی اس دفعہ کا فیصلہ نہیں کیا تو سہیل نے کہا کہ پھر اللہ کی  
قسم اس وقت میں آپ سے کسی چیز پر بھی صلح نہیں کروں گا۔ نبی کریم ﷺ  
نے فرمایا، مجھ پر اس ایک کو (دے کر) احسان کر دو۔ اس نے کہا کہ میں  
ایسا کبھی احسان کبھی نہیں کر سکتا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ نہیں تمہیں  
احسان کر دینا چاہئے لیکن اس نے یہی جواب دیا کہ میں ایسا کبھی نہیں کر  
سکتا۔ البتہ مکرز نے کہا کہ چلے ہم اس کا احسان آپ پر کرتے ہیں۔  
ابو جندل نے فرمایا۔ مسلمانو! میں مسلمان ہو کر آیا ہوں، کیا مجھے پھر  
مشرکوں کے ہاتھ میں دے دیا جائے گا؟ کیا میرے ساتھ جو کچھ معاملہ ہوا  
ہے تم نہیں دیکھتے؟ ابو جندل رضی اللہ عنہ کو اللہ کے راستے میں بڑی سخت  
اذیتیں پہنچائی گئی تھیں۔ راوی نے بیان کیا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ  
نے فرمایا، آخر میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، کیا یہ  
واقعہ اور حقیقت نہیں کہ آپ ﷺ اللہ کے نبی ہیں؟ آپ نے فرمایا کیوں  
نہیں۔ میں نے عرض کیا، کیا ہم حق پر نہیں ہیں؟ اور کیا ہمارے دشمن باطل  
پر نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا کیوں نہیں! میں نے کہا، پھر ہم اپنے دین  
کے معاملے میں کیوں دیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں اللہ کا رسول  
ہوں، میں اس کی حکم عدولی نہیں کر سکتا اور وہی میرا مددگار ہے۔ میں نے  
کہا کیا آپ ہم سے یہ نہیں فرماتے تھے کہ ہم بیت اللہ جائیں گے اور اس  
کا طواف کریں گے؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ٹھیک ہے لیکن کیا میں  
نے تم سے یہ کہا تھا کہ اسی سال ہم بیت اللہ پہنچ جائیں گے عمر نے کہا، نہیں  
آپ نے اس قید کے ساتھ نہیں فرمایا تھا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر



مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ حَتَّى بَلَغَ الْحَمِيَّةَ  
 حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَتْ حَمِيَّتُهُمْ أَنَّهُمْ لَمْ يَقْرُؤُوا أَنَّهُ  
 نَبِيُّ اللَّهِ وَلَمْ يَقْرُؤُوا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَحَالُوا  
 بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْبَيْتِ۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ تم بیت اللہ تک پہنچو گے اور اس کا طواف کرو گے۔  
 انہوں نے بیان کیا کہ پھر میں ابوبکرؓ کے یہاں پہنچا اور ان سے بھی یہی  
 پوچھا۔ ابوبکرؓ کیا یہ حقیقت نہیں کہ آنحضور ﷺ اللہ کے نبی ہیں؟  
 انہوں نے بھی فرمایا کہ کیوں نہیں۔ میں نے پوچھا کیا ہم حق پر نہیں ہیں؟

اور کیا ہمارے دشمن باطل پر نہیں ہیں؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں! میں نے کہا پھر ہم اپنے دین کے معاملے میں کیوں دبیں؟ ابوبکرؓ نے فرمایا،  
 جناب بلا شک و شبہ حضور ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ وہ اپنے رب کی حکم عدولی نہیں کر سکتے۔ اور ان کا رب ہی ان کا مددگار ہے پس ان کی رسی مضبوطی  
 سے پکڑ لو۔ خدا گواہ ہے کہ وہ حق پر ہیں۔ میں نے کہا کیا آپ ہم سے یہ نہیں کہتے تھے کہ عنقریب ہم بیت اللہ پہنچیں گے اور اس کا طواف کریں  
 گے۔ فرمایا کہ یہ بھی صحیح ہے، لیکن کیا آنحضور ﷺ نے آپ سے یہ فرمایا تھا کہ اسی سال آپ بیت اللہ پہنچ جائیں گے۔ میں نے کہا کہ نہیں۔ ابوبکرؓ  
 نے فرمایا، پھر اس میں بھی کوئی شک و شبہ نہیں کہ آپ بیت اللہ پہنچیں گے اور اس کا طواف کریں گے۔ زہریؒ نے بیان کیا کہ عمرؓ نے فرمایا بعد میں میں  
 نے اپنی اس عجلت پسندی کی مکافات کے لئے نیک اعمال کئے۔ پھر جب صلح نامہ سے آپ ﷺ فارغ ہو چکے تو صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے  
 فرمایا، اب اٹھو اور (جن جانوروں کو ساتھ لائے ہو ان کی) قربانی کر لو اور سر بھی منڈالو۔ انہوں نے بیان کیا کہ خدا گواہ ہے۔ صحابہ میں سے ایک  
 شخص بھی نہ اٹھا اور تین مرتبہ آپ نے یہی جملہ فرمایا۔ جب کوئی نہ اٹھا تو حضور ﷺ ام سلمہ (ام المؤمنینؓ) کے خیمہ میں گئے اور ان سے لوگوں کے طرز  
 عمل کا ذکر کیا۔ ام سلمہؓ نے فرمایا اے اللہ کے نبی! کیا آپ یہ پسند کریں گے کہ باہر تشریف لے جائیں اور کسی سے کچھ نہ کہیں۔ بلکہ اپنا قربانی کا  
 جانور ذبح کر لیں اور اپنے حجام کو بلا لیں جو آپ کے بال مونڈ دے۔ چنانچہ حضور اکرم ﷺ باہر تشریف لائے۔ کسی سے کچھ نہیں کہا اور یہی سب کچھ کیا  
 اپنے جانور کی قربانی کر لی اور اپنے حجام کو بلوایا جس نے آپ ﷺ کے بال مونڈے جب صحابہ نے دیکھا تو وہ بھی ایک دوسرے کے بال مونڈنے  
 لگے، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ رنج و غم میں ایک دوسرے سے لڑ پڑیں گے، پھر آنحضور ﷺ کے پاس (مکہ سے) چند مومن (خواتین آئیں) تو اللہ تعالیٰ  
 نے یہ حکم نازل فرمایا۔ اے لوگو! جو ایمان لا چکے ہو، جب تمہارے پاس مومن عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو ان کا امتحان لے لو، ”بِعَصْمِ  
 الْكُوفَرِ“۔ اسی دن حضرت عمرؓ نے اپنی دو بیویوں کو طلاق دی، جواب تک شرک کی حالت میں تھیں (کیونکہ ابتدائے اسلام میں مشرک عورتوں  
 سے شادی کی ممانعت نہیں تھی اور اب ہو گئی تھی، ان میں سے ایک سے تو معاویہ بن ابی سفیانؓ نے نکاح کر لیا تھا اور دوسری سے صفوان بن امیہ نے۔  
 اس کے بعد رسول اللہ ﷺ مدینہ واپس تشریف لائے تو قریش کے ایک فرد ابو بصیرؓ حاضر ہوئے (مکہ سے فرار ہو کر) وہ مسلمان ہو چکے تھے۔ قریش  
 نے انہیں واپس لینے کے لئے دو آدمیوں کو بھیجا اور انہوں نے آ کر کہا کہ ہمارے ساتھ آپ کا معاہدہ ہو چکا ہے، چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے ابو بصیرؓ کو  
 واپس کر دیا۔ قریش کے دونوں افراد جب انہیں لے کر واپس ہوئے اور ذوالحلیفہ پہنچے تو کھجور کھانے کے لئے اترے جو ان کے ساتھ تھے۔ ابو بصیرؓ  
 نے ان میں سے ایک سے فرمایا بخدا تمہاری تلوار بہت اچھی معلوم ہوتی ہے۔ دوسرے ساتھی نے تلوار نیام سے نکال دی، اس شخص نے کہا، ہاں خدا  
 کی قسم، نہایت عمدہ تلوار ہے، میں اس کا بارہا تجربہ کر چکا ہوں۔ ابو بصیرؓ اس پر بولے کہ ذرا مجھے بھی تو دکھاؤ اور اس طرح اسے اپنے قبضہ میں کر لیا۔ پھر  
 اس شخص (تلوار کے مالک) کو ایسی ضرب لگائی کہ وہ وہیں ٹھنڈا ہو گیا۔ اس کا دوسرا ساتھی بھاگ کر مدینہ آیا اور مسجد میں دوڑتا ہوا داخل ہوا نبی کریم  
 ﷺ نے جب اسے دیکھا تو فرمایا یہ شخص کچھ خوف زدہ معلوم ہوتا ہے جب وہ آنحضور ﷺ کے قریب پہنچا تو کہنے لگا خدا کی قسم میرا ساتھی تو مارا گیا اور  
 میں بھی مارا جاؤں گا (اگر آپ لوگوں نے ابو بصیرؓ کو نہ روکا) اتنے میں ابو بصیرؓ بھی آگئے اور عرض کیا اے اللہ کے نبی! خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نے آپ کی  
 ذمہ داری پوری کر دی آپ مجھے ان کے حوالے کر چکے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے نجات دلائی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ نا معقول اگر اس  
 کا کوئی مددگار ہوتا تو پھر لڑائی کے شعلے بھڑک اٹھتے۔ جب انہوں نے حضور اکرم ﷺ کے یہ الفاظ سنے تو سمجھ گئے کہ آپ پھر کفار کے حوالے کر دیں  
 گے، اس لئے وہاں سے نکل گئے اور دریا کے ساحل پر آ گئے۔ راوی نے بیان کیا کہ اپنے گھر والوں سے (مکہ سے) چھوٹ کر ابو جندلؓ بھی جو سہیل  
 کے بیٹے



تھے ابوبصیرؓ سے جا ملے اور اب یہ حال تھا کہ قریش کا جو شخص بھی اسلام لاتا (بجائے مدینہ آنے کے) ابوبصیرؓ کے پاس ساحل سمندر پر چلا جاتا۔ اس طرح ایک جماعت بن گئی اور خدا گواہ ہے یہ لوگ قریش کے جس قافلے کے متعلق بھی سن لیتے کہ وہ شام جا رہا ہے (تجارت کے لئے) تو اسے راستے ہی میں روک کر لوٹ لیتے اور قافلہ والوں کو قتل کر دیتے۔ اب قریش نے نبی کریم ﷺ کے یہاں اللہ اور رحم کا واسطہ دے کر درخواست بھیجی کہ آپ کسی کو بھیجیں، (ابوبصیرؓ اور اس کے دوسرے ساتھیوں کے یہاں کہ وہ قریش کی ایذا سے رک جائیں) اور اس کے بعد جو شخص بھی آپ کے یہاں جائے گا (مکہ سے) اسے امن ہے چنانچہ آنحضور ﷺ نے ان کے یہاں اپنا آدمی بھیجا اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ ”اور وہ ذات گرامی جس نے روک دیئے تھے تمہارے ہاتھ ان سے اور ان کے ہاتھ تم سے (یعنی جنگ نہیں ہو سکی تھی) وادی مکہ میں (حدیبیہ میں) اس کے بعد کہ تم کو غالب کر دیا تھا ان پر، یہاں تک کہ بات جاہلیت کے دور کی بے جا حمایت تک پہنچ گئی تھی“ ان کی حمیت (جاہلیت) یہ تھی کہ انہوں نے (معاہدے میں بھی) آپ کے لئے اللہ کے نبی ہونے کا اقرار نہیں کیا (اور یہ الفاظ کٹوا دیئے) اسی طرح انہوں نے بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں لکھنے دیا اور آپ کے بیت اللہ جانے سے مانع بنے۔

فائدہ:۔ معاہدہ میں جو یہ شرط قریش نے رکھی تھی کہ ہمارا جو بھی آدمی مدینہ فرار ہو کر جائے اسے ہمارے حوالے کرنا ہوگا، انہوں نے خود ہی یہ شرط واپس لے لی۔ ☆ نیز جس سال صلح حدیبیہ ہوئی، اس وقت تک مسلمان پہلے سے بہت زیادہ قوی اور طاقتور تھے۔ اس لئے حدیبیہ تک پہنچنے کے باوجود عمرہ نہ کرنے کا بہت سے صحابہؓ کو بڑا رنج تھا۔ آنحضور ﷺ نے جب کفار سے صلح کی تو کفار کی شرائط بھی مان لیں تھیں جن میں کفار زیادتی پر تھے۔ لیکن بہر حال یہی اللہ تعالیٰ کا حکم تھا خاص طور سے حضرت عمرؓ نے آنحضور ﷺ سے گفتگو کرنے میں بڑی جرأت سے کام لیا تھا جس کا انہیں زندگی بھر افسوس رہا اور اسی کے متعلق وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس بیجا جرأت کی مکافات کے لئے بہت سے نیک اعمال کئے تاکہ اللہ تعالیٰ میری اس غلطی کو معاف کر دے۔ دوسری روایتوں میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ اس دن سے اپنی جرأت کی مکافات کے لئے میں برابر روزے رکھتا رہا۔ صدقات دیتا رہا، نماز (نوافل) پڑھتا رہا اور غلام آزاد کرتا رہا۔ اس موقع پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ثبوت خاص طور پر قابل ذکر ہے اور نبی کریم ﷺ کے جوابات کے ساتھ آپ کا تو ارد بھی حدیث میں یہ جو جملہ آیا ہے کہ عمرؓ نے پوچھا، کیا آپ ﷺ ہم سے کہتے نہیں تھے کہ ہم ”بیت اللہ جا کر اس کا طواف کریں گے۔“ اس سے صرف اتنی بات معلوم ہوتی ہے کہ آپ نے صرف طواف کا ذکر کیا تھا کہ ہم سب بیت اللہ پہنچیں گے اور اس کا طواف کریں گے۔ رہی یہ بات کہ آپ نے سال اور وقت کی تعیین کے ساتھ کوئی بات کہی ہو تو ایسا نہیں ہوا تھا قدرتی طور پر جب آپ نے عمرہ کے ارادہ سے سفر شروع کیا تو صحابہؓ کے ذہن میں یہ بات آئی ہوگی کہ اس مرتبہ ہم بیت اللہ ضرور پہنچ جائیں گے اور طواف بھی ہوگا، کیونکہ آنحضور ﷺ اس کا ذکر پہلے ہی کر چکے تھے اور جوش و جذبے کی حالت میں عمر رضی اللہ عنہ بھی یہ یاد نہ رکھ سکے کہ آنحضور کا وعدہ وقت کی تعیین کے ساتھ نہیں تھا۔ جب یاد دلایا گیا تو انہیں بھی یاد آیا اور اپنی غلطی کا احساس ہوا اس سلسلے میں ایک اور روایت بھی ہے کہ آنحضور ﷺ نے عمرہ کا خواب دیکھا تھا و اقدی جس کی حدیث کے باب میں روایات پر زیادہ اعتماد نہیں کیا جاسکتا، کی ایک روایت میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے مدینہ میں یہ خواب دیکھا تھا اگر و اقدی کی اس روایت کو بھی تسلیم کر لیا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ خواب میں کسی وقت کی تعیین نہیں تھی اور بہر حال حدیبیہ کے واقعے کے بعد آپ نے عمرہ تو کیا ہی تھا لیکن صحیح روایات سے یہ ثابت ہے کہ یہ خواب آپ ﷺ نے حدیبیہ میں دیکھا۔ جب صحابہؓ بہت مضطرب ہوئے اس وقت آپ کو خواب میں دکھایا گیا تاکہ صحابہ کا اضطراب ختم ہو بہر حال اس واقعہ سے یہ قطعاً ثابت نہیں ہوتا کہ انبیاء کی خبریں بھی واقعہ کے خلاف ہو سکتی ہیں اگر ایسا خدا نخواستہ ہو سکتا تو پھر دین پر اعتماد کیسے باقی رہ سکتا تھا۔ قرآن نے خود اس طرح کے تخیلات کی بڑی شدت سے تردید کی ہے۔

باب ۸۹۰. مَا يَجُوزُ مِنَ الْإِسْتِرَاطِ وَالْثِيَابِ فِي الْأَقْرَارِ  
باب ۸۹۰۔ جو شرطیں جائز ہیں، اقرار کرتے ہوئے استثناء  
(۱۱۱۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔



اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں یعنی ایک کم سو، جو شخص ان سب کو محفوظ رکھے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

## کتاب الوصایا

باب ۸۹۱۔ الوصای

(۱۱۱۹) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ أَمْرٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ۔

## کتاب وصیتوں کے مسائل

باب ۸۹۱۔ وصیتیں

۱۱۱۹۔ عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کسی مسلمان کے لئے جس کے پاس وصیت کے قابل کوئی بھی چیز ہو، درست نہیں کہ دورات بھی وصیت کو لکھ کر اپنے پاس محفوظ کئے بغیر گزار دے۔

(۱۱۲۰) عَنْ عُمَرُو بْنِ الْحَارِثِ خَتَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخِي جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَوْتِهِ دِرْهَمًا وَلَا دِينَارًا وَلَا عَبْدًا وَلَا أَمَةً وَلَا شَيْئًا إِلَّا بَعَلَّتْهُ الْبَيْضَاءُ وَسَلَاخُهُ وَأَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً۔

۱۱۲۰۔ رسول اللہ ﷺ کے نسبتی بھائی عمرو بن حارثؓ نے جو جویریہ بنت حارثؓ (ام المؤمنین) کے بھائی تھے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات کے وقت سوائے اپنے سفید خچر، اپنے ہتھیار اور اپنی زمین کے جسے آپ نے صدقہ کر دیا تھا، نہ کوئی درہم چھوڑا تھا نہ دینار، نہ غلام نہ باندی اور نہ کوئی اور چیز۔

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى فَقَالَ لَا فَقُلْتُ كَيْفَ كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ أَوْ أُمِرُوا بِالْوَصِيَّةِ قَالَ أَوْصَى بِكِتَابِ اللَّهِ۔

حضرت طلحہ بن مصرفؓ نے عبد اللہ بن ابی اوفیؓ سے سوال کیا، کیا رسول اللہ ﷺ نے کوئی وصیت کی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں! اس پر میں نے پوچھا پھر وصیت کس طرح لوگوں پر فرض ہوئی؟ یا (راوی نے اس طرح بیان کیا کہ) لوگوں کو وصیت کا حکم کیونکر دیا گیا، فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے لوگوں کو کتاب اللہ پر عمل کرنے کی وصیت کی تھی (اور کتاب اللہ میں وصیت کا حکم موجود ہے۔)

باب ۸۹۲۔ الصَّدَقَةُ عِنْدَ الْمَوْتِ

(۱۱۲۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ حَرِيصٌ تَأْمُلُ الْغَنَى وَتَخْشَى الْفَقْرَ وَلَا تُمَهِّلُ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلُقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ۔

باب ۸۹۲۔ موت کے وقت صدقہ کی فضیلت

۱۱۲۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان فرمایا کہ ایک صحابی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ ﷺ فرمایا یہ کہ تم صدقہ تندرستی کی حالت میں کرو کہ (تم اس مال کو باقی رکھنے کے) خواہش مند بھی ہو، جس سے کچھ سرمایہ جمع ہو جانے کی تمہیں امید ہو اور (اسے خرچ کرنے کی صورت میں) محتاجی کا ڈر ہو اس کا خیر میں تاخیر نہ کرو کہ جب روح حلق تک پہنچ جائے تو کہنے بیٹھ جاؤ کہ اتنا مال فلاں کے لئے۔ حالانکہ اس وقت وہ فلاں کا (وارثوں کا) ہو چکا ہوگا۔

باب ۸۹۳۔ هَلْ يَدْخُلُ النِّسَاءُ وَالْوُلَدُ فِي الْأَقَارِبِ

(۱۱۲۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ

باب ۸۹۳۔ کیا عورتیں اور بچے بھی عزیزوں میں داخل ہوں گے

۱۱۲۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان فرمایا کہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی



قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ وَأَنْذَرَ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ قَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَيَا صَفِيَّةُ عَمَّةُ رَسُولِ اللَّهِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَيَا فَاطِمَةَ بِنْتُ مُحَمَّدٍ سَلِينِي مَا شِئْتَ مِنْ مَالِي لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا -

کہ ”آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائے۔“ تو رسول اللہ ﷺ اٹھے اور ارشاد فرمایا، اے معشر قریش یا اسی طرح کا کوئی دوسرا کلمہ فرمایا، اپنی جانوں کو خرید لو (اللہ سے، اسلام اور نیک عمل کے ذریعہ اس نے نجات دلوا لو) میں تمہیں اللہ کی پکڑ سے قطعاً نہیں بچا سکتا (اگر تم ایمان نہ لائے) اے بنی عبد مناف؟ میں تمہیں اللہ کی پکڑ سے نہیں بچا سکتا، اے عباس بن مطلب! میں تمہیں اللہ کی پکڑ سے قطعاً نہیں بچا سکتا، اے صفیہ (رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی) میں تمہیں اللہ کی پکڑ سے قطعاً نہیں بچا سکتا، اے فاطمہ بنت محمد! میرے مال میں سے جو چاہو مجھ سے مانگ لو لیکن اللہ کی پکڑ سے میں تمہیں بھی نہیں بچا سکتا۔

باب ۸۹۴. قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى 'وَابْتَلُوا الْيَتَامَى حَتَّىٰ إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَإِنْ آنَسْتُمْ مِنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ

(۱۱۲۳) عَنْ ابْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) تَصَدَّقَ بِمَالٍ لَهُ، عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ، ثَمَغٌ وَكَانَ نَحْلًا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي اسْتَفَدْتُ مَالًا وَهُوَ عِنْدِي نَفِيسٌ فَارَدْتُ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصْلِهِ لَا يُبَاعُ وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُورَثُ وَلَكِنْ يُنْفَقُ ثَمَرُهُ، فَتَصَدَّقَ بِهِ عُمَرُ فَصَدَقْتُهُ، ذَلِكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَفِي الرِّقَابِ وَالْمَسَاكِينِ وَالضَّعِيفِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَلَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهُ، أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يُؤْكَلَ صَدِيقُهُ، غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ بِهِ -

باب ۸۹۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”اور یتیموں کی دیکھ بھال کرتے رہو، یہاں تک کہ وہ عمر نکاح کو پہنچ جائیں۔ تو اگر تم ان میں ہوشیاری دیکھ لو تو ان کے حوالے ان کا مال کر دو

۱۱۲۳۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ عمرؓ نے اپنی ایک جائداد صدقہ کر کے رسول اللہ ﷺ کے حوالے کر دی (کہ جس طرح چاہیں اس کا حکم بیان کریں) اس جائداد کا نام ثمغ تھا اور یہ ایک باغ تھا۔ عمرؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! مجھے ایک جائداد ملی ہے اور میرے خیال میں نہایت عمدہ ہے۔ اسلئے میں نے چاہا کہ اسے صدقہ کر دوں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا اسے اصل کے ساتھ صدقہ کر دو کہ نہ بیچا جاسکے، نہ ہبہ کیا جاسکے اور نہ اس کا کوئی وارث بن سکے، صرف اسکا پھل کام میں لایا جاتا رہے چنانچہ عمرؓ نے اسے صدقہ کر دیا، آپکا یہ صدقہ غازیوں کیلئے، غلام آزاد کرنے کیلئے، محتاجوں اور کمزوروں کیلئے، مسافروں کیلئے اور رشتہ داروں کیلئے تھا۔ اور یہ کہ اس کے متولی کیلئے اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہوگا اگر وہ مناسب مقدار میں کھائے یا اپنے کسی دوست کو کھلائے بشرطیکہ اس میں سے جمع کرنے کا ارادہ نہ ہو۔

باب ۸۹۵. قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ

(۱۱۲۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُؤْبَقَاتِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَاهُنَّ قَالَ الشِّرْكُ

باب ۸۹۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”بے شک وہ لوگ جو یتیموں کا مال ظلم کے ساتھ کھاتے ہیں، وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں اور عنقریب آگ ہی میں جھونک دیئے جائیں گے۔“

۱۱۲۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سات چیزوں سے جو تباہ کر دینے والی ہیں بچتے رہو، صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ کون سی چیزیں ہیں؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک



بِاللَّهِ وَالسَّحَرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ  
وَأَكْلُ الرِّبَا وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَالتَّوَلَّى يَوْمَ الزَّحْفِ  
وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغِفْلَاتِ -

## باب ۸۹۶. نَفَقَةُ الْقِيمِ لِلْوَقْفِ

(۱۱۲۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَفْتَسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا مَّا تَرَكَتُ بَعْدَ نَفَقَةِ  
نِسَائِي وَمَوْنَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ -

## باب ۸۹۷. إِذَا وَقَفَ أَرْضًا أَوْ بَيْتًا

وَ اشْتَرَطَ لِنَفْسِهِ مِثْلَ دَلَاءِ الْمُسْلِمِينَ

(۱۱۲۶) عَنْ عُثْمَانَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) حَيْثُ  
حُوصِرَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ أَنشُدْكُمْ وَلَا أَنشُدُ إِلَّا  
أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَفَرَ بَيْتًا  
رُومَةً فَلَهُ الْجَنَّةُ فَحَفَرْتُهَا أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ  
جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَجَهَّزْتُهُمْ قَالَ  
فَصَدَّقُوهُ بِمَا قَالَ -

ٹھہرانا، جادو کرنا، کسی کی جان لینا کہ جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے  
یعنی حق کے بغیر، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، لڑائی میں سے بھاگ آنا، پاک  
دامن بھولی بھالی عورتوں پر تہمت لگانا۔

## باب ۸۹۶۔ وقف کے ٹکراں کا نفقہ

۱۱۲۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میرے ورثہ  
دینار (ودرہم) تقسیم نہ کریں، میری ازواج کے نفقہ اور میرے عامل کی  
اجرت کے بعد جو کچھ بچے وہ صدقہ ہے۔

## باب ۸۹۷۔ کسی نے کوئی زمین یا کنواں وقف کیا اور

اپنے لئے بھی عام مسلمانوں کی طرح پانی لینے کی شرط لگائی

۱۱۲۶۔ حضرت عثمانؓ جب محاصرے میں لئے گئے تھے تو (اپنے گھر کے)  
اوپر چڑھ کر آپ نے باغیوں سے فرمایا تھا میں تم سے خدا کا واسطہ دے کر  
پوچھتا ہوں اور صرف نبی کریم ﷺ کے اصحاب سے پوچھتا ہوں کیا آپ  
لوگوں کو معلوم نہیں ہے جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص بئر رومہ کو  
کھودے گا اور اسے مسلمانوں کیلئے وقف کر دے گا، تو اسے جنت کی  
بشارت ہے تو میں نے ہی اس کنویں کو کھودا تھا۔ کیا آپ لوگوں کو معلوم  
نہیں ہے کہ حضور اکرمؐ نے جب فرمایا تھا جیش عسرت (غزوہ تبوک پر  
جانے والا لشکر) کو جو شخص ساز و سامان سے لیس کرے گا اسے جنت کی  
بشارت ہے تو میں نے ہی اسے مسلح کیا تھا (پھر تم میری مخالفت میں اس  
درجہ کیوں سرگرم ہو؟ آپ کی ان باتوں کی سب نے تصدیق کی تھی۔

فائدہ:- اگر کسی نے اپنے وقف کی منفعت سے خود بھی فائدہ اٹھانے کی شرط لگائی تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ ابن بطلال نے کہا ہے کہ اس  
مسئلہ میں کسی کا بھی اختلاف نہیں کہ اگر کسی نے کوئی چیز وقف کرتے ہوئے اس کے منافع سے خود یا اپنے رشتہ داروں کو نفع اندوز ہونے کی بھی  
شرط لگائی تو جائز ہے مثلاً: کسی نے کوئی کنواں وقف کیا اور شرط لگائی کہ عام مسلمانوں کی طرح میں بھی اس میں سے پانی لیا کروں گا تو وہ بھی پانی  
نکال سکتا ہے اور اس کی یہ شرط جائز ہوگی۔ نیز بئر رومہ، مدینہ کا ایک مشہور کنواں ہے، جب مسلمان مدینہ ہجرت کر کے آئے تو یہی ایک ایسا  
کنواں تھا جس کا پانی شیریں تھا حضور اکرم ﷺ کے ارشاد پر اسے حضرت عثمانؓ نے خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا تھا۔ خریداری کی تعبیر  
کھودنے سے اس حدیث میں کی گئی ہے۔

## باب ۸۹۸. قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ

بَيْنَكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدُكُمْ الْمَوْتُ حِينَ الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ

ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ

(۱۱۲۷) عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا) قَالَ  
خَرَجَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي سَهْمٍ مَعَ تَمِيمٍ بِالْدَّارِيِّ وَعَدِيٍّ

باب ۸۹۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اے ایمان والو! جب تم میں سے  
کسی کی موت آجائے وصیت کے وقت تمہارے آپس میں گواہ دو  
شخص تم میں سے معتبر ہوں یا وہ گواہ تمہارے علاوہ ہوں

۱۱۲۷۔ حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ بنو سہم کے ایک صاحب (بذیل  
نامی جو مسلمان بھی تھے) تميم داری اور عدی بن بداء کے ساتھ (شام



بْنِ بَدَاءٍ فَمَاتَ السَّهْمِيُّ بِأَرْضٍ لَيْسَ بِهَا مُسْلِمٌ فَلَمَّا قَدِمَا بَتَرَ كَتَبَهُ فَقَدُوا أَجَامًا مِّنْ فِضَّةٍ مُّخَوَّصًا مِّنْ ذَهَبٍ فَاحْلَفَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَجَدَ الْجَامُ بِمَكَّةَ فَقَالُوا ابْتَغِنَاهُ مِنْ تَمِيمٍ وَعَدِي فَقَامَ رَجُلَانِ مِنْ أَوْلِيَاءِهِ فَحَلَفَا لَشَهَادَتِنَا حَقٌّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَإِنَّ الْجَامَ لَصَاحِبُهُمْ قَالَ وَفِيهِمْ نَزَلَتْ هَذِهِ آيَةُ يَأْتِيهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةٌ بَيْنَكُمْ..... الخ

تجارت کے لئے) گئے تھے۔ بنو سہم کے آدمی کا اتفاق سے ایک ایسے مقام پر انتقال ہو گیا جہاں کوئی مسلمان نہیں رہتا تھا اور انہوں نے موت کے وقت اپنے انہیں دونوں ساتھیوں کو اپنا مال و اسباب حوالے کر دیا تھا کہ ان کے گھر پہنچا دیں، پھر جب یہ لوگ مدینہ واپس ہوئے تو (سامان میں) ایک چاندی کا جام موجود نہیں پایا جس میں سنہرے نقوش بنے ہوئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں ہی ساتھیوں سے قسم لی (اور اس طرح معاملہ ختم ہو گیا) پھر وہی جام مکہ میں پایا گیا اور ان لوگوں نے (جن کے یہاں وہ ملا تھا) بتایا ہم نے اسے تمیم اور عدی سے خریدا ہے اس کے بعد (مسافرت میں مرنے والے) سہمی کے عزیزوں میں سے دو شخص اٹھے اور قسم کھا کر کہا کہ ہماری گواہی ان کی گواہی کے مقابلہ میں قبول کئے جانے کے زیادہ لائق ہے، یہ جام ہمارے رشتہ دار ہی کا ہے۔ بیان کیا کہ یہ آیت انہیں کے بارے میں نازل ہوئی تھی: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنَكُمْ الخ۔

## کتاب: جہاد اور سیرت کی تفصیلات

باب ۸۹۹۔ جہاد اور رسول اللہ ﷺ کی سیرت کی فضیلت

۱۱۲۸۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ ایک صاحب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جو جہاد کے برابر ہو؟ آپ نے فرمایا ایسا کوئی عمل میں نہیں جانتا (جو جہاد کے برابر ہو) پھر آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم اتنا کر سکتے ہو کہ جب مجاہد (جہاد کے لئے محاذ پر) جائے تو تم اپنی مسجد میں آ کر نماز پڑھنی شروع کر دو اور (نماز پڑھتے رہو اور درمیان میں) کوئی سستی اور کاہلی تم میں محسوس نہ ہو، اسی طرح روزے رکھنے لگو اور (کوئی دن) بغیر روزے کے نہ گزرے؟ ان صاحب نے عرض کیا، بھلا اتنی استطاعت کسے ہوگی۔

باب ۹۰۰۔ سب سے افضل وہ مومن ہے جو اپنی

جان و مال کو اللہ کے راستے میں جہاد کے لئے لگا دے

۱۱۲۹۔ ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا کہ عرض کیا گیا، یا رسول اللہ! کون لوگ سب سے افضل ہیں؟ آپ نے فرمایا، وہ مومن جو اللہ کے راستے میں اپنی جان اور مال سے جہاد کرے، صحابہؓ نے پوچھا اس کے بعد کون ہوگا؟ فرمایا وہ مومن جس نے پہاڑ کی کسی گھاٹی میں قیام اختیار کر لیا ہے، اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتا ہے اور لوگوں کے شر سے محفوظ رہنے کیلئے اس

## کتاب الجہاد والسير

باب ۸۹۹۔ فضل الجہاد والسير

(۱۱۲۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ يَعْدِلُ الْجِهَادَ قَالَ (رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا أَحَدُهُ، قَالَ هَلْ تَسْتَطِيعُ إِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ فَتَقُومَ وَلَا تَفْطُرَ وَتَصُومَ وَلَا تُفْطِرَ قَالَ وَمَنْ يَسْتَطِيعُ ذَلِكَ؟

باب ۹۰۰۔ أَفْضَلُ النَّاسِ مُؤْمِنٌ

يُجَاهِدُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

(۱۱۲۹) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ قَالُوا ثُمَّ مَنْ قَالَ مُؤْمِنٌ فِي شُعْبٍ مِّنَ الشُّعَابِ يَتَّقِي اللَّهَ وَيَدْعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ۔



نے سب سے قطع تعلق کر لیا ہے۔

۱۱۳۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی مثال اور اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوب جانتا ہے جو (خلوص کے ساتھ صرف اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے) اللہ کے راستے میں جہاد کرتا ہے۔ اس شخص کی مثال ہے جو برابر نماز پڑھتا رہے اور روزہ رکھتا رہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے راستے میں جہاد کرنے والے کیلئے اس کی ذمہ داری لے لی ہے کہ اگر اسے وفات دے گا (یعنی جہاد کرتے ہوئے اگر اسکی شہادت ہوئی) تو جنت میں داخل کرے گا یا پھر زندہ وسلامت (گھر) ثواب اور مال غنیمت کے ساتھ واپس کرے گا۔

باب ۹۰۱۔ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والوں کے درجے  
۱۱۳۱۔ حضرت ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے، نماز قائم کرے اور رمضان کے روزے رکھے تو اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے گا، خواہ اللہ کے راستے میں جہاد کرے یا اسی جگہ پڑا رہے، جہاں پیدا ہوا تھا۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم لوگوں کو اس کی بشارت نہ دے دیں؟ آپ نے فرمایا کہ جنت میں سو درجے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رستے میں جہاد کرنے والوں کے لئے تیار کئے ہیں، ان کے دو درجوں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین میں ہے، اس لئے جب اللہ تعالیٰ سے مانگنا ہو تو فردوس مانگو وہ جنت کا سب سے درمیانی درجہ ہے اور جنت کے سب سے بلند درجے پر (میرا خیال ہے کہ حضور ﷺ نے اعلیٰ الجنت کی بجائے فوقہ فرمایا تھا) رحمان کا عرش ہے اور وہیں سے جنت کی نہریں نکلتی ہیں۔

باب ۹۰۲۔ اللہ کے راستے کی صبح و

شام اور جنت میں کسی کی ایک ہاتھ جگہ

۱۱۳۲۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اللہ کے راستے میں گزرنے والی ایک صبح یا ایک شام دنیا و مافیہا سے بڑھ کر ہے۔

۱۱۳۳۔ حضرت ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں ایک ہاتھ جگہ اس کی تمام پہنائیوں سے بڑھ کر ہے جہاں سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے اور آپ نے فرمایا اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام

(۱۱۳۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ وَتَوَكَّلَ اللَّهُ لِلْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِهِ بَأَن يَتَوَفَّاهُ أَوْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يُرْجِعَهُ سَالِمًا مَعَ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ۔

باب ۹۰۱. دَرَجَاتِ الْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

(۱۱۳۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ جَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ جَلَسَ فِي أَرْضِهِ أَلَيْسَ وَلَدَ فِيهَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا تُبَشِّرُ النَّاسَ قَالَ إِنْ فِي الْجَنَّةِ مِائَةٌ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللَّهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَاسْأَلُوهُ الْفَرْدَوْسَ فَإِنَّهُ أَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَأَعْلَى الْجَنَّةِ أَرَاهُ۔ فَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمَنِ وَمِنْهُ تَفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ۔

باب ۹۰۲. الْغَدْوَةُ وَالرَّوْحَةُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

وَقَابَ قَوْسٍ أَحَدٍ كُمْ مِنَ الْجَنَّةِ

(۱۱۳۲) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَغَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا۔

(۱۱۳۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَابُ قَوْسٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَ تَغْرُبُ وَقَالَ لَغَدْوَةٌ



اس سے بڑھ کر ہے جس پر سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے۔

أَوْ رَوْحَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِّمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَ تَغْرُبُ۔

### باب ۹۰۳۔ الْحُورُ الْعِينُ وَصِفَتُهُنَّ

(۱۱۳۴) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَطْلَعَتْ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ لَا ضَاءَ تَمَازِينُهُمَا وَلَمَلَاتُهُ رِيحًا وَلَنَصِيفُهَا عَلَى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا۔

### باب ۹۰۴۔ مَنْ يُنْكَبُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

(۱۱۳۵) عَنْ أَنَسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْوَامًا مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ إِلَى بَنِي عَامِرٍ فِي سَبْعِينَ فَلَمَّا قَدِمُوا قَالَ لَهُمْ خَالِي أَتَقَدَّمُكُمْ فَإِنْ آمَنُونِي حَتَّى أُبَلِّغَهُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَّا كُنْتُمْ مِنِّي قَرِيبًا فَتَقَدَّمُوا فَمَنُّوهُ فَبَيْنَمَا يُحَدِّثُهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَمُؤُوا إِلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ فَطَعَنَهُ فَاَنْفَعَهُ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ فُزْتُ وَرَبِّ الْكُعْبَةِ ثُمَّ مَالُوا عَلَى بَقِيَّةِ أَصْحَابِهِ فَقَتَلُوهُمْ إِلَّا رَجُلًا أَعْرَجُ صَعِدَ الْجَبَلَ قَالَ هَمَّامٌ فَأَرَاهُ آخِرَ مَعَهُ فَأَخْبَرَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدَلَقُوا رَبَّهُمْ فَرَضِيَ عَنْهُمْ وَأَرْضَاهُمْ فَكُنَّا نَقْرَأُ أَنْ بَلَّغُوا قَوْمَنَا أَنْ قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا ثُمَّ نُسَخَ بَعْدُ فَدَعَا عَلَيْهِمْ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا عَلَى رَعْلِ وَذُكُوانَ وَبَنِي لِحْيَانَ وَبَنِي عُصَيَّةَ الَّذِينَ عَصَوْا اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۹۰۳۔ بڑی آنکھوں والی حوریں اور ان کے اوصاف  
۱۱۳۴۔ حضرت انس بن مالکؓ نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے فرماتے تھے کہ اگر جنت کی کوئی عورت زمین کی طرف جھانک بھی لے تو زمین و آسمان اپنی تمام وسعتوں کے ساتھ منور ہو جائیں اور خوشبو سے معطر ہو جائیں، اسکے سر کا دوپٹہ بھی دنیا و مافیہا سے بڑھ کر ہے۔

باب ۹۰۴۔ جس شخص کو اللہ کے راستے میں کوئی صدمہ پہنچا ہو  
۱۱۳۵۔ حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے بنو سلیم کے ستر افراد بنو عامر کے یہاں بھیجے تھے۔ جب یہ سب حضرات (بیر معونہ پر) پہنچے تو میرے ماموں (حرام بن ملحان) نے کہا کہ میں (بنو سلیم کے یہاں) پہلے جاتا ہوں، اگر مجھے انہوں نے اس بات کا امن دے دیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی باتیں ان تک پہنچاؤں (تو فہما) ورنہ تم لوگ میرے قریب تو ہو ہی۔ چنانچہ وہ ان کے یہاں گئے اور انہوں نے امن بھی دے دیا۔ ابھی وہ قبیلہ کے لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کی باتیں سن رہے تھے کہ قبیلہ والوں نے اپنے ایک آدمی عامر بن طفیل کو اشارہ کیا اور اس نے نیزہ آپ کے پیوست کر دیا نیزہ آ رہا ہو گیا۔ اس وقت ان کی زبان سے نکلا اللہ اکبر، کامیاب ہو گیا میں، کعبہ کے رب کی قسم! اس کے بعد قبیلہ والے حرامؓ کے بقیہ ساتھیوں کی طرف (جو ہم میں ان کے ساتھ تھے اور ستر کی تعداد میں تھے) بڑھے اور سب کو قتل کر دیا۔ البتہ ایک صاحب جو لنگڑے تھے پہاڑ پر چڑھ گئے، ہمام (راوی حدیث) نے بیان کیا میں سمجھتا ہوں کہ ایک صاحب اور ان کے ساتھ (پہاڑ پر چڑھے) تھے (عمر بن امیہ ضمیری) اس کے بعد جبرائیلؑ نے نبی کریم ﷺ کو خبر دی کہ آپ کے ساتھی اللہ تعالیٰ سے جا ملے ہیں، پس اللہ خود بھی ان سے خوش ہے اور انہیں بھی خوش کر دیا ہے۔ اس کے بعد ہم (قرآن کی دوسری آیتوں کے ساتھ یہ آیت بھی) پڑھتے تھے (ترجمہ) ہماری قوم کے لوگوں کو یہ پیغام پہنچا دو کہ ہم اپنے رب سے آ ملے ہیں پس ہمارا رب ہم سے خود بھی خوش ہے اور ہم کو بھی خوش کر دیا ہے۔ اس کے بعد یہ آیت منسوخ ہو گئی۔ نبی کریم ﷺ نے چالیس دن تک صبح کی نماز میں قبیلہ رعل، ذکوان، بنی لحيان اور بنی عصبہ کے لئے بددعاء کی تھی جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی تھی۔



فائدہ:- یہاں راوی کو وہم ہو گیا ہے، حضور اکرم ﷺ نے قبیلہ بنو سلیم کے لوگوں کو نہیں بھیجا تھا، بلکہ جن لوگوں کو آپ ﷺ نے بھیجا تھا وہ انصار میں سے تھے اور تمام حضرات قاری قرآن تھے۔ آپ ﷺ نے بنو عامر کے پاس ان حضرات کو خود انہیں کی درخواست پر قبیلہ میں اسلام کی تبلیغ کے لئے بھیجا تھا۔ اس مہم کے ساتھ غداری کرنے والے قبیلہ بنو سلیم کے لوگ تھے اور انہیں نے دھوکا دے کر سب کو شہید کیا تھا چونکہ ان لوگوں کا مقصد صرف تبلیغ تھا، اس لئے یہ غیر مسلح تھے۔ روایت میں وہم خود امام بخاری کے شیخ حفص بن عمر کو ہوا ہے۔

(۱۱۳۶) عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَعْضِ الْمَشَاهِدِ وَقَدْ دَمِيَتْ أَصْبَعُهُ فَقَالَ هَلْ أَنْتِ إِلَّا أَصْبَعٌ دَمِيَتْ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ مَالَقِيَتْ۔

۱۱۳۶۔ حضرت جندب بن سفیان نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کسی لڑائی کے محاذ پر موجود تھے اور آپ ﷺ کی ایک انگلی زخمی ہو گئی تھی، آپ نے فرمایا (انگلی سے مخاطب ہو کر) تمہاری حقیقت ایک زخمی انگلی کے سوا اور کیا ہے، البتہ (اہمیت اس کی یہ ہے کہ) جو کچھ تمہیں ملا ہے، اللہ کے راستے میں ملا ہے۔

باب ۹۰۵۔ جو اللہ کے راستے میں زخمی ہوا

۱۱۳۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُكَلِّمُ أَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكَلِّمُ فِي سَبِيلِهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَجُرْحُهُ يُشَعَّبُ اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِّ وَالرَّيْحُ رِيحُ الْمَسْكِ۔

باب ۹۰۵۔ جو اللہ کے راستے میں زخمی ہوا

۱۱۳۷۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے جو شخص بھی اللہ کے راستے میں زخمی ہوا، اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ اس کے راستے میں کون زخمی ہوا ہے۔ وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کے زخموں سے خون بہہ رہا ہوگا، رنگ تو خون ہی جیسا ہوگا لیکن خوشبو مشک جیسی ہوگی۔

باب ۹۰۶۔ قول اللہ تعالیٰ

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا بَدِيلًا

باب ۹۰۶۔ قول اللہ تعالیٰ

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا بَدِيلًا

(۱۱۳۸) عَنْ أَنَسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ غَابَ عَمِّي أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ عَنْ قِتَالٍ بَدْرٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ غِبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلْتَ الْمُشْرِكِينَ لَعَنَ اللَّهُ أَشْهَدَنِي قِتَالَ الْمُشْرِكِينَ لِيرَيْنَ اللَّهُ مَا أَصْنَعُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ أَحَدٍ وَانْكَشَفَ الْمُسْلِمُونَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعْتَذِرُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعْتُ هَؤُلَاءِ يَعْنِي أَصْحَابَهُ وَأَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعْتُ هَؤُلَاءِ يَعْنِي الْمُشْرِكِينَ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَاسْتَقْبَلَهُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ يَا سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ نَالِ الْجَنَّةَ وَرَبِّ النَّضْرِ إِنِّي أَجِدُ رِيحَهَا مِنْ دُونِ أَحَدٍ قَالَ سَعْدُ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) فَمَا اسْتَطَعْتُ

۱۱۳۸۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے چچا انس بن نصر رضی اللہ عنہ بدر کی لڑائی میں حاضر نہ ہو سکے تھے۔ اس لئے انہوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میں پہلی ہی لڑائی سے غیر حاضر تھا جو آپ ﷺ نے مشرکین کے خلاف لڑی تھی لیکن اب اللہ تعالیٰ نے اگر مجھے مشرکین کے خلاف کسی لڑائی میں شرکت کا موقعہ دیا تو اللہ تعالیٰ دیکھ لے گا کہ میں کیا کرتا ہوں (اور کتنی جو ان مروی کے ساتھ کفار سے لڑتا ہوں) پھر جب احد کی لڑائی کا موقعہ آیا اور مسلمانوں کو اس میں پسپائی ہوئی تو انہوں نے کہا اے اللہ! جو کچھ مسلمانوں سے ہو گیا ہے میں آپ کے حضور میں اس کی معذرت پیش کرتا ہوں (کہ وہ جم کر نہیں لڑے اور منتشر ہو گئے) اور جو کچھ ان مشرکین نے کیا ہے میں اس سے برأت ظاہر کرتا ہوں (کہ



يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا صَنَعَ قَالَ أَنَسُ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) فَوَجَدَنَا بِهِ بَضْعًا وَثَمَانِينَ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ أَوْ طَعْنَةً بِرُمَحٍ أَوْ رُمِيَّةٍ بِسَهْمٍ وَوَجَدْنَاهُ قَدْ قُتِلَ وَ قَدْ مَثَلَ بِهِ الْمُشْرِكُونَ فَمَا عَرَفَهُ أَحَدٌ إِلَّا أُخْتُهُ بِنَاتِهِ قَالَ أَنَسُ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) كُنَّا نَرَى أَوْ نَظُنُّ أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِيهِ وَفِي أَشْبَاهِهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ إِلَى الْآخِرِ الْآيَةُ وَقَالَ إِنَّ أُخْتَهُ وَهِيَ تُسَمَّى الرَّبِيعُ وَكَسَرَتْ ثَنِيَّةَ امْرَأَةٍ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ أَنَسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسِرُ ثَنِيَّتَهَا فَارْضُوا بِالْأَرْضِ وَتَرْكُوا الْقِصَاصَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّهَ -

انہوں نے تیرے اور تیرے رسول ﷺ کے خلاف محاذ قائم کیا) پھر وہ آگے بڑھے (مشرکین کی طرف) تو سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے سامنا ہوا، ان سے انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے کہا اے سعد بن معاذ! میرا مطلوب تو جنت ہے اور نضر (ان کے والد) کے رب کی قسم میں جنت کی خوشبو واحد پہاڑ کے قریب پاتا ہوں سعد رضی اللہ عنہ نے کہا، یا رسول اللہ! جو انہوں نے کر دکھایا اس کی مجھ میں بھی سکت نہ تھی، انس نے بیان کیا کہ اس کے بعد جب انس بن نضر گوہم نے پایا تو تلوار نیزے اور تیر کے تقریباً ۸۰ زخم آپ کے جسم پر تھے، آپ شہید ہو چکے تھے مشرکوں نے ان کا مثلہ بنادیا تھا اور کوئی شخص انہیں پہچان نہ سکا تھا، صرف ان کی بہن انگلیوں سے انہیں پہچان سکی تھی۔ انس نے بیان کیا ہم سمجھتے ہیں یا (آپ نے بجائے نری کے) نظر (کہا مفہوم ایک ہے) کہ یہ آیت ان کے اور ان جیسے مومنین کے بارے میں نازل ہوئی تھی کہ ”مومنوں میں وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس وعدہ کو سچا کر دکھایا جو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے کیا تھا۔“ آخر آیت تک، انہوں نے بیان کیا کہ انس بن نضر کی ایک بہن ربیع نامی نے کسی خاتون کے آگے کے دانت توڑ دیئے تھے۔ اس لئے رسول اللہ ﷺ نے اس سے قصاص لینے کا حکم دیا۔ انس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے (قصاص میں) ان کے دانت آپ نہ تڑوائیں (انہیں خدا کے فضل سے یہ امید تھی کہ مدعی قصاص کو معاف کر کے تاوان لینا منظور کر لیں گے) چنانچہ مدعی تاوان پر راضی ہو گئے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کا نام لے کر قسم کھالیں تو اللہ خود اسے پوری کرتا ہے۔

۱۱۳۹۔ حضرت زید بن ثابتؓ نے بیان کیا جب قرآن مجید کے منتشرہ اوراق کو ایک مصحف کی (کتابی) صورت میں جمع کیا جانے لگا تو میں نے ان متفرق اوراق میں سورہ احزاب کی ایک آیت نہیں پائی جس کی رسول اللہ ﷺ سے برابر آپ کو تلاوت کرتے ہوئے سنتا رہا تھا (جب میں نے اسے تلاش کیا تو صرف خزیمہ بن ثابت انصاریؓ کے یہاں وہ آیت مجھے ملی۔ یہ خزیمہ وہی ہیں جن کی تنہا شہادت کو رسول اللہ ﷺ نے دو آدمیوں کی شہادت کے برابر قرار دیا تھا۔ آیت یہ تھی ”مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ“

(۱۱۳۹) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ نَسَخْتُ الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ فَفَقَدْتُ آيَةً مِّنْ سُورَةِ الْأَحْزَابِ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فَلَمْ أَجِدْهَا إِلَّا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ الَّذِي جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهُ شَهَادَةً رَّجُلَيْنِ وَهُوَ قَوْلُهُ: مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ -



فائدہ:- حضرت ابو بکرؓ کے عہد خلافت میں جب آپ کی رائے سے قرآن کے متفرق اور منتشر اجزاء کو ایک مصحف کی صورت میں جمع کیا جانے لگا تو جمع کرنے والے اجلہ صحابہ کی جماعت میں ایک مشہور و معروف شخصیت زید بن ثابتؓ کی تھی۔ حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جب وہ مصحف جمع کر رہے تھے تو ایک آیت کہیں لکھی ہوئی نہیں مل رہی تھی اور تلاش کے بعد صرف خزیمہ بن ثابتؓ کے یہاں ملی، یوں تو قرآن از اول تا آخر ایک ایک حرف کی احتیاط اور رعایت کے ساتھ سینکڑوں ہزاروں صحابہ کو یاد تھا اور اس میں یہ آیت بھی شامل تھی جو زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو نہیں مل رہی تھی لیکن آپ یہ چاہتے تھے کہ جس طرح حضور اکرم ﷺ کی اپنے سامنے لکھوائی ہوئی دوسری تمام آیات مل گئی ہیں یہ آیت بھی کہیں سے مل جائے اور بالآخر وہ مل گئی۔ یہ مطلب ہرگز نہ سمجھ لیا جائے کہ کسی کو اس آیت کے قرآن مجید میں ہونے کا پتہ ہی نہ تھا اور زید بن ثابت نے صرف ایک صحابی کی شہادت پر اعتماد کر کے اسے قرآن میں شامل کر دیا۔ خود ان کا بیان ہے کہ میں اس آیت کو رسول اللہ ﷺ سے آپ کی حیات میں سنتا رہا تھا۔ اس سے مفہوم ہوتا ہے کہ جہاں تک یاد ہونے کا تعلق ہے اور یہ کہ یہ آیت بھی اور دوسری آیات کی طرح قرآن مجید کا جزء ہے اس پر خود انہیں بھی اعتماد تھا، البتہ لکھی ہوئی انہیں نہیں مل رہی تھی اور اسی کی انہیں تلاش تھی۔ ظاہر ہے کہ جب زید بن ثابت حضور اکرم ﷺ سے بارہا سن چکے تھے اور انہیں آیت یاد تھی تو ان تمام صحابہ کو بھی یاد رہی ہوگی جو قرآن کے پورے حافظ رہے ہوں گے۔ جہاں تک اس کی صداقت کا تعلق ہے خود حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ آیت رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی۔ ابی بن کعب اور ہلال بن امیہ سے بھی اسی طرح روایت ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ تمام صحابہ اور حفاظ قرآن کی فرداً فرداً شہادت ضروری ہو، پس قرآن کی دوسری آیات کی طرح یہ آیت بھی انہیں یاد تھی اور جس طرح ان حضرات نے جو قرآن کے حافظ تھے کبھی قرآن کی ایک ایک آیات کا نام لے لے کر اس کی شہادت نہیں دی کہ فلاں آیت مجھے یاد ہے اور میں نے اسے رسول اللہ ﷺ کو تلاوت کرتے سنا ہے اسی طرح اس کے متعلق بھی کسی نے نہیں کہا البتہ جنہیں صورت حال کا علم ہوا اور زید بن ثابتؓ کی تلاش و تفحص پر مطلع ہوئے انہوں نے مزید احتیاط کے خیال سے اپنی تائید بھی پیش کر دی۔ خزیمہ بن جحش کے پاس یہ آیت لکھی ہوئی ملی تھی، ایک جلیل القدر صحابی ہیں غزوہ بدر اور اس کے بعد کے مغازی میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ برابر شریک رہے ہیں اور ایک موقع پر حضور اکرم نے ان کی تنہا شہادت کو دو آدمیوں کی شہادت کے برابر قرار دیا تھا۔

### باب ۹۰۷۔ جنگ سے پہلے کوئی نیک عمل

۱۱۴۰۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک صاحب زرہ بند حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں پہلے جنگ میں شریک ہو جاؤں یا پہلے اسلام لاؤں؟ (یہ ابھی تک اسلام میں داخل نہیں ہوئے تھے) حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: پہلے اسلام لاؤ پھر جنگ میں شریک ہونا چنانچہ وہ اسلام لائے اور اس کے بعد جنگ میں شریک ہوئے اور شہید ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عمل کم کیا لیکن اجر بہت پایا۔

### باب ۹۰۷۔ عَمَلٌ صَالِحٌ قَبْلَ الْقِتَالِ

(۱۱۴۰) عَنْ الْبَرَاءِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) يَقُولُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ بِالْحَدِيدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقَاتِلُ أَوْ أُسَلِّمُ قَالَ أُسَلِّمُ ثُمَّ قَاتِلُ فَاسَلِّمْ ثُمَّ قَاتِلُ فَقَاتِلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمِلَ قَلِيلًا وَأَجَرَ كَثِيرًا۔

### باب ۹۰۸۔ کسی نامعلوم سمت سے تیرا کر لگا اور جان لیوا ثابت ہوا

۱۱۴۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ام الربیع بنت براء رضی اللہ عنہا جو حارثہ بن سراقہ رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں، نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا اے اللہ کے نبی! حارثہ کے بارے میں بھی آپ مجھے کچھ بتائیں گے (کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے

### باب ۹۰۸۔ مَنْ آتَاهُ سَهْمٌ غَرُوبٌ فَقَتَلَهُ

(۱۱۴۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ أُمَّ الرَّبِيعِ بِنْتَ الْبَرَاءِ وَهِيَ أُمُّ حَارِثَةَ بْنِ سُرَاقَةَ أَمَتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَلَا تُحَدِّثُنِي عَنْ حَارِثَةَ وَكَانَ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ أَصَابَهُ سَهْمٌ



غَرَبْتُ فَإِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ صَبَرْتُ وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذَلِكَ  
اجْتَهَدْتُ عَلَيْهِ فِي الْبُكَاءِ قَالَ يَا أُمَّ حَارِثَةَ إِنَّهَا جَنَّا  
فِي الْجَنَّةِ وَإِنَّ ابْنَكَ أَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْأَعْلَى -

ساتھ کیا معاملہ کیا) حارثہ بدر کی لڑائی میں شہید ہو گئے تھے۔ انہیں نامعلوم  
سمت سے ایک تیر آ کر لگا تھا۔ اگر وہ جنت میں ہے تو صبر کر لوں گی اور اگر  
کہیں اور ہے تو اس کے لئے روؤں دھوؤں گی۔ حضور اکرم ﷺ نے  
فرمایا۔ اے ام حارثہ! جنت کے بہت درجے ہیں اور تمہارے بیٹے کو  
فردوس اعلیٰ میں جگہ ملی ہے۔

## باب ۹۰۹. مَنْ قَاتَلَ

لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا

(۱۱۴۲) عَنْ أَبِي مُوسَى (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ)  
قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلذِّكْرِ  
وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرَى مَكَانَهُ فَمَنْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِيَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي  
سَبِيلِ اللَّهِ -

## باب ۹۰۹۔ جس نے اس ارادہ سے جنگ میں

شرکت کی تاکہ اللہ تعالیٰ ہی کا کلمہ بلند رہے

۱۱۴۲۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ایک صحابی  
رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ایک  
شخص جنگ میں شرکت کرتا ہے غنیمت حاصل کرنے کے لئے اور ایک  
شخص جنگ میں شرکت کرتا ہے شہرت کے لئے اور ایک شخص جنگ میں  
شرکت کرتا ہے تاکہ اس کی دھاک (دوسروں پر) بیٹھ جائے، تو ان میں  
سے اللہ کے راستہ میں کس کی شرکت ہوئی؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد  
فرمایا کہ جو شخص اس ارادہ سے جنگ میں شریک ہوتا کہ اللہ ہی کا کلمہ بلند  
رہے تو یہ شرکت اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہوگی۔

## باب ۹۱۰۔ جنگ اور غبار کے بعد غسل

۱۱۴۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ ﷺ جب خندق کی  
جنگ سے (فارغ ہو کر) واپس ہوئے اور ہتھیار رکھ کر غسل کرنا چاہا تو  
جبرائیل علیہ السلام آئے، آپ کا سر غبار سے اٹا ہوا تھا۔ جبرائیل علیہ  
السلام نے فرمایا۔ آپ نے ہتھیار اتار دیئے۔ خدا کی قسم، میں نے تو ابھی  
تک ہتھیار نہیں اتارے ہیں۔ حضور اکرم نے دریافت فرمایا تو پھر اب  
کہاں کا ارادہ ہے؟ انہوں نے فرمایا ادھر، اور بنو قریظہ کی طرف اشارہ  
کیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے بنو قریظہ  
کے خلاف لشکر کشی کی۔

## باب ۹۱۰. الْغُسْلُ بَعْدَ الْحَرْبِ وَالْغُبَارِ

(۱۱۴۳) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَمَّا رَجَعَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ  
فَاتَّاهُ جِبْرِيلُ وَقَدْ عَصَبَ رَأْسَهُ الْغُبَارَ فَقَالَ وَضَعْتَ  
السِّلَاحَ فَوَاللَّهِ مَا وَضَعْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ قَالَهُ هُنَا وَأَوْمًا إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ قَالَتْ  
فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

فائدہ:- کیونکہ انہوں نے معاہدے کے خلاف خندق کی جنگ میں حضور اکرم ﷺ کے خلاف حصہ لیا تھا۔

## باب ۹۱۱. الْكَافِرُ يُقْتَلُ الْمُسْلِمِ

ثُمَّ يُسْلِمُ فَيُسَدِّدُ بَعْدُ وَيُقْتَلُ

(۱۱۴۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَضْحَكُ اللَّهُ  
إِلَى رَجُلَيْنِ يُقْتَلُ أَحَدُهُمَا الْأَخَرُ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُ

## باب ۹۱۱۔ کافر، مسلمان کو شہید کرنے کے بعد اسلام لاتا ہے، اسلام

پر ثابت قدم رہتا ہے اور پھر خود (فی سبیل اللہ) شہید ہوتا ہے

۱۱۴۴۔ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ  
تعالیٰ ایسے دو اشخاص پر مسکرا پڑتا ہے کہ ان میں سے ایک نے دوسرے کو  
قتل کیا تھا اور پھر دونوں جنت میں داخل ہوتے ہیں پہلا اللہ کے راستے



هَذَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلُ ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَى الْقَاتِلِ  
فَيُسْتَشْهَدُ۔  
میں جنگ میں شریک ہوتا ہے اور شہید کر دیا جاتا ہے (اس لئے جنت میں جاتا ہے) اسکے بعد اللہ تعالیٰ قاتل کی توبہ قبول کر لیتا ہے (یعنی قاتل مسلمان ہو جاتا ہے) اور وہ بھی شہید ہوتا ہے۔

فائدہ:- یعنی ضابطہ تو یہ ہے کہ قاتل اور مقتول ایک ساتھ جنت یا جہنم میں جمع نہ ہوں گے، اگر مقتول اور شہید (اللہ کے راستے میں ہوا ہے) تو یقیناً ایسے انسان کا قاتل جہنم میں جائے گا لیکن خداوند قادر و توانا خود اپنی قدرت کے عجائبات ملاحظہ فرماتا ہے اور اسے ہنسی آ جاتی ہے، ایک شخص نے کافروں کی طرف سے لڑتے ہوئے ایک مسلمان مجاہد کو شہید کر دیا پھر خدا کی قدرت کہ اسے بھی ایمان کی دولت نصیب ہوئی اور اس کے بعد وہ مسلمانوں کی طرف سے لڑتے ہوئے شہید ہوتا ہے اور اس طرح قاتل اور مقتول دونوں جنت میں داخل کئے جاتے ہوں اور خداوند قدوس جب اپنی قدرت کا یہ عجوبہ دیکھتا ہے تو اسے خود ہی ہنسی آ جاتی ہے۔

(۱۱۴۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِخَيْبَرَ بَعْدَ مَا افْتَتَحُوهَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْهَمُ لِي فَقَالَ بَعْضُ بَنِي سَعِيدِ ابْنِ الْعَاصِ لَا تُسْهِمُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ هَذَا قَاتِلُ بَنِي قَوْقِلٍ فَقَالَ ابْنُ سَعِيدِ ابْنِ الْعَاصِ وَأَعْجَبًا لَوْ بَرَّ تَدَلَّى عَلَيْنَا مِنْ قَدُومِ ضَاآنٍ يَنْغِي عَلَى قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ أَكْرَمَهُ اللَّهُ عَلَى يَدَيَّ وَلَمْ يُهْنِي عَلَى يَدَيْهِ ۔  
۱۱۴۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ خیبر میں پڑاؤ ڈالے ہوئے تھے۔ خیبر فتح ہو چکا تھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا بھی مال غنیمت میں حصہ لگائیے۔ سعید بن العاص کے صاحبزادے (ابان بن سعید رضی اللہ عنہ) نے کہا، یا رسول اللہ! ان کا حصہ نہ لگائیے اس پر ابو ہریرہ بولے کہ یہ شخص تو ابن قوقل (نعمان بن مالک) کا قاتل ہے (احد کی لڑائی میں) ابان بن سعید نے کہا، کتنی عجیب بات ہے ایک وبر (بلی سے چھوٹا ایک عرب کا جانور جس کی دم اور کان چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں) جو ضان پہاڑی سے آنے والوں کے ساتھ اتر آیا ہے۔ مجھ پر ایک مسلمان کے قتل کا عیب لگاتا ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھوں عزت دی اور مجھے اس کے ہاتھوں ذلیل ہونے سے بچالیا۔

باب ۹۱۲ جس نے روزے پر غزوے کو ترجیح دی

(۱۱۴۶) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ لَا يَصُومُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِ الْغَزْوِ فَلَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أَرَاهُ مُفْطِرًا إِلَّا يَوْمَ فِطْرٍ أَوْ أَضْحَى ۔  
۱۱۴۶۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو طلحہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں غزوات میں شرکت کے خیال سے روزے (نفل) نہیں رکھتے تھے، لیکن آپ کی وفات کے بعد میں نے انہیں عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے سوا روزے کے بغیر نہیں دیکھا۔

باب ۹۱۳ قتل کے علاوہ بھی شہادت کی سات صورتیں ہیں

(۱۱۴۷) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّاعُونَ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ ۔  
۱۱۴۷۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ طاعون (کی موت) ہر مسلمان کے لئے شہادت ہے۔



باب ۹۱۴. قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولَى الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ. الخ (۱۱۴۸) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَلَى عَلَيْهِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ فَجَاءَهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ يَمْلُهَا عَلَى فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ اسْتَطِيعَ الْجِهَادُ لَجَاهَدْتُ وَكَأَنَّ رَجُلًا أَعْمَى فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَخِذَهُ عَلَى فِخْدِي فَثَقُلْتُ عَلَى حَتَّى خِفْتُ أَنْ تُرَضَّ فِخْدِي ثُمَّ سَرَى عَنْهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرُ أُولَى الضَّرَرِ.

باب ۹۱۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”مسلمانوں کے وہ افراد جو کسی عذر واقعی کے بغیر غزوہ کے موقع پر اپنے گھروں میں آ بیٹھے رہے الخ ۱۱۴۸۔ حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہ آیت لکھوائی لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، پھر ابن ام مکتوم آئے اور حضور اکرم ﷺ اس وقت مجھ سے آیت لکھوا رہے تھے، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر مجھ میں جہاد کی استطاعت ہوتی تو میں بھی جہاد میں شریک ہوتا، وہ نابینا تھے۔ اس پر اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل کی، اس وقت حضور اکرم ﷺ کی ران میری ران پر تھی (وحی کی شدت کی وجہ سے) آپ ﷺ کی ران کا اتنا بوجھ محسوس ہوا کہ مجھے ڈر ہو گیا تھا کہ کہیں میری ران پھٹ نہ جائے۔ اس کے بعد وہ کیفیت آپ سے ختم ہوئی تو اللہ عز و جل نے آیت ”غیر اولی الضرر“ نازل فرمائی۔

### باب ۹۱۵۔ جہاد کی ترغیب اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد

”مسلمانوں کو جہاد کے لئے تیار کیجئے۔“

۱۱۴۹۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ (غزوہ خندق شروع ہونے سے کچھ پہلے جب خندق کی کھدائی ہو رہی تھی) خندق کی طرف تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے ملاحظہ فرمایا کہ مہاجرین اور انصار رضوان اللہ علیہم اجمعین سردی کے باوجود صبح ہی صبح خندق کھودنے میں مشغول ہیں۔ ان کے پاس غلام بھی نہیں تھے جو ان کی اس کھدائی میں مدد کرتے۔ جب حضور اکرم ﷺ نے ان کی تھکن اور بھوک کو دیکھا تو آپ نے دعا فرمائی۔ اے اللہ زندگی تو بس آخرت ہی کی زندگی ہے پس انصار اور مہاجرین کی آپ مغفرت فرمائیے۔ صحابہؓ نے اس کے جواب میں کہا ”ہم وہ ہیں جنہوں نے محمد (ﷺ) کے ساتھ اس وقت تک جہاد کرنے کا عہد کیا ہے جب تک ہماری جان میں جان ہے۔“

### باب ۹۱۶۔ خندق کی کھدائی

۱۱۵۰۔ حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ (جب تمام عرب کے مدینہ منورہ پر حملہ کا خطرہ ہوا تو) مدینہ کے ارد گرد مہاجرین انصار خندق کھودنے میں مشغول ہو گئے۔ مٹی اپنی پشت پر لا دلا کر منتقل کرتے تھے اور (یہ رجز) پڑھتے تھے۔ ”ہم وہ ہیں جنہوں نے محمد ﷺ کے ہاتھ پر اس وقت تک اسلام کے لئے بیعت کی جب تک ہماری جان میں جان ہے“ نبی

### باب ۹۱۵۔ التَّحْرِيطُ عَلَى الْقِتَالِ

وَقَوْلُهُ تَعَالَى حَرَّضَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ

(۱۱۴۹) عَنْ أَنَسٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْخَنْدَقِ فَإِذَا الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ فِي غَدَاةٍ بَارِدَةٍ فَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ عَبِيدٌ يَعْمَلُونَ ذَلِكَ لَهُمْ فَلَمَّا رَأَى مَا بِهِمْ مِنَ النَّصَبِ وَالْجُوعِ قَالَ اللَّهُمَّ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشَ الْآخِرَةِ فَاعْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ فَقَالُوا مُجِيبِينَ لَهُ:

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا

عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدًا

### باب ۹۱۶۔ حَفَرُ الْخَنْدَقِ

(۱۱۵۰) عَنْ أَنَسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ جَعَلَ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ الْخَنْدَقَ حَوْلَ الْمَدِينَةِ وَيَنْقِلُونَ التُّرَابَ عَلَى مُتُونِهِمْ وَيَقُولُونَ نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا عَلَى الْإِسْلَامِ مَا بَقِينَا أَبَدًا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجِيبُهُمْ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ



إِنَّهُ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْأَخِرَةِ      فَبَارِكْ فِي الْأَنْصَارِ  
وَالْمُهَاجِرَةِ۔

کریم ﷺ ان کے اس رجز کے جواب میں یہ دعا فرماتے۔ ”اے اللہ آخرت کی بھلائی کے سوا اور کوئی بھلائی نہیں۔ پس آپ انصار اور مہاجرین کو برکت عطا فرمائے۔

(۱۱۵۱) عَنِ الْبَرَاءِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ يَنْقُلُ التُّرَابَ وَقَدْ وَارَى التُّرَابُ بَيَاضَ بَطْنِهِ وَهُوَ يَقُولُ :

۱۱۵۱۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو غزوہ احزاب (خندق) کے موقعہ پر دیکھا کہ آپ مٹی (جو کھودنے کی وجہ سے نکلتی تھی) منتقل کر رہے تھے۔ مٹی سے آپ ﷺ کے پیٹ کی سفیدی چھپ گئی تھی اور آپ فرما رہے تھے۔ ”(اے اللہ!) اگر آپ نہ ہوتے تو ہمیں ہدایت نصیب نہ ہوتی۔ اور نہ ہم صدقہ کرتے نہ نماز پڑھتے آپ ہم پر سکون و اطمینان نازل فرما دیجئے۔ اور اگر دشمنوں سے مڈ بھیز ہو تو ہمیں ثابت قدمی عطا فرمائیے جن لوگوں نے ہم پر ظلم کیا ہے جب وہ کوئی فتنہ بپا کرنا چاہتے ہیں تو ہم ان کی نہیں مانتے۔

لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا ☆ وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلِّينَا  
فَأَنْزِلِ السَّكِينَةَ عَلَيْنَا ☆ وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا  
إِنَّ الْأُولَى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا ☆ إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً ابْنَا

باب ۹۱۔ جو شخص کسی عذر کی وجہ سے غزوے میں شریک نہ ہو سکا  
۱۱۵۲۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ نبی کریم ﷺ  
ایک غزوے پر تھے تو آپ نے فرمایا کہ کچھ لوگ مدینہ میں ہمارے پیچھے  
رہ گئے ہیں، لیکن ہم کسی بھی گھاٹی یا وادی میں (جہاد کے لئے) چلیں وہ  
(معنوی طور پر) ہمارے ساتھ ہیں کہ وہ صرف عذر کی وجہ سے ہمارے  
ساتھ نہیں آ سکے ہیں۔

باب ۹۱. مَنْ حَبَسَهُ الْعُذْرُ عَنِ الْغَزْوِ

(۱۱۵۲) عَنْ أَنَسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي غَزَاةٍ فَقَالَ إِنَّ أَقْوَامًا بِالْمَدِينَةِ خَلَفْنَا مَا سَلَكْنَا شِعْبًا وَلَا وَادِيًا إِلَّا وَهُمْ مَعَنَا فِيهِ حَبَسَهُمُ الْعُدُّ.

باب ۹۱۸۔ اللہ تعالیٰ کے راستے میں روزہ رکھنے کی فضیلت

۱۱۵۳۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے نبی کریم سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتے ہوئے ایک دن بھی روزہ رکھا، اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے ستر سال تک محفوظ رکھے گا۔ ف

باب ۹۱۸. فَضْلُ الصَّوْمِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

(۱۱۵۳) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بَعَدَ اللَّهُ وَجْهَهُ، عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا.

باب ۹۱۹۔ جس نے کسی غازی کو ساز و سامان سے

لیس باخیر خواہی کے ساتھ اس کے گھر بار کی نگرانی کی۔

باب ۹۱۹. فضل من

جَهَّزَ غَازِيًا أَوْ خَلَفَهُ، بِخَيْرٍ

۱۱۵۴۔ حضرت زید بن خالدؓ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے اللہ کی راہ میں غزوہ کرنے والے کو ساز و سامان مہیا کیا، گویا وہ غزوہ میں شریک ہوا اور جس نے خیر خواہانہ طریقہ پر غازی کے گھرمار کی نگرانی کی تو گویا وہ بھی خود غزوہ میں شریک ہوا۔

(۱۱۵۴) عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا۔

فائدہ:- فی سبیل اللہ، جس کا ترجمہ ہم نے ”اللہ کے راستے میں“ کیا ہے۔ اس سے مراد امام بخاریؒ کے نزدیک قرآن و حدیث میں جہاد ہے اور ان احادیث میں بھی وہی مراد ہے۔



(۱۱۵۵) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ بَيْتًا بِالْمَدِينَةِ غَيْرَ بَيْتِ أُمِّ سُلَيْمٍ إِلَّا عَلَى أَرْوَاحِهِ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ إِنِّي أَرَحْمَهَا قُتِلَ أَخُوهَا مَعِيَ۔

۱۱۵۵۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ مدینہ میں ام سلیم (والدہ انس) کے گھر کے سوا (اور کسی کے یہاں بکثرت) نہیں جایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ کی ازواج مطہرات کا اس سے استثناء ہے۔ حضور اکرم ﷺ سے جب اس کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اس پر رحم آتا ہے، اس کا بھائی (حرام بن ملحان رضی اللہ عنہ) میرے ساتھ تھا اور وہ شہید کر دیا گیا تھا۔

#### باب ۹۲۰۔ جنگ کے موقعہ پر حنوط ملنا

۱۱۵۶۔ حضرت موسیٰ بن انسؓ نے بیان کیا، جنگ یمامہ (مسلمہ کذاب اور مسلمانوں کی لڑائی ابوبکرؓ کے عہد خلافت میں) کا وہ ذکر کرتے تھے۔ بیان کیا کہ انس بن مالکؓ ثابت بن قیسؓ کے یہاں گئے، انہوں نے اپنی ران کھول رکھی تھی (اور حنوط مل رہے تھے) انسؓ نے کہا چچا، اب تک آپ کیوں نہیں تشریف لائے؟ انہوں نے جواب دیا کہ بیٹے! ابھی آتا ہوں اور وہ حنوط لگانے لگے، پھر تشریف لائے اور بیٹھ گئے (مراد صف میں شرکت سے ہے۔) انسؓ نے گفتگو کرتے ہوئے مسلمانوں کی طرف کچھ شکست خوردگی کے آثار کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہمارے سامنے سے ہٹ جاؤ تا کہ ہم کافروں سے دست بدست لڑیں۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہم ایسا کبھی نہیں کرتے تھے (یعنی پہلی صف کے لوگ ڈٹ کر لڑتے تھے اور شکست خوردگی کا ہرگز مظاہرہ نہیں ہونے دیتے تھے) تم نے اپنے دشمنوں کو بہت بری چیز کا عادی بنا دیا ہے۔

#### باب ۹۲۱۔ جاسوس دستہ کی فضیلت

۱۱۵۷۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے جنگ احزاب کے موقعہ پر فرمایا، دشمن کے لشکر کی خبر میرے پاس کون لاسکتا ہے؟ زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں، آپ ﷺ نے دوبارہ پوچھا دشمن کے لشکر کی خبر کون لاسکے گا؟ اس مرتبہ بھی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں! اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہر نبی کے حواری (مخصوص اور قریبی اصحاب) ہوتے ہیں اور میرے حواری زبیر ہیں۔

#### باب ۹۲۰۔ التَّحْنُطُ عِنْدَ الْقِتَالِ

(۱۱۵۶) عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ وَذَكَرَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ قَالَ أَتَى أَنَسٌ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ وَقَدْ حَسَرَ عَنْ فَخْذَيْهِ وَهُوَ يَتَحَنُّطُ فَقَالَ يَا عَمَّ مَا يَحْبِسُكَ أَنْ لَا تَجِيءَ قَالَ أَلَا يَأْبَنُ أَخِي وَجَعَلَ يَتَحَنُّطُ يَعْنِي مِنَ الْحُنُوطِ ثُمَّ جَاءَ فَجَلَسَ فَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ أَنْكَشَافًا مِنَ النَّاسِ فَقَالَ هَكَذَا عَنْ وَجُوهِنَا حَتَّى نَضَارِبَ الْقَوْمَ مَا هَكَذَا كُنَّا نَفْعَلُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ مَا عَوَّدْتُمْ أَقْرَانَكُمْ۔

#### باب ۹۲۱۔ فَضْلُ الطَّلِيعَةِ

(۱۱۵۷) عَنْ جَابِرٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَأْتِينِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ يَوْمَ الْأَحْزَابِ قَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا ثُمَّ قَالَ مَنْ يَأْتِينِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ قَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَ الزُّبَيْرُ۔

#### باب ۹۲۲۔ الْجِهَادُ مَا ضَمَّ الْبِرَّ وَالْفَاجِ

(۱۱۵۸) عُرْوَةُ الْبَارِقِي (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَيْلُ مَعْقُودُ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ۔

باب۔ جہاد کا حکم ہمیشہ باقی رہیگا خواہ مسلمانوں کا امیر عادل ہو یا ظالم ۱۱۵۸۔ حضرت عروہ باریقی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، خیر و برکت قیامت تک گھوڑے کی پیشانی کے ساتھ رہے گی۔ اسی طرح ثواب اور مال غنیمت بھی۔



باب ۹۲۳۔ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا

لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ

(۱۱۵۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِيْمَانًا بِاللَّهِ وَتَصَدِيقًا لَوَعْدِهِ فَإِنَّ شِبَعَهُ، وَرِيَّه، وَرَوُثَهُ، وَبَوْلَهُ، فِي مِيزَانِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ۔

باب ۹۲۳۔ جس نے گھوڑا پالا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد

”وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ“ کی روشنی میں

۱۱۵۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے اللہ تعالیٰ پر ایمان کے ساتھ اور ان کے وعدہ کو سچا جانتے ہوئے اللہ کے راستے میں (جہاد کے لئے) گھوڑا پالا تو اس گھوڑے کا کھانا، پینا اور اس کا بول و براز سب قیامت کے دن اس کی میزان میں ہوگا۔ (یعنی سب پر ثواب ملے گا۔)

فائدہ:- مصنف رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ گھوڑے میں جو خیر و برکت کے متعلق حدیث آئی ہے وہ اس کے آلہ جہاد ہونے کی وجہ سے ہے اور جب قیامت تک اس میں خیر و برکت قائم رہے گی تو اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جہاد کا حکم بھی قیامت تک باقی رہے گا اور چونکہ قیامت تک آنے والا ہر دور خیر نہیں ہو سکتا بلکہ اچھا اور برادوں طرح ہوگا اس لئے مسلمانوں کے امراء بھی کبھی صالح اور اسلامی شریعت کے پوری طرح پابند ہوں گے اور کبھی ایسے نہیں ہوں گے، لیکن جہاد کا سلسلہ کبھی نہ بند ہونا چاہئے، کیونکہ یہ اعلاء کلمۃ اللہ اور دنیا و آخرت میں سرمایہ کا ذریعہ ہے، اس لئے حق کے مفاد کے پیش نظر ظالم حکمرانوں کی قیادت میں بھی جہاد کیا جائے گا اور ایک شخص کے ذاتی نقصان کو جماعت کے لئے نظر انداز کر دیا جائے گا۔

باب ۹۲۴۔ اِسْمُ الْفَرَسِ وَالْحِمَارِ

(۱۱۶۰) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطِنَا فَرَسٌ يُقَالُ لَهُ، اللَّحِيفُ۔

باب ۹۲۴۔ گھوڑوں اور گدھوں کے نام

۱۱۶۰۔ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا کہ ہمارے باغ میں نبی کریم ﷺ کا ایک گھوڑا رہتا تھا جس (گھوڑے) کا نام لحیف تھا۔

(۱۱۶۱) عَنْ مُعَاذٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ كُنْتُ رَدَفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِمَارٍ يُقَالُ لَهُ، عُفَيْرٌ فَقَالَ يَا مُعَاذُ هَلْ تَدْرِي حَقَّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ قَالَ لَا تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَكَلَّبُوا۔

۱۱۶۱۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ جس گدھے پر سوار تھے میں اس پر آپ ﷺ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ اس گدھے کا نام عفیر تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، اے معاذ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حق اپنے بندوں پر کیا ہے؟ میں نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ اللہ کا حق اپنے بندوں پر یہ ہے کہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ جو بندہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو اللہ اسے عذاب نہ دے۔ میں نے کہا، یا رسول اللہ! کیا میں اس کی لوگوں کو بشارت نہ دے دوں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا، لوگوں کو اس کی بشارت نہ دو ورنہ (غلط طریقہ پر) اعتماد کر بیٹھیں گے اور اعمال سے نفرت برتیں گے۔

(۱۱۶۲) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ كَانَ فَزْعُ بِالْمَدِينَةِ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لَنَا يُقَالُ لَهُ، مَذْدُوبٌ فَقَالَ مَا رَأَيْنَا مِنْ فَزْعٍ

۱۱۶۲۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، رات کے وقت مدینہ میں کچھ خطرہ محسوس ہوا تو نبی کریم ﷺ نے ہمارا (ابو طلحہؓ کا جو آپ کے عزیز تھے) گھوڑا عاریہؓ منگوا لیا۔ گھوڑے کا نام مزدوب تھا۔ پھر آپ



وَإِنْ وَجَدْنَهُ لَبْحُرًا۔

نے فرمایا کہ خطرہ تو ہم نے کوئی نہیں دیکھا، البتہ گھوڑا تو سمندر ہے۔

## باب ۹۲۵. مَا يُذَكَّرُ مِنْ شُؤْمِ الْفَرَسِ

(۱۱۶۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ)

قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا الشُّؤْمُ فِي ثَلَاثَةٍ فِي الْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ وَالذَّارِ۔

## باب ۹۲۵۔ گھوڑے کی نحوست سے متعلق احادیث

۱۱۶۴۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ نحوست صرف تین چیزوں میں ہے۔ گھوڑے میں، عورت میں اور گھر میں۔

فائدہ:- عام طور سے احادیث میں انہی تین چیزوں کو منحوس بتایا گیا ہے۔ البتہ ام سلمہؓ کی ایک روایت میں تلوار میں بھی نحوست کا ذکر ہے۔ ان احادیث کے بعض طرق سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے صرف خبر کے طور پر یہ فرمایا تھا، انشاء یا کوئی حکم نہیں ہے۔ چنانچہ ایک روایت میں ہے کہ حضرت عائشہؓ کے سامنے جب مذکورہ حدیث کا ذکر ہوا تو آپ نے اس پر ناگواری کا اظہار فرمایا کہ آنحضور ﷺ نے تو صرف اتنا فرمایا تھا کہ جاہلیت کے زمانہ میں عام طور سے ان تین چیزوں میں نحوست سمجھی جاتی تھی۔ آپ ﷺ نے یہ ہرگز نہیں فرمایا تھا کہ اس میں کوئی واقعیت بھی ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ اسلام نے اصلاً ہر طرح کی بدشگونی اور نحوست کی نفی کر دی ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ نحوست اور بدشگونی قطعاً یعنی چیزیں ہیں۔ نحوست وغیرہ کا تصور خالص جاہلیت کی پیداوار تھا اور جب آپ نے خود نفی کر دی تھی تو پھر اس کی ہمت افزائی کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بعض محدثین نے لکھا ہے کہ اگر اسے خبر کی بجائے ایک حکم مان لیا جائے، پھر بھی اس سے مقصود جاہلیت کی نحوست نہیں ہے، بلکہ ان تینوں چیزوں میں نحوست کی تخصیص سے مقصود یہ ہے کہ یہ تینوں چیزیں یا بروایت ام سلمہؓ چوتھی تلوار، ہر شخص کی زندگی کے اہم عناصر ہیں اور پوری زندگی میں انسان کا ان سے سابقہ رہتا ہے، گھوڑا اور تلوار خاص طور سے عرب کی زندگی کے اہم عناصر تھے۔ اس لئے بعض اوقات کسی خاص شخص کو کوئی خاص چیز نا موافق بھی آ جاتی ہے اور جب کوئی چیز موافق نہ آئے تو اسے ترک کر دینا ہی بہتر ہوتا ہے۔ پس حدیث نحوست (شوم) سے مراد صرف عدم موافقت و مطابقت ہی ہے۔ اس سے زیادہ نہیں اور ان تین چیزوں کا ذکر، ان کی اہمیت اور ضروریات زندگی میں سے ہونے کی وجہ سے کیا گیا ہے۔ مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس میں کبھی کبھی آدمی مبتلا ہو جاتا ہے۔

## باب ۹۲۶. سِهَامُ الْفَرَسِ

(۱۱۶۵) عَنْ ابْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِصَاحِبِهِ سَهْمًا۔

## باب ۹۲۶۔ گھوڑے کا حصہ

۱۱۶۵۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے (مال غنیمت سے) گھوڑے کے دو حصے لگائے تھے اور اس کے مالک کا ایک حصہ۔

فائدہ:- امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ امام اگر مصلحت دیکھے تو ایسا کر سکتا ہے، ویسے یہ کوئی قاعدہ نہیں ہے، کیونکہ بہر حال گھوڑے کو انسان پر فضیلت دینے کی کوئی وجہ نہیں۔ بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ مال غنیمت تقسیم کرتے وقت حضور اکرم ﷺ نے غازیوں کو دو طبقوں میں تقسیم کر دیا تھا، ایک وہ جن کے پاس گھوڑا تھا، انہیں تو آپ ﷺ نے دو حصے دیئے اور جو پیدل تھے، انہیں آپ نے صرف ایک حصہ دیا

(۱۱۶۶) عَنْ أَبِي اسْحَقَّ قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ

أَفَرَرْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَفِرَّ إِنَّ هَوَازِرَ كَانُوا قَوْمًا رُمَاءً وَإِنَّا لَمَّا لَقِينَا هُمْ

۱۱۶۶۔ حضرت ابواسحاقؓ نے فرمایا کہ ایک شخص نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا حنین کی لڑائی کے موقع پر آپ لوگ رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر فرار ہو گئے تھے؟ براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا، لیکن رسول اللہ ﷺ فرار نہیں ہوئے تھے۔ ہوازن کے لوگ (جن سے اس لڑائی میں سابقہ



حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ فَأَنْهَزْمُوا فَأَقْبَلَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى الْغَنَائِمِ  
وَأَسْتَقْبَلُونَا بِالسِّهَامِ فَأَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَلَمْ يَفِرَّ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ، وَأَنَّهُ لَعَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ  
وَإِنَّ أَبَاسُفِيَانَ اخِذًا بِلِجَامِهَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ:

أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ -

تھا) بڑے تیر انداز تھے، جب ہمارا ان سے سامنا ہوا تو ہم نے حملہ کر کے  
انہیں شکست دے دی۔ پھر مسلمان غنیمت پر ٹوٹ پڑے اور دشمنوں نے  
تیروں کی ہم پر بارش شروع کر دی۔ پھر بھی رسول اللہ ﷺ اپنی جگہ سے  
نہیں ہٹے تھے۔ میرا خود مشاہدہ ہے کہ آپ ﷺ اپنے سفید خچر پر سوار تھے،  
ابوسفیان رضی اللہ عنہ اس کی لگام تھامے ہوئے تھے اور آپ ﷺ فرما رہے  
تھے کہ ”میں نبی ہوں، اس میں جھوٹ کا کوئی شائبہ نہیں، میں عبدالمطلب  
کی اولاد ہوں۔“

باب ۹۲۷۔ نبی کریم ﷺ کی اونٹنی

۱۱۶۷۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی  
ایک اونٹنی تھی جس کا نام عضباء تھا، کوئی اونٹنی اس سے آگے نہیں بڑھتی تھی  
(یعنی چلنے میں بہت تیز تھی) (راوی حدیث) حمید نے کہا یا (شک کے  
ساتھ) کوئی اونٹنی اس سے آگے نہیں بڑھ سکتی تھی۔ پھر ایک اعرابی ایک  
نوجوان اور قوی اونٹنی پر سوار ہو کر آئے اور حضور اکرم ﷺ کی اونٹنی سے ان  
کا اونٹ آگے نکل گیا۔ مسلمانوں پر یہ بڑا شاق گذرا، لیکن جب حضور  
اکرم ﷺ کو اس کا علم ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ دنیا  
میں جو چیز بھی بلند ہوتی ہے وہ گراتا ہے۔

باب ۹۲۷. ناقة النبي صلى الله عليه وسلم

(۱۱۶۷) عَنْ أَنَسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ كَانَ  
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةٌ تُسَمَّى الْعَضْبَاءَ  
لَا تُسَبِّقُ قَالَ حُمَيْدٌ أَوْ لَا تَكَادُ تُسَبِّقُ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى  
قَعُودٍ فَسَبَّقَهَا فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ حَتَّى عَرَفَهُ،  
فَقَالَ حَقٌّ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا رَتْفَ شَيْءٍ مِنَ الدُّنْيَا  
إِلَّا وَضَعَهُ -

فائدہ:- علماء سیرت اس بارے میں متفق نہیں ہیں کہ قصواء، جدعاء اور عضباء یہ حضور اکرم ﷺ کی تین اونٹیوں کے نام تھے یا اونٹنی صرف ایک تھی  
اور نام اس کے تین تھے۔ دونوں قول موجود ہیں۔

باب ۹۲۸۔ غزوہ میں عورتوں کا مردوں کے پاس مشکیزہ اٹھا کے لے جانا  
۱۱۶۸۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مدینہ کی خواتین میں کچھ  
چادریں تقسیم کیں، ایک نئی چادر بچ گئی تو بعض حضرات نے جو آپ کے  
پاس ہی تھے کہا، یا امیر المؤمنین! یہ چادر رسول اللہ ﷺ کی نواسی کو دے  
دیجئے جو آپ کے گھر میں ہیں، ان کی مراد (آپ کی بیوی) ام کلثوم بنت  
علی رضی اللہ عنہا سے تھی، لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ام  
سلیطہ رضی اللہ عنہا اس کی زیادہ مستحق ہیں۔ یہ ام سلیطہ رضی اللہ عنہا ان  
انصار خواتین میں سے تھیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی۔  
عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ احد کی لڑائی کے موقع پر ہمارے لئے  
مشکیزے (پانی کے) اٹھا کر لاتی تھیں۔

باب ۹۲۸. حَمَلِ النِّسَاءِ الْقُرْبَ إِلَى النَّاسِ فِي الْغَزْوِ  
(۱۱۶۸) عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ)  
قَسَمَ مُرُوطًا بَيْنَ نِسَاءٍ مِنْ نِسَاءِ الْمَدِينَةِ فَبَقِيَ  
مِرْطٌ جَيِّدٌ فَقَالَ لَهُ، بَعْضُ مَنْ عِنْدَهُ، يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ  
أَعْطِ هَذَا ابْنَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي  
عِنْدَكَ يُرِيدُونَ أُمَّ كَلْثُومَ بِنْتِ عَلِيٍّ فَقَالَ عُمَرُ أُمَّ  
سُلَيْطٍ أَحَقُّ وَأُمُّ سُلَيْطٍ مِنْ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ مِمَّنْ بَايَعَ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ فَإِنَّهَا  
كَانَتْ تَزْفِرُ لَنَا الْقُرْبَ يَوْمَ أُحُدٍ -



باب ۹۲۹. مُدَاوَاةُ النِّسَاءِ الْجَرْحَى فِي الْغَزْوِ

(۱۱۶۹) عَنْ الرُّبَيْعِ بْنِ مَعُوذٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) قَالَتْ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْقِي وَنُدَاوِي الْجَرْحَى وَنَرُدُّ الْقَتْلَى إِلَى الْمَدِينَةِ.

باب ۹۳۰. الْحِرَاسَةُ فِي الْغَزْوِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

(۱۱۷۰) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْرَ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ قَالَ لَيْسَتْ رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِي صَالِحًا يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ إِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ سِلَاحٍ فَقَالَ مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ أَنَا سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ جِئْتُ لِأَحْرُسَكَ وَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۱۱۷۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَسَّ عَبْدُ الدِّينَارِ وَعَبْدُ الدَّرْهَمِ وَعَبْدُ الْقَطِيفَةِ وَعَبْدُ الْخَمِصَةِ إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ وَإِنْ لَمْ يُعْطَ سَخِطَ تَعَسَّ وَأَنْتَكَسَ وَإِذَا شَيْكَ فَلَا أَنْتَقَشَ طُوبَى لِعَبْدٍ اخَذَ بَعْنَانَ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَشْعَثَ رَأْسُهُ مُغَبَّرَةً قَدَمَاهُ إِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ وَإِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ إِنْ اسْتَأْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ لَهُ وَإِنْ شَفَعَ لَمْ يَشْفَعْ.

باب ۹۳۱. فَضْلُ الْخِدْمَةِ فِي الْغَزْوِ

(۱۱۷۲) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ أَخْدِمُهُ فَلَمَّا قَدِمَ

باب ۹۲۹۔ عورتوں کا غزوے میں زخمیوں کی مرہم پٹی کرنا

۱۱۶۹۔ حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ (غزوہ میں) شریک ہوئے تھے (مسلمان) زخمیوں کو پانی پلاتے تھے اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتے تھے اور جو لوگ شہید ہو جاتے ان کو مدینہ اٹھا کر لاتے تھے۔

باب ۹۳۰۔ اللہ کے راستے میں غزوہ میں پہرہ دینا

۱۱۷۰۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی تھیں کہ نبی کریم ﷺ نے (ایک رات) بیداری میں گزاری، مدینہ پہنچنے کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا، کاش میرے اصحاب میں سے کوئی صالح ایسا آتا جو رات میں ہمارا پہرہ دیتا (ابھی یہی باتیں ہو رہی تھیں) کہ ہم نے ہتھیار کی جھکار سنی، حضور اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا، یہ کون صاحب ہیں؟ (آنے والے نے کہا، میں ہوں، سعد بن ابی وقاص) آپ کا پہرہ دینے کے لئے تیار ہوں، پھر نبی کریم ﷺ سوئے۔

۱۱۷۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، دینار کا غلام، درہم کا غلام، قطیفہ (چھوڑدار چادر) کا غلام، خمیصہ (سیاہ زمین کا نقشین کپڑا) کا غلام ہلاک ہوا کہ اگر اسے کچھ دے دیا جاتا ہے تو خوش ہو جاتا ہے اور اگر نہیں دیا جاتا تو ناراض ہو جاتا ہے، ایسا شخص ہلاک اور برباد ہوا اور اسے جو کاشا چھ گیا وہ نہیں نکلا، ایسے بندے کے لئے بشارت ہو جو اللہ کے راستے میں (غزوہ کے موقع پر) اپنے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے ہے (لڑائی اور سخت جدوجہد کی وجہ سے) اس کے سر کے بال پرانگندہ ہیں اور اس کے قدم گمد و غبار سے اٹے ہوئے ہیں۔ اگر اسے (مقدمۃ الجیش کے طور پر) پاسبانی اور پہرے پر لگا دیا جائے تو وہ اپنے اس کام میں بھی پوری تندہی سے لگا رہے اور اگر لشکر کے پیچھے (دیکھ بھال کے لئے) لگا دیا جائے تو اس میں بھی پوری تندہی اور فرض شناسی سے لگا رہے (ویسے خواہ عام دنیاوی زندگی میں اس کی کوئی اہمیت بھی نہ ہو کہ) اگر وہ کسی سے (ملاقات وغیرہ کی اجازت چاہے تو اسے اجازت بھی نہ ملے اور اگر کسی کی سفارش کرے تو اس کی سفارش بھی قبول نہ کی جائے۔

باب ۹۳۱۔ غزوہ میں خدمت کی فضیلت

۱۱۷۲۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر (غزوہ کے موقع پر) گیا، میں آپ کی خدمت کیا



النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاجِعًا وَبَدَا لَهُ 'أُحْدُ قَالَ هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ' -

کرتا تھا۔ پھر جب حضور اکرم ﷺ واپس ہوئے اور احد پہاڑ دکھائی دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ وہ پہاڑ ہے جس سے ہم محبت کرتے ہیں اور وہ ہم سے محبت کرتا ہے۔

(۱۱۷۳) عَنْ أَنَسٍ (بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَنَا ظِلًّا بِالَّذِي يَسْتَظِلُّ بِكِسَائِهِ وَأَمَّا الَّذِينَ صَامُوا فَلَمْ يَعْمَلُوا شَيْئًا وَأَمَّا الَّذِينَ أَفْطَرُوا فَبَعَثُوا الرِّكَابَ وَامْتَهَنُوا وَعَالَجُوا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ الْمُفْطِرُونَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ -

۱۱۷۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ (ایک سفر میں) تھے (بعض صحابہ روزے سے تھے اور بعض نے روزہ نہیں رکھا تھا) ہم میں زیادہ بہتر سایہ میں وہ شخص تھا جس نے اپنے کپڑے سے سایہ کر رکھا تھا۔ (کیونکہ بعض حضرات سورج کی تپش سے بچنے کے لئے صرف اپنے ہاتھ سے اپنے اوپر سایہ کئے ہوئے تھے) لیکن جو حضرات روزے سے تھے وہ کوئی کام نہ کر سکے تھے (تھکن اور کمزوری کی وجہ سے) اور جن حضرات نے روزہ نہیں رکھا تھا تو وہ اپنے اونٹ (پانی میں لے گئے اور روزہ داروں کی) خوب خوب خدمت بھی کی اور (دوسرے تمام کام کئے) نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ آج اجر و ثواب کو روزہ نہ رکھنے والے لے گئے۔

فائدہ:- مصنف اس غزوہ میں غازیوں کی خدمت میں فضیلت بتانا چاہتے ہیں، کیونکہ حدیث میں اسی طبقہ کو سراہا گیا ہے اور اجر و ثواب کا زیادہ مستحق قرار دیا گیا ہے جنہوں نے غازیوں کی خدمت کی تھی، حالانکہ انہوں نے روزہ نہیں رکھا تھا۔ حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ روزہ اگرچہ خیر محض ہے اور مخصوص و مقبول عبادت ہے، پھر بھی سفر وغیرہ میں ایسے مواقع پر جب کہ اس کی وجہ سے دوسرے اہم کام رک جانے کا خطرہ ہو تو روزہ نہ رکھنا افضل ہے، جو واقعہ خدمت میں ہے اس میں بھی یہی صورت پیش آئی تھی کہ جو لوگ روزے سے تھے وہ کوئی کام نہ کر سکے، لیکن بے روزہ داروں نے پوری تندہی سے تمام خدمات انجام دیں، اس لئے ان کا ثواب بڑھ گیا۔ اسلام میں عبادت کا نظام انسان کی فطرت کے مطابق اور نہایت معقول طریقہ پر قائم ہے۔ دین نے فرائض و واجبات میں مدارج قائم کئے ہیں اور ان مدارج کا پوری طرح جو لحاظ رکھے گا، اللہ کے نزدیک اس کی عبادت اسی درجہ مقبول ہوگی۔ حدیث میں اسی لئے کہا گیا ہے کہ روزہ نہ رکھنے والے آج اجر و ثواب لے گئے، حالانکہ انہوں نے ایک اہم عبادت چھوڑ دی تھی، لیکن اس سے زیادہ اہم عبادت کی خاطر، اس لئے ثواب کے بھی زیادہ مستحق ہوئے۔

باب ۹۳۲. فَضْلُ رِبَاطٍ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

(۱۱۷۴) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَمَوْضِعُ سَوْطٍ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَالرَّوْحَةُ يَرُوحُهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ الْغَدْوَةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا -

باب ۹۳۲۔ اللہ کے راستے میں سرحد پر ایک دن پہرے کی فضیلت ۱۱۷۴۔ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ کے راستے میں دشمن سے ٹلی ہوئی سرحد پر ایک دن کا پہرہ دینا دنیا و مافیہا سے بڑھ کر ہے۔ جنت میں کسی کے لئے ایک کوڑے جتنی جگہ دنیا و مافیہا سے بڑھ کر ہے اور اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام گزار دینا دنیا و مافیہا سے بڑھ کر ہے۔

باب ۹۳۳. مَنْ اسْتَعَانَ بِالضُّعْفَاءِ وَالصَّالِحِينَ فِي الْحَرْبِ

باب ۹۳۳۔ جس نے کمزور اور صالح لوگوں سے لڑائی میں مدد لی



(۱۱۷۵) عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ رَأَى سَعْدٌ أَنَّ لَهُ فَضْلًا عَلَى مَنْ دُونَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَنْصَرُونَ وَتُرْزَقُونَ إِلَّا بِضَعْفَائِكُمْ۔

(۱۱۷۶) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي زَمَانٌ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَالُ نَعَمْ فَيُفْتَحُ عَلَيْهِ ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ فَيُقَالُ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَالُ نَعَمْ فَيُفْتَحُ ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ فَيُقَالُ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ صَاحِبَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَالُ نَعَمْ فَيُفْتَحُ۔

#### باب ۹۳۴۔ التَّحْرِيطُ عَلَى الرَّمِيِّ

(۱۱۷۷) عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ حِينَ صَفَّفْنَا لِقُرَيْشٍ وَصَفُّوا لَنَا إِذَا اكْتَبُوكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالنَّبْلِ۔

#### باب ۹۳۵۔ الْمَجَنِّ وَمَنْ يَتَرَسُّ بِتُرْسٍ صَاحِبِهِ

(۱۱۷۸) عَنْ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا آفَاءَ اللَّهِ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا لَمْ يُوجِفِ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةً سَنَتِهِ ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السِّلَاحِ وَالْكَرَاعِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ۔

۱۱۷۵۔ حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سعد بن ابی وقاصؓ کا خیال تھا کہ انہیں دوسرے بہت سے صحابہ پر (اپنی مالداری اور بہادری کی وجہ سے) فضیلت حاصل ہے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری مدد اور تمہاری روزی (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) انہیں کمزوروں کی وجہ سے تمہیں دی جاتی ہے۔

۱۱۷۶۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ایک زمانہ آئے گا کہ مسلمانوں کی جماعت غزوے پر ہوگی، پوچھا جائے گا کہ کیا جماعت میں کوئی ایسے بزرگ ہیں جنہوں نے نبی کریم ﷺ کی صحبت اٹھائی ہو۔ کہا جائے گا کہ ہاں، تو (دعا کے لئے) انہیں آگے بڑھا کے (ان کے ذریعہ فتح کی دعا مانگی جائے گی۔ پھر ایک زمانہ آئے گا، اس وقت اس کی تلاش ہوگی کہ کوئی ایسے بزرگ مل جائیں جنہوں نے نبی کریم ﷺ کے صحابہ کی صحبت اٹھائی ہو (یعنی تابعی) ایسے بھی بزرگ مل جائیں گے اور ان کے ذریعہ فتح کی دعا مانگی جائے گی۔ اس کے بعد ایک دور آئے گا اور (سپاہیوں سے) پوچھا جائے گا کہ کیا تم میں کوئی ایسے بزرگ ہیں جنہوں نے نبی کریم ﷺ کے صحابہ کے شاگردوں کی صحبت اٹھائی ہو (یعنی تبع تابعی) کہا جائے گا کہ ہاں اور ان کے ذریعہ فتح کی دعا مانگی جائے گی۔

#### باب ۹۳۴۔ تیراندازی کی ترغیب

۱۱۷۷۔ حضرت ابواسیدؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے بدر کی لڑائی کے موقع پر جب ہم قریش کے مقابلہ میں صف بستہ کھڑے ہو گئے تھے اور وہ ہمارے مقابلہ میں تیار ہو گئے تھے، فرمایا کہ اگر (حملہ کرتے ہوئے) قریش تمہارے قریب آجائیں تو تم لوگ تیراندازی شروع کر دینا (تاکہ وہ پیچھے ہٹنے پر مجبور ہوں)۔

باب ۹۳۵۔ ڈھال اور جواپنے ساتھی کے ڈھال کو استعمال کرے  
۱۱۷۸۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بنونضیر کے اموال و جائداد کی دولت ایسی تھی جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کی ولایت و نگرانی میں دے دی تھی، مسلمانوں کی طرف سے کسی حملہ اور جنگ کے بغیر، تو یہ اموال خاص رسول اللہ ﷺ کی نگرانی میں تھے جن میں سے آپ ﷺ اپنی ازواج کو سالانہ نفقہ بھی دے دیتے تھے اور باقی ہتھیار اور گھوڑوں پر خرچ کرتے تھے تاکہ اللہ کے راستے میں (جہاد کے لئے) ہر وقت تیاری رہے



(۱۱۷۹) عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفَدِّي رَجُلًا بَعْدَ سَعْدٍ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِرْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي۔

۱۱۷۹۔ حضرت علیؑ بیان کرتے تھے کہ سعد بن ابی وقاصؓ کے سوا میں نے کسی کے متعلق نبی کریم ﷺ سے نہیں سنا کہ آپ نے خود کو ان پر فدا کیا ہو، میں نے سنا کہ آپ فرما رہے تھے تیرا ساؤ (سعد) تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔

### باب ۹۳۶۔ حِلْيَةُ السُّيُوفِ

(۱۱۸۰) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) يَقُولُ لَقَدْ فَتَحَ الْفُتُوْحَ قَوْمٌ مَا كَانَتْ حِلْيَةُ سُّيُوفِهِمُ الذَّهَبَ وَلَا الْفِضَّةَ إِنَّمَا كَانَتْ حِلْيَتُهُمُ الْعَلَابِيُّ وَالْأُنْكَ وَالْحَدِيدُ۔

باب ۹۳۶۔ تلوار کی آرائش  
۱۱۸۰۔ حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے تھے کہ ایک قوم (صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین) نے بہت سی فتوحات کیں اور ان کی تلواروں کی آرائش سونے چاندی سے نہیں ہوتی تھی بلکہ اونٹ کی پشت کا چمڑہ، رانگا اور لوہا ان کی تلواروں کے زیور تھے۔

### باب ۹۳۷۔ مَا قِيلَ فِي دِرْعِ النَّبِيِّ ﷺ وَالْقَمِيصِ فِي الْحَرْبِ

(۱۱۸۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا) قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي قُبَّةِ اللَّهِ إِنِّي أَنشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اللَّهُمَّ إِنْ شِئْتَ لَمْ تُعَبِّدْ بَعْدَ الْيَوْمِ فَآخِذْ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ فَقَالَ حَسْبُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَدْ أَلْحَحْتَ عَلَى رَبِّكَ وَهُوَ فِي الدِّرْعِ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبْرَ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَذْهَى وَأَمْرٌ۔ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَوْمَ بَدْرٍ۔

باب ۹۳۷۔ لڑائی میں نبی کریم ﷺ کی زرہ اور قمیص سے متعلق روایات  
۱۱۸۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ دعا فرما رہے تھے (غزوہ بدر کے موقع پر) اس وقت آپ ایک قبہ میں تشریف فرما تھے کہ اے اللہ میں آپ سے آپ کے عہد اور آپ کے وعدے کا وسیلہ دے کر فریاد کرتا ہوں (آپ کی اپنے رسولوں کی مدد اور ان کے مخالفین کو شکست سے متعلق) اے اللہ! اگر آپ چاہیں تو آج کے بعد آپ کی عبادت نہ کی جائے گی (مسلمانوں کے استیصال کی صورت میں) اس پر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ کا ہاتھ پکڑ لیا اور عرض کیا، بس کیجئے! یا رسول اللہ! آپ ﷺ اپنے رب کے حضور بہت گریہ و زاری کر چکے، حضور اکرم ﷺ اس وقت زرہ پہنے ہوئے تھے آپ باہر تشریف لائے تو زبان مبارک پر یہ آیت تھی (ترجمہ) ”جماعت (مشرکین) جلد ہی شکست کھا جائے گی اور راہ فرار اختیار کرے گی، اور قیامت کے دن کا ان سے وعدہ ہے اور قیامت کا دن بڑا ہی بھیانک اور تلخ ہوگا (مشرکین یعنی خدا کے منکروں کیلئے) خالد نے حدیث بیان کی بدر کے دن (کا یہ واقعہ ہے)

### باب ۹۳۸۔ الْحَرِيرُ فِي الْحَرْبِ

(۱۱۸۲) عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ فِي قَمِيصٍ مِّنْ حَرِيرٍ مِّنْ حِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا۔

باب ۹۳۸۔ لڑائی میں ریشمی کپڑا  
۱۱۸۲۔ حضرت انس بن مالکؓ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے عبدالرحمن بن عوفؓ اور زبیر رضی اللہ عنہما کو ریشمی قمیص پہننے کی اجازت دے دی اور سبب خارش تھی جس میں یہ دونوں حضرات مبتلا ہو گئے تھے۔

(۱۱۸۳) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ

۱۱۸۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبدالرحمن بن عوف



وَالزُّبَيْرُ شَكَّوْا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي الْقَمَلَ فَأَرْخَصَ لَهُمَا فِي الْحَرِيرِ فَرَأَيْتُهُ عَلَيْهِمَا فِي غَزَاةٍ۔

اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے جوؤں کی شکایت کی کہ ان کے بدن میں ہو گئی ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں ریشمی کپڑے کے استعمال کی اجازت دی تھی، پھر میں نے غزوے کے موقعہ پر انہیں ریشمی کپڑا پہنے ہوئے دیکھا۔

فائدہ:- اگر تانا بانا دونوں ریشم کے ہوں تو ایسا کپڑا پہننا بہر صورت حرام ہے اور اگر صرف تانا ریشم کا ہونہ بانا تو ایسا کپڑا استعمال کرنا قطعاً حلال ہے لیکن اگر صرف بانا ریشم کا ہو تو صرف لڑائی کے موقع پر اس کے استعمال کو جائز کہا گیا ہے اگرچہ لڑائی میں بعض علماء نے ہر طرح کے ریشمی کپڑے کی اجازت بھی دی ہے حدیث شریف میں خارش کی وجہ سے اجازت کا ذکر ہے۔ طب کی کتابوں میں اس کی تصریح ہے کہ ریشمی کپڑا خارش کے لئے مفید ہے۔

### باب ۹۳۹. مَا قِيلَ فِي قِتَالِ الرُّومِ

### باب ۹۳۹۔ رومیوں سے جنگ کے متعلق روایت

(۱۱۸۴) عَنْ أُمِّ حَرَامٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوَّلُ جَيْشٍ مِّنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ الْبَحْرَ قَدْ أَوْجَبُوا قَالَتْ أُمُّ حَرَامٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا فِيهِمْ قَالَ أَنْتِ فِيهِمْ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ جَيْشٍ مِّنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ مَدِينَةَ قَيْصَرَ مَغْفُورٌ لَهُمْ فَقُلْتُ أَنَا فِيهِمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا۔

۱۱۸۴۔ حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ میری امت کا سب سے پہلا لشکر جو دریائی سفر کر کے غزوے کے لئے جائے گا اس نے (اپنے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت) واجب کر لی۔ ام حرام رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا میں بھی ان کے ساتھ ہوں گی؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ہاں تم بھی ان کے ساتھ ہو گی۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا، سب سے پہلا لشکر، میری امت کا، جو قیصر (رومیوں کا بادشاہ) کے شہر پر چڑھائی کرے گا ان کی مغفرت ہو گی، میں نے عرض کیا، میں بھی ان کے ساتھ ہوں گی؟ یا رسول اللہ! حضور ﷺ نے فرمایا کہ نہیں۔

### باب ۹۴۰. قِتَالِ الْيَهُودِ

### باب ۹۴۰۔ یہودیوں سے جنگ

(۱۱۸۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقَاتِلُونَ الْيَهُودَ حَتَّى يَخْتَبِئَ أَحَدُهُمْ وَرَاءَ الْحَجَرِ فَيَقُولُ يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَأَيْتُ فَاقْتُلْهُ۔

۱۱۸۵۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (ایک دور آئے گا جب) تم یہودیوں سے جنگ کرو گے (اور وہ شکست کھا کر بھاگتے پھریں گے) کوئی یہودی اگر پتھر کے پیچھے چھپ جائے گا تو وہ پتھر بھی بول اٹھے گا کہ ”اے اللہ کے بندے! یہ یہودی میری پیچھے چھپا بیٹھا ہے، اسے قتل کر ڈالو۔“

(۱۱۸۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا الْيَهُودَ حَتَّى يَقُولَ الْحَجَرُ وَرَاءَهُ الْيَهُودِيُّ يَا مُسْلِمُ هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَأَيْتُ فَاقْتُلْهُ۔

۱۱۸۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک یہودیوں سے تمہاری جنگ نہ ہو لے گی اور وہ پتھر بھی اس وقت (اللہ تعالیٰ کے حکم سے) بول اٹھے گا جس کے پیچھے یہودی چھپا ہوا ہو گا کہ اے مسلمان! یہ یہودی میری آڑ لے کر چھپا ہوا ہے، اسے قتل کر ڈالو (یہ قرب قیامت میں عیسیٰؑ کے نزول کے بعد ہو گا۔)



## باب ۹۴۱۔ قِتَالِ التُّرُكِ۔

## باب ۹۴۱۔ ترکوں سے جنگ

(۱۱۸۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا لِتُرِكَ صِغَارِ الْأَعْيُنِ حُمْرَ الْوُجُوهِ ذُلْفَ الْأُنُوفِ كَأَنَّ وَجُوهُهُمْ الْمَجَانُّ الْمَطْرَقَةُ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ۔

۱۱۸۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک تم ترکوں سے جنگ نہ کر لو گے، جن کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی، چہرے سرخ ہوں گے، ناک چھوٹی اور چھٹی ہوگی، ان کے چہرے ایسے ہوں گے جیسے دہری ڈھال ہوتی ہے اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم ایک ایسی قوم سے جنگ نہ کر لو گے جن کے جوتے بال کے بنے ہوئے ہوں گے۔

فائدہ:- ترکوں کے بارے میں احادیث میں جو کچھ بھی مذمت وغیرہ آئی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت یہ قوم کافر تھی اور ان سے جنگ یا ان کی کسی بھی حیثیت سے مذمت صرف اس وجہ سے تھی کہ وہ کافر تھے اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ان کے کفر کے زمانے میں ان سے مسلمانوں کو انتہائی نقصانات پہنچے ہیں۔ لیکن اب یہ قوم مسلمان ہے اس لئے احادیث میں جن امور کا ذکر ہوا ہے وہ اس دور کے ترکوں پر یا جب وہ حلقہ بگوش اسلام ہوئے نافذ نہیں کئے جاسکتے۔ حضرت علامہ انور شاہ صاحب کشمیریؒ نے لکھا ہے کہ دنیا میں تین اقوام ایسی ہیں جو پوری کی پوری اسلام لائی ہیں۔ عرب، ترک اور افغان اگر کسی نے بعد میں ان میں سے تکفیر کیا تو اسلام لانے کے بعد کیا ہے۔

## باب ۹۴۲۔ الدُّعَاءُ عَلَى الْمُشْرِكِينَ بِالْهَزِيمَةِ وَالزَّلْزَلَةِ

## باب ۹۴۲۔ مشرکین کے لئے شکست اور زلزلے کی بددعا

(۱۱۸۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) يَقُولُ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ: اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعَ الْحِسَابِ اللَّهُمَّ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ اللَّهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ۔

۱۱۸۸۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ غزوہ احزاب کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا کی تھی (ترجمہ) اے اللہ! کتاب کے نازل کرنے والے (قیامت کے دن) حساب بڑی سرعت سے لے لینے والے، اے اللہ! (مشرکوں اور کفار کی) جماعتوں کو (جو مسلمانوں کا استیصال کرنے آئی ہیں) شکست دیجئے اے اللہ! انہیں شکست دیجئے اور انہیں جھنجھوڑ کر رکھ دیجئے۔“

(۱۱۸۹) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا) أَنَّ الْيَهُودَ دَخَلُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ فَلَعَنَتْهُمْ فَقَالَ مَالِكٌ قُلْتُ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ فَلَمْ تَسْمَعْ مِمْيَ مَا قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ۔

۱۱۸۹۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ بعض یہودی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا، السام علیکم (تم پر موت آئے) میں نے ان پر لعنت بھیجی (ان کی اس بیہودگی کی وجہ سے) حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کیا بات ہوئی؟ میں نے عرض کیا، انہوں نے ابھی جو کہا تھا آپ نے نہیں سنا۔ حضور اکرم ﷺ نے جواب دیا، اور تم نے نہیں سنا کہ میں نے اس کا کیا جواب دیا۔“ اور تم پر بھی۔“

فائدہ:- یعنی میں نے کوئی برا لفظ زبان سے نہیں نکالا، صرف ان کی بات لوٹادی۔ اس لئے نامعقول اور بیہودہ حرکتوں کا جواب یوں ہی ہونا چاہئے۔

## باب ۹۴۳۔ الدُّعَاءُ

## باب ۹۴۳۔ مشرکین کے لئے ہدایت کی دعا

لِلْمُشْرِكِينَ بِالْهُدَى لِيَتَأَلَّفَهُمُ

کہ ان کا دل اسلام کی طرف مائل کر دے۔



۱۱۹۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ طفیل بن عمرو الدوسیؓ اپنے ساتھیوں کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! قبیلہ دوس کے لوگ سرکشی پر اتر آئے ہیں اور (اللہ کا کلام سننے سے) انکار کرتے ہیں، آپ ان پر بددعا کیجئے۔ بعض صحابہؓ نے کہا کہ اب (اگر حضور اکرم ﷺ نے ان پر) بددعا کی تو دوس کے لوگ برباد ہو جائیں گے لیکن حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ اے اللہ! دوس کے لوگوں کو ہدایت دیجئے اور انہیں (دائرہ اسلام میں) کھینچ لائیے۔

(۱۱۹۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَدِمَ طُفَيْلُ بْنُ عَمْرِو الدَّوْسِيُّ وَأَصْحَابُهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ دَوْسًا عَصَتْ وَأَبَتْ فَادْعُ اللَّهَ عَلَيْهَا فَقِيلَ هَلَكْتُ دَوْسٌ قَالَ اللَّهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَائْتِ بِهِمْ۔

باب ۹۴۴۔ دُعَاءُ النَّبِيِّ ﷺ

إِلَى الْإِسْلَامِ وَالنُّبُوَّةِ وَأَنْ لَا يَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ

باب ۹۴۴۔ نبی کریم ﷺ کی (غیر مسلموں کو) اسلام کی طرف دعوت اور نبوت (کا اعتراف) اور یہ کہ خدا کو چھوڑ کر انسان باہم ایک دوسرے کو اپنا پالنے والا نہ بنائیں

۱۱۹۱۔ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ نے خیبر کی لڑائی کے موقع پر فرمایا تھا کہ اسلامی جھنڈا میں ایک ایسے شخص کے ہاتھ میں دوں گا جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ فتح عنایت فرمائے گا، اب سب لوگ اس توقع میں تھے کہ دیکھئے جھنڈا کسے ملتا ہے، جو صبح ہوئی تو سب (جو سر کردہ تھے) اسی امید میں رہے کہ کاش انہیں کوئل جائے لیکن آپ ﷺ نے دریافت فرمایا، علی کہاں ہیں؟ عرض کیا گیا کہ وہ آشوب چشم میں مبتلا ہیں۔ آخر آپ کے حکم سے انہیں بلایا گیا، آپ ﷺ نے اپنا لعاب دہن ان کی آنکھوں میں لگا دیا اور فوراً ہی وہ اچھے ہو گئے، جیسے پہلے کوئی تکلیف ہی نہ رہی ہو۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ ہم ان (یہودیوں سے) اس وقت تک جنگ کریں گے۔ جب تک یہ ہمارے جیسے (مسلمان) نہ ہو جائیں لیکن حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ابھی توقف کرو، پہلے ان کے میدان میں اتر کر انہیں اسلام کی دعوت دے لو، اور ان کے لئے جو چیز ضروری ہے اس کی خبر کر دو (پھر اگر وہ نہ مانیں تو لڑنا) خدا گواہ ہے کہ اگر تمہارے ذریعہ ایک شخص کو بھی ہدایت مل جائے تو یہ تمہارے حق میں سرخ اونٹوں سے بڑھ کر ہے۔

(۱۱۹۱) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ خَيْبَرَ لَا أُعْطِينَ الرَّايَةَ رَجُلًا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ فَقَامُوا يَرْجُونَ لِذَلِكَ أَيُّهُمْ يُعْطَى فَعَدَّوْا وَكُلُّهُمْ يَرْجُوا أَنْ يُعْطَى فَقَالَ آيْنِ عَلَى فَقِيلَ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ فَأَمَرَ فُدْعِيَ لَهُ، فَبَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ فَبَرَأَ مَكَانَهُ، حَتَّى كَانَهُ لَمْ يَكُنْ بِهِ شَيْءٌ فَقَالَ نُقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا فَقَالَ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ فَوَاللَّهِ لَأَنْ يُهْدَى بِكَ رَجُلٌ وَاحِدٌ خَيْرٌ لَكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ۔

باب ۹۴۵۔ مَنْ أَرَادَ

غَزْوَةً فَوَرَى بِغَيْرِهَا وَمَنْ

أَحَبَّ الْخُرُوجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ

(۱۱۹۲) عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلَمًا يُرِيدُ

باب ۹۴۵۔ جس نے غزوہ کا ارادہ کیا لیکن اسے راز میں رکھنے کے لئے کسی اظہار کے موقع پر ذو معنین لفظ بول دیا اور جس نے جمعرات کے دن کوچ کو پسند کیا۔ ۱۱۹۲۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ عموماً جب کسی غزوے کا ارادہ کرتے تو اس کے اظہار میں ذو معنین



غَزْوَةً يَغْزُوَهَا إِلَّا وَرَىٰ بِغَيْرِهَا حَتَّىٰ كَانَتْ غَزْوَةُ  
تَبُوكَ فَغَزَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرِّ  
شَدِيدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا وَمَفَازًا وَاسْتَقْبَلَ غَزْوَ  
عَدُوٍّ كَثِيرٍ فَجَلَّى لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرَهُمْ لِيَتَأَهَّبُوا أَهْبَةً  
عَدُوِّهِمْ وَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّتِي يُرِيدُ كَانَ يَقُولُ لَقَلَّمَا  
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ إِذَا  
خَرَجَ فِي سَفَرٍ إِلَّا يَوْمَ الْخَمِيسِ۔

## باب ۹۴۶۔ التَّوْدِيعُ

(۱۱۹۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ بَعَثَنَا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْثٍ وَقَالَ لَنَا إِنْ  
لَقِيتُمْ فَلَانًا وَفُلَانًا لِرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ سَمَّا هُمَا فَحَرٌّ  
قُوهُمَا بِالنَّارِ قَالَ ثُمَّ أَتَيْنَاهُ نُودِعُهُ حِينَ أَرَدْنَا الْخُرُوجَ  
فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أَمَرْتُكُمْ أَنْ تَحَرَّقُوا فَلَانًا وَفُلَانًا  
بِالنَّارِ وَإِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا إِلَّا اللَّهُ فَإِنْ أَخَذْتُمُوهُمَا  
فَاقْتُلُوهُمَا۔

الفاظ استعمال کرتے، جب غزوہ تبوک کا موقعہ آیا تو چونکہ یہ غزوہ بڑی  
سخت گرمی میں ہوا تھا، طویل سفر اور ٹاپوٹے کرنا تھا اور مقابلہ بھی بہت  
بڑی فوج سے تھا، اس لئے آپ نے مسلمانوں سے اس کے متعلق واضح  
طور پر فرما دیا تھا تا کہ دشمن کے مقابلہ کے لئے پوری تیاری کر لیں چنانچہ  
(غزوہ کے لئے) جہاں آپ کو جانا تھا (یعنی تبوک) اس کا آپ نے  
وضاحت کے ساتھ اعلان کر دیا تھا۔ حضرت کعب بن مالکؓ فرمایا کرتے  
تھے کہ عموماً رسول اللہ ﷺ جمعرات کے دن سفر کے لئے نکلتے تھے۔

## باب ۹۴۶۔ رخصت کرنا

۱۱۹۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے  
ہمیں ایک مہم پر بھیجا اور ہمیں ہدایت کی کہ اگر فلاں فلاں۔ دو قریشیوں کا  
آپ نے نام لیا۔ مل جائیں تو انہیں آگ میں جلادینا، انہوں نے بیان  
کیا کہ جب ہم نے کوچ کا ارادہ کیا تو آپ کی خدمت میں رخصت  
ہونے کے لئے حاضر ہوئے اس وقت آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ  
میں نے تمہیں ہدایت کی تھی، کہ فلاں فلاں اشخاص اگر تمہیں مل جائیں تو  
انہیں آگ میں جلادینا لیکن حقیقت یہ ہے کہ آگ کی سزا دینا اللہ تعالیٰ  
کے سوا اور کسی کے لئے مناسب نہیں ہے اس لئے اب اگر وہ تمہیں مل  
جائیں تو انہیں قتل کر دینا۔

فائدہ:- انسان، خواہ کتنا ہی بڑا مجرم کیوں نہ ہو، بلکہ کسی بھی جاندار کو بعد میں خود حضور اکرم ﷺ نے آگ سے جلانے کی سزا کی ممانعت کر دی  
تھی، یہ آپ کا حکم اس سے پہلے کا ہے اور خداوند تعالیٰ کی طرف سے پھر شریعت اسلامی کا قانون یہی قرار پایا ہے کہ خواہ جرم کتنا ہی سنگین کیوں  
نہ ہو جلانے کی سزا کسی کو بھی نہ دی جائے، جیسا کہ خود اس حدیث کے آخر میں اس کی تصریح ہے۔

## باب ۹۴۷۔ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ لِلْإِمَامِ

(۱۱۹۴) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ حَقٌّ مَا لَمْ  
يُؤْمَرْ بِالْمَعْصِيَةِ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ۔

## باب ۹۴۷۔ امام کے احکام سننا اور ان کو بجالانا

۱۱۹۴۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے  
فرمایا (حکومت اسلامی کے احکام) سننا اور بجالانا (ہر فرد کے لئے)  
ضروری ہے، جب تک گناہ کا حکم نہ دیا جائے، کیونکہ اگر گناہ کا حکم دیا  
جائے تو پھر نہ اسے سننا چاہئے اور نہ اس پر عمل کرنا چاہئے۔

## باب ۹۴۸۔ يُقَاتِلُ مَنْ

## وَرَاءَ الْإِمَامِ وَيُتَّقِي بِهِ

(۱۱۹۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَحْنُ  
الْأَخِرُونَ السَّابِقُونَ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ

## باب ۹۴۸۔ امام کی حمایت میں لڑا جائے

## اور ان کے زیر سایہ زندگی گزاری جائے۔

۱۱۹۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے کہ ہم  
آخری امت ہونے کے باوجود (آخرت میں) سب سے پہلے اٹھائے  
جائیں گے، اور اسی سند کے ساتھ روایت ہے کہ جس نے میری اطاعت



أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَمَنْ يُطِيعِ  
الْأَمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ يَعُصِ الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي  
وَأَنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ وَيَتَّقَى بِهِ فَإِنْ أَمَرَ  
بِتَقْوَى اللَّهِ وَعَدَلَ فَإِنَّ لَهُ بِذَلِكَ أَجْرًا وَإِنْ قَالَ بِغَيْرِهِ  
فَإِنَّ عَلَيْهِ مِنْهُ۔

کی اس نے اللہ کی اطاعت کی، اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے  
اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے امیر کی اطاعت کی، اس نے میری اطاعت  
کی، اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی، امام کی  
مثال ڈھال جیسی ہے کہ اس کے پیچھے رہ کر جنگ کی جاتی ہے اور اسی کے  
ذریعہ (دشمن کے حملہ سے) بچا جاتا ہے۔ پس اگر امام تمہیں اللہ سے  
ڈرتے رہنے کا حکم دے اور انصاف کو شعار بنائے تو اسے اس کا اجر ملے  
گا، لیکن اگر اس کے خلاف کہے گا تو اس کا گناہ اس پر ہوگا۔

### باب ۹۴۹۔ الْبَيْعَةُ فِي الْحَرْبِ أَنْ لَا يَفِرُّوا

(۱۱۹۶) قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَجَعْنَا مِنَ  
الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَمَا اجْتَمَعَ مِنَّا اثْنَانِ عَلَى الشَّجَرَةِ الَّتِي  
بَايَعْنَا تَحْتَهَا كَانَتْ رَحْمَةً مِنَ اللَّهِ (قَالَ  
الرَّوَايُ، فَسَأَلْتُ نَافِعًا) عَلَى آيٍ شَيْءٍ بَايَعَهُمْ عَلَى  
الْمَوْتِ قَالَ لَا بَايَعَهُمْ عَلَى الصَّبْرِ۔

باب ۹۴۹۔ لڑائی کے موقع پر یہ عہد لینا کہ کوئی فرار نہ اختیار کرے  
۱۱۹۶۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ (صلح حدیبیہ کے  
بعد) جب ہم دوسرے سال پھر آئے تو ہم میں سے (جنہوں نے صلح  
حدیبیہ کے موقع پر حضور اکرم ﷺ سے عہد کیا تھا) دو شخص بھی اس درخت  
کی نشان دہی پر متفق نہیں تھے جس کے نیچے ہم نے رسول اللہ ﷺ سے عہد  
کیا تھا اور صرف اللہ تعالیٰ کی رحمت تھی ✽ (راوی حدیث نے کہا کہ میں  
نے حضرت نافعؓ سے پوچھا کہ) حضور اکرم ﷺ نے صحابہ سے کس بات  
پر بیعت لی تھی، کیا موت پر لی تھی؟ فرمایا کہ نہیں بلکہ صبر و استقامت پر  
بیعت لی تھی۔

فائدہ:- جنگ کے موقع پر امام موت پر عہد لے یا صبر و استقامت اور کسی بھی صورت میں فرار اختیار کرنے پر، دونوں کا مقصد ایک ہی ہے، بعض  
حضرات نے یہ فرمایا کہ موت پر عہد نہ لیا جائے، کیونکہ مقصود موت نہیں ہے، بلکہ جنگ کے موقع پر استقامت اور ڈٹ کر مقابلہ کرنا ہے، نہ کہ موت  
جن حضرات نے یہ فرمایا کہ موت پر عہد لینا چاہئے تو ان کا بھی مقصد سخت سے سخت موقع پر صبر و استقامت اور فرار اختیار کرنے کے سوا اور کچھ نہیں  
ویسے اگر کمانڈر کی ہدایت پر پوری فوج پسپائی کرے تو یہ قطعاً الگ چیز ہے، مقصود یہی ہے کہ لڑائی کے وقت فوج کے ایک ایک فرد کو کمانڈر کی ہدایت  
سے ایک انچ نہ ہٹنا چاہئے۔ کوئی ایسا نہ کرے کہ اپنی تنہا کی جان بچانے کیلئے کسی موقع پر بھاگ پڑے یا کمانڈر کی ہدایت کے بغیر اپنی جگہ سے ہٹے۔  
☆ نیز صلح سے پہلے جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کی خبر آئی تو حضور ﷺ نے اس ناحق خون کا (جس کے متعلق بعد میں معلوم ہوا کہ خبر غلط  
تھی) بدلہ لینے کے لئے تمام صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ایک درخت کے نیچے بیٹھ کر بیعت لی تھی کہ اس ناحق خون کے بدلے کے لئے آخری  
دم تک کفار سے لڑیں گے، اس بیعت پر اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا کا اظہار قرآن میں فرمایا تھا، اور یہ اس بیعت میں شریک ہونے والے تمام صحابہؓ کے  
لئے فخر اور دین و دنیا کا سب سے بڑا اعزاز ہو سکتا ہے، ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر بعد میں جب ہم صلح کے سال کے عمرہ کی قضا کرنے  
حضور اکرم ﷺ کے ساتھ گئے تو ہم اس جگہ کی نشاندہی نہ کر سکے جہاں میں کرآن حضور ﷺ نے ہم سے عہد لیا تھا، پھر ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں  
کہ یہ اسلام کی تاریخ کا ایک عظیم الشان واقعہ تھا، اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اس جگہ پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول بہت زیادہ ہوگا، جہاں بیٹھ کر حضور اکرم  
ﷺ نے اپنے تمام صحابہؓ سے اللہ کے دین کے لئے اتنی اہم بیعت لی تھی، اس لئے ممکن تھا کہ اگر وہ جگہ ہمیں معلوم ہوتی تو امت کے بعض افراد اس کی  
وجہ سے فتنہ میں پڑ جاتے اور ممکن تھا کہ جاہل اور خوش عقیدہ قسم کے لوگ مسلمان اس کی تعظیم و تکریم شروع کر دیتے، اس لئے یہ بھی خدا کی بڑی رحمت  
تھی کہ اس جگہ کے آثار و نشانات ہمارے ذہنوں سے بھلا دیئے اور امت کے ایک طبقہ کو غلط عقیدہ میں مبتلا ہونے سے بچالیا۔



(۱۱۹۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ زَمَنُ الْحَرَّةِ أَتَاهُ ابْنُ فَقَالَ لَهُ: أَلَا ابْنُ حَنْظَلَةَ يُبَايِعُ النَّاسَ عَلَى الْمَوْتِ فَقَالَ لَا أُبَايِعُ عَلَى هَذَا أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۱۹۷۔ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حرہ کی لڑائی کے زمانہ میں ایک صاحب ان کے پاس آئے اور کہا کہ عبداللہ بن حنظلہ لوگوں سے (یزید کے خلاف) موت پر بیعت لے رہے ہیں، تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد میں اب اس پر کسی سے بیعت (عہد) نہیں کروں گا۔

فائدہ:- یعنی مقام حدیبیہ میں صلح سے پہلے رسول اللہ ﷺ کے سامنے تمام صحابہؓ کے ساتھ میں نے اس کا عہد کیا تھا۔ وہ ایک عہد کافی ہے، آپ کے بعد کسی کے سامنے اس عہد کی اب ضرورت نہیں۔

(۱۱۹۸) عَنْ سَلَمَةَ (بْنِ الْأَكْوَعِ) رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَدَلْتُ إِلَى ظِلِّ الشَّجَرَةِ فَلَمَّا خَفَّ النَّاسُ قَالَ يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ الْاِتْبَاعُ قَالَ قُلْتُ قَدْ بَايَعْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَابْيَضَ فَبَايَعْتُهُ الثَّانِيَةَ فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا مُسْلِمٍ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ يَبَايِعُونَ يَوْمَئِذٍ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ.

۱۱۹۸۔ حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (حدیبیہ کے موقع پر) میں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت (عہد) کی پھر ایک درخت کے سائے میں آ کر کھڑا ہو گیا، جب لوگوں کا ہجوم کم ہوا تو آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا، ابن الاکوع! کیا بیعت نہیں کرو گے؟ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میں تو بیعت کر چکا ہوں، آنحضور ﷺ نے فرمایا، لیکن ایک مرتبہ اور! چنانچہ میں نے دوبارہ بیعت کی (یزید بن ابی عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے پوچھا، ابو مسلم! اس دن آپ حضرات نے کس بات کا عہد کیا تھا؟ فرمایا کہ موت کا۔

(۱۱۹۹) عَنْ مُجَاشِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَآخِي فَقُلْتُ بَايَعُنَا عَلَى الْهَجْرَةِ فَقَالَ مَضَتْ الْهَجْرَةُ لِأَهْلِهَا فَقُلْتُ عَلَامَ تَبَايَعُنَا قَالَ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ.

۱۱۹۹۔ حضرت مجاشع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں اپنے بھائی کے ساتھ (فتح مکہ کے بعد) حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ہم سے ہجرت پر بیعت لے لیجئے، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہجرت تو (مکہ کے فتح ہونے کے بعد وہاں سے) ہجرت کر کے آنے والوں پر ختم ہو گئی میں نے عرض کیا، پھر آپ ہم سے کس بات پر بیعت لے لیں گے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اسلام اور جہاد پر۔

باب ۹۵۰۔ لوگوں کے لئے امام کی اطاعت انہیں امور میں واجب ہوتی ہے جن کی قدرت ہو۔

باب ۹۵۰۔ عَزَمَ الْإِمَامُ

عَلَى النَّاسِ فِيمَا يُطِيقُونَ

(۱۲۰۰) قَالَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَقَدْ أَتَانِي الْيَوْمَ رَجُلٌ فَسَأَلَنِي عَنْ أَمْرِ مَا دَرَيْتُ مَا أَرَدْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا مُؤَدِّيًا نَشِيطًا يَخْرُجُ مَعَ أَمْرَانَا فِي الْمَغَازِي فَيَعْزِمُ عَلَيْنَا فِي أَشْيَاءٍ لَا نُحْصِيهَا فَقُلْتُ لَهُ: وَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لَكَ إِلَّا أَنَا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَسَى أَنْ لَا يَعْزِمَ عَلَيْنَا فِي أَمْرٍ إِلَّا مَرَّةً

۱۲۰۰۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے پاس ایک شخص آیا اور ایسی بات پوچھی کہ میری کچھ سمجھ میں نہ آیا کہ اس کا جواب کیا دوں، اس نے پوچھا، مجھے یہ مسئلہ بتائیے کہ ایک شخص مسرور اور خوش ہتھیار بند ہو کر ہمارے حکام کے ساتھ جہاد کے لئے جاتا ہے، پھر حکام، ہمیں (اور اسے بھی ایسی چیزوں کا مکلف قرار دیتے ہیں جو ہماری طاقت سے باہر ہیں؟ تو ہمیں ایسی صورت میں کیا کرنا چاہئے) میں نے اس



حَتَّى نَفْعَلَهُ، وَإِنْ أَحَدُكُمْ لَنْ يَزَالَ بِخَيْرٍ مَا اتَّقَى اللَّهَ  
وَإِذَا شَكَ فِي نَفْسِهِ شَيْءٌ سَأَلَ رَجُلًا فَشَفَاهُ مِنْهُ وَ  
أَوْشَكَ أَنْ لَا تَجِدُوهُ وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ مَا أَذْكَرُ مَا  
غَبَرَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا كَالثُّغْبِ شَرِبَ صَفْوُهُ وَبَقِيَ  
كَدْرُهُ۔

سے کہا بخدا، مجھے کچھ سمجھ نہیں آتا کہ تمہاری بات کا کیا جواب دوں، البتہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (آپ کی حیات مبارکہ میں) تھے تو آپ کو کسی بھی معاملہ میں صرف ایک مرتبہ حکم کی ضرورت پیش آتی تھی اور ہم فوراً ہی اسے بجالاتے تھے۔ یہ یاد رکھنے کی بات ہے کہ تم لوگوں میں اس وقت تک خیر رہے گی جب تک تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہے، اور اگر تمہارے دل میں کسی معاملہ میں شبہ پیدا ہو جائے (کہ کرنا چاہئے یا نہیں) تو کسی عالم سے اس کے متعلق پوچھ لو تا کہ تشفی ہو جائے، وہ دور بھی آنے والا ہے کہ کوئی ایسا آدمی بھی (جو صحیح صحیح مسئلے بتا دے) تمہیں نہیں ملے گا اس ذات کی قسم جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں، جتنی دنیا باقی رہ گئی ہے وہ وادی کے اس پانی کی طرح ہے جس کا اچھا اور صاف حصہ تو پیا جا چکا ہے اور گدلا باقی رہ گیا ہے (تھوڑی مقدار میں)۔

باب ۹۵۱۔ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ أَوَّلَ النَّهَارِ آخَرَ الْقِتَالِ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ  
(۱۲۰۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَيَّامِ النَّبِيِّ لَقِيَ فِيهَا إِنْتَظَرَ حَتَّى مَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ قَالَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَسَلُّوْا اللَّهَ الْعَافِيَةَ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ الشُّيُوفِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجَرِّى السَّحَابِ وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ۔

باب ۹۵۱۔ نبی کریم ﷺ اگر دن ہوتے ہی جنگ نہ شروع کر دیتے تو پھر سورج کے زوال تک ملتوی رکھتے  
۱۲۰۱۔ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک غزوہ کے موقع پر، جس میں لڑائی ہوئی تھی، سورج کے زوال تک جنگ شروع نہیں کی، اس کے بعد آپ ﷺ صحابہ سے مخاطب ہوئے، اور فرمایا لوگو، دشمن کے ساتھ جنگ کی خواہش اور تمنا دل میں نہ رکھا کرو، بلکہ اللہ تعالیٰ سے امن و عافیت کی دعاء کیا کرو۔ البتہ جب دشمن سے ٹدھ بیٹھ ہو ہی جائے تو پھر صبر و استقامت کا ثبوت دو، یاد رکھو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے اس کے بعد آپ نے فرمایا، اے اللہ! کتاب کے نازل کرنے والے، بادل بھیجنے والے، احزاب (دشمن کے دستوں) کو شکست دینے والے انہیں شکست دیجئے اور ان کے مقابلے میں ہماری مدد کیجئے۔

باب ۹۵۲۔ جہاد کے موقع پر نبی کریم ﷺ کا پرچم  
۱۲۰۲۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ زبیر رضی اللہ عنہ سے کہہ رہے تھے کہ کیا یہاں نبی کریم ﷺ نے آپ کو پرچم نصب کرنے کا حکم دیا تھا۔

باب ۹۵۲۔ مَا قِيلَ فِي لَوَاءِ النَّبِيِّ ﷺ  
(۱۲۰۲) الْعَبَّاسُ يَقُولُ لِلزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَهُنَا أَمَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَرُكُزَ الرَّايَةَ۔

باب ۵۳۔ مزدور  
۱۲۰۳۔ حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ تبوک میں شریک تھا اور ایک نوخیز اونٹ پر سوار تھا

باب ۹۵۳۔ الْأَجِيرُ  
(۱۲۰۳) عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمِيَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ



فَحَمَلْتُ عَلَى بَكْرٍ فَهُوَ أَوْثَقُ أَعْمَالِي فِي نَفْسِي  
فَاسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا فَقَاتَلَ رَجُلًا فَعَضَّ أَحَدُ هُمَا الْآخَرَ  
فَانْتَزَعَ يَدَهُ مِنْ فِيهِ وَنَزَعَ ثَنِيَّتَهُ فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْدَرَهَا فَقَالَ أَيْدِفُ يَدَهُ إِلَيْكَ فَتَقْضُمُهَا  
كَمَا يَقْضُمُ الْفَحْلُ:

میرے اپنے خیال میں میرا یہ عمل، تمام دوسرے اعمال کے مقابلے میں  
سب سے زیادہ قابل اعتماد تھا (کہ اللہ کی بارگاہ میں مقبول ہوگا) میں نے  
ایک مزدور بھی اپنے ساتھ لے لیا تھا، پھر وہ مزدور ایک شخص (خود یعلیٰ ابن  
امیہ رضی اللہ عنہ) سے لڑ پڑا اور ان میں سے ایک نے دوسرے کے ہاتھ  
میں دانت سے کاٹ لیا، دوسرے نے جھٹ جو اپنا ہاتھ اس کے منہ سے  
کھینچا تو اس کے آگے کا دانت ٹوٹ گیا، وہ شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت  
میں حاضر ہوا (کہ میرے دانت کا بدلہ دلوائیے) لیکن آنحضور ﷺ نے  
ہاتھ کھینچنے والے پر کوئی تاوان نہیں عائد کیا بلکہ فرمایا تمہارے منہ میں وہ اپنا  
ہاتھ یوں ہی رہنے دیتا تا کہ تم اسے چبا جاؤ جیسے اونٹ چباتا ہے۔

فائدہ:- یعنی مجاہدین نے جہاد کے لئے جاتے وقت اگر کچھ مزدور متعین کر کے اپنے ساتھ لے لئے اپنی ضروریات اور کام وغیرہ کے لئے تو کیا  
یہ مزدور اپنی مزدوری پالینے کے بعد، غنیمت کے مال کے بھی مستحق ہوں گے یا نہیں؟ اسی مسئلہ کا جواب اس باب میں دیا گیا ہے۔

## باب ۹۵۳. قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ

## نَصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ

(۱۲۰۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ  
وَنَصِرْتُ بِالرُّعْبِ فَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِمِفَاتِيحِ خَزَائِنِ  
الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي يَدِي قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَقَدْ ذَهَبَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ تَنْتَلُونَهَا

## باب ۹۵۳۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد، کہ ایک مہینہ کی

## مسافت تک میرے رعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی ہے

۱۲۰۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے  
فرمایا، مجھے جامع کلام (جس کی عبارت مختصر، فصیح و بلیغ اور معنی بھرپور  
ہوں) دے کر مبعوث کیا گیا ہے، اور رعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی  
ہے۔ میں سویا ہوا تھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں میرے پاس لائی  
گئیں اور میرے ہاتھ پر رکھ دی گئیں، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ  
رسول اللہ ﷺ تو جا چکے (اپنے رب کے پاس) اور (جن خزانوں کی وہ  
کنجیاں تھیں) انہیں تم اب نکال رہے ہو۔

فائدہ:- اس خواب میں حضور اکرم ﷺ کو یہ بشارت دی گئی تھی کہ آپ کی امت اور آپ کے متبعین کے ہاتھوں دنیا کی دو سب سے بڑی  
سلطنتیں فتح ہوں گی اور ان کے خزانوں کے وہ مالک ہوں گی، چنانچہ بعد میں اس خواب کی واضح اور مکمل تعبیر مسلمانوں نے دیکھی کہ دنیا کی دو  
سب سے بڑی سلطنتیں، ایران و روم مسلمانوں نے فتح کیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بھی اسی طرف اشارہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے  
تمہاری ہدایت کی اور اپنے کام کی تکمیل کر کے خداوند تعالیٰ سے جا ملے لیکن وہ خزانے اب تمہارے ہاتھ میں ہیں۔

## باب ۹۵۴. حَمَلِ الزَّادِ فِي الْغَزْوِ

## وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى

(۱۲۰۵) عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ صَنَعْتُ  
سُفْرَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ

## باب ۹۵۴۔ غزوہ میں زاد راہ ساتھ لے جانا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد اپنے

## ساتھ زاد راہ لے جایا کرو، پس بے شک عمدہ ترین زاد راہ تقویٰ ہے

۱۲۰۵۔ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب رسول  
اللہ ﷺ نے مدینہ ہجرت کا ارادہ کیا تو میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ



کے گھر آپ کے لئے سفر کا ناشتہ تیار کیا تھا، انہوں نے بیان کیا کہ جب آپ کے ناشتے اور پانی کو باندھنے کے لئے کوئی چیز نہیں ملی تو میں نے ابو بکرؓ سے کہا کہ بجز میرے کمر بند کے اور کوئی چیز اسے باندھنے کے لئے نہیں ہے تو انہوں نے فرمایا کہ پھر اسی کے دو ٹکڑے کر لو، ایک سے ناشتہ باندھ دینا اور دوسرے سے پانی چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اور اسی وجہ سے میرا نام ”ذات الطاقین“ (دو کمر بندوں والی) پڑ گیا ہے۔

### باب ۹۵۵۔ گدھے پر کسی کے پیچھے بیٹھنا

۱۲۰۶۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ایک گدھے پر سوار تھے، اس کی زین پر ایک چادر بچھی ہوئی تھی اور (مجھ کو) اسامہ رضی اللہ عنہ کو آپ نے پیچھے بٹھا رکھا تھا۔

۱۲۰۷۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ مکہ کے بالائی علاقہ سے اپنی سواری پر تشریف لائے اسامہ رضی اللہ عنہ کو آپ نے اپنی سواری پر پیچھے بٹھایا تھا اور آپ کے ساتھ بلال رضی اللہ عنہ (آپ ﷺ کے مؤذن) بھی تھے اور آپ کے ساتھ عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے عثمان بن طلحہ ہی کعبہ کے حاجب تھے، حضور اکرم ﷺ نے مسجد الحرام کے قریب اپنی سواری بٹھادی، اور ان سے کہا کہ بیت اللہ الحرام کی کنجی لائیں۔ انہوں نے دروازہ کھول دیا اور رسول اللہ ﷺ اندر داخل ہو گئے، آپ کے ساتھ اسامہ بلال اور عثمان رضی اللہ عنہم بھی اندر آ گئے،

### باب ۹۵۶۔ جس نے رکاب یا اسی جیسی کوئی چیز پکڑی۔

۱۲۰۸۔ حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے دشمن کے علاقے (یعنی دار الکفر) میں قرآن مجید لے کر جانے سے منع کیا تھا۔

فائدہ:- دشمن کے علاقوں میں قرآن مجید لے کر جانے سے اس لئے ممانعت آئی ہے، تاکہ اس کی بے حرمتی نہ ہو، کیونکہ جنگ وغیرہ کے مواقع پر ممکن ہے قرآن مجید ان کے ہاتھ لگ جائے اور اس کی وہ توہین کریں۔ ظاہر ہے کہ اس کے سوا اور کیا وجہ ہو سکتی ہے۔

### باب ۹۵۷۔ اللہ اکبر کہنے کے لئے آواز کو بلند کرنے کی کراہت

۱۲۰۹۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور جب بھی کسی وادی میں اترتے تو لا الہ الا اللہ اور اللہ

أَبَى بَكَرٍ حِينَ أَرَادَ أَنْ يُهَاجِرَ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَتْ فَلَمْ نَجِدْ لِسُفْرَتِهِ وَلَا لِسِقَائِهِ مَا نَرْبِطُهُمَا بِهِ فَقُلْتُ لِأَبَى بَكَرٍ وَاللَّهِ مَا أَجِدُ شَيْئًا أُرْبِطُ بِهِ إِلَّا نِطَاقِي قَالَ فَشَقِيهِ بِإِثْنَيْنِ فَأَرْبِطِيهِ بِوَاحِدٍ السَّقَاءِ وَبِالْآخِرَةِ السُّفْرَةَ فَقَعَلْتُ فَلِذَلِكَ سُمِّيَتْ ذَاتُ النِّطَاقَيْنِ۔

### باب ۹۵۵۔ الرِّدْفِ عَلَى الْحِمَارِ

(۱۲۰۶) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَى أَكْفٍ عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ وَأَرْدَفَ أُسَامَةُ وَرَاءَهُ۔

(۱۲۰۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ يَوْمَ الْفَتْحِ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ عَلَى رَاحِلَتِهِ مُرْدِفًا أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَمَعَهُ بِلَالٌ وَمَعَهُ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ مِنَ الْحَجَبَةِ حَتَّى آتَاخَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْتِيَ بِمِفْتَاحِ الْبَيْتِ فَفَتَحَ وَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ أُسَامَةُ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ۔

### باب ۹۵۶۔ السَّفَرِ بِالْمَصَاحِفِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ

(۱۲۰۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ۔

### باب ۹۵۷۔ مَا يُكْرَهُ مِنْ رَفْعِ الصَّوْتِ فِي التَّكْبِيرِ

(۱۲۰۹) عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا إِذَا أَشْرَفْنَا



اکبر کہتے اور ہماری آواز بلند ہو جاتی۔ اس لئے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، اے لوگو! اپنی جانوں پر رحم کھاؤ، کیونکہ تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکار رہے ہو، وہ تو تمہارے ساتھ ہی ہے، بے شک وہ سننے والا اور تم سے بہت قریب ہے، مبارک ہے اس کا نام اور بڑی ہے اس کی عظمت۔

عَلَىٰ وَادٍ هَلَّلْنَا وَكَبَّرْنَا ارْتَفَعَتِ أَصْوَاتُنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ارْبُعُوا عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّكُم لَا تَدْعُونَ أَصَمًّا وَلَا غَائِبًا إِنَّهُ مَعَكُمْ إِنَّهُ سَمِيعٌ قَرِيبٌ تَبَارَكَ اسْمُهُ وَتَعَالَى جَدُّهُ۔

فائدہ:- خصوصاً جب جہاد، جنگ کا موقعہ بھی نہ ہو، اس عنوان کے تحت جو حدیث ہے اس میں بصراحت اس کی مخالفت بھی نہیں ہے، البتہ ایک مناسب طریقہ کی نشان دہی کی گئی ہے، یعنی جب خدا حاضر اور ناظر ہے تو اسے پکارنے میں چیخنے اور چلانے کے کیا معنی! وقار اور آہستگی کے ساتھ اسے پکاریے۔ اور اس سے دعا کیجئے۔

باب ۹۵۸۔ کسی وادی میں اترتے وقت سبحان اللہ کہنا  
۱۲۱۰۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہم (کسی بلندی پر) چڑھتے تھے تو اللہ اکبر کہتے تھے اور جب (کسی نشیب میں) اترتے تھے تو سبحان اللہ کہتے تھے۔

باب ۹۵۸۔ التَّسْبِيحُ إِذَا هَبَطَ وَادِيًا  
(۱۲۱۰) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا إِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَإِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا۔

باب ۹۵۹۔ (سفر کی حالت میں) مسافر کی وہ سب عبادتیں لکھی جاتی ہیں، جو اقامت کے وقت کیا کرتا تھا  
۱۲۱۱۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب بندہ بیمار ہوتا ہے یا سفر کرتا ہے تو وہ تمام عبادات لکھی جاتی ہیں جنہیں اقامت و صحت کے وقت وہ کیا کرتا تھا۔

باب ۹۵۹۔ يُكْتَبُ لِلْمُسَافِرِ  
مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ فِي الْأَقَامَةِ  
(۱۲۱۱) عَنْ أَبِي مُوسَى (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَضَ الْعَبْدُ أَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيمًا صَحِيحًا۔

فائدہ:- یعنی سفر بھی ایک عذر ہے اور بیماری بھی۔ دونوں صورتوں میں آدمی بڑی حد تک مجبور ہو جاتا ہے۔ اس لئے شریعت نے اس کا لحاظ کیا ہے اور ان دونوں مجبوریوں پر رعایات دی ہیں۔ بہت سی دوسری رعایتوں کے ساتھ ایک سب سے بڑی خوش خبری یہ ہے کہ جن عبادات کا مسافر یا مریض عادی تھا اور سفر یا مرض کی وجہ سے انہیں چھوڑنے پر مجبور ہوا تو اللہ تعالیٰ چھوڑنے کے باوجود اس کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں لکھتا رہتا ہے۔

باب ۹۶۰۔ تنہا سفر  
۱۲۱۲۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جتنا میں جانتا ہوں اگر دوسروں کو بھی (تنہا سفر کرنے کی مضرتوں کا) اتنا علم ہوتا تو کوئی سوار بھی رات میں تنہا سفر نہ کرتا۔

باب ۹۶۰۔ السَّيْرُ وَحْدَهُ  
(۱۲۱۲) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا أَعْلَمَ مَا سَارَّ رَاكِبٌ بَلِيلٍ وَحْدَهُ۔

باب ۹۶۱۔ جہاد میں شرکت، والدین کی اجازت کے بعد  
۱۲۱۳۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ ایک صاحب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے جہاد میں شرکت کی اجازت چاہی، آپ نے ان سے دریافت فرمایا، کیا تمہارے والدین

باب ۹۶۱۔ الْجِهَادُ بِإِذْنِ الْآبَوَيْنِ  
(۱۲۱۳) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ أَحْيٍ وَالِدَاكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ



فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ

زندہ ہیں؟ انہوں نے کہا جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر انہیں کو خوش رکھنے کی کوشش کرو۔

باب ۹۶۲۔ اونٹوں کی گردن میں گھنٹی وغیرہ سے متعلق روایت ۱۲۱۳۔ حضرت ابو بشیر انصاری رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ وہ ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور لوگ اپنی خواب گاہوں میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا ایک قاصد بھیجا، یہ اعلان کرنے کے لئے کہ جس شخص کے اونٹ کی گردن میں تانت کا قلابہ ہو یا کسی قسم کا بھی قلابہ ہو، وہ اسے کاٹ دے۔

باب ۹۶۳۔ کسی نے فوج میں اپنا نام لکھوا لیا، پھر اس کی بیوی حج کے لئے جانے لگی یا کوئی اور عذر پیش آ گیا تو اسے (اپنی بیوی کے ساتھ حج کے لئے جانے کی) اجازت دے دی جائے گی ۱۲۱۵۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا کہ کوئی مرد کسی (غیر محرم) عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھے، کوئی عورت اس وقت تک سفر نہ کرے جب تک اس کے ساتھ کوئی محرم نہ ہوا تنے میں ایک صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے فلاں غزوے میں اپنا نام لکھوا دیا تھا، اور ادھر میری بیوی حج کے لئے جا رہی ہیں؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ پھر تم بھی جاؤ اور اپنی بیوی کو حج کرا لاؤ۔

باب ۹۶۴۔ قیدی زنجیروں میں ۱۲۱۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایسے لوگوں پر اللہ کو تعجب ہوگا، جو جنت میں داخل ہوں گے (حالانکہ دنیا میں اپنے کفر کی وجہ سے) وہ بیڑیوں میں تھے (لیکن بعد میں اسلام لائے اور اسی لئے جنت میں داخل ہوئے۔)

باب ۹۶۵۔ دارالحرب پر رات کے وقت حملہ ہوا بچے اور عورتیں بھی (غیر ارادی طور پر) زخمی ہو گئیں ۱۲۱۷۔ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ مقام ابواء یا ودان میں میرے پاس گزرے تو آپ سے پوچھا گیا کہ مشرکین کے جس قبیلے پر شب خون مارا جائے گا کیا ان کی عورتوں اور بچوں کو بھی قتل کرنا درست ہوگا؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ بھی انہیں

باب ۹۶۲. مَا قِيلَ فِي الْجَرَسِ وَنَحْوِهِ فِي أَغْنَاقِ الْإِبِلِ (۱۲۱۴) عَنْ أَبِي بَشِيرٍ دِ الْإِنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَصْفَارِهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ وَالنَّاسُ فِي مَبِيتِهِمْ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا أَنْ لَا يَبْقَيْنَ فِي رَقَبَةٍ بَعِيرٍ قَلَادَةً مِنْ وَتَرٍ أَوْ قَلَادَةً إِلَّا قُطِعَتْ.

باب ۹۶۳. مَنْ اكَتَبَ فِي جَيْشٍ فَخَرَجَتْ امْرَأَتُهُ أَوْ كَانَ لَهُ عُذْرٌ هَلْ يُؤْذَنُ لَهُ (۱۲۱۵) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ وَلَا تُسَافِرَنَّ امْرَأَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا مُحْرَمٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اكَتَبْتُ فِي غُرُورٍ كَذًا وَكَذًا وَخَرَجْتُ امْرَأَتِي حَاجَةً قَالَ إِذْهَبْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ.

باب ۹۶۴. الْأَسَارِيُّ فِي السَّلَاسِلِ (۱۲۱۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَجَبَ اللَّهُ مِنْ قَوْمٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فِي السَّلَاسِلِ.

باب ۹۶۵. أَهْلُ الدَّارِ يُبَيَّتُونَ فَيُصَابُ الْوِلْدَانُ وَالذَّرَارِيُّ (۱۲۱۷) عَنْ الصَّعْبِ بْنِ جَثَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بَوْدَانَ وَسُئِلَ عَنْ أَهْلِ الدَّارِ يُبَيَّتُونَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَيُصَابُ مِنْ نِسَائِهِمْ وَزُرَارِيهِمْ قَالَ هُمْ مِنْهُمْ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ



لَا حِمِّيَ إِلَّا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ میں سے ہیں اور میں نے آنحضور ﷺ سے سنا کہ آپ فرما رہے تھے، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے سوا اور کسی کی حمی نہیں ہے (جس کی حمایت و حفاظت ضروری ہو)۔

فائدہ:- اسلام کا حکم یہ ہے کہ لڑائی میں عورتوں بچوں یا بوڑھوں کو کوئی تکلیف نہ پہنچائی جائے۔ یہاں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اگر رات کے وقت مسلمان ان پر حملہ آور ہوئے تو ظاہر ہے کہ اندھیرے میں، خصوصاً جب کہ دشمن اپنے گھروں میں غافل سو رہا ہوگا، عورتوں بچوں کی تمیز مشکل ہو جائے گی اب اگر یہ قتل ہو جاتے ہیں تو یہ کوئی گناہ نہیں ہوگا، شریعت کا مقصد صرف یہ ہے کہ قصد اور ارادہ کر کے عورتوں بچوں یا لڑائی وغیرہ سے عاجز بوڑھوں کو لڑائی میں کوئی تکلیف نہ پہنچانی جائے اور نہ انہیں قتل کرنا چاہئے، لیکن اگر حالات کی مجبوری ہو تو ظاہر ہے کہ اس کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں۔ نیت اور دلی ارادہ اس کا ضرور ہونا چاہئے کہ جہاں تک ممکن ہو سکے (حالات کے پیش نظر) عورتوں اور بچوں کو قتل نہ کیا جائے۔ یعنی ممنوع صرف قصد اور ارادہ انہیں قتل کرنا ہے۔ اس کی بہت ہی واضح نظیر یہ ہے کہ مسلمانوں کے مقابلہ میں اگر دارالحرب کے کفار نے اپنے یہاں کے مسلمانوں کو آگے کر دیا، تو ظاہر ہے کہ ایسے موقع پر اسلامی فوج پسپائی نہیں اختیار کر سکتی، بلکہ اس کا سب سے پہلا نشانہ کفار کی طرف سے آتے ہوئے وہی مسلمان ہوں گے، خواہ انہیں مجبور کر کے ہی کیوں نہ لایا گیا ہو کیونکہ عین مورچے سے پسپا ہو جانا خود اسلامی سلطنت کے لئے مضر ہے، اب اہون البلیتین کو اختیار کرنا پڑے گا، یہی حال کفار کی عورتوں اور بچوں کے قتل کا بھی ہے۔

#### باب ۹۶۶۔ قَتْلُ الصَّبِيَّانِ فِي الْحَرْبِ

(۱۲۱۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَمْرَأَةً وَجَدَتْ فِي بَعْضِ مَغَازِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتُولَةً فَانْكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلَ النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ۔

#### باب ۹۶۷۔ لَا يُعَذَّبُ بِعَذَابِ اللَّهِ

(۱۲۱۹) عَنْ عِكْرَمَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَرَّقَ قَوْمًا فَلَبَّغَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَوْ كُنْتُ أَنَا لَمْ أُحْرِقْهُمْ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُعَذَّبُوا بِعَذَابِ اللَّهِ وَلَقَتَلْتُهُمْ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ۔

#### باب ۹۶۶۔ جنگ میں بچوں کا قتل

۱۲۱۸۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ کے ایک غزوہ (غزوہ فتح) میں ایک مقتول عورت پائی گئی، تو آنحضور ﷺ نے عورتوں اور بچوں کے قتل پر ناگواری کا اظہار فرمایا۔

باب ۹۶۷۔ اللہ تعالیٰ کے مخصوص عذاب کی سزا کسی کو نہ دی جائے ۱۲۱۹۔ حضرت عکرمہ نے فرمایا کہ علی رضی اللہ عنہ نے ایک قوم کو (جو عبداللہ بن سبا کی متبع تھی اور خود علی رضی اللہ عنہ کو اپنا رب کہتی تھی) جلادیا تھا۔ جب یہ اطلاع ابن عباس رضی اللہ عنہ کو ملی تو آپ نے فرمایا کہ اگر میں ہوتا تو کبھی انہیں نہ جلاتا کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ اللہ کے عذاب کی سزا کسی کو نہ دو، البتہ انہیں قتل ضرور کرتا، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے، جو شخص اپنا دین تبدیل کرے (اور اسلام لانے کے بعد کافر ہو جائے) اسے قتل کر دو۔

۱۲۲۰۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ ایک چیونٹی نے ایک نبی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو کاٹ لیا تھا تو ان کے حکم سے چیونٹیوں کے سارے گھروندے جلادیئے گئے اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس وحی بھیجی کہ اگر تمہیں ایک چیونٹی نے کاٹ لیا تو کیا تم ایک ایسی امت کو جلا کر خاک کر دو گے جو اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتی ہے۔

(۱۲۲۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَرَصَتْ نَمْلَةٌ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَأَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَأُحْرِقَتْ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ أَحْرَقْتَ أُمَّةً مِنَ الْأُمَمِ تُسَبِّحُ اللَّهَ۔



## باب ۹۶۷. حَرْقِ الدُّوْرِ وَالنَّحِيلِ

(۱۲۲۱) عَنْ جَرِيرٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلْصَةِ وَكَانَ بَيْنَنَا فِي خَتَمٍ يُسَمَّى كَعْبَةَ الْيَمَانِيَةِ قَالَ فَاَنْطَلَقْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةَ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ قَالَ وَكُنْتُ لَا أَتُبْتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ فِي صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ أَصَابِعِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مُهْدِيًا فَاَنْطَلَقَ إِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَرَّقَهَا ثُمَّ بَعَثَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُهُ فَقَالَ رَسُولُ جَرِيرٍ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَرَكْتُهَا كَانَتْهَا جَمَلٌ أَجُوفٌ أَوْ أَجْرَبُ قَالَ فَبَارَكَ فِي خَيْلِ أَحْمَسَ وَرَجَا لَهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ -

## باب ۹۶۷۔ گھروں اور باغوں کو جلانا

۱۲۲۱۔ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ذو الخلصہ کو (برباد کر کے) مجھے خوش کیوں نہیں کر دیتے۔ یہ ذو الخلصہ قبیلہ خثعم کا ایک بتکدہ تھا، اسے کعبۃ الیمانیۃ کہتے تھے انہوں نے بیان کیا کہ پھر میں قبیلہ حمس کے ایک سو پچاس سواروں کو لے کر چلا، یہ سب حضرات بڑے اچھے گھوڑ سوار تھے لیکن میں گھوڑے کی سواری اچھی طرح نہیں کر پاتا تھا، آنحضور ﷺ نے میرے سینے پر (اپنے ہاتھ سے) مارا میں نے انکشتبائے مبارک کا نشان اپنے سینے پر دیکھا، پھر فرمایا اے اللہ! گھوڑے کی پشت پر اسے ثبات عطا فرمائیے اور دوسرے کو ہدایت کی راہ دکھانے والا اور خود ہدایت پایا ہوا بنائیے، اس کے بعد جریر رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے اور ذو الخلصہ کی عمارت کو گرا کر اس میں آگ لگا دی، پھر رسول اللہ ﷺ کو اس کی اطلاع بھجوائی جریر رضی اللہ عنہ کے قاصد نے خدمت نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا، میں اس وقت تک آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوا، جب تک ہم نے ذو الخلصہ کو ایک خالی پیٹ والے اونٹ کی طرح نہیں بنا دیا یا (انہوں نے کہا) خارش زدہ اونٹ کی طرح (مراد ویرانی سے ہے، بیان کیا کہ یہ سن کر آپ ﷺ نے قبیلہ حمس کے سواروں اور قبیلہ کے تمام لوگوں کے لئے پانچ مرتبہ برکت کی دعا کی۔

## باب ۹۶۸. الْحَرْبُ خَدْعَةٌ

(۱۲۲۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلَكَ كِسْرَى ثُمَّ لَا يَكُونُ كِسْرَى بَعْدَهُ وَقِصْرٌ لِيَهْلِكَ ثُمَّ لَا يَكُونُ قِصْرٌ بَعْدَهُ وَلَتُقْسَمَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ سَمَى الْحَرْبُ خَدْعَةً -

## باب ۹۶۸۔ جنگ ایک چال ہے

۱۲۲۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، کسریٰ (ایران کا بادشاہ) برباد و ہلاک ہو جائے گا اور اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں آئے گا اور قیصر (روم کا بادشاہ) بھی ہلاک و برباد ہوگا (شام کے علاقہ میں) اور اس کے بعد (شام میں) کوئی قیصر باقی نہیں رہے گا۔ اور تم لوگ ان کے خزانے اللہ کے راستے میں تقسیم کر لو گے اور رسول اللہ ﷺ نے لڑائی کو چال فرمایا تھا۔

فائدہ:- عنوان حدیث سے لیا گیا ہے، مطلب یہ ہے کہ طاقتور سے طاقتور فریق کے حق میں بھی جنگ میں فتح کی پیشین گوئی نہیں کی جاسکتی اور نہ جنگ میں صرف اس باب پر اعتماد کیا جاسکتا ہے بلکہ ایسا ہوتا ہے کہ فتح یابی کے تمام امکانات، کسی بھی مرحلہ پر ایک فریق کے حق میں روشن ہوتے ہیں اور کسی بھی غلطی اور شکست خوردہ فریق کی کوئی بھی چال جنگ کا نقشہ پلٹ دیتی ہے اور فاتحانہ پیش قدمی کرنے والا منٹ بھر میں مفتوح ہو کر ہتھیار ڈال دیتا ہے۔ یہ چیز قدیم میں بھی تھی اور موجودہ دور کی لڑائیوں کا بھی یہی حال رہا ہے۔ اسلئے لڑائی ایک چال سے زیادہ اور کچھ نہیں۔ کا منہوم یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ دشمن کو شکست دینے کے لئے خفیہ تدابیر اختیار کی جاسکتی ہیں، اسی طرح عملاً چال بازی سے کام لیا جاسکتا ہے، ذومعنی الفاظ یا طرز عمل اختیار کر کے بھی دشمن کو دھوکے میں رکھا جاسکتا ہے لیکن جہاں تک غدر، بدعہدی اور جھوٹ کا تعلق ہے تو یہ کسی صورت میں جائز نہیں، نہ لڑائی کے دوران اور نہ اس کے بعد!



## باب ۹۶۹. مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّنَازُعِ

وَالْإِخْتِلَافِ فِي الْحَرْبِ وَعُقُوبَةُ مَنْ عَصَى إِمَامَهُ

(۱۲۲۳) عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجَالَ يَوْمَ أُحُدٍ وَكَانُوا أَحْمَسِيِّينَ رَجُلًا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ جُبَيْرٍ فَقَالَ إِنْ رَأَيْتُمُونَا تَخْطِفُنَا الطَّيْرُ فَلَا تَبْرَحُوا مَكَانَكُمْ هَذَا حَتَّى أُرْسَلَ إِلَيْكُمْ وَإِنْ رَأَيْتُمُونَا هَزَمْنَا الْقَوْمَ وَأَوْطَأْنَاهُمْ فَلَا تَبْرَحُوا حَتَّى أُرْسَلَ إِلَيْكُمْ فَهَزَمُوهُمْ قَالَ فَنَا وَاللَّهِ رَأَيْتُ النِّسَاءَ يَشْتَدِدْنَ قَدَبَاتٍ خَلَا جِلْهُنَّ وَأَسَوَّقُهُنَّ رَافِعَاتٍ ثِيَابَهُنَّ فَقَالَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُبَيْرٍ الْغَنِيْمَةُ أَيُّ قَوْمِ الْغَنِيْمَةُ ظَهَرَ أَصْحَابُكُمْ فَمَا تَنْتَظِرُونَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جُبَيْرٍ أَنْسَيْتُمْ مَا قَالَ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا وَاللَّهِ لَنَا تَيْنَ النَّاسِ فَلَنْصِيبَنَّ مِنَ الْغَنِيْمَةِ فَلَمَّا اتَّوَّهُمْ صُرِفَتْ وَجُوهُهُمْ فَأَقْبَلُوا مُنْهَزِمِينَ فَذَلِكَ إِذْ يَدْعُوهُمْ الرَّسُولُ فِي أَخْرَاهُمْ فَلَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا فَاصَابُوا مِنَّا سَبْعِينَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ أَصَابَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ بَدْرٍ أَرْبَعِينَ وَمِائَةً، سَبْعِينَ أَسِيرًا وَسَبْعِينَ قَتِيلًا فَقَالَ أَبُو سَفْيَانَ أَفِي الْقَوْمِ مُحَمَّدٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَفَنَهَا هُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجِيبُوهُ ثُمَّ قَالَ أَفِي الْقَوْمِ ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ أَفِي الْقَوْمِ ابْنُ الْخَطَّابِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَمَا هَؤُلَاءِ فَقَدْ قَتَلُوا فَمَا مَلَكَ عُمَرُ نَفْسَهُ فَقَالَ كَذَبْتَ وَاللَّهِ يَا عَدُوَّ اللَّهِ إِنَّ الَّذِينَ عَدَدْتَ لَأَحْيَاءَ كُلَّهُمْ وَقَدْ بَقِيَ لَكَ مَا يَسُوؤُكَ قَالَ يَوْمَ بِيَوْمٍ بَدْرٍ وَالْحَرْبُ سِحَالٌ إِنَّكُمْ سَتَجِدُونَهُ فِي الْقَوْمِ مُثَلَّةً لَمْ أَمْرِبَهَا وَلَمْ تَسْؤُنِي ثُمَّ أَخَذَ يَرْتَجِزُ أَعْلُ هُبْلُ أَعْلُ هُبْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُجِيبُوهُ لَهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا نَقُولُ قَالَ قُولُوا اللَّهُ أَعْلَى وَأَجَلُ

## باب ۹۶۹۔ جنگ میں نزاع اور اختلاف کی کراہت

اور جو شخص کمانڈر کے حکام کی خلاف ورزی کرے؟

۱۲۲۳۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے احد کی جنگ کے موقع پر (تیر اندازوں کے) ایک پیدل دستے کا امیر عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کو بنایا تھا اس میں پچاس افراد تھے حضور اکرم ﷺ نے انہیں تاکید کر دی تھی کہ اگر تم یہ بھی دیکھ لو کہ (ہم قتل ہو گئے اور) پرندے ہم پر ٹوٹ پڑے ہیں، پھر بھی اپنی اس جگہ سے نہ ہٹنا، جب تک میں تم لوگوں کو بلا نہ بھیجوں، اسی طرح اگر تم یہ دیکھو کہ کفار کو ہم نے شکست دے دی ہے اور انہیں پامال کر دیا ہے پھر بھی یہاں سے نہ ٹلنا جب تک میں تمہیں نہ بھلا بھیجوں، پھر اسلامی لشکر نے کفار کو شکست دے دی براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بخدا میں نے مشرک عورتوں کو دیکھا (جو کفار کے ساتھ جنگ میں ان کی ہمت بڑھانے کے لئے آئی تھیں کہ) تیزی کے ساتھ بھاگ رہی تھیں، ان کے پازیب اور پنڈ لیاں دکھائی دے رہی تھیں اور اپنے کپڑوں کو اٹھائے ہوئے تھیں (تاکہ بھاگنے میں کوئی دشواری نہ ہو) عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں نے کہا کہ غنیمت، اے قوم، غنیمت تمہارے سامنے ہے تمہارے ساتھی (مسلمان) غالب آ گئے ہیں، اب کس بات کا انتظار ہے اس پر عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا، کیا تمہیں جو ہدایت رسول اللہ ﷺ نے کی تھی، تم اسے بھول گئے؟ لیکن وہ لوگ اسی پر مصر رہے کہ دوسرے اصحاب کے ساتھ ہم بھی غنیمت جمع کرنے میں شریک رہیں گے (کیونکہ کفار اب پوری طرح شکست کھا کر بھاگ چکے ہیں اور ان کی طرف سے خوف کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی تھی) جب یہ لوگ (اکثریت) اپنی جگہ چھوڑ کر چلے آئے تو ان کے چہرے پھیر دیئے گئے اور (مسلمانوں کو) شکست کا سامنا ہوا۔ یہی وہ گھڑی تھی جب رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھ میدان میں ڈٹے رہنے والے صحابہ کی مختصر جماعت کے ساتھ (میدان چھوڑ کر فرار ہوتے ہوئے) مسلمانوں کو (پھر اپنے مورچے سنبھال لینے کے لئے) آواز دی تھی (کہ عبداللہ! میرے پاس آ جاؤ میں اللہ کا رسول ہوں، جو کوئی دوبارہ میدان میں آ جائے گا اس کے لئے جنت ہے) اس وقت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بارہ اصحاب کے سوا اور کوئی بھی باقی نہیں رہ گیا تھا۔ آخر (اس افراتفری کے نتیجے میں)



قَالَ إِنَّ لَنَا الْعُزَى وَلَا عُزَى لَكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَحْيِيُوهُ لَهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا نَقُولُ قَالَ قُولُوا اللَّهُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلَى لَكُمْ۔

ہمارے ستر آدمی شہید ہوئے، بدر کی جنگ میں آنحضور ﷺ نے اپنے صحابہ کے ساتھ مشرکین کے ایک سو چالیس افراد کو ان سے جدا کیا تھا۔ ستر ان میں قیدی تھے اور ستر مقتول۔ (جب جنگ ختم ہو گئی تو ایک پہاڑ پر

کھڑے ہو کر) ابوسفیان نے کہا، کیا محمد (ﷺ) اپنی قوم کے ساتھ موجود ہیں؟ تین مرتبہ انہوں نے یہی پوچھا، لیکن نبی کریم ﷺ نے جواب دینے سے منع فرما دیا تھا، پھر انہوں نے پوچھا ابن ابی قحافہ (ابوبکر رضی اللہ عنہ) اپنی قوم (مسلمانوں) کے ساتھ موجود ہیں، یہ سوال بھی تین مرتبہ کیا، پھر پوچھا، کیا ابن خطاب (عمر رضی اللہ عنہ) اپنی قوم میں موجود ہیں؟ تین مرتبہ انہوں نے یہی پوچھا، پھر اپنے ساتھیوں کی طرف مڑ کر کہنے لگے کہ یہ تینوں قتل ہو چکے ہیں، اس پر عمر رضی اللہ عنہ سے نہ رہا گیا اور آپ بول پڑے کہ، دشمن خدا! خدا گواہ ہے کہ تم جھوٹ بول رہے ہو، جن کے تم نے ابھی نام لئے ہیں وہ سب زندہ ہیں، جن کے نام سے تمہیں بخار چڑھتا ہے وہ سب تمہارے لئے ابھی موجود ہیں، سفیان نے کہا آج کا دن بدر کا بدلہ ہے اور لڑائی ہے بھی ایک ڈول کی طرح (کبھی ایک فریق کے لئے اور کبھی دوسرے کے لئے، تم لوگوں کو اپنی قوم کے بعض افراد مثلاً کئے ہوئے ملیں گے، میں نے اس طرح کا کوئی حکم (اپنے آدمیوں کو نہیں دیا تھا لیکن مجھے ان کا یہ عمل برا معلوم نہیں ہوا، اس کے بعد وہ رجز پڑھنے لگے، ہبل.....) بت کا نام) بلند رہے، حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ اس کا جواب کیوں نہیں دیتے، صحابہ نے عرض کیا ہم اس کے جواب میں کیا کہیں، یا رسول اللہ، حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہو کہ اللہ سب سے بلند اور بزرگ تر ہے، ابوسفیان نے کہا ہمارا حامی و مددگار عزیزی (بت) ہے اور تمہارا کوئی بھی نہیں! آنحضور ﷺ نے فرمایا، جواب کیوں نہیں دیتے، صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! اس کا جواب کیا دیا جائے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا، کہو کہ اللہ ہمارا مولیٰ ہے اور تمہارا کوئی مولا نہیں (کیونکہ تم اللہ کی وحدانیت کا انکار کرتے ہو۔)

## باب ۹۷۰۔ مَنْ رَأَى الْعَدُوَّ فَنَادَى

بِأَعْلَى صَوْتِهِ يَا صَبَاحًا حَتَّى يُسْمِعَ النَّاسُ

(۱۲۲۴) عَنْ سَلَمَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّهُ قَالَ خَرَجْتُ مِنَ الْمَدِينَةِ ذَاهِبًا نَحْوَ الْغَابَةِ حَتَّى إِذَا كُنْتُ بِشَنِيَةِ الْغَابَةِ لَقِيَنِي غَلَامٌ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قُلْتُ وَيْحَكَ مَا بَكَ قَالَ أُخِذْتُ لِقَاحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَنْ أَخَذَهَا قَالَ غُطْفَانٌ وَفَزَارَةٌ فَصَرَخْتُ ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ أَسْمَعْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يَا صَبَاحًا يَا صَبَاحًا ثُمَّ أُنْذِفَعْتُ حَتَّى أَلْقَاهُمْ وَقَدْ أَخَذُوهَا فَجَعَلْتُ أُرْمِيهِمْ وَأَقُولُ أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضْعِ فَاسْتَنْقَذْتُهَا مِنْهُمْ قَبْلَ أَنْ يَشْرَبُوا فَأَقْبَلْتُ بِهَا أَسْوَفَهَا فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْقَوْمَ عَطَاشٌ وَإِنِّي أَعَجَلْتُهُمْ أَنْ يَشْرَبُوا سَقَيْتُهُمْ فَأَبْعَثْ فِي أَثَرِهِمْ فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ مَلَكَتْ فَاسْجَحْ إِنَّ الْقَوْمَ يُقْرُونَ فِي قَوْمِهِمْ۔

## باب ۹۷۰۔ جس نے دشمن کو دیکھ کر بلند

آواز سے کہا ”یا صباح“ تاکہ لوگ سن لیں

۱۲۲۴۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں مدینہ منورہ سے غابہ (شام کے راستہ میں ایک مقام) جا رہا تھا، غابہ کی گھاٹی پر ابھی میں پہنچا تھا کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے ایک غلام مجھے ملے، میں نے کہا، کیا بات پیش آئی؟ کہنے لگے رسول اللہ ﷺ کی اونٹنیاں چھین لی گئیں، میں نے پوچھا کس نے چھینا؟ بتایا کہ قبیلہ غطفان اور فزارہ کے لوگوں نے پھر میں نے تین مرتبہ بہت زور سے چیخ کر ”یا صباح یا صباح“ کہا اتنی زور سے کہ مدینہ کے چاروں طرف میری آواز پہنچ گئی، اس کے بعد بہت تیزی سے آگے بڑھا اور انہیں جالیا (جنہوں نے حضور اکرم ﷺ کی اونٹنیاں چھینی تھیں اونٹنیاں ان کے ساتھ تھیں، میں نے ان پر تیر برسانے شروع کر دیئے (آپ بہت اچھے تیر انداز تھے) اور یہ کہنے لگا، میں ابن اکوع ہوں اور آج کا دن کمینوں کی ہلاکت کا دن ہے، آخر تمام اونٹنیاں میں نے ان سے چھڑا لیں، ابھی وہ پانی نہ پینے پائے تھے اور انہیں ہانک کر واپس لانے لگا کہ اتنے میں رسول اللہ ﷺ بھی مل گئے



میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ لوگ (جنہوں نے اونٹ چھینے تھے پیاسے ہیں اور میں نے انہیں پانی پینے سے پہلے ہی ان اونٹیوں کو چھڑا لیا تھا اس لئے ان لوگوں کے پیچھے کچھ لوگوں کو بھیج دیجئے۔ حضور اکرم ﷺ نے اس موقع پر فرمایا، اے ابن الاکوع! جب کسی پر قابو پا جاؤ تو پھر اس کے ساتھ اچھا معاملہ کرو اور یہ تو تمہیں معلوم ہی ہوگا کہ لوگوں کی ان کی قوم والے مدد کرتے ہیں۔)

#### باب ۹۷۱۔ مسلمان قیدیوں کو رہا کرانے کا مسئلہ

۱۲۲۵۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”عانی“ یعنی قیدی کو چھڑا کر دے بھوکے کو کھلایا کرو اور بیمار کی عیادت کیا کرو۔

۱۲۲۶۔ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا، آپ حضرات (اہل بیت) کے پاس کتاب اللہ کے سوا اور بھی کوئی وحی ہے (جو آپ حضرات کے ساتھ خاص ہو، جیسا کہ شیعان علی خیال کرتے تھے) آپ نے اس کا جواب دیا، اس ذات کی قسم، جس نے دانے کو (زمین) چیر کر نکالا، اور جس نے روح پیدا کی، میں اس کے سوا اور کچھ نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ کسی مرد مسلم کو قرآن کا فہم عطا فرمادے یا وہ چیز جو اس صحیفہ میں (لکھی ہوئی) ہے۔ ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا اور اس صحیفہ میں کیا ہے؟ فرمایا کہ دیت کے احکام، قیدی (مسلمان) کو رہا کرانا اور یہ کہ کسی مسلمان کو کسی کافر کے بدلے میں نہ قتل کیا جائے۔

فائدہ:- حضور اکرم ﷺ کی کچھ احادیث حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس لکھی ہوئی تھیں، جنہیں آپ اپنی تلوار کے نیام میں رکھتے تھے یہاں اسی کی طرف اشارہ ہے۔

#### باب ۹۷۲۔ فداء المشرکین

(۱۲۲۷) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ اسْتَأْذَنُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ائْذَنْ فَلَنْتَرِكَ لِابْنِ أُخْتِنَا عَبَّاسٍ فِدَاءً هُ فَقَالَ لَا تَدْعُوَنَّ مِنْهَا دِرْهَمًا۔

باب ۹۷۲۔ مشرکین کا فدیہ  
۱۲۲۷۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انصار کے بعض افراد نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت چاہی اور عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ ہمیں اس کی اجازت دے دیں کہ ہم اپنے بھانجے عباس (رضی اللہ عنہ) کا فدیہ معاف کر دیں، لیکن حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ان کے فدیہ میں سے ایک درہم بھی معاف نہ کرنا۔

#### باب ۹۷۳۔ دار الحرب کا باشندہ جو بغیر امان

کے بغیر دار الاسلام میں داخل ہو گیا ہو

#### باب ۹۷۳۔ الْحَرْبِيُّ إِذَا

دَخَلَ دَارَ الْإِسْلَامِ بِغَيْرِ أَمَانٍ



(۱۲۲۸) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَهُوَ فِي سَفَرٍ فَجَلَسَ عِنْدَ أَصْحَابِهِ يَتَحَدَّثُ ثُمَّ انْفَتَلَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْلُبُوهُ وَاقْتُلُوهُ فَقَتَلُوهُ فَفَقَلُّهُ سَلْبَةً۔

۱۲۲۸۔ حضرت سلمہ بن اکوعؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے یہاں مشرکوں کا ایک جاسوس آیا، حضور اکرم اس وقت سفر میں تھے (غزوہ ہوازن کے لئے تشریف لے جا رہے تھے) وہ جاسوس صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین میں بیٹھا اور باتیں کیں، پھر واپس چلا گیا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اسے تلاش کر کے قتل کر دو، چنانچہ اسے (سلمہ بن اکوعؓ نے قتل کر دیا اور آپ ﷺ نے اس کے ہتھیار اور اوزار قتل کرنے والے کو دلوادے۔

### باب ۹۷۴۔ جَوَائِزُ الْوَفْدِ وَهَلْ

يُسْتَشْفَعُ إِلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ وَمُعَامَلَتِهِمْ

(۱۲۲۹) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ ثُمَّ بَكَى حَتَّى خَضِبَ دَمْعُهُ الْحَصْبَاءُ فَقَالَ اشْتَدَّ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ يَوْمَ الْخَمِيسِ فَقَالَ ائْتُونِي بِكِتَابٍ أَكْتُبُ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَدًا فَتَنَازَعُوا وَلَا يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيِّ تَنَازُعٍ فَقَالُوا هَجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعُونِي فَالَّذِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُونِي إِلَيْهِ وَأَوْضَى عِنْدَ مَوْتِهِ بَثَلْتُ أَخْرَجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَاجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ وَنَسِيتُ الثَّلَاثَةَ۔

باب ۹۷۴۔ وفد کو ہدایا دینا، کیا ذمیوں کی سفارش کی جاسکتی ہے! اور ان سے معاملات کرنا

۱۲۲۹۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جمعرات کا دن۔ اور معلوم ہے جمعرات کا دن کیا ہے، پھر آپ اتاروئے کہ کنکریاں تک بھیگ گئیں آخر آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے مرض الوفا میں شدت اسی دن ہوئی تھی، تو آپ نے فرمایا کہ قلم دوات لاؤ تا کہ میں تمہارے لئے ایک ایسا دستور لکھ جاؤں کہ تم اس کے بعد کبھی بے راہ نہ ہو سکو (لیکن عمر رضی اللہ عنہ نے تکلیف کی شدت دیکھ کر فرمایا کہ اس وقت آنحضور ﷺ سخت تکلیف میں مبتلا ہیں اور ہمارے پاس کتاب اللہ عمل و ہدایت کے لئے موجود ہے اس وقت آپ کو تکلیف دینی مناسب نہیں) اس پر لوگوں میں اختلاف پیدا ہو گیا، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ نبی کی موجودگی میں تنازع و اختلاف مناسب نہیں ہے، صحابہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ تم لوگوں سے اعراض کر رہے ہیں، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اچھا، اب مجھے اپنی حالت پر چھوڑ دو، میں جن کیفیات (مراقبہ اور لقاء خداوندی کے لئے آمادگی و تیاری میں ہوں، وہ اس سے بہتر ہے جس کی تم مجھے دعوت دے رہے ہو) یعنی ہدایات لکھنا وغیرہ) اور آنحضور ﷺ نے اپنی وفات کے وقت تین وصیتیں کی تھیں۔ یہ کہ مشرکین کو جزیرہ عرب سے باہر کر دینا، وفد کو اسی طرح ہدایا دینا کرنا جس طرح میں دیتا تھا، اور تیسری ہدایت میں بھول گیا۔

### باب ۹۷۵۔ كِتَابَةُ الْإِمَامِ النَّاسِ

(۱۲۳۰) عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْتُبُوا لِي مَنْ تَلَفَّظَ بِالْإِسْلَامِ مِنَ النَّاسِ فَكُتِبْنَا لَهُ أَلْفًا وَخَمْسُ مِائَةِ رَجُلٍ فَقُلْنَا نَخَافُ وَنَحْنُ أَلْفٌ وَخَمْسُ مِائَةٍ فَلَقَدْ رَأَيْنَا أُبْتُلِينَا

باب ۹۷۵۔ امام کی طرف سے مردم شماری

۱۲۳۰۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو لوگ اسلام لا چکے ہیں (اور جنگ کے قابل ہیں) ان کے اعداد و شمار جمع کر کے میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ ہم نے ڈیڑھ ہزار مردوں کے نام لکھ کر آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کئے۔ ہم نے آنحضور ﷺ سے عرض کیا،



حَتَّىٰ أَنْ الرَّجُلَ يُصَلِّيَ وَحْدَهُ، وَهُوَ خَائِفٌ۔

ہماری تعداد ڈیڑھ ہزار ہوگئی ہے کیا اب بھی ہم ڈریں گے؟ لیکن تم دیکھ رہے ہو کہ (آنحضور ﷺ کے بعد) ہم فتنوں میں اس طرح گھر گئے کہ مسلمان تنہا نماز پڑھتے ہوئے بھی ڈرنے لگا ہے۔

باب ۹۷۶۔ مَنْ غَلَبَ الْعَدُوَّ

فَأَقَامَ عَلَىٰ عَرَصَتِهِمْ ثَلَاثًا

(۱۲۳۱) عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا ظَهَرَ عَلَىٰ قَوْمٍ أَقَامَ بِالْعَرَصَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ۔

باب ۹۷۶۔ جس نے دشمن پر فتح پائی اور

پھر تین دن تک ان کے میدان میں قیام کیا

۱۲۳۱۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کو جب کسی قوم پر فتح حاصل ہوتی تو میدان جنگ میں آپ تین دن تک قیام فرماتے تھے۔

باب ۹۷۷۔ إِذَا غَنِمَ الْمُشْرِكُونَ

مَالَ الْمُسْلِمِ ثُمَّ وَجَدَهُ الْمُسْلِمُ

(۱۲۳۲) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ ذَهَبَ فَرَسٌ لَهُ، فَأَخَذَهُ الْعَدُوُّ فَظَهَرَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ فَرَدَّ عَلَيْهِ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابَقَ عَبْدٌ لَهُ، فَلَحِقَ بِالرُّومِ فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُونَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۹۷۷۔ کسی مسلمان کا مال: مشرکین لوٹ کر لے گئے،

پھر وہ مال اس مسلمان کو مل گیا؟ (مسلمانوں کے غلبہ کے بعد)

۱۲۳۲۔ حضرت ابن عمر نے بیان کیا کہ ان کا ایک گھوڑا چھوٹ گیا تھا اور دشمنوں نے ان پر قبضہ کر لیا تھا، پھر مسلمانوں کو غلبہ حاصل ہوا تو ان کا گھوڑا انہیں واپس کر دیا گیا تھا یہ واقعہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک کا ہے اسی طرح ان کے ایک غلام نے بھاگ کر روم میں پناہ حاصل کر لی تھی، پھر جب مسلمانوں کو اس ملک پر غلبہ حاصل ہوا تو خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ان کا غلام انہیں واپس کر دیا تھا، یہ واقعہ نبی کریم ﷺ کے بعد کا ہے۔

باب ۹۷۸۔ مَنْ تَكَلَّمَ بِالْفَارِسِيَّةِ

وَالرَّطَانَةِ وَقَوْلُهُ: تَعَالَى وَاخْتِلَافُ

الْإِسْنَتِكُمْ وَالْوَانِكُمْ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ

رَسُولٍ إِلَّا بِلِسَانٍ قَوْمِهِ

(۱۲۳۳) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحْنْتُ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ فَصَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُورًا فَحَيَّ هَلَّا بِكُمْ۔

باب ۹۷۸۔ جس نے فارسی یا کسی بھی عجمی زبان میں گفتگو کی اور

اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ (اللہ کی نشانیوں میں) تمہاری زبان اور رنگ کا

اختلاف بھی ہے، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا

لیکن یہ کہ وہ اسی قوم کا ہم زبان تھا (جس میں ان کی بعثت ہوئی)

۱۲۳۳۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے

عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے ایک چھوٹا سا بکری کا بچہ ذبح کیا ہے اور کچھ

گیہوں پیس لئے ہیں اس لئے آپ دو چار آدمیوں کو ساتھ لے کر تشریف

لائیں اور کھانا ہمارے گھر پر تناول فرمائیں (لیکن آنحضور ﷺ نے باواز

بلند فرمایا، اے خندق کھودنے والو! جابر نے دعوت کا کھانا تیار کر لیا ہے،

اب تاخیر نہ کرو، بسر ت تمام چلے چلو۔

(۱۲۳۴) عَنْ أُمِّ خَالِدِ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ (رَضِيَ

اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَتْ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مَعَ أَبِي وَعَلَى قَمِيصٍ أَصْفَرُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۱۲۳۴۔ حضرت ام خالد بنت خالد بن سعید رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ

میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنے والد کے ساتھ حاضر ہوئی، میں

اس وقت ایک زرد رنگ کی قمیص پہنے ہوئے تھی، حضور اکرم ﷺ نے اس پر



صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَهُ سَنَهُ (قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَهِيَ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنَةً) قَالَتْ فَذَهَبْتُ الْعَبُّ بِخَاتَمِ النَّبَوَّةِ فَنَزَرَنِي أَبِي قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَهَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْلَى وَاَخْلَفِي ثُمَّ اَبْلَى وَاَخْلَفِي ثُمَّ اَبْلَى وَاَخْلَفِي -

### باب ۹۷۹. الْغُلُولُ وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰی

وَمَنْ يُغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غُلَّ يَوْمَ الْقِيَمَةِ

(۱۲۳۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ فِينَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْغُلُولَ فَعَظَّمَهُ وَعَظَّمُ امْرُؤُهُ قَالَ لَا الْفَيْنَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ شَاةٌ لَهَا تُغَاءُ عَلَى رَقَبَتِهِ فَرَسٌ لَهُ حَمْحَمَةٌ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اغْنِنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ وَعَلَى رَقَبَتِهِ بَعِيرٌ لَهُ رُغَاءٌ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اغْنِنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ أَوْ عَلَى رَقَبَتِهِ صَامِتٌ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اغْنِنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ أَوْ عَلَى رَقَبَتِهِ رِقَاعٌ تَخْفِقُ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اغْنِنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ -

### باب ۹۸۰. الْقَلِيلُ مِنَ الْغُلُولِ

(۱۲۳۶) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو (رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا) قَالَ كَانَ عَلَى ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يَقَالُ لَهُ كَرِكْرَةٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ فِي النَّارِ فَذَهَبُوا يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ فَوَجَدُوا عَبَاءَةً قَدْ غَلَّهَا -

### باب ۹۸۰۔ معمولی خیانت

۱۲۳۶۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے سامان و اسباب پر ایک صاحب متعین تھے جن کا نام کرکرہ تھا ان کا انتقال ہو گیا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ تو جہنم میں گیا، صحابہ انہیں دیکھنے گئے تو ایک عبا ان کے یہاں سے ملی، جسے خیانت کر کے انہوں نے رکھ لی تھی۔

فرمایا ”سنہ سنہ“ (عبداللہ نے کہا کہ یہ لفظ حبشی زبان میں اچھے کے معنی میں آتا ہے) انہوں نے بیان کیا کہ پھر میں مہربوت کے ساتھ (جو پشت مبارک پر تھی) کھینچنے لگی تو میرے والد نے مجھے ڈانٹا، لیکن آنحضور ﷺ نے فرمایا اسے ڈانٹو مت، پھر آپ نے (درازی عمر کی) دعا دی کہ اس قمیص کو خوب پہنو، اور پرانی کرو، پھر پہنو اور پرانی کرو۔

### باب ۹۷۹۔ خیانت، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”اور جو کوئی

خیانت کرے گا، وہ قیامت میں اسے لے کر آئے گا“

۱۲۳۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں خطاب فرمایا اور خیانت (غلول) کا ذکر فرمایا اور اس جرم کی ہولناکی کو واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ میں تم میں سے کسی کو بھی قیامت کے دن اس حالت میں نہ پاؤں گا کہ اس کی گردن میں بکری ہو اور چلا رہی ہو۔ یا اس کی گردن پر گھوڑا ہو اور وہ چلا رہا ہو اور وہ شخص یہ فریاد کرے کہ یا رسول اللہ! میری مدد فرمائیے لیکن میں یہ جواب دے دوں گا کہ میں تمہاری مدد نہیں کر سکتا۔ میں تو (خدا کا پیغام) تم تک پہنچا چکا ہوں، اور اس کی گردن پر اونٹ ہو اور چلا رہا ہو اور وہ شخص فریاد کر رہا ہو کہ یا رسول اللہ! میری مدد فرمائیے، لیکن میں یہ جواب دے دوں گا کہ میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا میں تو خدا کا پیغام تمہیں پہنچا چکا تھا، یا (وہ اس حال میں آئے) کہ اس کی گردن پر سونا چاندی ہو اور مجھ سے کہے، یا رسول اللہ! میری مدد فرمائیے لیکن میں اس سے یہ کہہ دوں گا کہ میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا، میں اللہ تعالیٰ کا پیغام تمہیں پہنچا چکا تھا۔ یا اس کی گردن پر کپڑے کے ٹکڑے حرکت کر رہے ہوں اور وہ فریاد کرے کہ یا رسول اللہ! میری مدد کیجئے اور میں کہہ دوں کہ میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا، میں تو پہلے ہی پہنچا چکا تھا۔

فائدہ:۔ عبا کی خیانت اگرچہ معمولی خیانت تھی، لیکن اس کی بھی سزا نہیں بھگتنی پڑے گی، اسی گناہ کی وجہ سے آنحضور ﷺ نے ان کے جہنم میں دخول کے متعلق فرمایا



## باب ۹۸۱. اِسْتِقْبَالُ الْغَزَاةِ

(۱۲۳۷) قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) لِأَبْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَتَذْكُرُ إِذْ تَلَقَّيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَنْتَ وَأَبْنُ عَبَّاسٍ قَالَ نَعَمْ فَحَمَلْنَا وَتَرَكَكَ.

## باب ۹۸۱۔ غازیوں کا استقبال

۱۲۳۷۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے جعفر رضی اللہ عنہ سے کہا تمہیں یاد ہے، جب میں اور تم اور ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کے استقبال کے لئے آگئے تھے (غزوے سے واپسی پر) انہوں نے کہا کہ ہاں اور حضور اکرم ﷺ نے ہمیں سوار کر لیا تھا اور ہمیں چھوڑ دیا تھا۔

(۱۲۳۸) قَالَ السَّائِبُ بْنُ يَزِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ذَهَبْنَا نَتَلَقَّى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الصَّبِيَّانِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ.

۱۲۳۸۔ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے فرمایا (جب رسول اللہ ﷺ، غزوہ تبوک سے واپس تشریف لارہے تھے تو) ہم بچوں کو ساتھ لے کر آپ کا استقبال کرنے ثنیۃ الوداع تک گئے تھے۔

## باب ۹۸۲. مَا يَقُولُ إِذَا رَجَعَ مِنَ الْغَزْوِ

(۱۲۳۹) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْفَلَةً مِنْ عُسْفَانَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَقَدْ أَرْدَفَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حَيٍّ فَعَثَرَتْ نَاقَتُهُ فَصُرِعَا جَمِيعًا فَاقْتَحَمَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ قَالَ عَلَيْكَ الْمَرْأَةُ فَقَلَبَ ثَوْبًا عَلَى وَجْهِهِ وَأَتَاهَا فَالْقَاهُ عَلَيْهَا وَأَصْلَحَ لَهَا مَرْكَبُهُمَا فَرَكِبَا وَاکْتَفَنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ أَيُّونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُ ذَلِكَ حَتَّى دَخَلَ الْمَدِينَةَ.

باب ۹۸۲۔ غزوے سے واپس ہوتے ہوئے کیا دعاء پڑھنی چاہئے

۱۲۳۹۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عسفان سے واپس ہوتے ہوئے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ حضور اکرم ﷺ اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور آپ کی سواری پر پیچھے (ام المؤمنین) صفیہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ اتفاق سے آپ کی اونٹنی پھسل گئی اور آپ دونوں گر گئے اتنے میں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بھی فوراً اپنی سواری سے کود پڑے اور بولے، یا رسول اللہ! اللہ مجھے آپ پر فدا کرے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا پہلے عورت کا خیال کرو۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ایک کپڑا اپنے چہرے پر ڈال لیا، پھر صفیہ رضی اللہ عنہا کے قریب آئے اور وہی کپڑا (جو آپ تک اپنے اوپر ڈالے ہوئے تھے، تاکہ ام المؤمنین پر نظر نہ پڑے) ان کے اوپر ڈال دیا، اس کے بعد دونوں حضرات کی سواری درست کی، جب آپ سوار ہو گئے تو ہم رسول اکرم ﷺ کے چاروں طرف آگئے، پھر جب ہم مدینہ کے قریب پہنچے تو آنحضور ﷺ نے یہ دعاء پڑھی ”ہم اللہ کے پاس واپس جانے والے ہیں، توبہ کرنے والے، اپنے رب کی عبادت کرنے والے اور اس کی حمد پڑھنے والے ہیں۔“ آنحضور ﷺ یہ دعا برابر پڑھتے رہے، یہاں تک کہ مدینہ میں داخل ہو گئے۔

## باب ۹۸۳. الصَّلَاةُ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ

(۱۲۴۰) عَنْ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ ضَحَّى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ.

## باب ۹۸۳۔ سفر سے واپسی پر نماز

۱۲۴۰۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ جب سفر سے واپس ہوتے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔



باب ۹۸۴۔ نبی کریم ﷺ کی زرہ، عصا، مبارک آپ کی تلوار، پیالہ اور انگوٹھی سے متعلق روایات۔ اور آپ کی وہ چیزیں جنہیں خلفاء نے آپ کی وفات کے بعد استعمال کیا

۱۲۴۱۔ حضرت عیسیٰ بن طہمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ انس رضی اللہ عنہ بن مالک نے ہمیں دو بوسیدہ چپل نکال کر دکھائے۔ جن میں دو تھے لگے ہوئے تھے اس کے بعد پھر ثابت بنانی نے مجھ سے انس رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے حدیث بیان کی کہ وہ دونوں چپل نبی کریم ﷺ کے تھے۔

۱۲۴۲۔ حضرت ابو بردہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں ایک پیوند لگی ہوئی چادر نکال کر دکھائی اور فرمایا کہ اسی کپڑے میں نبی کریم ﷺ کی روح قبض ہوئی تھی اور ابو بردہ نے فرمایا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یمن کی بنی ہوئی ایک موٹی ازار (تہبند) اور اسی طرح کی کساء (کرتے کی جگہ پہننے کا کپڑا) جسے لوگ ملبہ کہتے تھے، ہمیں نکال کر دکھائی۔

۱۲۴۳۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کا پیالہ ٹوٹ گیا تو انہوں نے ٹوٹی ہوئی جگہوں کو چاندی سے جوڑ دیا۔

باب ۹۸۴. مَا ذَكَرَ مِنْ دَرْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَصَاهُ وَسَيْفِهِ وَقَدَحِهِ وَخَاتِمِهِ وَمَا اسْتَعْمَلَ الْخُلَفَاءُ بَعْدَهُ مِنْ ذَلِكَ

(۱۲۴۱) عَنْ عَيْسَى بْنِ طَهْمَانَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ أَخْرَجَ إِلَيْنَا أَنَسٌ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) نَعْلَيْنِ جَرْدًا وَيَنْ لُهُمَا قَبَالَانِ فَحَدَّثَنِي ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ بَعْدَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُمَا نَعْلَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۱۲۴۲) عَنْ أَبِي بَرْدَةَ قَالَ أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كِسَاءً مُلَبَّدًا وَقَالَتْ فِي هَذَا نَزَعَ رُوحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ قَالَ أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ إِزَارًا غَلِيظًا مِمَّا يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ وَكِسَاءً مِنْ هَذِهِ الَّتِي يَدْعُونَهَا الْمُلَبَّدَةُ.

(۱۲۴۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) أَنَّ قَدَحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْكَسَرَ فَاتَّخَذَ مَكَانَ الشَّعْبِ سِلْسِلَةً مِنْ فِضَّةٍ.

باب ۹۸۵. قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى  
فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ

(۱۲۴۴) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ وَلَدَ لِرَجُلٍ مِّنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ لَا نَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَبَدَلِي غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ الْقَاسِمَ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ لَا نَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنْتِ الْأَنْصَارُ سَمُّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْنُوا بِكُنْيَتِي فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ.

(۱۲۴۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أُعْطِيكُمْ وَلَا أَمْنَعُكُمْ أَنَا قَاسِمٌ أَضْعُ حَيْثُ أُمِرْتُ.

(۱۲۴۶) عَنْ خَوْلَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ

باب ۹۸۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”پس بے شک اللہ کے لئے ہے اس کا خمس اور رسول کے لئے

۱۲۴۴۔ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمارے قبیلہ میں ایک شخص کے یہاں بچہ پیدا ہوا تو انہوں نے اس کا نام قاسم رکھا (اب قاعدہ کے لحاظ سے ان کی کنیت ابو القاسم ہوتی تھی) لیکن انصار نے کہا کہ ہم تمہیں ابو القاسم کہہ کر کبھی نہیں پکاریں گے ہم اس طرح تمہارا دل کبھی خوش نہ ہونے دیں گے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، کہ انصار نے نہایت مناسب طرز عمل اختیار کیا میرے نام پر نام رکھا کرو لیکن میری کنیت پر اپنی کنیت نہ رکھو کیونکہ میں قاسم (تقسیم کرنے والا) ہوں۔

۱۲۴۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تمہیں نہ میں کوئی چیز دیتا نہ تم سے کسی چیز کو روکتا میں تو صرف تقسیم کرنے والا ہوں، جہاں جہاں کا مجھے حکم ہے بس میں رکھ دیتا ہوں۔

۱۲۴۶۔ حضرت خولہ انصاریہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ سے



سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا يَتَخَوَّضُونَ فِي مَالِ اللَّهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

میں نے سنا آپ فرما رہے تھے کہ کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے مال میں غلط طریقہ پر تصرف کرتے ہیں اور انہیں قیامت کے دن آگ ملے گی۔

باب ۹۸۶۔ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ أَحَلَّتْ لَكُمْ الْغَنَائِمُ

(۱۲۴۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا نَبِيُّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهِ لَا يَتَّبِعُنِي رَجُلٌ مَلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يَرْيَدُ أَنْ يَنْسِيَ بِهَا وَلَمَّا يَنْسَ بِهَا وَلَا أَحَدٌ بَنَى يُبُوتًا وَلَمْ يَرْفَعْ سَقُوفَهَا وَلَا أَحَدٌ اشْتَرَى غَنَمًا أَوْ خِلْفَاتٍ وَهُوَ يَنْتَظِرُ وَلَادَهَا فَغَزَا فَدَنَا مِنَ الْقَرْيَةِ صَلَاةَ الْعَصْرِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ إِنَّكَ مَامُورَةٌ وَأَنَا مَامُورٌ اللَّهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيْنَا فَحَبِسَتْ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَجَمَعَ الْغَنَائِمَ فَجَاءَتْ يَعْنِي النَّارَ لَتَأْكُلَهَا فَلَمْ تَطْعَمْهَا فَقَالَ إِنَّ فِيكُمْ غُلُولًا فَلْيُبَايِعْنِي مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ رَجُلٌ فَلَزَقَتْ يَدَ رَجُلٍ بِيَدِهِ فَقَالَ فِيكُمْ الْغُلُولُ فَلْيُبَايِعْنِي قَبِيلَتَكَ فَلَزَقَتْ يَدَ رَجُلَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ بِيَدِهِ فَقَالَ فِيكُمْ الْغُلُولُ فَجَاءُوا بِرَأْسٍ مِثْلِ رَأْسِ بَقَرَةٍ مِنْ الذَّهَبِ فَوَضَعُوهَا فَجَاءَتْ النَّارُ فَآكَلَتْهَا ثُمَّ أَحَلَّ اللَّهُ لَنَا الْغَنَائِمَ وَرَأَى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَأَحَلَّهَا لَنَا۔

باب۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد غنیمت تمہارے لئے حلال کی گئی ہے ۱۲۴۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انبیاء میں سے ایک نبی (علیہ السلام) نے غزوہ کا ارادہ کیا تو اپنی قوم (بنی اسرائیل) سے کہا کہ میرے ساتھ کوئی ایسا شخص جس نے ابھی نئی شادی کی ہو کہ دلہن کے ساتھ کوئی رات بھی نہ گزاری ہو، اور وہ رات گزارنا چاہتا ہو، وہ شخص جس نے گھر بنایا ہو اور ابھی اس کی چھت نہ بناسکا ہو، اور وہ شخص جس نے (حاملہ) بکری یا حاملہ اونٹنیاں خریدی ہوں اور اسے ان کے بچے جننے کا انتظار ہو تو (ایسے لوگوں میں سے کوئی بھی) ہمارے ساتھ غزوہ میں نہ چلے، پھر انہوں نے غزوہ کیا اور جب اس آبادی سے قریب ہوئے تو عصر کا وقت ہو گیا یا اس کے قریب وقت ہوا، انہوں نے سورج سے فرمایا کہ تم بھی مامور ہو اور ہم بھی مامور ہیں، اے اللہ! اسے ہمارے لئے اپنی جگہ پر روک رکھے (تاکہ غروب نہ ہو اور لڑائی سے فارغ ہو کر ہم عصر کی نماز پڑھ سکیں) چنانچہ سورج رک گیا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں فتح عنایت فرمائی۔ پھر انہوں نے غنیمت جمع کی اور آگ اسے جلانے کے لئے آئی لیکن نہ جلا سکی، نبی علیہ السلام نے فرمایا تم میں سے کسی نے مال غنیمت میں خیانت کی ہے (اسی وجہ سے آگ نے اسے نہیں جلایا) اس لئے ہر قبیلہ کا ایک فرد آکر میرے ہاتھ پر بیعت کرے (جب بیعت کرنے لگے تو) ایک قبیلہ کے شخص کا ہاتھ ان کے ہاتھ سے چمٹ گیا انہوں نے فرمایا کہ خیانت تمہارے ہی قبیلے میں ہوئی ہے اب تمہارے قبیلے کے تمام افراد آئیں اور بیعت کریں۔ چنانچہ اس قبیلے کے دو یا تین آدمیوں کا ہاتھ اسی طرح ان کے ہاتھ سے چمٹ گیا تو آپ نے فرمایا خیانت تمہیں لوگوں نے کی ہے (آخر خیانت تسلیم کر لی گئی اور) وہ لوگ گائے کے سر کی طرح سونے کا ایک سر لائے (جو غنیمت میں سے اٹھالیا گیا تھا) اور اسے رکھ دیا (غنیمت میں) تب آگ آئی (اللہ تعالیٰ کی طرف سے کیونکہ پچھلی امتوں میں غنیمت کا استعمال کرنا جائز نہیں تھا) اور اسے جلا گئی۔ پھر غنیمت اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے جائز قرار دے دی، ہماری کمزوری اور عجز کو دیکھا اس لئے ہمارے لئے جائز قرار دی۔



باب ۹۸۷۔ خمس، مسلمانوں کی ضرورتوں اور مصالحوں میں خرچ ہوگا  
۱۲۴۸۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے نجد کی  
طرف سے ایک مہم روانہ کی، (اور میں) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کے  
ساتھ تھے، غنیمت کے طور پر اونٹنیوں کی ایک بڑی تعداد اس مہم کو ملی تھی،  
اس لئے اس کے شرکاء کو حصے میں بھی بارہ یا گیارہ اونٹ ملے تھے اور  
ایک ایک اونٹ واجبی حصوں کے علاوہ بھی انہیں دیا گیا تھا۔

۱۲۴۹۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ  
مقام ہجرانہ میں غنیمت تقسیم کر رہے تھے کہ ایک شخص نے کہا، انصاف سے  
کام لیجئے! آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں بھی انصاف سے کام نہ لوں تو  
تم گمراہ ہو جاؤ۔

باب ۹۸۸۔ جس نے کافر مقتول کے ساز و سامان میں سے خمس نہیں لیا  
اور جس نے کسی کو (لڑائی میں) قتل کیا تو مقتول کا سامان اسی کو ملے گا  
بغیر اس میں سے خمس نکالے ہوئے اور اس کے متعلق امام کا حکم

۱۲۵۰۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف (رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ بدر کی  
لڑائی میں، میں صف کے ساتھ کھڑا تھا، میں نے جو دائیں بائیں نظر کی، تو  
میرے دونوں طرف قبیلہ انصار کے دو نو عمر لڑکے کھڑے تھے، میں نے  
سوچا، کاش میں ان کی وجہ سے مضبوط ہوتا، ایک نے میری طرف اشارہ  
کیا اور پوچھا، چچا، آپ ابو جہل کو بھی پہچانتے ہیں؟ میں نے کہا کہ ہاں،  
لیکن بیٹے تم لوگوں کو اس سے کیا کام ہے؟ لڑکے نے جواب دیا مجھے  
معلوم ہوا ہے وہ رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیتا ہے اس ذات کی قسم جس کے  
قبضہ و قدرت میں میری جان ہے اگر مجھے وہ مل گیا تو اس وقت تک میں  
اس سے جدا نہ ہوں گا، جب تک ہم سے کوئی، جس کے مقدر میں پہلے مرنا  
ہوگا، مرنے جائے گا، مجھے اس پر بڑی حیرت ہوئی (کہ اس نوعمری میں  
اتنے جرات مندانہ حوصلہ رکھتا ہے) پھر دوسرے نے اشارہ کیا اور وہی  
باتیں اس نے بھی کہیں۔ ابھی چند منٹ ہی گزرے تھے کہ مجھے ابو جہل  
دکھائی دیا، جو لوگوں میں (کفار کے لشکر میں) برابر پھر رہا تھا، میں نے ان  
لڑکوں سے کہا کہ جس کے متعلق تم پوچھ رہے تھے وہ سامنے (پھرتا ہوا نظر  
آ رہا ہے) دونوں نے اپنی تلواریں سنبھالیں اور اس پر جھپٹ پڑے اور  
حملہ کر کے اسے قتل کر ڈالا اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر  
ہو کر آپ کو اطلاع دی، آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تم دونوں میں

باب ۹۸۷۔ أَنَّ الْخُمْسَ لِأَوَائِبِ الْمُسْلِمِينَ  
(۱۲۴۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً فِيهَا  
عَبْدُ اللَّهِ قَبْلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوا إِبِلًا كَثِيرًا فَكَانَتْ  
سِهَامُهُمْ اثْنِي عَشَرَ بَعِيرًا وَاحِدَ عَشَرَ بَعِيرًا وَنُفُلًا  
بَعِيرًا بَعِيرًا۔

(۱۲۴۹) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ  
بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ غَنِيمَةً  
بِالْجُعْرَانَةِ إِذْ قَالَ لَهُ رَجُلٌ اعْدِلْ فَقَالَ لَهُ شَقِيتُ إِنْ  
لَمْ اَعْدِلْ۔

باب ۹۸۸۔ مَنْ لَمْ يُخْمَسِ الْأَسْلَابُ  
وَمَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ سَلْبُهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ  
يُخْمَسَ وَحُكْمُ الْإِمَامِ فِيهِ

(۱۲۵۰) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ (رَضِيَ اللَّهُ  
تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ بَيْنَا أَنَا وَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ  
فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَشِمَالِي فَإِذَا أَنَا بِغُلَامَيْنِ مِنَ  
الْأَنْصَارِ حَدِيثَةَ إِسْنَانُهُمَا تَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُونَ بَيْنَ أَضْلَعِ  
مِنْهُمَا فَغَمَزَنِي أَحَدُهُمَا فَقَالَ يَا عَمَّ هَلْ تَعْرِفُ  
أَبَا جَهْلٍ قُلْتُ نَعَمْ مَا حَاجَتُكَ إِلَيْهِ يَا ابْنَ أَخِي قَالَ  
أُخْبِرْتُ أَنَّهُ يَسُبُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَئِنْ رَأَيْتُهُ لَا يُفَارِقُ سَوَادِي  
سَوَادَهُ حَتَّى يَمُوتَ أَلَّا عَجَلُ مِنَّا فَتَعَجَّبْتُ لَذَلِكَ  
فَغَمَزَنِي الْآخَرُ فَقَالَ لِي مِثْلَهَا فَلَمْ أَنْشِبْ أَنْ نَظَرْتُ  
إِلَى أَبِي جَهْلٍ يَجُولُ فِي النَّاسِ قُلْتُ أَلَا هَذَا  
صَاحِبُكُمَا الَّذِي سَأَلْتُمَانِي عَنْهُ فَأَبْتَدَرَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا  
فَضَرَبَاهُ حَتَّى قَتَلَاهُ ثُمَّ انْصَرَفَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَاهُ، فَقَالَ أَيُّكُمَا قَتَلَهُ قَالَ كُلُّ  
وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنَا قَتَلْتُهُ فَقَالَ هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا  
قَالَا لَا فَنَظَرَ فِي السَّيْفَيْنِ فَقَالَ كِلَاكُمَا قَتَلَهُ وَسَلْبُهُ  
لِمُعَاذِ بْنِ عِمْرٍ وَبْنِ الْجُمُوحِ وَكَانَا مَعَاذِ بْنِ عَفْرَاءِ



ومعاذ بن عمرو بن الجموح۔

سے اسے قتل کس نے کیا ہے؟ دونوں جوانوں نے کہا کہ میں نے کیا ہے۔ اس لئے آپ نے ان سے دریافت فرمایا کہ کیا اپنی تلواریں صاف کر لی ہیں؟ انہوں نے عرض کیا کہ نہیں پھر آنحضور ﷺ نے دونوں تلواروں کو دیکھا اور فرمایا کہ تم دونوں ہی نے اسے قتل کیا ہے اور اس کا ساز و سامان معاذ بن عمرو بن جموح کو ملے گا۔ یہ دونوں نوجوان معاذ بن عمرو بن جموح تھے (رضی اللہ عنہما)۔

باب ۹۸۹۔ نبی کریم ﷺ جو کچھ مؤلفہ القلوب اور دوسرے لوگوں کو خمس وغیرہ دیا کرتے تھے

۱۲۵۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قریش کو میں تالیف قلب کے لئے دیتا ہوں، کیونکہ جاہلیت سے ابھی نکلے ہیں۔

اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ ﷺ کو قبیلہ ہوازن کے اموال میں سے غنیمت دی اور آنحضور ﷺ قریش کے چند اصحاب کو (تالیف قلب کی غرض سے) سو سو اونٹ دینے لگے تو بعض انصاری صحابہ نے کہا، اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کی مغفرت کرے آنحضور ﷺ قریش کو دے رہے ہیں اور ہمیں نظر انداز کر دیا ہے حالانکہ ان کا خون ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضور ﷺ کے سامنے جب اس گفتگو کا ذکر ہوا تو آپ نے انصار کو بلایا اور انہیں چمڑے کے ایک خیمے میں جمع کیا ان کے سوا کسی دوسرے صحابی کو آپ نے نہیں بلایا تھا جب سب حضرات جمع ہو گئے تو آنحضور ﷺ بھی تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ آپ لوگوں کے بارے میں جو بات مجھے معلوم ہوئی وہ کہاں تک صحیح ہے؟ انصار کے سمجھ دار صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! ہمارے صاحب فہم و رائے افراد کوئی ایسی بات زبان پر نہیں لائے ہیں۔

۱۲۵۲۔ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے آپ کے ساتھ صحابہ کی فوج تھی، حنین کے غزوے سے واپسی ہو رہی تھی، راستے میں کچھ بدو آپ ﷺ سے مانگنے لگے اور اتنا اصرار شروع کر دیا کہ آپ کو ایک ببول کے سایہ میں آنا پڑا، آنحضور ﷺ وہیں رک گئے، چادر مبارک ببول کے کانٹوں سے الجھ کر اوپر چلی گئی (اور

باب ۹۸۹۔ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي الْمَوْلَةَ قُلُوبُهُمْ وَغَيْرَهُمْ مِنَ الْخُمْسِ وَنَحْوِهِ

(۱۲۵۱) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُعْطِي قُرَيْشًا أَتَأَلَّفُهُمْ لِأَنَّهُمْ حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ۔

وَقَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالُوا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا أَفَاءَ اللَّهُ فَطَفِقَ يُعْطِي رَجُلًا مِنْ قُرَيْشِ الْمِمَاةَ مِنَ الْأَبْلِ فَقَالُوا يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَدْعُنَا وَسَيُوفِنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ قَالَ أَنَسٌ فَحَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَقَالَتِهِمْ فَأَرْسَلَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ وَلَمْ يَدْعُ مَعَهُمْ أَحَدًا غَيْرَهُمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوا جَاءَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا كَانَ حَدِيثُ بَلْعَنِي عَنْكُمْ قَالَ لَهُ فُقَهَاؤُهُمْ أَمَّا ذُؤُورَا أَرَأَيْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمْ يَقُولُوا شَيْئًا۔

(۱۲۵۲) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّهُ بَيْنَا هُوَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ النَّاسُ مُقْبِلًا مِنْ حُنَيْنٍ عَلِقَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَعْرَابُ يَسْأَلُونَهُ حَتَّى اضْطَرُّوا إِلَى سَمُرَةٍ فَخَطَفَتْ رِدَاءَهُ فَوَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْطُونِي رَدَائِي فَلَوْ كَانَ عَدَدُ هَذِهِ  
الْأَعْضَاءِ نَعْمًا لَقَسَمْتُه بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُونِي بِحَيًّا وَلَا  
كَذُوبًا وَلَا جَبَانًا۔

بدوؤں نے اسے اپنے قبضہ میں کر لیا) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میری  
چادر واپس کر دو، اگر میرے پاس اس کا نئے دار بڑے درخت کی تعداد  
میں مویشی ہوتے تو وہ بھی میں تم میں تقسیم کر دیتا۔ مجھے تم بخیل، جھوٹا اور  
بزدل نہیں پاؤ گے۔

(۱۲۵۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
كَنتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ  
بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَذَبَهُ  
جَذْبَةً شَدِيدَةً حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَثَرَتْ بِهِ حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ مِنْ  
شِدَّةِ جَذْبَتِهِ ثُمَّ قَالَ مُرَلِي مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي عِنْدَكَ  
فَالْتَمَتَ إِلَيْهِ فَضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَهُ بِعَطَاءٍ۔

۱۲۵۳۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم  
ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا آپ نجران کی بنی ہوئی چوڑے حاشیہ کی ایک چادر  
اورھے ہوئے تھے۔ اتنے میں ایک اعرابی آپ کے قریب پہنچے اور  
انہوں نے بڑی شدت کے ساتھ چادر پکڑ کر کھینچی، میری نظر شانہ مبارک  
پر پڑی تو میں نے دیکھا کہ کھینچنے والے کی شدت کی وجہ سے چادر کے  
حاشیہ پر اثر پڑ گیا ہے! پھر ان اعرابی نے کہا کہ اللہ کا جو مال آپ کے  
ساتھ ہے اس میں سے مجھے بھی دینے کا حکم فرمائیے، آنحضور ان کی طرف  
متوجہ ہوئے اور مسکرائے، پھر آپ نے انہیں دینے کا حکم فرمایا۔

(۱۲۵۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ  
يَوْمُ حُنَيْنٍ أَثَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا سًا فِي  
الْقِسْمَةِ فَاعْطَى الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ  
وَاعْطَى عَيْنَةَ مِثْلَ ذَلِكَ وَاعْطَى أَنَا سًا مِنْ أَشْرَافِ  
الْعَرَبِ فَأَثَرَهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْقِسْمَةِ قَالَ رَجُلٌ وَاللَّهِ إِنْ  
هَذِهِ الْقِسْمَةُ مَا عَدِلَ فِيهَا وَمَا أُرِيدُ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ  
فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا خَبَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَاتِيئُهُ فَاخْبَرْتُهُ فَقَالَ فَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ يَعْدِلِ اللَّهُ  
وَرَسُولُهُ رَحِمَ اللَّهُ مُوسَى قَدْ أُودِيَ بِأَكْثَرِ مِنْ هَذَا  
فَصَبَرَ۔

۱۲۵۴۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، حنین کی لڑائی کے بعد نبی  
کریم ﷺ نے (غنیمت کی) تقسیم میں بعض حضرات کے ساتھ (تالیف  
قلب کے لئے) ترجیحی معاملہ کیا، اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ کو سواونت  
دیئے، اتنے ہی اونٹ عیینہ رضی اللہ عنہ کو دیئے، اسی طرح اس زور بعض  
دوسرے اشراف عرب کے ساتھ بھی تقسیم میں آپ نے ترجیحی سلوک کیا،  
اس پر ایک شخص (معتب بن قیس منافق) نے کہا کہ خدا کی قسم اس میں نہ تو  
عدل کو ملحوظ رکھا گیا ہے اور نہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اس سے مقصود رہی ہے  
میں نے کہا کہ واللہ! اس کی اطلاع میں رسول اللہ ﷺ کو ضرور دوں گا،  
چنانچہ میں آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس کی اطلاع  
دی آنحضور ﷺ نے سن کر فرمایا، اگر اللہ اور اس کا رسول بھی عدل نہ کرے  
تو پھر کون کرے گا، اللہ تعالیٰ موسیٰ پر رحم فرمائے کہ انہیں اس سے بھی زیادہ  
اذیتیں پہنچائی گئیں تھیں اور انہوں نے صبر کیا تھا۔

باب ۹۹۰ . مَا يُصِيبُ مِنَ الطَّعَامِ فِي أَرْضِ الْحَرْبِ

(۱۲۵۵) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ  
كُنَّا نَصِيبُ فِي مَغَازِينَا الْعَسَلَ وَالْعِنَبَ فَنَأْكُلُهُ وَلَا  
نَرْفَعُهُ۔

باب ۹۹۰۔ دار الحرب میں کھانے کے لئے جو چیزیں ملیں  
۱۲۵۵۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ (نبی کریم ﷺ کے عہد  
میں) غزووں میں ہمیں شہد اور انگور ملتا تھا ہم اسے کھاتے تھے (جتنا کھا  
سکتے تھے) لیکن اسے جمع نہیں کرتے تھے۔



باب ۹۹۱. الْجَزِيَّةُ وَالْمُؤَادَّةُ مَعَ أَهْلِ الْحَرْبِ

(۱۲۵۶) عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةِ فَرَّقُوا بَيْنَ كُلِّ ذِي مَحْرَمٍ مِنَ الْمَجُوسِ وَلَمْ يَكُنْ عَمْرُ أَخْذِ الْجَزِيَّةِ مِنَ الْمَجُوسِ حَتَّى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ.

باب۔ ذمیوں سے جزیہ لینے، دارالحرب سے معاہدہ کرنے سے متعلق ۱۲۵۶۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ایک مکتوب ان کی وفات سے پہلے اہل بصرہ کے پاس آیا کہ مجوسیوں کے ہر ذی رحم میں (انہوں نے اس کے باوجود آپس میں شادی کر لی ہو تو) جدائی کرادو۔ عمر رضی اللہ عنہ مجوسیوں سے جزیہ نہیں لیتے تھے، لیکن جب عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا تھا (تو آپ بھی لینے لگے تھے۔)

(۱۲۵۷) عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْانصَارِيِّ وَهُوَ حَلِيفُ بَنِي عامر بن نُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِيدًا بِذَلِكَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ ابَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِجَزْيَتِهَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَالِحَ أَهْلِ الْبَحْرَيْنِ وَأَمَرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضَرَمِيِّ فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتْ الْانصَارُ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ فَوَافَتْ صَلَاةَ الصُّبْحِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صَلَّى بِهِمُ الْفَجْرَ انصرفت فَتَعَرَّضُوا لَهُ فَنَبَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَأَاهُمْ وَقَالَ أَظُنُّكُمْ قَدْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدْ جَاءَ بِشَيْءٍ قَالُوا أَجَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَابْشِرُوا وَأَمَلُوا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللَّهِ لَا الْفَقْرَ أَخْشَى عَلَيْكُمْ وَلَكِنْ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسِطُوا عَلَيْكُمْ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَّا فُتُوهُمَا كَمَا تَنَّا فُتُوهُمَا وَتُهْلِكُكُمْ كَمَا أَهْلَكْتُهُمْ.

۱۲۵۷۔ حضرت عمرو بن عوف انصاری رضی اللہ عنہ نے خبر دی آپ بنی عامر بن لوی کے حلیف تھے اور جنگ بدر میں شریک تھے، آپ نے انہیں خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بحرین جزیہ وصول کرنے کے لئے بھیجا تھا، آنحضور ﷺ نے بحرین کے لوگوں سے صلہ کی تھی اور ان پر علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کو حاکم بنایا تھا، جب ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بحرین کا مال لے کر آئے تو انصار کو بھی معلوم ہوا کہ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ آگئے ہیں، چنانچہ فجر کی نماز سب حضرات نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ پڑھی، جب نماز آنحضور ﷺ پڑھا چکے تو لوگ آنحضور ﷺ کے سامنے آئے، آنحضور ﷺ انہیں دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا کہ میرا خیال ہے، تم نے سن لیا ہے کہ ابوعبیدہ کچھ لے کر آئے ہیں؟ انصار رضی اللہ عنہم نے عرض کیا جی ہاں، یا رسول اللہ! آنحضور ﷺ نے فرمایا، تمہیں خوش خبری ہو، اور اس چیز کے لئے تم پر امید رہو جس سے تمہیں خوشی ہوگی لیکن خدا کی قسم، میں تمہارے بارے میں محتاجی اور فقر سے نہیں ڈرتا (مجھے خوف ہے تو اس بات کا کہ دنیا کے دروازے تم پر اس طرح کھول دیئے جائیں گے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر کھول دیئے گئے تھے اور پھر جس طرح انہوں نے اس کے لئے منافست کی تھی تم بھی منافست میں پڑ جاؤ گے اور یہی چیز تمہیں بھی اسی طرح ہلاک کر دے گی جیسے تم سے پہلی امتوں کو اس نے ہلاک کیا تھا۔)

(۱۲۵۸) بَعَثَ عُمَرُ النَّاسَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) فِي أَفْنَاءِ الْأَمْصَارِ يُقَاتِلُونَ الْمُشْرِكِينَ فَأَسْلَمَ الْهَرَمُزَانُ فَقَالَ إِنِّي مُسْتَشِيرُكَ فِي مَعَارِئِ هَذِهِ قَالَ نَعَمْ مِثْلُهَا وَمِثْلُ مَنْ فِيهَا مِنَ النَّاسِ مِنْ غَدَوِ الْمُسْلِمِينَ مِثْلُ ضَائِرٍ لَهُ رَأْسٌ وَلَهُ جَنَاحَانِ وَلَهُ رَجُلَانِ فَإِنْ كُسِرَ

۱۲۵۸۔ کفار سے جنگ کے لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فوجوں کو (فارس کے) شہروں کی طرف بھیجا تھا (جب اشکر قادسیہ پہنچا اور لڑائی کا نتیجہ مسلمانوں کے حق میں نکلا) تو ہرمزان (شوستر کا حاکم) نے اسلام قبول کر لیا (عمر رضی اللہ عنہ اس کے بعد اہم معاملات میں اس سے مشورہ لیتے تھے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کہ تم سے ان (ممالک



أَحَدُ الْجَنَاحَيْنِ نَهَضَتْ الرَّجُلَانِ بِجَنَاحٍ وَالرَّاسُ  
فَإِنْ نُسِرَ الْجَنَاحُ الْآخَرُ نَهَضَتْ الرَّجُلَانِ وَالرَّاسُ  
وَإِنْ شُدَّ الرَّاسُ ذَهَبَتْ الرَّجُلَانِ وَالْجَنَاحَانِ  
وَالرَّاسُ فَالرَّاسُ كَسْرَى وَالْجَنَاحُ قَيْصَرُ وَالْجَنَاحُ  
الْآخَرُ فَارِسُ فَمَرِ الْمُسْلِمِينَ فَلْيَنْفِرُوا إِلَى كَسْرَى  
وَقَالَ بَكْرُو زِيَادٌ جَمِيعًا عَنْ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةٍ قَالَ فَنَدَبْنَا  
عَمْرُو اسْتَعْمَلَ عَلَيْنَا النُّعْمَانُ بْنُ مُقَرِّنٍ حَتَّى إِذَا كُنَّا  
بِأَرْضِ الْعَدُوِّ وَخَرَجَ عَلَيْنَا عَامِلٌ كَسْرَى فِي  
أَرْبَعِينَ أَلْفًا فَقَامَ تَرْجُمَانٌ فَقَالَ لِيُكَلِّمَنِي رَجُلٌ مِنْكُمْ  
فَقَالَ الْمُغِيرَةُ سَلْ عَمَّا شِئْتَ قَالَ مَا أَنْتُمْ قَالَ نَحْنُ  
أَنَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ كُنَّا فِي شَقَاءٍ شَدِيدٍ وَبَلَاءٍ شَدِيدٍ  
نَمُصُّ الْحِلْدَ وَالنَّوَى مِنَ الْجُوعِ وَنَلْبَسُ الْوَبَرَ  
وَالشَّعْرَ وَنَعْبُدُ الشَّجَرَ وَالْحَجَرَ فَبَيَّنَّا نَحْنُ كَذَلِكَ  
إِذْ بَعَثَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِينَ تَعَالَى ذِكْرَهُ  
وَجَلَّتْ عَظَمَتُهُ إِلَيْنَا نَبِيًّا مِنْ أَنْفُسِنَا نَعْرِفُ أَبَاهُ وَأُمَّهُ  
فَأَمَرَنَا نَبِينَا رَسُولُ رَبِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ  
نُقَاتِلَكُمْ حَتَّى تَعْبُدُوا اللَّهَ وَحْدَهُ أَوْ تُؤَدُّوا الْجِزْيَةَ وَ  
أَخْبَرَنَا نَبِينَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَسُولِ رَبِّنَا أَنَّهُ  
مَنْ قُتِلَ مِنَّْا صَارَ إِلَى الْجَنَّةِ فِي نَعِيمٍ لَمْ يَرِ مِثْلَهَا قَطُّ  
وَمَنْ بَقِيَ مِنَّْا مَلَكَ رِقَابَكُمْ فَقَالَ النُّعْمَانُ رَبِّمَا  
أَشْهَدُكَ اللَّهُ مِثْلَهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَلَمْ يُنْدِمْكَ وَلَمْ يُخْرِكَ وَلَكِنِّي شَهِدْتُ الْقِتَالَ مَعَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ  
فِي أَوَّلِ النَّهَارِ انْتَهَرَ حَتَّى تَهَبَّ الْأَرْوَاحُ وَتَحْضُرَ  
الصَّلَوَاتُ۔

فارس وغیرہ) پر ہم بھیجنے کے سلسلے میں مشورہ چاہتا ہوں اس نے کہا کہ جی  
ہاں! اس ملک کی مثال اور اس میں رہنے والے اسلام دشمن باشندوں کی  
مثال ایک ایسے پرندے جیسی ہے جس کے سر پہ دو بازو ہیں اور دو پاؤں  
ہیں اگر اس کا ایک بازو توڑ دیا جائے تو وہ اپنے دونوں پاؤں پر ایک بازو  
اور ایک پر کے ساتھ کھڑا رہ سکتا ہے اگر دوسرا بازو بھی توڑ دیا جائے تو وہ  
اپنے دونوں پاؤں اور سر کے ساتھ کھڑا رہ سکتا ہے، لیکن اگر سر توڑ دیا  
جائے تو دونوں پاؤں، دونوں بازو اور سر سب بے کار رہ جاتا ہے پس سر تو  
کسریٰ ہے ایک بازو قیصر ہے اور دوسرا فارس! اس لئے آپ مسلمانوں کو  
حکم دیجئے کہ پہلے وہ کسریٰ پر حملہ کریں بکر بن عبد اللہ اور زیاد بن جبیر  
دونوں حضرات نے بیان کیا کہ ان سے جبیر بن حبیہ نے بیان کیا (اسی  
مشورہ کے مطابق) ہمیں عمر رضی اللہ عنہ نے طلب فرمایا (غزوہ کے لئے)  
اور نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ کو ہمارا امیر مقرر کیا، جب ہم دشمن کی سر  
زمین (نہاوند) کے قریب پہنچے تو کسریٰ کا عامل چالیس ہزار کا لشکر لے کر  
ہماری طرف بڑھا، پھر ایک ترجمان نے سامنے آ کر کہا کہ تم میں سے کوئی  
ایک شخص (معاملات پر) گفتگو کرے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے  
(مسلمانوں کی نمائندگی کی اور) فرمایا کہ جو تمہارے مطالبات ہوں انہیں  
بیان کرو، اس نے پوچھا، آخر تم لوگ ہو کون؟ مغیرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا  
کہ ہم عرب کے رہنے والے ہیں ہم انتہائی بد بختیوں اور مصیبتوں میں  
بتلا تھے، بھوک کی شدت میں ہم چمڑے اور گٹھلیاں چوسا کرتے تھے اون  
اور بال ہماری پوشاک تھی اور پتھروں اور درختوں کی ہم پرستش کیا کرتے  
تھے، ہماری مصیبتیں اسی طرح قائم تھیں کہ آسمان اور زمین کے رب نے،  
جس کا ذکر اپنی تمام عظمت و جلال کے ساتھ سر بلند ہے، ہماری طرف  
ہماری ہی طرح (کے انسانی عادات و خصائص رکھنے والا) نبی بھیجا، ہم  
اس کے باپ اور ماں، (یعنی خاندان کی عالی نسب) کو جانتے ہیں، انہی  
ہمارے نبی ﷺ کے رسول ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم تم سے جنگ اس  
وقت تک کرتے رہیں جب تک تم اللہ وحدہ کی عبادت نہ کرنے لگو، یا پھر  
(عدم اسلام کی صورت میں) جزیہ دینا نہ قبول کر لو، اور ہمارے نبی ﷺ  
نے ہمیں اپنے رب کا یہ پیغام بھی پہنچایا ہے کہ (اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے  
لڑتے ہوئے) ہمارا جو فرد بھی قتل کیا جائے گا وہ جنت میں جائے گا، جہاں  
اسے آرام و راحت ملے گی اور جو افراد ان میں سے زندہ باقی رہ جائیں



گے وہ (فتح حاصل کر کے) تم پر حاکم بن سکیں گے پھر (اس مسئلہ پر گفتگو کرتے ہوئے کہ جنگ کب شروع کیا جائے) نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ نے مغیرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اسی جیسی جنگوں کے مواقع پر بارہا نبی کریم ﷺ کے ساتھ رکھا اور ان تمام مواقع پر تمہیں کوئی ندامت نہ اٹھائی پڑی اور نہ کوئی رسوائی! اسی طرح میں بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوات میں شریک رہا ہوں۔ اور آنحضور ﷺ کا معمول تھا کہ اگر آپ دن کے ابتدائی حصے میں جنگ شروع نہ کرتے تو انتظار کرتے یہاں تک کہ ہوائیں چلنے لگتیں اور نماز کا وقت ہو جاتا (تب جنگ شروع کرتے، نماز ظہر سے فارغ ہو کر)۔

باب ۹۹۲۔ اگر امام کسی شہر کے حاکم سے کوئی معاہدہ کرے تو کیا شہر کے تمام دوسرے افراد پر بھی معاہدہ کے احکام نافذ ہوں گے

۱۲۵۹۔ حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہم غزوہ تبوک میں شریک تھے اور ایلہ کے حاکم نے آنحضور ﷺ کو ایک سفید خچر اور ایک چادر ہدیہ میں بھیجی تھی اور آنحضور ﷺ نے ایک دستاویز کے ذریعہ اس کے ملک پر اسے حاکم باقی رکھا۔

باب ۹۹۳۔ جس کسی نے کسی جرم کے بغیر کسی معاہدہ کو قتل کیا ۱۲۶۰۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جس نے کسی معاہدہ کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پاسکے گا، حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے سونگھی جاسکتی ہے۔

باب ۹۹۴۔ کیا مسلمانوں کے ساتھ کئے ہوئے عہد کے توڑنے والے غیر مسلموں کو معاف کیا جاسکتا ہے ۱۲۶۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب خیبر فتح ہوا تو (یہودیوں کی طرف سے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بکری کے ایسے گوشت کا ہدیہ پیش کیا گیا جس میں زہر تھا، اس پر آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ جتنے یہودی یہاں موجود ہیں انہیں میرے پاس جمع کرو چنانچہ سب آ گئے اس کے بعد آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ دیکھو، میں تم سے ایک بات پوچھوں گا، کیا تم لوگ صحیح صحیح واقعہ بیان کر دو گے؟ سب نے کہا کہ جی ہاں! آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا تمہارے والد کون تھے؟ انہوں نے کہا کہ فلاں! آنحضور ﷺ نے فرمایا تم جھوٹ بولتے ہو،

باب ۹۹۲۔ إِذَا وَاذَعَ الْإِمَامُ مَلِكَ الْقَرْيَةِ هَلْ يَكُونُ ذَلِكَ لَبَقِيَّتِهِمْ

(۱۲۵۹) عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبُوكَ وَاهْدَى مَلِكُ أَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءَ وَكَسَاهُ بَرْدًا وَكَتَبَ لَهُ بِبَحْرِهِمْ۔

باب ۹۹۳۔ إِثْمُ مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا بِغَيْرِ جُرْمٍ

(۱۲۶۰) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا لَمْ يُرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنْ رِيحَهَا تَوَجَّدَ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا

باب ۹۹۴۔ إِذَا غَدَرَ الْمُشْرِكُونَ

بِالْمُسْلِمِينَ هَلْ يُعْفَى عَنْهُمْ

(۱۲۶۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا فَتَحَتْ خَيْبَرُ أُهْدِيَتْهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيهَا سَمٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْمِعُوا إِلَيَّ مَنْ كَانَ هَهُنَا مِنْ يَهُودَ فَجَمِعُوا لَهُ فَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِي عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَبُوكُمْ قَالُوا فَلَانٌ فَقَالَ كَذَبْتُمْ بَلْ أَبُوكُمْ فَلَانٌ قَالُوا صَدَقْتَ قَالَ فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِي عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُ عَنْهُ فَقَالُوا



نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ وَإِنْ كَذَبْنَا عَرَفْتَ كَذَبْنَا كَمَا عَرَفْتَهُ فِي آيِنَا فَقَالَ لَهُمْ مَنْ أَهْلُ النَّارِ قَالُوا نَكُونُ فِيهَا يَسِيرًا ثُمَّ حَلَفُونَا فِيهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْسَاؤُا فِيهَا وَاللَّهِ لَا نَخْلُفُكُمْ فِيهَا أَبَدًا ثُمَّ قَالَ هَلْ أَنْتُمْ صَادِقِي عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ قَالَ هَلْ جَعَلْتُكُمْ فِي هَذِهِ الشَّاةِ سُمًّا قَالُوا نَعَمْ قَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذَلِكَ قَالُوا أَرَدْنَا إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا نَسْتَرِيحُ وَإِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّكَ۔

تمہارے والد تو فلاں تھے سب نے کہا کہ آپ سچ فرماتے ہیں پھر آنحضور ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا کہ اگر میں تم سے ایک اور بات پوچھوں تو تم صحیح واقعہ بیان کر دو گے؟ سب نے کہا، جی ہاں، یا ابا القاسم! اور اگر ہم جھوٹ بھی بولیں تو آپ ہمارے جھوٹ کو اسی طرح پکڑ لیں گے جس طرح آپ نے ابھی ہمارے والد کے بارے میں ہمارے جھوٹ کو پکڑ لیا تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے اس کے بعد دریافت فرمایا کہ دوزخ میں جانے والے لوگ کون ہیں انہوں نے کہا کہ کچھ دنوں کے لئے تو ہم اس میں جائیں گے لیکن پھر آپ لوگ ہماری جگہ داخل کر دیئے جائیں گے (اور ہم جنت میں چلے جائیں گے) حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم اس میں برباد رہو، خدا گواہ ہے کہ ہم تمہاری جگہ اس میں کبھی داخل نہیں کئے جائیں گے، پھر آپ نے دریافت فرمایا کہ اگر میں تم سے کوئی بات پوچھوں تو کیا تم مجھ سے صحیح واقعہ بتا دو گے؟ اس مرتبہ بھی انہوں نے کہا کہ ہاں اے ابوالقاسم! آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا تم نے اس بکری کے گوشت میں زہر ملا یا تھا؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں، آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ ایسا تم نے کیوں کیا تھا؟ انہوں نے کہا کہ ہمارا مقصد یہ تھا کہ اگر آپ جھوٹے ہیں (نبوت میں) تو ہمیں آرام مل جائے گا (آپ کے زہر کھا لینے کے بعد) اور اگر آپ واقعی نبی ہیں تو یہ زہر آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔

### باب ۹۹۵ . الْمَوَادَعَةُ وَالْمُصَالَحَةُ مَعَ

الْمُشْرِكِينَ بِالْمَالِ وَغَيْرِهِ وَائْتِمٌ مِّنْ لَّمْ يَفِ بِالْعَهْدِ (۱۲۶۲) عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ انْطَلَقَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ ابْنُ مَسْعُودٍ بِنِ زَيْدٍ إِلَى خَيْبَرَ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ فَتَفَرَّقَا فَاتَى مُحَيِّصَةُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَهْلٍ وَهُوَ يَتَشَحَّطُ فِي دَمِهِ قَتِيلًا فَذَفَنَهُ ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ وَحَوِيصَتُهُ ابْنَا مَسْعُودٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ كَبِيرٌ كَبِيرٌ وَهُوَ أَحَدُ الْقَوْمِ فَسَكَتَ فَتَكَلَّمَا فَقَالَ اتَّحِلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ قَاتِلَكُمْ أَوْ صَاحِبَكُمْ قَالُوا وَكَيْفَ نَحْلِفُ

### باب ۹۹۵۔ مشرکین کے ساتھ مال وغیرہ کے ذریعہ

صلح اور معاہدہ اور عہد شکنی کرنے والے پر گناہ کا بیان

۱۲۶۲۔ حضرت سہل بن ابی حثمہ نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود بن زید رضی اللہ عنہ خیر گئے، ان دنوں خیبر (کے یہودیوں سے مسلمانوں کی) صلح تھی، پھر دونوں حضرات (خیبر پہنچ کر اپنے اپنے کاموں کے لئے) جدا ہو گئے۔ اس کے بعد محیصہ رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن سہل کے پاس آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ انہیں کسی نے شہید کر دیا ہے اور وہ خون میں تڑپ رہے ہیں (جب روح قبض ہو گئی تو) انہوں نے عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو دفن کر دیا۔ پھر مدینہ آئے۔ اس کے بعد عبد الرحمن بن سعد (عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے بھائی) اور مسعود کے دونوں صاحبزادے محیصہ اور حویصہ رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ گفتگو



وَلَمْ نَشْهَدْ لَمْ نَرَقَالَ فَتَبَرُّكُمْ يَهُودُ بِحَمْسِينَ فَقَالُوا  
كَيْفَ نَأْخُذُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَعَقَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ

عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے شروع کی تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جو صاحب عمر میں بڑے ہوں انہیں گفتگو کرنی چاہئے۔ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سب سے کم عمر تھے۔ چنانچہ وہ خاموش ہو گئے اور محیصہ اور حویصہ رضی اللہ عنہما نے گفتگو شروع کی آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا، کیا تم لوگ اس پر حلف اٹھا سکتے ہو، تاکہ جس شخص کی نشاندہی قاتل کی حیثیت سے تم کر رہے ہو اس پر تمہارا حق ثابت ہو سکے، ان حضرات نے عرض کیا کہ ہم ایک ایسے معاملے میں قسم کس طرح کھا سکتے ہیں جس کا ہم نے خود مشاہدہ نہ کیا ہو، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر کیا یہود تمہارے دعوے سے اپنی برأت اپنی طرف سے پچاس قسمیں پیش کر کے کر دیں؟ ان حضرات نے عرض کیا کہ کفار کی قسموں کا ہم کس طرح اعتبار کر سکتے ہیں! چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے خود اپنے پاس سے ان کی دیت ادا کر دی۔

باب ۹۹۶. هَلْ يُعْفَى عَنِ الذَّمِّ إِذَا سَحَرَ

(۱۲۶۳) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُحِرَ حَتَّى كَانَ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ صَنَعَ شَيْئًا وَلَمْ يَصْنَعْهُ۔

باب ۹۹۶۔ ذمی نے کسی پر سحر کر دیا تو کیا اسے معاف کیا جاسکتا ہے  
۱۲۶۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ پر سحر کر دیا گیا تھا تو (اس سحر کے اثر کی وجہ سے بعض اوقات ایسا ہوتا کہ آپ سمجھتے کہ آپ نے فلاں کام کر لیا ہے، حالانکہ آپ نے وہ کام نہ کیا ہوتا۔

فائدہ:- علامہ الانور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ آنحضور ﷺ پر عورتوں کے معاملہ میں سحر کر دیا گیا تھا، یعنی آپ ﷺ محسوس کرتے کہ آپ جماع پر قادر ہیں، حالانکہ ایسا نہ ہوتا، آپ نے لکھا ہے کہ سحر کی یہ قسم عوام میں معروف و مشہور ہے اور اردو میں اس کے لئے کہتے ہیں کہ ”فلاں مرد کو باندھ دیا۔“ آنحضور ﷺ پر جو سحر ہوا تھا وہ اسی حد تک تھا۔ ظاہر ہے کہ اس سے وحی اور شریعت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ نبی اپنی زندگی میں بہر حال انسان ہی ہوتا ہے اور انسان کی طرح نفع نقصان بھی اٹھاتا ہے، البتہ وحی اور شریعت کے تمام طریقے محفوظ رہتے ہیں، کیونکہ اس کا تعلق براہ راست اللہ تعالیٰ سے ہے، وہ قادر و توانا ہے اس لئے وہ خود اپنے پیغام اور وحی کی حفاظت کر سکتا ہے۔ اس بحث سے قطع نظر کہ سحر کی کیا حقیقت ہے، ہمارے یہاں اتنی بات تسلیم شدہ ہے کہ آنحضور ﷺ پر جس طرح کا بھی سحر کیا گیا ہو اور آپ ﷺ جس درجہ بھی اس سے متاثر رہے ہوں۔ بہر حال آپ کی دعوت، خدا کا پیغام اور وحی اس سے قطعاً بے غبار رہی، آپ کو ذہول و نسیان یوں بھی کسی وجہ سے ہو جایا کرتا تھا تو وہ نبوت و رسالت کے منافی نہیں ہے، کیونکہ نبوت سے متعلق کسی بھی معاملہ میں اور وحی کی حفاظت کے کسی بھی طریقہ میں آپ کو کبھی کوئی ذہول یا نسیان نہیں ہوا۔ یہ ملحوظ رہے کہ سحر کا اثر جس درجہ بھی آپ ﷺ پر ہوا تھا وہ ایک معمولی مدت تک تھا، پھر وہ اثر جاتا رہا تھا، جیسا کہ روایت سے ثابت ہے۔

باب ۹۹۷. مَا يُحْذَرُ مِنَ الْغَدْرِ

باب ۹۹۷۔ عہد شکنی سے بچا جائے

(۱۲۶۴) عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ آتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ فَقَالَ أُعَدُّ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ

۱۲۶۴۔ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں غزوہ تبوک کے موقع پر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اس وقت چمڑے کے ایک خیمے میں تشریف رکھتے تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ



مَوْتَى ثُمَّ فَتَحَ بَيْتَ الْمُقَدَّسِ ثُمَّ مَوَاتَانِ يَأْخُذُ فِيكُمْ  
كَقُعَاصِ الْغَنَمِ ثُمَّ اسْتِيفَاضَةُ الْمَالِ حَتَّى يُعْطَى الرَّجُلُ  
مِائَةَ دِينَارٍ فَيَظَلُّ سَاحِطًا ثُمَّ فِتْنَةٌ لَا يَبْقَى بَيْتٌ مِنَ  
الْعَرَبِ إِلَّا دَخَلَتْهُ ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي  
الْأَصْفَرِ فَيَغْدِرُونَ فَيَأْتُونَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِينَ غَايَةً  
تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا۔

قیامت کی چھ شرطیں شمار کرلو، میری موت، پھر بیت المقدس کی فتح، پھر  
ایک وبا جو تم میں اتنی شدت سے پھیلے گی جیسے بکریوں میں طاعون پھیل  
جاتا ہے۔ پھر مال کی کثرت اس درجہ میں کہ ایک شخص سودینار بھی اگر کسی  
کو دے گا تو اسے اس پر ناگواری ہوگی۔ پھر فتنہ، اتنا ہلاکت خیز کہ عرب کا  
کوئی گھر باقی نہ رہے گا جو اس کی لپیٹ میں نہ آ گیا ہوگا، پھر صلح، جو  
تمہارے اور بنی الاصفہر (روم) کے درمیان ہوگی، لیکن وہ عہد شکنی کریں  
گے اور ایک عظیم لشکر کے ساتھ تم پر چڑھائی کریں گے اس میں اسی علم  
ہوں گے اور ہر علم کے تحت بارہ ہزار فوج ہوگی۔

### باب ۹۹۸. اِثْمٌ مِنْ عَاهِدٍ ثُمَّ غَدَرٌ

(۱۲۶۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَيْفَ  
أَنْتُمْ إِذَا لَمْ تَحْتَبُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا فَقِيلَ لَهُ؛ فَكَيْفَ  
تَرَى ذَلِكَ كَائِنًا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ إِي وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي  
هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ عَنْ قَوْلِ الصَّادِقِ الْمَصْدُوقِ قَالُوا أَعَمَّ  
ذَلِكَ قَالَ تُنْتَهَكُ ذِمَّةُ اللَّهِ وَذِمَّةُ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَيَشُدُّ اللَّهُ عَزْوَ جَلِّ قُلُوبِ أَهْلِ الذِّمَّةِ فَيَمْنَعُونَ  
مَا فِي أَيْدِيهِمْ۔

۲۷۹۔ معاہدہ کرنے کے بعد عہد شکنی کرنے والے پر گناہ  
۱۲۶۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اس وقت تمہارا کیا حال  
ہوگا، جب نہ تمہیں درہم ملے گا اور نہ دینار (جزیہ اور خراج کے طور پر) اس  
پر کسی نے کہا کہ جناب ابو ہریرہ! آپ کس بنیاد پر فرماتے ہیں کہ ایسا  
ہو سکے گا؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ہاں اس ذات کی قسم! جس کے  
قبضہ و قدرت میں ابو ہریرہ کی جان ہے، یہ صادق المصدق ﷺ کا ارشاد  
ہے لوگوں نے پوچھا تھا کہ یہ کیسے ہو جائے گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ  
اللہ اور اس کے رسول کا عہد (جو اسلامی حکومت غیر مسلموں سے ان کی  
جان و مال کی حفاظت کے لئے کرے گی) توڑا جانے لگے گا تو اللہ تعالیٰ  
بھی ذمیوں کے دلوں کو سخت کر دے گا اور وہ اپنا مال دینا بند کر دیں گے۔

### باب ۹۹۹. اِثْمُ الْغَادِرِ لِلْبَرِّ وَالْفَاجِرِ

(۱۲۶۶) عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لَوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَحَدُهُمَا يُنْصَبُ  
وَقَالَ الْآخَرُ يُرَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ۔

باب ۹۹۹۔ عہد شکنی کرنے والے پر گناہ، عہد نیک یا بے عمل کیساتھ  
۱۲۶۶۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا،  
قیامت کے دن ہر عہد شکن کے لئے ایک جھنڈا ہوگا ان میں سے ایک  
صاحب نے یہ بیان کیا کہ وہ جھنڈا گاڑ دیا جائے گا۔ (اس کے عذر کی  
علامت کے طور پر) اور دوسرے صاحب نے بیان کیا کہ اسے قیامت  
کے دن سب دیکھیں گے اس کے ذریعہ اسے پہچانا جائے گا۔



## کتاب بدء الخلق

باب ۱۰۰۰. مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللَّهِ  
تَعَالَى وَهُوَ الَّذِي يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ

(۱۲۶۷) عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
قَالَ جَاءَ نَفَرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا بَنِي تَمِيمٍ أَبَشِّرُوا قَالُوا بَشَّرْنَا فَأَعْطَانَا  
فَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ فَجَاءَهُ أَهْلُ الْيَمَنِ فَقَالَ يَا أَهْلَ الْيَمَنِ  
اقْبَلُوا الْبُشْرَى اذْهَبُوا يَقْبَلُهَا بَنُو تَمِيمٍ قَالُوا قَبِلْنَا فَاخَذَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ بَدْءَ الْخَلْقِ  
وَالْعَرْشِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا عُمَرَا رَأَيْتُكَ تَفَلَّتْ  
لَيْتَنِي لَمْ أَقُمْ۔

(۱۲۶۸) عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقَلْتُ  
نَاقَتِي بِالْبَابِ فَاتَاهُ نَاسٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ اقْبَلُوا  
الْبُشْرَى يَا بَنِي تَمِيمٍ قَالُوا قَدْ بَشَّرْنَا فَأَعْطَانَا مَرَّتَيْنِ ثُمَّ  
دَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرَى يَا  
أَهْلَ الْيَمَنِ اذْهَبُوا يَقْبَلُهَا بَنُو تَمِيمٍ قَالُوا قَدْ قَبِلْنَا يَا  
رَسُولَ اللَّهِ قَالُوا جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ هَذَا الْأَمْرِ قَالَ  
كَانَ اللَّهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ غَيْرُهُ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى  
الْمَاءِ وَكُتِبَ فِي الذِّكْرِ كُلِّ شَيْءٍ وَخَلَقَ السَّمَوَاتِ  
وَالْأَرْضَ فَنَادَى مَنَادٍ ذَهَبَتْ نَاقَتُكَ يَا ابْنَ الْحُصَيْنِ فَا  
نُطَلِقُ فَإِذَا هِيَ يَقْطَعُ دُونَهَا السَّرَابُ فَوَاللَّهِ لَوَدِدْتُ  
أَنِّي كُنْتُ تَرَكْتُهَا۔

## مخلوق کی ابتداء

باب ۱۰۰۰۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے متعلق روایات کہ اللہ ہی  
ہے جس نے مخلوق کو پہلی مرتبہ پیدا کیا اور وہی پھر دوبارہ (موت  
کے بعد) زندہ کرے گا اور یہ (دوبارہ زندہ کرنا) تو اور بھی آسان  
ہے (تمہارے مشاہدے کی حیثیت سے)

۱۲۶۷۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ بنی تمیم کے  
کچھ لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان سے  
فرمایا کہ اے بنی تمیم کے لوگو! تمہیں خوشخبری ہو، وہ کہنے لگے کہ بشارت  
جب آپ نے دی تو اب کچھ ہمیں دیجئے بھی! اس پر حضور اکرم ﷺ کے  
چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا، پھر آپ کی خدمت میں یمن کے لوگ آئے  
تو آپ نے ان سے فرمایا کہ اے یمن کے لوگو! جب بنو تمیم نے  
خوشخبری کو قبول نہیں کیا تو اب تم اسے قبول کرلو، انہوں نے عرض کیا کہ ہم  
نے قبول کیا، پھر آنحضور ﷺ مخلوق اور عرش الہی کی ابتداء کے متعلق گفتگو  
فرمانے لگے۔ اتنے میں ایک صاحب آئے اور کہا کہ عمران! تمہاری  
سواری بھاگ گئی (عمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) کاش! (اس اطلاع پر)  
میں حضور اکرم ﷺ کی مجلس سے نہ اٹھتا۔

۱۲۶۸۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ میں  
نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے اونٹ کو دروازے پر باندھ  
دیا اس کے بعد بنی تمیم کے کچھ لوگ خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے  
آنحضور ﷺ نے ان سے فرمایا، اے بنو تمیم! بشارت قبول کرو وہ کہنے لگے  
کہ جب آپ نے ہمیں بشارت دی ہے تو اب دو مرتبہ مال دیجئے۔ پھر  
یمن کے چند اصحاب خدمت نبوی میں حاضر ہوئے، آنحضور ﷺ نے ان  
سے بھی یہی فرمایا کہ بشارت قبول کرلو اے یمن کے لوگو! بنو تمیم والوں نے  
تو نہیں قبول کی انہوں نے عرض کی ہم نے قبول کی یا رسول اللہ! پھر  
انہوں نے عرض کی، ہم اس لئے حاضر ہوئے ہیں تاکہ آنحضور سے اس  
(عالم کی پیدائش وغیرہ کے) معاملے کے متعلق سوال کریں، حضور اکرم  
ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ موجود تھا (ازل سے) اور اس کے سوا کوئی چیز  
موجود نہ تھی، اس کا عرش پانی پر تھا، لوح محفوظ میں ہر چیز کے متعلق لکھ دیا  
گیا تھا اور پھر اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین پیدا کی (ابھی یہ کلمات ارشاد  
فرما رہے تھے کہ) ایک صاحب نے ان سے (راوی حضرات عمران رضی



اللہ عنہ) سے کہا کہ ابن الحصین تمہاری سواری بھاگ گئی، میں اس کے پیچھے دوڑا، لیکن وہ اتنا طویل فاصلہ طے کر چکی تھی کہ سراب بھی وہاں سے نظر نہیں آتا تھا، خدا گواہ ہے، میرا دل بہت پچھتا یا کہ کاش میں نے اسے چھوڑ دیا ہوتا (اور آنحضور ﷺ کی حدیث سنی ہوتی)

۱۲۶۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل فرماتا ہے، کہ ابن آدم نے مجھے گالی دی اور اس کے لئے یہ مناسب نہ تھا کہ وہ مجھے گالی دیتا، اس نے مجھے جھٹلایا اور اس کے لئے یہ بھی مناسب نہ تھا اس کی گالی یہ ہے کہ وہ کہتا ہے، میرے لڑکا ہے اور اس کا جھٹلانا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ جس طرح اللہ نے مجھے پیدا کیا دوبارہ (موت کے بعد) زندہ نہیں کر سکتا۔

۱۲۷۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا کر چکا تو اپنی کتاب (لوح محفوظ) میں جو اس کے پاس عرش پر موجود ہے اس نے لکھا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔

فائدہ:- آپ جانتے ہیں کہ اس طرح کے تمام الفاظ اور جملے اللہ تعالیٰ کی شان میں، ہماری فہم اور ذہن کی مناسبت سے استعمال کئے جاتے ہیں ورنہ اللہ تعالیٰ جہاں بھی ہے اور جس طرح بھی، اپنی شان حقیقی کے ساتھ ہے، اور اس کی حقیقت سمجھنے سے ہم فانی اور ضعیف انسانوں کے ذہن عاجز ہیں۔

### باب ۱۰۰۱۔ سات زمینوں کے متعلق روایات

۱۲۷۱۔ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: زمانہ اپنی اصلی حالت پر آ گیا، اس دن کے مطابق جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین پیدا کی تھی، سال بارہ مہینوں کا ہوتا ہے، چار مہینے اس میں سے حرمت کے ہیں، تین تو متواتر، ذی قعدہ ذی الحجہ اور محرم اور (چوتھا) رجب مضر، جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے درمیان پڑتا ہے۔

باب۔ چاند اور سورج کے اوصاف (قرآن مجید میں) بحسبان کے متعلق ۱۲۷۲۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے، جب سورج غروب ہوا تو ان سے فرمایا کہ معلوم ہے یہ سورج کہاں جاتا ہے؟ میں نے عرض کی کہ اللہ اور اس کے رسول ہی کو علم ہے، حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ یہ جاتا ہے اور عرش کے نیچے پہنچ کر پہلے سجدہ کرتا ہے اور پھر

(۱۲۶۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ يَقُولُ اللَّهُ شَتَمَنِي ابْنُ آدَمَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَشْتَمَنِي وَيُكَذِّبُنِي وَمَا يَنْبَغِي لَهُ أَمَّا شَتَمُهُ فَقَوْلُهُ إِنَّ لِي وَلَدًا وَأَمَّا تَكْذِيبُهُ فَقَوْلُهُ لَيْسَ يُعِيدُنِي كَمَا بَدَأْنِي -

(۱۲۷۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَضَى اللَّهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ إِنَّ رَحْمَتِي غَلَبَتْ غَضَبِي -

### باب ۱۰۰۱۔ مَا جَاءَ فِي سَبْعِ أَرْضِينَ

(۱۲۷۱) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثَةٌ مَتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشُعْبَانَ -

### باب ۱۰۰۲۔ صِفَةُ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ، بِحُسْبَانِ

(۱۲۷۲) عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي ذَرٍّ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ تَذَرِي أَيْنَ تَذْهَبُ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا تَذْهَبُ حَتَّى تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَأْذِنُ فَأُذِنَ لَهَا



اجازت چاہتا ہے (دوبارہ آنے کی) اور اسے اجازت دی جاتی ہے، اور وہ دن بھی قریب ہے، جب یہ سجدہ کرے گا تو اس کا سجدہ قبول نہ ہوگا اور اجازت چاہے گا لیکن اجازت نہ ملے گی (قیامت کے دن) بلکہ اس سے کہا جائے گا کہ جہاں سے آئے تھے وہیں واپس چلے جاؤ، چنانچہ اس دن وہ مغرب ہی سے طلوع ہوگا، اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”والشمس تجری لمستقر لها ذلك تقدير العزيز العليم“ میں اسی طرف اشارہ موجود ہے۔

۱۲۷۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ (آخرت) قیامت کے دن سورج اور چاند کو لپیٹ دیا جائے گا۔

باب ۱۰۰۳۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے متعلق روایت کہ ”وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو اپنی رحمت سے پہلے مختلف قسم کی ہواؤں کو بھیجتا ہے“ ۱۲۷۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب نبی کریم ﷺ بادل کا کوئی ایسا ٹکڑا دیکھتے جس سے بارش کی توقع ہوتی تو آپ کبھی آگے آتے کبھی پیچھے جاتے، کبھی اندر تشریف لاتے، کبھی باہر جاتے اور چہرہ مبارک کا رنگ بدل جاتا، لیکن جب بارش ہونے لگتی تو پھر یہ کیفیت باقی نہ رہتی، ایک مرتبہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کے متعلق آنحضور ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا (اس بادل کے متعلق) میں کچھ نہیں جانتا، ممکن ہے یہ بادل بھی ویسا ہی ہو جس کے متعلق قوم عاد نے کہا تھا، جب انہوں نے بادل کو اپنی وادیوں کی طرف جاتے دیکھا تھا، آخر آیت تک، (کہ ان کے لئے رحمت کا بادل ہے، حالانکہ وہی عذاب تھا۔)

#### باب ۱۰۰۴۔ ملائکہ کا ذکر

۱۲۷۵۔ حضرت عبد اللہ نے بیان کیا کہ ہم سے صادق المصدق رسول اللہ ﷺ نے حدیث بیان کی فرمایا کہ تمہاری تخلیق کی تیاری تمہاری ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک کی جاتی ہے۔ (نطفہ کی صورت میں) اتنے ہی دنوں تک وہ پھر ایک بستہ خون کی صورت اختیار کئے رہتا ہے اور پھر وہ اتنے ہی دنوں تک ایک مضغہ گوشت رہتا ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتے ہیں اور اسے چار باتوں (کے لکھنے) کا حکم دیتے ہیں اس سے کہا جاتا ہے کہ اس کے عمل، اس کا رزق، اس کی مدت حیات اور یہ کہ شقی ہے یا سعید، لکھ لے۔ اب اس نطفہ میں روح ڈالی جاتی ہے (خدا کی

وَيُوشِكُ أَنْ تَسْجُدَ فَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا وَتَسْتَأْذِنُ فَلَا يُؤْذَنُ لَهَا يُقَالُ لَهَا ارْجِعِي مَنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ۔

(۱۲۷۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُكْوَرَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

#### باب ۱۰۰۳۔ مَا جَاءَ فِي قَوْلِهِ وَهُوَ

الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَّاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ (۱۲۷۴) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى مَخِيلَةً فِي السَّمَاءِ أَقْبَلَ وَأَدْبَرَ وَدَخَلَ وَخَرَجَ وَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ فَإِذَا أَمْطَرَتِ السَّمَاءُ سُرِّيَ عَنْهُ فَعَرَفْتُهُ عَائِشَةُ ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَدْرِي لَعَلَّهُ كَمَا قَالَ قَوْمٌ فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَّتِهِمُ الْآيَةُ۔

#### باب ۱۰۰۴۔ ذِكْرُ الْمَلَائِكَةِ

(۱۲۷۵) قَالَ عَبْدُ اللَّهِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُونُ عِلْقَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ مَلَكًا فَيُؤَمِّرُ بَارِعَ كَلِمَاتٍ وَيُقَالُ لَهُ أَكْتُبْ عَمَلَهُ وَرِزْقَهُ وَأَجَلَهُ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ فَإِنَّ الرَّجُلَ مِنْكُمْ لَيَعْمَلُ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ إِلَّا ذِرَاعٌ



فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ كِتَابُهُ، فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ وَيَعْمَلُ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ، وَبَيْنَ النَّارِ إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔

متعین کی ہوئی تقدیر اس قدر ناقابل تغیر ہے کہ (ایک شخص (زندگی بھر نیک) عمل کرتا رہتا ہے اور جب جنت اور اس کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس کی تقدیر سامنے آ جاتی ہے اور دوزخ والوں کے عمل شروع کر دیتا ہے اسی طرح ایک شخص (زندگی بھر برے) اعمال کرتا رہتا ہے اور جب دوزخ اور اس کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ باقی رہ جاتا ہے (موت کے قریب) تو اس کی تقدیر آڑے آتی ہے اور جنت والوں کے عمل شروع کر دیتا ہے۔ (توبہ کر کے)

(۱۲۷۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ الْعَبْدَ نَادَى جِبْرِيلَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فَلَانًا فَأَحْبَبَهُ، فَيُحِبُّ جِبْرِيلُ فَيُنَادِي جِبْرِيلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فَلَانًا فَأَحْبَبُوهُ فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ۔

۱۲۷۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتے ہیں تو جبرائیل علیہ السلام سے فرماتے ہیں کہ اللہ فلاں شخص سے محبت کرتے ہیں تم بھی اس سے محبت رکھو! چنانچہ جبرائیل علیہ السلام بھی اس سے محبت رکھنے لگتے ہیں پھر جبرائیل علیہ السلام تمام اہل آسمان کو ندادیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت رکھتے ہیں اس لئے سب لوگ اس سے محبت رکھیں، چنانچہ تمام اہل آسمان اس سے محبت رکھنے لگتے ہیں اس کے بعد روئے زمین پر بھی اسے مقبولیت حاصل ہو جاتی ہے!

(۱۲۷۷) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَانَ وَهُوَ السَّحَابُ فَتَذْكُرُ الْأُمُورَ قُضِيَ فِي السَّمَاءِ فَتَسْتَرْقُ الشَّيَاطِينُ السَّمْعَ فَتَسْمَعُهُ، فَتُوحِيهِ إِلَى الْكُفَّانِ فَيَكْذِبُونَ مَعَهَا مِائَةَ كَذِبَةٍ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ۔

۱۲۷۷۔ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا تھا کہ ملائکہ عنان میں اترتے ہیں اور عنان سے مراد بادل (یا آسمان) ہے (راوی حدیث کی رائے میں) یہاں ملائکہ ان امور کا تذکرہ کرتے ہیں جن کا فیصلہ آسمان میں (جناب باری کی بارگاہ سے) ہو چکا ہوتا ہے اور یہیں سے شیاطین کچھ چوری چھپے سن لیتے ہیں، پھر کانہوں کو اس کی اطلاع دیتے ہیں اور یہ کان سوجھوٹ اپنی طرف سے لگا کر اسے بیان کرتے ہیں۔

(۱۲۷۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ الْمَلَائِكَةُ يَكْتُبُونَ الْأَوَّلَ فَإِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ طَوَّأَ الصُّحُفَ وَجَاوَزُوا يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ۔

۱۲۷۸۔ حضرت ابو ہریرہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جب جمعہ کا دن آتا ہے تو مسجد کے ہر دروازے پر فرشتے متعین ہو جاتے ہیں اور سب سے پہلے آنے والے اور پھر اس کے بعد آنے والوں کو ترتیب کے ساتھ لکھتے جاتے ہیں، پھر جب امام بیٹھ جاتا ہے (منبر پر خطبے کے لئے)، تو یہ فرشتے اپنے رجسٹر بند کر لیتے ہیں اور ذکر (خطبہ) سننے لگ جاتے ہیں۔

(۱۲۷۹) عَنْ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَسَنِ أَهْجُهُمْ أَوْ هَاجِهِمْ وَجِبْرِيلَ مَعَكَ۔

۱۲۷۹۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے حسان بن علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: مشرکین مکہ کی تم بھی ہجو کرو یا (یہ فرمایا کہ) ان کی ہجو کا جواب دو، جبرائیل علیہ السلام تمہارے ساتھ ہیں۔



۱۲۸۰۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا، اے عائشہ! یہ جبرائیل آئے ہیں تمہیں سلام کہہ رہے ہیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ علیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ آپ ﷺ وہ چیزیں دیکھتے ہیں جنہیں میں نہیں دیکھ سکتی، عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد نبی کریم ﷺ سے تھی۔

۱۲۸۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام سے ایک مرتبہ فرمایا ہم سے ملاقات کے لئے جتنی مرتبہ آپ آتے ہیں اس سے زیادہ کیوں نہیں آتے؟ بیان کیا کہ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”اور ہم نہیں اترتے لیکن آپ کے رب کے حکم سے“ اسی کا ہے جو کچھ کہ ہمارے سامنے ہے اور جو کچھ ہمارے پیچھے ہے“ آخر آیت تک“!

۱۲۸۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جبرائیل علیہ السلام نے قرآن مجید مجھے (عرب کے) ایک ہی لغت کے مطابق پڑھ کر سکھایا تھا لیکن میں اس میں برابر اضافہ کی خواہش کا اظہار کرتا رہا، تا آنکہ سات لغات عرب پر اس کا نزول ہوا۔

فائدہ:- قرآن مجید کی سات قراتوں کی طرف اشارہ ہے جن کا تفصیلی ثبوت صحیح روایات و احادیث سے ہے، جیسا کہ ہر زبان میں مختلف مقامات کی زبان کا اختلاف ہوتا ہے اردو، اپنے محدود دائرے کے باوجود، اپنے محاوروں اور زبان کا بڑا اختلاف رکھتی ہے، لکھنؤ اور دہلی کی ٹکسالی بولیوں میں زمین اور آسمان کا فرق ہے، عرب میں تو یہ حال تھا کہ ہر قبیلہ ایک الگ دنیا میں رہتا تھا اور محاورے، بلکہ، زبیر تک کے فرق کو انتہائی درجے میں ملحوظ رکھا جاتا ہے، مقصد یہ ہے کہ قرآن مجید اپنے معنی اور مقصد کے اعتبار سے اگرچہ ایک ہے لیکن قرات میں نزول کے اعتبار سے خود خداوند کریم نے اس کی سات قراتیں عرب کے فصیح و بلیغ قبیلوں کی زبان کے اعتبار سے۔ قرار دی ہیں۔

۱۲۸۳۔ حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ منبر پر اس آیت کی تلاوت فرما رہے تھے ”ونادوا یا مالک“ (اور وہ پکاریں گے اے مالک) (داروغہ جہنم کا نام)۔

۱۲۸۴۔ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا انہوں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا، کیا آپ پر کوئی دن احد کے دن سے بھی زیادہ سخت گزرا ہے؟ آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا (تمہیں معلوم ہی ہے کہ) تمہاری قوم (قریش) کی طرف سے میں نے کتنی مصیبتیں اٹھائی ہیں لیکن اس سارے دور میں یوم عقبہ کا واقعہ مجھ پر سب سے زیادہ سخت تھا، یہ وہ موقع ہے جب میں نے (طائف کے سردار) ابن عبد یلیل بن عبد کلال

(۱۲۸۰) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ هَذَا جِبْرِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ فَقَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ تَرَى مَا لَا أَرَى تُرِيدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(۱۲۸۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَجِبْرِيلَ لَا تَزُورُنَا أَكْثَرَ مِمَّا تَزُورُنَا قَالَ فَزَلْتُ وَمَا تَنْزِلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا (الآية)۔

(۱۲۸۲) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقْرَأَنِي جِبْرِيلُ عَلَى حَرْفٍ فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَزِيدُهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ۔

(۱۲۸۳) عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمِيَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَنَادَوْا يَا مَالِكَ۔

(۱۲۸۴) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ أَتَى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمٍ أُحُدٍ قَالَ لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكَ مَا لَقِيتُ وَكَانَ أَشَدَّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَلِيلَ بْنِ عَبْدِ كَلَالٍ فَلَمْ يَجِبْنِي إِلَى مَا رَدْتُ فَأَنْطَلَقْتُ وَأَنَا



مَنْهُمْ عَلَى وَجْهِ فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا وَأَنَا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ  
فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظْلَتْنِي فَنَظَرْتُ فَإِذَا  
فِيهَا جِبْرِيلُ فَنَادَانِي فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ  
لَكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ  
لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ  
عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ ذَلِكَ فِيمَا شِئْتَ إِنَّ شِئْتَ  
أَنْ أُطَبِّقَ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبِينَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ  
يَعْبُدُ اللَّهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا۔

کی پناہ کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا تھا لیکن اس نے میرے مطالبے کو رد کر دیا تھا۔ میں وہاں سے انتہائی ملول اور رنجیدہ واپس ہوا، پھر جب میں قرن الثعالب پہنچا تب میرا غم کچھ ہلکا ہوا۔ میں نے اپنا سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ بدلی کا ایک ٹکڑا اوپر ہے اور اس نے مجھ پر سایہ کر رکھا ہے، میں نے دیکھا کہ جبرائیل علیہ السلام اس میں موجود ہیں انہوں نے مجھے آواز دی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے بارے میں آپ کی قوم کی باتیں سن چکا ہے اور جو انہوں نے رد کر دیا ہے وہ بھی! آپ کے پاس اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کے فرشتے کو بھیجا ہے آپ ان کے بارے میں جو چاہیں اس کا اسے حکم دیجئے۔ اس کے بعد مجھے پہاڑوں کے فرشتے نے آواز دی، انہوں نے مجھے سلام کیا اور کہا کہ اے محمد! پھر انہوں نے وہی بات کہی (جو جبرائیل علیہ السلام کہہ چکے تھے) آپ جو چاہیں (اس کا حکم مجھے فرمائیے) اگر آپ چاہیں تو میں ان خشکین ان پر لاد کر گرا دوں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا، مجھے تو اس کی امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی صلب سے ایسی اولاد پیدا کرے گا جو تنہا اسی اللہ کی عبادت کرے گی اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے گی۔

فائدہ:- یہ طائف کا وہ واقعہ ہے جب وہاں کے سرداروں کے اشارے پر پتھر برسائے گئے تھے، جب ابوطالب کا انتقال ہوا تو آنحضور ﷺ اس امید پر طائف گئے تھے کہ ممکن ہے وہاں کے لوگ اسلام کی طرف متوجہ ہو جائیں اور آپ ﷺ کے ساتھ ہمدردی کریں، آپ ﷺ نے وہاں پہنچ کر وہاں کے تین سرداروں کو اسلام کی دعوت دی، اپنی قوم کی کج روی، اسلام بیزاری اور آپ کے ساتھ غلط طرز عمل کی داستان انہیں سنائی لیکن ان سب نے آپ کی دعوت کو نہایت بدتمیزی کے ساتھ رد کیا اور جب آپ واپس تشریف لانے لگے تو آپ کو مزید ستانے کے لئے ظالموں نے آپ پر پتھر برسائے اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔

☆ مکہ کے دو مشہور پہاڑ مراد ہیں، جبل البقیس اور قعیقعان۔ محدثین نے اس کے علاوہ دوسرے پہاڑوں کے نام بھی لئے ہیں!

(۱۲۸۵) أَبُو اسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ حُبَيْشٍ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّهُ رَأَىٰ جِبْرِيلَ لَهُ سِتْمِائَةٌ جَنَاحٍ۔

۱۲۸۵۔ حضرت ابواسحاق شیبانیؒ نے حدیث بیان کی کہ میں نے زید بن حبیشؒ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ“ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بیان کیا کہ ہم سے ابن مسعودؒ نے بیان کیا تھا کہ آنحضور ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام کو (اپنی اصلی صورت میں) دیکھا تو ان کے چھ سوبازو تھے!

(۱۲۸۶) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَقَدْ رَأَىٰ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَىٰ قَالَ رَأَىٰ رَفْرَفًا أَخْضَرَ سَدًّا فَوْقَ السَّمَاءِ۔

۱۲۸۶۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے (اللہ تعالیٰ کے ارشاد) ”لَقَدْ رَأَىٰ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَىٰ“ کے متعلق فرمایا کہ آنحضور ﷺ نے ایک سبز رنگ کا بچھونا دیکھا تھا جو آسمان میں افق پر محیط تھا۔



(۱۲۸۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ فَبَاتَ غَضَبًا عَلَيْهَا لَعَنَتَهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تَصْبَحَ.

۱۲۸۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اگر کسی مرد نے اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلایا، لیکن اس نے آنے سے انکار کر دیا اور مرد اس پر غصہ ہو کر سو گیا تو صبح تک فرشتے اس عورت پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں (اگر یہ واقعات میں پیش آیا ہو)

(۱۲۸۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرَى بِي مُوسَى رَجُلًا أَدَمَ طَوَالًا جَعْدًا كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنْوَةِ وَرَأَيْتُ عَيْسَى رَجُلًا مَرْبُوعًا مَرْبُوعَ الْخَلْقِ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ سَبَطَ الرَّاسِ وَرَأَيْتُ مَلَكًا خَازِنَ النَّارِ وَالْجَّالِ فِي آيَاتٍ أَرَاهُنَّ اللَّهُ إِيَّاهُ فَلَا تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِنْ لِقَائِهِ.

۱۲۸۸۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، شب معراج میں نے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا تھا، گندمی رنگ، قد نکلتا ہوا اور بال گھنگھریالے تھے، ایسے لگتے تھے جیسے قبیلہ شنوہ کا کوئی شخص اور میں نے عیسیٰ کو بھی دیکھا تھا، درمیانہ قد، سڈول جسم رنگ سرخی اور سفیدی لئے ہوئے اور سر کے بال سیدھے تھے (یعنی گھنگھریالے نہیں تھے) اور میں نے جہنم کے داروغہ کو بھی دیکھا تھا اور دجال کو بھی، منجملہ ان آیات کے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دکھائی تھیں، پس (اے نبی) ان سے ملاقات کے بارے میں آپ کسی شک و شبہ میں نہ رہیے۔

#### باب ۱۰۰۵ . مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الْجَنَّةِ وَأَنَّهَا مَخْلُوقَةٌ

(۱۲۸۹) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ فَإِنَّهُ يُعْرَضُ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ فَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ.

#### باب ۱۰۰۵۔ جنت کی صفت کے متعلق روایات

۱۲۸۹۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص مرتا ہے تو (روزانہ) صبح و شام اس کی قیام گاہ اس کے سامنے لائی جاتی ہے اگر وہ جنتی ہے تو جنت کی قیام گاہ اس کے سامنے لائی جاتی ہے اگر وہ دوزخی ہے تو دوزخ کی۔

(۱۲۹۰) عَنْ عُمَرَ بْنِ حَصِينٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَطْلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَأَطْلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ.

۱۲۹۰۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا تو جنتیوں میں زیادتی فقراء کی نظر آئی اور میں نے دوزخ میں جھانک کر دیکھا تو دوزخیوں میں زیادتی عورتوں کی نظر آئی۔

فائدہ:- یہ ملحوظ رہے کہ یہ اس وقت کا نبی کریم ﷺ کا صرف مشاہدہ ہے۔ ممکن ہے اس وقت عورتوں کی تعداد جہنم میں زیادہ رہی ہو، بہر حال حدیث میں جنس عورت کا کوئی حکم نہیں بیان ہوا ہے اور نہ ہر زمانے کی کیفیت کا مشاہدہ تھا، عورتوں میں کچھ عیب ایسے ہوتے ہیں جو عام طور پر مردوں میں نہیں ہوتے، بعض احادیث میں عورتوں کی جہنم میں کثرت کی وجہ انہیں عیوب کا پایا جانا بتایا گیا ہے۔ بہر حال حدیث میں عورتوں کی تنقیص نہیں کی گئی ہے بلکہ جیسا کہ بعض دوسری احادیث میں اشارہ ہے عورتوں کو اپنے مخصوص عیوب سے دامن بچانے کی ترغیب دی گئی ہے

(۱۲۹۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ

۱۲۹۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں جنت دیکھی، میں نے اس میں ایک عورت کو دیکھا جو ایک محل کے کنارے وضو



قَصُرَ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ فَقَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ  
فَلَمَّا كُرْتُ غَيْرَتَهُ، فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَبَكَى عُمَرُ وَقَالَ  
أَعْلَيْكَ أَغَارُ يَا رَسُولَ اللَّهِ۔

(۱۲۹۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَ زُمْرَةٍ تَلْجُ الْجَنَّةَ  
صُورَتُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا يَبْصُقُونَ فِيهَا  
وَلَا يَمْتَحِطُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ انْتِثُهُمْ فِيهَا الذَّهَبُ  
أَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمُجَامِرُهُمْ الْأَلْوَةُ  
وَرَشْحُهُمْ الْمِسْكُ وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرَى  
مُخُّ سَوْقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ لَا اخْتِلَافَ  
بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ قُلُوبُهُمْ قَلْبٌ وَاحِدٌ يُسَبِّحُونَ اللَّهَ  
بُكْرَةً وَعَشِيًّا۔

(۱۲۹۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ  
عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّذِينَ عَلَى إِثْرِهِمْ كَاشِدٌ  
كَوْكَبٍ إِضَاءَةٌ قُلُوبُهُمْ عَلَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ  
لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ  
زَوْجَتَانِ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا يُرَى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَرَاءِ  
لَحْمِهَا مِنَ الْحُسْنِ يُسَبِّحُونَ اللَّهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا  
لَا يَسْقَمُونَ وَلَا يَمْتَحِطُونَ وَلَا يَبْصُقُونَ انْتِثُهُمْ  
الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَأَمْشَاطُهُمْ الذَّهَبُ وَوُقُودُ  
مَجَامِرِهِمُ الْأَلْوَةُ۔

(۱۲۹۴) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَدْخُلَنَّ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ  
أَلْفًا أَوْ سَبْعُ مِائَةِ أَلْفٍ لَا يَدْخُلُ أَوَّلُهُمْ حَتَّى يَدْخُلَ  
آخِرُهُمْ وَجُوهُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ۔

(۱۲۹۵) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَهْدَى لِلنَّبِيِّ

کر رہی تھی میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ تو فرشتوں نے مجھے بتایا کہ عمر  
بن خطاب کا۔ مجھے اس وقت ان کی غیرت یاد آئی اور میں وہاں سے لوٹ  
آیا (اندر داخل نہیں ہوا) یہ سن کر عمر رضی اللہ عنہ رو دیئے اور کہنے لگے، کیا  
آپ کے ساتھ بھی غیرت کروں گا یا رسول اللہ؟

۱۲۹۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے  
فرمایا جنت میں داخل ہونے والی سب سے پہلی جماعت والوں کے  
چہرے ایسے ہوں گے جیسے چودھویں کا چاند اور نہ اس میں تھوکیں گے، نہ  
ان کی ناک سے کوئی آلائش آئے گی اور نہ وہ بول و براز کریں گے ان  
کے برتن سونے کے ہوں گے، کنگھے سونے چاندی کے ہوں گے انگلیٹھیوں  
کا ایندھن عود کا ہوگا، پسینہ مشک جیسا ہوگا اور ہر شخص کی، دو بیویاں ہوں گی  
جن کی حسن و خوبصورتی کا یہ عالم ہوگا کہ پنڈلیوں کا گودا گوشت کے اوپر  
سے دکھائی دے گا، نہ جنتیوں میں کوئی اختلاف ہوگا اور نہ بغض و عناد۔ ان  
کے دل ایک ہوں گے اور وہ صبح شام تسبیح پڑھتے رہیں گے۔

۱۲۹۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت  
میں داخل ہونے والی سب سے پہلی جماعت والوں کے چہرے ایسے منور  
ہوں گے جیسے چودھویں کا چاند! جو جماعت اس کے بعد داخل ہوگی ان  
کے چہرے سب سے زیادہ چمکدار ستارے جیسے ہوں گے۔ ان کے دل  
ایک ہوں گے کہ کوئی بھی اختلاف ان میں نہ ہوگا اور نہ ایک دوسرے سے  
بغض و حسد کا کوئی سوال ہوگا، ہر شخص کی دو بیویاں ہوں گی ان کے حسن و  
خوبصورتی کا یہ عالم ہوگا کہ ان کے پنڈلیوں کا گودا گوشت کے اوپر سے  
دکھائی دے گا وہ اس میں صبح شام اللہ کی تسبیح کرتے رہیں گے نہ ان کے  
پاس سے کسی بیماری کا گزر ہوگا، نہ ان کی ناک میں کوئی آلائش آئے گی  
اور نہ تھوک آئے گی، ان کے برتن سونے اور چاندی کے ہوں گے اور  
کنگھے سونے کے ہوں گے اور ان کی انگلیٹھیوں کا ایندھن الوہ کا ہوگا۔

۱۲۹۴۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ  
نے فرمایا، میری امت میں سے ستر ہزار یا (آپ نے یہ فرمایا کہ) سات  
لاکھ کی ایک جماعت جنت میں بیک وقت داخل ہوگی اور ان سب کے  
چہرے ایسے ہوں گے جیسے چودھویں کا چاند ہوتا ہے۔

۱۲۹۵۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم



صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةٌ سُدُسٌ وَكَأَنَّ يَنْهَى عَنِ  
الْحَرِيرِ فَعَجَبَ النَّاسُ مِنْهَا فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ  
بِيَدِهِ لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ  
هَذَا۔

(۱۲۹۶) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ  
الرَّاحِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا۔

(۱۲۹۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً  
يَسِيرُ الرَّاحِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ وَاقْرَأُوا إِن شِئْتُمْ  
وَوَظِلُّ مَمْدُودٍ وَلَقَابُ قَوْسٍ أَحَدِكُمْ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ  
مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ أَوْ تَغْرُبُ۔

(۱۲۹۸) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ دُرِّ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ  
يَتَرَاءَوْنَ أَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا يَتَرَاءَوْنَ  
الْكُوكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ فِي الْأُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ  
أَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ تِلْكَ  
مَنَازِلُ الْأَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ بَلَى وَالَّذِي نَفْسِي  
بِيَدِهِ رِجَالٌ آمَنُوا بِاللَّهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِينَ۔

ﷺ کی خدمت میں سندس (ایک خاص قسم کا ریشم) کا ایک جبہ ہدیہ پیش  
کیا گیا۔ آنحضور ﷺ (مردوں کے لئے) ریشم کے استعمال سے پہلے ہی  
منع کر چکے تھے، صحابہ نے اس جبے کو بہت ہی پسند کیا تو آنحضور ﷺ نے  
فرمایا کہ جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے بہتر ہیں۔

۱۲۹۶۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم  
ﷺ نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں ایک سو سو  
سال تک چل سکتا ہے اور پھر بھی اس کو طے نہ کر سکے گا۔

۱۲۹۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے  
فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں ایک سو سو سال  
تک چل سکے گا۔ اور اگر تمہارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو "وَوَظِلُّ مَمْدُودٍ"  
اور کسی شخص کے لئے ایک کمان کے برابر جنت میں جگہ اس پوری کائنات  
سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے۔

۱۲۹۸۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ  
نے فرمایا، جنت پانے والوں کو ان سے اوپر کے بالا خانوں میں رہنے  
والے (یعنی دوسرے) ان سے بلند مرتبہ جنتی ایسے نظر آئیں گے جیسے  
مشرق و مغرب کی جانب، بہت دور، افق پر چمکنے والا کوئی ستارہ تمہیں نظر  
آتا ہے ان میں ایک طبقہ کو دوسرے پر جو فضیلت حاصل ہوگی اس کی وجہ  
سے مراتب میں یہ فرق ہوگا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ!  
یہ تو انبیاء کے محل ہوں گے جنہیں انبیاء کے سوا اور کوئی نہ پاسکے گا؟  
آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ نہیں، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں  
میری جان ہے یہ ان لوگوں کے محلات ہوں گے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان  
لائے ہوں گے اور انبیاء کی تصدیق کی ہوگی (اور ایمان اور تصدیق کا پورا  
پورا حق ادا کیا ہوگا۔

### باب ۱۰۰۶۔ صفة النار وأنها مخلوقة

(۱۲۹۹) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَمِّيُّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرَدُوهَا  
بِالْمَاءِ۔

(۱۳۰۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ جُزْءٌ مِنْ

### باب ۱۰۰۶۔ دوزخ کے اوصاف، اور یہ کہ وہ مخلوق ہے

۱۲۹۹۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم  
ﷺ نے فرمایا بخار جہنم کے سانس کے اثر سے ہوتا ہے اسے پانی سے ٹھنڈا  
کر لیا کرو۔

۱۳۰۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے  
فرمایا: تمہاری (دنیا کی) آگ جہنم کی آگ کے مقابلے میں ستر واں



حصہ ہے (اپنی گرمی اور بلاکت خیزی میں) کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! (کفار اور گنہگاروں کے عذاب کے لئے تو) یہ ہماری دنیا کی آگ بھی بہت تھی! آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ دنیا کی آگ کے مقابلے میں، جہنم کی آگ ابتر گنا بڑھ کر ہے۔

سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ كَأَنَّكَ لَكَا فَيَّةٌ قَالَ فَضِلَّتْ عَلَيْهِنَ بِتِسْعَةٍ وَسِتِّينَ جُزْءًا أَكْثَرُ مِنْ مِثْلِ حَرِّهَا۔

فائدہ:- اس حدیث کی بعض روایتوں میں عدد کی کمی بیشی بھی ہے۔ مقصد صرف انتہائی شدت کو بیان کرنا ہے عام طور سے یہ اعداد عرب کے محاورے میں مبالغہ اور کسی چیز کی انتہائی (زیادتی کو بیان کرنے کے لئے بولے جاتے تھے، مراد ان اعداد میں منحصر نہیں ہوتی تھی۔

۱۳۰۱۔ حضرت اسامہؓ نے فرمایا آنحضور ﷺ کو میں نے یہ فرماتے سنا تھا کہ قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا اور جہنم میں ڈال دیا جائے گا آگ میں اس کی آنکھیں باہر نکل آئیں گی اور وہ شخص اس طرح چکر لگانے لگے گا۔ جیسے گدھا اپنی چکی پر گردش کیا کرتا ہے (تیزی کے ساتھ) جہنم میں ڈالے جانے والے اس کے قریب آ کر جمع ہو جائیں گے اور اس سے کہیں گے، اے فلاں! یہ تمہاری کیا درگت بنی! کیا تم ہمیں اچھے کام کرنے کے لئے نہیں کہتے تھے اور کیا تم برے کاموں سے ہمیں منع نہیں کیا کرتے تھے؟ وہ شخص کہے گا کہ جی ہاں! میں تمہیں تو اچھے کاموں کا حکم دیتا تھا لیکن خود نہیں کرتا تھا، برے کاموں سے تمہیں منع بھی کرتا تھا لیکن میں اسے خود کیا کرتا تھا۔

(۱۳۰۱) عَنْ أُسَامَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُهُ فِي النَّارِ فَيَذُورُ كَمَا يَذُورُ الْحِمَارُ بِرَحَاهُ فَيَجْتَمِعُ أَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُولُونَ أَيُّ فُلَانٍ مَا شَأْنُكَ الْيَسَّ كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ كُنْتُ أَمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتِيهِ وَأَنْهَاكُمُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيهِ۔

### باب ۱۰۰۷۔ ابلیس اور اس کی فوج کے اوصاف

۱۳۰۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ پر سحر ہو گیا تھا، آپ کے ذہن میں یہ بات ہوتی تھی کہ فلاں کام میں کر سکتا ہوں لیکن آپ اسے کر نہیں پاتے تھے، ایک دن آپ نے بلایا (عائشہ رضی اللہ عنہا کو) اور پھر دوبارہ بلایا، اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ تمہیں معلوم بھی ہوا، اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ چیز بتادی ہے جس میں میری شفاء مقدر ہے، میرے پاس دو حضرات آئے ایک صاحب تو میرے سر کی طرف بیٹھ گئے اور دوسرے پاؤں کی طرف پھر ایک صاحب نے دوسرے سے کہا انہیں (آنحضور کو) بیماری کیا ہے؟ دوسرے صاحب نے جواب دیا کہ ان پر سحر ہوا ہے انہوں نے پوچھا، سحران پر کس نے کیا ہے؟ جواب دیا کہ لبید بن اعصم نے، پوچھا کہ وہ سحر (ٹونا) رکھا کس چیز میں ہے؟ کہا کہ کنگھے میں، کتان میں اور کھجور کے خشک خوشے کے غلاف میں۔ پوچھا اور وہ چیزیں

### باب ۱۰۰۷۔ صِفَةُ ابْلِيسَ وَجُنُودِهِ

(۱۳۰۲) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) قَالَتْ سَحَّرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا يَفْعَلُهُ حَتَّى كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ دَعَا وَدَعَا ثُمَّ قَالَ أَشْعَرْتُ أَنَّ اللَّهَ أَفْتَانِي فِيمَا فِيهِ شِفَائِي أَتَانِي رَجُلَانِ فَقَعَدَا أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلِي فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ مَا وَجَعَ الرَّجُلُ قَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ قَالَ فِيمَاذَا قَالَ فِي مُشْطٍ وَمُشَاقَّةٍ وَجُفٍّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ قَالَ فَأَيْنَ هُوَ قَالَ فِي بَثْرٍ ذَرَوَانِ فَخَرَجَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لِعَائِشَةَ حِينَ رَجَعَ نَحَلْهَا كَأَنَّهَا رُؤْسُ الشَّيَاطِينِ فَقُلْتُ اسْتَخَرْتُ جَنَّتَهُ



فَقَالَ لَا أَمَّا أَنَا فَقَدْ شَفَانِي اللَّهُ وَخَشِيتُ أَنْ يُشِيرَ ذَلِكَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا ثُمَّ دُفِنَتِ الْبُتْرُ۔

ہیں کہاں؟ کہا کہ بیرذروان میں! پھر نبی کریم ﷺ بیرذروان تشریف لے گئے، اور واپس آئے تو عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا وہاں کے کھجور کے درخت ایسے ہیں جیسے شیطان کی کھوپڑی! میں نے آنحضور ﷺ سے پوچھا، وہ ٹونا آپ نے نکلویا بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں مجھے تو اللہ تعالیٰ نے خود شفا دے دی ہے اور میں نے اسے اس خیال سے نہیں نکلویا کہ کہیں اس کی وجہ سے لوگوں میں کوئی مفسدہ نہ پھیل جائے اس کے بعد وہ کنواں پاٹ دیا گیا۔

(۱۳۰۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ فَيَقُولُ مَنْ خَلَقَ كَذَا مَنْ خَلَقَ كَذَا حَتَّى يَقُولَ مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ فَإِذَا بَلَغَهُ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ وَلْيَنْتَهَ۔

۱۳۰۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے پاس شیطان آتا ہے اور تمہارے دل میں پہلے تو یہ سوال پیدا کرتا ہے کہ فلاں چیز کس نے پیدا کی فلاں چیز کس نے پیدا کی اور آخر میں بات یہاں تک پہنچاتا ہے کہ خود تمہارے رب کو کس نے پیدا کیا، جب اس حد تک پہنچ جائے تو اللہ سے پناہ مانگنی چاہئے اور تصورات کا سلسلہ ختم کر دینا چاہئے۔

(۱۳۰۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ إِلَى الْمَشْرِقِ فَقَالَ هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هُنَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هُنَا مَنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرُّ الشَّيْطَانِ۔

۱۳۰۴۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ مشرق کی طرف اشارہ کر کے فرما رہے تھے کہ ہاں! فتنہ اسی طرف ہے جہاں سے شیطان کا سینگ نکلتا ہے۔

(۱۳۰۵) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَجَنَحَ اللَّيْلُ أَوْ كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ فَكُفُّوا صَبْيَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ فَخَلُّوهُمْ وَأَغْلِقْ بَابَكَ وَادْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَأَطْفِئِ مِصْبَاحَكَ وَادْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَأَوْكُ سِقَائِكَ وَادْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَخَمِّرْ إِنْاءَكَ وَادْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَلَوْ تَعَرَّضُ عَلَيْهِ شَيْئًا۔

۱۳۰۵۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ رات شروع ہوتے ہی اپنے بچوں کو اپنے پاس (گھر میں جمع کر لیا کرو کیونکہ شیاطین اسی وقت هجوم کرنا شروع کرتے ہیں پھر جب رات کی کچھ تاریکی پھیل جائے تو انہیں چھوڑ دو) (سونے کے لئے) پھر اللہ کا نام لے کر اپنا دروازہ بند کرو، اللہ کا نام لے کر چراغ بجھا دو، پانی کے برتن اللہ کا نام لے کر ڈھک دو اور دوسرے برتن بھی اللہ کا نام لے کر ڈھک دو اور اگر ڈھکن نہ ہو تو عرض میں ہی کوئی چیز رکھ دو۔

(۱۳۰۶) عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ صُرَدٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلَانِ يَسْتَبَانِ فَاَحَدُهُمَا أَحْمَرٌ وَجْهُهُ، وَانْتَفَخَتْ أَوْدَاجُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا أَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجْدُلُو قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ

۱۳۰۶۔ حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا اور (قریب ہی) دو آدمی گالم گلوچ کر رہے تھے اتنے میں ایک شخص کا چہرہ (غصے سے سرخ ہو گیا اور گردن کی رگیں پھول گئیں آنحضور ﷺ نے فرمایا مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے کہ اگر یہ شخص اسے پڑھ لے تو اس کا غصہ جاتا رہے اگر یہ شخص پڑھ لے (ترجمہ)



میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی شیطان سے، تو اس کا غصہ جاتا رہے گا لوگوں نے اس پر اس سے کہا کہ نبی کریم ﷺ فرما رہے ہیں کہ تمہیں شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہئے، اس نے کہا کیا میں کوئی دیوانہ ہوں!

الشَّيْطَانُ ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ فَقَالُوا لَهُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَوَّذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَقَالَ وَهَلْ بِي جُنُونٌ۔

۱۳۰۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جمائی شیطان کی طرف سے ہے پس جب کسی کو جمائی آئے تو اسے حتی الامکان روکنے کی کوشش کرنی چاہئے، کیونکہ جب (جمائی لیتے ہوئے) آدمی ”ہا“ کرتا ہے شیطان اس پر ہنستا ہے۔

(۱۳۰۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُرِدِّهِ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَالَ هَا ضَحِكَ الشَّيْطَانُ۔

فائدہ:- جس طرح جمائی کو شیطان کی طرف سے کہا گیا ہے، چھینک کی اسناد دوسری احادیث میں رحمان کی طرف سے کی گئی ہے، وجہ یہ ہے کہ جمائی سستی اور کسل کی علامت ہے جس سے شیطان خوش ہوتا ہے اس لئے اس کی نسبت شیطان کی طرف کی گئی ہے کیونکہ خباثت اور برائیوں کی نسبت شیطان کی طرف ہوتی ہے دوسری طرف اگر کسی بیماری کا نتیجہ نہ ہو تو عام حالات میں چھینک سے طبیعت میں نشاط اور جودت پیدا ہوتی ہے اس لئے اس کی نسبت رحمان کی طرف کی گئی، کیونکہ طیبات اور تمام اچھائیاں اللہ کی طرف منسوب ہیں۔

۱۳۰۸۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہے اس لئے اگر کوئی برا اور ڈراؤنا خواب دیکھے تو بائیں طرف تھوکر کے اللہ کی شیطان کے شر سے پناہ مانگے اس وقت شیطان اسے کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

(۱۳۰۸) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ حُلْمًا يَخَافُهُ فَلْيُصْقِ عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ۔

۱۳۰۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص سو کر اٹھے اور پھر وضو کرے تو تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالنا چاہئے، کیونکہ شیطان رات بھر اس کی ناک کے سرے پر رہتا ہے۔

(۱۳۰۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَرَاهُ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَتَوَضَّأْ فَلْيَسْتَنْشِرْ ثَلَاثًا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيتُ عَلَى خَيْشُومِهِ۔

### باب ۱۰۰۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

اور پھیلا دیئے ہم نے زمین پر ہر طرح کے جانور

۱۳۱۰۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ منبر پر خطبہ دیتے ہوئے فرما رہے تھے کہ سانپوں کو مار ڈالا کرو (خصوصاً) ان کو جن کے سروں پر دو نقطے ہوتے ہیں۔ اور دم بریدہ سانپ کو بھی، کیونکہ یہ دونوں آنکھ کی روشنی تک کو زائل کر دیتے ہیں (اگر آدمی کی نظر ان پر پڑ جائے) اور حمل تک گرا دیتے ہیں (اگر کوئی عورت انہیں دیکھ لے) عبد اللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں ایک سانپ کو مارنے کی کوشش

### باب ۱۰۰۸۔ قول اللہ

تَعَالَى وَبَتَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ

(۱۳۱۰) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ أَقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَأَقْتُلُوا ذَا الطُّفَيْتَيْنِ وَالْأَبْتَرِ فَإِنَّهُمَا يَطْمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبْلَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَبَيْنَا أَنَا أَطَارِدُ حَيَّةً لَأَقْتُلَهَا فَنَادَانِي أَبُو لُبَابَةَ لَا تَقْتُلْهَا فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ



بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ قَالَ إِنَّهُ نَهَى بَعْدَ ذَلِكَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ وَهِيَ الْعَوَامِرُ۔  
 کر رہا تھا کہ مجھ سے ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے پکار کر کہا کہ اسے نہ ماریے میں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے تو سانپوں کو مارنے کا حکم دیا تھا لیکن انہوں نے بتایا کہ بعد میں پھر آنحضور ﷺ نے گھروں میں رہنے والے سانپوں کو مارنے سے منع کر دیا تھا، ایسے سانپ عوامر کہلاتے ہیں۔

فائدہ:- حدیث کے ظاہری الفاظ سے تعمیم مفہوم ہوتی ہے، لیکن امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ممانعت خاص مدینہ منورہ کے گھروں کے سانپوں کو مارنے سے آئی ہے۔ بعض حضرات نے شہروں کے مکانات میں رہنے والے سانپ کو مارنے کی حد تک ممانعت کی تعلیم کی ہے۔ بہر حال ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ عموماً گھروں کے سانپ جنات ہوتے ہیں جو کبھی کبھی سانپ کی صورت میں متشکل ہو جاتے ہیں۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث میں منقول ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ ان گھروں میں رہنے والے سانپ عوامر ہوتے ہیں۔ اس لئے جب تم انہیں دیکھ لو تو تین (مرتبہ یاد دہانی) انہیں متنبہ کرو، اگر اس کے بعد بھی وہ باز نہ آئیں تو انہیں مار ڈالو۔

## باب ۱۰۰۹۔ خَيْرُ مَالِ

## الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتَّبِعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ

(۱۳۱۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوُ الْمَشْرِقِ وَالْفَخْرُ وَالْخِيَلَاءُ فِي أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ وَالْفَدَّادِينَ أَهْلُ الْوَبَرِ وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ۔

## باب ۱۰۰۹۔ مسلمان کا سب سے عمدہ سرمایہ وہ بکریاں

ہوں گی جنہیں وہ پہاڑ کی چوٹی پر لے کر چلا جائے گا۔

۱۳۱۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کفر کی بنیاد مشرق میں ہے اور فخر اور تکبر گھوڑے والوں، اونٹ والوں اور کسانوں میں ہوتا ہے جو (عموماً) گاؤں کے رہنے والے ہوتے ہیں لیکن بکری والوں میں سکینت ہوتی ہے۔

(۱۳۱۲) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو أَبِي مَسْعُودٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ أَشَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدِهِ نَحْوَ الْيَمَنِ فَقَالَ الْإِيمَانُ يَمَانٌ هَهُنَا إِلَّا إِنْ الْقَسْوَةُ وَغَلَطَ الْقُلُوبُ فِي الْفَدَّادِينَ عِنْدَ أَصُولِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ فِي رَبِيعَةٍ وَمُضَرٍ۔

۱۳۱۲۔ حضرت عقبہ بن عمرو ابومسعود رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے یمن کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ایمان تو ادھر ہے، یمن میں وہاں، اور قساوت اور سخت دلی اس طرف ہے جدھر سے شیطان کے دونوں سینگ طلوع ہوتے ہیں (سورج کے طلوع کے وقت، مشرق کی طرف سے) قبیلہ ربیعہ، اور مضر کے کسانوں میں، ان کے اونٹوں کی دم کے پیچھے۔

(۱۳۱۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاخَ الدِّيَكَةِ فَسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهْيَقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ رَأَى شَيْطَانًا۔

۱۳۱۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جب مرغ کو بانگ دیتے سنا کرو (سحر کے وقت) تو اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کے لئے دعاء کیا کرو، کیونکہ وہ فرشتے کو دیکھ کر (بانگ دیتا ہے) اور جب گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے اللہ کی پناہ مانگو، کہ وہ شیطان کو دیکھ کر (آواز دیتا ہے)۔

(۱۳۱۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَدْتُ أُمَّةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ

۱۳۱۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، بنی اسرائیل کا ایک طبقہ (مسخ ہونے کے بعد) ناپید ہو گیا کچھ معلوم



لَا يُدْرَى مَا فَعَلْتُ وَإِنِّي لَا أُرَاهَا إِلَّا الْفَارَّ إِذَا وَضِعَ لَهَا  
الْبَانُ الْإِبِلِ لَمْ تَشْرَبْ وَإِذَا وَضِعَ لَهَا الْبَانُ الشَّاءِ  
شَرِبَتْ وَحَدَّثْتُ كَعْبًا فَقَالَ أَنْتَ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ، قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لِي مِرَارًا فَقُلْتُ  
أَفَاقْرَأُ التَّوْرَةَ۔

نہیں ان کا کیا ہوا، میرا تو خیال ہے کہ انہیں چوہے کی صورت میں مسخ کر  
دیا گیا تھا چوہوں کے سامنے جب اونٹ کا دودھ رکھا جاتا ہے تو وہ اسے  
نہیں پیتے، لیکن اگر بکری کا دودھ رکھا جائے تو پی جاتے ہیں، پھر میں نے  
یہ حدیث حضرت کعب احبار سے بیان کی تو انہوں نے (حیرت سے)  
پوچھا کیا واقعی آپ نے آنحضور ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے؟ کئی مرتبہ  
انہوں نے یہ سوال کیا میں اس پر بولا، کیا میں نے تورات پڑھی ہے (کہ  
اس میں سے دیکھ کر بیان کر دوں گا)۔

باب ۱۰۰۹۔ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي شَرَابٍ  
أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ فَإِنَّ فِي إِحْدَى  
جَنَاحَيْهِ دَاءٌ وَفِي الْآخَرَى شِفَاءٌ

(۱۳۱۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي  
شَرَابٍ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ ثُمَّ لِيَنْزِعْهُ فَإِنَّ فِي إِحْدَى  
جَنَاحَيْهِ دَاءٌ وَالْآخَرَى شِفَاءٌ۔

باب ۱۰۰۹۔ جب مکھی کسی کے مشروب میں پڑ جائے  
تو اسے ڈبولینا چاہئے کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری (کے  
جراثیم) ہوتے ہیں اور دوسرے میں اس کی شفاء ہوتی ہے۔  
۱۳۱۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے  
فرمایا جب مکھی کسی کے مشروب میں پڑ جائے تو اسے ڈبولینا چاہئے اور پھر  
نکال کر پھینک دینا چاہئے، کیونکہ اس کے ایک پر میں (بیماری کے جراثیم)  
ہوتے ہیں اور دوسرے میں اس کی شفاء ہوتی ہے۔

(۱۳۱۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُفِرَ لِمَرْأَةٍ مُؤَمِّسَةٍ  
مَرَّتْ بِكَلْبٍ عَلَى رَأْسِ رَكْبٍ يَلْهَثُ قَالَ كَاذَ يَقْتُلُهُ  
الْعَطَشُ فَنَزَعَتْ خَفَّاهَا فَأَوْثَقَتْهُ بِحِمَارِهَا فَنَزَعَتْ لَهُ  
مِنَ الْمَاءِ فَغَفِرَ لَهَا بِذَلِكَ۔

۱۳۱۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے  
فرمایا ایک فاحشہ عورت کی اس وجہ سے مغفرت ہوگئی تھی کہ وہ ایک کتے  
کے قریب سے گزر رہی تھی جو ایک کنویں کے قریب کھڑا ہانپ رہا تھا ایسا  
معلوم ہوتا تھا کہ پیاس کی شدت کی وجہ سے ابھی مر جائے گا اس عورت  
نے اپنا جوتا نکالا اور اس میں اپنا دوپٹہ باندھ کر اس کے لئے پانی نکالا اور  
کتے کو پانی پلا کر اس کی جان بچائی (تو اس کی مغفرت اسی (عمل) کی وجہ  
سے ہوگئی تھی!

باب ۱۰۱۰ خَلَقَ آدَمَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَذُرِّيَّتِهِ  
(۱۳۱۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ وَطُولُهُ  
سِتُّونَ ذِرَاعًا ثُمَّ قَالَ إِذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلَى أَوْلِيكَ مِنَ  
الْمَلَائِكَةِ فَاسْتَمَعَ مَا يَحْيُونَكَ فَإِنَّهُ تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ  
ذُرِّيَّتِكَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ  
وَرَحْمَةُ اللَّهِ فَزَادُوهُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ  
الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ

باب ۱۰۱۰۔ حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی ذریت کی پیدائش  
۱۳۱۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے  
فرمایا، اللہ عزوجل نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو ان کی لمبائی ساٹھ ہاتھ  
بنائی پھر ارشاد فرمایا کہ جاؤ اور ان ملائکہ کو سلام کرو دیکھو کن الفاظ سے وہ  
تمہارے سلام کا جواب دیتے ہیں کیونکہ وہی تمہارا اور تمہاری ذریت کا  
سلام و جواب ہوگا، آدم علیہ السلام (گئے اور) کہا السلام علیکم ملائکہ نے  
جواب دیا، السلام علیک ورحمۃ اللہ، گویا انہوں نے ”رحمۃ اللہ“ کا اضافہ  
کیا۔ پس جو کوئی بھی جنت میں داخل ہوگا وہ آدم کی شکل و صورت میں



داخل ہوگا۔ آدم علیہ السلام کے بعد انسانوں میں (حسن و جمال اور طول و عرض کی) کمی ہوتی رہی تا آنکہ نوبت اس دور تک پہنچی۔

۱۳۱۸۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن سلامؓ کو (جو تورات اور شریعت موسوی کے نہایت اونچے درجے کے عالم تھے) جب رسول اللہ ﷺ کی مدینہ تشریف آوری کی اطلاع ملی تو وہ آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ میں آپ سے تین چیزوں کے متعلق پوچھوں گا، جنہیں نبی کے سوا اور کوئی نہیں جانتا قیامت کی سب سے پہلی علامت؟ وہ کونسا کھانا ہے جو سب سے پہلے اہل جنت کو کھانے کے لئے دیا جائے گا؟ اور کس چیز کی وجہ سے بچہ اپنے باپ کے مشابہ ہوتا ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام نے ابھی ابھی مجھے آ کر اس کی اطلاع دی ہے اس پر عبد اللہ رضی اللہ عنہ بولے کہ ملائکہ میں یہی تو یہو دیوں کے دشمن ہیں آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ قیامت کی سب سے پہلی علامت ایک آگ کی صورت میں ظہور پذیر ہوگی جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف لے جائیگی۔ سب سے پہلا کھانا جو اہل جنت کی ضیافت کے لئے پیش کیا جائے گا۔ وہ مچھلی کی کھجی کا ایک منفرد ٹکڑا ہوگا (جو سب سے زیادہ لذیذ اور پاکیزہ ہوتا ہے) اور بچے کی شباهت کا جہاں تک تعلق ہے، تو جب مرد، عورت کے قریب جاتا ہے اس وقت اگر مرد کی منی سبقت کر جاتی ہے تو بچہ اس کی شکل و صورت پر ہوتا ہے لیکن اگر عورت کی منی سبقت کر جاتی ہے تو پھر بچہ عورت کی شکل و صورت پر ہوتا ہے (یہ سن کر) عبد اللہ بن سلامؓ بول اٹھے ”میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں پھر عرض کیا یا رسول اللہ! یہود حیرت انگیز حد تک جھوٹی قوم ہے اگر آپ کے دریافت کرنے سے پہلے میرے اسلام کے متعلق انہیں علم ہو گیا تو آپ کے سامنے مجھ پر ہر طرح کی تہمتیں دھرنی شروع کر دیں گے (اس لئے ابھی انہیں میرے اسلام کے متعلق کچھ نہ بتائیے) چنانچہ کچھ یہودی آئے اور عبد اللہؓ کے گھر کے اندر بیٹھ گئے آنحضور ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا تم لوگوں میں عبد اللہ بن سلام کون صاحب ہیں؟ سارے یہودی کہنے لگے، ہم میں سب سے بڑے عالم اور ہمارے سب سے بڑے عالم کے صاحبزادے! ہم میں سب سے زیادہ بہتر اور ہم میں سب سے بہتر کے صاحبزادے! آنحضور ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا، اگر عبد اللہ مسلمان ہو جائیں پھر تمہارا کیا طرز عمل ہوگا؟ انہوں نے کہا کہ اللہ

(۱۳۱۸) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَلَغَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ مَقْدَمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَاتَاهُ فَقَالَ إِنِّي سَأُثْلِكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ مَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَمِنْ أَيِّ شَيْءٍ يُنْزَعُ الْوَلَدُ إِلَى أَبِيهِ وَمِنْ أَيِّ شَيْءٍ يُنْزَعُ إِلَى أَخَوَاتِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرْنِي بِهِنَّ أَنَا جَبْرِيلُ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ ذَاكَ عَدُوُّ الْيَهُودِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَرِيَاذَةُ كَبِدِ حُوتٍ وَأَمَّا الشَّبَهُ فِي الْوَلَدِ فَإِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَشِيَ الْمَرْأَةَ فَسَبَقَهَا مَاؤُهُ، كَانَ الشَّبَهُ لَهُ، وَإِذَا سَبَقَ مَاؤُهَا كَانَ الشَّبَهُ لَهَا قَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ بُهْتُتُ إِنْ عَلِمُوا بِإِسْلَامِي قَبْلَ أَنْ تَسْأَلَهُمْ بِهْتُونِي عِنْدَكَ فَجَاءَتْ الْيَهُودُ وَدَخَلَ عَبْدُ اللَّهِ الْبَيْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ رَجُلٍ فِيكُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوا أَعْلَمْنَا وَابْنُ أَعْلَمْنَا وَآخِرْنَا وَابْنُ آخِرْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَرَأَيْتُمْ أَنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللَّهِ قَالُوا أَعَاذَهُ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ إِلَيْهِمْ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَقَالُوا شَرْنَا وَابْنُ شَرَّنَا وَوَقَعُوا فِيهِ۔



تعالیٰ انہیں اس سے محفوظ رکھے اتنے میں عبد اللہ رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے اور کہا ”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اب وہ سب ان کے متعلق کہنے لگے کہ ہم میں سب سے بدترین شخص اور سب سے بدترین شخص کا بیٹا! وہیں ساری حقیقت کھل گئی۔

۱۳۱۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالے سے (عبدالرزاق کی) روایت کی طرح یعنی اگر قوم بنی اسرائیل نہ ہوتی تو گوشت نہ سزا کرتا اور اگر حوا علیہا السلام نہ ہوتیں تو عورت اپنے شوہر کے ساتھ خیانت نہ کیا کرتی۔

(۱۳۱۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ، يَعْنِي لَوْلَا بَنُو إِسْرَائِيلَ لَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَاءُ لَمْ تَخْنُ اثْنَى زَوْجَهَا۔

فائدہ:- بنی اسرائیل کو من سلوئی انعام الہی کے طور پر ملا تھا اور انہیں اس کے جمع کر کے رکھنے کی ممانعت کر دی گئی تھی لیکن وہ نہ مانے اور انہوں نے جمع کرنا شروع کر دیا، سزا کے طور پر سلوئی کا گوشت سزا دیا گیا اسی طرف حدیث میں اشارہ ہے لیکن اسی طرح سب سے پہلے حضرت حوا علیہا السلام نے شیطان کی سازش کے نتیجے میں حضرت آدم علیہ السلام کو جنت کے درخت کے کھانے کی ترغیب دی تھی، یہی عادت ان کی اولاد میں بھی منتقل ہو گئی۔ خیانت سے اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔

۱۳۲۰۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس شخص سے پوچھے گا جسے جہنم کا سب سے ہلکا عذاب دیا گیا ہوگا کہ اگر دنیا میں تمہاری کوئی چیز ہوتی تو کیا تم اس عذاب سے نجات پانے کے لئے اسے بدلے میں دے سکتے تھے؟ وہ شخص کہے گا کہ جی ہاں، اس پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کہ جب تم آدم کی پیٹھ میں تھے تو میں نے تم سے اس سے بھی معمولی چیز کا مطالبہ کیا تھا (یوم میثاق میں) کہ میرا کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرانا لیکن (جب تم دنیا میں آئے تو) اسی شرک کا راستہ اختیار کیا۔

(۱۳۲۰) عَنْ أَنَسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) يَرْفَعُهُ، أَنَّ اللَّهَ يَقُولُ لِأَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا لَوْ أَنَّ لَكَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ كُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَقَدْ سَأَلْتُكَ مَا هُوَ أَهْوَنُ مِنْ هَذَا وَأَنْتَ فِي صُلْبِ آدَمَ أَنْ لَا تُشْرِكَ بِي فَبَيَّتَ إِلَّا الشِّرْكَ

۱۳۲۱۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بھی کوئی انسان ظلماً قتل کیا جاتا ہے تو آدم علیہ السلام کے سب سے پہلے بیٹے (قائیل) کے نامہ اعمال میں بھی اس قتل کا گناہ لکھا جاتا ہے، کیونکہ قتل کا طریقہ سب سے پہلے اسی نے ایجاد کیا تھا۔

(۱۳۲۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ۔

باب ۱۰۱۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”آپ سے ذوالقرنین کے متعلق یہ لوگ پوچھتے ہیں آپ کہئے کہ ان کا ذکر میں ابھی تمہارے سامنے بیان کرتا ہوں ہم نے انہیں زمین پر حکومت دی تھی اور ہم نے ان کو ہر طرح کا سامان دیا تھا پھر وہ ایک راہ پر ہوئے“

باب ۱۰۱۱۔ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: وَيَسْأَلُونَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ قُلْ سَأَتْلُو عَلَيْكُمْ مِنْهُ ذِكْرًا إِنَّا مَكْنَانَا لَهُ فِي الْأَرْضِ وَآتَيْنَاهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا فَاتَّبَعِ سَبِيلًا



(۱۳۲۲) عَنْ زَيْنَبِ ابْنَةِ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَرَعًا يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيُلِّلُ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرِّ قَدْ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَذْمٍ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ وَحَلَّقَ بِأَصْبَعِهِ الْإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا قَالَتْ زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَهْلِكَ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبْثُ۔

۱۳۲۲۔ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ان کے یہاں تشریف لائے آپ گھبرائے ہوئے تھے پھر آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ عرب میں اس شرکی وجہ سے تباہی مچ جائے گی جس کے دن اب قریب آنے کو ہیں، آج یا جوج و ما جوج نے دیوار میں اتنا سوراخ کر لیا ہے، پھر آنحضور ﷺ نے انگوٹھے اور اس کے قریب کی انگلی سے حلقہ بنا کر بتایا ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے سوال کیا یا رسول اللہ! کیا ہم اس کے باوجود ہلاک کر دیئے جائیں گے کہ ہم میں صالح اصحاب بھی موجود ہوں گے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں، جب فسق و فجور بڑھ جائے گا۔

(۱۳۲۳) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى يَا آدَمُ فَيَقُولُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ فَيَقُولُ أَخْرِجْ بَعَثَ النَّارَ قَالَ وَمَا بَعَثَ النَّارَ قَالَ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةَ وَتِسْعِينَ فَعِنْدَهُ يَشِيبُ الصَّغِيرُ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمَلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنَّا ذَلِكَ الْوَاحِدَ قَالَ ابْشِرُوا فَإِنَّ مِنْكُمْ رَجُلًا وَمِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ الْفَائِئِمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ أَرْجُو أَنْ تَكُونُوا رُبْعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ أَرْجُو أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ أَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ فِي النَّاسِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ ثَوْرٍ أَبْيَضٍ أَوْ كَشَعْرَةِ بَيْضَاءٍ فِي جِلْدِ ثَوْرٍ أَسْوَدٍ۔

۱۳۲۳۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) فرمائے گا، اے آدم! آدم علیہ السلام عرض کریں گے ہر وقت میں آپ کی اطاعت و بندگی کے لئے حاضر ہوں، ساری بھلائیاں صرف آپ ہی کے قبضے میں ہیں اللہ تعالیٰ فرمائینگے جہنم میں جانے والوں کو باہر نکالو آدم علیہ السلام عرض کریں گے، اے اللہ! جہنمیوں کی تعداد کتنی ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ہر ایک ہزار میں سے نو سو ننانوے! اس وقت (کی ہولناکی کا اور وحشت کا یہ عالم ہوگا کہ) بچے بوڑھے ہو جائیں گے اور ہر حاملہ عورت اپنا حمل ساقط کر دے گی اس وقت تم (خوف و وحشت کی وجہ سے) لوگوں کو مدہوشی کے عالم میں دیکھو گے، حالانکہ وہ مدہوش نہ ہوں گے لیکن اللہ کا عذاب بڑا ہی سخت ہے ”صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! (ایک ہزار میں سے) وہ ایک شخص (جنت کا مستحق) ہم میں سے کون ہوگا؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں بشارت ہو وہ ایک آدمی تم میں سے ہوگا اور ایک ہزار (جہنم میں جانے والے) یا جوج و ما جوج کی قوم سے ہوں گے، پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے مجھے توقع ہے کہ تم (امت مسلمہ) تمام اہل جنت کے چوتھائی ہو گے اس پر ہم نے (خوشی میں) اللہ اکبر کہا، پھر آپ نے فرمایا کہ مجھے توقع ہے کہ تم تمام اہل جنت کا ایک تہائی ہو گے پھر ہم نے اللہ اکبر کہا تو آپ ﷺ نے فرمایا مجھے توقع ہے کہ تم لوگ تمام اہل جنت کے نصف ہو گے پھر ہم نے اللہ اکبر کہا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ (محشر میں) تم لوگ تمام انسانوں کے مقابلے میں اتنے ہو گے جتنے کسی سفید بیل کے جسم پر سیاہ بال ہوتے ہیں یا جتنے



کسی سیاہ بیل کے جسم پر سفید بال ہوتے ہیں۔

باب ۱۰۱۲۔ قول اللہ تعالیٰ

وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا

وَقَوْلِهِ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا

وَقَوْلِهِ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ

(۱۳۲۴) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ حُفَاةٌ عُرَاةٌ غُرْلًا ثُمَّ قَرَأَ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعَدًّا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ وَأَوَّلُ مَنْ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ وَإِنَّ أَنْاسًا مِنْ أَصْحَابِي يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ أَصْحَابِي أَصْحَابِي فَيَقُولُ إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مِنْذُ فَارَقْتَهُمْ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ إِلَى قَوْلِهِ الْحَكِيمُ -

۳۱۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اللہ نے ابراہیم کو خلیل بنایا“ اور ”بیشک ابراہیم (تمام عمدہ خصائل کے جامع ہونے کی حیثیت سے) ایک امت تھے اللہ تعالیٰ کے مطیع و فرماں بردار۔“ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”بے شک ابراہیم نہایت نرم طبیعت اور بڑے ہی بردبار تھے۔“

۱۳۲۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ حشر میں ننگے پاؤں، ننگے جسم اور غیر مخنثون اٹھائے جاؤ گے پھر آپ ﷺ نے اس آیت کی تلاوت کی کہ ”جیسا کہ ہم نے پیدا کیا تھا پہلی مرتبہ ایسے ہی لوٹائیں گے یہ ہماری طرف سے ایک وعدہ ہے جس کو ہم پورا کر کے رہیں گے۔“ اور انبیاء میں سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو کپڑا پہنایا جائے گا اور میرے اصحاب میں سے بعض کو جہنم کی طرف لے جایا جائے گا تو میں پکار اٹھوں گا کہ یہ تو میرے اصحاب ہیں میرے اصحاب، لیکن مجھے بتایا جائے گا کہ آپ کی وفات کے بعد ان لوگوں نے پھر کفر اختیار کر لیا تھا۔ اس وقت میں بھی وہی جملہ کہوں گا جو عبد صالح (عیسیٰ علیہ السلام) کہیں گے کہ ”جب تک میں ان کے ساتھ تھا ان پر نگران تھا اللہ تعالیٰ کے ارشاد الحکیم تک۔“

فائدہ:- یہ دیہات کے وہ سخت دل اور اکڑ بدوی ہوں گے جو برائے نام اسلام میں داخل ہو گئے تھے اور آنحضور ﷺ کی وفات کے ساتھ ہی پھر مرتد ہو گئے تھے اور اسلام کے خلاف صف آراء ہوئے تھے۔ چنانچہ ایسے بہت سے بدوی عربوں کا ذکر تاریخ میں موجود ہے جو یا تو منافق تھے اور اسلام کے غلبہ سے خوف زدہ ہو کر اسلام میں داخل ہو گئے تھے، یا پھر برائے نام اسلام میں داخل ہو کر مسلمان ہو گئے تھے اور انہوں نے اسلام سے کبھی کوئی دلچسپی سرے سے لی ہی نہیں تھی ایسے کمزور ایمان مسلمانوں کا ہی ایک طبقہ وہ تھا جو آنحضور ﷺ کی وفات کے ساتھ ہی مرتد ہوا اور خلافت اسلامیہ کے خلاف جنگ کی۔ پھر شکست کھائی یا قتل کئے گئے۔ معتمد اور مشہور صحابہ میں سے کوئی بھی اس حدیث کا مصداق نہیں اور بحمد اللہ ان میں سے ہر ایک کی زندگی کے اوراق آئینے کی طرح صاف اور واضح ہیں۔

(۱۳۲۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلْقَى إِبْرَاهِيمُ أَبَاهُ أَدْرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَى وَجْهِهِ أَدْرَقْتَرَةٌ وَغَبْرَةٌ فَيَقُولُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ لَا تَعْصِنِي فَيَقُولُ فَالْيَوْمَ لَا أَعْصِيكَ فَيَقُولُ إِبْرَاهِيمُ يَا رَبِّ إِنَّكَ وَعَدْتَنِي أَنْ لَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ فَأَيُّ خِزْيٍ أَخْزَى مِنْ أَبِي الْأَبْعَدِ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى إِنِّي حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكَافِرِينَ ثُمَّ يُقَالُ

۱۳۲۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ابراہیم علیہ السلام اپنے والد آذر سے قیامت کے دن جب ملیں گے تو ان کے چہرے پر سیاہی اور غبار ہوگا۔ ابراہیم علیہ السلام کہیں گے کہ کیا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ میری رسالت کی مخالفت نہ کیجئے۔ وہ کہیں گے کہ آج میں آپ کی مخالفت نہیں کرتا ابراہیم علیہ السلام کہیں گے کہ اے رب! آپ نے وعدہ فرمایا تھا کہ آپ مجھے قیامت کے دن رسوا نہیں کریں گے آج اس رسوائی سے بڑھ کر اور کون سی رسوائی ہوگی کہ میرے



يَا اِبْرَاهِيْمَ مَا تَحْتَ رَجُلِيكَ فَيَنْظُرُ فَاِذَا هُوَ بِذُبْحٍ مُّلتَطِخٍ فَيُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ۔

والد (آپ کی رحمت سے) سب سے زیادہ دور ہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے جنت کافروں پر حرام قرار دی ہے پھر کہا جائے گا کہ اے ابراہیم تمہارے قدموں کے نیچے کیا چیز ہے؟ دیکھیں گے تو ایک ذبح کیا ہوا جانور خون میں لتھڑا ہوا وہاں پڑا ہوگا اور پھر اس کے پاؤں پکڑ کر سے اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

(۱۳۲۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ اتَّقَاهُمْ فَقَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسَأُكَ قَالَ فَيُؤْخَذُ نَبِيُّ اللَّهِ ابْنُ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ خَلِيلِ اللَّهِ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسَأُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونَ خِيَارَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَتَّهُوا۔

۱۳۲۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! سب سے زیادہ شریف کون ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو۔ صحابہ نے عرض کیا کہ ہم آنحضور ﷺ سے اس کے متعلق نہیں پوچھتے آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر اللہ کے نبی یوسف بن نبی اللہ بن نبی اللہ بن خلیل اللہ (سب سے زیادہ شریف ہیں) صحابہ نے کہا کہ ہم اس کے متعلق بھی نہیں پوچھتے آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اچھا، عرب کے خاندانوں کے متعلق تم پوچھنا چاہتے ہو جو جاہلیت میں شریف تھے، اسلام میں بھی وہ شریف ہیں (بلکہ اس سے بڑھ کر) جب کہ دین کی سمجھ انہیں آ جائے۔

(۱۳۲۷) عَنْ سَمُرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي اللَّيْلَةُ اتِّبَانٌ فَاتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ طَوِيلٍ لَا أَكَادُ أَرَى رَأْسَهُ طَوِيلًا وَإِنَّهُ اِبْرَاهِيمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۳۲۷۔ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا رات میرے پاس (خواب میں) دو فرشتے (جبرائیل و میکائیل) آئے پھر یہ دونوں حضرات مجھے ساتھ لے کر ایک لمبے بزرگ کے پاس گئے وہ اتنے لمبے تھے کہ ان کا سر میں نہیں دیکھ پاتا تھا اور یہ ابراہیم علیہ السلام تھے

(۱۳۲۸) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَذَكَرُوا لَهُ الدَّجَّالَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ كَافِرٌ أَوْ كَفَرًا قَالَ لَمْ أَسْمَعُهُ وَلَكِنَّهُ قَالَ أَمَّا اِبْرَاهِيمُ فَانْظُرُوا إِلَى صَاحِبِكُمْ وَأَمَّا مُوسَى فَجَعَدْتُ أَدَمُ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ مَخْطُومٍ بِخُلْبَةٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ أَنْحَدَرَ فِي الْوَادِي۔

۱۳۲۸۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے دجال کا لوگ تذکرہ کر رہے تھے کہ اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا ”کافر“ یا (یوں لکھا ہوگا) ”ک“، ف، ر، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آنحضور ﷺ سے میں نے یہ حدیث نہیں سنی تھی البتہ آپ نے ایک مرتبہ یہ حدیث بیان فرمائی کہ ابراہیم علیہ السلام (کی شکل وضع معلوم کرنے) کے لئے تم اپنے صاحب کو دیکھ سکتے ہو، اور موسیٰ علیہ السلام میانہ قد، گندم گوں، ایک سرخ اونٹ پر سوار تھے جس کی لگام کھجور کی چھال کی تھی جیسے میں انہیں اس وقت بھی وادی میں اترتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔

فائدہ:- صاحبکم کے لفظ سے اشارہ آنحضور ﷺ نے اپنی ذات مبارک کی طرف کیا تھا، کیونکہ آنحضور ﷺ، ابراہیم علیہ السلام سے بہت زیادہ مشابہ تھے۔

(۱۳۲۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ قَالَ

۱۳۲۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے



رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَنَ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ  
السلام وَهُوَ ثَمَانِيْنَ سَنَةً بِالْقُدُوْمِ -

ارشاد فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی ۸۰ سال کی عمر میں ختنہ  
کرایا تھا، مقام قدوم میں۔

(۱۳۳۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ  
يَكْذِبْ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلَّا ثَلَاثَ كَذِبَاتٍ  
ثَنَتَيْنِ مِنْهُنَّ فِي ذَاتِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ قَوْلُهُ اِنِّي سَقِيْمٌ  
وَقَوْلُهُ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيْرُهُمْ هَذَا وَقَالَ بَيْنَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ  
وَسَارَةٌ اِذَا اَتَى عَلٰى جَبَّارٍ مِنَ الْجَبَابِرَةِ فَقِيْلَ لَهُ اِنَّ  
هٰهُنَا رَجُلًا مَعَهُ اَمْرَةٌ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ  
فَسْأَلَهُ عَنْهَا فَقَالَ مَنْ هَذَا قَالَ اُخْتِيْ فَاتَتْ بِسَارَةٍ  
قَالَ يَا سَارَةُ لَيْسَ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ مُؤْمِنٌ غَيْرِيْ  
وَعَيْرُكَ وَاِنَّ هَذَا سَالَنِيْ فَاَخْبَرْتُهُ اَنْكَ اُخْتِيْ فَلَا  
تُكَذِّبِيْنِيْ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ ذَهَبَ  
يَتَنَاولُهَا بِيَدِهِ فَاُخِذَ فَقَالَ اُدْعِيْ اللَّهَ لِيْ وَلَا اَضْرُكَ  
فَدَعَتْ اللَّهَ فَاُطْلِقْ ثُمَّ تَنَا وَلَهَا الثَّانِيَةَ فَاُخِذَ مِثْلَهَا اَوْ  
اَشَدَّ فَقَالَ اُدْعِيْ اللَّهَ لِيْ وَلَا اَضْرُكَ فَدَعَتْ فَاُطْلِقْ  
فَدَعَا بَعْضَ حَاجِبَتَيْهِ فَقَالَ اِنَّكُمْ لَمْ تَاْتُوْنِيْ بِاِنْسَانٍ  
اِنْ مَّا اَتَيْتُمُوْنِيْ بِشَيْطَانٍ فَاُخِذَ مَعَهَا هَاجِرَ فَاتَتْهُ وَهُوَ  
قَائِمٌ يُصَلِّيْ فَاَوْمَأَ بِيَدِهِ مَهِيًا قَالَتْ رَدَّ اللَّهُ كَيْدَ  
الْكَافِرِ اَوْ الْفَاجِرِ فِيْ نَحْرِهِ وَاُخِذَ هَاجِرًا قَالَ  
اَبُو هُرَيْرَةَ تِلْكَ اُمُّكُمْ يَا بَنِيْ مَاءِ السَّمَاءِ -

۱۳۳۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابراہیم علیہ السلام  
نے تین مرتبہ جھوٹ بولا تھا، دو ان میں سے خالص اللہ عزوجل کی رضا  
کے لئے تھے ایک تو ان کا فرمانا (بطور توریہ کے) کہ ”میں بیمار ہوں اور  
دوسرا ان کا یہ فرمانا کہ ”بلکہ یہ کام تو ان کے بڑے (بت) نے کیا ہے“ اور  
بیان کیا کہ ایک مرتبہ ابراہیم علیہ السلام اور سارہ رضی اللہ عنہا ایک ظالم  
بادشاہ کی حدود سلطنت سے گزر رہے تھے بادشاہ کو اطلاع ملی کہ یہاں  
ایک شخص آیا ہوا ہے اور اس کے ساتھ دنیا کی ایک خوبصورت ترین عورت  
ہے بادشاہ نے ابراہیم علیہ السلام کے پاس اپنا آدمی بھیج کر انہیں بلوایا اور  
سارہ رضی اللہ عنہا کے متعلق پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ ابراہیم علیہ السلام نے  
فرمایا کہ میری بہن (دینی رشتے کے اعتبار سے) پھر آپ سارہ رضی اللہ  
عنہا کے پاس آئے اور فرمایا کہ اے سارہ! یہاں میرے اور تمہارے سوا  
اور کوئی بھی مؤمن نہیں ہے، اور اس بادشاہ نے مجھ سے پوچھا تو میں نے  
اس سے کہہ دیا ہے کہ تم میری بہن ہو (دینی اعتبار سے) اس لئے اب تم  
کوئی ایسی بات نہ کہنا جس سے میں جھوٹا بنوں، پھر اس ظالم نے سارہ  
رضی اللہ عنہا کو بلوایا اور جب آپ اس کے پاس گئیں تو اس نے آپ کی  
طرف ہاتھ بڑھانا چاہا، لیکن فوراً ہی پکڑ لیا گیا (خدا کی طرف سے) پھر وہ  
کہنے لگا کہ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو (کہ اس مصیبت سے مجھے  
نجات دے) میں اب تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا، چنانچہ آپ نے  
اللہ سے دعا کی اور وہ چھوڑ دیا گیا لیکن پھر دوسری مرتبہ اس نے ہاتھ  
بڑھایا اور اس مرتبہ بھی اسی طرح پکڑ لیا گیا بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت!  
اور کہنے لگا کہ اللہ سے میرے لئے دعا کرو، میں اب تمہیں کوئی نقصان نہ  
پہنچاؤں گا حضرت سارہ نے دعا کی اور وہ چھوڑ دیا گیا اس کے بعد اس  
نے اپنے کسی حاجب (ایک معزز درباری عہدہ) کو بلا کر کہا کہ تم لوگ  
میرے پاس کسی انسان کو نہیں لائے ہو، یہ تو کوئی سرکش جن ہے (جاتے  
ہوئے) حضرت سارہ کو اس نے حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کی خدمت  
کے لئے دیا جب حضرت سارہ آئیں تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کھڑے  
نماز پڑھ رہے تھے آپ نے ہاتھ کے اشارہ سے ان کا حال پوچھا انہوں  
نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کافریا (یہ کہا کہ) فاجر کے فریب کو اسی کے منہ



پردے مارا، اور ہاجرہ کو خدمت کے لئے دیا۔ ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ اے بنی ماء السماء (اہل عرب) تمہاری والدہ یہی (حضرت ہاجرہؓ ہیں۔)

فائدہ:- تو یہ کامفہوم یہ ہے کہ واقعہ کچھ اور ہو لیکن کوئی شخص کسی خاص مصلحت کی وجہ سے اسے ذومعین الفاظ کیساتھ اس انداز میں بیان کرے کہ مخاطب اصل واقعہ کو نہ سمجھ سکے بلکہ اس کا ذہن خلاف واقعہ چیز کی طرف منتقل ہو جائے۔ شریعت نے بعض حالات میں اس کی اجازت دی ہے، چونکہ حقیقت کے اعتبار سے یہ ایک طرح کی مغالطہ دہی ہے، اسلئے حدیث میں اسکے لئے کذب (جھوٹ) کا لفظ استعمال کیا گیا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھرانے کے لوگ انہیں اپنے قومی میلے میں لے جانا چاہتے تھے اس کے علاوہ کہ وہاں مشرکانہ رسوم خود باعث کوفت تھیں، حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کے بت خانے کے بتوں کو توڑنا بھی چاہتے تھے، ایک خاص مقصد کے پیش نظر! اس لئے آپ نے ان کے ساتھ جانے سے گریز کیا اور فرمایا کہ میں بیمار ہوں واقعہ آپ بیمار نہیں تھے، لیکن دل برداشتہ فروز تھے انتہائی درجہ میں اور اس دل برداشتگی کے لئے آپ نے بیمار کا لفظ استعمال کیا جو ایک حیثیت سے صحیح بھی ہے اگرچہ مخاطب کا ذہن یقینی طور پر عام قسم کی بیماری کی طرف ہی منتقل ہو سکتا ہے پھر جب وہ لوگ آپ کو چھوڑ کر چلے گئے تو آپ نے بت خانے کے تمام بتوں کو توڑ ڈالا اور جس کلباڑے سے توڑا تھا اسے سب سے بڑے بت کے کندھے پر رکھ دیا جسے آپ نے مصلحتاً نہیں توڑا تھا پھر جب قوم کے لوگ واپس آئے اور آپ سے پوچھا، تو آپ نے طنزاً کہا کہ ”یہ سارا کام اس بڑے بت نے کیا ہے“ واقعی کلباڑا بھی اس کے کندھے پر تھا مقصد ان کی بت پرستی کی نامعقولیت کی طرف توجہ دلائی تھی کہ جنکے تم پجاری ہو ان کی حیثیت صرف اتنی ہے آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ واقعی اور حقیقی جھوٹ کا ان دونوں باتوں سے کوئی تعلق بھی ہے

۱۳۳۱۔ حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے گرگٹ کو مارنے کا حکم دیا تھا اور فرمایا اس نے ابراہیم کی آگ پر پھونکا تھا (تاکہ اور بھڑکے جب آپ کو آگ میں ڈالا گیا تھا۔)

(۱۳۳۱) عَنْ أُمِّ شَرِيكِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَقَالَ وَكَانَ يَنْفُخُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

۱۳۳۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ عورتوں میں (کام اور مصروفیت کے وقت کمر پر) پٹکا باندھنے کا طریقہ (اسماعیل کی والدہ (ہاجرہ علیہا السلام) سے چلا ہے، سب سے پہلے انہوں نے پٹکا اس لئے باندھا تھا تاکہ سارہ علیہا السلام کی ناراضگی کو دور کر دیں (پٹکا باندھ کر خود کو خادمہ کی صورت میں پیش کر کے) پھر انہیں اور ان کے بیٹے اسماعیل کو ابراہیم (علیہم السلام) ساتھ لے کر نکلے، اس وقت ابھی آپ اسماعیل علیہ السلام کو دودھ پلاتی تھیں اور بیت اللہ کے قریب ایک بڑے درخت کے پاس جو زمزم کے اوپر مسجد الحرام کے بالائی حصے میں تھا، انہیں لا کر بٹھا دیا، ان دنوں مکہ کسی بھی انسان کے وجود سے خالی تھا اور ہاجرہ کے ساتھ پانی بھی نہیں تھا ابراہیم علیہ السلام نے ان دونوں حضرات کو وہیں چھوڑ دیا، اور ان کے لئے ایک چمڑے کے تھیلے میں کھجور اور ایک مشکیزہ میں پانی رکھ دیا (کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حکم یہی تھا) پھر ابراہیم علیہ السلام (گھر شام آنے تک کے لئے) روانہ ہوئے اس وقت اسماعیل علیہ

(۱۳۳۲) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا) أَوَّلُ مَا اتَّخَذَ النِّسَاءُ الْمِنْطَقَ مِنْ قَبْلِ أُمِّ إِسْمَاعِيلَ اتَّخَذَتْ مِنْطَقًا لَتُعْفَى أَثَرَهَا عَلَى سَارَةَ ثُمَّ جَاءَ بِهَا إِبْرَاهِيمُ وَبَابِنَهَا إِسْمَاعِيلُ وَهِيَ تَرْضِعُهُ حَتَّى وَضَعَهُمَا عِنْدَ الْبَيْتِ عِنْدَ دَوْحَةٍ فَوْقَ زُمَزَمٍ فِي أَعْلَى الْمَسْجِدِ وَلَيْسَ بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ فَوَضَعَهُمَا هُنَالِكَ وَوَضَعَ عِنْدَهُمَا جِرَابًا فِيهِ تَمْرٌ وَسَقَاءَ فِيهِ مَاءً ثُمَّ فَقَى إِبْرَاهِيمُ مِنْطَقًا فَتَبِعَتْهُ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ فَقَالَتْ يَا إِبْرَاهِيمُ أَيْنَ تَذْهَبُ وَتَتْرُكُنَا بِهَذَا الْوَادِي الَّذِي لَيْسَ فِيهِ إِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ فَقَالَتْ لَهُ ذَلِكَ مِرَارًا وَجَعَلَ لَا يَلْتَفِتُ إِلَيْهَا فَقَالَتْ لَهُ أَلَلَهُ الَّذِي أَمَرَكَ بِهَذَا قَالَ نَعَمْ قَالَتْ إِذَنْ لَا يُضَيِّعُنَا ثُمَّ رَجَعَتْ فَانْطَلَقَ إِبْرَاهِيمُ حَتَّى إِذَا كَانَ



عِنْدَ الثَّنِيَّةِ حَيْثُ لَا يَرَوْنَهُ اسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الْبَيْتَ ثُمَّ دَعَا بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ رَبِّ إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بُوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ حَتَّى بَلَغَ يَشْكُرُونَ وَجَعَلْتُ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ تُرْضِعُ إِسْمَاعِيلَ وَتَشْرَبُ مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ حَتَّى إِذَا نَفِدَ مَا فِي السِّقَاءِ عَطِشْتُ وَعَطِشَ ابْنُهَا وَجَعَلْتُ تَنْظُرُ إِلَيْهِ يَتَلَمَّظُ أَوْ قَالَ يَتَلَبَّطُ فَاِنْطَلَقْتُ كَرَاهِيَةً أَنْ تَنْظُرَ إِلَيْهِ فَوَجَدْتُ الصِّفَا أَقْرَبَ جَبَلٍ فِي الْأَرْضِ يَلِيهَا فَقَامْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ اسْتَقْبَلْتُ الْوَادِيَ تَنْظُرُ هَلْ تَرَى أَحَدًا فَلَمْ تَرَ أَحَدًا فَهَبَطْتُ مِنَ الصِّفَا حَتَّى إِذَا بَلَغْتَ الْوَادِيَ رَفَعْتُ طَرَفَ دِرْعِيهَا ثُمَّ سَعَتُ سَعَى الْإِنْسَانِ الْمَجْهُودِ حَتَّى جَاوَزْتُ الْوَادِيَ ثُمَّ أَتَيْتُ الْمَرْوَةَ فَقَامْتُ عَلَيْهَا وَنَظَرْتُ هَلْ تَرَى أَحَدًا فَلَمْ تَرَ أَحَدًا فَفَعَلْتُ ذَلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَلِكَ سَعَى النَّاسِ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا أَشْرَفْتُ عَلَى الْمَرْوَةِ سَمِعْتُ صَوْتًا فَقَالَتْ صَهْ تُرِيدُ نَفْسَهَا ثُمَّ تَسْمَعْتُ فَسَمِعْتُ أَيضًا فَقَالَتْ قَدْ أَسْمَعْتُ أَنْ كَانَ عِنْدَكَ غَوَاثُ فَإِذَا هِيَ بِالْمَلِكِ عِنْدَ مَوْضِعِ زَمْزَمَ فَبَحَثَ بِعَقِبِهِ أَوْ قَالَ بِجَنَاحِهِ حَتَّى ظَهَرَ الْمَاءُ فَجَعَلْتُ تَحَوُّضُهُ وَتَقُولُ بِيَدِهَا هَكَذَا وَجَعَلْتُ تَعْرِفُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللَّهُ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ لَوْ تَرَكَتْ زَمْزَمَ أَوْ قَالَ لَوْ لَمْ تَعْرِفْ مِنَ الْمَاءِ لَكَانَتْ زَمْزَمُ عَيْنًا مَعِينًا قَالَ فَشَرِبْتُ وَأَرْضَعْتُ وَلَدَهَا فَقَالَ لَهَا الْمَلِكُ لَا تَخَافُوا الضَّيْعَةَ فَإِنَّ هَهُنَا بَيْتَ اللَّهِ يَبْنِي هَذَا الْغَلَامُ وَأَبُوهُ وَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضَيِّعُ أَهْلَهُ وَكَأَنَّ الْبَيْتَ مُرْتَفِعًا مِنَ الْأَرْضِ كَالرَّايَةِ تَأْتِيهِ السُّيُولُ فَتَأْخُذُ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ فَكَانَتْ كَذَلِكَ حَتَّى مَرَّتْ بِهِمْ رُفْقَةٌ مِنْ جُرْهُمِ أَوَاهِلُ بَيْتٍ مِنْ جُرْهُمِ مُقْبِلِينَ مِنْ طَرِيقٍ كَذَا

السلام کی والدہ ان کے پیچھے پیچھے آئیں اور کہا کہ اے ابراہیم! اس آب و گیاہ وادی میں جہاں کوئی بھی تنفس موجود نہیں آپ ہمیں چھوڑ کہاں جا رہے ہیں؟ انہوں نے بار بار اس جملے کو دہرایا لیکن ابراہیم علیہ السلام ان کی طرف دیکھتے نہیں تھے آخر ہاجرہ علیہا السلام نے پوچھا کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ ہاں، اس پر ہاجرہ علیہا السلام بول اٹھیں کہ پھر اللہ تعالیٰ ہمیں ضائع نہیں کرے گا، چنانچہ وہ واپس آ گئیں اور ابراہیم علیہ السلام روانہ ہو گئے جب وہ مقام ثمنیہ پر جہاں سے یہ لوگ آپ کو دیکھ نہیں سکتے تھے تو آپ نے بیت اللہ کی طرف رخ کر کے ان الفاظ میں دعا کی آپ نے ہاتھ اٹھا کر عرض کی ”میرے رب! میں نے اپنے خاندان کو اس وادی غیر ذی زرع میں ٹھہرایا ہے۔“ (قرآن مجید کی آیت) یشکرون تک آپ کے دعائیہ کلمات نقل ہوئے ہیں اسماعیل علیہ السلام کی والدہ انہیں دودھ پلانے لگیں اور خود پانی پینے لگیں، آخر جب مشکیزہ کا سارا پانی ختم ہو گیا تو وہ پیاسی رہنے لگیں، اور ان کے صاحبزادے بھی پیاس سے رہنے لگے، وہ اب دیکھ رہی تھیں کہ سامنے ان کا لخت جگر (پیاس کی شدت سے پیچ و تاب کھا رہا ہے یا کہا کہ زمین پر لوٹ رہا ہے، وہ وہاں سے ہٹ گئیں، کیونکہ اس حالت میں انہیں دیکھنے سے دل بے چین ہوتا تھا صفا پہاڑی، وہاں سے سب سے زیادہ قریب تھی وہ اسی پر چڑھ گئیں (پانی کی تلاش میں) اور وادی کی طرف رخ کر کے دیکھنے لگیں کہ کہیں کوئی تنفس نظر آتا ہے، لیکن کوئی انسان نظر نہ آیا وہ صفا سے اتر گئیں اور جب وادی میں پہنچیں تو اپنا دامن اٹھا لیا (تاکہ دوڑتے وقت نہ الجھیں) اور کسی پریشان حال کی طرح دوڑنے لگیں پھر وادی سے نکل کر مروہ پہاڑی پر آئیں اس پر کھڑی ہو کر دیکھنے لگیں کہ کہیں کوئی تنفس نظر آتا ہے، لیکن کوئی نظر نہ آیا اس طرح انہوں نے سات مرتبہ کیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، (صفا اور مروہ کے درمیان) لوگوں کے لئے سعی اسی وجہ سے مشروع ہوئی (ساتویں مرتبہ) جب وہ مروہ پر چڑھیں تو انہیں ایک آواز سنائی دی انہوں نے کہا، خاموش! یہ خود اپنے ہی سے وہ کہہ رہی تھیں اور آواز کی طرف انہوں نے کان لگا دیئے آواز اب بھی سنائی دے رہی تھی پھر انہوں نے کہا کہ تمہاری آواز میں نے سنی اگر تم میری مدد کر سکتے ہو تو کرو کہا، کیا دیکھتی ہوں کہ جہاں اب زمزم (کا کنواں



فَنَزَلُوا فِي اسْفِلِ مَكَّةَ فَرَأَوْا طَائِرًا عَائِفًا فَقَالُوا اِنَّ هَذَا الطَّائِرَ لَيَدُورُ عَلٰى مَاءٍ لَّعَهْدُنَا بِهَذَا الْوَادِي وَمَا فِيهِ مَاءٌ فَارْسَلُوا جَرِيًّا اَوْ جَرِيَّتَيْنِ فَاِذَا هُم بِالْمَاءِ فَرَجَعُوا فَاخْبَرُوهُمْ بِالْمَاءِ فَاَقْبَلُوا قَالَ وَاُمُّ اِسْمَاعِيلَ عِنْدَ الْمَاءِ فَقَالُوا اَتَاذْنَيْنِ لَنَا اَنْ نَنْزِلَ عِنْدَكَ فَقَالَتْ نَعَمْ وَلَكِنْ لَّا حَقَّ لَكُمْ فِي الْمَاءِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالْفِي ذَلِكَ اُمُّ اِسْمَاعِيلَ وَهِيَ تُحِبُّ الْاَنْسَ فَنَزَلُوا وَاَرْسَلُوا اِلَى اَهْلِيهِمْ فَنَزَلُوا مَعَهُمْ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِهَا اَهْلٌ اَمِيَّاتٍ مِنْهُمْ وَشَبَّ الْغُلَامُ وَتَعَلَّمَ الْعَرَبِيَّةَ مِنْهُمْ وَاَنْفُسَهُمْ وَاَعْجَبَهُمْ حِيْنَ شَبَّ فَلَمَّا اَدْرَكَ زَوْجُوهُ اَمْرًا مِنْهُمْ وَمَاتَتْ اُمُّ اِسْمَاعِيلَ فَجَاءَ اِبْرَاهِيْمُ بَعْدَ مَا تَزَوَّجَ اِسْمَاعِيلُ يُطَالِعُ تَرْكَتَهُ فَلَمْ يَجِدْ اِسْمَاعِيلَ فَسَأَلَ اِمْرَاتِهِ عَنْهُ فَقَالَتْ خَرَجَ يَبْتَغِي لَنَا ثُمَّ سَأَلَهَا عَنْ عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ فَقَالَتْ نَحْنُ بِشَرٍّ نَحْنُ فِي ضَيْقٍ وَشِدَّةٍ فَسَكَتَ اِلَيْهِ قَالَ فَاِذَا جَاءَ زَوْجُكَ فَاَقْرَبِيْ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَقُولِيْ لَهُ يُغَيِّرُ عَتَبَةَ بَابِهِ فَلَمَّا جَاءَ اِسْمَاعِيلُ كَانَتْ اَنْسَ شَيْئًا فَقَالَ هَلْ جَاءَ كُمْ مِنْ اَحَدٍ قَالَتْ نَعَمْ جَاءَنَا شَيْخٌ كَذَّابٌ وَكَذَّابًا فَسَأَلْنَا عَنْكَ فَاخْبَرْتُهُ وَسَأَلَنِيْ كَيْفَ عَيْشُنَا فَاخْبَرْتُهُ اَنَا فِي جَهْدٍ وَشِدَّةٍ قَالَ فَهَلْ اَوْصَاكَ بِشَيْءٍ قَالَتْ نَعَمْ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ غَيِّرُ عَتَبَةَ بَابِكَ قَالَ ذَاكَ اَبِيْ وَقَدْ اَمَرَنِيْ اَنْ اُفَارِقَكَ الْحَقِيْقُ بِاَهْلِكَ فَطَلَّقَهَا وَتَزَوَّجَ مِنْهُمْ اُخْرٰى فَلَبِثَ عَنْهُمْ اِبْرَاهِيْمُ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَتَاهُمْ بَعْدُ فَلَمْ يَجِدْهُ فَدَخَلَ عَلٰى اِمْرَاتِهِ فَسَأَلَهَا عَنْهُ فَقَالَتْ خَرَجَ يَبْتَغِيْ لَنَا قَالَ كَيْفَ اَنْتُمْ وَسَأَلَهَا عَنْ عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ فَقَالَتْ نَحْنُ بِخَيْرٍ وَسَعَةٍ وَاَنْتِ عَلٰى اللّٰهِ فَقَالَ مَا طَعَامُكُمْ قَالَتْ اللَّحْمُ قَالَ فَمَا شَرَابُكُمْ قَالَتْ الْمَاءُ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي

(ہے) وہیں ایک فرشتہ موجود ہے فرشتے نے اپنی ایڑی سے زمین میں گڑھا کر دیا یا یہ کہا کہا اپنے بازو سے، جس سے وہاں پانی ظاہر ہو گیا، حضرت ہاجرہ نے اسے حوض کی شکل میں بنا دیا اور اپنے ہاتھ سے اس طرح کر دیا (تاکہ پانی بہنے نہ پائے) اور چلو سے پانی اپنے مشکیزہ میں ڈالنے لگیں، جب وہ بھر چکیں تو وہاں سے چشمہ اہل پڑا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ! ام اسماعیل پر رحم کرے اگر زمزم کو انہوں نے یوں ہی چھوڑ دیا ہوتا، یا آپ نے فرمایا کہ چلو سے مشکیزہ بھرا ہوتا تو زمزم (تمام روئے زمین پر) ایک بہتے ہوئے چشمے کی صورت اختیار کر لیتا بیان کیا کہ حضرت ہاجرہ نے خود بھی وہ پانی پیا اور اپنے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کو بھی پلایا اس کے بعد ان سے فرشتے نے کہا کہ اپنے ضیاع کا خوف ہرگز نہ کرنا، کیونکہ یہیں خدا کا گھر ہوگا، جسے یہ بچہ اور اسکے والد تعمیر کریں گے اور اللہ اپنے بندوں کو ضائع نہیں کرتا اب جہاں بیت اللہ ہے، اس وقت وہاں ٹیلے کی طرح زمین اٹھی ہوئی تھی۔ سیلاب کا دھارا آتا اور اس کے دائیں بائیں سے زمین کاٹ کر لے جاتا اس طرح وہاں کے شب و روز گزرتے رہے اور آخر ایک دن قبیلہ جرہم کے کچھ لوگ وہاں سے گزرے یا (آپ ﷺ نے یہ فرمایا) کہ قبیلہ جرہم کے چند گھرانے، مقام کداء (مکہ کا بالائی حصہ) کے راستے سے گزر کر مکہ کے نشیبی علاقے میں انہوں نے پڑاؤ کیا، (قریب ہی) انہوں نے منڈلاتے ہوئے کچھ پرندے دیکھے ان لوگوں نے کہا کہ یہ پرندہ پانی پر منڈلا رہا ہے، حالانکہ اس سے پہلے جب بھی ہم اس وادی سے گزرے، یہاں پانی کا نام و نشان بھی نہ پایا آخر انہوں نے اپنا ایک آدمی یا دو آدمی بھیجے، وہاں انہوں نے واقعی پانی پایا چنانچہ انہوں نے واپس آ کر پانی کی موجودگی کی اطلاع دی، اب یہ سب لوگ یہاں آئے بیان کیا کہ اسماعیل علیہ السلام کی والدہ اس وقت پانی پر ہی بیٹھی ہوئی تھیں ان لوگوں نے کہا کہ کیا آپ ہمیں اپنے پڑوس میں قیام کی اجازت دیں گی؟ ہاجرہ علیہا السلام نے فرمایا کہ ہاں، لیکن اس شرط کے ساتھ کہ پانی پر تمہارا کوئی حق (ملکیت) کا نہیں قائم ہوگا انہوں نے اسے تسلیم کر لیا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اب ام اسماعیل کو پڑوسی مل گئے تھے بنی آدم کی موجودگی ان کے باعث انس و بدل بستگی تو تھی ہی چنانچہ ان لوگوں نے خود بھی یہاں قیام کیا اور اپنے قبیلے کے دوسرے



اللحم والماء قال النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ يَوْمَئِذٍ حُبٌّ وَلَوْ كَانَ لَهُمْ دَعَا لَهُمْ فِيهِ قَالَ فَهُمَا لَا يَخْلُوُ عَلَيْهِمَا أَحَدٌ بِغَيْرِ مَكَّةَ إِلَّا لَمْ يُوَافِقَاهُ قَالَ فَإِذَا جَاءَ زَوْجُكَ فَأَقْرَبِي عَلَيْهِ السَّلَامَ وَمَرِيهِ يُثَبِّتُ عَتَبَةَ بَابِهِ فَلَمَّا جَاءَ إِسْمَاعِيلُ قَالَ هَلْ أَتَاكُمْ مِنْ أَحَدٍ قَالَتْ نَعَمْ أَتَانَا شَيْخٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ وَأَثْنْتُ عَلَيْهِ فَسَأَلَنِي عَنْكَ فَاخْبَرْتُهُ فَسَأَلَنِي كَيْفَ عِيشُنَا فَاخْبَرْتُهُ أَنَا بِخَيْرٍ قَالَ فَأَوْصَاكَ بِشَيْءٍ قَالَتْ نَعَمْ هُوَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَأْمُرُكَ أَنْ تُثَبِّتَ عَتَبَةَ بَابِكَ قَالَ ذَاكَ أَبِي وَأَنْتِ الْعَتَبَةُ أَمَرَنِي أَنْ أُمْسِكَ ثُمَّ لَبِثْتُ عَنْهُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ جَاءَ بَعْدُ ذَلِكَ وَاسْمَاعِيلُ يَبْرِي نَبْلًا لَهُ تَحْتَ دَوْحَةٍ قَرِيبًا مِنْ زَمْزَمَ فَلَمَّا رَأَاهُ قَامَ إِلَيْهِ فَصْنَعَا كَمَا يَصْنَعُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ وَالْوَلَدُ بِالْوَالِدِ ثُمَّ قَالَ يَا إِسْمَاعِيلُ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي بِأَمْرٍ قَالَ فَاصْنَعُ مَا أَمَرَكَ رَبُّكَ قَالَ وَتُعِينُنِي قَالَ وَأُعِينُكَ قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَبْنِيَ هَهُنَا بَيْتًا وَأَشَارَ إِلَى أَكْمَةِ مُرْتَفَعَةٍ عَلَى مَا حَوْلَهَا قَالَ فَعِنْدَ ذَلِكَ رَفَعَا الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ فَجَعَلَ إِسْمَاعِيلُ يَأْتِي بِالْحِجَارَةِ وَابْرَاهِيمُ يَبْنِي حَتَّى إِذَا أَرْتَفَعَ الْبِنَاءُ جَاءَ بِهَذَا الْحَجَرِ فَوَضَعَهُ لَهُ فَقَامَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَبْنِي وَاسْمَاعِيلُ يَنْأُو لَهُ الْحِجَارَةَ وَهُمَا يَقُولَانِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ قَالَ فَجَعَلَا يَبْنِيَانِ حَتَّى يَدُورَا حَوْلَ الْبَيْتِ وَهُمَا يَقُولَانِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔

لوگوں کو بھی بلوایا اور مسب لوگ بھی یہیں آ کر قیام پذیر ہو گئے اس طرح یہاں ان کے کئی گھرانے آ کر آباد ہو گئے اور بچہ (اسماعیل علیہ السلام جرہم کے بچوں میں) جو ان ہوا اور ان سے عربی سیکھ لی، جوانی میں اسماعیل علیہ السلام ایسے تھے کہ آپ پر سب کی نظریں اٹھتی تھیں اور سب سے زیادہ آپ بھلے لگتے چنانچہ جرہم والوں نے آپ کی اپنے قبیلے کی ایک لڑکی سے شادی کر لی پھر اسماعیل علیہ السلام کی والدہ (ہاجرہ علیہا السلام) کا بھی انتقال ہو گیا حضرت اسماعیل کی شادی کے بعد ابراہیم علیہ السلام یہاں، اپنے چھوڑے ہوئے سرمایہ کو دیکھنے تشریف لائے اسماعیل علیہ السلام گھر پر موجود نہیں تھے اس لئے آپ نے ان کی بیوی سے ان کے متعلق دریافت فرمایا۔ انہوں نے بتایا، کہ روزی کی تلاش میں کہیں گئے ہیں۔ پھر آپ نے ان سے ان کی معاش وغیرہ کے متعلق دریافت فرمایا تو انہوں نے کہا کہ حالت اچھی نہیں ہے بڑی تنگی ترشی میں گزر اوقات ہوتی ہے اس طرح انہوں نے شکایت کی ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تمہارا شوہر آئے تو ان سے میرا سلام کہنا اور یہ بھی کہ وہ اپنے دروازے کی چوکھٹ کو بدل ڈالیں پھر جب اسماعیل علیہ السلام واپس تشریف لائے تو جیسے انہوں نے کچھ انسیت سی محسوس کی اور فرمایا کیا کوئی صاحب یہاں آئے تھے؟ ان کی بیوی نے بتایا کہ ہاں ایک بزرگ اس اس صورت کے یہاں آئے تھے اور آپ کے بارے میں پوچھ رہے تھے میں نے انہیں بتایا (کہ آپ باہر گئے ہوئے ہیں) پھر انہوں نے پوچھا کہ تمہاری معیشت کا کیا حال ہے؟ میں نے ان سے کہا کہ ہماری گزر اوقات بڑی تنگی ترشی سے ہوتی ہے اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا کہ انہوں نے تمہیں کچھ نصیحت بھی کی تھی؟ ان کی بیوی نے بتایا کہ ہاں، مجھ سے انہوں نے کہا تھا کہ آپ کو سلام کہہ دوں اور کہہ گئے ہیں کہ آپ اپنے دروازے کی چوکھٹ بدل دیں اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ بزرگ میرے والد تھے اور مجھے یہ حکم دے گئے ہیں کہ میں تمہیں جدا کر دوں اب تم اپنے گھر جاسکتی ہو، چنانچہ اسماعیل علیہ السلام نے انہیں طلاق دے دی اور بنو جرہم ہی میں ایک دوسری عورت سے شادی کر لی جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور رہا، ابراہیم علیہ السلام ان کے یہاں نہیں آئے پھر جب کچھ دنوں کے بعد تشریف لائے تو اس مرتبہ بھی وہ اپنے گھر موجود نہیں تھے آپ انکی بیوی کے یہاں گئے اور ان سے اسماعیل کے متعلق دریافت فرمایا



انہوں نے بتایا ہمارے لئے روزی تلاش کرنے گئے ہیں ابراہیم علیہ السلام نے پوچھا کہ تم لوگوں کا کیسا حال ہے؟ آپ نے ان کی گزر بسر اور دوسرے حالات کے متعلق دریافت فرمایا انہوں نے بتایا کہ ہمارا حال بہت اچھا ہے، بڑی فراخی ہے انہوں نے اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی تعریف و ثنا کی۔ ابراہیم علیہ السلام نے دریافت فرمایا کہ تم لوگ کھاتے کیا ہو؟ انہوں نے بتایا کہ گوشت! آپ نے دریافت فرمایا اور پیتے کیا ہو؟ بتایا کہ پانی! ابراہیم علیہ السلام نے ان کے لئے دعا کی، اے اللہ! ان کے گوشت اور پانی میں برکت نازل فرمائیے ان دنوں انہیں اناج میسر نہیں تھا اگر اناج بھی ان کے کھانے میں شامل ہوتا تو ضرور آپ اس میں بھی برکت کی دعا کرتے آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ صرف گوشت اور پانی پر خوراک میں انحصار، مداومت کے ساتھ مکہ کے سوا اور کسی خطہ زمین پر بھی موافق نہیں (مکہ میں اس پر انحصار مداومت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کے نتیجے میں موافق آ جاتا ہے ابراہیم نے جاتے ہوئے) ان سے فرمایا کہ جب تمہارے شوہر واپس آ جائیں تو ان سے میرا سلام کہنا اور ان سے کہہ دینا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ کو باقی رکھیں جب اسماعیل علیہ السلام تشریف لائے تو پوچھا کہ یہاں کوئی آیا تھا، انہوں نے بتایا کہ جی ہاں، ایک بزرگ! بڑی اچھی وضع و شکل کے آئے تھے، بیوی نے آنے والے بزرگ کی تعریف کی، پھر انہوں نے مجھ سے آپ کے متعلق پوچھا اور میں نے بتا دیا پھر انہوں نے پوچھا کہ تمہارے گزر بسر کا کیا حال ہے تو میں نے بتایا کہ ہم اچھی حالت میں ہیں اسماعیل علیہ السلام نے دریافت فرمایا کیا انہوں نے تمہیں کوئی وصیت بھی کی تھی؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں آپ کو انہوں نے سلام کہا تھا اور حکم دیا تھا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ کو باقی رکھیں اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ بزرگ میرے والد تھے چوکھٹ تم ہو اور آپ مجھے حکم دے گئے ہیں کہ تمہیں اپنے ساتھ رکھوں پھر جتنے دنوں اللہ تعالیٰ کو منظور رہا ابراہیم علیہ السلام ان کے یہاں نہیں تشریف لے گئے جب تشریف لائے تو دیکھا کہ اسماعیل علیہ السلام زمزم کے قریب ایک بڑے درخت کے سائے میں (جہاں ابراہیم علیہ السلام انہیں چھوڑ گئے تھے) اپنے تیر بنا رہے تھے جب اسماعیل علیہ السلام نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو سرو قد کھڑے ہو گئے۔ اور جس طرح ایک باپ اپنے بیٹے کے ساتھ معاملہ کرتا ہے وہی طرز عمل ان دونوں حضرات نے ایک دوسرے کے ساتھ اختیار کیا پھر ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا، اسماعیل! اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک حکم دیا ہے اسماعیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ آپ کے رب نے جو حکم آپ کو دیا ہے آپ اسے ضرور انجام دیجئے۔ انہوں نے فرمایا اور تم بھی میری مدد کر سکو گے؟ عرض کیا کہ میں آپ کی مدد کروں گا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اسی مقام پر ایک گھر بناؤں (اللہ کا) اور آپ نے ایک اونچے میلے کی طرف اشارہ کیا کہ اس کے چاروں طرف! آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اس وقت ان دونوں حضرات نے بیت اللہ کی بنیاد پر عمارت کی تعمیر شروع کی اسماعیل علیہ السلام پتھر اٹھا اٹھا کر لاتے تھے اور ابراہیم علیہ السلام تعمیر کرتے جاتے تھے جب دیواریں بلند ہو گئیں تو اسماعیل علیہ السلام یہ پتھر لائے اور ابراہیم علیہ السلام کے لئے اسے رکھ دیا اب ابراہیم علیہ السلام اس پتھر پر کھڑے ہو کر تعمیر کرنے لگے اسماعیل علیہ السلام پتھر دیئے جاتے تھے اور یہ دونوں حضرات یہ دعا پڑھتے جاتے تھے ”ہمارے رب! ہماری طرف سے قبول کیجئے، بے شک آپ بڑے سننے والے، بہت جاننے والے ہیں“ فرمایا کہ دونوں حضرات تعمیر کرتے رہے اور بیت اللہ کے چاروں طرف گھوم گھوم کر یہ دعا پڑھتے رہے ”ہمارے رب! ہماری طرف سے یہ قبول کیجئے، بے شک آپ بڑے سننے والے بہت جاننے والے ہیں۔“

۱۳۳۳۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! سب سے پہلے روئے زمین پر کون سی مسجد تعمیر ہوئی تھی، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ مسجد حرام! انہوں نے بیان کیا کہ پھر میں نے عرض کیا اور اس کے بعد؟ فرمایا کہ مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) میں نے عرض کیا ان دونوں مساجد کی تعمیر کے درمیان کتنا وقفہ رہا ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ چالیس سال۔ لیکن اب جہاں بھی نماز کا وقت ہو جائے فوراً اسے ادا کر لو کہ فضیلت اسی میں ہے (کہ وقت پر نماز پڑھی جائے۔)

(۱۳۳۳) عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْأَرْضِ أَوَّلُ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى قُلْتُ كَمْ كَانَتْ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ سَنَةً ثُمَّ أَيْنَمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ بَعْدُ فَصَلِّهِ فَإِنَّ الْفَضْلَ فِيهِ۔



(۱۳۳۴) عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نُصَلِّيُ عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔

۱۳۳۴۔ حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ ہم آپ پر کس طرح درود بھیجا کریں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یوں کہا کرو۔ ”اے اللہ“ رحمت نازل فرما محمد پر، ان کی ازواج اور ان کی ذریت پر، جیسا کہ تو نے اپنی رحمت نازل فرمائی ابراہیم پر، اور اپنی برکت نازل فرما محمد پر، ان کی ازواج اور ذریت پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر، بے شک تو انتہائی ستودہ صفات ہے اور عظمت والا ہے۔

(۱۳۳۵) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَيَقُولُ إِنَّ أَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَآمَةٍ۔

۱۳۳۵۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضور حضرت حسن اور حضرت حسین کے لئے پناہ طلب کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے تمہارے جد امجد ابراہیم بھی ان کلمات کے ذریعہ اللہ کی پناہ اسماعیل اور اسحاق علیہما السلام کے لئے طلب کیا کرتے تھے، میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے کامل و مکمل کلمات کے ذریعہ، ہر جنس کے شیطان سے، ہر زیریلے جانور سے، اور ہر ضرر رساں نظر سے۔

باب ۱۰۳۱۔ قَوْلُهُ عَزَّوَجَلَّ وَنَبَّيْنَاهُمْ عَنْ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ وَرَبِّ أَرْنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى وَقَوْلُهُ وَلَئِنْ لَيُطْمِئِنَّ قُلُوبِي

(۱۳۳۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ رَبِّ أَرْنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى قَالَ أَوْلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلَى وَلَئِنْ لَيُطْمِئِنَّ قُلُوبِي وَيَرْحَمُ اللَّهُ لَوْطًا لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُولَ مَا لَبِثَ يُوسُفُ لَا جَبْتُ۔

باب ۱۰۳۱ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور انہیں ابراہیم کے مہمانوں کے واقعہ کی خبر کر دیجئے“ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اے میرے رب مجھے دکھا دیجئے کہ آپ مردوں کو کس طرح زندہ کرتے ہیں“ ارشاد ”اور لیکن اس لئے کہ میرا دل مطمئن ہو جائے“ تک۔

۱۳۳۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم ابراہیم علیہ السلام کے مقابلے میں شک کے زیادہ مستحق ہیں جب انہوں نے کہا تھا کہ میرے رب! مجھے دکھا دیجئے کہ آپ مردوں کو کس طرح زندہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا، کیا تم ایمان نہیں لائے؟ انہوں نے عرض کیا کہ کیوں نہیں یہ صرف اس لئے تاکہ میرا دل مطمئن ہو جائے (پوری طرح) اور اللہ لوط علیہ السلام پر رحم کرے کہ انہوں نے رکن شدید کی پناہ چاہی تھی اور اگر میں اتنی مدت تک قید خانے میں رہتا جتنی مدت تک یوسف علیہ السلام رہے تھے تو بلانے والے کی بات ضرور مان لیتا (جب وہ بادشاہ کی طرف سے انہیں بلانے آیا تھا)

باب ۱۰۱۳۔ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَاذْكُرْ فِي

الْكِتَابِ إِسْمَاعِيلَ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ

(۱۳۳۷) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى

باب ۱۰۱۳۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ اور یاد کرو اسماعیل کو کتاب قرآن مجید میں، بے شک وہ وعدے کے سچے تھے

۱۳۳۷۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ







الْغَنَمَ قَالَ وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدَّرَ عَاهَا۔

ہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔

باب ۱۰۱۷۔ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِلَّذِينَ آمَنُوا امْرَأَةً فِرْعَوْنَ إِلَى قَوْلِهِ وَكَانَتْ مِنَ الْقَانِتِينَ (۱۳۴۲) عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا أَسِيَةُ امْرَأَةِ فِرْعَوْنَ وَمَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَإِنَّ فَضْلَ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ۔

باب ۱۰۱۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور ایمان والوں کے لئے اللہ تعالیٰ فرعون کی بیوی کی مثال بیان کرتا ہے“ وکانت من القانتین“ تک۔ ۱۳۴۲۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مردوں میں سے تو بہت کامل اٹھے، لیکن عورتوں میں فرعون کی بیوی آسیہ رضی اللہ عنہا اور مریم بنت عمران علیہا السلام کے سوا اور کوئی کامل نہیں پیدا ہوئی اور عورتوں پر عائشہ (رضی اللہ عنہا) کی فضیلت ایسی ہے جیسے تمام کھانوں پر ثرید کی۔

باب ۱۰۱۸۔ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَإِنَّ يُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ (۱۳۴۳) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ إِنِّي خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى وَنَسَبَهُ إِلَى أَبِيهِ۔

باب ۱۰۱۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”بے شک یونس رسولوں میں سے تھے“ ۱۳۴۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کسی شخص کیلئے مناسب نہیں کہ مجھے یونس بن متی سے بہتر قرار دے، آپ ﷺ نے ان کے والد کی طرف منسوب کر کے ان کا نام لیا تھا۔

باب ۱۰۱۹۔ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَآتَيْنَا دَاوُدَ زُبُورًا (۱۳۴۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُفِّفَ عَلَى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْقُرْآنُ فَكَانَ يَأْمُرُ بِدَوَابِّهِ فَيُتَسَرَّجُ فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَبْلَ أَنْ تُسَرَّجَ دَوَابُّهُ وَلَا يَأْكُلُ إِلَّا مِنْ عَمَلٍ يَدِهِ۔

باب ۱۰۱۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور دی ہم نے داؤد کو زبور“ ۱۳۴۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: داؤد علیہ السلام کے لئے قرآن (یعنی زبور) کی قرأت بہت آسان کر دی گئی تھی، چنانچہ وہ اپنی سواری پر زین کسے کا حکم دیتے تھے اور زین، کسی جانے سے پہلے ہی پوری زبور کی تلاوت کر لیتے تھے اور آپ صرف اپنے ہاتھوں کی کمائی کھاتے تھے۔

باب ۱۰۲۰۔ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَوَهَبْنَا لِدَاوُدَ سُلَيْمَانَ نِعَمَ الْعَبْدِ إِنَّهُ أَوَّابٌ (۱۳۴۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَثَلِي وَمَثَلُ النَّاسِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْفَرَّاشُ وَهَذِهِ الدَّوَابُّ تَقَعُ فِي النَّارِ وَقَالَ كَانَتْ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بَابِنِ احْدَاهُمَا فَقَالَتْ صَاحِبَتُهُمَا إِنَّمَا ذَهَبَ بَابِنُكَ وَقَالَتِ الْآخَرَى إِنَّمَا ذَهَبَ بَابِنُكَ فَتَحَا كَمَتَا إِلَى دَاوُدَ فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى فَخَرَحَتَا عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ فَاخْبَرَتَاهُ فَقَالَ اتَّوْنِي

باب ۱۰۲۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور ہم نے داؤد کو سلیمان عطا کیا وہ بہت اچھے بندے تھے وہ بہت رجوع ہونے والے تھے“ ۱۳۴۵۔ حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا کہ میری اور تمام انسانوں کی مثال ایک ایسے شخص کی سی ہے جس نے آگ روشن کی ہو، پھر پروانے اور کیڑے مکوڑے اس آگ میں گرنے لگے ہوں اور آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ دو عورتیں تھیں اور دونوں کے بچے تھے اتنے میں ایک بھیڑیا آیا اور ایک عورت کے بیٹے کو اٹھالے گیا، ان دونوں میں سے ایک عورت نے کہا کہ بھیڑیا تمہارے بیٹے کو لے گیا ہے اور دوسری نے کہا تمہارے بیٹے کو لے گیا ہے دونوں داؤد علیہ السلام کے یہاں اپنا مقدمہ لے گئیں آپ نے بڑی عورت کے حق میں فیصلہ کر دیا اس کے بعد وہ



بِالسَّكِينِ أَشَقُّهُ، بَيْنَهُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرَى لَا تَفْعَلْ  
يَرْحَمُكَ اللَّهُ هُوَا بُنْهَافَقْضَى بِهِ لِلصُّغْرَى -

دونوں سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے یہاں آئیں اور انہیں صورت حال کی اطلاع دی انہوں نے فرمایا کہ اچھا، چھری لاؤ اس بچے کے دو ٹکڑے کر کے دونوں کے حصے دے دوں، چھوٹی عورت نے یہ سن کر کہا، اللہ آپ پر رحم فرمائے ایسا نہ کیجئے میں نے مان لیا کہ یہ اسی بڑی کا لڑکا ہے اس پر سلیمان علیہ السلام نے اس چھوٹی کے حق میں فیصلہ کیا۔

باب ۱۰۲۱۔ وَاِذْ قَالَتِ الْمَلَاِئِكَةُ

يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاكِ وَطَهَّرَكِ

وَاصْطَفَاكِ عَلَى نِسَاءِ الْعَالَمِينَ

(۱۳۴۶) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ -

باب ۱۰۲۱۔ اور (وہ وقت یاد کرو) جب فرشتوں نے کہا کہ اے مریم! بے شک اللہ نے آپ کو برگزیدہ بنایا ہے، اور پاک کر دیا ہے اور آپ کو دنیا جہاں کی بیویوں کے مقابلے میں برگزیدہ کر لیا ہے ۱۳۴۶۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آنحضور ﷺ فرما رہے تھے کہ مریم بنت عمران علیہا السلام (اپنے زمانہ میں) سب سے بہترین خاتون تھیں اور اس امت کی سب سے بہترین خاتون خدیجہ ہیں (رضی اللہ عنہا)۔

(۱۳۴۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نِسَاءُ قُرَيْشٍ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ أَحْنَاهُ عَلَى طِفْلٍِ وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ -

۱۳۴۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا کہ اونٹ پر سوار ہونے والیوں (عربی خواتین) میں سب سے بہترین قریشی خواتین ہیں، اپنے بچے پر سب سے زیادہ شفقت و محبت کرنے والی اور اپنے شوہر کے مال و اسباب کی سب سے بہتر نگران و محافظ!۔

باب ۱۰۲۲۔ قَوْلُهُ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ  
(۱۳۴۸) عَنْ عُبَادَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ، وَرَسُولُهُ، وَأَنَّ عِيسَى عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، وَكَلِمَتُهُ، أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ ادْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ عَلَى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ -

باب ۱۰۲۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اے اہل کتاب! اپنے دین میں غلو نہ کرو“ ۱۳۴۸۔ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے گواہی دی کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں، وہ وحدہ لا شریک ہے اور یہ کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں اور یہ کہ عیسیٰ اس کے بندے اور رسول ہیں اور اس کا کلمہ ہیں جسے اللہ نے پہنچا دیا تھا مریم تک اور ایک جان ہیں اس کی طرف سے اور یہ کہ جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے تو اس نے جو بھی عمل کیا ہوگا، (آخر الامر) اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کریں گے۔

باب ۱۰۲۳۔ وَاِذْ كُرِفِي

الْكِتَابِ مَرْيَمَ اِذَا تَبَدَّتْ مِنْ اَهْلِهَا

(۱۳۴۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ

باب ۱۰۲۳۔ اور (اس) کتاب میں مریم کا ذکر کیجئے جب وہ اپنے گھر والوں سے الگ ہو کر ایک شرقی مکان میں گئیں

۱۳۴۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، گہوارہ میں تین بچوں کے سوا اور کسی نے گفتگو نہیں کی اول عیسیٰ علیہ



إِلَّا ثَلَاثَةً عِيسَى وَكَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ، جُرَيْجٌ كَانَ يُصَلِّي جَاءَ تَهُ أُمُّهُ، فَذَعَتْهُ فَقَالَ أُحْبِبُهَا أَوْ أَصَلِّي فَقَالَتْ اللَّهُمَّ لَا تُمِتَّهُ حَتَّى تُرِيَهُ وَجْوهَ الْمُؤْمِسَاتِ وَكَانَ جُرَيْجٌ فِي صَوْمَعَتِهِ فَتَعَرَّضَتْ لَهُ أَمْرَأَةٌ وَكَلَّمَتْهُ فَأَبَى فَأَتَتْ رَاعِيًا فَأَمَكَّنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَتْ مِنْ جُرَيْجٍ فَأَتَوْهُ فَكَسَرُوا صَوْمَعَتَهُ، وَأَنْزَلُوهُ وَسَبُّوهُ فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى ثُمَّ أَتَى الْغُلَامَ فَقَالَ مَنْ أَبُوكَ يَا غُلَامُ قَالَ الرَّاعِي قَالُوا نَبِيُّ صَوْمَعَتِكَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ لَا إِلَّا مِنْ طِينٍ وَكَانَتْ أَمْرَأَةٌ تُرْضِعُ ابْنًا لَهَا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ رَاكِبٌ ذُو شَارَةٍ فَقَالَتْ اللَّهُمَّ اجْعَلْ ابْنِي مِثْلَهُ، فَتَرَكَ ثَدْيَهَا وَأَقْبَلَ عَلَى الرَّاكِبِ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى ثَدْيِهَا يَمَصُّهُ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ كَانِي أَنْظُرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَصُّ أَصْبَعَهُ، ثُمَّ مَرَّ بِأَمَةٍ فَقَالَتْ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ ابْنِي مِثْلَ هَذِهِ فَتَرَكَ ثَدْيَهَا فَقَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا فَقَالَتْ لِمَ ذَاكَ فَقَالَ الرَّاكِبُ جَبَّارٌ مِنَ الْجَبَابِرَةِ وَهَذِهِ الْأَمَةُ يَقُولُونَ سَرَقَتْ زَنَيْتَ وَلَمْ تَفْعَلْ۔

السلام (دوسرے کا واقعہ یہ ہے کہ) بنی اسرائیل میں ایک بزرگ تھے، نام جرج تھا، وہ نماز پڑھ رہے تھے کہ انکی والدہ نے انہیں پکارا، انہوں نے (اپنے دل میں) کہا کہ میں اپنی والدہ کا جواب دوں یا نماز پڑھتا رہوں؟ آخر انہوں نے نماز نہیں توڑی (اس پر انکی والدہ نے (غصہ ہو کر) بددعا کی، اے اللہ! اس وقت تک اسے موت نہ آئے جب تک یہ زانیہ عورتوں کا چہرہ نہ دیکھ لے جرج اپنے عبادت خانے میں رہا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ان کے سامنے ایک عورت آئی اور ان سے گفتگو کی، لیکن انہوں نے (اس کی خواہش پوری کرنے سے) انکار کیا۔ پھر ایک چرواہے کے پاس آئی اور اسے اپنے اوپر قابو دے دیا اس سے ایک بچہ پیدا ہوا اور اس نے ان پر یہ تہمت دھری کہ یہ جرج کا بچہ ہے۔ ان کی قوم کے لوگ آئے اور ان کا عبادت خانہ توڑ دیا، انہیں نیچے اتار کر لائے اور انہیں گالی دی۔ پھر انہوں نے وضو کر کے نماز پڑھی، اس کے بعد بچے کے پاس آئے اور اس سے پوچھا کہ تمہارا باپ کون ہے؟ بچہ (اللہ تعالیٰ کے حکم سے) بول پڑا کہ چرواہا! اس پر (ان کی قوم شرمندہ ہوئی اور کہا، کہ ہم آپ کا عبادت خانہ سونے کا بنائیں گے لیکن انہوں نے کہا کہ نہیں، مٹی ہی کا بنے گا۔ تیسرا واقعہ) ایک بنی اسرائیل کی عورت تھی، اپنے بچے کو دودھ پلا رہی تھی۔ قریب سے ایک سوار نہایت وجیہ اور خوش پوش گزرا۔ اس عورت نے دعا کی کہ اے اللہ! میرے بچے کو بھی اسی جیسا بنادے لیکن بچہ (اللہ کے حکم سے) بول پڑا کہ اے اللہ! مجھے اس جیسا نہ بنانا، پھر اس کے سینے سے لگ کر دودھ پینے لگا، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جیسے میں اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں کہ نبی کریم ﷺ اپنی انگلی چوس رہے ہیں (بچے کے دودھ پینے لگنے کی کیفیت بیان کرتے وقت!) پھر ایک باندی اسکے پاس قریب سے لے جائی گئی (جسے اسکے مالک مار رہے تھے) تو اس عورت نے دعا کی کہ اے اللہ! میرے بچے کو اس جیسا نہ بنانا، بچے نے پھر اس کا پستان چھوڑ دیا اور کہا اے اللہ! مجھے اسی جیسا بنادے اس عورت نے پوچھا ایسا تم کیوں کہہ رہے ہو؟ بچے نے کہا کہ وہ سوار ظالموں میں سے ایک ظالم شخص تھا اور اس باندی سے لوگ کہہ رہے تھے کہ تم نے چوری اور زنا کیا حالانکہ اس نے کچھ بھی نہیں کیا تھا۔

(۱۳۵۰) عَنْ ابْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا) قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ عِيسَى وَمُوسَى

۱۳۵۰۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے بیان فرمایا کہ میں نے عیسیٰ، موسیٰ اور ابراہیم علیہم السلام کو دیکھا، عیسیٰ علیہ السلام



نہایت سرخ، گنگھر یا لے بال والے اور چوڑے سینے والے تھے۔ اور موسیٰ (علیہ السلام گندم گوں، دراز قامت اور سیدھے بالوں والے تھے) جیسے کوئی قبیلہ زط کا فرد ہو۔

وَأَبْرَاهِيمَ فَاَمَّا عِيسَى فَاَحْمَرُ جَعْدٌ عَرِيضُ الصَّدْرِ  
وَأَمَّا مُوسَى فَاَدَمُ جَسِيمٌ سَبُطٌ كَانَهُ مِنْ رِجَالِ  
الزُّطِ۔

۱۳۵۱۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک دن لوگوں کے سامنے دجال کا ذکر کیا اور فرمایا اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا نام نہیں ہے، لیکن دجال دہنی آنکھ سے کانا ہوگا (اسلئے اس کا خدائی کا دعویٰ بجاہت غلط ہوگا) اسکی آنکھ اٹھے ہوئے انگور کی طرح ہوگی اور میں نے رات کعبہ کے پاس خواب میں ایک گندمی رنگ کے آدمی کو دیکھا، گندمی رنگ کے آدمیوں میں شکل و صورت کے اعتبار سے سب سے زیادہ حسین و جمیل! ان کے سر کے بال شانوں تک لٹک رہے تھے، سر سے پانی ٹپک رہا تھا اور دونوں ہاتھ دو آدمیوں کے شانوں پر رکھے ہوئے وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے، میں نے پوچھا کہ یہ کون صاحب ہیں؟ تو فرشتوں نے بتایا کہ آپ مسیح بن مریم ہیں اس کے بعد میں نے ایک شخص کو دیکھا سخت اور مڑے ہوئے بالوں والا اور دہنی آنکھ سے کانا تھا، اسے میں نے ابن قطن سے سب سے زیادہ شکل و صورت میں ملتا ہوا پایا، وہ بھی ایک شخص کے شانوں پر اپنے دونوں ہاتھ رکھے ہوئے بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ فرشتوں نے بتایا کہ دجال ہے۔

(۱۳۵۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَيْنَ ظَهْرِي النَّاسِ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ إِلَّا إِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عَيْنَةُ طَافِيَةٍ وَارَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكُعْبَةِ فِي الْمَنَامِ فَإِذَا رَجُلٌ أَدَمٌ كَأَحْسَنِ مَا تَرَى مِنْ أَدَمِ الرِّجَالِ تَضْرِبُ لِمَتَهُ بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ رَجُلٌ الشَّعْرُ يَقْطُرُ رَأْسَهُ مَاءً وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالُوا هَذَا الْمَسِيحُ بْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ رَأَيْتُ رَجُلًا وَرَاءَهُ جَعْدًا قَطَطًا أَعْوَرَ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَشْبَهُ مَنْ رَأَيْتُ بِأَبْنِ قَطْنٍ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلٍ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا الْمَسِيحُ الدَّجَالُ۔

۱۳۵۲۔ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ بیان کیا کہ ہرگز نہیں، خدا کی قسم! نبی کریم ﷺ نے عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق یہ نہیں فرمایا تھا کہ وہ سرخ تھے، بلکہ آپ نے یہ فرمایا تھا کہ میں نے خواب میں ایک مرتبہ بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے اپنے کو دیکھا تھا، اس وقت مجھے ایک صاحب نظر آئے جو گندمی رنگ لٹکے ہوئے بال والے تھے، دو آدمیوں کے درمیان ان کا سہارا لئے ہوئے اور سر سے پانی صاف کر رہے تھے، میں نے پوچھا کہ آپ کون صاحب ہیں؟ تو فرشتوں نے جواب دیا کہ آپ ابن مریم علیہ السلام ہیں۔ اس پر میں نے انہیں غور سے جو دیکھا تو مجھے ایک اور شخص بھی دکھائی دیا جو سرخ موٹا سر کے بال مڑے ہوئے، اور دہنی آنکھ سے کانا تھا۔ اس کی آنکھ ایسے دکھائی دیتی تھی جیسے اٹھا ہوا انگور ہو، میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ تو فرشتوں نے بتایا کہ یہ دجال ہے اس سے شکل و صورت میں ابن قطن بہت زیادہ مشابہ تھا۔

(۱۳۵۲) عَنْ ابْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ لَا وَاللَّهِ مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعِيسَى أَحْمَرٌ وَلَكِنْ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ أَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ فَإِذَا رَجُلٌ أَدَمٌ سَبُطُ الشَّعْرِ يُهَادِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ يَنْطَفُ رَأْسُهُ مَاءً أَوْ يُهْرَاقُ رَأْسُهُ مَاءً فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا ابْنُ مَرْيَمَ فَذَهَبْتُ أَلْتَفِتُ فَإِذَا رَجُلٌ أَحْمَرُ جَسِيمٌ جَعْدُ الرَّاسِ أَعْوَرُ عَيْنِهِ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عَيْنَةُ طَافِيَةٍ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا الدَّجَالُ وَأَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهَا ابْنِ قَطْنٍ۔



(۱۳۵۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ وَالْأَنْبِيَاءِ أَوْلَادُ عِلَّاتٍ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ -

۱۳۵۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ میں ابن مریم (عیسیٰ علیہ السلام) سے دوسروں کے مقابلہ میں زیادہ قریب ہوں انبیاءِ علّاتی بھائیوں کی طرح ہیں اور میرے اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں مبعوث ہوا۔

(۱۳۵۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى بْنِ مَرْيَمَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَالْأَنْبِيَاءِ إِخْوَةٌ لِعِلَّاتٍ أُمَّهَاتُهُمْ شَتَّى وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ -

۱۳۵۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، میں عیسیٰ بن مریم سے اور لوگوں کی بہ نسبت سب سے زیادہ قریب ہوں، دنیا میں بھی، اور آخرت میں بھی! اور انبیاءِ علّاتی بھائیوں کی طرح ہیں۔ مسائل فروع میں اگرچہ اختلاف ہے، لیکن دین و عقیدہ سب کا ایک ہی ہے

(۱۳۵۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَى عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهُ أَسْرَقْتَ قَالَ كَلَّا وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَقَالَ عِيسَى أَمَنْتُ بِاللَّهِ وَكَذَّبْتُ عَيْنِي -

۱۳۵۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے ایک شخص کو چوری کرتے ہوئے دیکھا پھر اس سے دریافت فرمایا تم نے چوری کی؟ اس نے کہا کہ ہرگز نہیں، اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اللہ پر ایمان لایا اور میری آنکھوں کو دھوکا ہوا۔

(۱۳۵۶) عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ عَلَى الْمَنْبَرِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَطْرُقُونِي كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَى عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهُ، فَقُولُوا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ -

۱۳۵۶۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منبر پر فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا کہ مجھے میرے مرتبے سے زیادہ نہ بڑھاؤ جیسے عیسیٰ بن مریم کو نصاریٰ نے ان کے مرتبے سے زیادہ بڑھا دیا ہے میں تو صرف اللہ کا بندہ ہوں اس لئے یہی کہا کرو (میرے متعلق) کہ اللہ کا بندہ اور اس کا رسول۔

باب ۱۰۲۴۔ نزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام

(۱۳۵۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ بَنُ مَرْيَمَ فَيُكْمُ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ -

۱۳۵۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب ابن مریم تم میں اتریں گے (تم نماز پڑھ رہے ہو گے) اور تمہارا امام تمہیں میں سے ہوگا۔

باب ۱۰۲۵۔ ما ذکر عن بنی اسرائیل

(۱۳۵۸) قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرِو (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) لِحَدِيفَةَ أَلَا تُحَدِّثُنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ مَعَ الدَّجَالِ إِذَا خَرَجَ مَاءٌ وَنَارًا فَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسُ أَنَّهَا النَّارُ فَمَاءٌ بَارِدٌ وَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسُ أَنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ فَنَارٌ

۱۳۵۸۔ حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے حدیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا کیا آپ وہ حدیث ہم سے نہیں بیان کریں گے جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے آنحضور ﷺ کو یہ فرماتے سنا تھا کہ جب دجال نکلے گا تو اس کے ساتھ آگ اور پانی دونوں ہوں گے لیکن جو لوگوں کو آگ دکھائی دے گی وہ ٹھنڈا پانی ہوگا اور حدیفہ رضی اللہ



تُحْرِقُ فَمَنْ أَدْرَكَ مِنْكُمْ فَلْيَقْعْ فِي الَّذِي يَرَى أَنَّهَا نَارٌ فَإِنَّهُ عَذَابٌ بَارِدٌ فَقَالَ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ أَنَّ رَجُلًا حَضَرَهُ الْمَوْتُ فَلَمَّا يَتَسَّرَ مِنَ الْحَيَاةِ أَوْصَى أَهْلَهُ إِذَا أَنَامْتُ فَاجْمَعُوا لِي حَطْبًا كَثِيرًا وَأَوْقِدُوا فِيهِ نَارًا حَتَّى إِذَا أَكَلْتُ لَحْمِي وَخَلَصْتُ إِلَى عَظْمِي فَامْتَحِشْتُ فَخُذُوا هَا فَاطْحِنُوا هَآئِثُمْ أَنْظِرُوا يَوْمًا رَاحًا فَادْرُوهُ فِي الْيَمِّ فَفَعَلُوا فَجَمَعَهُ فَقَالَ لَهُ لِمَ فَعَلْتَ ذَلِكَ قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَغَفَرَ اللَّهُ لَهُ۔

عنه نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ ایک شخص کی موت کا جب وقت آ گیا اور وہ اپنی زندگی سے بالکل مایوس ہو گیا تو اس نے اپنے گھر والوں کو وصیت کی کہ جب میری موت واقع ہو جائے تو میرے لئے بہت ساری لکڑیاں جمع کرنا اس میں آگ لگانا (پھر میری نعش اس میں ڈال دینا) جب آگ میرے گوشت کو جلا چکے اور آخر ہڈی کو بھی جلا دے تو ان جلی ہوئی ہڈیوں کو پیس لینا اور کسی تندہ کو والے دن کا انتظار کرنا اور (ایسے کسی دن) میری راکھ کو دریا میں بہا دینا۔ اس کے گھر والوں نے ایسا ہی کیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کی راکھ کو جمع کیا اور اس سے دریافت کیا، ایسا تم نے کیوں کروایا تھا؟ اس نے جواب دیا کہ تیرے ہی خوف سے اے اللہ! اللہ تعالیٰ نے اس وجہ سے اس کی مغفرت فرمادی۔

(۱۳۵۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) خَمْسَ سِنِينَ فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُو سُهُمُ الْإِنْيَاءِ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُونَ قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فَوَاطِيئَةَ الْأَوَّلِ فَأَلَّوْلَ اعْطَوْهُمْ حَقَّهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ۔

۱۳۵۹۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کے انبیاء ان کی سیاسی راہنمائی بھی کیا کرتے تھے جب بھی ان کے کوئی نبی وصال فرماتے تو دوسرے ان کی قائم مقامی کے لئے موجود ہوتے لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا البتہ خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے، صحابہؓ نے عرض کیا کہ ان کے متعلق آپ کا ہمیں کیا حکم ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ سب سے پہلے جس سے بیعت کر لو، بس اسی کی وفاداری کو لازم جانو اور ان کا جو حق ہے اس کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ ان سے قیامت کے دن ان کی رعایا کے بارے میں سوال کرے گا (کہ انہیں جو فرض سونپا گیا تھا اس سے کس طرح وہ عہدہ برآ ہوئے۔)

(۱۳۶۰) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتَتَّبِعَنَّ سَنَنْ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ شَبْرًا بِشَبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتَّى لَوْ سَلَكَوا حُجْرَ ضَبٍّ لَسَلَكَتُمُوهُ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى قَالَ فَمَنْ۔

۱۳۶۰۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم لوگ پہلی امتوں کی قدم بہ قدم پیروی کرو گے، یہاں تک کہ اگر وہ لوگ کسی گودہ کے سوراخ میں داخل ہوئے ہوں گے تو تم بھی داخل ہو گے، ہم نے پوچھا، یا رسول اللہ! کیا آپ کی مراد پہلی امتوں سے یہود و نصاریٰ ہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر اور کون ہو سکتا ہے۔

(۱۳۶۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً وَحَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَى مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

۱۳۶۱۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، میرا پیغام لوگوں کو پہنچاؤ، اگرچہ ایک آیت ہی ہو سکے اور بنی اسرائیل کے واقعات تم بیان کر سکتے ہو اس میں کوئی مضائقہ نہیں، اور جس نے مجھ پر قصداً جھوٹ باندھا تو اسے اپنے جہنم کے ٹھکانے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔



۱۳۶۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، یہود و نصاریٰ (داڑھی وغیرہ میں) خضاب نہیں دیتے تم لوگ اس کے خلاف طریقہ اختیار کرو (یعنی خضاب دیا کرو۔)

۱۳۶۳۔ حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، پچھلے زمانہ میں ایک شخص (کے ہاتھ میں) زخم ہو گیا تھا اور اسے اس سے بڑی تکلیف تھی آخر اس نے چھری سے اپنا ہاتھ کاٹ لیا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خون مسلسل بہنے لگا، اور اسی سے وہ مر گیا پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندے نے خود میرے پاس آنے والی عجلت کی اس لئے میں نے بھی جنت اس پر حرام کر دی۔

باب ۱۰۲۶۔ بنی اسرائیل کے ابرص، نابینا اور گنچے کا واقعہ  
۱۳۶۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں تین شخص تھے، ایک ابرص، دوسرا اندھا اور تیسرا گنجا، اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ ان کا امتحان لے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس ایک فرشتہ بھیجا، فرشتہ پہلے ابرص کے پاس آیا، اور اس سے پہلے پوچھا، تمہیں سب سے زیادہ کیا چیز پسند ہے؟ اس نے جواب دیا کہ اچھا رنگ اور اچھی جلد، کیونکہ (ابرص ہونے کی وجہ سے) مجھ سے لوگ پرہیز کرتے ہیں۔ بیان کیا کہ فرشتے نے اس پر اپنا ہاتھ پھیرا تو اس کی بیماری جاتی رہی اور اس کا رنگ بھی خوبصورت ہو گیا اور جلد بھی اچھی ہو گئی فرشتے نے پوچھا کس طرح کا مال تم زیادہ پسند کرتے ہو؟ اس نے کہا کہ اونٹ یا اس نے گائے کو کہا۔ اسحاق بن عبد اللہ کو اس سلسلے میں شک تھا کہ ابرص اور گنچے، دونوں میں ایک نے اونٹ کی خواہش کی تھی اور دوسرے نے گائے کی۔ (اس کی تعیین کے سلسلے میں شک تھا) چنانچہ اسے حاملہ اونٹنی دی گئی اور کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں برکت دے گا، پھر فرشتہ گنچے کے پاس آیا، اور اس سے پوچھا کہ تمہیں کیا چیز پسند ہے؟ اس نے کہا کہ عمدہ بال، اور موجودہ عیب میرا ختم ہو جائے، کیونکہ لوگ اس کی وجہ سے مجھ سے پرہیز کرتے ہیں، بیان کیا کہ فرشتے نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اس کا عیب جاتا رہا، اور اس کے بجائے عمدہ بال آ گئے۔ فرشتے نے پوچھا، کس طرح کا مال پسند کرو گے؟ اس نے کہا کہ گائے! بیان کیا کہ فرشتے نے اسے گائے حاملہ

(۱۳۶۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبُغُونَ فَخَالِفُوهُمْ

(۱۳۶۳) عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهِ جُرْحٌ فَجَزَعَ فَأَخَذَ سِكِّينًا فَحَزَّ بِهَا يَدَهُ فَمَا رَقَا الدَّمُ حَتَّى مَاتَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى بَادَرْنِي عَبْدِي بِنَفْسِهِ حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ -

باب ۱۰۲۶ . حدیث ابرص و اعمی و اقرع فی بنی اسرائیل  
(۱۳۶۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ ثَلَاثَةً فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ أَبْرَصَ وَأَقْرَعَ وَأَعْمَى بَدَا اللَّهُ أَنْ يَتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مَلَكًا فَآتَى الْأَبْرَصَ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ قَدْ قَدَرَنِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ، فَذَهَبَ عَنْهُ فَأُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا فَقَالَ أَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْإِبِلُ أَوْ قَالَ الْبَقَرُ هُوَ شَيْءٌ فِي ذَلِكَ أَنَّ الْأَبْرَصَ وَالْأَقْرَعَ قَالَ أَحَدُهُمَا الْإِبِلُ وَقَالَ الْآخَرُ الْبَقَرُ فَأُعْطِيَ نَاقَةً عَشْرَاءَ فَقَالَ يُبَارِكُ لَكَ فِيهَا وَآتَى الْأَقْرَعَ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ شَعْرٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّي هَذَا قَدْ قَدَرَنِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ، فَذَهَبَ وَأُعْطِيَ شَعْرًا حَسَنًا قَالَ فَآيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْبَقَرُ قَالَ فَأَعْطَاهُ بَقَرَةً حَامِلًا وَقَالَ يُبَارِكُ لَكَ فِيهَا وَآتَى الْأَعْمَى فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ يَرُدُّ اللَّهُ إِلَيَّ بَصَرِي فَأُبْصِرُ بِهِ النَّاسَ قَالَ فَمَسَحَهُ، فَردَّ اللَّهُ إِلَيْهِ بَصَرَهُ، قَالَ فَآيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْغَنَمُ فَأَعْطَاهُ شَاةً وَالِدًا فَانْتَجَعَ هَذَانِ وَوَلَدَ هَذَا فَكَانَ لِهَذَا وَاِدٍ مِنْ إِبِلٍ وَلِهَذَا وَاِدٍ مِنْ بَقَرٍ وَلِهَذَا



وَإِذْ مِنَ الْغَنَمِ ثُمَّ إِنَّهُ، أَتَى الْإِبْرَصَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مُسْكِينٌ تَقَطَّعَتْ بِي الْحَبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَغَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي أَعْطَاكَ اللَّوْنُ الْحَسَنَ وَالْمَالُ بَعِيرًا أَتَبْلُغُ عَلَيْهِ فِي سَفَرِي فَقَالَ لَهُ، إِنَّ الْحُقُوقَ كَثِيرَةٌ فَقَالَ لَهُ، كَأَنِّي أَعْرِفُكَ أَلَمْ تَكُنْ إِبْرَصَ يَقْدُرُكَ النَّاسُ فَقِيرًا فَأَعْطَاكَ اللَّهُ فَقَالَ لَقَدْ وَرِثْتُ لِكَابِرٍ عَنْ كَابِرٍ فَقَالَ إِنْ كُنْتُ كَاذِبًا فَصَيِّرْكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتُ وَآتَى الْإِقْرَعَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ لَهُ، مِثْلَ مَا قَالَ لِهَذَا فَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَيْهِ هَذَا فَقَالَ إِنْ كُنْتُ كَاذِبًا فَصَيِّرْكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتُ وَآتَى الْأَعْمَى فِي صُورَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مُسْكِينٌ وَابْنُ سَبِيلٍ وَتَقَطَّعَتْ بِي الْحَبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَغَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ بَصْرَكَ شَاءَ أَتَبْلُغُ بِهَا فِي سَفَرِي فَقَالَ قَدْ كُنْتُ أَعْمَى فَرَدَّ اللَّهُ بَصْرِي وَفَقِيرًا فَقَدْ أَغْنَانِي فَخُذْ مَا شِئْتَ فَوَاللَّهِ لَا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ أَخَذْتَهُ، لِلَّهِ فَقَالَ أَمْسِكْ مَالَكَ فَإِنَّمَا ابْتَلَيْتُمْ فَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ وَسَخِطَ عَلَى صَاحِبَيْكَ۔

دے دی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں برکت دے گا، پھر اندھے کے پاس فرشتہ آیا، اور کہا کہ تمہیں کیا چیز پسند ہے؟ اس نے کہا..... کہ اللہ تعالیٰ مجھے بصارت دے دے تاکہ میں لوگوں کو دیکھ سکوں۔ بیان کیا کہ فرشتے نے ہاتھ پھیرا اور اللہ تعالیٰ نے اس کی بصارت اسے واپس کر دی پھر پوچھا کہ کس طرح کا مال تم پسند کرو گے؟ اس نے کہا کہ بکریاں! فرشتے نے اسے حاملہ بکری دے دی پھر تینوں جانوروں کے بچے پیدا ہوئے (اور کچھ دنوں بعد ان میں اتنی برکت ہوئی) ابرص کے اونٹوں سے اس کی وادی بھر گئی، گنچے کے گائے نیل سے اس کی وادی بھر گئی اور اندھے کی بکریوں سے اس کی وادی بھر گئی، پھر دوبارہ فرشتہ اپنی اسی پہلی ہیئت و صورت میں ابرص کے یہاں آیا اور کہا کہ میں ایک نہایت مسکین آدمی ہوں، سفر کا تمام سامان و اسباب ختم ہو چکا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی سے مقصد برآری کی توقع نہیں، لیکن میں تم سے اسی ذات کا واسطہ دے کر جس نے تمہیں اچھا رنگ اور اچھی جلد اور مال عطا کیا، ایک اونٹ کا سوال کرتا ہوں جس سے سفر کی ضروریات پوری کر سکوں اس نے فرشتے سے کہا کہ حقوق اور بہت سے ہیں (تمہارے لئے گنجائش نہیں) فرشتے نے کہا، غالباً میں تمہیں پہچانتا ہوں، کیا تمہیں برص کی بیماری نہیں تھی جس کی وجہ سے لوگ تم سے گھن کیا کرتے تھے، ایک فقیر اور قلاش! پھر تمہیں اللہ تعالیٰ نے یہ چیزیں عطا کیں؟ اس نے کہا کہ یہ ساری دولت تو پشتہا پشتہ سے چلی آرہی ہے، فرشتے نے کہا کہ اگر تم جھوٹے ہو تو اللہ تعالیٰ تم کو اپنی پہلی حالت پر لوٹا دے پھر فرشتہ گنچے کے پاس اپنی پہلی اس ہیئت و صورت میں آیا اور اس سے وہی درخواست کی اس نے بھی وہی ابرص والا جواب دیا، فرشتہ نے کہا اگر تم جھوٹے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی پہلی حالت پر لوٹا دے اس کے بعد فرشتہ اندھے کے پاس آیا اور اپنی اسی پہلی صورت میں! اور کہا کہ میں ایک مسکین آدمی ہوں، سفر کے تمام اسباب و وسائل ختم ہو چکے ہیں اور سو اللہ تعالیٰ کے کسی سے مقصد برآری کی توقع

نہیں، میں تم سے، اس ذات کا واسطہ دے کر جس نے تمہیں تمہاری بصارت دی ایک بکری مانگتا ہوں جس سے اپنے سفر کی ضروریات پوری سکوں۔ اندھے نے جواب دیا کہ واقعی میں اندھا تھا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے بصارت عطا فرمائی اور واقعی میں فقیر و مفلس تھا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے مالدار بنایا، تم جتنی بکریاں چاہو لے سکتے ہو۔ بخدا جب تم نے خدا کا واسطہ دیا ہے تو جتنا بھی تمہارا جی چاہے لے لو، میں تمہیں ہرگز نہیں روک سکتا، فرشتہ نے کہا تم اپنا مال اپنے پاس رکھو، یہ تو صرف امتحان تھا، اور اللہ تعالیٰ تم سے راضی اور خوش ہے اور تمہارے دونوں ساتھیوں سے ناراض۔



(۱۳۶۵) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ إِنْسَانًا ثُمَّ خَرَجَ يَسْأَلُ فَأَتَى رَاهِبًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ هَلْ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ لَا فَقَتَلَهُ فَجَعَلَ يَسْأَلُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ إِنْ قَرِئَةَ كَذًا وَكَذًا فَادْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَاءَ بِضُدْرِهِ نَحْوَهَا فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى هَذِهِ أَنْ تَقْرَبِي وَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى هَذِهِ أَنْ تَبَاعَدِي وَقَالَ قِيسُوا مَا بَيْنَهُمَا فَوَجَدَ إِلَى هَذِهِ أَقْرَبَ بِشِيرٍ فَغَفِرَ لَهُ -

۱۳۶۵۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے ننانوے قتل کئے تھے اور پھر مسئلہ پوچھنے نکلا تھا وہ ایک راہب کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کیا اس گناہ سے توبہ کی کوئی صورت ممکن ہے؟ راہب نے جواب دیا کہ نہیں۔ اس نے راہب کو بھی قتل کر دیا پھر وہ (دوسروں سے) پوچھنے لگا آخر اسے ایک راہب نے بتایا کہ فلاں بستی میں جاؤ (وہ اس بستی کی طرف روانہ ہوا، لیکن آدھے راستے بھی نہیں پہنچا تھا کہ) اس کی موت واقع ہوگئی، موت کے وقت اس نے اپنا سینہ اس بستی کی طرف کر لیا۔ آخر رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں میں باہم نزاع ہوا (کہ کون اسے لے جائے) لیکن اللہ تعالیٰ نے اس بستی کو (جہاں توبہ کے لئے وہ جا رہا تھا) حکم دیا کہ اس کی نعش سے قریب ہو جائے اور دوسری بستی کو (جہاں سے نکلا تھا) حکم دیا کہ اس کی نعش سے دور ہو جائے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا کہ اب دونوں کا فاصلہ دیکھو اور (جب ناپا تو) اس بستی کو (جہاں وہ توبہ کرنے جا رہا تھا) ایک بالشت نعش سے زیادہ قریب پایا اور اس کی مغفرت ہوگئی۔

(۱۳۶۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ عَقَارًا لَهُ فَوَجَدَ الرَّجُلَ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِي عَقَارِهِ جَرَّةً فِيهَا ذَهَبٌ فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّي إِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْأَرْضَ وَلَمْ أَبْتَغِ مِنْكَ الذَّهَبَ وَقَالَ الَّذِي لَهُ الْأَرْضُ إِنَّمَا بَعْتُكَ الْأَرْضَ وَمَا فِيهَا فَتَحَاكَمَا إِلَى رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِي تَحَاكَمَا إِلَيْهِ الْكُفَمَا وَلَدُّ قَالَ أَحَدُهُمَا لِي غُلَامٌ وَقَالَ الْآخَرُ لِي جَارِيَةٌ قَالَ انْكُحُوا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَانْفِقُوا عَلَى أَنْفُسِهِمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا -

۱۳۶۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص نے دوسرے شخص سے اس کی جائیداد خریدی، جائیداد کے خریدار کو اس جائیداد میں ایک گھڑا ملا جس میں سونا تھا جس سے وہ جائیداد اس نے خریدی تھی اس سے اس نے کہا کہ مجھ سے اپنا سونا لے لو۔ کیونکہ میں نے تم سے زمین خریدی تھی، سونا نہیں خریدا تھا لیکن سابق مالک نے کہا کہ میں نے تو زمین کو ان تمام چیزوں سمیت تمہیں فروخت کر دیا تھا جو اس کے اندر موجود ہو۔ یہ دونوں ایک تیسرے شخص (حضرت داؤد علیہ السلام) کے پاس اپنا مقدمہ لے گئے۔ فیصلہ کرنے والے نے ان دونوں سے پوچھا کیا تمہارے کوئی اولاد بھی ہے؟ اس پر ایک شخص نے کہا کہ میرا ایک لڑکا ہے اور دوسرے نے کہا کہ میری ایک لڑکی ہے فیصلہ کرنے والے نے ان سے کہا کہ لڑکے کا لڑکی سے نکاح کر دو اور سونا انہیں پر خرچ کر دو اور یوں کار خیر میں لگا دو۔

(۱۳۶۷) عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَسْأَلُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۳۶۷۔ حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ اس نے اپنے والد کو اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے یہ پوچھتے سنا تھا کہ طاعون کے بارے میں آپ نے رسول اللہ ﷺ سے کیا سنا تھا؟ انہوں نے بیان کیا کہ



وَسَلَّمَ فِي الطَّاعُونَ فَقَالَ اسَامَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُونَ رَجَسٌ أُرْسِلَ عَلَى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَوْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بَارِضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بَارِضٌ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ قَالَ أَبُو النَّضْرِ لَا يُخْرِجُكُمْ إِلَّا فِرَارًا مِنْهُ۔

آنحضور ﷺ نے فرمایا، طاعون ایک عذاب ہے جو بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر بھیجا گیا تھا یا (آپ ﷺ نے یہ فرمایا کہ) ایک گذشتہ امت پر (بجائے اسرائیل کے) اس لئے جب کسی جگہ کے متعلق تمہیں معلوم ہو جائے (کہ وہاں طاعون کی وبا پھیلی ہوئی ہے) تو وہاں نہ جاؤ۔ لیکن اگر کسی ایسی جگہ یہ وبا پھیل جائے جہاں تم پہلے سے موجود ہو تو وہاں سے راہ فرار بھی نہ اختیار کرو۔ ابو النضر نے بیان کیا کہ ایسا ہونا چاہئے کہ صرف بھاگنے کی غرض سے نہ نکلو، (یعنی اگر کوئی دوسری ضرورت طبعی کی وجہ سے وہاں سے کہیں جانا ہو جائے تو اس میں کوئی مضائقہ بھی نہیں۔)

(۱۳۶۷) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُونَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ عَذَابٌ يَعْثُهُ اللَّهُ عَلَى مَنْ شَاءَ وَأَنَّ اللَّهَ جَعَلَهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ يَقَعُ الطَّاعُونَ فَيَمُوتُ فِي بَلَدِهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ، إِلَّا كَانَ لَهُ، مِثْلُ أَجْرِ شَهِيدٍ۔

۱۳۶۷۔ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے آنحضور ﷺ سے طاعون کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ یہ ایک عذاب ہے اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا ہے بھیجتا ہے لیکن اسی کو اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لئے رحمت بنا دیا ہے اگر کسی شخص کی بستی میں طاعون کی وبا پھیل جائے اور وہ صبر کے ساتھ خدا کی رحمت سے امید لگائے ہوئے وہیں ٹھہرا رہے کہ ہوگا وہی جو اللہ تعالیٰ نے مقدر کر دیا ہے تو اسے ایک شہید کے برابر ثواب ملے گا۔

(۱۳۶۸) قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِي نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ ضَرْبَهُ قَوْمُهُ فَأَدْمُوهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ۔

۱۳۶۸۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا، گویا نبی کریم ﷺ کا روئے انور میری نظروں کے سامنے ہے۔ جب آپ انبیائے سابقین میں سے ایک نبی کا واقعہ بیان کر رہے تھے کہ ان کی قوم نے انہیں مارا اور خون آلود کر دیا۔ لیکن وہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام خون صاف کرتے جاتے تھے اور یہ دعا کرتے جاتے تھے ”اے اللہ! میری قوم کی مغفرت فرمائیے کہ یہ لوگ جانتے نہیں۔“

(۱۳۶۹) عَنْ ابْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا) حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَجْرُ إِزَارُهُ مِنَ الْخِيَلَاءِ خُسِيفَ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلَّجَلُ فِي الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

۱۳۶۹۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ایک شخص تکبر کی وجہ سے اپنا تہبند زمین سے گھیٹتا ہوا جا رہا تھا کہ اسے زمین میں دھنسا دیا گیا اور اب وہ قیامت تک یوں ہی زمین میں دھنستا اور پیچ و تاب کھاتا چلا جائے گا۔

## کتاب المناقب

باب ۱۰۲۷۔ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا۔

## کتاب المناقب (مفاخر و مکارم)

باب ۱۰۲۷۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”اے لوگو! ہم نے تم سب کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور تم کو مختلف قومیں اور خاندان بنا دیا ہے تاکہ ایک دوسرے کو پہچان سکو“



(۱۳۷۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَجِدُونَ النَّاسَ مَعَادِنَ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقَّهُوا وَتَجِدُونَ خَيْرَ النَّاسِ فِي هَذَا الشَّانِ أَشَدَّهُمْ لَهُ كَرَاهِيَّةً وَتَجِدُونَ شَرَّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هَؤُلَاءِ بِوَجْهِهِ وَيَأْتِي هَؤُلَاءِ بِوَجْهِهِ-

۱۳۷۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، تم انسانوں کو کان کی طرح پاؤ گے (بھلائی اور برائی میں) جو لوگ جاہلیت کے زمانہ میں بہتر اور اچھی صفات کے تھے وہ اسلام کے بعد بھی بہتر اور اچھی صفات والے ہیں جب کہ انہوں نے دین کی سمجھ بھی حاصل کر لی ہو اور تم دیکھو گے کہ اس (خلافت و امارت کے) معاملے میں سب سے بہترین وہ لوگ ثابت ہوں گے جو سب سے زیادہ اسے ناپسند کرتے ہوں اور تم دیکھو گے کہ سب سے بدترین دوزخی لوگ ہیں جو اس کے منہ پر اس کے جیسی باتیں بناتے ہیں اور اس کے منہ پر اس کے جیسی!

(۱۳۷۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هَذَا الشَّانِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ وَالنَّاسُ مَعَادِنُ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقَّهُوا تَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ أَشَدَّ النَّاسِ كَرَاهِيَةً لِهَذَا الشَّانِ حَتَّى يَقَعَ فِيهِ-

۱۳۷۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اس (خلافت کے) معاملے میں لوگ قریش کے تابع رہیں گے، عام مسلمان قریشی مسلمانوں کے تابع رہیں گے، جس طرح عام کفار، قریشی کفار کے تابع رہتے چلے آئے ہیں۔ اور انسانوں کی مثال کان سی ہے۔ جو لوگ جاہلیت کے دور میں بہتر تھے وہ اسلام لانے کے بعد بھی بہتر ہیں، جب کہ انہوں نے دین کی سمجھ بھی حاصل کر لی ہو۔ تم دیکھو گے کہ بہترین اور لائق وہی ثابت ہوں گے جو خلافت و امارت کے عہدے کو بہت زیادہ ناپسند کرتے رہے ہوں، یہاں تک کہ جب انہیں اس کی ذمہ داری قبول کرنی ہی پڑی (تو نہایت کامیاب اور بہتر ثابت ہوئے۔)

### باب ۱۰۲۷۔ مناقب قریش

(۱۳۷۲) مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرٍ بْنِ مُطْعِمٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) يُحَدِّثُ أَنَّهُ بَلَغَ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ عِنْدَهُ فِي وَقْدٍ مِنْ قُرَيْشٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَيَكُونُ مَلِكٌ مِنْ قَحْطَانَ فَغَضِبَ مُعَاوِيَةُ فَقَامَ فَاتْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَانْه بَلَغَنِي أَنَّ رَجُلًا مِنْكُمْ يَتَحَدَّثُونَ أَحَادِيثَ لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَا تُؤْتَرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُولَئِكَ جُهَالُكُمْ فَإِيَّاكُمْ وَالْأَمَانِيَّ الَّتِي تُضِلُّ أَهْلَهَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ لَا يُعَادِيهِمْ أَحَدٌ إِلَّا كَبَهُ اللَّهُ عَلَى وَجْهِهِ مَا أَقَامُوا الدِّينَ-

### باب ۱۰۲۷۔ قریش کے مناقب

۱۳۷۲۔ حضرت محمد بن جبیر بن مطعمؓ بیان کرتے تھے کہ میں نے معاویہ رضی اللہ عنہ تک یہ بات پہنچائی۔ محمد بن جبیر آپ کی خدمت میں قریش کے ایک وفد کے ساتھ حاضر ہوئے تھے کہ عبد اللہ بن عمر بن عاص رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ عنقریب (قرب قیامت میں) بنی قحطان سے ایک حکمران اٹھے گا۔ اس پر معاویہ رضی اللہ عنہ غصے ہو گئے، پھر آپ اٹھے اور اللہ تعالیٰ کی اس کی شان کے مطابق حمد و ثنا کے بعد فرمایا، اما بعد! مجھے معلوم ہوا کہ بعض حضرات ایسی احادیث بیان کرتے ہیں جو نہ قرآن مجید میں موجود ہیں اور نہ رسول اللہ ﷺ سے کسی نے ان کی روایت کی ہے تم میں سب سے جاہل یہی لوگ ہیں۔ پس گمراہ کن خیالات سے بچتے رہو میں نے تو نبی کریم ﷺ سے یہ سنا ہے کہ یہ خلافت قریش میں رہے گی اور ان سے جو بھی چھیننے کی کوشش کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے ذلیل کر دے گا (لیکن یہ صورت حال اسی وقت تک رہے گی) جب تک وہ



دین کو قائم رکھیں گے (انفرادی اور اجتماعی طور پر۔)

فائدہ:- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے تورات کا مطالعہ کیا تھا، یہ بات حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے علم میں بھی رہی ہوگی ادھر ان کی بیان کردہ حدیث کا جسے محمد بن جبیرؒ نے نقل کیا تھا، انہیں علم نہیں تھا۔ اس لئے انہیں شبہ ہوا کہ یقیناً یہ حدیث انہوں نے تورات سے نقل کر کے یوں ہی بے سند بیان کر دی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ سنتے ہی غصے ہو گئے اور لوگوں کو جو ان کے علم میں حقیقت حال تھی اس سے آگاہ کرنا ضروری سمجھا۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ کا حوالہ بھی نہیں دیا تھا۔ اس لئے معاویہ رضی اللہ عنہ کا شبہ یقین میں بدل گیا۔ ورنہ واقعہ یہ ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث بھی صحیح تھی اور رسول اللہ ﷺ سے ثابت تھی۔ خود صحیح بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بھی یہ حدیث منقول ہے۔ بنی فحطان کے جس حکمران کا ذکر حدیث میں ہے، ان کے متعلق روایات سے پتہ چلتا ہے کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ہوں گے اور غالباً اسلام کے آخری حکمران ہوں گے۔

(۱۳۷۳) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ هَذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنْهُمْ اثْنَانِ۔

۱۳۷۳۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ یہ خلافت اس وقت تک قریش کے ہاتھوں میں باقی رہے گی۔ جب تک ان میں دو افراد بھی ایسے ہوں گے (جو علیٰ منہاج النبوة حکومت کرنے کی پوری صلاحیتیں رکھتے ہوں۔)

(۱۳۷۴) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعَمٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ مَشَيْتُ أَنَا وَعِثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَلِبِ وَتَرَكْتَنَا وَإِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ مِنْكَ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ۔

۱۳۷۴۔ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ چل رہے تھے کہ انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! بنو مطلب کو تو آپ نے عطا فرمایا اور ہمیں نظر انداز کر دیا۔ حالانکہ آپ کے لئے ہم اور وہ ایک درجے کے تھے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ (صحیح کہا) بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک ہی ہیں۔

(۱۳۷۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَجُھَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَأَسْلَمٌ وَأَشْجَعُ وَغِفَارٌ مَوَالِي لَيْسَ لَهُمْ مَوْلَى دُونَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ۔

۱۳۷۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، قریش، انصار، جہینہ مزینہ، اسلم، اشجع اور غفار میرے مولا (مددگار اور سب سے زیادہ قریب) ہیں اور ان کا بھی مولا اللہ اور اس کے رسول کے سوا اور کوئی نہیں۔

(۱۳۷۶) عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ أَدْعَى لِغَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُهُ إِلَّا كَفَرَ وَمَنْ أَدْعَى قَوْمًا لَيْسَ لَهُ فِيهِمْ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

۱۳۷۶۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ جس شخص نے بھی جان بوجھ کر اپنے باپ کے سوا اور سے اپنا نسب ملایا جس سے اس کا کوئی (نسبی) تعلق نہیں تھا تو اسے اپنا ٹھکانا جہنم میں سمجھنا چاہئے۔

(۱۳۷۷) وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْفِرَى أَنْ يَدَّعِيَ الرَّجُلُ إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ يُرَى عَيْنُهُ مَا لَمْ تَرَ أَوْ يَقُولُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ۔

۱۳۷۷۔ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سب سے بڑا بہتان یہ ہے کہ آدمی اپنے والد کے سوا اپنا نسب کسی اور سے ملائے یا جو چیز اس نے نہیں دیکھی ہے (خواب میں) اس کے دیکھنے کا دعویٰ کرے یا رسول اللہ کی طرف ایسی حدیث منسوب



کرے جو آپ نے نہ فرمائی ہو۔

باب ۱۰۲۸۔ قبیلہ اسلم، مزینہ اور جہینہ کا تذکرہ

۱۳۷۸۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے منبر پر ارشاد فرمایا کہ قبیلہ غفار کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے اور قبیلہ اسلم کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے۔ اور قبیلہ عصبہ نے اللہ تعالیٰ کی عصیان و نافرمانی کی۔

باب ۱۰۲۸. ذِکْرُ اَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ (۱۳۷۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا) أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى الْمِنْبَرِ غِفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَأَلَهَا اللَّهُ وَغُصْبَةُ غَصَبَتِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ۔

۱۳۷۹۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ آنحضور ﷺ سے اسلم، غفار اور مزینہ میرا خیال ہے کہ انہوں نے جہینہ کا بھی نام لیا۔ کے قبائل نے بیعت کی ہے (اسلام پر۔ اس موقع پر شک راوی حدیث محمد بن ابی یعقوب کو تھا) آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا تمہارا کیا خیال ہے، کیا اسلم، غفار، مزینہ۔ میرا خیال ہے کہ آنحضور ﷺ نے جہینہ کا بھی نام لیا کے قبائل بنو تمیم، بنو عامر، اسد اور غطفان کے قبائل سے بہتر ہیں یا ناکام و نامراد ہیں؟ انہوں نے عرض کیا کہ یہ لوگ ناکام و نامراد ہیں۔ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے اول الذکر قبائل آخر الذکر کے مقابلے میں بہتر ہیں۔

(۱۳۷۹) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بَايَعَكَ سُراقُ الْحَجِيجِ مِنْ اَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ (وَأَحْسِبُهُ وَجُهَيْنَةَ ابْنِ أَبِي يَعْقُوبَ شَكًّا) قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ اَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَأَحْسِبُهُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَبَنِي عَامِرٍ وَأَسَدٍ وَغُطَفَانَ خَابُوا وَخَسِرُوا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُمْ لَخَيْرٌ مِنْهُمْ۔

فائدہ:- جاہلیت کے دور میں جہینہ، مزینہ، اسلم اور غفار کے قبیلے بنی تمیم، بنی اسد وغیرہ سے کم درجہ کے سمجھے جاتے تھے۔ پھر جب اسلام آیا تو انہوں نے اسے قبول کرنے میں سبقت کی اور اسلام میں نمایاں کام انجام دیے، اس لئے شرف و فضیلت میں بنو تمیم وغیرہ قبائل سے بڑھ گئے حدیث میں یہی ارشاد ہوا ہے۔

باب ۱۰۲۹۔ قحطان کا تذکرہ

۱۳۸۰۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا قیامت اس وقت تک برپا نہیں ہوگی جب تک قبیلہ قحطان میں سے ایک شخص نہیں پیدا ہو لیں گے جو مسلمانوں کی قیادت کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لیں گے۔

باب ۱۰۲۹. ذِکْرُ قَحْطَانَ

(۱۳۸۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ يَسُوقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ۔

باب ۱۰۳۰۔ جاہلیت کے دعوؤں کی ممانعت

۱۳۸۱۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ غزوؤں میں شریک تھے کہ مہاجرین بڑی تعداد میں ایک جگہ جمع ہو گئے، وجہ یہ ہوئی کہ مہاجرین میں ایک صحابی تھے، بڑے زندہ دل! انہوں نے ایک انصاری صحابی کو (مزاحاً) مار دیا۔ اس پر انصاری بہت غصے ہو گئے اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ (جاہلیت کے طریقے پر اپنے اپنے اعوان و

باب ۱۰۳۰. مَا يُنْهَى مِنْ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ

(۱۳۸۱) عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ ثَابَ مَعَهُ نَاسٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ حَتَّى كَثُرُوا وَكَانَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلٌ لَعَّابٌ فَكَسَعَ اَنْصَارٌ يَأْفَغُضِبُ اَلْاَنْصَارُ غَضَبًا شَدِيدًا حَتَّى تَدَاعَوْا وَقَالَ اَلْاَنْصَارُ يَا



لَلْأَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِينَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ دَعْوَى أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ قَالَ مَا شَأْنُهُمْ فَأُخْبِرَ بِكَسْعَةِ الْمُهَاجِرِيِّ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَاهَا فَإِنَّهَا خَبِيثَةٌ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سَلُولٍ قَدْ تَدَاعَوْا عَلَيْنَا لَنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لِيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَقَالَ عُمَرُ الْأَنْقَلُ يَارَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْخَبِيثُ لِعَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ إِنَّهُ كَانَ يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ۔

انصاری کی) ان حضرات نے دھائی دی، انصاری نے کہا، اے قبائل انصار! مدد کو پہنچو اور مہاجر نے کہا! مدد کو پہنچو۔ اتنے میں نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے اور دریافت فرمایا، کیا بات ہے، یہ جاہلیت کے دعوے کیسے؟ آپ کے صورت حال دریافت کرنے پر مہاجر صحابی کے انصاری صحابی کو مار دینے کا واقعہ بیان کیا گیا تو آپ نے فرمایا، جاہلیت کے دعوے ختم ہونے چاہئیں کیونکہ یہ نہایت بدترین چیز ہے۔ عبد اللہ بن ابی سلول (منافق) نے کہا کہ یہ مہاجرین اب ہمارے خلاف اپنے اعموان و انصار کی دھائی دینے لگے ہیں، مدینہ واپس ہو کر باعزت، ذلیل کو یقیناً نکال دے گا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت چاہی یا رسول اللہ! ہم اس خبیث عبد اللہ بن ابی کو قتل کیوں نہ کر دیں؟ لیکن آنحضور ﷺ نے فرمایا، ایسا نہ ہونا چاہئے کہ (بعد میں آنے والی نسلیں) کہیں کہ محمد اپنے ساتھیوں کو قتل کر دیا کرتے تھے۔

#### باب ۱۰۳۱۔ قبیلہ خزاعہ کا واقعہ

۱۳۸۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عمرو بن لُحی بن قمعہ ابن خندف قبیلہ خزاعہ کا جد امجد ہے۔ نیز حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے عمرو بن عامر بن لُحی خزاعی کو دیکھا کہ جہنم میں اپنی انتڑیاں گھسیٹ رہا تھا۔ اور یہی عمرو وہ پہلا شخص تھا جس نے سائبہ کی بدعت نکالی تھی۔

#### باب ۱۰۳۱۔ قِصَّةُ خُزَاعَةَ

(۱۳۸۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ بْنُ لُحَيِّ بْنِ قَمْعَةَ بْنِ خَنْدِيفِ أَبُو خُزَاعَةَ۔ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ عُمَرَ وَبْنَ عَامِرِ بْنِ لُحَيِّ الْخُزَاعِيِّ يَجْرُقُ قُصْبَهُ فِي النَّارِ وَكَانَ أَوَّلُ مَنْ سَيَّبَ السَّوَابِ۔

#### باب ۱۰۳۲۔ جس نے اسلام اور جاہلیت کے

#### زمانے میں اپنی نسبت اپنے آباء و اجداد کی طرف کی

۱۳۸۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب یہ آیت اتری ”آپ اپنے قریبی عزیزوں کو ڈرائیے۔“ تو نبی کریم ﷺ نے قریش کی مختلف شاخوں کو بلایا ”اے بنی فہر! اے بنی عدی!“

#### باب ۱۰۳۲۔ من انتسب إلى

#### آبائہ فی الاسلام والجاهلیة

(۱۳۸۳) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْهِى يَابَنِي فَهْرٍ يَابَنِي عَدِيٍّ لِبُطُونِ قُرَيْشٍ

#### باب ۱۰۳۳۔ جس نے اپنے نسب کو سب و شتم سے بچانا چاہا

۱۳۸۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حسان رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مشرکین (قریش) کی ہجو کرنے کی اجازت چاہی تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر میرے نسب کا کیا ہوگا؟ (کیونکہ آپ بھی قریشی تھے) اس پر حسان رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ میں آپ کو اس طرح نکال لے جاؤں گا جیسے آٹے میں سے بال نکال لیا جاتا ہے۔

#### باب ۱۰۳۳۔ من احب ان لا یُسَبَّ نَسَبُهُ

(۱۳۸۴) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ اسْتَأْذَنَ حَسَانُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَجَاءِ الْمُشْرِكِينَ قَالَ كَيْفَ بِنَسَبِي فَقَالَ حَسَانٌ لَا سُلَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِينِ۔



باب ۱۰۳۴ . باب ماجاء فی اسماء رسول اللہ ﷺ  
(۱۳۸۵) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيْ خَمْسَةُ أَسْمَاءٍ أَنَا  
مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاجِي الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ بِي الْكُفْرَ  
وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي وَأَنَا الْعَاقِبُ -

باب ۱۰۳۴۔ رسول اللہ ﷺ کے اسماء گرامی کے متعلق روایات  
۱۳۸۵۔ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ  
نے فرمایا، میرے پانچ نام ہیں، میں محمد، احمد اور ماجی (مٹانے والا) ہوں  
کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعہ کفر کو مٹائے گا اور میں ”حاشر“ ہوں کہ تمام  
انسانوں کا (قیامت کے دن) میرے بعد حشر ہوگا اور میں ”عاقب“  
ہوں (بعد میں آنے والا)۔

(۱۳۸۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَعْجَبُونَ كَيْفَ  
يَصْرِفُ اللَّهُ عَنِّي شَتْمَ قُرَيْشٍ وَلَعْنَهُمْ يَشْتُمُونَ  
مُذَمَّمًا وَيَلْعَنُونَ مُذَمَّمًا وَأَنَا مُحَمَّدٌ

۱۳۸۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے  
فرمایا، تمہیں تعجب نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ قریش کے سب و شتم اور لعنت و  
ملامت کو مجھ سے کس طرح دور کرتا ہے، مجھے وہ مذمم کہہ کر سب و شتم کرتے  
ہیں مذمم کہہ کر مجھے لعنت ملامت کرتے ہیں حالانکہ میرا نام (اللہ تعالیٰ کی  
طرف سے) محمد ہے۔

باب ۱۰۳۵ . خاتم النبیین ﷺ

(۱۳۸۷) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ  
كَرَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَكْمَلَهَا وَأَحْسَنَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبَنَةٍ  
فَجَعَلَ النَّاسُ يَلْعَلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ وَيَقُولُونَ لَوْلَا  
مَوْضِعُ اللَّبَنَةِ -

باب ۱۰۳۵۔ خاتم النبیین ﷺ  
۱۳۸۷۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ  
نے فرمایا، میری اور دوسرے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے کوئی  
مکان بنایا دلا ویزی اور ہر حیثیت سے اسے کامل و مکمل کر دیا، صرف ایک  
اینٹ کی جگہ باقی رہ گئی تھی۔ لوگ اس گھر میں داخل ہوتے اور (اس کے  
حسن و دلا ویزی سے) حیرت زدہ رہ جاتے اور کہتے کاش! یہ ایک اینٹ  
کی جگہ بھی خالی نہ رہتی (اور اس اینٹ کی جگہ پر کرنے والے اور مکان کی  
دلا ویزی کو ہر حیثیت سے تکمیل تک پہنچانے والے آنحضور ﷺ ہیں)۔

(۱۳۸۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلِ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ  
قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ، وَأَجْمَلَهُ، إِلَّا  
مَوْضِعَ لَبَنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ  
وَيَعَجَّبُونَ وَيَقُولُونَ هَلَّا وُضِعَتْ هَذِهِ اللَّبَنَةُ قَالَ فَأَنَا  
اللَّبَنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ -

۱۳۸۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ  
نے فرمایا: میری اور مجھ سے پہلے کے تمام انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے ایک  
شخص نے ایک گھر بنایا ہوا اور اس میں ہر طرح حسن و دلا ویزی پیدا کی  
ہو، لیکن ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوٹ گئی ہو۔ اب تمام لوگ  
آتے ہیں اور مکان کو چاروں طرف سے گھوم کر دیکھتے اور حیرت زدہ رہ  
جاتے ہیں لیکن یہ بھی کہتے جاتے ہیں کہ یہاں پر ایک اینٹ کیوں نہ رکھی  
گئی؟ تو میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔

باب ۱۰۳۶ . وفات النبی ﷺ

(۱۳۸۹) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ -

باب ۱۰۳۶۔ وفات النبی ﷺ  
۱۳۸۹۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے تریسٹھ  
سال کی عمر میں وفات پائی تھی۔



(۱۳۹۰) عَنْ الْجَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَأَيْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ ابْنَ أَرْبَعٍ وَتِسْعِينَ جُلْدًا مُعْتَدِلًا فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ مَا مَتَّعْتُ بِهِ سَمْعِي وَبَصَرِي إِلَّا بَدْعَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خَالَتِي ذَهَبَتْ بِي إِلَيْهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَ اخْتِي شَاكَ فَأَدْعُ اللَّهَ لَهُ قَالَ فَدَعَا لِي.

۱۳۹۰۔ حضرت جعید بن عبد الرحمن نے کہا میں نے سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کو چورانوے سال کی عمر میں دیکھا کہ نہایت قوی و توانا تھے کمزور بھی نہیں جھکی تھی، انہوں نے فرمایا کہ مجھے یقین ہے کہ میرے اعضاء و حواس میں جو اتنی توانائی ہے وہ صرف رسول اللہ ﷺ کے دعا کے نتیجے میں ہے۔ میری خالہ مجھے ایک مرتبہ آنحضور ﷺ کی خدمت میں لے گئیں اور عرض کی یا رسول اللہ! یہ میرا بھانجہ بیمار ہو رہا ہے! آپ اس کیلئے دعا فرما دیجئے انہوں نے بیان کیا کہ پھر آنحضور ﷺ نے میرے لئے دعا فرمائی۔

### باب ۱۰۳۷۔ نبی کریم ﷺ کے اوصاف

باب ۱۰۳۷۔ صِفَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (۱۳۹۱) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ صَلَّى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِي فَرَأَى الْحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ الصَّبِيَّانِ فَحَمَلَهُ عَلَى عَاتِقِهِ وَقَالَ يَا بِي شَبِيهُ بِالنَّبِيِّ لَا شَبِيْهُ بَعْلِي وَ عَلِيٌّ يَضْحَكُ۔

۱۳۹۱۔ حضرت عقبہ بن حارثؓ نے بیان کیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ عصر کی نماز سے فارغ ہو کر باہر تشریف لائے تو دیکھا کہ حسن رضی اللہ عنہ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ آپ نے انہیں اپنے کندھے پر بٹھالیا اور فرمایا، میرے باپ تم پر فدا ہوں، تم میں نبی کریم ﷺ کی شباہت ہے علی کی نہیں۔ اس پر علی رضی اللہ عنہ ہنس دیئے۔

(۱۳۹۲) عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَشَبُّهُ، فَقِيلَ أَبِي جُحَيْفَةَ صِفْهُ لِي قَالَ كَانَ أَبْيَضَ قَدْ شَمِطَ وَأَمَرَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثِ عَشْرَةَ قُلُوصًا قَالَ فَقَبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ نَقْبِضَهَا۔

۱۳۹۲۔ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے، حسن بن علی رضی اللہ عنہما میں آپ ﷺ کی شباہت پوری طرح موجود تھی۔ ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ آنحضور ﷺ کے اوصاف بیان فرما دیجئے۔ انہوں نے فرمایا آنحضور ﷺ سرخ و سفید تھے، کچھ بال سفید ہو گئے تھے (آخر عمر میں) آنحضور ﷺ نے ہمیں تیرہ اونٹنیوں کے دیئے جانے کا حکم دیا تھا لیکن ابھی ان اونٹنیوں کو ہم نے اپنے قبضہ میں بھی نہیں لیا تھا کہ آپ ﷺ کی وفات ہو گئی۔

(۱۳۹۳) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسَيْرٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ شَيْخًا قَالَ كَانَ فِي عَنَفَتِهِ شَعْرَاتٌ بَيْضٌ۔

۱۳۹۳۔ نبی کریم ﷺ کے صحابی عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ (آخر عمر میں) بوڑھے دکھائی دیتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ کی ٹھوڑی کے چند بال سفید ہو گئے تھے۔

(۱۳۹۴) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِسِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَا بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَيْسَ بِالْأَدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطِطِ وَلَا بِالْسَّبِطِ بَعَثَهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ

۱۳۹۴۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نہ بہت لمبے تھے اور نہ چھوٹے قد کے، نہ بالکل سفید تھے اور نہ گندمی رنگ کے، نہ آپ ﷺ کے بال بہت زیادہ گھنگھریالے سخت تھے اور نہ بالکل سیدھے لٹکے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چالیس سال کی عمر میں مبعوث فرمایا اور آپ ﷺ نے مکہ میں دس سال تک قیام کیا اور مدینہ میں



دس سال تک قیام کیا، جب اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو وفات دی تو آپ ﷺ کے سر اور داڑھی کے بیس بال بھی سفید نہیں تھے۔

۱۳۹۵۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ حسن و جمال میں بھی سب سے بڑھ کر تھے اور عادات و اخلاق میں بھی سب سے بہتر تھے آپ ﷺ کا قد نہ بہت لانا تھا اور نہ چھوٹا۔

۱۳۹۶۔ حضرت قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے کبھی خضاب بھی استعمال فرمایا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے کبھی خضاب نہیں لگایا، صرف آپ ﷺ کی دونوں کنپٹیوں پر (سر میں) چند بال سفید تھے۔

۱۳۹۷۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ درمیانہ قد تھے۔ آپ ﷺ کا سینہ بہت کشادہ اور کھلا ہوا تھا آپ ﷺ کے (سر کے) بال کانوں کی لوت تک لٹکتے رہتے تھے۔ میں نے حضور اکرم ﷺ کو ایک مرتبہ ایک سرخ حلہ میں دیکھا۔ میں نے اتنا حسین اور دلآویز منظر کبھی بھی نہیں دیکھا تھا۔ حضرت ابواسحاق نے بیان کیا کہ کسی نے براء رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ کا چہرہ تلوار کی طرح تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں، چہرہ مبارک چاند کی طرح تھا۔

۱۳۹۸۔ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ دو پہر کے وقت (سفر کے ارادہ سے) نکلے، بطحاء پر پہنچ کر آپ ﷺ نے وضوء کیا، اور ظہر کی نماز دو رکعت پڑھی اور عصر کی بھی دو رکعت پڑھی۔ (جب آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے تو) آپ کے سامنے ایک چھوٹا سانپ (بطور سترہ کے) گڑا ہوا تھا۔ اس نیزے کے آگے سے آنے جانے والے آ جا رہے تھے پھر صحابہ آپ ﷺ کے پاس آ گئے اور آپ ﷺ کے ہاتھ کو لے کر اپنے چہروں پر اسے پھیرنے لگے ابو جحیفہ نے بیان کیا کہ میں نے بھی دست مبارک کو اپنے چہرے پر رکھا۔ اس وقت وہ برف سے بھی زیادہ ٹھنڈے محسوس ہوتے تھے اور ان کی خوشبو مشک سے بھی زیادہ خوشگوار تھی۔

۱۳۹۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، انقلاب زمانہ کے ساتھ ساتھ مجھے بنی آدم کے بہترین خانوادوں میں منتقل کیا جاتا رہا۔ اور آخر دور میں میرا وجود ہوا جس میں کہ مقدر تھا۔

بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ فَتَوَفَّاهُ اللَّهُ وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عَشْرُونَ شَعْرَةً بِيضَاءً۔

(۱۳۹۵) عَنْ الْبَرَاءِ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَأَحْسَنَهُ خَلْقًا لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ۔

(۱۳۹۶) عَنْ قَتَادَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا أَهْلُ خَضَبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِنَّمَا كَانَ شَيْءٌ فِي صُدُغَيْهِ۔

(۱۳۹۷) عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوعًا بُعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَهُ شَعْرٌ يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ لَمْ أَرِ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ۔

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سُئِلَ الْبَرَاءُ أَكَانَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السِّيفِ قَالَ لَا بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ۔

(۱۳۹۸) عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا جَرَّةً إِلَى الْبَطْحَاءِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ وَعَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ كَانَ يَمُرُّ مِنْ وَرَائِهَا الْمَارَةُ وَقَامَ النَّاسُ فَجَعَلُوا يَأْخُذُونَ يَدَيْهِ فَيَمْسَحُونَ بِهِمَا وَجُوهَهُمْ فَاخْذَتْ بِيَدِهِ فَوَضَعَتْهَا عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا هِيَ أَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَأَطْيَبُ رَائِحَةً مِنَ الْمِسْكِ

(۱۳۹۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُونِ بَنِي آدَمَ قَرْنَا فَقَرْنَا حَتَّى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِي كُنْتُ فِيهِ۔



فائدہ:- مطلب یہ ہے کہ آدم علیہ السلام کے بعد آنحضور ﷺ کے نسب کے جتنے بھی سلسلے ہیں وہ سب آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے بہترین خانوادے تھے۔ آپ کے اجداد میں ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ پھر اسماعیل علیہ السلام ہیں جو ابوالعرب ہیں۔ اس کے بعد عربوں کے جتنے سلسلے ہیں ان سب میں آنحضور ﷺ کا خانوادہ سب سے زیادہ بلند تر اور رفیع المنزلت تھا۔ آپ کا تعلق اسماعیل علیہ السلام کی اولاد کی شاخ کنانہ سے، پھر قریش سے پھر بنی ہاشم سے ہے۔

۱۴۰۰۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ (سر کے آگے کے بال کو پیشانی پر) پڑا رہنے دیتے تھے۔ اور مشرکین کی یہ عادت تھی کہ وہ سر کے آگے کے بال کو دو حصوں میں تقسیم کر لیتے تھے (پیشانی پر پڑا نہیں رہنے دیتے تھے) اور اہل کتاب (سر کے آگے کے بال کو پیشانی پر) پڑا رہنے دیتے تھے حضور اکرم ﷺ ان معاملات میں جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا حکم آپ کو نہ ملا ہوتا اہل کتاب کی موافقت کو پسند فرماتے تھے (اور حکم نازل ہونے کے بعد وحی پر عمل کرتے تھے) پھر حضور اکرم ابھی آگے کے بال کے دو حصے کرنے لگے (اور پیشانی پر پڑا نہیں رہنے دیتے تھے)

۱۴۰۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ بد زبان اور لڑنے جھگڑنے والے نہیں تھے، آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔

۱۴۰۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے جب بھی دو چیزوں میں کسی ایک کے اختیار کرنے کے لئے کہا گیا تو آپ ﷺ نے ہمیشہ اسی کو اختیار فرمایا جس میں زیادہ سہولت ہوئی۔ بشرطیکہ اس میں کوئی گناہ کا پہلو نہ نکلتا ہو، کیونکہ اگر اس میں گناہ کا کوئی شائبہ بھی ہوتا۔ تو آپ اس سے سب سے زیادہ دور رہتے اور آنحضور ﷺ نے اپنی ذات کے لئے کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا، لیکن اگر اللہ کی حرمت کو کوئی توڑتا تو آپ ﷺ اس سے ضرور انتقام لیتے تھے۔

۱۴۰۳۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم و نازک کوئی حریر و دیباچ میرے ہاتھوں نے کبھی نہیں چھوڑا اور نہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خوشبو یا آپ کے پسینے سے زیادہ بہتر اور پاکیزہ کوئی خوشبو یا عطر سونگھا۔

۱۴۰۴۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ پردہ نشین کنواری لڑکیوں سے بھی زیادہ شرمیلے تھے۔ اور حضرت شعبہ نے اسی طرح حدیث بیان کی (اس اضافہ کے ساتھ کہ) جب کوئی خاص

(۱۴۰۰) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْدُلُ شَعْرَهُ، وَكَانَ الْمَشْرِكُونَ يَفْرِكُونَ رُؤُسَهُمْ فَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ رُؤُسَهُمْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ بِشَيْءٍ ثُمَّ فَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ

(۱۴۰۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَكَانَ يَقُولُ إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا

(۱۴۰۲) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ مَا خَيْرَ رَسُولٍ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللَّهِ فَيَنْتَقِمَ لِلَّهِ بِهَا

(۱۴۰۳) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا مَسِسْتُ حَرِيرًا وَلَا دِيْبَاجًا أَلَيْنَ مِنْ كَفِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ رِيحًا قَطُّ أَوْ عَرَقًا قَطُّ أَطِيبَ مِنْ رِيحٍ أَوْ عَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۱۴۰۴) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعِذْرَاءِ فِي خِذْرِهَا عَنْ شُعْبَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) مِثْلَهُ



وَإِذَا كَرِهَ شَيْئًا عُرِفَ فِي وَجْهِهِ

(۱۴۰۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ أَنْ أَشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَالْأَتْرَكَهُ۔

(۱۴۰۶) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحَدِّثُ حَدِيثًا لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ لَأَحْصَاهُ قَالَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيثَ كَسَرْدِكُمْ۔

باب ۱۰۳۸ . كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنُهُ، وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ،

(۱۴۰۷) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ قَالَ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَسْجِدِ الْكُعْبَةِ جَاءَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قَبْلَ أَنْ يُوحَى إِلَيْهِ وَهُوَ نَائِمٌ فِي مَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ أَوَلَهُمْ أَتَيْتُهُمْ هُوَ فَقَالَ أَوْ سَطَهُمْ هُوَ خَيْرُهُمْ وَقَالَ آخِرُهُمْ خُذُوا خَيْرَهُمْ فَكَانَتْ تِلْكَ فَلَمْ يَرَهُمْ حَتَّى جَاءَ وَاللَّيْلَةُ أُخْرَى فِيمَا يُرَى قَلْبُهُ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَائِمَةٌ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ، وَكَذَلِكَ الْأَنْبِيَاءُ تَنَامُ أَعْيُنُهُمْ وَلَا تَنَامُ قُلُوبُهُمْ فَتَوَلَّاهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ۔

باب ۱۰۳۹ . عَلَامَاتُ النَّبُوءَةِ فِي الْإِسْلَامِ

(۱۴۰۸) عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَاءٌ وَهُوَ بِالزُّورَاءِ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبَعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ قَالَ فَتَادَهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قُلْتُ لِأَنَسٍ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ ثَلَاثُمِائَةٍ أَوْ زُهَاءَ ثَلَاثُمِائَةٍ۔

بات پیش آتی تو آنحضور ﷺ کے چہرے پر اس کا اثر ظاہر ہو جاتا۔

۱۴۰۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا، اگر آپ ﷺ کو مرغوب ہوتا تو تناول فرماتے ورنہ چھوڑ دیتے۔

۱۴۰۶۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ (اتنی متانت اور ترتیل کے ساتھ) باتیں کرتے تھے کہ اگر کوئی شخص (آپ ﷺ کے الفاظ) شمار کرنا چاہتا تو کر سکتا تھا اور رسول اللہ ﷺ تو تمہاری طرح یوں جلدی جلدی باتیں نہیں کیا کرتے تھے۔

باب ۱۰۳۸۔ نبی کریم ﷺ کی آنکھیں سوتی تھیں لیکن قلب اس وقت بھی بیدار رہتا تھا

۱۴۰۷۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ مسجد حرام میں نبی کریم ﷺ کی معراج سے متعلق ان سے حدیث بیان کر رہے تھے کہ (معراج سے پہلے) تین فرشتے آئے، یہ آپ ﷺ پر وحی نازل ہونے سے بھی پہلے کا واقعہ ہے۔ اس وقت آپ مسجد حرام میں (دو آدمیوں کے درمیان میں) سو رہے تھے۔ ایک فرشتے نے پوچھا، وہ کون ہیں؟ دوسرے نے کہا کہ وہ درمیان والے ہیں، وہی سب سے بہتر ہیں۔ تیسرے نے کہا کہ پھر جو سب سے بہتر ہیں انہیں ساتھ لے چلو۔ اس رات صرف اتنا ہی واقعہ پیش آیا۔ پھر آنحضور ﷺ نے انہیں نہیں دیکھا۔ لیکن یہی حضرات ایک رات اور آئے۔ اس حالت میں جب صرف آپ کا قلب بیدار تھا۔ حضور اکرم ﷺ کی آنکھیں جب سوتی تھیں، قلب آپ ﷺ کا اس وقت بھی بیدار رہتا تھا۔ تمام انبیاء کی یہی کیفیت ہوتی ہے کہ جب آنکھیں سوتی ہیں، قلب اس وقت بھی بیدار رہتا ہے۔ پھر جبرائیل علیہ السلام نے انتظام و اہتمام کیا اور آپ کو آسمان پر لے گئے۔

باب ۱۰۳۹۔ بعثت کے بعد نبوت کی علامات

۱۴۰۸۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک برتن حاضر کیا گیا (پانی کا) حضور اکرم ﷺ اس وقت مقام زوراء میں تشریف رکھتے تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے اس برتن پر اپنا ہاتھ رکھا تو اس میں سے پانی، آپ کی انگلیوں کے درمیان سے ابلنے لگا اور اسی پانی سے پوری جماعت نے وضوء کیا۔ قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، آپ حضرات کتنی تعداد میں تھے؟



انہوں نے فرمایا کہ تین سو یا تقریباً تین سو۔

۱۴۰۹۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آیات و معجزات کو ہم باعث برکت سمجھتے تھے اور تم لوگ اسے باعث خوف جانتے ہو۔ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے اور پانی تقریباً ختم ہو گیا، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جو کچھ بھی پانی بچ گیا ہو اسے تلاش کرو چنانچہ صحابہ ایک برتن میں تھوڑا سا پانی لائے۔ آنحضور ﷺ نے اپنا ہاتھ برتن میں ڈال دیا اور فرمایا کہ بابرکت، پانی کی طرف آؤ اور برکت تو اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے۔ میں نے دیکھا کہ آنحضور ﷺ کی انگلیوں کے درمیان میں سے پانی ابل رہا تھا اور ہم بعض تو اس کھانے کو تسبیح کرتا ہوا بھی سنتے تھے جو (نبی کریم ﷺ کے ساتھ) کھایا جاتا تھا۔

۱۴۱۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک نہیں برپا ہوگی جب تک تم ایک ایسی قوم کے ساتھ جنگ نہ کر لو گے جن کے جوتے بال کے ہوں گے اور جب تک تم ترکوں سے جنگ نہ کر لو گے جن کے جوتے بال کے ہوں گے اور جب تک تم ترکوں سے جنگ نہ کر لو گے، جن کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی چہرے سرخ ہوں گے، ناک چھوٹی اور چپٹی ہوگی۔ چہرے ایسے ہوں گے جیسے پٹی ہوئی ڈھال۔ اور تم سب سے زیادہ مناسب شخص اسے پاؤ گے جو اس معاملہ (خلافت کی ذمہ داری اٹھانے سے سب سے زیادہ دور بھاگتا ہو) الایہ کہ اسے اٹھانا ہی پڑ جائے (تو اخلاص کے ساتھ اس سے عہدہ برآ ہونے کی ہر طرح کوشش کرتا ہے) لوگوں کی مثال کان کی سی ہے۔ جو افراد جاہلیت میں بہتر تھے وہ اسلام لانے کے بعد بھی بہتر ہیں، اور تم پر ایک ایسا دور بھی آنے والا ہے (حضور اکرم ﷺ کی وفات کے بعد) کہ مجھے دیکھنے کی تمنا اسے اپنے اہل و مال سے بھی بڑھ کر ہوگی۔

۱۴۱۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی۔ جب تک تم عجم کے ممالک خوز و کرمان سے جنگ نہ کر لو گے چہرے ان کے سرخ ہوں گے، ناک چپٹی ہوگی، آنکھیں چھوٹی ہوں گی۔ چہرے ایسے ہوں گے جیسے پٹی ہوئی ڈھال ہوتی ہے اور ان کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔

۱۴۱۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس قبیلہ قریش کے بعض افراد (طلب دنیا و سلطنت کے پیچھے) لوگوں کو

(۱۴۰۹) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ كُنَّا نَعُدُّ الْآيَاتِ بَرَكَةً وَأَنْتُمْ تَعُدُّونَهَا تَخَوُّفًا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَلَّ الْمَاءُ فَقَالَ أَطْلُبُوا فَضْلَةً مِنْ مَاءٍ فَجَاءُوا بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ قَلِيلٌ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الطَّهْوَرِ الْمُبَارِكِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللَّهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبَعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ۔

(۱۴۱۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ وَحَتَّى تُقَاتِلُوا التُّرُكَ صِغَارَ الْأَعْيُنِ حُمْرَ الْوُجُوهِ ذُلْفَ الْأَنْوْفِ كَأَنَّ وَجُوهَهُمُ الْمَجَاجُ الْمُطْرَقَةُ وَتَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ أَشَدَّهُمْ كَرَاهِيَةً لِهَذَا الْأَمْرِ حَتَّى يَقَعَ فِيهِ وَالنَّاسُ مَعَادِلُ خِيَارِهِمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ وَلَيَا تَبَيَّنَ عَلَى أَحَدِكُمْ زَمَانٌ لَأَنْ يَرَانِي أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَهُ، مِثْلُ أَهْلِهِ وَمَالِهِ۔

(۱۴۱۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا خُوزًا وَكُرْمَانَ مِنَ الْأَعَاجِمِ حُمْرَ الْوُجُوهِ فُطْسَ الْأَنْوْفِ صِغَارَ الْأَعْيُنِ وَجُوهَهُمُ الْمَجَاجُ الْمُطْرَقَةُ نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ۔

(۱۴۱۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهْلِكُ النَّاسَ هَذَا



الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ لَوْ أَنَّ النَّاسَ  
اعْتَزَلُوا هُمْ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) يَقُولُ  
سَمِعْتُ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ يَقُولُ هَلَاكَ أُمَّتِي عَلَى  
يَدَيِ غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ مَرُوانُ غِلْمَةٌ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ  
إِنْ شِئْتَ أَنْ أُسَمِّيَهُمْ بَنِي فُلَانٍ وَبَنِي فُلَانٍ۔

ہلاک و برباد کر دیں گے۔ صحابہؓ نے عرض کیا ایسے وقت کے لئے آنحضور  
ﷺ کا ہمیں کیا حکم ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا، کاش لوگ اس سے بس  
علیحدہ ہی رہتے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے  
الصَّادِقَ وَالْمَصْدُوقَ ﷺ سے سنا کہ آپ فرما رہے تھے کہ میری امت کی  
بربادی قریش کے چند نو جوانوں کے ہاتھوں ہوگی مروان (راوی حدیث  
) نے پوچھا نو جوانوں (غلمۃ) کے؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ  
تمہارا جی چاہے تو میں ان کے نام لے دوں! بنی فلاں، بنی فلاں!

(۱۴۱۳) عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
عَنْهُ) يَقُولُ كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكَانَتْ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ  
مَخَافَةَ أَنْ يُذَرَّ كُنْيَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا فِي  
جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ فَجَاءَنَا اللَّهُ بِهَذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هَذَا  
الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الشَّرِّ مِنْ  
خَيْرٍ قَالَ نَعَمْ وَفِيهِ دَخَنٌ قُلْتُ وَمَا دَخَنُهُ قَالَ قَوْمٌ  
يَهْدُونَ بِغَيْرِ هُدًى تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنَكِّرُ قُلْتُ فَهَلْ  
بَعْدَ ذَلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ دُعَاءُ إِلَى أَبْوَابِ  
جَهَنَّمَ مِنْ أَجَابَتِهِمْ إِلَيْهَا قَدْ فُتِحَتْ فِيهَا قُلْتُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ صِفْهُمْ لَنَا فَقَالَ هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُونَ  
بِالسِّنَتَيْنَا قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكْنِي ذَلِكَ قَالَ تَلْزِمُ  
جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ  
جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرْقَ كُلَّهَا وَلَوْ  
أَنْ تَعْصِيَ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ حَتَّى يُذَرَّكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ  
عَلَى ذَلِكَ۔

۱۴۱۳۔ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ دوسرے  
صحابہؓ تو رسول اللہ ﷺ سے خیر کے متعلق سوال کیا کرتے تھے، لیکن میں شر  
کے متعلق پوچھتا تھا، اس خوف سے کہ کہیں میری زندگی میں ہی نہ پیدا  
ہو جائے۔ (اس لئے اس دور کے متعلق آنحضور ﷺ کے احکام مجھے معلوم  
ہونے چاہئیں) تو میں نے ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ سے سوال کیا، یا  
رسول اللہ! ہم جاہلیت اور شر کے زمانے میں تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں  
یہ خیر (اسلام) عطا فرمائی۔ اب کیا اس خیر کے بعد پھر شر کا کوئی زمانہ آئے  
گا، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں۔ میں نے سوال کیا، اور اس شر کے بعد  
پھر خیر کا زمانہ آئے گا؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں، لیکن اس خیر پر کچھ  
دھبے ہوں گے۔ میں نے عرض کی۔ وہ دھبے کیسے ہوں گے؟ آنحضور  
ﷺ نے فرمایا کہ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو میری سنت اور طریقے کے  
علاوہ طریقے اختیار کریں گے، تم ان میں (خیر کو) پہچان لو گے۔ اس کے  
باوجود (ان کی بدعات کی وجہ سے) انہیں ناپسند کرو گے۔ میں نے سوال  
کیا، کیا اس خیر کے بعد پھر شر کا زمانہ آئے گا؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ  
ہاں، جہنم کے دروازوں کی طرف بلانے والے پیدا ہو جائیں گے اور جو  
ان کی پذیرائی کرے گا اسے وہ جہنم میں جھونک دیں گے۔ میں نے عرض  
کیا یا رسول اللہ! ان کے اوصاف بھی بیان فرما دیجئے۔ آنحضور ﷺ نے  
فرمایا کہ وہ لوگ ہماری ہی قوم و مذہب کے ہوں گے، ہماری ہی زبان  
بولیں گے۔ میں نے عرض کی پھر اگر میں ان کا زمانہ پاؤں تو آپ کا  
میرے لئے کیا حکم ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ مسلمانوں کی جماعت  
اور ان کے امام کا ساتھ نہ چھوڑنا۔ میں نے عرض کی۔ اگر مسلمانوں کی کوئی  
جماعت نہ ہوئی اور ان کا کوئی امام نہ ہوا؟ حضور اکرم ﷺ نے پھر فرمایا،  
پھر ان تمام فرقوں سے اپنے کو الگ رکھنا، اگرچہ تمہیں اس کے لئے کسی



درخت کی جڑ دانت سے پکڑنی پڑے (خواہ کسی قسم کے بھی مشکل حالات کا سامنا ہو) یہاں تک کہ تمہاری موت آجائے اور تم اسی حالت میں ہو۔

۱۴۱۴۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب تم سے میں کوئی حدیث رسول اللہ ﷺ کے واسطے سے بیان کروں، تو میرے لئے آسمان پر سے گر جانا اس سے بہتر ہے کہ آنحضور ﷺ کی طرف کسی جھوٹ کی نسبت کروں۔ البتہ جب ہماری باہمی معاملات کی بات چیت ہو تو جنگ ایک چال ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ آخر زمانہ میں ایک جماعت پیدا ہوگی، نو عمروں اور بے وقوفوں کی، زبان سے ایسی باتیں کہیں گے جو دنیا کی بہترین بات ہوگی۔ لیکن اسلام سے اس طرح نکل چکے ہوں گے جیسے تیرکمان سے نکل جاتا ہے، ان کا ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، تم انہیں جہاں بھی پاؤ، قتل کردو، کیونکہ ان کا قتل، قاتل کے لئے قیامت کے دن باعث اجر ہوگا۔

۱۴۱۵۔ حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی، آپ اس وقت اپنی ایک چادر اوڑھے کعبہ کے سائے میں ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے، ہم نے آپ کی خدمت میں عرض کی کہ آنحضور ﷺ ہمارے لئے مدد کیوں نہیں طلب کرتے، ہمارے لئے اللہ سے دعا کیوں نہیں کرتے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ (ایمان لانے کی سزائیں) گزشتہ امتوں کے افراد کے لئے گڑھا کھودا جاتا تھا اور انہیں اس میں ڈال دیا جاتا تھا، پھر آرام ان کے سر پر رکھ کر ان کے دو ٹکڑے کر دیئے جاتے تھے اور یہ سزا بھی انہیں ان کے دین سے روک نہیں سکتی تھی، لوہے کے کنگھے ان کے گوشت میں دھنسا کر ان کی ہڈیوں اور پٹھوں پر پھیرے جاتے تھے اور یہ سزا بھی انہیں ان کے دین سے نہیں روک سکتی تھی۔ خدا گواہ ہے کہ یہ امر (اسلام) بھی کمال کو پہنچے گا اور ایک زمانہ آئے گا کہ ایک سوار مقام صنعاء سے حضر موت تک سفر کرے گا۔ لیکن (راستوں کے قطعاً مامون ہونے کی وجہ سے) اسے اللہ کے سوا اور کسی کا خوف نہیں ہوگا یا پھر اسے بھیڑیوں کا خوف ہوگا کہ کہیں اس کی بکریوں کو نہ کھا جائے، لیکن تم عجلت سے کام لیتے ہو۔

۱۴۱۶۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کو ایک دن ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نہیں ملے تو ایک صحابی نے کہا، یا رسول اللہ! میں آپ کے لئے ان کی خبر لاتا ہوں۔ چنانچہ وہ ان کے یہاں آئے تو

(۱۴۱۴) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تُخَرِّجَنَّ السَّمَاءَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ فَإِنَّ الْحَرْبَ خَدْعَةٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَأْتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حَدَثَاءُ الْأَسْنَانِ سُفْهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ إِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ فَإِنَّمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

(۱۴۱۵) عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرْتِ قَالَ شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَتَوَسِّدٌ بَرْدَةً لَهُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ قُلْنَا لَهُ أَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا أَلَا تَدْعُو اللَّهَ لَنَا قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِيمَنْ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيهِ فَيَجَاءُ بِالْمِنْشَارِ فَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ فَيُشَقُّ بِأَثْنَتَيْنِ وَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ وَيُمَشَّطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ لَحْمِهِ مِنْ عَظْمٍ أَوْ عَصَبٍ وَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ وَاللَّهُ لَيَتِمَّنَّ هَذَا الْأَمْرَ حَتَّى يَسِيرَ الرَّكَّابُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَمَوْتَ لَا يُخَافُ إِلَّا اللَّهَ أَوِ الذُّبَابَ عَلَى غَنَمِهِ وَلَكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُونَ۔

(۱۴۱۶) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَقَدَ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ اأَنَا أَعْلَمُ لَكَ عِلْمَهُ فَاتَاهُ فَوَجَدَهُ جَالِسًا



فِي بَيْتِهِ مُنْكَسًا رَأْسَهُ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ فَقَالَ شَرٌّ كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ حَبَطَ عَمَلُهُ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَاتَى الرَّجُلُ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ مُوسَى بْنُ أَنَسٍ فَرَجَعَ الْمَرَّةَ الْآخِرَةَ بَبَشَارَةٍ عَظِيمَةٍ فَقَالَ أَذْهَبُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّكَ لَسْتَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَلَكِنْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔

دیکھا کہ اپنے گھر میں سر جھکائے بیٹھے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ برا حال ہے یہ بد بخت۔ نبی کریم ﷺ کی آواز کے سامنے آنحضور ﷺ سے بھی اونچی آواز سے بولا کرتا تھا اور اسی لئے اس کا عمل غارت گیا اور یہ دوزخیوں میں ہو گیا ہے۔ وہ صحابی آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اطلاع دی کہ ثابت رضی اللہ عنہ یوں کہہ رہے ہیں۔ موسیٰ بن انس نے بیان کیا لیکن دوسری مرتبہ وہی صحابی ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عظیم بشارت لے کر واپس ہوئے۔ آنحضور ﷺ نے ان سے فرمایا تھا کہ ثابت کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ وہ اہل جہنم میں سے نہیں ہے۔ بلکہ وہ اہل جنت میں سے ہے۔

(۱۴۱۷) عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَرَأَ رَجُلٌ الْكَهْفَ فِي الدَّرِ الدَّابَّةِ فَجَعَلَتْ تَنْفِرُ فَسَلَّمَ فَإِذَا ضَبَابَةٌ أَوْ سَحَابَةٌ غَشِيَتْهُ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْرَأْ فَلَانُ فَإِنَّهَا السَّكِينَةُ نَزَلَتْ لِلْقُرْآنِ أَوْ تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْآنِ۔

۱۴۱۷۔ حضرت براء بن عازبؓ نے بیان فرمایا کہ ایک صحابی نے (نماز میں) سورہ کہف کی تلاوت کی، اسی گھر میں گھوڑا بندھا ہوا تھا۔ گھوڑے نے اچھلنا کودنا شروع کر دیا۔ اس کے بعد جب انہوں نے سلام پھیرا تو دیکھا کہ بادل کے ایک ٹکڑے نے ان پر سایہ کر رکھا ہے۔ اس واقعہ کا ذکر انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ تلاوت کو مزید طول دینا چاہئے تھا، کیونکہ یہ سکینت تھی جو قرآن کی وجہ سے نازل ہوئی تھی یا (اس کے بجائے راوی نے تنزلت للقرآن کے الفاظ کہے۔)

(۱۴۱۸) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أَعْرَابِيٍّ يَعُودُهُ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ يَعُودُهُ قَالَ لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقَالَ لَهُ لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ قُلْتَ طَهُورٌ كَلَّا بَلْ هِيَ حُمَّى تَفُورُ أَوْ تَثُورُ عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ تُزِيرُهُ الْقُبُورَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَعَمْ إِذَا۔

۱۴۱۸۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ ایک اعرابی کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے، آنحضور ﷺ جب بھی کسی مریض کی عیادت کے لئے تشریف لے جاتے تو فرماتے کوئی مضائقہ نہیں، انشاء اللہ (مرض گناہوں کو) دھل دے گا، آپ نے اس اعرابی سے بھی یہی فرمایا کہ ”کوئی مضائقہ نہیں، انشاء اللہ! گناہوں کو دھل دے گا۔ اس نے اس پر کہا، آپ کہتے ہیں گناہوں کو دھلنے والا ہے، قطعاً غلط ہے۔ یہ تو نہایت شدید قسم کا بخار ہے یا (راوی نے) تخور کہا (دونوں کا مفہوم ایک ہے) کہ اگر کسی بوڑھے کو آ جاتا ہے تو قبر کی زیارت کرائے بغیر نہیں رہتا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر یوں ہی ہوگا۔

(۱۴۱۹) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَجُلٌ نَصْرَانِيًّا فَاسْلَمَ وَقَرَأَ الْبَقْرَةَ وَالْإِمْرَانَ فَكَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَادَ نَصْرَانِيًّا فَكَانَ يَقُولُ مَا يَدْرِي مُحَمَّدٌ إِلَّا مَا كُتِبَتْ لَهُ فَاِمَاتَهُ

۱۴۱۹۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک شخص پہلے عیسائی تھا، پھر اسلام میں داخل ہو گیا تھا، سورہ بقرہ اور آل عمران پڑھ لی تھی اور نبی کریم ﷺ کی (وحی کی) کتابت بھی کرنے لگا تھا لیکن پھر وہ شخص عیسائی ہو گیا اور کہنے لگا کہ محمد کے لئے جو کچھ میں نے لکھ دیا ہے اس کے



اللَّهُ فدفنوه فاصْبَحَ وَقَدْ نَفَظْتُهُ الْأَرْضُ فَقَالُوا هَذَا  
فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَاصْحَابِهِ لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ نَبَشُوا عَنْ  
صَاحِبِنَا فَالْقُوهُ فَحَفَرُوا لَهُ، فَأَعْمَقُوا فَاصْبَحَ وَقَدْ  
لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ فَقَالُوا هَذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَاصْحَابِهِ  
نَبَشُوا عَنْ صَاحِبِنَا لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ فَالْقُوهُ فَحَفَرُوا  
لَهُ وَأَعْمَقُوا لَهُ، فِي الْأَرْضِ مَا اسْتَطَاعُوا فَاصْبَحَ قَدْ  
لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ فَعَلِمُوا أَنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ فَالْقُوهُ۔

سوا اسے اور کچھ بھی معلوم نہیں (نعوذ باللہ) پھر اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے مطابق اس کی موت واقع ہوگئی اور اس کے آدمیوں نے اسے دفن کر دیا۔ لیکن صبح ہوئی تو انہوں نے دیکھا کہ اس کی لاش زمین سے باہر پڑی ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ محمد (ﷺ) اور اس کے ساتھیوں (رضی اللہ عنہم) کا فعل ہے چونکہ ان کا دین اس نے چھوڑ دیا تھا۔ اس لئے انہوں نے اس کی قبر کھودی اور لاش کو باہر نکال کر پھینک دیا ہے چنانچہ دوسری قبر انہوں نے کھودی، بہت زیادہ گہری! لیکن صبح ہوئی تو پھر لاش باہر تھی۔ اس مرتبہ بھی انہوں نے یہی کہا کہ یہ محمد (ﷺ) اور اس کے ساتھیوں کا فعل ہے۔ چونکہ ان کا دین اس نے ترک کر دیا تھا۔ اس لئے اس کی قبر کھود کر انہوں نے لاش باہر پھینک دی ہے۔ پھر انہوں نے قبر کھودی اور جتنی گہری ان کے بس میں تھی، کر کے اسے اس کے اندر ڈال دیا۔ لیکن صبح ہوئی تو پھر لاش باہر تھی۔ اب انہیں یقین آیا کہ یہ کسی انسان کا کام نہیں ہے چنانچہ انہوں نے اسے یونہی (زمین پر) چھوڑ دیا۔

(۱۴۲۰) عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكُمْ مِنْ أَنْمَاطٍ قُلْتُ وَأَنْتِي يَكُونُ لَنَا الْأَنْمَاطُ قَالَ أَمَا إِنَّهُ سَيَكُونُ لَكُمْ الْأَنْمَاطُ فَإِنَّا أَقُولُ لَهَا يَعْنِي امْرَأَتَهُ أَخْرَجْنِي عَنْ أَنْمَاطِكِ فَتَقُولِ الْمِ يَقُلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا سَتَكُونُ لَكُمْ الْأَنْمَاطُ فَادْعُهَا۔

۱۴۲۰۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (ان کی شادی کے موقع پر) نبی کریم (ﷺ) نے دریافت فرمایا، کیا تمہارے پاس نمط (ایک خاص قسم کے بسترے) ہیں؟ میں نے عرض کیا، ہمارے پاس نمط کس طرح ہو سکتے ہیں؟ اس پر آنحضور (ﷺ) نے فرمایا، یاد رکھو، ایک وقت آئے گا کہ تمہارے پاس نمط ہوں گے۔ اب جب میں اس سے یعنی مراد اپنی بیوی سے تھی، کہتا ہوں کہ اپنے نمط ہٹا لو تو وہ کہتی ہے کہ کیا نبی کریم (ﷺ) نے تم سے نہیں کہا تھا کہ ایک وقت آئے گا جب تمہارے پاس نمط ہوں گے، چنانچہ میں انہیں وہیں رہنے دیتا ہوں۔

(۱۴۲۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ النَّاسَ مُجْتَمِعِينَ فِي صَعِيدٍ فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ فَتَزَعَّ ذُنُوبًا أَوْ ذُنُوبَيْنِ وَفِي بَعْضٍ نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ، ثُمَّ أَخَذَهَا عُمَرُ فَاسْتَحَالَتْ بِيَدِهِ غَرْبًا فَلَمْ أَرَعَبْقَرِيًّا فِي النَّاسِ يَفْرِي فَرِيَّةً حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنِ۔

۱۴۲۱۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا، میں نے (خواب میں) دیکھا کہ لوگ ایک میدان میں جمع ہیں۔ پھر ابوبکر (رضی اللہ عنہ) اٹھے اور ایک یاد و ڈول پانی بھر کر انہوں نے نکالا، پانی نکالنے میں بعض اوقات ان میں کمزوری محسوس ہوتی تھی اور اللہ ان کی مغفرت کرے پھر ڈول عمر (رضی اللہ عنہ) نے سنبھالی۔ جس نے ان کے ہاتھ میں ایک بڑے ڈول کی صورت اختیار کر لی، میں نے ان جیسا مدبر اور بہادر انسان نہیں دیکھا جو اس درجہ جرأت اور حسن تدبیر سے کام کا عادی ہو (اور انہوں نے اتنے ڈول کھینچے) کہ لوگوں نے اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ کو پانی سے بھر لیا۔



۱۴۲۲۔ حضرت اسامہ بن زیدؓ نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے گفتگو کرتے رہے۔ اس وقت حضور اکرم ﷺ کے پاس ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیٹھی ہوئی تھیں۔ جب حضرت جبرائیل علیہ السلام چلے گئے تو حضور اکرم ﷺ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت فرمایا، یہ کون صاحب تھے؟ اوکما قال، ابو عثمان نے بیان کیا کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا، وحیہ کلبی رضی اللہ عنہ تھے۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، خدا گواہ ہے، میں سمجھے بیٹھی تھی کہ وہ وحیہ کلبی ہیں آخر جب میں نے حضور اکرم ﷺ کا خطبہ سنا جس میں آپ جبرائیل علیہ السلام (کی آمد کی) اطلاع دے رہے تھے تو میں سمجھی کہ وہ جبرائیل علیہ السلام ہی تھے اوکما قال۔

باب ۱۰۴۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ

اہل کتاب نبی کو اس طرح پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں اور بے شک ان میں سے ایک فریق حق کو جانتے ہوئے چھپاتا ہے ۱۴۲۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہود رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور آپ کو بتایا کہ ان کے ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کیا ہے۔ آنحضور ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا، رجم کے بارے میں تو رات میں کیا حکم ہے؟ انہوں نے بتایا یہ کہ ہم انہیں بے عزت اور شرمندہ کریں اور انہیں کوڑے لگائے جائیں۔ اس پر عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا (جو اسلام لانے سے پہلے تورات کے بہت بڑے عالم سمجھے جاتے تھے) کہ تم لوگ غلط بیانی سے کام لے رہے ہو، تورات میں رجم کا حکم موجود ہے۔ پھر یہودی تورات لائے اور اسے کھولا۔ لیکن رجم سے متعلق جو آیت تھی اسے ایک یہودی نے اپنے ہاتھ سے چھپا لیا اور اس سے پہلے اور اس کے بعد کی آیتیں پڑھ ڈالیں۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اچھا اب اپنا ہاتھ اٹھاؤ، جب اس نے ہاتھ اٹھایا تو وہاں آیت رجم موجود تھی۔ اب وہ سب کہنے لگے کہ عبداللہ بن سلامؓ نے سچ کہا تھا، اے محمد! تورات میں رجم کی آیت موجود ہے۔ چنانچہ آنحضور ﷺ کے حکم سے ان دونوں کو رجم کیا گیا۔

۱۰۴۲۔ مشرکین کے اس مطالبہ پر کہ انہیں نبی کریم ﷺ کوئی

معجزہ دکھائیں۔ حضور اکرم ﷺ نے شق قمر کا معجزہ دکھایا تھا

۱۴۲۴۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے عہد

(۱۴۲۲) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ ان جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ فَجَعَلَ يُحَدِّثُ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأُمِّ سَلَمَةَ مَنْ هَذَا او كَمَا قَالَ قَالَ قَالَتْ هَذَا دَحِيَّةُ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ أَيْمُ اللَّهِ مَا حَسْبُتُهُ إِلَّا إِيَّاهُ حَتَّى سَمِعْتُ خُطْبَةَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَبْرِ جَبْرِيلَ او كَمَا قَالَ ۔

باب ۱۰۴۱۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى

يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ وَإِنَّ

فَرِيقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ

(۱۴۲۳) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَامْرَأَةً زَنِيًا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَةِ فِي شَأْنِ الرَّجْمِ فَقَالُوا نَفْضُحُهُمْ وَيُجْلَدُونَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبْتُمْ إِنَّ فِيهَا الرَّجْمَ فَاتَّوَا بِالتَّوْرَةِ فَنَشَرُوهَا فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ فَقَرَأَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ ارْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ يَدَهُ فَإِذَا فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَقَالُوا صَدَقَ يَامُحَمَّدُ فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا ۔

باب ۱۰۴۲۔ سَوَالِ الْمُشْرِكِينَ أَنْ يُرِيَهُمُ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةَ فَاَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ

(۱۴۲۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ



قال انشق القمر على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم شقتين فقال النبي صلى الله عليه وسلم اشهدوا۔

میں چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے (حضور اکرم ﷺ کے معجزہ کے طور پر اللہ تعالیٰ کے حکم سے) اور آنحضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ اس پر گواہ رہنا۔

۱۴۲۵۔ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں ایک دینار دیا کہ اس کی بکری خرید لائیں۔ انہوں نے اس دینار سے دو بکریاں خریدی پھر ایک بکری کو ایک دینار میں بیچ کر دینار بھی واپس کر دیا اور ایک بکری بھی پیش کر دی۔ حضور اکرم ﷺ نے اس پر ان کی خرید و فروخت میں برکت کی دعاء کی۔ پھر تو ان کا یہ حال تھا کہ اگر مٹی بھی خریدتے تو اس میں بھی انہیں نفع ہو جاتا۔

(۱۴۲۵) عَنْ عُرْوَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ دِينَارًا يَشْتَرِي لَه بِهِ شَاةً فَاشْتَرَى لَه بِهِ شَاتَيْنِ فَبَاعَ أَحَدَهُمَا بِدِينَارٍ وَجَاءَهُ بِدِينَارٍ وَشَاةٍ فَذَعَّالَهُ بِالْبَرَكَةِ فِي بَيْعِهِ وَكَانَ لَوْ اشْتَرَى التَّرَابَ لَرَبِحَ فِيهِ۔

باب ۱۰۴۳۔ نبی کریم ﷺ کے اصحاب کی فضیلت و مسلمانوں کے جس فرد نے بھی آنحضور ﷺ کی صحبت اٹھائی ہو یا آپ ﷺ کا دیدار اسے نصیب ہوا ہو وہ آپ ﷺ کا صحابی ہے۔

باب ۱۰۴۳۔ فضائل أصحاب النبي ﷺ

وَمَنْ صَحِبَ النَّبِيَّ ﷺ أَوْ رَأَاهُ

مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَهُوَ مِنْ أَصْحَابِهِ

۱۴۲۶۔ حضرت جبیر بن مطعمؓ نے بیان کیا کہ ایک خاتون نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ نے ان سے دوبارہ آنے کے لئے فرمایا۔ انہوں نے کہا، لیکن اگر میں نے آپ کو نہ پایا پھر آپ کا کیا خیال ہے؟ غالباً وہ وفات کی طرف اشارہ کر رہی تھیں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اگر تم مجھے نہ پا سکیں تو ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کے پاس چلی جانا۔

(۱۴۲۶) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ أَتَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ قَالَتْ أَرَأَيْتَ أَنْ جِئْتُ وَلَمْ أَجِدْكَ كَانَتْهَا تَقُولُ الْمَوْتُ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنْ لَمْ تَجِدْنِي فَاتِي أَبَا بَكْرٍ۔

۱۴۲۷۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس وقت دیکھا تھا جب آپ کے ساتھ (اسلام لانے والوں میں پانچ غلام، دو عورتوں اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہم کے سوا اور کوئی نہ تھا۔

(۱۴۲۷) عَنْ عَمَّارٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَعَهُ إِلَّا خَمْسَةُ أَعْبُدٍ وَامْرَأَتَانِ وَأَبُو بَكْرٍ۔

۱۴۲۸۔ حضرت ابو برداء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں بھی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنے کپڑے کا کنارہ پکڑے ہوئے آئے، (کپڑا انہوں نے اس طرح پکڑ رکھا تھا کہ) اس سے گھٹنا کھل گیا تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے یہ حالت دیکھ کر فرمایا، معلوم ہوتا ہے تمہارے دوست کسی سے لڑ آئے ہیں۔ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حاضر ہو کر سلام کیا اور عرض کی یا رسول اللہ! میرے اور ابن خطاب کے درمیان کچھ بات ہو گئی تھی اور اس سلسلے میں، میں نے جلد بازی سے کام لیا لیکن بعد میں مجھے ندامت ہوئی تو میں نے ان سے معافی چاہی، اب وہ مجھے معاف کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اسی لئے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ اے ابو بکر! تمہیں اللہ

(۱۴۲۸) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَبِلَ أَبُو بَكْرٍ آخِذًا بِطَرْفِ ثَوْبِهِ حَتَّى أَبْذِيَ عَنْ رِكْبَتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا صَاحِبُكُمْ فَقَدْ غَامَرَ فَسَلَّمَ وَقَالَ إِنِّي كَأَنَّ بَيْنِي وَبَيْنَ ابْنِ الْخَطَّابِ شَيْءٌ فَأَسْرَعْتُ إِلَيْهِ ثُمَّ قَدِمْتُ فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَغْفِرَ لِي فَأَبَى عَلَيَّ فَأَقْبَلْتُ إِلَيْكَ فَقَالَ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ ثَلَاثًا ثُمَّ إِنَّ عَمْرَ نَدِمَ فَأَتَى مَنْزِلَ أَبِي بَكْرٍ فَسَأَلَ أَتَمَّ أَبُو بَكْرٍ فَقَالُوا لَا فَاتَنِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ فَجَعَلَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ



يَتَمَنَعُ حَتَّى أَشْفَقَ أَبُو بَكْرٍ فَحَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ أَنَا كُنْتُ أَظْلَمَ مَرَّتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ بَعَثَنِي إِلَيْكُمْ فَقُلْتُمْ  
كَذَبْتَ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ صَدَقَ وَوَاسَانِي بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ  
فَهَلْ أَنْتُمْ تَارِكُو لِي صَاحِبِي مَرَّتَيْنِ فَمَا أُؤْذَى  
بَعْدَهَا۔

معاف کرے، تین مرتبہ یہ جملہ ارشاد فرمایا۔ آخر عمر رضی اللہ عنہ کو بھی  
ندامت ہوئی اور وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچے اور پوچھا، یہاں ابو بکر  
موجود ہیں؟ معلوم ہوا کہ موجود نہیں ہیں تو آپ بھی حضور اکرم ﷺ کی  
خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام کیا۔ حضور اکرم ﷺ کا چہرہ مبارک متغیر  
ہو گیا (ناگواری کی وجہ سے) اور ابو بکر رضی اللہ عنہ ڈر گئے اور گھٹنوں کے  
بل بیٹھ کر عرض کرنے لگے، یا رسول اللہ! خدا گواہ ہے زیادتی میری طرف  
سے تھی، دو مرتبہ یہ جملہ کہا آنحضور ﷺ نے فرمایا، اللہ نے مجھے تمہاری  
طرف مبعوث کیا تھا اور تم لوگوں نے کہا تھا کہ تم جھوٹ بولتے ہو، لیکن  
ابو بکر نے کہا تھا کہ میں سچا ہوں اور اپنی جان اور مال کے ذریعہ انہوں نے  
میری مدد کی تھی تو کیا تم لوگ میرے ساتھی کو مجھ سے الگ کر دو گے۔ دو  
مرتبہ آنحضور ﷺ نے یہ جملہ فرمایا اور اس کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ کو کبھی  
کسی نے تکلیف نہیں پہنچائی۔

(۱۴۲۹) عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ عَلَى جَيْشٍ ذَاتِ  
السَّلَاسِلِ فَقُلْتُ أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ  
فَقُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ فَقَالَ أَبُو هَا قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ  
بُنُ الْخَطَّابِ فَعَدَّ رَجَالًا۔

۱۴۲۹۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم  
ﷺ نے انہیں غزوہ ذات السلاسل کے لئے بھیجا، عمرو رضی اللہ عنہ نے  
بیان کیا کہ پھر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا کہ سب سے  
زیادہ محبت آپ کو کس شخص سے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ عائشہ سے۔  
میں نے پوچھا، اور مردوں میں؟ فرمایا اس کے والد سے۔ میں نے پوچھا  
اس کے بعد فرمایا کہ عمر بن خطاب سے۔ اس طرح آپ ﷺ نے کئی  
اشخاص کے نام لئے۔

(۱۴۳۰) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ  
خِيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ  
أَحَدَ شِقِّي ثَوْبِي يَسْتَرْحِيْ إِلَّا أَنْ أَعَاهَدَ ذَلِكَ مِنْهُ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ لَسْتَ  
تَصْنَعُ ذَلِكَ خِيَلَاءَ۔

۱۴۳۰۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ  
نے فرمایا جو شخص اپنا کپڑا (پاجامہ یا تہبند وغیرہ) کبر و غرور کی وجہ سے  
زمین پر گھسیتا چلے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف دیکھیں گے  
بھی نہیں۔ اس پر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ میرے کپڑے کا ایک  
حصہ لٹک جایا کرتا ہے البتہ اگر میں پوری طرح نگہداشت رکھوں (تو اس  
سے بچنا ممکن ہوگا) حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ آپ ایسا تکبر کے طور پر  
نہیں کرتے (اس لئے آپ اس حکم کے تحت داخل نہیں ہیں)۔

(۱۴۳۱) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْبُوا أَصْحَابِيْ فَلَوْ  
أَنَّ أَحَدَكُمْ أَتَّفَقَ مِثْلَ أَحَدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدًّا أَحَدِهِمْ وَلَا  
نَصِيفَهُ۔

۱۴۳۱۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ  
نے فرمایا، میرے اصحاب کو برا بھلا نہ کہو اگر کوئی شخص احد پہاڑ کے برابر  
بھی سونا اللہ کے راستے میں خرچ کر ڈالے تو ان کے ایک مدغلہ کی برابری  
بھی نہیں کر سکتا اور نہ ان کے آدھے مدی۔



(۱۴۳۲) عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّهُ تَوَضَّأَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَقُلْتُ لَا لَزَمَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا كُونَنَّ مَعَهُ يَوْمِي هَذَا قَالَ فَجَاءَ الْمَسْجِدَ فَسَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا خَرَجَ وَوَجَّهَ هَهُنَا فَخَرَجْتُ عَلَى إِثَرِهِ لِسَأَلٍ عَنْهُ حَتَّى دَخَلْتُ بَرَارِيسَ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ وَبَابُهَا مِنْ جَرِيدٍ حَتَّى قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتَهُ فَتَوَضَّأَ وَقَمْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلَى بَرَارِيسٍ وَتَوَسَّطَ قَفَّهَا وَكَشَفَ عَنْ سَاقِيهِ وَذَلَّاهُمَا فِي الْبُئْرِ فَسَلَمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ انصرفتُ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ فَقُلْتُ لَا كُونَنَّ بَوَّابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَدَفَعَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَقُلْتُ عَلَى رِسْلِكَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَأَقْبَلْتُ حَتَّى قُلْتُ لَا بِي بَكْرٍ أَدْخُلْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُكَ بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَجَلَسَ عَنِ يَمِينِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ فِي الْقُفِّ وَذَلَّى رَجُلِيهِ فِي الْبُئْرِ كَمَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَشَفَ عَنْ سَاقِيهِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ وَقَدْ تَرَكْتُ أَخِي يَتَوَضَّأُ وَيُلْحَقُنِي فَقُلْتُ إِنْ يُرِدِ اللَّهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا يَرِيدُ أَخَاهُ يَأْتِ بِهِ فَإِذَا انْسَاءُ يُحَرِّكُ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ عَلَى رِسْلِكَ ثُمَّ جِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ هَذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَجِئْتُ فَقُلْتُ أَدْخُلْ وَبَشِّرْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقُفِّ عَنْ يَسَارِهِ وَذَلَّى رَجُلِيهِ فِي الْبُئْرِ ثُمَّ

۱۴۳۲۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ آپ نے ایک دن اپنے گھر میں وضو کیا اور اس ارادہ سے نکلے کہ آج دن بھر رسول اللہ ﷺ کی رفاقت میں گزاروں گا۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھر آپ مسجد نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے اور حضور اکرم ﷺ کے متعلق پوچھا تو وہاں موجود لوگوں نے بتایا کہ آنحضور ﷺ تو تشریف لے جا چکے ہیں اور آپ اس طرف تشریف لے گئے۔ چنانچہ میں آنحضور ﷺ کے متعلق پوچھتا ہوا آپ کے پیچھے پیچھے نکلا اور آخر میں نے دیکھا کہ آپ (قباء کے قریب ایک باغ) براریس میں داخل ہو رہے ہیں۔ میں دروازے پر بیٹھ گیا اور اس کا دروازہ کھجور کی شاخوں سے بنا ہوا تھا۔ جب حضور اکرم ﷺ قضاء حاجت کر چکے اور وضو بھی کر لیا تو میں آپ ﷺ کے پاس گیا۔ میں نے دیکھا کہ آپ براریس (اس باغ کے کنویں) کے منہ پر بیٹھے ہوئے تھے، اپنی پنڈلیاں آپ نے کھول رکھی تھیں اور کنوئیں میں پاؤں لٹکائے ہوئے تھے۔ میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا اور پھر واپس آ کر باغ کے دروازے پر بیٹھ گیا۔ میں نے سوچا کہ آج میں رسول اللہ ﷺ کا دربان رہوں گا پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے اور دروازہ کھولنا چاہا تو میں نے پوچھا کہ کون صاحب ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ ابو بکر! میں نے کہا تھوڑی دیر ٹھہر جائیے۔ پھر میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ ابو بکر دروازے پر موجود ہیں اور آپ سے اجازت چاہتے ہیں (اندر آنے کی) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ انہیں اجازت دے دو اور جنت کی بشارت بھی! میں دروازہ پر آیا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اندر تشریف لے جائیے اور رسول اللہ ﷺ نے آپ کو جنت کی بشارت دی ہے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے اور اسی کنویں کے منہ پر حضور اکرم ﷺ کی داہنی طرف بیٹھ گئے اور اپنے دونوں پاؤں کنوئیں میں لٹکائے جس طرح حضور اکرم ﷺ لٹکائے ہوئے تھے اور اپنی پنڈلیوں کو بھی کھول لیا تھا پھر میں واپس آ کر اپنی جگہ بیٹھ گیا۔ میں آتے وقت اپنے بھائی کو وضو کرتا ہوا چھوڑ آیا تھا۔ وہ میرے ساتھ آنے والے تھے۔ میں نے اپنے دل میں کہا۔ کاش اللہ تعالیٰ فلاں کو خبر دے دیتا ان کی مراد اپنے بھائی سے تھی اور انہیں یہاں کسی طرح پہنچا دیتا۔ اتنے میں کسی صاحب نے دروازہ پر دستک دی۔ میں نے پوچھا کون صاحب ہیں؟ کہا کہ عمر بن خطاب۔ میں نے کہا کہ تھوڑی دیر کے لئے ٹھہر جائیے۔ چنانچہ میں حضور اکرم ﷺ کی



خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کے بعد عرض کیا کہ عمر بن خطاب دروازے پر کھڑے ہیں اور اجازت چاہتے ہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ انہیں اجازت دے دو اور جنت کی بشارت بھی پہنچا دو۔ میں واپس آیا اور کہا کہ اندر تشریف لے جائیے اور آپ کو رسول اللہ ﷺ نے جنت کی بشارت دی ہے آپ بھی داخل ہوئے اور حضور اکرم ﷺ کے ساتھ اسی من پر بائیں طرف بیٹھ گئے اور اپنے پاؤں کنوئیں میں لٹکا لئے۔ میں پھر دروازہ پر آ کر بیٹھ گیا۔ اور سوچتا رہا کہ کاش اللہ تعالیٰ فلاں (آپ کے بھائی) کے ساتھ خیر چاہتے اور انہیں یہاں پہنچا دیتے۔ اتنے میں ایک صاحب آئے اور دروازے پر دستک دی۔ میں نے پوچھا، کون صاحب ہیں؟ بولے کہ عثمان بن عفان میں نے کہا تھوڑی دیر کے لئے توقف کیجئے۔ میں حضور اکرم ﷺ کے پاس آیا اور آپ کو ان کی آمد کی اطلاع دی۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ انہیں اجازت دے دو اور ایک مصیبت پر جو انہیں پہنچے گی جنت کی بشارت پہنچا دو۔ میں دروازے پر آیا اور ان سے کہا کہ اندر تشریف لے جائیے حضور اکرم ﷺ نے آپ کو جنت کی بشارت دی ہے، ایک مصیبت پر جو آپ کو پہنچے گی۔ آپ جب داخل ہوئے تو دیکھا کہ چبوترہ پر جگہ نہیں ہے۔ اس لئے آپ دوسری طرف حضور اکرم ﷺ کے سامنے بیٹھ گئے۔

۱۴۳۳۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ جب نبی کریم ﷺ، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کو ساتھ لے کر احد پہاڑ پر چڑھے تو احد پہاڑ کا نپ اٹھا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، احد! قرار پکڑ کہ تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

۱۴۳۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں کچھ لوگوں کے ساتھ کھڑا تھا جو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے لئے دعائیں کر رہے تھے، اس وقت آپ کا جنازہ تابوت پر رکھا ہوا تھا اتنے میں ایک صاحب نے میرے پیچھے سے آ کر میرے شانوں پر اپنی کہنیاں رکھ دیں اور (عمر رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے) کہنے لگے اللہ آپ پر رحم کرے۔ مجھے تو یہی توقع تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے دونوں ساتھیوں (حضور اکرم ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ) کے ساتھ (دفن) کرے گا۔ میں اکثر رسول اللہ ﷺ کو یوں فرماتے سنا کرتا تھا۔ کہ ”میں، ابوبکر اور عمر تھے۔“ میں نے اور ابوبکر اور عمر نے یہ کام کیا۔ ”میں اور ابوبکر اور عمر کئے۔“ اس لئے مجھے تو

رجعتُ فجلستُ فقلتُ إِنْ يُرِدِ اللَّهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا يَأْتِ بِهِ فَجَاءَ انْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ عَثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ فَقُلْتُ عَلَى رِسْلِكَ فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ، فَجِئْتُهُ، فَقُلْتُ لَهُ ادْخُلْ وَبَشِّرْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُكَ فَدَخَلَ فَوَجَدَ الْقَفَّ قَدْ مَلِئَ فَجَلَسَ وَجَاهَهُ مِنَ الشَّقِ الْأَخْرَ.

(۱۴۳۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ أُحُدًا وَأَبُوبَكْرٌ وَعُمَرُ وَعَثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَقَالَ أُتِبْتُ أُحُدًا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ -

(۱۴۳۴) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنِّي لَوَاقِفٌ فِي قَوْمٍ فَدَعَا اللَّهُ لِعُمَرَ بْنِ عُمَرَ الْخَطَّابِ وَقَدْ وُضِعَ عَلَى سَرِيرِهِ إِذَا رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي قَدْ وَضَعَ مِرْفَقَهُ عَلَى مَنْكِبِي يَقُولُ رَحِمَكَ إِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَنْ يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ لِأَنِّي كَثِيرًا مِمَّا كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُنْتُ وَأَبُوبَكْرٌ وَعُمَرُ وَفَعَلْتُ أَبُو بَكْرٌ وَعُمَرُ فَإِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَنْ يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَهُمَا فَالْتَفَتْتُ فَإِذَا هُوَ عَلَى بَنِ أَبِي طَالِبٍ -



یہی توقع تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو انہیں دونوں حضرات کے ساتھ رکھے گا۔  
میں نے مڑ کر جو دیکھا تو آپ علی رضی اللہ عنہ تھے۔

باب ۱۰۴۴۔ ابو حفص حضرت عمر بن خطاب  
قرشی عدوی رضی اللہ عنہ کے مناقب۔

۱۴۳۵۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ میں (خواب میں) (جنت میں داخل ہوا تو وہاں میں نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی بیوی رمیضاء کو دیکھا اور میں نے قدموں کے چاپ کی آواز سنی تو میں نے پوچھا، یہ کون صاحب ہیں؟ بتایا گیا بلال رضی اللہ عنہ۔ اور میں نے ایک محل دیکھا، اس کے سامنے ایک عورت تھی۔ میں نے پوچھا، یہ کس کا محل ہے؟ تو بتایا گیا کہ عمر رضی اللہ عنہ کا، میرے دل میں آیا کہ اندر داخل ہو کر اسے دیکھوں، لیکن مجھے عمر کی غیرت یاد آئی (اور اس لئے اندر داخل نہیں ہوا، اس پر عمر نے عرض کی، میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ کیا میں آپ سے بھی غیرت کروں گا۔ یا رسول اللہ!)

۱۴۳۶۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک صاحب نے رسول اللہ ﷺ سے قیامت کے متعلق پوچھا کہ قیامت کب قائم ہوگی؟ اس پر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اور تم نے قیامت کے لئے تیاری کیا کی ہے؟ انہوں نے عرض کی کچھ بھی نہیں سوا اس کے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر تمہارا حشر بھی انہیں کے ساتھ ہوگا جن سے تمہیں محبت ہے۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمیں کبھی اتنی خوشی کسی بات سے بھی نہیں ہوئی ہوگی جتنی آپ کے اس ارشاد سے ہوئی کہ ”تمہارا حشر انہیں کے ساتھ ہوگا جن سے تمہیں محبت ہے۔“ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں بھی رسول اللہ ﷺ کے اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے محبت رکھتا ہوں اور ان سے اپنی اس محبت کی وجہ سے امیدوار ہوں کہ میرا حشر انہیں حضرات کے ساتھ ہوگا۔ اگرچہ میرے عمل ان کے جیسے نہیں ہیں۔

۱۴۳۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، تم سے پہلی بنی اسرائیل کی امتوں میں کچھ لوگ ایسے ہوا کرتے تھے کہ نبی نہیں ہوتے تھے اور اس کے باوجود، (فرشتوں کے ذریعہ) ان سے کلام ہوا کرتا تھا۔ اور اگر میری امت میں کوئی ایسا شخص ہو سکتا ہے تو وہ

باب ۱۰۴۴۔ مناقب عمر بن الخطاب

ابی حفص القرشی العدوی رضی اللہ عنہ

(۱۴۳۵) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُنِي دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِالرُّمَيْصَاءِ امْرَأَةِ أَبِي طَلْحَةَ وَسَمِعْتُ خَشْفَةً فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ هَذَا بِلَالٌ وَرَأَيْتُ قَصْرًا بِفِنَائِهِ جَارِيَةٌ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا فَقَالَ لِعُمَرَ فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ فَأَنْظَرُ إِلَيْهِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ فَقَالَ عُمَرُ بِأُمِّي وَأَبِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعَلَيْكَ أَغَارٌ۔

(۱۴۳۶) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ السَّاعَةِ فَقَالَ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ وَمَاذَا أَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ لَا شَيْءٌ إِلَّا أَنِّي أَحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ أَنَسُ فَمَا فَرِحْنَا بِشَيْءٍ فَرَحْنَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ أَنَسُ فَإِنَّا أَحِبُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَارْجُوا أَنْ أَكُونَ مَعَهُمْ بِحُبِّي إِيَّاهُمْ وَإِنْ لَمْ أَعْمَلْ بِمِثْلِ أَعْمَالِهِمْ۔

(۱۴۳۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ يُكَلِّمُونَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونُوا أَنْبِيَاءَ فَإِنْ يَكُنْ مِنْ أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَعُمِّرُ۔



عمر (رضی اللہ عنہ) ہیں۔

باب ۱۰۴۵. مناقب عثمان بن عفان ابی عمرو القرشی رضی اللہ عنہ  
(۱۴۳۸) عَنْ بَنِی عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا) أَنَّهُ جَاءَهُ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ مِصْرَ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ عَثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنِ بَدْرٍ وَلَمْ يَشْهَدْ قَالَ نَعَمْ قَالَ تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنِ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَى أَبِينُ لَكَ أَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَاشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ عَفَا عَنْهُ وَغَفَرَ لَهُ وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنِ بَدْرٍ فَانْه كَانَتْ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيضَةً فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِّمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنِ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ أَحَدًا عَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عَثْمَانَ لَبَعَثَهُ مَكَانَهُ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَثْمَانَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى هَذِهِ يَدُ عَثْمَانَ فَضْرَبَ بِهَا عَلَى يَدِهِ فَقَالَ هَذِهِ لِعُثْمَانَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ إِذْ هَبْ بِهَا الْآنَ مَعَكَ۔

باب ۲۰۴۵۔ ابو عمر و عثمان بن عفان القرشی رضی اللہ عنہ کے مناقب  
۱۴۳۸۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ان کے پاس اہل مصر میں سے ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ اے ابن عمر! میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں، امید ہے کہ آپ مجھے بتائیں گے، کیا آپ کو معلوم ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے احد کی لڑائی سے راہ فرار اختیار کی تھی؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ہاں ایسا ہوا تھا، پھر انہوں نے پوچھا کیا آپ کو معلوم ہے کہ وہ بدر کی لڑائی میں شریک نہیں ہوئے تھے؟ جواب دیا کہ ہاں، ایسا ہوا تھا، انہوں نے پوچھا، کیا آپ کو معلوم ہے کہ وہ بیعت رضوان میں بھی شریک نہیں ہوئے تھے جواب دیا کہ ہاں یہ بھی صحیح ہے۔ یہ سن کر ان کی زبان سے نکلا، اللہ اکبر! تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا قریب آ جاؤ، میں تمہیں ان واقعات کی تفصیل سمجھاؤں گا۔ احد کی لڑائی سے فرار کے متعلق میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کر دیا ہے۔ بدر کی لڑائی میں عدم شرکت کا واقعہ یہ ہے کہ ان کے نکاح میں نبی کریم ﷺ کی صاحبزادی تھیں اور اس وقت بیمار تھیں اور حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تھا (لڑائی میں عدم شرکت کی اجازت دیتے ہوئے) کہ تمہیں اتنا ہی اجر و ثواب ملے گا جتنا اس شخص کو جو بدر کی لڑائی میں شریک ہوگا اور اسی کے مطابق مال غنیمت سے حصہ بھی! اور بیعت رضوان میں عدم شرکت کا واقعہ یہ ہے کہ اس موقع پر وادی مکہ میں کوئی بھی شخص (مسلمانوں کی طرف کا) عثمان رضی اللہ عنہ سے زیادہ ہر دلعزیز اور بااثر ہوتا تو حضور اکرم ﷺ اسی کو آپ کی جگہ وہاں بھیجتے، یہی وجہ ہوئی تھی کہ آنحضور ﷺ نے انہیں مکہ بھیج دیا تھا (تاکہ قریش کو یہ باور کرایا جاسکے کہ آنحضور ﷺ صرف عمرہ کی غرض سے آئے ہیں، لڑائی ہرگز مقصود نہیں) اور جب بیعت رضوان ہو رہی تھی تو عثمان رضی اللہ عنہ مکہ جا چکے تھے۔ اس موقع پر حضور اکرم ﷺ نے اپنے داہنے ہاتھ کو اٹھا کر فرمایا تھا کہ یہ عثمان کا ہاتھ ہے اور پھر اسے اپنے دوسرے ہاتھ پر رکھ کر فرمایا تھا کہ یہ بیعت عثمان کی طرف سے ہے۔ اس کے بعد ابن عمر رضی اللہ عنہ نے سوال کرنے والے شخص سے فرمایا کہ جاؤ ان باتوں کو ہمیشہ یاد رکھنا (تاکہ عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف کوئی جذ بہ نہ پیدا ہو۔)



باب ۱۰۴۶. مناقب علی بن ابی طالب القرشی

الہاشمی ابی الحسن رضی اللہ عنہ

(۱۴۳۹) عَنْ عَلِيٍّ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا شَكَتُ مَا تَلَقَّيْتُ مِنْ أَثَرِ الرَّحَى فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبِيٌّ فَأَنْطَلَقْتُ فَلَمْ تَجِدْهُ فَوَجَدْتُ عَائِشَةَ فَأَخْبَرْتُهَا فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ عَائِشَةُ بِمَجِيئِ فَاطِمَةَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْتُ لِأَقُومَ فَقَالَ عَلِيٌّ مَكَانُكُمَا فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَيَّ صَدْرِي وَقَالَ أَلَا أَعْلَمُكُمَا خَيْرًا مِمَّا سَأَلْتُمَانِي إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا تُكَبِّرَا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ وَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدَا ثَلَاثَةً وَثَلَاثِينَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ۔

باب ۱۰۴۶۔ ابوالحسن حضرت علی بن ابی

طالب القرشی الہاشمی رضی اللہ عنہ کے مناقب

۱۴۳۹۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ فاطمہؑ نے (نبی کریم ﷺ سے) چکی پیسنے کی تکلیف کی شکایت کی۔ اس کے بعد آنحضور ﷺ کے یہاں کچھ قیدی آئے تو فاطمہؑ آپ ﷺ کے یہاں آئیں لیکن آپ ﷺ موجود نہیں تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان کی ملاقات ہوئی تو ان سے اس کے متعلق انہوں نے بات کی پھر جب آنحضور ﷺ تشریف لائے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ سے فاطمہؑ کے آنے کی اطلاع دی۔ اس پر آنحضور ﷺ خود ہمارے یہاں تشریف لائے، اس وقت ہم اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے۔ میں نے چاہا کہ کھڑا ہو جاؤں، لیکن آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یوں ہی لیٹے رہو۔ اس کے بعد آپ ﷺ ہم دونوں کے درمیان میں بیٹھ گئے اور میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈاپنے سینے پر محسوس کی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا، تم لوگوں نے جو مطالبہ مجھ سے کیا ہے، کیا میں تمہیں اس سے بہتر بات نہ بتاؤں، جب سونے کے لئے بستر پر لیٹو تو چونتیس مرتبہ اللہ اکبر، تینتیس مرتبہ سبحان اللہ اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ پڑھ لیا کرو۔ یہ تمہارے لئے کسی خادم سے بہتر ہے۔

باب ۱۰۴۷۔ رسول اللہ ﷺ کے رشتہ داروں کے مناقب

۱۴۴۰۔ حضرت مسور بن مخرمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، فاطمہؑ میرے جسم کا ایک ٹکڑا ہے۔ اس لئے جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔

باب ۱۰۴۷. مناقب قرابة رسول الله ﷺ ومنقبه

(۱۴۴۰) عَنْ الْمِسُورِ بْنِ مَخْرَمَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي۔

۱۴۴۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے مرض کے موقع پر بلایا جس میں آپ ﷺ کی وفات ہوئی تھی۔ پھر آہستہ سے کوئی بات کہی تو آپ ﷺ رونے لگیں۔ پھر آنحضور ﷺ نے انہیں بلایا اور آہستہ سے کوئی بات کہی تو آپ بنے لگیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر میں نے آپ سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے بتایا کہ پہلے جب مجھ سے آنحضور ﷺ نے آہستہ سے یہ کہا تھا کہ آنحضور ﷺ اپنی اس بیماری میں وفات پا جائیں گے جس میں آپ کی وفات ہوئی۔ میں اس پر رونے لگی۔ پھر مجھ سے آنحضور ﷺ نے آہستہ سے فرمایا کہ آپ کے اہل بیت میں سب سے پہلے میں آپ ﷺ سے جا ملوں گی۔ اس پر میں ہنسی تھی۔

(۱۴۴۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِي شَكْوَاهِ الَّذِي قُبِضَ فِيهَا فَسَارَهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتُ ثُمَّ دَعَاَهَا فَسَارَهَا فَضَحِكْتُ قَالَتْ فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ سَأَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوفِّي فِيهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَأَرَنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ۔



## باب ۱۰۴۸۔ زبیر بن عوامؓ کے مناقب

۱۳۴۲۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جنگ احزاب کے موقع پر مجھے اور عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کو عورتوں میں چھوڑ دیا گیا تھا (کیونکہ دونوں حضرات بچے تھے) میں نے اچانک دیکھا کہ زبیر رضی اللہ عنہ (آپ کے والد) اپنے گھوڑے پر سوار بنی قریظہ (یہودیوں کا ایک قبیلہ) کی طرف آ جا رہے ہیں، دو یا تین مرتبہ ایسا ہوا۔ پھر جب وہاں سے واپس آیا تو میں نے عرض کی، والد صاحب! میں نے آپ کو کئی مرتبہ آتے جاتے دیکھا، آپ نے فرمایا، بیٹے! کیا واقعی تم نے بھی دیکھا تھا؟ میں نے عرض کی جی ہاں! آپ نے فرمایا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ کون ہے جو بنو قریظہ کی طرف جا کر ان کی (نقل و حرکت کے متعلق) اطلاع میرے پاس لاسکتا ہے؟ اس پر میں گیا اور جب میں واپس آیا تو آنحضور ﷺ نے (فرط مسرت میں) اپنے والدین کا ایک ساتھ ذکر کر کے فرمایا کہ میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں۔

## باب ۱۰۴۹۔ حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ کا تذکرہ

۱۳۴۳۔ حضرت ابو عثمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بعض ان جنگوں میں جن میں رسول اللہ ﷺ خود شریک ہوئے تھے (احد کی جنگ) طلحہ اور سعد رضی اللہ عنہما کے سوا اور کوئی باقی نہیں رہا تھا۔ حضرت قیس بن ابی حازمؓ نے بیان کیا کہ میں نے طلحہ رضی اللہ عنہ کا وہ ہاتھ دیکھا ہے جس سے آپ نے رسول اللہ ﷺ کی (جنگ احد میں) حفاظت کی تھی کہ بالکل بیکار ہو چکا تھا۔

## باب ۱۰۵۰۔ سعد بن ابی وقاص الزہریؓ کے مناقب

۱۳۴۴۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ جنگ احد کے موقع پر میرے لئے نبی کریم ﷺ نے اپنے والدین کا ایک ساتھ ذکر کیا (اور فرمایا کہ میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں)۔

## باب ۱۰۵۱۔ نبی کریم ﷺ کے داماد

## ابوالعاص بن ربیعؓ بھی آپ ﷺ کے داماد تھے

۱۳۴۵۔ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کی لڑکی کو (جو مسلمان تھیں) پیغام نکاح دیا، اس کی اطلاع جب فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ہوئی تو آپ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور عرض کی کہ آپ کی قوم کا خیال ہے کہ آپ کو اپنی بیٹیوں کی خاطر (جب

## باب ۱۰۴۸۔ مناقب الزبیر بن العوامؓ

(۱۴۴۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ كُنْتُ يَوْمَ الْأَحْزَابِ جُعِلْتُ أَنَا وَعُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ فِي النِّسَاءِ فَنظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِالزُّبَيْرِ عَلَى فَرَسِهِ يَخْتَلِفُ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَلَمَّا رَجَعْتُ قُلْتُ يَا أَبَتِ رَأَيْتُكَ تَخْتَلِفُ قَالَ أَوْ هَلْ رَأَيْتَنِي يَا بُنَيَّ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَأْتِ بَنِي قُرَيْظَةَ فَيَأْتِيَنِي بِخَبَرِهِمْ فَاَنْطَلَقْتُ فَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوِيهِ فَقَالَ فِذَاكَ أَبِي وَأُمِّي -

## باب ۱۰۴۹۔ ذکر طلحہ بن عبید اللہؓ

(۱۴۴۳) عَنْ أَبِي عُثْمَانَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ لَمْ يَلْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْأَيَّامِ الَّتِي قَاتَلَ فِيْهِنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ طَلْحَةَ وَسَعْدٍ عَنْ حَدِيثِهِمَا -

عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ الَّتِي وَفَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَلَّتْ -

## باب ۱۰۵۰۔ مناقب سعد بن ابی وقاص الزہریؓ

(۱۴۴۴) عَنْ سَعْدٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) يَقُولُ جَمَعَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوِيهِ يَوْمَ أُحُدٍ -

## باب ۱۰۵۱۔ ذکر اصهار النبی ﷺ

## منہم ابوالعاص بن الربیعؓ

(۱۴۴۵) عَنْ الْمِسُورِ بْنِ مَخْرَمَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ إِنَّ عَلِيًّا خَطَبَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ فَسَمِعْتُ بِذَلِكَ فَاطِمَةَ فَآتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَزْعُمُ قَوْمُكَ أَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ وَهَذَا عَلِيٌّ نَاكِحٌ



بُنْتُ أَبِي جَهْلٍ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ حِينَ تَشَهَّدَ يَقُولُ أَمَّا بَعْدُ أَنْكَحْتُ أَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيعِ فَحَدَّثَنِي وَصَدَّقَنِي وَإِنَّ فَاطِمَةَ بَضْعَةٌ مِنِّي وَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَسُوءَ هَا وَاللَّهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللَّهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ فَتَرَكَ عَلِيٌّ الْخُطْبَةَ -

انہیں کوئی تکلیف دی کسی پر غصہ نہیں آتا، اب دیکھئے یہ علی (رضی اللہ عنہ) ابو جہل کی بیٹیوں سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ اس پر آنحضور ﷺ نے صحابہ کو خطاب فرمایا، میں نے آپ کو کلمہ شہادت پڑھتے سنا، پھر آپ نے فرمایا، اما بعد! میں نے ابو العاص بن ربیع سے (نہیب رضی اللہ عنہا کی حضور اکرم ﷺ کی سب سے بڑی صاحبزادی) شادی کی تو انہوں نے جو بات بھی کہی اس میں وہ سچے اترے، اور بلاشبہ فاطمہ بھی میرے (جسم کا) ایک ٹکڑا ہے اور مجھے یہ پسند نہیں کہ کوئی بھی اسے تکلیف دے، خدا کی قسم! رسول اللہ کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک شخص کے پاس جمع نہیں ہو سکتیں چنانچہ علی رضی اللہ عنہ نے شادی کا ارادہ ترک کر دیا۔

عَنْ مِسْوَرٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ صِهْرًا لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَأَتَنِي عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ إِيَّاهُ فَأَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِي فَصَدَّقَنِي وَوَعَدَنِي فَوَفَّى لِي -

حضرت مسور رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔ آپ نے بنی عبد شمس کے اپنے ایک داماد کا ذکر کیا اور حقوق دامادی کی ادائیگی میں ان کی وقیع الفاظ میں تعریف فرمائی اور پھر فرمایا کہ انہوں نے مجھ سے جو بات بھی کہی سچی اور جو وعدہ بھی کیا پورا کر دکھایا۔

باب ۱۰۵۲ . مناقب زيد بن حارثة مولي النبي ﷺ (١٤٤٦) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِي إِمَارَتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَطْعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ وَإِيمُ اللَّهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنْ هَذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ -

باب ۱۰۵۲۔ نبی کریم ﷺ کے مولیٰ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے مناقب ۱۴۴۶۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مہم بھیجی اور اس کا امیر اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو بنایا۔ ان کے امیر بنائے جانے پر بعض لوگوں نے اعتراض کیا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا اگر آج تم اس کے امیر بنائے جانے پر اعتراض کر رہے ہو تو اس سے پہلے اس کے باپ کے امیر بنائے جانے پر بھی تم نے اعتراض کیا تھا اور خدا گواہ ہے کہ وہ (زید رضی اللہ عنہ امارت کے مستحق تھے اور مجھے سب سے زیادہ عزیز تھے۔ اور یہ (اسامہ رضی اللہ عنہ) اب ان کے بعد مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے۔

باب ۱۰۵۳ . ذکر اسامة بن زيد رضی اللہ عنہ

(١٤٤٧) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَجْتَرِ أَحَدٌ أَنْ يُكَلِّمَهُ فَكَلَّمَهُ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكَوْهُ وَإِذَا سَرَقَ الضَّعِيفُ قَطَعُوهُ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُ يَدَهَا -

باب ۱۰۵۳۔ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کا ذکر ۱۴۴۷۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ بنی مخزوم کی ایک عورت نے چوری کر لی تھی قریش نے یہ سوال اٹھایا (اپنی مجلس میں) کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اس عورت کی سفارش کون لے جاسکتا ہے؟ کوئی اس کی جرات نہیں کر سکتا تھا۔ آخر اسامہ بن زید نے سفارش کی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں یہ دستور بن گیا تھا کہ جب کوئی شریف چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے، لیکن اگر کوئی معمولی درجے کا آدمی چوری کرتا تو اس کا ہاتھ کاٹتے اگر آج فاطمہ نے چوری کی ہوتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹتا۔



(۱۴۴۸) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَدَّثَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُهُ  
وَالْحَسَنَ فَيَقُولُ اللَّهُمَّ احْبِبَّهُمَا فَإِنِّي أَحِبُّهُمَا۔

باب ۱۰۵۴ . مناقب عبد الله بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ  
(۱۴۴۹) عَنْ حَفْصَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا) أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَجُلٌ صَالِحٌ۔

باب ۱۰۵۵ . مناقب عمار وحذيفة رضي الله عنهما  
(۱۴۵۰) عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ذَهَبَ عَلْقَمَةُ إِلَى الشَّامِ  
فَلَمَّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ اللَّهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيسًا صَالِحًا  
فَجَلَسَ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ مِمَّنْ أَنْتَ  
قَالَ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ أَلَيْسَ فَيْكُمْ أَوْ مِنْكُمْ  
صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِي لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ؟ يَعْنِي حَذِيفَةَ قَالَ  
قُلْتُ بَلَى قَالَ أَلَيْسَ فَيْكُمْ أَوْ مِنْكُمْ الَّذِي أَجَارَهُ اللَّهُ  
عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي مِنَ  
الشَّيْطَانِ يَعْنِي عَمَارًا قُلْتُ بَلَى قَالَ أَلَيْسَ فَيْكُمْ  
أَوْ مِنْكُمْ صَاحِبُ السُّوَاكِ أَوِ السِّرَّارِ قَالَ بَلَى قَالَ  
كَيْفَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَقْرَأُ وَاللَّيْلُ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارُ إِذَا  
تَجَلَّى قُلْتُ وَالذِّكْرُ وَالْأُنْثَى قَالَ مَا زَالَ بِي هَؤُلَاءِ  
حَتَّى كَادُوا يَسْتَنْزِلُونِي عَنْ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۱۰۵۶ . مناقب أبي عبيدة بن الجراح رضی اللہ عنہ

(۱۴۵۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ  
أَمِينًا وَإِنَّ أَمِينَنَا أَيْتُهَا الْأُمَّةُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ۔

۱۴۴۸۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم  
ﷺ انہیں اور حسن کو (رضی اللہ عنہما) پکڑ لیتے تھے اور فرماتے تھے، اے  
اللہ! آپ انہیں اپنا محبوب بنا لیجئے کہ میں ان سے محبت کرتا ہوں۔

باب ۱۰۵۴۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے مناقب

۱۴۴۹۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ  
نے ان سے ارشاد فرمایا تھا، کہ عبد اللہ مرد صالح ہے۔

باب ۱۰۵۵۔ عمار اور حذیفہ رضی اللہ عنہما کے مناقب

۱۴۵۰۔ حضرت ابراہیم نے بیان کیا کہ حضرت علقمہ شام تشریف لے گئے  
اور مسجد میں جا کر یہ دعا کی اے اللہ! مجھے ایک صالح ہم نشین عطا فرمائیے  
چنانچہ آپ کو ابو درداء رضی اللہ عنہ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ابو درداء رضی اللہ  
عنہ نے دریافت فرمایا آپ کا تعلق کہاں سے ہے؟ عرض کی کہ کوفہ سے،  
اس پر آپ نے فرمایا کیا تمہارے یہاں نبی کریم ﷺ کے رازدار نہیں ہیں  
کہ جنہیں ان کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ آپ کی مراد ابو حذیفہ رضی اللہ  
عنہ سے تھی۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی، جی ہاں موجود  
ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا، کیا تم میں وہ شخص نہیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے  
اپنے نبی ﷺ کی زبانی شیطان سے اپنی پناہ دی تھی، آپ کی مراد عمار رضی  
اللہ عنہ سے تھی۔ میں نے عرض کی کہ جی ہاں وہ بھی موجود ہیں پھر آپ  
نے فرمایا کہ کیا تم میں سواک والے اور تکیہ والے نہیں ہیں۔ میں نے  
عرض کیا، جی ہاں وہ بھی موجود ہیں۔ اس کے بعد آپ نے دریافت فرمایا  
کہ عبد اللہ بن مسعود آیت ”واللیل اذا یغشی والنہار اذا  
تجلی“ کی قرأت کس طرح کرتے تھے؟ میں نے کہا کہ آپ (ما خلق  
کے حذف کے ساتھ) ”الذکر والانثی“ پڑھا کرتے تھے اس پر آپ  
نے فرمایا کہ یہ شام والے ہمیشہ اس کوشش میں رہے کہ جس طرح میں نے  
رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا (اس آیت کی تلاوت کرتے ہوئے، جیسا کہ  
ابن مسعود کی روایت سے بھی اس کی توثیق ہوئی) اس سے مجھے ہٹا دیں۔

باب ۱۰۵۶۔ ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے مناقب

۱۴۵۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول  
اللہ ﷺ نے فرمایا، ہر امت میں امین ہوتے ہیں اور اس امت کے امین  
ابو عبیدہ بن جراح ہیں (رضی اللہ عنہ)



باب ۱۰۵۷. مَنَاقِبُ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
(۱۴۵۲) عَنْ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنُ عَلَى عَاتِقِهِ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ، فَاجِبْهُ.

باب ۱۰۵۷۔ حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کے مناقب  
۱۳۵۲۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، حسنؑ آپ کے شانہ مبارک پر تھے اور آپ یہ فرما رہے تھے کہ اے اللہ! مجھے اس سے محبت ہے آپ بھی اس سے محبت رکھئے۔

(۱۴۵۳) عَنْ أَنَسٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ.

۱۳۵۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے زیادہ اور کوئی شخص نبی کریم ﷺ سے مشابہ نہیں تھا۔

(۱۴۵۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا) سَأَلَهُ عَنْ الْمُحَرَّمِ يَقْتُلُ الذُّبَابَ فَقَالَ أَهْلُ الْعِرَاقِ يَسْأَلُونَ عَنْ قَتْلِ الذُّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ ابْنَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمَا رِيحَا نَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا.

۱۳۵۴۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے کسی نے محرم کے بارے میں پوچھا تھا شعبہ نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ اگر کوئی شخص (احرام کی حالت میں) مکھی مار دے (تو اسے کیا کفارہ دینا پڑے گا؟) اس پر عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا عراق کے لوگ مکھی کے بارے میں سوال کرتے ہیں، جب کہ یہی لوگ رسول اللہ ﷺ کے نواسے کو قتل کر چکے ہیں، جن کے بارے میں آنحضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ یہ دونوں حضرات حسن و حسین رضی اللہ عنہما) دنیا میں میرے لئے دو پھول ہیں۔

باب ۱۰۵۸. ذِكْرُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
(۱۴۵۵) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا) قَالَ ضَمَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى صَدْرِهِ وَقَالَ اللَّهُمَّ عَلِّمَهُ الْحِكْمَةَ.

باب ۱۰۵۸۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا تذکرہ  
۱۳۵۵۔ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے اپنے سینے سے لگایا اور فرمایا، اے اللہ! اسے حکمت کا علم عطا فرمائیے۔

باب ۱۰۵۹. مَنَاقِبُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
(۱۴۵۶) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَغَى زَيْدًا وَجَعْفَرًا وَابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ فَقَالَ أَخَذَ الرَّأْيَةَ زَيْدٌ فَأَصِيبَ ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرٌ فَأَصِيبَ ثُمَّ أَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَأَصِيبَ وَعَيْنَاهُ تَذَرِفَانِ حَتَّى أَخَذَهَا سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللَّهِ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ.

باب ۱۰۵۹۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے مناقب  
۱۳۵۶۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے کسی اطلاع کے پہنچنے سے پہلے زید، جعفر اور ابن رواحہ رضوان اللہ علیہم کی شہادت کی خبر صحابہؓ کو سنا دی تھی، آپ نے فرمایا کہ اب اسلامی علم کو زید رضی اللہ عنہ لئے ہوئے ہیں اور وہ بھی شہید کر دیئے گئے۔ اب جعفر رضی اللہ عنہ نے علم اٹھالیا اور وہ بھی شہید کر دیئے گئے اب ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے علم اٹھالیا ہے اور وہ بھی شہید کر دیئے گئے۔ حضور اکرم ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور آخر اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار (خالد بن ولید رضی اللہ عنہ) نے اٹھالیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کی قیادت میں مسلمانوں کو فتح عنایت فرمائی۔

باب ۱۰۶۰. مَنَاقِبُ سَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حَذِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
(۱۴۵۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا)

باب ۱۰۶۰۔ ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے مولا سالمؓ کے مناقب  
۱۳۵۷۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول



فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
إِسْتَقْرَأُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ  
فَبَدَأَ بِهِ وَسَمِعَ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَأَبِي بِنِ كَعْبٍ  
وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ -

### باب ۱۰۶۱. فضل عائشة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

(۱۴۵۸) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ  
مِنْ أَسْمَاءَ قِلَادَةً فَهَلَكَتْ فَارْسَلَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي طَلِبِهَا  
فَادْرَكْتَهُمُ الصَّلَاةُ فَصَلُّوا بِغَيْرِ وُضْوءٍ فَلَمَّا اتَّوَا النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكُّوا ذَلِكَ إِلَيْهِ فَنَزَلَتْ آيَةُ  
التَّيْمِمِ -

### باب ۱۰۶۲. مَنَاقِبُ الْأَنْصَارِ

(۱۴۵۹) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَوْمٌ  
بُعِثَتْ يَوْمًا قَدَّمَهُ اللَّهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ افْتَرَقَ  
مَلَأُوهُمْ وَقَتْلَتْ سَرَوَاتُهُمْ وَجَرَحُوا فَقَدَّمَهُ اللَّهُ لِرَسُولِهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دُخُولِهِمْ فِي الْإِسْلَامِ -

### باب ۱۰۶۳. قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ مِنَ الْأَنْصَارِ

(۱۴۶۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ -

### باب ۱۰۶۴. حُبُّ الْأَنْصَارِ

(۱۴۶۱) عَنْ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارُ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا  
يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ فَمَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللَّهُ وَمَنْ

اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے، چار اشخاص سے قرآن سیکھو، عبد اللہ بن مسعود  
آنحضور ﷺ نے ابتداء عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہی کی، اور  
ابو حذیفہ کے مولا سالم، ابی بن کعب اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم،

### باب ۱۰۶۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت

۱۴۵۸۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ (نبی کریم ﷺ کے ساتھ  
ایک غزوہ میں جانے کے لئے) آپ نے (اپنی بہن) اسماء سے ایک  
ہار عاریۃ لے لیا تھا، اتفاق سے وہ راستے میں کہیں گم ہو گیا آنحضور ﷺ  
نے اسے تلاش کرنے کے لئے چند صحابہ کو بھیجا اس دوران میں نماز کا  
وقت ہو گیا تو ان حضرات نے بغیر وضو کے نماز پڑھ لی پھر جب آنحضور  
ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ سے صورت حال کے متعلق  
عرض کی۔ اس کے بعد تیمم کی آیت نازل ہوئی۔

### باب ۱۰۶۲۔ انصار رضوان اللہ علیہم کے مناقب

۱۴۵۹۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بعثت کی جنگ کو (جو  
اسلام سے پہلے اوس و خزرج میں ہوئی تھی) اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ  
ﷺ سے پہلے ہی مقدر کر رکھا تھا، چنانچہ جب آنحضور تشریف لائے تو مدینہ  
میں انصار کی جماعت افتراق و تشتت کا شکار تھی اور ان کے سردار قتل کئے جا  
چکے تھے یا زخمی کئے جا چکے تھے تو اللہ تعالیٰ نے اس جنگ کو آنحضور ﷺ  
سے پہلے اس لئے مقدر کیا تھا کہ انصار کا اسلام میں داخل ہونا مشکل نہ رہے

### ۴۱۶۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد اکہ ”اگر ہجرت کی

فضیلت نہ ہوتی تو میں انصار کی طرف اپنے کو منسوب کرتا

۱۴۶۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے اگر ہجرت کی  
فضیلت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد کہلوانا پسند کرتا۔

### باب ۱۰۶۴۔ انصار کی محبت

۱۴۶۱۔ حضرت براءؓ نے بیان فرمایا کہ نبی کریمؐ نے فرمایا انصار سے صرف  
مومن ہی محبت رکھ سکتا ہے اور ان سے صرف منافق ہی بغض و دشمنی رکھ سکتا  
ہے پس جو شخص ان سے محبت رکھے گا اس سے اللہ محبت رکھے گا اور جو ان



أَبْغَضَهُمُ أَبْغَضَهُ اللَّهُ۔

بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ اس سے بغض رکھے گا۔

باب ۱۰۶۵۔ قول النبی ﷺ

لِلْأَنْصَارِ أَنْتُمْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ

(۱۴۶۲) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ وَالصَّبِيَّانَ مُقْبِلِينَ قَالَ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُبْتَلًا فَقَالَ اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا فَكَلَّمَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّكُمْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ مَرَّتَيْنِ۔

باب ۱۰۶۶۔ اتِّبَاعِ الْأَنْصَارِ

(۱۴۶۳) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَتْ الْأَنْصَارُ لِكُلِّ نَبِيٍّ اتِّبَاعٌ وَإِنَّا قَدْ اتَّبَعْنَاكَ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ اتِّبَاعَنَا مِنَّا فَدَعَا بِهِ۔

باب ۱۰۶۷۔ فَضْلِ دُورِ الْأَنْصَارِ

(۱۴۶۴) عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ خَيْرَ دُورِ الْأَنْصَارِ دَارُ بَنِي النَّجَّارِ ثُمَّ عَبْدُ الْأَشْهَلِ ثُمَّ دَارُ بَنِي الْحَارِثِ ثُمَّ بَنِي سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورٍ الْأَنْصَارُ خَيْرٌ فَلَحِقْنَا سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فَقَالَ أَبُو اسِيدٍ أَلَمْ تَرَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرٌ الْأَنْصَارِ فَجَعَلْنَا خَيْرًا فَادْرَكَ سَعْدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ فَجَعَلْنَا آخِرًا فَقَالَ أَوَلَيْسَ بِحَسْبِكُمْ أَنْ تَكُونُوا مِنَ الْخِيَارِ۔

باب ۱۰۶۵۔ انصار سے نبی کریم ﷺ کا

ارشاد کہ تم لوگ مجھے سب سے زیادہ عزیز ہو

۱۴۶۲۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے (انصار کی) عورتوں اور بچوں کو غالباً کسی شادی سے واپس آتے ہوئے دیکھا تو آپ کھڑے ہو گئے اور تین مرتبہ فرمایا، اللہ! تم لوگ مجھے سب سے زیادہ عزیز ہو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انصار کی ایک خاتون نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں ان کے ساتھ ان کا ایک بچہ بھی تھا آنحضور ﷺ نے ان سے گفتگو فرمائی، پھر فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے تم لوگ مجھے سب سے زیادہ عزیز ہو دو مرتبہ آپ نے یہ جملہ ارشاد فرمایا۔

باب ۱۰۶۶۔ انصار کے حلیف

۱۴۶۳۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انصار نے عرض کی یا رسول اللہ! ہر نبی کے حلیف ہوتے ہیں اور ہم نے آپ کی اتباع کی ہے اسلئے آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں ہمارے حلیفوں کو بھی ہماری ہی طرح قرار دے (کہ انہیں بھی انصار کہا جائے اور ان کے ساتھ بھی وہ مراعات کی جائیں جو ہمارے ساتھ ہوں) تو آنحضور ﷺ نے اس کی دعا فرمائی۔

باب ۱۰۶۷۔ انصار کے گھرانوں کی فضیلت

۱۴۶۴۔ حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا انصار کا سب سے بہترین گھرانہ بنو نجار کا گھرانہ ہے پھر عبد اشہل کا، پھر بنی حارث کا، پھر بنی ساعدہ کا اور خیر انصار کے تمام گھرانوں میں ہے۔ پھر ہماری ملاقات سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو ابو اسید رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا، آپ کو معلوم نہیں، حضور اکرم ﷺ نے انصار کے بہترین گھرانوں کی نشاندہی کی اور ہمیں سب سے اخیر میں رکھا چنانچہ سعد رضی اللہ عنہ آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! انصار کے سب سے بہترین خانوادوں کا بیان ہوا اور ہم سب سے اخیر میں کر دیئے گئے، آنحضور ﷺ نے فرمایا، کیا تمہارے لئے یہ کافی نہیں کہ تمہارا خانوادہ بھی بہترین خانوادہ ہے۔



باب ۱۰۶۷. قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لِلْأَنْصَارِ أَصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ

(۱۴۶۵) عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فَلَانًا قَالَ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَهُ فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ۔

باب ۱۰۶۷۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد انصار سے کہ ”صبر سے کام لینا یہاں تک کہ تم مجھ سے حوض پر ملاقات کرو (قیامت کے دن)“  
۱۴۶۵۔ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری صحابی نے عرض کی یا رسول اللہ! فلاں شخص کی طرح مجھے بھی آپ عامل بنادیتے، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد (دنیاوی معاملات میں) تم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی، اس لئے صبر سے کام لینا یہاں تک کہ مجھ سے حوض پر آملو۔

(۱۴۶۶) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَهُ فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي وَمَوْعِدُكُمْ الْحَوْضُ۔

۱۴۶۶۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے انصار سے فرمایا میرے بعد تم دیکھو گے کہ تم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی اس وقت تم صبر سے کام لینا، یہاں تک کہ مجھ سے آملو، اور میری تم سے ملاقات حوض پر ہوگی۔

باب ۱۰۶۸. وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ (۱۴۶۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ إِلَى نِسَائِهِ فَقُلْنَ مَا مَعَنَا إِلَّا الْمَاءُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَضُمُّ أَوْ يَضِيفُ هَذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَا فَإِنْ طَلَقَ بِهِ إِلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَ أَكْرَمِي ضَيْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا عِنْدَنَا إِلَّا قُوتُ صَبْيَانِي فَقَالَ هَيَّيْ طَعَامَكَ وَأَصْبِحِي سِرَاجَكَ وَنَوْمِي صَبْيَانِكَ إِذَا أَرَادُوا عَشَاءً فَهَيَّيْ طَعَامَهَا وَأَصْبَحْتِ سِرَاجَهَا وَنَوِّمْتِ صَبْيَانَهَا ثُمَّ قَامَتْ كَأَنَّهَا تُصْلِحُ سِرَاجَهَا فَأُطْفِئَتْ فَجَعَلَ يُرِيَانِهِ أَنَّهَا يَأْكُلَانِ فَبَاتَا طَاوِيئِينَ فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِكُكَ اللَّهُ اللَّيْلَةَ أَوْ عَجَبَ مِنْ فَعَالِكُمَا فَانْزَلَ اللَّهُ وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوقِ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ۔

باب ۱۰۶۸۔ اور اپنے سے مقدم رکھتے ہیں، اگرچہ خود فاقہ میں ہی ہوں  
۱۴۶۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک صاحب (خود ابو ہریرہ) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ ﷺ نے انہیں ازواج مطہرات کے یہاں بھیجا (تا کہ ان کی ضیافت کریں) ازواج نے کہلا بھیجا کہ ہمارے پاس پانی کے سوا اور کچھ نہیں ہے اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا ان کی کون ضیافت کرے گا ایک انصاری صحابی نے عرض کی کہ میں کروں گا چنانچہ وہ اپنے گھر لے گئے اور اپنی بیوی سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے مہمان کی خاطر تواضع کرو۔ بیوی نے کہا کہ گھر میں بچوں کے کھانے کے سوا اور کوئی چیز بھی نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو کچھ بھی ہے اسے نکال دو اور چراغ جلا لو اور بچے اگر کھانا مانگتے ہیں تو انہیں سلا دو۔ بیوی نے کھانا نکال دیا اور چراغ جلا دیا اور اپنے بچوں کو (بھوکا) سلا دیا پھر وہ دکھا تو یہ رہی تھیں جیسے چراغ درست کر رہی ہوں لیکن انہوں نے اسے بجا دیا۔ اسکے بعد دونوں میاں بیوی مہمان پر یہ ظاہر کرنے لگے کہ گویا وہ بھی ان کے ساتھ کھا رہے ہیں (اندھیرے میں) لیکن ان دونوں حضرات نے رات (اپنے بچوں سمیت) فاقہ سے گزار دی، صبح کے وقت جب وہ صحابی آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا تم دونوں میاں بیوی کے طرز عمل پر رات اللہ تعالیٰ مسکرا دیا (یہ فرمایا کہ) پسند کیا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ”اور (انصار!) اپنے سے مقدم رکھتے ہیں۔ (دوسرے صحابہ کو) اگرچہ خود فاقہ



ہی میں ہوں اور جو اپنی طبیعت کے بخل سے محفوظ رکھا جائے تو ایسے ہی لوگ تو فلاح پانے والے ہیں۔“

باب ۱۰۶۹۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ انصار کے نیکو کاروں

کی پذیرائی کرو اور ان کے خطا کاروں سے درگزر کرو

۱۳۶۸۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو بکر اور عباس رضی اللہ عنہما انصار کی ایک مجلس سے گزرے، دیکھا کہ تمام اہل مجلس رورہے ہیں، پوچھا، آپ حضرات کیوں رورہے ہیں؟ اہل مجلس نے کہا کہ ابھی ہم رسول اللہ ﷺ کی مجلس کا ذکر کر رہے تھے جس میں ہم بیٹھا کرتے تھے (یہ آنحضور ﷺ کے مرض الوفا کا واقعہ ہے) اس کے بعد یہ آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو واقعہ کی اطلاع دی۔ بیان کیا کہ اس پر آنحضور ﷺ باہر تشریف لائے، سر مبارک پر کپڑے کی ایک پٹی بندھی ہوئی تھی، بیان کیا کہ پھر آنحضور ﷺ منبر پر تشریف لائے اور اس کے بعد پھر کبھی منبر پر آپ نہ تشریف لائے، آپ نے اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا، میں تمہیں انصار کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ وہ میرے جسم و جان ہیں، انہوں نے اپنی تمام ذمہ داریاں پوری کیں، لیکن اس کا بدلہ جو انہیں ملنا چاہئے تھا (جنت) وہ ملنا ابھی باقی ہے اس لئے تم لوگ بھی ان کے نیکو کاروں کی پذیرائی کرنا اور ان کے خطا کاروں سے درگزر کرتے رہنا۔

۱۳۶۹۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے آپ اپنے دونوں شانوں سے چادر اوڑھے ہوئے تھے اور (سر مبارک پر) ایک سیاہ پٹی (بندھی ہوئی) تھی۔ آخر آپ منبر پر بیٹھ گئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا، اما بعد اے لوگو! دوسروں کی تو بہت کثرت ہو جائے گی لیکن انصار کی تعداد بہت کم ہو جائے گی اور وہ ایسے ہو جائیں گے جیسے کھانے میں نمک ہوتا ہے پس تم میں سے جو شخص بھی کسی ایسے معاملہ میں با اختیار ہو جس کے ذریعہ کسی کو نقصان و نفع پہنچا سکتا ہو تو اسے انصار کے نیکو کاروں کی پذیرائی کرنی چاہئے اور ان کے خطا کاروں سے درگزر کرنا چاہئے۔

باب ۱۰۷۰۔ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے مناقب

۱۳۷۰۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ سعد بن معاذ کی موت پر عرش بل گیا۔

باب ۱۰۶۹۔ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ

(۱۴۶۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) يَقُولُ مَرَّ أَبُو بَكْرٍ وَالْعَبَّاسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِمَجْلِسٍ مِّنْ مَّجَالِسِ الْأَنْصَارِ وَهُمْ يَبْكُونَ فَقَالَ مَا يُبْكِيكُمْ قَالُوا أَذْكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَّا فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ قَالَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَصَبَ عَلَى رَأْسِهِ حَاشِيَةً بُرْدٍ قَالَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَلَمْ يَصْعَدْهُ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَوْصِيكُمْ بِالْأَنْصَارِ فَإِنَّهُمْ كَرِشِي وَعَيْتِي وَقَدْ قَضُوا الَّذِي عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِي لَهُمْ فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ۔

(۱۴۶۹) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُتَعَطِفًا بِهَا عَلَى مَنْكَبَيْهِ وَعَلَيْهِ عَصَابَةٌ دَسْمَاءُ حَتَّى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُونَ وَيَقِلُّ الْأَنْصَارُ حَتَّى يَكُونُوا كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ أَمْرًا يَضُرُّ فِيهِ أَحَدًا أَوْ يَنْفَعُهُ فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ

باب ۱۰۷۰۔ مناقب سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ

(۱۴۷۰) عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ



باب ۱۰۷۱. مَنَاقِبُ أَبِي بَنٍ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(۱۴۷۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي إِدَّ اللَّهُ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا قَالُوا وَسَمَانِي قَالَ نَعَمْ فَبَكَى.

باب ۱۰۷۲. مَنَاقِبُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(۱۴۷۲) عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةَ كُلُّهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ أَبِي وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأَبُو زَيْدٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قُلْتُ لِأَنَسٍ مَنْ أَبُو زَيْدٍ قَالَ أَحَدُ عُمُومَتِي.

باب ۱۰۷۳. مَنَاقِبُ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(۱۴۷۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ انْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَحُوبٌ بِهِ عَلَيْهِ بِحُفَّةٍ لَهُ، وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ رَجُلًا رَامِيًا شَدِيدًا الْقَدِّ يَكْسِرُ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهُ، الْحُفَّةُ مِنَ النَّبْلِ فَيَقُولُ انْشُرْهَا لِأَبِي طَلْحَةَ فَاشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَى الْقَوْمِ فَيَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي لَا تُشْرِفْ يُصِيبُكَ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ الْقَوْمِ نَحْرِي دُونَ نَحْرِكَ وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ وَأُمَّ سُلَيْمٍ وَإِنَّهُمَا لَمْ يَشْمَزَتَا أَنْ أَرَى خَدَمَ سُوقِهِمَا تُنْقِزَانِ الْقُرْبَ عَلَى مُتُونِهِمَا تَفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَأَانِهِمَا ثُمَّ تَحِيَّانِ فَتَفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَدِي أَبِي طَلْحَةَ إِمَّا مَرَّتَيْنِ وَإِمَّا ثَلَاثًا.

باب ۱۰۷۱۔ ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ کے مناقب

۱۴۷۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ کو سورہ ”لم یکن الذین کفروا“ سناؤں، ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کی، کیا اللہ تعالیٰ نے میری تعین بھی فرمائی ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں، اس پر ابی رضی اللہ عنہ رونے لگے۔

باب ۱۰۷۲۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے مناقب

۱۴۷۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے عہد میں چار افراد اور ان سب کا تعلق قبیلہ انصار سے تھا، قرآن مجید پر سند سمجھے جاتے تھے۔ ابی بن کعب، معاذ بن جبل، ابوزید اور زید بن ثابتؓ میں نے پوچھا، ابوزید کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میرے ایک چچا۔

باب ۱۰۷۳۔ ابوطحہ رضی اللہ عنہ کے مناقب

۱۴۷۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ احد کی لڑائی کے موقع پر جب صحابہؓ نبی کریم ﷺ کے قریب سے ادھر ادھر منتشر ہونے لگے تو ابوطحہ رضی اللہ عنہ اس وقت اپنی ایک ڈھال سے آنحضور ﷺ کی حفاظت کر رہے تھے ابوطحہ رضی اللہ عنہ بڑے تیر انداز تھے اور خوب کھینچ کر تیر چلایا کرتے تھے۔ چنانچہ اس دن دو یا تین کمائیں آپ نے توڑ دی تھیں اس وقت اگر کوئی مسلمان ترکش لئے ہوئے گذرتا تو آنحضور ﷺ فرماتے کہ اس کے تیر ابوطحہ کو دے دو آنحضور ﷺ صورت حال کا جائزہ لینے کے لئے اچک کر دیکھنے لگتے تو ابوطحہ رضی اللہ عنہ عرض کرتے۔ یا نبی اللہ! آپ پر میرے باپ اور ماں فدا ہوں، اچک کر ملاحظہ نہ فرمائیں۔ کہیں کوئی تیر آنحضور ﷺ کو نہ لگ جائے۔ میرا سینہ آنحضور ﷺ کے سینے کی ڈھال بنا رہے اور میں نے عائشہ بنت ابی بکر اور ام سلیم (ابوطحہ رضی اللہ عنہ کی بیوی) کو دیکھا کہ اپنا ازار اٹھائے ہوئے (غازیوں کی مدد میں بڑی مستعدی کے ساتھ مشغول) تھیں (پردہ کا حکم نازل ہونے سے پہلے) (کپڑا انہوں نے اتنا اٹھا رکھا تھا کہ) میں ان کی پنڈلیوں کے زیور دیکھ سکتا تھا۔ انتہائی سرعت کے ساتھ مشکیزے اپنی پیٹھوں پر لئے ہوئے جاتی تھیں اور مسلمانوں کو پلا کر واپس آتی تھیں اور پھر انہیں بھر کر لے جاتیں اور ان کا پانی مسلمانوں کو پلاتیں اور ابوطحہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے اس دن دو یا تین مرتبہ تلوار چھوٹ چھوٹ کر گر پڑی تھی۔



باب ۱۰۷۴۔ عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے مناقب  
۱۳۷۴۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے سوا اور کسی کے متعلق یہ نہیں سنا کہ وہ اہل جنت میں سے ہیں۔ بیان کیا کہ آیت ”وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ“ لآیہ۔ انہیں کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

۱۳۷۵۔ حضرت عبد اللہ ابن سلامؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے عہد میں میں نے ایک خواب دیکھا اور آنحضور ﷺ سے اسے بیان کیا۔ میں نے خواب یہ دیکھا تھا کہ جیسے میں ایک باغ میں ہوں، پھر آپ نے اس کی وسعت اور اس کے سبزہ زاروں کا ذکر کیا، اس باغ کے درمیان میں لوہے کا ایک کھمبا ہے جس کا نچلا حصہ زمین میں اور اوپر کا آسمان پر، اور اس کی چوٹی پر ایک گھنا درخت (العروۃ) ہے مجھ سے کہا گیا کہ اس پر چڑھ جاؤ میں نے کہا کہ مجھ میں تو اتنی طاقت نہیں ہے اتنے میں ایک خادم آیا اور پیچھے سے میرے کپڑے اس نے اٹھائے تو میں چڑھ گیا۔ اور جب اس کی چوٹی پر پہنچ گیا تو میں نے اس گھنے درخت کو پکڑ لیا مجھ سے کہا گیا کہ اس درخت کو پوری مضبوطی کے ساتھ پکڑے رہو۔ ابھی میں اسے اپنے ہاتھ سے پکڑے ہی ہوئے تھا کہ میری نیند کھل گئی۔ یہ خواب جب میں نے آنحضور ﷺ سے بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو باغ تم نے دیکھا وہ اسلام ہے اس میں ستون اسلام کا ستون ہے اور عروہ (گھنا درخت) عروہ الوثقی ہے۔ اس لئے تم اسلام پر موت تک قائم رہو گے۔

باب ۱۰۷۵۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے

نبی کریم ﷺ کا نکاح اور آپ کی فضیلت

۱۳۷۶۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی تمام ازواج میں جتنی غیرت مجھے خدیجہ رضی اللہ عنہا سے آتی تھی اتنی کسی اور سے نہیں آتی تھی۔ حالانکہ میں نے انہیں دیکھا بھی نہیں تھا۔ لیکن آنحضور ﷺ ان کا ذکر بکثرت کیا کرتے تھے، اور اگر کبھی کوئی بکری ذبح کرتے تو اس کے ٹکڑے کر کے خدیجہ رضی اللہ عنہا کی ملنے والیوں کو بھیجتے تھے۔ میں نے اکثر آنحضور ﷺ سے کہا، جیسے دنیا میں خدیجہ کے سوا اور کوئی عورت ہے ہی نہیں! اس پر آنحضور ﷺ فرماتے کہ وہ ایسی تھیں اور ایسی تھیں، اور ان سے میری اولاد ہے۔

باب ۱۰۷۴۔ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (۱۴۷۴) عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِأَحَدٍ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ وَفِيهِ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ الْآيَةَ۔

(۱۴۷۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ رَأَيْتُ رُؤْيَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ وَرَأَيْتُ كَأَنِّي فِي رَوْضَةٍ ذَكَرَ مِنْ سَعَتِهَا وَخُضْرَتِهَا وَوَسْطُهَا عُمُودٌ مِنْ حَدِيدٍ أَسْفَلُهُ فِي الْأَرْضِ وَأَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ فِي أَعْلَاهُ عُرْوَةٌ فَقِيلَ لِي إِرْقِهِ، قُلْتُ لَا أَسْتَطِيعُ فَاتَانِي مُنْصِيفٌ فَرَفَعَ ثِيَابِي مِنْ خَلْفِي فَرَقِيتُ حَتَّى كُنْتُ فِي أَعْلَاهَا فَأَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقِيلَ لِي اسْتَمْسِكْ فَاسْتَيْقِظْتُ وَإِنَّهَا لَفِي يَدِي فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تِلْكَ الرَّوْضَةُ الْإِسْلَامُ وَذَلِكَ الْعُمُودُ عُمُودُ الْإِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ عُرْوَةُ الْوُثْقَى فَانْتَ عَلَى الْإِسْلَامِ حَتَّى تَمُوتَ۔

باب ۱۰۷۵۔ تَزْوِيجِ النَّبِيِّ ﷺ

خَدِيجَةَ وَفَضْلِهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

(۱۴۷۶) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا غُرْتُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غُرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ وَمَا رَأَيْتُهَا وَلَكِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقْطِعُهَا أَغْضَاءً ثُمَّ يَبْعُثُهَا فِي صَدَائِقِ خَدِيجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهُ: كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَأَةً إِلَّا خَدِيجَةَ فَيَقُولُ إِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِي مِنْهَا وَلَدٌ۔



(۱۴۷۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَتَى جَبْرِئِلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ خَدِيجَةُ قَدْ أَتَتْ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيهِ إِدَامٌ أَوْ طَعَامٌ أَوْ شَرَابٌ فَإِذَا هِيَ أَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا وَمِنِّي وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَحْبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ اسْتَأْذَنْتُ هَالَةَ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ أُخْتُ خَدِيجَةَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفَ اسْتِئْذَانِ خَدِيجَةَ فَارْتَاعَ لِذَلِكَ فَقَالَ اللَّهُمَّ هَالَةَ قَالَتْ فَعَرْتُ فَقُلْتُ مَا تَذْكُرُ مِنْ عَجُوزٍ مِنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ حَمَرَاءِ الشَّدَقَيْنِ هَلَكْتُ فِي الدَّهْرِ قَدْ أَبَدَكَ اللَّهُ خَيْرًا مِنْهَا

۱۴۷۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا، یا رسول اللہ! خدیجہ آپ کے پاس ایک برتن لئے آرہی ہیں جس میں سالن (یا فرمایا) کھانا (یا فرمایا) پینے کی چیز ہے جب وہ آپ کے پاس آئیں تو ان کے رب کی جانب سے انہیں سلام پہنچا دیجئے اور میری طرف سے بھی! اور انہیں جنت میں موتیوں کے ایک محل کی بشارت دے دیجئے۔ جہاں نہ شور و ہنگامہ ہوگا اور نہ تکلیف و تھکن۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہالہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا نے ایک مرتبہ آنحضور ﷺ سے اندر آنے کی اجازت چاہی تو آنحضور ﷺ کو خدیجہ رضی اللہ عنہا کی اجازت لینے کی ادایا آگئی، آپ چونک اٹھے اور فرمایا، خداوندایہ تو ہالہ ہیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ مجھے اس پر بڑی غیرت آئی، میں نے کہا آپ قریش کی کس بوڑھی کا ذکر کیا کرتے ہیں جس کے مسوڑوں پر بھی صرف سرخی باقی رہ گئی تھی (دانتوں کے ٹوٹ جانے کی وجہ سے) اور جسے مرے ہوئے بھی ایک زمانہ گزر چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو آپ کو اس سے بہتر دے دیا ہے۔

فائدہ:- مسند احمد کی ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس بات پر اتنا غصے ہوئے کہ چہرہ مبارک سرخ ہو گیا اور فرمایا اس سے بہتر کیا چیز مجھے ملی ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کھڑی ہو گئیں اور اللہ کے حضور میں توبہ کی اور پھر کبھی اس طرح کی گفتگو آنحضور ﷺ کے سامنے نہیں کی۔

باب ۱۰۷۶. ذَكَرَ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ بِنِ رَيْعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا (۱۴۷۸) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ مِنْ أَهْلِ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَذِلُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ ثُمَّ مَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يُعْزُوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ قَالَ وَآيُضًا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ.

باب ۱۰۷۶۔ ہند بنت عتبہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہا کا ذکر ۱۴۷۸۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہند بنت عتبہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں (اسلام لانے کے بعد) حاضر ہوئیں اور عرض کی، یا رسول اللہ! روئے زمین پر کسی گھرانے کی ذلت آپ کے گھرانے کی ذلت سے زیادہ میرے لئے باعث مسرت نہیں تھی لیکن آج کسی گھرانے کی عزت روئے زمین پر آپ کے گھرانے کی عزت سے زیادہ میرے لئے باعث مسرت نہیں ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا اور ابھی اس میں اضافہ ہوگا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے۔

باب ۱۰۷۷. حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ نَفِيلٍ (۱۴۷۹) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ زَيْدَ ابْنَ عَمْرٍو بْنِ

باب ۱۰۷۷۔ زید بن عمرو بن نفیل کا واقعہ ۱۴۷۹۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی زید بن عمرو بن نفیل سے (وادی) بلدح کے نشیبی علاقہ میں ملاقات



نَفِيلٍ بِاسْفَلِ بَلَدٍ قَبْلَ أَنْ يَنْزَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيُ فَقَدِمَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُفْرَةٌ فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ زَيْدُ ابْنِي لَسْتُ أَكُلُ مِمَّا تَذْبَحُونَ عَلَى أَنْصَابِكُمْ وَلَا أَكُلُ إِلَّا مَا ذَكَرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَأَنَّ زَيْدَ بْنَ عَمْرٍو كَانَ يَعْيُبُ عَلَى قُرَيْشٍ ذَبَائِحَهُمْ وَيَقُولُ الشَّاهُ خَلَقَهَا اللَّهُ وَأَنْزَلَ لَهَا مِنَ السَّمَاءِ الْمَاءَ وَأَنْبَتَ لَهَا مِنَ الْأَرْضِ ثُمَّ تَذْبَحُونَهَا عَلَى غَيْرِ اسْمِ اللَّهِ انْكَارًا لِلذِّكْرِ وَإِعْظَامًا لَهُ۔

ہوئی، یہ واقعہ نزول وحی سے پہلے کا ہے۔ پھر آنحضور ﷺ کے سامنے ایک دسترخوان بچھایا گیا تو زید بن عمرو بن نفیل نے کھانے سے انکار کیا اور (جن لوگوں نے دسترخوان بچھایا تھا) ان سے کہا کہ اپنے بتوں کے نام پر جو تم ذبیحہ کرتے ہو، میں اسے نہیں کھاتا، میں تو وہی ذبیحہ کھا سکتا ہوں جس پر صرف اللہ کا نام لیا گیا ہو، زید بن عمرو، قریش پر ان کے ذبیحے کے بارے میں نکتہ چینی کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ بکری کو پیدا تو کیا ہی اللہ تعالیٰ نے، اس نے اس کے لئے آسمان سے پانی نازل فرمایا ہے، اسی نے اس کے لئے زمین پر گھاس اگائی ہے اور پھر تم لوگ اللہ کے نام کے سوا دوسرے (بتوں کے) ناموں پر اسے ذبح کرتے ہو۔ زید نے یہ کلمات ان کے ان افعال پر اعتراض اور ان کے اس عمل کو بہت بڑی جرأت قرار دیتے ہوئے کہے تھے۔

#### باب ۱۰۷۷۔ دور جاہلیت

۱۲۸۰۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ہاں! اگر کسی کو قسم کھانی ہو تو اللہ کے سوا اور کسی کی قسم نہ کھائے۔ قریش اپنے آباء و اجداد کی قسم کھایا کرتے تھے تو آنحضور ﷺ نے انہیں فرمایا کہ اپنے آباء و اجداد کے نام کی قسم نہ کھایا کرو۔

۱۲۸۱۔ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا سب سے سچی بات جو کوئی شاعر کہہ سکتا تھا وہ لبید (رضی اللہ عنہ) نے کہی ہے ”ہاں، اللہ کے سوا ہر چیز بے حقیقت ہے۔“ اور قریب تھا کہ امیہ بن صلت سلمان ہو جاتا۔

#### باب ۱۰۷۸۔ نبی کریم ﷺ کی بعثت

۱۲۸۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ چالیس سال کی عمر میں پہنچے تو آپ ﷺ پر نزول وحی کا سلسلہ شروع ہوا، اس کے بعد آنحضور نے تیرہ سال تک مکہ معظمہ میں قیام فرمایا پھر آپ کو ہجرت کا حکم ہوا اور آپ مدینہ منورہ ہجرت کر کے چلے گئے وہاں دس سال آپ نے قیام فرمایا اور پھر آپ نے وفات فرمائی۔

#### باب ۱۰۷۹۔ نبی کریم ﷺ اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو

مکہ میں مشرکین کے ہاتھوں جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا

۱۲۸۳۔ حضرت عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ میں نے عبد اللہ بن عمرو بن

#### باب ۱۰۷۷۔ اَيَّامُ الْجَاهِلِيَّةِ

(۱۴۸۰) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلَا يَحْلِفُ إِلَّا بِاللَّهِ فَكَانَتْ قُرَيْشٌ تَحْلِفُ بِآبَائِهَا فَقَالَ لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ۔

(۱۴۸۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْدَقَ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ وَكَأَ دَائِمِيَّةُ بَنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسَلَّمَ

#### باب ۱۰۷۸۔ مُبْعَثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۱۴۸۲) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَنْزَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ وَمَكَّتْ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً ثُمَّ أُمِرَ بِالْهَجْرَةِ فَهَا جَرَّ إِلَى الْمَدِينَةِ فَمَكَّتْ بِهَا عَشْرَ سِنِينَ ثُمَّ تُوَفِّيَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

#### باب ۱۰۷۹۔ مَا لَقِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَأَصْحَابُهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ بِمَكَّةَ

(۱۴۸۳) عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ



عاص رضی اللہ عنہما سے پوچھا مجھے مشرکین کے سب سے سخت معاملے کے متعلق بتائیے جو مشرکین نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ کیا تھا، آپ نے فرمایا، نبی کریم ﷺ کعبہ کے قریب نماز پڑھ رہے تھے کہ عقبہ بن ابی معیط آیا اور اپنا کپڑا حضور اکرم ﷺ کی گردن مبارک میں پھنسا کر زور سے آپ ﷺ کا گلا گھونٹنے لگا۔ اتنے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ آگئے اور انہوں نے بد بخت کا کندھا پکڑ کر آنحضور ﷺ کے پاس سے اسے ہٹا دیا اور کہا، کیا تم لوگ ایک شخص کو صرف اس لئے مار ڈالنا چاہتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔ الآیہ۔

### باب ۱۰۸۰۔ جنوں کا ذکر

۱۳۸۴۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے پوچھا گیا کہ جس رات جنوں نے قرآن مجید سنا تھا، اس کی اطلاع نبی کریم ﷺ کو کس نے دی تھی۔ مسروق نے فرمایا کہ مجھ سے تمہارے والد یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ آنحضور ﷺ کو جنوں کی اطلاع ایک درخت نے دی تھی

۱۳۸۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس نصیبین کے جنوں کا ایک وفد آیا تھا، اور کیا ہی وہ اچھے جن تھے! تو انہوں نے مجھ سے اپنی خوراک کے متعلق کہا۔ میں نے ان کے لئے اللہ سے دعا کی کہ جب بھی ہڈی یا لید پر ان کی نظر پڑے تو وہ ان کے لئے ان کے کھانے کی چیز بن جائے۔

### باب ۱۰۸۱۔ حبشہ کی ہجرت

۱۳۸۶۔ حضرت ام خالد بنت خالد رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں جب حبشہ سے آئی تو بہت کم عمر تھی۔ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایک دھاری دار کپڑا عنایت فرمایا، اور پھر آپ نے اس کی دھاریوں پر اپنا ہاتھ پھیر کر فرمایا: سناہ سناہ۔

### باب ۱۰۸۲۔ جناب ابوطالب کا واقعہ

۱۳۸۷۔ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا آپ اپنے چچا (ابوطالب) کے کیا کام آئے کہ وہ آپ کی حفاظت و حمایت کرتے تھے اور آپ کے لئے لڑتے تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا (یہی وجہ ہے کہ) وہ صرف ٹخنوں تک جہنم

سَأَلْتُ ابْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ أَخْبَرَنِي بِأَشَدِّ شَيْءٍ صَنَعَهُ الْمُشْرِكُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي حِجْرِ الْكَعْبَةِ إِذْ أَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ فِي عُنْقِهِ فَخَنَقَهُ خَنْقًا شَدِيدًا فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى أَخَذَ بِمُنْكَبِهِ وَدَفَعَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقَتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ الْآيَةَ۔

### باب ۱۰۸۰۔ ذِکْرُ الْجِنِّ

(۱۴۸۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) أَنَّهُ سُئِلَ مَنْ أَذَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِنِّ لَيْلَةً اسْتَمَعُوا الْقُرْآنَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُوكَ يَعْنِي عَبْدُ اللَّهِ أَنَّهُ أَذْنَتْ بِهِمْ شَجَرَةٌ۔

(۱۴۸۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ أَتَانِي وَفْدُ جِنِّ نَصِيبِينَ وَنِعَمَ الْجِنِّ فَسَأَلُونِي الزَّادَ فَدَعَوْتُ اللَّهَ لَهُمْ أَنْ لَا يَمُروا بِعَظْمٍ وَلَا بِرَوْثَةٍ إِلَّا وَجَدُوا عَلَيْهَا طَعَامًا۔

### باب ۱۰۸۱۔ هَجْرَةُ الْحَبَشَةِ

(۱۴۸۶) عَنْ أُمِّ خَالِدِ بِنْتِ خَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَدِمْتُ مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ وَأَنَا جُوَيْرِيَةٌ فَكَسَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمِيصَةً لَهَا أَعْلَامٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ الْأَعْلَامَ بِيَدِهِ وَيَقُولُ سَنَاهُ سَنَاهُ۔

### باب ۱۰۸۲۔ قِصَّةُ أَبِي طَالِبٍ

(۱۴۸۷) عَنْ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَغْنَيْتَ عَنْ عَمَلِكَ فَإِنَّهُ كَانَ يَحُوطُكَ وَيَغُضِبُ لَكَ قَالَ هُوَ فِي ضَحْضَاحٍ مِنْ نَارٍ وَلَوْلَا أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ



مِنَ النَّارِ۔

میں ہیں۔ اگر میں نہ ہوتا تو جہنم کے درک اسفل میں ہوتے۔

(۱۴۸۸) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذُكِرَ عِنْدَهُ عَمُّهُ فَقَالَ لَعَلَّهُ تَنْفَعُهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُجْعَلَ فِي ضَحْضَاحٍ مِنَ النَّارِ يَلْعُكَ كَعْبِيهِ يَغْلِي مِنْهُ دَمَاعُهُ۔

۱۳۸۸۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آنحضور ﷺ کی مجلس میں آپ کے چچا کا تذکرہ ہو رہا تھا تو آپ نے فرمایا: ممکن ہے قیامت کے دن انہیں میری شفاعت کام آجائے اور انہیں صرف ٹخنوں تک جہنم میں رکھا جائے جس سے ان کا دماغ کھولے گا۔

## باب ۱۰۸۳۔ حَدِيثُ الْإِسْرَاءِ

(۱۴۸۹) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَمَّا كَذَّبَنِي قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحَجَرِ فَجَلَا اللَّهُ لِي بَيْتَ الْمُقَدَّسِ فَطَفِقْتُ أَخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ۔

باب ۱۰۸۳۔ حدیث المعراج  
حضرت جابر بن عبد اللہ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جب قریش نے مجھے جھٹلایا (معراج کے واقعہ کے سلسلہ میں) تو میں حجر میں کھڑا ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس میرے سامنے کر دی اور میں اس کی تمام جزئیات قریش سے بیان کرنے لگا دیکھ دیکھ کر۔

## باب ۱۰۸۴۔ الْمِعْرَاجُ

(۱۴۹۰) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ الْإِفْتِنَةَ لِلنَّاسِ قَالِ هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ أَرِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ إِلَى بَيْتِ الْمُقَدَّسِ قَالَ وَالشَّجَرَةُ الْمَلْعُونَةُ فِي الْقُرْآنِ قَالِ هِيَ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ۔

باب ۱۰۸۴۔ معراج  
۱۳۹۰۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد ”وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ الْإِفْتِنَةَ لِلنَّاسِ“ (اور جو مشاہدہ ہم نے آپ کو کرایا اس سے مقصد صرف لوگوں کا امتحان تھا) فرمایا کہ یہ عینی مشاہدہ تھا جو رسول اللہ ﷺ کو اس رات دکھایا گیا تھا۔ جس میں آپ کو بیت المقدس تک لے جایا گیا تھا۔ اور قرآن مجید میں جس ”الشجرة الملعونة“ کا ذکر آیا ہے وہ سیند کا درخت ہے۔

## باب ۱۰۸۵۔ تَزْوِيجُ النَّبِيِّ ﷺ

عَائِشَةُ وَقَدْ وَهَبَهَا الْمَدِينَةَ وَبَنَاهُ بِهَا

(۱۴۹۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَنَزَلْنَا فِي بَيْتِ الْحَارِثِ بْنِ خَزْرَجٍ فَوَعَكَتُ فْتَمَرِقُ شُعْرِي فَوَفَى جُمَيْمَةً فَأَتَتْنِي أُمِّي أُمُّ رُوْمَانَ وَإِنِّي لَفِي أَرْجُوْحَةٍ وَمَعِيَ صَوَاحِبُ لِي فَصَرَخْتُ بِي فَبَاتَيْتُهَا لَا أَدْرِى مَا تُرِيدُ بِي فَأَخَذَتْ بِيَدِي حَتَّى أَوْقَفَتْنِي عَلَى بَابِ الدَّارِ وَإِنِّي لَا نَهَجُ حَتَّى سَكَنَ بَعْضُ نَفْسِي ثُمَّ أَخَذَتْ شَيْئًا مِنْ مَاءٍ فَمَسَحَتْ بِهِ وَجْهِي وَرَأْسِي ثُمَّ أَدْخَلَتْنِي الدَّارَ فَإِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْبَيْتِ فَقُلْنَ عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَاتِ

## باب ۱۰۸۵۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم ﷺ

کا نکاح آپ کی مدینہ تشریف آوری اور رخصتی

۱۳۹۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ سے میرا نکاح جب ہوا تو میری عمر چھ سال کی تھی۔ پھر ہم مدینہ (ہجرت کر کے) آئے اور بنی حارث بن خزرج کے یہاں قیام کیا۔ یہاں آ کر مجھے بخار چڑھا اور اس کی وجہ سے میرے بال گرنے لگے اور بہت تھوڑے سے رہ گئے۔ پھر میری والدہ ام رومان رضی اللہ عنہا آئیں۔ اس وقت میں چند سہیلیوں کے ساتھ جھولا جھول رہی تھی۔ انہوں نے مجھے پکارا تو میں حاضر ہو گئی۔ مجھے کچھ معلوم نہیں تھا کہ میرے ساتھ ان کا کیا ارادہ ہے۔ آخر انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر گھر کے دروازے کے پاس کھڑی کر دیا اور میرا سانس پھولا جا رہا تھا۔ تھوڑی دیر میں جب مجھے کچھ سکون ہوا تو انہوں نے تھوڑا سا پانی لے کر میرے منہ پر اور سر پر پھیرا اور گھر کے اندر مجھے لے



گئیں۔ وہاں انصار کی چند خواتین موجود تھیں جنہوں نے مجھے دیکھ کر کہا، خیر و برکت اور اچھا نصیب لے کر آئی ہو، میری والدہ نے مجھے انہیں کے سپرد کر دیا اور انہوں نے میرا سنگار اور آرائش کی، اس کے بعد دن چڑھے اچانک رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور آنحضور ﷺ نے مجھے سلام کیا میری عمر اس وقت نو سال تھی۔

وَعَلَى خَيْرِ طَائِرٍ فَاسْلَمْتَنِي إِلَيْهِمْ فَاصْلَحَنَ مِنْ شَانِي فَلَمْ يَرْعُنِي إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحَى فَاسْلَمْتَنِي إِلَيْهِ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ -

فائدہ:- حجاز چونکہ گرم ملک ہے اس لئے وہاں قدرتی طور پر لڑکے اور لڑکیاں بہت کم عمر میں بالغ ہو جاتی ہیں، اس لئے عائشہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی کے وقت صرف نو سال کی عمر پر تعجب نہ ہونا چاہئے۔ جو ممالک سرد ہیں ان میں بلوغ کی عمر ہندوستان سے زیادہ ہے۔

۱۴۹۲- حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم مجھے دو مرتبہ خواب میں دکھائی گئی میں نے دیکھا کہ تم ایک ریشمی کپڑے میں لپی ہوئی ہو اور کہا جا رہا ہے کہ یہ آپ کی بیوی ہیں ان کا چہرہ کھول کر دیکھئے میں نے چہرہ کھول کر دیکھا تو تم تھیں، میں نے سوچا کہ اگر یہ خواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے تو وہ خود اس کی صورت پیدا فرمائے گا۔

(۱۴۹۲) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ أَرَى أَنَّكِ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ وَيُقَالُ هَذِهِ أَمْرَأَتُكَ فَانْكَشِفْ عَنْهَا فَإِذَا هِيَ أَنْتِ فَأَقُولُ إِنْ يَكُ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُمُضِهِ -

باب ۱۰۸۶- نبی کریم ﷺ اور آپ کے اصحاب کی مدینہ کی طرف ہجرت ۱۴۹۳- نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب میں نے ہوش سنبھالا تو میں نے اپنے والدین کو دین اسلام کا متبع پایا۔ اور کوئی دن ایسا نہیں گذرتا تھا جس میں رسول اللہ ﷺ ہمارے یہاں صبح و شام دونوں وقت تشریف نہ لاتے ہوں۔ پھر جب (مکہ میں) مسلمانوں کو ستایا جانے لگا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ حبشہ کی طرف ہجرت کا ارادہ کر کے نکلے۔ جب مقام برک الغماد پر پہنچے تو آپ کی ملاقات ابن الداغنے سے ہوئی۔ وہ قبیلہ قارہ کا سردار تھا اس نے پوچھا، ابوبکر! کہاں کا ارادہ ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میری قوم نے مجھے نکال دیا ہے۔ اب میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ ملک ملک کی سیاحت کروں گا۔ اور (آزادی کے ساتھ) اپنے رب کی عبادت کروں گا ابن الداغنے نے کہا، لیکن ابوبکر! تم جیسے انسان کو اپنے وطن سے نہ خود نکالنا چاہئے اور نہ اسے نکالا جانا چاہئے تم محتاجوں کی مدد کرتے ہو، صلح رحمی کرتے ہو، بے کسوں کا بوجھ اٹھاتے ہو، مہمان نوازی کرتے ہو اور حق پر قائم رہنے کی وجہ سے کسی پر آنے والی مصیبتوں میں اس کی مدد کرتے ہو میں تمہیں پناہ دیتا ہوں، واپس چلو اور اپنے شہر ہی میں اپنے رب کی عبادت کرو۔ چنانچہ آپ واپس آ گئے اور ابن الداغنے بھی آپ کے ساتھ واپس آیا، اس کے بعد ابن الداغنے قریش

باب ۱۰۸۶. هِجْرَةُ النَّبِيِّ ﷺ وَأَصْحَابِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ (۱۴۹۳) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ قَطُّ إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ إِلَّا جَاءَتِنَا فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفِي النَّهَارِ بُكْرَةً وَعَشِيَّةً فَلَمَّا أُبْتُلِيَ الْمُسْلِمُونَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا نَحْوَ أَرْضِ الْحَبَشَةِ حَتَّى بَلَغَ بَرَكَ الْغَمَادِ لَقِيَهُ ابْنُ الدَّاغِنَةِ وَهُوَ سَيِّدُ الْقَاةِ فَقَالَ أَيْنَ تَرِيدُ يَا أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَخْرَجَنِي قَوْمِي فَأَرِيدُ أَنْ أَسِيحَ فِي الْأَرْضِ وَأَعْبُدَ رَبِّي قَالَ ابْنُ الدَّاغِنَةِ فَإِنَّ مِثْلَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَا يُخْرُجُ وَلَا يُخْرُجُ إِنَّكَ تَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكُلَّ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَاثْنَا لَكَ جَارٌ أَرْجِعْ وَعَبُدْ رَبَّكَ بِبِلَدِكَ وَارْتَحِلْ مَعَهُ ابْنُ الدَّاغِنَةِ فَطَافَ ابْنُ الدَّاغِنَةِ عَشِيَّةً فِي أَشْرَافِ قُرَيْشٍ فَقَالَ لَهُمْ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ لَا يُخْرُجُ مِثْلَهُ وَلَا يُخْرُجُ أَتُخْرِجُونَ رَجُلًا يَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَيَصِلُ الرَّحِمَ وَيَحْمِلُ الْكُلَّ وَيَقْرِي



الضَّيْفَ وَيُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَلَمْ تُكَذِّبْ قُرَيْشٌ  
بِحَوَارِ بْنِ الدَّاعِنَةِ وَقَالُوا لَا بَنُ الدَّاعِنَةِ مَرُّ أَبَا بَكْرٍ  
فَلْيَعْبُدْ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَلْيُصَلِّ فِيهَا وَالْيَقْرَأْ مَا شَاءَ وَلَا  
يُؤْذِينَا بِذَلِكَ وَلَا يَسْتَعْلِنُ بِهِ فَإِنَّا نَخْشَى أَنْ يَفْتِنَ  
نِسَاءَنَا وَأَبْنَاءَنَا فَقَالَ ذَلِكَ ابْنُ الدَّاعِنَةِ لِأَبِي بَكْرٍ  
فَلَبِثَ أَبُو بَكْرٍ بِذَلِكَ يَعْبُدُ رَبَّهُ فِي دَارِهِ ثُمَّ بَدَأَ لِأَبِي  
بَكْرٍ فَأَبْتَنَى مَسْجِدًا بِفَنَاءِ دَارِهِ وَكَانَ يُصَلِّي فِيهِ  
وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَيَنْقُذُ عَلَيْهِ نِسَاءَ الْمُشْرِكِينَ  
وَأَبْنَاءَهُمْ وَهُمْ يَعْبُودُونَ مِنْهُ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ وَكَانَ  
أَبُو بَكْرٍ رَجُلًا بَغَاءً لَا يَمْلِكُ عَيْنُهُ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ  
وَأَفْزَعَ ذَلِكَ أَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَرْسَلُوا  
إِلَى ابْنِ الدَّاعِنَةِ فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا إِنَّا كُنَّا أَجْرُنَا  
أَبَا بَكْرٍ بِحَوَارِكَ عَلَى أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَقَدْ جَاوَزَ  
ذَلِكَ فَأَبْتَنَى مَسْجِدًا بِفَنَاءِ دَارِهِ فَأَعْلَنَ بِالصَّلَاةِ  
وَالْقِرَاءَةِ فِيهِ وَإِنَّا قَدْ خَشِينَا أَنْ يَفْتِنَ نِسَاءَنَا وَأَبْنَاءَنَا  
فَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يَقْتَصِرَ عَلَى أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي  
دَارِهِ فَعَلْ وَإِنْ أَبَى إِلَّا أَنْ يُعْلِنَ بِذَلِكَ فَاسْأَلْهُ أَنْ  
يَرُدَّ إِلَيْكَ ذِمَّتَكَ فَإِنَّا قَدْ كَرِهْنَا أَنْ نُخْفِرَكَ وَلَسْنَا  
مُقَرَّرِينَ لِأَبِي بَكْرٍ إِلَّا سَتَعْلَانِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَاتَى ابْنَ  
الدَّاعِنَةِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتَ الَّذِي عَاقَدْتُ  
لَكَ عَلَيْهِ فَإِنَّمَا أَنْ تَقْتَصِرَ عَلَى ذَلِكَ وَإِنَّمَا أَنْ تَرْجِعَ  
إِلَى ذِمَّتِي فَإِنِّي لَا أَحِبُّ أَنْ تَسْمَعَ الْعَرَبُ إِنِّي  
أُخْفِرْتُ فِي رَجُلٍ عَقَدْتُ لَهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَإِنِّي أَرُدُّ  
إِلَيْكَ حَوَارِكَ وَأَرْضِي بِحَوَارِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَالنَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِينَ إِنِّي أُرِيتُ دَارَ هَجْرَتِكُمْ  
ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لَا بَتَيْنِ وَهُمَا الْحَرَّتَانِ فَهَاجَرَ قَبْلَ  
الْمَدِينَةِ وَرَجَعَ عَامَّةً مَنْ كَانَ هَاجَرَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ  
إِلَى الْمَدِينَةِ وَتَجَهَّزَ أَبُو بَكْرٍ قَبْلَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رِسْلِكَ فَإِنِّي

کے تمام سرداروں کے یہاں شام کے وقت گیا اور سب سے اس نے کہا  
کہ ابو بکر جیسے شخص کو نہ خود نکلنا چاہئے اور نہ اسے نکالا جانا چاہئے، کیا تم  
ایک ایسے شخص کو نکال دو گے جو محتاجوں کی امداد کرتا ہے، صلہ رحمی کرتا ہے،  
بے کسوں کا بوجھ اٹھاتا ہے۔ مہمان نوازی کرتا ہے اور حق کی وجہ سے کسی پر  
آنے والی مصیبتوں میں اس کی مدد کرتا ہے۔ قریش نے ابن الداعنہ کی  
پناہ سے انکار نہیں کیا صرف اتنا کہا کہ ابو بکر سے کہہ دو کہ اپنے رب کی  
عبادت اپنے گھر کے اندر ہی کیا کریں، وہیں نماز پڑھیں اور جو جی چاہے  
وہیں پڑھیں، اپنی ان عبادات سے ہمیں تکلیف نہ پہنچائیں اس کا اظہار  
واعلان نہ کریں کیونکہ ہمیں اس کا خطرہ ہے کہ کہیں ہماری عورتیں اور بچے  
اس فتنہ میں نہ مبتلا ہو جائیں، یہ باتیں ابن الداعنہ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ  
سے بھی آ کر کہہ دیں، کچھ دنوں تک تو آپ اس پر قائم رہے اور اپنے گھر  
کے اندر ہی اپنے رب کی عبادت کرتے رہے نہ نماز برسر عام پڑھتے تھے  
اور نہ اپنے گھر کے سوا کسی اور جگہ تلاوت قرآن کرتے تھے لیکن پھر  
انہوں نے کچھ سوچا اور اپنے گھر کے سامنے نماز پڑھنے کے لئے ایک جگہ  
بنائی جہاں آپ نے نماز پڑھنی شروع کی اور تلاوت قرآن بھی وہیں  
کرنے لگے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہاں مشرکین کی عورتوں اور بچوں کا مجمع ہونے  
لگا۔ وہ سب حیرت اور پسندیدگی کے ساتھ انہیں دیکھتے رہا کرتے تھے،  
ابو بکر رضی اللہ عنہ بڑے نرم دل تھے۔ جب قرآن مجید کی تلاوت کرتے تو  
آنسوؤں کو روک نہ سکتے تھے۔ اس صورت حال سے مشرکین قریش کے  
سردار گھبرا گئے اور انہوں نے ابن الداعنہ کو بلا بھیجا جب ابن الداعنہ گیا تو  
انہوں نے اس سے کہا کہ ہم نے ابو بکر کے لئے تمہاری پناہ اس شرط کے  
ساتھ تسلیم کی تھی کہ اپنے رب کی عبادت وہ اپنے گھر کے اندر کیا کریں  
گے لیکن انہوں نے شرط کی خلاف ورزی کی ہے اور اپنے گھر کے سامنے  
نماز پڑھنے کے لئے ایک جگہ بنا کر برسر عام نماز پڑھنے اور تلاوت قرآن  
کرنے لگے ہیں۔ ہمیں اس کا ڈر ہے کہ کہیں ہماری عورتیں اور بچے اس  
فتنہ میں نہ مبتلا ہو جائیں۔ اس لئے تم انہیں روک دو اگر انہیں یہ شرط منظور  
ہو کہ اپنے رب کی عبادت صرف اپنے گھر کے اندر ہی کیا کریں تو وہ ایسا  
کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر وہ اعلان و اظہار پر مصر ہیں تو ان سے کہو کہ تمہاری  
پناہ واپس دے دیں۔ کیونکہ ہمیں یہ پسند نہیں کہ تمہاری دی ہوئی پناہ میں  
ہم دخل اندازی کریں۔ لیکن ہم ابو بکر کے اس اعلان و اظہار کو بھی



برداشت نہیں کر سکتے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر ابن الداغہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے یہاں آیا اور کہا کہ جس شرط کے ساتھ میں نے آپ سے عہد کیا تھا وہ آپ کو معلوم ہے اب یا آپ اس شرط پر قائم رہنے یا پھر میرے عہد کو واپس کیجئے کیونکہ مجھے یہ گوارا نہیں کہ عرب کے کانوں تک یہ بات پہنچے کہ میں نے ایک شخص کو پناہ دی تھی لیکن اس میں (قریش کی طرف سے) دخل اندازی کی گئی اس پر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں تمہاری پناہ واپس کرتا ہوں اور اپنے رب عزوجل کی پناہ پر راضی اور خوش ہوں، حضور اکرم ﷺ ان دنوں مکہ میں تشریف رکھتے تھے۔ آپ نے مسلمانوں سے فرمایا کہ تمہاری ہجرت کی جگہ مجھے (خواب میں) دکھائی گئی ہے وہاں کھجور کے باغات ہیں اور دو پتھر لیے میدانوں کے درمیان میں واقع ہے چنانچہ جنہیں ہجرت کرنا تھی انہوں نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور جو حضرات سرزمین حبشہ ہجرت کر کے چلے گئے تھے وہ بھی مدینہ واپس چلے آئے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بھی مدینہ ہجرت کی تیاری شروع کر دی، لیکن آنحضور ﷺ نے ان سے فرمایا کہ کچھ دنوں کے لئے توقف کرو، مجھے توقع ہے کہ ہجرت کی اجازت مجھے بھی مل جائے گی۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، کیا واقعی آپ کو بھی اس کی توقع ہے، میرے باپ آپ پر فدا ہوں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آنحضور ﷺ کی رفاقت سفر کے شرف کے خیال سے اپنا ارادہ ملتوی کر دیا اور دو اونٹنیوں کو جو ان کے پاس تھیں کیکر کے پتے کھلا کر تیار کرنے لگے، چار مہینے تک۔ ابن شہاب نے بیان کیا ان سے عروہ نے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، ایک دن ہم ابو بکر رضی اللہ عنہ کے گھر بیٹھے ہوئے تھے، بھری دوپہر تھی کہ کسی نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ رسول اللہ ﷺ سر پر رومال ڈالے تشریف لارہے ہیں۔ آنحضور ﷺ کا معمول ہمارے یہاں اس وقت آنے کا نہیں تھا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بولے، آنحضور ﷺ پر میرے ماں باپ فدا ہوں ایسے وقت میں تو آپ کسی خاص وجہ سے ہی تشریف لائے ہوں گے۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھر آنحضور ﷺ تشریف لائے اور اندر آنے کی اجازت چاہی۔ ابو بکر نے آپ ﷺ کو اجازت دی تو آپ اندر داخل ہوئے۔ پھر آنحضور ﷺ نے ان سے فرمایا اس وقت یہاں سے تھوڑی دیر کے لئے سب کو اٹھا دو۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یہاں اس وقت تو سب گھر کے ہی افراد ہیں، میرے باپ آپ پر

ارجو أن يؤذن لي فقال أبو بكر وهل ترجوا ذلك بابي أنت قال نعم فحبس أبو بكر نفسه على رسول الله صلى الله عليه وسلم ليصحبه وعلف راحلتين كانتا عنده ورق السمر وهو الخبط أربعة أشهر قالت عائشة فبينما نحن يوماً جلوس في بيت أبي بكر في نحر الظهيرة قال قائل لأبي بكر هذا رسول الله صلى الله عليه وسلم متقنعاً في ساعة لم يكن ياتينا فيها فقال أبو بكر فداء له أبي وأمي والله ما جاء به في هذه الساعة إلا أمر قالت فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستأذن فأذن له فدخل فقال النبي صلى الله عليه وسلم لأبي بكر أخرج من عندك فقال أبو بكر إنما هم أهلك بابي أنت يا رسول الله قال فإني أذن لي في الخروج فقال أبو بكر الصحابة بابي أنت يا رسول الله قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم قال أبو بكر فخذ بابي أنت يا رسول الله إحدى راحلتي هاتين قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بالثمن قالت عائشة فجهزناهما أحث الجهاز وصنعنا لهما سفره في جراب فقطعت أسماء بنت أبي بكر قطعة من نطاقها فربطت به على فم الجراب فبذلك سميت ذات النطاق قالت ثم لحق رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبو بكر بغار في جبل ثور فكمنا فيه ثلاث ليال يبيت عندهما عبد الله بن أبي بكر وهو غلام شاب ثقف لقن فيدلج من عندهما بسحر فيصبح مع قریش بمكة كبائت فلا يسمع أمراً يكتادان به إلا دعاه حتى ياتيهما بخبر ذلك حين يختلط الظلام ويرعى عليهما عامر بن فهيرة مولى أبي بكر منحة من غنم فیريحها عليهما حين يذهب ساعة من العشاء فيبيتان في رسل وهو لبن منحتيهما ورضيفيهما حتى ينعق بها



عَامِرُ بْنُ فَهْرَةَ بَغْلَسٍ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ تِلْكَ اللَّيَالِي الثَّلَاثِ وَاسْتَأْجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ رَجُلًا مِنْ بَنِي الدَّيْلِ وَهُوَ مِنْ عَبْدِ بْنِ عَدِيٍّ هَادِيًا خَرِيَّتًا وَالْخَرِيَّتُ الْمَاهِرُ بِالْهَدَايَةِ قَدْ غَمَسَ حِلْفًا فِي آلِ الْعَاصِ ابْنِ وَائِلٍ السَّهْمِيِّ وَهُوَ عَلَى دِينِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ فَأَمْنَاهُ فَدَفَعَا إِلَيْهِ رَا حِلَّتَيْهِمَا وَوَاغَدَاهُ غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلَاثِ لَيَالٍ بِرَا حِلَّتَيْهِمَا صُبْحَ ثَلَاثٍ وَانْطَلَقَ مَعَهُمَا عَامِرُ ابْنُ فَهْرَةَ وَالِدَيْلُ فَآخَذَ بِهِمْ طَرِيقَ السَّوَا حِلٍ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَالِكٍ الْمَدَنِيُّ وَهُوَ ابْنُ أَخِي سَرَّاقَةَ ابْنِ مَالِكٍ بْنُ جُعْشَمٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ سَرَّاقَةَ بْنَ جُعْشَمٍ يَقُولُ جَاءَنَا رَسُولُ كُفَّارِ قُرَيْشٍ يَجْعَلُونَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ دِيَّةَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَنْ قَتَلَهُ أَوْ أَسْرَهُ فَبَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ قَوْمِي بَنِي مُدَلِجٍ أَقْبَلَ رَجُلٌ مِنْهُمْ حَتَّى قَامَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ جُلُوسٌ فَقَالَ يَا سَرَّاقَةَ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ إِنْفَا أَسْوَدَةً بِالسَّاحِلِ أُرَاهَا مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ قَالَ سَرَّاقَةُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُمْ هُمْ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّهُمْ لَيْسُوا بِهِمْ وَلَكِنَّكَ رَأَيْتَ فَلَانًا وَفُلَانًا انْطَلَقُوا بِأَعْيُنِنَا ثُمَّ لَبِثْتُ فِي الْمَجْلِسِ سَاعَةً ثُمَّ قُمْتُ فَدَخَلْتُ فَأَمَرْتُ جَارِيَّتِي أَنْ تَخْرُجَ بِفَرَسِي وَهِيَ مِنْ وَرَاءِ الْكَمَةِ فَتَحْبِسَهَا عَلَيَّ وَأَخَذْتُ رُمَحِي فَخَرَجْتُ بِهِ مِنْ ظَهْرِ الْبَيْتِ فَخَطَطْتُ بِزُجْجِ الْأَرْضِ وَخَفَفْتُ عَلَيْهِ حَتَّى أَتَيْتُ فَرَسِي فَرَكَبْتُهَا فَرَفَعْتُهَا تُقَرِّبُ بِي حَتَّى دَنَوْتُ مِنْهُمْ فَعَثَرْتُ بِي فَرَسِي فَحَرَرْتُ عَنْهَا فَقُمْتُ فَأَهْوَيْتُ يَدِي إِلَى كِنَانَتِي فَاسْتَخَرَجْتُ مِنْهَا الْأَزْلَامَ فَاسْتَقْسَمْتُ بِهَا أَضْرُهُمْ أَمْ لَا فَخَرَجَ الَّذِي أَكْبَرُهُ فَرَكَبْتُ فَرَسِي وَعَصَيْتُ الْأَزْلَامَ تُقَرِّبُ بِي حَتَّى إِذَا سَمِعْتُ قِرَاءَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

فدا ہوں یا رسول اللہ! آنحضور ﷺ نے اس کے بعد فرمایا کہ مجھے ہجرت کی اجازت دے دی گئی ہے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ میرے باپ آنحضور ﷺ پر فدا ہوں، یا رسول اللہ! کیا مجھے رفاقت سفر کا شرف حاصل ہو سکے گا؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں، انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے باپ آپ پر فدا ہوں، ان دونوں میں سے ایک اونٹنی آپ لے لیجئے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، لیکن قیمت سے! عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم نے جلدی جلدی ان کے لئے تیاریاں شروع کر دیں اور کچھ زاد سفر ایک تھیلے میں رکھ دیا اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے اپنے پٹکے کے ٹکڑے کر کے تھیلے کا منہ اس سے باندھ دیا اور اسی وجہ سے ان کا نام ذات الطاق (ٹپکے والی) پڑ گیا، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جبل ثور کے غار میں پڑاؤ کیا اور تین راتیں وہیں گذاریں، عبد اللہ بن ابی بکر ﷺ رات وہیں جا کر گزارا کرتے تھے، یہ تو جوان لیکن بہت سمجھدار تھے اور ذہن پایا تھا۔ سحر کے وقت وہاں سے نکل آتے تھے اور صبح اتنی سویرے مکہ پہنچ جاتے جیسے وہیں رات گذاری ہو۔ پھر جو کچھ بھی یہاں سنتے اور جس کے ذریعہ ان حضرات کے خلاف کارروائی کے لئے کوئی تدبیر کی جاتی تو اسے محفوظ رکھتے اور جب اندھیرا چھا جاتا تو تمام اطلاعات یہاں آ کر پہنچاتے۔ ابو بکر ﷺ کے مولا عامر بن فہیرہ ﷺ حضرات کے لئے قریب ہی دودھ دینے والی بکری چرایا کرتے تھے اور جب کچھ رات گذر جاتی تو اسے غار میں لاتے تھے آپ حضرات اسی پر رات گزارتے۔ اس دودھ کو گرم لوہے کے ذریعہ گرم کر لیا جاتا تھا۔ صبح منہ اندھیرے ہی عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ غار سے نکل آتے تھے ان تین راتوں میں روزانہ کان کا یہی دستور تھا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بنی دیل جو بنی عبد بن عدی کی شاخ تھی، کے ایک شخص کو راستہ بتانے کے لئے اجرت پر اپنے ساتھ رکھا تھا۔ یہ شخص راستوں کا بڑا ماہر تھا۔ آل عاص بن وائل سہمی کا یہ حلف بھی تھا اور کفار قریش کے دین پر قائم تھا، ان حضرات نے اس پر اعتماد کیا۔ اور اپنے دونوں اونٹ اس کے حوالہ کر دیئے۔ قرار یہ پایا تھا کہ تین راتیں گزار کر یہ شخص غار ثور میں ان حضرات سے ملاقات کرے۔ چنانچہ تیسری رات کی صبح کو وہ دونوں اونٹ لے کر (آ گیا) اب عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ اور یہ راستہ بتانے والا، ان حضرات کو ساتھ لے کر روانہ ہوئے، ساحل کے



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ لَا يَلْتَفِتُ وَأَبُو بَكْرٍ يُكْثِرُ الْإِلْتِفَاتَ  
سَاحَتْ يَدَا فَرَسِي فِي الْأَرْضِ حَتَّى بَلَغْنَا الرُّكْبَتَيْنِ  
فَخَرَرْتُ عَنْهَا ثُمَّ جَرْتُهَا فَتَهَضَّتْ فَلَمْ يَكْدُ تُخْرِجُ  
يَدَيْهَا فَلَمَّا اسْتَوَتْ قَائِمَةً إِذَا لَا تَرِيدُهَا عُثَاثٌ سَاطِعٌ  
فِي السَّمَاءِ مِثْلُ الدُّخَانِ فَاسْتَقْسَمْتُ بِالْأَزْلَامِ  
فَخَرَجَ الَّذِي أَكْرَهُ فَنَادَيْتُهُمْ بِالْأَمَانِ فَوَقَفُوا فَرَكَبْتُ  
فَرَسِي حَتَّى جِئْتُهُمْ وَوَقَعَ فِي نَفْسِي حِينَ لَقِيتُ  
مَالِقِيَّتُ مِنَ الْحَبَسِ عَنْهُمْ أَنْ سَيَظْهَرُ أَمْرُ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ قَوْمَكَ قَدْ جَعَلُوا  
فِيكَ الدِّيَةَ وَأَخْبَرْتُهُمْ أَخْبَارَ مَا يُرِيدُ النَّاسُ بِهِمْ  
وَعَرَضْتُ عَلَيْهِمُ الزَّادَ وَالْمَتَاعَ فَلَمْ يَرْزَأْنِي وَلَمْ  
يَسْأَلْنِي إِلَّا أَنْ قَالَ أَخْفِ عَنَّا فَسَأَلْتُهُ: أَنْ يَكْتُبَ لِي  
كِتَابَ أَمْنٍ فَأَمَرَ عَامِرُ بْنُ فَهَيْرَةَ فَكَتَبَ فِي رُقْعَةٍ مِنْ  
أَدِيمٍ ثُمَّ مَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
ابْنُ شَهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ الزُّبَيْرَ فِي رَكَبٍ مِنَ  
الْمُسْلِمِينَ كَانُوا تَجَارًا قَافِلِينَ مِنَ الشَّامِ فَكَسَا  
الزُّبَيْرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ  
ثِيَابَ بَيَاضٍ وَسَمِعَ الْمُسْلِمُونَ بِالْمَدِينَةِ مَخْرَجَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ فَكَانُوا  
يَغْدُونَ كُلَّ غَدَاةٍ إِلَى الْحَرَّةِ فَيَنْتَظِرُونَهُ حَتَّى يَرُدَّهُمْ  
حَرُّ الظَّهِيرَةِ فَانْقَلَبُوا يَوْمًا بَعْدَ مَا طَالُوا انْتِظَارَهُمْ  
فَلَمَّا أَوْوَا إِلَى بُيُوتِهِمْ أَوْفَى رَجُلٌ مِنْ يَهُودٍ عَلَى أُطْمٍ  
مِنْ أَطْمَاهُمْ لِأَمْرٍ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَبَصُرَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ مُبَيِّضِينَ يَزُولُ بِهِمُ  
السَّرَابُ فَلَمْ يَمْلِكِ الْيَهُودِيُّ أَنْ قَالَ بِأَعْلَى صَوْتِهِ

راستے سے ہوتے ہوئے۔ ابن شہاب نے بیان کیا اور مجھے عبدالرحمن بن  
مالک مدنی نے خبر دی، آپ سراقہ بن مالک بن جشم کے بھتیجے ہیں۔ کہ  
ان کے والد نے انہیں خبر دی اور انہوں نے سراقہ بن مالک بن جشم کو یہ  
کہتے سنا کہ ہمارے پاس کفار قریش کے قاصد آئے اور یہ پیش کش کی کہ  
رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اگر کوئی شخص قتل کر دے یا قید کر لائے  
تو ہر ایک کے بدلے میں اسے سواونٹ دیئے جائیں گے میں اپنی قوم بنی  
مدنی کی ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ ان کا ایک آدمی سامنے آیا اور  
ہمارے قریب کھڑا ہو گیا۔ ہم ابھی بیٹھے ہوئے تھے۔ اس نے کہا، سراقہ!  
ساحل پر میں ابھی چند سائے دیکھ کر آ رہا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ وہ محمد اور  
ان کے ساتھی ہی ہیں۔ سراقہ نے کہا، میں سمجھ گیا کہ اس کا خیال صحیح ہے۔  
لیکن میں نے اس سے کہا کہ یہ وہ لوگ نہیں ہیں، میں نے فلاں فلاں کو  
دیکھا ہے۔ ہمارے سامنے سے اسی طرف گئے ہیں اس کے بعد میں مجلس  
میں تھوڑی دیر اور بیٹھا رہا اور پھر اٹھتے ہی گھر گیا اور اپنی باندی سے کہا کہ  
میرے گھوڑے کو لے کر ٹیلے کے پیچھے چلی جائے اور وہیں میرا انتظار  
کرے، اس کے بعد میں نے اپنا نیزہ اٹھایا اور گھر کی پشت کی طرف سے  
باہر نکل آیا، میں نیزے کی نوک سے زمین پر لکیر کھینچتا چلا گیا اور اوپر کے  
حصے کو چھپائے ہوئے تھا۔ میں گھوڑے کے پاس آ کر اس پر سوار ہوا  
اور صبار قناری کے ساتھ اسے لے چلا، جتنی سرعت کے ساتھ بھی میرے  
لئے ممکن تھا آخرا الامر میں نے ان حضرات کو پا ہی لیا، اسی وقت گھوڑے  
نے ٹھوکر کھائی اور مجھے زمین پر گرا دیا۔ لیکن میں کھڑا ہو گیا اور اپنا دایاں  
ہاتھ ترکش کی طرف بڑھایا اس میں سے تیر نکال کر میں نے فال نکالی کہ  
آیا میں انہیں نقصان پہنچا سکتا ہوں یا نہیں، فال (اب بھی) وہ نکلی جسے  
میں پسند نہیں کرتا تھا (یعنی میں انہیں کوئی نقصان نہ پہنچا سکوں گا) لیکن  
میں دوبارہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو گیا اور تیروں کے فال کی پرواہ نہیں کی،  
پھر میرا گھوڑا مجھے انتہائی تیزی کے ساتھ دوڑائے لئے جا رہا تھا۔ آخر  
جب میں نے رسول اللہ ﷺ کی قرأت سنی، آنحضرت ﷺ میری طرف کوئی

فائدہ:- یہ سب کارروائی اس لئے کی جا رہی تھی تاکہ کسی کو شبہ نہ ہو جائے کہ حضور اکرم ﷺ فداہ ابی وای کا پیچھا کیا جا رہا ہے اور یہ کہ آنحضرت ﷺ  
واقعی ساحل کے راستے سے مدینہ کی طرف تشریف لے جا رہے ہیں، کیونکہ اگر کوئی اور جان جاتا اور ساتھ ہو لیتا تو انعام کی تقسیم ہو جاتی اور پورا حصہ  
ان صاحب کو نہیں مل سکتا تھا دوسری روایتوں میں ہے کہ اس نے روانگی سے پہلے بھی جاہلیت کے دستور کے مطابق فال نکالی تھی، اور ہر مرتبہ کی فال کا  
نتیجہ یہی نکلتا تھا کہ اس ارادہ کو ترک کر دینا چاہئے۔



يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ هَذَا جَدُّكُمْ الَّذِي تَنْتَظِرُونَ فَتَارَ الْمُسْلِمُونَ إِلَى السَّلَاحِ فَتَلَقُّوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِظَهْرِ الْحَرَّةِ فَعَدَلَ بِهِمْ ذَاتَ الْيَمِينِ حَتَّى نَزَلَ بِهِمْ فِي بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَذَلِكَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ مِنْ شَهْرِ رَبِيعِ الْأَوَّلِ فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ لِلنَّاسِ وَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامِتًا وَطَفِقَ مَنْ جَاءَ مِنَ الْأَنْصَارِ مِمَّنْ لَمْ يَرِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْيِي أَبَابَكْرٍ حَتَّى أَصَابَتْ الشَّمْسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى ظَلَّلَ عَلَيْهِ بَرْدًا فَعَرَفَ النَّاسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِضَعِ عَشْرَةِ لَيْلَةٍ وَأُسِّسَ الْمَسْجِدُ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى وَصَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَسَارَ يَمْشِي مَعَ النَّاسِ حَتَّى بَرَكَتْ عِنْدَ مَسْجِدِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ يُصَلِّي فِيهِ يَوْمَئِذٍ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَكَانَ مَرَبَدًا لِلتَّمْرِ لِسُهَيْلٍ وَسَهْلٍ غُلَا مَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي حَجَرٍ أَسْعَدَ بْنَ زُرَّارَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَرَكَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ هَذَا أَنْشَاءَ اللَّهُ الْمَنْزِلَ ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُلَامَيْنِ فَسَاوَمَهُمَا بِالْمَرْبَدِ لِيَتَّخِذَهُ مَسْجِدًا فَقَالَا بَلْ نَهَبَهُ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَابَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْبَلَهُ مِنْهُمَا هَبَةً حَتَّى ابْتَاعَهُ مِنْهُمَا ثُمَّ بَنَاهُ مَسْجِدًا وَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ مَعَهُمُ اللَّبَنَ فِي بُنْيَانِهِ وَيَقُولُ وَهُوَ يَنْقُلُ اللَّبَنَ هَذَا الْحِمَالُ لَا حِمَالُ خَيْرَ هَذَا أَبَرُّ رَبَّنَا وَأَطْهَرُ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّ الْأَجْرَ أَجْرُ الْآخِرَةِ فَأَرْحَمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ۔

توجہ نہیں کر رہے تھے لیکن ابوبکر رضی اللہ عنہ بار بار مڑ کر دیکھتے تھے تو میرے گھوڑے کے آگے کے دونوں پاؤں زمین میں دھنس گئے، جب وہ ٹخنوں تک دھنس گیا تو میں اس کے اوپر گر پڑا اور اسے اٹھانے کے لئے ڈانٹا، میں نے اسے اٹھانے کی کوشش کی، لیکن وہ اپنے پاؤں زمین سے نہیں نکال سکا بڑی مشکل سے جب اس نے پوری طرح کھڑے ہونے کی کوشش کی تو اس کے آگے کے پاؤں سے منتشر سا غبار اٹھ کر دھوئیں کی طرح آسمان کی طرف چڑھنے لگا، پھر میں نے تیروں سے فال نکالی، لیکن اس مرتبہ بھی وہی فال آئی جسے میں پسند نہیں کرتا تھا۔ اس وقت میں نے ان حضرات کو امان دینے کے لئے پکارا۔ میری آواز پر وہ لوگ کھڑے ہو گئے اور میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر ان کے پاس آیا۔ ان تک بڑے ارادے کے ساتھ پہنچنے سے جس طرح مجھے روک دیا گیا تھا اسی سے مجھے یقین ہو گیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کی دعوت غالب آکر رہے گی، اس لئے میں نے آنحضور ﷺ سے کہا کہ آپ کی قوم نے آپ کے لئے سواونٹوں کے انعام کا اعلان کیا ہے پھر میں نے آپ کو قریش کے ارادوں کی اطلاع دی۔ میں نے ان حضرات کی خدمت میں کچھ توشہ اور سامان پیش کیا لیکن آنحضور ﷺ نے اسے قبول نہیں کیا۔ مجھ سے کسی اور چیز کا مطالبہ بھی نہیں کیا صرف اتنا کہا کہ ہمارے متعلق رازداری سے کام لینا لیکن میں نے عرض کی کہ آپ میرے لئے ایک امن کی تحریر لکھ دیجئے۔ آنحضور ﷺ نے عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا اور انہوں نے چڑے کے ایک رقعہ پر تحریر امن لکھ دی۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ آگے بڑھے، ابن شہاب نے بیان کیا اور انہیں عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ کی ملاقات زبیر رضی اللہ عنہ سے ہوئی جو مسلمانوں کے ایک تجارتی قافلہ کے ساتھ شام سے واپس آ رہے تھے۔ زبیر رضی اللہ عنہ نے آنحضور ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سفید پوشاک پیش کی۔ ادھر مدینہ میں مسلمانوں کو آنحضور ﷺ کی مکہ سے ہجرت کی اطلاع ہو گئی تھی اور یہ حضرات روزانہ صبح کو مقام حرہ تک آتے تھے اور آنحضور ﷺ کا انتظار کرتے رہتے، لیکن دوپہر کی گرمی کی وجہ سے (دوپہر کو) انہیں واپس ہو جانا پڑتا تھا۔ ایک دن جب بہت طویل انتظار کے بعد سب حضرات واپس آ گئے اور اپنے گھر پہنچ گئے تو ایک یہودی نے اپنے ایک قلعہ سے غور سے جو دیکھا تو رسول اللہ ﷺ اپنے ساتھیوں کے ساتھ نظر آئے، اس



وقت آپ سفید کپڑا زیب تن کئے ہوئے تھے اور بہت دور تھے۔ یہودی بے اختیار چلا اٹھا کہ اے معشر عرب! تمہارے بزرگ آگئے جن کا تمہیں انتظار تھا۔ مسلمان ہتھیار لے کر دوڑ پڑے اور حضور اکرمؐ کا مقام حرہ پر پہنچنے سے پہلے استقبال کیا۔ آپ نے ان کیساتھ داہنی طرف کا راستہ اختیار کیا اور بنی عمرو بن عوف میں قیام کیا۔ یہ ربیع الاول کا مہینہ تھا اور پیر کا دن۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کے سامنے کھڑے ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ بیٹھے رہے۔ انصار کے جن افراد نے رسول اللہ ﷺ کو اس سے پہلے نہیں دیکھا تھا وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی کو سلام کر رہے تھے لیکن جب حضور اکرم ﷺ پر دھوپ پڑنے لگی تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی چادر سے آنحضور ﷺ پر سایہ کیا، اس وقت لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو پہچان لیا۔ حضور اکرم ﷺ نے بنی عمرو بن عوف میں تقریباً دس دن تک قیام کیا اور وہ مسجد جس کی بنیاد تقویٰ پر قائم ہے (قرآن کے بیان کے مطابق) وہ اسی زمین میں تعمیر ہوئی اور حضور اکرم ﷺ نے اس میں نماز پڑھی۔ پھر آنحضور ﷺ اپنی سواری پر سوار ہوئے اور صحابہ بھی آپ کے ساتھ روانہ ہوئے۔ آخر آنحضور ﷺ کی سواری مدینہ منورہ میں اس مقام پر آ کر بیٹھ گئی، جہاں اب مسجد نبوی ہے اس مقام پر چند مسلمان ان دنوں نماز ادا کیا کرتے تھے یہ جگہ سہیل اور سہل (رضی اللہ عنہما) دو یتیم بچوں کی ملکیت تھی اور کھجور کا یہاں کھلیان لگتا تھا۔ یہ دونوں بچے سعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کی پرورش میں تھے جب اونٹنی وہاں بیٹھ گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، انشاء اللہ یہی قیام کی جگہ ہے۔ اس کے بعد آپ نے دونوں یتیم بچوں کو بلایا اور ان سے اس جگہ کا معاملہ کرنا چاہا، تاکہ وہاں مسجد تعمیر کی جاسکے، دونوں بچوں نے کہا کہ نہیں یا رسول اللہ! ہم یہ جگہ آپ کو ہبہ کریں گے لیکن آنحضور ﷺ نے ہبہ کے طور پر قبول کرنے سے انکار کیا۔ بلکہ زمین قیمت ادا کر کے لی اور وہیں مسجد تعمیر کی۔ اس کی تعمیر کے وقت خود حضور اکرم ﷺ بھی صحابہ کے ساتھ اینٹوں کے ڈھونے میں شریک تھے، اینٹ ڈھوتے وقت آنحضور ﷺ یہ فرماتے جاتے تھے کہ ”یہ بوجھ خیر کے بوجھ نہیں ہیں“ بلکہ اس کا اجر و ثواب اللہ کے یہاں باقی رہنے والا ہے اور اس میں بہت زیادہ طہارت اور پاکی ہے۔“ اور آنحضور ﷺ فرماتے تھے، اے اللہ! اجر تو بس آخرت ہی کا اجر ہے۔ پس آپ انصار اور مہاجرین پر اپنی رحمت نازل فرمائیے۔“

فائدہ:- خیبر مدینہ میں اپنی کھجور وغیرہ کی پیداوار کے لئے مشہور تھا۔ اسی طرف اشارہ ہے کہ وہاں کے باغات کے مالک جو پھل اور اناج وہاں سے اٹھا اٹھا کر لاتے ہیں اور اپنے تئیں خوش ہوتے ہیں یہ بوجھ اس سے کہیں زیادہ بہتر اور پاک ہے کہ اس کی قیمت اور اس کا بدلہ اللہ دے گا جو ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔

۱۳۹۴- حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما ان کے پیٹ میں تھے، انہیں دنوں جب حمل کی مدت بھی پوری ہو چکی تھی، میں مدینہ کے لئے روانہ ہوئی، یہاں پہنچ کر میں نے قبا میں قیام کیا اور یہیں عبد اللہ (رضی اللہ عنہ) پیدا ہوئے پھر میں انہیں لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ ﷺ کی گود میں رکھ دیا۔ آنحضور ﷺ نے ایک کھجور طلب فرمائی اور اسے چبا کر آپ نے عبد اللہ کے منہ میں اسے رکھ دیا۔ چنانچہ سب سے پہلی چیز جو عبد اللہ کے پیٹ میں داخل ہوئی وہ حضور اکرم ﷺ کا مبارک تھوک تھا اس کے بعد آنحضور ﷺ نے ان کے لئے دعا کی اور اللہ سے ان کے لئے برکت طلب کی۔ عبد اللہ سب سے پہلے مولود ہیں جن کی ولادت ہجرت کے بعد ہوئی۔

۱۳۹۵- حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ غار میں تھا۔ میں نے جو سراٹھایا تو قوم کے چند افراد کے قدم (باہر)

(۱۴۹۴) عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَتْ فَخَرَجْتُ وَأَنَا مُتِمَّةٌ فَاتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَنَزَلْتُ بِقُبَاءَ فَوَلَدَتْهُ بِقُبَاءَ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ فِي حِجْرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِيهِ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ رَيْقُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَنَّكَ بِتَمْرَةٍ ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَكَ عَلَيْهِ وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ۔

(۱۴۹۵) عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَارِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي



فَإِذَا أَنَا بِأَقْدَامِ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ لَوْ أَنَّ بَعْضَهُمْ طَاطَأَ بَصَرَهُ، رَأَا قَالَ أُسْكُتُ يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُهُمَا۔

نظر آئے میں نے کہا اے اللہ کے نبی! اگر ان میں سے کسی نے بھی نیچے جھک کر دیکھ لیا۔ تو وہ ہمیں ضرور دیکھ لے گا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ابو بکر! خاموش رہو۔ ہم ایسے دو ہیں کہ جن کا تیسرا خدا ہے۔

### باب ۱۰۸۷۔ مَقْدَمُ النَّبِيِّ ﷺ وَأَصْحَابِهِ الْمَدِينَةِ

### باب ۱۰۸۷۔ نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کی مدینہ میں آمد

(۱۴۹۶) عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَكَانَا يُقْرِئَانِ النَّاسَ فَقَدِمَ بِلَالٌ وَسَعْدُ وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ ثُمَّ قَدِمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي عِشْرَيْنَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْتُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَرَحُوا بِشَيْءٍ فَرَحَهُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَعَلَ الْإِمَاءُ يَقْلَنَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا قَدِمَ حَتَّى قَرَأْتُ سَبِّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فِي سُورٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ۔

۱۴۹۶۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ سب سے پہلے ہمارے یہاں معصب بن عمیر اور ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما آئے۔ یہ دونوں حضرات (مدینہ کے) مسلمانوں کو قرآن پڑھنا سکھاتے تھے۔ اس کے بعد بلال، سعد اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم آئے۔ پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ کے بیس ۲۰ صحابہ کو ساتھ لے کر آئے۔ اور پھر نبی کریم ﷺ تشریف لائے۔ مدینہ کے لوگوں کو جتنی خوشی اور مسرت حضور اکرم ﷺ کی تشریف آوری سے ہوئی۔ میں نے کبھی انہیں کسی بات پر اس قدر مسرور اور خوش نہیں دیکھا۔ لڑکیاں بھی (خوشی میں) کہنے لگیں کہ رسول اللہ ﷺ آ گئے۔ حضور اکرم ﷺ جب تشریف لائے تو اس سے پہلے میں مفصل کی دوسری چند سورتوں کے ساتھ سبح اسم ربک الاعلیٰ، بھی سیکھ چلا تھا۔ (ان مہاجرین سے جو پہلے ہی قرآن سکھانے کے لئے مدینہ آ گئے تھے۔)

### باب ۱۰۸۸۔ إِقَامَةُ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ

### باب ۱۰۸۸۔ حج کے افعال کی ادائیگی کے بعد مہاجر کا مکہ میں قیام

(۱۴۹۷) عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لِلْمُهَاجِرِ بَعْدَ الصَّدْرِ۔

۱۴۹۷۔ حضرت علا بن الحضرمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مہاجر کو (حج میں) طواف صدر کے بعد تین دن کی اجازت ہے۔

### باب ۱۰۸۹۔ إِيْتَانُ الْيَهُودِ

### باب ۱۰۸۹۔ جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو

### النَّبِيِّ ﷺ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ

### آپ ﷺ کے پاس یہودیوں کے آنے کی تفصیلات

(۱۴۹۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَمَنَ بِيْ عَشْرَةٌ مِنَ الْيَهُودِ لَأَمَنَ بِي الْيَهُودُ۔

۱۴۹۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اگر دس یہود (کے احبار و علماء) مجھ پر ایمان لائیں تو تمام یہود مسلمان ہو جائیں۔



## کتاب المغازی

باب ۱۰۹۰. غزوة العسيرة

(۱۴۹۹) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ كُنْتُ إِلَى جَنْبِ زَيْدِ ابْنِ أَرْقَمَ فَقِيلَ لَهُ: كَمْ غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةٍ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةٍ قُلْتُ كَمْ غَزَوْتَ أَنْتَ مَعَهُ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةٍ - قُلْتُ فَأَيُّهُمْ كَانَتْ أَوَّلَ قَالَ الْعُسَيْرَةُ أَوِ الْعُسَيْرَةُ -

باب ۱۰۹۱. قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى

”إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ“

(۱۵۰۰) عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) يَقُولُ شَهِدْتُ مِنَ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ مَشْهَدًا لَأَنَّ أَكُونَ صَاحِبَهُ، أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا عُدِلَ بِهِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَدْعُو عَلَى الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ لَا نَقُولُ كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوسَى اذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا وَلَكِنَّا نَقَاتِلُ عَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ وَبَيْنَ يَدَيْكَ وَخَلْفَكَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَقَ وَجْهُهُ وَسَرَّهُ، يَعْنِي قَوْلَهُ -

(۱۵۰۱) عَنْ الْبَرَاءِ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) يَقُولُ حَدَّثَنِي أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا أَنَّهُمْ كَانُوا عِدَّةَ أَصْحَابِ طَالُوتَ الَّذِينَ جَاوَزُوا مَعَهُ النَّهْرَ بَضْعَةَ عَشْرٍ وَثَلَاثَ مِائَةٍ قَالَ الْبَرَاءُ لَا وَاللَّهِ مَا جَاوَزَ مَعَهُ النَّهْرَ إِلَّا مُؤْمِنٌ -

## غزوات

باب ۱۰۹۰. غزوة عسيرة

۱۴۹۹- حضرت ابواسحاقؓ نے فرمایا کہ میں اس وقت زید بن ارقم کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا۔ آپ سے پوچھا گیا تھا کہ نبی کریم ﷺ نے کتنے غزوے کئے؟ آپ نے فرمایا کہ انیس! میں نے پوچھا، آپ آنحضور ﷺ کے ساتھ کتنے غزوات میں شریک رہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ سترہ میں۔ میں نے پوچھا، آپ کا سب سے پہلا غزوہ کون سا ہے؟ فرمایا کہ عسیرہ یا عسیرہ (پھر میں نے اس کا ذکر قتادہ سے کیا تو آپ نے کہا کہ (صحیح لفظ) عسیرہ ہے)۔

باب ۱۰۹۱. اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور اس وقت کو یاد

کرو جب تم اپنے پروردگار سے فریاد کر رہے تھے۔

۱۵۰۰- حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے ایک ایسی بات سنی کہ اگر وہ بات میری زبان سے ادا ہو جاتی تو میرے لئے کسی بھی چیز کے مقابلے میں زیادہ عزیز ہوتی، وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آنحضور ﷺ اس وقت مسلمانوں کو مشرکین کے خلاف آمادہ کر رہے تھے، انہوں نے عرض کی، ہم وہ نہیں کہیں گے جو موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے کہا تھا کہ جاؤ، تم اور تمہارا رب ان سے جنگ کرو۔ بلکہ ہم آپ کے دائیں بائیں، آگے اور پیچھے جمع ہو کر لڑیں گے۔ میں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ کا چہرہ مبارک کھل گیا اور ان کی گفتگو سے آپ سرور ہوئے۔

۱۵۰۱- حضرت براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ محمد ﷺ کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ، جنہوں نے بدر کی لڑائی میں شرکت کی تھی، مجھ سے حدیث بیان کی کہ بدر کی لڑائی میں ان کی تعداد اتنی ہی تھی جتنی طالوت رضی اللہ عنہ کے ان اصحاب کی تھی جنہوں نے ان کے ساتھ نہر فلسطین کو پار کیا تھا، تقریباً تین سو دس۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نہیں، خدا گواہ ہے کہ طالوت رضی اللہ عنہ کے ساتھ نہر فلسطین کو صرف وہی لوگ پار کر سکے تھے جو مؤمن تھے۔

باب ۱۰۹۲. ابو جہل کا قتل

۱۵۰۲- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ

باب ۱۰۹۲. قَتْلُ أَبِي جَهْلٍ

(۱۵۰۲) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ



صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَنْظُرُ مَا صَنَعَ أَبُو جَهْلٍ  
فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ  
حَتَّى بَرَدَ قَالَ أَنْتَ أَبُو جَهْلٍ قَالَ فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ قَالَ  
وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ أَوْ رَجُلٍ قَتَلَهُ قَوْمُهُ۔

نے فرمایا، کون معلوم کر کے آئے گا کہ ابو جہل کا کیا ہوا؟ ابن مسعود حقیقت  
حال معلوم کرنے آئے تو دیکھا کہ عفراء کے صاحبزادوں (معاذ اور  
معوذ) نے اسے قتل کر دیا اور اس کا جسم ٹھنڈا پڑا ہے۔ آپ نے دریافت  
فرمایا، کیا تم ہی ابو جہل ہو؟ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر ابن مسعود  
رضی اللہ عنہ نے اس کی ڈاڑھی پکڑ لی، ابو جہل سے کہا، کیا اس سے بڑا کوئی  
انسان ہے جسے تم نے آج قتل کر ڈالا ہے؟ یا (اس نے یہ کہا کہ کیا اس سے  
بھی بڑا کوئی) انسان ہے جسے اس کی قوم نے قتل کر ڈالا ہے؟

(۱۵۰۳) عَنْ أَبِي طَلْحَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ  
نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ بِأَرْبَعَةِ  
وَعَشْرِينَ رَجُلًا مِّنْ صَنَادِيدِ قُرَيْشٍ فَقَذَفُوا فِي  
طَوِيٍّ مِّنْ أَطْوَأَءِ بَدْرِ حَبِيبٍ مُّحِبِّثٍ وَكَانَ إِذَا ظَهَرَ  
عَلَى قَوْمٍ أَقَامَ بِالْعَرَصَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَلَمَّا كَانَ بِبَدْرِ  
الْيَوْمِ الثَّالِثِ أَمَرَ بِرَاحِلَتِهِ فَشَدَّ عَلَيْهَا رَحْلَهَا ثُمَّ  
مَشَى وَاتَّبَعَهُ أَصْحَابُهُ وَقَالُوا مَا نَرَى يُنْطَلِقُ إِلَّا  
لِبَعْضِ حَاجَتِهِ حَتَّى قَامَ عَلَى شَفَةِ الرَّكْبِيِّ فَجَعَلَ  
يُنَادِيهِمْ بِأَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ  
وَيَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ أَيْسَرُكُمْ أَنْتُمْ أَطَعْتُمُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ  
فَإِنَّا قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدْنَا رَبَّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُمْ  
مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا قَالَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا  
تُكَلِّمُ مِنْ أَجْسَادٍ لَا أَرْوَاهُ لَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ  
مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ۔

۱۵۰۳۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بدر کی لڑائی کے موقعہ  
پر رسول اللہ ﷺ کے حکم سے قریش کے چوبیس سردار (جو قتل کر دیئے گئے  
تھے) بدر کے ایک بہت ہی گندے اور اندھیرے کنوئیں میں پھینک دیئے  
گئے تھے۔ عادت مبارکہ تھی کہ آنحضور ﷺ جب دشمن پر غالب آتے تو  
میدان جنگ میں تین دن تک قیام فرماتے۔ جنگ بدر کے خاتمہ کے  
تیسرے دن آپ ﷺ کے حکم سے آپ ﷺ کی سواری پر کجاوہ باندھا گیا  
اور آپ ﷺ روانہ ہوئے۔ آپ ﷺ کے اصحاب بھی آپ ﷺ کے  
ساتھ تھے۔ صحابہ نے کہا، غالباً آپ ﷺ کسی ضرورت کے لئے تشریف  
لے جا رہے ہیں، آخر آپ ﷺ اس کنوئیں کے کنارے آ کر کھڑے  
ہو گئے اور کفار قریش کے سرداروں کے (جو قتل کر دیئے گئے تھے اور اسی  
کنوئیں میں ان کی لاشیں پھینک دی گئی تھیں) نام ان کے باپ کے نام  
کے ساتھ لے کر آپ ﷺ انہیں آواز دینے لگے اے فلاں بن فلاں، اے  
فلاں بن فلاں! کیا آج تمہارے لئے یہ بات بہتر نہیں تھی کہ تم نے دنیا  
میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی ہوتی، بے شک ہم سے ہمارے  
رب نے جو وعدہ کیا تھا وہ ہمیں پوری طرح حاصل ہو گیا (یعنی ثواب اور  
فتح و کامیابی کا) تو کیا تمہارے رب کا تمہارے متعلق جو وعدہ تھا (عذاب  
کا) وہ بھی تمہیں پوری طرح مل گیا۔ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس  
پر عمر رضی اللہ عنہ بول پڑے، یا رسول اللہ! آپ ﷺ ان لاشوں سے کیوں  
خطاب فرما رہے ہیں جن میں کوئی جان نہیں ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا،  
اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے، جو کچھ میں  
کہہ رہا ہوں، تم لوگ ان سے زیادہ اسے نہیں سن رہے ہو۔

باب ۱۰۹۳۔ جنگ بدر میں فرشتوں کی شرکت  
۱۵۰۴۔ حضرت رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ عنہ بدر کی لڑائی میں شریک

باب ۱۰۹۳۔ شُهُودُ الْمَلَائِكَةِ بَدْرًا  
(۱۵۰۴) عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرْقِيِّ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ)



كَانَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ قَالَ جَاءَ جِبْرِيلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَعُدُّونَ أَهْلَ بَدْرٍ فَيُكْرَمُ قَالَ مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِينَ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ وَكَذَلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ۔

ہونے والوں میں تھے۔ آپ نے بیان کیا کہ جبرائیل علیہ السلام، نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپ سے پوچھا کہ بدر کی لڑائی میں شریک ہونے والوں کا آپ کے یہاں مرتبہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ مسلمانوں میں سب سے افضل، یا آنحضور ﷺ نے اسی طرح کا کوئی کلمہ ارشاد فرمایا، جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ جو ملائکہ بدر کی لڑائی میں شریک ہوئے تھے ان کا بھی مرتبہ یہی ہے۔

(۱۵۰۵) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا) أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ هَذَا جِبْرِيلُ اخِذْ بِرَأْسِ فَرَسِهِ عَلَيْهِ أَدَاةُ الْحَرْبِ۔

۱۵۰۵۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے بدر کی لڑائی کے موقع پر فرمایا تھا، یہ ہیں جبرائیل علیہ السلام اپنے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے اور ہتھیار بند۔

(۱۵۰۶) قَالَ الزُّبَيْرُ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) لَقِيتُ يَوْمَ بَدْرٍ عُبَيْدَةَ بْنَ سَعِيدٍ بْنِ الْعَاصِ وَهُوَ مُدَجَّحٌ لَا يُرَى مِنْهُ إِلَّا عَيْنَاهُ وَهُوَ يُكْنَى أَبُو ذَاتِ الْكُرْشِ فَقَالَ أَنَا أَبُو ذَاتِ الْكُرْشِ فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ بِالْعَنْزَةِ فَطَعَنْتُهُ فِي عَيْنِهِ فَمَاتَ قَالَ هِشَامٌ فَأُخْبِرْتُ أَنَّ الزُّبَيْرَ قَالَ لَقَدْ وَضَعْتُ رِجْلِي عَلَيْهِ ثُمَّ تَمَطَّاتُ فَكَانَ الْجَهْدُ أَنْ نَزَعْتُهَا وَقَدْ انْتَشَنِي طَرَفَاهَا قَالَ عُرْوَةُ فَسَأَلَهُ أَيَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُ فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا ثُمَّ طَلَبَهَا أَبُو بَكْرٍ فَأَعْطَاهُ فَلَمَّا قُبِضَ أَبُو بَكْرٍ سَأَلَهَا أَيَّاهَا عُمَرُ فَأَعْطَاهُ أَيَّاهَا فَلَمَّا قُبِضَ عُمَرُ أَخَذَهَا ثُمَّ طَلَبَهَا عُثْمَانُ مِنْهُ فَأَعْطَاهُ أَيَّاهَا فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ وَقَعَتْ عِنْدَ آلِ عَلِيٍّ فَطَلَبَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ فَكَانَتْ عِنْدَهُ حَتَّى قُتِلَ۔

۱۵۰۶۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بدر کی لڑائی کے موقع پر میری مدد بھڑ عبیدہ بن سعید بن عاص سے ہو گئی۔ اس کا سارا جسم لوہے سے ڈھکا ہوا تھا اور صرف آنکھ دکھائی دے رہی تھی۔ اس کی کنیت ابو ذات الکرش تھی، کہنے لگا کہ میں ابو ذات الکرش ہوں۔ میں نے چھوٹے نیزے سے اس پر حملہ کیا اور اس کی آنکھ ہی کو نشانہ بنایا۔ چنانچہ اس زخم سے وہ مر گیا۔ (راوی حدیث) ہشام نے بیان کیا کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، پھر میں نے اپنا پاؤں اس کے اوپر رکھ کر پورا زور لگایا اور بڑی دشواری سے وہ نیزہ اس کی آنکھ سے نکال سکا۔ اس کے دونوں کنارے مڑ گئے تھے۔ عروہ نے بیان کیا کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے زبیر رضی اللہ عنہ کا وہ نیزہ عاریتاً طلب فرمایا تو آپ نے پیش کر دیا۔ جب حضور اکرم ﷺ کی وفات ہو گئی تو آپ نے اسے واپس لے لیا۔ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے طلب فرمایا تو آپ نے انہیں بھی دے دیا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے طلب فرمایا، آپ نے انہیں بھی دے دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد آپ نے اسے لے لیا۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے طلب فرمایا تو آپ نے انہیں بھی دے دیا۔ عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد وہ نیزہ علی رضی اللہ عنہ کے پاس چلا گیا اور آپ کے بعد آپ کی اولاد کے پاس۔ اس کے بعد عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اسے لے لیا اور آپ کے پاس ہی وہ رہا، یہاں تک کہ آپ شہید کر دیئے گئے۔

(۱۵۰۷) عَنْ الرُّبَيْعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَتْ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةٌ

۱۵۰۷۔ حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جس رات میری شادی ہوئی تھی نبی کریم ﷺ اسی کی صبح کو میرے یہاں تشریف لائے



بُنِيَ عَلَى فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِي كَمَا جَلَسْتُكَ مَنِيَّ  
وَجُوَيْرِيَاتٍ يَضْرِبْنَ بِاللِّدْفِ يَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ  
أَبَائِهِنَّ يَوْمَ بَدْرٍ حَتَّى قَالَتْ جَارِيَةٌ وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ  
مَا فِي غَدٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولِي  
هَكَذَا وَقُولِي مَا كُنْتَ تَقُولِينَ۔

اور میرے بستر پر بیٹھے جیسے اب تم میرے پاس بیٹھے ہوئے ہو۔ چند  
بچیاں دف بجارہی تھیں اور وہ اشعار پڑھ رہی تھیں جن میں ان کے  
خاندان والوں کا ذکر تھا جو بدر کی لڑائی میں شہید ہو گئے تھے، انہیں اشعار  
میں ایک لڑکی نے یہ مصرعہ بھی پڑھا کہ ”ہم میں نبی ﷺ ہیں جو کل ہونے  
والی بات جانتے ہیں۔“ آنحضور ﷺ نے فرمایا، یہ نہ پڑھو، جو پہلے تم پڑھ  
رہی تھیں وہی پڑھو۔

(۱۵۰۸) عَنْ أَبِي طَلْحَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ)  
صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ كَانَ  
شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ  
قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ يُرِيدُ  
الْتِمَازُ ثِيْلَ الَّتِي فِيهَا الْأَرْوَاحُ۔

۱۵۰۸۔ رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت  
ہے کہ آپ آنحضور ﷺ کے ساتھ بدر کی لڑائی میں شریک ہوئے تھے۔  
اور آپ نے فرمایا کہ ملائکہ اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر یا  
کتا ہو، آپ کی مراد جاندار کی تصویر سے تھی۔

(۱۵۰۹) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
عَنْهُ) يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حِينَ تَأَيَّمَتْ  
حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ خُنَيْسِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ  
وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا تُوَفِّيَ بِالْمَدِينَةِ قَالَ عُمَرُ فَلَقِيتُ  
عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ إِنْ  
شِئْتَ أَنْكَحُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ قَالَ سَا نَظُرُ فِي  
أَمْرِي فَلَبِثْتُ لَيْالِي فَقَالَ قَدْ بَدَأَ لِي أَنْ لَا أَتَزَوَّجَ يَوْمِي  
هَذَا قَالَ عُمَرُ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ  
أَنْكَحُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَصَمَّتْ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ  
يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا فَكُنْتُ عَلَيْهِ أَوْجَدَ مِنِّي عَلَى عُثْمَانَ  
فَلَبِثْتُ لَيْالِي ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَأَنْكَحْتُهَا أَيَّاهُ فَلَقِينِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَعَلَّكَ  
وَجَدْتَ عَلِيَّ حِينَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ أَرْجِعْ  
إِلَيْكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ  
فِيمَا عَرَضْتَ إِلَّا أَنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا فَلَمْ أَكُنْ لِأَفْشِي سِرَّ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَكَهَا لَقَبَلْتُهَا۔

۱۵۰۹۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ  
کے واسطے سے حدیث بیان کی کہ جب حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کے  
شوہر خنیس بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کی وفات ہو گئی، آپ رسول اللہ  
ﷺ کے اصحاب میں تھے اور بدر کی لڑائی میں آپ نے شرکت کی تھی اور  
مدینہ میں آپ کی وفات ہو گئی تھی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میری  
ملاقات عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے ان سے حفصہ کا  
ذکر کیا اور کہا کہ اگر آپ چاہیں تو اس کا نکاح میں آپ سے کر دوں۔  
انہوں نے کہا کہ میں سوچوں گا۔ اس لئے میں چند دنوں کے لئے ٹھہر گیا،  
پھر انہوں نے کہا کہ میری رائے یہ ہوئی ہے کہ ابھی میں نکاح نہ کروں۔  
عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر میری ملاقات ابو بکر رضی اللہ عنہ سے ہوئی اور  
ان سے بھی میں نے یہی کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کا نکاح حفصہ  
بنت عمر سے کر دوں۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے اور کوئی جواب نہیں  
دیا۔ ان کا یہ طرز عمل، عثمان رضی اللہ عنہ سے بھی زیادہ میرے لئے باعث  
تکلیف ہوا۔ کچھ دنوں میں نے اور توقف کیا تو نبی کریم ﷺ نے خود حفصہ  
رضی اللہ عنہا کا پیغام بھیجا اور میں نے ان کا نکاح آنحضور سے کر دیا۔ اس  
کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ کی ملاقات مجھ سے ہوئی تو انہوں نے کہا، غالباً  
آپ کو میرے اس طرز عمل سے تکلیف ہوئی ہوگی کہ جب آپ کی مجھ  
سے ملاقات ہوئی اور آپ نے حفصہ کے متعلق مجھ سے بات کی تو میں  
نے کوئی جواب نہیں دیا۔ میں نے کہا کہ ہاں ہوئی تھی۔ انہوں نے بتایا کہ



آپ کی بات کا میں نے صرف اس لئے کوئی جواب نہیں دیا تھا کہ میرے علم میں یہ بات آچکی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کا تذکرہ فرمایا ہے میں آنحضور ﷺ کے راز کو کھولنا نہیں چاہتا تھا اور اگر آپ ﷺ اپنا ارادہ بدل دیتے تو میں ضرور ان سے نکاح کرتا۔

۱۵۱۰۔ حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، سورہ بقرہ کی دو آیتیں (امن الرسول سے آخر تک) ایسی ہیں کہ جو شخص انہیں رات میں پڑھ لے وہ اس کے لئے کافی ہو جائیں گی۔

۱۵۱۱۔ حضرت مقداد بن عمرو کندی رضی اللہ عنہ بنی زہرہ کے حلیف تھے اور بدر کی لڑائی میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شرکت کرنے والوں میں تھے، انہوں نے خبر دی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی، اگر کسی موقع پر میری مڈ بھیڑ کسی کافر سے ہو جائے اور ہم ایک دوسرے کو قتل کرنے کے درپے ہو جائیں اور وہ میرے ایک ہاتھ پر تلوار مار کر اسے کاٹ ڈالے، پھر (جب میں اس پر غالب ہونے لگوں تو) وہ مجھ سے بھاگ کر ایک درخت کی پناہ لے اور کہنے لگے کہ ”میں اللہ پر ایمان لایا، تو کیا، یا رسول اللہ! اس کے اس اقرار کے بعد پھر بھی مجھے اسے قتل کر دینا چاہئے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر تم اسے قتل نہ کرنا۔ انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! وہ پہلے میرا ایک ہاتھ بھی کاٹ چکا ہے؟ اور یہ اقرار، میرے ہاتھ کاٹنے کے بعد کیا ہے؟ آنحضور ﷺ نے اس مرتبہ بھی یہی فرمایا کہ اسے قتل نہ کرنا، کیونکہ اگر تم نے اسے قتل کر ڈالا تو اسے قتل کرنے سے پہلے جو تمہارا مقام تھا، وہ اس مقام پر فائز ہوگا اور تمہارا مقام وہ ہوگا جو اس کا مقام اس وقت تھا جب اس نے اس کلمہ کا اقرار نہیں کیا تھا۔

باب ۱۰۹۲۔ بنو نضیر کے یہودیوں کا واقعہ

۱۵۱۲۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بنو نضیر اور بنو قریظہ نے نبی کریم ﷺ سے (معاہدہ کے خلاف کر کے) لڑائی مول لی۔ اس لئے آپ نے قبیلہ بنو نضیر کو جلا وطن کر دیا۔ لیکن قبیلہ بنو قریظہ کو جلا وطن نہیں کیا۔ پھر بنو قریظہ نے بھی جنگ مول لی۔ اس لئے آپ نے ان کے مردوں کو قتل کر وادیا اور ان کی عورتوں، بچوں اور مال کو مسلمانوں میں تقسیم کر دیا، صرف بعض بنی قریظہ اس سے مستثنیٰ قرار دیئے گئے تھے، کیونکہ وہ آنحضور ﷺ کی پناہ میں آ گئے تھے، اس لئے آپ نے انہیں پناہ دی اور

(۱۵۱۰) عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآيَتَانِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَهُمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَّتَاهُ۔

(۱۵۱۱) عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ عَمْرِو الْكِنْدِيِّ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) وَكَانَ حَلِيفًا لِبَنِي زُهْرَةَ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَاقْتَتَلْنَا فَضَرَبَ أَحَدِي يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَأَذَمْنِي بِشَجَرَةٍ فَقَالَ أَسْلَمْتُ لِلَّهِ أَقْتُلْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ قَطَعَ أَحَدِي يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ بَعْدَ مَا قَطَعَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْهُ فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ وَإِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَةَ الَّتِي قَالَ ۔

باب ۱۰۹۲۔ حَدِيثُ بَنِي النَّضِيرِ

(۱۵۱۲) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ حَارَبَتِ النَّضِيرُ وَقُرَيْظَةُ فَأَجَلَى بَنِي النَّضِيرِ وَأَقَرَّ قُرَيْظَةَ وَمَنْ عَلَيْهِمْ حَتَّى حَارَبَتْ قُرَيْظَةَ فَقَتَلَ رَجَالَهُمْ وَقَسَمَ نِسَاءَهُمْ وَأَوْلَادَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا بَعْضَهُمْ لِحَقُّوْا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمْنَهُمْ أَسْلَمُوا وَأَجَلَى يَهُودَ الْمَدِينَةِ كُلَّهُمْ بَنِي قَيْنِقَاعَ وَهُمْ رَهْطُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ وَيَهُودَ بَنِي



حَارِثَةَ وَكُلَّ يَهُودِ الْمَدِينَةِ۔

انہوں نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے مدینہ کے تمام یہودیوں کو جلاوطن کر دیا تھا۔ بنو قینقاع کو بھی جو عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا قبیلہ تھا۔ یہودی بنی حارثہ کو بھی اور مدینہ کے تمام یہودیوں کو۔

فائدہ:- بنو نضیر اور بنو قریظ، یہودیوں کے مدینہ میں دو بڑے قبیلے تھے اور مدینہ کی اقتصادیات پر بڑی حد تک حاوی تھے۔ جب حضور اکرم ﷺ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو آپ نے ان کے ساتھ امن اور صلح کا معاہدہ کیا تھا۔ لیکن غدر اور بد عہدی کے یہ عادی تھے۔ اس معاہدہ میں بھی ان کا یہی طرز عمل رہا۔ اس لئے آنحضور ﷺ نے ان کی بد عہدیوں سے تنگ آ کر انہیں ریحاء، تیماء اور وادی القریٰ کی طرف جلاوطن کر دیا تھا۔

### باب ۱۰۹۵۔ کعب بن اشرف کا قتل

۱۵۱۳۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کعب بن اشرف کا کام کون تمام کر آئے گا۔ وہ اللہ اور اس کے رسول کو بہت اذیتیں دے چکا۔ اس پر محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی، یا رسول اللہ! کیا آپ پسند فرمائیں گے کہ میں اسے قتل کر آؤں؟ آنحضور ﷺ نے اثبات میں جواب دیا، انہوں نے عرض کی پھر آنحضور ﷺ مجھے اجازت عنایت فرمائیں کہ میں اس سے کچھ باتیں کہوں (جس سے پہلے اسے مطمئن اور خوش کر لوں، اگرچہ وہ باتیں خلاف واقعہ ہی کیوں نہ ہوں) آنحضور ﷺ نے انہیں اجازت دے دی۔ اب محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ، کعب بن اشرف کے پاس آئے اور اس سے کہا، یہ شخص (اشارہ حضور اکرم ﷺ کی ذات مبارک کی طرف تھا) ہم سے صدقہ مانگتا رہتا ہے اور اس نے ہمیں تھکا مارا ہے۔ (اب ہمارے پاس کچھ باقی نہیں رہا ہے) اس لئے میں تم سے قرض لینے آیا ہوں۔ اس پر کعب نے کہا: ابھی آگے دیکھنا خدا کی قسم، بالکل اکتا جاؤ گے! محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا، چونکہ ہم نے بھی اب ان کی اتباع کر لی ہے اس لئے جب تک یہ نہ کھل جائے کہ ان کا اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے، انہیں چھوڑنا بھی مناسب معلوم نہیں ہوتا۔ میں تم سے ایک وسق یا (راوی نے بیان کیا کہ) دو وسق قرض لینے آیا ہوں۔ (اور ہم سے عمرو بن دینار نے یہ حدیث کئی مرتبہ بیان کی، لیکن ایک وسق یا دو وسق کا کوئی تذکرہ نہیں کیا۔) میں نے ان سے کہا کہ حدیث میں ایک وسق یا دو وسق کا تذکرہ آیا ہے۔ کعب بن اشرف نے کہا ہاں! (میں قرض دینے کے لئے تیار ہوں، لیکن) میرے پاس کچھ رہن رکھ دو، انہوں نے پوچھا، رہن میں تم کیا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: اپنی عورتوں کو رہن رکھ دو، انہوں نے کہا کہ تم

### باب ۱۰۹۵۔ قتل کعب بن اشرف

(۱۵۱۳) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لِكَعْبِ ابْنِ الْأَشْرَفِ فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلَمَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَاذْذُ لِي أَأَقُولَ شَيْئًا قَالَ قُلْ فَاتَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلَمَةَ فَقَالَ إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ قَدْ سَأَلَنَا صَدَقَةً وَإِنَّهُ قَدْ غَنَانَا وَإِنِّي قَدْ أَتَيْتُكَ أَسْتَسْلِفُكَ قَالَ وَآيُضًا وَاللَّهِ لَتُمْلَنَّهُ قَالَ إِنَّا قَدْ أَتْبَعْنَاهُ فَلَا نُحِبُّ أَنْ نَدْعُهُ حَتَّى نَنْظُرَ إِلَى آيِ شَيْءٍ يَصِيرُ شَأْنُهُ وَقَدْ أَرَدْنَا أَنْ تُسْلِفَنَا وَسُقَّا أَوْ وَسْقَيْنِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ غَيْرِ مَرَّةٍ فَلَمْ يَذْكُرْ وَسُقَّا أَوْ وَسْقَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ فِيهِ وَسُقَّا أَوْ وَسْقَيْنِ فَقَالَ أَرَى فِيهِ وَسُقَّا أَوْ وَسْقَيْنِ فَقَالَ نَعَمْ أَرْهَنُونِي قَالُوا آيَ شَيْءٍ تُرِيدُ قَالَ أَرْهَنُونِي نِسَاءً كُمْ قَالُوا كَيْفَ نَرْهَنُكَ نِسَاءً نَا وَأَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ قَالَ فَارْهَنُونِي أَبْنَاءَ كُمْ قَالُوا كَيْفَ نَرْهَنُكَ أَبْنَاءَ نَا فَيَسُبُّ أَحَدُهُمْ فَيُقَالُ رُهْنٌ بَوْسُقٍ أَوْ وَسْقَيْنِ هَذَا عَارٌ عَلَيْنَا وَلَكِنَّا نَرْهَنُكَ اللَّامَةَ قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي السِّلَاحَ فَوَاعَدَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ فَجَاءَهُ لَيْلًا وَمَعَهُ أَبُو نَائِلَةَ وَهُوَ أَخُو كَعْبٍ مِنَ الرِّضَاعَةِ فَدَعَاهُمْ إِلَى الْحِصْنِ فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ أَيْنَ تَخْرُجُ هَذِهِ السَّاعَةَ فَقَالَ إِنَّمَا هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلَمَةَ وَآخِي أَبُو نَائِلَةَ وَقَالَ غَيْرُ عُمَرُو قَالَتْ أَسْمَعُ



صَوْتًا كَأَنَّهُ يَقْطُرُ مِنْهُ الدَّمُ قَالَ إِنَّمَا هُوَ أَخِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ وَرَضِيَ عَنِّي أَبُو نَائِلَةَ إِنَّ الْكَرِيمَ لَوُدُّعِي إِلَى طَعْنَةٍ بَلِيلٍ لَا حَابَ قَالَ وَ يَدْخُلُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ مَعَهُ رَجُلَيْنِ قِيلَ لِسُفَيْنَ سَمَّاهُمْ عَمْرُو قَالَ سَمَى بَعْضُهُمْ قَالَ عَمْرُو وَجَاءَ مَعَهُ بِرَجُلَيْنِ وَقَالَ غَيْرُ عَمْرِ وَابْنُ عَبْسٍ بْنُ جَبْرِ وَالْخَرِثُ بْنُ أَوْسٍ وَعَبَّادُ بْنُ بَشْرِ قَالَ عَمْرُو جَاءَ مَعَهُ بِرَجُلَيْنِ فَقَالَ إِذَا مَا جَاءَ فَإِنِّي قَائِلٌ بِشَعْرِهِ فَاشْمُهُ فَإِذَا رَأَيْتُمُونِي اسْتَمَكَنْتُ مِنْ رَأْسِهِ فَدُونَكُمْ فَاضْرِبُوهُ وَقَالَ مَرَّةً ثُمَّ أَشْمُكُمْ فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ مُتَوَشِّحًا وَهُوَ يَنْفَخُ مِنْهُ رِيحُ الطِّيبِ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ رِيحًا أَيْ أَطْيَبَ وَقَالَ غَيْرُ عَمْرُو قَالَ عِنْدِي أَعْطَرُ نِسَاءِ الْعَرَبِ وَأَكْمَلُ الْعَرَبِ قَالَ عَمْرُو فَقَالَ أَتَاذُّ لِي إِنْ أَشْمَ رَأْسَكَ قَالَ فَشَمَّهُ ثُمَّ أَشْمَ أَصْحَابَهُ ثُمَّ قَالَ أَتَاذُّ لِي قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا اسْتَمَكَنَّ مِنْهُ قَالَ دُونَكُمْ فَقَتَلُوهُ ثُمَّ اتَّوَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ۔

عرب کے خوبصورت ترین فرد ہو ہم تمہارے پاس اپنی عورتیں کس طرح گروی رکھ سکتے ہیں، اس نے کہا پھر اپنے بچوں کو گروی رکھ دو، انہوں نے کہا، ہم بچوں کو کس طرح گروی رکھ دیں۔ کل انہیں اسی پر گالیاں دی جائیں گی کہ ایک یا دو وقت پر اسے رہن رکھ دیا گیا تھا یہ تو بڑی بے غیرتی ہے۔ البتہ ہم تمہارے پاس ”لامۃ“ رہن رکھ سکتے ہیں۔ سفیان نے بیان کیا کہ مراد اس سے ہتھیار تھے۔ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اس سے دوبارہ ملنے کا وعدہ کیا اور رات کے وقت اس کے یہاں آئے، آپ کے ساتھ ابونا نکلہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ آپ کعب بن اشرف کے رضاعی بھائی تھے۔ پھر اس کے قلعہ کے پاس جا کر انہوں نے اسے آواز دی۔ وہ باہر آنے لگا تو اس کی بیوی نے کہا۔ کہ اس وقت (اتنی رات گئے) کہاں باہر جا رہے ہو؟ اس نے کہا، وہ تو محمد بن مسلمہ اور میرا بھائی ابونا نکلہ ہیں۔ عمرو کے سوا (دوسرے راوی) نے بیان کیا کہ اس کی بیوی نے اس سے کہا تھا کہ مجھے تو یہ آواز ایسی لگتی ہے۔ جیسے اس سے خون ٹپک رہا ہو کعب نے جواب دیا کہ میرے بھائی محمد بن مسلمہ اور میرے رضاعی بھائی ابونا نکلہ ہیں۔ شریف کو اگر رات میں بھی نیزہ بازی کے لئے بلایا جاتا ہے، تو وہ نکل پڑتا ہے۔ بیان کیا کہ جب محمد بن مسلمہ اندر گئے تو

آپ کے ساتھ دو آدمی اور تھے۔ سفیان سے پوچھا گیا کہ کیا عمرو بن دینار نے ان کے نام بھی لئے تھے؟ انہوں نے بتایا کہ بعض کا نام لیا تھا۔ عمرو نے بیان کیا کہ وہ آئے تو ان کے ساتھ دو آدمی اور تھے۔ اور عمرو بن دینار کے سوا (راوی نے) ابوعبس بن جبر، حارث بن اوس اور عباد بن بشر نام بتائے تھے، عمرو نے بیان کیا کہ وہ اپنے ساتھ دو آدمیوں کو لائے تھے اور انہیں یہ ہدایت کی تھی کہ جب کعب آئے گا تو میں اس کے بال (سر کے) اپنے ہاتھ میں لے لوں گا اور اسے سونگھنے لگوں گا۔ جب تمہیں اندازہ ہو جائے کہ میں نے اس کا سر پوری طرح اپنے قبضہ میں لے لیا ہے تو پھر تیار ہو جانا اور اسے قتل کر ڈالنا۔ آخر کعب چادر لپیٹے ہوئے باہر آیا۔ اس کے جسم سے خوشبو پھوٹی پڑتی تھی۔ محمد بن مسلمہ نے فرمایا، آج سے زیادہ عمدہ خوشبو میں نے کبھی نہیں سونگھی تھی، (دوسرے راوی) نے بیان کیا کہ کعب اس پر بولا، میرے پاس عرب کی وہ عورت ہے جو ہر وقت عطر میں بسی رہتی ہے اور حسن و جمال میں بھی اس کی کوئی نظیر نہیں۔ بیان کیا کہ محمد بن مسلمہ نے اس سے کہا، کیا تمہارے سر سونگھنے کی مجھے اجازت ہے؟ اس نے کہا، سونگھ سکتے ہو۔ بیان کیا کہ محمد بن مسلمہ نے اس کا سر سونگھا اور آپ کے بعد آپ کے ساتھیوں نے بھی سونگھا پھر آپ نے کہا، کیا دوبارہ سونگھنے کی اجازت ہے؟ اس نے اس مرتبہ بھی اجازت دے دی، پھر جب محمد بن مسلمہ نے اسے پوری طرح اپنے قابو میں لے لیا تو اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تیار ہو جاؤ، چنانچہ انہوں نے اسے قتل کر دیا اور آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کی اطلاع دی۔

باب ۱۰۹۵۔ ابورافع عبد اللہ بن ابی حقیق کا قتل

اس کا نام سلام بن ابی حقیق بتایا گیا ہے

۱۵۱۴۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ

باب ۱۰۹۵۔ قَتَلَ أَبِي رَافِعٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

أَبِي الْحَقِيقِ وَيُقَالُ سَلَامُ بْنُ أَبِي الْحَقِيقِ

(۱۵۱۴) عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ



رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي رَافِعٍ  
الْيَهُودِيِّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ فَأَمَرَ عَلَيْهِمُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
عَتِيكَ وَكَانَ أَبُو رَافِعٍ يُؤَذِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُعِينُ عَلَيْهِ وَكَانَ فِي حِصْنٍ لَهُ بِأَرْضِ  
الْحِجَازِ فَلَمَّا دَنَوْا مِنْهُ وَقَدْ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَرَاحَ  
النَّاسُ بِسَرُوحِهِمْ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لِأَصْحَابِهِ اجْلِسُوا  
مَكَانَكُمْ فَإِنِّي مُنْطَلِقٌ وَمَتَلَطَّفْ لِلْبَوَابِ لَعَلِّي أَدْخُلُ  
فَاقْبَلْ حَتَّى دَنَا مِنَ الْبَابِ ثُمَّ تَقَنَّعَ بِثَوْبِهِ كَأَنَّهُ  
يَقْضِي حَاجَةً وَقَدْ دَخَلَ النَّاسُ فَهَتَفَ بِهِ الْبَوَابُ  
يَا عَبْدُ اللَّهِ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ أَنْ تُدْخَلَ فَادْخُلْ فَإِنِّي أُرِيدُ  
أَنْ أُغْلِقَ الْبَابَ فَدَخَلْتُ فَكَمَنْتُ فَلَمَّا دَخَلَ النَّاسُ  
أَغْلَقَ الْبَابَ ثُمَّ عَلَّقَ إِلَّا غَالِيْقَ عَلَى وَتَدٍ قَالَ فَقُمْتُ  
إِلَى الْأَقْلَامِ لِيَدِ فَأَخَذْتُهَا فَفَتَحْتُ الْبَابَ وَكَانَ  
أَبُو رَافِعٍ يُسَمِّرُ عِنْدَهُ وَكَانَ فِي عِلَالِيٍّ لَهُ فَلَمَّا  
ذَهَبَ عَنْهُ أَهْلُ سَمَرِهِ صَعِدْتُ إِلَيْهِ فَجَعَلْتُ كَلِمًا  
فَتَحْتُ بَابًا أَغْلَقْتُ عَلَى مَنْ دَاخِلٌ قُلْتُ إِنَّ الْقَوْمَ لَوْ  
نَذَرُوا بِي لَمْ يَخْلُصُوا إِلَيَّ حَتَّى أَقْتُلَهُ فَاَنْتَهَيْتُ إِلَيْهِ  
فَإِذَا هُوَ فِي بَيْتٍ مُّظْلِمٍ وَسُطَّ عِيَالِهِ لَا أَدْرِي أَيْنَ هُوَ  
مِنَ الْبَيْتِ فَقُلْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ قَالَ مَنْ هَذَا فَأَهْوَيْتُ  
نَحْوَ الصَّوْتِ فَأَضْرَبُهُ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ وَأَنَادَهَشُ فَمَا  
أَعْنَيْتُ شَيْئًا فَصَاحَ فَخَرَجْتُ مِنَ الْبَيْتِ فَأَمْكُتُ  
غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ دَخَلْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ مَا هَذَا الصَّوْتُ  
يَا أَبَا رَافِعٍ فَقَالَ لِأَمَلِكِ الْوَيْلُ إِنَّ رَجُلًا فِي الْبَيْتِ  
ضَرَبَنِي قَبْلُ بِالسَّيْفِ قَالَ فَأَضْرِبُهُ ضَرْبَةً أَتُحِبُّهُ  
وَلَمْ أَقْتُلْهُ ثُمَّ وَضَعْتُ طَبَّةَ السَّيْفِ فِي بَطْنِهِ حَتَّى  
أَخَذَ فِي ظَهْرِهِ فَعَرَفْتُ أَنِّي قَتَلْتُهُ فَجَعَلْتُ افْتَحُ  
الْأَبْوَابَ بَابًا بِأَبَا حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى دَرَجَةٍ لَهُ  
فَوَضَعْتُ رِجْلِي وَأَنَا أَرَى أَنِّي قَدْ انْتَهَيْتُ إِلَى  
الْأَرْضِ فَوَقَعْتُ فِي لَيْلَةٍ مُّقْمَرَةٍ فَانْكَسَرَتْ سَاقِي  
فَعَصَبْتُهَا بِعِمَامَةٍ ثُمَّ انْطَلَقْتُ حَتَّى جَلَسْتُ عَلَى

نے ابورافع یہودی (کے قتل) کے لئے چند انصاری صحابہ کو بھیجا اور  
عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر بنایا، ابورافع، حضور اکرم ﷺ کی  
ایذا کے درپے رہا کرتا تھا۔ اور آپ کے خلاف (آپ کے دشمنوں کی)  
مدد کیا کرتا تھا۔ سرزمین حجاز میں اس کا ایک قلعہ تھا اور وہیں وہ رہا کرتا تھا۔  
جب اس کے قلعہ کے قریب یہ حضرات پہنچے تو سورج غروب ہو چکا تھا اور  
لوگ اپنے مویشی لے کر واپس آچکے تھے (اپنے گھروں کو) عبداللہ بن  
عتیک نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ آپ لوگ یہیں رہیں، میں (اس  
کے قلعہ پر) جارہا ہوں۔ ممکن ہے دربان پر کوئی تدبیر کارگر ہو جائے اور  
میں اندر جانے میں کامیاب ہو جاؤں چنانچہ آپ (قلعہ کے پاس)  
آئے اور دروازے سے قریب پہنچ کر آپ نے خود کو اپنے کپڑوں میں  
اس طرح چھپالیا۔ جیسے کوئی قضاء حاجت کر رہا ہو۔ قلعہ کے تمام افراد اندر  
داخل ہو چکے تھے۔ دربان نے انہیں بھی قلعہ کا آدمی سمجھ کر (آواز دی،  
خدا کے بندے! اگر اندر آنا ہے تو جلدی آ جاؤ، میں اب دروازہ بند  
کردوں گا۔) عبداللہ بن عتیک نے بیان کیا) چنانچہ میں بھی اندر چلا گیا  
اور چھپ کر اس کی نقل و حرکت کو دیکھنے لگا۔ جب سب لوگ اندر آ گئے تو  
اس نے دروازہ بند کیا اور کنجیوں کا گچھا ایک کھونٹی پر ٹانگ دیا۔ انہوں نے  
بیان کیا کہ اب میں ان کنجیوں کی طرف بڑھا اور انہیں اپنے قبضہ میں کر  
لیا۔ پھر میں نے دروازہ کھول لیا۔ ابورافع کے پاس اس وقت کہانیاں اور  
داستانیں بیان کی جا رہی تھیں۔ وہ اپنے خاص بالا خانے میں تھا۔ جب  
داستان گو اس کے یہاں سے اٹھ کر چلے گئے تو میں اس کے کمرے کی  
طرف چڑھنے لگا، اس عرصہ میں، میں جتنے دروازے (اس تک پہنچنے کے  
لئے) کھولتا تھا۔ انہیں اندر سے بند کر دیا کرتا تھا۔ اس سے میرا مقصد یہ تھا  
کہ اگر قلعہ والوں کو میرے متعلق معلوم بھی ہو جائے تو اس وقت تک یہ  
لوگ میرے پاس نہ پہنچ سکیں جب تک میں اسے قتل نہ کر لوں۔ آخر میں  
اس کے قریب پہنچ گیا۔ اس وقت وہ ایک تاریک کمرے میں اپنے اہل و  
عیال کے ساتھ (سورہا) تھا، مجھے کچھ اندازہ نہیں ہو سکا کہ وہ کہاں ہے  
اس لئے میں نے آواز دی، یا ابارافع! وہ بولا، کون ہے؟ اب میں نے  
آواز کی طرف بڑھ کر تلوار کی ایک ضرب لگائی، اس وقت میں بہت گھبرا یا  
ہوا تھا اور یہی وجہ ہوئی کہ میں اس کا کام تمام نہیں کر سکا۔ وہ چیخا تو میں  
کمرے سے باہر نکل آیا اور تھوڑی دیر تک باہر ہی ٹھہرا رہا۔ پھر دوبارہ اندر



الْبَابِ فَقُلْتُ لَا أَخْرُجُ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَعْلَمَ أَقْتُلْتُهُ، فَلَمَّا صَاحَ الدَّيْكَ قَامَ النَّاعِي عَلَى السُّورِ فَقَالَ انْعَى أَبَا رَافِعٍ تَاجِرَ أَهْلِ الْحِجَازِ فَأَنْطَلَقْتُ إِلَى أَصْحَابِي فَقُلْتُ النَّحَاءَ فَقَدْ قَتَلَ اللَّهُ أَبَا رَافِعٍ فَأَنْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ، فَقَالَ أُبْسُطْ رِجْلَكَ فَبَسَطْتُ رِجْلِي فَمَسَحَهَا فَكَانَ مَا لَمْ أَشْتَكِهَا قَطُّ -

گیا اور میں نے پوچھا۔ ابورافع! یہ آواز کیسی تھی؟ وہ بولا، تیری ماں پر تباہی آئے۔ ابھی ابھی مجھ پر کسی نے تلوار سے حملہ کیا تھا۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھر (آواز کی طرف بڑھ کر) میں نے تلوار کی ایک ضرب لگائی، انہوں نے بیان کیا کہ اگرچہ میں اسے زخمی تو بہت کر چکا تھا لیکن وہ ابھی مرا نہیں تھا۔ اس لئے میں نے تلوار کی نوک اس کے پیٹ پر رکھ کر دبائی جو اس کی پیٹھ تک پہنچ گئی۔ مجھے اب یقین ہو گیا تھا کہ میں اسے قتل کر چکا ہوں۔ چنانچہ میں نے دروازے ایک ایک کر کے کھولنے شروع کئے، آخر

میں ایک زینے پر پہنچا۔ میں یہ سمجھا کہ زمین کی سطح تک میں پہنچ چکا ہوں (لیکن ابھی میں اوپر ہی تھا) اس لئے میں نے اس پر پاؤں رکھ دیا اور نیچے گر پڑا، چاندنی رات تھی، اس طرح گر پڑنے سے میری پنڈلی ٹوٹ گئی، میں نے اسے اپنے عمامہ سے باندھ لیا۔ اور آ کر دروازے پر بیٹھ گیا۔ میں نے یہ ارادہ کر لیا تھا کہ یہاں سے اس وقت تک نہیں جاؤں گا جب تک یہ نہ معلوم ہو جائے کہ آیا میں اسے قتل کر چکا ہوں یا نہیں۔ جب (سحر کے وقت) مرغ نے بانگ دی تو اسی وقت قلعہ کی فصیل پر ایک پکارنے والے نے کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ اہل حجاز کے تاجر ابورافع کی موت ہو گئی ہے۔ میں اپنے ساتھیوں کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ اب جلدی کرو، اللہ تعالیٰ نے ابورافع کو قتل کروا دیا ہے چنانچہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس کی اطلاع دی۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اپنا پاؤں پھیلاؤ، میں نے پاؤں پھیلائے تو آنحضور ﷺ نے اس پر دست مبارک پھیرا۔ اور اس کی برکت سے پاؤں اتنا اچھا ہو گیا جیسے کبھی اس میں چوٹ آئی ہی نہیں تھی۔

## باب ۱۰۹۶. غزوة أحد

(۱۵۱۵) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فَأَيَّنَ أَنَا قَالَ فِي الْجَنَّةِ فَأَلْقَى تَمْرَاتٍ فِي يَدِهِ ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ -

باب ۱۰۹۶۔ غزوہ احد ۱۵۱۵۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صحابی نے نبی کریم ﷺ سے غزوہ احد کے موقع پر پوچھا، یا رسول اللہ! اگر میں قتل کر دیا گیا تو میں کہاں جاؤں گا؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں! انہوں نے کھجور پھینک دی جو ان کے ہاتھ میں تھی اور لڑنے لگے، یہاں تک کہ شہید ہوئے۔

## باب ۱۰۹۷. إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتُنِ

مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ

(۱۵۱۶) عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ وَمَعَهُ رَجُلَانِ يُقَاتِلَانِ عَنْهُ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بَيْضُ كَأَشَدِّ الْقِتَالِ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ -

باب ۱۰۹۷۔ (قرآن مجید کی آیت) ”جب تم میں سے دو جماعتیں اس کا خیال کر بیٹھی تھیں کہ ہمت ہار دیں، درآنحالیکہ اللہ دونوں کا مددگار تھا اور مسلمانوں کو تو اللہ ہی پر اعتماد رکھنا چاہئے ۱۵۱۶۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا، غزوہ احد کے موقع پر میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور آپ ﷺ کے ساتھ دو اور صاحب (یعنی جبرائیل اور میکائیل علیہما السلام انسانی صورت میں) تھے، وہ آپ کو اپنی حفاظت میں لے کر کفار سے بڑی بے جگری سے لڑ رہے تھے، ان کے جسم پر سفید کپڑے تھے، میں نے انہیں نہ اس سے پہلے کبھی دیکھا تھا اور نہ اس کے بعد کبھی دیکھا۔ نیز حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ غزوہ احد کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے اپنے

وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) يَقُولُ نَشَلَّ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِنَانَتَهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ أَرُمُ فِدَاكَ أَبِي وَ أُمِّي



ترکش کے تیر مجھے نکال کر دیئے اور فرمایا خوب تیر برساؤ، میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں۔

باب ۱۰۹۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد آپ کو اس امر میں کوئی دخل نہیں، اللہ خواہ ان کی توبہ قبول کرے، خواہ انہیں عذاب دے اسلئے کہ وہ ظالم ہیں ۱۵۱۷۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، جب آنحضور ﷺ فجر کی آخری رکعت کے رکوع سے سر مبارک اٹھاتے تو یہ دعا کرتے ”اے اللہ! فلاں! فلاں! اور فلاں (یعنی صفوان بن امیہ، سہیل بن عمرو اور حارث بن ہشام)، کو اپنی رحمت سے دور کر دیجئے۔“ یہ دعا آپ سمع اللہ لمن حمدہ، ربنا لک الحمد کے بعد کرتے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت لیس لک من الامر شیء سے فانہم ظلمون“ تک نازل کی، (ترجمہ عنوان کے تحت گزر چکا ہے)۔

باب ۱۰۹۹۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت

۱۵۱۸۔ حضرت عبید اللہ بن عدی سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت وحشی سے کہا کہ آپ حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے واقعات بتا سکتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہاں، بدر کی لڑائی میں حمزہؓ نے طعیمہ بن عدی بن خیبار کو قتل کیا تھا، میرے مولا جبیر بن مطعم نے مجھ سے کہا کہ اگر تم نے حمزہ کو میرے چچا (طعیمہ) کے بدلے میں قتل کر دیا تو تم آزاد ہو۔ انہوں نے بتایا کہ پھر جب قریش عینین کی جنگ کے لئے نکلے۔ عینین احد کی ایک پہاڑی ہے اور اس کے اور احد کے درمیان وادی حائل ہے۔ تو میں بھی ان کے ساتھ جنگ کے ارادہ سے ہولیا۔ جب (دونوں فوجیں آمنے سامنے) لڑنے کے لئے صف بستہ ہو گئیں تو (قریش کی صف میں سے) سباع بن عبدالعزی نکلا اور اس نے آواز دی، بے کوئی لڑنے والا؟ بیان کیا کہ (اس کی اس دعوت مبارزت پر) حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نکل کر آئے اور فرمایا، اے سباع، اے ام انمار کے بیٹے جو عورتوں کے ختنے کیا کرتی تھی تو اللہ اور اس کے رسول سے

باب ۱۰۹۸۔ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ

أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ

(۱۵۱۷) عَنْ بَنِي عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا) أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنَ الْفَجْرِ يَقُولُ اللَّهُمَّ الْعَنُ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا بَعْدَمَا يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ إِلَى قَوْلِهِ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ۔

باب ۱۰۹۹۔ قَتَلَ حَمْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(۱۵۱۸) عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِي (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) أَنَّهُ قَالَ لَا تُخْبِرُنَا بِقَتْلِ حَمْزَةَ قَالَ نَعَمْ إِنَّ حَمْزَةَ قَتَلَ طُعَيْمَةَ بَنَ عَدِي بْنِ الْخِيَارِ بَيْدَرٍ فَقَالَ لِي مَوْلَايَ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ إِنَّ قَتَلْتَ حَمْزَةَ بَعَمِي فَأَنْتَ حُرٌّ قَالَ فَلَمَّا أَنْ خَرَجَ النَّاسُ عَامَ عَيْنِينَ وَعَيْنِينَ جَبَلٌ بِجَبَالٍ أُحَدٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ، وَإِذْ خَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ إِلَى الْقِتَالِ فَلَمَّا اصْطَفَوْا لِلْقِتَالِ خَرَجَ سَبَاعٌ فَقَالَ هَلْ مِنْ مُبَارِزٍ قَالَ فَخَرَجَ إِلَيْهِ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ يَا سَبَاعُ يَا بَنَ أُمِّ أَنْمَارٍ مُقْطَعَةَ الْبُظُورِ اتَّحَادُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ شَدَّ عَلَيْهِ فَكَانَ كَأَمْسِ الذَّاهِبِ قَالَ وَكَمَنْتُ لِحَمْزَةَ تَحْتَ صَخْرَةٍ لَمَّا دَنَامَنِي رَمِيَّتُهُ بِحَرَبَتِي فَأَضَعَهَا فِي ثُنْتِهِ حَتَّى خَرَجْتُ مِنْ بَيْنِ وَرَكِيهِ قَالَ فَكَانَ ذَلِكَ الْعَهْدَ بِهِ فَلَمَّا رَجَعَ

فائدہ:- عورتوں کا ختنہ۔ ہم ہندوستانیوں کے لئے عجیب سی بات ہے، لیکن عرب میں، مردوں کی طرح عورتوں کا بھی ختنہ ہوتا تھا اور جس طرح مردوں کے ختنے مرد کیا کرتے تھے، عورتوں کے ختنے عورتیں کیا کرتی تھیں۔ یہ طریقہ جاہلیت میں بھی رائج تھا اور اسلام نے اسے باقی رکھا کیونکہ ابراہیم علیہ السلام کی جو بعض سنتیں عربوں میں باقی رہ گئی تھیں ان میں سے ایک یہ بھی تھی۔ عرب ممالک میں عورتوں کے ختنے کا اب بھی رواج ہے۔ لیکن ہم ہندوستانی مسلمان ہیں اور اس سے کوئی واقفیت بھی نہیں رکھتے۔ جس طرح مردوں کا ختنہ سنت ہے، عورتوں کا ختنہ بھی سنت ہے۔ چونکہ سباع بن عبدالعزی کی ماں عورتوں کے ختنے کیا کرتی تھی، اس لئے حمزہؓ نے اسے اس کی ماں کے پیشے پر عار دلائی۔



النَّاسُ رَجَعْتُ مَعَهُمْ فَأَقَمْتُ بِمَكَّةَ حَتَّى فَشَا فِيهَا  
 الْإِسْلَامُ ثُمَّ خَرَجْتُ إِلَى الطَّائِفِ فَأَرْسَلُوا إِلَى رَسُولِ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا فَقِيلَ لِي إِنَّهُ لَا يَهِيْجُ  
 الرُّسُلَ فَخَرَجْتُ مَعَهُمْ حَتَّى قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَى أَنِّي أَنْتُ وَحُشِيٌّ  
 قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَنْتَ قَتَلْتَ حَمْزَةَ قُلْتُ قَدْ كَانَ مِنَ  
 الْأَمْرِ مَا بَلَغَكَ قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُغَيِّبَ وَجْهَكَ  
 عَنِّي قَالَ فَخَرَجْتُ فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ مُسَيِّلَمَةُ الْكَذَّابُ قُلْتُ لَا أَخْرُجَنَّ  
 إِلَى مُسَيِّلَمَةَ لَعَلِّي أَقْتُلُهُ فَأُكَافِي بِهِ حَمْزَةَ قَالَ  
 فَخَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ فَكَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ قَالَ فَإِذَا  
 رَجُلٌ قَائِمٌ فِي ثُلَمَةٍ جِدَارِ كَأَنَّهُ جَمَلٌ أَوْ رُقٌّ ثَائِرٌ  
 الرَّاسِ قَالَ فَرَمَيْتُهُ بِحَرْبَتِي فَأَضَعُهَا بَيْنَ تَدْيِيهِ حَتَّى  
 خَرَجْتُ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ قَالَ وَوُثِبَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ  
 الْأَنْصَارِ فَضَرَبَهُ بِالسَّيْفِ عَلَى هَامَتِهِ -

لڑنے آیا ہے، بیان کیا کہ پھر حمزہ رضی اللہ عنہ نے اس پر حملہ کیا اور قتل کر  
 دیا۔ اب وہ گزرے ہوئے رن کی طرح ہو چکا تھا۔ وحشی نے بیان کیا  
 کہ ادھر میں ایک چٹان کے نیچے۔ حمزہ کی تاک میں تھا اور جوں ہی وہ  
 مجھ سے قریب ہوئے میں نے ان پر اپنا چھوٹا نیزہ پھینک کر مارا۔ نیزہ  
 ان کی ناف کے نیچے جا کر لگا اور سرین کے پار ہو گیا۔ بیان کیا کہ یہی  
 ان کی شہادت کا سبب بنا۔ پھر جب قریش واپس ہوئے تو میں بھی ان  
 کے ساتھ واپس آ گیا اور مکہ میں مقیم رہا۔ لیکن جب مکہ بھی اسلامی  
 سلطنت کے تحت آ گیا تو میں طائف چلا گیا۔ طائف والوں نے بھی  
 رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک قاصد بھیجا (اپنی اطاعت اور اسلام  
 کے لئے) تو مجھ سے وہاں کے لوگوں نے کہا کہ انبیاء کسی پر زیادتی نہیں  
 کرتے اس لئے تم مطمئن رہو، اسلام قبول کرنے کے بعد تمہاری کچھلی  
 تمام غلطیاں معاف ہو جائیں گی) چنانچہ میں بھی ان کے ساتھ روانہ  
 ہوا۔ جب میں آنحضور ﷺ کی خدمت میں پہنچا اور آپ ﷺ نے مجھے  
 دیکھا تو دریافت فرمایا۔ کیا تمہارا ہی نام وحشی ہے۔ میں نے عرض کی کہ  
 جی ہاں! آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کیا تمہیں نے حمزہ کو قتل کیا تھا؟

میں نے عرض کی، جو آنحضور ﷺ کو معاملے میں معلوم ہے وہی صحیح ہے۔ آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا، کیا تم ایسا کر سکتے ہو کہ اپنی صورت مجھے کبھی  
 نہ دکھاؤ۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھر میں وہاں سے نکل گیا۔ پھر آنحضور ﷺ کی جب وفات ہوئی تو مسیلمہ کذاب نے خروج کیا۔ اب میں نے  
 سوچا کہ مجھے مسیلمہ کے خلاف جنگ میں ضرورت شرکت کرنی چاہئے، ممکن ہے میں اسے قتل کر دوں اور اس طرح حمزہ رضی اللہ عنہ کے قتل کی مکافات  
 ہو سکے۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھر میں بھی اس کے خلاف جنگ کے لئے مسلمانوں کے ساتھ نکلا، اس سے جنگ کے واقعات سب کو معلوم ہیں۔  
 بیان کیا کہ (میدان جنگ میں) میں نے دیکھا کہ ایک شخص (مسیلمہ) ایک دیوار کی دراز سے لگا کھڑا ہے، جیسے گندمی رنگ کا کوئی اونٹ ہو، سر  
 کے بال پریشان تھے۔ بیان کیا کہ میں نے اس پر بھی اپنا چھوٹا نیزہ پھینک کر مارا۔ نیزہ اس کے سینے پر لگا، اور شانوں کو پار کر گیا۔ بیان کیا کہ  
 اتنے میں ایک انصاری صحابی جھپٹے اور تلوار سے اس کی کھوپڑی پر مارا۔

فائدہ:- اسلام لانے کے بعد ان کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے گئے، لیکن انہوں نے آنحضور ﷺ کے چچا، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو قتل کیا  
 تھا اور اس میں بھی اتنی بے دردی کا مظاہرہ کیا تھا کہ جب وہ شہید ہو گئے تو ان کا سینہ چاک کر کے اندر سے دل نکالا تھا اور لاش کو بگاڑ دیا تھا۔  
 اس لئے یہ ایک قدرتی بات تھی کہ انہیں دیکھ کر حمزہ رضی اللہ عنہ کی غم انگیز شہادت آنحضور ﷺ کے سامنے آ جاتی، اور پھر یہ بھی سوچنے کہ  
 آنحضور ﷺ، روحی و ابی و امی فدا اپنے چچا کو اتنی بے دردی سے قتل کرنے والے کی صحبت کیسے برداشت کر سکتے تھے۔

باب ۱۱۰۰۔ غزوہ احد کے موقع پر نبی کریم ﷺ کو جو زخم پہنچے تھے  
 ۱۵۱۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے  
 فرمایا اللہ تعالیٰ کا غضب اس قوم پر انتہائی سخت ہے جنہوں نے اس کے نبی

باب ۱۱۰۰۔ مَا أَصَابَ النَّبِيَّ ﷺ مِنَ الْجَرَاحِ يَوْمَ أُحُدٍ  
 (۱۵۱۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ  
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَدَّ غَضَبُ



اللّٰهُ عَلَى قَوْمٍ فَعَلُوا بِنَبِيِّهِ يُشِيرُ إِلَى رَبِّهِ عِيتِهِ اشْتَدَّ  
غَضَبُ اللّٰهِ عَلَى رَجُلٍ يَقْتُلُهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔

باب ۱۱۰۱۔ الذّٰیْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ

(۱۵۲۰) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَمَّا اَصَابَ  
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَصَابَ يَوْمَ اُحُدٍ  
وَانْصَرَفَ عَنْهُ الْمُشْرِكُوْنَ خَافَ اَنْ يَّرْجِعُوْا قَالَ مَنْ  
يَّذْهَبُ فِيْ اَثَرِهِمْ فَاَتَتْهُمْ مِنْهُمْ سَبْعُوْنَ رَجُلًا قَالَ  
كَانَ فِيْهِمْ اَبُوْ بَكْرٍ وَ الزُّبَيْرُ۔

باب ۱۱۰۲۔ غَزْوَةُ الْخَنْدَقِ وَهِيَ الْاَحْزَابُ

(۱۵۲۱) عَنْ جَابِرٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) فَقَالَ اِنَّا يَوْمَ  
الْخَنْدَقِ نَحْفِرُ فَعَرَضَتْ كُذْيَةٌ شَدِيْدَةٌ فَجَاءُ وَالْ  
نَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا هَذِهِ كُذْيَةٌ  
عَرَضَتْ فِي الْخَنْدَقِ فَقَالَ اَنَا نَاَزِلٌ ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُهُ  
مَعْصُوْبٌ بِحَجَرٍ وَلَبِثْنَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ لَا نَذُوْقُ ذَوْاقًا  
فَاَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِعْوَلَ فَضْرَبَ  
فَعَادَ كَثِيْرًا اَهْيَلًا اَوْ اَهِيْمَ۔

(۱۵۲۲) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ  
نَغْزُوْهُمْ وَلَا يَغْزُوْنَنَا۔

(۱۵۲۳) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) اَنَّ رَسُوْلَ  
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ  
وَ حُدَّهُ اَعَزُّ جُنْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَغَلَبَ الْاَحْزَابَ  
وَ حُدَّهُ فَلَا شَيْءَ بَعْدَهُ۔

کے ساتھ یہ کیا، آپ کا اشارہ آگے کے دندان مبارک (کے ٹوٹ  
جانے) کی طرف تھا، اللہ تعالیٰ کا غضب اس شخص (ابن ابی بن خلف) پر  
انتہائی سخت ہے۔ جسے اس کے نبی نے اللہ کے راستے میں قتل کیا ہے۔

باب ۱۱۰۱۔ وہ لوگ جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی دعوت پر لبیک کہا  
۱۵۲۰۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ احد کی لڑائی میں رسول اللہ  
ﷺ کو جو کچھ تکلیف پہنچی تھی جب وہ پہنچی، اور مشرکین واپس جانے لگے تو  
آنحضور ﷺ کو اس کا خطرہ ہوا کہ کہیں وہ پھر لوٹ کر حملہ نہ کریں، اس لئے  
آپ نے فرمایا کہ ان کا تعاقب کرنے کون جائے؟ اسی وقت ستر صحابہ  
نے اپنی خدمات پیش کیں۔ بیان کیا کہ ابو بکر اور زبیر رضی اللہ عنہما بھی  
انہیں میں تھے۔

باب ۱۱۰۲۔ غزوہ خندق، اس کا دوسرا نام غزوہ احزاب ہے

۱۵۲۱۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ہم غزوہ خندق کے  
موقعہ پر خندق کھود رہے تھے کہ ایک بہت سخت قسم کی چٹان سی نکلی، (جس  
پر کدال اور پھاوڑے کا کوئی اثر نہیں ہوتا تھا، اس لئے خندق کی کھدائی میں  
رکاوٹ پیدا ہوگئی) صحابہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور  
آپ سے عرض کی کہ خندق میں ایک چٹان ظاہر ہوگئی ہے۔ آنحضور ﷺ  
نے فرمایا کہ میں اندر اترتا ہوں۔ چنانچہ آپ کھڑے ہوئے، اس وقت  
(بھوک کی شدت کی وجہ سے) آپ کا پیٹ پتھر سے بندھا ہوا تھا۔ تین  
دن سے ہمیں ایک دانہ بھی کھانے کے لئے نہیں ملا تھا۔ آنحضور ﷺ نے  
کدال اپنے ہاتھ میں لی اور چٹان پر اس سے مارا۔ چٹان (ایک ہی  
ضرب میں) بالو کے ڈھیر کی طرح بہہ گئی۔

۱۵۲۲۔ حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ  
نے غزوہ احزاب کے موقعہ پر (جب کفار کا لشکرنا کام واپس ہو گیا) فرمایا  
کہ اب ہم ان سے لڑیں گے آئندہ وہ ہم پر چڑھ کر کبھی نہ آسکیں گے۔

۱۵۲۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ  
فرمایا کرتے تھے، تنہا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جس نے اپنے لشکر (اسلامی لشکر) کو فتح دی، اپنے بندے کی مدد کی (یعنی حضور اکرم ﷺ کی)  
اور احزاب (قبائل عرب) کو تنہا مغلوب کیا (غزوہ خندق کے موقعہ پر)  
پس اس کے مقابلے میں کسی کی کوئی حیثیت نہیں۔



باب ۱۱۰۳۔ مَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَحْزَابِ وَمَخْرَجَهُ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ وَمُحَاصَرَتِهِ إِيَّاهُمْ (۱۵۲۴) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ نَزَلَ أَهْلُ قُرَيْظَةَ عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى سَعْدٍ فَأَتَى عَلَى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَى مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَالَ لِلْأَنْصَارِ قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ أَوْ خَيْرِكُمْ فَقَالَ هَؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ فَقَالَ تَقْتُلُ مُقَاتِلَهُمْ وَتَسْبِي ذُرَارِيَهُمْ قَالَ قُضِيَتْ بِحُكْمِ اللَّهِ وَرُبَّمَا قَالَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ۔

باب ۱۱۰۳۔ غزوہ احزاب سے نبی کریم ﷺ کی واپسی، پھر بنو قریظہ پر فوج کشی اور ان کا محاصرہ ۱۵۲۴۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بنو قریظہ نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو ثالث مان کر ہتھیار ڈال دیئے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں بلانے کے لئے آدمی بھیجا۔ وہ گدھے پر سوار ہو کر آئے۔ اس مسجد کے قریب ہوئے جسے آنحضور ﷺ نے نماز پڑھنے کے لئے منتخب کر رکھا تھا تو آنحضور ﷺ نے انصار سے فرمایا کہ اپنے سردار کی تکریم کے لئے کھڑے ہو جاؤ، یا (آنحضور ﷺ نے فرمایا) اپنے سے بہتر (کی تکریم کے لئے کھڑے ہو جاؤ) اس کے بعد آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ بنو قریظہ نے آپ کو ثالث مان کر ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ چنانچہ سعد رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ کیا کہ جتنے ان میں جنگ کے قابل ہیں، انہیں قتل کر دیا جائے اور ان کے بچوں اور عورتوں کو قیدی بنا لیا جائے۔ آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا کہ آپ نے اللہ کے فیصلہ کے مطابق فیصلہ کیا یا آنحضور ﷺ نے یہ فرمایا کہ فرشتہ (جبرائیل علیہ السلام) کے فیصلہ کے مطابق۔

### باب ۱۱۰۴۔ غزوة ذات الرقاع

(۱۵۲۵) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ فِي الْخَوْفِ فِي غَزْوَةِ السَّابِعَةِ غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ۔

باب ۱۱۰۴۔ غزوہ ذات الرقاع ۱۵۲۵۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے اصحاب کے ساتھ نماز خوف ساتویں (سال یا ساتویں غزوہ) میں پڑھی تھی، یعنی غزوہ ذات الرقاع میں۔

(۱۵۲۶) عَنْ أَبِي مُوسَى (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ وَنَحْنُ سِتَّةٌ نَفَرٌ بَيْنَنَا بَعِيرٌ نَعْتَقِبُهُ، فَتَقَبَّتْ أَقْدَامُنَا وَنَقَبَتْ قَدَمَايَ وَسَقَطَتْ أَظْفَارِي وَكُنَّا نَلْفُ عَلَى أَرْجُلِنَا الْخِرْقَ فُسِّمَتْ غَزْوَةُ ذَاتِ الرِّقَاعِ لِمَا كُنَّا نَعْصِبُ مِنَ الْخِرْقِ عَلَى أَرْجُلِنَا۔

۱۵۲۶۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ کے لئے نکلے، ہم چھ ساتھی تھے اور ہم سب کے لئے صرف ایک اونٹ تھا۔ جس پر یکے بعد دیگرے ہم سوار ہوتے تھے (پیدل طویل اور پر مشقت سفر کی وجہ سے) ہمارے پاؤں پھٹ گئے تھے میرے بھی پاؤں پھٹ گئے تھے، ناخن بھی جھڑ گئے تھے چنانچہ ہم قدموں پر کپڑے کی پٹی باندھ کر چل رہے تھے اسی لئے اس کا نام ذات الرقاع پڑا، کیونکہ ہم نے قدموں کو پٹیوں سے باندھا تھا۔

(۱۵۲۷) عَنْ صَالِحِ بْنِ خَبَّاتٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) عَمَّنْ شَهِدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلَّى صَلَوةَ الْخَوْفِ أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ وَجَّاهُ الْعَدُوَّ فَصَلَّى بِالنَّبِيِّ مَعَهُ، رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَّتَ

۱۵۲۷۔ حضرت صالح بن خوات نے، ایک ایسے صحابی کے حوالہ سے بیان کیا جنہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ غزوہ ذات الرقاع میں شرکت کی تھی کہ حضور اکرم نے نماز خوف پڑھی تھی۔ اس کی صورت یہ ہوئی تھی کہ پہلے ایک جماعت نے آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھی، اس وقت



دوسری جماعت (مسلمانوں کی) دشمن کے مقابلے پر کھڑی تھی۔ آنحضور ﷺ نے اس جماعت کو جو آپ کے پیچھے صف میں کھڑی تھی، ایک رکعت نماز پڑھائی اور اس کے بعد آپ کھڑے رہے، اس جماعت نے اس عرصہ میں اپنی نماز پوری کر لی اور واپس آ کر دشمن کے مقابلے میں کھڑے ہو گئے اس کے بعد دوسری جماعت آئی تو آنحضور ﷺ نے انہیں نماز کی دوسری رکعت پڑھائی جو باقی رہ گئی تھی اور (رکوع وسجدہ کے بعد) آپ قعدہ میں بیٹھے رہے۔ پھر ان لوگوں نے جب اپنی نماز (جو باقی رہ گئی تھی) پوری کر لی تو آپ نے ان کے ساتھ سلام پھیرا۔

۱۵۲۸۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ نبی کریم ﷺ کے ساتھ اطراف نجد میں غزوہ کے لئے گئے تھے پھر جب آنحضور ﷺ واپس ہوئے تو آپ بھی واپس ہوئے۔ قیلولہ کا وقت ایک وادی میں آیا، جہاں ببول کے درخت بہت تھے۔ چنانچہ حضور اکرم ﷺ وہیں اتر گئے، اور صحابہ درختوں کے سائے کے لئے پوری وادی میں پھیل گئے۔ حضور اکرم ﷺ نے بھی ایک ببول کے درخت کے نیچے قیام فرمایا اور اپنی تلوار اس درخت پر لٹکا دی۔ جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابھی تھوڑی ہی دیر ہمیں سوئے ہوئے ہوئی تھی کہ آنحضور ﷺ نے ہمیں پکارا۔ ہم جب خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کے پاس ایک اعرابی بیٹھا ہوا تھا، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اس شخص نے میری تلوار (مجھ پر) کھینچ لی تھی۔ میں اس وقت سویا ہوا تھا، میری آنکھ کھلی تو نگلی تلوار اس کے ہاتھ میں تھی۔ اس نے مجھ سے کہا، تمہیں میرے ہاتھ سے آج کون بچائے گا؟ میں نے کہا کہ اللہ! اب دیکھو یہ بیٹھا ہوا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے اسے پھر کوئی سزا نہیں دی۔

باب ۱۱۰۵۔ غزوہ بنی المصطلق۔ یہ غزوہ قبیلہ بنو

خزاعہ سے ہوا تھا اس کا دوسرا نام غزوہ مرسیع ہے

۱۵۲۹۔ حضرت ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ بنی المصطلق کے لئے نکلے، اس غزوہ میں ہمیں کچھ عرب کے قیدی ملے (جن میں عورتیں تھیں) پھر اس سفر میں ہمیں عورتوں کی خواہش ہوئی اور تنہائی جیسے کاٹنے لگی، دوسری طرف ہم عزل کرنا چاہتے تھے (تا کہ ان عورتوں سے بچہ نہ پیدا ہو) ہمارا ارادہ یہی تھا کہ عزل کر لیں گے لیکن پھر ہم نے سوچا کہ رسول اللہ ﷺ موجود ہیں، آپ ﷺ سے پوچھے بغیر عزل کرنا مناسب نہ ہوگا۔ چنانچہ ہم نے آنحضور ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا

قَائِمًا وَاتَّمُوا لَأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَصَفُّوا وَجَاهَ الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَصَلَّى بِهِمُ الرُّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ مِنْ صَلَوَتِهِ ثُمَّ ثَبَّتَ جَالِسًا وَاتَّمُوا لَأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ۔

(۱۵۲۸) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) أَخْبَرَهُ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهُ فَأَدْرَكَتُهُمُ الْقَائِلَةُ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الْعِضَاهِ يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ وَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمُرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ قَالَ جَابِرٌ فَنِمْنَا نَوْمَةً ثُمَّ إِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونَا فَجِئْنَا فَإِذَا عِنْدَهُ أَعْرَابِيٌّ جَالِسٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا اخْتَرَطَ سَيْفِي وَأَنَا نَائِمٌ فَاسْتَيْقِظْتُ وَهُوَ فِي يَدِهِ صَلَاتًا فَقَالَ لِي مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قُلْتُ اللَّهُ فَهَا هُوَ جَالِسٌ ثُمَّ لَمْ يُعَاقِبْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۱۱۰۵۔ غزوہ بنی المصطلق

مِنْ خَزَاعَةَ وَهِيَ غَزْوَةُ الْمُرَيْسِعِ

(۱۵۲۹) قَالَ أَبُو سَعِيدٍ (الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمِصْطَلِقِ فَأَصَبْنَا سَبِيًّا مِنْ سَبْيِ الْعَرَبِ فَاشْتَهَيْنَا النِّسَاءَ وَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَأَحْبَبْنَا الْعِزْلَ فَأَرَدْنَا أَنْ نَعِزِلَ وَقُلْنَا نَعِزِلُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا قَبْلَ أَنْ نَسْأَلَهُ نَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَانَتْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ



تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم عزل نہ کرو پھر بھی کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ قیامت تک جو جان و جود میں آنے والی ہے وہ ضرور آ کر رہے گی۔

باب ۱۱۰۶۔ غزوہ انمار

۱۵۳۰۔ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو غزوہ انمار میں دیکھا کہ نفل نماز آپ ﷺ اپنی سواری پر مشرق کی طرف رخ کئے ہوئے پڑھ رہے تھے۔

باب ۱۱۰۷۔ غزوہ حدیبیہ

۱۵۳۱۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم لوگ فتح مکہ کو (حقیقی اور آخری) فتح سمجھتے ہو، فتح مکہ تو بہر حال فتح تھی ہی لیکن ہم غزوہ حدیبیہ کی بیعت رضوان کو حقیقی فتح سمجھتے ہیں۔ اس دن ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چودہ سو افراد تھے۔ حدیبیہ نامی ایک کنواں وہاں پر تھا۔ ہم نے اس میں سے اتنا پانی کھینچا کہ اس کے اندر ایک قطرہ بھی پانی کے نام پر باقی نہ رہا۔ حضور اکرم ﷺ کو جب اس کی اطلاع ہوئی (کہ پانی ختم ہو گیا ہے) تو آپ کنویں پر تشریف لائے اور اس کے کنارے بیٹھ کر کسی ایک برتن میں پانی طلب فرمایا۔ اس سے آپ ﷺ نے وضو کیا اور مضمضہ (کلی) کیا اور دعا کی۔ پھر سارا پانی اس کنویں میں ڈال دیا۔ تھوڑی دیر کے لئے ہم نے کنویں کو یوں ہی رہنے دیا اور اس کے بعد جتنا ہم نے چاہا اس میں سے پانی پیا اور اپنی سواریوں کو پلایا۔

۱۵۳۲۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم سے رسول اللہ ﷺ نے غزوہ حدیبیہ کے موقع پر فرمایا تھا کہ تم لوگ اہل ارض میں سب سے بہتر ہو۔ ہماری تعداد اس موقع پر چودہ سو تھی۔ اگر آج میری آنکھوں میں بینائی ہوتی۔ تو میں اس درخت کا محل وقوع بتاتا (جہاں بیعت رضوان ہوئی تھی) (حضرت جابرؓ کر عمر میں میں نابینا ہو گئے تھے)

۱۵۳۳۔ حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کسی سفر میں تھے (سفر حدیبیہ میں) رات کا وقت تھا اور (میں) عمر بن خطابؓ آپ کے ساتھ ساتھ تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے کچھ پوچھا، لیکن آپ ﷺ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے (اپنے دل میں) کہا، عمر! تیری ماں تجھے روئے، رسول اللہ ﷺ سے تم نے تین مرتبہ سوال کیا، جو آپ ﷺ کو پسند نہیں تھا، چنانچہ آنحضور ﷺ نے تمہیں ایک مرتبہ

باب ۱۱۰۶۔ غزوہ انمار

(۱۵۳۰) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ أَنْمَارٍ يُصَلِّيَ عَلَى رَاحِلَتِهِ مُتَوَجِّهًا قِبَلَ الْمَشْرِقِ مُتَطَوِّعًا۔

باب ۱۱۰۷۔ غزوہ الحدیبیہ

(۱۵۳۱) عَنْ الْبَرَاءِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ تَعْدُونَ أَنْتُمْ الْفَتْحَ فَتَحَ مَكَّةَ وَقَدْ كَانَ فَتْحُ مَكَّةَ فَتْحًا وَنَحْنُ نَعُدُّ الْفَتْحَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً وَالْحُدَيْبِيَّةَ بِئْسَ فَنَزَحْنَاهَا فَلَمْ نَتْرِكْ فِيهَا قَطْرَةً فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَاهَا فَجَلَسَ عَلَى شَفِيرِهَا ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأُ ثُمَّ مَضْمَضَ وَدَعَا ثُمَّ صَبَّه، فَتَرَكْنَاهَا غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ إِنَّهَا أَصْدَرَتْنَا مَا شِئْنَا نَحْنُ وَرِكَابُنَا

(۱۵۳۲) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ أَنْتُمْ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ وَكُنَّا أَلْفًا وَأَرْبَع مِائَةٍ وَلَوْ كُنْتُ أَبْصِرُ الْيَوْمَ لَأَرَيْتُكُمْ مَكَانَ الشَّجَرَةِ۔

(۱۵۳۳) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ مَعَهُ لَيْلًا فَسَأَلَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَأَلَهُ، فَلَمْ يُجِبْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ، فَلَمْ يُجِبْهُ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثَكَلْتُكَ أُمُّكَ يَا عُمَرُ نَزَرَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ



ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذَاكَ لَا يُجِيبُكَ قَالَ عُمَرُ فَحَرَّكَتُ  
بَعِيرِي ثُمَّ تَقَدَّمْتُ أَمَامَ الْمُسْلِمِينَ وَخَشِيتُ أَنْ يَنْزِلَ  
فِي قُرْآنٍ فَمَا نَشِيتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِحًا يَصْرُخُ بِي  
قَالَ فَقُلْتُ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ نَزْلٌ فِي قُرْآنٍ  
وَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ  
عَلَيْهِ فَقَالَ لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَى اللَّيْلَةِ سُورَةٌ لَهَا أَحَبُّ  
إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَرَأْنَا فَتَحْنَا لَكَ  
فَتْحًا مُبِينًا

بھی جواب نہیں دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے اپنے  
اونٹ کو ایڑ لگائی اور مسلمانوں سے آگے نکل گیا، مجھے ڈر تھا کہ کہیں  
میرے بارے میں کوئی وحی نازل نہ ہو جائے۔ ابھی تھوڑی دیر ہوئی تھی  
کہ میں نے سنا، ایک شخص مجھے آواز دے رہا تھا، انہوں نے بیان کیا کہ  
میں نے سوچا کہ میں تو پہلے ہی ڈر رہا تھا کہ میرے بارے میں کہیں کوئی  
وحی نازل نہ ہو جائے۔ بہر حال میں آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر  
ہوا اور آپ ﷺ کو سلام کیا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ رات مجھ پر ایک  
سورت نازل ہوئی ہے اور وہ مجھے اس تمام کائنات سے عزیز ہے جس پر  
سورج طلوع ہوتا ہے پھر آپ نے ”انا فتحنا لک فتحاً مبیناً“ (بے  
شک ہم نے آپ کو کھلی ہوئی فتح دی ہے) کی تلاوت فرمائی۔

(۱۵۳۴) عَنِ الْمُسَوِّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ  
الْحَكَمِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا) يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى  
صَاحِبِهِ قَالَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ  
الْحُدَيْبِيَّةِ فِي بَضْعِ عَشْرَةِ مِائَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَلَمَّا آتَى  
ذَا الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَهُ وَأَحْرَمَ مِنْهَا بَعْمَرَةَ وَ  
بَعَثَ عَيْنًا لَهُ مِنْ خَزَاعَةَ وَ سَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَ بِغَدِيرِ الْأَشْطَاطِ آتَاهُ عَيْنُهُ قَالَ إِنَّ  
قُرَيْشًا جَمَعُوا لَكَ جُمُوعًا وَقَدْ جَمَعُوا لَكَ  
الْأَحَابِيْشَ وَهُمْ مُقَاتِلُوكَ وَصَادُوكَ عَنِ الْبَيْتِ  
وَمَانِعُوكَ فَقَالَ أَشِيرُوا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَى اتْرُوكِ أَنْ أَمِيلَ  
إِلَى عِيَالِهِمْ وَذَرَارِيِّ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يُرِيدُونَ أَنْ يَصُدُّوْنَا  
عَنِ الْبَيْتِ فَإِنْ يَأْتُونَا كَانَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ قَدْ قَطَعَ عَيْنًا  
مِّنَ الْمُشْرِكِينَ وَإِلَّا تَرَكْنَاهُمْ مُحْرُوبِينَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ خَرَجْتَ عَامِدًا إِلَيْهِذَا الْبَيْتِ لَا تُرِيدُ قَتْلَ  
أَحَدٍ وَلَا حَرْبَ أَحَدٍ فَتَوَجَّهَ لَهُ فَمَنْ صَدَّنَا عَنْهُ قَاتَلْنَاهُ  
قَالَ امْضُوا عَلَى اسْمِ اللَّهِ۔

۱۵۳۴۔ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ اور مروان بن حکم (دونوں  
راوی) اپنی روایتوں میں کچھ اضافے کے ساتھ حدیث بیان کرتے تھے،  
انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ صلح حدیبیہ کے موقع پر تقریباً ایک ہزار  
صحابہؓ کو ساتھ لے کر روانہ ہوئے۔ پھر جب آپ ﷺ ذوالحلیفہ پہنچے تو  
آپ ﷺ نے قربانی کے جانور کو قلاہہ پہنایا اور اس پر نشان لگایا اور وہیں  
سے عمرہ کا احرام باندھا۔ پھر آپ ﷺ نے قبیلہ خزاعہ کے ایک صحابی کو  
جاسوسی کے لئے بھیجا اور خود بھی سفر جاری رکھا۔ جب آپ عذیر الاشطاط  
پر پہنچے تو آپ ﷺ کے جاسوس بھی خبریں لے کر آ گئے، انہوں نے بتایا کہ  
قریش نے آپ کے مقابلے کے لئے بہت بڑا مجمع تیار کر رکھا ہے اور  
بہت سے قبائل کو بلایا ہے، وہ آپ سے جنگ کرنے پر تلے ہوئے ہیں  
اور آپ کو بیت اللہ الحرام (کے عمرہ) سے روکیں گے۔ اس پر آنحضور  
ﷺ نے صحابہؓ سے فرمایا، لوگو! مجھے مشورہ دو، کیا تمہارے خیال میں یہ  
مناسب ہوگا کہ میں ان کفار کے عورتوں اور بچوں پر حملہ کروں، جو ہمارے  
بیت اللہ تک پہنچنے میں رکاوٹ بننا چاہتے ہیں، اگر انہوں نے ہمارا مقابلہ  
کیا تو اللہ عزوجل نے مشرکین سے ہمارے جاسوس کو بھی محفوظ رکھا ہے،  
اور اگر وہ ہمارے مقابلے پر نہیں آئے تو ہم انہیں ایک شکست خوردہ قوم  
کی طرح چھوڑ دیں گے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ  
! آپ تو محض بیت اللہ کے ارادہ سے نکلے ہیں، نہ آپ کا ارادہ کسی کو قتل  
کرنے کا تھا اور نہ کسی سے لڑائی کا، اس لئے آپ بیت اللہ تشریف لے  
چلے۔ اگر ہمیں پھر بھی کوئی بیت اللہ تک جانے سے روکے گا تو ہم اس



سے جنگ کریں گے آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا نام لے کر سفر جاری رکھو۔

۱۵۳۵۔ حضرت نافعؓ نے بیان کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے اسلام میں داخل ہوئے تھے، حالانکہ یہ غلط ہے، البتہ عمر رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو اپنا ایک گھوڑا لانے کے لئے بھیجا تھا، جو ایک انصاری صحابی کے پاس تھا۔ تاکہ اسی پر سوار ہو کر جنگ میں شریک ہوں۔ اسی دوران میں رسول اللہ ﷺ درخت کے نیچے بیٹھ کر بیعت لے رہے تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ کو ابھی اس کی اطلاع نہیں ہوئی تھی۔ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے پہلے بیعت کی، پھر گھوڑا لیتے گئے، جس وقت وہ اسے لے کر عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو آپ جنگ کے لئے اپنی زرہ پہن رہے تھے، انہوں نے اس وقت عمر رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ حضور اکرم ﷺ درخت کے نیچے بیعت لے رہے ہیں۔ بیان کیا کہ پھر آپ اپنے صاحبزادے کو ساتھ لے کر گئے اور بیعت کی۔ اتنی سی بات تھی، جس پر لوگ اب کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے ابن عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے تھے۔

(۱۵۳۵) عَنْ نَافِعٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ إِذَا النَّاسُ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَسْلَمَ قَبْلَ عُمَرَ وَلَيْسَ كَذَلِكَ وَلَكِنَّ عُمَرَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ أَرْسَلَ عَبْدَ اللَّهِ إِلَى فَرَسٍ لَهُ، عِنْدَ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يَأْتِي بِهِ لِيُقَاتِلَ عَلَيْهِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَعُمَرُ لَا يَذَرِي بِذَلِكَ فَبَايَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَى الْفَرَسِ فَجَاءَ بِهِ إِلَى عُمَرَ وَعُمَرُ يَسْتَلِئُهُمُ لِلْقِتَالِ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَاَنْطَلَقَ فَذَهَبَ مَعَهُ، حَتَّى بَايَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِيَ الَّتِي يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَسْلَمَ قَبْلَ عُمَرَ۔

(۱۵۳۶) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اعْتَمَرَ فَطَافَ فَطَفْنَا مَعَهُ، وَصَلَّى وَصَلَّيْنَا مَعَهُ، وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَكُنَّا نَسْتُرُهُ، مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ لَا يُصِيبُهُ أَحَدٌ بِشَيْءٍ ء۔

۱۵۳۶۔ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم ﷺ نے عمرہ (قضا) کیا تھا تو ہم بھی آپ کے ساتھ تھے، آنحضور ﷺ نے طواف کیا تو ہم نے بھی طواف کیا، آنحضور ﷺ نے نماز پڑھی تو ہم نے بھی نماز پڑھی اور آنحضور ﷺ نے صفا اور مروہ کی سعی بھی کی، ہم آنحضور ﷺ کی اہل مکہ سے حفاظت کرتے رہتے تھے، تاکہ کوئی تکلیف دہ بات نہ پیش آجائے۔

#### باب ۱۱۰۸۔ غزوة ذات القرد

(۱۵۳۷) عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ خَرَجْتُ قَبْلَ أَنْ يُؤْذَنَ بِالْأَوَّلَى وَكَانَتْ لِقَاحُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْعَى بِذِي قَرْدٍ قَالَ فَلَقِينِي غُلَامٌ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ أُحَدِّثُ لِقَاحُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَنْ أَخَذَهَا قَالَ غَطَفَانُ قَالَ فَصَرَخْتُ ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ يَا صَبَاحَاهُ قَالَ فَاسْمَعْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ ثُمَّ انْدَفَعْتُ عَلَى...

#### باب ۱۱۰۸۔ غزوہ ذات القرد

۱۵۳۷۔ حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ فجر کی اذان سے پہلے میں (مدینہ سے باہر، غابہ کی طرف) نکلا، رسول اللہ ﷺ کی اونٹنیاں ذات فرد میں چرا کرتی تھیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھر مجھے عبد الرحمن بن عوفؓ کے غلام ملے اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی اونٹنیاں لوٹ لی گئیں۔ میں نے پوچھا کہ کس نے لوٹا ہے انہیں؟ انہوں نے بتایا کہ قبیلہ غطفان والوں نے۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھر میں تین مرتبہ بڑی زور زور سے چیخا، یا صباحاہ! انہوں نے بیان کیا کہ اپنی آواز میں



وَجْهِي حَتَّى أَدْرَكْتُهُمْ وَقَدْ أَخَذُوا يَسْتَقُونَ مِنَ الْمَاءِ فَجَعَلْتُ أَرْمِيهِمْ بِنَبْلِي وَكُنْتُ رَامِيًا وَأَقُولُ أَنَا ابْنُ الْاَكْوَعِ الْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضْعِ وَأَرْتَجِزُ حَتَّى اسْتَنْقَذْتُ اللَّقَاحَ مِنْهُمْ وَاسْتَلَبْتُ مِنْهُمْ ثَلَاثِينَ بُرْدَةً قَالَ وَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَدْ حَمَيْتُ الْقَوْمَ الْمَاءَ وَهُمْ عَطَاشٌ فَأَبْعَثْ إِلَيْهِمُ السَّاعَةَ فَقَالَ يَا ابْنَ الْاَكْوَعِ مَلَكَتْ فَاسْجِحْ قَالَ ثُمَّ رَجَعْنَا وَيُرْدِفُنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاقَتِهِ حَتَّى دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ.

نے مدینہ کے دونوں کناروں تک پہنچادی اور اس کے بعد ممکنہ سرعت کے ساتھ دوڑتا ہوا آگے بڑھا، اور آخرا نہیں جالیا۔ اس وقت وہ پانی پینے کے لئے اترے تھے، میں نے ان پر تیر برسائے شروع کر دیئے، میں تیر اندازی میں ماہر تھا، اور یہ کہتا جاتا تھا، میں ابن الاکوع ہوں، آج ذلیلوں کی حکومت کا دن ہے، میں یہی رجز پڑھتا رہا اور آخرا وثنیاں ان سے چھڑا لیں، بلکہ ان کی تیس چادریں بھی میرے قبضے میں آ گئیں۔ بیان کیا کہ اس کے بعد حضور اکرم ﷺ بھی صحابہؓ کو ساتھ لے کر آ گئے۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! میں نے ان لوگوں کو پانی نہیں پینے دیا ہے اور ابھی وہ پیاسے ہیں، آپ ﷺ فوراً ان کے تعاقب کے لئے لوگوں کو بھیج دیجئے، آنحضور ﷺ نے فرمایا، اے ابن الاکوع! جب کسی پر قابو پالیا تو پھر نرمی اختیار کیا کرو۔ بیان کیا کہ پھر ہم واپس آ گئے اور حضور اکرم ﷺ مجھے اپنی اونٹنی پر پیچھے بٹھا کر لائے تھے، یہاں تک کہ ہم مدینہ میں داخل ہو گئے۔

#### باب ۱۱۰۹۔ غزوہ خیبر

#### باب ۱۱۰۹۔ غَزْوَةُ خَيْبَرَ

(۱۵۳۸) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَمَرْنَا لَيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لِعَامِرٍ يَا عَامِرُ الْآ تَسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا فَتَزَلَ يَحْدُو بِالْقَوْمِ يَقُولُ اللَّهُمَّ:

۱۵۳۸۔ حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے، رات کے وقت ہمارا سفر جاری تھا کہ ایک صاحب نے عامر رضی اللہ عنہ سے کہا، عامر! اپنے کچھ رجز سناؤ، عامر رضی اللہ عنہ شاعر تھے، اس فرمائش پر وہ حدی خوانی کرنے لگے، کہا ”اے اللہ! اگر آپ نہ ہوتے تو ہمیں سیدھا راستہ نہ ملتا، نہ ہم صدقہ کرتے اور نہ ہم نماز پڑھتے پس ہماری مغفرت کیجئے، جب تک ہم زندہ رہیں ہماری جانیں آپ کے راستے میں فداء رہیں، اور اگر ہماری مدد بھیڑ ہو جائے تو ہمیں ثابت قدم رکھئے! ہم پر سکینت اور طمانیت نازل فرمائیے۔ ہمیں جب (باطل کی طرف) بلایا جاتا ہے تو ہم انکار کر دیتے ہیں، آج چلا چلا کر وہ ہمارے خلاف میدان میں آئے ہیں (حسب عادت حدی کوسن کر اونٹ تیزی سے چلنے لگے) آنحضور ﷺ نے فرمایا، کون حدی خوانی کر رہا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ عامر بن الاکوع، آنحضور ﷺ نے فرمایا، اللہ اس پر اپنی رحمت نازل فرمائے۔ صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ نے تو انہیں شہادت کا مستحق قرار دے دیا کاش ابھی اور ہمیں ان سے فائدہ اٹھانے دیتے۔ پھر ہم خیبر آئے اور قلعہ کا محاصرہ کیا۔ (محاصرہ بہت سخت اور طویل تھا) اس لئے اس کے دوران ہمیں سخت بھوک اور فاقوں سے گزرنا پڑا۔ آخر اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح عنایت

لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا

وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلِّينَا

فَاغْفِرْ فِدَاءً لَكَ مَا أَبْقَيْنَا

وَتَبَّتِ الْأَقْدَامُ إِنْ لَاقَيْنَا

وَأَلْقَيْنُ سَكِينَةً عَلَيْنَا

إِنَّا إِذَا صِيحَ بِنَا أَيْبُنَا

وَبِالصِّيَاحِ عَوَّلُوا عَلَيْنَا

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هَذَا السَّائِقُ قَالُوا عَامِرُ بْنُ الْاَكْوَعِ قَالَ يَرَحِمُهُ اللَّهُ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَجَبَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ لَوْلَا أَمْتَعْتَنَا بِهِ فَاتَيْنَا خَيْبَرَ فَحَاصَرْنَا هُمْ حَتَّى أَصَابَتْنَا مَخْمَصَةٌ شَدِيدَةٌ ثُمَّ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا أَمْسَى النَّاسُ مَسَاءً



الْيَوْمَ الَّذِي فَتَحَتْ عَلَيْهِمْ أَوْ قَدُوا نِيرَانًا كَثِيرَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذِهِ النَّيْرَانُ عَلَى آيٍ شَيْءٍ تَوْقِدُونَ قَالُوا عَلَى لَحْمٍ قَالَ عَلَى آيٍ لَحْمٍ قَالُوا لَحْمٌ حُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْرِيْقُوهَا وَاكْسِرُوهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ نَهْرِيْقُهَا وَنَغْسِلُهَا قَالَ أَوْ ذَاكَ فَلَمَّا تَصَافَتِ الْقَوْمُ كَانَ سَيْفٌ عَامِرٍ قَصِيرًا فَتَنَاولَ بِهِ سَاقَ يَهُودِيٍّ لِيَضْرِبَهُ وَيَرْجِعُ ذُبَابٌ سَيْفِهِ فَاصَابَ عَيْنَ رُكْبَةٍ عَامِرٍ فَمَاتَ مِنْهُ قَالَ فَلَمَّا قَفَلُوا قَالَ سَلَمَةُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اخِذٌ بِيَدِي قَالَ مَا لَكَ قُلْتُ لَهُ فِذَاكَ أَبِي وَأُمِّي زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا حَبَطَ عَمَلُهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ مَنْ قَالَهُ إِنَّ لَهُ لَا جَرِيْنَ وَجَمَعَ بَيْنَ أَصْبَعَيْهِ إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ قَلَّ عَرَبِيٌّ مَشَى بِهِامِثْلَهُ۔

فرمائی جس دن قلعہ فتح ہونا تھا اس کی رات جب ہوئی تو لشکر میں جگہ جگہ آگ جل رہی تھی، حضور اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا، یہ آگ کیسی ہے؟ کس چیز کے لئے اسے جگہ جگہ جلا رکھا ہے؟ صحابہؓ نے عرض کی کہ گوشت پکانے کے لئے، آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کس جانور کا گوشت ہے؟ صحابہؓ نے بتایا کہ پالتو گدھوں کا۔ آنحضور نے فرمایا کہ تمام گوشت پھینک دو اور ہانڈیوں کو توڑ دو۔ ایک صحابیؓ نے عرض کی، یا رسول اللہ! ایسا کیوں نہ کر لیں کہ گوشت تو پھینک دیں اور ہانڈیوں کو دھولیں۔ آنحضور نے فرمایا کہ یوں ہی کر لو۔ پھر (دن میں) جب صحابہؓ نے (جنگ کے لئے) صف بندی کی تو چونکہ عامر رضی اللہ عنہ کی تلوار چھوٹی تھی، اس لئے انہوں نے جب ایک یہودی کی پنڈلی پر (جھک کر) وار کرنا چاہا تو خود انہیں کی تلوار کی دھار سے ان کے گھٹنے کے اوپر کا حصہ زخمی ہو گیا اور آپ کی شہادت اسی میں ہوئی۔ بیان کیا کہ پھر جب لشکر واپس ہو رہا تھا تو سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ، مجھے آنحضور ﷺ نے دیکھا اور میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا، کیا بات ہے؟ میں نے عرض کی، میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، بعض لوگوں کا خیال ہے کہ عامر رضی اللہ عنہ کا سارا عمل اکارت گیا (کیونکہ خود اپنی ہی تلوار سے وفات ہوئی) آنحضور نے فرمایا، جھوٹا ہے وہ شخص جو اس طرح کی باتیں کرتا ہے، انہیں تو دوہرا اجر ملے گا، پھر آپ ﷺ نے اپنی دونوں انگلیوں کو ایک ساتھ ملایا، انہوں نے تکلیف اور مشقت بھی اٹھائی اور اللہ کے راستے میں جہاد بھی کیا، شاید ہی کوئی عربی ہو جس نے ان جیسی مثال قائم کی ہو۔

۱۵۳۹۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ خیبر رات کے وقت پہنچے، آپ ﷺ کا معمول تھا کہ جب کسی قوم پر حملہ کرنے کے لئے رات کے وقت موقع پر پہنچتے تو فوراً ہی حملہ نہیں کرتے تھے، بلکہ صبح ہو جاتی جب کرتے۔ چنانچہ صبح کے وقت یہودی اپنے کلہاڑے اور ٹوکڑے لے کر باہر نکلے۔ لیکن جب انہوں نے آنحضور ﷺ کو دیکھا تو شور کرنے لگے کہ محمد، خدا کی قسم! محمد لشکر لے کر آ گئے، آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ خیبر برباد ہوا۔ ہم جب کسی قوم کے میدان میں اتر جاتے ہیں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح بری ہو جاتی ہے۔

(۱۵۳۹) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى خَيْبَرَ لَيْلًا وَكَانَ إِذَا أَتَى قَوْمًا بَلِيلٍ لَمْ يُغْزِبْهُمْ حَتَّى يُصْبِحَ فَلَمَّا أَصْبَحَ خَرَجَ الْيَهُودُ بِمَسَاحِيهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوا مُحَمَّدٌ وَاللَّهِ مُحَمَّدٌ وَالْحَمِيسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ

۱۵۴۰۔ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ (اپنے لشکر کے ساتھ) مشرکین (یعنی یہود خیبر) کے خلاف صف

(۱۵۴۰) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقَى هُوَ



وَالْمُشْرِكُونَ فَاقْتُلُوا فَلَمَّا مَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَسْكَرِهِ وَمَالَ الْأَخْرُونَ إِلَى عَسْكَرِهِمْ وَفِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ لَا يَدْعُ لَهُمْ شَاذَةً وَلَا فَاذَةً إِلَّا اتَّبَعَهَا يَضْرِبُهَا بِسَيْفِهِ فَقِيلَ مَا أَجْزَأُ مِنَّا الْيَوْمَ أَحَدٌ كَمَا أَجْزَأُ فَلَاذٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا صَاحِبُهُ قَالَ فَخَرَجَ مَعَهُ كُلَّمَا وَقَفَ وَقَفَ مَعَهُ وَإِذَا أَسْرَعَ أَسْرَعَ مَعَهُ قَالَ فَجَرِحَ الرَّجُلُ جُرْحًا شَدِيدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتُ فَوَضَعَ سَيْفَهُ بِالْأَرْضِ وَذُبَابُهُ بَيْنَ تَدْيِيدِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَى سَيْفِهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَخَرَجَ الرَّجُلُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ الرَّجُلُ الَّذِي ذَكَرْتَ إِنَّمَا أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَأَعْظَمَ النَّاسُ ذَلِكَ فَقُلْتُ أَنَا لَكُمْ بِهِ فَخَرَجْتُ فِي طَلَبِهِ ثُمَّ جَرِحَ جُرْحًا شَدِيدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتُ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ فِي الْأَرْضِ وَذُبَابُهُ بَيْنَ تَدْيِيدِهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَمَّا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ فَيَمَّا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔

(۱۵۴۱) عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا غَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ

آرا ہوئے اور جنگ کی، پھر جب آپ اپنے خیمے کی طرف واپس ہوئے اور یہودی بھی اپنے خیموں میں واپس چلے گئے، تو رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی کے متعلق کسی نے ذکر کیا کہ یہودیوں کا کوئی بھی فرد اگر انہیں مل جاتا ہے تو وہ اس کا پیچھا کر کے اسے قتل کئے بغیر نہیں رہتے، کہا گیا کہ آج فلاں شخص ہماری طرف سے جتنی بہادری اور ہمت سے لڑا ہے، شاید اتنی بہادری سے کوئی بھی نہیں لڑا ہوگا۔ لیکن آنحضور ﷺ نے ان کے متعلق فرمایا کہ وہ ہے بہر حال اہل دوزخ میں سے! ایک صحابی نے اس پر کہا کہ پھر میں ان کے ساتھ ساتھ رہوں گا۔ بیان کیا کہ پھر وہ ان کے پیچھے ہوئے، جہاں وہ ٹھہر جاتے یہ بھی ٹھہر جاتے اور جہاں وہ دوڑ کر چلتے یہ بھی دوڑنے لگتے۔ بیان کیا کہ پھر وہ صاحب (جن کے متعلق آنحضور ﷺ نے اہل دوزخ میں سے ہونے کا اعلان کیا تھا) زخمی ہو گئے، انتہائی شدید طور پر، اور چاہا کہ جلدی موت آجائے، اس لئے انہوں نے اپنی تلوار زمین میں گاڑ دی اور اس کی نوک سینے کے مقابل میں کر کے اس پر گر پڑے اور اس طرح خودکشی کے مرتکب ہوئے، اب دوسرے صحابی (جو ان کے پیچھے پیچھے لگے ہوئے تھے) حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور عرض کی، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا، کیا بات ہے؟ ان صحابی نے عرض کی کہ جن کے متعلق ابھی آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ وہ اہل دوزخ میں سے ہیں تو لوگوں پر آپ ﷺ کا یہ ارشاد بڑا شاق گذرا تھا، میں نے ان سے کہا کہ میں تمہارے لئے ان کے پیچھے پیچھے جاتا ہوں۔ چنانچہ میں ان کے ساتھ ساتھ رہا۔ ایک موقع پر جب وہ بہت شدید طور پر زخمی ہو گئے تو اس خواہش میں کہ موت جلدی آجائے، اپنی تلوار انہوں نے زمین میں گاڑ دی اور اس کی نوک کو اپنے سینے کے سامنے کر کے اس پر گر پڑے اور اس طرح انہوں نے خود اپنی جان ضائع کر دی۔ اسی موقع پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ انسان زندگی بھر بظاہر جنت والوں کے سے عمل کرتا ہے، حالانکہ وہ اہل دوزخ میں سے ہوتا ہے (آخر میں اسلامی احکام کے خلاف عمل کرنے کی وجہ سے)، اسی طرح دوسرا شخص بظاہر زندگی بھر اہل دوزخ کے عمل کرتا ہے، حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے (آخر میں توبہ کی وجہ سے)

۱۵۴۱۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے خیبر پر فوج کشی کی تو (راستے میں) لوگ ایک وادے میں پہنچے



أَشْرَفَ النَّاسُ عَلَى وَادٍ فَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالتَّكْبِيرِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ إِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا إِنَّكُمْ تَدْعُونَ سَمِيعًا قَرِيبًا وَهُوَ مَعَكُمْ وَأَنَا خَلَفَ ذَابَّةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَنِي وَأَنَا أَقُولُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَقَالَ لِي يَا عَبْدَ اللَّهِ بَنَ قَيْسٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِلَّا أَذْلُكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ كُنْزٍ مَنْ كُنْزِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فِذَاكَ أَبِي وَأُمِّي قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ -

اور بلند آواز کے ساتھ تکبیر کہنے لگے، اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ (اللہ کی ذات سب سے بلند و برتر ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) آنحضور ﷺ نے اس پر ارشاد فرمایا، اپنی جانوں پر رحم کرو، تم کسی بہرے کو یا ایسے شخص کو نہیں پکار رہے ہو جو تم سے دور ہو، جسے تم پکار رہے ہو وہ سب سے زیادہ سننے والا اور بہت ہی قریب ہے، وہ تمہارے ساتھ ہے۔ میں حضور اکرم ﷺ کی سواری کے پیچھے تھا، میں نے جب 'لا حول ولا قوۃ الا باللہ' (طاقت و قوت اللہ کے سوا اور کسی کو حاصل نہیں) کہا تو آنحضور ﷺ نے سن لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا، عبد اللہ بن قیس! میں نے کہا لبیک یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایک ایسا کلمہ نہ بتا دوں جو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے؟ میں نے عرض کی۔ ضرور بتائیے، یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ یہی کلمہ ہے، لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

(۱۵۴۲) عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ رَأَيْتُ أَثَرَ ضَرْبَةٍ فِي سَاقِ سَلَمَةَ فَقُلْتُ يَا أَبَا مُسْلِمٍ مَا هَذِهِ الضَّرْبَةُ فَقَالَ هَذِهِ ضَرْبَةُ أَصَابَتْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ أُصِيبَ سَلَمَةُ فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنفَثْتُ فِيهِ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ -

۱۵۴۲۔ حضرت یزید بن ابی عبیدؓ نے کہا کہ میں نے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ کی پنڈلی میں ایک زخم کا نشان دیکھ کر ان سے پوچھا، اے ابو مسلم! یہ زخم کب آپ کو لگا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ غزوہ خیبر میں مجھے یہ زخم لگا تھا۔ لوگ کہنے لگے کہ سلمہ زخمی ہو گیا۔ چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ نے تین مرتبہ اس پر دم فرمایا۔ اس کی برکت سے آج تک مجھے پھر کبھی اس زخم سے کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔

(۱۵۴۳) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِينَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يُسْنِي عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيمَتِهِ وَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خُبْزٍ وَلَا لَحْمٍ وَمَا كَانَ فِيهَا إِلَّا أَنْ أَمَرَ بِالْأَبَالِ أَنْطَاعٍ فَبُسِطَتْ فَأُلْقِيَ عَلَيْهَا التَّمَرُ وَالْأَقِطُ وَالسَّمْنُ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُهُ، قَالُوا إِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَإِنْ لَمْ يَحْجُبَهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ، فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطَأَهَا خَلْفَهُ وَمَدَّ الْحِجَابَ -

۱۵۴۳۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے مدینہ اور خیبر کے درمیان (مقام سد الصہباء میں) تین دن تک قیام فرمایا اور وہیں صفیہ رضی اللہ عنہا سے خلوت کی تھی۔ پھر میں نے آنحضور ﷺ کی طرف سے مسلمانوں کو ولیمہ کی دعوت دی آپ ﷺ کے ولیمہ میں نہ روٹی تھی، نہ گوشت تھا۔ صرف اتنا ہوا کہ آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو دسترخوان بچھانے کا حکم دیا اور وہ بچھا دیا گیا، پھر اس پر کھجور، پیاز اور گھی (کا نالیہ) رکھ دیا۔ مسلمانوں نے کہا کہ صفیہ رضی اللہ عنہا، امہات المؤمنین میں سے ہیں یا باندی ہیں؟ کچھ لوگوں نے کہا کہ اگر آنحضور ﷺ نے انہیں پردے میں رکھا تو ام المؤمنین ہیں اور اگر نہیں رکھا تو پھر یہ اس کی علامت ہوگی کہ وہ باندی ہیں۔ آخر جب کوچ کا وقت ہوا تو آنحضور ﷺ نے ان کے لئے اپنی سواری پر پیچھے بیٹھنے کی جگہ بنائی، اور ان کے لئے پردہ کیا۔



(۱۵۴۴) عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ أَكْلِ الْحُمْرِ الْإِنْسِيَّةِ۔

۱۵۴۴۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ خیبر کے موقعہ پر عورتوں سے متعہ کی ممانعت کی تھی اور پالتو گدھوں کے کھانے کی بھی۔

(۱۵۴۵) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّاحِلِ سَهْمًا۔

۱۵۴۵۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے غزوہ خیبر میں (مال غنیمت سے) سواروں کو دو حصے دیئے تھے اور پیدل فوجیوں کو ایک حصہ۔

(۱۵۴۶) عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَلَّغْنَا مَخْرَجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ فَخَرَجْنَا مُهَاجِرِينَ إِلَيْهِ أَنَا وَآخَوَاتِي لِي أَنَا أَصْغَرُهُمْ أَحَدُهُمَا أَبُو بَرْدَةَ وَالْآخَرُ أَبُو رُفَيْدٍ إِمَامًا قَالَ بَضْعٌ وَإِمَامًا قَالَ فِي ثَلَاثَةِ وَخَمْسِينَ أَوْ اثْنَيْنِ وَخَمْسِينَ رَجُلًا مِّنْ قَوْمِي فَرَكِبْنَا سَفِينَةً فَالْقَتْنَا سَفِينَتَنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَأَقَمْنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا جَمِيعًا فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ وَكَانَ أَنَا مِّنَ النَّاسِ يَقُولُونَ لَنَا يَعْنِي لِأَهْلِ السَّفِينَةِ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهَجْرَةِ وَدَخَلْتُ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ وَهِيَ مِمَّنْ قَدِمَ مَعَنَا عَلَى حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَةً وَقَدْ كَانَتْ هَاجَرَتْ إِلَى النَّجَاشِيِّ فِيمَنْ هَاجَرَ فَدَخَلَ عُمَرُ عَلَى حَفْصَةَ وَأَسْمَاءُ عِنْدَهَا فَقَالَ عُمَرُ حِينَ رَأَى أَسْمَاءَ مَنِ هَذِهِ قَالَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ قَالَ عُمَرُ الْحَبَشِيَّةُ هَذِهِ الْبَحْرِيَّةُ هَذِهِ قَالَتْ أَسْمَاءُ نَعَمْ قَالَ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهَجْرَةِ فَنَحْنُ أَحَقُّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكُمْ فَغَضِبَتْ وَقَالَتْ كَلَّا وَاللَّهِ كُنْتُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطْعِمُ جَائِعَكُمْ وَيَعْظُمُ جَاهِلَكُمْ وَكُنَّا فِي دَارِ أَوْفَى أَرْضِ الْبُعْدَاءِ الْبَغْضَاءِ بِالْحَبَشَةِ وَذَلِكَ فِي اللَّهِ وَفِي رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَيُّمُ اللَّهِ لَا أَطْعَمُ طَعَامًا وَلَا أَشْرَبُ شَرَابًا حَتَّى أَذْكَرَ مَا قُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

۱۵۴۶۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہمیں نبی کریم ﷺ کی ہجرت کے متعلق اطلاع ملی تو ہم یمن میں تھے۔ اس لئے ہم بھی آنحضور ﷺ کی خدمت میں، ہجرت کی نیت سے نکل پڑے، میں اور میرے دو بھائی میں دونوں سے چھوٹا تھا، میرے ایک بھائی کا نام ابو بردہ (رضی اللہ عنہ) تھا اور دوسرے کا ابو رہم (رضی اللہ عنہ)۔ انہوں نے کہا کہ کچھ اوپر پچاس یا انہوں نے یوں بیان کیا کہ تریپن یا باون میری قوم کے افراد ساتھ تھے۔ ہم کشتی پر سوار ہوئے (مدینہ آنے کے لئے) لیکن ہماری کشتی نے ہمیں نجاشی کے ملک حبشہ میں لا ڈالا۔ وہاں ہماری ملاقات جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے ہو گئی (جو پہلے ہی مکہ ہجرت کر کے وہاں موجود تھے) ہم نے وہاں انہیں کے ساتھ قیام کیا۔ پھر ہم سب مدینہ ساتھ روانہ ہوئے۔ یہاں ہم حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں اس وقت پہنچے جب آپ خیبر فتح کر چکے تھے۔ کچھ لوگ ہم سے یعنی کشتی والوں سے کہنے لگے کہ ہم نے تم سے پہلے ہجرت کی ہے۔ اور اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا جو ہمارے ساتھ ہی مدینہ آئی تھیں، ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں، ان سے ملاقات کے لئے۔ وہ بھی نجاشی کے ملک میں ہجرت کر نیوالوں کے ساتھ ہجرت کر کے چلی گئی تھیں۔ عمر رضی اللہ عنہ بھی حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر پہنچے، اس وقت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا وہیں تھیں۔ جب عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھا تو دریافت فرمایا کہ یہ کون ہیں؟ ام المؤمنین نے بتایا کہ اسماء بنت عمیس! عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا، اچھا، وہی جو حبشہ سے بحری سفر کر کے آئی ہیں۔ اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا کہ جی ہاں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ ہم تم لوگوں سے ہجرت میں آگے ہیں، اس لئے رسول اللہ ﷺ سے ہم تمہارے مقابلہ میں زیادہ قریب ہیں۔ اسماء رضی اللہ عنہا اس پر بہت غصہ ہو گئیں اور کہا ہرگز نہیں خدا کی قسم! تم لوگ رسول اللہ ﷺ کے



اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ كُنَّا نُؤْذِي وَنُخَافُ  
وَسَادَّ كُرْدُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ  
أَسْأَلُهُ، وَاللَّهُ لَا أَكْذِبُ وَلَا أَرْيَغُ وَلَا أَزِيدُ عَلَيْهِ فَلَمَّا  
جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ  
إِنَّ عُمَرَ قَالَ كَذًا وَكَذَا قَالَ فَمَا قُلْتَ لَهُ، قَالَتْ  
قُلْتُ لَهُ، كَذًا وَكَذَا قَالَ لَيْسَ بِأَحَقَّ بِي مِنْكُمْ وَلَهُ،  
وَلَا صُحَابِهِ هِجْرَةٌ وَاحِدَةٌ وَلَكُمْ أَنْتُمْ أَهْلُ السَّفِينَةِ  
هِجْرَتَانِ -

ساتھ رہے ہو، تم میں جو بھوکے ہوتے تھے اسے آنحضور ﷺ کھانا  
کھلاتے تھے، اور جو ناواقف ہوتے، اسے آنحضور ﷺ نصیحت و موعظت  
کیا کرتے تھے، لیکن ہم بہت دور حبشہ میں غیروں اور دشمنوں کے ملک  
میں رہتے تھے، یہ سب کچھ ہم نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے راستے  
ہی میں تو کیا۔ اور خدا کی قسم، میں اس وقت تک نہ کھانا کھاؤں گی، نہ پانی  
پیوں گی جب تک تمہاری بات رسول اللہ ﷺ سے نہ کہہ لوں۔ ہمیں اذیت  
دی جاتی تھی، دھمکایا ڈرایا جاتا تھا، میں آنحضور ﷺ سے اس کا ذکر کروں  
گی اور آپ ﷺ سے اس کے متعلق پوچھوں گی، خدا گواہ ہے کہ نہ میں  
جھوٹ بولوں گی، نہ کج روی اختیار کروں گی اور نہ کسی (خلاف واقعہ بات  
کا) اضافہ کروں گی چنانچہ جب حضور اکرم ﷺ تشریف لائے تو انہوں نے  
عرض کی، یا نبی اللہ! عمر اس طرح کی باتیں کرتے ہیں۔ آنحضور ﷺ نے  
دریافت فرمایا کہ پھر تم نے انہیں کیا جواب دیا؟ انہوں نے عرض کی کہ میں  
نے انہیں یہ جواب دیا تھا۔ آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا کہ وہ تم سے زیادہ  
مجھ سے قریب نہیں ہیں، انہیں اور ان کے ساتھیوں کو صرف ایک ہجرت  
حاصل ہوئی اور تم کشتی والوں نے دو ہجرتوں کا شرف حاصل کیا۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا، جب  
میرے اشعری احباب رات میں آتے ہیں تو میں ان کی قرآن کی تلاوت  
کی آواز پہچان جاتا ہوں۔ اگرچہ دن میں، میں نے ان کی اقامت  
گاہوں کو نہ دیکھا ہو۔ لیکن جب رات میں وہ قرآن پڑھتے ہیں تو ان کی  
آواز سے میں ان کی اقامت گاہوں کو پہچان لیتا ہوں، میرے انہیں  
اشعری احباب میں ایک مرد دانا بھی ہے کہ جب کہیں اس کی سواروں  
سے ٹڈ بھڑ ہو جاتی ہے، یا آپ نے فرمایا کہ دشمن سے، تو ان سے کہتا ہے  
کہ میرے دوستوں نے کہا ہے کہ تم تھوڑی دیر کے لئے ان کا انتظار کر لو۔

### باب ۱۱۱۰۔ عمرہ قضاء

۱۵۴۷۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب نبی کریم  
ﷺ نے ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو آپ ﷺ محرم  
تھے، اور جب آپ سے خلوت کی تو احرام کھول چکے تھے۔ میمونہ رضی  
اللہ عنہا کا انتقال بھی اسی مقام سرف میں ہوا (جہاں آنحضور ﷺ نے  
سب سے پہلے ان کے ساتھ خلوت کی تھی۔)

عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي  
لَأَعْرِفُ أَصْوَاتَ رُفَقَةِ الْأَشْعَرِيِّينَ بِالْقُرْآنِ حِينَ  
يَدْخُلُونَ بِاللَّيْلِ وَاعْرِفُ مَنَازِلَهُمْ مِنْ أَصْوَاتِهِمْ  
بِالْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ وَإِنْ كُنْتُ لَمْ أَرْمَازِلَهُمْ حِينَ نَزَلُوا  
بِالنَّهَارِ وَمِنْهُمْ حَكِيمٌ إِذَا لَقِيَ الْخَيْلَ أَوْ قَالَ الْعَدُوَّ قَالَ  
لَهُمْ إِنَّ أَصْحَابِي يَأْمُرُونَكُمْ أَنْ تَنْظُرُوا هُمْ -

### باب ۱۱۱۰۔ عُمَرَةُ الْقَضَاءِ

(۱۵۴۷) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحَرَّمٌ وَبَنَى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ  
وَمَاتَتْ بِسَرِفٍ -



## باب ۱۱۱۱۔ غزوة مؤتة من أرض الشام

(۱۵۴۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ مُوتَةَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ قِتْلَ زَيْدٍ فَجَعْفَرٌ وَإِنْ قُتِلَ جَعْفَرٌ فَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ كُنْتُ فِيهِمْ فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ فَالْتَمَسْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَوَجَدْنَاهُ فِي الْقَتْلَى وَوَجَدْنَا مَا فِي جَسَدِهِ بَضْعًا وَتِسْعِينَ مِنْ طَعْنَةٍ وَرَمِيَةٍ۔

## باب ۱۱۱۲۔ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ إِلَى الْحُرَقَاتِ مِنْ جُھينة

(۱۵۴۹) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْحُرَقَةِ فَصَبَحْنَا الْقَوْمَ فَهَزَمْنَاهُمْ وَلَحِقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجُلًا مِنْهُمْ فَلَمَّا غَشِينَاهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَكَفَّ الْأَنْصَارُ فَطَعْنَتْهُ بِرُمَحِي حَتَّى قَتَلْتُهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا بَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أُسَامَةُ أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قُلْتُ كَأَنَّمُتَعَوِّذًا فَمَا زَالَ يُكْرِرُهَا حَتَّى تَمَنَيْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَسْلَمْتُ قَبْلَ ذَلِكَ الْيَوْمِ۔

## باب ۱۱۱۱۔ غزوة مؤتة، سرزمین شام میں

۱۵۴۸۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوة مؤتہ کے لشکر کا امیر زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو بنایا تھا، آنحضور ﷺ نے یہ بھی فرمادیا تھا کہ اگر زید شہید ہو جائیں تو جعفر امیر ہوں گے اور اگر جعفر بھی شہید ہو جائیں تو عبداللہ بن رواحہ امیر ہوں گے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس غزوة میں، میں بھی شریک تھا۔ بعد میں جب ہم نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو تلاش کیا تو ان کی لاش ہمیں مقتولین میں ملی اور ان کے جسم پر تقریباً نوے زخم نیزوں اور تیروں کے تھے۔

## باب ۱۱۱۲۔ نبی کریم ﷺ کا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ

کو قبیلہ جہینہ کی شاخ حرقات کے خلاف مہم پر بھیجنا

۱۵۴۹۔ حضرت اسامہ بن زید نے بیان کیا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ حرقة کی طرف بھیجا۔ ہم نے صبح کے وقت ان پر حملہ کیا اور انہیں شکست دے دی۔ پھر میں نے اور ایک اور انصاری صحابی نے اس قبیلہ کے ایک شخص کو دیکھا، جب ہم نے اس پر قابو پایا تو اس نے کہا، لا الہ الا اللہ۔ انصاری تو فوراً ہی رک گئے، لیکن میں نے اسے اپنے نیزے سے قتل کر دیا۔ جب ہم واپس ہوئے تو حضور اکرم ﷺ کو اس کی بھی اطلاع ہوئی، آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا، اسامہ! کیا اس کے لا الہ الا اللہ کہنے کے باوجود تم نے اسے قتل کر دیا تھا؟ میں نے عرض کی کہ وہ قتل سے بچنا چاہتا تھا (ورنہ دل کے ایمان سے اس وقت بھی خالی تھا) آنحضور ﷺ نے میرے سامنے یہ سوال اتنی مرتبہ دہرایا (کہ کیا تم نے اس کے لا الہ الا اللہ کہنے کے باوجود اسے قتل کر دیا تھا) کہ میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ کاش میں آج سے اسلام نہ لاتا۔

فائدہ:- اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ واقعی اس سے پہلے کی زندگی میں کفر کو پسند کرتے تھے، بلکہ صرف واقعہ پر انتہائی حسرت و افسوس کا اظہار مقصود تھا۔ یعنی غلطی اتنی عظیم تھی کہ ان کے دل میں تمنا پیدا ہوئی کہ کاش میں آج سے پہلے مسلمان نہ ہوتا اور مجھ سے یہ غلطی سرزد نہ ہوتی۔ اور آج جب اسلام لاتا تو میرے سارے پچھلے گناہ دھل چکے ہوتے کیونکہ اسلام کفر کی زندگی کے تمام گناہوں کو دھلا دیتا ہے۔ بہر حال اس جملہ سے صرف اظہار حسرت و افسوس مقصود تھا، اور اس طرح کے جملے ایسے مواقع پر استعمال کرنے کا عام دستور ہے۔

## (۱۵۵۰) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ)

يَقُولُ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَخَرَجْتُ فِيمَا يَبْعَثُ مِنَ الْبُعُوثِ تِسْعَ

۱۵۵۰۔ حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ میں نبی کریم ﷺ کے سات غزوةوں میں شریک رہا ہوں اور نو ایسی مہموں میں شریک ہوا ہوں جو آپ نے روانہ کی تھیں۔ کبھی ہم پر ابو بکر رضی اللہ عنہ



غَزَوَاتٍ مَرَّةً عَلَيْنَا أَبُو بَكْرٍ وَمَرَّةً عَلَيْنَا أُسَامَةُ -

امیر ہوئے اور کسی مہم کے امیر اسامہ رضی اللہ عنہ ہوئے۔

### باب ۱۱۱۳۔ غَزْوَةُ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ

(۱۵۵۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي رَمَضَانَ مِنَ الْمَدِينَةِ وَمَعَهُ عَشْرَةُ آلَافٍ وَذَلِكَ عَلَى رَأْسِ ثَمَانِ سَنِينَ وَنِصْفٍ مِّنْ مَّقْدَمِهِ الْمَدِينَةَ فَسَارَ هُوَ وَمَنْ مَّعَهُ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى مَكَّةَ يَصُومُونَ وَيَصُومُونَ حَتَّى بَلَغَ الْكَدِيدَ وَهُوَ مَاءٌ بَيْنَ عُسْفَانَ وَقُدَيْدٍ أَفْطَرُوا وَأَفْطَرُوا -

باب ۱۱۱۳۔ غزوہ فتح مکہ رمضان میں ہوا تھا ۱۵۵۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ (فتح مکہ کے لئے) مدینہ سے روانہ ہوئے، آپ ﷺ کے ساتھ دس ہزار کا لشکر تھا۔ یہ واقعہ ۸ ہجری کے نصف سال گزر جانے کے بعد کا ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ اور آپ کے ساتھ جو مسلمان تھے، مکہ کے لئے روانہ ہوئے۔ آنحضور ﷺ بھی روزے سے تھے اور تمام مسلمان بھی! لیکن جب آپ مقام کدید پر پہنچے، جو قدید اور عسفان کے درمیان ایک چشمہ ہے تو آپ نے روزہ توڑ دیا اور آپ ﷺ کے ساتھ مسلمانوں نے بھی روزہ توڑ دیا۔

(۱۵۵۲) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ إِلَى حُنَيْنٍ وَالنَّاسُ مُخْتَلِفُونَ فَصَائِمٌ وَمُفْطِرٌ فَلَمَّا اسْتَوَى عَلَى رَاحِلَتِهِ دَعَا بَنَاءً مِّنْ لَّبَنِ أَوْ مَاءٍ فَوَضَعَهُ عَلَى رَاحَتِهِ أَوْ عَلَى رَاحِلَتِهِ ثُمَّ نَظَرَ إِلَى النَّاسِ فَقَالَ الْمُفْطِرُونَ لِلصُّوَامِ أَفْطَرُوا -

۱۵۵۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ رمضان میں حنین کی طرف تشریف لے گئے۔ مسلمانوں میں اختلاف تھا (کہ آنحضور ﷺ روزے سے ہیں یا نہیں) اس لئے بعض حضرات تو روزے سے تھے اور بعض نے روزہ نہیں رکھا تھا۔ لیکن جب آنحضور ﷺ اپنی سواری پر پوری طرح بیٹھ گئے تو آپ ﷺ نے برتن میں دودھ یا پانی طلب فرمایا (راوی کو شک تھا) چنانچہ برتن آپ ﷺ کے ہاتھ میں دے دیا گیا یا (راوی نے یہ بیان کیا کہ) آپ ﷺ کے کجاوے پر رکھ دیا گیا پھر آپ ﷺ نے لوگوں کو دیکھا اور جن لوگوں نے پہلے سے روزہ نہیں رکھا تھا، انہوں نے روزہ داروں سے کہا کہ اب روزہ توڑ لو۔

### باب ۱۱۱۴۔ أَيْنَ رَكَزَ النَّبِيُّ ﷺ الرَّايَةَ يَوْمَ الْفَتْحِ

(۱۵۵۳) عَنْ عُرْوَةَ بْنِ زُبَيْرٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا) قَالَ لَمَّا سَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَلَبَّغَ ذَلِكَ قُرَيْشًا خَرَجَ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ وَحَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ وَبُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ يَلْتَمِسُونَ الْخَبَرَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلُوا يَسِيرُونَ حَتَّى أَتَوْا مَرَّ الظُّهْرَانَ فَإِذَا هُمْ بِبَنِي رَانَ كَأَنَّهَُا نِيرَانٌ عَرَفَهُ فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ مَا هَذِهِ لَكَا نَهَا نِيرَانٌ عَرَفَهُ فَقَالَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ نِيرَانُ بَنِي عَمْرِو فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ عَمَرُو أَقْلٌ مِّنْ ذَلِكَ فَزَاهُمْ نَاسٌ مِّنْ حَرَسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۱۱۱۴۔ فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے علم کہاں نصب کیا تھا حضرت عروہ بن زبیر نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے لئے روانہ ہوئے تو قریش کو اس کی اطلاع مل گئی تھی۔ چنانچہ سفیان بن حرب، حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقاء بنی کریم ﷺ کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے مکہ سے نکلے۔ یہ لوگ چلتے چلتے مقام مر الظہران پر جب پہنچے تو انہیں جگہ جگہ آگ جلتی ہوئی دکھائی دی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مقام عرفہ کی آگ ہے۔ ابوسفیان نے کہا، یہ آگ کیسی ہے؟ یہ تو عرفہ کی آگ کی طرح دکھائی دیتی ہے۔ اس پر بدیل بن ورقاء نے کہا کہ یہ بنی عمرو (یعنی قبائ کا قبیلہ) کی آگ ہے۔ ابوسفیان نے کہا کہ بنی عمرو کی تعداد اس سے بہت کم ہے۔ اتنے میں آنحضور ﷺ کے محافظ دستے نے انہیں دیکھ لیا، اور پکڑ کر آنحضور ﷺ کی خدمت میں لائے۔ پھر ابوسفیان



فَادْرَكُوهُمْ فَاخْذُوهُمْ فَاتُوا بِهِمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْلَمَ أَبُو سُفْيَانَ فَلَمَّا سَارَ قَالَ  
 لِلْعَبَّاسِ إْحْبِسْ أَبَا سُفْيَانَ عِنْدَ حَظِيمِ الْخَيْلِ حَتَّى  
 يَنْظُرَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ فَحَبَسَهُ الْعَبَّاسُ فَجَعَلَتْ  
 الْقَبَائِلُ تَمُرُّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمُرُّ  
 كَتِيبَةٌ كَتِيبَةٌ عَلَى أَبِي سُفْيَانَ فَمَرَّتْ كَتِيبَةٌ قَالَ  
 يَا عَبَّاسُ مَنْ هَذِهِ قَالَ هَذِهِ غِفَارٌ قَالَ مَالِي وَلِغِفَارٍ ثُمَّ  
 مَرَّتْ جُحَيْنَةٌ قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ مَرَّتْ سَعْدُ بْنُ هُدَيْمٍ  
 فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ وَمَرَّتْ سُلَيْمٌ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى  
 أَقْبَلَتْ كَتِيبَةٌ لَمْ يُرْمِثْهَا قَالَ مَنْ هَذِهِ قَالَ هَؤُلَاءِ  
 الْأَنْصَارُ عَلَيْهِمْ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مَعَهُ الرَّايَةُ فَقَالَ سَعْدُ  
 بْنُ عُبَادَةَ يَا أَبَا سُفْيَانَ الْيَوْمُ يَوْمُ الْمَلْحَمَةِ الْيَوْمُ  
 تُسْتَحَلُّ الْكَعْبَةُ فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ يَا عَبَّاسُ حَبِّدَا يَوْمُ  
 الدِّمَارِ ثُمَّ جَاءَتْ كَتِيبَةٌ وَهِيَ أَقْلُ الْكَتَائِبِ فِيهِمْ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ وَرَايَةُ  
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فَلَمَّا  
 مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَبِي سُفْيَانَ  
 قَالَ أَلَمْ تَعْلَمْ مَا قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ مَا قَالَ قَالَ  
 كَذًا وَكَذًا فَقَالَ كَذَبَ سَعْدُ وَلَكِنْ هَذَا يَوْمٌ يُعْظَمُ  
 اللَّهُ فِيهِ الْكَعْبَةُ وَيَوْمٌ تُكْسَى فِيهِ الْكَعْبَةُ قَالَ وَأَمَرَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُرَكِّزَ رَايَتُهُ  
 بِالْحَجُّونَ قَالَ عُرْوَةُ وَأَخْبَرَنِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ  
 مُطْعِمٌ قَالَ سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ يَقُولُ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ يَا  
 أَبَا عَبْدِ اللَّهِ هَهُنَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ أَنْ تُرَكِّزَ الرَّايَةَ قَالَ وَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ أَنْ يَدْخُلَ مِنْ  
 أَعْلَى مَكَّةَ مِنْ كَدَاءٍ وَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ مِنْ كُدَيْ فَقُتِلَ مِنْ خَيْلِ خَالِدٍ يَوْمَئِذٍ رَجُلَانِ  
 حَبِيشُ بْنُ الْأَشْعَرِ وَكُرْزُ بْنُ جَابِرٍ الْفَهْرِيُّ.

نے اسلام قبول کر لیا۔ اس کے بعد جب آنحضور ﷺ آگے (کی طرف) بڑھے تو عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابوسفیان کو ایسی گزرگاہ پر روکے رکھو جہاں گھوڑوں کا جاتے وقت سے ازدحام ہوتا کہ وہ مسلمانوں (کی طاقت و قوت) کو دیکھ لیں۔ چنانچہ عباس رضی اللہ عنہ، انہیں ایسے ہی مقام پر روک کر کھڑے ہو گئے اور حضور اکرم ﷺ کے ساتھ قبائل کے دستے ایک ایک کر کے ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے سامنے سے گزرنے لگے، ایک دستہ گذرا تو انہوں نے پوچھا عباس! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ قبیلہ غفار ہے۔ ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے غفار سے کیا سروکار۔ پھر قبیلہ جہینہ گذرا تو ان کے متعلق بھی انہوں نے یہی کہا، پھر قبیلہ سعد بن ہدیم پر گذر ہوا تو بھی یہی کہا، قبیلہ سلیم گذرا تو ان کے متعلق بھی یہی کہا۔ آخر ایک دستہ سامنے آیا اس جیسا فوجی دستہ نہیں دیکھا گیا ہوگا۔ ابوسفیان نے پوچھا، یہ کون لوگ ہیں؟ عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ انصار کا دستہ ہے۔ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ اس کے امیر ہیں اور انہیں کے ہاتھ میں (انصار کا) علم ہے۔ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ابوسفیان! آج کا دن گھمسان کی جنگ کا دن ہے۔ آج کعبہ (یعنی حرم) حلال کر دیا گیا ہے۔ ابوسفیان اس پر بولے، اے عباس! (قریش کی اس) ہلاکت و بربادی کے دن تمہاری مدد کی ضرورت ہے! پھر ایک اور دستہ آیا، یہ سب سے چھوٹا دستہ تھا، اس میں رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ تھے۔ آنحضور ﷺ کا علم زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ اٹھائے ہوئے تھے۔ جب آنحضور ﷺ ابوسفیان کے قریب سے گزرے تو انہوں نے کہا، آپ کو معلوم نہیں، سعد بن عبادہ کیا کہہ گئے ہیں، آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ انہوں نے کیا کہا ہے؟ تو ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ یہ کہہ گئے ہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ سعد نے غلط کہا۔ بلکہ آج کا دن وہ دن ہے جس میں اللہ کعبہ کی عظمت اور زیادہ کرے گا، آج کعبہ کو غلاف پہنایا جائے گا۔ عروہ نے بیان کیا کہ پھر آنحضور ﷺ نے حکم دیا کہ آپ کا علم مقام جہون میں گاڑ دیا جائے۔ عروہ نے بیان کیا اور مجھے نافع بن جبیر بن مطعم نے خبر دی۔ کہا کہ میں نے عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے کہا (فتح مکہ کے بعد) کہ آنحضور ﷺ نے آپ کو یہیں علم نصب کرنے کا حکم دیا تھا۔ بیان کیا کہ اس دن آنحضور ﷺ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا کہ مکہ کے بالائی



علاقہ کداء کی طرف سے داخل ہوئے اور خود حضور اکرم ﷺ (نیشی علاقہ) کداء کی طرف سے داخل ہوئے۔ اس دن خالد رضی اللہ عنہ کے دستہ کے دو صحابی، حمیش بن اشعر اور کرز بن جابر فہری شہید ہوئے تھے۔

۱۵۵۴۔ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے موقعہ پر اپنے اونٹ پر سوار ہیں اور خوش الحانی کے ساتھ سورہ فتح کی تلاوت فرما رہے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ اگر اس کا خطرہ نہ ہوتا کہ لوگ مجھے گھیر لیں گے تو میں حضور اکرم ﷺ کی طرح تلاوت کر کے دکھاتا۔

۱۵۵۵۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے دن جب نبی کریم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو بیت اللہ کے چاروں طرف تین سو ساٹھ بت تھے، آنحضور ﷺ ایک چھڑی سے، جو دست مبارک میں تھی، مارتے جاتے اور اس آیت کی تلاوت کرتے جاتے کہ ”حق قائم ہو گیا اور باطل نہ اب ظاہر ہوگا اور نہ لوٹے گا۔“

۱۵۵۶۔ حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے سوال کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ (جاہلیت میں ہمارا قیام ایک چشمے پر تھا) جو عام گزرگاہ تھی۔ سوار ہمارے قریب سے گذرتے تو ہم ان سے پوچھتے، لوگوں کا کیا رجحان ہے اس شخص کا معاملہ کیا ہے (اشارہ نبی کریم ﷺ کی طرف تھا) یہ لوگ بتاتے کہ وہ کہتے ہیں کہ اللہ نے انہیں اپنا رسول بنا کر بھیجا ہے اور اللہ ان پر وحی نازل کرتا ہے یا اللہ نے ان پر وحی نازل کی ہے (قرآن کی کوئی آیت سناتے۔) میں وہ کلام یاد کر لیتا تھا اس کی باتیں میرے دل کو لگتی تھیں۔ ادھر سارا عرب فتح مکہ پر اپنے اسلام کو موقوف کئے ہوئے تھا، کہ اس نبی کو اور اس کی قوم (قریش) کو نمٹنے دو، اگر وہ ان پر غالب آگئے تو پھر واقعی وہ سچے نبی ہیں۔ چنانچہ فتح مکہ جب حاصل ہو گئی تو ہر قوم نے اسلام لانے میں پہل کی اور میرے والد نے بھی میری قوم کے اسلام میں جلدی کی۔ پھر جب وہ (مدینہ سے) واپس آئے تو کہا کہ میں، خدا گواہ ہے، ایک سچے نبی کے پاس سے آ رہا ہوں، انہوں نے ارشاد فرمایا ہے کہ فلاں نماز اس طرح فلاں وقت پڑھا کرو اور فلاں نماز اس طرح فلاں وقت پڑھا کرو اور جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی ایک شخص اذان دے اور

(۱۵۵۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى نَاقَتِهِ وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ يُرْجِعُ وَقَالَ لَوْلَا أَنْ يَجْتَمِعَ النَّاسُ حَوْلِي لَرَجَعْتُ كَمَا رَجَعُ۔

(۱۵۵۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَحَوْلَ الْبَيْتِ سِتُونَ وَثَلَاثُمِائَةَ نَصَبٍ فَجَعَلَ يَطْعُنُهَا بِعُودٍ فِي يَدِهِ وَيَقُولُ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ۔

(۱۵۵۶) عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ كُنَّا بِمَاءٍ مَمَرٍ النَّاسِ وَكَانَ يَمُرُّ بِنَا الرُّكَبَانُ فَنَسْأَلُهُمْ مَا لِلنَّاسِ مَا لِلنَّاسِ مَا هَذَا الرَّجُلُ فَيَقُولُونَ يَزْعُمُ أَنَّ اللَّهَ أُرْسَلَهُ، أَوْ حَى إِلَيْهِ أَوْ أَوْ حَى اللَّهُ بِكَذَا فَكُنْتُ أَحْفَظُ ذَلِكَ الْكَلَامَ وَكَانَ مَا يُغْرَى فِي صَدْرِي وَكَانَتِ الْعَرَبُ تَلُومُ بِإِسْلَامِهِمُ الْفَتْحَ فَيَقُولُونَ أَتُرْكُوهُ وَقَوْمَهُ، فَإِنَّهُ، إِنْ ظَهَرَ عَلَيْهِمْ فَهُوَ نَبِيٌّ صَادِقٌ فَلَمَّا كَانَ وَقْعَةُ أَهْلِ الْفَتْحِ بَادَرَ كُلُّ قَوْمٍ بِإِسْلَامِهِمْ وَبَدَرَ أَبِي قَوْمِي بِإِسْلَامِهِمْ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ جِئْتُكُمْ وَاللَّهِ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا فَقَالَ صَلُّوا صَلَاةَ كَذَا فِي حِينٍ كَذَا وَصَلُّوا كَذَا فِي حِينٍ كَذَا فَإِذَا أَحْضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ أَحَدُكُمْ وَلْيُؤَمِّكُمْ أَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا فَتَنْظُرُوا فَلَمْ يَكُنْ أَحَدًا أَكْثَرَ قُرْآنًا مِنِّي لِمَا كُنْتُ أَتَلَقَّى مِنَ الرُّكَبَانِ فَقَدْ مُوْنِي بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَأَنَا ابْنُ سِتٍّ أَوْ سَبْعِ سِنِينَ وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ كُنْتُ إِذَا سَجَدْتُ تَقَلَّصْتُ عَنِّي



فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِّنَ الْحَيِّ اِلَّا تَغُطُّوْا عَنَّا اِسْتَقَارِئُكُمْ  
فَاشْتَرَوْا فَفَقَطَعُوْا اِلَيْ قَمِيْصًا فَمَا فَرِحَتْ بِشَيْءٍ  
فَرَجِحِيْ بِذَلِكَ الْقَمِيْصِ۔

امامت وہ کرے جسے قرآن سب سے زیادہ محفوظ ہو۔ لوگوں نے جائزہ لیا  
(کہ کسے قرآن سب سے زیادہ محفوظ ہے؟) تو کوئی شخص (ان کے قبیلے  
میں) مجھ سے زیادہ قرآن کا حافظ نہیں ملا۔ کیونکہ میں آنے جانے والے  
سواروں سے سن کر قرآن مجید یاد کر لیا کرتا تھا، چنانچہ مجھے لوگوں نے امام  
بنایا، حالانکہ اس وقت میری عمر چھ یا سات سال کی تھی اور میرے پاس  
ایک ہی چادر تھی، جب میں (اسے لپیٹ کر) سجدہ کرتا تو اوپر ہو جاتی اور  
ستر (چھپانے کی جگہ) کھل جاتی اس پر قبیلہ کی ایک عورت نے کہا: تم اپنے  
قاری (امام) کا سرین تو پہلے چھپالو۔ آخر انہوں نے کپڑا خریدا اور  
میرے لئے ایک قمیص بنائی، میں جتنا خوش اس قمیص سے ہوا، اتنا کسی اور  
چیز سے نہیں ہوا تھا۔

#### باب ۱۱۱۵۔ غزوة اوطاس

۱۵۵۷۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول  
اللہ ﷺ غزوة حنین سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے ایک دستے کے ساتھ  
ابو عامر رضی اللہ عنہ کو وادی اوطاس کی طرف بھیجا۔ اس معرکہ میں درید  
بن الصمة سے مدد بھیڑ ہوئی۔ درید قتل کر دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے  
لشکر کو شکست دی، ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو عامر رضی اللہ عنہ  
کے ساتھ آنحضور ﷺ نے مجھے بھی بھیجا تھا۔ ابو عامر رضی اللہ عنہ کے گھٹنے  
میں تیرا کر لگا۔ بنی جشم کے ایک شخص نے ان پر تیر مارا تھا اور ان کے  
گھٹنے میں اتار دیا تھا۔ میں ان کے پاس پہنچا اور عرض کی، چچا! یہ تیر آپ پر  
کس نے پھینکا ہے؟ انہوں نے مجھے اشارے سے بتایا کہ وہ میرا قاتل،  
جس نے مجھے نشانہ بنایا تھا، میں اس کی طرف لپکا اور اس کے قریب پہنچ  
گیا لیکن جب اس نے مجھے دیکھا تو بھاگ پڑا، میں نے اس کا پیچھا کیا  
اور یہ کہتا جاتا تھا، تجھے شرم نہیں آتی، تجھ سے مقابلہ نہیں کیا جاتا۔ آخر وہ  
رک گیا اور ہم نے ایک دوسرے پر تلوار سے وار کیا۔ میں نے اسے قتل  
کر دیا اور ابو عامر سے جا کر کہا کہ اللہ نے آپ کے قاتل کو قتل کروا دیا۔  
انہوں نے فرمایا کہ (گھٹنے میں سے) تیر نکال لو۔ میں نے نکال لیا تو اس  
سے خون جاری ہو گیا۔ پھر انہوں نے فرمایا، بھتیجے! حضور اکرم ﷺ کو میرا  
سلام پہنچانا اور عرض کرنا کہ میرے لئے مغفرت کی دعا فرمائیں۔ ابو عامر  
رضی اللہ عنہ نے لوگوں پر مجھے اپنا نائب بنا دیا۔ اس کے بعد وہ تھوڑی دیر  
اور زندہ رہے اور شہادت پائی۔ میں واپس ہوا اور حضور اکرم ﷺ کی

#### باب ۱۱۱۵۔ غزوة اوطاس

(۱۵۵۷) عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا  
فَرَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ بَعَثَ  
أَبَا عَامِرٍ عَلَى جَيْشٍ إِلَى أَوْطَاسٍ فَلَقِيَ دُرَيْدَ بْنَ  
الصِّمَّةِ فَقُتِلَ دُرَيْدٌ وَهَزَمَ اللَّهُ أَصْحَابَهُ قَالَ  
أَبُو مُوسَى وَبَعَثْنِي مَعَ أَبِي عَامِرٍ فَرُمِيَ أَبُو عَامِرٍ فِي  
رُكْبَتِهِ رَمَاهُ جُشَمِيُّ بِسَهْمٍ فَأَثْبَتَهُ فِي رُكْبَتِهِ  
فَأَنْتَهَيْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا عَمَّ مَنْ رَمَاكَ فَأَشَارَ إِلَيَّ أَبِي  
مُوسَى فَقَالَ ذَاكَ قَاتِلِي الَّذِي رَمَانِي فَقَصَدْتُ لَهُ  
فَلَحِقْتُهُ فَلَمَّا رَأَيْتُ وَلِيَّ فَاتَّبَعْتُهُ وَجَعَلْتُ أَقُولُ لَهُ  
أَلَا تَسْتَجِي أَلَا تَتُبْتُ فَكَفَّ فَاخْتَلَفْنَا ضَرْبَتَيْنِ  
بِالسَّيْفِ فَقَتَلْتُهُ ثُمَّ قُلْتُ لِأَبِي عَامِرٍ قَتَلَ اللَّهُ  
صَاحِبَكَ قَالَ فَاَنْزِعْ هَذَا السَّهْمَ فَنَزَعْتُهُ فَنَزَامَنُ  
الْمَاءَ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي أَقْرِئِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ السَّلَامَ وَقُلْ لَهُ اسْتَغْفِرْ لِي وَاسْتَخْلَفْنِي  
أَبُو عَامِرٍ عَلَى النَّاسِ فَمَكُثَ يَسِيرًا ثُمَّ مَاتَ فَارْجَعْتُ  
فَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ  
عَلَى سَرِيرٍ مُرْمَلٍ وَعَلَيْهِ فِرَاشٌ قَدْ أَثَرِ رِمَالُ السَّرِيرِ  
بِظَهْرِهِ وَجَنْبِيهِ فَأَخْبَرْتُهُ بِخَبَرِنَا وَخَبَرَ أَبِي عَامِرٍ  
وَقَالَ قُلْ لَهُ اسْتَغْفِرْ لِي فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَفَعَ



يَدِيهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبِيدِ أَبِي عَامِرٍ وَرَأَيْتُ بَيَاضَ  
إِبْطِيهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوْقَ كَثِيرٍ مِّنْ  
خَلْقِكَ مِنَّا أَسْ فَقُلْتُ وَلِي فَاَسْتَغْفِرُ فَقَالَ اللَّهُمَّ  
اغْفِرْ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهُ وَادْخِلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
مُدْخَلًا كَرِيمًا۔

خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ اپنے گھر میں بانوں کی ایک چار پائی پر  
تشریف رکھتے تھے، اس پر کوئی بستر بچھا ہوا نہیں تھا اور بانوں کے نشانات  
آپ ﷺ کی پیٹھ اور پہلو پر پڑ گئے تھے۔ میں نے آپ ﷺ سے اپنے اور  
ابو عامر رضی اللہ عنہ کے واقعات بیان کئے اور یہ کہ انہوں نے استغفار  
کے لئے عرض کیا ہے آنحضور ﷺ نے پانی طلب فرمایا اور وضو کیا پھر ہاتھ  
اٹھا کر دعا کی، اے اللہ! عبید ابو عامر کی مغفرت فرما، میں نے آپ ﷺ کی  
بغل کی سفیدی (جب آپ ﷺ دعا کر رہے تھے) دیکھی۔ پھر آنحضور  
ﷺ نے دعا کی، اے اللہ قیامت کے دن ابو عامر کو اپنی بہت سی مخلوق سے  
بلند تر درجہ عنایت فرما، میں نے عرض کی: اور میرے لئے بھی اللہ سے  
مغفرت طلب فرما دیجئے۔ آنحضور ﷺ نے دعا کی اے اللہ! عبد اللہ بن  
قیس کے گناہوں کو معاف فرما اور قیامت کے دن اسے اچھا مقام عنایت  
فرما۔

### باب ۱۱۱۶۔ غزوہ طائف شوال ۸ ہجری میں

۱۵۵۸۔ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ  
میرے یہاں تشریف لائے تو میرے پاس ایک مٹنٹ بیٹھا ہوا تھا پھر  
آنحضور ﷺ نے سنا کہ وہ عبد اللہ بن امیہ سے کہہ رہا تھا کہ اے عبد اللہ!  
دیکھو، اگر کل اللہ تعالیٰ نے طائف کی فتح تمہیں عنایت فرمائی تو غیلان کی  
بٹی کو نہ چھوڑنا، وہ جب سامنے آتی ہے تو چار بل دکھائی دیتے ہیں اور  
جب مڑتی ہے تو آٹھ دکھائی دیتے ہیں۔ اس لئے حضور ﷺ نے فرمایا، یہ  
شخص اب تمہارے گھروں میں نہ آیا کرے۔

باب ۱۱۱۶. غَزْوَةُ الطَّائِفِ فِي شَوَّالِ سَنَةِ ثَمَانٍ  
(۱۵۵۸) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا دَخَلَ عَلَيَّ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي مِخْنَتٌ فَسَمِعْتُهُ  
يَقُولُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُمَيَّةَ يَا عَبْدَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ فَتَحَ اللَّهُ  
عَلَيْكُمُ الطَّائِفَ غَدًا فَعَلَيْكَ بِابْنَةِ غَيْلَانَ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ  
بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا يَدْخُلَنَّ هَؤُلَاءِ عَلَيْكَ۔

۱۵۵۹۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ  
ﷺ نے طائف کا محاصرہ کیا اور کوئی خاص پیش رفت نہیں ہوئی تو آپ ﷺ  
نے فرمایا کہ اب انشاء اللہ ہم واپس ہو جائیں گے۔ صحابہ کے لئے یہ  
مرحلہ بڑا شاق تھا۔ انہوں نے کہا کہ بغیر فتح کے ہم واپس چلے جائیں اس  
پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر صبح سویرے میدان میں جنگ کے لئے  
آ جاؤ۔ صحابہ صبح سویرے ہی آ گئے، لیکن ان کی بہت بڑی تعداد زخمی  
ہوئی۔ اب پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ انشاء اللہ ہم کل واپس چلے جائیں  
گے۔ صحابہ نے اسے بہت پسند کیا۔ آنحضور ﷺ اس پر ہنس پڑے۔

(۱۵۵۹) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ  
لَمَّا حَاصَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّائِفَ  
فَلَمْ يَنْلُ مِنْهُمْ شَيْئًا قَالَ إِنَّا قَافِلُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَثَقُلَ  
عَلَيْهِمْ وَقَالُوا نَذْهَبُ وَلَا نَفْتَحُهُ، فَقَالَ اغْدُوا عَلَى  
الْقِتَالِ فَعَدُّوا فَأَصَابَهُمْ جِرَاحٌ فَقَالَ إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا إِنْ  
شَاءَ اللَّهُ فَأَعْجَبَهُمْ فَضْحِكُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ۔

۱۵۶۰۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم

(۱۵۶۰) عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ



عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَازِلٌ  
بِالْجَعْرَانَةِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَاتَى النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ أَلَا تُنْجِزُنِي  
مَا وَعَدْتَنِي فَقَالَ لَهُ أَبَشِّرْ فَقَالَ قَدْ أَكْثَرْتَ عَلَيَّ مِنْ  
أَبَشْرٍ فَأَقْبَلَ عَلَى أَبِي مُوسَى وَبِلَالٍ كَهَيْئَةِ الْغَضَبَانِ  
فَقَالَ رَدَّ الْبُشْرَى فَأَقْبَلَا أَنْتُمَا قَالَا قَبْلَنَا ثُمَّ دَعَا  
بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيهِ وَمَجَّ فِيهِ ثُمَّ  
قَالَ أَشْرَبَا مِنْهُ وَأَفْرَغَا عَلَى وُجُوهِكُمَا وَنُحُورِكُمَا  
وَأَبَشِّرَا فَاخَذَا الْقَدَحَ فَفَعَلَا فَنَادَتْ أُمُّ سَلَمَةَ مِنْ  
وَرَاءِ السُّتُرِ أَنْ أَفْضِلَا لِي مِثْلَ مَا فَضَّلَا لَهَا مِنْهُ  
طَائِفَةً۔

ﷺ کے قریب ہی تھا، جب آپ جعرانہ سے، جو مکہ اور مدینہ کے درمیان  
میں ایک مقام ہے، اتر رہے تھے، آپ ﷺ کے ساتھ بلال رضی اللہ عنہ  
تھے۔ اسی عرصہ میں آنحضور ﷺ کے پاس ایک اعرابی آیا اور کہنے لگا کہ  
آپ نے مجھ سے جو وعدہ کیا ہے اسے پورا کیوں نہیں کرتے، آنحضور ﷺ  
نے فرمایا کہ تمہیں بشارت ہو۔ اس پر وہ اعرابی بولا، بشارت تو آپ مجھے  
بہت دے چکے! پھر آنحضور ﷺ نے چہرہ مبارک ابو موسیٰ اور بلال رضی اللہ  
عنہما کی طرف پھیرا۔ آپ ﷺ بہت غصے میں معلوم ہو رہے تھے! آپ ﷺ  
نے فرمایا، اس نے بشارت واپس کر دی، اب تم دونوں اسے قبول کر لو، ان  
دونوں حضرات نے عرض کی، ہم نے قبول کی۔ پھر آپ ﷺ نے پانی کا  
ایک پیالہ طلب فرمایا اور اپنے دونوں ہاتھوں اور چہرے کو اس میں دھویا اور  
اسی میں کلی کی اور (ابو موسیٰ اشعری اور بلال رضی اللہ عنہما سے) فرمایا کہ اس  
کا پانی پی لو اور اپنے چہروں اور سینوں پر اسے ڈال دو اور بشارت حاصل  
کرو۔ ان دونوں حضرات نے پیالہ لے لیا اور ہدایت کے مطابق عمل کیا۔  
پردہ کے پیچھے سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بھی فرمایا کہ اپنی ماں کے لئے بھی  
کچھ چھوڑ دینا۔ چنانچہ ان حضرات نے ان کے لئے بھی ایک حصہ چھوڑ دیا۔

(۱۵۶۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَمَعَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ إِنَّ  
قُرَيْشًا حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَ مُصِيبَةٍ وَ إِنِّي أَرَدْتُ  
أَنْ أَجْبُرَهُمْ وَأَتَأَلَّفَهُمْ أَمَّا تَرْضَوْنَ أَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ  
بِالدُّنْيَا وَتَرْجِعُوْنَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِلَى بُيُوتِكُمْ قَالُوا بَلَى قَالَ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا  
وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ شِعْبًا لَسَلَكَتُ وَادِي الْأَنْصَارِ  
أَوْ شِعْبَ الْأَنْصَارِ۔

۱۵۶۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ  
نے انصار کے کچھ افراد کو جمع کیا اور فرمایا کہ قریش کے کفر اور مصائب کا  
دور ابھی ختم ہوا ہے، میرا مقصد صرف ان کی دلجوئی اور تالیف قلب تھا۔ کیا  
تم اس پر راضی اور خوش نہیں ہو کہ لوگ دنیا لے کر اپنے ساتھ جائیں اور تم  
اللہ کے رسول ﷺ کو اپنے گھر لے جاؤ۔ سب حضرات بولے، کیوں نہیں  
(ہم اس پر راضی ہیں)۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، اگر دوسرے لوگ کسی  
وادی میں چلیں اور انصار کسی گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی یا گھاٹی  
میں چلوں گا۔

(۱۵۶۲) عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
عَنْهُ) قَالَ لَمَّا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِسْمَةَ  
حُنَيْنٍ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مَا أَرَادَ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ  
فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ  
فَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ رَحِمَ اللَّهُ عَلَى مُوسَى لَقَدْ أُودِيَ  
بِأَكْثَرِ مَنْ هَذَا فَصَبَرَ۔

۱۵۶۲۔ حضرت ابو وائل سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ  
نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ حنین کے مال غنیمت کی تقسیم کر رہے  
تھے تو انصار کے ایک شخص نے (جو منافق تھا) کہا کہ اس تقسیم میں اللہ کی  
رضا اور خوشنودی کا کوئی لحاظ نہیں رکھا گیا ہے۔ میں نے حضور اکرم ﷺ کی  
خدمت میں حاضر ہو کر آپ ﷺ کو اس کی اطلاع دی تو چہرہ مبارک کا رنگ  
بدل گیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ، موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے،  
انہیں اس سے بھی زیادہ ایذا پہنچائی گئی تھی اور انہوں نے صبر کیا تھا۔



باب ۱۱۱۷۔ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى بَنِي جَذِيمَةَ

(۱۵۶۳) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا) قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى بَنِي جَذِيمَةَ فَدَعَاهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَلَمْ يُحْسِنُوا أَنْ يَقُولُوا أَسْلَمْنَا فَجَعَلُوا يَقُولُونَ صَبَانَا صَبَانَا فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ مِنْهُمْ وَيَأْسِرُ وَدَفَعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِّنَّا أَسِيرَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمٌ أَمَرَ خَالِدٌ أَنْ يَقْتُلَ كُلُّ رَجُلٍ مِّنَّا أَسِيرَهُ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَقْتُلُ أَسِيرِي وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِي أَسِيرَهُ حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَاهُ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ مَرَّتَيْنِ۔

باب ۱۱۱۷۔ نبی کریم ﷺ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ

کو بنی جذیمہ کی طرف بھیجا

۱۵۶۳۔ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بنی جذیمہ کی طرف بھیجا۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے انہیں اسلام کی دعوت دی۔ لیکن انہیں ”اسلمنا“ (ہم اسلام لائے) کہنا نہیں آتا تھا، اس کے بجائے وہ ”صباننا، صباننا“ (ہم بے دین ہو گئے، یعنی اپنے آبائی دین سے) کہنے لگے۔ خالد رضی اللہ عنہ نے انہیں قتل کرنا اور قید کرنا شروع کر دیا، اور پھر ہم میں (جو اس مہم میں شریک تھے) سے ہر شخص کو اس کا قیدی دے دیا۔ پھر جب دن کا وقت ہوا تو انہوں نے ہم سب کو حکم دیا کہ ہم اپنے قیدیوں کو قتل کر دیں، میں نے کہا، خدا کی قسم، میں اپنے قیدی کو قتل نہیں کروں گا اور نہ میرے ساتھیوں میں کوئی اپنے قیدی کو قتل کرے۔ آخر جب ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے صورت حال کا تذکرہ کیا تو آپ نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی، اے اللہ! میں اس فعل سے برأت کرتا ہوں جو خالد نے کیا۔ دو مرتبہ آپ ﷺ نے یہ جملہ دہرایا۔

باب ۱۱۱۸۔ عبد اللہ بن حذافہ سہمی اور علقمہ بن مجز مدحی رضی اللہ عنہما کی مہم پر روانگی سے سریۃ الانصار (انصار کی مہم) کہا جاتا تھا

۱۵۶۴۔ حضرت علیؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مہم روانہ کی اور اس کا امیر ایک انصاری صحابیؓ کو بنایا اور مہم کے شرکاء کو حکم دیا کہ سب لوگ اپنے امیر کی اطاعت کریں پھر امیر (کسی بات پر) غصہ ہوئے اور اپنے فوجیوں سے پوچھا کہ کیا تمہیں رسول اللہ ﷺ نے میری اطاعت کا حکم نہیں دیا ہے؟ سب نے کہا کہ ہاں ہے انہوں نے کہا تم سب لکڑیاں جمع کرو انہوں نے لکڑیاں جمع کیں تو امیر نے حکم دیا کہ اس میں آگ لگاؤ انہوں نے آگ لگا دی اب انہوں نے حکم دیا کہ سب اس میں کود جاؤ، مہم میں شریک صحابہؓ گود جانا ہی چاہتے تھے کہ انہیں میں سے بعض نے بعض کو (جو کودنا چاہتے تھے) روکا اور کہا کہ ہم تو اس آگ ہی کے خوف سے رسول اللہ ﷺ کی پناہ میں آئے ہیں! ان باتوں میں وقت گزر گیا اور آگ بجھ گئی، اس کے بعد امیر کا غصہ بھی ٹھنڈا ہو گیا۔ جب اس کی اطلاع نبی کریم ﷺ کو پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ اگر یہ لوگ اس میں کود جاتے تو پھر قیامت تک اس میں سے نہ نکلتے، اطاعت و فرمانبرداری کا حکم نیک کاموں کیلئے ہے۔

باب ۱۱۱۸۔ سَرِيَّةَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَ

عَلْقَمَةَ بْنِ مُجَزِّرٍ الْمَذَلِجِيِّ وَيُقَالُ إِنَّهَا سَرِيَّةُ الْأَنْصَارِ

(۱۵۶۴) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَاسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ فَغَضِبَ فَقَالَ أَلَيْسَ أَمْرُكُمْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُطِيعُونِي قَالُوا بَلَى فَاجْمَعُوا إِلَى حَطَبًا فَجَمَعُوا فَقَالَ أَوْقِدُوا نَارًا فَأَوْقِدُوهَا فَقَالَ ادْخُلُوهَا فَهَمُّوا وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يُمَسِّكُ بَعْضًا وَيَقُولُونَ فَرَرْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّارِ فَمَا زَالُوا حَتَّى خَمِدَتِ النَّارُ فَسَكَنَ غَضَبُهُ فَبَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ دَخَلُوهَا مَا خَرَجُوا مِنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ۔



باب ۱۱۱۹۔ بَعَثَ أَبِي مُوسَى وَمُعَاذٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

إِلَى الْيَمَنِ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

(۱۵۶۵) عَنْ أَبِي بُرْدَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا مُوسَى وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ وَبَعَثَ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَلَى مِخْلَافٍ قَالَ وَلِلْيَمَنِ مِخْلَافَانِ ثُمَّ قَالَ يَسْرًا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشْرًا وَلَا تُنْفِرَا فَانْطَلَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا إِذَا سَارَفِي أَرْضِهِ كَانَ قَرِيبًا مِّنْ صَاحِبِهِ أَخَذَتْ بِهِ عَهْدًا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَسَارَ مُعَاذٌ فِي أَرْضِهِ قَرِيبًا مِّنْ صَاحِبِهِ أَبِي مُوسَى فَجَاءَ يَسِيرٌ عَلَى بَغْلَتِهِ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِ وَإِذَا هُوَ جَالِسٌ وَقَدْ اجْتَمَعَ إِلَيْهِ النَّاسُ وَإِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ قَدْ جُمِعَتْ يَدَاهُ إِلَى عُنْقِهِ فَقَالَ لَهُ مُعَاذُ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ هَذَا قَالَ هَذَا رَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ قَالَ لَا أَنْزِلُ حَتَّى يُقْتَلَ قَالَ إِنَّمَا جِئْتُ بِهِ لِذَلِكَ فَانْزِلْ قَالَ مَا أَنْزِلُ حَتَّى يُقْتَلَ فَاْمَرَبِهِ فَقُتِلَ ثُمَّ نَزَلَ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ كَيْفَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَالَ أَتَفَوْقُهُ تَفَوْقًا قَالَ فَكَيْفَ تَقْرَأُ أَنْتَ يَا مُعَاذُ قَالَ أَنَا أَوَّلُ اللَّيْلِ فَأَقُومُ وَقَدْ قَضَيْتُ جُزْئِي مِنَ النَّوْمِ فَأَقْرَأُ مَا كَتَبَ اللَّهُ لِي فَأَحْتَسِبُ نَوْمَتِي كَمَا أَحْتَسِبُ قَوْمَتِي۔

باب ۱۱۱۹۔ حجۃ الوداع سے پہلے آنحضور ﷺ نے

حضرت ابو موسیٰ اور معاذ رضی اللہ عنہما کو یمن بھیجا

۱۵۶۵۔ حضرت ابو بردہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ابو موسیٰ اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما کو یمن (عادل بنا کر) بھیجا۔ بیان کیا کہ دونوں حضرات کو اس کے ایک ایک صوبے میں بھیجا۔ بیان کیا کہ یمن کے دو صوبے تھے پھر آنحضور ﷺ نے ان سے فرمایا، ان کے لئے آسانیاں پیدا کرنا، دشواریاں نہ پیدا کرنا، انہیں خوش رکھنے کی کوشش کرنا، رنجیدہ اور ملول کرنے کی نہیں۔ دونوں حضرات اپنے حدود عمل کی طرف روانہ ہو گئے۔ دونوں حضرات میں سے جب کوئی اپنے حدود کی آراخی کی دیکھ بھال کے لئے نکلتے اور اپنے دوسرے ساتھی کے حدود عمل سے قریب پہنچ جاتے تو ان سے تجدید عہد (ملاقات) کے لئے آتے اور سلام کرتے۔ ایک مرتبہ معاذ رضی اللہ عنہ اپنی آراخی میں اپنے صاحب ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے قریب پہنچ گئے اور (حسب معمول) اپنے خنجر پر ان سے ملاقات کے لئے چلے، جب ان کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ وہ بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کے پاس کچھ لوگ جمع ہیں اور ایک شخص ان کے سامنے ہے جس کی مشکیں کسی ہوئی ہیں۔ معاذ نے ان سے پوچھا، اے عبد اللہ بن قیس! یہ کیا ماجرا ہے؟ ابو موسیٰ نے فرمایا کہ اس شخص نے اسلام لانے کے بعد پھر کفر اختیار کر لیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ پھر جب تک اسے قتل نہ کر دیا جائے میں اپنی سواری سے نہیں اتروں گا۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قتل کرنے کے لئے ہی اسے یہاں لایا گیا ہے، آپ اتر جائیے لیکن انہوں نے اب بھی یہی فرمایا کہ جب تک اسے قتل نہ کر دیا جائے میں نہ اتروں گا۔ آخر ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا اور اسے قتل کر دیا گیا، تب آپ اپنی سواری سے اترے، اور پوچھا، عبد اللہ! آپ قرآن کس طرح پڑھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں وقفے کے ساتھ ایک حصہ قرآن پڑھتا ہوں۔ پھر انہوں نے معاذؓ نے پوچھا کہ معاذ! آپ قرآن مجید کس طرح پڑھتے ہیں؟ معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رات کے ابتدائی حصے میں سوتا ہوں، پھر اپنی نیند کا ایک حصہ پورا کر کے میں اٹھ بیٹھتا ہوں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے میرے مقدر میں رکھا ہے، اس میں قرآن مجید پڑھتا ہوں، اس طرح بیداری میں جس ثواب کی امید اللہ تعالیٰ سے رکھتا ہوں، سونے کی حالت کے ثواب کا بھی اس کی بارگاہ سے متوقع ہوں۔



۱۵۶۶۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے آنحضور ﷺ سے ان مشروبات کا حکم پوچھا جو یمن میں بنائے جاتے تھے، آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ وہ کیا ہیں؟ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ”البتع“ اور ”المززر“ (سعید بن ابی بردہ نے بیان کیا کہ) میں نے ابو بردہ (اپنے والد) سے پوچھا، البتع کیا چیز ہے؟ انہوں نے بتایا کہ شہد سے تیار کی ہوئی شراب۔ اور المززر جو سے تیار کی ہوئی شراب! آنحضور ﷺ نے جواب میں فرمایا کہ ہر نشہ آور مشروب حرام ہے۔

باب ۱۱۲۰۔ حجۃ الوداع سے پہلے علی بن ابی طالب اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہما کو یمن بھیجنا

۱۵۶۷۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمن بھیجا، بیان کیا کہ پھر اس کے بعد ان کی جگہ علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور آنحضور ﷺ نے انہیں ہدایت کی کہ خالد کے ساتھیوں سے کہو کہ جو ان میں سے تمہارے ساتھ یمن رہنا چاہے وہ رہ سکتا ہے اور جو وہاں سے واپس آنا چاہے اسے بھی اختیار ہے، میں ان لوگوں میں سے تھا جو ان کے ساتھ یمن رہ گئے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ مجھے غنیمت میں بہت سے اوقیے ملے تھے۔

۱۵۶۸۔ حضرت بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی جگہ علی رضی اللہ عنہ کو (یمن) بھیجا تاکہ غنیمت کے خمس (پانچواں حصہ) کو اپنی تحویل میں لے لیں۔ مجھے علی رضی اللہ عنہ سے بہت بغض تھا اور میں نے انہیں غسل کرتے دیکھا تھا۔ میں نے خالد رضی اللہ عنہ سے کہا، آپ ان صاحب کو نہیں دیکھتے (اشارہ علیؑ کی طرف تھا) پھر جب ہم حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو میں نے آپ ﷺ سے بھی اس کا ذکر کیا۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا، بریدہ! کیا تمہیں علیؑ کی طرف سے کبیدگی ہے؟ میں نے عرض کی کہ جی ہاں۔ فرمایا، اس کی طرف سے کبیدگی نہ رکھو، کیونکہ خمس (غنیمت کے پانچویں حصے) میں اس کا اس سے بھی زیادہ حق ہے۔

(۱۵۶۶) عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ فَسَأَلَهُ عَنْ أَشْرِبَةٍ تُصْنَعُ بِهَا فَقَالَ وَمَا هِيَ قَالَ الْبَتُّ وَالْمِزْرُ فَقُلْتُ لِأَبِي بُرْدَةَ مَا الْبَتُّ قَالَ نَبِيذُ الْعَسَلِ وَالْمِزْرُ نَبِيذُ الشَّعِيرِ فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

باب ۱۱۲۰. بَعَثَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَخَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِلَى الْيَمَنِ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ (۱۵۶۷) عَنْ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ ثُمَّ بَعَثَ عَلِيًّا بَعْدَ ذَلِكَ مَكَانَهُ فَقَالَ مُرْ أَصْحَابَ خَالِدٍ مَنْ شَاءَ مِنْهُمْ أَنْ يُعَقِّبَ مَعَكَ فَلْيُعَقِّبْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُقْبِلْ فَكُنْتُ فِيمَنْ عَقَّبَ مَعَهُ قَالَ فَغَنِمْتُ أَوَاقٍ ذَوَاتِ عَدَدٍ۔

(۱۵۶۸) عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا إِلَى خَالِدٍ لِيَقْبِضَ الْخُمْسَ وَكُنْتُ أَبْغِضُ عَلِيًّا وَقَدْ اغْتَسَلَ فَقُلْتُ لِحَالِدٍ أَلَا تَرَى إِلَى هَذَا فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ يَا بُرَيْدَةُ أَتُبْغِضُ عَلِيًّا فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَا تُبْغِضْهُ فَإِنَّ لَهُ فِي الْخُمْسِ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ۔

فائدہ:- انہیں یہ شبہ ہو گیا تھا کہ علی رضی اللہ عنہ نے ناجائز طریقہ پر خمس میں سے ایک باندی لی ہے اور اس سے ہم بستر ہوئے ہیں اور اسی وجہ سے غسل کیا ہے۔

(۱۵۶۹) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) ۱۵۶۹۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یمن سے علی



يَقُولُ بَعَثَ عَلَيَّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ بِذُهِبَةٍ فِي أَدِيمٍ مَقْرُوظٍ لَمْ تُحْصَلْ مِنْ تُرَابِهَا قَالَ فَقَسَمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ بَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ وَأَقْرَعَ بْنِ حَابِسٍ وَزَيْدِ الْخَيْلِ وَالرَّابِعُ إِمَاعُ عُلْقَمَةَ وَإِمَاعُ امْرِئِ الطُّفَيْلِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ كُنَّا نَحْنُ أَحَقُّ بِهَذَا مِنْ هَؤُلَاءِ قَالَ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا تَأْمَنُونِي وَأَنَا أَمِينٌ مِّنْ فِي السَّمَاءِ يَأْتِينِي خَبَرُ السَّمَاءِ صَبَاحًا وَمَسَاءً قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ مُشْرِفٌ الْوُجْهَتَيْنِ نَاشِزُ الْجَبْهَةِ كَثُ اللَّحْيَةِ مَحْلُوقُ الرَّاسِ مُشَمَّرُ الْأُزَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اتَّقِ اللَّهَ قَالَ ثُمَّ وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ قَالَ لَا لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ يُصَلِّي فَقَالَ خَالِدٌ وَكَمْ مِّنْ مُّصَلٍّ يَقُولُ بِلِسَانِهِ مَا لَيْسَ فِي قَلْبِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَمْ أُؤْمَرْ أَنْ أَنْقُبَ قُلُوبَ النَّاسِ وَلَا أَشَقَّ بُطُونَهُمْ قَالَ ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهِ وَهُوَ مُقَفٍّ فَقَالَ إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هَذَا قَوْمٌ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ رَطْبًا لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ وَأَظُنُّهُ قَالَ لَعَنَ أَدْرَكَتْهُمْ لَا قَتْلَ لَهُمْ قَتْلَ ثَمُودَ.

بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس بیری کے پتوں سے دباغت دیئے، ہوئے چمڑے کے ایک تھیلے میں سونے کے چند ڈبے بھیجے، ان سے (کان کی) مٹی ابھی صاف نہیں کی گئی تھی۔ بیان کیا کہ پھر آنحضور ﷺ نے وہ سونا چار افراد میں تقسیم کر دیا۔ عیینہ بن بدر، اقرع بن حابس، زید خیل اور چوتھے علقمہ تھے یا عامر بن طفیل۔ آپ کے اصحاب میں سے ایک صاحب نے اس پر کہا کہ ان لوگوں سے زیادہ ہم اس مال کے مستحق تھے۔ بیان کیا کہ جب آنحضور ﷺ کو معلوم ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم مجھ پر اطمینان نہیں کرتے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا امین بنایا ہے اور اس کی وحی میرے پاس صبح و شام آتی ہے۔ بیان کیا کہ پھر ایک شخص، جس کی آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں، رخسار اٹھے ہوئے تھے، پیشانی بھی ابھری ہوئی تھی، گھنی ڈاڑھی اور سر منڈا ہوا، تہبند اٹھائے ہوئے تھا، کھڑا ہوا، اور کہنے لگا۔ یا رسول اللہ! اللہ سے ڈریئے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا! افسوس، کیا میں اس روئے زمین پر اللہ سے ڈرنے کا سب سے زیادہ مستحق نہیں ہوں۔ بیان کیا کہ پھر وہ شخص چلا گیا، خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! میں کیوں نہ اس شخص کی گردن مار دوں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا، نہیں، ممکن ہے، نماز پڑھتا ہو۔ اس پر خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ بہت سے نماز پڑھنے والے ایسے ہیں جو زبان سے (اسلام و ایمان کا کلمہ) کہتے ہیں اور ان کے دل میں نہیں ہوتا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا مجھے اس کا حکم نہیں ہوا ہے کہ لوگوں کے دلوں کی کھوج لگاؤں اور نہ اس کا حکم ہوا ہے ان کے پیٹ چاک کروں۔ پھر آنحضور ﷺ نے اس کی طرف دیکھا تو وہ چہرہ دوسری طرف کئے ہوئے تھا، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اس کی نسل سے ایک ایسی قوم نکلے گی جو کتاب اللہ کی تلاوت بڑی خوش الحانی کے ساتھ کرے گی، لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، دین سے وہ لوگ اس طرح نکل چکے ہوں گے جیسے تیرکمان سے نکل جاتا ہے اور میرا خیال ہے کہ آنحضور ﷺ نے یہ بھی فرمایا، اگر میں ان کے دور میں ہوا تو ان کا اس طرح استیصال کروں گا جیسا قوم ثمود کا استیصال ہو گیا تھا۔

باب ۱۱۲۱۔ غزوہ ذوالخصلہ

۱۵۷۰۔ حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا تم مجھے ذوالخصلہ سے کیوں نہیں نجات دلاتے! یہ

باب ۱۱۲۱۔ غزوہ ذی الخصلۃ

(۱۵۷۰) عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيحُنِي مَنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَكَانَ



بَيْتًا فِي خَشْعَمٍ يُسَمَّى الْكَعْبَةَ الْيَمَانِيَّةَ فَاَنْطَلَقْتُ فِيْ  
خَمْسِيْنَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ اَحْمَسَ وَكَانُوا اَصْحَابَ  
خَيْلٍ وَكُنْتُ لَا اَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ فِيْ صَدْرِيْ  
حَتَّى رَأَيْتُ اَثَرَ اَصَابِعِهِ فِيْ صَدْرِيْ وَقَالَ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ  
وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا فَاَنْطَلَقَ اِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَرَّقَهَا  
ثُمَّ بَعَثَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
رَسُوْلُ جَرِيرٍ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُكَ حَتَّى  
تَرْكُتْهَا كَأَنَّهَُا جَمَلٌ اُجْرَبُ قَالَ فَبَارَكَ فِيْ خَيْلِ  
اَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ۔

(بت) قبیلہ خشم کے ایک بت کدہ کا تھا اسے کعبہ یمانیہ بھی کہتے تھے۔ چنانچہ میں ڈیڑھ سو قبیلہ احمس کے سواروں کو ساتھ لے کر روانہ ہوا۔ یہ سب شہسوار تھے۔ میں گھوڑے کی سواری اچھی طرح نہیں کر پاتا تھا چنانچہ آنحضور ﷺ نے میرے سینے پر مارا، میں نے آپ ﷺ کی انگلیوں کا نشان اپنے سینے پر دیکھا۔ پھر آپ ﷺ نے دعا کی کہ اے اللہ! اسے گھوڑے کا اچھا سوار بنا دیجئے اور اسے ہدایت کرنے والا اور خود ہدایت یافتہ بنا دیجئے۔ پھر وہ اس بتکدہ کی طرف روانہ ہوئے اور اسے منہدم کر کے آگ لگا دی۔ پھر آنحضور ﷺ کی خدمت میں اطلاع بھیجی۔ جریر رضی اللہ عنہ کے قاصد نے آ کر عرض کی، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا، میں اس وقت تک آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے نہیں چلا جب تک وہ خارش زدہ اونٹ کی طرح (سیاہ اور ویران) نہیں ہو گیا۔ بیان کیا کہ پھر آنحضور ﷺ نے قبیلہ احمس کے سواروں اور پیادوں کے لئے پانچ مرتبہ برکت کی دعا کی۔

باب ۱۱۲۲۔ جریر رضی اللہ عنہ کی یمن کو روانگی۔

باب ۱۱۲۲۔ ذَهَابِ جَرِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلَى الْيَمَنِ  
(۱۵۷۱) عَنْ جَرِيرٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ كُنْتُ  
بِالْبَحْرِ فَلَقِيْتُ رَجُلَيْنِ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ ذَا كَلَامٍ وَذَا  
عَمْرٍو فَجَعَلْتُ اُحَدِّثُهُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ ذُوْ عَمْرٍو لَيْنُ كَانَ الَّذِيْ تَذْكُرُ  
مِنْ اَمْرِ صَاحِبِكَ لَقَدْ مَرَّ عَلَى اَجَلِهِ مُنْذُ ثَلَاثٍ وَّاقْبَلَا  
مَعِيَ حَتَّى اِذَا كُنَّا فِيْ بَعْضِ الطَّرِيقِ رَفَعَ لَنَا رَكْبٌ مِّنْ  
قَبْلِ الْمَدِيْنَةِ فَسَالْنَاهُمْ فَقَالُوا قَبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى  
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَخْلَفَ اَبُوْ بَكْرٍ وَالنَّاسُ صَالِحُونَ  
فَقَالَا اَخْبِرْ صَاحِبَكَ اَنَا قَدْ جِئْنَا وَلَعَلَّنَا سَنَعُوْذُ اِنْ شَاءَ  
اللّٰهُ وَرَجَعَا اِلَى الْيَمَنِ۔

۱۵۷۱۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (یمن سے واپسی میں مدینہ آنے کے لئے) میں بحری راستے سے سفر کر رہا تھا۔ اس وقت یمن کے دو افراد، ذوکلام اور ذو عمرو سے میری ملاقات ہوئی۔ میں ان سے رسول اللہ ﷺ کی باتیں بیان کرنے لگا۔ اس پر ذو عمرو نے کہا کہ اگر تمہارے صاحب (یعنی حضور اکرم ﷺ) وہی ہیں جن کا تم ذکر کر رہے ہو تو ان کی وفات کو بھی تین سال گزر چکے۔ یہ دونوں میرے ساتھ ہی (مدینہ) چل رہے تھے۔ راستے میں ہمیں مدینہ کی طرف سے آتے ہوئے کچھ سوار دکھائی دیئے۔ ہم نے ان سے پوچھا تو انہوں نے اس کی تصدیق کی کہ حضور اکرم ﷺ وفات پا گئے ہیں۔ آپ کے خلیفہ ابو بکر رضی اللہ عنہ منتخب ہوئے ہیں اور لوگ اب بھی خدا ترس اور صالح ہیں۔ ان دونوں نے مجھ سے کہا کہ اپنے صاحب (ابو بکر رضی اللہ عنہ) سے کہنا کہ ہم آئے تھے (لیکن آنحضور ﷺ کی وفات کی خبر سن کر واپس جا رہے ہیں) اور انشاء اللہ پھر مدینہ آئیں گے۔ دونوں یمن واپس چلے گئے۔

باب ۱۱۲۳۔ غزوہ سیف البحر

باب ۱۱۲۳۔ غَزْوَةُ سَيْفِ الْبَحْرِ

۱۵۷۲۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ساحل سمندر کی طرف ایک مہم بھیجی اور امیر ابو عبیدہ بن الجراح رضی

(۱۵۷۲) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا قَبْلَ



اللہ عنہ کو بنایا۔ اس میں تین سو افراد شریک تھے۔ ہم روانہ ہوئے اور ابھی راستے ہی میں تھے کہ زاد راہ ختم ہو گیا۔ جو کچھ بیچ رہا تھا وہ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے حکم سے جمع کیا گیا تو دو تھیلے کھجوروں کے جمع ہو گئے۔ اب ہمیں روزانہ تھوڑا تھوڑا اسی میں سے کھانے کو ملتا تھا۔ آخر جب یہ بھی ختم (کے قریب) پہنچ گیا تو ہمارے حصے میں صرف ایک ایک کھجور آتی تھی۔ میں نے عرض کی کہ ایک کھجور سے کیا ہوتا رہا ہوگا؟ جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمیں اس کی قدر صحیح معنوں میں اس وقت ہوئی جب کھجور بالکل ہی ختم ہو گئی تھی۔ آخر ہم سمندر کے کنارے پہنچ گئے۔ اتفاق سے سمندر سے ہمیں ایک مچھلی ملی جو پہاڑی جیسی تھی۔ اس مچھلی کو سارا شکر اٹھا رہ دن تک کھاتا رہا بعد میں ابو عبیدہ کے حکم سے اس کی پسلی کی دو ہڈیاں کھڑی کی گئیں اور ایک سواری کجاوہ سمیت اس کے نیچے سے گزاری گئی وہ سواری نیچے سے گزر گئی اور ہڈیوں کو چھوا تک نہیں۔

۱۵۷۳۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم ”جیش الخبط“ میں شریک تھے، ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ، ہمارے امیر تھے۔ پھر ہمیں شدید فاقہ اور بھوک سے گزرنا پڑا۔ آخر سمندر نے ایک ایسی مردہ مچھلی باہر پھینکی کہ ہم نے ویسی مچھلی نہیں دیکھی تھی۔ اسے عنبر کہتے تھے۔ وہ مچھلی ہم نے پندرہ دن تک کھائی۔ پھر ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی ایک بڑی کھڑی کروا دی اور سوار اس کے نیچے سے گزر گیا۔ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اس مچھلی کو کھاؤ۔ پھر جب ہم مدینہ واپس آئے تو ہم نے اس کا تذکرہ نبی کریم ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ روزی کھاؤ جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے بھیجی ہے، اگر تمہارے پاس اس میں سے کچھ بچی ہو تو مجھے بھی کھلاؤ، چنانچہ ایک صاحب نے لا کر آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا اور آپ ﷺ نے تناول فرمایا۔

### باب ۱۱۲۲۔ غزوہ عینہ بن حصن

۱۵۷۴۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ بنو تمیم کے چند سوار نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے (اور عرض کی کہ آپ ہمارا کوئی امیر منتخب کر دیجئے) ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ قعقاع بن معبد بن زرارہ کو ان کا امیر منتخب کر دیجئے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! بلکہ آپ اقرع بن حابس کو امیر منتخب فرما دیجئے۔ اس پر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا (عمر رضی اللہ عنہ سے) کہ تمہارا مقصد صرف مجھ سے

السَّاحِلِ وَأَمَرَ عَلَيْهِمُ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَهُمْ ثَلَاثُمِائَةٍ فَخَرَجْنَا وَكُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ فَنِيَّ الزَّادُ فَأَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِأَزْوَادِ الْجَيْشِ فَجَمَعَ فَكَانَ مِزْوَدِي تَمْرٍ فَكَانَ يَقُوتُنَا كُلَّ يَوْمٍ قَلِيلٌ قَلِيلٌ حَتَّى فَنِيَّ فَلَمْ يَكُنْ يُصِيبُنَا إِلَّا تَمْرَةٌ تَمْرَةٌ فَقُلْتُ مَا تُغْنِي عَنْكُمْ تَمْرَةٌ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا فَقَدْ هَا حِينَ فَنِيَّتْ ثُمَّ انْتَهَيْنَا إِلَى الْبَحْرِ فَإِذَا حُوتٌ مِثْلُ الظَّرْبِ فَآكَلْنَا مِنْهَا الْقَوْمُ ثَمَانِ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ أَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِضَلْعَيْنِ مِنْ أَضْلَاعِهِ فَنُصِبَا ثُمَّ أَمَرَ بِرَاحِلَةٍ فَرُحِلَتْ ثُمَّ مَرَّتْ تَحْتَهُمَا فَلَمْ تُصِبْهُمَا۔

(۱۵۷۳) عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ غَزَوْنَا جَيْشَ الْخَبْطِ وَأَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ فَجَعَلْنَا جُوعًا شَدِيدًا فَالْقَى الْبَحْرُ حُوتًا مِثْلًا لَمْ نَرِ مِثْلَهُ، يُقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ فَآكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ عَظْمًا مِنْ عِظَامِهِ فَمَرَّ الرَّأْسُ تَحْتَهُ، قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ كُلُّوا فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ ذَكَرْنَا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُّوا رِزْقًا أَخْرَجَهُ اللَّهُ أَطْعَمُونَا إِنْ كَانَ مَعَكُمْ فَاتَاهُ بَعْضُهُمْ فَآكَلَهُ

### باب ۱۱۲۲۔ غزوہ عینہ بن حصن

(۱۵۷۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ أَنَّهُ قَدِمَ رَكْبٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَمِيرَ الْقَعْقَاعِ بْنِ مَعْبِدِ بْنِ زُرَّارَةَ قَالَ عُمَرُ بَلْ أَمِيرَ الْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا أَرَدْتُ إِلَّا خِلَافِي قَالَ عُمَرُ مَا أَرَدْتُ خِلَافَكَ فَتَمَارِيَا حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا فَنَزَلَ فِي



ذَلِكَ يَأْتِيهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْدِمُوا حَتَّى انْقَضَتْ۔

اختلاف کرنا ہے، عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ٹھیک ہے، میرا مقصد صرف تمہاری رائے سے اختلاف کرنا ہی ہے۔ دونوں حضرات میں بات بڑھ گئی اور آواز بلند ہو گئی۔ اسی واقعہ پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ”یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْدِمُوا“ آخر آیت تک۔

باب ۱۱۲۵۔ وفد بنو حنیفہ اور ثمامہ بن اثال کا واقعہ

۱۵۷۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے نجد کی طرف کچھ سوار بھیجے۔ وہ قبیلہ بنو حنیفہ کے (سرداروں میں سے) ایک شخص، ثمامہ بن اثال نامی کو پکڑ لائے اور مسجد نبوی کے ایک ستون سے باندھ دیا۔ حضور اکرم ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا، ثمامہ! اب کیا خیال ہے؟ انہوں نے کہا، محمد! میرے پاس خیر ہے، (اس کے باوجود) اگر آپ مجھے قتل کر دیں تو ایک ایسے شخص کو قتل کریں گے جو قتل کا مستحق ہے اور اگر آپ مجھ پر احسان کریں گے تو ایک ایسے شخص پر احسان کرو گے جو (احسان کرنے والے کا) شکر ادا کیا کرتا ہے، لیکن اگر آپ کو مال مطلوب ہے، تو جتنا چاہیں مجھ سے طلب کر سکتے ہیں۔ آنحضور ﷺ وہاں سے چلے آئے دوسرے دن آپ ﷺ نے پھر فرمایا: اب کیا خیال ہے ثمامہ! انہوں نے کہا، وہی جو میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ اگر آپ نے احسان کیا تو ایک ایسے شخص پر احسان کریں گے جو شکر ادا کیا کرتا ہے۔ آنحضور ﷺ پھر چلے آئے، تیسرے دن پھر آپ ﷺ نے ان سے فرمایا، اب کیا خیال ہے، ثمامہ! انہوں نے کہا کہ وہی جو میں آپ سے پہلے کہہ چکا ہوں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو۔ (رسی کھول دی گئی تو) وہ مسجد نبوی سے قریب ایک باغ میں گئے اور غسل کر کے مسجد نبوی میں حاضر ہوئے اور پڑھا۔ ”اشھدان لا الہ الا اللہ واشھدان ان محمداً رسول اللہ“ (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔) اے محمد، خدا گواہ ہے، روئے زمین پر کوئی چہرہ آپ کے چہرے سے مبغوض نہیں تھا، لیکن آج آپ کے چہرہ سے زیادہ مجھے کوئی محبوب نہیں ہے۔ خدا گواہ ہے، کوئی دین آپ کے دین سے زیادہ مجھے مبغوض نہیں تھا لیکن آج آپ کا دین مجھے سب سے زیادہ پسندیدہ اور عزیز ہے، خدا گواہ ہے، کوئی شہر آپ کے شہر سے مجھے زیادہ مبغوض نہیں تھا لیکن آج آپ کا شہر میرا سب سے زیادہ محبوب شہر ہے آپ کے سواروں نے جب مجھے پکڑا تو میں عمرہ کا ارادہ کر

باب ۱۱۲۵۔ وَفَدَ بَنِي حَنِيفَةَ وَحَدِيثِ ثُمَامَةَ بْنِ أَثَالٍ (۱۵۷۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قَبْلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ، ثُمَامَةُ بْنُ أَثَالٍ فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِي خَيْرٌ يَا مُحَمَّدُ إِنْ تَقْتُلْنِي تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَإِنْ تُنْعِمَ تُنْعِمَ عَلَيَّ شَاكِرٌ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ مِنْهُ مَا شِئْتَ حَتَّى كَانَ الْغَدُ ثُمَّ قَالَ لَهُ، مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ قَالَ مَا قُلْتُ لَكَ إِنْ تُنْعِمَ تُنْعِمَ عَلَيَّ شَاكِرٌ فَتَرَكَهُ حَتَّى كَانَ بَعْدَ الْغَدِ فَقَالَ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِي مَا قُلْتُ لَكَ فَقَالَ أَطْلِقُوا ثُمَامَةَ فَانْطَلَقَ إِلَى نَخْلٍ قَرِيبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ يَا مُحَمَّدُ وَاللَّهِ مَا كَانَ عَلَى الْأَرْضِ وَجْهٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ فَقَدْ أَصْبَحَ وَجْهَكَ أَحَبَّ الْوُجُوهِ إِلَيَّ وَاللَّهِ مَا كَانَ مِنْ دِينٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ دِينِكَ فَاصْبَحَ دِينُكَ أَحَبَّ الدِّينِ إِلَيَّ وَاللَّهِ مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ بَلَدِكَ فَاصْبَحَ بَلَدُكَ أَحَبَّ الْبِلَادِ إِلَيَّ وَإِنْ خَيْلُكَ أَخَذَتْ نَبِيَّ وَأَنَا أُرِيدُ الْعُمْرَةَ فَمَاذَا تَرَى فَبَشَّرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَهُ أَنْ يَعْتَمِرَ فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ لَهُ، قَائِلٌ صَبَوْتُ قَالَ لَا وَلَكِنْ أَسْلَمْتُ مَعَ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا وَاللَّهِ لَا يَأْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةٌ حِنْطَةٍ حَتَّى يَأْذَنَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔



چکا تھا۔ اب آپ کا کیا حکم ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے انہیں بشارت دی اور عمرہ ادا کرنے کا حکم دیا۔ جب وہ مکہ پہنچے تو کسی نے کہا، بے دین ہو گئے؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں، بلکہ میں محمد ﷺ کے ساتھ ایمان لایا ہوں اور خدا کی قسم اب تمہارے یہاں یمامہ سے گیہوں کا ایک دانہ بھی اس وقت تک نہیں آسکتا جب تک نبی کریم ﷺ اجازت نہ دے دیں۔

۱۵۷۶۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے عہد میں مسلمہ کذاب آیا، اس دعوے کے ساتھ کہ اگر محمد مجھے اپنے بعد (اپنا نائب و خلیفہ) بنادیں تو میں ان کی اتباع کر لوں، اس کے ساتھ اس کی قوم (بنو حنیفہ) کا بہت بڑا لشکر تھا۔ آنحضور ﷺ اس کی طرف تشریف لے گئے۔ آپ کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ بھی تھے، آپ کے ہاتھ میں کھجور کی ایک ٹہنی تھی، جہاں مسلمہ اپنی فوج کے ساتھ پڑاؤ کئے ہوئے تھا، آپ وہیں جا کر ٹھہر گئے، اور آپ نے اس سے فرمایا، اگر تم مجھ سے یہ ٹہنی مانگو گے تو میں تمہیں یہ بھی نہیں دوں گا، اور تم اللہ کے اس فیصلے سے آگے نہیں بڑھ سکتے جو تمہارے بارے میں پہلے ہی ہو چکا ہے، تم نے اگر میری اطاعت سے روگردانی کی تو اللہ تعالیٰ تمہیں ہلاک کر دے گا، میرا تو خیال ہے کہ تم وہی ہو جو مجھے خواب میں دکھائے گئے تھے، اب تمہاری باتوں کا جواب ثابت دیں گے۔ پھر آپ واپس تشریف لائے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کے متعلق پوچھا کہ ”میرا تو خیال ہے کہ تم وہی ہو جو مجھے خواب میں دکھائے گئے تھے، تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ میں نے اپنے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن دیکھے، مجھے انہیں دیکھ کر بڑا رنج ہوا، پھر خواب ہی میں مجھ پر وحی کی گئی کہ میں انہیں پھونک دوں، چنانچہ میں نے انہیں پھونکا تو وہ اڑ گئے، میں نے اس کی تعبیر دو جھوٹوں سے لی جو میرے بعد نکلیں گے ایک اسود غسی تھا اور دوسرا مسلمہ کذاب۔

۱۵۷۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، خواب میں میرے پاس زمین کے خزانے لائے گئے اور میرے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن رکھ دیئے گئے۔ یہ مجھ پر بڑا شاق گذرا۔ اس کے بعد مجھے وحی کی گئی کہ میں انہیں پھونک دوں۔ میں نے پھونکا تو وہ اڑ گئے۔ میں نے اس کی تعبیر دو جھوٹوں سے لی جن کے درمیان میں

(۱۵۷۶) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَقُولُ إِنْ جَعَلَ لِي مُحَمَّدٌ مِّنْ بَعْدِهِ تَبِعْتُهُ وَقَدِمَهَا فِي بَشَرٍ كَثِيرٍ مِّنْ قَوْمِهِ فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ تَابِتُ بْنُ قَيْسٍ بْنُ شَمَّاسٍ وَفِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةً جَرِيدٍ حَتَّى وَقَفَ عَلَى مُسَيْلِمَةَ فِي أَصْحَابِهِ فَقَالَ لَوْ سَأَلْتَنِي هَذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ تَعْدُوا أَمْرَ اللَّهِ فِيكَ وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللَّهُ وَإِنِّي لَأَرَاكَ الَّذِي أُرِيتُ فِيهِ مَا رَأَيْتُ وَهَذَا تَابِتٌ يُحْبِبُكَ عَنِّي ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُ عَنْ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ أَرَى الَّذِي أُرِيتُ فِيهِ مَا رَأَيْتُ فَأَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سَوَارِينَ مِّنْ ذَهَبٍ فَأَهْمَنِي شَأْنُهُمَا فَأَوْحَى إِلَيَّ فِي الْمَنَامِ أَنْ أَنْفُخَهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ بَعْدِي أَحَدُهُمَا الْعَنَسِيُّ وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةُ۔

(۱۵۷۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِخَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَ فِي كَفِّي سَوَارَن مِّنْ ذَهَبٍ فَكَبَّرًا عَلَى فَأَوْحَى إِلَيَّ أَنْ أَنْفُخَهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا فَأَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ الَّذِينَ أَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبَ صُنْعَاء



## باب ۱۱۲۶۔ قِصَّتِهِ أَهْلُ نَجْرَانَ

(۱۵۷۸) عَنْ حُذَيْفَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ جَاءَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ صَاحِبَا نَجْرَانَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدَانِ أَنْ يُلَا عِنَاهُ قَالَ فَقَالَ أَحَدُ هُمَا لِصَاحِبِهِ لَا تَفْعَلْ فَوَاللَّهِ لَئِنْ كَانَ نَبِيًّا فَلَا عَنَّا لَا نُفْلِحُ نَحْنُ وَلَا عَقِبُنَا مِنْ بَعْدِنَا قَالَا إِنَّا نُعْطِيكَ مَا سَأَلْتَنَا وَابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا أَمِينًا وَلَا تَبْعَثْ مَعَنَا إِلَّا أَمِينًا فَقَالَ لَا بُعْثَنَّ مَعَكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَاسْتَشَرَفَ لَهُ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُمْ يَا أَبَا عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَلَمَّا قَامَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَمِينٌ هَذِهِ الْأُمَّةُ۔

باب ۱۱۲۶۔ اہل نجران کا واقعہ  
۱۵۷۸۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نجران کے دوسرا عاقب اور سید، رسول اللہ ﷺ سے مباہلہ کرنے کے لئے آئے تھے۔ لیکن ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے کہا کہ ایسا نہ کرو کیونکہ خدا کی قسم! اگر یہ نبی ہوئے اور پھر بھی ہم نے ان سے مباہلہ کیا تو نہ ہم پنپ سکتے ہیں اور نہ ہمارے بعد ہماری نسلیں۔ پھر ان دونوں نے آنحضور ﷺ سے کہا کہ جو کچھ آپ کا مطالبہ ہے ہم اسے پورا کرنے کے لئے تیار ہیں آپ ہمارے ساتھ کوئی امانتدار شخص بھیج دیجئے جو بھی آدمی آپ ہمارے ساتھ بھیجیں اسے امانتدار ضرور ہونا چاہئے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ ایک ایسا آدمی بھیجوں گا جو امانت دار ہوگا اور پورا پورا امانتدار ہوگا۔ صحابہ حضور اکرم ﷺ کے فیصلے کے منتظر تھے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا: ابوعبیدہ بن الجراح! اٹھو۔ جب وہ کھڑے ہوئے تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ اس امت کے امین ہیں۔

(۱۵۷۹) عَنْ أَنَسٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَأَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ۔

۱۵۷۹۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ہر امت میں امین (امانت دار) ہوتے ہیں اور اس امت کے امین ابوعبیدہ بن الجراح ہیں۔

## باب ۱۱۲۷۔ قُدُومِ الْأَشْعَرِيِّينَ وَأَهْلِ الْيَمَنِ

(۱۵۸۰) عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ فَاسْتَحْمَلْنَاهُ فَأَبَى أَنْ يَحْمِلَنَا فَاسْتَحْمَلْنَاهُ فَحَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا ثُمَّ لَمْ يَلْبَثِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَى بِنَهَبِ إِبِلٍ فَأَمَرَ لَنَا بِخُمْسِ ذَوْدٍ فَلَمَّا قَبَضْنَاَهَا قُلْنَا تَغْفِلُنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ، لَا نُفْلِحُ بَعْدَهَا أَبَدًا فَأَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ حَلَفْتَ أَنْ لَا تَحْمِلَنَا وَقَدْ حَمَلْتَنَا قَالَ أَجَلٌ وَلَكِنْ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَإِذَا رَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ مِنْهَا وَتَحَلَّلْتُهَا۔

باب ۱۱۲۷۔ قبیلہ اشعر اور اہل یمن کی آمد  
۱۵۸۰۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم قبیلہ اشعر کے لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے سواری کے لئے جانور مانگے (غزوہ تبوک کے لئے)۔ آنحضور ﷺ نے ہمیں جانور مہیا کرنے سے معذوری ظاہر کی، ہم نے پھر آپ ﷺ سے مانگا تو آپ ﷺ نے اس مرتبہ قسم کھالی کہ میں تم لوگوں کو کوئی سواری نہیں دوں گا۔ لیکن ابھی کچھ زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی کہ غنیمت میں کچھ اونٹ آئے اور آنحضور ﷺ نے ہمیں اس میں سے پانچ اونٹوں کے دیئے جانے کا حکم عنایت فرمایا۔ جب ہم نے انہیں لے لیا تو پھر ہم نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے، آنحضور ﷺ اپنی قسم بھول گئے ہیں، ایسی صورت میں تو ہمیں کبھی کامیابی و فلاح حاصل نہیں ہو سکتی، چنانچہ میں حاضر ہوا اور عرض کی، یا رسول اللہ! پہلے آپ نے قسم کھائی تھی کہ ہمیں آپ سواری کے جانور نہیں



دینگے اور پھر آپ نے عنایت فرمائے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا ٹھیک ہے لیکن جب بھی میں کوئی قسم کھاتا ہوں اور پھر اسکے سوا دوسری صورت مجھے اس سے بہتر نظر آتی ہے تو میں وہی کرتا ہوں جو بہتر ہوتا ہے۔

۱۵۸۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا، تمہارے یہاں اہل یمن آگئے ہیں، یہ لوگ رقیق القلب، نرم دل ہوتے ہیں، ایمان یمن کا ہے اور حکمت بھی یمن کی ہے اور فخر و تکبر اونٹ والوں میں ہوتا ہے اور سکینت و وقار بکری والوں میں ہوتا ہے۔

#### باب ۱۱۲۸۔ حجة الوداع

۱۵۸۲۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے انیس غزوے کئے اور ہجرت کے بعد صرف ایک حج کیا، اس حج کے بعد پھر آپ نے کوئی حج نہیں کیا تھا یہ حج حجة الوداع تھا۔ ابواسحاق نے بیان کیا کہ دوسرا حج آپ نے (ہجرت سے پہلے) مکہ میں کیا تھا۔

۱۵۸۳۔ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا زمانہ اپنی اصل ہیئت پر آ گیا ہے، اس دن کی طرح جب اللہ نے زمین و آسمان کی تخلیق کی تھی۔ سال کے بارہ مہینے ہوتے ہیں، چار ان میں سے حرمت والے مہینے ہیں۔ تین مسلسل، ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرم (اور چوتھا) رجب مضر جو جمادی الاول اور شعبان کے درمیان میں پڑتا ہے (پھر آپ نے دریافت فرمایا) یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول کو بہتر علم ہے۔ اس پر آپ خاموش ہو گئے، ہم نے سمجھا، شاید آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے مشہور نام کے علاوہ۔ لیکن آپ نے فرمایا کیا یہ ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی کہ کیوں نہیں۔ پھر دریافت فرمایا یہ شہر کونسا ہے؟ ہم نے عرض کی کہ اللہ اور اس کے رسول کو بہتر علم ہے۔ آپ پھر خاموش ہو گئے۔ ہم نے سمجھا شاید اس کا کوئی اور نام آپ رکھیں گے۔ مشہور نام کے علاوہ۔ لیکن آپ نے فرمایا کیا یہ مکہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی کہ کیوں نہیں (یہ مکہ ہی ہے) پھر آپ نے دریافت فرمایا اور یہ دن کونسا ہے؟ ہم نے عرض کی کہ اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ بہتر علم ہے۔ پھر آپ خاموش ہو گئے اور ہم نے سمجھا شاید آپ اس کا نام اس کے مشہور نام کے سوا کوئی اور نام رکھیں گے لیکن آپ نے فرمایا کیا یہ یوم النحر (قربانی کا دن) نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی کہ کیوں نہیں۔ اس کے بعد

(۱۵۸۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَرْقُ أَفئِدَةً وَالْيَمَنُ قُلُوبًا الْإِيمَانُ يَمَانٌ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ وَالْفَخْرُ وَالْخِيَلَاءُ فِي أَصْحَابِ الْإِبِلِ وَالسَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ۔

#### باب ۱۱۲۸۔ حجة الوداع

(۱۵۸۲) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَاتِ سَعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً وَأَنَّهْ حَجَّ بَعْدَ مَا هَاجَرَ حَجَّةً وَاحِدَةً لَمْ يَحْجَّ بَعْدَهَا حَجَّةً الْوَدَاعَ قَالَ أَبُو اسْحَقَ وَبِمَكَّةَ أُخْرَى۔

(۱۵۸۳) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثَةُ أَشْهُارٍ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جَمَادَى وَشَعْبَانَ أَيْ شَهْرٌ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ ذُو الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَأَيُّ بَلَدٍ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ الْبَلَدَةُ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَأَيُّ يَوْمٍ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَأَعْرَاضُكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا وَتَتَلَقَوْنَ رَبَّكُمْ فَسَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ أَلَا فَلَ تَرْجِعُوا بَعْدِي ضَلَالًا لَا يَضُرُّكُمْ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ أَلَا لِيُبَلِّغَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَلَعَلَّ بَعْضٌ مِنْ يُبَلِّغُهُ أَنْ



يَكُونُ أَوْغَى لَهُ، مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهُ، فَكَانَ مُحَمَّدٌ إِذَا ذَكَرَهُ، يَقُولُ صَدَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ أَلَا هَلْ بَلَغَتْ مَرَّتَيْنِ

آپ نے فرمایا پس تمہارا خون اور تمہارا مال۔ محمد نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا اور تمہاری عزت تم پر اسی طرح حرام ہے جس طرح یہ دن، تمہارے اس شہر اور تمہارے اس مہینے میں اور تم بہت جلد اپنے رب سے ملو گے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں سوال کرے گا۔ ہاں، پس میرے بعد تم گمراہی میں مبتلا نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگے۔ ہاں اور جو یہاں موجود ہیں وہ ان لوگوں کو پہنچا دیں جو موجود نہیں ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ جسے وہ پہنچائیں ان میں سے کوئی ایسا بھی ہو جو یہاں بعض سننے والوں سے زیادہ اس حدیث کو محفوظ رکھ سکتا ہو۔ محمد بن سیرین جب اس حدیث کا ذکر کرتے تو فرماتے کہ محمد ﷺ نے سچ فرمایا پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا تو کیا میں نے پہنچا دیا۔ آپ ﷺ نے دوسرے یہ جملہ فرمایا۔

۱۵۸۴۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ اور آپ کے ساتھ آپ کے بعض اصحاب نے حجۃ الوداع کے موقع پر سر منڈایا تھا اور بعض دوسرے صحابہ نے ترشوالینے پر اکتفا کیا تھا۔

(۱۵۸۴) عَنْ ابْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَأَنَاسُ مِنْ أَصْحَابِهِ وَقَصَرَ بَعْضُهُمْ -

باب ۱۱۲۹۔ غزوہ تبوک اس کا نام غزوہ عسرت (تنگی کا غزوہ) بھی ہے ۱۵۸۵۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے میرے ساتھیوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا کہ میں آپ سے ان کے لئے سواری کے جانور کی درخواست کروں۔ وہ لوگ آپ کے ساتھ جیش عسرت میں شریک ہونا چاہتے تھے، یہی غزوہ تبوک ہے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے ساتھیوں نے مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے تاکہ آپ ان کے لئے سواری کے جانوروں کا انتظام کر دیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا خدا گواہ ہے میں انہیں کسی قیمت پر سواری کے جانور نہیں دے سکتا۔ میں جب آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا تو آپ غصہ میں تھے۔ اور میں اسے محسوس نہ کر سکا تھا حضور اکرم ﷺ کے انکار سے میں بہت غمگین واپس ہوا۔ یہ خوف بھی دامن گیر تھا کہ کہیں آپ کی وجہ سے مکہ نہ ہو گئے ہوں۔ میں اپنے ساتھیوں کے پاس آیا اور انہیں حضور اکرم ﷺ کے ارشاد کی خبر دی۔ لیکن ابھی زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی کہ میں نے بلال رضی اللہ عنہ کی آواز سنی۔ وہ پکار رہے تھے اے عبد اللہ بن قیس! میں نے جواب دیا تو انہوں نے کہا کہ حضور اکرم ﷺ تمہیں بلارہے ہیں۔ میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ یہ دو جوڑے

باب ۱۱۲۹۔ غَزْوَةُ تَبُوكَ وَهِيَ غَزْوَةُ الْعُسْرَةِ (۱۵۸۵) عَنْ أَبِي مُوسَى (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ أَرْسَلَنِي أَصْحَابِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ الْخُمْلَانَ لَهُمْ إِذْهُمْ مَعَهُ، فِي جَيْشِ الْعُسْرَةِ وَهِيَ غَزْوَةُ تَبُوكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنْ أَصْحَابِي أَرْسَلُونِي إِلَيْكَ لِتَحْمِلَهُمْ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُكُمْ عَلَى شَيْءٍ وَوَأَفَقْتُهُ، وَهُوَ غَضَبَانٌ وَلَا أَشْعُرُ وَرَجَعْتُ حَزِينًا مَنْ مَنَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ مَخَافَةٍ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ عَلَى فَرَجَعْتُ إِلَى أَصْحَابِي فَأَخْبَرْتُهُمُ الَّذِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا سَوِيْعَةً إِذْ سَمِعْتُ بِلَالًا يُنَادِي أَيُّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنِ قَيْسٍ فَاجْتَبَتْهُ، فَقَالَ أَجِبْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوكَ فَلَمَّا أَتَيْتُهُ، قَالَ خُذْ هَذَيْنِ الْقَرَيْنَيْنِ وَهَذَيْنِ الْقَرَيْنَيْنِ لِسِتَّةِ أَبْعَرَةٍ ابْتَا عَنْهُنَّ حِينِيذٍ مِّنْ سَعْدٍ فَانْطَلِقُ بِهِنَّ إِلَى أَصْحَابِكَ فَقُلْتُ إِنَّ اللَّهَ أَوْ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ



صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ عَلَى هَؤُلَاءِ  
فَارْكَبُوهُنَّ فَأَنْطَلَقْتُ إِلَيْهِمْ بِهِنَّ فَقُلْتُ إِنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ عَلَى هَؤُلَاءِ وَلَكِنِّي  
وَاللّٰهِ لَا أَدْعُكُمْ حَتَّى يَنْطَلِقَ مَعِيَ بَعْضُكُمْ إِلَى مَنْ  
سَمِعَ مَقَالََةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْظُنُّوا  
أَنِّي حَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا لَمْ يَقُلْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِلَىٰ إِنَّكَ عِنْدَنَا لَمُصَدِّقٌ وَلَنْفَعَلَنَّ  
مَا أَحْبَبْتَ فَأَنْطَلَقَ أَبُو مُوسَى بِنَفَرٍ مِنْهُمْ حَتَّى اتَّوَلَّ الَّذِينَ  
سَمِعُوا قَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْعَهُ  
إِيَّاهُمْ ثُمَّ إِعْطَاءَهُمْ بَعْدَ فَحَدَّثُوهُمْ بِمِثْلِ مَا حَدَّثَهُمْ  
بِهِ أَبُو مُوسَى -

اور یہ دو جوڑے لے لو، اس طرح آپ نے چھ اونٹ عنایت فرمائے ان  
اونٹوں کو آپ نے اسی وقت سعد رضی اللہ عنہ سے خریدا تھا اور فرمایا کہ  
انہیں اپنے ساتھیوں کو دے دو۔ اور انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے، یا آپ  
نے فرمایا کہ رسول اللہ (ﷺ) نے تمہاری سواری کے لئے انہیں دیا ہے،  
ان پر سوار ہو جاؤ۔ میں ان اونٹوں کو لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس گیا  
اور ان سے کہا کہ آنحضور (ﷺ) نے تمہاری سواری کے لئے عنایت فرمائے  
ہیں لیکن خدا گواہ ہے کہ اب تمہیں ان صحابہ کے پاس چلنا پڑے گا  
جنہوں نے حضور اکرم (ﷺ) کا ارشاد (جب میں نے اونٹ آپ سے مانگے  
تھے) سنا تھا۔ کہیں تم یہ خیال نہ کر بیٹھو کہ میں نے تم سے حضور اکرم (ﷺ) کے  
ارشاد کے متعلق غلط بات کہہ دی تھی انہوں نے کہا، کہ آپ کی سچائی میں  
ہمیں قطعی کوئی شبہ نہیں لیکن اگر آپ کا اصرار ہے تو ہم ایسا بھی کر لیں  
گے۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ ان میں سے چند حضرات کو لے کر ان صحابہ کے  
پاس آئے جنہوں نے حضور (ﷺ) کا وہ ارشاد سنا تھا کہ آنحضور (ﷺ) نے پہلے  
تو دینے سے انکار کیا تھا لیکن پھر عنایت فرمایا۔ ان صحابہ نے بھی اسی طرح  
حدیث بیان کی جس طرح ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کی تھی۔

(۱۵۸۶) عَنْ سَعْدِ بْنِ وَقَّاصٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) أَنَّ  
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَىٰ تَبُوكَ  
وَأَسْتَخْلَفَ عَلِيًّا فَقَالَ أَتُخَلِّفُنِي فِي الصِّبْيَانِ وَالنِّسَاءِ  
قَالَ لَا تَرْضَىٰ أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُّوسَى  
إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِي -

۱۵۸۶۔ حضرت سعد بن وقاصؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک  
کے لئے تشریف لے گئے تو علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں اپنا نائب بنایا۔ علی  
رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ آپ مجھے بچوں اور عورتوں میں چھوڑے چلے  
جا رہے ہیں؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ میرے  
لئے تم ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے لئے ہارون علیہ السلام تھے لیکن  
فرق یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

باب ۱۱۳۰۔ کعب بن مالکؓ کا واقعہ اور اللہ عزوجل

کا ارشاد ”وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا“

۱۵۸۷۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوہ تبوک کے سوا اور  
کسی غزوہ میں ایسا نہیں ہوا تھا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک نہ  
ہوا ہوں۔ البتہ غزوہ بدر میں بھی میں شریک نہیں ہوا تھا لیکن جو لوگ غزوہ  
بدر میں شریک نہیں ہو سکے تھے، ان کے متعلق حضور اکرم نے کسی قسم کی  
ناگواری کا اظہار نہیں کیا تھا۔ کیونکہ آپ اس موقع پر قریش کے قافلے کی  
تلاش میں نکلے تھے (جنگ کا ارادہ نہیں تھا) لیکن اللہ تعالیٰ کے حکم سے،  
کسی سابقہ تیاری کے بغیر آپ کی دشمنوں سے مدد بھیڑ ہو گئی اور میں لیلۃ

باب ۱۱۳۰ . حَدِيثُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَ  
قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَىٰ عَزَّوَجَلَّ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا  
(۱۵۸۷) عَنْ كَعْبِ (رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ) لَمْ  
أَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
غَزْوَةٍ غَزَاهَا إِلَّا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ غَيْرَ أَنِّي كُنْتُ  
تَخَلَّفْتُ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ وَلَمْ يُعَاتِبْ أَحَدًا تَخَلَّفَ  
عَنْهَا إِنَّمَا خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُرِيدُ عِيرَ قُرَيْشٍ حَتَّى جَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ  
عَلَىٰ غَيْرِ مِيعَادٍ وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى



اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِينَ تَوَاقْنَا عَلَى  
الْإِسْلَامِ وَمَا أَحَبُّ أَنْ لِي بِهَا مَشْهَدٌ بَدْرًا وَإِنْ  
كَانَتْ بَدْرًا أَذْكَرُ فِي النَّاسِ مِنْهَا كَانَ مِنْ خَبَرِي أَنِّي  
لَمْ أَكُنْ قَطُّ أَقْوَى وَلَا أَيْسَرُ حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِي  
تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَاللَّهُ مَا اجْتَمَعَتْ عِنْدِي قَبْلَهُ رَاحِلَتَانِ  
قَطُّ حَتَّى جَمَعْتُهُمَا فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَلَمْ يَكُنْ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ غَزْوَةً إِلَّا  
وَرَى بِغَيْرِهَا حَتَّى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ غَزَاهَا رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرِّ شَدِيدٍ وَاسْتَقْبَلَ  
سَفَرًا بَعِيدًا وَمَفَازًا وَعَدُوًّا كَثِيرًا فَجَلَّى لِلْمُسْلِمِينَ  
أَمْرَهُمْ لِيَتَأَهَّبُوا أَهْبَةً غَزْوِهِمْ فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِي  
يُرِيدُ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كَثِيرٌ وَلَا يَجْمَعُهُمْ كِتَابٌ حَافِظٌ يُرِيدُ  
الدِّيُونَ قَالَ كَعْبٌ فَمَا رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَتَغَيَّبَ إِلَّا ظَنَّ  
أَنْ سَيُخْفَى لَهُ مَا لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ وَحَى اللَّهُ وَغَزَا رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْغَزْوَةَ حِينَ طَابَتِ  
الثَّمَارُ وَالظَّلَالُ وَتَجَهَّزَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ فَطَفِقْتُ أَغْدُولِكِي أَتَجَهَّزُ  
مَعَهُمْ فَأَرْجِعُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا فَأَقُولُ فِي نَفْسِي أَنَا  
قَادِرٌ عَلَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ يَتَمَادَى بِي حَتَّى اشْتَدَّ بِالنَّاسِ  
الْحَدُّ فَاصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ وَلَمْ أَقْضِ مِنْ جَهَازِي شَيْئًا فَقُلْتُ  
أَتَجَهَّزُ بَعْدَهُ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ ثُمَّ الْحَقُّهُمْ فَعَدَوْتُ بَعْدَ  
أَنْ فَصَلُّوا لَا تَجَهَّزْ فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا ثُمَّ  
عَدَوْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ بِي حَقٌّ  
أَسْرَعُوا وَتَفَارَطَ الْغَزْوُ وَهَمَمْتُ أَنْ أَرْتَحِلَ  
فَادْرِكَهُمْ وَلَيْتَنِي فَعَلْتُ فَلَمْ يَقْدَرْ لِي ذَلِكَ فَكُنْتُ إِذَا  
خَرَجْتُ فِي النَّاسِ بَعْدَ خُرُوجِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطُفْتُ فِيهِمْ أَحْزَنِي أَنِّي لَا أَرَى  
إِلَّا رَجُلًا مَغْمُومًا عَلَيْهِ النِّفَاقُ أَوْ رَجُلًا مِمَّنْ عَذَرَ

عقبہ میں (انصار کے ساتھ) حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ یہ  
وہی رات ہے جس میں ہم نے (مکہ میں) اسلام کے لئے عہد کیا تھا اور  
مجھے تو یہ غزوہ بدر سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ اگرچہ بدر کا لوگوں کی زبانوں  
پر چرچا بہت ہے۔ میرا واقعہ یہ ہے کہ میں اپنی زندگی میں کبھی اتنا قوی اور  
اتنا صاحب مال نہیں ہوا تھا جتنا اس موقع پر۔ جب کہ میں حضور اکرم ﷺ  
کے ساتھ تبوک کے غزوے میں شریک نہیں ہو سکا تھا۔ خدا گواہ ہے کہ اس  
سے پہلے کبھی میرے پاس دواونٹ جمع نہیں ہوئے تھے لیکن اس موقع پر  
میرے پاس دواونٹ تھے۔ حضور اکرم ﷺ جب کبھی کسی غزوے کے لئے  
تشریف لے جاتے تو آپ اس کے لئے ذومعنی الفاظ استعمال کیا کرتے  
تھے (تاکہ معاملہ راز میں رہے) لیکن اس غزوہ کا جب موقع آیا تو گرمی  
بڑی شدید تھی۔ سفر بھی بہت طویل تھا۔ بیابانی راستہ اور دشمن کی فوج کی  
کثرت تعداد۔ تمام مشکلات سامنے تھیں۔ اس لئے حضور اکرم نے  
مسلمانوں سے اس غزوہ کے متعلق بہت صراحت کے ساتھ بتا دیا تھا تاکہ  
اس کے مطابق پوری طرح تیاری کر لیں۔ چنانچہ آپ نے اس سمت کی  
بھی نشان دہی کر دی جدھر سے آپ کا جانے کا ارادہ تھا۔ مسلمان بھی  
آپ کے ساتھ بہت تھے۔ اتنے کہ کسی رجسٹر میں سب کے ناموں کا  
اندراج بھی مشکل تھا۔ کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ کوئی بھی شخص اگر  
اس غزوے میں شریک نہ ہونا چاہتا تو وہ یہ خیال کر سکتا تھا کہ اس کی غیر  
حاضری کا کسی کو پتہ نہیں چلے گا (شکر کی کثرت کی وجہ سے) (الایہ کہ اس  
کے متعلق وحی نازل ہو حضور اکرم ﷺ جب اس غزوے کے لئے تشریف  
لے جا رہے تھے تو پھل پکنے کا زمانہ تھا اور سایہ میں بیٹھ کر لوگ لطف اندوز  
ہوتے تھے۔ حضور اکرم ﷺ بھی تیاریوں میں مصروف تھے اور آپ کے  
ساتھ مسلمان بھی۔ لیکن میں روزانہ یہ سوچا کرتا تھا کہ کل سے میں بھی  
تیاری کروں گا۔ اور اس طرح ہر روز اسے نالتا رہا۔ مجھے اس کا یقین تھا کہ  
میں تیاری کر لوں گا، مجھے ذرائع میسر ہیں۔ یونہی وقت گزرتا رہا۔ اور آخر  
لوگوں نے اپنی تیاریاں مکمل بھی کر لیں اور حضور اکرم ﷺ مسلمانوں کو  
ساتھ لے کر روانہ ہو گئے، اس وقت تک میں نے کوئی تیاری نہیں کی تھی۔  
اس موقع پر بھی میں نے اپنے دل کو یہی کہہ کر سمجھا لیا کہ کل یا پرسوں تک  
تیاری کر لوں گا اور پھر لشکر سے جا ملوں گا کوچ کے بعد دوسرے دن میں  
نے تیاری کے لئے سوچا لیکن اس دن بھی کوئی تیاری نہیں کی۔ پھر تیسرے



اللَّهُ مِنَ الضُّعْفَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَلَغَ تَبُوكَ فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ بِتَبُوكَ مَا فَعَلَ كَعْبٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي سَلَمَةَ يَارَسُولَ اللَّهِ حَبَسَهُ بُرْدَاهُ وَنَظَرُهُ فِي عِطْفِيهِ فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بئسَ مَا قُلْتَ وَاللَّهِ يَارَسُولَ اللَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ فَلَمَّا بَلَغَنِي أَنَّهُ تَوَجَّهَ قَافِلًا حَضَرَنِي هَمِيٌّ وَطَفِئْتُ أَتَذَكُّرُ الْكَذِبَ وَأَقُولُ بِمَاذَا أَخْرَجَ مِنْ سَخَطِهِ غَدًا وَاسْتَعْنْتُ عَلَى ذَلِكَ بِكُلِّ ذِي رَأْيٍ مِّنْ أَهْلِي فَلَمَّا قِيلَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَظَلَ قَادِمًا زَاخَ عَنِّي الْبَاطِلُ وَعَرَفْتُ أَنِّي لَنْ أَخْرَجَ مِنْهُ أَبَدًا بِشَيْءٍ فِيهِ كَذِبٌ فَاجْمَعْتُ صِدْقَهُ وَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَادِمًا وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَيَرْكَعُ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَعَلَ ذَلِكَ جَاءَهُ الْمُخَلَّفُونَ فَطَفِقُوا يَعْذِرُونَ إِلَيْهِ وَيَحْلِفُونَ لَهُ وَكَانُوا بِضِعَّةٍ وَثَمَانِينَ رَجُلًا فَقَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَانِيَتَهُمْ وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَوَكَّلَ سَرَائِرَهُمْ إِلَى اللَّهِ فَجِئَتْهُ فَلَمَّا سَلِمْتُ عَلَيْهِ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْصَبِ ثُمَّ قَالَ تَعَالِ فَجِئْتُ أَمْشِي حَتَّى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِي مَا خَلَفَكَ أَلَمْ تَكُنْ قَدِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ فَقُلْتُ بَلَى إِنِّي وَاللَّهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا لَرَأَيْتُ أَنَّ سَاخِرُجَ مِنْ سَخَطِهِ بَعْدِي وَلَقَدْ أُعْطِيتُ جَدَلًا وَلَكِنِّي وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيثَ كَذِبٍ تَرْضَى بِهِ عَنِّي لَيُوشِكَنَّ اللَّهُ أَنْ يُسَخِّطَكَ عَلَيَّ وَلَئِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيثَ صِدْقٍ تَجِدُ عَلَيَّ فِيهِ إِنِّي لَا رَجُوفِيهِ عَفْوَالَهُ لَا وَاللَّهِ مَا كَانَ لِي مِنْ عُذْرٍ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْوَى وَلَا أَيْسَرُ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دن کے لئے سوچا اور اس دن بھی کوئی تیاری نہیں کی۔ یوں وقت گزرتا گیا اور اسلامی لشکر بہت آگے بڑھ گیا۔ غزوہ میں شرکت میرے لئے بہت دور کی بات ہوگئی اور میں یہی ارادہ کرتا رہا کہ یہاں سے چل کر انہیں پالوں گا۔ کاش میں نے ایسا کر لیا ہوتا لیکن یہ میرے مقدر میں نہیں تھا۔ حضور اکرم ﷺ کے تشریف لے جانے کے بعد جب میں باہر نکلتا تو مجھے بزارنج ہوتا کیونکہ یا تو وہ لوگ نظر آتے جن کے چہروں سے نفاق ٹپکتا تھا۔ یا پھر وہ لوگ جنہیں اللہ تعالیٰ نے معذور اور ضعیف قرار دے دیا تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے میرے متعلق کسی سے کچھ نہیں پوچھا تھا لیکن جب آپ تبوک پہنچ گئے تو وہیں ایک مجلس میں آپ نے دریافت فرمایا کہ کعب نے کیا کیا۔ بنو سلمہ کے ایک صاحب نے کہا کہ یا رسول اللہ! اس کے کبر و غرور نے اسے آنے نہیں دیا اس پر معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بولے۔ تم نے بڑی بات کہی۔ یا رسول اللہ (ﷺ)! خدا گواہ ہے ہمیں ان کے متعلق خیر کے سوا اور کچھ معلوم نہیں، آنحضور ﷺ نے کچھ نہیں فرمایا۔ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب مجھے معلوم ہوا کہ آنحضور ﷺ واپس تشریف لا رہے ہیں، تو اب مجھ پر فکر و تردد سوار ہوا اور میرا ذہن کوئی ایسا جھوٹا بہانہ تلاش کرنے لگا جس سے میں کل آنحضور ﷺ کی ناراضگی سے بچ سکوں، اپنے گھر کے ہر ذی رائے سے اس کے متعلق میں نے مشورہ لیا۔ لیکن جب مجھے معلوم ہوا کہ آنحضور ﷺ مدینہ سے بالکل قریب آچکے ہیں تو باطل خیالات میرے ذہن سے چھٹ گئے اور مجھے یقین ہو گیا کہ اس معاملہ میں جھوٹ بول کر میں اپنے آپ کو کسی طرح محفوظ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ میں نے سچی بات کہنے کا پختہ ارادہ کر لیا۔ صبح کے وقت حضور اکرم ﷺ تشریف لائے۔ جب آپ کسی سفر سے واپس تشریف لاتے تو یہ آپ کی عادت تھی کہ پہلے مسجد میں تشریف لے جاتے اور دو رکعت نماز پڑھتے۔ پھر لوگوں کے ساتھ مجلس میں بیٹھتے۔ دستور کے مطابق جب آپ فارغ ہو چکے تو آپ کی خدمت میں وہ لوگ آئے جو غزوہ میں شریک نہیں ہو سکے تھے اور قسم کھا کھا کر اپنے عذر بیان کرنے لگے، ایسے لوگوں کی تعداد تقریباً اسی تھی۔ حضور اکرم ﷺ نے ان کے ظاہر کو قبول فرمایا، ان سے عہد لیا، ان کے لئے مغفرت کی دعا کی اور ان کے باطن کو اللہ کے سپرد کیا اس کے بعد میں حاضر ہوا۔ میں نے سلام کیا تو آپ مسکرائے۔ آپ کی مسکراہٹ میں تلخی تھی۔ پھر فرمایا آؤ۔ میں چند



وَسَلَّمَ أَمَّا هَذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقُمُ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ فِيكَ  
فَقُضِيَ وَثَارَ رَجَالٍ مِّنْ بَنِي سَلَمَةَ فَاتَّبَعُونِي فَقَالُوا  
لِي وَاللَّهِ مَا عَلِمْنَا أَنَّكَ أَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ هَذَا وَلَقَدْ  
عَجَزْتَ أَنْ لَا تَكُونَ أَعْتَذَرْتَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا أَعْتَذَرَ إِلَيْهِ الْمُتَخَلِّفُونَ قَدْ كَانَ  
كَافِيكَ ذَنْبِكَ اسْتَغْفَارُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَكَ فَوَاللَّهِ مَا زَالُوا يُؤَيَّبُونِي حَقٌّ أَرَدْتُ أَنْ  
أَرْجِعَ فَأُكَذِّبَ نَفْسِي ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ هَلْ لَقِيَ هَذَا  
مَعِيَ أَحَدٌ قَالُوا نَعَمْ رَجُلَانِ قَالَا مِثْلَ مَا قُلْتَ فَقِيلَ  
لَهُمَا مِثْلَ مَا قِيلَ لَكَ فَقُلْتُ مَنْ هُمَا قَالُوا مَرَارَةُ بْنُ  
الرَّبِيعِ الْعُمَرِيُّ وَهَلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ الْوَاقِفِيُّ فَذَكَرُوا إِلَيَّ  
رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا فِيهِمَا أُسُوءُ  
فَمَضَيْتُ حِينَ ذَكَرُوهُمَا إِلَيَّ وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ مِنْ  
بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ فَاجْتَنَبْنَا النَّاسَ وَتَغَيَّرُوا لَنَا حَقٌّ  
تَنَكَّرْتُ فِي نَفْسِي الْأَرْضُ فَمَا هِيَ الَّتِي أَعْرِفُ  
فَلَبِثْنَا عَلَى ذَلِكَ خَمْسِينَ لَيْلَةً فَأَمَّا صَاحِبَايَ  
فَاسْتَكْنَا وَقَعَدَا فِي بُيُوتِهِمَا بَيْكِيَانِ وَأَمَّا أَنَا فَكُنْتُ  
أَشَبَّ الْقَوْمِ وَأَجْلَدَهُمْ فَكُنْتُ أَخْرُجُ فَاشْهَدُ الصَّلَاةَ  
مَعَ الْمُسْلِمِينَ وَأَطُوفُ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يُكَلِّمُنِي  
أَحَدٌ وَآتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَلِمَ  
عَلَيْهِ وَهُوَ فِي مَجْلِسِهِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَأَقُولُ فِي نَفْسِي  
هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بَرْدَ السَّلَامِ عَلَيَّ أَمْ لَا ثُمَّ أَصْلِي قَرِيبًا  
مِّنْهُ فَأَسَارِقُهُ النَّظَرَ فَإِذَا أَقْبَلْتُ عَلَى صَلَاتِي أَقْبَلَ إِلَيَّ  
وَإِذَا التَّفَتُّ نَحْوَهُ أَعْرَضَ عَنِّي حَتَّى إِذَا طَالَ عَلَيَّ  
ذَلِكَ مِنْ جَفْوَةِ النَّاسِ مَشَيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ  
حَائِطِ أَبِي قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّي وَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ  
فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَاللَّهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَقُلْتُ  
يَا أَبَا قَتَادَةَ أَنْشِدْكَ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُنِي أَحَبُّ اللَّهُ  
وَرَسُولُهُ فَسَكَتَ فَعُدْتُ لَهُ فَنَشَدْتُهُ فَسَكَتَ

قدم چل کر آپ کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ تم  
غزوہ میں کیوں شریک نہیں ہوئے کیا تم نے کوئی سواری نہیں خریدی تھی؟  
میں نے عرض کی میرے پاس سواری موجود تھی، خدا گواہ ہے، اگر میں  
آپ کے سوا کسی دنیا دار شخص کے سامنے آج بیٹھا ہوا ہوتا تو کوئی عذر گھر  
کر اس کی ناراضگی سے بچ سکتا تھا۔ مجھے خوبصورتی اور صفائی کے ساتھ  
گفتگو کا سلیقہ حاصل ہے لیکن خدا گواہ ہے مجھے یقین ہے کہ اگر آج میں  
آپ کے سامنے کوئی جھوٹا عذر بیان کر کے آپ کو راضی کر لوں تو بہت جلد  
اللہ تعالیٰ آپ کو مجھ سے ناراض کر دے گا اس کی بجائے اگر میں آپ سے  
سچی بات بیان کر دوں تو یقیناً آنحضور ﷺ کو میری طرف سے کبیدگی ہوگی  
لیکن اللہ سے مجھے عفو و درگزر کی پوری امید ہے۔ نہیں، خدا گواہ ہے مجھے  
کوئی عذر نہیں تھا، خدا گواہ ہے، اس وقت سے پہلے کبھی میں اتنا قوی اور  
فارغ البال نہیں تھا اور پھر بھی میں آپ کے ساتھ شریک نہیں  
ہو سکا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ انہوں نے سچی بات بتادی ہے۔ اچھا  
اب جاؤ، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہارے بارے میں خود کوئی فیصلہ کر  
دے۔ میں اٹھ گیا اور میرے پیچھے بنو سلمہ کے کچھ افراد بھی دوڑے ہوئے  
آئے اور مجھ سے کہنے لگے کہ بخدا! ہمیں تمہارے متعلق یہ معلوم نہیں تھا  
کہ اس سے پہلے تم نے کوئی گناہ کیا ہے اور تم نے بڑی کوتاہی کی کہ حضور  
اکرم ﷺ کے سامنے ویسا ہی کوئی عذر نہیں بیان کیا جیسا دوسرے نہ شریک  
ہونے والوں نے بیان کر دیا تھا، تمہارے گناہ کے لئے تمہارے لئے  
حضور اکرم کا استغفار ہی کافی ہو جاتا، بخدا! ان لوگوں نے مجھے اس پر اتنی  
ملامت کی کہ مجھے خیال آیا کہ واپس جا کر حضور اکرم ﷺ سے کوئی جھوٹا  
عذر کر آؤں۔ پھر میں نے ان سے پوچھا کیا میرے علاوہ کسی اور نے بھی  
مجھ جیسا عذر بیان کیا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ ہاں دو حضرات نے اسی  
طرح معذرت کی جس طرح تم نے کی اور انہیں جواب بھی وہی ملا جو تمہیں  
ملا۔ میں نے پوچھا کہ ان کے نام کیا ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ مرارہ بن  
ربیع عمروی اور ہلال بن امیہ واقفی رضی اللہ عنہما۔ ان دو ایسے صحابہ کا نام  
انہوں نے لے دیا تھا جو صالح تھے اور بدر کی جنگ میں شریک ہوئے  
تھے، ان کا طرز عمل میرے لئے نمونہ بن گیا۔ چنانچہ انہوں نے جب ان  
حضرات کا نام لیا تو میں اپنے گھر چلا آیا اور حضور اکرم ﷺ نے ہم سے  
بات چیت کرنے کی ممانعت کر دی۔ بہت سے جو غزوے میں شریک نہیں



فَعُدْتُ لَهُ، فَنَشَدْتُهُ، فَقَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، أَعْلَمُ  
فَقَاضَتْ عَيْنَايَ وَتَوَلَّيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ قَالَ  
فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي بِسُوقِ الْمَدِينَةِ إِذَا نَبْطِيٌّ مِّنْ أُنْبَاطِ  
أَهْلِ الشَّامِ مِمَّنْ قَدِمَ بِالطَّعَامِ يَبِيعُهُ، بِالْمَدِينَةِ يَقُولُ  
مَنْ يَدُلُّ عَلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ فَطَفِقَ النَّاسُ يُشِيرُونَ  
لَهُ، حَتَّى إِذَا جَاءَنِي دَفَعَ إِلَيَّ كِتَابًا مِّنْ مَّلِكِ غَسَّانَ  
فَإِذَا فِيهِ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ، قَدْ بَلَغَنِي أَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ  
جَفَاكَ وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللَّهُ بَدَارَ هَوَانٍ وَلَا مَضِيعَةٍ  
فَالْحَقُّ بِنَاوَأْسِكَ فَقُلْتُ لَمَّا قَرَأْتُهَا وَهَذَا أَيْضًا مِّنَ  
الْبَلَاءِ فَتَيَمَّمْتُ بِهَا التَّنَوُّرَ فَسَجَرْتُهُ، بِهَا حَتَّى إِذَا  
مَضَتْ أَرْبَعُونَ لَيْلَةً مِّنَ الْخَمْسِينَ إِذَا رَسُولُ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا تَبْنِي فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَعْتَزَلَ أَمْرَاتِكَ  
فَقُلْتُ أَطْلِقُهَا أَمْ مَّاذَا أَفْعَلُ قَالَ لَا بَلٍ اْعْتَزِلْهَا وَلَا  
تَقْرُبْهَا وَارْسَلْ إِلَى صَاحِبِي مِثْلَ ذَلِكَ فَقُلْتُ  
لَا مَرَاتِي الْحَقِيقِي بِأَهْلِكَ فَتَكُونِي عِنْدَهُمْ حَتَّى  
يَقْضِيَ اللَّهُ فِي هَذَا الْأَمْرِ قَالَ كَعْبٌ فَجَاءَتْ امْرَأَةٌ  
هَلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ شَيْخٌ ضَائِعٌ  
لَيْسَ لَهُ، خَادِمٌ فَهَلْ تَكْرَهُ أَنْ أَخْدُمَهُ، قَالَ وَلَكِنْ لَا  
يَقْرَبُكَ قَالَ إِنَّهُ، وَاللَّهِ مَا بِهِ حَرَكَةٌ إِلَى شَيْءٍ وَاللَّهِ  
مَا زَالَ يَبْكِي مُنْذُ كَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ إِلَى يَوْمِهِ هَذَا  
فَقَالَ لِي بَعْضُ أَهْلِي لَوْ اسْتَأْذَنْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَمْرَاتِكَ كَمَا أَذِنَ لَامْرَأَةِ هَلَالَ  
بْنِ أُمَيَّةَ أَنْ تَخْدُمَهُ، فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا اسْتَأْذَنُ فِيهَا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيَنِي مَا  
يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنْتَهُ،  
فِيهَا وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ فَلَبِثْتُ بَعْدَ ذَلِكَ عَشْرَ لَيَالٍ  
حَتَّى كَمَلْتُ لَنَا خَمْسُونَ لَيْلَةً مِّنْ حِينِ نَهَى رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِنَا فَلَمَّا صَلَّيْتُ

ہوئے تھے ان میں سے صرف ہم تین سے۔ لوگ ہم سے الگ تھلگ  
رہنے لگے اور سب لوگ بدل گئے، ایسا محسوس ہوتا تھا کہ ساری کائنات  
بدل گئی ہے۔ ہمارا اس سے کوئی واسطہ ہی نہیں ہے۔ پچاس دن تک ہم  
اسی طرح رہے میرے دوست تھیوں (یعنی مرارہ اور ہلال رضی اللہ عنہما)  
نے تو اپنے گھروں سے نکلنا ہی چھوڑ دیا بس روتے رہتے تھے لیکن میرے  
اندر ہمت و جرات تھی۔ میں باہر نکلتا تھا۔ لیکن مجھ سے بولتا کوئی نہ تھا۔  
میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں بھی حاضر ہوتا تھا۔ آپ ﷺ کو سلام  
کرتا۔ جب آپ ﷺ نماز کے بعد مجلس میں بیٹھتے تھے۔ میں اس کی جستجو  
میں لگا رہتا تھا کہ دیکھوں سلام کے جواب میں حضور اکرم ﷺ کے مبارک  
ہونٹ ہلے یا نہیں۔ پھر آپ کے قریب ہی نماز پڑھنے لگ جاتا اور آپ کو  
کنکھوں سے دیکھتا رہتا۔ جب میں اپنی نماز میں مشغول ہو جاتا، تو  
آنحضور ﷺ میری طرف دیکھتے لیکن جونہی میں آپ کی طرف دیکھتا  
آپ چہرہ پھیر لیتے۔ آخر جب اس طرح لوگوں کی بے رخی بڑھتی ہی گئی تو  
میں (ایک دن) ابوقنادہ رضی اللہ عنہ کے باغ کی دیوار پر چڑھ گیا۔ وہ  
میرے چچا زاد بھائی تھے اور مجھے ان سے بہت تعلق خاطر تھا۔ میں نے  
انہیں سلام کیا لیکن خدا گواہ ہے انہوں نے بھی میرے سلام کا جواب نہیں  
دیا۔ میں نے کہا ابوقنادہ! تمہیں اللہ کا واسطہ، کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ اور  
اور اس کے رسول سے مجھے کتنی محبت ہے؟ انہوں نے کوئی جواب نہیں  
دیا۔ میں نے دوبارہ ان سے یہی سوال کیا خدا کا واسطہ دے کر۔ لیکن اب  
بھی وہ خاموش تھے۔ پھر میں نے اللہ کا واسطہ دے کر ان سے یہی سوال  
کیا۔ اس مرتبہ انہوں نے صرف اتنا کہا کہ اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ  
علم ہے۔ اس پر میرے آنسو پھوٹ پڑے۔ میں واپس چلا آیا اور دیوار پر  
چڑھ کر (نیچے باہر) اتر آیا۔ آپ نے بیان کیا کہ ایک دن میں مدینہ کے  
بازار میں جا رہا تھا کہ شام کا ایک کاشتکار جو غلہ فروخت کرنے مدینہ آیا تھا  
پوچھ رہا تھا کہ کعب بن مالک کہاں رہتے ہیں۔ لوگوں نے میری طرف  
اشارہ کیا تو وہ میرے پاس آیا اور ملک غسان کا ایک خط مجھے دیا اس خط  
میں یہ تحریر تھا۔ ”اما بعد! مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہارے صاحب (یعنی حضور  
اکرم ﷺ) تمہارے ساتھ زیادتی کرنے لگے ہیں، اللہ تعالیٰ نے تمہیں  
کوئی ذلیل نہیں پیدا کیا ہے کہ تمہارا حق ضائع کیا جائے۔ تم ہمارے  
یہاں آ جاؤ ہم تمہارے ساتھ بہتر سے بہتر معاملہ کریں گے۔“ جب میں



صَلَاةَ الْفَجْرِ صُبْحَ خَمْسِينَ لَيْلَةً وَأَنَا عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ  
مِنْ بُيُوتِنَا فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عَلَى الْحَالِ الَّتِي ذَكَرَ اللَّهُ  
قَدْ ضَاقَتْ نَفْسِي وَضَاقَتْ عَلَى الْأَرْضِ بِمَا  
رَجَبْتُ سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِخٍ أَوْفَى عَلَى جَبَلٍ سَلَعٍ  
بِأَعْلَى صَوْتِهِ يَا كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ أَبْشِرْ قَالَ فَخَرَرْتُ  
سَاجِدًا وَ عَرَفْتُ أَنَّ قَدْ جَاءَ فَرَجٌ وَأَذَنَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَوْبَةِ اللَّهِ عَلَيْنَا حِينَ صَلَّيْ  
صَلَاةَ الْفَجْرِ فَذَهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُونَنَا وَذَهَبَ قَبْلَ  
صَاحِبِي مُبَشِّرُونَ وَرَكَضَ إِلَيَّ رَجُلٌ فَرَسًا وَسَعَى  
سَاعٍ مِنْ أَسْلَمَ فَأَوْفَى عَلَى الْجَبَلِ وَكَانَ الصَّوْتُ  
أَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ فَلَمَّا جَاءَ نَبِيَّ الَّذِي سَمِعْتُ  
صَوْتَهُ يُبَشِّرُنِي نَزَعْتُ لَهُ تَوْبَتِي فَكَسَوْتُهُ إِيَّاهُمَا  
يُبَشِّرَاهُ وَاللَّهُ مَا أَمْلِكُ غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ وَاسْتَعَرْتُ  
تَوْبَتَيْنِ فَلَبِسْتُهُمَا وَأَنْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَتَلَقَّانِي النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا يُهَنُّونَنِي  
بِالتَّوْبَةِ يَقُولُونَ لِي تَهْنِكَ تَوْبَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ قَالَ كَعْبُ  
حَتَّى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ حَوْلَهُ النَّاسُ فَقَامَ إِلَيَّ طَلْحَةُ بْنُ  
عُبَيْدِ اللَّهِ يُهْرَوِلُ حَتَّى صَافَحَنِي وَهَنَانِي وَاللَّهُ مَا قَامَ  
إِلَيَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ غَيْرَهُ وَلَا أَنْسَاهَا لَطْلَحَةَ  
قَالَ كَعْبُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُورِ أَبْشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَرَّ  
عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدْتُكَ أُمُّكَ قَالَ قُلْتُ أَمِنْ عِنْدِكَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ قَالَ لَا بَلْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ  
وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا  
سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتَّى كَانَهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَكُنَّا نَعْرِفُ  
ذَلِكَ مِنْهُ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ  
وَالِى رَسُولِ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

نے یہ خط پڑھا تو میں نے کہا کہ یہ ایک اور مصیبت آگئی۔ میں نے اس  
خط کو تنور میں جلادیا، ان پچاس دنوں میں سے جب چالیس دن گزر چکے  
تھے تو رسول اللہ ﷺ کے قاصد میرے پاس آئے اور کہا کہ حضور اکرم ﷺ  
نے تمہیں حکم دیا ہے کہ اپنی بیوی کے بھی قریب نہ جاؤ۔ میں نے پوچھا،  
میں اسے طلاق دے دوں یا پھر مجھے کیا کرنا چاہئے؟ انہوں نے بتایا کہ  
نہیں صرف ان سے جدا رہو، ان کے قریب نہ جاؤ۔ میرے دونوں  
ساتھیوں کو (جنہوں نے میری طرح معذرت کی تھی) بھی یہی حکم آپ  
نے بھیجا تھا۔ میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ اب اپنے میکے چلی جاؤ۔ اور  
اس وقت تک وہیں رہو جب تک اللہ تعالیٰ اس معاملے میں کوئی فیصلہ کر  
دے۔ کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ (جن کا  
مقاطعہ ہوا تھا) کی بیوی حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور  
عرض کی یا رسول اللہ! ہلال بن امیہ بہت ہی بوڑھے اور ناتواں ہیں، ان  
کے پاس کوئی خادم بھی نہیں ہے کیا اگر میں ان کی خدمت کر دیا کروں تو  
آپ ناپسند فرمائیں گے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ صرف ان سے  
صحبت نہ کرو، انہوں نے عرض کی خدا گواہ ہے وہ تو کسی چیز کے لئے حرکت  
بھی نہیں کر سکتے جب سے یہ عتاب ان پر ہوا ہے وہ دن ہے اور آج کا  
دن، ان کے آنسو تھمنے کو نہیں آتے۔ میرے گھر کے بعض افراد نے کہا کہ  
جس طرح ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کی بیوی کو ان کی خدمت میں رہنے  
کی اجازت آنحضور ﷺ نے دے دی ہے آپ بھی اسی طرح کی اجازت  
آنحضور ﷺ سے لے لیجئے۔ میں نے کہا نہیں خدا کی قسم! میں اس کے  
لئے آنحضور ﷺ سے اجازت نہیں لوں گا۔ میں جوان ہوں۔ معلوم نہیں جب  
اجازت لینے جاؤں تو آنحضور ﷺ کیا فرمائیں۔ اس طرح دس دن اور  
گزر گئے اور جب سے آنحضور ﷺ نے ہم سے بات چیت کرنے کی ممانعت  
نعت فرمائی تھی اس کے پچاس دن پورے ہو گئے۔ پچاسویں رات کی صبح  
کو جب میں فجر کی نماز پڑھ چکا اور اپنے گھر کی چھت پر بیٹھا ہوا تھا اس  
طرح جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے۔ میرا دم گھٹا جا رہا تھا اور زمین اپنی  
تمام وسعتوں کے باوجود میرے لئے تنگ ہوتی رہا رہی تھی۔ کہ میں نے  
ایک پکارنے والی کی آواز سنی جبل سلع پر چڑھ کر کوئی بلند آواز سے کہہ رہا  
تھا اے کعب بن مالک! تمہیں بشارت ہو۔ انہوں نے بیان کیا کہ یہ سنتے  
ہی میں سجدے میں گر پڑا اور مجھے یقین ہو گیا کہ اب کشائش ہو جائے گی۔



وَسَلَّمَ أَمْسِكَ عَلَيْكَ بَعْضَ مَا لَكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ  
فَإِنِّي أَمْسِكُ سَهْمِي الَّذِي بِخَيْرٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ إِنَّمَا نَجَّانِي بِالصِّدْقِ وَإِنْ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ  
لَا أُحَدِّثَ إِلَّا صِدْقًا مَا بَقِيْتُ فَوَاللَّهِ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا  
مِّنَ الْمُسْلِمِينَ أَبْلَاهُ اللَّهُ فِي صِدْقِ الْحَدِيثِ مُنْذُ  
ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَحْسَنَ مِمَّا أَبْلَانِي مَا تَعَمَّدْتُ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ  
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى يَوْمِي هَذَا  
كَذِبًا وَإِنِّي لَا رَجُوءَ أَنْ يَحْفَظَنِي اللَّهُ فِيمَا بَقِيْتُ وَ  
أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ  
تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ إِلَى قَوْلِهِ وَكُونُوا  
مَعَ الصَّادِقِينَ فَوَاللَّهِ مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ قَطُّ  
بَعْدَ أَنْ هَدَانِي لِلْإِسْلَامِ أَعْظَمَ فِي نَفْسِي مِنْ صِدْقِي  
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا أَكُونَ كَذِبْتُهُ  
فَأَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِينَ كَذَبُوا فَإِنَّ اللَّهَ قَالَ لِلَّذِينَ  
كَذَبُوا حِينَ أَنْزَلَ الْوَحْيَ شَرًّا مَا قَالَ لِأَحَدٍ فَقَالَ  
تَبَارَكَ وَتَعَالَى سَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَى  
قَوْلِهِ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَى عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ قَالَ  
كَعْبٌ وَكُنَّا تَخْلِفْنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ عَنْ أَمْرِ أُولَئِكَ الَّذِينَ  
قَبْلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ  
حَلَفُوا لَهُ فَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَأَرْجَأَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَنَا حَتَّى قَضَى اللَّهُ فِيهِ فَبِذَلِكَ  
قَالَ اللَّهُ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِفُوا وَلَيْسَ الَّذِي  
ذَكَرَ اللَّهُ مِمَّا خُلِفْنَا عَنِ الْغَزْوِ إِنَّمَا هُوَ تَخْلِيفُهُ إِيَّانَا  
وَأَرْجَاءُ هُوَ أَمْرَنَا عَمَّنْ حَلَفَ لَهُ وَاعْتَذَرَ إِلَيْهِ فَقَبِلَ  
مِنْهُ -

فجر کی نماز کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اللہ کی بارگاہ میں ہماری توبہ کی قبولیت کا اعلان کر دیا تھا۔ لوگ میرے یہاں بشارت دینے کے لئے آنے لگے۔ اور میرے دو ساتھیوں کو بھی جا کر بشارت دی۔ ایک صاحب (زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ) اپنا گھوڑا دوڑائے آ رہے تھے، ادھر قبیلہ اسلم کے ایک صحابی نے پہاڑی پر چڑھ کر (آواز دی) اور آواز گھوڑے سے زیادہ تیز تھی۔ جن صحابی نے (سُلع پہاڑی پر سے) آواز دی تھی جب وہ میرے پاس بشارت دینے آئے تو اپنے دونوں کپڑے اتار کر اس بشارت کی خوشی میں میں نے انہیں دے دیئے خدا گواہ کہ اس وقت ان دو کپڑوں کے سوا (دینے کے لائق) اور میری ملکیت میں کوئی چیز نہیں تھی۔ پھر میں نے (ابوقحادہ رضی اللہ عنہ سے) دو کپڑے مانگ کر پہنے اور حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جوق درجوق لوگ مجھ سے ملاقات کرتے جاتے تھے اور مجھے توبہ کی قبولیت پر بشارت دیتے جاتے تھے۔ کہتے تھے اللہ کی بارگاہ میں توبہ کی قبولیت مبارک ہو۔ کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، آخر میں مسجد میں داخل ہوا۔ حضور اکرم ﷺ تشریف رکھتے تھے۔ چاروں طرف صحابہ کا مجمع تھا۔ طلحہ بن عبید اللہ دوڑ کر میری طرف بڑھے اور مجھ سے مصافحہ کیا اور مبارکباد دی۔ خدا گواہ ہے (وہاں موجود) مہاجرین میں سے کوئی بھی ان کے سوا میرے آنے پر کھڑا نہیں ہوا۔ طلحہ کا یہ احسان میں کبھی نہیں بھولوں گا۔ کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب میں نے حضور اکرم ﷺ کو سلام کیا تو آپ نے فرمایا آپ کا چہرہ مبارک خوشی اور مسرت سے دمک اٹھا تھا۔ اس مبارک دن کے لئے تمہیں بشارت ہو۔ جو تمہاری عمر کا سب سے مبارک دن ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ بشارت آپ کی طرف سے ہے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے؟ فرمایا نہیں بلکہ اللہ کی طرف سے۔ حضور اکرم ﷺ جب کسی بات پر خوش ہوتے تو چہرہ مبارک منور ہو جاتا تھا۔ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے چاند کا ٹکڑا ہو۔ آپ کی مسرت ہم چہرہ مبارک سے سمجھ جاتے تھے۔ پھر جب میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا تو عرض کی یا رسول اللہ! اپنی توبہ کی قبولیت کی خوشی میں میں اپنا مال اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں صدقہ کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا لیکن کچھ مال اپنے پاس بھی رکھ لو، یہ زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کی پھر میں خیبر کا حصہ اپنے پاس رکھ لوں گا۔



میں نے پھر عرض کی یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے مجھے سچ بولنے کی وجہ سے نجات دی۔ اب میں اپنی توبہ کی قبولیت کی خوشی میں یہ عہد کرتا ہوں کہ جب تک زندہ رہوں گا، سچ کے سوا اور کوئی بات زبان پر نہ لاؤں گا۔ پس خدا گواہ ہے جب سے میں نے حضور اکرم ﷺ کے سامنے یہ عہد کیا۔ میں کسی ایسے مسلمان کو نہیں جانتا جسے اللہ تعالیٰ نے سچ بولنے کی وجہ سے اتنا نوازا ہو جتنی نوازشات و انعامات اس کے مجھ پر سچ بولنے کی وجہ سے ہیں۔ جب سے میں نے حضور اکرم ﷺ کے سامنے یہ عہد کیا پھر آج تک کبھی جھوٹ کا ارادہ بھی نہیں کیا اور مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ باقی زندگی میں بھی مجھے اس سے محفوظ رکھے گا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر یہ آیت (ہمارے بارے میں) نازل کی تھی ”یقیناً اللہ تعالیٰ نے نبی، مہاجرین اور انصار کی توبہ قبول کی۔“ اس کے ارشاد ”و کونوا مع الصادقین“ تک۔ خدا گواہ ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسلام کے لئے ہدایت کے بعد، میری نظر میں حضور اکرم ﷺ کے سامنے اس سچ بولنے سے بڑھ کر اللہ کا مجھ پر اور کوئی انعام نہیں ہوا ہے کہ میں نے جھوٹ نہیں بولا۔ اور اس طرح اپنے کو ہلاک نہیں کیا جیسا کہ جھوٹ بولنے والے ہلاک ہو گئے تھے۔ نزول وحی کے زمانہ میں جھوٹ بولنے والوں پر اللہ تعالیٰ نے اتنی شدید وعید فرمائی ہے جتنی شدید کسی دوسرے کے لئے نہیں فرمائی ہوگی۔ فرمایا ہے۔ ”سیحلفون باللہ لکم اذا انقلبتم“ ارشاد ”فان اللہ لا یرضی عن القوم الفاسقین“ تک۔ کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا چنانچہ ہم تین ان لوگوں کے معاملے سے جدا رہے جنہوں نے حضور اکرم ﷺ کے سامنے قسم کھالی تھی اور آپ نے ان کی بات مان بھی لی تھی۔ ان سے بیعت بھی لی تھی اور ان کے لئے طلب مغفرت بھی فرمائی تھی۔ ہمارا معاملہ حضور اکرم ﷺ نے چھوڑ دیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے خود اس کا فیصلہ فرمایا تھا، اللہ تعالیٰ نے آیت ”وعلى الثلاثة الذین خلفوا“ میں اسی کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے غزوہ میں شریک نہ ہو سکنے کا تذکرہ نہیں کیا ہے بلکہ اس کا تذکرہ کیا کہ حضور اکرم ﷺ نے ہمارے معاملے کو پیچھے ڈال دیا تھا (اور فیصلہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیا تھا) بخلاف ان لوگوں کے جنہوں نے قسم کھالی تھی اور اپنے عذر بیان کئے تھے کہ آنحضور ﷺ نے ان کے عذر قبول کر لئے تھے۔

### باب ۱۱۳۱۔ کسریٰ اور قیصر کو رسول اللہ ﷺ کے خطوط

۱۵۸۸۔ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جنگ جمل کے موقع پر وہ جملہ میرے کام آ گیا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا میں ارادہ کر چکا تھا کہ اصحاب جمل (عائشہ رضی اللہ عنہا اور آپ کا لشکر) کے ساتھ شریک ہو کر (علی رضی اللہ عنہ کی فوج سے) لڑوں۔ آپ نے بیان کیا کہ جب حضور اکرم ﷺ کو معلوم ہوا کہ اہل فارس نے کسریٰ کی لڑکی کو وارثت تحت وتاج بنا دیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ وہ قوم کبھی فلاح نہیں پاسکتی جس نے اپنا حکمران کسی عورت کو بنایا ہو۔

### باب ۱۱۳۲۔ نبی کریم ﷺ کی علالت اور آپ کی وفات

۱۵۸۹۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مرض الوفات میں رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور آہستہ سے کوئی بات ان سے کہی جس پر وہ رونے لگیں۔ پھر دوبارہ آہستہ سے کوئی بات کہی جس پر وہ ہنسنے لگیں پھر ہم نے ان سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ آپ کی وفات اسی مرض میں ہو جائے گی۔ میں یہ سن کر رونے لگی۔ دوسری مرتبہ آپ نے مجھ سے

### باب ۱۱۳۱۔ کتاب النبی ﷺ الی کسریٰ و قیصر

(۱۵۸۸) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ لَقَدْ نَفَعَنِي اللَّهُ بِكَلِمَةٍ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامَ الْجَمَلِ بَعْدَ مَا كِدْتُ أَنْ الْحَقَّ بِأَصْحَابِ الْجَمَلِ فَأُقَاتِلَ مَعَهُمْ قَالَ لَمَّا بَلَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَهْلَ فَارِسٍ قَدْ مَلَكَوا عَلَيْهِمْ بِنْتُ كِسْرَى قَالَ لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَوْ أَمَرُهُمْ أَمْرًا.

### باب ۱۱۳۲۔ مَرَضِ النَّبِيِّ ﷺ وَوَفَاتِهِ

(۱۵۸۹) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَضَحِكَتْ فَسَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ سَارَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ الَّذِي



تُوفِّي فِيهِ فَبَكِيَتْ ثُمَّ سَارَرْنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِهِ  
يَتَّبَعُهُ، فَضَحِكْتُ۔

جب سرگوشی کی تو یہ فرمایا کہ آپ کے گھر کے افراد میں سب سے پہلے میں  
آپ سے جا ملوں گی تو میں ہنستی تھی۔

(۱۵۹۰) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا) قَالَتْ كُنْتُ  
أَسْمَعُ أَنَّهُ لَا يَمُوتُ نَبِيٌّ حَتَّى يُخَيَّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا  
وَالْآخِرَةِ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَأَخَذَتْهُ بُجَّةٌ يَقُولُ مَعَ  
الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْآيَةَ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ خَيْرٌ۔

۱۵۹۰۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں سنتی آئی تھی کہ ہر  
نبی کو وفات سے پہلے دنیا اور آخرت کے بارے میں اختیار دیا جاتا ہے  
پھر میں نے رسول اللہ ﷺ سے بھی سنا آپ اپنے مرض الوفا میں فرما  
رہے تھے۔ آپ کی آواز بھاری ہو چکی تھی۔ آپ آیت ”مَعَ الَّذِينَ  
أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْخ“ کی تلاوت کر رہے تھے (یعنی ان لوگوں کے  
ساتھ جن پر اللہ نے انعام کیا ہے) مجھے یقین ہو گیا کہ آپ کو بھی اختیار  
دے دیا گیا ہے (اور آپ ﷺ نے آخرت کی زندگی پسند فرمائی ہے۔)

(۱۵۹۱) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا) قَالَتْ كَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَحِيحٌ يَقُولُ  
إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ  
يُحْيَا أَوْ يُخَيَّرَ فَلَمَّا اشْتَكَى وَحَضَرَهُ الْقَبْضُ وَرَأْسُهُ  
عَلَى فَخِذِ عَائِشَةَ غَشِيَ عَلَيْهِ فَلَمَّا أَفَاقَ شَخَصَ  
بَصَرُهُ نَحْوَ سَقْفِ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ فِي الرَّفِيقِ  
الْأَعْلَى فَقُلْتُ إِذَا لَا يُجَاوِرُنَا فَعَرَفْتُ أَنَّهُ حَدِيثُهُ الَّذِي  
كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَحِيحٌ۔

۱۵۹۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ تندرستی اور صحت کے  
زمانے میں رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ جب بھی کسی نبی کی روح  
قبض کی جاتی ہے تو پہلے جنت میں اس کی قیام گاہ اسے ضرور دکھادی جاتی  
ہے۔ پھر اسے (دنیا یا آخرت کی زندگی کے منتخب کرنے کا) اختیار دیا جاتا  
ہے (راوی کو شک تھا کہ لفظ صحیا ہے یا تخیر، دونوں کا مفہوم ایک ہے)  
پھر جب حضور اکرم ﷺ بیمار پڑے اور وقت قریب آ لگا تو سر مبارک عائشہ  
رضی اللہ عنہا کی ران پر تھا اور آپ پر غشی طاری ہو گئی تھی۔ جب افاقہ ہوا تو  
آپ کی آنکھیں گھر کی چھت کی صرف اٹھ گئیں اور آپ نے فرمایا اللھم  
فی الرفیق الاعلیٰ میں سمجھ گئی کہ اب حضور اکرم ﷺ ہمیں (یعنی دنیاوی  
زندگی کو) پسند نہیں فرمائیں گے، مجھے وہ حدیث یاد آ گئی جو آپ نے  
صحت کے زمانے میں بیان فرمائی تھی۔

(۱۵۹۲) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا) أَخْبَرَتْهُ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى  
نَفْسًا عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوَّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهِ فَلَمَّا  
اشْتَكَى وَجَعَهُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ طَفِقَتْ أَنْفٌ عَلَى  
نَفْسِهِ بِالْمُعَوَّذَاتِ الَّتِي كَانَ يَنْفُثُ وَأَمْسَحَ بِيَدِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ۔

۱۵۹۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ جب بیمار  
پڑتے تو اپنے اوپر معوذتین (سورہ فلق اور سورۃ الناس) پڑھ کر دم کر لیتے  
تھے۔ اور اپنے جسم پر اپنے ہاتھ پھیر لیا کرتے تھے۔ پھر جب وہ مرض  
آپ کو لاحق ہوا جس میں آپ کی وفات ہوئی تو میں معوذتین پڑھ کر  
آپ پر دم کیا کرتی تھی۔ اور ہاتھ پر دم کر کے حضور اکرم ﷺ کے جسم پر  
پھیرا کرتی تھی۔

عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا) أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْبَغَتْ إِلَيْهِ قَبْلَ أَنْ  
يَمُوتَ وَهُوَ مُسْنِدٌ إِلَى ظَهْرِهِ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے سنا وفات سے کچھ پہلے  
آنحضور ﷺ پشت سے آپ کا سہارا لئے ہوئے تھے۔ آپ نے کان لگا  
کر سنا کہ حضور اکرم ﷺ کہہ رہے ہیں ”اے اللہ! میری مغفرت فرمائیے۔“



وَأَرْحَمَنِي وَالْحَقُّنِي بِالرَّفِيقِ-

مجھ پر رحم کیجئے اور رفیقوں سے مجھے ملا دیجئے۔

(۱۵۹۳) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا) قَالَتْ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّهُ لَبَيْنَ حَاقِنَتِي وَذَا قِنْتِي فَلَا أَكْرَهُ شِدَّةَ الْمَوْتِ لِأَحَدٍ أَبَدًا بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-

۱۵۹۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ میری، ہنسی اور ٹھوڑی کے درمیان میں (سر رکھے ہوئے) تھے۔ حضور اکرم کی شدت (سکرات) دیکھنے کے بعد اب میں کسی کے لئے بھی نزع کی شدت کو برا نہیں خیال کرتی۔

(۱۵۹۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا) أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْعِهِ الَّذِي تُوفِّي فِيهِ فَقَالَ النَّاسُ يَا أَبَا حَسَنِ كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصْبَحَ بِحَمْدِ اللَّهِ بَارِئًا فَأَخَذَ بِيَدِهِ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ؛ أَنْتَ وَاللَّهِ بَعْدَ ثَلَاثِ عَبْدِ الْعَصَا وَإِنِّي وَاللَّهِ لَأَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْفَ يُتَوَفَّى مِنْ وَجْعِهِ هَذَا إِنِّي لَا أَعْرِفُ وَجُوهَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عِنْدَ الْمَوْتِ إِذْ هَبُّ بَنَاءِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَنَسْأَلُهُ؛ فِيمَنْ هَذَا الْأَمْرُ إِنْ كَانَ فِينَا عَلِمْنَا ذَلِكَ وَإِنْ كَانَ فِي غَيْرِنَا عَلِمْنَاهُ فَأَوْصِي بِنَا فَقَالَ عَلِيٌّ إِنَّا وَاللَّهِ لَنُؤْتِيَنَّ سَأَلَنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْعَنَا هَذَا لَا يُعْطِينَاهَا النَّاسُ بَعْدَهُ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَا أَسْأَلُهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-

۱۵۹۴۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے باہر آئے۔ یہ اس مرض کا واقعہ ہے جس میں آپ نے وفات پائی تھی۔ صحابہؓ نے آپ سے پوچھا ابوالحسن! حضور اکرم نے صبح کیسے گزاری؟ انہوں نے بتایا کہ بحمد اللہ اب آپ کو افاقہ ہے پھر عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کے کہا کہ تم خدا کی قسم! تین دن کے بعد محکومانہ زندگی گزارنے پر مجبور ہو جاؤ گے۔ خدا گواہ ہے مجھے تو ایسے آثار نظر آ رہے ہیں کہ حضور اکرم اس مرض سے افاقہ نہیں پاسکیں گے۔ موت کے وقت بنو عبد المطلب کے چہروں کی مجھے خوب شناخت ہے۔ اب ہمیں حضور اکرم ﷺ کے پاس چلنا چاہئے۔ اور آپ سے پوچھنا چاہئے کہ خلافت ہمارے بعد کسے ملے گی، اگر ہم اس کے مستحق ہیں تو ہمیں معلوم ہو جائے گا اور اگر کوئی دوسرا مستحق ہوگا تو وہ بھی معلوم ہو جائے گا اور آنحضور ﷺ ہمارے متعلق اپنے خلیفہ کو ممکن ہے کچھ وصیتیں کر دیں۔ لیکن علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم! اگر ہم نے اس وقت آپ سے اس کے متعلق کچھ پوچھا اور آپ نے انکار کر دیا تو پھر لوگ ہمیں ہمیشہ کے لئے اس سے محروم کر دیں گے۔ میں تو ہرگز آنحضور ﷺ سے اس کے متعلق کچھ نہیں پوچھوں گا۔

(۱۵۹۵) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) كَانَتْ تَقُولُ إِنَّ مِنْ نَعَمِ اللَّهِ عَلَيَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوفِّيَ فِي بَيْتِي وَفِي يَوْمِي وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي وَأَنَّ اللَّهَ جَمَعَ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ عِنْدَ مَوْتِهِ دَخَلَ عَلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَبِيَدِهِ السِّوَاكُ وَأَنَا مُسْنِدَةٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ يَنْظُرُ إِلَيَّ وَعَرَفْتُ أَنَّهُ يُحِبُّ السِّوَاكَ فَقُلْتُ أَخُذْهُ لَكَ فَآشَارَ بِرَأْسِهِ أَنْ نَعْمَ فَتَنَاوَلْتُهُ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ وَقُلْتُ أَلَيْسَ لَكَ

۱۵۹۵۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں کہ اللہ کی بہت سی نعمتوں میں ایک نعمت مجھ پر یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات میرے گھر میں اور میری باری کے دن ہوئی۔ آپ اس وقت میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضور کی وفات کے وقت میرے اور آنحضور ﷺ کے تھوک کو ایک ساتھ جمع کیا تھا، کہ عبد الرحمن رضی اللہ عنہ گھر میں آئے تو ان کے ہاتھ میں ایک مسواک تھی۔ آنحضور ﷺ مجھ پر ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ میں نے دیکھا کہ آپ اس مسواک کو دیکھ رہے ہیں۔ میں سمجھ گئی کہ آپ مسواک کرنا چاہتے ہیں۔ اسلئے میں نے



فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ أَنْ نَعَمْ فَلَيِّنَتْهُ، وَبَيَّنَ يَدَيْهِ رُكُوءًا أَوْ عُكْبَةً يَشْكُ عُمَرُ فِيهَا مَاءً فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ، يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكْرَاتٍ ثُمَّ نَصَبَ يَدَهُ، فَجَعَلَ يَقُولُ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى حَتَّى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهُ

آپ سے پوچھا یہ مسواک آپ کے لئے لے لوں؟ آپ نے سر کے اشارہ سے اثبات میں جواب دیا۔ میں نے وہ مسواک ان سے لے لی۔ آپ ﷺ اسے چبانہ سکے۔ میں نے پوچھا آپ کے لئے میں اسے نرم کر دوں؟ آپ نے سر کے اشارہ سے اثبات میں جواب دیا۔ میں نے مسواک نرم کر دی، آپ کے سامنے ایک بڑا پیالہ تھا، چمڑے کا یا لکڑی کا (راوی حدیث عمر کو اس سلسلے میں شک تھا)۔ اسکے اندر پانی تھا آنحضور ﷺ بار بار اپنے ہاتھ اس کے اندر داخل کرتے اور پھر انہیں اپنے چہرے پر پھیرتے۔ اور فرماتے لا الہ الا اللہ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) موت کے وقت شدت ہوتی ہے۔ پھر آپ اپنا ہاتھ اٹھا کر کہنے لگے ”فی الرفیق الاعلیٰ“ یہاں تک کہ آپ رحلت فرما گئے اور ہاتھ نیچے آ گیا۔

(۱۵۹۶) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) لَدَدُنَاهُ فِي مَرَضِهِ فَجَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ لَا تَلْدُونِي فَقُلْنَا كَرَاهِيَةَ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ فَلَمَّا آفَاقَ قَالَ أَلَمْ أَنْهَكُمُ أَنْ تَلْدُونِي قُلْنَا كَرَاهِيَةَ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ فَقَالَ لَا يَبْقَى أَحَدٌ فِي الْبَيْتِ إِلَّا لَدَّ وَأَنَا أَنْظَرُ إِلَّا الْعَبَّاسَ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ۔

۱۵۹۶۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا آنحضور ﷺ کے مرض میں ہم آپ کے منہ میں دوا دینے لگے تو آپ ﷺ نے اشارہ سے دوا دینے سے منع کیا۔ ہم نے سمجھا کہ مریض کو دوا پینے سے (بعض اوقات) جو ناگواری ہوتی ہے یہ بھی اسی کا نتیجہ ہے (اس لئے ہم نے اصرار کیا) تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ گھر میں جتنے افراد ہیں سب کے منہ میں میرے سامنے دوا ڈالی جائے صرف عباس اس سے مستثنیٰ ہیں کہ وہ تمہارے ساتھ اس فعل میں شریک نہیں تھے۔

(۱۵۹۷) عَنْ أَنَسٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَاکْرَبَ أَبَاهُ فَقَالَ لَهَا لَيْسَ عَلَيَّ أَيْبُكَ كَرُبْتُ بَعْدَ الْيَوْمِ۔

۱۵۹۷۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ شدت مرض کے زمانے میں نبی کریم ﷺ کی کرب و بے چینی بہت بڑھ گئی تھی۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا آہ! والد کو کتنی بے چینی ہے۔ آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا آج کے بعد تمہارے والد کی یہ کرب و بے چینی نہیں رہے گی۔



## کتاب التفسیر

باب ۱۱۳۳. مَا جَاءَ فِي فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

(۱۵۹۸) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْمُعَلَّى (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ كُنْتُ أَصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ أَنِّي كُنْتُ أَصَلِّي فَقَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ قَالَ لِي لَا عَلِمَنَّكَ سُورَةٌ هِيَ أَعْظَمُ السُّورِ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ قُلْتُ لَهُ أَلَمْ تَقُلْ لَا عَلِمَنَّكَ سُورَةٌ هِيَ أَعْظَمُ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيَتْهُ۔

باب ۱۱۳۴. قَوْلُهُ تَعَالَى فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ (۱۵۹۹) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ إِنَّ ذَلِكَ لَعَظِيمٌ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ وَأَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ تَخَافُ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ أَنْ تَزْنِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ۔

باب ۱۱۳۵. قَوْلُهُ تَعَالَى وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ

الْغَمَامَ وَأَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّاءَ وَالسَّلْوَى

(۱۶۰۰) عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمَاءُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاءُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ۔

باب ۱۱۳۶. قَوْلُهُ وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هَذِهِ الْقَرْيَةَ

(۱۶۰۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ

## کتاب التفسیر

باب ۱۱۳۳۔ (سورہ) فاتحہ الکتاب سے متعلق روایت

۱۵۹۸۔ حضرت ابوسعید بن معلی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اسی حالت میں بلایا۔ میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ (پھر بعد میں حاضر ہو کر) عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا۔ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا، کیا اللہ تعالیٰ نے تم سے نہیں فرمایا ہے۔ ”استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم“ (اللہ اور اس کے رسول جب تمہیں بلائیں تو جواب دو) پھر آنحضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ آج میں تمہیں مسجد سے نکلنے سے پہلے ایک ایسی سورت کی تعلیم دوں گا جو قرآن کی سب سے عظیم سورت ہے۔ پھر آپ نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور جب آپ باہر نکلنے لگے تو میں نے یاد دلایا کہ آنحضور ﷺ نے مجھے قرآن کی سب سے عظیم سورت بتانے کا وعدہ کیا تھا آپ ﷺ نے فرمایا الحمد للہ رب العالمین، یہی وہ سبع مثنوی اور قرآن عظیم ہے جو مجھے عطا کیا گیا ہے۔

باب ۱۱۳۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد فلا تجعلوا للہ اندادا وانتم تعلمون ۱۵۹۹۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا، اللہ کے نزدیک کون سا گناہ سب سے بڑا ہے فرمایا یہ کہ تم اللہ کا کسی کو شریک ٹھہراؤ۔ حالانکہ اسی نے تم کو پیدا کیا ہے۔ میں نے عرض کی یہ تو واقعی سب سے بڑا گناہ ہے۔ اس کے بعد کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ فرمایا یہ کہ تم اپنی اولاد کو اس خوف سے مار ڈالو کہ اپنے ساتھ اسے بھی کھلانا پڑے گا۔ میں نے پوچھا اور اس کے بعد۔ فرمایا یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو۔

باب ۱۱۳۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور تم پر ہم نے

بادل کا سایہ کیا اور تم پر ہم نے من و سلوی نازل کیا

۱۶۰۰۔ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”کماء“ (یعنی کھمبی) بھی من میں سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کی بیماریوں میں مفید ہے۔

باب ۱۱۳۶۔ اللہ کا ارشاد جب ہم نے کہا کہ اس قریہ میں داخل ہو جاؤ

۱۶۰۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے



فرمایا بنی اسرائیل کو یہ حکم ہوا تھا کہ دروازے سے جھکتے ہوئے داخل ہوں اور حطہ کہتے ہوئے (یعنی اے اللہ! ہمارے گناہ معاف کر دے) لیکن (انہوں نے عدول کیا اور) سرین کے بل گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے اور کلمہ (حطہ) کو بھی بدل دیا اور کہا کہ حطہ، حبة فی شعرة (ذائق اور دل لگی کے طور پر)۔

باب ۱۱۳۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”ما ننسخ من اية او ننسها“ ۱۶۰۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ہم میں سب سے بہتر قاری قرآن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہیں اور ہم میں سب سے زیادہ علی رضی اللہ عنہ میں قضا (مقدمات کے فیصلے) کی صلاحیت ہے۔ اس کے باوجود ہم ابی رضی اللہ عنہ کی اس بات کو تسلیم نہیں کر سکتے۔ ابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے جن آیات کی بھی تلاوت سنی ہے میں انہیں نہیں چھوڑ سکتا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ ”ما ننسخ من اية او ننسها“ (ہم نے جو آیت بھی منسوخ کی یا اسے بھلایا تو اس سے اچھی آیت لائے۔)

باب ۱۱۳۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اتخذ الله ولداً سبحانه“ ۱۶۰۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ ابن آدم نے مجھے جھٹلایا حالانکہ اس کے لئے یہ مناسب نہ تھا۔ اس نے مجھے برا بھلا کہا حالانکہ اس کے لئے یہ مناسب نہ تھا۔ اس کا مجھے جھٹلانا تو یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ میں اسے دوبارہ زندہ کرنے پر قادر نہیں ہوں۔ اور اس کا مجھے برا بھلا کہنا یہ ہے کہ میرے اولاد بتاتا ہے۔ میری ذات اس سے پاک ہے کہ میں بیوی یا اولاد بناؤں۔

باب ۱۱۳۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد واتخذوا من مقام ابراهيم مصلی ۱۶۰۴۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ تین مواقع پر اللہ تعالیٰ کے (نازل ہونے والے حکم سے میری رائے) پہلے ہی مطابقت ہو گئی تھی۔ یا میرے رب نے تین مواقع پر میری رائے کے مطابق حکم نازل فرمایا۔ میں نے عرض کی تھی یا رسول اللہ! کاش آپ مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بتاتے (طواف کے بعد، تو یہی آیت نازل ہوئی) اور میں نے عرض کی تھی کہ یا رسول اللہ!

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِيلَ لِنَبِيِّ إِسْرَائِيلَ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةً فَدَخَلُوا يَزْحَفُونَ عَلَى أَسْتَاهِهِمْ فَبَدَّلُوا وَقَالُوا حِطَّةٌ حَبَّةٌ فِي شَعْرَةٍ۔

باب ۱۱۳۷۔ قَوْلُهُ مَا نَنْسَخُ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنسِهَا (۱۶۰۲) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا) قَالَ قَالَ عُمَرُ أَقْرَأْنَا أَبِيَّ وَأَقْضَانَا عَلِيٌّ وَإِنَّا لَنَدْعُ مِنْ قَوْلِ أَبِيٍّ وَذَلِكَ أَنَّ أَبِيَّ يَقُولُ لَا أَدْعُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى مَا نَنْسَخُ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنسِهَا۔

باب ۱۱۳۸۔ قَوْلُهُ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا سُبْحَنَهُ (۱۶۰۳) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ وَشَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ فَمَا تَكْذِبُهُ إِبْرَاهِيمَ إِبْرَاهِيمَ أَنِّي لَا أَقْدِرُ أَنْ أُعِيدَهُ كَمَا كَانَ وَأَمَّا شَتَمُهُ إِبْرَاهِيمَ فَقَوْلُهُ لِي وَلَدٌ فَسُبْحَانِي أَنْ اتَّخَذَ صَاحِبَةً أَوْ وَلَدًا۔

باب ۱۱۳۹۔ قَوْلُهُ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى (۱۶۰۴) عَنْ أَنَسٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ قَالَ عُمَرُ وَافَقْتُ اللَّهَ فِي ثَلَاثٍ أَوْ وَافَقَنِي رَبِّي فِي ثَلَاثٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ اتَّخَذْتَ مَقَامَ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى وَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَلَوْ أَمَرْتَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِالْحِجَابِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ الْحِجَابِ قَالَ وَبَلَّغَنِي مُعَاتِبَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضُ



نِسَائِهِ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِنَّ قُلْتُ إِنْ انْتَهَيْتُنَّ أَوْ لَبِيتُنَّ لَنْ يَكُونَ لَكَ رِسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا مِنْكُمْ حَتَّى آتَيْتُ إِحْدَى نِسَائِهِ قَالَتْ يَا عُمَرُ أَمَا فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَعِظُ نِسَاءَهُ حَتَّى تَعْظَهُنَّ أَنْتَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقُكَ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكَ مُسْلِمَتِ الْآيَةِ -

آپ کے گھر میں نیک اور برے ہر طرح کے لوگ آتے ہیں۔ کاش آپ امہات المؤمنین کو پردہ کا حکم دے دیتے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت حجاب (پردہ کی آیت) نازل فرمائی اور مجھے بعض ازواج مطہرات سے نبی کریم ﷺ کی ناراضگی کا علم ہوا۔ میں ان کے یہاں گیا اور ان سے کہا کہ تم لوگ باز آ جاؤ۔ ورنہ اللہ تعالیٰ تم سے بہتر ازواج آنحضور ﷺ کے لئے بدل دے گا۔ بعد میں میں ازواج مطہرات میں سے ایک کے یہاں گیا تو وہ مجھ سے کہنے لگیں کہ عمر! رسول اللہ ﷺ تو اپنی ازواج کو اتنی نصیحتیں نہیں کرتے جتنی تم نہیں کرتے رہتے ہو۔ آخر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ”کوئی حیرت نہ ہونی چاہئے اگر آپ کا رب تمہیں طلاق دے دے اور دوسری مسلمان بیویاں تم سے بہتر بدل دے۔ آخر آیت تک۔

باب ۱۱۴۰ . وَقَوْلُهُ قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا (۱۶۰۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَأُونَ التَّوْرَةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ وَيُفَسِّرُونَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوهُمْ وَقُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا الْآيَةِ -

باب ۱۱۴۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا“ ۱۶۰۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ اہل کتاب (یعنی یہودی) توراۃ کو خود عبرانی زبان میں پڑھتے ہیں لیکن مسلمانوں کے لئے اس کی تفسیر عربی میں کرتے ہیں۔ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ اہل کتاب کی نہ تصدیق کرو اور نہ تکذیب بلکہ یہ کہا کرو ”آمنا باللہ وما انزل الینا“ (یعنی ہم اللہ پر اور جو احکام اللہ کی طرف سے ہم پر نازل ہوئے، ان پر ایمان لائے۔

باب ۱۱۴۱ . وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا (۱۶۰۶) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْعَى نُوحٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَيَقُولُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَبَّ فَيَقُولُ هَلْ بَلَغْتَ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقَالُ لِأُمَّتِهِ هَلْ بَلَغَكُمْ فَيَقُولُونَ مَا أَتَانَا مِنْ نَذِيرٍ فَيَقُولُ مَنْ يَشْهَدُ لَكَ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ فَيَشْهَدُونَ أَنَّهُ قَدْ بَلَغَ وَيَكُونُ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا فَذَلِكَ قَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا -

باب ۱۱۴۱۔ اور اسی طرح ہم نے تم کو امت وسط (امت عادل) بنایا۔ تاکہ تم گواہ رہو۔ لوگوں پر، اور رسول گواہ رہیں تم پر۔“ ۱۶۰۶۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن نوح علیہ السلام کو بلایا جائے گا۔ وہ عرض کریں گے لبیک وسعدیک یا رب! اللہ رب العزت فرمائیے کیا تم نے میرا پیغام پہنچا دیا تھا؟ نوح علیہ السلام عرض کریں گے کہ میں نے پہنچا دیا تھا۔ پھر ان کی امت سے پوچھا جائے گا کیا انہوں نے تمہیں میرا پیغام پہنچایا تھا؟ وہ لوگ کہیں گے کہ ہمارے یہاں کوئی ڈرانے والا نہیں آیا۔ اللہ تعالیٰ (نوح علیہ السلام سے) ارشاد فرمائیں گے، آپ کے حق میں کوئی گواہی بھی دے سکتا ہے؟ وہ فرمائیں گے کہ محمد اور ان کی امت۔ چنانچہ آنحضور ﷺ کی امت ان کے حق میں گواہی دے گی کہ انہوں نے پیغام پہنچا دیا تھا اور رسول (یعنی آنحضور ﷺ) اپنی امت کے حق میں گواہی



دیں گے (کہ انہوں نے سچی گواہی دی) یہی مراد ہے اللہ تعالیٰ کے ارشاد سے کہ ”اور اسی طرح ہم نے تم کو امت وسط بنایا تا کہ تم لوگوں کے لئے گواہی دو اور رسول تمہارے لئے گواہی دیں۔“

باب ۱۱۴۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”ہاں تو تم وہاں

جا کر واپس آؤ جہاں سے لوگ واپس آتے ہیں۔“

۱۶۰۷۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ قریش اور ان کے طریقے کی پیروی کرنے والے عرب (حج کے لئے) مزدلفہ میں ہی وقوف کرتے تھے۔ اس کا نام انہوں نے ”الحس“ رکھا تھا۔ اور باقی عرب عرفات کے میدان میں وقوف کرتے تھے۔ پھر جب اسلام آیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو حکم دیا کہ آپ عرفات میں آئیں اور وہیں وقوف کریں اور پھر وہاں سے مزدلفہ آئیں۔

باب ۱۱۴۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”کوئی ان میں ایسے ہوتے ہیں جو کہتے

ہیں کہ اے پروردگار ہمارے! ہم کو دنیا میں بھی بہتری دے اور آخرت میں بھی بہتری اور ہم کو آگ کے عذاب سے بچائے رکھنا

۱۶۰۸۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ دعا کرتے تھے ”اے پروردگار ہمارے! ہم کو دنیا میں بھی بہتری دے اور آخرت میں بھی بہتری اور ہم کو آگ کے عذاب سے بچائے رکھنا۔“

باب ۱۱۴۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”وہ لوگوں سے لگ لپٹ کر نہیں مانگتے

۱۶۰۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”مسکین وہ نہیں ہے جسے ایک دو کھجور، ایک دو لقمے در بدر لئے پھریں۔ مسکین وہ ہے جو مانگنے سے بچتا ہے اور اگر تمہارا جی چاہے تو اس آیت کی تلاوت کر لو کہ ”وہ لوگوں سے لگ لپٹ کر نہیں مانگتے۔“

## سورۃ آل عمران

باب ۱۱۴۵۔ ”اس میں محکم آیتیں ہیں“

۱۶۱۰۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کی تلاوت کی ”وہ وہی خدا ہے جس نے آپ پر کتاب اتاری ہے، اس میں محکم آیتیں ہیں اور وہی کتاب کا اصل مدار ہیں اور دوسری آیتیں

باب ۱۱۴۲۔ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى

”ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ“

(۱۶۰۷) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا) كَانَتْ قُرَيْشٌ وَمَنْ دَانَ دِينَهَا يَقْفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَكَانُوا يُسَمُّونَ الْحُمْسَ وَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقْفُونَ بَعْرَفَاتٍ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ أَمَرَ اللَّهُ نَبِيَّهٗ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْتِيَ عَرَفَاتٍ ثُمَّ يَقِفَ بِهَا ثُمَّ يُفِيضُ مِنْهَا۔

باب ۱۱۴۳۔ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

(۱۶۰۸) عَنْ أَنَسٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

باب ۱۱۴۴۔ قَوْلُهُ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ الْحَافَا

(۱۶۰۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلَا اللَّقْمَةُ وَلَا اللَّقْمَتَانِ إِنَّمَا الْمِسْكِينُ الَّذِي يَتَعَفَّفُ وَاقْرَأْ وَأِنْ شِئْتُمْ يَعْنِي قَوْلُهُ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ الْحَافَا۔

## سُورَةُ آلِ عِمْرَانَ

باب ۱۱۴۵۔ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ

(۱۶۱۰) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الْآيَةَ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ



متشابه ہیں، سو وہ لوگ جن کے دلوں میں کجی ہے وہ اس کے اسی حصے کے پیچھے ہو لیتے ہیں جو متشابه ہیں۔ شورش کی تلاش میں اور اس کے غلط مطلب کی تلاش میں، اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”اولوا لا لباب“ تک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو متشابه آیتوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہوں تو متنبہ ہو جاؤ کہ یہی وہی لوگ ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نے (آیت میں) نشاندہی کی ہے، اس لئے ان سے بچتے رہو۔

باب ۱۱۴۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو قلیل قیمت پر بیچ ڈالتے ہیں“ ۱۶۱۱۔ حضرت ابن ابی ملیکہ نے فرمایا کہ دو عورتیں کسی گھریا حجرہ میں بیٹھ کر موزے سیا کرتی تھیں، ان میں سے ایک عورت باہر نکلی، اس کے ہاتھ میں موزے سینے کا سواچھ گیا تھا، اور اس کا الزام اسی دوسری پر تھا، مقدمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر صرف دعویٰ کی وجہ سے لوگوں کا مطالبہ پورا کیا جانے لگے تو بہت سوں کا خون اور مال برباد ہو جائے (جب کہ اس کے پاس کوئی گواہ نہیں ہے تو دوسری عورت جس پر اس کا الزام ہے) اللہ کی یاد دلاؤ اور اس کے سامنے یہ آیت پڑھو، ”ان الذین یشترون بعہد اللہ وایمانہم ثمنا قلیلاً“ چنانچہ جب لوگوں نے اسے اللہ سے ڈرایا تو اس نے اعتراف کر لیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تھا، قسم مدعی علیہ کو کھانی پڑے گی۔

باب ۱۱۴۷۔ لوگوں نے تمہارے خلاف بڑا سامان اکٹھا کیا ہے“ ۱۶۱۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ”حسبنا اللہ ونعم الوکیل“ ہمارے لئے اللہ کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے (ابراہیم علیہ السلام نے کہا تھا، اس وقت جب آپ کو آگ میں ڈالا گیا تھا، اور یہی محمد ﷺ نے اس وقت کہا تھا جب (ابوسفیان کے آدمیوں نے مسلمانوں کو مرعوب کرنے کے لئے) کہا تھا کہ لوگ (یعنی قریش) نے تمہارے خلاف بڑا سامان اکٹھا کر رکھا ہے، ان سے ڈرو، لیکن اس نے ان کا (جوش) ایمان اور بڑھا دیا اور یہ لوگ بولے کہ ہمارے لئے اللہ کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے۔

مُتَشَابِهَاتٍ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ إِلَيَّ قَوْلِهِ أُولَئِكَ الْأَلْبَابِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ سَمَى اللَّهُ فَا حَذَرُوهُمْ۔

باب ۱۱۴۶۔ قَوْلُهُ إِنَّ الَّذِينَ

يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا

(۱۶۱۱) عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) أَنَّ امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا تَخْرِزَانِ فِي بَيْتٍ أَوْفَى الْحُجْرَةِ فَخَرَجَتْ أَحَدَاهُمَا وَقَدْ أَنْفَذَ بِأَشْفَا فِي كُفِّهَا فَادَّعَتْ عَلَى الْأُخْرَى فَرَفَعَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَذَهَبَ دِمَاءُ قَوْمٍ وَأَمْوَالُهُمْ ذَكَرُوهَا بِاللَّهِ وَقُرْءُ وَأَعْلَاهَا إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ فَذَكَرُوهَا فَاعْتَرَفَتْ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَمِينُ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ۔

باب ۱۱۴۷۔ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ

(۱۶۱۲) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ قَالَهَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَقَالَهَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالُوا إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ۔



باب ۱۱۳۸۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى :

”وَلَتَسْمَعَنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ

قَبْلِكُمْ وَمِنْ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذَى كَثِيرًا“

(۱۶۱۳) عَنْ سَامَةَ بْنِ زَيْدٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَى قَطِيفَةٍ فَذَكِيَّةٌ وَارْدَتْ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَرَأَاهُ يَعُودُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ قَالَ حَتَّى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سَلُولٍ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي فَادَا فِي الْمَجْلِسِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبَسَ الْأَوْثَانُ وَالْيَهُودُ وَالْمُسْلِمِينَ وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسُ عَجَاجَةٌ الدَّابَّةُ حَمَرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ ثُمَّ قَالَ لَا تُغَيِّرُوا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَقَفَ فَزَلَّ فَدَعَا هُمْ إِلَى اللَّهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي ابْنِ سَلُولٍ أَيُّهَا الْمَرْءُ إِنَّهُ لَا حَسَنَ مِمَّا تَقُولُ أَنْ كَانَ حَقًّا فَلَا تُؤْذِينَا بِهِ فِي مَجْلِسِنَا ارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ فَمَنْ جَاءَكَ فَاقْصُصْ عَلَيْهِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فَاغْشَيْنَا بِهِ فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نَحِبُّ ذَلِكَ فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى كَادُوا يَتَنَاقَشُونَ فَلَمَّ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَنُوا ثُمَّ رَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَابَّةً فَسَارَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ يُرِيدُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَالَ كَذًا وَكَذَا قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! اعْفُ عَنْهُ وَاصْفَحْ عَنْهُ فَوَالَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَقَدْ جَاءَ اللَّهُ بِالْحَقِّ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ لَقَدْ اصْطَلَحَ أَهْلُ هَذِهِ الْبُحَيْرَةِ عَلَى أَنْ يُتَوَجَّوهُ فَيُعَصِّبُونَهُ بِالْعِصَابَةِ فَلَمَّا أَبَى اللَّهُ

باب ۱۱۳۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور یقیناً تم لوگ بہت سی دلائل زاری کی باتیں ان سے (بھی) سنو گے جنہیں تم سے پہلے کتاب مل چکی ہے اور ان سے بھی جو مشرک ہیں۔“

۱۶۱۳۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ ایک گدھے کی پشت پر ذک کا بنایا ہوا ایک موٹا کپڑا رکھنے کے بعد سوار ہوئے اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھایا، آپ بنو حارث بن خزرج میں سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے تشریف لے جا رہے تھے، یہ جنگ بدر سے پہلے کا واقعہ ہے۔ راستہ میں ایک مجلس سے آپ گزرے جس میں عبد اللہ بن ابی بن سلول (منافق) بھی موجود تھا، یہ عبد اللہ بن ابی کے بظاہر اسلام لانے سے بھی پہلے کا واقعہ ہے۔ مجلس میں مسلمان اور مشرکین یعنی بت پرست اور یہودی سب طرح کے لوگ تھے انہیں میں عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ سواری کی (ٹاپوں سے گرداڑی اور) مجلس والوں پر پڑی تو عبد اللہ بن ابی نے چادر سے اپنی ناک بند کر لی اور کہنے لگا کہ ہم پر گرد نہ اڑاؤ، اتنے میں رسول اللہ ﷺ (بھی قریب پہنچ گئے اور) انہیں سلام کیا پھر آپ سواری سے اتر گئے اور اہل مجلس کو اللہ کی طرف بلایا اور قرآن کی آیتیں پڑھ کر سنائیں۔ اس پر عبد اللہ بن ابی بن سلول کہنے لگا، میاں جو کلام آپ نے پڑھ کر سنایا اس سے عمدہ کلام کوئی نہیں ہو سکتا۔ اگرچہ یہ کلام بہت اچھا ہے پھر بھی ہماری مجلسوں میں آ کر ہمیں تکلیف نہ دیا کیا کیجئے۔ اپنے گھر بیٹھے، اگر کوئی آپ کے پاس جائے تو اسے اپنی باتیں سنایا کیجئے (یہ سن کر) عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ضرور، یا رسول اللہ! آپ ہماری مجلسوں میں تشریف لایا کیجئے ہم اسی کو پسند کرتے ہیں۔ اس کے بعد مسلمان، مشرکین اور یہودی آپس میں ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگے اور قریب تھا کہ دست و گریبان تک نوبت پہنچ جاتی لیکن حضور اکرم ﷺ انہیں خاموش اور ٹھنڈا کرنے لگے اور آخر سب لوگ خاموش ہو گئے۔ پھر حضور اکرم ﷺ اپنی سواری پر سوار ہو کر وہاں سے چلے آئے اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے یہاں تشریف لے گئے۔ حضور اکرم ﷺ نے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے بھی اس کا تذکرہ کیا کہ، سعد تم نے نہیں سنا، ابو حباب آپ کی مراد عبد اللہ بن ابی بن سلول سے تھی۔ کیا کہہ رہا تھا، اس نے اس طرح کی باتیں کی ہیں، سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض



ذَلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي آعْطَاكَ اللَّهُ شَرْقَ بِذَلِكَ فَذَلِكَ  
فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ فَعَفَا عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَأَصْحَابُهُ يَعْفُونَ عَنِ الْمُشْرِكِينَ وَأَهْلِ الْكِتَابِ  
كَمَا أَمَرَهُمُ اللَّهُ وَيَصْبِرُونَ عَلَى الْآذَى قَالَ اللَّهُ  
عَزَّ وَجَلَّ وَلَتَسْمَعَنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ  
وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا آذَى كَثِيرًا الْآيَةَ وَقَالَ اللَّهُ  
تَعَالَى وَكَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّونَكُمْ مِنْ بَعْدِ  
إِيمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ إِلَى آخِرِ  
الْآيَةِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَاوَلُ  
الْعَفْوَ مَا أَمَرَهُ اللَّهُ بِهِ حَتَّى أَذِنَ اللَّهُ فِيهِمْ فَلَمَّا غَزَا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدْرًا فَقَتَلَ اللَّهُ بِهِ  
صَنَادِيدَ كُفَّارِ قُرَيْشٍ قَالَ ابْنُ أَبِي سَلُولَ وَمَنْ  
مَعَهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَعَبْدَةَ الْأَوْثَانِ هَذَا أَمْرٌ قَدْ  
تَوَجَّهَ فَبَايَعُوا الرَّسُولَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى  
الْإِسْلَامِ فَأَسْلَمُوا۔

کی، یا رسول اللہ! اسے معاف فرما دیجئے اور اس سے درگزر کیجئے۔ اس  
ذات کی قسم جس نے آپ پر کتاب نازل کی ہے اللہ نے آپ کے ذریعہ  
وہ حق بھیجا ہے جو اس نے آپ پر نازل کیا ہے، اس شہر (مدینہ) کے لوگ  
(آپ کے یہاں تشریف لانے سے پہلے) اس پر متفق ہو چکے تھے کہ  
اسے (عبداللہ بن ابی کو) تاج پہنادیں اور (شاہی) عمامہ اس کے سر پر  
باندھ دیں، لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اس حق کے ذریعہ جو آپ کو اس نے  
عطا کیا ہے۔ اس باطل کو روک دیا تو اب وہ چڑ گیا ہے اور اس وجہ سے وہ  
معاملہ اس نے آپ کے ساتھ کیا جو آپ نے خود ملاحظہ فرمایا ہے، حضور  
اکرم ﷺ نے اسے معاف کر دیا، آنحضور ﷺ اور صحابہ، مشرکین اور اہل  
کتاب سے درگزر کیا کرتے تھے اور ان کی اذیتوں پر صبر کیا کرتے تھے۔  
اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے ”اور یقیناً تم بہت سی دلائل زاری  
کی باتیں ان سے بھی سنو گے جنہیں تم سے پہلے کتاب مل چکی ہے اور ان  
سے بھی جو مشرک ہیں (اور اگر تم صبر کرو اور تقویٰ) اختیار کرو تو یہ تاکید  
احکام میں سے ہیں۔“ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”بہت سے اہل کتاب تو دل  
ہی سے چاہتے ہیں کہ تمہیں ایمان (لے آئے) کے بعد پھر سے کافر بنا  
لیں، حسد کی راہ سے جو ان کے نفوس میں ہے۔“ آخر آیت تک۔ جیسا  
کہ اللہ تعالیٰ کا حکم تھا حضور اکرم ﷺ ہمیشہ کفار کو معاف کر دیا کرتے تھے،  
آخر اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے ساتھ (غزوہ کی) اجازت دی اور جب  
آپ نے غزوہ بدر کیا تو اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے مطابق کفار قریش کے سردار  
اس میں مارے گئے تو عبداللہ بن ابی بن سلول اور اس کے دوسرے  
مشرک اور بت پرست ساتھیوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ اب تو معاملہ  
پلٹ گیا ہے، چنانچہ ان سب نے بھی (اپنے کفر کو چھپاتے ہوئے) حضور  
اکرم ﷺ سے اسلام پر بیعت کر لی اور اسلام میں (بظاہر) داخل ہو گئے۔

### باب ۱۱۳۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

”جو لوگ اپنے کرتوتوں پر خوش ہوتے ہیں ان

۱۶۱۴۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے  
زمانہ میں منافقین یہ کیا کرتے تھے کہ جب حضور اکرم ﷺ غزوے کے  
لئے تشریف لے جاتے تو یہ آپ کے ساتھ نہ جاتے اور آپ کے علی الرغم  
غزوہ میں شریک نہ ہونے پر بہت خوش ہوا کرتے تھے لیکن جب حضور

### باب ۱۱۳۹۔ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى :

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوْا

(۱۶۱۴) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ  
الْمُنَافِقِينَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ إِذَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى  
الْغَزْوِ تَخَلَّفُوا عَنْهُ وَفَرَحُوا بِمَقْعَدِهِمْ خِلَافَ رَسُولِ



اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ فَإِذَا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ اِعْتَذَرُوا اِلَیْهِ وَحَلَفُوا وَاحْبَبُوا اَنْ يُحَمَّدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَانْزَلَتْ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَفْرَحُوْنَ (الآیة)۔

اکرم ﷺ واپس آتے تو اعدا بیان کرنے پہنچتے اور قسمیں کھا لیتے بلکہ اس کے بھی خواہش مندر ہتے کہ (مجاہدین کے ساتھ) ان کی بھی تعریف کی جائے، اس عمل پر جو یہ کرتے نہیں تھے۔ اسی پر یہ آیت نازل ہوئی ”لایحسبن الذین یفرحون“ آخر آیت تک۔

## سُورَةُ النِّسَاءِ

باب ۱۱۵۰ . قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰی :

”وَإِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَا تُقْسِطُوا فِی الْیْتِمٰی“

(۱۶۱۵) عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) اَنَّهُ سَالَ عَائِشَةُ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَإِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوا فِی الْیْتِمٰی فَقَالَتْ یَا بْنَ اُحْتٰی هَذِهِ الْیْتِمٰی تَكُوْنُ فِی حَجَرٍ وَلِیَّهَا تُشْرِکُهُ فِی مَالِهِ وَیُعْجِبُهُ مَالُهَا وَحَمَالُهَا فِیْرِیْدُ وَلِیَّهَا اَنْ یَّتَزَّ وَجْهًا بِغَیْرِ اَنْ یُقْسِطَ فِی صَدَاقِهَا فِیُعْطِیْهَا مِثْلَ مَا یُعْطِیْهَا غَیْرُهُ فَهَیْهَوَا عَنْ اَنْ یَنْکِحُوْهُنَّ اِلَّا اَنْ یُقْسِطُوا لَهُنَّ وَیَبْلُغُوا لَهُنَّ اَعْلٰی سُنَّتِهِنَّ فِی الصَّدَاقِ فَاْمُرُوْا اَنْ یَنْکِحُوْا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَا هُنَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَاِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ بَعْدَ هَذِهِ الْآیَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَیَسْتَفْتُوْنَكَ فِی النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰی فِیْ اٰیَةِ اُخْرٰی وَتَرْغُبُوْنَ اَنْ تَنْکِحُوْهُنَّ رَغْبَةً اَحَدِكُمْ عَنْ یَتِیْمَتِهِ حِیْنَ تَكُوْنُ قَلِیْلَةُ الْمَالِ وَالْحَمَالِ قَالَتْ فَهَیْهَوَا اَنْ یَنْکِحُوْا عَنْ مَنْ رَّغِبُوا فِی مَالِهِ وَحَمَالِهِ فِی یَتَامٰی النِّسَاءِ اِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ اَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ اِذْ كُنَّ قَلِیْلَاتِ الْمَالِ وَالْحَمَالِ۔

## سورة النساء

باب ۱۱۵۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اگر تمہیں اندیشہ ہو

کہ تم یتیموں کے باب میں انصاف نہ کر سکو گے

۱۶۱۵۔ حضرت عروہ بن زبیرؓ نے خبر دی آپ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ کا ارشاد ”اور اگر تمہیں خوف ہو کہ تم یتیموں کے باب میں انصاف نہ کر سکو گے“ کے متعلق پوچھا تھا، عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میری بہن کے بیٹے! یہ ایسی یتیم لڑکی کے متعلق ہے جو اپنے ولی کی زیر پرورش ہو اور اس کے مال میں بھی شریک کی حیثیت رکھتی ہو، ادھر ولی اس مال پر بھی نظر رکھتا ہو اور اس کے جمال سے بھی لگاؤ ہو، لیکن اس کی مہر کے بارے میں انصاف سے کام لئے بغیر اس سے نکاح کرنا چاہتا ہو اور اتنا مہر اسے نہ دینا چاہتا ہو، جتنا دوسرے دے سکتے ہوں تو ایسے لوگوں کو روکا گیا ہے کہ وہ ایسی یتیم لڑکیوں سے اسی صورت میں نکاح کر سکتے ہیں جب ان کے ساتھ انصاف کریں اور ویسی لڑکیوں کا جتنا مہر معاشرہ میں ہوتا ہے اس میں سب سے اعلیٰ اور بہترین صورت اختیار کریں، ورنہ ان کے علاوہ جن دوسری عورتوں سے بھی ان کا جی چاہے وہ نکاح کر سکتے ہیں۔ عروہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اس آیت کے نازل ہونے کے بعد پھر صحابہؓ نے حضور اکرم ﷺ سے مسئلہ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ”ویستفتونک فی النساء“ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ دوسری آیت میں ”وترغبون ان تنکحوهن“ سے یہ مراد ہے کہ جب کسی کی زیر پرورش یتیم لڑکی کے پاس مال بھی کم ہو اور جمال بھی کم ہو تو وہ اس سے نکاح کرنے سے بچتا ہے، آپ نے فرمایا کہ اس لئے انہیں ان یتیم لڑکیوں سے نکاح کرنے سے بھی روکا گیا جو صاحب مال و جمال ہوں، لیکن اگر انصاف کر سکیں۔ (تو ان سے نکاح کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں) یہ حکم خاص طور سے اس لئے بھی ہے کہ اگر وہ صاحب مال و جمال نہ ہوتیں تو یہی ان سے نکاح کرنا پسند نہ کرتے۔



باب ۱۱۵۱. قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى:

”يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ“

(۱۶۱۶) عَنْ جَابِرٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوبَكْرٍ فِي بَنِي سَلَمَةَ مَاشِينَ فَوَجَدَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَعْقِلُ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ ثُمَّ رَشَّ عَلَيَّ فَأَفْقَتُ فَقُلْتُ مَا تَأْمُرُنِي أَنْ أَصْنَعَ فِي مَالِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَنَزَلَتْ يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ.

باب ۱۱۵۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اللہ تمہیں تمہاری

اولاد (کی میراث) کے بارہ میں حکم دیتا ہے۔“

۱۶۱۶۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ قبیلہ بنو سلمہ تک پیدل چل کر میری عیادت کے لئے تشریف لائے۔ حضور اکرم ﷺ نے ملاحظہ فرمایا کہ مجھ پر بے ہوشی کی کیفیت طاری ہے اس لئے آپ نے پانی منگوایا اور وضو کر کے اس کا پانی مجھ پر چھڑکا۔ میں ہوش میں آ گیا۔ پھر میں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ کا کیا حکم ہے، میں اپنے مال کا کیا کروں؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ”اللہ تمہیں تمہاری اولاد (کی میراث) کے بارے میں حکم دیتا ہے۔“

باب ۱۱۵۲. قَوْلُهُ إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ

(۱۶۱۷) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) أَنَّ أَنَسًا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَا الشَّمْسِ بِالظَّهِيرَةِ ضَوْءٌ لَيْسَ فِيهَا سَحَابٌ قَالُوا لَا قَالَ وَهَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَا الْقَمَرِ لَيْلَةً الْبَدْرِ ضَوْءٌ لَيْسَ فِيهَا سَحَابٌ قَالُوا لَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَا اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَمَةِ إِلَّا كَمَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَا أَحَدِهِمَا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَمَةِ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ يَتَّبِعُ كُلَّ أُمَّةٍ مَّا كَانَتْ تَعْبُدُ فَلَا يَبْقَى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ غَيْرَ اللَّهِ مِنَ الْأَصْنَامِ وَالْأَنْصَابِ إِلَّا يَتَسَاقَطُونَ فِي النَّارِ حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ إِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ بَرٌّ أَوْ فَاجِرٌ وَغَيْرَاتُ أَهْلِ الْكِتَابِ فَيُدْعَى الْيَهُودُ فَيُقَالُ لَهُمْ مَنْ كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ قَالُوا كُنَّا نَعْبُدُ عَزْرَ بْنَ اللَّهِ فَيُقَالُ لَهُمْ كَذَبْتُمْ مَا اتَّخَذَ اللَّهُ مِنْ صَاحِبَةٍ وَلَا وَلَدٍ فَمَاذَا تَبْغُونَ فَقَالُوا عَطِشْنَا رَبَّنَا فَاسْقِنَا فَيُشَارُ الْأَ تَرْدُونَ فَيُحْشَرُونَ إِلَى النَّارِ كَانَهَا سَرَابٌ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيَتَسَاقَطُونَ فِي النَّارِ ثُمَّ يُدْعَى النَّصَارَى فَيُقَالُ لَهُمْ مَنْ كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ قَالُوا كُنَّا نَعْبُدُ الْمَسِيحَ ابْنَ اللَّهِ فَيُقَالُ لَهُمْ كَذَبْتُمْ مَا اتَّخَذَ اللَّهُ مِنْ

باب ۱۱۵۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”بیشک اللہ ایک ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کریگا“ ۱۶۱۷۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ کچھ صحابہؓ نے رسول اللہ ﷺ کے عہد میں آپ سے پوچھا یا رسول اللہ! کیا قیامت کے دن ہم اپنے رب کو دیکھ سکیں گے؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ہاں! کیا سورج کو دوپہر کے وقت دیکھنے میں تمہیں کوئی دشواری ہوتی ہے جب کہ اس پر بادل بھی نہ ہو، صحابہؓ نے عرض کی کہ نہیں، پھر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اور کیا چودھویں کے چاند کو دیکھنے میں تمہیں دشواری پیش آتی ہے، جب کہ اس پر بادل نہ ہوں؟ صحابہؓ نے عرض کی کہ نہیں۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ بس اسی طرح تم بلا کسی دشواری اور رکاوٹ کے اللہ عزوجل کو دیکھو گے، قیامت کے دن ایک منادی ندا دے گا کہ ہر امت اپنے معبودان (باطل) کو لے کر حاضر ہو جائے۔ اس وقت اللہ کے سوا جتنے بھی بتوں اور پتھروں کی پوجا ہوتی تھی سب کو جہنم میں جھونک دیا جائے گا۔ پھر جب وہی لوگ باقی رہ جائیں گے جو صرف اللہ کی پوجا کیا کرتے تھے۔ خواہ نیک ہوں یا گنہگار، اور بقایا اہل کتاب، تو پہلے یہود کو بلایا جائے گا اور پوچھا جائے گا کہ تم (اللہ کے سوا) کس کی پوجا کرتے تھے؟ وہ عرض کریں گے کہ عزیز بن اللہ کی، اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا، لیکن تم جھوٹے تھے، اللہ نے نہ کسی کو اپنی بیوی بنایا اور نہ بیٹا، اب تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے ہمارے رب! ہم پیا سے ہیں، ہمیں پانی پلا دیجئے، انہیں اشارہ کیا جائے گا کہ کیا ادھر نہیں چلتے چنانچہ سب کو جہنم کی طرف لے جایا جائے گا، وہ سراب کی طرح نظر آئے گی، بعض بعض کے ٹکڑے کئے دے رہی ہوگی، چنانچہ سب کو آگ میں ڈال دیا جائے گا۔



صَاحِبَةٍ وَلَا وَلَدٍ فَيَقَالُ لَهُمْ مَاذَا تَبْعُونَ فَكَذَلِكَ مِثْلُ  
الْأَوَّلِ حَتَّى إِذَا الْمُمْ يَقِ إِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ مِنْ بَرٍّ أَوْ  
فَاجِرٍ اتَّاهَهُمْ رَبُّ الْعَالَمِينَ فِي أَدْنَى صُورَةٍ مِّنَ النَّبِيِّ  
رَأَوْهُ فِيهَا فَيَقَالُ مَاذَا تَنْتَظِرُونَ تَتَّبِعُ كُلُّ أُمَّةٍ مَّا كَانَتْ  
تَعْبُدُ قَالُوا فَارَقْنَا النَّاسَ فِي الدُّنْيَا عَلَى أَفْقَرِ مَا كُنَّا  
إِلَيْهِمْ لَمْ نَصَاحِبُهُمْ وَنَحْنُ نَنْتَظِرُ رَبَّنَا الَّذِي كُنَّا نَعْبُدُ  
فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ لَا نُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا مَّرَّتَيْنِ  
أَوْ ثَلَاثًا۔

پھر نصاریٰ کو بلایا جائے گا، اور ان سے پوچھا جائے گا کہ تم کس کی عبادت  
کیا کرتے تھے وہ کہیں گے کہ ہم مسیح بن اللہ کی عبادت کرتے تھے، ان  
سے بھی کہا جائے گا کہ تم جھوٹے تھے اللہ نے کسی کو بیوی اور بیٹا نہیں بنایا،  
پھر ان سے پوچھا جائے گا کہ کیا چاہتے ہیں اور ان کے ساتھ یہودیوں کی  
طرح معاملہ کیا جائے گا۔ یہاں تک کہ جب ان لوگوں کے سوا اور کوئی  
باقی نہ رہے گا جو صرف اللہ کی عبادت کرتے تھے۔ خواہ وہ نیک ہوں گے یا  
گنہگار تو ان کے پاس ان کا رب ایسی تجلی میں آئے گا جو ان کے لئے  
سب سے زیادہ قریب الفہم ہوگی، اب ان سے کہا جائے گا، اب تمہیں  
کس کا انتظار ہے؟ ہر امت اپنے معبودوں کو ساتھ لے کر جا چکی، وہ  
جواب دیں گے کہ ہم دنیا میں جب لوگوں سے (جنہوں نے کفر کیا تھا)  
جدا ہوئے تو ہم ان میں سب سے زیادہ محتاج تھے پھر بھی ہم نے ان کا  
ساتھ نہیں دیا، اور اب ہمیں اپنے رب کا انتظار ہے جس کی ہم عبادت  
کرتے تھے اللہ رب العزت فرمائے گا کہ تمہارا رب میں ہی ہوں، اس پر  
تمام مسلمان بول اٹھیں گے کہ ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں  
ٹھہراتے، دو یا تین مرتبہ۔

باب ۱۱۵۳۔ قَوْلُهُ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ  
أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا

(۱۶۱۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ قَالَ لِي  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَيَّ قُلْتُ اقْرَأْ عَلَيْكَ  
وَعَلَيْكَ أَنْزَلَ قَالَ فَإِنِّي أَحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي  
فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ سُورَةَ النَّسَاءِ حَتَّى بَلَغْتُ فَكَيْفَ إِذَا  
جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ  
شَهِيدًا قَالَ أَمْسِكْ فَإِذَا عَيْنَاهُ تَذَرِفَانِ۔

باب ۱۱۵۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت  
سے ایک ایک گواہ حاضر کریں گے اور ان لوگوں پر آپکو بطور گواہ پیش کریں گے  
۱۶۱۸۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے نبی  
کریم ﷺ نے فرمایا مجھے قرآن پڑھ کر سنائیے میں نے عرض کی، آنحضور  
ﷺ کو میں پڑھ کر سناؤں؟ وہ تو آپ ﷺ پر ہی نازل ہوا ہے۔ حضور اکرم  
ﷺ نے فرمایا کہ میں دوسرے سے سننا چاہتا ہوں۔ چنانچہ میں نے آپ کو  
سورہ نساء سنائی شروع کی، جب میں ”فکیف اذا جئنا من کل امة  
بشہید و جئنا بک علی ہؤلاء شہیدا۔“ پر پہنچا تو آنحضور ﷺ  
نے فرمایا کہ ٹھہر جاؤ۔ میں نے دیکھا تو آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو  
جاری تھے۔

باب ۱۱۵۴۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى:

”إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ“

(۱۶۱۹) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَاسًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا  
مَعَ الْمُشْرِكِينَ يُكْثِرُونَ سَوَادَ الْمُشْرِكِينَ عَلَى رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي السَّهْمُ فَيُرَى بِهِ

باب ۱۱۵۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”بے شک ان  
لوگوں کی جان جنہوں نے اپنے اوپر ظلم کر رکھا ہے  
۱۶۱۹۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ کچھ مسلمان مشرکین  
کے ساتھ رہتے تھے اور اس طرح رسول اللہ ﷺ کے خلاف مشرکین کی  
جماعت میں اضافہ کا سبب بنتے تھے (کیونکہ مجبوراً انہیں بھی محاذ جنگ پر



فَيُصِيبُ أَحَدَهُمْ فَيَقْتُلُهُ، أَوْ يُضْرَبُ فَيُقْتَلُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ -

آنا پڑتا تھا) پھر تیر آتا اور وہ سامنے پڑ جاتے تو انہیں لگ جاتا اور اس طرح ان کی جان جاتی یا تلوار سے (غلطی میں) انہیں قتل کر دیا جاتا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی تھی ”بیشک ان لوگوں کی جان جنہوں نے اپنے اوپر ظلم کر رکھا ہے (جب) فرشتے قبض کرتے ہیں“ آخر آیت تک

باب ۱۱۵۵. قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: إِنَّا أَوْحَيْنَا

إِلَيْكَ إِلَى قَوْلِهِ وَيُونُسَ وَهَارُونَ وَسَلِيمَانَ

(۱۶۲۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى فَقَدْ كَذَبَ -

باب ۱۱۵۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”یقیناً ہم نے آپ ﷺ کی طرف وحی بھیجی“ ارشاد ”اور یونس اور ہارون اور سلیمان پر“ تک۔

۱۶۲۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص یہ کہتا ہے کہ میں (آنحضور ﷺ) یونس بن متی سے افضل ہوں وہ جھوٹ کہتا ہے۔

## سورة المائدة

باب ۱۱۵۶. قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

يَا أَيُّهَا الرُّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ

(۱۶۲۱) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا) قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ وَاللَّهِ يَقُولُ يَا أَيُّهَا الرُّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ الْآيَةُ -

باب ۱۱۵۶۔ اے رسول اللہ (ﷺ) پہنچا دیجئے

جو آپ ﷺ پر رب کی طرف سے نازل ہوا

۱۶۲۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جو شخص بھی تم سے یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ پر جو کچھ نازل کیا تھا اس میں سے آپ نے کچھ چھپا لیا تھا تو وہ جھوٹا ہے اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ ”اے پیغمبر، جو کچھ آپ پر آپ کے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا ہے، یہ (سب) آپ (لوگوں تک) پہنچا دیجئے۔“

باب ۱۱۵۷. قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

لَا تَحْرِمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ

(۱۶۲۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ كُنَّا نَغْزُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ مَعَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا لَا نَخْتَصِمِي فَنَهَانَا عَنْ ذَلِكَ فَرَحَّصَ لَنَا بَعْدَ ذَلِكَ أَنْ نَتَزَوَّجَ الْمَرْأَةَ بِالثَّوْبِ ثُمَّ قَرَأَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحْرِمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ -

باب ۱۱۵۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اپنے اوپر ان پاکیزہ

چیزوں کو جو اللہ نے تمہارے لئے جائز کی ہیں حرام نہ کرلو

۱۶۲۲۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوے کیا کرتے تھے اور ہمارے ساتھ ہماری بیویاں نہیں ہوتی تھیں۔ اس پر ہم نے عرض کی کہ ہم اپنے کو خفیہ کیوں نہ کر لیں۔ لیکن آنحضور ﷺ نے ہمیں اس سے روک دیا (کہ یہ ناجائز ہے) اور اس کے بعد ہمیں اس کی اجازت دی کہ ہم کسی عورت سے کپڑے (یا کسی بھی چیز) کے بدلے میں نکاح کر سکتے ہیں (یعنی متعہ کی جو بعد میں حرام ہو گیا) پھر عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی ”اے ایمان والو! اپنے اوپر ان پاکیزہ چیزوں کو حرام نہ کرو جو اللہ نے تمہارے لئے جائز کی ہیں۔“



باب ۱۱۵۸. قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ  
وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ

(۱۶۲۳) قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) مَا كَانَ لَنَا خَمْرٌ غَيْرُ فَضِيخِكُمْ هَذَا الَّذِي تُسَمُّونَهُ الْفَضِيخَ فَإِنِّي لَقَائِمٌ أَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ وَفُلَانًا وَفُلَانًا إِذَا جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ وَهَلْ بَلَغَكُمْ الْخَبَرُ فَقَالُوا وَمَا ذَاكَ قَالَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ قَالُوا أَهْرِقْ هَذِهِ الْقِلَالَ يَا أَنَسُ قَالَ فَمَا سَأَلُوا عَنْهَا وَلَا رَأَى جَعُوهَا بَعْدَ خَبَرِ الرَّجُلِ۔

۶۶۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”شراب اور جو اور بت اور پانسے تو بس نری گندی باتیں ہیں، شیطان کے کام

۱۶۲۳۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، ہم لوگ تمہاری ”فضیح“ (کھجور سے تیار شدہ شراب) کے سوا اور کوئی شراب استعمال نہیں کرتے تھے، یہی جس کا نام تم نے فضیح رکھ رکھا ہے، میں کھڑا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو پلارہا تھا اور فلاں (اور فلاں) کو، کہ ایک صاحب آئے اور کہا، نہیں کچھ خبر بھی ہے؟ لوگوں نے پوچھا کیا بات ہے؟ انہوں نے بتایا کہ شراب حرام قرار دی جا چکی ہے۔ فوراً ہی ان حضرات نے کہا، انس اب ان (شراب کے) منکوں کو بہادو۔ انہوں نے بیان کیا کہ ان صاحب کی اطلاع کے بعد پھر ان حضرات نے اس میں سے (ایک قطرہ بھی) نہ مانگا اور نہ پھر اس کا استعمال کیا۔

باب ۱۱۵۹. قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى:

لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبَدِّلَكُمْ تَسْأَلُكُمْ

(۱۶۲۴) عَنْ أَنَسٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً مَا سَمِعْتُ مِثْلَهَا قَطُّ قَالَ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا قَالَ فَغَضِبَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجُوهَهُمْ لَهُمْ خَنِينٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ أَبِي قَالَ فُلَانٌ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبَدِّلَكُمْ تَسْأَلُكُمْ۔

باب ۱۱۵۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”ایسی باتیں مت پوچھو کہ اگر تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں ناگوار گذریں۔“

۱۶۲۴۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا خطبہ دیا کہ میں نے ویسے خطبہ کبھی نہیں سنا تھا، آپ نے فرمایا جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تمہیں بھی معلوم ہوتا تو تم ہنستے کم اور روتے زیادہ۔ بیان کیا کہ پھر حضور اکرم ﷺ کے صحابہؓ نے اپنے چہرے چھپا لیے۔ باوجود ضبط کے ان کے رونے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ ایک صاحب نے اس موقع پر پوچھا، میرے والد کون ہیں؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ فلاں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ”ایسی باتیں مت پوچھو کہ اگر تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں ناگوار گذریں۔“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بعض لوگ رسول اللہ ﷺ سے مذاقاً سوالات کیا کرتے تھے کوئی شخص یوں پوچھتا کہ میرا باپ کون ہے؟ کسی کی اگر اونٹنی گم ہو جاتی تو وہ یہ پوچھتے کہ میری اونٹنی کہاں ہوگی ایسے ہی لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ ”اے ایمان والو! ایسی باتیں مت پوچھو کہ اگر تم پر ظاہر کر دی جائے تو تمہیں ناگوار گذرے، یہاں تک کہ پوری آیت پڑھ کر سنائی۔“

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا) قَالَ كَانَ قَوْمٌ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتِهْزَاءً فَيَقُولُ الرَّجُلُ مِّنْ أَبِي وَيَقُولُ الرَّجُلُ تَضِلُّ نَاقَتُهُ، أَيْنَ نَاقَتِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِمْ هَذِهِ الْآيَةَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبَدِّلَكُمْ تَسْأَلُكُمْ حَتَّىٰ فَرَّغَ مِنَ الْآيَةِ كُلِّهَا۔



## سُورَةُ الْأَنْعَامِ

باب ۱۱۶۰۔ قَوْلُهُ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ

أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ

(۱۶۲۵) عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ آيَةُ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ قَالَ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ قَالَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيْعًا وَيُذِيقُ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَهْوَنُ أَوْ هَذَا أَيْسَرُ -

## تفسیر سورۃ النعام

باب ۱۱۶۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”آپ کہہ دیجئے کہ اللہ (اس پر بھی) قادر ہے کہ تمہارے اوپر کوئی عذاب مسلط کر دے، تمہارے اوپر سے ۱۶۲۵۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت ”قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ“ نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے کہا (اے اللہ) میں اس سے تیری پناہ مانگتا ہوں پھر نازل ہوئی، ”او من تحت ارجلکم“ آنحضور ﷺ نے اس پر بھی فرمایا کہ میں اس سے تیری پناہ مانگتا ہوں (لیکن) ”او یلبسکم شیعا ویذیق بعضکم بأس بعض“ پر آپ نے فرمایا کہ یہ آسان ہے۔ (پہلی دو صورتوں کے مقابلے میں۔)

باب ۱۱۶۱۔ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهِدَاهُمْ أَقْتَدَهُ

(۱۶۲۶) عَنْ مُجَاهِدٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ أَفِي صَ سَجْدَةٍ فَقَالَ نَعَمْ ثُمَّ تَلَا وَوَهَبْنَا إِلَيْهِ قَوْلِهِ فَبِهِدَاهُمْ أَقْتَدَهُ ثُمَّ قَالَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ أَمَرَ أَنْ يَقْتَدَى بِهِمْ -

باب ۱۱۶۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”یہی وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی تھی، سو آپ بھی ان کے طریقہ پر چلئے ۱۶۲۶۔ حضرت مجاہد نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا سورہ ص میں بھی سجدہ ہے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ہاں، پھر آپ نے آیت، ”ووهبنا“ سے بہداهم اقتدہ“ تک تلاوت کی اور فرمایا کہ داؤد علیہ السلام بھی ان انبیاء میں شامل ہیں (جن کا ذکر آیت میں ہوا ہے اور جن کی اقتداء کے لئے آنحضور ﷺ سے کہا گیا ہے) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہارے نبی ﷺ بھی ان میں سے ہیں جنہیں ان انبیاء کی اقتداء کا حکم دیا گیا ہے۔

باب ۱۱۶۲۔ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

”وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ“

(۱۶۲۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَا أَحَدٌ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ وَلِذَلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا شَيْءَ أَحَبُّ إِلَيْهِ السَّمَدُحُ مِنَ اللَّهِ وَلِذَلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ -

باب ۱۱۶۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور بے حیائیوں کے پاس

بھی نہ جاؤ (خواہ) وہ اعلانیہ ہوں اور (خواہ) پوشیدہ

۱۶۲۷۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ سے زیادہ اور کوئی غیرت مند نہیں، یہی وجہ ہے کہ اس نے بے حیائیوں کو حرام قرار دیا۔ خواہ وہ اعلانیہ ہوں خواہ پوشیدہ اور اللہ کو اپنی مدح و تعریف سے زیادہ اور کوئی چیز پسند نہیں، یہی وجہ ہے کہ اس نے اپنی مدح کی ہے

## تفسیر سورۃ اعراف

## سُورَةُ الْأَعْرَافِ

باب ۱۱۶۳۔ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ

(۱۶۲۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ

باب ۱۱۶۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”درگزر اختیار کیجئے اور نیک

کام کا حکم دیتے رہئے اور جاہلوں سے کنارہ کش ہو جایا کیجئے

۱۶۲۸۔ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے



اپنے نبی ﷺ کو حکم دیا ہے کہ لوگوں کے اخلاق ٹھیک کرنے کے لئے درگزر اختیار کریں۔ اوکما قال۔

أَمَرَ اللَّهُ نَبِيَّهٖ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْخُذَ الْعَفْوَ مِنْ أَخْلَاقِ النَّاسِ أَوْ كَمَا قَالَ۔

## سُورَةُ الْأَنْفَالِ

باب ۱۱۶۳۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى:  
”وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةً“

## تفسیر سورہ انفال

باب ۱۱۶۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور ان سے لڑو، یہاں تک کہ فساد، (عقیدہ) باقی نہ رہ جائے۔“

۱۶۲۹۔ حضرت سعید بن جبیرؓ نے فرمایا کہ ابن عمرؓ ہمارے پاس تشریف لائے، تو ایک صاحب نے ان سے پوچھا کہ (مسلمانوں کے باہمی) فتنہ اور جنگ کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ ابن عمرؓ نے ان سے پوچھا تمہیں معلوم بھی ہے ”فتنہ“ کیا چیز ہے۔ محمد ﷺ مشرکین سے جنگ کرتے تھے اور ان میں ٹھہر جانا ہی فتنہ تھا۔ آنحضور ﷺ کی جنگ، تمہاری ملک و سلطنت کی خاطر جنگ کی طرح نہیں تھی۔

(۱۶۲۹) عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا ابْنُ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) فَقَالَ رَجُلٌ كَيْفَ تَرَى فِي قِتَالِ الْفِتْنَةِ فَقَالَ وَهَلْ تَدْرِي مَا الْفِتْنَةُ كَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِينَ وَكَانَ الدُّخُولُ عَلَيْهِمْ فِتْنَةً وَلَيْسَ كَقِتَالِكُمْ عَلَى الْمُلْكِ۔

## تفسیر سورہ برأت

باب ۱۱۶۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور کچھ اور لوگ ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کر لیا

## سُورَةُ الْبَرَاءَةِ

باب ۱۱۶۵۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى:  
”وَآخَرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ“

۱۶۳۰۔ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا، رات (خواب میں) میرے پاس دو فرشتے آئے اور مجھے اٹھا کر ایک ایسے شہر میں لے گئے جو سونے اور چاندی کی اینٹوں سے بنایا گیا تھا، وہاں ہمیں ایسے لوگ ملے جن کا آدھا بدن نہایت خوبصورت، اتنا کہ کسی نے ایسا حسن نہ دیکھا ہوگا اور بدن کا دوسرا نصف حصہ نہایت بدصورت تھا اتنا کہ کسی نے ایسی بدصورتی نہیں دیکھی ہوگی، دونوں فرشتوں نے ان لوگوں سے کہا کہ جاؤ اور اس نہر میں غوطہ لگاؤ وہ گئے اور نہر میں غوطہ لگا آئے، جب وہ ہمارے پاس دوبارہ واپس آئے تو ان کی بدصورتی جاتی رہی تھی اور اب وہ نہایت حسین اور خوبصورت نظر آتے تھے۔ پھر فرشتوں نے مجھ سے کہ یہ ”جنت عدن“ ہے اور یہ آپ کی منزل ہے، جن لوگوں کو ابھی آپ نے دیکھا کہ جس کا آدھا حصہ خوبصورت تھا اور آدھا بد صورت، تو یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے نیک اعمال کے ساتھ کچھ برے عمل بھی کئے تھے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کر دیا تھا۔

(۱۶۳۰) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا آتَانِي اللَّيْلَةَ آتِيَانِ فَاذْبَعَانِي فَأَنْتَهَيْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ مَبْنِيَّةٍ بَلْبِنِ ذَهَبٍ وَلَبِنِ فِضَّةٍ فَتَلَقَانَا رَجُلًا شَطْرُ مَنْ خَلَقَهُمْ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَأَى وَشَطْرُ كَأَقْبَحِ مَا أَنْتَ رَأَى قَالَا لَهُمْ اذْهَبُوا فَقَعُوا فِي ذَلِكَ النَّهْرِ فَوَقَعُوا فِيهِ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ ذَلِكَ السُّوءُ عَنْهُمْ فَسَارُوا فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ قَالَا لِي هَذِهِ جَنَّةُ عَدْنٍ وَهَذَاكَ مَنْزِلُكَ قَالَا أَمَّا الْقَوْمُ الَّذِينَ كَانُوا شَطْرُ مَنْهُمْ حَسَنٌ وَشَطْرُ مَنْهُمْ قَبِيحٌ فَإِنَّهُمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا تَجَاوَزَ اللَّهُ عَنْهُمْ۔



## سُورَةُ هُودٍ

باب ۱۱۶۶۔ قَوْلُهُ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ

(۱۶۳۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ أَنْفَقُ أَنْفَقُ عَلَيْكَ وَقَالَ يَذُلُّهُ مَلَأَى لَا تَغِيْضُهَا نَفَقَةً سَحَاءُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَقَالَ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مِنْهُ خَلَقَ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُ لَمْ يَغْضُ مَا فِي يَدِهِ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيْدِهِ الْمِيزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ۔

## تفسیر سورہ ہود

باب ۱۱۶۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور اس کا عرش (حکومت) پانی پر تھا ۱۶۳۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ (میری راہ میں) خرچ کرو تو میں بھی تمہیں دوں گا اور فرمایا، اللہ کا خزانہ بھرا ہوا ہے رات اور دن کے مسلسل خرچ اس میں کمی پیدا نہیں کر سکتے اور فرمایا تم نے دیکھا نہیں جب سے اللہ نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے مسلسل خرچ کئے جا رہے ہیں لیکن اس کے خزانے میں کوئی کمی نہیں ہوئی، اس کا عرش حکومت پانی پر تھا اور اس کے ہاتھ میں میزان عدل ہے جسے وہ جھکاتا اور اٹھاتا ہے۔

باب ۱۱۶۷۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى:

وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرْآنَ

(۱۶۳۲) عَنْ أَبِي مُوسَى (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَيُمْلِي لِلظَّالِمِ حَتَّى إِذَا أَخَذَهُ لَمْ يُعْلِتْهُ، قَالَ ثُمَّ قَرَأَ وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرْآنَ وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ۔

باب ۱۱۶۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور آپ کے

پروردگار کی پکڑ اسی طرح ہے جب وہ بستی والوں کو پکڑتا ہے

۱۶۳۲۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ حد سے تجاوز کرنے والے کو مہلت دیتا رہتا ہے۔ لیکن جب پکڑتا ہے تو پھر نہیں چھوڑتا۔ بیان کیا کہ پھر آپ نے آیت کی تلاوت کی۔ ”اور آپ کے پروردگار کی پکڑ اسی طرح ہے، جب وہ بستی والوں کو پکڑتا ہے جو (اپنے اوپر) ظلم کرتے رہتے ہیں، بے شک اس کی پکڑ بڑی تکلیف دہ ہے۔ بڑی سخت ہے۔“

سورة الحجر

سُورَةُ الْحَجَرِ

باب ۱۱۶۸۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى:

”إِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاتَّبَعَهُ شِهَابٌ مُبِينٌ“

(۱۶۳۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَضَى اللَّهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتْ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ كَالسِّلْسِلَةِ عَلَى صَفْوَانٍ يَنْفُذُ هُمْ ذَلِكَ فَإِذَا فُرِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا لِلَّذِي قَالَ الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ فَيَسْمَعُهَا مُسْتَرِقُوا السَّمْعَ وَ مُسْتَرِقُوا السَّمْعَ هَكَذَا وَاحِدٌ فَوْقَ آخَرٍ وَصَفَ سُفِينُ بِيَدِهِ وَفَرَّجَ بَيْنَ أَصَابِعِ يَدِهِ الْيُمْنَى نَصَبَهَا بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ فَرُبَّمَا أَدْرَكَ الشَّهَابُ الْمُسْتَمِعَ قَبْلَ أَنْ يَرْمِيَ

باب ۱۱۶۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ”ہاں مگر کوئی بات چوری چھپے سن

بھاگے تو اس کے پیچھے ایک روشن شعلہ ہو لیتا ہے۔“

۱۶۳۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے فرمایا جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کوئی فیصلہ فرماتے ہیں تو ملائکہ اطاعت و تسلیم کے لئے اپنے پر مارتے ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں ہے کہ جیسے کسی چکنے پتھر پر زنجیر کے (مارنے سے آواز پیدا ہوتی ہے) اور اللہ اپنے حکم کو فرشتوں تک پہنچاتا ہے (اور ان پر یک بیک دہشت سی طاری ہو جاتی ہے) لیکن پھر خوف ان کے دلوں سے زائل ہو جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ رب العزت نے کیا ارشاد فرمایا؟ اس پر (مقرب ملائکہ) جواب دیتے ہیں جو کچھ بارگاہ کبریائی سے ارشاد ہوا وہ حق ہے اور وہ علی و کبیر ہے۔ اس طرح اللہ کے حکم کو (کبھی) وہ بھی سن لیتے ہیں جو چوری چھپے



سننے والے ہوتے ہیں، (اور انہوں نے مسترقوا السمع کے الفاظ بیان کئے، یعنی یکے بعد دیگرے، اور سفیان بن عیینہ نے اپنے ہاتھ سے سننے کی اس کیفیت کی وضاحت کی) اپنے دائیں ہاتھ کی انگلیوں کو کھول کے اور انہیں ایک سلسلے میں رکھ کے۔ تو کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اس سے پہلے کہ اوپر والا اپنے دوسرے ساتھی کو بتائے وہ روشن شعلہ اس پر گرتا ہے۔ اور اسے جلا ڈالتا ہے اور کبھی ایسا نہیں ہوتا اور وہ اپنے قریب کے ساتھی کو وہ حکم خداوندی بتا دیتا ہے اور وہ اپنے قریب کے ساتھی کو بتاتا ہے اس طرح زمین تک پہنچ جاتا ہے اور ساحروں کی زبان سے وہ ادا ہوتا ہے۔ وہ خود بھی اس میں سوجھوٹ ملا کے اسے بیان کرتے ہیں اور اس طرح ساحروں کی تصدیق کی جانے لگتی ہے اور ان سے سننے والے کہتے ہیں کہ ہمیں فلاں ساحر نے فلاں دن فلاں بات نہیں بتائی تھی اور فلاں دن فلاں بات بتائی تھی اور پھر وہ سچ نکلی۔ یہ وہی کلمہ اور حکم ہوتا ہے، جسے شیاطین آسمان سے سن پاتے ہیں۔

## تفسیر سورہ نحل

باب ۱۱۶۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور تم میں سے بعض کو نکمی عمر کی طرف لوٹایا جاتا ہے

۱۶۳۳۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ دعا کرتے تھے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں بخل سے، سستی سے، عذاب قبر سے، دجال کے فتنے سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے۔

## سورہ بنی اسرائیل

باب ۱۱۷۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اے لوگوں کی نسل جنہیں ہم نے نوح کے ساتھ کشتی میں سوار کیا تھا، وہ بیشک بڑے شکر گزار بندے تھے

۱۶۳۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گوشت لایا گیا اور دست کا حصہ آپ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ نے اپنے دانتوں سے اسے تناول فرمایا آنحضور ﷺ کو دقتی کا گوشت بہت پسند تھا۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا، قیامت کے دن میں لوگوں کا سردار ہوں گا۔ تمہیں معلوم بھی ہے۔ یہ کون سا دن ہوگا؟ اس دن دنیا کی ابتداء سے قیامت کے دن تک کی ساری خلقت جمع ہوگی۔ ایک چینیل

بہا الی صاحبہ فیحررقہ، وَرُبَّمَا لَمْ يُدْرِكْهُ حَتَّىٰ يُرْمَىٰ بِهِ إِلَى الَّذِي يَلِيهِ إِلَي الَّذِي هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ حَتَّىٰ يُلْقَوْهَا إِلَى الْأَرْضِ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانٌ حَتَّىٰ تَنْتَهِيَ إِلَى الْأَرْضِ فَتُلْقَىٰ عَلَىٰ فَمِ السَّاحِرِ فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةً كَذِبَةٍ فَيَصْدُقُ فَيَقُولُونَ أَلَمْ يُخْبِرْنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا يَكُونُ كَذَا وَكَذَا فَوَجَدْنَاهُ حَقًّا لِلْكَلِمَةِ الَّتِي سَمِعْتُ مِنَ السَّمَاءِ۔

## سُورَةُ النَّحْلِ

باب ۱۱۶۹۔ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: وَمِنْكُمْ مَّنْ يُرَدُّ إِلَىٰ أَرْدَلِ الْعُمَرِ

(۱۶۳۴) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوا أَعْوَدُوكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْكَسَلِ وَأَرْدَلِ الْعُمَرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الدَّجَالِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

## سُورَةُ بَنِي إِسْرَائِيلَ

باب ۱۱۷۰۔ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ إِنَّهُ كَانَ عَبْدًا شَكُورًا

(۱۶۳۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرَفَعَ إِلَيْهِ الذَّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَتَهَسَّ مِنْهَا نَهْسَةً ثُمَّ قَالَ أَنَسُ بْنُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَهَلْ تَذَرُونَ مِمَّ ذَلِكَ يُجْمَعُ النَّاسُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ يُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي وَيَنْفَذُهُمُ الْبَصَرُ وَتَذْنُو الشَّمْسُ



فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيقُونَ  
وَلَا يَحْتَمِلُونَ فَيَقُولُ النَّاسُ أَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ أَلَا  
تَنْظُرُونَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ  
لِبَعْضٍ عَلَيْكُمْ بَادِمٌ فَيَأْتُونَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُونَ  
لَهُ 'أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ  
رُوحِهِ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ إِشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ  
أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ أَلَا تَرَى إِلَى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُولُ  
آدَمُ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضِبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ  
مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ' وَإِنَّهُ 'نَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ  
فَعَصَيْتُهُ' نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي إِذْ هَبُوا إِلَى غَيْرِي  
إِذْ هَبُوا إِلَى نُوحٍ فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُونَ يَا نُوحُ إِنَّكَ  
أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَقَدْ سَمَّاكَ اللَّهُ  
عَبْدًا شَكُورًا إِشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ  
فِيهِ فَيَقُولُ إِنَّ رَبِّي عَزَّوَجَلَّ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضِبًا لَمْ  
يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ' وَإِنَّهُ قَدْ  
كَانَتْ لِي دَعْوَةٌ دَعَوْتُهَا عَلَى قَوْمِي نَفْسِي نَفْسِي  
نَفْسِي إِذْ هَبُوا إِلَى غَيْرِي إِذْ هَبُوا إِلَى إِبْرَاهِيمَ فَيَأْتُونَ  
إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُونَ يَا إِبْرَاهِيمُ أَنْتَ نَبِيُّ اللَّهِ وَخَلِيلُهُ مِنْ  
أَهْلِ الْأَرْضِ إِشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ  
فِيهِ فَيَقُولُ لَهُمْ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضِبًا لَمْ  
يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ' وَإِنِّي  
قَدْ كُنْتُ كَذَبْتُ ثَلَاثَ كَذِبَاتٍ فَذَكَرُهُنَّ (أَبُو حَيَّانٍ  
فِي الْحَدِيثِ) نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي إِذْ هَبُوا إِلَى غَيْرِي  
إِذْ هَبُوا إِلَى مُوسَى فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُونَ يَمُوسَى  
أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ فَضَلَّكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلامِهِ عَلَى  
النَّاسِ إِشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ  
فَيَقُولُ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضِبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ  
مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ' وَإِنِّي قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ  
أُؤْمَرْ بِقَتْلِهَا نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي إِذْ هَبُوا إِلَى غَيْرِي  
إِذْ هَبُوا إِلَى عِيسَى فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُونَ يَا عِيسَى

میدان میں کہ ایک پکارنے والے کی آواز سب کے کانوں تک پہنچ سکے  
گی اور ایک نظر سب کو دیکھ سکے گی۔ سورج بالکل قریب ہو جائے گا۔ اور  
لوگوں کی پریشانی اور بے قراری کی کوئی انتہا نہ رہے گی، برداشت سے باہر  
ہو جائے گی، لوگ آپس میں کہیں گے، دیکھتے نہیں کہ ہماری کیا حالت  
ہو گئی ہے، کیا کوئی ایسا برگزیدہ بندہ نہیں ہے جو رب العزت کی بارگاہ میں  
تمہاری شفاعت کرے؟ بعض لوگ بعض سے کہیں گے کہ آدم علیہ السلام  
کے پاس چلنا چاہئے۔ چنانچہ سب لوگ آدم علیہ السلام کی خدمت میں  
حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے، آپ انسانوں کے جدا مجید ہیں، اللہ  
تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور اپنی طرف سے خصوصیت کے  
ساتھ آپ میں روح پھونکی، فرشتوں کو حکم دیا اور انہوں نے آپ کو سجدہ  
کیا، اس لئے آپ اپنے رب کے حضور میں ہماری شفاعت کر دیجئے،  
آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہم کس حال کو پہنچ چکے ہیں، آدم علیہ السلام کہیں  
گے کہ میرا رب آج انتہائی غضبناک ہے۔ اس سے پہلے اتنا غضبناک وہ  
کبھی نہیں ہوا تھا اور نہ آج کے بعد کبھی اتنا غضبناک ہوگا اور رب العزت  
نے مجھے بھی درخت سے روکا تھا، لیکن میں نے اس کی نافرمانی کی تھی،  
نفسی، نفسی، نفسی، کسی اور کے پاس جاؤ ہاں نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ  
چنانچہ سب لوگ نوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں  
گے، اے نوح! آپ سب سے پہلے پیغمبر ہیں جو اہل زمین کی طرف بھیجے  
گئے تھے، اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے ”شکر گزار بندہ“ (عبدشکور) کا خطاب  
دیا ہے، آپ ہی ہمارے لئے اپنے رب کے حضور میں شفاعت کر دیجئے،  
آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہم کس حالت میں پہنچ گئے ہیں۔ نوح علیہ السلام بھی  
کہیں گے کہ میرا رب اتنا غضبناک ہوا ہے کہ اس سے پہلے کبھی اتنا  
غضبناک نہیں ہوا تھا اور نہ آج کے بعد کبھی اتنا غضبناک ہوگا اور مجھے ایک  
دعا کی قبولیت کا یقین دلایا گیا تھا جو میں نے اپنی قوم کے خلاف کر لی تھی،  
نفسی، نفسی، نفسی میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ، ابراہیم علیہ السلام کے پاس  
جاؤ سب لوگ ابراہیم کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے،  
اے ابراہیم! آپ اللہ کے نبی اور اللہ کے خلیل ہیں روئے زمین میں  
آپ ہماری شفاعت کیجئے، آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں کہ ہم کس حالت کو  
پہنچ چکے ہیں۔ ابراہیم علیہ السلام بھی کہیں گے کہ آج میرا رب بہت غضبناک  
ہے؟ اتنا غضبناک نہ وہ پہلے ہوا تھا اور نہ آج کے بعد ہوگا، اور میں نے



أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ، أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ  
وَكَلَّمَتِ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا إِشْفَعُ لَنَا أَلَا تَرَى إِلَى  
مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ عِيسَى إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ  
غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ، مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ، مِثْلَهُ،  
وَلَمْ يَذْكُرْ ذَنْبًا نَفْسِي نَفْسِي إِذْ هَبُوا إِلَى  
غَيْرِي إِذْ هَبُوا إِلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ يَا  
مُحَمَّدُ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ وَخَاتِمُ الْأَنْبِيَاءِ وَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ  
لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ إِشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا  
تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ فَيَنْطَلِقُ فَاتِي تَحْتَ الْعَرْشِ فَاقْعُ  
سَاجِدًا لِرَبِّي عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى مَنْ مَحَامِدِهِ  
وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلَى أَحَدٍ قَبْلِي ثُمَّ  
يُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تُعْطَهُ وَاشْفَعْ تُشْفَعْ  
فَارْفَعْ رَأْسِي فَأَقُولُ أُمِّي يَا رَبِّ أُمِّي يَا رَبِّ فَيُقَالُ  
يَا مُحَمَّدُ ادْخُلْ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ  
الْبَابِ الْأَيْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ  
فِيمَا سِوَى ذَلِكَ مِنْ أَبْوَابٍ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي  
بِيَدِهِ إِنَّ مَا بَيْنَ الْمَصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِعِ الْجَنَّةِ كَمَا  
بَيْنَ مَكَّةَ وَحَمِيرًا أَوْ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرَى.

تین جھوٹ بولے تھے، (راوی) ابو حیان نے اپنی روایت میں ان تینوں  
کا ذکر کیا ہے۔ نفسی، نفسی، نفسی، میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ، ہاں  
موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، سب لوگ موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں  
حاضر ہوں گے، اور عرض کریں گے، اے موسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں،  
اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی طرف سے رسالت اور اپنے کلام کے ذریعہ  
فضیلت دی۔ آپ ہماری شفاعت اپنے رب کے حضور میں کریں آپ  
ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ ہم کس حالت کو پہنچ چکے ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام کہیں  
گے کہ آج اللہ تعالیٰ بہت غضبناک ہے، اتنا غضبناک کہ وہ نہ پہلے کبھی ہو  
اتھا اور نہ آج کے بعد کبھی ہوگا، اور میں نے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا۔  
حالانکہ اللہ کی طرف سے مجھے اس کا کوئی حکم نہیں ملا تھا، نفسی، نفسی، نفسی،  
میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ، ہاں عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ سب  
لوگ عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے، اور عرض کریں گے،  
اے عیسیٰ علیہ السلام! آپ اللہ کے رسول اور اس کا کلمہ ہیں جسے اللہ نے  
مریم علیہا السلام پر ڈالا تھا اور اللہ کی طرف سے روح ہیں، آپ نے  
(خرق عادت کے طور پر) بچپن میں گہوارے میں سے لوگوں سے بات  
کی تھی، ہماری شفاعت کیجئے، آپ خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ ہماری کیا  
حالت ہو چکی ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام بھی کہیں گے کہ میرا رب آج اس درجہ  
غضبناک ہے۔ کہ نہ اس سے پہلے کبھی اتنا غضبناک ہوا تھا اور نہ کبھی ہوگا  
اور آپ کسی لغزش کا ذکر نہیں کریں گے (صرف اتنا کہیں گے) نفسی،  
نفسی، نفسی، میرے سوا کسی اور کے پاس

جاؤ، ہاں، محمد ﷺ کے پاس جاؤ۔ سب لوگ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے اے محمد! آپ اللہ کے رسول اور سب  
سے آخری پیغمبر ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے تمام اگلے پچھلے گناہ، معاف کر دیئے ہیں، اپنے رب کے حضور میں ہماری شفاعت کیجئے، آپ خود  
ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ ہم کس حالت کو پہنچ چکے ہیں (حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ آخر میں آگے بڑھوں گا اور عرش کے نیچے پہنچ کر اپنے رب عزوجل  
کے لئے سجدہ میں گر پڑوں گا، پھر اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی حمد اور حسن ثناء کے دروازے کو کھول دے گا کہ مجھ سے پہلے کسی کو وہ طریقے اور وہ محامد نہیں  
بتائے تھے۔ پھر کہا جائے گا، اے محمد! اپنا سراٹھائیے، مانگئے آپ کو دیا جائے گا، شفاعت کیجئے، آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ اب میں اپنا سر  
اٹھاؤں گا اور عرض کروں گا، میری امت اے میرے رب! میری امت اے میرے رب! کہا جائے گا، اے محمد! اپنی امت کے ان لوگوں کو جن پر  
کوئی حساب نہیں ہے، جنت کے داہنے دروازے (الباب الایمن) سے داخل کیجئے، ویسے انہیں اختیار ہے، جس دروازے سے چاہیں دوسرے  
لوگوں کے ساتھ داخل ہو سکتے ہیں۔ پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے، جنت کے دروازے  
کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور حمیر میں ہے یا جتنا مکہ اور بصری میں ہے۔



باب ۱۱۷۱۔ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

عَسَىٰ أَنْ يَعْشَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

(۱۶۳۶) عَنْ ابْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا) يَقُولُ إِنَّ النَّاسَ يَصِيرُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ جُثًّا كُلُّ أُمَّةٍ تَتَّبِعُ نَبِيَّهَا يَقُولُونَ يَا فُلَانُ اشْفَعْ حَتَّى تَنْتَهِيَ الشَّفَاعَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَلِكَ يَوْمَ يَبْعَثُهُ اللَّهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ۔

باب ۱۱۷۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”عجب کیا کہ آپ کا پروردگار آپ کو مقام محمود میں جگہ دے

۱۶۳۶۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قیامت کے دن امتیں گروہ درگروہ چلیں گی، ہر امت اپنے نبی کے پیچھے ہوگی اور (انبیاء سے) کہے گی کہ اے فلاں! ہماری شفاعت کر دیجئے (سب انکار کریں گے) آخر شفاعت کے لئے وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں گے، تو یہی وہ دن ہے جب اللہ تعالیٰ حضور اکرم ﷺ کو مقام محمود پر فائز کرے گا۔

باب ۱۱۷۲۔ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتُ بِهَا

(۱۶۳۷) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا) فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتُ بِهَا قَالَ نَزَلَتْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ كَانَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ فَإِذَا سَمِعَ الْمُشْرِكُونَ سَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ أَيْ بِقِرَاءَتِكَ فَيَسْمَعُ الْمُشْرِكُونَ فَيَسُبُّوا الْقُرْآنَ وَلَا تُخَافِتُ بِهَا عَنْ أَصْحَابِكَ فَلَا تُسْمِعُهُمْ وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا۔

باب ۱۱۷۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور آپ نماز میں نہ تو بہت پکار کر پڑھئے اور نہ (بالکل) چپکے ہی چپکے پڑھئے

۱۶۳۷۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”اور آپ نماز میں نہ تو بہت پکار کر پڑھئے اور نہ (بالکل) چپکے ہی چپکے پڑھئے“ کے متعلق فرمایا کہ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی تھی جب رسول اللہ ﷺ کی (ابتداء میں دعوت اسلام کا) اظہار و اعلان نہیں ہوا تھا، تو اس زمانہ میں جب آپ اپنے صحابہ کے ساتھ نماز پڑھتے تو قرآن مجید کی تلاوت بلند آواز سے کرتے، مشرکین سنتے تو قرآن کو بھی گالی دیتے اور اس کے نازل کرنے والے اور اس کے لانے والے کو بھی، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے کہا کہ آپ نماز نہ تو بہت پکار کر پڑھئے مراد قرآن مجید کی تلاوت سے تھی، کہ مشرکین سن کر گالیاں دیں اور نہ بالکل چپکے ہی چپکے پڑھئے کہ آپ کے صحابہ بھی نہ سن سکیں، بلکہ درمیانی آواز میں پڑھئے۔

## سورۃ کہف

باب ۱۱۷۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کی نشانیوں کو اور اس سے ملنے کو جھٹلایا، پس ان کے تمام اعمال غارت ہو گئے۔“

۱۶۳۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بلاشبہ قیامت کے دن ایک بہت بھاری بھر کم موٹا تازہ شخص آئے گا، لیکن وہ اللہ کے نزدیک مجھڑ کے پر کے برابر بھی کوئی وقعت نہیں رکھے گا اور فرمایا کہ پڑھ، ”فلا نقیم لهم يوم القيامة وزناً“ (قیامت کے دن ان کا کوئی وزن نہ ہوگا۔)

## سُورَةُ الْكَهْفِ

باب ۱۱۷۳۔ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ

(۱۶۳۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ لَيَأْتِي الرَّجُلُ الْعَظِيمُ السَّمِينُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ لَا يَزِدُّ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحَ بُعُوضَةٍ وَقَالَ أَقْرَأْ وَلَا تُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَزَنًّا۔



باب ۱۱۷۴. قَوْلُهُ وَانْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ

(۱۶۳۹) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِالْمَوْتِ كَهَيْئَةِ كَبِشٍ أَمْلَحَ فَيَنَادِي مُنَادِيًا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَشْرَبُونَ وَيَنْظُرُونَ فَيَقُولُ هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا فَيَقُولُونَ نَعَمْ هَذَا الْمَوْتُ وَكُلُّهُمْ قَدَرَاهُ ثُمَّ يُنَادِي يَا أَهْلَ النَّارِ فَيَشْرَبُونَ وَيَنْظُرُونَ فَيَقُولُ هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا فَيَقُولُونَ نَعَمْ هَذَا الْمَوْتُ وَكُلُّهُمْ قَدَرَاهُ فَيَذْبَحُ ثُمَّ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُودٌ فَلَا مَوْتَ وَيَا أَهْلَ النَّارِ خُلُودٌ فَلَا مَوْتَ ثُمَّ قَرَأَ وَانْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَهَؤُلَاءِ فِي غَفْلَةٍ أَهْلُ الدُّنْيَا وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ۔

باب ۱۱۷۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”وانذرهم يوم الحسرة۔“  
۱۶۳۹۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن موت ایک چتی دارمیںڈھے کی شکل میں لائی جائے گی ایک آواز دینے والا آواز دے گا کہ اے جنت والو! تمام جتنی گردن اٹھا اٹھا کر دیکھیں گے، آواز دینے والا پوچھے گا، اسے بھی پہچانتے ہو؟ وہ بولیں گے کہ ہاں، یہ موت ہے، ہر شخص اسے (موت کے وقت) دیکھ چکا ہے۔ پھر اسے ذبح کر دیا جائے گا اور آواز دینے والا جنتیوں سے کہے گا کہ اب تمہارے لئے ہمیشگی ہے، موت تم پر کبھی نہ آئے گی اور اے جہنم والو، تمہیں بھی ہمیشہ اسی طرح رہنا ہے، تم پر بھی موت کبھی نہیں آئے گی۔ پھر آپ نے تلاوت کی، ”وانذرهم يوم الحسرة“ الخ (اور آپ انہیں حسرت کے دن سے ڈرائیے جب کہ اخیر فیصلہ کر دیا جائے گا اور یہ لوگ بے پرواہی میں پڑے ہیں اور ایمان نہیں لاتے۔)

## سُورَةُ النُّورِ

باب ۱۱۷۵. قَوْلُهُ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ

أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ (۱۶۴۰) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عُيُومِرًا أَتَى عَاصِمَ ابْنَ عَدِيٍّ وَكَانَ سَيِّدُ بَنِي عَجْلَانَ فَقَالَ كَيْفَ تَقُولُونَ فِي رَجُلٍ وَجَدَمَعَ امْرَأَتَهُ رَجُلًا أَيْقَتْلُوهُ فَتَقْتُلُونَهُ، أَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ سَلُّ لَيْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَاتَى عَاصِمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكِرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ فَسَأَلَهُ عُيُومِرٌ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا قَالَ عُيُومِرٌ وَاللَّهِ لَا أَنتَهِي حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَجَاءَ عُيُومِرٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَجُلٌ وَجَدَمَعَ امْرَأَتَهُ رَجُلًا أَيْقَتْلُوهُ فَتَقْتُلُونَهُ، أَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ الْقُرْآنَ فِيكَ وَفِي

## تفسیر سورۃ النور

باب ۱۱۷۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور جو لوگ اپنی بیویوں کو تہمت لگائیں اور ان کے پاس بجز اپنے (اور) کوئی گواہ نہ ہو تو ان کی شہادت یہ ہے کہ وہ (مرد) چار بار اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ میں سچا ہوں۔“  
۱۶۴۰۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عویمیر رضی اللہ عنہ، عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، آپ بنی عجلان کے سردار تھے، انہوں نے آپ سے کہا کہ آپ حضرات کا ایک ایسے شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو پالیتا ہے کیا وہ اسے قتل کر دے؟ لیکن تم پھر اسے قصاص میں قتل کر دو گے! آخر ایسی صورت میں انسان کیا طریقہ اختیار کرے؟ رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق پوچھ کے مجھے بتائیے! چنانچہ عاصم رضی اللہ عنہ، حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! (صورت مذکورہ میں شوہر کیا کرے گا؟) آنحضور ﷺ نے ان مسائل (میں سوال و جواب) کو ناپسند فرمایا۔ جب عویمیر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا تو انہوں نے بتا دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان مسائل کو ناپسند فرمایا ہے۔ عویمیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ واللہ! میں خود حضور اکرم ﷺ سے اسے پوچھوں گا۔ چنانچہ آپ آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یا رسول اللہ! ایک شخص اپنی بیوی



صَاحِبَتُكَ فَأَمَرَ هُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُلَاعَنَةِ بِمَا سَمَى اللَّهُ فِي كِتَابِهِ فَلَا عَنْهَا ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ حَبَسْتُهَا فَقَدْ ظَلَمْتُهَا فَطَلَّقَهَا فَكَانَتْ سُنَّةً لِمَنْ كَانَ بَعْدَهُمَا فِي الْمَتَلَا عَنِينِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَسْحَمَ أَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ عَظِيمَ الْأَلْتَيْنِ خَدَلَجَ السَّاقَيْنِ فَلَا أَحْسِبُ عُومِرًا إِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَحْيَمَرَ كَأَنَّهُ وَحَرَّةٌ فَلَا أَحْسِبُ عُومِرًا إِلَّا قَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتْ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَصْدِيقِ عُومِرٍ فَكَانَ بَعْدُ يُنْسَبُ إِلَى أُمِّهِ۔

کے ساتھ ایک غیر مرد کو دیکھتا ہے، کیا وہ اسے قتل کر دے؟ لیکن پھر آپ حضرات قصاص میں قاتل کو قتل کریں گے! ایسی صورت میں اس شخص کو کیا کرنا چاہئے؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اور تمہاری بیوی کے بارے میں قرآن کی آیت نازل کی ہے۔ پھر آپ نے انہیں قرآن کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق لعان کا حکم دیا اور عویمیر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کے ساتھ لعان کیا، پھر انہوں نے کہا یا رسول اللہ! اگر میں اپنی بیوی کو روکے رکھوں تو یہ اس پر ظلم ہوگا۔ اس لئے آپ نے انہیں طلاق دے دی، اس کے بعد لعان کے بعد میاں بیوی میں جدائی کا طریقہ جاری ہو گیا۔ حضور اکرم ﷺ نے پھر فرمایا کہ دیکھتے رہو اگر اس عورت کے کالا، بہت کالی پتلیوں والا، بھاری سرین اور بھری ہوئی پنڈلیوں والا بچہ پیدا ہوتا ہے۔ تو میرا خیال ہے کہ عویمیر نے الزام غلط نہیں لگایا ہے لیکن اگر سرخ و (چھپکلی جیسا ایک زہریلا جانور) جیسا پیدا ہو تو میرا خیال ہے کہ عویمیر نے غلط الزام لگایا ہے اس کے بعد ان عورت کے جو بچہ پیدا ہوا وہ انہیں صفات کے مطابق تھا جو آنحضور ﷺ نے بیان کی تھیں اور جس سے عویمیر رضی اللہ عنہ کی تصدیق ہوتی تھی۔ چنانچہ اس لڑکے کو اس کی ماں کی طرف منسوب کیا جاتا تھا۔

فائدہ:- اگر شوہر اپنی بیوی کو کسی کے ساتھ زنا میں مبتلا دیکھ لے تو ظاہر ہے کہ وہ دوسروں کو دکھانا پسند نہیں کرے گا۔ ادھر شریعت میں زنا کے احکام بہت سخت ہیں، اس کی سزا بھی اتنی ہی شدید ہے۔ جتنا ثبوت کا بہم پہنچانا، زنا کی شرعی سزا اسی وقت دی جاسکتی ہے جب چار سچے اور عادل گواہ عین حالت زنا میں مرد و عورت کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے کی صاف لفظوں میں گواہی دیں گے۔ اگر کسی نے کسی پر زنا کا الزام لگایا اور اسلامی قانون کے مطابق گواہ نہ مہیا کر سکا تو اس کی بھی سزا بہت شدید ہے، اب اگر ایک باغیرت شوہر اپنی بیوی کو اس عظیم گناہ میں مبتلا دیکھتا ہے تو اس کے لئے دہری مصیبت ہے، ظاہر ہے کہ نہ اسے اتنی مہلت مل سکتی ہے کہ چار گواہوں کو لا کے دکھائے اور نہ وہ خود اسے گواہی کر سکتا ہے ایسی صورت میں اگر وہ اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگاتا ہے تو حد قذف (الزام زنا کی سزا) کا مستحق ٹھہرتا ہے اور اگر خاموش رہتا ہے تو یہ بھی اس کے لئے ناقابل برداشت ہے۔ اور اگر قانون اپنے ہاتھ میں لیتا ہے اور خود کوئی اقدام کر بیٹھتا ہے تو اسے پھر قانون شکنی کی سزا بھگتنی پڑے گی۔ ایسی ہی ایک صورت حال حضور اکرم ﷺ کے مبارک عہد میں بھی پیش آ گئی تھی اور قرآن مجید نے اس مشکل کا حل یہ بتایا کہ اگر ایسی کوئی صورت پیش آ جائے تو شوہر کو اسلامی عدالت میں آنا چاہئے اور اپنی بیوی کے ساتھ لعان کرنا چاہئے۔ لعان کی صورت یہ ہے کہ شوہر عدالت میں کھڑا ہو کر یہ کہے کہ ”میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ میں نے اپنی بیوی پر جو زنا کا الزام لگایا ہے اس میں میں سچا ہوں“ یہ الفاظ چار مرتبہ وہ کہے گا اور پانچویں مرتبہ کہے گا کہ ”مجھ پر اللہ کی لعنت ہو اگر میں اپنے اس الزام دینے میں جھوٹا ہوں۔“ اب اگر عورت اپنے شوہر کے اس الزام کا انکار کرتی ہے تو اس سے بھی کہا جائے گا کہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ ”بلاشبہ اس کا شوہر زنا کی اس الزام دہی میں جھوٹا ہے“ اور پانچویں مرتبہ کہے گی کہ ”مجھ پر اللہ کا غضب ہو اگر مرد سچا ہے۔“ اگر اس نے شوہر کے الزام کی مذکورہ طریقہ سے تردید کر دی تو اس پر زنا کی حد نہیں لگائی جائے گی۔ یہی وہ طریقہ ہے جو اس صورت حال میں قرآن مجید نے بتایا ہے۔ لعان کے بعد میاں بیوی میں جدائی کر دی جائے گی



باب ۱۱۷۶. قَوْلُهُ وَيَذَرُ عَنْهَا الْعَذَابَ أَنْ تَشْهَدَ  
أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ

(۱۶۴۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ  
هَلَالَ ابْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ، عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِشَرِيكَ بْنِ سَحْمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ الْبَيِّنَةُ أَوْ حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ فَقَالَ يَارَسُولَ اللَّهِ إِذَا  
رَأَى أَحَدُنَا عَلَى امْرَأَتِهِ رَجُلًا يَنْطَلِقُ يَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ  
فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْبَيِّنَةُ  
وَالْأَحَدُ فِي ظَهْرِكَ فَقَالَ هَلَالٌ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ  
إِنِّي لَصَادِقٌ فَلْيَنْزِلَنَّ اللَّهُ مَا يُبَيِّرُ ظَهْرِي مِنَ الْحَدِّ  
فَنَزَلَ جَبْرِيلُ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ فَقَرَأَ  
حَتَّى بَلَغَ إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ فَأَنْصَرَفَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَجَاءَ هَلَالٌ فَشَهِدَ  
وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ  
أَحَدَكُمْ كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمْ تَائِبٌ ثُمَّ قَامَتْ  
فَشَهِدَتْ فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَةِ وَقَفُوها وَقَالُوا  
إِنَّهَا مُوجِبَةٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَتَلَكَّاتُ وَنَكَصَتْ حَتَّى  
ظَنَنَّا أَنَّهَا تَرْجِعُ ثُمَّ قَالَتْ لَا أَفْضَحُ قَوْمِي سَائِرَ الْيَوْمِ  
فَمَضَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصِرُوا هَا  
فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ سَابِغَ الْاَلَتَيْنِ خَدَلَجَ  
السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيكَ ابْنِ سَحْمَاءَ فَجَاءَتْ بِهِ  
كَذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا مَا مَضَى  
مِنْ كِتَابِ اللَّهِ لَكَانَ لِي وَلَهَا شَأْنٌ.

باب ۱۱۷۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور عورت سے سزا اس طرح ٹل سکتی  
ہے کہ وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ بے شک مرد جھوٹا ہے

۱۶۴۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ہلال بن امیہ رضی اللہ  
عنہ نے نبی کریم ﷺ کے سامنے اپنی بیوی پر شریک بن سحماء کے ساتھ  
تہمت لگائی۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اس کے گواہ لاؤ۔ ورنہ تمہاری پیٹھ  
پر حد لگائی جائے گی۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! ایک شخص اپنی بیوی  
کے ساتھ ایک غیر کو مبتلا دیکھتا ہے، تو کیا وہ ایسی حالت میں گواہ تلاش  
کرنے جائے گا، لیکن حضور اکرم ﷺ یہی فرماتے رہے کہ گواہ لاؤ، ورنہ  
تمہاری پیٹھ پر حد جاری کی جائے گی۔ اس پر ہلال رضی اللہ عنہ نے عرض  
کی، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے، میں سچا  
ہوں، اور اللہ تعالیٰ خود ہی کوئی ایسی چیز نازل فرمادیں گے جس کے ذریعہ  
میرے اوپر سے حد ساقط ہو جائے گی۔ اتنے میں جبرائیل علیہ السلام  
تشریف لائے اور یہ آیت نازل ہوئی ”والذین یرمون ازواجہم“  
تا ”ان کان من الصادقین“ (جس میں ایسی صورت میں لعان کا حکم  
ہے) جب نزول وحی کا سلسلہ ختم ہوا تو آنحضور ﷺ نے ہلال رضی اللہ عنہ  
کو آدمی بھیج کر بلوایا۔ آپ آئے اور آیت میں مذکورہ قاعدہ کے مطابق  
چار مرتبہ (گواہی دی۔ حضور اکرم ﷺ نے اس موقع پر فرمایا کہ اللہ خوب  
جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے۔ تو کیا وہ توبہ کرنے پر آمادہ نہیں  
ہے۔ اس کے بعد ان کی بیوی کھڑی ہوئیں اور انہوں نے بھی گواہی دی،  
جب وہ پانچویں پر پہنچیں (اور چار مرتبہ اپنی برأت کی گواہی دینے کے  
بعد، کہنے لگیں کہ اگر میں جھوٹی ہوں تو مجھ پر اللہ کا غضب ہو) تو لوگوں  
نے انہیں روکنے کی کوشش کی اور کہا کہ (اگر تم جھوٹی ہو تو) اس سے تم پر  
اللہ کا عذاب ضرور ہوگا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس پر وہ  
ہچکچائیں۔ ہم نے سمجھا کہ اب وہ اپنا بیان واپس لے لیں گی۔ لیکن یہ کہتے  
ہوئے کہ زندگی بھر کے لئے میں اپنی قوم کو رسوا نہیں کروں گی،  
پانچویں گواہی بھی دے دی۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ دیکھنا، اگر  
خوب سیاہ آنکھوں والا، بھاری سرین اور بھری پٹلیوں والا پیدا ہوا  
تو پھر وہ شریک بن سحماء ہی کا ہوگا۔ چنانچہ جب پیدا ہوا تو وہ اسی شکل و  
بیئت کا تھا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ اگر کتاب اللہ کا حکم نہ آچکا ہوتا تو میں  
اسے عبرتناک سزا دیتا۔



## سُورَةُ الْفُرْقَانِ

باب ۱۱۷۷. قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

الَّذِينَ يُحْشَرُونَ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ إِلَىٰ جَهَنَّمَ أُولَٰئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَأَضَلُّ سَبِيلًا

(۱۶۴۲) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلَىٰ وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالَ أَلَيْسَ الَّذِي أَمْشَاهُ عَلَى الرَّجُلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلَىٰ أَنْ يَمْشِيَهُ عَلَىٰ وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالَ قَتَادَةُ بَلَىٰ وَعِزَّةُ رَبَّنَا۔

باب ۱۱۷۸. أَلَمْ غَلِبَتِ الرُّومُ

(۱۶۴۳) عَنْ مَسْرُوقٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يُحَدِّثُ فِي كِنْدَةَ فَقَالَ يَحْيَىٰ دُخَانُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَيَأْخُذُ بِأَسْمَاعِ الْمُنَافِقِينَ وَأَبْصَارِهِمْ يَأْخُذُ الْمُؤْمِنِينَ كَهَيْئَةِ الزُّكَّامِ فَفَزِعْنَا فَاتَيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ وَكَانَ مُتَكِنًا فَغَضِبَ فَجَلَسَ فَقَالَ مَنْ عِلْمٌ فَلْيَقُلْ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ فَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ يَقُولَ لِمَا لَا يَعْلَمُ لَا أَعْلَمُ فَإِنَّ اللَّهَ قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ وَإِنَّ قُرَيْشًا أَبْطَؤُا عَنِ الْإِسْلَامِ فَدَعَا عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبَعَ يُوسُفُ فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَتَّى هَلَكُوا فِيهَا وَآكَلُوا الْمَيْتَةَ وَالْعِظَامَ وَبَرَى الرَّجُلُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ فَجَاءَهُ أَبُو سُفْيَانُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ جِئْتَ تَأْمُرُنَا بِصِلَةِ الرَّحِمِ وَإِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا فَادْعُ اللَّهَ فَقَرَأَ فَأَرْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ إِلَىٰ قَوْلِهِ عَائِدُونَ أَفِيكْشَفُ عَنْهُمْ عَذَابَ الْآخِرَةِ إِذَا جَاءَ ثُمَّ عَادُوا إِلَىٰ كُفْرِهِمْ فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى يَوْمَ بَدْرٍ وَإِلْزَامًا يَوْمَ بَدْرٍ أَلَمْ غَلِبَتِ الرُّومُ

## تفسیر سورۃ الفرقان

باب ۱۱۷۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”یہ وہ لوگ ہیں

جو اپنے چہروں کے بل جہنم کی طرف لے جائے جائیں گے۔ یہ لوگ جگہ کے لحاظ سے بدترین اور طریقہ میں بہت گمراہ ہیں۔

۱۶۴۲۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک صاحب نے پوچھا، اے اللہ کے نبی! کافر کو قیامت کے دن اس کے چہرہ کے بل کس طرح بلایا جائے گا؟ آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا! اللہ جس نے تمہیں اس دنیا میں پاؤں پر چلایا ہے اس پر قادر ہے کہ قیامت کے دن کافر کو اس کے چہرہ کے ذریعہ چلائے۔ حضرت قتادہ نے فرمایا، یقیناً ہمارے رب کی عزت کی قسم! یونہی ہوگا۔

باب ۱۱۷۸۔ سورۃ الروم

۱۶۴۳۔ حضرت مسروق رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے قبیلہ کندہ میں حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ قیامت کے دن ایک دھواں اٹھے گا جو منافقوں کی قوت سماعت و بصارت کو ختم کر دے گا، لیکن مومن پر اس کا اثر صرف زکام جیسا ہوگا۔ ہم اس کی بات سے بہت گھبرا گئے۔ پھر میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا (اور انہیں ان صاحب کی یہ حدیث سنائی) آپ اس وقت ٹیک لگائے ہوئے تھے، اسے سن کر بہت غصے ہوئے اور سیدھے بیٹھ گئے۔ پھر فرمایا کہ اگر کسی کو کسی بات کا واقعی علم ہے تو پھر اسے بیان کرنا چاہئے، لیکن اگر علم نہیں ہے تو کہہ دینا چاہئے کہ اللہ زیادہ جاننے والا ہے (اور اپنی لاعلمی کا اعتراف کر لینا چاہئے)۔ یہ بھی علم ہی ہے کہ آدمی اپنی لاعلمی کا اعتراف کر لے اور صاف کہہ دے کہ میں نہیں جانتا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا تھا ”قل ما اسئلكم علیہ من اجر وما انا من المتكلفین“ (آپ کہہ دیجئے کہ میں اپنی تبلیغ و دعوت پر تم سے کوئی اجر نہیں چاہتا اور نہ میں بناوٹ کرتا ہوں) اصل میں واقعہ یہ ہے کہ قریش کسی طرح اسلام نہیں لاتے تھے، اس لئے آنحضور ﷺ نے ان کے حق میں بددعا کی کہ اے اللہ! ان پر یوسف علیہ السلام کے زمانہ جیسا قحط بھیج کر میری مدد کیجئے۔ پھر ایسا قحط پڑا کہ لوگ تباہ و برباد ہو گئے اور مردار اور ہڈیاں کھانے لگے۔ کوئی اگر فضا میں دیکھتا (تو فاقہ کی وجہ سے) اسے دھوئیں جیسا نظر آتا۔ پھر ابوسفیان آئے اور کہا اے محمد! آپ ہمیں صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں، لیکن آپ کی قوم تباہ و برباد



إِلَى سَيِّغْلِبُونَ وَالرُّومُ قَدْ مَضَىٰ -

ہو رہی ہے۔ اللہ سے دعا کیجئے (کہ ان کی یہ مصیبت ٹلے) اس پر آنحضور ﷺ نے یہ آیت پڑھی ”فارتقب یوم تاتى السماء بدخان مبین“ الی قولہ ”عائدون“ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قحط کا یہ عذاب تو آپ ﷺ کی دعا کے نتیجے میں ختم ہو گیا تھا لیکن (کیا آخرت کا عذاب بھی ان سے ٹل جائے گا؟ چنانچہ قحط ختم ہونے کے بعد پھر وہ کفر سے باز نہ آئے، اس کی طرف اشارہ ”یوم نبطش البطشة الكبرى“ میں ہے، یہ بطش کفار پر غزوہ بدر کے موقع پر نازل ہوئی تھی (کہ ان کے بڑے بڑے سردار قتل کر دیئے گئے تھے اور ”لزاماً“ (قید) سے اشارہ بھی معرکہ بدر ہی کی طرف ہے ”الم غلبت الروم“ سے ”سیغلبون“ تک کا واقعہ بھی گزر چکا ہے (کہ رومیوں نے اہل فارس پر فتح پالی تھی۔)

### تفسیر سورۃ تنزیل السجدہ

باب ۱۱۷۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”سو کسی کو علم نہیں جو

جو سامان خزانہ نجیب میں ان کے لئے مخفی ہے۔“

۱۶۴۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ میں نے اپنے صالح بندوں کے لئے وہ چیزیں تیار رکھی ہیں جنہیں کسی آنکھ نے نہ دیکھا ہوگا۔ کسی کان نے نہ سنا ہوگا اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا کبھی گمان و خیال پیدا ہوا ہوگا۔ اللہ کی ان نعمتوں سے واقفیت اور آگاہی تو دور کی بات ہے (ان کا کسی کو گمان و خیال بھی پیدا نہیں ہوا ہوگا) پھر آنحضور ﷺ نے اس آیت کی تلاوت کی کہ ”سو کسی کو علم نہیں جو جو سامان آنکھوں کی ٹھنڈک کا خزانہ نجیب میں ان کے لئے مخفی ہے، یہ صلہ ہے ان کے نیک اعمال کا۔“

### تفسیر سورۃ الاحزاب

باب ۱۱۸۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”ان (ازواج مطہرات) میں سے آپ جس کو چاہیں اپنے سے دور رکھیں اور جس کو چاہیں اپنے نزدیک رکھیں اور جن کو آپ نے الگ رکھا ہو، ان میں سے کسی کو پھر طلب کر لیں، جب بھی آپ پر کوئی گناہ نہیں

۱۶۴۵۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جو عورتیں اپنے نفس کو رسول اللہ ﷺ کے لئے بہہ کرنے آتی تھیں مجھے ان پر بڑی غیرت آتی تھی۔ میں کہتی کیا عورت خود ہی اپنے کو کسی مرد کے لئے پیش کر سکتی ہے؟

### تنزیل السَّجْدَةِ

باب ۱۱۷۹۔ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم

(۱۶۴۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى أَعَدَّتْ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ دُخِرَ إِلَيْهِ مَا أُطْلِعْتُمْ عَلَيْهِ ثُمَّ قَرَأَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً مِّمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ -

### سُورَةُ الْأَحْزَابِ

باب ۱۱۸۰۔ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

نُرْجِي مَن تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي

إِلَيْكَ مَن تَشَاءُ وَمَن ابْتَغَيْتْ

مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ

(۱۶۴۵) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا) قَالَتْ كُنْتُ أَغَارُ عَلَى اللَّاتِي وَهَبَنَ أَنْفُسَهُنَّ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقُولُ أَتَهَبُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا فَلَمَّا أُنْزِلَ



اللَّهُ تَعَالَى تُرْجَى مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوَى إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنْ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ قُلْتُ مَا أَرَى رَبَّكَ إِلَّا يُسَارِعُ فِي هَوَاكَ۔

پھر جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ ”ان میں سے آپ جس کو چاہیں اپنے دور رکھیں اور جس کو چاہیں اپنے نزدیک رکھیں اور جن کو آپ نے الگ رکھا تھا ان میں سے کسی کو پھر طلب کر لیں، جب بھی آپ پر کوئی گناہ نہیں ہے“ تو میں نے کہا کہ میں تو سمجھتی ہوں کہ آپ کا رب آپ کی مراد بلاتا خیر پوری کر دینا چاہتا ہے۔

فائدہ:- طبری میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کی ایک روایت باسناد حسن موجود ہے کہ جن عورتوں نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے ہبہ کر دیا تھا۔ ان میں سے کسی کو بھی آپ ﷺ نے اپنے ساتھ نہیں رکھا تھا۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے لئے اسے مباح قرار دیا تھا۔ لیکن بہر حال یہ آپ ﷺ کے منشاء پر موقوف تھا۔ آنحضور ﷺ کو یہ مخصوص اجازت تھی کہ اگر کوئی مؤمنہ عورت بلا مہر اپنے آپ کو آپ ﷺ کے نکاح میں دینا چاہے تو یہ صرف آپ ﷺ کے لئے جائز ہے، دوسرے مسلمانوں کو اس کی اجازت نہیں۔ یہ واقعہ اسی سے متعلق ہے۔

(۱۶۴۶) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَاذِنُ فِي يَوْمِ الْمَرْأَةِ مِنَّا بَعْدَ أَنْ أَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ تُرْجَى مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوَى إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنْ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ فَقُلْتُ لَهَا مَا كُنْتُ تَقُولِينَ قَالَتْ كُنْتُ أَقُولُ لَهُ إِنْ كَانَ ذَاكَ إِلَيَّ فَإِنِّي لَا أُرِيدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ أُؤَيِّرَ عَلَيْكَ أَحَدًا۔

۱۶۴۶۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد یہ بھی کہ ”ان میں سے آپ جس کو چاہیں اپنے سے دور رکھیں اور جن کو آپ نے الگ کر رکھا تھا، ان میں سے کسی کو پھر طلب کر لیں جب بھی آپ پر کوئی گناہ نہیں“ اگر (ازواج مطہرات) میں سے کسی کی باری میں کسی دوسری بیوی کے پاس جانا چاہتے تو جن کی باری ہوتی ان سے اجازت لیتے تھے (معاذہ نے بیان کیا کہ) میں نے اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ ایسی صورت میں آپ آنحضور ﷺ سے کیا کہتی تھیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں تو یہ عرض کر دیتی تھی کہ یا رسول اللہ! اگر یہ اجازت آپ مجھ سے لے رہے ہیں تو میں اپنی باری کا کسی دوسرے پر ایثار نہیں کر سکتی۔

(۱۶۴۷) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا) قَالَتْ خَرَجْتُ سَوْدَةَ بَعْدَ مَا ضَرَبَ الْحِجَابُ لِحَاجَتِهَا فَكَانَتْ امْرَأَةً جَسِيمَةً لَا تَخْفَى عَلَى مَنْ يَعْرِفُهَا فَرَاهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا سَوْدَةُ أَمَا وَاللَّهِ مَا تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا فَاَنْظُرِي كَيْفَ تَخْرُجِينَ قَالَتْ فَاَنْكَفَاتُ رَاجِعَةً وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي وَإِنَّهُ لَيَتَعَشَّى وَفِي يَدِهِ عِرْقٌ فَدَخَلْتُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي خَرَجْتُ لِبَعْضِ حَاجَتِي فَقَالَ لِي عُمَرُ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ ثُمَّ رَفَعَ عَنْهُ وَإِنَّ الْعِرْقَ فِي يَدِهِ مَا وَضَعَهُ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَكِنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِكُنَّ۔

۱۶۴۷۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ام المؤمنین سودہ رضی اللہ عنہا پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد قضاء حاجت کے لئے نکلیں، وہ بہت بھاری بھر کم تھیں، جو انہیں جانتا تھا اس سے وہ پوشیدہ نہیں رہ سکتی تھیں۔ راستے میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھ لیا اور کہا اے سودہ! ہاں خدا کی قسم آپ ہم سے اپنے آپ کو نہیں چھپا سکتیں۔ دیکھئے تو آپ کس طرح باہر نکلی ہیں۔ بیان کیا کہ سودہ رضی اللہ عنہا لٹے پاؤں وہاں سے واپس آ گئیں۔ رسول اللہ ﷺ اس وقت میرے حجرے میں تشریف رکھتے تھے اور رات کا کھانا کھا رہے تھے۔ آنحضور ﷺ کے ہاتھ میں اس وقت گوشت کی ایک ہڈی تھی۔ سودہ رضی اللہ عنہا نے داخل ہوتے ہی کہا۔ یا رسول اللہ! میں قضا حاجت کے لئے نکلی تھی تو عمرؓ نے مجھ سے یہ باتیں کیں۔ بیان کیا کہ آنحضور ﷺ پر وحی کا نزول شروع ہو گیا



اور تھوڑی دیر بعد یہ کیفیت ختم ہوئی۔ ہڈی اب بھی آپ ﷺ کے دست مبارک میں تھی۔ آپ نے اسے رکھا نہیں تھا پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) قضاء حاجت کے لئے باہر جانے کی اجازت دے دی گئی ہے۔

باب ۱۱۸۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اگر تم کسی چیز کو ظاہر کرو گے یا اسے (دل میں) پوشیدہ رکھو گے تو اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے“ ۱۶۴۸۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد ابوالقعیس کے بھائی ارح رضی اللہ عنہ نے مجھ سے ملنے کی اجازت چاہی، لیکن میں نے کہلوادیا کہ جب تک اس سلسلے میں رسول اللہ ﷺ سے معلوم نہ کر لوں، ان سے نہیں مل سکتی۔ میں نے سوچا کہ ان کے بھائی ابوالقعیس نے مجھے تھوڑا ہی دودھ پلایا تھا، مجھے دودھ پلانے والی تو ابوالقعیس کی بیوی تھیں۔ پھر آنحضور ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ابوالقعیس کے بھائی ارح نے مجھ سے ملنے کی اجازت چاہی، لیکن میں نے یہ کہلوادیا کہ جب تک آنحضور ﷺ سے اجازت نہ لے لوں ان سے ملاقات نہیں کر سکتی۔ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اپنے چچا سے ملنے سے تم نے کیوں انکار کر دیا۔ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! ابوالقعیس نے تھوڑا ہی مجھے دودھ پلایا تھا، دودھ پلانے والی تو ان کی بیوی تھیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ انہیں اندر آنے کی اجازت دے دو۔ احمق وہ تمہارے چچا ہیں۔

باب ۱۱۸۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”بے شک اللہ

اور اس کے فرشتے نبی ﷺ پر رحمت بھیجتے ہیں

۱۶۴۹۔ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ پر سلام کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو گیا ہے، لیکن آپ پر ”صلوٰۃ“ کا کیا طریقہ ہوگا؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یوں پڑھا کرو۔

”اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ  
اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ“

۱۶۵۰۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو گیا ہے،

باب ۱۱۸۱۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: إِنْ تُبْدُوا

شَيْئًا أَوْ تُخْفُوهُ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا

(۱۶۴۸) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا) قَالَتْ اسْتَأْذَنَ عَلِيٌّ أَفْلَحَ أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ بَعْدَ مَا أَنْزَلَ الْحِجَابُ فَقُلْتُ لَا أَذْنُ لَهُ، حَتَّى اسْتَأْذَنَ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ أَخَاهُ أَبَا الْقُعَيْسِ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي وَلَكِنْ أَرْضَعَنِي امْرَأَةُ أَبِي الْقُعَيْسِ فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ اسْتَأْذَنَ فَأَيُّتُ أَنْ أَذْنُ حَتَّى اسْتَأْذَنَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْذِينَ عَمَلِكُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ الرَّجُلَ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي وَلَكِنْ أَرْضَعَنِي امْرَأَةُ أَبِي الْقُعَيْسِ فَقَالَ أَذْنِي لَهُ، فَإِنَّهُ عَمَلِكُ تَرَبَّتْ يَمِينُكَ.

باب ۱۱۸۲۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ

(۱۶۴۹) عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ الصَّلَاةُ قَالَ قُولُوا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ.

(۱۶۵۰) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا التَّسْلِيمُ فَكَيْفَ نُصَلِّي



عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا آلَهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ  
وَرَسُولِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى  
مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ  
قَالَ أَبُو صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ  
مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ

لیکن ”صلوٰۃ“ (درود) بھیجنے کا کیا طریقہ ہوگا۔ آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یوں کہا کرو ”اللہم صل علی محمد عبدک ورسولک کما صلیت علی ابراہیم وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم“ ابوصالح نے بیان کیا کہ اور ان سے لیث نے (ان الفاظ کے ساتھ) علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی آل ابراہیم۔

باب ۱۱۸۳. قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ أَذَوْا مُوسَى

(۱۶۵۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مُوسَى كَانَ رَجُلًا حَيًّا وَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ أَذَوْا مُوسَى فَبَرَّاهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ وَجِيهًا

باب ۱۱۸۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے موسیٰ علیہ السلام کو ایذا پہنچائی تھی“ ۱۶۵۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ موسیٰ علیہ السلام بڑے باحیا تھے۔ اسی کے مطابق اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے کہ ”اے ایمان والو! ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے موسیٰ علیہ السلام کو ایذا پہنچائی تھی، سو اللہ نے انہیں بری ثابت کر دیا اور اللہ کے نزدیک وہ بڑے معزز ہیں۔“

### تفسیر سورۃ سبا

باب ۱۱۸۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”یہ تو تم کو بس ایک

ڈرانے والے ہیں، عذاب شدید کی آمد سے پہلے

۱۶۵۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ صفا پہاڑی پر چڑھے اور پکارا ”یا صبا حاہ“ اس آواز پر قریش جمع ہو گئے اور پوچھا کہ کیا بات ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا، تمہاری کیا رائے ہے، اگر میں تمہیں بتاؤں کہ دشمن صبح کے وقت یارات کے وقت تم پر حملہ کرنے والا ہے تو کیا تم میری تصدیق نہیں کرو گے؟ انہوں نے کہا کہ ہم آپ کی تصدیق کریں گے۔ آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا کہ پھر میں تم کو عذاب شدید کی آمد سے پہلے ڈرانے والا ہوں۔ ابولہب بولا، تم ہلاک ہو جاؤ، کیا تم نے اسی لئے ہمیں بلایا تھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت ”تبت ید ابی لہب“ نازل فرمائی۔

### سورۃ الزمر

باب ۱۱۸۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: آپ کہہ دیجئے کہ اے میرے بندو جو اپنے اوپر زیادتیاں کر چکے ہو اللہ کی رحمت سے مایوس مت ہو، بیشک اللہ سارے گناہ معاف کر دے گا، بیشک وہ بڑا غفور ہے بڑا رحیم ہے

### سورۃ الزمر

باب ۱۱۸۵. قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ

أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ



۱۶۵۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ مشرکین میں بعض نے قتل کا ارتکاب کیا تھا اور کثرت کے ساتھ اسی طرح بہت سے زنا کا ارتکاب کرتے رہے تھے پھر وہ محمد ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ آپ جو کچھ کہتے ہیں اور جس کی طرف دعوت دیتے ہیں (یعنی اسلام) یقیناً وہ بڑی اچھی چیز ہے لیکن ہمیں یہ بتائیے کہ اب تک ہم نے جو گناہ کئے ہیں اس کا کفارہ کیا ہوگا؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”اور وہ لوگ جو اللہ کے سوا اور کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی بھی جان کو قتل نہیں کرتے جس کا قتل کرنا اللہ نے حرام کیا ہے، ہاں مگر حق کے ساتھ۔“ اور یہ آیت نازل ہوئی۔ ”آپ کہہ دیجئے کہ اے میرے بندو جو اپنے اوپر زیادتیاں کر چکے ہو اللہ کی رحمت سے مایوس مت ہو، بیشک اللہ سارے گناہ معاف کر دے گا۔ بے شک وہ بڑا غفور ہے، بڑا رحیم ہے۔“

باب ۱۱۸۶۔ لوگوں نے اللہ کی عظمت نہ کی جیسی عظمت کرنا چاہئے تھی

۱۶۵۴۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ علماء یہود میں سے ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ اے محمد! ہم تورات میں پاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر رکھ لے گا۔ اسی طرح زمین کو ایک انگلی پر، درختوں کو ایک انگلی پر، پانی اور مٹی کو ایک انگلی پر، اور تمام دوسری مخلوقات کو ایک انگلی پر، اور پھر ارشاد فرمائے گا کہ میں ہی بادشاہ ہوں۔ آنحضور ﷺ اس پر ہنس دیئے اور آپ کے سامنے کے دانت دکھائی دینے لگے۔ آپ کا یہ ہنسنا اس یہودی عالم کی تصدیق میں تھا۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی ”اور ان لوگوں نے اللہ کی عظمت نہ کی جیسی عظمت کرنا چاہئے تھی اور حال یہ ہے کہ ساری زمین اسی کی مٹھی میں ہوگی۔ قیامت کے دن، اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوں گے، وہ پاک ہے اور برتر ہے، ان لوگوں کے شرک سے۔“

۱۶۵۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے۔ قیامت کے دن اللہ ساری زمین کو اپنی مٹھی میں لے لے گا اور آسمان کو اپنے داہنے ہاتھ میں لپیٹ لے گا۔ پھر فرمائے گا، آج سلطانی میری ہے، کہاں ہیں دنیا کے بادشاہ؟

۱۶۵۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے

(۱۶۵۳) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ نَاسًا مِّنْ أَهْلِ الشِّرْكِ كَانُوا قَدْ قَتَلُوا وَكَثَرُوا وَزَنُوا وَكَثَرُوا فَاتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِنَّ الَّذِي تَقُولُ وَتَدْعُوآ إِلَيْهِ لَحَسَنٌ لَّوْ تَخْبِرُنَا أَنَّ لِمَا عَمَلْنَا كَفَّارَةً فَنَزَلَ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَنَزَلَ قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ۔

باب ۱۱۸۶۔ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ

(۱۶۵۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ (بْنِ مَسْعُودٍ) رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ مِّنْ الْأَحْبَارِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّا نَجِدُ أَنَّ اللَّهَ يَجْعَلُ السَّمَوَاتِ عَلَى اصْبَعٍ وَالْأَرْضِينَ عَلَى اصْبَعٍ وَالشَّجَرَ عَلَى اصْبَعٍ وَالْمَاءَ وَالثَّرَى عَلَى اصْبَعٍ وَسَائِرَ الْخَلَائِقِ عَلَى اصْبَعٍ فَيَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ تَصْدِيقًا لِّقَوْلِ الْحَبْرِ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَالسَّمَوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ ۔

(۱۶۵۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَقْبِضُ اللَّهُ لَأَرْضٍ وَيَطْوِي السَّمَوَاتِ بِيَمِينِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ يَنْ مُلْكُ الْأَرْضِ۔

(۱۶۵۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ



صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ  
قَالُوا يَا أَبَاهُ رِيْرَةٌ أَرْبَعُونَ يَوْمًا قَالَ آيَتْ قَالُوا أَرْبَعُونَ  
سَنَةً قَالَ آيَتْ قَالُوا أَرْبَعُونَ شَهْرًا قَالَ آيَتْ وَ يَلِي  
كُلُّ شَيْءٍ مِّنَ الْإِنْسَانِ إِلَّا عَجَبَ ذَنْبِهِ فِيهِ يُرَكَّبُ  
الْخَلْقُ۔

فرمایا، دونوں صور کے پھونکنے جانے کا درمیانی عرصہ چالیس ہے۔  
ابو ہریرہؓ کے شاگردوں نے پوچھا، کیا چالیس دن مراد ہیں؟ آپ نے کہا  
کہ مجھے نہیں معلوم۔ پھر انہوں نے پوچھا چالیس سال؟ اس پر بھی آپ  
نے انکار کیا پھر انہوں نے پوچھا چالیس مہینے؟ اس کے متعلق بھی آپ  
نے لاعلمی ظاہر کی اور ہر چیز فنا ہو جائے گی، سوائے ریڑھ کی ہڈی کے کہ  
اسی سے ساری مخلوق دوبارہ بنائی جائے گی۔

### تفسیر سورہ حم عسق (شوری)

باب ۱۱۸۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”سوارشتہ داری کی محبت کے“  
۱۶۵۷۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ قریش کی کوئی شاخ  
نہیں تھی جس میں آنحضور ﷺ کی رشتہ داری نہ رہی ہو۔ آنحضور ﷺ نے  
ان سے فرمایا کہ میں تم سے صرف یہ چاہتا ہوں کہ تم اس رشتہ داری کی وجہ  
سے صلہ رحمی کا معاملہ کرو جو میرے اور تمہارے درمیان میں قائم ہے۔

### سورہ حم عسق (شوری)

باب ۱۱۸۷۔ قَوْلِهِ إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى

(۱۶۵۷) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ بَطْنٌ مِّنْ قُرَيْشٍ إِلَّا كَانَ  
لَهُ فِيهِمْ قَرَابَةٌ فَقَالَ إِلَّا أَنْ تَصِلُوا مَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِّنَ  
الْقَرَابَةِ۔

### تفسیر سورہ الدخان

باب ۱۱۸۸۔ اے ہمارے پروردگار! ہم سے اس  
عذاب کو دور کیجئے۔ ہم ضرور ایمان لے آئیں گے

### سورہ الدخان

باب ۱۱۸۸۔ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى:

رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ

(۱۶۵۸) عَنْ مَسْرُوقٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ دَخَلْتُ  
عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ إِنَّ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ تَقُولَ لِمَا لَا تَعْلَمُ  
اللّٰهُ أَعْلَمُ إِنَّ اللّٰهَ قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ مَا  
أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ أَنَّ قُرَيْشًا  
لَّمَّا غَلَبُوا النَّبِيَّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَعْصَمُوا عَلَيْهِ  
قَالَ اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبَعِ يُوسُفَ  
فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ أَكَلُوا فِيهَا الْعِظَامَ وَالْمَيْتَةَ مِنَ الْجُحْدِ  
حَتَّى جَعَلَ أَحَدُهُمْ يَرَى مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ كَهَيْئَةِ  
الدُّخَانِ مِنَ الْجُوعِ قَالُوا رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا  
مُؤْمِنُونَ فَقِيلَ لَهُ إِنْ كَشَفْنَا عَنْهُمْ غَادُوا فَدَعَا رَبَّهُ  
فَكَشَفَ عَنْهُمْ فَعَادُوا فَانْتَقَمَ اللّٰهُ مِنْهُمْ يَوْمَ بَدْرٍ۔

۱۶۵۸۔ حضرت مسروقؓ نے بیان کیا کہ میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ  
کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ بھی علم ہی ہے کہ تمہیں اگر  
کوئی بات معلوم نہیں ہے تو (اس کے متعلق اپنی لاعلمی ظاہر کر دو) اور کہہ دو  
کہ اللہ ہی زیادہ جاننے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا کہ  
”آپ اپنی قوم سے کہہ دیجئے کہ میں تم سے کسی اجر کا طالب نہیں ہوں اور  
نہ میں بناوٹی باتیں کرتا ہوں۔ جب قریش حضور اکرم ﷺ کو تکلیف  
پہنچانے اور آپ کے ساتھ معاندانہ روش میں برابر بڑھتے ہی رہے تو  
آپ نے ان کے لئے بددعا کی کہ ”اے اللہ ان کے خلاف میری مدد ایسے  
قطع کے ذریعہ کیجئے جیسا کہ یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں پڑا تھا۔  
چنانچہ قطع پڑا۔ اور بھوک اور فاقہ کی شدت کا یہ عالم تھا کہ لوگ ہڈیاں اور  
مردار کھانے پر مجبور ہو گئے۔ لوگ آسمان کی طرف دیکھتے تھے لیکن فاقہ کی  
وجہ سے دھوئیں کے سوا اور کچھ نظر نہ آتا تھا۔ آخر انہوں نے کہا کہ ”اے  
ہمارے پروردگار! ہم سے اس عذاب کو دور کیجئے، ہم ضرور ایمان لے  
آئیں گے، لیکن اللہ تعالیٰ نے ان سے کہہ دیا تھا کہ اگر ہم نے یہ عذاب  
دور کر دیا تو پھر تم اسی اپنی پہلی حالت پر لوٹ آؤ گے۔ حضور اکرم ﷺ نے



پھر ان کے حق میں دعا کی اور یہ عذاب ان سے ہٹ گیا لیکن وہ پھر بھی کفر و شرک ہی پر جمے رہے۔ اس کا بدلہ اللہ تعالیٰ نے بدر کی لڑائی میں لیا۔

تفسیر سورہ جاثیہ

باب ۱۱۸۹۔ ”اور ہم کو تو صرف زمانہ ہی ہلاک کرتا ہے“

۱۶۵۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ ابن آدم مجھے تکلیف پہنچاتا ہے۔ وہ زمانہ کو گالی دیتا ہے۔ حالانکہ میں ہی زمانہ ہوں۔ میرے ہی ہاتھ میں سب کچھ ہے، اللہ ہی رات اور دن کو دلتا بدلتا رہتا ہے۔

تفسیر سورہ الاحقاف

باب ۱۱۹۰۔ ”پھر جب ان لوگوں نے بادل کو اپنی وادیوں کے

مقابل آتے دیکھا تو بولے کہ یہ تو بادل ہے جو ہم پر برسے گا۔ ۱۶۶۰۔ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو کبھی اس طرح ہنستے نہیں دیکھا کہ آپ کے حلق کا کوانظر آجائے بلکہ آپ تبسم فرمایا کرتے تھے، بیان کیا کہ جب بھی آپ بادل یا ہوا دیکھتے تو (گھبراہٹ اور اللہ کا خوف) آپ کے چہرے مبارک سے پہچان لیا جاتا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آنحضور ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! جب لوگ بادل دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں کہ اس سے بارش برے گی لیکن اس کے برخلاف آپ کو میں دیکھتی ہوں کہ جب آپ بادل دیکھتے ہیں تو ناگواری کا اثر آپ کے چہرہ پر نمایاں ہو جاتا ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ کیا ضمانت ہے کہ اس میں عذاب نہ ہو۔ ایک قوم (عاد) پر ہوا کا عذاب آیا تھا انہوں نے عذاب دیکھا تو بولے کہ ”یہ تو بادل ہے جو ہم پر برسے گا۔“

باب ۱۱۹۱۔ ”وتقطعوا ارحامکم“

۱۶۶۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا کی جب اس کی پیدائش سے فارغ ہوا تو ”رحم“ نے کھڑے ہو کر رحم کرنے والے اللہ کے دامن میں پناہ لی۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا۔ کیا تجھے یہ پسند نہیں کہ جو تجھ کو جوڑے میں بھی اسے جوڑوں اور جو تجھے توڑے میں بھی اسے توڑ دوں۔ رحم نے عرض کی ہاں اے میرے رب! اللہ تعالیٰ نے فرمایا پھر ایسا ہی ہوگا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر تمہارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو ”اگر تم کنارہ کش رہو

سُورَةُ الْجَاثِيَةِ

باب ۱۱۸۹. قَوْلِهِ وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ

(۱۶۵۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ يُؤْذِنِي ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي الْأَمْرُ أَقْلِبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ.

سُورَةُ الْأَحْقَافِ

باب ۱۱۹۰. قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا

مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَّتِهِمْ قَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُمِطِرُنَا (۱۶۶۰) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ قَالَتْ وَكَانَ إِذَا رَأَى غَيْمًا أَوْ رِيحًا عُرِفَ فِي وَجْهِهِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوْا الْغَيْمَ فَرِحُوا رَجَاءً أَنْ يَكُونَ فِيهِ الْمَطَرُ وَأَرَاكَ إِذَا رَأَيْتَهُ عُرِفَ فِي وَجْهِكَ الْكَرَاهِيَةُ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا يُؤْمِنِي أَنْ يَكُونَ فِيهِ عَذَابٌ عَذِبَ قَوْمٍ بِالرَّيْحِ وَقَدْ رَأَى قَوْمُ الْعَذَابِ فَقَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُمِطِرُنَا.

باب ۱۱۹۱. وَتَقَطَّعُوا أَرْحَامَكُمْ

(۱۶۶۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحْمُ فَأَخَذَتْ بِحَقْوِ الرَّحْمَنِ فَقَالَ لَهُ مَهْ قَالَتْ هَذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ قَالَ أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلِكَ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكَ قَالَتْ بَلَى يَا رَبِّ قَالَ فَذَاكَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَقْرَأُوا إِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتَقَطَّعُوا



تو آیا تم کو یہ احتمال بھی ہے کہ تم لوگ دنیا میں فساد مچا دو گے اور آپس میں قطع قرات کر لو گے۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تمہارا جی چاہے تو آیت ”اگر تم کنارہ کش رہو“ پڑھ لو۔

### تفسیر سورہ ق

باب ۱۱۹۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”وہ (جہنم) کہے گی کہ کچھ اور بھی ہے“ ۱۶۶۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جہنم میں (جو اس کے مستحق ہوں گے انہیں) ڈالا جائے گا اور وہ کہے گی کہ کچھ اور بھی ہے؟ یہاں تک کہ اللہ رب العزت اپنا قدم اس پر رکھیں گے اور وہ کہے گی کہ بس بس۔

۱۶۶۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جنت اور دوزخ نے بحث کی، دوزخ نے کہا۔ میں متکبروں اور ظالموں کے لئے خاص کی گئی ہوں۔ جنت نے کہا مجھے کیا ہوا کہ میرے اندر صرف کمزور اور کم رتبہ (دنیاوی اعتبار سے) لوگ داخل ہوں گے، اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت سے کہا کہ تو میری رحمت ہے، تیرے ذریعہ میں اپنے بندوں میں جس پر چاہوں رحم کروں۔ اور دوزخ سے کہا کہ تو عذاب ہے۔ تیرے ذریعہ میں اپنے بندوں میں سے جسے چاہوں، عذاب دوں۔ جنت اور دوزخ دونوں بھریں گی، دوزخ تو اس وقت تک نہیں بھرے گی جب تک اللہ رب العزت اپنا قدم اس پر نہیں رکھ دیں گے۔ اس وقت وہ بولے گی کہ بس بس، اور اس وقت بھر جائے گی اور اس کا بعض حصہ بعض دوسرے حصے پر چڑھ جائے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں کسی پر بھی ظلم نہیں کرے گا اور جنت کیلئے اللہ تعالیٰ ایک مخلوق پیدا کرے گا۔

### باب ۱۱۹۳۔ تفسیر سورہ الطور

۱۶۶۴۔ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ مغرب کی نماز میں سورہ ”الطور“ پڑھ رہے تھے۔ جب آپ اس آیت پر پہنچے، ”کیا یہ لوگ بغیر کسی کے پیدا کئے پیدا ہو گئے یا یہ خود (اپنے) خالق ہیں؟ یا انہوں نے آسمان اور زمین کو پیدا کر لیا ہے اصل یہ ہیکہ ان میں یقین ہی نہیں، کیا ان لوگوں کے پاس آپ کے پروردگار کے خزانے ہیں یا یہ لوگ حاکم (مجاز) ہیں۔“ تو میرا دل اڑنے لگا۔

أَرْحَامُكُمْ۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) بِهَذَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأُوا وَإِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ۔

### سُورَةُ ق

باب ۱۱۹۲۔ قَوْلُهُ وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ

(۱۶۶۲) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُلْقَى فِي النَّارِ وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى يَضَعَ قَدَمَهُ فَتَقُولُ قَطُّ قَطُّ۔

(۱۶۶۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ أُوثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَالْمُتَجَبِّرِينَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ مَا لِي لَا يَدْخُلُنِي إِلَّا ضِعْفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِلْجَنَّةِ أَنْتِ رَحِمَتِي أَرْحَمُ بِكَ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي وَقَالَ لِلنَّارِ أَنْتِ عَذَابٌ أَعْدَبُ بِكَ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي وَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَلَأُهَا فَمَا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِي حَتَّى يَضَعَ رَجُلُهُ فَتَقُولُ قَطُّ قَطُّ قَطُّ فَهَنَالِكَ تَمْتَلِي وَيُزَوَّى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ وَلَا يَظْلِمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا وَأَمَّا الْجَنَّةُ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا۔

### باب ۱۱۹۳۔ سُورَةُ الطُّورِ

(۱۶۶۴) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ فَلَمَّا بَلَغَ هَذِهِ الْآيَةَ أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ أَمْ خُلِقُوا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ بَلْ لَا يُوقِنُونَ أَمْ عِنْدَهُمْ خَزَائِنُ رَبِّكَ أَمْ هُمُ الْمُسَيْطِرُونَ كَذَّابُ قَلْبِي أَنْ يَطِيرَ۔



## سُورَةُ النَّجْمِ

باب ۱۱۹۴۔ قَوْلُهُ: أَفَرَأَيْتُمُ اللَّاتَ وَالْعُزَّىٰ

(۱۶۶۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِي حَلْفِهِ وَاللَّاتِ وَالْعُزَّىٰ فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ أَقَامِرُكَ فَلْيَتَصَدَّقْ۔

## سُورَةُ النَّجْمِ

باب ۱۱۹۴۔ بھلا تم نے لات و عزی کے حال میں بھی غور کیا

۱۶۶۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص قسم کھائے اور کہے کہ قسم ہے لات اور عزی کی تو اسے فوراً (مکافات کے لئے) کہنا چاہئے کہ ”اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں (لا الہ الا اللہ اور جو شخص اپنے ساتھی سے یہ کہے کہ آؤ جو اکھلیں اسے فوراً صدقہ دینا چاہئے

فائدہ:- اصل میں یہ حکم اس شخص کے لئے ہے جو عربوں میں سے نیا نیا اسلام میں داخل ہوا ہو۔ چونکہ پہلے سے زبان پر یہ کلمات چڑھے ہوئے تھے اس لئے فرمایا کہ اگر غلطی سے زبان پر اس طرح کے کلمات آجائیں تو فوراً اس کی مکافات کر لینی چاہئے۔

## سُورَةُ اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ

باب ۱۱۹۵۔ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَذْهَىٰ وَ أَمْرٌ

(۱۶۶۶) عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَتْ لَقَدْ أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَإِنِّي لَجَارِيَةُ الْعَبِّ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَذْهَىٰ وَ أَمْرٌ۔

## تفسیر سورۃ اقتربت الساعۃ

باب ۱۱۹۵۔ لیکن ان کا اصل وعدہ تو قیامت کا

دن ہے اور قیامت بڑی سخت اور ناگوار چیز ہے

۱۶۶۶۔ حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جس وقت آیت ”لیکن ان کا اصل وعدہ تو قیامت کا دن ہے اور قیامت بڑی سخت اور ناگوار چیز ہے۔“ محمد ﷺ پر مکہ میں نازل ہوئی تو میں بچی تھی اور کھیلا کرتی تھی۔

## سُورَةُ الرَّحْمَنِ

باب ۱۱۹۶۔ قَوْلُهُ وَمِنْ دُونِهِمَا جَنَّتَيْنِ

(۱۶۶۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَنَّتَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ انْتَهَمَا وَمَا فِيهَا وَجَنَّتَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ انْتَهَمَا وَمَا فِيهَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَ بَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رَدَّاهُ الْكِبَرُ عَلَىٰ وَجْهِهِ فِي جَنَّةٍ عَدْنٍ حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ۔

## تفسیر سورۃ الرحمن

باب ۱۱۹۶۔ اللہ کا ارشاد: ان باغوں سے کم درجہ میں دو اور باغ بھی ہیں

۱۶۶۷۔ حضرت عبد اللہ بن قیس اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (جنت میں) دو باغ ہوں گے، جن کے برتن اور تمام دوسری چیزیں چاندی کی ہوں گی اور دوسرے باغ ہوں گے جن کے برتن اور تمام دوسری چیزیں سونے کی ہوں گے اور جنت عدن سے جنتیوں کے اپنے رب کے دیدار میں کوئی چیز سوائے رداء کبر کے جو اس کی ذات پر ہوگی حائل نہ ہوگی۔ ”گورے رنگ والیاں خیموں میں محفوظ ہوں گی۔“

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ خَيْمَةً مِّنْ لُّؤْلُؤَةٍ مُّجَوَّفَةٍ عَرَضُهَا سِتُونَ مِثْلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ مَّا يَرَوْنَ الْآخَرِينَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُونَ۔

حضرت عبد اللہ بن قیسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں کھوکھلے کشادہ موتی کا خیمہ ہوگا۔ اس کی چوڑائی ساٹھ میل ہوگی اور اس کے ہر کنارے پر خور ہوگی۔ ایک کنارے والی دوسرے کنارے والی کو نہ دیکھ سکے گی۔ اور مؤمن ان کے پاس باری باری جائے گا۔



باب ۱۱۹۷۔ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعُكَ

(۱۶۶۸) عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ بَايَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ عَلَيْنَا أَنْ لَا يُشْرِكَنَّ بِاللَّهِ شَيْئًا وَنَهَانَا عَنِ النَّيَاحَةِ فَقَبَضَتْ امْرَأَةٌ يَدَهَا فَقَالَتْ أَسْعَدْتَنِي فَلَا نَةَ أُرِيدُ أَنْ أَجْزِيَهَا فَمَا قَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَانْطَلَقَتْ وَرَجَعَتْ فَبَايَعَهَا.

## سُورَةُ الْجُمُعَةِ

باب ۱۱۹۸۔ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

وَأَخْرَيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ

(۱۶۶۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْجُمُعَةِ وَأَخْرَيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ حَتَّى سَأَلَ ثَلَاثًا وَفِينَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ وَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَا لَهُ رِجَالٌ أَوْ رَجُلٌ مِّنْ هَؤُلَاءِ۔

## سُورَةُ الْمُنَافِقُونَ

باب ۱۱۹۹۔ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ إِلَى الْكَافِرِينَ

(۱۶۷۰) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ كُنْتُ فِي غَزَاةٍ فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي يَقُولُ لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْفَضُوا مِنْ حَوْلِهِ وَلَوْ رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِهِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَمِّي أَوْ لِعُمَرَاءَ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُهُ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي

باب ۱۱۹۷۔ جب مسلمان عورتیں آپ

کے پاس آئیں کہ آپ سے بیعت کریں

۱۶۶۸۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تو آپ نے ہمارے سامنے اس آیت کی تلاوت کی ”اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گی۔“ اور ہمیں نوحہ (یعنی میت پر زور سے رونا پیٹنا) کرنے سے منع فرمایا۔ آپ ﷺ کی اس ممانعت پر ایک عورت (خود ام عطیہ) نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور عرض کی کہ فلاں عورت نے نوحہ میں میری مدد کی تھی۔ میں چاہتی ہوں کہ اس کا بدلہ چکا آؤں۔ آپ ﷺ نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ چنانچہ وہ گئیں اور پھر دوبارہ آ کر آپ ﷺ سے بیعت کی۔

## سورة الجمعة

باب ۱۱۹۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور دوسروں کے لئے بھی

ان میں سے (آپ کو بھیجا) جو ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے

۱۶۶۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ سورۃ الجمعة کی یہ آیتیں نازل ہوئیں ”اور دوسروں کے لئے بھی ان میں سے جو ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے ہیں“ (آپ ﷺ ہادی اور معلم ہیں) بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ دوسرے کون لوگ ہیں؟ آنحضور ﷺ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ آخر یہی سوال تین مرتبہ کیا۔ مجلس میں سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ آنحضور ﷺ نے ان پر ہاتھ رکھ کر فرمایا۔ اگر ایمان ثریا پر بھی ہوگا تو ان کی قوم کے کچھ لوگ یا (آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ) ایک شخص اسے پالے گا۔

## تفسیر سورة المنافقون

باب ۱۱۹۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”منافق آپ کے پاس آتے ہیں تو کہتے

ہیں ہم گواہی دیتے ہیں آپ اللہ کے رسول ہیں کاذبوں“ تک

۱۶۷۰۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ایک غزوہ میں تھا اور میں نے (منافقوں کے سردار) عبد اللہ بن ابی کو کہتے سنا کہ جو لوگ رسول کے پاس جمع ہیں، ان پر خرچ نہ کرو تا کہ وہ خود ہی منتشر ہو جائیں۔ اس نے یہ بھی کہا کہ اب اگر ہم مدینہ لوٹ کر جائیں گے تو غلبہ والا وہاں سے مغلوبوں کو نکال باہر کرے گا۔ میں نے اس کا ذکر اپنے چچا (سعد بن عبادہ انصاری) سے کیا۔ یا عمرؓ سے (اس کا ذکر کیا، راوی کو شک تھا) انہوں نے اس کا ذکر نبی کریم ﷺ سے کیا آپ ﷺ نے مجھے



وَأَصْحَابِهِ فَحَلَفُوا مَا قَالُوا فَاكْذَبَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَدَّقَهُ فَأَصَابَنِي هَمٌّ لَمْ يُصِيبَنِي مِثْلُهُ قَطُّ فَجَلَسْتُ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ لِي عَمِّي مَا أَرَدْتُ إِلَيَّ أَنْ كَذَّبَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَقْتَكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ فَبَعَثْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأْ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ صَدَّقَكَ يَا زَيْدٌ۔

بلایا۔ میں نے تمام تفصیلات آپ کو سنا دیں۔ آنحضور ﷺ نے عبد اللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کو بلا بھیجا۔ انہوں نے قسم کھالی کہ انہوں نے اس طرح کی کوئی بات نہیں کہی تھی۔ اس پر آنحضور ﷺ نے میری تکذیب فرمادی۔ اور اس کی تصدیق، مجھے اس واقعہ کا اتنا صدمہ ہوا کہ کبھی نہ ہوا تھا۔ پھر میں گھر میں بیٹھا رہا۔ میرے چچا نے کہا کہ میرا خیال نہیں تھا کہ حضور اکرم ﷺ تمہاری تکذیب کریں گے اور تم پر ناراض ہوں گے پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ”جب منافق آپ کے پاس آتے ہیں“۔ اس کے بعد حضور اکرم ﷺ نے مجھے بلوایا اور اس آیت کی تلاوت کی اور فرمایا زید! اللہ تعالیٰ نے تمہاری تصدیق کر دی ہے۔

## سورة التحريم

باب ۱۲۰۰۔ ”اے نبی! جس چیز کو اللہ نے آپ کیلئے حلال کیا ہے، اسے آپ کیوں حرام کر رہے ہیں! اپنی بیوی کی خوشی حاصل کرنے کے لئے اور اللہ بڑا مغفرت والا ہے، بڑی رحمت والا ہے۔“

۱۶۷۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ (ام المؤمنین) زینب بنت جحش کے گھر میں شہد پیتے تھے اور وہاں ٹھہرتے تھے پھر میرا اور حفصہؓ کا اس پر اتفاق ہوا کہ ہم میں سے جس کے پاس بھی آنحضور (زینب بنت جحش کے یہاں سے شہد پی کر آنے کے بعد) داخل ہوں تو وہ کہے کہ آپ نے پیاز کھائی ہے؟ آپ کے منہ سے پیاز کی بو آتی ہے (چنانچہ جب آپ تشریف لائے تو پلان کے مطابق کہا گیا آنحضور ﷺ بدبو کو بہت ناپسند فرماتے تھے) آپ ﷺ نے فرمایا میں نے پیاز نہیں کھائی ہے۔ البتہ زینب بنت جحش کے یہاں شہد پیا کرتا تھا، لیکن اب ہرگز نہیں پیوں گا۔ میں نے اس کی قسم کھالی ہے۔ لیکن تم کسی سے اس کا ذکر نہ کرنا۔ (اس پر مذکورہ بالا آیت نازل ہوئی)۔

## سورة القلم

باب ۱۲۰۱۔ سخت مزاج ہے اس کے علاوہ بدنسب بھی ہے

۱۶۷۲۔ حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے کیا میں تمہیں اہل جنت کے متعلق نہ بتا دوں، وہ دیکھنے میں کمزور و ناتوان ہوگا (لیکن اللہ کے یہاں اس کا مرتبہ یہ ہوگا کہ) اگر کسی بات پر اللہ کی قسم کھالی تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور پورا کر دگا اور کیا میں تمہیں اہل دوزخ کے متعلق نہ بتا دوں ہر بد خو، بوجھل جسم والا اور مغرور۔

## سورة التحريم

باب ۱۲۰۰۔ قول اللہ تعالیٰ:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ تَبْتَغِي مَرْضَاةَ أَزْوَاجِكَ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ

(۱۶۷۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبِ ابْنَةِ جَحْشٍ وَيَمْكُثُ عِنْدَهَا فَوَاطِئْتُ أَنَا وَحَفْصَةَ عَنْ آيْتِنَا دَخَلَ عَلَيْهَا فَلْتَقُلْ لَهُ أَكَلْتَ مَغَافِيرَ إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ قَالَ لَا وَلَكِنِّي كُنْتُ أَشْرَبُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبِ ابْنَةِ جَحْشٍ فَلَنْ أَعُودَ لَهُ وَقَدْ حَلَفْتُ لَا تُخْبِرُنِي بِذَلِكَ أَحَدًا۔

## سورة ن والقلم

باب ۱۲۰۱۔ عُتْلِمَ بَعْدَ ذَلِكَ زَيْنِمَ

(۱۶۷۲) عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ الْخَزَاعِيِّ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِلَّا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّهْ إِلَّا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتْلٍ جَوَّازٍ مُسْتَكْبِرٍ۔



باب ۱۲۰۲. یَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ

(۱۶۷۳) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُكْشَفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِهِ فَيَسْجُدُ لَهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ وَيَبْقَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ فِي الدُّنْيَا رِثَاءً وَسُمْعَةً فَيَذْهَبُ لِيَسْجُدَ فَيَعُودَ ظَهْرُهُ طَبَقًا وَاحِدًا

باب ۱۲۰۲۔ وہ دن (یاد کرنیکے قابل ہے) جب ساق کی تجلی فرمائی جائیگی

۱۶۷۳۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ ہمارا رب (قیامت کے دن) اپنی ساق کی تجلی فرمائے گا اس وقت ہر مومن مرد اور ہر مومن عورت اس کے لئے سجدہ میں گر پڑیں گے۔ البتہ باقی رہ جائیں گے جو دنیا میں دکھاوے اور شہرت کے لئے سجدہ کرتے تھے اور جب وہ سجدہ کرنا چاہیں گے تو ان کی پیٹھ تختہ ہو جائے گی (اور وہ سجدہ کے لئے مڑ نہ سکیں گے)۔

باب ۱۲۰۳. سُورَهُ وَالنَّازِعَاتِ

(۱۶۷۴) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِإِصْبَعِيهِ هَكَذَا بِالْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ بُعِثْتُ وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ۔

باب ۱۲۰۳۔ تفسیر سورہ والنازعات ۱۶۷۴۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ اپنی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کے قریب والی انگلی کے اشارے سے فرما رہے تھے کہ میری بعثت اس طرح ہوئی کہ میرے اور قیامت کے درمیان صرف اتنا فاصلہ ہے۔

فائدہ:- یعنی قیامت میں اور آنحضور کی بعثت میں صرف اتنا فاصلہ ہے جتنا دو انگلیوں میں ہے۔ محدثین نے اس کی مختلف توجیہات بیان کی ہیں۔ اس کی یہ توجیہ زیادہ مناسب ہے کہ دنیا کے از اول تا آخر وجود کی تشبیہ انگلیوں سے دی گئی ہے اور مراد یہ ہے کہ اکثر مدت گزر چکی اور جو کچھ مدت باقی رہ گئی ہے وہ اس مدت کے مقابلہ میں بہت کم ہے جو گزر چکی ہے۔

باب ۱۲۰۴. سُورَةُ عَبَسَ

(۱۶۷۵) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ حَافِظٌ لَهُ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ وَمَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ وَهُوَ يَتَعَاهَدُهُ وَهُوَ عَلَيْهِ شَدِيدٌ فَلَهُ أَجْرَانِ۔

باب ۱۲۰۴۔ تفسیر سورہ عبس

۱۶۷۵۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اس شخص کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے اور وہ اس کا حافظ بھی ہے۔ مکرم اور نیک لکھنے والے (فرشتوں) جیسی ہے اور جو شخص قرآن مجید کو بار بار پڑھتا ہے۔ اور وہ اس کے لئے دشوار ہے تو اسے دہرا اجر ملے گا۔

باب ۱۲۰۵. وَيَلُّ لِلْمُطَفِّفِينَ

(۱۶۷۶) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا) أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ حَتَّى يَغِيبَ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحَةٍ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ۔

باب ۱۲۰۵۔ سورہ ویل للمطففین

۱۶۷۶۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جس دن لوگ دونوں جہاں کے پالنے والے کے سامنے حساب دینے کے لئے کھڑے ہوں گے تو کانوں کی لوتک پسینہ میں ڈوب جائیں گے۔

باب ۱۲۰۶. إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ

(۱۶۷۷) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ أَحَدٌ يُحَاسِبُ إِلَّا هَلَكَ۔

باب ۱۲۰۶۔ سورہ اذا السماء انشقت

۱۶۷۷۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کسی کا بھی قیامت کے دن حساب لے لیا گیا، تو وہ ہلاک ہو جائے گا۔



حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا۔ ”لترکبن طبقاً عن طبق“ یعنی تم کو ضرور ایک حالت کے بعد دوسری حالت پر پہنچنا ہے۔ بیان کیا کہ مراد نبی کریم ﷺ ہیں (کہ کامیابی آہستہ آہستہ ہوگی)۔

### باب ۱۲۰۷۔ سورۃ الشمس وضحاها

۱۶۷۸۔ حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آنحضور ﷺ نے اپنے ایک خطبہ میں صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا ذکر فرمایا اور اس شخص کا بھی ذکر فرمایا جس نے اس کی کونچیں کاٹ ڈالی تھیں۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا ”اذا نبعت اشقاها“ یعنی اس اونٹنی کو مار ڈالنے کے لئے ایک نفس بد بخت جو اپنی قوم میں ابو زمعہ کی طرح غالب اور طاقتور تھا، اٹھا۔ آنحضور ﷺ نے عورتوں کا بھی ذکر فرمایا (یعنی ان کے حقوق وغیرہ کا) اور فرمایا کہ تم میں سے بعض اپنی بیوی کو غلاموں کی طرح کوڑے مارتے ہیں حالانکہ اسی دن کے ختم ہونے پر وہ اس سے ہم بستری بھی کرتے ہیں (عورتوں کے ساتھ اس طرح کا معاملہ درست نہیں ہے) پھر آپ نے انہیں ریاخ خارج ہونے پر ہنسنے سے منع فرمایا۔ اور فرمایا کہ ایک کام جو تم سے ہر شخص کرتا ہے، اسی پر تم دوسروں پر کس طرح ہنستے ہو؟

باب ۱۲۰۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”ہاں ہاں! اگر یہ شخص باز نہ آیا تو ہم اسے پیشانی کے بل پکڑ کر گھسیٹیں گے، دروغ و خطا میں آلودہ پیشانی“ ۱۶۷۹۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو جہل نے کہا تھا کہ اگر میں نے محمد (ﷺ) (ابی و امی فدائے) کو کعبہ کے پاس نماز پڑھتے دیکھ لیا تو اس کی گردن مروڑ دوں گا۔ حضور اکرم ﷺ کو جب یہ بات پہنچی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر اس نے ایسا کیا تو اسے فرشتے پکڑ لیں گے

### باب ۱۲۰۹۔ سورۃ انا اعطیناک الکواثر

۱۶۸۰۔ حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم ﷺ کو معراج ہوئی تو اس کے متعلق حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں ایک نہر کے کنارے پر پہنچا جس کے دونوں کنارے موتیوں کے کھوکھلے گنبد کے تھے۔ میں نے پوچھا، اے جبرائیل! یہ کیا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ یہ ”کواثر“ ہے۔

### باب ۱۲۱۰۔ سورۃ قل اعوذ برب الفلق

۱۶۸۱۔ حضرت زربن حبیشؓ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے معوذتین (قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس) کے بارے میں پوچھا تو آپ نے بیان کیا کہ میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تھا۔ حضور

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَتَرْكَبَنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ حَالًا بَعْدَ حَالٍ قَالَ هَذَا نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

### باب ۱۲۰۷۔ سورۃ الشمس وضحاها

(۱۶۷۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَذَكَرَ النَّاقَةَ وَالَّذِي عَقَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَبَعْتَ أَشْقَاهَا إِنْبَعَتْ لَهَا رَجُلٌ عَزِيزٌ عَارِمٌ مَنِيْعٌ فِي رَهْطِهِ مِثْلُ أَبِي زَمْعَةَ وَذَكَرَ النِّسَاءَ فَقَالَ يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ يَجْلِدُ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ فَلَعَلَّهُ يُضَاجِعُهَا مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِي ضَحِكِهِمْ فِي الضَّرْطَةِ وَقَالَ لِمَ يَضْحَكُ أَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ۔

### باب ۱۲۰۸۔ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

كَلَّا لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةٍ كَا ذِبَابٍ خَاطِئَةٍ (۱۶۷۹) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ أَبُو جَهْلٍ لَئِنْ رَأَيْتُ مُحَمَّدًا يُصَلِّي عِنْدَ الْكُعْبَةِ لَا طَائِدَ عَلَى عُنُقِهِ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ فَعَلَهُ لَأَخَذْتُهُ الْمَلَأَيْكَةَ۔

### باب ۱۲۰۹۔ اِنَّا اَعْطَيْنَكَ الْكُوْثَرَ

(۱۶۸۰) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا عُرِجَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى السَّمَاءِ قَالَ أَتَيْتُ عَلَى نَهْرٍ حَافَتَاهُ قَبَابُ اللَّوْلُوءِ مُجَوِّفًا فَقُلْتُ مَا هَذَا يَا جِبْرِيلُ قَالَ هَذَا الْكُوْثَرُ۔

### باب ۱۲۱۰۔ قُلْ اْعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ

(۱۶۸۱) عَنْ زُرْبَنْ حَبِيشٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ سَأَلْتُ أَبِي بَنَ كَعْبٍ عَنِ الْمُعَوَّذَتَيْنِ فَقَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قِيلَ لِي فَقُلْتُ



اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھ سے کہا گیا (جبریل کی زبانی) ورنہ میں نے اسی طرح کہا۔ چنانچہ ہم بھی وہی کہتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے کہا۔

فَنَحْنُ نَقُولُ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

## قرآن کے فضائل

باب ۱۲۱۱۔ وحی کا نزول کس طرح ہوتا تھا  
اور سب سے پہلے کونسی آیت نازل ہوئی

۱۶۸۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہر نبی کو ایسے ہی معجزات عطا کئے گئے جو ان کے زمانہ کے مطابق ہوں کہ (انہیں دیکھ کر) لوگ ان پر ایمان لائیں اور مجھے جو معجزہ دیا گیا ہے وہ وحی (قرآن) ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر نازل کی ہے اسلئے مجھے امید ہے کہ میں تمام انبیاء میں اپنے متبعین کی حیثیت سے سب سے بڑھ کر رہوں گا۔

۱۶۸۳۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ پر متواتر وحی نازل کرتا رہا۔ اور آپ ﷺ کی وفات کے قریبی زمانہ میں تو وحی کا سلسلہ اور بڑھ گیا تھا۔ پھر اس کے بعد حضور اکرم ﷺ کی وفات ہو گئی۔

باب ۱۲۱۲۔ قرآن مجید سات طریقوں سے نازل ہوا

۱۶۸۴۔ حضرت عمر بن خطابؓ بیان کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ کی حیات میں، میں نے ہشام بن حکیم کو سورۃ فرقان نماز میں پڑھتے سنا۔ میں نے ان کی قرأت کو غور سے سنا تو معلوم ہوا کہ وہ سورت دوسرے طریقہ سے پڑھ رہے ہیں۔ حالانکہ مجھے اس طرح آنحضور ﷺ نے نہیں پڑھایا تھا۔ قریب تھا کہ میں ان کا سر نماز ہی میں پکڑ لیتا، لیکن میں نے بڑی مشکل سے صبر کیا اور جب انہوں نے سلام پھیرا تو میں نے ان کی چادر سے ان کی گردن باندھ کر پوچھا یہ سورہ جو میں نے ابھی تمہیں پڑھتے ہوئے سنی ہے، تمہیں کس نے اس طرح پڑھائی ہے؟ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اسی طرح پڑھائی ہے۔ میں نے کہا تم جھوٹ بولتے ہو۔ خود حضور اکرم ﷺ نے مجھے اس سے مختلف دوسرے طریقہ سے پڑھائی، جس طرح تم پڑھ رہے تھے۔ بالآخر میں انہیں کھینچتا ہوا حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں نے اس شخص سے سورۃ فرقان ایسے طریقوں سے پڑھتے سنی جن کی آپ ﷺ نے مجھے تعلیم

## فَضَائِلُ الْقُرْآنِ

باب ۱۲۱۱۔ كَيْفَ  
نُزُولُ الْوَحْيِ وَ أَوَّلُ مَا نَزَلَ

(۱۶۸۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ الْأَنْبِيَاءِ نَبِيٍّ إِلَّا أُعْطِيَ مَا مِثْلُهُ، أَمِنْ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُوتِيَتْ وَحْيًا أَوْ حَاهُ اللَّهُ إِلَى فَارْجُوا أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

(۱۶۸۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى تَابَعَ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ وَفَاتِهِ حَتَّى تَوَفَّاهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ الْوَحْيُ ثُمَّ تُوفِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ۔

باب ۱۲۱۲۔ اُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ

(۱۶۸۴) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ ابْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِهِ فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُ عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يُقَرِّئْنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَذْتُ أَسَاوِرُهُ فِي الصَّلَاةِ فَتَصَبَّرْتُ حَتَّى سَلَّمَ فَلَبَّيْتُهِ بِرِدَائِهِ فَقُلْتُ مَنْ أَقْرَأُكَ هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ قَالَ أَقْرَأْنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ كَذَبْتَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَقْرَأْنِيهَا عَلَى غَيْرِ مَا قَرَأْتَ فَانْطَلَقْتُ بِهِ أَقْوَدُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ بِسُورَةِ الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ تُقَرِّئْنِيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَسِلُهُ إِقْرَأْ يَا هِشَامُ فَقَرَأَ عَلَيْهِ



الْقِرَاءَةِ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَلِكَ أَنْزَلْتُ ثُمَّ قَالَ اقْرَأْ بِأَعْمَرُ فَقَرَأْتُ الْقِرَاءَةَ الَّتِي أَقْرَأَنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَلِكَ أَنْزَلْتُ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ أَنْزَلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ فَافْقَرُوا وَأَمَّا تَيَسَّرَ مِنْهُ

نہیں دی ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، پہلے انہیں چھوڑ دو، ہشام! پڑھ کر سناؤ۔ انہوں نے آپ ﷺ کے سامنے بھی اسی طرح پڑھا، جس طرح میں نے انہیں نماز میں پڑھتے سنا تھا۔ آنحضور ﷺ نے یہ سن کر فرمایا کہ یہ سورت اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر فرمایا ابو عمر! اب تم پڑھ کر سناؤ، میں نے اس طرح پڑھا جس طرح آپ ﷺ نے مجھے تعلیم دی تھی۔ آپ ﷺ نے اسے بھی سن کر فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی۔ یہ قرآن سات طریقوں سے نازل ہوا ہے۔ پس تمہیں جس طرح آسان ہو پڑھو۔

باب ۱۲۱۳۔ كَانَ جَبْرِيلُ يُعْرِضُ الْقُرْآنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

باب ۱۲۱۳۔ جبریل نبی کریم ﷺ سے قرآن مجید کا دور کرتے تھے

(۱۶۸۵) عَنْ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَسْرَأَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جَبْرِيلَ يُعَارِضُنِي بِالْقُرْآنِ كُلِّ سَنَةٍ وَإِنَّهُ عَارِضُنِي الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا أَرَاهُ إِلَّا حَضَرَ أَجَلِيْ-

۱۶۸۵۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے چپکے سے بتایا کہ جبریل مجھ سے ہر سال قرآن مجید کا دور کرتے ہیں اور اس سال انہوں نے مجھ سے دو مرتبہ دور کیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ میری مدت حیات پوری ہوگئی ہے۔

(۱۶۸۶) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) فَقَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ أَخَذْتُ مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعًا وَسَبْعِينَ سُورَةً وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي مِنْ أَعْلَمِهِمْ بِكِتَابِ اللَّهِ وَمَا أَنَا بِخَيْرِهِمْ قَالَ شَقِيقٌ فَجَلَسْتُ فِي الْحَلْقِ اسْمَعُ مَا يَقُولُونَ فَمَا سَمِعْتُ رَأْدًا يَقُولُ غَيْرَ ذَلِكَ-

۱۶۸۶۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ گواہ ہے، میں نے تقریباً سورتیں خود رسول اللہ ﷺ کی زبان سے سن کر حاصل کی ہیں۔ اللہ گواہ ہے حضور اکرم ﷺ کے صحابہ کو یہ بات اچھی طرح معلوم ہے کہ میں ان سب سے زیادہ قرآن جاننے والا ہوں حالانکہ میں ان سے افضل و بہتر نہیں ہوں۔ شقیق نے بیان کیا کہ پھر میں مجلس میں بیٹھا تاکہ صحابہ کی رائے سن سکوں کہ وہ اس کے متعلق کیا کہتے ہیں۔ لیکن میں نے کسی سے اس کی تردید نہیں سنی۔

(۱۶۸۷) عَنْ عَلْقَمَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ كُنَّا بِحِمَاصَ فَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُودٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) سُورَةَ يُوسُفَ فَقَالَ رَجُلٌ مَّا هَكَذَا أَنْزَلْتُ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِحَسَنَتٍ وَوَجَدَ مِنْهُ رِيحَ الْخَمْرِ فَقَالَ اتَّجَمِعُ أَنْ تُكَذِّبَ بِكِتَابِ اللَّهِ وَتَشْرَبَ الْخَمْرَ فَضَرَبَهُ الْحَدُّ-

۱۶۸۷۔ حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ ہم حمص میں تھیکہ حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے سورہ یوسف پڑھی تو ایک شخص بولا کہ اس طرح نہیں نازل ہوئی تھی۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس سورت کی تلاوت کی تھی اور آپ نے میری قرأت کی تحسین فرمائی تھی۔ آپ نے محسوس کیا کہ اس کے منہ سے شراب کی بو آ رہی تھی۔ تو فرمایا کہ اللہ کی کتاب کے متعلق کذب بیانی اور شراب نوشی جیسے گناہ ایک ساتھ کرتا ہے۔ پھر آپ نے اس پر حد جاری کروائی۔



## باب ۱۲۱۳. فضل قل هو الله احد

(۱۶۸۸) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ يُرَدِّدُهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، وَكَانَ الرَّجُلُ يَتَقَالَّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثُ الْقُرْآنِ۔

## باب ۱۲۱۴۔ ”سورة قل هو الله احد“ کی فضیلت

۱۶۸۸۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک صاحب (خود ابوسعید رضی اللہ عنہ) نے ایک دوسرے صاحب (قنادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ) کو دیکھا کہ وہ سورہ ”قل هو الله“ بار بار دہرا رہے ہیں۔ صبح ہوئی تو وہ صاحب (ابوسعید رضی اللہ عنہ) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آنحضور ﷺ سے اس کا ذکر کیا کیونکہ وہ صاحب اسے معمولی عمل سمجھتے تھے (کہ ایک چھوٹی سی سورت کو بار بار دہرایا جائے) آنحضور ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے یہ سورہ قرآن مجید کی ایک تہائی کے برابر ہے۔

(۱۶۸۹) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ أَيْعَجَزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ ثُلُثَ الْقُرْآنِ فِي لَيْلَةٍ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ وَقَالُوا أَيْنَا يُطِيقُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ اللَّهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ ثُلُثُ الْقُرْآنِ۔

۱۶۸۹۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا کیا تمہارے لئے یہ ممکن نہیں کہ قرآن کا ایک تہائی حصہ ایک رات میں پڑھا کرو۔ صحابہ کو یہ عمل بڑا مشکل معلوم ہوا، اور انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم میں کون اس کی طاقت رکھتا ہوگا۔ آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا کہ ”قل هو الله احد الله الصمد“ قرآن مجید کا ایک تہائی ہے۔

## باب ۱۲۱۵. فضل المَعْوِذَاتِ

(۱۶۹۰) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا فَقَرَأَ فِيهِمَا قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

## باب ۱۲۱۵۔ معوذات کی فضیلت

۱۶۹۰۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ہر رات جب بستر پر آرام کے لئے لیٹتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ایک ساتھ کر کے ”قل هو الله احد (سورہ اخلاص) قل اعوذ برب الفلق (سورہ الفلق) اور قل اعوذ برب الناس (سورہ الناس) پڑھ کر ان پر پھونکتے تھے۔ اور پھر دونوں ہتھیلیوں کو جہاں تک ممکن ہوتا اپنے جسم پر پھیرتے تھے۔ سر اور چہرہ اور جسم کے آگے کے حصے سے شروع کرتے۔ یہ عمل آپ تین مرتبہ کرتے تھے۔

## باب ۱۲۱۶. نزول السكينة والملائكة عند قراءة القرآن

(۱۶۹۱) عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَفَرَسُهُ مَرْبُوطٌ عِنْدَهُ إِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ فَسَكَتَتْ فَقَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَتْ وَسَكَتَتْ الْفَرَسُ ثُمَّ قَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَانْصَرَفَ وَكَانَ ابْنُهُ يَحْيَى قَرِيبًا مِنْهَا فَاشْفَقَ أَنْ تُصِيبَهُ فَلَمَّا اجْتَرَّهُ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى

باب ۱۲۱۶۔ قرآن کی تلاوت کے وقت سکینت اور فرشتوں کا نزول

۱۶۹۱۔ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رات کے وقت آپ سورہ بقرہ کی تلاوت کر رہے تھے اور آپ کا گھوڑا آپ کے پاس ہی بندھا ہوا تھا۔ اتنے میں گھوڑا بدکنے لگا تو آپ نے تلاوت بند کر دی۔ اور گھوڑا بھی رک گیا۔ پھر آپ نے تلاوت شروع کی تو گھوڑا پھر بدکنے لگا۔ اس مرتبہ بھی جب آپ نے تلاوت بند کی تو گھوڑا بھی خاموش ہو گیا۔ تیسری مرتبہ آپ نے جب تلاوت شروع کی تو پھر گھوڑا بدکا۔ آپ کے



صاحبزادے یحییٰ چونکہ گھوڑے کے قریب ہی تھے اس لئے اس ڈر سے کہ کہیں انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچ جائے آپ نے تلاوت بند کر دی اور صاحبزادے کو وہاں سے ہٹا دیا۔ پھر اوپر نظر اٹھائی تو کچھ نہ دکھائی دیا۔ صبح کے وقت یہ واقعہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے بیان کیا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا ابن حنظل! تم پڑھتے رہے ہوتے، تم نے تلاوت بند نہ کی ہوتی، انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! مجھے ڈر لگا کہ کہیں گھوڑا یحییٰ کو نہ کچل دے۔ وہ اس سے بہت قریب تھا۔ میں نے سراو پر اٹھایا اور پھر یحییٰ کی طرف گیا۔ پھر میں نے آسمان کی طرف سراٹھایا تو ایک چھتری سی دکھائی دی جس میں چراغ کی طرح کی چیزیں تھیں۔ پھر جب میں دوبارہ باہر آیا تو وہ چیز مجھے نہیں دکھائی دی۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا تمہیں معلوم بھی ہے وہ کیا چیز تھی؟ اسید رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ نہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ فرشتے تھے، تمہاری آواز کے قریب ہو رہے تھے اگر تم پڑھتے رہتے تو صبح تک اور لوگ بھی انہیں دیکھتے وہ لوگوں سے چھپتے نہیں۔

#### باب ۱۲۱۷۔ صاحب قرآن پر رشک

۱۶۹۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، رشک تو بس دو ہی پر ہونا چاہئے ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم دیا اور وہ رات دن اس کی تلاوت کرتا رہتا ہے کہ اس کا پڑوسی سن کر کہہ اٹھے کہ کاش مجھے بھی اس جیسا علم ہوتا اور میں بھی اس کی طرح عمل کرتا اور دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ اسے حق کے لئے لٹا رہا ہے (اسے دیکھ کر) دوسرا شخص کہہ اٹھتا ہے کہ کاش مجھے بھی اس کے جتنا مال حاصل ہوتا اور میں بھی اسی کی طرح عمل کرتا۔

باب ۱۲۱۸۔ تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے ۱۶۹۳۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

باب ۱۲۱۹۔ قرآن مجید کی ہمیشہ تلاوت کرتے رہنا اس سے غافل نہ ہونا ۱۶۹۴۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ صاحب قرآن (حافظ قرآن) کی مثال رسی سے بندھے

السَّمَاءِ حَتَّىٰ مَا يَرَاهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ قَالَ فَاشْفَقْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ تَطَأَ يَحْيَىٰ وَكَانَ مِنْهَا قَرِيبًا فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَأَنْصَرَفْتُ إِلَيْهِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا مِثْلُ الطُّلَّةِ فِيهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيحِ فَخَرَجْتُ حَتَّى لَا أَرَاهَا قَالَ وَتَذَرِي مَا ذَاكَ قَالَ لَا قَالَ تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ ذَنُتُ لِمَصُوتِكَ وَلَوْ قَرَأْتَ لَا صَبَحْتَ يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهَا لَا تَتَوَارَى مِنْهُمْ۔

#### باب ۱۲۱۷۔ اغْتِبَاطُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ

(۱۶۹۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ عَلَّمَهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ أَنَاءَ اللَّيْلِ وَأَنَاءَ النَّهَارِ فَسَمِعَهُ جَارٌ لَهُ فَقَالَ لَيْتَنِي أُوتِيَتْ مِثْلَ مَا أُوتِيَ فَلَانٌ فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يُهْلِكُهُ فِي الْحَقِّ فَقَالَ رَجُلٌ لَيْتَنِي أُوتِيَتْ مِثْلَ مَا أُوتِيَ فَلَانٌ فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ۔

#### باب ۱۲۱۸۔ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

(۱۶۹۳) عَنْ عُثْمَانَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ۔

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَفْضَلَكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ۔

#### باب ۱۲۱۹۔ اسْتِذْكَارُ الْقُرْآنِ وَتَعَاهُدِهِ

(۱۶۹۴) عَنْ ابْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا مِثْلُ



صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ۔

(۱۶۹۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ مَا لِأَحَدِهِمْ أَنْ يَقُولَ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ نُسِيَّ وَاسْتَذْكُرُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ أَشَدُّ تَفْصِيًّا مِّنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النِّعَمِ۔

(۱۶۹۶) عَنْ أَبِي مُوسَى (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفْصِيًّا مِنَ الْإِبِلِ فِي عُقْلِهَا۔

#### باب ۱۲۲۰: مَدِّ الْقِرَاءَةِ

(۱۶۹۷) عَنْ قَتَادَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ مَدًّا ثُمَّ قَرَأَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ يَمُدُّ بِبِسْمِ اللَّهِ وَيَمُدُّ بِالرَّحْمَنِ وَيَمُدُّ بِالرَّحِيمِ

#### باب ۱۲۲۱: حُسْنِ الصَّوْتِ بِالْقِرَاءَةِ

(۱۶۹۸) عَنْ أَبِي مُوسَى (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا أَبَا مُوسَى لَقَدْ أُوتِيتَ مِزْمَارًا مِّنْ مِّزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ

#### باب ۱۲۲۲: فِي كَيْفِ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى فَاقْرَأْهُ وَامَّا تيسَّرَ مِنْهُ

(۱۶۹۹) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ وَأَنْكَحَنِي أَبِي امْرَأَةً ذَاتَ حَسَبٍ فَكَانَ يَتَعَاهَدُ كَنَّتَهُ، فَيَسْأَلُهَا عَنْ بَعْضِهَا فَتَقُولُ نَعَمْ الرَّجُلُ مِنْ رَجُلٍ لَّمْ يَطَأْ لَنَا فِرَاشًا وَلَمْ يُفْتَشْ لَنَا كَنَفًا مُذَاتَيْنَاهُ فَلَمَّا طَالَ ذَلِكَ عَلَيْهِ ذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْقَيْنِيُّ بِهِ فَلَقِيْتُهُ، بَعْدُ فَقَالَ كَيْفَ تَصُومُ قَالَ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ وَكَيْفَ تَخْتِمُ قَالَ كُلَّ لَيْلَةٍ قَالَ صُمْ فِي كُلِّ

ہوئے اونٹ کے مالک جیسی ہے اگر اس کی نگرانی رکھے گا تو روک سکے گا۔ ورنہ وہ بھاگ جائے گا۔

۱۶۹۵۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بدترین ہے کسی شخص کا یہ کہنا کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا بلکہ (کہنا چاہئے) مجھے بھلا دیا گیا اور قرآن کا مذاکرہ و محافظہ جاری رکھو، کیونکہ انسانوں کے دلوں سے دور ہو جانے میں وہ اونٹ سے بھی بڑھ کر ہے۔

۱۶۹۶۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قرآن مجید کی تلاوت کو لازم پکڑو، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے وہ اونٹ کے اپنی رسی ٹوا کر بھاگ جانے سے زیادہ تیزی سے بھاگتا ہے۔

#### باب ۱۲۲۰: قرآن مجید پڑھنے میں مد کرنا

۱۶۹۷۔ حضرت قتادہ نے کہ انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کی قرأت کیسی تھی؟ آپ نے بیان کیا کہ مد کے ساتھ پھر آپ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا اور کہا کہ بسم اللہ (میں اللہ کی لام کو) مد کے ساتھ پڑھتے۔ الرحمن (میں میم) کو مد کے ساتھ پڑھتے اور الرحیم (میں ح کو) مد کے ساتھ پڑھتے۔

#### باب ۱۲۲۱: خوش الحانی کے ساتھ تلاوت۔

۱۶۹۸۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرمایا کہ اے ابو موسیٰ! تجھے داؤد علیہ السلام جیسی خوش الحانی عطا کی گئی ہے۔

باب ۱۲۲۲۔ کتنی مدت میں قرآن مجید ختم کیا جانا چاہئے؟ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”کہ پس پڑھو جو کچھ بھی اس میں سے آسان ہو۔“ ۱۶۹۹۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے والد عمر بن العاص رضی اللہ عنہ نے میرا نکاح ایک شریف خاندان کی عورت سے کر دیا تھا۔ پھر وہ میری بیوی سے بار بار اس کے شوہر (یعنی آپ) کے متعلق پوچھتے تھے۔ میری بیوی کہتی کہ بہت اچھا مرد ہے۔ اب جب سے ہم یہاں آئے انہوں نے اب تک ہمارے بستر پر قدم بھی نہیں رکھا ہے اور نہ ہمارا حال معلوم کیا۔ جب بہت دن اسی طرح ہو گئے تو وہ نے اس کا تذکرہ نبی کریم ﷺ سے کیا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ مجھ۔



شَهْرٍ ثَلَاثَةً وَأَقْرَأَ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ قُلْتُ أَطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صُمُّ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْجُمُعَةِ قُلْتُ أَطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ أَفْطِرُ يَوْمَيْنِ وَصُمُّ يَوْمًا قَالَ قُلْتُ أَطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صُمُّ أَفْضَلَ الصَّوْمِ صَوْمَ دَاوُدَ صِيَامَ يَوْمٍ وَافْطَارَ يَوْمٍ وَأَقْرَأَ فِي كُلِّ سَبْعٍ لَيْالٍ مَرَّةً فَلَيْتَنِي قَبْلْتُ رُحْصَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَلِكَ إِنِّي كَبُرْتُ وَضَعُفْتُ فَكَانَ يَقْرَأُ عَلَى بَعْضِ أَهْلِهِ السُّبْعَ مِنَ الْقُرْآنِ بِالنَّهَارِ وَالَّذِي يَقْرَأُهُ يَعْزُضُهُ مِنَ النَّهَارِ لِيَكُونَ أَحَفَّ عَلَيْهِ بِاللَّيْلِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَتَقَوَّى أَفْطَرَ أَيَّامًا وَأَحْصَى وَصَامَ مِثْلَيْنِ كَرَاهِيَةً أَنْ يَتْرَكَ شَيْئًا فَارَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ۔

اس کی ملاقات کراؤ۔ چنانچہ میں اس کے بعد آنحضرت ﷺ سے ملا۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ روزہ کس طرح رکھتے ہو؟ میں نے عرض کی کہ روزانہ۔ دریافت فرمایا۔ قرآن مجید کس طرح ختم کرتے ہو؟ میں نے عرض کی ہر رات اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہر مہینے میں تین دن روزے رکھو، اور قرآن ایک مہینے میں ختم کرو۔ بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! مجھے اس سے زیادہ کی ہمت ہے۔ آنحضور نے فرمایا کہ پھر دو دن بلا روزے کے رہو، اور ایک دن روزے سے۔ میں نے عرض کی مجھے اس سے بھی زیادہ کی ہمت ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا پھر وہ روزہ رکھو جو سب سے افضل ہے یعنی داؤد علیہ السلام کا روزہ، ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن بلا روزے کے رہو، اور قرآن مجید سات دن میں ختم کرو (آپ فرماتے) کاش! میں نے حضور اکرم ﷺ کی رخصت قبول کر لی ہوتی۔ کیونکہ اب میں بوڑھا اور کمزور ہو گیا ہوں۔ چنانچہ آپ اپنے گھر کے کسی فرد کو قرآن مجید کا ساتواں حصہ دن میں سنا دیتے تھے۔ جتنا قرآن مجید آپ رات کے وقت پڑھتے اسے پہلے دن میں سن لیتے تھے تاکہ رات کے وقت آسانی سے پڑھ سکیں اور جب (قوت ختم ہو جاتی اور نڈھال ہو جاتے) قوت حاصل کرنا چاہتے تو کئی کئی دن روزہ نہ رکھتے اور ان دنوں کو شمار کرتے اور پھر اتنے ہی دن ایک ساتھ روزہ رکھتے کیونکہ آپ کو یہ پسند نہیں تھا کہ جس چیز کا رسول اللہ ﷺ کے سامنے عہد کر لیا ہے اس میں سے کچھ بھی چھوڑیں۔

باب ۱۲۲۳۔ جس نے دیکھا وے، طلب دنیا یا فخر کیلئے قرآن مجید پڑھا ۱۷۰۰۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تم میں ایک جماعت پیدا ہوگی، تم اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابلہ میں کم تر سمجھو گے، ان کے روزوں کے مقابلہ میں تمہیں اپنے روزے اور ان کے عمل کے مقابلہ میں تمہیں اپنے عمل حقیر اور معمولی نظر آئیں گے اور وہ قرآن مجید کی تلاوت بھی کریں گے لیکن قرآن مجید ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، دین سے وہ اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کو پار کرتے ہوئے نکل جاتا ہے (اور وہ بھی اتنی صفائی کے ساتھ کہ تیر انداز) تیر کے پھل میں دیکھتا ہے تو اس میں بھی (شکار کے خون وغیرہ کا) کوئی اثر نظر نہیں آتا اس سے اوپر دیکھتا ہے وہاں بھی کچھ نظر نہیں آتا، تیر کے پر پر دیکھتا ہے اور وہاں بھی کچھ نظر

باب ۱۲۲۳۔ مَنْ رَأَى بِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ أَوْ تَاكُلَ بِهِ أَوْ فَخَرَ بِهِ (۱۷۰۰) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَخْرُجُ فِيكُمْ قَوْمٌ تَحْقِرُونَ صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَكُمْ مَعَ صِيَامِهِمْ وَعَمَلَكُمْ مَعَ عَمَلِهِمْ وَيَقْرءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَنْظُرُ فِي النَّصْلِ فَلَا يَرَى شَيْئًا وَيَنْظُرُ فِي الْقَدَحِ فَلَا يَرَى شَيْئًا وَيَنْظُرُ فِي الرَّيشِ فَلَا يَرَى شَيْئًا وَيَتَمَارَى فِي الْفُوقِ



نہیں آتا۔ پس سو فار میں کچھ شبہ گذرتا ہے۔

فائدہ:- یعنی جس طرح تیر شکار کو لگتے ہی باہر نکل جاتا ہے وہی حال ان لوگوں کا ہوگا کہ اسلام میں آتے ہی توقف کئے بغیر باہر ہو جائیں گے اور جس طرح تیریں شکار کے خون وغیرہ کا بھی کوئی اثر محسوس نہیں ہوتا وہی حال ان کی تلاوت قرآن کا ہوگا بے فائدہ اور بے اثر۔

(۱۷۰۱) عَنْ أَبِي مُوسَى (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ كَالْأُتْرَاجَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيحُهَا طَيِّبٌ وَالْمُؤْمِنُ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ كَالْتَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيحَ لَهَا وَمِثْلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمِثْلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَخَبِيثٌ وَرِيحُهَا مُرٌّ۔

۱۷۰۱۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس مؤمن کی مثال جو قرآن مجید پڑھتا ہے اور اس پر عمل بھی کرتا ہے، سنگترے کی ہے جس کا مزہ بھی لذیذ ہوگا اور خوشبو بھی فرحت انگیز اور وہ مؤمن جو قرآن پڑھتا تو نہیں لیکن اس پر عمل کرتا ہے اس کی مثال کھجور کی ہے جس کا مزہ تو عمدہ ہے لیکن خوشبو کے بغیر۔ اور اس منافق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے ناز بو پھول کی ہے جس کی خوشبو تو اچھی ہوتی ہے لیکن مزا کڑوا ہوتا ہے اور اس منافق کی مثال جو قرآن بھی نہیں پڑھتا، اندرائن کی ہے جس کا مزہ بھی کڑوا ہوتا ہے (راوی کو شک ہے کہ لفظ ”مر“ ہے یا ”خبیث“) اور اس کی بو بھی خراب ہوتی ہے۔

باب ۱۲۲۴۔ اقْرَؤُا الْقُرْآنَ مَا اتَّخَفْتُ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ (۱۷۰۲) عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْرَؤُا الْقُرْآنَ مَا اتَّخَفْتُ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا عَنْهُ۔

باب ۱۲۲۴۔ قرآن مجید اس وقت تک پڑھو، جب تک دل لگے۔ ۱۷۰۲۔ حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ قرآن مجید اس وقت تک پڑھو جب تک اس میں دل لگے۔ جب جی اچاٹ ہونے لگے تو پڑھنا بند کر دو۔

## کتاب النکاح

باب ۱۲۲۵۔ التَّرْغِيبُ فِي النِّكَاحِ

(۱۷۰۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ جَاءَ ثَلَاثَةٌ رَهْطٍ إِلَى بُيُوتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُونَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أُخْبِرُوا كَانَتْهُمْ تَقَالُوبُهَا فَقَالُوا وَإَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَحَدُهُمْ أَمَّا أَنَا فَإِنِّي أَصَلِّيَ اللَّيْلَ أَبَدًا وَقَالَ آخَرُ أَنَا أَصُومُ الدَّهْرَ وَلَا أَفْطِرُ وَقَالَ آخَرُ أَنَا أَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْتُمْ الَّذِينَ قُلْتُمْ كَذًا وَكَذَا أَمَّا وَاللَّهِ إِنِّي لَا خَشَاكُمْ لِلَّهِ وَاتَّقَاكُمْ لَهُ، لَكِنِّي أَصُومُ وَأَفْطِرُ وَأُصَلِّي وَأَرْقُدُ وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ

## نکاح کا بیان

باب ۱۲۲۵۔ نکاح کی ترغیب

۱۷۰۳۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ تین حضرات (علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن عمرو بن العاص اور عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہم) نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کے گھروں کی طرف، حضور اکرم کی عبادت کے متعلق پوچھنے آئے۔ جب انہیں حضور اکرم کا معمول بتایا گیا تو جیسے انہوں نے اسے کم سمجھا اور کہا کہ ہمارا حضور اکرم سے کبہ مقابلہ، آنحضور کی تو تمام اگلی پچھلی لغزشیں معاف کر دی گئی ہیں۔ ایک صاحب نے کہا کہ آج سے میں ہمیشہ رات بھر نماز پڑھا کروں گا دوسرے صاحب نے کہا کہ میں ہمیشہ روزے سے رہوں گا اور کبھی ناغہ نہیں ہونے دوں گا۔ تیسرے صاحب نے کہا کہ میں عورتوں سے کنار کشی اختیار کر لوں گا اور کبھی نکاح نہیں کروں گا۔ پھر حضور اکرم تشریف لائے اور ان سے پوچھا، کیا تم نے ہی یہ باتیں کہی ہیں؟ ہاں اللہ گواہ ہے



اللہ سے میں تم سے زیادہ ڈرنے والا ہوں۔ اس کے لئے تم سے زیادہ میرے اندر تقویٰ ہے لیکن میں اگر روزے رکھتا ہوں تو بلا روزے کے بھی رہتا ہوں، نماز بھی پڑھتا ہوں (رات میں) اور سوتا بھی ہوں۔ اور عورتوں سے نکاح کرتا ہوں۔ میرے طریقے سے جس نے اعراض کیا وہ مجھ میں سے نہیں ہے۔

باب ۱۲۲۶۔ عبادت کیلئے نکاح سے گریز اور اپنے آپ کو خصی بنانا پسندیدہ نہیں ہے۔

۱۷۰۴۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے تبتل (عبادت کے لئے نکاح نہ کرنا) کی زندگی سے منع فرمایا تھا۔ اگر آنحضورؐ انہیں اجازت دیتے تو ہم بھی اپنی شہوانی خواہشات کو دبا دیتے۔

۱۷۰۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں نو جوان ہوں اور مجھے اپنے پرزنا کا خوف رہتا ہے۔ میرے پاس کوئی چیز ایسی بھی نہیں جس پر میں کسی عورت سے شادی کر لوں۔ حضور اکرم میری یہ بات سن کر خاموش رہے۔ دوبارہ میں نے اپنی یہی بات دہرائی۔ لیکن آپ اس مرتبہ بھی خاموش رہے۔ سہ بارہ میں نے عرض کی آپ پھر بھی خاموش رہے۔ میں نے چوتھی مرتبہ عرض کی تو آپ نے ارشاد فرمایا اے ابو ہریرہ! جو کچھ تم کرو گے اسے (لوح محفوظ میں) لکھ کر قلم خشک ہو چکا ہے، خواہ تم خصی ہو جاؤ یا باز رہو۔

باب ۱۲۲۷۔ کنواریوں کا نکاح

۱۷۰۶۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے اگر آپ کسی وادی میں اتریں اور اس میں ایک درخت ایسا ہو جس میں سے کھایا جا چکا ہو، اور ایک درخت ایسا ہو جس میں سے کچھ بھی نہ کھایا گیا ہو تو آپ اپنا اونٹ ان درختوں میں سے کس درخت میں چرائیں گے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اس درخت میں جس میں سے ابھی چرایا نہیں گیا ہوگا۔ آپ کا اشارہ اس طرف تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کے سوا کسی کنواری لڑکی سے شادی نہیں کی۔

باب ۱۲۲۸۔ کم عمر کی زیادہ عمر والے کے ساتھ شادی

۱۷۰۷۔ حضرت عروہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے رشتہ کے لئے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آنحضور ﷺ سے عرض کی کہ میں آپ کا بھائی ہوں۔ آنحضور ﷺ نے

باب ۱۲۲۶۔ مَا يُكْرَهُ

مِنَ التَّبْتُلِ وَالْخِصَاءِ

(۱۷۰۴) عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَوْلُ رَدِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شِمَانَ بْنِ مِظْعُونٍ التَّبْتُلَ وَلَوْ أَدِنَ لَهُ، لَا خُتْصِينَا۔

(۱۷۰۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَجُلٌ شَابٌّ وَأَنَا أَخَافُ عَلَى نَفْسِي سَعَتَ وَلَا أَجِدُ مَا أَتَزَوَّجُ بِهِ النِّسَاءَ فَسَكَتَ عَنِّي ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذَلِكَ فَسَكَتَ عَنِّي ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا سَأَلْتَ لَا قِيَّ فَاخْتَصِ عَلَى ذَلِكَ أَوْ ذُرْ۔

باب ۱۲۲۷۔ نِكَاحُ الْأَبْكَارِ

(۱۷۰۶) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا) قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ لَوْ نَزَلَتْ وَادِيًا وَفِيهِ شَجَرَةٌ قَدْ كَلَّ مِنْهَا وَوَجَدْتُ شَجَرًا لَمْ يُوَكَّلْ مِنْهَا فِي آيَهَا لَسْتُ تُرْبِعُ بَعِيرَكَ قَالَ فِي الَّذِي لَمْ يُرْبِعْ مِنْهَا تَعْنِي أَلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَتَزَوَّجْ بِكَرٍّ يَرَهَا

باب ۱۲۲۸۔ تَزْوِيجُ الصِّغَارِ مِنَ الْكِبَارِ

(۱۷۰۷) عَنْ عُرْوَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ عَائِشَةَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ: يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّمَا أَنَا أَخُوكَ فَقَالَ أَنْتَ أَخِي فِي دِينِ اللَّهِ



وَكِتَابِهِ وَهِيَ لِي حَلَالٌ

فرمایا کہ اللہ کے دین اور اس کے کتاب کے مطابق تم میرے بھائی ہو اور عائشہ (رضی اللہ عنہا) میرے لئے حلال ہے۔

باب ۱۲۲۹۔ نکاح میں کفو دین کے اعتبار سے

۱۷۰۸۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس رضی اللہ عنہ ان صحابہ میں سے تھے جنہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ غزوہ بدر میں شرکت کی تھی۔ سالم رضی اللہ عنہ کو لے پا لک بنایا۔ اور پھر ان کا نکاح اپنے بھائی کی لڑکی ہند بنت الولید بن عتبہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہا سے کر دیا۔ سالم رضی اللہ عنہ ایک انصاری خاتون کے آزاد کردہ غلام تھے۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے زید رضی اللہ عنہ کو (جو آپ ہی کے آزاد کردہ غلام تھے) اپنا لے پا لک بنایا تھا۔ جاہلیت کے زمانہ میں یہ دستور تھا کہ اگر کوئی شخص کسی کو لے پا لک بنا لیتا تو لوگ اسے اسی کی طرف نسبت کر کے بلاتے تھے اور لے پا لک اس کی میراث میں سے بھی حصہ پاتا۔ آخر جب یہ آیت اتری کہ ”انہیں ان کے آباء کی طرف منسوب کر کے بلاؤ“ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”وَمِنَ الْيَتَامَىٰ“ تک، تو لوگ انہیں ان کے آباء کی طرف منسوب کرنے لگے۔ جس کے باپ کا علم نہ ہوتا تو اسے ”مولا“ اور ”دینی بھائی“ کہا جاتا۔ پھر سہلہ بنت سہیل بن عمرو القرشی ثم العامری رضی اللہ عنہا جو ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بیوی ہیں، نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہم تو سالم کو اپنا بیٹا سمجھتے تھے اور جیسا کہ آپ کو علم ہے اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی ہے۔

۱۷۰۹۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور ان سے فرمایا کہ شاید تمہارا ارادہ حج کا ہے؟ انہوں نے عرض کی اللہ گواہ ہے۔ میرا مرض شدید ہے آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا کہ پھر بھی حج کر سکتی ہو، البتہ شرط لگا لینا (کہ جب مناسک حج کی ادائیگی دشوار ہو جائے گی تو حلال ہو جائیں گی) یہ کہہ لیا کہ اے اللہ! میں اس وقت حلال ہو جاؤں گی جب آپ مجھے (مرض کی وجہ سے) روک لیں گے۔ ضباعہ رضی اللہ عنہا مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔

۱۷۱۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا عورت سے نکاح چار چیزوں کی وجہ سے کیا جاتا ہے۔ اس کے مال کی وجہ

باب ۱۲۲۹۔ الْإِكْفَاءُ فِي الدِّينِ

(۱۷۰۸) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا حَذِيفَةَ بْنَ عُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ ابْنَ عَبْدِ شَمْسٍ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَنَّى سَالِمًا وَانْكَحَهُ بِنْتَ أَخِيهِ هِنْدَ بِنْتَ الْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَهُوَ مَوْلَى لِمَرْأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ كَمَا تَبَنَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا وَكَانَ مِنْ تَبَنَّى رَجُلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ دَعَاهُ النَّاسُ إِلَيْهِ وَوَرِثَ مِنْ مِيرَاثِهِ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ ادْعُوهُمْ لِأَبَائِهِمْ إِلَى قَوْلِهِ وَمَوَالِيكُمْ فَرُدُّوا إِلَى آبَائِهِمْ فَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ لَهُ أَبٌ كَانَ مَوْلَى وَأَخَا فِي الدِّينِ فَجَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سَهِيلِ بْنِ عَمْرِو الْقُرَشِيِّ ثُمَّ الْعَامِرِي وَهِيَ أُمُّ امْرَأَةٍ أَبِي حَذِيفَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا نَرَى سَالِمًا وَلَدًا وَأَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ مَا قَدْ عَلِمْتُ۔

(۱۷۰۹) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا) قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ضَبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَهَا لَعَلَّكَ ارْدَتِ الْحَجَّ قَالَتْ وَاللَّهِ لَا أَجِدُنِي إِلَّا وَجَعَةً فَقَالَ لَهَا حُجِّي وَاشْتَرِطِي قَوْلِي اَللّٰهُمَّ مَحِلِّيْ حَيْثُ حَبَسْتَنِيْ وَكَانَتْ تَحْتَ الْمَقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ

(۱۷۱۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ لِّمَالِهَا



وَلِحَسَبِهَا وَحَمَالِهَا وَلِدَيْنِهَا فَازْفَرُ بِذَاتِ الدِّينِ  
تَرَبَّتْ يَدَاكَ

سے اور اس کے خاندانی شرف کی وجہ سے اور اس کی خوبصورتی کی وجہ سے  
اور اس کے دین کی وجہ سے۔ اور تم دیندار عورت سے نکاح کرو، تمہارے  
ہاتھ مٹی میں ملیں۔

(۱۷۱۱) عَنْ سَهْلِ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ مَرَّ رَجُلٌ  
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا  
تَقُولُونَ فِي هَذَا قَالُوا حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ يُنْكَحَ وَإِنْ  
شَفَعَ أَنْ يُشَفَّعَ وَإِنْ قَالَ أَنْ يُسْتَمَعَ قَالَ ثُمَّ سَكَتَ  
فَمَرَّ رَجُلٌ مِنْ فَقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ مَا تَقُولُونَ فِي  
هَذَا قَالُوا حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ لَا يُنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ  
لَا يُشَفَّعَ وَإِنْ قَالَ أَنْ لَا يُسْتَمَعَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا خَيْرٌ مِنْ مِلِّ الْأَرْضِ مِثْلَ  
هَذَا۔

۱۷۱۱۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب (جو  
صاحب مال و وجاہت تھے) رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرے،  
آنحضور ﷺ نے اپنے پاس موجود صحابہؓ سے دریافت فرمایا کہ ان کے  
بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ صحابہؓ نے عرض کی کہ یہ اس لائق ہیں کہ  
اگر یہ نکاح کا پیغام بھیجیں تو ان سے نکاح کیا جائے۔ اگر کسی کی سفارش  
کریں تو ان کی سفارش قبول کی جائے اور اگر کوئی بات کہیں تو غور سے سنا  
جائے۔ بیان کیا کہ حضور اکرم اس پر خاموش رہے۔ پھر ایک دوسرے  
صاحب گزرے جو مسلمانوں کے فقیر اور غریب لوگوں میں شمار کئے جاتے  
تھے۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ ان کے متعلق تمہارا کیا خیال  
ہے؟ صحابہؓ نے عرض کی کہ یہ اس قابل ہے کہ اگر کسی کے ہاں نکاح کا  
پیغام بھیجے تو اس سے نکاح نہ کیا جائے اور اگر کسی کی سفارش کرے تو اس  
کی سفارش قبول نہ کی جائے۔ اگر کوئی بات کہے تو اس کی بات نہ سنی  
جائے۔ حضور اکرم ﷺ نے اس پر فرمایا یہ شخص (فقیر و محتاج) دنیا بھر کے  
اُس جیسوں سے بہتر ہے۔

باب ۱۲۳۰ . مَا يَتَقَى مِنْ شَوْمِ الْمَرْأَةِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى  
إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَكُمْ

باب ۱۲۳۰۔ عورت کی نحوست سے پرہیز اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد بلاشبہ  
تمہاری بیویوں اور تمہارے بچوں میں بعض تمہارے دشمن ہیں

(۱۷۱۲) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَرَكَتُ بَعْدِي فِتْنَةً  
أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ۔

۱۷۱۲۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
ﷺ نے فرمایا۔ میں نے اپنے بعد مردوں کے لئے عورتوں کے فتنہ سے  
بڑھ کر نقصان دہ اور کوئی فتنہ نہیں چھوڑا۔

باب ۱۲۳۱ . وَأَمَّا تَكُمُ الَّتِي ارْضَعْنَكُمْ  
وَيَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ

باب۔ تمہارے وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہے، رضاعت  
سے وہ تمام چیزیں حرام ہو جاتی ہیں جو نسب کی وجہ سے حرام ہوتی ہیں

(۱۷۱۳) عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ عِنْدَهَا وَأَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ فِي  
بَيْتِ حَفْصَةَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا رَجُلٌ  
يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
رَأَاهُ فَلَا نَالَ لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرِّضَاعَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ

۱۷۱۳۔ حضرت نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا  
کہ حضور اکرم ان کے یہاں تشریف رکھتے تھے اور آپ نے سنا کہ کوئی  
صاحب ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں اندر آنے کی اجازت  
چاہتے ہیں، بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ شخص آپ کے  
گھر میں آنے کی اجازت چاہتا ہے۔ آنحضور نے فرمایا میرا خیال ہے کہ  
یہ فلاں شخص ہے آپ نے حفصہ رضی اللہ عنہا کے ایک رضاعی چچا کا نام لیا



اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کیا فلاں جو آپ کے رضاعی چچا تھے۔ اگر زندہ ہوتے تو میرے یہاں آ جاسکتے تھے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں رضاعت ان تمام چیزوں کو حرام کر دیتی ہے جنہیں نسب حرام کرتا ہے۔

۱۷۱۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ سے کہا گیا کہ آنحضور حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سے نکاح کیوں نہیں کر لیتے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ میرے رضاعی بھائی کی لڑکی ہے۔

۱۷۱۵۔ ام المؤمنین ام حبیبہ بنت ابی سفیان نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میری بہن ابوسفیان کی لڑکی سے نکاح کر لیجئے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کیا تم اسے پسند کرو گی (کہ تمہاری سوکن تمہاری بہن بنے) میں نے عرض کی، تنہا آپ کے نکاح میں تو میں اب بھی نہیں ہوں اور سب سے زیادہ عزیز مجھے وہ شخص ہے جو بھلائی میں میرے ساتھ میری بہن کو بھی شریک رکھے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میرے لئے یہ جائز نہیں ہے (یعنی دو بہنوں کو ایک ساتھ نکاح میں رکھنا) میں نے عرض کی، سنا گیا ہے کہ آنحضور ابوسلمہ کی صاحبزادی سے نکاح کرنا چاہتے ہیں؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کیا تمہارا اشارہ ام المؤمنین ام سلمہ کی لڑکی کی طرف ہے۔ میں نے عرض کی کہ جی ہاں! حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ میری پرورش میں نہ ہوتی جب بھی وہ میرے لئے حلال نہیں ہو سکتی تھی۔ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ مجھے اور ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کو ثویبہ نے دود پلایا تھا۔ تم لوگ میرے لئے اپنی لڑکیوں اور اپنی بہنوں کو مت پیش کیا کرو۔

باب ۱۲۳۲۔ جنہوں نے کہا کہ دو سال کے بعد رضاعت کا اعتبار نہیں ہوتا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”دو پورے سال اس شخص کے لئے جو چاہتا ہو کہ رضاعت پوری کرے“ اور رضاعت کم ہو جب بھی حرمت ثابت ہوتی ہے اور زیادہ ہو جب بھی۔

۱۷۱۶۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ان کے پار تشریف لائے تو ان کے یہاں ایک مرد بیٹھے ہوئے تھے، آپ کے چہر مبارک کا رنگ بدل گیا اور ایسا محسوس ہوا کہ آپ نے اس بات کو پسند نہیں فرمایا اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یہ میرے (رضاعی) بھائی ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اپنے بھائیوں کے معاملہ میں احتیاط سے کام لیا کر

لَوْ كَانَ فَلَانًا حَيًّا لَعَمِيهَا مِنَ الرِّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَى فَقَالَ نَعَمْ الرِّضَاعَةُ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ

(۱۷۱۴) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُزَوِّجُ ابْنَةَ حَمْزَةَ قَالَ إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ -

(۱۷۱۵) عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْكِحْ أُخْتِي بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ فَقَالَ أَوْ تُحِبِّينَ ذَلِكَ فَقُلْتُ نَعَمْ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَأُحِبُّ مَنْ شَارَكَنِي فِي خَيْرٍ أُخْتِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ ذَلِكَ لَا يَحِلُّ لِي قُلْتُ فَإِنَّا نَحَدِّثُ أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ بِنْتُ أُمِّ سَلَمَةَ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ لَوْ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَبِّيبَتِي فِي حَجَرِي مَا حَلَّتْ لِي أَنَّهَا لَا بِنْتُ أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ أَرْضَعْتَنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثَوْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنِ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ -

باب ۱۲۳۲. مَنْ قَالَ لَا رِضَاعَ بَعْدَ حَوْلَيْنِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرِّضَاعَةَ وَمَا يُحَرِّمُ مِنْ قَلِيلِ الرِّضَاعِ وَكَثِيرِهِ

(۱۷۱۶) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا) أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ فَكَانَتْ تَغَيَّرُ وَجْهَهُ، كَأَنَّهُ كَرِهَ ذَلِكَ فَقَالَتْ إِنَّهُ أَخِي قَالَ انْظُرْنَ مَنْ إِخْوَانُكُنَّ فَإِنَّمَا الرِّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ -



کہ رضاعت اس وقت ثابت ہوتی ہے جب دودھ ہی غذا ہو۔

باب ۱۲۳۳۔ پھوپھی کے نکاح میں ہوتے

ہوئے کسی عورت سے نکاح نہیں کیا جاسکتا۔

۱۷۱۸۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی ایسی عورت سے نکاح کرنے سے منع کیا تھا جس کی پوپھی یا خالہ اس کے نکاح میں ہو۔

باب ۱۲۳۴۔ نکاح شغار۔

۱۷۱۹۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ”نکاح شغار سے منع فرمایا ہے۔ شغار یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی لڑکی کا نکاح اس شرط کے ساتھ کرے کہ دوسرا شخص اس سے اپنی لڑکی کا نکاح کر دے گا اور دونوں کے درمیان مہر کا بھی کوئی معاملہ نہ ہو۔

باب ۱۲۳۵۔ آخر میں رسول اللہ ﷺ نے نکاح متعہ سے منع کر دیا تھا ۱۷۲۰۔ حضرت جابر بن عبد اللہ اور سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم ایک لشکر میں تھے۔ پھر رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تمہیں متعہ کرنے کی اجازت دی گئی ہے اس لئے تم نکاح متعہ کر سکتے ہو۔

باب ۱۲۳۶۔ عورت کا اپنے آپ کو کسی صالح مرد کے لئے پیش کرنا ۱۷۲۱۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک خاتون نے اپنے آپ کو نبی کریم ﷺ کے لئے پیش کیا۔ پھر ایک صاحب نے آنحضور ﷺ سے کہا کہ یا رسول اللہ! ان کا نکاح مجھ سے کر دیجئے، آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا تمہارے پاس (مہر کے لئے) کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میرے پاس تو کچھ بھی نہیں! آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ اور تلاش کرو، خواہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہی مل جائے۔ وہ گئے اور واپس آ گئے۔ اور عرض کی اللہ گواہ ہے میں نے کوئی چیز نہیں پائی مجھے لوہے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں ملی۔ البتہ یہ میرا تہبند میرے پاس ہے اس کا آدھا انہیں دے دیجئے۔ سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان کے پاس چادر بھی (کرتے کی جگہ اوڑھنے کے لئے) نہیں تھی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ یہ تمہارے اس تہبند کا کیا کرے گی، اگر یہ اسے پہن لے گی تو تمہارے لئے اس میں سے کچھ باقی نہیں بچے گا اور اگر تم پہنو گے تو اس کے لئے کچھ نہیں رہے گا پھر وہ صاحب بیٹھ گئے، دیر تک بیٹھے رہنے کے بعد اٹھے (اور جانے)

باب ۱۲۳۳۔ لَا تُنْكَحُ

الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا

(۱۷۱۸) عَنْ جَابِرٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا أَوْ خَالَتِهَا۔

باب ۱۲۳۴۔ الشِّغَارُ

(۱۷۱۹) عَنِ ابْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُزَوِّجَهُ الْآخَرُ ابْنَتَهُ، لَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ۔

باب ۱۲۳۵۔ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ آخِرًا (۱۷۲۰) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَسَلْمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَا كُنَّا فِي جَيْشٍ فَاتَانَا رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَكُمْ أَنْ تَسْتَمْتِعُوا فَاسْتَمْتِعُوا۔

باب ۱۲۳۶۔ عَرَضَ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا عَلَى الرَّجُلِ الصَّالِحِ (۱۷۲۱) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ زَوِّجْنِيهَا فَقَالَ مَا عِنْدَكَ قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ قَالَ اذْهَبْ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ وَلَكِنْ هَذَا إِزَارِي وَلَهَا نِصْفُهُ قَالَ سَهْلٌ وَمَالُهُ رِذَاءٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ إِنْ لَبِستَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ لَبِستَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى إِذَا طَالَ مَجْلِسُهُ قَامَ فَرَأَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُ أَوْدَعِي لَهُ فَقَالَ لَهُ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ فَقَالَ مَعِيَ سُورَةٌ كَذَا وَسُورَةٌ كَذَا لِسُورٍ يُعَدِّدُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَلَكُنَا كَهَا



بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ۔

لگے) تو آنحضور نے انہیں دیکھا اور بلایا، یا انہیں بلایا گیا (راوی کو ان الفاظ میں شک تھا) پھر آپ نے ان سے پوچھا کہ تمہارے پاس قرآن کتنا محفوظ ہے انہوں نے عرض کی کہ مجھے فلاں فلاں سورتیں یاد ہیں۔ چند سورتیں انہوں نے گنوانیں، آنحضور نے فرمایا کہ ہم نے تمہارے نکاح میں انہیں اس قرآن کی وجہ سے دیا جو تمہیں یاد ہے۔

باب ۱۲۳۷۔ شادی سے پہلے عورت کو دیکھنا

۱۷۲۲۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک خاتون رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں آپ کی خدمت میں اپنے آپ کو بہہ کرنے آئی ہوں۔ حضور اکرم ﷺ نے ان کی طرف دیکھا اور نظر اٹھا کر دیکھا پھر نظر نیچی کر لی اور سر کو جھکا لیا۔ جب خاتون نے دیکھا کہ حضور اکرم نے ان کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں فرمایا تو بیٹھ گئیں۔ اس کے بعد آنحضور کے صحابہ میں سے ایک صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! اگر آپ کو ان کی ضرورت نہیں تو ان کا نکاح مجھ سے کر دیجئے۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ نہیں یا رسول اللہ! اللہ گواہ ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اپنے گھر جاؤ اور دیکھو شاید کوئی چیز مل جائے۔ وہ گئے اور واپس آ کر عرض کی کہ نہیں یا رسول اللہ! میں نے کوئی چیز نہیں پائی۔ تو آنحضور ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا کہ تمہارے پاس قرآن مجید کتنا ہے۔ انہوں نے عرض کی کہ فلاں فلاں سورتیں۔ انہوں نے ان سورتوں کو گنایا آنحضور ﷺ نے فرمایا کیا تم ان سورتوں کو زبانی پڑھ لیتے ہو؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ آنحضور ﷺ نے پھر فرمایا کہ جاؤ میں نے اس خاتون کو تمہارے نکاح میں اس قرآن کی وجہ سے دیا جو تمہارے پاس ہے۔

باب ۱۲۳۷۔ النَّظَرُ إِلَى الْمَرْأَةِ قَبْلَ التَّزْوِيجِ

(۱۷۲۲) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ لَا هَبَ لَكَ نَفْسِي فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ إِلَيْهَا وَصَوَّبَهُ ثُمَّ طَاطَأَ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَتْ الْمَرْأَةُ لَمْ يَقْضِ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَيْ رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَذْهَبُ إِلَى أَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا ذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ مَعِيَ سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا عَدَدُهَا قَالَ اتَّقِرُّوْهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَذْهَبُ فَقَدْ مَلَكَتْكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ۔

باب ۱۲۳۸۔ مَنْ قَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيِّ

(۱۷۲۳) عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ زَوَّجْتُ أُخْتًا لِي مِنْ رَجُلٍ فَطَلَّقَهَا حَتَّى إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا جَاءَ وَيَخْطُبُهَا فَقُلْتُ لَهُ زَوِّجْتُكَ وَفَرَشْتُكَ وَ أَكْرَمْتُكَ فَطَلَّقْتُهَا ثُمَّ جِئْتُ تَخْطُبُهَا لَا وَاللَّهِ لَا تَعُودُ إِلَيْكَ أَبَدًا وَكَانَ رَجُلٌ لَا بَأْسَ بِهِ وَكَانَتْ الْمَرْأَةُ تُرِيدُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ هَذِهِ آيَةً فَلَا

باب ۱۲۳۸۔ جن حضرات نے کہا کہ عورت کا نکاح ولی کے بغیر صحیح نہیں

۱۷۲۳۔ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہ آیت میرے ہی بارے میں نازل ہوئی تھی۔ میں نے اپنی ایک بہن کا نکاح ایک شخص سے کر دیا تھا۔ اس نے اسے طلاق دے دی۔ لیکن جب عدت پوری ہوئی تو وہ شخص میری بہن سے پھر نکاح کا پیغام لے کر آیا۔ میں نے اس سے کہا کہ میں نے تم سے (اپنی بہن کا) نکاح کیا، اسے تمہاری بیوی بنایا اور تمہیں عزت دی۔ لیکن تم نے اسے طلاق دے دی اور اب پھر تم



تَعْضُلُوهُنَّ فَقُلْتُ أَلَا أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَزَوِّجْهَا إِيَّاهُ۔

اس سے نکاح کا پیغام لے کر آئے ہو۔ ہرگز نہیں خدا کی قسم! اب میں تمہیں کبھی اسے نہیں دوں گا۔ وہ شخص بذات خود بھی مناسب تھا اور عورت بھی اس کے یہاں واپس جانا چاہتی تھی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ ”تم عورتوں کو روکو مت“ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اب میں کر دوں گا۔ پھر انہوں نے اپنی بہن کی شادی اس شخص سے کر دی۔

باب ۱۲۳۹۔ باپ یا کوئی دوسرا شخص کنواری یا

بیابہ عورت کا نکاح اس کی مرضی کے بغیر نہ کرے۔

۱۷۲۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ غیر کنواری عورت کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس کی اجازت نہ لی جائے اور کنواری عورت کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس کی اجازت نہ مل جائے۔ صحابہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کنواری عورت کی اجازت کی کیا صورت ہوگی؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا اس کی صورت یہ ہے کہ وہ خاموش رہ جائے (جب بھی اس کی اجازت سمجھی جائے گی۔)

۱۷۲۵۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ! کنواری لڑکی (کہتے ہوئے) شرماتی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس کے خاموش ہو جانے سے اس کی رضا مندی سمجھی جاسکتی ہے۔

باب ۱۲۴۰۔ کسی نے اپنی بیٹی کا نکاح جبراً کر دیا تو اس کا نکاح ناجائز ہے ۱۷۲۶۔ حضرت خنساء بنت خدام انصاریہ نے فرمایا کہ انکے والد نے ان کا نکاح کر دیا تھا وہ شبہ تھیں، انہیں یہ نکاح منظور نہیں تھا اسلئے رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آنحضور ﷺ نے اس نکاح کو ناجائز قرار دیا۔

باب ۱۲۴۱۔ اپنے کسی بھائی کے پیغام نکاح پہنچ جانے

کے بعد کسی کو پیغام نہ بھیجنا چاہئے یہاں تک کہ وہ اس

عورت سے نکاح کرے یا اپنا ارادہ بدل دے

۱۷۲۷۔ حضرت ابن عمر بیان کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے اس سے منع کیا ہے کہ ہم کسی کے بھاء پر بھاء لگائیں اور کسی شخص کو اپنے کسی (دینی) بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نہیں بھیجنا چاہئے یہاں تک کہ پیغام نکاح بھیجنے والا پہلے ارادہ بدل دے یا اسے پیغام بھیجنے کی اجازت دے دے۔

باب ۱۲۴۲۔ وہ شرطیں جو نکاح میں جائز نہیں

۱۷۲۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

باب ۱۲۳۹۔ لَا يَنْكِحُ الْآبُ

وغيره البكر والثيب الا برضاها

(۱۷۲۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْآيِمُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ أَنْ تَسْكُتَ

(۱۷۲۵) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْبِكْرَ تَسْتَحْيِي قَالَ رَضَاهَا صَمْتُهَا۔

باب ۱۲۴۰۔ إِذَا زَوَّجَ ابْنَتَهُ وَهِيَ كَارِهَةٌ فَنِكَاحُهُ مَرْدُودٌ (۱۷۲۶) عَنْ خُنَسَاءَ بِنْتِ خَدَّامٍ الْأَنْصَارِيَّةِ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا) أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذَلِكَ فَآتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَردَّ نِكَاحَهُ۔

باب ۱۲۴۱۔ لَا يَخْطُبُ

عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَدَعَ

(۱۷۲۷) عَنْ ابْنِ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبْعَ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَتْرَكَ الْخَاطِبُ قَبْلَهُ أَوْ يَأْذَنَ لَهُ الْخَاطِبُ

باب ۱۲۴۲۔ الشُّرُوطُ الَّتِي لَا تَحِلُّ فِي النِّكَاحِ

(۱۷۲۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ



صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تَسْأَلُ طَلَاقَ  
أُخْتِهَا لِتُسْتَفْرِغَ صُحْفَتَهَا فَإِنَّمَا لَهَا مَا قَدَّرَ لَهَا

نے فرمایا کسی عورت کے لئے جائز نہیں کہ اپنی کسی بہن کی طلاق کا مطالبہ  
اس لئے کرے تاکہ اس کی جگہ اپنے لئے خالی کرے کیونکہ اسے وہی ملے  
گا جو اس کے مقدر میں ہوگا۔

### باب ۱۲۴۳. النِّسْوَةُ اللَّائِي

يُهْدَيْنَ الْمَرْأَةُ إِلَى زَوْجِهَا.

(۱۷۲۹) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا) أَنَّهَا زَفَّتْ  
امْرَأَةً إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهُوَ فَإِنَّ الْأَنْصَارَ  
يُعْجِبُهُمُ اللَّهُ.

باب ۱۲۴۳۔ وہ عورتیں جو دلہن کا بناؤ  
سنگار کر کے شوہر کے پاس پہنچاتی ہیں۔

۱۷۲۹۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ انہوں نے ایک (یتیم)  
لڑکی کی شادی ایک انصاری صحابی سے کی تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا  
عائشہ! تمہارے پاس لہو (دف بجانے والا) نہیں تھا، انصار دف کو پسند  
کرتے ہیں۔

### باب ۱۲۴۴. مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا آتَى أَهْلَهُ.

(۱۷۳۰) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ قَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ يَقُولُ  
حِينَ يَأْتِي أَهْلَهُ بِاسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنِي الشَّيْطَانَ  
وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا ثُمَّ قُدِّرَ بَيْنَهُمَا فِي ذَلِكَ  
أَوْقُضِي وَلَدًا لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا.

باب ۱۲۴۴۔ جب میاں اپنی بیوی کے پاس آئے تو کیا پڑھے۔  
۱۷۳۰۔ حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر  
کوئی اپنی بیوی کے پاس آئے تو بسم اللہ پڑھے اور یہ دعا کہے۔ اللھم  
جنبنی الشیطان الخ (اے اللہ! مجھے شیطان سے دور رکھ اور جو اولاد تو  
ہم کو عطا کرے اس کو شیطان سے دور رکھ) تو ان کے یہاں جو بچہ پیدا  
ہوگا اسے شیطان نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

### باب ۱۲۴۵. الْوَلِيمَةُ وَلَوْ بِشَاةٍ

(۱۷۳۱) عَنْ أَنَسٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ مَا أَوْلَمَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَيْءٍ مِّنْ نِّسَائِهِ مَا  
أَوْلَمَ عَلَى زَيْنَبَ أَوْ لَمْ بِشَاةٍ.

باب ۱۲۴۵۔ ولیمہ کریں اگرچہ ایک ہی بکری ہو  
۱۷۳۱۔ حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت زینبؓ کے  
برابر کسی بیوی کا ولیمہ نہیں کھلایا کیونکہ ایک بکری کا ولیمہ تھا۔

### باب ۱۲۴۶. مَنْ أَوْلَمَ بِأَقْلٍ مِنْ شَاةٍ

(۱۷۳۲) عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا)  
قَالَتْ أَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعْضِ  
نِسَائِهِ بِمُدَّيْنٍ مِنْ شَعِيرٍ.

باب ۱۲۴۶۔ ایک بکری سے کم ولیمہ کرنا  
۱۷۳۲۔ حضرت صفیہ بنت شیبہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بعض  
بیویوں کا ولیمہ چار سیر جوہی میں کر دیا تھا۔

### باب ۱۲۴۷. حَقُّ إِجَابَةِ الْوَلِيمَةِ

وَالدَّعْوَةُ وَمَنْ أَوْلَمَ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَنَحْوَهُ  
(۱۷۳۳) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ  
أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيَأْتِهَا.

باب ۱۲۴۷۔ دعوت ولیمہ قبول کرنا اور اگر سات  
دن تک کوئی ولیمہ وغیرہ کھلائے (تو جائز ہے)  
۱۷۳۳۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور ﷺ  
نے ارشاد فرمایا کہ اگر تمہیں کوئی دعوت ولیمہ کے لئے بلائے تو ضرور جاؤ۔

### باب ۱۲۴۸. الْوَصَاةُ بِالنِّسَاءِ

(۱۷۳۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ

باب ۱۲۴۸۔ عورتوں کے بارے میں وصیت  
۱۷۳۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے



فرمایا جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو وہ پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور میں تمہیں عورتوں کے بارے میں بھلائی کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ پسلی سے پیدا کی گئی ہیں اور پسلی میں بھی سب سے زیادہ ٹیڑھا اس کے اوپر کا حصہ ہے اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو اسے توڑ ڈالو گے اور اگر اسے چھوڑ دو گے تو وہ ٹیڑھی ہی باقی رہ جائے گی۔ اس لئے میں تمہیں عورتوں کے بارے میں اچھے معاملہ کی وصیت کرتا ہوں۔

### باب ۱۲۴۹۔ بیوی کے ساتھ حسن معاشرت

۱۷۳۵۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ گیارہ عورتیں ایک ساتھ بیٹھیں اور خوب پختہ عہد و پیمان کئے کہ اپنے اپنے شوہروں کی کوئی بات نہیں چھپائیں گی۔ سب سے پہلی عورت نے کہا کہ میرا شوہر ایک لاغراونٹ کا گوشت ہے وہ بھی پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہوا۔ نہ راستہ ہی آسان ہے کہ اس پر چڑھا جائے اور نہ گوشت ہی فربہ اور عمدہ ہے کہ اسے وہاں سے لانے کی زحمت گوارا کی جائے۔ دوسری نے کہا کہ میں اپنے شوہر کی باتیں نہ پھیلاؤں گی مجھے ڈر ہے کہ میں اسے چھوڑ نہ بیٹھوں، البتہ اگر اس کا تذکرہ کروں گی تو اس کے چھپے ہوئے عیوب سے بھی پردہ اٹھاؤں گی، تیسری نے کہا کہ میرا شوہر لمبا ترنگا ہے۔ اگر بات کروں تو طلاق ملتی ہے اور اگر خاموش رہوں تو معلق رہتی ہوں۔ چوتھی نے کہا کہ میرا شوہر تہامہ کی رات کی طرح (معتدل) ہے نہ زیادہ گرم نہ بہت ٹھنڈا۔ نہ اس سے خوف ہے نہ اکتاہٹ۔ پانچویں نے کہا کہ میرا شوہر ایسا ہے کہ جب گھر میں آتا ہے تو چیتا ہے اور جب بار نکلتا ہے تو شیر ہے۔ اور جو کچھ گھر میں ہوتا ہے اس کی کوئی باز پرس نہیں کرتا۔ چھٹی نے کہا کہ میرا شوہر جب کھانے پر آتا ہے تو سب کچھ چٹ کر جاتا ہے اور جب پینے پر آتا ہے تو ایک بوند بھی نہیں چھوڑتا اور جب لیٹتا ہے تو تنہا ہی کپڑا اپنے اوپر لپیٹ لیتا ہے، ادھر ہاتھ بھی نہیں بڑھاتا کہ دکھ درد معلوم کرے۔ ساتویں نے کہا کہ میرا شوہر گمراہ ہے یا عاجز، سینہ سے دبانے والا، تمام دنیا کے عیوب اس میں موجود ہیں، سر پھوڑ دے یا زخمی کر دے یا دونوں ہی کر گزرے۔ آٹھویں نے کہا کہ میرا شوہر ہے کہ اس کا چھوٹا خرگوش کے چھونے کی طرح (نرم) ہے اور اس کی خوشبو زرب (ایک گھاس) کی خوشبو کی طرح ہے۔ نویں نے کہا کہ میرا شوہر اونچے ستونوں والا۔ لمبی نیام والا، بہت زیادہ دینے والا (سخی) ہے اس کا گھر دارالمشورہ کے قریب ہے۔ دسویں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ  
الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِي جَارَهُ، وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا  
فَإِنَّهُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ وَإِنْ أَعْوَجَ شَيْءٌ فِي الضِّلَعِ  
أَعْلَاهُ فَإِنْ ذَهَبَتْ تُقِيمُهُ، كَسَرْتَهُ، وَإِنْ تَرَكْتَهُ، لَمْ يَزَلْ  
أَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا۔

### باب ۱۲۴۹۔ حُسْنِ الْمُعَاشَرَةِ مَعَ الْأَهْلِ

(۱۷۳۵) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا) قَالَتْ جَلَسَ  
إِحْدَى عَشْرَةَ امْرَأَةً فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاقِدْنَ أَنْ لَا يَكْتُمَنَّ  
مِنْ أَخْبَارِ أزْوَاجِهِنَّ شَيْئًا قَالَتِ الْأُولَى زَوْجِي لَحْمٌ  
جَمَلٍ غَثٌّ عَلَى رَأْسِ جَبَلٍ لَا سَهْلَ فَيُرْتَقَى وَلَا  
سَمِينٌ فَيَنْتَقِلُ قَالَتِ الثَّانِيَةُ زَوْجِي لَا أَبْتُ خَبْرَهُ إِنِّي  
أَخَافُ إِلَّا أَذْرَهُ، إِنْ أَذْكُرُهُ أَذْكُرْ عُجْرَهُ، وَبُجْرَهُ، قَالَتِ  
الثَّالِثَةُ زَوْجِي الْعَشَنَّقُ إِنْ أَنْطَقُ أَطْلُقُ وَإِنْ أَسْكُتُ  
أَعْلَقُ قَالَتِ الرَّابِعَةُ زَوْجِي كَلِيلُ تِهَامَةٍ لَا حَرٌّ وَلَا  
قَرٌّ وَلَا مَخَافَةٌ وَلَا سَامَةٌ قَالَتِ الْخَامِسَةُ زَوْجِي إِنْ  
دَخَلَ فَهَدْ وَإِنْ خَرَجَ أَسَدٌ وَلَا يَسْأَلُ عَمَّا عَهْدَ قَالَتِ  
السَّادِسَةُ زَوْجِي إِنْ أَكَلَ لَفٌّ وَإِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ وَإِنْ  
اضْطَجَعَ التَّفَّ وَلَا يُوَلِّجُ الْكَفَّ لِيَعْلَمَ الْبْتُ قَالَتِ  
السَّابِعَةُ زَوْجِي غَبَايَاءُ أَوْ عِبَايَاءُ طَبَاقَاءُ كُلُّ دَاءٍ لَهُ  
دَاءٌ شَجَّكَ أَوْ فَلَّكَ أَوْ جَمَعَ كُلًّا لَكَ قَالَتِ الثَّامِنَةُ  
زَوْجِي الْمَسُّ مَسُّ الْأَرْنَبِ وَالرَّيْحُ رِيحُ زَرْبٍ قَالَتِ  
التَّاسِعَةُ زَوْجِي رَفِيعُ الْعِمَادِ طَوِيلُ النِّجَادِ عَظِيمُ  
الرَّمَادِ قَرِيبُ الْبَيْتِ مِنَ النَّادِ قَالَتِ الْعَاشِرَةُ زَوْجِي  
مَالِكٌ وَمَا مَالِكٌ مَالِكٌ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ لَهُ، إِبِلٌ كَثِيرَاتُ  
الْمَبَارِكِ قَلِيلَاتُ الْمَسَارِحِ وَإِذَا سَمِعْتَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ  
أَيَقَنَّ أَنَّهُنَّ هَوَالِكُ قَالَتِ الْحَادِيَةُ عَشْرَةَ زَوْجِي  
أَبُوزَرٍّ فَمَا أَبُوزَرٌّ أَنَسَ مِنْ حُلِيِّ أُنْثَى وَمَلَا مِنْ  
شَحْمِ عَضْدَى وَبَجَحْنِي فَبَحَجْتُ إِلَى نَفْسِي  
وَجَدَنِي فِي أَهْلِ غَنِيمَةٍ بِشَقٍّ فَجَعَلَنِي فِي أَهْلِ صَهِيلٍ



وَاطْطِطْ وَدَائِسَ وَ مُنَقَّ فَعِنْدَهُ اَقُولُ فَلَا اُقْبَحُ وَ اَرْقُدُ  
فَاتَصَبَّحْ وَ اَشْرَبْ فَاتَقَنَّحْ اُمُّ اَبِي زُرْعٍ فَمَا اُمُّ اَبِي زُرْعٍ  
عَلُوْمُهَا رَدَاخٌ وَ بَيْتُهَا فَسَاخٌ اِبْنُ اَبِي زُرْعٍ فَمَا اِبْنُ اَبِي  
زُرْعٍ مُضْجَعُهُ كَمَسَلِ شَطْبَةٍ وَ يُشْبِعُهُ ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ  
بِنْتُ اَبِي زُرْعٍ فَمَا بِنْتُ اَبِي زُرْعٍ طَوْعُ اَبِيهَا وَ طَوْعُ  
اُمِّهَا وَ مِلْءُ كِسَائِهَا وَ غَيْظُ جَارَتِهَا جَارِيَةُ اَبِي زُرْعٍ  
فَمَا جَارِيَةُ اَبِي زُرْعٍ لَا تَبْتُ حَدِيثًا تَبْتِيًّا وَلَا تَنْقُثُ  
مِيرَتَنَا تَنْقِيًّا وَلَا تَمْلَأُ بَيْتَنَا تَعْشِيًّا قَالَتْ خَرَجَ  
اَبُو زُرْعٍ وَ الْاَوْطَابُ تُمَخَضُ فَلَقِيَ امْرَأَةً مَعَهَا وَلَدَانِ  
لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا بَرْمَانَتَيْنِ  
فَطَلَّقْنِي وَ نَكَحَهَا فَكَحَّحْتُ بَعْدَهُ رَجُلًا سَرِيًّا رَكِبَ  
شَرِيًّا وَ اخَذَ خَطِيًّا وَ اَرَاخَ عَلَيَّ نَعْمًا ثَرِيًّا وَ اَعْطَانِي  
مِنْ كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا قَالَ كَلِمِي اُمُّ زُرْعٍ وَ مِيرِي  
اَهْلِكَ قَالَتْ فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ اَعْطَانِيهِ مَا بَلَغَ  
اَصْغَرَ ابْنَةِ اَبِي زُرْعٍ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ لَكَ كَاَبِي زُرْعٍ لَا اُمُّ زُرْعٍ

نے کہا کہ میرے شوہر کا نام مالک ہے، اور تمہیں معلوم ہے مالک کون ہے، وہ ان تمام تعریفوں سے بلند و بالا ہے جو ذہن میں آسکیں، اس کے اونٹ اپنے تھان پر بہت ہوتے ہیں۔ لیکن صبح کو چراگاہ میں جانے والے کم ہیں اور جب وہ باجے کی آواز سن لیتے ہیں تو یقین کر لیتے ہیں کہ اب انہیں (مہمانوں کے لئے) ذبح کیا جائے گا۔ گیارہویں نے کہا کہ میرا شوہر ابو زرع ہے۔ اس نے میرے کانوں کو زیور سے بوجھل کر دیا ہے۔ میرے بازوؤں کو چربی سے بھر دیا۔ میرا اس قدر لاڈ کیا کہ میں خوش ہی خوش ہوں۔ مجھے اس نے چند بکریوں کے مالک گھرانہ میں ایک کونے میں پڑاپایا پھر وہ مجھے ایک ایسے گھرانہ میں لایا جو گھوڑوں اور کجاوہ کی آواز والا تھا اور جہاں کٹی ہوئی کھیتی کو گاہنے والے اور اناج کو صاف کرنے والے (سب ہی موجود تھے) اس کے یہاں میں بولتی تو اس میں کوئی نکاوت والا نہیں تھا، اور سوتی تو صبح کر دیتی، پانی پیتی تو نہایت اطمینان سے پیتی اور ابو زرع کی ماں، تو میں اس کی کیا خوبیاں بیان کروں، اس کا توشہ خانہ بھر رہا تھا اور اس کا گھر خوب کشادہ تھا، اور ابو زرع کا بیٹا، میں آپ کے اوصاف کیا بیان کروں، اس کے سونے کی جگہ کھجور کی ہری شاخ سے دو شاخہ نکلنے کی جگہ جیسی تھی (یعنی چھری سے جسم کا تھا) اور بکری کے

چار ماہ کے بچہ کا دودھ اس کا پیٹ بھر دیتا تھا (کہ اس کی خوراک بہت ہی کم تھی) اور ابو زرع کی بیٹی، تو اس کی خوبیاں کیا گناؤں، اپنے باپ کی بڑی ہی فرمانبردار (اتنی فریب موٹی کہ) چادر اس کے جسم سے بھر جاتی، اپنی سوکن کے لئے حسد و غصہ کا باعث۔ اور ابو زرع کی کنیر، تو وہ بھی خوبیوں کی مالک تھی۔ ہماری باتوں کو پھیلاتی نہیں تھی۔ رکھی ہوئی چیزوں میں سے کچھ نہیں نکالتی تھی اور نہ ہمارا گھر گھاس پھوس سے بھرتی تھی، اس نے بیان کیا کہ ابو زرع ایک دن ایسے وقت باہر نکلا جب دودھ کے برتن بلوئے جارہے تھے۔ باہر اس نے ایک عورت کو دیکھا اس کے ساتھ دو بچے تھے جو اس کی کوکھ کے نیچے دو اناروں سے کھیل رہے تھے۔ چنانچہ اس نے مجھے طلاق دے دی اور اس سے نکاح کر لیا۔ پھر میں نے اس کے بعد ایک شریف سے نکاح کیا جو تیز گھوڑوں پر سوار ہوتا تھا اور ہاتھ میں خطی نیزہ رکھتا تھا۔ وہ میرے لئے بہت سے مویشی لایا اور ہر ایک میں سے ایک ایک جوڑا لیا اور کہا کہ ام زرع خود بھی اس میں سے کھاؤ اور اپنے عزیز و اقارب کو بھی دو۔ اس نے کہا کہ جو کچھ اس نے مجھے دیا تھا اگر میں سب جمع کر دوں تو بھی ابو زرع کے سب سے چھوٹے برتن کے برابر کا نہیں ہو سکتا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہارے لئے ایسا ہوں جیسے ام زرع کے لئے ابو زرع تھا۔

باب ۱۲۵۰. صَوْمُ الْمَرْأَةِ بِاِذْنِ زَوْجِهَا تَطَوُّعًا

(۱۷۳۶) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ اَنْ تَصُومَ وَ زَوْجُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهِ وَلَا تَاْذُنُ فِی بَيْتِهِ اِلَّا بِاِذْنِهِ وَمَا اَنْفَقَتْ مِنْ نَفَقَةٍ عَنْ غَيْرِ اَمْرِهٖ فَاِنَّهٗ یُوَدِّی

باب ۱۲۵۰۔ شوہر کی اجازت سے عورت کا نفلی روزہ رکھنا

۱۷۳۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت کے لئے جائز نہیں کہ اپنے شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ رکھے اور عورت کسی کو اس کے گھر میں اس کی مرضی کے بغیر آنے کی اجازت نہ دے اور عورت جو کچھ بھی اپنے شوہر



کے مال میں سے اس کی صریح اجازت کے بغیر (حسب دستور اور سلیقہ سے) خرچ کرے گی تو اسے بھی اس کا آدھا ثواب ملے گا۔

فائدہ:- شریعت نے ہر معاملہ میں الگ الگ اجازت ضروری نہیں قرار دی ہے۔ بلکہ عام اجازت کافی ہے۔ صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ حدیث گزر چکی ہے کہ اگر عورت اپنے شوہر کے مال میں سے حسب دستور خرچ کرتی ہے تو اسے اس کے خرچ کرنے کا ثواب ملے گا اور اس کے شوہر کو اس کا ثواب ملے گا کہ وہ کما کے لایا تھا، اس حدیث میں بھی آخری ٹکڑے سے یہی مراد ہے۔

## باب ۱۲۵۱. الْقُرْعَةُ بَيْنَ

النِّسَاءِ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا

باب ۱۲۵۱۔ سفر کے ارادہ کے وقت اپنی کئی

بیویوں میں سے انتخاب کے لئے قرعہ اندازی

۱۷۳۷) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا) أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَطَارَتِ الْقُرْعَةُ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ بِاللَّيْلِ سَارِمَعَ عَائِشَةَ يَتَحَدَّثُ فَقَالَتْ حَفْصَةُ أَلَا تَرَ كَبِيرَيْنِ بَعِيرَيْنِ وَأَرْكَبُ بَعِيرَكَ تَنْظُرَيْنِ وَأَنْظُرُ فَقَالَتْ بَلَى فَرَكِبْتُ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ جَمَلٌ عَائِشَةَ وَعَلَيْهِ حَفْصَةُ فَسَلَّمَ عَلَيْهَا ثُمَّ سَارَ حَتَّى نَزَلُوا وَافْتَقَدَتْهُ عَائِشَةُ فَلَمَّا نَزَلُوا جَعَلَتْ رَجُلَيْهَا بَيْنَ الْأُذْخَرِ وَتَقُولُ يَا رَبِّ سَلِّطْ عَلَيَّ عَقْرَبًا أَوْ حَيَّةً تُلْدُ غُنًى وَلَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقُولَ لَهُ شَيْئًا۔

۱۷۳۷۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ جب سفر کا ارادہ کرتے تو اپنی ازواج کے لئے قرعہ ڈالتے، ایک مرتبہ قرعہ عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما کے نام کا نکلا۔ حضور اکرم رات کے وقت معمولاً چلتے وقت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ باتیں کرتے ہوئے چلتے ایک مرتبہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا کہ آج رات کیوں نہ تم میرے اونٹ پر سوار ہو جاؤ۔ اور میں تمہارے اونٹ پر۔ تاکہ تم بھی نئے مناظر دیکھ سکو اور میں بھی۔ انہوں نے یہ تجویز قبول کر لی۔ اور (ہر ایک دوسرے کے اونٹ پر) سوار ہو گئیں۔ اس کے بعد حضور اکرم ﷺ عائشہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ کے پاس تشریف لائے۔ اس وقت اس پر حفصہ رضی اللہ عنہا بیٹھی ہوئی تھیں۔ آنحضور ﷺ نے انہیں سلام کیا۔ پھر چلتے رہے۔ جب پڑاؤ ہوا تو حضور اکرم ﷺ کو معلوم ہوا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس میں نہیں ہیں (اس غلطی پر عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس درجہ رنج ہوا کہ) جب لوگ سواریوں سے اتر گئے تو ام المؤمنین نے اپنے پاؤں اذخر گھاس میں (جس میں زہریلے کیڑے بکثرت رہتے تھے) ڈال لئے اور دعا کرنے لگیں کہ اے میرے رب! مجھ پر کوئی بچھو یا سانپ مسلط کر دے جو مجھے ڈس لے۔ مجھ میں اتنی ہمت نہیں کہ آنحضور سے (اپنی غلطی کی معذرت خواہی کے لئے) کچھ کہہ سکوں۔

## باب ۱۲۵۲. إِذَا تَزَوَّجَ الْبُكَرُ

عَلَى الشَّيْبِ وَإِذَا تَزَوَّجَ الشَّيْبُ عَلَى الْبُكَرِ

باب ۱۲۵۲۔ شادی شدہ عورت کے بعد کسی کنواری عورت

سے شادی کرنا، کنواری کے بعد کسی شادی شدہ عورت سے شادی کرنا

۱۷۳۸) عَنْ أَنَسٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ مِنَ السُّنَّةِ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبُكَرَ عَلَى الشَّيْبِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَ قَسَمَ وَإِذَا تَزَوَّجَ الشَّيْبُ عَلَى الْبُكَرِ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَسَمَ قَالَ أَبُو قَلَابَةَ وَلَوْ شِئْتُ لَقُلْتُ إِنَّ أَنْسًا رَفَعَهُ

۱۷۳۸۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ دستور یہ ہے کہ جب کوئی شخص پہلے سے شادی شدہ بیوی کی موجودگی میں کسی کنواری عورت سے شادی کرے تو اس کے ساتھ سات دن تک قیام کرے اور پھر باری مقرر کرے۔ ابو قلابہ نے بیان کیا کہ اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ



إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

باب ۱۲۵۳ . الْمُتَشَبِعُ بِمَا لَمْ  
يَنْلُ وَمَا يُنْهَى مِنْ إِفْتِخَارِ الضَّرَّةِ

(۱۷۳۹) عَنْ أَسْمَاءَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا) أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي ضَرَّةً فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ إِنْ تَشَبَّعْتُ  
مِنْ زَوْجِي غَيْرَ الَّذِي يُعْطِينِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَا بِسِ ثَوْبِي  
زُورٌ -

(۱۷۴۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللَّهِ  
أَنْ يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ اللَّهُ

(۱۷۴۱) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا)  
قَالَتْ تَزَوَّجَنِي الزُّبَيْرُ وَمَالَهُ فِي الْأَرْضِ مِنْ مَالٍ وَلَا  
مَمْلُوكٍ وَلَا شَيْءٍ غَيْرِ نَاضِحٍ وَغَيْرِ فَرَسِهِ فَكُنْتُ أَعْلِفُ  
فَرَسَهُ وَأَسْتَقِي الْمَاءَ وَأَخْرِزُ غَرَبَهُ وَأَعْمِجَنُ وَلَمْ أَكُنْ  
أَحْسِنُ أَخْبِرُ وَكَانَ يَخْبِرُ جَارَاتِ لِي مِنَ الْأَنْصَارِ  
وَكَنْتُ نِسْوَةً صَدُوقٍ وَكُنْتُ أَنْقُلُ النَّوَى مِنْ أَرْضِ  
الزُّبَيْرِ الَّتِي أَقْطَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَى رَأْسِي وَهِيَ مِنْ بَنِي ثُلَثَى فَرَسَخٍ فَجِئْتُ يَوْمًا  
وَالنَّوَى عَلَى رَأْسِي فَلَقِيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَدَعَانِي ثُمَّ قَالَ إِيَّاكَ  
لِيَحْمِلَنِي خَلْفَهُ فَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسِيرَ مَعَ الرِّجَالِ  
وَذَكَرْتُ الزُّبَيْرَ وَغَيْرَتَهُ وَكَانَ أَغْيَرَ النَّاسِ فَعَرَفَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي قَدْ اسْتَحْيَيْتُ  
فَمَضَى وَجِئْتُ الزُّبَيْرَ فَقُلْتُ لَقِينِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى رَأْسِي النَّوَى وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنَ  
أَصْحَابِهِ فَأَنَاخَ لَأَرْكَبَ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ وَعَرَفْتُ  
غَيْرَتَكَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَحَمْلُكَ النَّوَى أَشَدُّ عَلَيَّ مِنْ

انس رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے بیان کی۔

باب ۱۲۵۳۔ جو چیز حاصل نہ ہو اس پر فکر کرنا سوکن کے سامنے  
اپنے ساتھ شوہر کے تعلق کو بڑھا چڑھا بیان کرنے کی ممانعت

۱۷۳۹۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ایک خاتون نے عرض کی یا  
رسول اللہ! میری ایک سوکن ہے۔ اگر اپنے شوہر کی طرف سے ان چیزوں  
کے حاصل ہونے کی بھی داستانیں اسے سناؤں جو حقیقت میں میرا شوہر  
مجھے نہیں دیتا تو کیا اس میں کوئی حرج ہے؟ آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا  
کہ جو چیز حاصل نہ ہو اس پر فخر کرنے والا اس شخص جیسا ہے جو جھوٹ کا  
دہرا کپڑا پہنے ہوئے ہے (یعنی سر سے پاؤں تک جھوٹا ہے۔)

۱۷۴۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے  
فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو غیرت آتی ہے۔ اور اللہ کو غیرت اس وقت آتی ہے  
جب بندہ مؤمن وہ کام کرتا ہے جسے اللہ نے حرام کیا ہے۔

۱۷۴۱۔ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ زبیر رضی اللہ  
عنہ نے مجھ سے شادی کی تو ان کے پاس ایک اونٹ اور ان کے گھوڑے  
کے سوار روئے زمین پر کوئی مال، کوئی غلام، کوئی چیز نہیں تھی۔ میں ہی ان کا  
گھوڑا چراتی۔ پانی پلاتی، ان کا ڈول سیتی، اور آٹا گوندھتی۔ میں اچھی  
طرح روٹی نہیں پکا سکتی تھی، انصار کی کچھ لڑکیاں میری روٹی پکا جاتی تھیں،  
یہ بڑی سچی اور با وفا عورتیں تھیں، زبیر رضی اللہ عنہ کی وہ زمین جو رسول اللہ  
ﷺ نے انہیں دی تھی، اس سے میں اپنے سر پر کھجور کی گٹھلیاں گھر لایا کرتی  
تھی۔ یہ زمین میرے گھر سے تہائی فرسخ دور تھی۔ ایک روز میں آ رہی تھی  
اور گٹھلیاں میرے سر پر تھیں کہ راستے میں رسول اللہ ﷺ سے میری  
ملاقات ہو گئی۔ آنحضور ﷺ کے ساتھ قبیلہ انصار کے کئی افراد تھے۔  
آنحضور ﷺ نے مجھے بلایا پھر (اپنے اونٹ کو بٹھانے کے لئے) کہا اِخْ  
اِخْ! آنحضور ﷺ چاہتے تھے کہ مجھے اپنی سواری پر اپنے پیچھے سوار کر لیں  
لیکن مجھے مردوں کے ساتھ چلنے میں شرم آئی اور زبیر رضی اللہ عنہ کی  
غیرت کا بھی خیال آیا۔ زبیر رضی اللہ عنہ بڑے ہی با غیرت تھے۔ حضور  
اکرم ﷺ بھی سمجھ گئے کہ میں شرم محسوس کر رہی ہوں اس لئے آپ آگے  
بڑھ گئے۔ پھر میں زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور ان سے واقعہ کا ذکر  
کیا کہ آنحضور ﷺ سے میری ملاقات ہو گئی تھی۔ میرے سر پر گٹھلیاں



رَّكُوبِكَ مَعَهُ، قَالَتْ حَتَّى أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَ ذَلِكَ بِخَادِمٍ تَكْفِينِي سِيَاسَةَ الْفَرَسِ فَكَأَنَّمَا أَعْتَقَنِي۔

تھیں اور آنحضور ﷺ کے ساتھ آپ کے چند صحابہ بھی تھے۔ آنحضور ﷺ نے اپنا اونٹ مجھے بٹھانے کے لئے بٹھایا لیکن مجھے اس سے شرم آئی اور تمہاری غیرت کا بھی خیال آیا اس پر زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بخدا حضور اکرم ﷺ کا تمہارے سر پر گٹھلیوں کا بوجھ دیکھنا آنحضور ﷺ کے ساتھ تمہارے سوار ہونے سے زیادہ مجھ پر گراں ہے۔ بیان کیا کہ آخر اس کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایک خادم بھیج دیا جس نے گھوڑے کی رکھوالی (وغیرہ) سے مجھے چھٹکارا دیا جیسے انہوں نے مجھے آزاد کر دیا۔

### باب ۱۲۵۴۔ غَيْرَةُ النِّسَاءِ وَوَجْدُ هُنَّ

### باب ۱۲۵۴۔ عورتوں کی غیرت اور ان کی ناراضگی

(۱۷۴۲) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا) قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا أَعْلَمُ إِذَا كُنْتُ عَنِّي رَاضِيَةً وَإِذَا كُنْتُ عَلَى غَضَبِي قَالَتْ فَقُلْتُ مَنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذَلِكَ فَقَالَ أَمَّا إِذَا كُنْتُ عَنِّي رَاضِيَةً فَإِنَّكَ تَقُولِينَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَإِذَا كُنْتُ غَضَبِي قُلْتُ لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ قَالَتْ قُلْتُ أَجَلُ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْمَكَ۔

۱۷۴۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا۔ میں خوب پہنچانتا ہوں کہ کب تم مجھ سے خوش ہو اور کب تم مجھ پر ناراض ہو۔ بیان کیا کہ اس پر میں نے عرض کی۔ آنحضور ﷺ یہ بات کس طرح سمجھتے ہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا جب تم مجھ سے خوش ہوتی ہو تو کہتی ہو، نہیں محمد ﷺ کے رب کی قسم! اور جب تم مجھ سے ناراض ہوتی ہو تو کہتی ہو، نہیں ابراہیم کے رب کی قسم! بیان کیا کہ میں نے عرض کی ہاں خدا گواہ ہے۔ یا رسول اللہ! میں صرف آپ کے نام کا ذکر ہی چھوڑتی ہوں (قلبی تعلق اس وقت بھی باقی رہتا ہے۔)

### باب ۱۲۵۵۔ لَا يَخْلُونَ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا ذُو مُحْرَمٍ وَالذُّخُولُ عَلَى الْمُغَيَّبَةِ

### باب ۱۲۵۵۔ محرم کے سوا کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی اختیار نہ کرے اور ایسی عورت کے پاس جانا جس کا شوہر موجود نہ ہو

(۱۷۴۳) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالذُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَرَأَيْتَ الْحَمُوَ قَالَ الْحَمُو الْمَوْتُ۔

۱۷۴۳۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورتوں میں جانے سے بچتے رہو۔ اس پر قبیلہ انصار کے ایک صحابی نے عرض کی یا رسول اللہ! دیور کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے (وہ اپنی بھانج کے سامنے جاسکتا ہے یا نہیں؟) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ دیور تو موت ہے۔

### باب ۱۲۵۶۔ لَا تَبَاشِرُ

### باب ۱۲۵۶۔ کوئی عورت کسی دوسری عورت سے ملنے کے بعد اپنے شوہر سے اس کا حلیہ بیان نہ کرے

### الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةُ فَتَنْتَعَهَا لِزَوْجِهَا

(۱۷۴۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبَاشِرِ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فَتَنْتَعَهَا لِزَوْجِهَا كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا۔

۱۷۴۴۔ حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ کوئی عورت کسی عورت سے ملنے کے بعد اپنے شوہر سے اس کا حلیہ بیان نہ کرے، گویا کہ وہ اسے دیکھ رہا ہے۔



باب ۱۲۵۷. لَا يَطْرُقُ أَهْلُهُ  
لَيْلًا إِذَا أَطَالَ السَّغْيَةُ مَخَافَةَ  
أَنْ يُخَوِّنَهُمْ أَوْ يَلْتَمِسُ عَشْرَاتِهِمْ

(۱۷۴۵) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ  
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ أَنْ يَأْتِيَ الرَّجُلُ  
أَهْلَهُ طُرُوقًا.

## كِتَابُ الطَّلَاقِ

باب ۱۲۵۸. قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا  
طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعَدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ

(۱۷۴۶) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ  
طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُّهُ فَلْيَرَا جَعَهَا ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهَرَ  
ثُمَّ تَحِيضُ ثُمَّ تَطْهَرُ ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ بَعْدُ وَإِنْ شَاءَ  
طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمْسَ فَنِلَكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا  
النِّسَاءُ.

باب ۱۲۵۹. قَوْلُهُ مَنْ طَلَّقَ

وَهَلْ يُوَاجِهُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ بِالطَّلَاقِ

(۱۷۴۷) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ ابْنَةَ الْجَوْنِ  
لَمَّا أُدْخِلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَدَنَا مِنْهَا قَالَتْ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ فَقَالَ لَهَا لَقَدْ عَذَّبَ  
بَعْضُيُمُ الْحَقِيُّ بِأَهْلِكَ.

باب ۱۲۵۷۔ طویل سفر کے بعد کوئی شخص اپنے گھر (اطلاع کے  
بغیر) رات کے وقت نہ آئے۔ ممکن ہے اس طرح اسے اہل خانہ  
پر خیانت کا شبہ ہو جائے یا وہ ان کے عیوب کی ٹوہ میں لگ جائے

۱۷۴۵۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ  
نے کسی شخص سے رات کے وقت اپنے گھر (سفر سے اچانک) آنے پر  
نا پسندیدگی کا اظہار فرمایا تھا۔

## طَلَاقُ كِی مسائِل

باب ۱۲۵۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”احصیناہ“  
یعنی ہم نے اسے یاد کیا اور شمار کرتے رہے

۱۷۴۶۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا آپ نے اپنی بیوی کو  
رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں طلاق دی اور وہ حائضہ تھیں۔ عمر رضی اللہ عنہ  
نے آنحضور ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ابن عمر سے  
کہو کہ اپنی بیوی سے رجعت کر لیں اور پھر اپنے نکاح میں باقی رکھیں۔  
جب ماہواری (حیض) بند ہو جائے، پھر ماہواری آئے اور پھر بند ہو،  
تب اگر چاہیں تو اپنی بیوی کو اپنے نکاح میں باقی رکھیں اور اگر چاہیں تو  
طلاق دے دیں۔ (لیکن طلاق اس طہر میں) اس کے ساتھ ہم بستر  
یہی (طہر کی) وہ مدت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے  
عورتوں کو طلاق دینے کا حکم دیا۔

باب ۱۲۵۹۔ جس نے طلاق دی اور کیا مرد

اپنی بیوی کو اس کے سامنے طلاق دے سکتا ہے

۱۷۴۷۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ابنہ الجون جب حضور  
اکرم ﷺ کے یہاں (نکاح کے بعد) لائی گئیں اور آنحضور ﷺ ان کے  
پاس گئے تو انہوں نے (غلط فہمی میں) یہ کہہ دیا کہ میں تم سے اللہ کی پناہ  
مانگتی ہوں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تم نے بہت بڑی چیز سے پناہ مانگی  
ہے۔ اپنے گھر چلی جاؤ۔ (یہ طلاق سے کنایہ ہے)۔



۱۷۴۸۔ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْطَلَقْنَا إِلَى حَائِطٍ يُقَالُ لَهُ الشَّوْطُ حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى حَائِطَيْنِ جَلَسْنَا بَيْنَهُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلِسُوا هَهُنَا وَدَخَلَ وَقَدْ أَتَى بِالْجُؤْنِيَّةِ فَأَنْزَلَتْ فِي بَيْتٍ فِي نَحْلِ فِي بَيْتِ أُمِّمَةَ بِنْتِ النُّعْمَانِ بْنِ نَرَا حِيلَ وَمَعَهَا دَائِتُهَا حَاضِنَةٌ لَهَا فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَبِي نَفْسِكَ لِي قَالَتْ هَلْ تَهَبُ الْمَلَكَهَ نَفْسَهَا لِلشُّوْقَةِ قَالَ فَاهْوَيْ بِيَدِهِ ضَعُ يَدَهُ عَلَيْهَا لِتَسْكُنَ فَقَالَتْ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ فَقَالَ لَدُعْدَتٍ بِمُعَاذٍ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ يَا أَبَا أُسَيْدٍ كُسْهَا رَازِقَيْنِ وَالْحَقُّهَا بِأَهْلِهَا۔

۱۷۴۹۔ عَنْ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْ أَنَّ امْرَأَةً رِفَاعَةَ الْقُرْظِيَّ حَاتَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي وَإِنِّي كَحْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ الزُّبَيْرِ الْقُرْظِيَّ وَإِنَّمَا عَهْ مِثْلُ الْهُدْبَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّكَ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتَّى يَذُوقَ سَيْلَتِكَ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ۔

۱۷۵۰۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْعَسَلَ الْحُلُوءَ وَكَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنَ الْعَصْرِ دَخَلَ عَلَى نِسَاءِهِ فَيَدْنُو مِنْ أَحَدَاهُنَّ فَدَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ بِنْتِ مَرْفَأٍ فَاحْتَبَسَ أَكْثَرَ مَا كَانَ يَحْتَبِسُ فَعِثَتْ فَسَأَلَتْ

۱۷۴۸۔ حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ باہر نکلے اور ایک باغ میں پہنچے، جس کا نام ”شوط“ تھا، جب ہم باغ کی دودیواروں کے درمیان میں پہنچے تو بیٹھ گئے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ یہیں بیٹھو۔ پھر آپ باغ میں گئے۔ جونیہ لائی جا چکی تھیں اور انہیں کھجور کے باغ کے ایک گھر میں جو امیمہ بنت نعمان بن ثراجیل کا گھر تھا، اتارا گیا تھا، ان کے ساتھ ایک دایہ بھی ان کی دیکھ بھال کے لئے تھی۔ جب حضور اکرم ﷺ ان کے پاس گئے تو فرمایا کہ اپنے آپ کو میرے حوالہ کر دو۔ انہوں نے کہا کہ (بدبختی اور بد نصیبی کی وجہ سے) کیا کوئی شہزادی کسی عام آدمی کے اپنے آپ کو حوالہ کر سکتی ہے؟ بیان کیا کہ اس پر حضور اکرم ﷺ نے انہیں مطمئن کرنے کے لئے اپنا ہاتھ انکی طرف بڑھا کر ان کے اوپر رکھا تو انہوں نے کہا کہ تم سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ تم نے اسی سے پناہ مانگی جس سے پناہ مانگی جاتی ہے۔ اس کے بعد آنحضور ﷺ باہر ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا، ابواسید، اسے دو رازقیہ کپڑے پہنا کر اس کے گھر پہنچا آؤ۔

### باب ۱۲۶۰۔ جس نے تین طلاقوں کی اجازت دی

۱۷۴۹۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رفاعہ قرظی رضی اللہ عنہ کی بیوی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی، یا رسول اللہ، رفاعہ نے مجھے طلاق دے دی تھی اور طلاق بھی قطعی۔ پھر میں نے اس کے بعد عبدالرحمان بن زبیر قرظی رضی اللہ عنہ سے نکاح کر لیا، لیکن ان کے پاس تو کپڑے کے پلو جیسا ہے (یعنی ان میں رجولیت نہیں ہے) آنحضور ﷺ نے فرمایا غالباً تم رفاعہ کے پاس دوبارہ جانا چاہتی ہو لیکن ایسا اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک تم اپنے موجودہ شوہر کا مزہ نہ چکھ لو او وہ تمہارا مزہ نہ چکھ لے۔

باب ۱۲۶۱۔ آپ کیوں وہ چیزیں حرام کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے حلال کی ہیں

۱۷۵۰۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ شہد اور میٹھی چیزیں پسند کرتے تھے۔ آنحضور ﷺ جب عصر کی نماز سے فارغ ہو کر واپس آتے تو اپنی ازواج کے پاس تشریف لے جاتے تھے اور بعض سے قریب بھی ہوتے تھے۔ ایک دن آنحضور ﷺ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور معمول سے زیادہ ان کے یہاں

### باب ۱۲۶۰۔ قَوْلُهُ مَنْ أَجَازَ طَلَاقَ الثَّلَاثِ

باب ۱۲۶۱۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ

### باب ۱۲۶۱۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى:

لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ



عَنْ ذَلِكَ فَقِيلَ لِيْ أَهْدَتْ لَهَا امْرَأَةً مِّنْ قَوْمِهَا عُلَّةً مِّنْ عَسَلٍ فَسَقَّتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَرْبَةً فَقُلْتُ أَمَا وَ اللَّهِ لَنَحْتَالَنَّ لَهُ، فَقُلْتُ لِسُودَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ إِنَّهُ سَيَذْنُوكَ مِنْكَ فَإِذَا دَنَا مِنْكَ فَقُولِيْ أَكَلْتُ مَغَافِيرَ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكَ لَا فَقُولِيْ لَهُ مَا هَذِهِ الرِّيحُ الَّتِي أَجَدُ مِنْكَ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكَ سَقَتْنِيْ حَفْصَةُ شَرْبَةً عَسَلٍ فَقُولِيْ لَهُ حَرَسْتُ نَحْلَهُ الْعُرْفُطَ وَسَأَقُولُ ذَلِكَ وَقُولِيْ أَنْتِ يَا صَفِيَّةُ ذَاكَ قَالَتْ تَقُولُ سُودَةُ فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَأَرَدْتُ أَنْ أُنَادِيَهُ بِمَا أَمَرْتَنِيْ بِهِ فَرَقًا مِنْكَ فَلَمَّا دَنَا مِنْهَا قَالَتْ لَهُ سُودَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَلْتُ مَغَافِيرَ قَالَ لَا قَالَتْ فَمَا هَذِهِ الرِّيحُ الَّتِي أَجَدُ مِنْكَ قَالَ سَقَتْنِيْ حَفْصَةُ شَرْبَةً عَسَلٍ فَقَالَتْ جَرَسْتُ نَحْلَهُ الْعُرْفُطَ فَلَمَّا دَارَ إِلَيَّ قُلْتُ لَهُ نَحْوَ ذَلِكَ فَلَمَّا دَارَ إِلَيَّ صَفِيَّةُ قَالَتْ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ فَلَمَّا دَارَ إِلَيَّ حَفْصَةُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا أُسْقِيكَ مِنْهُ قَالَ لَا حَاجَةَ لِيْ فِيهِ قَالَتْ تَقُولُ سُودَةُ وَاللَّهِ لَقَدْ حَرَّمْنَا هُ قُلْتُ لَهَا أُسْكُتِيْ-

ٹھہرے، مجھے اس پر غیرت آئی اور میں نے اس کے متعلق پوچھا تو معلوم ہوا کہ ام المومنین حفصہ کو ان کی قوم کی کسی خاتون نے شہد کا ایک ڈبہ دیا ہے اور انہوں نے اسی کا شربت آنحضور ﷺ کے لئے پیش کیا ہے۔ میں نے اپنے جی میں کہا کہ خدا کی قسم، ہم اب اس کا توڑ کریں گے۔ پھر میں نے ام المومنین سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آنحضور ﷺ تمہارے قریب آئیں گے، اور جب قریب آئیں تو کہنا کہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے مغفور کھا رکھا ہے؟ ظاہر ہے کہ آنحضور ﷺ اس کے جواب میں انکار کریں گے۔ اس وقت کہنا کہ پھر یہ کیسی بو ہے جو آپ کے منہ سے میں محسوس کر رہی ہوں؟ اس پر آنحضور ﷺ کہیں گے کہ حفصہ نے شہد کا شربت مجھے پلایا ہے، تم کہنا کہ غالباً اس شہد کی مکھی نے مغفور کے درخت کا عرق سوچا ہوگا! میں بھی آنحضور ﷺ سے یہی کہوں گی اور صفیہ تم بھی یہی کہنا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ سودہ رضی اللہ عنہا کہتی تھیں کہ بخدا، آنحضور ﷺ جو نبی دروازے پر آ کر کھڑے ہوئے تو تمہارے خوف سے میں نے ارادہ کیا کہ آنحضور ﷺ سے وہ بات کہوں جو تم نے مجھ سے کہی تھی۔ چنانچہ جب آنحضور ﷺ سودہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے تو انہوں نے آنحضور ﷺ سے کہا، یا رسول اللہ! کیا آپ نے مغفور کھایا ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ نہیں، انہوں نے کہا، پھر یہ بو کیسی ہے جو آپ کے منہ سے میں محسوس کرتی ہوں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ حفصہ (رضی اللہ عنہا) نے مجھے شہد کا شربت پلایا ہے۔ اس پر سودہ رضی اللہ عنہا بولیں۔ اس شہد کی مکھی نے مغفور کے درخت کا عرق چوسا ہوگا۔ پھر جب آنحضور ﷺ میرے یہاں تشریف لائے تو میں نے بھی یہی بات کہی، اس کے بعد صفیہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے تو انہوں نے بھی اس کو دہرایا۔ اس کے بعد جب پھر آنحضور ﷺ حفصہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے تو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! وہ شہد پھر نوش فرمائیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اس پر سودہ رضی اللہ عنہا بولیں، واللہ، ہم آنحضور ﷺ کو روکنے میں کامیاب ہو گئے۔ میر نے ان سے کہا کہ ابھی چپ رہو۔

باب ۱۲۶۲. الْخُلْعُ وَكَيْفَ الطَّلَاقُ فِيهِ

(۱۷۵۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ،

باب ۱۲۶۲۔ خلع اور اس میں طلاق کی کیا صورت ہوگی

۱۷۵۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ثابت بن قیس رضی



آتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ مَا عَتَبُ عَلَيْهِ فِي خُلُقٍ وَلَا دِينٍ وَلَكِنِّي أَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُرِيدِينَ عَلَيْهِ حَدِيثَهُ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِقْبَلِ الْحَدِيثَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيقًا.

اللہ عنہ کی بیوی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ، مجھے ان کے (ثابت رضی اللہ عنہ کے) اخلاق اور دین کی وجہ سے ان سے کوئی شکایت نہیں ہے۔ البتہ میں اسلام میں کفر کو پسند نہیں کرتی (کیونکہ ان کے ساتھ رہ کر ان کے حقوق زوجیت کو نہیں ادا کر سکتی) اس پر آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کیا تم ان کا باغ (جو انہوں نے مہر میں دیا تھا) واپس کر سکتی ہو؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں۔ آنحضور ﷺ نے (ثابت سے) فرمایا کہ باغ قبول کر لو اور انہیں طلاق دے دو۔

### باب ۱۲۶۳. شَفَاعَةُ النَّبِيِّ ﷺ فِي زَوْجِ بَرِيرَةَ

(۱۷۵۲) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا يُقَالُ لَهُ مُغِيثٌ كَانَتْ تُنْظَرُ إِلَيْهِ يَطُوفُ خَلْفَهَا يَبْكِي وَدُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلَى لِحْيَتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبَّاسٍ يَا عَبَّاسُ أَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيثٍ بَرِيرَةَ وَمِنْ بُغْضِ بَرِيرَةَ مُغِيثًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَاجَعْتِيهِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَأْمُرْنِي؟ قَالَ إِنَّمَا أَنَا أَشْفَعُ قَالَتْ لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ.

### باب ۱۲۶۳۔ بریرہ کے شوہر کے بارے میں نبی کریم ﷺ کی سفارش

۱۷۵۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر غلام تھے اور ان کا نام مغیث (رضی اللہ عنہ) تھا، جیسے وہ منظر اب بھی میرے سامنے ہے جب وہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے پیچھے پیچھے روتے ہوئے پھر رہے تھے اور آنسوؤں سے ان کی داڑھی تر ہو رہی تھی۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا، عباس، کیا تمہیں مغیث کی بریرہ سے محبت اور بریرہ کی مغیث سے نفرت پر حیرت نہیں ہوئی! آخر حضور اکرم ﷺ نے بریرہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا، کاش تم ان کے بارے میں اپنا فیصلہ بدل دیتیں۔ انہوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے اس کا حکم دے رہے ہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا، میں صرف سفارش کرتا ہوں۔ انہوں نے اس پر کہا کہ مجھے ان کی ضرورت نہیں ہے۔

### باب ۱۲۶۴. اللَّعَان

(۱۷۵۳) عَنْ سَهْلِ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هَكَذَا وَأَشَارَ بِالسَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى وَفَرَجَ بَيْنَهُمَا شَيْئًا.

### باب ۱۲۶۴۔ لعان

۱۷۵۳۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں اور یتیم کی کفالت و پرورش کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے اور آپ نے شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے اشارہ کیا اور ان دونوں انگلیوں کے درمیان تھوڑی سی جگہ کھلی رکھی۔

### باب ۱۲۶۵. إِذَا عَرَّضَ بَنِي الْوَلَدِ

(۱۷۵۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَدَ لِي غُلَامٌ أَسْوَدُ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا أَلَوَا نَهَا قَالَ حُمُرٌ قَالَ أَهْلُ فِيهَا مِنْ أَوْرَقٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَآتَنِي ذَلِكَ قَالَ لَعَلَّه نَزَعَهُ عِرْقٌ قَالَ فَلَعَلَّ

### باب ۱۲۶۵۔ جب اشاروں سے اپنی بیوی کے بچے کا انکار کرے

۱۷۵۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک صاحب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! میرے یہاں تو کالا کلوٹا بچہ پیدا ہوا ہے۔ (یعنی اس کی صورت خاندان میں سے کسی سے بھی نہیں ملتی) اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا، تمہارے پاس کوئی اونٹ بھی ہے؟ انہوں نے کہا، جی ہاں! آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا، اس کے



ابْنُكَ هَذَا نَزَعَهُ۔

رنگ کیسے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ سرخ رنگ کے ہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، ان میں کوئی سیاہی مائل سفید اونٹ بھی ہے۔ انہوں نے کہا جی ہاں! آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا کہ پھر یہ کہاں سے آ گیا۔ انہوں نے کہا کہ اپنی نسل کے کسی بہت پہلے اونٹ پر یہ پڑا ہوگا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اسی طرح تمہارا یہ لڑکا بھی اپنی نسل کے کسی دور کے رشتہ دار پر پڑا ہوگا۔

باب ۱۲۶۶۔ قَوْلُ الْإِمَامِ لِلْمُتَلَا عَيْنٍ  
إِنَّ أَحَدَكُمْ كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمْ تَائِبٌ

(۱۷۵۵) عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْمُتَلَا عَيْنِ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُتَلَا عَيْنِ حِسَابُكُمْ عَلَى اللَّهِ أَحَدُكُمْ كَاذِبٌ لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ مَالِي قَالَ لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ أَبْعَدُ لَكَ۔

باب ۱۲۶۶۔ امام کا لعان کرنے والوں سے کہنا کہ تم میں سے ایک یقیناً جھوٹا ہے۔ تو کیا وہ رجوع کرے گا  
۱۷۵۵۔ حضرت سعید بن جبیرؓ نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے لعان کرنے والوں کا حکم پوچھا۔ تو آپ نے بیان کیا کہ ان کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ تمہارا حساب تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے، تم میں سے ایک جھوٹا ہے، اب تمہیں تمہاری بیوی پر اختیار کا کوئی سوال نہیں، ان صحابی نے عرض کی کہ میرا مال واپس کر دیجئے (جو مہر میں دیا گیا تھا) آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ تمہارا مال نہیں ہے، اگر تم اس کے معاملہ میں سچے ہو تو تمہارا یہ مال اس کے بدلہ میں ختم ہو چکا کہ تم نے اس کی شرم گاہ کو حلال کیا تھا، اور اگر تم نے اس پر جھوٹی تہمت لگائی تھی۔ پھر تو وہ تم سے بعید تر ہے۔

باب ۱۲۶۷۔ الْكُحْلُ لِلْحَادَّةِ

(۱۷۵۶) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا) أَنَّ أُمَّرَأَةً تُوَفِّي زَوْجَهَا فَخَشُوا عَيْنَيْهَا فَاتُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاذَنُوهُ فِي الْكُحْلِ فَقَالَ لَا تَكُحْلُ قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُم تَمُكُّ فِي شَرِّ أَحْلَا سِهَا أَوْ شَرِّ بَيْتِهَا فَإِذَا كَانَ حَوْلَ فَمَرَّ كَلْبٌ رَمَتْ بِبَعْرَةٍ فَلَا حَتَّى تَمْضِيَ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَسَمِعْتُ زَيْنَبَ ابْنَةَ أُمِّ سَلَمَةَ تُحَدِّثُ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ مُسْلِمَةٍ تُوْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلَى زَوْجِهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا۔

باب ۱۲۶۷۔ عدت میں سرمہ کا استعمال

۱۷۵۶۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ایک عورت کے شوہر کا انتقال ہو گیا۔ اس کے بعد اس کی آنکھ میں تکلیف ہوئی تو اس کے گھر والے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے سرمہ لگانے کی اجازت مانگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ سرمہ (زمانہ عدت میں) نہ لگاؤ (زمانہ جاہلیت میں) تمہیں بدترین کپڑے میں وقت گزارنا پڑتا تھا یا (راوی کو شک تھا کہ یہ فرمایا کہ) بدترین گھر میں وقت (عدت) گزارنا پڑتا تھا۔ جب اس طرح ایک سال پورا ہو جاتا تو اس کے پاس سے کتہ گزرتا اور وہ اس پر میٹنی پھیلتی (جب عدت سے باہر آتی) پس سرمہ نہ لگاؤ۔ یہاں تک کہ چار مہینے دس دن گزر جائیں۔ اور زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے بیان کرتی تھیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ایک مسلمان عورت جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو، اس کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی کا سوگ تین دن سے زیادہ منائے، سوائے شوہر کے اس کے لئے چار مہینے دس دن ہیں۔



## باب ۱۲۶۸ . کِتَابُ النَّفَقَاتِ

(۱۷۵۷) عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) فَقَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلَى أَهْلِهِ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً۔

باب ۱۲۶۸۔ نفقہ کے مسائل گھروالوں پر خرچ کرنے کی فضیلت  
۱۷۵۷۔ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان اپنے گھروالوں پر بھی اگر خرچ کرتا اور اللہ کی حکم بجا آوری کی نیت کے ساتھ کرتا ہے تو بھی اس کے لئے صدقہ ہے (اور اسے اس کا ثواب ملتا ہے)۔

(۱۷۵۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ أَنْفِقْ يَا ابْنَ آدَمَ أَنْفِقْ عَلَيْكَ۔

۱۷۵۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ ابن آدم!، تو خرچ کر تو میں تجھ پر خرچ کروں گا۔

## باب ۱۲۶۹ . حَبْسِ نَفَقَةِ الرَّجُلِ

قُوَّتِ سَنَةِ عَلَى أَهْلِهِ وَكَيْفَ نَفَقَاتِ الْعِيَالِ

(۱۷۵۹) عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبِيعُ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَيَحْبِسُ لِأَهْلِهِ قُوَّتَ سَنَتِهِمْ۔

باب ۱۲۶۹۔ مرد کا اپنی بیوی بچوں کیلئے ایک سال کا خرچ جمع کرنا اور زیر پرورش افراد کے اخراجات کی کیا صورت ہوگی  
۱۷۵۹۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ بنی نضیر کے باغ کی کھجوریں بیچ کر اپنے گھروالوں کے لئے سال بھر کی روزی جمع کر دیتے تھے۔

## کھانوں کا بیان

باب ۱۲۷۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”کھاؤ ان پاکیزہ

چیزوں میں سے جن کی ہم نے تمہیں روزی دی ہے

۱۷۶۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ فاقہ کی وجہ سے میں سخت مشقت میں مبتلا تھا۔ پھر میری ملاقات عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ہوئی اور ان سے میں نے قرآن مجید کی ایک آیت پڑھنے کے لئے کہا۔ انہوں نے مجھے وہ آیت پڑھ کر سنائی (اور اس کا مفہوم سمجھایا) اور پھر اپنے گھر میں داخل ہو گئے۔ اس کے بعد میں بہت دور تک چلتا رہا، لیکن مشقت اور بھوک کی وجہ سے منہ کے بل گر پڑا۔ اچانک میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ میرے سر کے پاس کھڑے ہیں۔ آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا، اے ابو ہریرہ، میں نے کہا، حاضر ہوں، یا رسول اللہ!، تیار ہوں! پھر آنحضور ﷺ نے میرے ہاتھ پکڑ کر مجھے کھڑا کیا۔ آپ ﷺ سمجھ گئے کہ میں کس چیز میں مبتلا ہوں۔ پھر آپ ﷺ مجھے اپنے گھر لے گئے اور میرے لئے دودھ کا ایک بڑا پیالہ منگوایا۔ میں نے اس میں سے دودھ پیا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، دوبارہ پیو ابو ہریرہ۔ میں نے دوبارہ پیا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا اور پیو۔ میں نے اور پیا، یہاں تک کہ میرا پیٹ بھی پیالہ کی

## کِتَابُ الْأَطْعِمَةِ

باب ۱۲۷۰ . وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى

كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ

(۱۷۶۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ أَصَابَنِي جُحْدٌ شَدِيدٌ فَلَقِيتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَاسْتَقْرَأْتُهُ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَدَخَلَ دَرَاهُ، وَفَتَحَهَا عَلَيَّ فَمَشَيْتُ غَيْرَ بَعِيدٍ فَخَرَرْتُ لَوْجُهِهِ مِنَ الْجُحْدِ وَالْجُوعِ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِي فَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدُ يَكُ فَآخَذَ بِيَدِي فَأَقَامَنِي وَعَرَفَ الَّذِي بِي فَأَنْطَلَقَ بِي إِلَى رَحْلِهِ فَأَمَرَنِي بِعَسٍّ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ عُدْ فَاشْرَبْ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَعُدْتُ فَشَرِبْتُ ثُمَّ قَالَ عُدْ فَعُدْتُ فَشَرِبْتُ حَتَّى اسْتَوَى بَطْنِي فَصَارَ كَأَلْقَدَحٍ قَالَ فَلَقِيتُ عُمَرَ وَذَكَرْتُ لَهُ الَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِي وَقُلْتُ لَهُ تَوَلَّى اللَّهُ ذَلِكَ مَنْ كَانَ أَحَقُّ بِهِ مِنْكَ يَا عُمَرُ وَاللَّهِ لَقَدْ اسْتَقْرَأْتُكَ الْآيَةَ وَلَآنَا أَقْرَأُ لَهَا مِنْكَ قَالَ عُمَرُ



وَاللّٰهُ لَا اَنْ اَكُوْنَ اَدْخَلْتُكَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ لِيْ  
مِثْلُ حُمْرِ النَّعَمِ۔

طرح برابر ہو گیا۔ بیان کیا کہ پھر میں عمر رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے سارا معاملہ بیان کیا اور کہا کہ اے عمر اللہ تعالیٰ نے اسے اس ذات کے ذریعہ پور کر دیا جو آپ سے زیادہ مستحق تھی، بخدا میں نے آپ سے آیت پوچھی تھی حالانکہ میں اسے آپ سے بھی زیادہ بہتر طریقہ پر پڑھ سکتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا اگر میں نے آپ کو اپنے گھر میں داخل کر لیا ہوتا اور میزبانی کرتا تو یہ میرے لئے اس سے زیادہ عزیز تھا کہ مجھے سرخ اونٹ مل جائیں۔

باب ۱۲۷۱۔ التَّسْمِيَةُ عَلَى الطَّعَامِ وَالْأَكْلُ بِالْيَمِينِ  
(۱۷۶۱) عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) يَقُولُ كُنْتُ غَلَا مًا فِي حَجَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِي تَطِيْشُ فِي الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِيْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا غُلَامُ سَمِ اللَّهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طُعْمَتِيْ بَعْدُ

باب ۱۲۷۲۔ مَنِ أَكَلَ حَتَّى شَبِعَ  
(۱۷۶۲) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تُوْفِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ شَبِعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ التَّمْرَ وَالْمَاءَ۔

باب ۱۲۷۳۔ الْخُبْزُ الْمُرَقَّقُ وَالْأَكْلُ عَلَى الْخَوَانِ وَلِسْفَرَةٍ  
(۳۵۰) قَالَ أَنَسٌ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) مَا أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا مُرَقَّقًا وَلَا شَاةً مَسْمُوطَةً حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ۔  
وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا عَلِمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ عَلَى سُكْرَجَةٍ قَطُّ وَلَا خُبْزَ لَهُ مُرَقَّقٌ قَطُّ وَلَا أَكَلَ عَلَى خَوَانٍ قَطُّ۔

باب ۱۲۷۴۔ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْإِثْنَيْنِ  
(۱۷۶۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْإِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْأَرْبَعَةِ۔

باب ۱۲۷۲۔ جس نے شکم سیر ہو کر کھایا  
۱۷۶۲۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی وفات کے قریب ہمیں پیٹ بھر کر کھجور اور پانی ملنے لگا تھا۔

باب ۱۲۷۳۔ چپاتی اور خوان (لکڑی کی سینی) اور سفرۃ (چمڑے کا دسترخوان) پر کھانا  
۱۷۶۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے کبھی چپاتی (پتلی روٹی) نہیں کھائی اور نہ بھنی ہوئی بکری کھائی۔ یہاں تک کہ اللہ سے جا ملے۔ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نہیں جانتا کہ نبی کریم ﷺ نے کبھی چھوٹے پیالوں میں (ایک وقت مختلف قسم کا) کھانا کھایا ہو اور نہ کبھی آپ نے پتلی روٹیاں (چپاتیاں) کھائیں اور نہ کبھی آپ نے خوان پر کھایا۔

باب ۱۲۷۴۔ ایک کا کھانا دو کے لئے کافی ہو سکتا ہے  
۱۷۶۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، دو افراد کا کھانا تین کے لئے کافی ہے اور تین کا کھانا چار کے لئے کافی ہے۔



باب ۱۲۷۵. الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ

(۱۷۶۵) عَنْ نَافِعٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ كَانَ بَنُ عُمَرَ لَا يَأْكُلُ حَتَّى يُؤْتَى بِمُسْكِينٍ يَأْكُلُ مَعَهُ، فَادْخَلْتُ رَجُلًا يَأْكُلُ مَعَهُ، فَأَكَلْتُ كَثِيرًا فَقَالَ يَا نَافِعُ لَا تُدْخِلْ هَذَا عَلَيَّ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ۔

باب ۱۲۷۶. أَلَا كُلِّ مُتَكِنًا

(۱۷۶۶) عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا أَكُلُ مُتَكِنًا۔

باب ۱۲۷۷. مَا عَابَ النَّبِيُّ ﷺ طَعَامًا

(۱۷۶۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ إِنْ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ، وَإِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ۔

باب ۱۲۷۸. النَّفْخُ فِي الشَّعِيرِ

(۱۷۶۸) قَالَ أَبُو حَازِمٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) أَنَّهُ سَأَلَ سَهْلًا هَلْ رَأَيْتُمْ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّفْخَ قَالَ لَا فَقُلْتُ كُنْتُمْ تَنْخُلُونَ الشَّعِيرَ قَالَ لَا وَلَكِنْ كُنَّا نَنْفُخُهُ۔

باب ۱۲۷۹. مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ يَأْكُلُونَ

(۱۷۶۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَيْنَ أَصْحَابِهِ تَمْرًا فَأَعْطَى كُلَّ إِنْسَانٍ سَبْعَ تَمَرَاتٍ فَأَعْطَانِي سَبْعَ تَمَرَاتٍ إِحْدَاهُنَّ حَشْفَةٌ فَلَمْ يَكُنْ فِيهِنَّ تَمْرَةٌ أَعْجَبُ إِلَيَّ مِنْهَا شَدَّتْ فِي مَضَاغِي۔

(۱۷۷۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ شَاةٌ مَضْلِيَّةٌ فَدَعَا فَا بِي أَنْ يَأْكُلَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا وَلَمْ يَشْبَعْ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ۔

باب ۱۲۷۵۔ مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے

۱۷۶۵۔ حضرت نافعؓ نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ اس وقت تک کھانا نہیں کھاتے، جب تک آپ کے ساتھ کھانے کے لئے کوئی مسکین نہ لایا جاتا۔ ایک مرتبہ میں آپ کے ساتھ کھانے کے لئے ایک شخص کو لایا۔ اس نے بہت زیادہ کھانا کھایا۔ بعد میں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آئندہ اس شخص کو میرے ساتھ کھانے کے لئے نہ لانا۔ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے کہ مؤمن ایک آنت میں (کم) کھاتا اور کافر ساتوں آنتیں بھر لیتا ہے۔

باب ۱۲۷۶۔ ٹیک لگا کر کھانا

۱۷۶۶۔ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔

باب ۱۲۷۷۔ نبی کریم ﷺ نے کبھی کھانے میں عیب نہیں نکالا

۱۷۶۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا، اگر مرغوب ہوا تو کھالیا اور اگر ناپسند ہوا تو چھوڑ دیا۔

باب ۱۲۷۸۔ جو میں پھونکنا

۱۷۶۸۔ حضرت ابو حازم نے سہل بن سعدؓ سے پوچھا، کیا آپ حضرات نے نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں میدہ دیکھا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں، میں نے پوچھا، کیا آپ حضرات جو کے آٹے کو چھانتے تھے؟ فرمایا کہ نہیں، بلکہ ہم اسے پھونک لیا کرتے تھے (جس سے بھوسی اڑ جاتی تھی)۔

باب ۱۲۷۹۔ نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہؓ کیا کرتے تھے

۱۷۶۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک دن نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہؓ کو کھجور تقسیم کی اور ہر شخص کو سات کھجوریں عنایت فرمائیں۔ ان میں سے ایک خراب تھی (اور سخت تھی) لیکن مجھے وہی سب سے زیادہ اچھی معلوم ہوئی، کیونکہ دیر تک چلتی رہی۔

۱۷۷۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے، جن کے سامنے بھنی ہوئی بکری رکھی تھی، انہوں نے آپ کو کھانے پر بلایا، لیکن آپ نے کھانے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اس دنیا سے رخصت ہو گئے اور آپ نے کبھی جو کی روٹی



بھی آسودہ ہو کر نہیں کھائی۔

۱۷۷۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ مدینہ ہجرت کرنے کے بعد آل محمد ﷺ نے کبھی متواتر تین دن تک گیہوں کا کھانا شکم سیر ہو کر نہیں کھایا یہاں تک کہ آنحضور ﷺ کی وفات ہو گئی۔

باب ۱۲۸۰۔ تلبینہ

۱۷۷۲۔ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ جب کسی گھر میں کسی کی وفات ہو جاتی اور اس کی وجہ سے عورتیں جمع ہوتیں اور پھر وہ چلی جاتیں، گھر والے اور خاص خاص عورتیں رہ جاتیں تو آپ ہانڈی میں تلبینہ (حریرہ کی ایک قسم جو دودھ سے بنایا جاتا تھا) پکانے کا حکم دیتیں وہ پکایا جاتا پھر شرید بنایا جاتا اور تلبینہ اس پر ڈالا جاتا پھر ام المؤمنین فرماتیں کہ اسے کھاؤ کیونکہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ تلبینہ مریض کے دل کو تسکین دیتا ہے اور اس کا غم دور کرتا ہے۔

باب ۱۲۸۱۔ جو شخص اپنے بھائیوں کیلئے مکلف کھانا تیار کرے

۱۷۷۳۔ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جماعت انصار میں ایک صاحب تھے جنہیں ابو شعیب کہا جاتا تھا، ان کے پاس ایک غلام تھا، جو گوشت بیچتا تھا، ابو شعیب رضی اللہ عنہ نے اس غلام سے کہا کہ تم میری طرف سے کھانا تیار کر دو، میں چاہتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ سمیت پانچ آدمیوں کی دعوت کروں۔ چنانچہ وہ حضور اکرم ﷺ کو چار دوسرے افراد کے ساتھ بلا کر لائے۔ مدعو حضرات کے ساتھ ایک اور صاحب بھی چلنے لگے تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہم پانچ افراد کی تم نے دعوت کی ہے، یہ صاحب بھی ہمارے ساتھ ہو گئے ہیں، اگر چاہو تو انہیں بھی اجازت دے دو اور اگر چاہو تو منع کر دو۔ ابو شعیب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے انہیں بھی اجازت دی۔

باب ۱۲۸۲۔ تازہ کھجور کلڑی کے ساتھ

۱۷۷۴۔ حضرت عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو تازہ کھجور کلڑی کے ساتھ کھاتے دیکھا ہے۔

باب ۱۲۸۳۔ تازہ کھجور اور خشک کھجور

۱۷۷۵۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مدینہ میں ایک یہودی تھا اور وہ مجھے قرض اس شرط پر دیا کرتا تھا کہ میرے کھجوریں

(۱۷۷۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا شَبَعَ الْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ مِنْ طَعَامِ الْبَرِّ ثَلَاثَ لَيَالٍ نَبَاعًا حَتَّى قُبِضَ

باب ۱۲۸۰ . التَّلْبِينَةُ

(۱۷۷۲) عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا كَانَتْ إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ مِنْ أَهْلِهَا فَاجْتَمَعَ لِذَلِكَ النِّسَاءُ ثُمَّ تَفَرَّقْنَ إِلَّا أَهْلُهَا وَخَاصَّتُهَا أَمَرَتْ بِبُرْمَةٍ مِنْ تَلْبِينَةٍ فَطَبَخَتْ ثُمَّ صَنَعَ ثَرِيدٌ فَصُبَّتِ التَّلْبِينَةُ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ كُلْنَ مِنْهَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ التَّلْبِينَةُ مُجِمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيضِ تَذْهَبُ بِنَعْصِ الْحُزَنِ

باب ۱۲۸۱ . الرَّجُلُ يَتَكَلَّفُ الطَّعَامَ لِأَخْوَانِهِ

(۱۷۷۳) عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ كَانَ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحَامٌ فَقَالَ اصْنَعْ لِي طَعَامًا أَدْعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خُمْسَةٍ فَدَعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خُمْسَةٍ فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ دَعَوْتَنَا خَامِسَ خُمْسَةٍ وَهَذَا رَجُلٌ قَدْ تَبِعَنَا فَإِنْ شِئْتَ أَذْنْتُ لَهُ وَإِنْ شِئْتَ تَرَكْتَهُ قَالَ بَلْ أَذْنْتُ لَهُ

باب ۱۲۸۲ . الرُّطْبُ بِالْقَثَاءِ

(۱۷۷۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الرُّطْبَ بِالْقَثَاءِ

باب ۱۲۸۳ . الرُّطْبُ وَالتَّمْرُ

(۱۷۷۵) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ يَهُودِيٌّ وَكَانَ يُسَلِّفُنِي فِي تَمْرِي إِلَى



الْجَدَادِ وَكَانَتْ لِحَابِرِ الْأَرْضِ الَّتِي بِطَرِيقِ رُومَةَ  
فَجَلَسْتُ فَخَلَا عَامًا فَجَاءَنِي الْيَهُودِيُّ عِنْدَ  
الْجَدَادِ وَلَمْ أَجِدْ مِنْهَا شَيْئًا فَجَعَلْتُ أَسْتَنْظِرُهُ إِلَى  
قَابِلٍ فَيَأْنِي فَأَخْبَرَ بِذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ امْشُوا نَسْتَنْظِرُ لِحَابِرٍ مِنَ الْيَهُودِيِّ  
فَجَاءَ وَنِي فِي نَحْلِي فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُكَلِّمُ الْيَهُودِيَّ فَيَقُولُ أَبَا الْقَاسِمِ لَا أَنْظِرُهُ  
فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَطَافَ فِي  
النَّحْلِ ثُمَّ جَاءَهُ فَكَلَّمَهُ فَأَبَى فَقُمْتُ فَجِئْتُ بِقَلِيلٍ  
رُطْبٍ فَوَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَأَكَلَ ثُمَّ قَالَ أَيْنَ عَرِيْشُكَ يَا حَابِرُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ  
إِفْرِشْ لِي فِيهِ فَفَرَشْتُهُ فَدَخَلَ فَرَقَدَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَجِئْتُهُ  
بِقَبْضَةٍ أُخْرَى فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ قَامَ فَكَلَّمَ الْيَهُودِيَّ فَأَبَى  
عَلَيْهِ فَقَامَ فِي الرِّطَابِ فِي النَّحْلِ الثَّانِيَةِ ثُمَّ قَالَ يَا  
حَابِرُ جِدِّ وَأَقْضِ فَوَقَفَ فِي الْجَدَادِ فَحَدَّثَتْ مِنْهَا  
مَا قَضَيْتُهُ وَفَضَّلَ مِنْهُ فَخَرَجْتُ حَتَّى جِئْتُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَشَّرْتُهُ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ  
اللَّهِ -

کٹنے کے وقت لے لے گا۔ جابر رضی اللہ عنہ کی ایک زمین رومہ کے راستہ  
میں تھی۔ ایک سال کھجور کے باغ میں پھل نہیں آئے، پھل چنے جانے کا  
جب وقت آیا تو وہ یہودی میرے پاس آیا، لیکن میں نے تو باغ سے کچھ  
بھی نہیں توڑا تھا۔ اس لئے میں آئندہ سال کے لئے مہلت مانگنے لگا۔  
لیکن اس نے مہلت دینے سے انکار کیا۔ اس کی خبر جب رسول اللہ ﷺ کو  
دی گئی تو آپ ﷺ نے اپنے صحابہؓ سے فرمایا کہ چلو، یہودی سے جابر کے  
لئے ہم مہلت مانگیں گے۔ سب حضرات میرے پاس میرے باغ میں  
تشریف لائے۔ آنحضور ﷺ اس یہودی سے گفتگو فرماتے رہے، لیکن وہ  
یہی کہتا رہا کہ ابوالقاسم، میں مہلت نہیں دے سکتا۔ جب آنحضور ﷺ نے  
یہ دیکھا تو آپ کھڑے ہو گئے اور کھجور کے باغ میں چاروں طرف  
پھرے۔ پھر تشریف لائے اور اس سے گفتگو کی، لیکن اس نے اب بھی  
انکار کیا، پھر میں کھڑا ہوا، اور تھوڑی سی تازہ کھجور لا کر آنحضور ﷺ کے  
سامنے رکھی، آنحضور ﷺ نے تناول فرمایا، پھر فرمایا، جابر تمہاری جھوپڑی  
کہاں ہے؟ میں نے آپ ﷺ کو بتایا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس میں  
میرے لئے کچھ بچھا دو، میں نے بچھا دیا تو آپ ﷺ داخل ہوئے اور  
آرام فرمایا، پھر بیدار ہوئے تو میں ایک مٹھی اور کھجور لایا۔ آنحضور ﷺ نے  
اس میں سے بھی تناول فرمایا، پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور یہودی سے  
گفتگو فرمائی۔ اس نے اب بھی انکار کیا۔ آنحضور ﷺ دوبارہ باغ میں  
کھڑے ہوئے، پھر فرمایا جابر! اب پھل توڑو اور قرض ادا کر دو۔ آنحضور  
ﷺ کھجوروں کے توڑے جانے کی جگہ کھڑے ہو گئے اور میں نے باغ  
میں سے اتنی کھجوریں توڑ لیں جس سے میں نے قرض ادا کر دیا اور اس میں  
سے کھجوریں بیچ بھی گئیں۔ پھر میں وہاں سے نکلا اور حضور اکرم ﷺ کی  
خدمت میں حاضر ہو کر یہ خوشخبری سنائی تو آپ ﷺ نے فرمایا، میں گواہی  
دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔

## باب ۱۲۸۴. الْعَجْوَةُ

(۱۷۷۶) عَنْ سَعْدٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَبَّحَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعَ  
تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ سَمٌّ وَلَا سِحْرٌ

باب ۱۲۸۵. لَعَقِ الْأَصَابِعِ وَمَصَّهَا قَبْلَ أَنْ تُمَسَّحَ بِالْمِنْدِيلِ  
(۱۷۷۷) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) أَنَّ النَّبِيَّ

## باب ۱۲۸۴۔ عمدہ قسم کی کھجور

۱۷۷۶۔ حضرت سعد بن وقاصؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا  
کہ جس نے ہر دن صبح کے وقت (مدینہ کی) سات کھجوریں کھالیں اسے  
اس دن نہ زہر نقصان پہنچا سکے گا اور نہ جادو۔

## باب ۱۲۸۵۔ رومال سے صاف کرنے سے پہلے انگلیوں کو چاٹنا

۱۷۷۷۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ



نے فرمایا۔ جب کوئی شخص کھانا کھائے تو ہاتھ چاٹنے یا کسی کو چٹانے سے پہلے ہاتھ نہ پونچھے۔

## باب ۱۲۸۶۔ رومال

۱۷۷۸۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے سعید بن الحرث نے ایسی چیز کے (کھانے کے بعد) جو آگ پر رکھی ہو، وضو کے متعلق پوچھا (کہ کیا ایسی چیز کھانے سے وضو ٹوٹ جاتی ہے؟) تو آپ نے فرمایا کہ نہیں۔ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں ہمیں اس طرح کا کھانا (جو پکا ہوا ہوتا) بہت کم میسر آتا تھا اور اگر میسر بھی آ جاتا تھا تو سوا ہماری ہتھیلیوں، بازوؤں اور پاؤں کے کوئی رومال نہیں ہوتا تھا (اور ہم انہیں اعضاء سے اپنے ہاتھ صاف کر کے) نماز پڑھ لیتے تھے اور وضو (اگر پہلے سے ہوتی) نہیں کرتے تھے۔

## باب ۱۲۸۷۔ کھانا کھانے کے بعد کیا کہنا چاہئے

۱۷۷۹۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے سے جب کھانا اٹھایا جاتا تو آپ یہ دعا پڑھ لیتے، تمام تعریفیں اللہ کے لئے، بہت زیادہ طیب، مبارک، ہم اس کھانے کا حق پوری طرح ادا نہ کر سکے اور یہ ہمیشہ کے لئے رخصت نہیں کیا گیا ہے (اور یہ اس لئے کہا تاکہ) اس سے بے نیازی کا خیال نہ ہو اے ہمارے رب!

اور حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ جب کھانے سے فارغ ہوتے، اور ایک مرتبہ بیان کیا کہ جب آنحضور ﷺ اپنا دسترخوان اٹھاتے تو یہ دعا پڑھتے ”تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہماری کفایت کی اور ہمیں سیراب کیا، ہم اس کھانے کا حق پوری طرح ادا نہ کر سکے اور نہ ہم اس کی نعمت کے منکر نہیں ہیں“ اور ایک مرتبہ فرمایا ”تیرے ہی لئے تمام تعریفیں ہیں اے ہمارے رب! اس کا ہم حق ادا نہیں کر سکے اور نہ یہ ہمیشہ کے لئے رخصت کیا گیا ہے (یہ اس لئے کہا تاکہ) اس سے بے نیازی کا خیال نہ ہو، اے ہمارے رب!“

باب ۱۲۸۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد جب تم کھانا کھا چکو تو وہاں سے اٹھ جاؤ ۱۷۸۰۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں پردہ کے حکم کے بارے میں زیادہ جانتا ہوں، ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بھی مجھ سے اس کے بارے میں پوچھا کرتے تھے۔ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی شادی کا موقعہ تھا، آنحضور ﷺ نے ان سے نکاح مدینہ منورہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا۔

## باب ۱۲۸۶۔ الْمِنْدِيلُ

(۱۷۷۸) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنِ الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ فَقَالَ لَا قَدُّكُنَا زَمَانَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَجِدُ مِثْلَ ذَلِكَ مِنَ الطَّعَامِ إِلَّا قَلِيلًا فَإِذَا نَحْنُ وَجَدْنَاهُ لَمْ يَكُنْ لَنَا مَنَادِيلٌ إِلَّا أَكْفَنَّا وَسَوَاعِدُنَا وَأَقْدَامُنَا ثُمَّ نَصَلَّى وَلَا نَتَوَضَّأُ۔

## باب ۱۲۸۷۔ مَا يَقُولُ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ

(۱۷۷۹) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رُفِعَ مَائِدَتُهُ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُودَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنَى عَنْهُ رَبَّنَا

وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ وَقَالَ مَرَّةً إِذَا رُفِعَ مَائِدَتُهُ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَفَانَا وَارَوَانَا غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مَكْفُورٍ وَقَالَ مَرَّةً لَكَ الْحَمْدُ رَبَّنَا غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُودَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنَى رَبَّنَا۔

## باب ۱۲۸۸۔ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا

(۱۷۸۰) عَنْ أَنَسٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِالْحَجَابِ كَانَ أَبِي بْنُ كَعْبٍ يَسْأَلُنِي عَنْهُ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا بِزَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ وَكَانَ تَزَوَّجَهَا بِالْمَدِينَةِ



میں کیا تھا۔ دن چڑھنے کے بعد حضور اکرم ﷺ نے لوگوں کی کھانے کی دعوت کی تھی۔ آنحضور ﷺ بیٹھے ہوئے تھے، اور آپ ﷺ کے ساتھ بعض اور صحابہؓ بھی بیٹھے ہوئے تھے، اس وقت تک دوسرے لوگ (کھانے سے فارغ ہو کر) جا چکے تھے۔ آخر آنحضور ﷺ بھی کھڑے ہو گئے اور چلتے رہے، میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ چلتا رہا۔ آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے پر پہنچے، پھر آپ نے خیال کیا کہ وہ لوگ (بھی جو کھانے کے بعد گھر میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے) جا چکے ہوں گے (اس لئے واپس تشریف لائے) میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ واپس آیا، لیکن وہ لوگ اب بھی اسی جگہ بیٹھے تھے، آپ پھر واپس آ گئے، میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ واپس آیا۔ آپ ﷺ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ پر پہنچے۔ پھر آپ ﷺ وہاں سے واپس ہوئے، میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھا۔ اب وہ لوگ جا چکے تھے، اس کے بعد آنحضور ﷺ نے اپنے اور میرے درمیان پردہ لٹکالیا اور پردہ کی آیت نازل ہوئی۔

### عقیقہ کا بیان

باب ۱۲۸۹۔ اگر مولود کے عقیقہ کا ارادہ نہ ہو تو پیدائش کے دن ہی اس کا نام رکھنا اور اس کی تحنیک

۱۷۸۱۔ حضرت ابو موسیٰ نے بیان کیا کہ میرے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا تو میں اسے لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آنحضور ﷺ نے اس کا نام ابراہیم رکھا، اور کھجور کو اپنے دہان مبارک میں نرم کر کے اسے چٹایا (تحنیک) اور اس کے لئے برکت کی دعا کی۔ پھر مجھے دے دیا۔

۱۷۸۲۔ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ مکہ میں آپ کے پیٹ میں تھے، آپ نے بیان کیا کہ پھر میں (جب ہجرت کے ارادہ سے) نکلی تو زمانہ ولادت قریب تھا، مدینہ منورہ پہنچ کر پہلی منزل قباء میں کی اور یہیں عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔ پھر میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بچہ لے کر حاضر ہوئی اور سے آپ ﷺ کی گود میں رکھ دیا۔ پھر آنحضور ﷺ نے کھجور طلب فرمائی اور اسے چبا دیا اور بچہ کے منہ میں اپنا تھوک ڈال دیا۔ چنانچہ پہلی چیز جو بچہ کے پیٹ میں گئی وہ حضور اکرم ﷺ کا تھوک تھا، پھر آپ نے کھجور سے تحنیک کی اور اس کے لئے برکت کی دعا کی۔ یہ سب سے پہلا بچہ تھا جو

فَدَعَا النَّاسَ لِلطَّعَامِ بَعْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسَ مَعَهُ رَجُلَانِ بَعْدَ مَقَامِ الْقَوْمِ حَتَّى قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَشَى وَمَشِيَتْ مَعَهُ حَتَّى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ ثُمَّ ظَنَّ أَنَّهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعَتْ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ مَكَانَهُمْ فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ قَدْ قَامُوا فَضْرَبَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ سِتْرًا وَأُنْزِلَ الْحِجَابُ۔

### کتاب العقیقہ

باب ۱۲۸۹۔ تَسْمِيَةُ الْمَوْلُودِ غَدَاةً يُوَلَّدُ لِمَنْ لَمْ يُعَقِّ عَنْهُ وَتَحْنِيكُهُ

(۱۷۸۱) عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَلَدَنِي غُلَامٌ فَاتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ فَحَنَكُهُ بِتَمْرَةٍ وَدَعَّاهُ بِالْبَرَكَةِ وَدَفَعَهُ إِلَيَّ۔

(۱۷۸۲) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ قَالَتْ فَخَرَجْتُ وَأَنَا مَتَمُّ فَاتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَزَلْتُ قُبَاءَ فَوَلَدْتُ بِقُبَاءٍ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ فِي حُجْرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِيهِ وَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ رِيقُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَنَكُهُ بِالتَّمْرَةِ ثُمَّ دَعَّاهُ فَبَرَكَ عَلَيْهِ وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُودٍ وَلِدَ فِي الْإِسْلَامِ فَفَرِحُوا بِهِ فَرَحًا شَدِيدًا لِأَنَّهُمْ قِيلَ لَهُمْ أَنَّ الْيَهُودَ قَدْ سَحَرَتْكُمْ فَلَا



يُولَدُ لَكُمْ۔

اسلام میں (ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں پیدا ہوا) صحابہؓ اس سے بہت خوش ہوئے، کیونکہ یہ افواہ پھیلائی جا رہی تھی کہ یہودیوں نے تم مسلمانوں پر جادو کر دیا ہے، اس لئے تمہارے یہاں کوئی بچہ نہیں پیدا ہوگا

باب ۱۲۹۰۔ عقیقہ میں بچہ سے گندگی کو دور کرنا

۱۷۸۳۔ حضرت سلمان بن عامر الضبی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا کہ بچہ کے ساتھ عقیقہ لگا ہوا ہے، اس لئے اس کی طرف سے جانور ذبح کرو اور اس کی گندگی کو دور کرو۔

باب ۱۲۹۱۔ فرع

۱۷۸۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا (اسلام میں) فرع اور عتیرہ نہیں ہیں۔ ”فرع“ (اونٹنی کے) سب سے پہلے بچہ کو کہتے تھے جسے (جاہلیت میں) لوگ اپنے بتوں کے لئے ذبح کرتے تھے اور ”عتیرہ“ کو رجب میں (ذبح کیا جاتا تھا)۔

ذبیحہ اور شکار کا حکم

باب ۱۲۹۲۔ شکار پر بسم اللہ پڑھنا

۱۷۸۵۔ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے دھاری دار لکڑی سے شکار کے متعلق پوچھا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر اس کی دھار شکار کو لگ جائے اور اس سے وہ مر جائے تو کھاؤ، لیکن اگر اس کی چوڑائی شکار کو لگے (اور اس سے وہ مر جائے تو نہ کھاؤ) کیونکہ وہ بوجھ سے مرا ہے، اور میں نے آنحضور ﷺ سے کتے کے شکار کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ جسے وہ تمہارے لئے رکھے (اور خود نہ کھائے) اسے کھاؤ، کیونکہ کتے کے شکار کو پکڑ لینا بھی ذبح کرنے کے درجہ میں ہے اور تم اپنے کتے یا کتوں کے ساتھ کوئی دوسرا کتا بھی پاؤ اور تمہیں اندیشہ ہو کہ تمہارے کتے نے شکار اس دوسرے کے ساتھ پکڑا ہوگا، اور کتا شکار کو مار چکا ہو، تو ایسا شکار نہ کھاؤ، کیونکہ تم نے اللہ کا نام (بسم اللہ) اپنے کتے پر لیا تھا، دوسرے کتے پر نہیں لیا تھا۔

باب ۱۲۹۳۔ تیرکمان سے شکار

۱۷۸۶۔ حضرت ابو ثعلبہ خثنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی اے اللہ کے نبی! ہم اہل کتاب کی ہستی میں رہتے ہیں، تو کیا ہم ان

باب ۱۲۹۰۔ إِمَا طَةُ الْأَذَى عَنِ الصَّبِيِّ فِي الْعَقِيقَةِ (۱۷۸۳) عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الصَّبِيِّ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةً فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا وَامِيطُوا عَنْهُ الْأَذَى۔

باب ۱۲۹۱۔ الْفَرَعُ

(۱۷۸۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ وَالْفَرَعُ أَوَّلُ النَّسَاجِ كَانُوا يُذْبِحُونَهُ لَطَوَاغِيَّتِهِمْ وَالْعَتِيرَةُ فِي رَجَبٍ۔

كِتَابُ الذَّبَائِحِ وَالصَّيْدِ

باب ۱۲۹۲۔ التَّسْمِيَةُ عَلَى الصَّيْدِ

(۱۷۸۵) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ قَالَ مَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْهُ وَمَا أَصَابَ بِعَرَضِهِ فَهُوَ وَقِيدٌ وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ فَقَالَ مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَكُلْ فَإِنَّ أَحْذَ الْكَلْبِ ذِكَاةٌ وَإِنْ وَجَدْتَ مَعَ كَلْبِكَ أَوْ كِلَابَكَ كَلْبًا غَيْرَهُ فَخَشِيتُ أَنْ يَكُونَ أَخَذَهُ مَعَهُ وَقَدْ قَتَلَهُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا ذَكَرْتُ اسْمَ اللَّهِ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْهُ عَلَى غَيْرِهِ۔

باب ۱۲۹۳۔ صَيْدُ الْقَوْسِ

(۱۷۸۶) عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُسَنِيِّ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّا بَارِضٌ قَوْمِ أَهْلِ الْكِتَابِ



کے برتن میں (جس میں وہ سور کا گوشت بھی کھاتے ہوں گے اور شراب وغیرہ دوسری حرام چیزیں کھاتے پیتے ہوں گے) کھا سکتے ہیں؟ اور ہم شکار گاہ کے قریب رہتے ہیں، میں تیر کمان سے بھی شکار کرتا ہوں اور اپنے اس کتے سے بھی جو سکھایا ہوا نہیں ہے اور اس کتے سے بھی جو سکھایا ہوا ہے۔ تو اس میں سے کس کا کھانا میرے لئے جائز ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تم نے جو اہل کتاب کے برتن کا ذکر کیا ہے تو اگر تمہیں اس کے سوا کوئی اور برتن مل سکے تو اس میں نہ کھاؤ، لیکن تمہیں کوئی دوسرا برتن نہ ملے تو ان کے برتن کو دھو کر اس میں کھا سکتے ہو اور جو شکار تم اپنی تیر کمان سے کرو اور تیر پھینکتے وقت (اللہ کا نام لیا ہو تو اس کا شکار) کھا سکتے ہو اور جو شکار تم نے اپنے تربیت یافتہ کتے سے کیا ہو اور اس پر بسم اللہ پڑھی ہو تو اسے کھا سکتے ہو۔ اور جو شکار تم نے غیر تربیت یافتہ (شکار کے لئے) کتے سے کیا ہو اور شکار خود ذبح کیا ہو تو اسے کھا سکتے ہو۔

#### باب ۱۲۹۴۔ کنکری اور غلے کا شکار

۱۷۸۷۔ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو کنکری پھینکتے دیکھا تو فرمایا کہ کنکری نہ پھینکو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے کنکری پھینکنے سے منع کیا ہے۔ یا (آپ نے بیان کیا کہ) آنحضور ﷺ کنکری پھینکنے کو ناپسند فرماتے تھے اور فرمایا کہ اس سے نہ شکار کیا جاسکتا ہے اور نہ دشمن کو کوئی نقصان پہنچایا جاسکتا ہے۔ البتہ یہ کبھی دانت توڑ دیتی ہے اور آنکھ پھوڑ دیتی ہے۔ اس کے بعد آپ نے اس شخص کو کنکری پھینکتے دیکھا تو فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی حدیث نہیں سنا رہا ہوں کہ آپ نے کنکری پھینکنے سے منع کیا، یا کنکری پھینکنے کو ناپسند کیا اور تم اب بھی پھینکے جا رہے ہو، میں تم سے اتنے دنوں تک گفتگو نہیں کروں گا۔

#### باب ۱۲۹۵۔ جس نے اپنا کتا پالا جو نہ شکار

کے لئے تھا اور نہ مویشی کی حفاظت کے لئے

۱۷۸۸۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جس نے ایسا کتا پالا جو نہ مویشی کی حفاظت کے لئے تھا اور نہ شکار کے لئے تو روزانہ اس کے عمل سے دو قیراط کی کمی ہو جاتی ہے۔

#### باب ۱۲۹۶۔ جب شکار شکاری کو دو یا تین دن کے بعد ملے

۱۷۸۹۔ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم نے شکار تیر سے مارا، پھر وہ شکار تمہیں دو یا تین دن

افنا کُلْ فِیْ اَنْتِہُمْ وَبَارِضٍ صَیْدٍ اَصِیْدُ بِقَوْسِیْ وَبِکَلْبِیْ الَّذِیْ لَیْسَ بِمُعَلِّمٍ وَبِکَلْبِیْ الْمُعَلِّمِ فَمَا یُضْلِحْ لِیْ قَالَ اَمَامَا ذَكَرْتَ مِنْ اَهْلِ الْکِتَابِ فَاِنْ وَجَدْتُمْ غَیْرَهَا فَلَا تَاْكُلُوْا فِیْہَا وَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاغْسِلُوْہَا وَکُلُوْا فِیْہَا وَمَا صِیْدَتْ بِقَوْسِکَ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰہِ فَکُلْ وَمَا صِیْدَتْ بِکَلْبِکَ الْمُعَلِّمِ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰہِ فَکُلْ وَمَا صِیْدَتْ بِکَلْبِکَ غَیْرِ مُعَلِّمٍ فَادْرُکْتَ ذَکَاتَہُ فَکُلْ۔

#### باب ۱۲۹۴۔ الْخَذْفُ وَالْبُنْدَقَةُ

(۱۷۸۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ: لَا تَخْذِفْ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْخَذْفِ أَوْ كَانَ يَكْرَهُ الْخَذْفَ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يُصَادُ بِهِ صَيْدٌ وَلَا يُنْكِي بِهِ عَدُوٌّ وَلَكِنَّهَا قَدْ تَكْسِرُ السِّنَّ وَتَفْقَأُ الْعَيْنَ ثُمَّ رَأَاهُ بَعْدَ ذَلِكَ يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ: أَحَدَّثَكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْخَذْفِ أَوْ كَرِهَ الْخَذْفَ وَأَنْتَ تَخْذِفُ لَا أَكَلِمَكَ كَذَا وَكَذَا۔

#### باب ۱۲۹۵۔ مَنْ اقْتَنَى كَلْبًا

لَيْسَ بِكَلْبٍ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ

(۱۷۸۸) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اقْتَنَى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبٍ مَاشِيَةٍ أَوْ ضَارِيَةٍ نَقَصَ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهِ قِيرَاطَانِ۔

#### باب ۱۲۹۶۔ الصَّيْدُ إِذَا غَابَ عَنْهُ يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً

(۱۷۸۹) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَإِنْ رَمَيْتَ الصَّيْدَ



فَوَجَدْتُهُ، بَعْدَ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ أَيْسَ بِهِ إِلَّا أَثَرُ سَهْمِكَ  
فَكُلْ وَإِنْ وَقَعَ فِي الْمَاءِ فَلَا تَأْكُلْ

بعد ملا، اور اس پر تمہارے تیر کے نشان کے سوا اور کوئی دوسرا نشان نہیں ہے  
تو ایسا شکار کھاؤ، لیکن اگر وہ پانی میں گر گیا ہو تو نہ کھاؤ۔

## باب ۱۲۹۷. أَكْلُ الْجَرَادِ

(۱۷۹۰) عَنْ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ  
غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ  
أَوْ سِتًّا كُنَّا نَأْكُلُ مَعَهُ الْجَرَادَ -

باب ۱۲۹۷۔ ٹڈی کھانا  
۱۷۹۰۔ حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے  
ساتھ سات یا چھ غزووں میں شریک ہوئے، ہم آنحضور ﷺ کے ساتھ  
ٹڈی کھاتے تھے۔

## باب ۱۲۹۸. النَّحْرُ وَالذَّبْحُ

(۱۷۹۱) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
قَالَتْ ذَبَحْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَرَسًا وَنَحْنُ بِالْمَدِينَةِ فَآكَلْنَاهُ

باب ۱۲۹۸۔ نحر اور ذبح  
۱۷۹۱۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ  
میں ہم نے ایک گھوڑا ذبح کیا اور اس کا گوشت کھایا، اس وقت ہم مدینہ  
میں تھے۔

## باب ۱۲۹۹. مَا يَكُونُ مِنَ

## الْمُثَلَّةِ وَالْمَصْبُورَةِ وَالْمُجَثَّمَةِ

(۱۷۹۲) عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ  
كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَمَرُّوا بِفَتِيَّةٍ أَوْ بَنَفَرٍ نَصَبُوا دَجَاجَةً  
يَرْمُونَهَا فَلَمَّا رَأَوْا ابْنَ عُمَرَ تَفَرَّقُوا عَنْهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ  
مَنْ فَعَلَ هَذَا إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ  
فَعَلَ هَذَا -

## باب ۱۲۹۹۔ زندہ جانور کے پاؤں وغیرہ کا ٹٹا، بند کر کے

تیر مارنا یا باندھ کر اسے تیروں کا نشانہ بنانا پسندیدہ ہے

۱۷۹۲۔ حضرت سعید بن جبیرؓ نے فرمایا کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کے  
ساتھ تھا۔ وہ چند جوانوں یا (یہ کہا کہ) چند آدمیوں کے پاس سے  
گذرے جنہوں نے ایک مرغی باندھ رکھی تھی اور اس پر تیر کا نشانہ کر رہے  
تھے۔ جب انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو وہاں سے بھاگ  
گئے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ کون کر رہا تھا؟ ایسا کرنے والوں پر  
نبی کریم ﷺ نے لعنت بھیجی ہے۔

(۱۷۹۳) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
عَنْهُمَا) قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَثَلَ  
بِالْحَيَوَانِ -

۱۷۹۳۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ایسے  
شخص پر لعنت بھیجی ہے جو کسی زندہ جانور کے پاؤں یا دوسرے اعضاء  
کا ٹ ڈالے۔

## باب ۱۳۰۰. الدَّجَاجُ

(۱۷۹۴) عَنْ أَبِي مُوسَى يَعْنِي الْأَشْعَرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ دَجَاجًا -

## باب ۱۳۰۰۔ مرغی

۱۷۹۴۔ حضرت ابو موسیٰ یعنی الاشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں  
نے رسول اللہ ﷺ کو مرغی کھاتے دیکھا ہے۔

## باب ۱۳۰۱. أَكْلُ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ

(۱۷۹۵) عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ -

باب ۱۳۰۱۔ ہر دندان نیش درندے کے گوشت کھانے کے متعلق  
۱۷۹۵۔ حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے دندان  
نیش درندوں کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا۔

فائدہ:- ”دندان نیش، ذی ناب“ کا ترجمہ ہے، اس سے مراد ایسے دانت ہیں، جس سے درندہ جانور یا پرندہ اپنے شکار کو زخمی کر لیتا ہے۔ ورنہ  
دانت تو تمام جانوروں ہی کے ہوتے ہیں اور ان سے وہ کھانا کھاتے ہیں۔



## باب ۱۳۰۲. الْمِسْك

(۱۷۹۶) عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالسُّوءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِحِ الْكَبِيرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ إِمَّا أَنْ يُحْدِثَكَ وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً وَنَافِحُ الْكَبِيرِ إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ رِيحًا خَبِيثَةً

## باب ۱۳۰۲. مشک

۱۷۹۶۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، نیک اور برے ہم نشین کی مثال، مشک ساتھ رکھنے والے اور بھٹی دھونکنے والے جیسی ہے (جس کے پاس مشک ہے اور تمہیں اس کی ہم نشینی حاصل ہے) وہ اس میں سے یا تمہیں کچھ تحفہ کے طور پر دے گا، یا تم اس سے خرید سکو گے یا (کم از کم) تم اس کی عمدہ خوشبو سے تو محفوظ ہو گے ہی اور بھٹی دھونکنے والا تمہارے کپڑے (بھٹی کی آگ سے) جلادے گا یا تمہیں اس کے پاس سے ایک ناگوار بد بو ملے گی۔

## باب ۱۳۰۳. الْوَسْمُ وَالْعَلَمُ فِي الصُّورَةِ

(۱۷۹۷) عَنْ ابْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا) أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ تُعْلَمَ الصُّورَةُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُضْرَبَ۔

## باب ۱۳۰۳۔ جانوروں کے چہروں پر داغدار نشانی لگانا

۱۷۹۷۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ آپ چہرے پر نشان لگانے کو ناپسند کرتے تھے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے چہرے پر مارنے سے منع کیا ہے۔

## کِتَابُ الْأَضَاحِي

باب ۱۳۰۴. مَا يُؤْكَلُ مِنْ لَحُومِ الْأَضَاحِيِّ وَمَا يُتَزَوَّدُ مِنْهَا (۱۷۹۸) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ضَحَّى مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحَنَّ بَعْدَ ثَلَاثَةٍ وَفِي بَيْتِهِ مِنْهُ شَيْءٌ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَفْعُ كَمَا فَعَلْنَا عَامَ الْمَاضِي؟ قَالَ كُلُّوا وَأَطْعِمُوا وَادَّخِرُوا فَإِنَّ ذَلِكَ الْعَامَ كَانَ بِالنَّاسِ جَهْدٌ فَأَرَدْتُ أَنْ تُعِينُوا فِيهَا

## قربانی کے مسائل

باب ۱۳۰۴۔ قربانی کا کتنا گوشت کھایا جائے اور کتنا جمع کیا جائے ۱۷۹۸۔ حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جس نے تم میں سے قربانی کی تو تیسرے دن اس کے گھر میں قربانی کے گوشت میں کچھ بھی باقی نہ رہنا چاہئے۔ دوسرے سال صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا ہم اس سال بھی وہی کریں جو پچھلے سال کیا تھا (کہ تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت نہ رکھیں) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اب کھاؤ، کھلاؤ اور جمع کرو۔ پچھلے سال تو چونکہ لوگ تنگی اور معاشی مشکلات میں گھرے ہوئے تھے اس لئے میں نے چاہا کہ تم لوگوں کی مشکلات میں مدد کرو۔

(۱۷۹۹) عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَاكُمْ عَنْ صِيَامِ هَذَيْنِ الْعِيدَيْنِ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَيَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَأَمَّا الْآخَرُ فَيَوْمٌ تَأْكُلُونَ نُسُكَكُمْ۔

۱۷۹۹۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ سے پہلے عید کی نماز پڑھی، پھر لوگوں کے سامنے خطبہ دیا اور فرمایا، اے لوگو!، رسول اللہ ﷺ نے تمہیں ان دو عیدوں میں روزہ رکھنے سے منع کیا ہے۔ ایک تو وہ دن ہے جس دن تم (رمضان کے) روزے پورے کر کے افطار کرتے ہو (عید الفطر) اور دوسرا تمہاری قربانی کا دن ہے۔



## کتاب الاشریہ

باب ۱۳۰۵. وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّمَا الْخَمْرُ  
وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ  
عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

(۱۸۰۰)۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ  
الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مِنْهَا حُرِمَ فِي الْآخِرَةِ۔

(۱۸۰۱) قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزْنِي مَنْ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا  
يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ  
السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ۔

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ وَلَا يَنْتَهَبُ نُهْبَةً  
ذَاتَ شَرَفٍ يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ أَبْصَارَهُمْ فِيهَا حِينَ  
يَنْتَهَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ۔

باب ۱۳۰۶. الْخَمْرُ مِنَ الْعَسَلِ وَهُوَ الْبَتَعُ

(۱۸۰۲) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَأَلَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبَتَعِ وَهُوَ نَبِيذُ  
الْعَسَلِ وَكَانَ أَهْلُ الْيَمَنِ يَشْرَبُونَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ۔

باب ۱۳۰۷. مَا جَاءَ فِيمَنْ يَسْتَحِلُّ الْخَمْرَ

(۱۸۰۳) عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْأَشْعَرِيِّ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) أَنَّهُ  
سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِيَكُونَنَّ مِنْ  
أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّونَ الْحِرَّ وَالْحَرِيرَ وَالْخَمْرَ  
وَالْمَعَارِفَ وَلَيُنْزِلَنَّ أَقْوَامٌ إِلَى جَنْبِ عِلْمٍ يَرُوحُ عَلَيْهِمْ  
بِسَارِحَةٍ لَهُمْ يَأْتِيهِمْ يَعْنِي الْفَقِيرَ لِحَاجَةٍ فَيَقُولُوا  
أَرْجِعْ إِلَيْنَا غَدًا فَيُبَيِّتُهُمُ اللَّهُ وَيَضَعُ الْعِلْمَ وَيَمْسُخُ  
آخِرِينَ قِرْدَةً وَخَنَا زِيرًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

## مشروبات کا بیان

باب ۱۳۰۵۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ  
بلاشبہ شراب، جوا، بت اور پانسے گندگی ہیں، شیطان  
کے کام، پس تم ان سے بچتے رہو، تاکہ تم فلاح پاؤ

۱۸۰۰۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے  
فرمایا، جس نے دنیا میں شراب پی اور پھر اس سے توبہ نہیں کی، تو آخرت  
میں اس سے محروم رہے گا۔

۱۸۰۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد  
فرمایا کوئی شخص مومن باقی رہتے ہوئے زنا نہیں کرتا، کوئی شرابی مومن باقی  
رہتے ہوئے شراب نہیں پیتا، کوئی چور مومن باقی رہتے ہوئے چوری نہیں  
کرتا۔ نیز حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص (دن  
دھاڑے) اگر کسی بڑی پونجی کو اس طرح لوٹتا ہے کہ لوگ دیکھتے کے دیکھتے  
رہ جائیں، تو وہ مومن رہتے ہوئے یہ لوٹ، غارت گری نہیں کرتا۔

باب ۱۳۰۶۔ شہد کی شراب اسے ”بتع“ کہتے تھے

۱۸۰۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے  
”بتع“ کے متعلق سوال کیا گیا، یہ مشروب شہد سے تیار کیا جاتا تھا اور یمن  
میں اس کا عام رواج تھا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جو مشروب بھی نشہ آور  
ہو وہ حرام ہے۔

باب ۱۳۰۷۔ جو شخص شراب کا نام بدل کر اسے حلال کر لے

۱۸۰۳۔ حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے سنا  
آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں ایسے لوگ پیدا ہو جائیں گے جو  
زنا، ریشم، شراب اور گانے بجانے کو حلال بنالیں گے اور کچھ لوگ پہاڑ کی  
چوٹی پر چلے جائیں گے، چرواہے ان کے مویشی صبح و شام لائیں، لے  
جائیں گے۔ ان کے پاس ایک محتاج اپنی ضرورت لے کر جائے گا تو وہ  
اس سے کہیں گے کہ کل آنا۔ لیکن اللہ تعالیٰ رات ہی کو ان کو ہلاک کر دے  
گا، پہاڑ کو گرا دے گا۔ اور بہت سوں کو قیامت تک کے لئے بندر اور سوا  
کی صورت میں مسخ کر دے گا۔



باب ۱۳۰۸. اِلَّا نُبَادِ فِي الْاَوْعِيَةِ وَالتَّوْرِ

(۱۸۰۴) عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُرْسِهِ فَكَانَتْ امْرَأَتُهُ خَادِمُهُمْ وَهِيَ الْعُرُوسُ قَالَتْ أَتَدْرُونَ مَا سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْقَعْتُ لَهُ تَمْرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْرِ-

باب ۱۳۰۸۔ برتنوں اور پتھر کے پیالوں میں نبیذ بنانا  
۱۸۰۴۔ حضرت ابوسعید ساعدی رضی اللہ عنہ آئے اور نبی کریم ﷺ کو اپنے ولیمہ کی دعوت دی، ان کی بیوی ہی کام کر رہی تھیں، حالانکہ وہ نئی دلہن تھیں۔ (راوی سہیل رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ تمہیں معلوم ہے انہوں نے آنحضور ﷺ کو کیا پلایا تھا؟ آنحضور ﷺ کے لئے انہوں نے پتھر کے پیالے میں رات کے وقت کھجور بھگو دی تھی (اور صبح کو اس کا میٹھا مشروب آپ کے پینے کے لئے پیش کیا۔)

باب ۱۳۰۹. تَرْخِصِ النَّبِيِّ ﷺ

فِي الْاَوْعِيَةِ وَالظُّرُوفِ بَعْدَ النَّهْيِ

(۱۸۰۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ كُلُّ النَّاسِ يَجِدُ سِقَاءً فَرَخَّصَ لَهُمْ فِي الْحَجَرِ غَيْرِ الْمُزَفَّتِ

باب ۱۳۰۹۔ ممانعت کے چند مخصوص برتنوں کے استعمال کی نبی کریم ﷺ کی طرف سے اجازت  
۱۸۰۵۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب نبی کریم ﷺ نے مشک کے استعمال کی ممانعت کی تو آنحضور ﷺ سے عرض کیا گیا کہ ہر شخص کو مشک میسر نہیں ہے۔ چنانچہ آنحضور ﷺ نے گھرے کی اجازت دے دی، بشرطیکہ اس میں مزفت (تارکول جیسی ایک چیز) لگا ہونہ اہو۔

فائدہ:- اس حدیث کے راوی سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ کے اکثر شاگردوں نے ”سقیاء“ (مشک) کی بجائے ”اوعیۃ“ (برتن) کے لفظ کی روایت کی ہے۔ اور یہی روایت صحیح ہے۔ کیونکہ حضور اکرم ﷺ نے مشک کے استعمال کی کبھی ممانعت نہیں کی تھی بلکہ آپ نے ان برتنوں کے استعمال کی ممانعت کی تھی جن میں عرب شراب بناتے تھے۔ یہ خاص قسم کے برتن تھے جن میں شراب جلدی تیار ہو جاتی تھی۔ جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو ابتداءً ان برتنوں کے استعمال کی بھی ممانعت کر دی گئی۔ لیکن بعد میں اجازت دے دی گئی۔ شراب عربوں کی گٹھی میں پڑی ہوئی ہے۔ اس عادت کو نبی و بن سے اکھاڑنے کے لئے ابتداءً میں زیادہ سختی کی گئی اور وہ برتن بھی ہٹا دیئے گئے جس سے اس کی یاد تازہ ہوتی۔

باب ۱۳۱۰. مَنْ رَأَى أَنْ

لَا يَخْلُطُ الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ إِذَا كَانَ مُسْكِرًا

(۱۸۰۶) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ التَّمْرِ وَالزَّهْوِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيبِ وَلْيَنْبَذْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَّةٍ-

باب ۱۳۱۰۔ جن کی رائے میں کچی کھجور کے شیرہ کو پکی کھجور کے شیرہ میں نہ ملایا جائے اگر اس سے نشہ پیدا ہوتا ہو

۱۸۰۶۔ حضرت عبد اللہ بن ابی قتادہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے اس کی ممانعت کی تھی کہ پختہ کھجور اور کشمش (کے نبیذ کو ملایا جائے) بلکہ ان میں سے ہر ایک کا نبیذ الگ الگ بنانا چاہئے۔

باب ۱۳۱۱. شُرْبُ اللَّبَنِ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى

مَنْ بَيْنَ فَرْثٍ وَدَمٍ لَبَنًا خَالِصًا سَائِغًا لِلشَّارِبِينَ

(۱۸۰۷) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ أَبُو حَمِيدٍ بِقَدْحٍ مِّنْ لَّبَنِ مِنَ النَّقِيعِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا خَمْرَتُهُ، وَلَوْ أَنَّ نَعْرَضَ عَلَيْهِ عُودًا-

باب ۱۳۱۱۔ دودھ پینا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”لید اور خون کے درمیان سے خالص دودھ پینے والوں کے لئے خوشگوار

۱۸۰۷۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو حمید رضی اللہ عنہ مقام نقیع سے دودھ کا ایک پیالہ لائے تو آنحضور ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اسے ڈھک کیوں نہیں لیا۔ ایک لکڑی اس پر رکھ لیتے۔

۱۸۰۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

(۱۸۰۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ



نے فرمایا، کیا ہی عمدہ صدقہ خوب دودھ دینے والی اونٹنی ہے جو کچھ دنوں کے لئے کسی کو عطیہ کے طور پر دی گئی ہو اور خوب دودھ دینے والی بکری جو کچھ دنوں کے لئے عطیہ کے طور پر دی گئی ہو (تا کہ اس کے دودھ سے فائدہ اٹھایا جاسکے) جس سے صبح و شام دودھ نکالا جائے۔

### باب ۱۳۱۲۔ دودھ کے ساتھ پانی کی آمیزش

۱۸۰۹۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم ﷺ قبیلہ انصار کے ایک صحابی کے یہاں تشریف لے گئے، آنحضور ﷺ کے ساتھ آپ کے ایک رفیق (ابو بکر رضی اللہ عنہ) بھی تھے۔ ان سے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اگر تمہارے یہاں اسی رات کا پانی کسی مشکیزہ میں رکھا ہوا ہو (تو ہمیں پلاؤ) ورنہ ہم منہ لگا کے پانی پی لیں گے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ صاحب (جن کے یہاں آنحضور ﷺ تشریف لے گئے تھے) اپنے باغ میں پانی دے رہے تھے، بیان کیا کہ ان صاحب نے کہا کہ یا رسول اللہ! میرے پاس رات کا پانی موجود ہے، آپ چھپر میں تشریف لے چلیں، بیان کیا کہ پھر وہ ان دونوں حضرات کو ساتھ لے کر گئے۔ پھر انہوں نے ایک پیالہ میں پانی لیا اور اپنی ایک دودھ دینے والی بکری کا اس میں دودھ نکالا۔ بیان کیا کہ آنحضور ﷺ نے اسے پیا، اس کے بعد آپ ﷺ کے رفیق نے پیا۔

### باب ۱۳۱۳۔ کھڑے ہو کر پینا

۱۸۱۰۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ مسجد کوفہ کے صحن میں کھڑے تھے اور آپ نے کھڑے ہو کر پیا اور فرمایا کہ کچھ لوگ کھڑے ہو کر پینے کو مکروہ سمجھتے ہیں، حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے جس طرح تم نے مجھے اس وقت کرتے دیکھا۔ (کھڑے ہو کر پیتے)۔

۱۸۱۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پیا۔

### باب ۱۳۱۴۔ مشک میں منہ لگا کر پینا

۱۸۱۲۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے مشکوں میں اختناث سے منع فرمایا۔ یعنی مشک کا منہ کھول کر اس میں (منہ لگا کر) پینے سے۔

۱۸۱۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مشک کے منہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعَمَ الصَّدَقَةُ اللَّقْحَةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً وَالشَّاةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةٌ تَغْدُو بِنَاءً وَتَرُوحُ بِأَحْرَ

### باب ۱۳۱۲۔ شَرِبَ اللَّبَنُ بِالْمَاءِ

(۱۸۰۹) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ هَذِهِ اللَّيْلَةَ فِي شَنَّةٍ وَإِلَّا كَرَعْنَا قَالَ وَالرَّجُلُ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِي حَائِطِهِ قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عِنْدِي مَاءٌ بَائِتٌ فَأَنْطَلَقَ إِلَى الْعَرِيشِ قَالَ فَأَنْطَلَقَ بِهِمَا فَسَكَبَ فِي قَدَحٍ ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ لَهُ قَالَ فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ ثُمَّ شَرِبَ الَّذِي جَاءَ مَعَهُ۔

### باب ۱۳۱۳۔ الشُّرْبُ قَائِمًا

(۱۸۱۰) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى بَابِ الرَّحْبَةِ فَشَرِبَ قَائِمًا فَقَالَ إِنْ نَاسًا يَكْرَهُ أَحَدُهُمْ أَنْ يَشْرَبَ وَهُوَ قَائِمٌ وَإِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ كَمَا رَأَيْتُمُونِي فَعَلْتُ۔

(۱۸۱۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا) قَالَ شَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا مِّنْ زَمْزَمَ

### باب ۱۳۱۴۔ اخْتِنَاثُ الْأَسْقِيَةِ

(۱۸۱۲) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ يَعْنِي أَنْ تُكْسَرَ أَفْوَاهُهَا فَيُشْرَبَ مِنْهَا۔

(۱۸۱۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) نَهَى رَسُولُ



اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فَمِ الْقُرْبَةِ  
أَوِ السِّقَاءِ وَأَنْ يَمْنَعَ جَارَهُ أَنْ يَغْزِرَ خَشْبَةً فِي دَارِهِ

باب ۱۳۱۵. الشُّرْبُ بِنَفْسَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ.

(۱۸۱۴) عَنْ أَنَسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ ثَلَاثًا.

باب ۱۳۱۶. اِنْيَةِ الْفِضَّةِ

(۱۸۱۵) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِي يَشْرَبُ فِي إِنَاءِ الْفِضَّةِ إِنَّمَا يُجْرَجُ فِي بَطْنِهِ نَارُ جَهَنَّمَ

كِتَابُ الْمَرَضِيِّ

باب ۱۳۱۷. مَا جَاءَ فِي كَفَّارَةِ الْمَرَضِ

(۱۸۱۶) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ وَلَا هَمٍّ وَلَا حُزْنٍ وَلَا أَذًى وَلَا غَمٍّ حَتَّى الشُّوْكَةِ يُشَاكُهَا إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ.

(۱۸۱۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ مِنْ حَيْثُ اتَّتَاهَا الرِّيحُ كَفَّاتُهَا فَإِذَا اعْتَدَلَتْ تَكْفَأُ بِالْبَلَاءِ وَالْفَاجِرُ كَالْأَرْزَةِ صَمَاءً مُعْتَدِلَةً حَتَّى يَقْضِمَهَا اللَّهُ إِذَا شَاءَ.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُصَبِّ مِنْهُ

باب ۱۳۱۸. شِدَّةُ الْمَرَضِ

(۱۸۱۸) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشَدَّ عَلَيْهِ الْوَجْعُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۱۸۱۹) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَتَيْتُ النَّبِيَّ

پانی پینے کی ممانعت کی تھی اور (اس سے بھی آپ نے منع فرمایا تھا کہ) کوئی شخص اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں کھوئی گاڑنے سے روکے۔

باب ۱۳۱۵۔ دو تین سانس میں پینا

۱۸۱۴۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ (دو یا تین سانس میں پانی پیتے تھے اور) فرمایا کہ نبی کریم ﷺ تین سانس میں پانی پیتے تھے۔

باب ۱۳۱۶۔ چاندی کے برتن

۱۸۱۵۔ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا، جو شخص چاندی کے برتن میں کوئی چیز پیتا ہے تو وہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ بھڑکاتا ہے۔

بیماروں اور طب کا بیان

باب ۱۳۱۷۔ مریض کے کفارہ سے متعلق احادیث

۱۸۱۶۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان جب بھی کسی پریشانی، بیماری، رنج و ملال، تکلیف اور غم سے دوچار ہوتا ہے، یہاں تک کہ اگر اسے کوئی کانا بھی چھو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتے ہیں۔

۱۸۱۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مومن کی شان پودے کی پہلی ہریالی جیسی ہے کہ جب بھی ہوا چلتی ہے اسے جھکا دیتی ہے۔ پھر وہ سیدھا ہو کر آزمائش میں کامیاب ہوتا ہے اور بدکار کی مثال صنوبر جیسی ہے کہ سخت ہوتا ہے اور سیدھا کھڑا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے اسے اکھاڑ پھینکتا ہے۔

نیز حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جسکے ساتھ خیر و بھلائی کرنا چاہتا ہے، اسے مصیبتوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔

باب ۱۳۱۸۔ مرض کی شدت

۱۸۱۸۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے (مرض کی وفات) کی تکلیف رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کسی میں نہیں دیکھی۔

۱۸۱۹۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی



صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ وَهُوَ يُوعَكُ وَعُكَا شَدِيدًا قُلْتُ إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعُكَا شَدِيدًا قُلْتُ إِنَّ ذَلِكَ بَأْسٌ لَكَ أَجْرَيْنِ قَالَ أَجَلَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَدَى الْأَحَاتِ اللَّهُ عَنْهُ خَطَايَاهُ كَمَا تَحَاتُ وَرَقُ الشَّجَرِ.

خدمت میں آپ کے مرض کے زمانہ میں حاضر ہوا۔ آنحضور ﷺ اس وقت بڑے تیز بخار میں تھے۔ میں نے عرض کی، آنحضور ﷺ کو بڑا تیز بخار ہے۔ میں نے یہ بھی کہا کہ یہ بخار آنحضور ﷺ کو اس لئے اتنا تیز ہے کہ آپ کا اجر بھی دگنا ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں، جو مسلم بھی کسی تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ اس طرح جھاڑ دیتا ہے جیسے درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔

### باب ۱۳۱۹۔ مرگی کے مریض کی فضیلت

۱۸۲۰۔ حضرت عطاء بن ابی ریحان نے کہا کہ مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تمہیں میں ایک جنتی خاتون کو نہ دکھا دوں؟ میں نے عرض کی کہ ضرور دکھائیں۔ فرمایا کہ یہ سیاہ عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ مجھے مرگی آتی ہے اور اس کی وجہ سے ستر کھل جاتا ہے، میرے لئے اللہ سے دعا کر دیجئے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ اگر چاہو تو صبر کئے رہو اور تمہیں جنت ملے گی اور اگر چاہو تو میں تمہارے لئے اللہ سے اس مرض سے نجات کی دعا کر دوں؟ انہوں نے عرض کی کہ میں صبر کروں گی۔ پھر انہوں نے عرض کی کہ (مرگی کے وقت) میرا ستر کھل جاتا ہے۔ آنحضور ﷺ اللہ تعالیٰ سے اس کی دعا کر دیں کہ ستر نہ کھلا کرے۔ آنحضور ﷺ نے دعا کی۔

### باب ۱۳۱۹۔ فَضْلُ مَنْ يُصْرَعُ مِنَ الرِّيحِ

(۱۸۲۰) عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِيْحٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَلَا أُرِيكَ أَمْرًا مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى قَالَ هَذِهِ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ أَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي أُصْرَعُ وَإِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللَّهَ لِي قَالَ إِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ وَلَكَ الْجَنَّةُ وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُعَافِيكَ فَقَالَتْ أَصْبِرُ فَقَالَتْ إِنِّي أَنْكَشَفَ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ لَا أَتَكَشَّفَ فَدَعَا لَهَا -

### باب ۱۳۲۰۔ فَضْلُ مَنْ ذَهَبَ بَصَرُهُ

(۱۸۲۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ قَالَ إِذَا بُتِلَتْ عَبْدِي بِحَبِيبَتِهِ فَصَبَرَ عَوَضَتْهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةُ يُرِيدُ عَيْنَيْهِ -

### باب ۱۳۲۰۔ اس کی فضیلت جس کی بینائی جاتی رہی ہو

۱۸۲۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جب میں اپنے کسی بندہ کو اس کے دو محبوب اعضاء (آنکھوں) کے بارے میں آزماتا ہوں۔ (یعنی نابینا کر دیتا ہوں) اور وہ اس پر صبر کرتا ہے، تو میں اس کے بدلہ میں اسے جنت دیتا ہوں (انسؓ نے بیان کیا کہ دو محبوب اعضاء سے آنحضور ﷺ کی) مراد دونوں آنکھیں ہیں۔

### باب ۱۳۲۱۔ عِيَادَةُ الْمَرِيضِ

(۱۸۲۲) عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ نَبِيَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي فِي لَيْسَ بِرَاكِبٍ بَغْلٍ وَلَا بِرَدَّوْنٍ -

### باب ۱۳۲۱۔ مریض کی عیادت

۱۸۲۲۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ میری عیادت کے لئے تشریف لائے، آپ نہ کسی خچر پر سوار تھے، نہ کسی گھوڑے پر۔

باب ۱۳۲۲۔ قَوْلُ الْمَرِيضِ إِنِّي وَجَعٌ أَوْ وَارِسَاهُ أَوْ اِشْتَدَّ بِي الْوَجَعُ وَقَوْلُ أَيُّوبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ

باب ۱۳۲۲۔ مریض کا کہنا کہ مجھے تکلیف ہے، یا کہنا کہ ”ہائے سر!“ یا میری تکلیف بہت بڑھ گئی اور ایوبؑ کا کہنا مجھے بیماری ہو گئی ہے اور آپ سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں



(۱۸۲۳) قَالَتْ عَائِشَةُ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) وَارَأَسَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ لَوْ كَانَ وَأَنَا حَيٌّ فَاسْتَغْفِرُكَ وَأَدْعُوكَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ وَأَتُكَلِّمُهُ وَاللَّهِ إِنِّي لَا ظَنُّكَ تُحِبُّ مَوْلَى وَلَوْ كَانَ ذَاكَ لَظَلَلْتُ أَخْرِيكَ مَعْرَسًا بَعْضُ أَزْوَاجِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَنَا وَارَأَسَاهُ لَقَدْ هَمَمْتُ أَوْ أَرَدْتُ أَنْ أُرْسِلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَابْنِهِ وَأَعْهَدُ أَنْ يَقُولَ الْقَائِلُونَ أَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّونَ ثُمَّ قُلْتُ يَا أَبَى اللَّهِ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُونَ أَوْ يَدْفَعُ اللَّهُ وَيَأْبَى الْمُؤْمِنُونَ۔

۱۸۲۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا، ہائے رے سر! (ام المؤمنین نے موت کی طرف اشارہ کیا) اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اگر ایسا میری زندگی میں ہو گیا (یعنی تمہارا انتقال ہو گیا) تو میں تمہارے لئے استغفار کروں گا اور تمہارے لئے دعا کروں گا، عائشہ رضی اللہ عنہا فرمانے لگیں افسوس واللہ! میرا خیال ہے کہ آپ میرا مرجانا ہی پسند کرتے ہیں اور اگر ایسا ہو گیا تو آپ اسی دن رات اپنی کسی بیوی کے یہاں گذاریں گے (اور میری موت کا کوئی رنج آپ ﷺ کو نہیں ہوگا) آنحضور ﷺ نے فرمایا بلکہ میں خود در دسر میں مبتلا ہوں، میرا ارادہ ہوا تھا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور ان کے صاحبزادے کو بلا بھجوں اور انہیں (خلافت کی) وصیت کردوں، کہیں ایسا نہ ہو کہ کہنے والے کہیں (خلافت دوسرے کو ملتی چاہئے)۔ یا خلافت کے خواہشمند اس کی خواہش کریں، لیکن پھر میں نے سوچا کہ اللہ تعالیٰ ایسا ہونے نہیں دے گا اور مسلمان بھی (ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سوا کسی اور کو) منظور نہیں کریں گے۔ یا آنحضور ﷺ نے یہ فرمایا کہ یدفع اللہ و یا بئى المؤمنون۔

#### باب ۱۳۲۳۔ مریض کی موت کی تمنا

۱۸۲۴۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کسی تکلیف میں اگر کوئی شخص مبتلا ہے تو اسے موت کی تمنا نہ کرنی چاہئے اور اگر کوئی موت کی تمنا کرنے ہی لگے تو یہ کہنا چاہئے۔ اے اللہ! جب تک زندگی میرے لئے بہتر ہے، مجھے زندہ رکھ اور جب موت میرے لئے بہتر ہو تو مجھ پر موت طاری کر دے۔

۱۸۲۵۔ حضرت قیس بن ابی حازم نے بیان کیا کہ ہم خباب رضی اللہ عنہ کے یہاں ان کی عیادت کرنے گئے۔ آپ نے (اپنے پیٹ میں) سات داغ لگوائے تھے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ ہمارے ساتھی جو (رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں) وفات پا چکے، وہ یہاں سے اس حال میں رخصت ہوئے کہ دنیا نے ان کے عمل میں کوئی کمی نہیں کی اور ہم نے (مال و دولت) اتنی پائی کہ جس کے خرچ کرنے کے لئے ہمارے پاس مصرف مٹی (میں ڈال دینے) کے سوا اور کوئی نہیں؟ اور اگر نبی کریم ﷺ نے ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں اس کی دعا کرتا۔

۱۸۲۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا، کسی شخص کا عمل اسے جنت میں داخل نہیں

#### باب ۱۳۲۳۔ تَمَنَّى الْمَرِيضِ الْمَوْتَ

(۱۸۲۴) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ مِنْ ضَرٍّ أَصَابَهُ، فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي۔

(۱۸۲۵) عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ دَخَلْنَا عَلَى خَبَّابٍ نَعُوذُهُ، وَقَدْ اكْتَوَى سَبْعَ لَيَّاتٍ فَقَالَ إِنَّ أَصْحَابَنَا الَّذِينَ سَلَفُوا مَضَوْا وَلَمْ تَنْقُصْهُمْ الدُّنْيَا وَإِنَّا أَصْبْنَا مَا لَا نَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا إِلَّا التُّرَابَ وَلَوْ لَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُو بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ۔

(۱۸۲۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يُدْخَلَ



أَحَدًا عَمَلُهُ الْجَنَّةَ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ بِفَضْلٍ وَرَحْمَةٍ فَسَدِّدُوا وَقَابُوا وَلَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَزْدَادَ خَيْرًا وَ إِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعْتَبَ.

کر سکے گا۔ صحابہؓ نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ ﷺ کا بھی نہیں؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، نہیں، میرا بھی نہیں۔ سوائے اس کے کہ اللہ اپنے فضل و رحمت سے مجھے نوازے۔ اس لئے (عمل میں) میانہ روی اختیار کرو اور قریب قریب چلو، اور تم میں کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے، کیونکہ یا وہ نیک ہوگا تو امید ہے کہ اس کے اعمال خیر میں اور اضافہ ہو جائے اور اگر وہ برا ہے تو ممکن ہے توبہ کر لے۔

### باب ۱۳۲۴. دُعَاءُ الْعَائِدِ لِلْمَرِيضِ

(۱۸۲۷) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَتَى مَرِيضًا أَوْ أُوتِيَ بِهِ قَالَ أَذْهَبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ أَشْفِ وَأَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا.

باب ۱۳۲۴۔ مریض کے لئے عیادت کرنے والے کی دعا  
۱۸۲۷۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مریض کے پاس تشریف لے جاتے، یا کوئی مریض آپ کے پاس لایا جاتا تو آپ یہ دعا فرماتے، تکلیف دور کر دے اے انسانوں کو پالنے والے! شفاء عطا فرما، تو ہی شفا دینے والا ہے۔ تیری شفا کے سوا اور کوئی شفا نہیں ایسی شفا جس میں مرض بالکل باقی نہ رہے۔

### كِتَابُ الطَّبِّ

باب ۱۳۲۵. مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً

(۱۸۲۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً.

طب کے متعلق احادیث  
باب ۱۳۲۵۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی نہیں بنائی جس کا علاج نہ ہو  
۱۸۲۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی بیماری نہیں بنائی جس کا علاج نہ پیدا کیا ہو۔

### باب ۱۳۲۶. الشِّفَاءُ فِي ثَلَاثٍ

(۱۸۲۹) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ الشِّفَاءُ فِي ثَلَاثٍ شَرْبَةِ عَسَلٍ وَشَرْطَةِ مَحْجَمٍ وَكَيَّةٍ نَارٍ وَأَنْهَى أُمَّتِي عَنِ الْكَيِّ.

باب ۱۳۲۶۔ شفا تین چیزوں میں ہے  
۱۸۲۹۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ شفا تین چیزوں میں ہے، شہد کے شربت، پچھنا لگوانے اور آگ سے داغنے میں لیکن امت کو آگ سے داغ کر علاج کرنے سے منع کرتا ہوں۔

### باب ۱۳۲۷. الدَّوَاءُ بِالْعَسَلِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ

(۱۸۳۰) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحْيِ عَلِيَّ بَطْنَهُ، فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا ثُمَّ أَتَى الثَّانِيَةَ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ قَدْ فَعَلْتُ فَقَالَ صَدَقَ اللَّهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ اسْقِهِ عَسَلًا فَسَقَاهُ فَبَرَأَ.

باب ۱۳۲۷۔ شہد کے ذریعہ علاج اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اس میں شفاء ہے لوگوں کے لئے۔“  
۱۸۳۰۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک صاحب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ میرے بھائی پیٹ کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ انہیں شہد پلاؤ۔ پھر دوسری مرتبہ وہی صاحب حاضر ہوئے۔ آنحضور ﷺ نے اس مرتبہ بھی شہد پلانے کے لئے کہا۔ وہ پھر تیسری مرتبہ حاضر ہوئے (اور عرض کی شہد پلایا لیکن شفا نہیں ہوئی) آنحضور ﷺ نے پھر فرمایا کہ انہیں شہد پلاؤ۔ وہ



پھر آئے اور کہا کہ (حکم کے مطابق) میں نے عمل کیا (لیکن شفا نہیں ہوئی) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سچا ہے اور تمہارے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔ انہیں پھر شہد پلاؤ۔ چنانچہ انہوں نے شہد پھر پلایا اور اسی سے صحت ہوئی۔

### باب ۱۳۲۸۔ کلونجی

۱۸۳۱۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ کلونجی ہر بیماری کی دوا ہے سوائے سام کے۔ میں نے عرض کی، سام کیا ہے؟ فرمایا کہ موت۔

### باب ۱۳۲۹۔ دریائی کست ناک میں ڈالنا

۱۸۳۲۔ حضرت ام قیس بنت محسن رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ اس عود ہندی (کست) کا استعمال کیا کرو، کیونکہ اس میں سات بیماریوں کا علاج ہے۔ حلق کے درد میں اسے ناک میں ڈالا جاتا ہے۔ ذات الجنب میں چبائی جاتی ہے اور میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اپنے نومولود لڑکے کو لے کر حاضر ہوا۔ پھر آنحضور ﷺ کے اوپر اس نے پیشاب کر دیا تو آنحضور ﷺ نے پانی منگا کر پیشاب کی جگہ پر چھینا دیا۔

فائدہ:- اس سے یہاں مراد حقیقی ذات الجنب (نمونہ) نہیں بلکہ سینے میں غلیظ اور فاسد ریاح کے جمع ہو جانے سے جو تکلیف ہوتی ہے۔ اس کے لئے یہ لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ عود ہندی اس میں مفید ہے۔ نمونہ میں اس کا استعمال مضر ہوتا ہے۔

### باب ۱۳۳۰۔ بیماری کی وجہ سے پچھنا لگوانا

۱۸۳۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پچھنا لگانے والے کی اجرت کے متعلق پوچھا گیا تھا (کہ جائز ہے یا نہیں؟) آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے پچھنا لگوا یا تھا۔ آنحضور ﷺ کو ابوطیبہ نے پچھنا لگایا تھا۔ آپ نے انہیں دو صاع اناج (اجرت میں) دیا تھا۔ اور آپ نے ان کے آقاؤں سے گفتگو کی تو انہوں نے ان سے وصول کی جانے والی لگان میں کمی کر دی تھی اور آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ (خون کے دباؤ کا) بہترین علاج جو تم کرتے ہو وہ پچھنا لگوانا اور دریائی کست کا استعمال ہے، اور فرمایا اپنے بچوں کو عذرہ (حلق اور ناک کے درمیان کا درد) میں درد کی جگہ کو ہاتھ سے دبا کر انہیں تکلیف میں مبتلا نہ کرو، بلکہ کھت سے علاج کرو۔

### باب ۱۳۲۸۔ الْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ

(۱۸۳۱) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا) أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ هَذِهِ الْحَبَّةَ السَّوْدَاءَ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا مِنَ السَّامِ قُلْتُ وَمَا السَّامُ قَالَ الْمَوْتُ -

### باب ۱۳۲۹۔ السُّعُوطُ بِالْقُسْطِ الْهِنْدِيِّ الْبَحْرِيِّ

(۱۸۳۲) عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مَحْصَنٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا) قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ يُسْتَعُطُّ بِهِ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلْدُّ بِهِ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ وَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لِي لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّ عَلَيْهِ -

### باب ۱۳۳۰۔ الْحِجَامَةُ مِنَ الدَّاءِ

(۱۸۳۳) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ أَجْرِ الْحِجَامِ فَقَالَ احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجْمَهُ أَبُو طَيْبَةَ وَأَعْطَاهُ صَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ مَوَالِيَهُ فَخَفَّفُوا عَنْهُ وَقَالَ إِنَّ أَمْثَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ وَقَالَ لَا تَعَذِّبُوا صِبْيَانَكُمْ بِالْعَمَزِ مِنَ الْعُذْرَةِ وَعَلَيْكُمْ بِالْقُسْطِ -



## باب ۱۳۳۱. الْجُذَام

## باب ۱۳۳۱۔ جذام

(۱۸۳۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى وَلَا طِيرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ وَفَرَمِنْ الْمَجْدُومِ كَمَا تَفَرُّ مِنَ الْأَسَدِ -

۱۸۳۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا امراض میں تعدیہ، بدفالی، ہامہ اور صفر (محرم کو صفر تک کے لئے مؤخر کر دینا) کی کوئی اصل نہیں ہے۔ (اور آنحضور ﷺ کا یہ بھی ارشاد ہے کہ) جذام کی بیماری والے سے اس طرح بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو۔

فائدہ:- ایک طرف تو رسول اللہ ﷺ نے بیماریوں میں تعدیہ کے ہونے کی تردید فرمائی۔ دوسری طرف احادیث سے بصراحت معلوم ہوتا ہے کہ بیماری میں تعدیہ ہوتا ہے۔ بعض محدثین نے کہا کہ اصلاً اور طبعاً بیماریوں میں تعدیہ نہیں ہوتا، جہاں تعدیہ ہونے کی صراحت ہے وہاں یہی مراد ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور اس کی تخلیق سے تبعاً بیماریوں میں تعدیہ ہوتا ہے اور جہاں یہ کہا گیا ہے کہ جذام کی بیماری والے سے بچو، اس میں اسی کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ اس کا جو جواب ابن قیم نے ”زاد المعاد“ میں دیا ہے وہ دل کو لگتا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ احادیث میں تعدیہ کی نفی اوہام پرستی کو ختم کرنے کیلئے کی گئی ہے۔ یعنی یہ سمجھنا کہ بیماری اڑ کر لگ جاتی ہے۔ جیسا کہ ہندوستان کے ہندو بھی اعتقاد رکھتے ہیں، غلط ہے اور بیماریوں میں تعدیہ اس حیثیت میں قطعاً نہیں ہے۔ اصلاً تعدیہ کا انکار مقصود نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بہت سی بیماریوں میں تعدیہ پیدا کیا ہے۔ اسلئے اس باب میں اوہام پرستی نہ کرنی چاہئے، البتہ ایک سبب کی حیثیت سے اسے ماننا چاہئے اور اس سلسلے میں مناسب پرہیز بھی کرنا چاہئے۔ ”ہامہ“ کا اعتقاد عرب میں اس طرح تھا کہ وہ بعض پرندوں کے متعلق سمجھتے تھے کہ اگر وہ کسی جگہ بیٹھ کر بولنے لگے تو وہ جگہ اجاڑ ہو جاتی ہے، شریعت نے اس کی تردید کی کہ بنا اور بگڑنا کسی پرندہ کی آواز سے نہیں ہوتا، بلکہ اللہ کی مشیت سے ہوتا ہے۔

## باب ۱۳۳۲. لَا صَفَرَ وَهُوَ دَاءٌ يَأْخُذُ الْبَطْنَ

## باب ۱۳۳۲۔ صفر کی کوئی اصل نہیں، یہ پیٹ کی ایک بیماری ہے

(۱۸۳۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوَى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا بَالُ إِبِلِي تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الظَّبَاءُ فَيَأْتِي الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَيَدْخُلُ بَيْنَهَا فَيُجْرِبُهَا فَقَالَ فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ -

۱۸۳۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، امراض میں تعدیہ، صفر اور ہامہ کی کوئی اصل نہیں۔ اس پر ایک اعرابی بولے کہ یا رسول اللہ! پھر میرے اونٹوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ جب تک ریت میں رہتے ہیں تو ہرنوں کی طرح (صاف اور چکنے) رہتے ہیں، پھر ان میں ایک خارش والا اونٹ آ جاتا ہے اور ان میں گھس کر انہیں بھی خارش لگا جاتا ہے۔ آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا، لیکن پہلے اونٹ کو کس نے خارش لگائی تھی؟

## باب ۱۳۳۳. ذَاتِ الْجَنْبِ

## باب ۱۳۳۳۔ ذات الجنب

(۱۸۳۶) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ أَذِنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنْ يَرْقُوا مِنَ الْحُمَةِ وَالْأُذُنِ قَالَ أَنَسٌ كُوِيَتْ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ وَشَهِدَنِي أَبُو طَلْحَةَ وَآنَسُ بْنُ النَّضْرِ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَابْنُ أَبِي طَلْحَةَ كَوَانِي -

۱۸۳۶۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ انصار کے بعض گھرانوں کو زہریلے جانوروں کے کاٹنے اور کان کی تکلیف میں جھاڑنے کی اجازت دی تھی۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ذات الجنب کی بیماری میں مجھے داغا گیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں، اور اس وقت ابو طلحہ، انس بن نصر اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم موجود تھے اور طلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھے داغا تھا۔



## باب ۱۳۳۴.. الْحُمَى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ

(۱۸۳۷) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَتْ إِذَا أُتِيَتْ بِالْمَرْأَةِ قَدْ حُمَتْ تَدْعُوْنَهَا أَخَذَتْ الْمَاءَ نَصَبَتْ بَيْنَهَا وَبَيْنَ جَنْبِهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُرْنَا أَنْ نَبْرُدَهَا بِالْمَاءِ -

## باب ۱۳۳۵.. مَا يُذَكَّرُ فِي الطَّاعُونَ

(۱۸۳۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُونَ شَهَادَةُ لِكُلِّ مُسْلِمٍ -

## باب ۱۳۳۶.. رُقِيَّةُ الْعَيْنِ

(۱۸۳۹) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَمْرًا يُسْتَرْفَى مِنَ الْعَيْنِ -

(۱۸۴۰) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي بَيْنِهَا جَارِيَةً فِي وَجْهِهَا سَفْعَةٌ فَقَالَ اسْتَرْقُوا لَهَا فَإِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ -

## باب ۱۳۳۷.. رُقِيَّةُ الْحَيَّةِ وَالْعُقْرَبِ

(۱۸۴۱) عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) قَالَتْ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّقِيَّةَ مِنْ كُلِّ ذِي حُمَةٍ -

## باب ۱۳۳۸.. رُقِيَّةُ النَّبِيِّ ﷺ

(۱۳۴۲) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لِلْمَرِيضِ بِسْمِ اللَّهِ تَرْبَةً أَرْضُنَا بِرُقِيَّةٍ بَعْضُنَا يُشْفَى سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا -

## باب ۱۳۳۹.. الْفَالُ

(۱۸۴۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا طِيْرَةَ وَخَيْرُهَا الْفَالُ قَالَ وَمَا الْفَالُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ -

## باب ۱۳۳۴.. بخار جھنم کی بھاپ ہے

۱۸۳۷- حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا جب کسی بخار میں مبتلا کے یہاں آتیں تو اس کے لئے دعا کرتیں اور اس کے گریبان میں پانی ڈالتیں، آپ بیان کرتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا تھا کہ بخار کو پانی سے ٹھنڈا کریں۔

## باب ۱۳۳۵.. طاعون سے متعلق روایت

۱۸۳۸- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ طاعون ہر مسلمان کے لئے شہادت ہے۔

## ۲۳۰- نظر لگ جانے کی صورت میں دم کرنا۔

۱۸۳۹- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا، یا (آپ سے اس طرح بیان کیا کہ آنحضور ﷺ نے) حکم دیا کہ نظر لگ جانے پر (قرآن مجید کی کوئی آیت) دم کر لی جائے۔

۱۸۴۰- حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ان کے گھر میں ایک لڑکی دیکھی، جس کے چہرہ پر (نظر لگنے کی وجہ سے) دھبے پڑے ہوئے تھے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اس پر دم کر دو، کیونکہ اسے نظر لگ گئی ہے

## باب ۱۳۳۷.. سانپ اور بچھو کے کاٹے میں جھاڑنا

۱۸۴۱- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا کہ ہر زہریلے جانور کے کاٹنے میں جھاڑنے کی نبی کریم ﷺ نے اجازت دی تھی۔

## باب ۱۳۳۸.. نبی کریم ﷺ کا دم کرنا

۱۸۴۲- حضرت عائشہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ مریض کیلئے یہ دعا پڑھتے تھے۔ شروع اللہ کے نام سے ”ہماری زمین کی مٹی ہمارے کچھ تھوک کے ساتھ، ہمارے مریض کو شفا عطا فرما۔ ہمارے رب کے حکم سے۔“

## باب ۱۳۳۹.. فال

۱۸۴۳- حضرت ابو ہریرہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، شگون کی کوئی اصل نہیں، اور اس میں بہتر فال ہے۔ پوچھا کہ فال کیا ہے؟ یا رسول اللہ! فرمایا: کلمہ صالحہ (اچھی بات) جو تم میں سے کوئی سنتا ہے۔



## باب ۱۳۴۰. الْكُهَانَةُ

(۱۸۴۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي امْرَأَتَيْنِ مِنْ هَذِيلٍ اقْتَتَلَتَا فَرَمَتْ أَحَدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَأَصَابَ بَطْنَهَا وَهِيَ حَامِلٌ فَقَتَلَتْ وَلَدَهَا الَّذِي فِي بَطْنِهَا فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى أَنَّ دِيَةَ مَا فِي بَطْنِهَا غُرَّةُ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ فَقَالَ وَلِيُّ الْمَرْأَةِ الَّتِي غَرِمَتْ كَيْفَ أَغْرَمُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ لَا شَرْبَ وَلَا أَكْلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهْلَ فَمِثْلُ ذَلِكَ بَطَلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هَذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُهَّانِ

## باب ۱۳۴۱. إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا

(۱۸۴۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا فَعَجِبَ النَّاسُ لِبَيَانِهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا أَوْ إِنَّ بَعْضَ الْبَيَانِ لَسِحْرٌ

## باب ۱۳۴۲. لَا عَدْوَى

(۱۸۴۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُورِدُوا الْمُمْرِضَ عَلَى الْمُصِحِّ

## باب ۱۳۴۳. شُرْبُ السَّمِّ

## وَالدُّوَاءُ بِهِ وَبِمَا يُخَافُ مِنْهُ

(۱۸۴۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدَّى فِيهِ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ تَحَسَّى سَمًا فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَسَمُهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَجَابِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا

## باب ۱۳۴۰. کہانت

۱۸۴۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قبیلہ ہذیل کی دو عورتوں کے بارے میں جنہوں نے جھگڑا کیا تھا۔ ان میں سے ایک عورت نے دوسرے کو پتھر پھینک کر مارا اور پتھر عورت کے پیٹ میں جا کر لگا۔ یہ عورت حاملہ تھی۔ اس لئے اس کے پیٹ کا بچہ (پتھر کی چوٹ سے) مر گیا، یہ معاملہ دونوں فریق نبی کریم ﷺ کے پاس لے گئے تو آپ نے فیصلہ کیا کہ عورت کے پیٹ کے بچہ کا تاوان ایک غلام یا باندی ہے۔ جس عورت پر تاوان واجب ہوا تھا۔ اس کے ولی نے کہا، یا رسول اللہ! میں ایسی چیز کا تاوان کیسے دے دوں۔ جس نے نہ کھایا۔ نہ پیا، نہ بولا اور نہ ولادت کے وقت اس کی آواز ہی سنائی دی؟ ایسی صورت میں تو کچھ بھی تاوان نہیں ہو سکتا۔ حضور اکرم ﷺ نے اس پر فرمایا، کہ یہ شخص کا ہنوں کا بھائی ہے۔

## باب ۱۳۴۱۔ بعض تقریریں بھی جادو ہوتی ہیں

۱۸۴۵۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ دو افراد (مدینہ منورہ کی) مشرق کی طرف سے آئے اور لوگوں کو خطاب کیا، لوگ ان کی تقریر سے متاثر ہوئے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بعض تقریریں بھی جادو ہوتی ہیں (جادو کا اثر رکھتی ہیں) یا (آپ نے یہ الفاظ فرمائے) ”ان بعض البیان لسحر“ (مفہوم ایک ہی ہے۔)

## باب ۱۳۴۲۔ امراض میں تعدیہ کی کوئی اصل نہیں

۱۸۴۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ امراض میں تعدیہ نہیں ہے۔

## باب ۱۳۴۳۔ زہر پینا اور اس کی دوسری ان چیزوں

## کی جن سے خوف ہو دوا کرنا، اور ناپاک دوا

۱۸۴۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جس نے پہاڑ سے اپنے آپ کو گرا کر خودکشی کر لی وہ جہنم کی آگ میں ہوگا اور اس میں ہمیشہ پڑا رہے گا، اور جس نے زہر پی کر خودکشی کر لی تو وہ زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا اور جہنم کی آگ میں وہ اسے اسی طرح ہمیشہ پیتا رہے گا۔ اور جس نے لوہے کے کسی ہتھیار سے خودکشی کر لی تو اس کا ہتھیار اس کے ہاتھ میں ہوگا اور جہنم کی آگ میں ہمیشہ کے لئے وہ اسے اپنے پیٹ میں مارتا رہے گا۔



باب ۱۳۴۴۔ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي الْإِنَاءِ

(۱۸۴۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِيْ إِنَاءٍ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ شِفَاءً وَفِي الْآخَرِ دَاءٌ

باب ۱۳۴۴۔ جب مکھی برتن میں پڑ جائے

۱۸۴۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب مکھی تم میں سے کسی کے برتن میں پڑ جائے تو پوری مکھی کو برتن میں ڈبو دے اور پھر اسے نکال کر پھینک دے، کیونکہ اس کے ایک پر میں شفا ہے اور دوسرے میں بیماری ہے۔

## کِتَابُ اللَّبَاسِ

باب ۱۳۴۵۔ مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكُعْبَيْنِ فَهُوَ فِي النَّارِ

(۱۸۴۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكُعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فَفِي النَّارِ

## لباس کا بیان

باب ۱۳۴۵۔ جو ٹخنوں سے نیچے ہو وہ جہنم میں ہوگا

۱۸۴۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، تہبند کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے ہو وہ جہنم میں ہوگا۔

باب ۱۳۴۶۔ الْبُرُودُ وَالْحَبْرَةُ وَالشَّمْلَةُ

(۱۸۵۰) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَحَبُّ الثِّيَابِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَهَا الْحَبْرَةُ

باب ۱۳۴۶۔ دھاری دار چادر، یمنی چادر اور اونی چادر

۱۸۵۰۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کو تمام کپڑوں میں حبرہ سب سے زیادہ پسند تھا۔

(۱۸۵۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوفِّيَ سُجِّي بِرِدِّ حَبْرَةٍ

۱۸۵۱۔ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ ﷺ کی نعش مبارک کو حبرہ چادر سے ڈھکا گیا تھا۔

باب ۱۳۴۷۔ الثِّيَابُ الْبَيْضُ

(۱۸۵۲) عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ أَبْيَضُ وَهُوَ نَائِمٌ ثُمَّ أَتَيْتُهُ وَقَدْ اسْتَيْقَظَ فَقَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ مَاتَ عَلَى ذَلِكَ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ عَلَى رِغْمِ أَنْفِ أَبِي ذَرٍّ وَكَانَ أَبُو ذَرٍّ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا قَالَ وَإِنْ رِغْمِ أَنْفِ أَبِي ذَرٍّ

باب ۱۳۴۷۔ سفید کپڑے

۱۸۵۲۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو جسم مبارک پر سفید کپڑا تھا اور آپ ﷺ سو رہے تھے۔ پھر دوبارہ حاضر ہوا تو آپ بیدار ہو چکے تھے، پھر آپ نے فرمایا، جس بندہ نے بھی کلمہ لا الہ الا اللہ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) کو مان لیا اور پھر اسی پر وہ مرا تو جنت میں جائے گا میں نے عرض کی چاہے اس نے زنا کی ہو چاہے اس نے چوری کی ہو؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ چاہے اس نے زنا کی ہو۔ چاہے اس نے چوری کی ہو۔ میں نے پھر عرض کی، چاہے اس نے زنا کی ہو۔ چاہے اس نے چوری کی ہو؟ فرمایا۔ چاہے اس نے زنا کی ہو۔ چاہے اس نے چوری کی ہو۔ میں نے (حیرت کی وجہ سے پھر) عرض کی۔ چاہے اس نے زنا کی ہو۔ چاہے اس نے چوری کی ہو؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا چاہے اس نے زنا کی ہو، چاہے اس



نے چوری کی ہو۔ ابوذر کے علی الرغم! ابوذر رضی اللہ عنہ بعد میں جب بھی یہ حدیث بیان کرتے تو آنحضور ﷺ کے الفاظ (وان رغم انف ابی ذر) ضرور بیان کرتے۔

باب ۱۳۴۸۔ ریشم پہننا اور مردوں کا اسے اپنے لئے بچھانا اور کس حد تک اس کا استعمال جائز ہے

۱۸۵۳۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ریشم کے استعمال سے (مردوں کو منع کیا ہے) سوائے تین کے، اور آنحضور ﷺ نے انگوٹھے کے قریب کی اپنی دونوں انگلیوں کے اشارے سے اس کی مقدار بتائی۔ نیز حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، دنیا میں جو شخص بھی ریشم پہنے گا اسے آخرت میں نہیں پہنایا جائے گا۔

باب ۱۳۴۹۔ ریشم بچھانا

۱۸۵۴۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں سونے اور چاندی کے برتن میں پینے اور کھانے سے منع فرمایا تھا۔ اور ریشم اور دیا پہننے اور اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا تھا۔

باب ۱۳۵۰۔ مردوں کے لئے زعفران کے رنگ کا استعمال

۱۸۵۵۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی مرد زعفران کے رنگ کا استعمال کرے۔

باب ۱۳۵۱۔ دباغت اور بغیر دباغت دیئے ہوئے چمڑے کے پاپوش  
۱۸۵۶۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا نبی کریم ﷺ پاپوش پہنے ہوئے نماز پڑھتے تھے؟ فرمایا کہ ہاں!

باب ۱۳۵۲۔ پہلے بائیں پیر کا جوتا اتارے

۱۸۵۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب تم میں کوئی شخص جوتا پہنے، تو دائیں طرف سے ابتداء کرے اور جب اتارے تو بائیں طرف سے ابتداء کرے تاکہ دہنی جانب پہننے میں اول ہو اور اتارنے میں آخر۔

باب ۱۳۵۳۔ صرف ایک پاؤں میں جوتا پہن کر نہ چلے

۱۸۵۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تم میں کوئی شخص صرف ایک پاؤں میں جوتا پہن کر نہ چلے، یا دو

باب ۱۳۴۸۔ لُبْسُ الْحَرِيرِ

وَأَفْتَرَا شِبْهَ لِلرِّجَالِ وَقَدَرِمَا يَجُوزُ مِنْهُ

(۱۸۵۳) عَنْ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْحَرِيرِ إِلَّا هَكَذَا وَأَشَارَ بِأَصْبَعَيْهِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ الْإِبْهَامِ - وَعَنْ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا إِلَّا مَنْ لَمْ يَلْبَسْ فِي الْآخِرَةِ مِنْهُ -

باب ۱۳۴۹۔ افْتَرَا شِبْهَ الْحَرِيرِ

(۱۸۵۴) عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ نَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَشْرَبَ فِي أَنْيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَأَنْ نَأْكُلَ فِيهَا وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالِدِّيَّاجِ وَأَنْ نَجْلِسَ عَلَيْهِ -

باب ۱۳۵۰۔ التَّرْغُفُ لِلرِّجَالِ

(۱۸۵۵) عَنْ أَنَسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَرْغَفَ الرَّجُلُ

باب ۱۳۵۱۔ النِّعَالِ السَّبْتِيَّةِ وَغَيْرَهَا

(۱۸۵۶) عَنْ أَنَسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّهُ سُئِلَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ قَالَ نَعَمْ -

باب ۱۳۵۲۔ يَنْزِعُ نَعْلَ الْيُسْرَى

(۱۸۵۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اتَّعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ لِتَكُنَ الْيُمْنَى أَوَّلَهُمَا تُعْلَى وَآخِرَهُمَا تُنْزَعُ

باب ۱۳۵۳۔ لَا يَمْشِي فِي نَعْلٍ وَاحِدٍ

(۱۸۵۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْشِي أَحَدُكُمْ فِي



نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيُخْفِيَهُمَا أَوْ لِيُنْعِلَهُمَا جَمِيعًا

باب ۱۳۵۴. قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لَا يَنْقُشُ عَلَى نَقْشِ خَاتِمِهِ

(۱۸۵۹) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَقَالَ إِنِّي اتَّخَذْتُ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ وَنَقَشْتُ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَلَا يَنْقُشَنَّ أَحَدٌ عَلَى نَقْشِهِ -

باب ۱۳۵۵. إِخْرَاجُ

الْمُتَشَبِّهِينَ بِالنِّسَاءِ مِنَ الْبُيُوتِ

(۱۸۶۰) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ قَالَ فَأَخْرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَانًا وَأَخْرَجَ عُمَرُ فَلَانًا -

باب ۱۳۵۶. إِغْفَاءُ اللَّحْيِ

(۱۸۶۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُكُمُ الشَّوَارِبُ وَأَغْفُوا اللَّحْيَ -

باب ۱۳۵۷. الْخِضَابُ

(۱۸۶۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبُغُونَ فَخَالِفُوهُمْ -

باب ۱۳۵۸. الْجَعْدُ

(۱۸۶۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ شَعْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا لَيْسَ بِالسَّبِطِ وَلَا الْجَعْدِ بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقَيْهِ -

وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخَمَ الْيَدَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ حَسَنَ الْوَجْهِ لَمْ أَرْبَعْدَهُ وَلَا قَبْلَهُ، مِثْلَهُ، وَكَانَ بَسِطَ الْكَفَّيْنِ -

نوں پاؤں ننگار کھے یا دونوں پاؤں میں جوتا پہنے۔

باب ۱۳۵۴۔ کوئی شخص اپنی انگوٹھی پر (آنحضورؐ کا) نقش نہ کھدوائے

۱۸۵۹۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی۔ اور اس پر یہ نقش کھدوایا ”محمد رسول اللہ“ اس لئے کوئی شخص یہ نقش اپنی انگوٹھی پر نہ کھدوائے۔

باب ۱۳۵۵۔ عورتوں کی چال ڈھال

اختیار کرنے والے مردوں کو گھر سے نکالنا

۱۸۶۰۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مخنث مردوں پر اور مردوں کی سی چال ڈھال اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت بھیجی، اور فرمایا کہ انہیں (مردوں کو) اپنے گھروں سے نکال دو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرم ﷺ نے فلاں کو نکالا تھا اور عمر رضی اللہ عنہ نے فلاں کو نکالا تھا۔

باب ۱۳۵۶۔ داڑھی بڑھانا

۱۸۶۱۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مونچھیں خوب کتر والیا کرو اور داڑھی بڑھاؤ۔

باب ۱۳۵۷۔ خضاب

۱۸۶۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہود و نصاریٰ خضاب نہیں استعمال کرتے تھے تم ان کے خلاف کرو۔

باب ۱۳۵۸۔ گھونگھریا لے بال

۱۸۶۳۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کے بالوں کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ کے بال درمیان نہ تھے، نہ بالکل سیدھے لٹکے ہوئے اور نہ گھونگھریا لے دونوں کانوں کے درمیان اور شانوں تک تھے۔

نیز حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے ہاتھ اور پاؤں بھرے ہوئے تھے، چہرہ حسین و جمیل تھا۔ میں نے آپ جیسا کوئی نہ پہلے دیکھا اور نہ بعد میں۔ آپ ﷺ کی ہتھیلیاں کشادہ تھیں۔



## باب ۱۳۵۹ الْقَزَع

(۱۸۶۴) عَنْ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ الْقَزَعِ.

## باب ۱۳۶۰. تَطْيِيبُ الْمَرَاةِ زَوْجَهَا بِيَدَيْهَا

(۱۸۶۵) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَطْيَبِ مَا يَجِدُ حَتَّى أَجِدَ وَيُبْصِرَ الطَّيِّبُ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ.

## باب ۱۳۶۱. مَنْ لَمْ يَرُدِّ الطَّيِّبَ

(۱۸۶۶) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرُدُّ الطَّيِّبَ وَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطَّيِّبَ.

## باب ۱۳۶۲. الذَّرِيرَةُ

(۱۸۶۷) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ بِذَرِيرَةٍ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلْحَلِّ وَالْإِحْرَامِ.

## باب ۱۳۶۳. عَذَابُ الْمُصَوِّرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(۱۸۶۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الَّذِينَ يَصْنَعُونَ هَذِهِ الصُّورَ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ.

## باب ۱۳۶۴. نَقْضُ الصُّورِ

(۱۸۶۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِي فَلْيَخْلُقُوا حَبَّةً وَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً.

## کتاب الادب

## باب ۱۳۶۵. مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ

(۱۸۷۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

## باب ۱۳۵۹- قَزَع

۱۸۶۴- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آنحضور ﷺ نے ”قزع“ سے منع فرمایا۔

## باب ۱۳۶۰- عورت کا اپنے ہاتھ سے اپنے شوہر کو خوشبو لگانا

۱۸۶۵- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کو سب سے عمدہ خوشبو لگایا کرتی تھی۔ یہاں تک کہ خوشبو کی چمک میں آپ ﷺ کے سر اور آپ ﷺ کی داڑھی میں دیکھتی تھی۔

## باب ۱۳۶۱- جس نے خوشبو سے انکار نہیں کیا

۱۸۶۶- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (جب آپ کو) خوشبو (ہدیہ کی جاتی تو) آپ واپس نہیں کرتے تھے۔ اور فرمایا کہ نبی کریم ﷺ بھی خوشبو واپس نہیں فرماتے تھے۔

## باب ۱۳۶۲- ذریرہ

۱۸۶۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع کے موقع پر احرام کھولنے اور احرام باندھنے کے وقت اپنے ہاتھ سے ذریرہ (ایک قسم کی خوشبو) لگائی۔

## باب ۱۳۶۳- تصویر بنانے والوں پر قیامت کے دن کا عذاب

۱۸۶۸- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو لوگ یہ تصویریں بناتے ہیں انہیں قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جس کی تم نے تخلیق کی ہے اسے زندہ کر کے بھی دکھاؤ۔

## باب ۱۳۶۴- تصویروں کو توڑنا

۱۸۶۹- حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ (اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے) اس شخص سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوگا جو میری مخلوق کی طرح پیدا کرنے چلا ہے اگر یہی زعم ہے تو ایک دانہ پیدا کر کے دیکھو۔ ایک چیونٹی پیدا کر کے دیکھو۔

## ادب و تمیز کا بیان

## باب ۱۳۶۵- اچھے معاملہ کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے

۱۸۷۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ یا رسول اللہ! میرے اچھے



يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِي قَالَ أُمُّكَ  
قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ  
قَالَ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ أَبُوكَ۔

### باب ۱۳۶۶۔ لَا يَسُبُّ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ

(۱۸۷۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ  
الْكِبَائِرِ أَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
وَكَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ يَسُبُّ الرَّجُلُ أَبَا  
الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَيَسُبُّ أُمَّهُ

### باب ۱۳۶۷۔ إِثْمُ الْقَاطِعِ

(۱۸۷۲) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ۔

### باب ۱۳۶۸۔ مَنْ وَصَلَ وَصَلَهُ اللَّهُ

(۱۸۷۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّحِمَ شَجْنَةٌ مِّنَ  
الرَّحْمَنِ فَقَالَ اللَّهُ مَنْ وَصَلَكَ وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَكَ  
قَطَعْتُهُ۔

### باب ۱۳۶۹۔ يَبُلُّ الرَّحِمَ بَيْلًا لَهَا

(۱۸۷۴) عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
عَنْهُ) قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَهَارًا  
غَيْرَ سِرِّيَّ قَوْلُ إِنَّ أَلَّ أَبَى لَيْسُوا بِأَوْلِيَّائِي إِنَّمَا وَلِيِّيَ اللَّهُ  
وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ۔

### باب ۱۳۷۰۔ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِي

(۱۸۷۵) عَنْ ابْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْوَاصِلُ  
بِالْمُكَافِي وَلَكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ  
وَصَلَّاهَا۔

معاملے کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ فرمایا کہ تمہاری ماں۔ انہوں نے  
پوچھا کہ اس کے بعد کون؟ فرمایا تمہاری ماں، عرض کیا کہ کون؟ فرمایا تمہاری  
ماں، عرض کیا پھر کون؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا، پھر تمہارا باپ۔

### باب ۱۳۶۶۔ کوئی شخص اپنے والدین کو برا بھلا نہ کہے

۱۸۷۱۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ  
نے فرمایا، یقیناً سب سے بڑے گناہوں میں سے یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے  
والدین پر لعنت بھیجے۔ پوچھا گیا۔ یا رسول اللہ! کوئی شخص اپنے ہی  
والدین پر کیسے لعنت بھیجے گا؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ شخص دوسرے  
کے باپ کو برا بھلا کہے گا تو دوسرا بھی اس کے باپ کو برا بھلا کہے گا اور اس  
کی ماں کو برا بھلا کہے گا۔

### باب ۱۳۶۷۔ قطع رحم کرنے والے کا گناہ

۱۸۷۲۔ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ  
آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ قطع رحمی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

باب ۱۳۶۸۔ جس نے صلہ رحمی کی اس پر اللہ کے افضال ہوں گے  
۱۸۷۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ  
نے فرمایا، رحم کا تعلق رحمان سے ہے۔ پس جو کوئی اس سے اپنے آپ کو  
جوڑتا ہے میں بھی اس کو اپنے سے جوڑ لیتا ہوں اور جو کوئی اسے توڑتا ہے،  
میں بھی اپنے آپ کو اس سے توڑ لیتا ہوں۔

### باب ۱۳۶۹۔ صلہ رحمی سے رحم کی سیرابی ہوتی ہے

۱۸۷۴۔ حضرت عمرو بن عاص نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ  
سے سنا۔ کھلے بندوں، خفیہ طور پر نہیں، آپ نے فرمایا کہ آل ابی  
(طالب) میرے ولی نہیں ہیں۔ میرا ولی تو اللہ اور صالح مسلمان ہیں۔  
اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، البتہ  
ان سے میری قرابت ہے اور میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کروں گا۔

### باب ۱۳۷۰۔ بدلہ دینا صلہ رحمی نہیں ہے

۱۸۷۵۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ  
سے بیان فرمایا کہ کسی کام کا بدلہ دینا صلہ رحمی نہیں ہے بلکہ صلہ رحمی کرنے  
والا وہ ہے کہ جب اس کے ساتھ صلہ رحمی کا معاملہ نہ کیا جا رہا ہو، تب بھی وہ  
صلہ رحمی کرے۔



باب ۱۳۷۱۔ رَحْمَةُ الْوَلَدِ وَتَقْبِيلُهُ وَمُعَانَقَتُهُ

(۱۸۷۶) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى أَبِي سَلَمَةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَقْبِلُونِ الصَّبِيَّانَ فَمَا نَقَبِلَهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَمْلِكُ لَكَ إِنْ نَزَعَ اللَّهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ۔

(۱۸۷۷) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبِيٌّ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ السَّبِيِّ قَدْ تَحَلَّبُ تَذِيهًا تَسْقِي إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبِيِّ أَخَذَتْهُ فَالْصَّقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَأَرْضَعَتْهُ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَرُونَ هَذِهِ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ قُلْنَا لَا وَهِيَ تَقْدِرُ عَلَى أَنْ لَا تَطْرَحَهُ فَقَالَ اللَّهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هَذِهِ بَوْلِدَهَا

باب ۱۳۷۲۔ جَعَلَ اللَّهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ

(۱۸۷۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ جَعَلَ اللَّهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ فَأَمْسَكَ عَنْهُ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ جُزْئًا وَأَنْزَلَ فِي الْأَرْضِ جُزْأً وَاحِدًا فَمِنْ ذَلِكَ الْجُزْءِ يَتَرَا حِمُّ الْخَلْقِ حَتَّى تَرْفَعَ الْفَرَسُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا خَشْيَةً أَنْ تَصِيبَهُ۔

باب ۱۳۷۳۔ وَضَعَ الصَّبِيَّ عَلَى الْفَخْدِ

(۱۸۷۹) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُنِي فَيُقْعِدُنِي عَلَى فَخْذِهِ وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ عَلَى فَخْذِهِ الْآخَرَى ثُمَّ يَضُمُّهُمَا ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ أَرْحَمُهُمَا فَإِنِّي أَرْحَمُهُمَا۔

باب ۱۳۷۴۔ رَحْمَةُ النَّاسِ وَالْبَهَائِمِ

(۱۸۸۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةٍ وَقُفْنَا

باب ۱۳۷۱۔ بچے کیساتھ رحم و شفقت، اسے بوسہ دینا اور گلے سے لگانا

۱۸۷۶۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا، آپ لوگ بچوں کو بوسہ دیتے ہیں۔ ہم تو انہیں بوسہ نہیں دیتے (یعنی ان سے پیار و محبت نہیں کرتے) آنحضور ﷺ نے فرمایا اگر اللہ نے تمہارے دل سے رحم نکال دیا ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔

۱۸۷۷۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس کچھ قیدی آئے، قیدیوں میں ایک عورت تھی جس کا پستان دودھ سے بھرا ہوا تھا۔ وہ جب کسی (شیرخوار) بچہ کو دیکھ لیتی تو اپنے پیٹ سے لگا لیتی اور اسے دودھ پلاتی، ہم سے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم تصور کر سکتے ہو کہ یہ عورت اپنے بچہ کو آگ میں ڈال سکتی ہے۔ ہم نے عرض کی کہ نہیں، قدرت کے باوجود یہ اپنے بچہ کو آگ میں نہیں پھینک سکتی۔ آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا کہ اللہ اپنے بندوں پر اس سے زیادہ رحیم ہے، جتنا یہ عورت اپنے بچہ پر ہو سکتی ہے۔

باب ۱۳۷۲۔ اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے بنائے

۱۸۷۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے رحمت کے سو حصے بنائے اور اپنے پاس ان میں سے ننانوے حصے رکھے۔ صرف ایک حصہ زمین پر اتارا اور اسی کی وجہ سے تم دیکھتے ہو کہ مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے۔ گھوڑی بھی اپنے بچے کے اوپر سے اپنا پاؤں اس خوف سے اٹھا لیتی ہے کہ اسے تکلیف ہوگی۔

باب ۱۳۷۳۔ بچہ کو ران پر رکھنا

۱۸۷۹۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ مجھے اپنی ایک ران پر بٹھاتے تھے اور حسن رضی اللہ عنہ کو دوسری ران پر بٹھاتے تھے، پھر دونوں کو ملاتے اور فرماتے، اے اللہ! ان دونوں پر رحم کر کہ میں بھی ان پر رحم کرتا ہوں۔

باب ۱۳۷۴۔ انسانوں اور جانوروں پر رحم

۱۸۸۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ایک نماز کے لئے کھڑے ہوئے اور ہم بھی آنحضور کے ساتھ کھڑے ہوئے۔



مَعَهُ فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ اَللّٰهُمَّ اَرْحَمْنِيْ وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا اَحَدًا فَلَمَّا سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْاَعْرَابِيِّ لَقَدْ حَجَرْتَ وَاسِعًا يُرِيْدُ رَحْمَةَ اللّٰهِ۔

(۱۸۸۱) النُّعْمَانُ ابْنُ بَشِيْرٍ (رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ) يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَرَاحِمِهِمْ وَتَوَادِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكَى عُضْوًا تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ جَسَدِهِ بِالسَّهْرِ وَالْحُمَى ۔

(۱۸۸۲) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ غَرَسَ غَرْسًا فَاَكَلَ مِنْهُ اِنْسَانٌ اَوْ دَابَّةٌ اِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ۔

(۱۸۸۳) عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَا يَرْحَمْ لَا يُرْحَمْ۔

#### باب ۱۳۷۵ . الْوَصَاةُ بِالْجَارِ

(۱۸۸۴) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا زَالَ يُوصِيْنِيْ جِبْرِيلُ بِالْجَارِ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّهُ سَيُورِّثُهُ۔

#### باب ۱۳۷۶ . اِثْمُ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارَهُ، بَوَائِقُهُ

(۱۸۸۵) عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللّٰهُ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهُ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهُ لَا يُؤْمِنُ قِيْلَ وَمَنْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ الَّذِيْ لَا يَأْمَنُ جَارَهُ، بَوَائِقُهُ۔

#### باب ۱۳۷۷ . مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ

(۱۸۸۶) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ

نماز پڑھتے ہی ایک اعرابی نے کہا، اے اللہ مجھ پر رحم کر اور محمد ﷺ پر اور ہمارے ساتھ کسی اور پر رحم نہ کر۔ جب آنحضور ﷺ نے سلام پھیرا تو اعرابی سے فرمایا کہ تم نے ایک وسیع چیز کو تنگ کر دیا۔ آپ ﷺ کی مراد اللہ کی رحمت تھی۔

۱۸۸۱۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ تم مؤمنوں کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ رحمت و محبت کا معاملہ کرنے اور ایک دوسرے کے ساتھ لطف و نرم خوئی میں ایک جسم جیسا پاؤ گے کہ جب اس کا کوئی ایک عضو بھی تکلیف میں ہوتا ہے تو سارا جسم تکلیف محسوس کرتا ہے کہ نیند اڑ جاتی ہے اور جسم حرارت و بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

۱۸۸۲۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی مسلمان کسی درخت کا پودا لگاتا ہے اور اس درخت سے کوئی انسان یا جانور کھاتا ہے تو لگانے والے کے لئے وہ صدقہ ہوتا ہے۔

۱۸۸۳۔ حضرت جریر بن عبد اللہ سیروایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جو رحم نہیں کرتا، اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

#### باب ۱۳۷۵۔ پڑوسی کے بارے میں وصیت کرنے والا

۱۸۸۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جبرائیل مجھے پڑوسی کے بارے میں مسلسل اس طرح وصیت کرتے رہے کہ مجھے خیال گذرا کہ شاید پڑوسی کو وراثت میں شریک کر دیں گے۔

باب ۱۳۷۶۔ اس شخص کا گناہ جس کا پڑوسی اسکے شر سے محفوظ نہ ہو  
۱۸۸۵۔ حضرت ابو شریحؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بیان کیا۔ واللہ وہ ایمان نہیں لاتا واللہ وہ ایمان نہیں لاتا، واللہ وہ ایمان نہیں لاتا، عرض کیا گیا۔ کون؟ یا رسول اللہ! فرمایا وہ جس کے شر سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔

#### باب ۱۳۷۷۔ جو اللہ اور آخرت کے دن پر

ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے

۱۸۸۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو



بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ  
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ  
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تَلَّ خَيْرًا وَلِيَصُمتْ۔

تکلیف نہ پہنچائے اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، وہ  
اپنے مہمان کی عزت کرے، اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان  
رکھتا ہو وہ اچھی بات زبان سے نکالے۔

### باب ۱۳۷۸۔ کُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ

(۱۸۸۷) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ۔

باب ۱۳۷۸۔ ہر بھلائی صدقہ ہے  
۱۸۸۷۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم  
ﷺ نے فرمایا کہ ہر بھلائی صدقہ ہے۔

### باب ۱۳۷۹۔ الرِّفْقُ فِي الْأَمْرِ كُفْلُهُ

(۱۸۸۸) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ دَخَلَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكُمْ  
قَالَتْ عَائِشَةُ فَفَهِمْتُهَا فَقُلْتُ عَلَيْكُمْ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ  
قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهَلًا  
يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُفْلُهُ فَقُلْتُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ۔

باب ۱۳۷۹۔ تمام معاملات میں نرمی  
۱۸۸۸۔ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ کچھ  
یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا ”السام علیکم“ (تمہیں موت  
آئے) عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں اس کا مفہوم سمجھ گئی اور میں  
نے ان کا جواب دیا کہ ”وعلیکم السام واللعنة“ (تمہیں موت آئے اور  
لعنت ہو) بیان کیا کہ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ٹھہرو عائشہ! اللہ تعالیٰ  
تمام معاملات میں نرمی اور ملاطفت کو پسند کرتا ہے۔ میں نے عرض کی  
یا رسول اللہ! کیا آپ نے نہیں سنا، انہوں نے کیا کہا تھا حضور اکرم ﷺ  
نے فرمایا کہ میں نے اس کا جواب دے دیا تھا کہ ”وعلیکم“ (اور تمہیں بھی)۔

### باب ۱۳۸۰۔ تَعَاوُنُ الْمُؤْمِنِينَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا

(۱۸۸۹) عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ  
لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ  
أَصَابِعِهِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا  
إِذْ جَاءَ رَجُلٌ يَسْأَلُ أَوْ طَالِبَ حَاجَةٍ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ  
فَقَالَ اشْفَعُوا فَلْتَوْجَرُوا وَلَيَقْضِ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ  
مَا شَاءَ۔

باب ۱۳۸۰۔ مومنوں کا باہمی تعاون  
۱۸۸۹۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم  
ﷺ نے فرمایا، ایک مومن دوسرے مومن کے لئے مثل بنیاد کے ہے کہ  
اس کا بعض حصہ بعض حصہ کو تقویت پہنچاتا ہے۔ پھر آپ نے اپنی انگلیوں  
کی تشبیہ کی، حضور اکرم ﷺ اس وقت بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک صاحب  
نے آ کر سوال کیا یا وہ کوئی ضرورت پوری کرنی چاہتے تھے۔ آنحضور  
ﷺ نے ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اس کی سفارش کرو تا کہ تمہیں  
بھی اجر ملے اور اللہ جو چاہتا ہے اپنے نبی کی زبان پر جاری کرتا ہے۔

### باب ۱۳۸۱۔ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا

باب ۱۳۸۱۔ حضور ﷺ کی عادت بدگوئی کی نہ  
تھی اور نہ آپ ﷺ اسے برداشت کرتے تھے

(۱۸۹۰) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ  
يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَابًا وَلَا فَحَاشًا  
وَلَا لَعَنًا كَانَ يَقُولُ لِأَحَدِنَا عِنْدَ الْمَعْتَبَةِ مَالَهُ تَرَبَّ  
جَبِينُهُ۔

۱۸۹۰۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اکرم  
ﷺ نہ گالی دیتے تھے۔ نہ بدگو تھے اور نہ لعنت ملامت کرتے تھے اگر ہم  
میں سے کسی پر ناراض ہوتے تو فرماتے اسے کیا ہو گیا ہے۔ اس کی پیشانی  
خاک آلود ہو۔



باب ۱۳۸۴ . حُسْنُ الْخُلُقِ وَالسَّخَاءِ وَمَا يُكْرَهُ مِنَ الْبُخْلِ

(۱۸۹۱) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ مَا سَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قَطُّ فَقَالَ لَا -

(۱۸۹۲) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَدَمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ فَمَا قَالَ لِي أُفٍّ وَلَا لِمَ صَنَعْتَ وَلَا إِلَّا صَنَعْتَ -

باب ۱۳۸۳ . مَا يُنْهَى مِنَ السَّبَابِ وَاللَّعْنِ

(۱۸۹۳) عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَرْمِي رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوقِ وَلَا يَرْمِيهِ بِالْكُفْرِ إِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذَّالِكُ -

(۱۸۹۴) عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى مِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ فَهُوَ كَمَا قَالَ وَلَيْسَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عَذَبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَهُوَ كَقَتْلِهِ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ -

باب ۱۳۸۳ . مَا يُكْرَهُ مِنَ النَّمِيمَةِ

(۱۸۹۵) عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَاتٌ -

باب ۱۳۸۵ . مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّمَادُحِ

(۱۸۹۶) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) أَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتْنِي عَلَيْهِ رَجُلٌ خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَحْكُ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ يَقُولُهُ مِرَارًا إِنْ كَانَ أَحَدُكُمْ مَادِحًا لِمَحَالَةٍ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ كَذَا وَكَذَا إِنْ كَانَ يُرَى أَنَّهُ

باب ۱۳۸۲ - حسن خلق اور سخاوت اور بخل کا ناپسندیدہ ہونا

۱۸۹۱ - حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ رسول اللہ ﷺ سے کسی نے کوئی چیز مانگی ہو۔ اور آپ نے اس پر ”نہیں“ کہا ہو۔

۱۸۹۲ - حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی دس سال تک خدمت کی لیکن آپ ﷺ نے کبھی مجھے اف تک نہیں کہا اور نہ کبھی یہ کہا کہ فلاں کام کیوں کیا اور فلاں کام کیوں نہیں کیا۔

باب ۱۳۸۳ - گالی اور لعنت و ملامت کی ممانعت

۱۸۹۳ - حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص کسی شخص کو کفر کے ساتھ متہم کرتا ہے یا کسی کو فسق کے ساتھ متہم کرتا ہے اور جسے متہم کیا گیا ہے وہ ایسا نہیں ہے۔ تو یہ اتہام (کفر و فسق) خود متہم کرنے والے پر لوٹ آتا ہے۔

۱۸۹۴ - حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ اصحاب شجرہ (بیعت رضوان کرنے والوں) میں سے تھے۔ آپ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جس نے اسلام کے سوا کسی اور مذہب پر قسم کھائی (کہ اگر میں نے فلاں کام کیا تو میں نصرانی ہوں وغیرہ) تو وہ ایسا ہی ہے جیسے کہ اس نے کہا اور کسی انسان پر ان چیزوں کی نذر نہیں ہوتی۔ جن کا وہ مالک نہیں اور جس نے دنیا سے کسی چیز سے خودکشی کر لی ہوگی۔ اسے اسی چیز سے آخرت میں عذاب ہوگا۔ اور جس نے کسی مومن پر لعنت بھیجی تو یہ اس کے قتل کے برابر ہے اور جس نے کسی مومن پر تہمت لگائی تو یہ اس کے قتل کے برابر ہے۔

۱۳۸۴ - چغلخوری ناپسندیدہ ہے

۱۸۹۵ - حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے آپ نے فرمایا کہ جنت میں چغلخوری نہیں جائے گا۔

باب ۱۳۸۵ - تعریف میں مبالغہ ناپسندیدہ ہے

۱۸۹۶ - حضرت ابو بکرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی مجلس میں ایک صاحب کا ذکر آیا تو ایک دوسرے صاحب نے ان کی تعریف کی (اور غیر ضروری مبالغہ کیا) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ افسوس تم نے اپنے ساتھی کی گردن توڑ دی۔ آنحضور نے یہ جملہ کئی بار فرمایا، اگر تمہارے لئے کسی کی تعریف کرنی ناگزیر رہی ہو جائے تو کہنا چاہئے کہ میں اس کے متعلق ایسا



كَذَلِكَ وَحَسِيبُهُ، اللَّهُ وَلَا يُزَكِّي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا -

ایسا خیال کرتا ہوں اور یہ بھی اس وقت کہے جب اس کے متعلق واقعی وہ ایسا ہی سمجھتا ہو۔ اور اس کا حساب لینے والا اللہ ہے اور کوئی کسی کے انجام خیر کے متعلق قطعیت کے ساتھ نہ کہے۔

باب ۱۳۸۶۔ حسد اور پیٹھ پیچھے برائی کی ممانعت

۱۸۹۷۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بدگمانی سے بچتے رہو، کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے۔ لوگوں کے عیوب معلوم کرنے کے پیچھے نہ پڑو۔ حسد نہ کرو۔ کسی کی پیٹھ پیچھے برائی نہ کرو۔ بغض نہ رکھو اور اللہ کے بندے اور آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔

۱۸۹۸۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، آپس میں بغض نہ رکھو۔ حسد نہ کرو۔ پیچھے پیٹھ کے برائی نہ کرو۔ بلکہ اللہ کے بندے اور آپس میں بھائی بن کر رہو اور کسی مسلمان کیلئے جائز نہیں کہ اپنے کسی بھائی سے تین دن سے زیادہ ناراض رہے۔

باب ۱۳۸۷۔ مومن کا اپنے کسی گناہ کی پردہ پوشی کرنا

۱۸۹۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے آنحضور نے فرمایا۔ میری تمام امت کو معاف کیا جائے گا۔ سوا گناہوں کو علانیہ کرنے والوں کے، اور گناہوں کو علانیہ کرنے میں یہ بھی شامل ہے کہ ایک شخص رات کو کوئی (گناہ) کا کام کرے، اور اس کے باوجود کہ اللہ نے اس کے گناہ کو چھپا دیا تھا۔ صبح ہوئی تو وہ کہنے لگا کہ اے فلاں میں نے کل رات فلاں فلاں کام کیا تھا۔ رات گزر گئی تھی۔ اور اس کے رب نے اس کا گناہ چھپائے رکھا تھا۔ لیکن صبح ہوئی تو اس نے خود اللہ کے پردے کو ہٹا دیا۔

باب ۱۳۸۸۔ تعلق توڑ لینا اور رسول اللہ ﷺ کا ارشاد کہ کسی شخص کے لئے یہ جائز نہیں کہ اپنے کسی بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق رکھتے

۱۹۰۰۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے کسی بھائی سے تین دن سے زیادہ کے لئے تعلق توڑے۔ اس طرح کہ جب دونوں کا سامنا ہو جائے تو یہ بھی منہ پھیر لے اور وہ بھی منہ پھیر لے اور ان دونوں میں بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔

باب ۱۳۸۶۔ مَا يُنْهَى عَنِ التَّحَاوُدِ وَالتَّدَابُرِ

(۱۸۹۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَدَابُرُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحْسَبُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا

(۱۸۹۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابُرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ -

باب ۱۳۸۷۔ سِتْرُ الْمُؤْمِنِ عَلَى نَفْسِهِ

(۱۸۹۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ أُمَّتِي مُعَافَى إِلَّا الْمُجَاهِرِينَ وَإِنْ مِنْ الْمُجَاهِرَةِ أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحَ وَقَدْ سَتَرَهُ اللَّهُ فَيَقُولُ يَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللَّهِ عَنْهُ -

باب ۱۳۸۸۔ الْهَجْرَةُ وَقَوْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ

(۱۹۰۰) عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هَذَا وَيُعْرِضُ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ -



باب ۱۳۸۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اے لوگو! جو ایمان لے آئے ہو اللہ سے ڈرو اور سچ بولنے والوں میں سے ہو جاؤ اور جھوٹ بولنے کی ممانعت ۱۹۰۱۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بلاشبہ سچ بر (بھلائیوں) کی طرف لے جاتا ہے اور بر جنت کی طرف لے جاتی ہے اور ایک شخص سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک وہ صدیق (بہت سچا) ہو جاتا ہے اور بلاشبہ جھوٹ (فجور) (برائی) کی طرف لے جاتا ہے اور فجور جہنم کی طرف اور ایک شخص جھوٹ بولتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ کے یہاں اسے بہت جھوٹا (کذاب) لکھ دیا جاتا ہے۔

### باب ۱۳۹۰۔ تکلیف پر صبر

۱۹۰۲۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ کوئی شخص بھی یا کوئی چیز بھی تکلیف کو برداشت کرنے والی، جو اسے کسی چیز کو سن کر ہوئی ہو، اللہ سے زیادہ نہیں ہے۔ یہ لوگ اس کی طرف لڑکے کی نسبت کرتے ہیں اور وہ انہیں معاف کرتا ہے، بلکہ انہیں روزی بھی دیتا ہے۔

### باب ۱۳۹۱۔ غصہ سے پرہیز

۱۹۰۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ طاقتور وہ نہیں ہے جو (اپنے مقابل) کو پچھاڑ دیا کرے بلکہ طاقتور وہ ہے جو غصہ کی حالت میں اپنے آپ پر قابو پائے۔ نیز ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی مجھے نصیحت فرما دیجئے آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ غصہ نہ ہوا کرو۔ انہوں نے کئی مرتبہ یہ سوال کیا اور آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ غصہ نہ ہوا کرو۔

### باب ۱۳۹۲۔ حیاء

۱۹۰۴۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ حیاء سے ہمیشہ بھلائی ملتی ہے۔

### باب ۱۳۹۳۔ جب حیاء نہ ہو تو جو چاہو کرو

۱۹۰۵۔ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ابتداء سے تمام انبیاء کا جس بات پر اتفاق رہا ہے وہ یہ ہے کہ ”جب حیاء نہ ہو تو جو چاہو کرو۔“

### باب ۱۳۹۴۔ لوگوں کے ساتھ فراخی سے پیش آنا

۱۹۰۶۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ

باب ۱۳۸۹۔ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ وَمَا يُنْهَى عَنِ الْكَذِبِ (۱۹۰۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ الصِّدْقُ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنْ الْبِرُّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتَّى يَكُونَ صِدِّيقًا وَإِنْ الْكَذِبُ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبُ عِنْدَ اللَّهِ كَذَابًا۔

### باب ۱۳۹۰۔ الصَّبْرُ عَلَى الْأَذَى

(۱۹۰۲) عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ أَوْلَى شَيْءٍ أَصْبَرَ عَلَى إِذَا سَمِعَهُ، مِنَ اللَّهِ إِنَّهُمْ لَيَدْعُونَ لَهُ، وَلَدًا وَآنَةً، لِيَعْفِيَهُمْ وَيَرْزُقَهُمْ۔

### باب ۱۳۹۱۔ الْحَذَرُ مِنَ الْغَضَبِ

(۱۹۰۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرْعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ، عِنْدَ الْغَضَبِ۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصِنِي قَالَ لَا تَغْضَبُ فَرَدَّدَ مَرَارًا قَالَ لَا تَغْضَبُ۔

### باب ۱۳۹۲۔ الْحَيَاءُ

(۱۹۰۴) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ۔

### باب ۱۳۹۳۔ إِذَا لَمْ تَسْتَحْيَ فَاَصْنَعْ مَا شِئْتَ

(۱۹۰۵) عَنْ أَبِي مُسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّ الْأُولَى إِذَا لَمْ تَسْتَحْيَ فَاَصْنَعْ مَا شِئْتَ۔

### باب ۱۳۹۴۔ الْإِنْسَاطُ إِلَى النَّاسِ

(۱۹۰۶) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ إِنْ



كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَخَالِطَنَا حَتَّى يَقُولَ لِأَخٍ لِي صَغِيرٍ يَا أَبَا عَمِيرٍ مَا فَعَلَ النَّغِيرُ۔

باب ۱۳۹۵۔ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ (۱۹۰۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ

باب ۱۳۹۶۔ مَا يَجُوزُ مِنَ الشَّعْرِ

(۱۹۰۸) عَنْ أَبِي بَنٍ كَعْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الشَّعْرِ حِكْمَةً۔

باب ۱۳۹۷۔ مَا يُكْرَهُ أَنْ يَكُونَ الْغَالِبُ عَلَى الْإِنْسَانِ الشَّعْرُ حَتَّى يَصُدَّهُ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَالْعِلْمِ وَالْقُرْآنِ

(۱۹۰۹) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْتَلِيءُ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِيءَ شَعْرًا۔

باب ۱۳۹۸۔ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ الرَّجُلِ وَيْلَكَ

(۱۹۱۰) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى السَّاعَةُ قَائِمَةٌ قَالَ وَيْلَكَ وَمَا أَعَدَدْتَ لَهَا قَالَ مَا أَعَدَدْتُ لَهَا إِلَّا أَنِّي أَحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ إِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحَبَّتْ فَقُلْنَا وَنَحْنُ كَذَلِكَ قَالَ نَعَمْ۔

باب ۱۳۹۹۔ مَا يُدْعَى النَّاسُ بِأَبَائِهِمْ

(۱۹۱۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهُ لَوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ ابْنِ فُلَانٍ۔

باب ۱۴۰۰۔ قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ إِنَّمَا الْكِرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ (۱۹۱۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُونَ الْكِرْمُ إِنَّمَا الْكِرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ۔

ہمارے ساتھ اس درجہ خلط ملط رکھتے تھے کہ میرے چھوٹے بھائی سے (مزاحاً) فرماتے ”یا اباعمیر ما فعل النغیر (بلبل) نے کیا کیا۔

باب ۱۳۹۵۔ مومن ایک سوراخ سے دوبارہ نہیں ڈسا جاسکتا ۱۹۰۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاسکتا۔

باب ۱۳۹۶۔ شعر رجز اور حدی خوانی کا جواز ۱۹۰۸۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بعض اشعار میں حکمت ہوتی ہے۔

باب ۱۳۹۷۔ اس کی کراہت کہ انسان شعر کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالے اور وہ اللہ کے ذکر، علم اور قرآن سے اسے روک دے ۱۹۰۹۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اگر تم میں سے کوئی شخص اپنا پیٹ پیپ سے بھرے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ اسے شعر سے بھرے۔

باب ۱۳۹۸۔ ”ویلک“ کہنے کے بارے میں حدیث ۱۹۱۰۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک بدوی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا، یا رسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا افسوس (ویلک) تم نے اس کے لئے کیا تیاری کر لی ہے؟ انہوں نے عرض کی، میں نے اس کے لئے کوئی تیاری نہیں کی ہے۔ البتہ میں اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت رکھتا ہوں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، پھر تم اس کے ساتھ ہو جس سے تم محبت رکھتے ہو۔ میں نے عرض کی اور ہمارے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوگا؟ فرمایا کہ ہاں۔

باب ۱۳۹۹۔ لوگوں کو انکے باپوں کی طرف منسوب کر کے پکارا جائیگا ۱۹۱۱۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عہد توڑنے والے کے لئے قیامت میں ایک جھنڈا اٹھایا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کی عہد شکنی ہے۔

باب ۱۴۰۰۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ ”کرم“ مومن کا دل ہے ۱۹۱۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، لوگ (انگور کو) ”کرم“ کہتے ہیں۔ کرم تو مومن کا دل ہے۔



باب ۱۴۰۱. تَحْوِيلُ الْأِسْمِ إِلَى اسْمٍ هُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ  
(۱۹۱۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ زَيْنَبَ كَانَتْ إِسْمُهَا بَرَّةَ  
فَقِيلَ تُزَكِّي نَفْسَهَا فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ

باب ۱۴۰۱۔ کسی نام کو بدل کر اس سے اچھا نام رکھنا

۱۹۱۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ زینب رضی اللہ عنہا کا نام ”برہ“ تھا، کہا جانے لگا کہ آپ اپنی پاکی ظاہر کرتی ہیں چنانچہ آنحضور ﷺ نے ان کا نام زینب رکھا۔

باب ۱۴۰۲. مَنْ دَعَا صَاحِبَهُ فَقَصَّ مِنْ اسْمِهِ حَرْفًا  
(۱۹۱۴) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ  
فِي الثَّقَلِ وَأَنْجَشَةُ غُلَامُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَسُوقُ بِهِنَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَنْجَشُ  
رُويْدَكَ سَوْفَكَ بِالْقَوَارِيرِ۔

باب ۱۴۰۲۔ اپنے کسی ساتھی کو اسکے نام میں سے کوئی حرف کم کر کے پکارنا  
۱۹۱۴۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا مسافروں کے سامان کے ساتھ تھیں اور نبی کریم ﷺ کے غلام انجشہ عورتوں کی سواری چلا رہے تھے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا انجش! شیشوں کو لے چلنے میں آہستہ خرامی اختیار کرو۔

باب ۱۴۰۳. أَبْغَضُ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ

باب ۱۴۰۳۔ اللہ کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ نام

(۱۹۱۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْنَى الْأَسْمَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللَّهِ  
رَجُلٌ تَسْمَى مَلِكَ الْأَمْلاكِ۔

۱۹۱۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے ناگوار اور بدترین نام اس کا ہوگا جو اپنا نام ”ملک الاملاک“ رکھے گا۔

باب ۱۴۰۴. الْحَمْدُ لِلْعَاطِسِ

باب ۱۴۰۴۔ چھینکنے والے کا الحمد للہ کہنا

(۱۹۱۶) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَشَمَّتَ أَحَدُهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ  
هَذَا حَمْدُ اللَّهِ وَهَذَا لَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ۔

۱۹۱۶۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس دو اصحاب چھینکے۔ آنحضور ﷺ نے ایک کا جواب یرحمک اللہ (اللہ تم پر رحم کرے) سے دیا اور دوسرے کا نہیں۔ آنحضور ﷺ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا کہ اس نے الحمد للہ کہا تھا۔ (اس لئے اس کا جواب دیا) اور دوسرے نے الحمد للہ نہیں کہا تھا۔

باب ۱۴۰۵. مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْعَطَاسِ وَمَا يَكْرَهُ مِنَ التَّأَوُّبِ

باب ۱۴۰۵۔ چھینک کے پسندیدہ اور جمائی کے ناپسندیدہ ہونا

(۱۹۱۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَطَاسَ وَيَكْرَهُ  
التَّأَوُّبَ فَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللَّهَ فَحَقُّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ  
سَمْعُهُ أَنْ يُشَمِّتَهُ، وَأَمَّا التَّأَوُّبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ  
الشَّيْطَانِ فَلْيُرِدْهُ، مَا اسْتَطَاعَ فَإِذَا قَالَ هَا ضَحِكُ مِنْهُ  
الشَّيْطَانُ

۱۹۱۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے (فرمایا کہ) اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے۔ (کیونکہ یہ سستی اور جسم کے بھاری ہونے کی علامت ہے) اس لئے جب تم میں سے کوئی شخص چھینکے اور الحمد للہ (تمام تعریف اللہ کے لئے ہے) کہے تو ہر مسلمان پر جو اسے سنے حق ہے کہ اس کا جواب یرحمک اللہ سے دے۔ لیکن جمائی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔ اس لئے جہاں تک ہو سکے اسے روکے۔ کیونکہ جب (جمائی لیتے ہوئے) ہا کہتا ہے تو شیطان اس پر ہنستا ہے۔



## کتاب الاستئذان

باب ۱۴۰۶. تَسْلِيمُ الْقَلِيلِ عَلَى الْكَثِيرِ

(۱۹۱۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ۔

باب ۱۴۰۷. تَسْلِيمُ الْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ

(۱۹۱۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يُسَلِّمُ الرََّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ۔

باب ۱۴۰۸. السَّلَامُ لِلْمَعْرِفَةِ وَغَيْرِ الْمَعْرِفَةِ

(۱۹۲۰) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ نَطْعُ الطَّعَامِ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَعَلَى مَنْ لَمْ تَعْرِفْ۔

باب ۱۴۰۹. إِلَّا سِتْنَذَانُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ

(۱۹۲۱) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ إِطَّلَعَ رَجُلٌ مِّنْ جُحْرِ فِي حَجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرَى يَحْكُ بِهِ رَأْسَهُ فَقَالَ لَوْ أَعْلِمْتُ أَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ إِنَّمَا جُعِلَ إِلَّا سِتْنَذَانُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ

باب ۱۴۱۰. زَنَا الْجَوَارِحِ دُونَ الْفَرْجِ

(۱۹۲۲) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزَّيْنَةِ أَدْرَكَ ذَلِكَ لَا مَحَالَةَ فَرَزْنَا الْعَيْنَ النَّظْرُ وَزَنَا اللِّسَانَ الْمَنْطِقُ وَالنَّفْسُ تَمْنَى وَتَشْتَهَى وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذَلِكَ كُلَّهُ أَوْ يُكَذِّبُهُ۔

## اجازت لینے کے متعلق احادیث

باب ۱۴۰۶۔ کم تعداد کی جماعت کا بڑی تعداد والی جماعت کو سلام کرنا ۱۹۱۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔ گذرنے والا بیٹھنے والے کو سلام کرے اور کم تعداد والے بڑی تعداد والوں کو سلام کریں۔

باب ۱۴۰۷۔ چلنے والے بیٹھے ہوئے شخص کو سلام کرے

۱۹۱۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے پیدل چلنے والے بیٹھے ہوئے شخص کو اور کم تعداد والے بڑی تعداد والوں کو۔“

باب ۱۴۰۸۔ متعارف اور غیر متعارف سب کو سلام کرنا

۱۹۲۰۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک صاحب نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا، اسلام کی کون سی حالت افضل ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا، یہ کہ (مخلوق خدا کو) کھانا کھلاؤ اور سلام کرو۔ اسے بھی جسے تم پہچانتے ہو اور اسے بھی جسے نہیں پہچانتے۔

باب ۱۴۰۹۔ اجازت کا حکم اس لئے ہے

تا کہ (پرائیویٹ کاموں پر) نظر نہ پڑے

۱۹۲۱۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک صاحب نے نبی کریم ﷺ کے کسی حجرہ میں سوراخ میں سے دیکھا۔ آنحضور ﷺ کے پاس اس وقت ایک کنگھا تھا۔ جس سے آپ ﷺ سر مبارک کھجارے تھے۔ آنحضور ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم جہانک رہے ہو تو یہ کنگھا تمہاری آنکھ میں چھو دیتا۔ (اندر داخل ہونے سے پہلے) اجازت مانگنا تو ہے ہی اس لئے کہ (اندر کی کوئی پرائیویٹ چیز) نہ دیکھی جائے۔

باب ۱۴۱۰۔ شرم گاہ کے علاوہ دوسرے اعضاء کی زنا

۱۹۲۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے حدیث نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے مقابلہ میں زنا میں سے اس کا حصہ لکھ دیا ہے جس سے وہ لامحالہ دوچار ہوگا پس آنکھ کا زنا دیکھنا ہے، زبان کا زنا بولنا ہے، دل کا زنا یہ ہے کہ وہ خواہش اور آرزو کرتا ہے اور شرم گاہ ان سب چیزوں کی تصدیق کر دیتی ہے (اگر واقعی زنا میں ملوث



ہو گیا) یا جھٹلا دیتی ہے (اگر بچا رہا۔)

باب ۱۴۱۱۔ بچوں کو سلام کرنا

۱۹۲۳۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ بچوں کے پاس سے گزرے تو انہیں سلام کیا اور فرمایا کہ نبی کریم ﷺ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

باب ۱۴۱۲۔ کسی نے پوچھا کہ کون صاحب؟ اور جواب ملا کہ میں! ۱۹۲۴۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اس قرض کے بارے میں حاضر ہوا جو میرے والد پر تھا، میں نے دروازہ کھٹکھٹایا، آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا، کون صاحب ہیں؟ میں نے کہا کہ ”میں۔“ آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا ”میں میں“ جیسے آپ نے اس جواب کو ناپسند فرمایا۔

باب ۱۴۱۳۔ جب تم سے کہا جائے کہ مجلس میں کشادگی کرو تو کشادگی کر لیا کرو اللہ تمہارے لئے کشادگی کریگا اور جب تم سے کہا جائے (مجلس میں مزید افراد کیلئے گنجائش پیدا کرنے کیلئے) اٹھ جاؤ تو اٹھ جایا کرو

۱۹۵۲۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا تھا کہ کسی شخص کو اس کے بیٹھنے کی جگہ سے اٹھایا جائے تاکہ دوسرا اس کی جگہ بیٹھے البتہ (آنے والے کو مجلس میں) جگہ دے دیا کرو اور کشادگی کر دیا کرو، اور ابن عمر رضی اللہ عنہ ناپسند کرتے تھے کہ کوئی شخص مجلس میں سے کسی کو اٹھا کر خود اس کی جگہ بیٹھ جائے۔

باب ۱۴۱۴۔ ہاتھ سے احتباء کرنا یہ قرفصاء کو کہتے ہیں

۱۹۲۶۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو صحن کعبہ میں اپنے ہاتھ سے اس طرح احتباء کئے ہوئے دیکھا۔

فائدہ:- ہاتھ سے احتباء کرنا یہ قرفصاء کو کہتے ہیں (یعنی اس طرح سرین پر بیٹھنا کہ دونوں رانیں پیٹ سے ملالی جائیں اور دونوں ہاتھوں سے پنڈلی پکڑے رہا جائے۔)

باب ۱۴۱۵۔ جب تین سے زیادہ افراد ہوں تو سرگوشی میں کوئی حرج نہیں

۱۹۲۷۔ حضرت عبد اللہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ فرمایا، جب تم تین افراد ہو تو تیسرے ساتھی کو چھوڑ کر (دو آپس میں سرگوشی نہ کریں) ہاں جب لوگوں کے ساتھ مجلس میں ہوں (تو دو آدمی سرگوشی کر سکتے ہیں) یہ اسلئے ہے تاکہ تیسرا ساتھی کبیدہ خاطر نہ ہو جائے۔

باب ۱۴۱۱۔ التَّسْلِيمُ عَلَى الصَّبِيَّانِ

(۱۹۲۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى صَبِيَّانِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمَا وَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ۔

باب ۱۴۱۲۔ إِذَا قَالَ مَنْ ذَا فَقَالَ أَنَا

(۱۹۲۴) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَيْنٍ كَانَ عَلَى أَبِي فَدَفَعْتُ الْبَابَ فَقَالَ مَنْ ذَا فَقُلْتُ أَنَا فَقَالَ أَنَا أَنَا كَأَنَّهُ كَرِهَهَا۔

باب ۱۴۱۳۔ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا يَفْسَحِ اللَّهُ لَكُمْ وَإِذَا قِيلَ انشُزُوا فَانْشُزُوا الْآيَةَ

(۱۹۲۵) عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُقَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ وَيَجْلِسَ فِيهِ آخَرُ وَلَكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ مَكَانَهُ۔

باب ۱۴۱۴۔ الْإِحْتِبَاءُ بِالْيَدِ وَهُوَ الْقَرْفُصَاءُ

(۱۹۲۶) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَنَاءِ الْكُعْبَةِ مُحْتَبِيًا بِيَدِهِ هَكَذَا۔

فائدہ:- ہاتھ سے احتباء کرنا یہ قرفصاء کو کہتے ہیں (یعنی اس طرح سرین پر بیٹھنا کہ دونوں رانیں پیٹ سے ملالی جائیں اور دونوں ہاتھوں سے پنڈلی پکڑے رہا جائے۔)

باب ۱۴۱۵۔ إِذَا كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَةٍ فَلَا بَأْسَ بِالْمُسَارَّةِ وَالْمُنَاجَاةِ

(۱۹۲۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى رَجُلَانِ دُونَ الْآخَرِ حَتَّى تَخْتَلِطُوا بِالنَّاسِ أَجَلَ أَنْ يُحْزَنَ۔



باب ۱۴۱۶۔ لَا تُتْرَكُ النَّارُ فِي الْبَيْتِ عِنْدَ النَّوْمِ

(۱۹۲۸) عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ احْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِينَةِ عَلَى أَهْلِهِ مِنَ اللَّيْلِ فَحَدَّثَ بِشَأْنِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ النَّارَ إِنَّمَا هِيَ عَذَابٌ لَكُمْ فَإِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوا مَا عِنْدَكُمْ۔

باب ۱۴۱۷۔ مَا جَاءَ فِي الْبِنَاءِ

(۱۹۲۹) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُنِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَيْتُ بَيْدِي بَيْتًا يُكْنِي مِنَ الْمَطَرِ وَيُظِلُّنِي مِنَ الشَّمْسِ مَا أَعَانَنِي عَلَيْهِ أَحَدٌ مِّنْ خَلْقِ اللَّهِ۔

## کتاب الدعوات

باب ۱۴۱۸۔ قَوْلُهُ تَعَالَى اُدْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ

(۱۹۳۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يَدْعُو بِهَا وَأُرِيدُ أَنْ أَخْتَبِيَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي فِي الْآخِرَةِ۔

باب ۱۴۱۹۔ أَفْضَلُ الْأَسْتِغْفَارِ

(۱۹۳۱) عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدُ إِلَّا سَتِغْفَارُ أَنْ تَقُولَ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ قَالَ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبَحَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ

باب ۱۴۱۶۔ سوتے وقت گھر میں آگ نہ رہنے دی جائے

۱۹۲۸۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مدینہ منورہ میں ایک گھر رات کے وقت جل گیا نبی کریم ﷺ سے کہا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ آگ تمہاری دشمن ہے اس لئے جب سونے لگو تو اسے بجھا دیا کرو۔

باب ۱۴۱۷۔ عمارت کے متعلق روایت

۱۹۲۹۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں اپنے ہاتھوں سے ایک گھر بنایا، تاکہ بارش سے حفاظت رہے اور دھوپ سے سایہ حاصل ہو اللہ کی مخلوق میں سے کسی نے اس کام میں میری مدد نہیں کی۔

## کتاب الدعوات

باب ۱۴۱۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”مجھے پکارو! میں تمہیں جواب دوں گا“

۱۹۳۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ہر نبی کو ایک دعا حاصل ہوتی ہے (جو قبول کی جاتی ہے) اور میں چاہتا ہوں کہ میں اپنی دعا کو آخرت میں اپنی امت کی شفاعت کے لئے محفوظ رکھوں۔

باب ۱۴۱۹۔ سب سے بہتر استغفار

۱۹۳۱۔ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سید الاستغفار (مغفرت مانگنے کا سب سے بہتر طریقہ) یہ ہے کہ یوں کہے، اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں، میں اپنی استطاعت کے مطابق تجھ سے کئے ہوئے عہد اور وعدہ پر قائم ہوں، ان بری چیزوں سے جو میں نے کی ہیں تیری پناہ مانگتا ہوں مجھ پر نعمتیں تیری ہیں اس کا اعتراف کرتا ہوں، اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں۔ میری مغفرت کر دے کہ تیرے سوا اور کوئی گناہ نہیں معاف کرتا، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اس دعا کے الفاظ پر یقین رکھتے ہوئے دل میں اسے کہہ لیا اور اسی دن اس کا انتقال ہو گیا، شام ہونے سے پہلے تو وہ جنتی ہے اور جس نے اس دعا کے الفاظ پر یقین کرتے ہوئے رات میں اسے کہہ لیا، اور پھر اس کا صبح ہونے سے پہلے انتقال ہو گیا تو وہ جنتی ہے۔



باب ۱۴۲۰ . اِسْتِغْفَارُ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ

(۱۹۳۲) قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَاللَّهِ إِنِّي لَا أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً.

باب ۱۴۲۱ . التَّوْبَةُ

(۱۹۳۳) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ حَدِيثَيْنِ أَحَدُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ عَنْ نَفْسِهِ قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَأَنَّهُ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ يُخَافُ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ وَإِنَّ الْفَاجِرَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَذُبَابٍ مَرَّ عَلَى أَنْفِهِ فَقَالَ بِهِ هَكَذَا قَالَ الرَّاوي أَبُو شَهَابٍ بِيَدِهِ فَوْقَ أَنْفِهِ ثُمَّ قَالَ لِلَّهِ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ رَجُلٍ نَزَلَ مِنْزِلًا وَبِهِ مَهْلِكَةٌ وَمَعَهُ رَاحِلَةٌ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَوَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ نَوْمَةً فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهُ حَتَّى اسْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ أَوْ مَا شَاءَ اللَّهُ قَالَ أَرْجِعْ إِلَى مَكَانِي فَرَجَعَ فَنَامَ نَوْمَةً ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَهُ.

باب ۱۴۲۰۔ دن اور رات میں نبی کریم ﷺ کا استغفار

۱۹۳۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ گواہ ہے، میں دن میں سو مرتبہ سے زیادہ اللہ سے استغفار اور اس سے توبہ کرتا ہوں۔

باب ۱۴۲۱۔ توبہ

۱۹۳۳۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دو حدیثیں (بیان کی) ایک نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے اور دوسری خود اپنی طرف سے، فرمایا کہ مومن اپنے گناہوں کو ایسا محسوس کرتا ہے، جیسے وہ کسی پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہے اور ڈرتا ہے کہ کہیں وہ اس کے اوپر نہ گر جائے اور بدکار اپنے گناہوں کو کبھی کی طرح سمجھتا ہے کہ وہ اس کے ناک کے پاس سے گزری اور اس نے اپنے ہاتھ سے یوں اس کی طرف اشارہ کیا (راوی حدیث) ابو شہاب نے ناک پر اپنے ہاتھ کے اشارہ سے اس کی کیفیت بتائی۔ فرمایا (رسول اللہ نے فرمایا تھا) کہ اللہ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے، جس نے کسی پر خطر جگہ پڑاؤ کیا ہو، اس کے ساتھ اسکی سواری بھی ہو اور اس پر کھانے پینے کی چیزیں موجود ہوں۔ وہ سر رکھ کر سو گیا ہو، اور جب بیدار ہوا ہو تو اس کی سواری غائب رہی ہو آ خرش بھوک و پیاس یا جو کچھ اللہ نے چاہا اسے سخت لگ جائے وہ اپنے دل میں سوچے کہ مجھے اب گھر واپس چلا جانا چاہئے اور جب وہ واپس ہوا تو پھر سو گیا لیکن اس نیند سے جو سرائٹھایا تو اس کی سواری وہاں موجود ہو۔

باب ۱۴۲۲۔ دایاں ہاتھ دائیں رخسار کے نیچے رکھنا

۱۹۳۴۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ جب رات میں بستر پر لیٹتے تو اپنا ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے اور یہ کہتے ”اے اللہ تیرے نام کے ساتھ مرتا ہوں اور زندہ ہوتا ہوں“ اور جب بیدار ہوتے تو کہتے ”تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں زندہ کیا۔ اس کے بعد کہ ہمیں موت (مراد نیند سے) دے دی تھی۔ اور تیری ہی طرف جانا ہے۔“

باب ۱۴۲۳۔ دائیں کروٹ پر سونا

۱۹۳۵۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر لیٹتے تو دائیں پہلو پر لیٹتے اور پھر کہتے اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ

باب ۱۴۲۲ . وَضَعَ الْيَدَ الْيُمْنَى تَحْتَ الْخَدِّ الْاَيْمَنِ (۱۹۳۴) عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوتُ وَاَحْيَا وَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَاَنَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ.

باب ۱۴۲۳ . النَّوْمُ عَلَى الشِّقِّ الْاَيْمَنِ

(۱۹۳۵) عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فَرَّاشِهِ نَامَ عَلَى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ



وَجَهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَالْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ إِلَّا إِلَيْكَ أَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ هُنَّ ثَمَّ مَاتَ تَحْتَ لَيْلَتِهِ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ۔

إِلَيْكَ وَالْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنَاجِمَ إِلَّا إِلَيْكَ أَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ“ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے یہ دعا پڑھی اور پھر اس رات اگر اس کی وفات ہوگئی تو اس کی وفات فطرت پر ہوگی۔

### باب ۱۴۲۳ . الدُّعَاءُ إِذَا أَنْتَبَهَ بِاللَّيْلِ

(۱۹۳۶) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَثُّ عِنْدَ مَيْمُونَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى وَكَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ يَسَارِي نُورًا وَفَوْقِي نُورًا وَتَحْتِي نُورًا وَأَمَامِي نُورًا وَخَلْفِي نُورًا وَاجْعَلْ لِي نُورًا۔

باب ۱۴۲۳۔ رات میں جاگنے کے وقت کی دعا  
۱۹۳۶۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں میمونہ رضی اللہ عنہا کے یہاں ایک رات سویا تو (میں نے دیکھا کہ) نبی کریم ﷺ (رات میں) بیدار ہوئے چنانچہ آپ نے نماز پڑھی۔ آپ ﷺ اپنی دعا میں یہ کہتے تھے ”اے اللہ میرے دل میں نور پیدا کر، میری نظر میں نور پیدا کر، میرے کان میں نور پیدا کر، میرے دائیں طرف نور پیدا کر، میرے بائیں طرف نور پیدا کر، میرے اوپر نور پیدا کر، میرے نیچے نور پیدا کر، میرے آگے نور پیدا کر، میرے پیچھے نور پیدا کر، اور خود مجھے نور بنا۔

(۱۹۳۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهُ بِدَاخِلَةِ إِزَارِهِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ بِاسْمِكَ رَبِّ وَضَعْتَ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ الصَّالِحِينَ۔

۱۹۳۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص بستر پر لیٹے تو پہلے اپنا بستر اپنے ازار کے کنارے سے جھاڑ لے، کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کی لاعلمی میں کیا چیز اس پر آگئی ہے پھر یہ دعا پڑھے، میرے پالنے والے، تیرے نام سے میں نے اپنا پہلو رکھا ہے اور تیرے ہی نام سے اسے اٹھاؤں گا اگر تو نے میری جان کو روک لیا تو اس پر رحم کرنا اور اگر چھوڑ دیا (زندگی باقی رکھی) تو اس کی اسی طرح حفاظت کرنا، جس طرح تو صالحین کی حفاظت کرتا ہے۔

### باب ۱۴۲۵ . لِيَعْزِمَ الْمَسْئَلَةَ فَإِنَّهُ لَا مُكْرَهَ لَهُ

(۱۹۳۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ لِيَعْزِمَ الْمَسْئَلَةَ فَإِنَّهُ لَا مُكْرَهَ لَهُ۔

باب ۱۴۲۵۔ دعا عزم و یقین کے ساتھ کرنی چاہئے  
کیونکہ اللہ پر کوئی زبردستی کرنے والا نہیں ہے  
۱۹۳۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اس طرح نہ کہے کہ ”اے اللہ“ اگر تو چاہے تو مجھے معاف کر دے میری مغفرت کر دے، بلکہ عزم کے ساتھ دعا کرے کہ اللہ پر کوئی زبردستی کرنے والا نہیں۔

### باب ۱۴۲۶ . يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَعْجَلْ

(۱۹۳۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ يَقُولُ دَعْوَتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي۔

باب ۱۴۲۶۔ بندہ جلد بازی نہیں کرتا تو اسکی دعا قبول کی جاتی ہے  
۱۹۳۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بندہ کی دعا قبول ہوتی ہے اگر وہ جلدی نہ کرے کہ کہنے لگے کہ میں نے دعا کی تھی، اور میری دعا قبول نہیں ہوئی۔



## باب ۱۴۲۷۔ الدُّعَاءُ عِنْدَ الْكَرْبِ

(۱۹۴۰) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ۔

## باب ۱۴۲۸۔ التَّعَوُّذُ مِنْ جُهِدِ الْبَلَاءِ

(۱۹۴۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ جُهِدِ الْبَلَاءِ وَدَرْكِ الشَّقَاءِ وَسُوءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ قَالَ سُفْيَانُ الْحَدِيثُ ثَلَاثُ زِدْتُ أَنَا وَاحِدَةً لَا أَدْرِي أَيُّهُنَّ هِيَ۔

## باب ۱۴۲۹۔ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مَنْ أَذِيْتُهُ فَاجْعَلْهُ لَهْ زَكَاةً وَرَحْمَةً (۱۹۴۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَبَيْتُهُ فَاجْعَلْ ذَلِكَ لَهْ قُرْبَةً إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

## باب ۱۴۵۰۔ التَّعَوُّذُ مِنَ الْبُخْلِ

(۱۹۴۳) عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَأْمُرُ بِهَؤُلَاءِ الْخَمْسِ وَيُحَدِّثُهُنَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْدَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

## باب ۱۴۵۱۔ الْإِسْتِعَاذَةُ مِنْ أَرْدَلِ

الْعُمُرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَفِتْنَةِ النَّارِ (۱۹۴۴) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُسْلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَأْثِمِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلَجِ وَالْبَرْدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنْقَى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ

## باب ۱۴۲۷۔ پریشانی کے وقت دعا

۱۹۴۰۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کرب و پریشانی میں یہ دعا کرتے تھے ”اللہ عظیم اور بردبار کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عرش عظیم کا رب ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمانوں کا رب ہے اور عرش عظیم کا رب ہے۔“

## باب ۱۴۲۸۔ سخت مصیبت سے پناہ

۱۹۴۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ مصیبت کی سختی، تباہی تک پہنچ جانے، فیصلہ کی برائی اور شامت اعداء سے پناہ مانگتے تھے اور سفیان نے بیان کیا کہ حدیث میں تین صفات کا بیان تھا ایک میں نے بڑھادی تھی اور مجھے یاد نہیں کہ وہ ایک کونسی صفت ہے۔

## باب ۱۴۲۹۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ اے اللہ!

اگر مجھ سے کسی کو تکلیف پہنچی ہو تو اسے کفارہ اور رحمت بنا دے ۱۹۴۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ، میں نے جس مومن کو بھی برا بھلا کہا ہو تو اس کے لئے قیامت کے دن اپنی قربت کا ذریعہ بنا دے۔

## باب ۱۴۵۰۔ بخل سے پناہ مانگنا

۱۹۴۳۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا حکم دیتے تھے اور انہیں نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے بیان کرتے تھے کہ ”اے اللہ، میں تیری پناہ مانگتا ہوں بخل سے، میں تیری پناہ مانگتا ہوں بزدلی سے، میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ ناکارہ عمر میں پہنچا دیا جاؤں، میں تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کی آزمائش سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے

## باب ۱۴۵۱۔ ناکارہ عمر، دنیا کی آزمائش

## اور دوزخ کی آزمائش سے پناہ مانگنا

۱۹۴۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ سے دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی سے، ناکارہ بڑھاپے سے، قرض اور گناہ سے، اے اللہ، میں تیری پناہ مانگتا ہوں دوزخ کے عذاب سے، دوزخ کی آزمائش سے، قبر کے عذاب سے، مالدار کی بری آزمائش سے محتاجی کی بری آزمائش سے اور مسیح دجال کی بری آزمائش سے، اے اللہ، میرے گناہوں کو برف اور ازلے کے پانی



سے دھو دے اور میرے دل کو خطاؤں سے پاک کر دے، جس طرح سفید کپڑا میل سے صاف کر دیا جاتا ہے اور میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنا فاصلہ کر دے جتنا فاصلہ مشرق و مغرب میں ہے۔

باب ۱۴۵۲۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا کر ۱۹۴۵۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی اکثر یہ دعا ہوا کرتی تھی ”اے اللہ ہمیں دنیا میں بھلائی (حسنہ) عطا کر اور آخرت میں بھلائی عطا کر، اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔“

باب ۱۴۵۳۔ نبی کریم ﷺ کا کہنا کہ ”اے اللہ! جو کچھ میں پہلے کر چکا ہوں اور جو کچھ بعد میں کروں گا، اس میں میری مغفرت فرما ۱۹۴۶۔ حضرت ابی موسیٰ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا کرتے تھے، اے میرے رب! میری خطا، میری نادانی اور تمام معاملات میں میرے حد سے تجاوز کرنے میں میری مغفرت فرما اور تو اس کا مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے۔ اے اللہ! میری مغفرت کر، میری خطاؤں میں، میری بالا ارادہ اور بلا ارادہ کاموں میں اور میرے ہنسی مزاح کے کاموں میں اور یہ سب میری ہی طرف سے ہے، اے اللہ میری ہی طرف سے ہے، اے اللہ میری مغفرت کر ان کاموں میں جو میں کر چکا ہوں اور انہیں جو کروں گا اور جنہیں میں نے چھپایا اور جنہیں میں نے ظاہر کیا ہے تو ہی سب سے پہلے ہے اور تو ہی سب سے بعد میں ہے اور تو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

باب ۱۴۵۴۔ لا الہ الا اللہ کہنے کی فضیلت

۱۹۴۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس نے یہ دعا کی، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کے لئے سلطانی ہے، اور اسی کے لئے تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے، دن میں سو مرتبہ پڑھے، اسے دس غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور اس کے لئے سونکیاں لکھ دی جائیں گی، اور اسکی سو برائیاں مٹا دی جائیں گی، اور اس دن یہ دعا شیطان سے اس کی حفاظت ہوگی، شام تک کے لئے۔ اور کوئی شخص اس سے بہتر کام کرنے والا نہیں سمجھا جائے گا۔ سوائے اس کے کہ جو اس سے زیادہ کرے۔ بیان کیا کہ جس نے یہ دعا دس مرتبہ پڑھ لی، وہ ایسا ہوگا جیسے اس نے دس عربی غلام آزاد کئے۔

بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔

باب ۱۴۵۲۔ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ (۱۹۴۵) عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

باب ۱۴۵۳۔ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ

(۱۹۴۶) عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ رَبِّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي كُلِّهِ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطَايَايَ وَعَمْدِي وَجَهْلِي وَهَزْلِي وَكُلَّ ذَلِكَ عِنْدِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

باب ۱۴۵۴۔ فَضْلُ التَّهْلِيلِ

(۱۹۴۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ مِائَةً مَرَّةً كَانَتْ لَهُ، عَدْلُ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَ لَهُ، مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيتُ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهُ، حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ، ذَلِكَ حَتَّى يُمَسِيَ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلِ مِمَّا جَاءَ إِلَّا رَجُلٌ عَمَلَ أَكْثَرَ مِنْهُ قَالَ مَنْ قَالَ عَشْرًا كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مِّنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ۔



## باب ۱۴۵۵ . فَضْلُ التَّسْبِيحِ

(۱۹۴۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلُ زَبَدِ الْبَحْرِ۔

## باب ۱۴۵۶ . فَضْلُ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

(۱۹۴۹) عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ مِثْلَ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ۔

(۱۹۵۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً يَطُوفُونَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُونَ أَهْلَ الذِّكْرِ فَإِذَا وَجَدُوا قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوا إِلَيَّ حَاجَتِكُمْ قَالَ فَيَحْفُوْنَهُمْ أَجْنَحَتِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ مِنْهُمْ مَا يَقُولُ عِبَادِي قَالُوا يَقُولُونَ يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ وَيُحَمِّدُونَكَ وَيُمَجِّدُونَكَ قَالَ فَيَقُولُ هَلْ رَأَوْنِي قَالَ فَيَقُولُونَ لَا وَاللَّهِ مَا رَأَوْكَ قَالَ فَيَقُولُ وَكَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي؟ قَالَ يَقُولُونَ لَوْ رَأَوْكَ كَانُوا أَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَأَشَدَّ لَكَ تَمَجُّدًا وَكَثْرًا لَكَ تَسْبِيحًا قَالَ يَقُولُ فَمَا يَسْأَلُونِي؟ قَالَ يَسْأَلُونَكَ الْجَنَّةَ؟ قَالَ يَقُولُ وَهَلْ رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَا وَاللَّهِ يَارَبِّ مَا رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا؟ قَالَ يَقُولُونَ لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا وَأَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَأَعْظَمَ فِيهَا رَغْبَةً قَالَ فَمِمَّ يَتَعَوَّذُونَ قَالَ يَقُولُونَ مِنَ النَّارِ قَالَ يَقُولُ وَهَلْ رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَا وَاللَّهِ مَا رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَوْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا وَأَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً قَالَ فَيَقُولُ فَأُشْهِدُكُمْ إِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ يَقُولُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فِيهِمْ فُلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ إِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ قَالَ هُمْ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْفِي بِهِمْ جَلِيسُهُمْ۔

## باب ۱۴۵۵۔ سبحان اللہ کی فضیلت

۱۹۴۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے سبحان اللہ وبحمدہ دن میں سو مرتبہ کہا، اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں، خواہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

## باب ۱۴۵۶۔ اللہ عزوجل کے ذکر کی فضیلت

۱۹۴۹۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اس شخص کی مثال جو اپنے رب کو یاد کرتا ہے اور اس کی مثال جو اپنے رب کو یاد نہیں کرتا زندہ اور مردہ جیسی ہے۔

۱۹۵۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ کے فرشتے جو راستوں میں پھرتے رہتے ہیں اور اللہ کے ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں پھر جب وہ ایسے لوگوں کو پالیتے ہیں، جو اللہ کا ذکر کرتے ہوئے ہیں تو آواز دیتے ہیں کہ آؤ اپنی ضرورت کی طرف۔ بیان کیا کہ پھر اپنے پرندوں سے ان کا احاطہ کر کے وہ آسمان، دنیا کی طرف چلے جاتے ہیں، بیان کیا کہ پھر ان کا رب ان سے پوچھتا ہے، حالانکہ وہ اپنے بندوں کے متعلق ان سے بہتر جانتا ہے کہ یہ میرے بندے کیا کہتے ہیں؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ وہ تیری تسبیح پڑھتے ہیں، تیری کبریائی بیان کرتے ہیں، تیری حمد کرتے ہیں اور تیری بڑائی کرتے ہیں، بیان کیا کہ پھر اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ کہا کہ وہ جواب دیتے ہیں نہیں، واللہ انہوں نے تجھے نہیں دیکھا ہے۔ بیان کیا کہ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ پھر ان کا اس وقت کیا حال ہوتا جب وہ مجھے دیکھتے ہوئے ہوتے؟ بیان کیا وہ جواب دیتے ہیں، اگر وہ تیرے دیدار سے مشرف ہوتے تو تیری عبادت سب سے زیادہ کرتے، تیری بڑائی سب سے زیادہ بیان کرتے، تیری تسبیح سب سے زیادہ کرتے۔ بیان کیا کہ پھر اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا، پھر وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ وہ کہیں گے کہ جنت مانگتے ہیں، بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا، انہوں نے جنت دیکھی ہے؟ فرشتے جواب دیں گے، نہیں۔ واللہ اے رب انہوں نے جنت دیکھی نہیں ہے۔ بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ دریافت فرمائے گا، ان کا اس وقت کیا عالم ہوتا اگر انہوں نے جنت کو دیکھا ہوتا؟ فرشتے جواب دیں گے کہ اگر انہوں نے جنت کو دیکھا ہوتا تو



وہ اس کے سب سے زیادہ خواہشمند ہوتے، سب سے بڑھ کر اس کے طلبگار ہوتے اور سب سے زیادہ اس کے آرزو مند ہوتے۔ بیان کیا کہ وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ بیان کیا کہ فرشتے جواب دیں گے، دوزخ سے۔ بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ پوچھے گا، کیا انہوں نے جہنم کو دیکھا ہے؟ کہا کہ وہ جواب دیں گے، نہیں، واللہ انہوں نے جہنم کو دیکھا نہیں ہے۔ بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا پھر اگر انہوں نے اسے دیکھا ہوتا تو ان کا کیا حال ہوتا۔ بیان کیا کہ پھر وہ جواب دیں گے کہ اگر انہوں نے اسے دیکھا ہوتا تو اس سے فرار میں سب سے آگے ہوتے اور سب سے زیادہ اس سے خوف کھاتے۔ بیان کیا کہ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کی مغفرت کی۔ بیان کیا کہ اس پر ایک فرشتہ بول اٹھے گا کہ ان میں فلاں بھی تھا، جو ان میں (ذاکرین) میں نہیں تھا بلکہ وہ کسی ضرورت سے آگیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کہ یہ (ذاکرین) وہ لوگ ہیں جن کی مجلس میں بیٹھنے والا بھی تامل نہیں رہتا۔

## کتاب الرقاق

## کِتَابُ الرَّقَاقِ

باب ۱۲۵۷. مَا جَاءَ فِي الرَّقَاقِ

وَأَنَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ

(۱۹۵۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ مَغْبُورٌ فِيهَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ الصَّحَّةُ وَالْفَرَاغُ -

باب ۱۲۵۸. قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ

(۱۹۵۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكَبِي فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ وَكَأَنَّ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ -

باب ۱۲۵۹. فِي الْأَمَلِ وَطَوْلِهِ

(۱۹۵۳) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا مُرَبَّعًا وَخَطَّ خَطًّا فِي الْوَسْطِ خَارِجًا مِنْهُ وَخَطَّ خُطُطًا صِغَارًا إِلَى هَذَا الَّذِي فِي الْوَسْطِ مِنْ جَانِبِهِ الَّذِي فِي الْوَسْطِ وَقَالَ هَذَا الْإِنْسَانُ وَهَذَا أَجَلُهُ، مُحِيطٌ بِهِ أَوْ قَدْ أَحَاطَ بِهِ وَهَذَا الَّذِي هُوَ خَارِجٌ أَمَلُهُ، وَهَذِهِ الْخُطُطُ الصِّغَارُ الْأَعْرَاضُ فَإِنَّ أَخْطَاهُ هَذَا نَهْشُهُ، هَذَا وَإِنْ أَخْطَاهُ هَذَا نَهْشُهُ، هَذَا -

باب ۱۲۵۷۔ دل میں نرمی و رقت پیدا کرنے والی

احادیث اور یہ کہ زندگی تو آخرت ہی کی زندگی ہے

۱۹۵۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ ان کی قدر نہیں کرتے، صحت اور فراغت۔

باب ۱۲۵۸۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد 'دنیا میں اس

طرح ہو جاؤ جیسے تم مسافر ہو یا راستہ چلنے والے ہو

۱۹۵۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا شانہ پکڑ کر فرمایا، دنیا میں اس طرح ہو جاؤ جیسے تم مسافر یا راستہ چلنے والے ہو، شام ہو جائے تو صبح کے منتظر نہ رہو۔ اور صبح کے وقت شام کے منتظر نہ رہو (بلکہ جو عمل نیک کرنا ہے اسے اسی وقت کر لو) اپنی صحت کو مرض سے پہلے غنیمت جانو، اور زندگی کو موت سے پہلے۔

باب ۱۲۵۹۔ امید اور اس کی درازی

۱۹۵۳۔ حضرت عبداللہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے چوکٹھا (مربع) خط کھینچا، پھر اسکے درمیان میں ایک خط کھینچا جو چوکٹھے خط سے نکلا ہوا تھا۔ اسکے بعد درمیان والے خط کے اس حصے میں، جو چوکٹھے کے درمیان میں تھا چھوٹے چھوٹے بہت سے خطوط کھینچے اور پھر فرمایا کہ یہ انسان ہے اور یہ اسکی موت ہے جو اسے گھیرے ہوئے ہے اور یہ جو (بیچ کے خط کا حصہ) ہے یا باہر نکلا ہوا ہے وہ اسکی امید ہے اور چھوٹے چھوٹے خطوط مشکلات ہیں، پس انسان جب ایک (مشکل) سے بچ کر نکلتا ہے تو دوسری میں پھنس جاتا ہے، اور دوسری سے نکلتا ہے تو تیسری میں پھنس جاتا ہے۔



(۱۹۵۴) عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطُوطًا فَقَالَ هَذَا الْأَمَلُ وَهَذَا أَجَلُهُ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ جَاءَهُ الْخَطُّ الْأَقْرَبُ۔

باب ۱۴۶۰. مَنْ بَلَغَ

سِتِّينَ سَنَةً فَقَدْ أَعْذَرَ اللَّهُ إِلَيْهِ

(۱۹۵۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْذَرَ اللَّهُ إِلَى أَمْرِي أَخْرَجَ أَجَلَهُ، حَتَّى بَلَغَهُ سِتِّينَ سَنَةً۔

(۱۹۵۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ قَلْبُ الْكَبِيرِ شَابًّا فِي اثْنَتَيْنِ فِي حُبِّ الدُّنْيَا وَطُولِ الْأَمَلِ۔

باب ۱۴۶۱. الْعَمَلُ الَّذِي يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللَّهِ

(۱۹۵۷) عَنْ عَتَبَانَ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنْ يَوَّافِيَ عَبْدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللَّهِ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ۔

(۱۹۵۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِي جَزَاءٌ إِذَا قَبِضْتُ صَفِيَّةً مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهُ إِلَّا الْجَنَّةَ۔

باب ۱۴۶۲. ذَهَابُ الصَّالِحِينَ

(۱۹۵۹) عَنْ مِرْدَاسٍ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْهَبُ الصَّالِحُونَ الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ وَيَبْقَى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ الشَّعِيرِ أَوِ التَّمْرِ لَا يُبَالِيَهُمُ اللَّهُ بَالَةً۔

باب ۱۴۶۳. مَا يُتَّقَى مِنْ فِتْنَةِ الْمَالِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ (۱۹۶۰) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ

۱۹۵۴۔ حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے چند خطوط کھینچے اور فرمایا کہ یہ امید ہے اور یہ موت ہے۔ انسان اسی حالت (امیدوں تک پہنچنے کی) میں رہتا ہے کہ قریب والے خط (موت) تک پہنچ جاتا ہے۔

باب ۱۴۶۰۔ جو شخص ساٹھ سال کی عمر کو پہنچ گیا تو پھر اللہ تعالیٰ

کی طرف سے عمر کے بارے میں اس پر حجت تمام ہوگئی

۱۹۵۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے عذر کے سلسلے میں حجت تمام کر دی جس کی موت کو مؤخر کیا یہاں تک کہ وہ ساٹھ سال کی عمر کو پہنچ گیا۔

۱۹۵۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ بوڑھے انسان کا دل دو چیزوں کے بارے میں ہمیشہ جوان رہتا ہے، دنیا کی محبت اور زندگی کی درازی کی امید۔

باب ۱۴۶۱۔ ایسا کام جس سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی مقصود ہو

۱۹۵۷۔ حضرت عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضور ﷺ میرے یہاں تشریف لائے اور فرمایا، کوئی بندہ جب قیامت کے دن اس حالت میں پیش ہوگا کہ اس نے کلمہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا ہوگا اور اس سے اس کا مقصود اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا ہوگی تو اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ کو اس پر حرام کر دے گا۔

۱۹۵۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے اس مومن بندے کا جس کی کوئی عزیز چیز میں دنیا سے اٹھالوں اور وہ اس پر ثواب کی نیت سے صبر کرے تو اس کا بدلہ میرے یہاں جنت کے سوا اور کچھ نہیں۔

باب ۱۴۶۲۔ نیکیوں کے گزر جانے کے بارے میں

۱۹۵۹۔ حضرت مرداس اسلمی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، نیک بندے کے بعد دیگرے گزر جائیں گے اور نہایت فرومایہ لوگ باقی رہ جائیں گے، جو اور کھجور میں سے پھینک دینے کے قابل چیزوں کی طرح، اللہ تعالیٰ ان کی ذرا بھی پرواہ نہیں کرے گا۔

باب ۱۴۶۳۔ مال کی آزمائش سے بچنے کے متعلق اور

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”بلاشبہ تمہارے مال و اولاد آزمائش ہیں“

۱۹۶۰۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا



سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَا يَتَغَيُّ ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبَ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ.

باب ۱۴۶۵. مَا قَدَّمَ مِنْ مَالِهِ فَهُوَ لَهُ

(۱۹۶۱) قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّكُمْ مَالٌ وَارِثُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا مِمَّا أَحَدٌ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ قَالَ فَإِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ وَمَالٌ وَارِثُهُ مَا أَخَّرَ.

باب ۱۴۶۶. كَيْفَ كَانَ عَيْشُ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ وَتَخَلُّيهِمْ مِنَ الدُّنْيَا

(۱۹۶۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) كَانَ يَقُولُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِنْ كُنْتُ لَا عَتَمِدُ بِكَبِدِي عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْجُوعِ وَإِنْ كُنْتُ لَا شِدُّ الْحَجَرِ عَلَى بَطْنِي مِنَ الْجُوعِ وَلَقَدْ قَعَدْتُ يَوْمًا عَلَى طَرِيقِهِمُ الَّذِي يَخْرُجُونَ مِنْهُ فَمَرَّ أَبُو بَكْرٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِيُشَبِّعَنِي فَمَرَّ فَلَمْ يَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّ بِِي عُمَرُ فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِيُشَبِّعَنِي فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّ بِِي أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ حِينَ رَأَى وَعَرَفَ مَا فِي نَفْسِي وَمَا فِي وَجْهِی ثُمَّ قَالَ أَبَاهِرْ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْحَقُّ وَمَضَى فَتَبِعْتُهُ فَدَخَلَ فَاسْتَاذَنَ فَأَذِنَ لِي فَدَخَلَ فَوَجَدَ لَبْنًا فِي قَدَحٍ فَقَالَ مِنْ أَيْنَ هَذَا اللَّبَنُ قَالُوا أَهْدَاهُ لَكَ فُلَانٌ أَوْ فُلَانَةٌ قَالَ أَبَاهِرْ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْحَقُّ إِلَى أَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ لِي قَالَ وَأَهْلُ الصُّفَّةِ أَضْيَافُ الْإِسْلَامِ لَا يَأْوُونَ إِلَى أَهْلِ وَلَا مَالٍ وَلَا عَلَى أَحَدٍ إِذَا اتَّهَتْ صَدَقَةٌ بَعَثَ بِهَا إِلَيْهِمْ وَلَمْ يَتَنَاوَلْ مِنْهَا شَيْئًا وَإِذَا اتَّهَتْ هَدِيَّةٌ أُرْسِلَ إِلَيْهِمْ وَأَصَابَ مِنْهَا وَأَشْرَكَهُمْ فِيهَا

آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر انسان کے پاس مال کی دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری کا خواہشمند ہوگا اور انسان کا پیٹ مٹی کے سوا اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے جو توبہ کرتا ہے۔

باب ۱۴۶۲۔ جو مال (موت سے پہلے خرچ کر لیا ہے، وہی اس کا ہے ۱۹۶۱۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم میں کون ہے جسے اپنے مال سے زیادہ اپنے وارث کا مال عزیز ہو؟ صحابہؓ نے عرض کی، یا رسول اللہ! ہم میں کوئی ایسا نہیں ہے جسے اپنا مال زیادہ عزیز نہ ہو۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، پھر اس کا مال وہ ہے جو اس نے (موت سے) پہلے (اللہ کے راستہ میں خرچ کیا) اور اس کے وارث کا مال وہ ہے جو چھوڑ کے مرا۔

۸۲۳۔ نبی کریم ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہؓ کی زندگی کیسے

گزرتی تھی، اور ان سے دنیا کی علیحدگی کے متعلق روایات

۱۹۶۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ اللہ جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں، میں بھوک کے سبب زمین پر اپنے پیٹ کے بل لیٹ جاتا تھا، میں بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھا کرتا تھا۔ ایک دن میں راستہ پر بیٹھ گیا۔ جس سے صحابہؓ نکلتے تھے، ابو بکر رضی اللہ عنہ گزرے، اور میں نے ان سے کتاب اللہ کی ایک آیت کے بارے میں پوچھا، میرے پوچھنے کا مقصد صرف یہ تھا کہ مجھے کچھ کھلا دیں۔ وہ چلے گئے اور کچھ نہیں کیا، پھر عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے میں نے ان سے بھی قرآن مجید کی ایک آیت پوچھی اور پوچھنے کا مقصد یہ صرف تھا کہ مجھے کھلا دیں، وہ بھی گزر گئے اور کچھ نہیں کیا۔ اس کے بعد حضور اکرم ﷺ گزرے اور آپ ﷺ نے جب مجھے دیکھا تو مسکرائے اور آنحضور ﷺ میرے دل کی بات سمجھ گئے اور میرے چہرے کو آپ ﷺ نے تازہ کیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا، اباہر! میں نے عرض کی لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فرمایا میرے ساتھ آ جاؤ اور آپ ﷺ چلنے لگے، میں آنحضور ﷺ کے پیچھے ہولیا، پھر آنحضور ﷺ اندر تشریف لے گئے، پھر اجازت چاہی، مجھے اجازت ملی، پھر داخل ہوئے تو ایک پیالے میں دودھ ملا، دریافت فرمایا کہ یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟ کہا کہ فلاں یا فلائی نے آنحضور ﷺ کے لئے ہدیہ بھیجا ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا: یا اباہر! میں نے عرض کی لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فرمایا کہ اہل صفہ کے پاس جاؤ اور انہیں میرے پاس بلا لاؤ



فَسَاءَ نَبِيٍّ ذَلِكَ فَقُلْتُ وَمَا هَذَا اللَّبَنُ فِي أَهْلِ الصُّفَّةِ كُنْتُ أَحَقُّ أَنَا أَنْ أُصِيبَ مِنْ هَذَا اللَّبَنِ شَرْبَةً اتَّقَوْ بِهَا فَإِذَا جَاءَ أَمْرُنِي فَكُنْتُ أَنَا أُعْطِيهِمْ وَمَا عَسَى أَنْ يَبْلُغَنِي مِنْ هَذَا اللَّبَنِ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ طَاعَةِ اللَّهِ وَطَاعَةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُدٌّ فَاتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَأَقْبَلُوا فَاسْتَأْذَنُوا فَأَذِنَ لَهُمْ وَأَخَذُوا مَجَالِسَهُمْ مِنَ الْبَيْتِ قَالَ يَا أَبَاهُ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ خُذْهَا عَطِيهِمْ قَالَ فَأَخَذْتُ الْقَدَحَ فَجَعَلْتُ أُعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرَوِي ثُمَّ يَرُدُّ عَلَى الْقَدَحِ وَأُعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرَوِي ثُمَّ يَرُدُّ عَلَى الْقَدَحِ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدَرَوِي الْقَوْمُ كُلُّهُمْ فَأَخَذَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهُ عَلَى يَدِهِ فَنَظَرَ إِلَيَّ فَتَبَسَّمَ فَقَالَ أَبَاهُ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بَقِيْتُ أَنَا وَأَنْتَ قُلْتُ صَدَقْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ اقْعُدْ فَاشْرَبْ فَقَعَدْتُ فَشَرِبْتُ فَقَالَ اشْرَبْ فَشَرِبْتُ فَمَا زَالَ يَقُولُ اشْرَبْ حَتَّى قُلْتُ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَجِدْ لَهُ مَسْلَكًا قَالَ فَأَرِنِي فَأَعْطَيْتُهُ الْقَدَحَ فَحَمِدَ اللَّهُ وَاسْمَى وَشَرِبَ الْفَضْلَةَ

کہا کہ اہل صفہ اسلام کے مہمان ہیں، وہ نہ کسی کے گھر پناہ ڈھونڈتے ہیں، نہ کسی کے مال میں اور نہ کسی کے پاس! جب آنحضور ﷺ کے پاس صدقہ آتا تو اسے آنحضور ﷺ انہیں کے پاس بھیج دیتے اور خود اس میں سے کچھ نہ رکھتے۔ البتہ جب آپ ﷺ کے پاس ہدیہ آتا تو انہیں بلا بھیجتے اور خود بھی اس سے تناول فرماتے اور انہیں بھی شریک کرتے چنانچہ مجھے یہ بات ناگوار گزری اور میں نے سوچا کہ یہ دودھ ہے ہی کتنا کہ سارے صفہ والوں میں تقسیم ہو جائے گا۔ اس کا تو حقدار میں تھا۔ اسے پی کر کچھ قوت حاصل کرتا، جب اہل صفہ آئیں گے تو آنحضور ﷺ مجھ سے ہی فرمائیں گے اور میں انہیں اسے دے دوں گا۔ مجھے تو شاید اس میں سے کچھ نہیں ملے گا لیکن اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کے سوا بھی کوئی اور چارہ کار نہیں تھا۔ چنانچہ میں ان کے پاس آیا اور آنحضور ﷺ کی دعوت پہنچائی، وہ آگئے اور اجازت چاہی، انہیں اجازت مل گئی۔ پھر وہ گھر میں اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا! اباہر! میں نے عرض کی، لبیک یا رسول اللہ! فرمایا لو اور ان سب حضرات کو دو، بیان کیا کہ میں نے پیالہ پکڑ لیا اور ایک ایک کو دینے لگا، ایک شخص جب دودھ پی کر سیراب ہو جاتا تو مجھے واپس کر دیا اور اس طرح دوسرا پی کر مجھے پیالہ واپس کر دیتا۔ اس طرح میں نبی کریم ﷺ تک پہنچا۔ سب لوگ پی کر سیراب ہو چکے تھے۔ آنحضور ﷺ نے پیالہ پکڑا اور اپنے ہاتھ پر رکھ کر آپ ﷺ نے میری طرف دیکھا اور مسکرا کر فرمایا، اباہر! میں نے عرض کی، لبیک یا رسول اللہ! فرمایا اب میں اور تم باقی رہ گئے ہیں۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ نے بیج فرمایا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا بیٹھ جاؤ اور پیو، میں بیٹھ گیا اور میں نے دودھ پیا اور آنحضور ﷺ برابر فرماتے رہے کہ اور پیو، آخر مجھے کہنا پڑا انہیں اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، اب گنجائش نہیں ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، پھر مجھے دے دو۔ میں نے پیالہ آنحضور ﷺ کو دے دیا۔ آنحضور ﷺ نے اللہ کی حمد بیان کی اور بسم اللہ پڑھ کر بچا ہوا خود پی گئے۔

۱۹۶۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی ”اے اللہ، آل محمد کو روزی دے کہ وہ زندہ رہ سکیں۔“

باب ۱۴۶۷۔ عمل پر مداومت اور میانہ روی

۱۹۶۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے

(۱۹۶۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ ارْزُقْ آلَ مُحَمَّدٍ قُوتًا۔

باب ۱۴۶۷۔ الْقَصْدُ وَالْمَدَاوِمَةُ عَلَى الْعَمَلِ

(۱۹۶۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ



رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يُنَجِّيَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ، قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ بِرَحْمَةٍ سَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَأَعْدُوا وَرَوْحُوا وَشَيْءٌ مِنَ الدَّلْحَةِ وَالْقَصْدِ الْقَصْدُ تَبْلُغُوا

فرمایا کہ تم میں سے کسی شخص کو اس کا عمل نجات نہیں دے سکے گا۔ صحابہؓ نے عرض کی اور آپ کو بھی نہیں یا رسول اللہ! اور مجھے بھی نہیں، سوائے اسکے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت کے سایہ میں لے لے۔ میانہ روی اختیار کرو اور بلند پروازی نہ کرو اور صبح و شام اور رات کے کچھ حصہ میں عبادت کیا کرو۔ میانہ روی اختیار کرو، میانہ روی اختیار کرو، منزل مقصود پر پہنچ جاؤ گے۔

(۱۹۶۵) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ سَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ قَالَ أَدْوَمُهَا۔

۱۹۶۵۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل اللہ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے؟ فرمایا کہ جس پر مداومت اختیار کی جائے، خواجہ وہ کم ہی ہو۔

### باب ۱۴۶۸۔ الرَّجَاءُ مَعَ الْخَوْفِ

(۱۹۶۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الرَّحْمَةَ يَوْمَ خَلَقَهَا مِائَةَ رَحْمَةٍ فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعًا وَتِسْعِينَ رَحْمَةً وَأَرْسَلَ فِي خَلْقِهِ كُلِّهِمْ رَحْمَةً وَاحِدَةً فَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رَحْمَةٍ لَمْ يَيْئَسْ مِنَ الْجَنَّةِ وَلَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْعَذَابِ لَمْ يَأْمَنْ مِنَ النَّارِ۔

### باب ۱۴۶۸۔ خوف کے ساتھ امید

۱۹۶۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے رحمت کو جس دن پیدا کیا تو اس کے سو حصے کئے اور اپنے پاس ان میں سے ننانوے رکھے، اس کے بعد تمام مخلوق کے لئے صرف ایک حصہ رحمت کا بھیجا۔ پس اگر کافر کو وہ تمام رحمتیں معلوم ہو جائیں جو اللہ کے پاس ہیں تو وہ جنت سے مایوس نہ ہو اور اگر مومن کو وہ تمام عذاب معلوم ہو جائیں جو اللہ کے پاس ہیں تو وہ دوزخ سے بے خوف نہ ہو۔

### باب ۱۴۶۹۔ حِفْظُ اللِّسَانِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ

بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ (۱۹۶۷) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَضْمَنُ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنُ لَهُ الْجَنَّةَ۔

باب ۱۴۶۹۔ زبان کی حفاظت اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ وہ اچھی بات کہے، یا پھر چپ رہے ۱۹۶۷۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میرے لئے جو شخص دونوں جبروں کے درمیان کی چیز (زبان) اور دونوں پاؤں کے درمیان کی چیز (شرمگاہ) کی ذمہ داری دے گا میں اس کے لئے جنت کی ذمہ داری دے دوں گا۔

(۱۹۶۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَرْفَعُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَاتٍ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ۔

۱۹۶۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ بندہ اللہ کی خوشنودی کے لئے ایک بات زبان سے نکالتا ہے اسے کوئی اہمیت نہیں دیتا۔ لیکن اس کی وجہ سے اللہ اس کے درجات کو بلند کرتا ہے اور بندہ ایسی بات زبان سے نکالتا ہے جو اللہ کی ناراضگی کا باعث ہے، اسے کوئی اہمیت نہیں دیتا، لیکن اس کی وجہ سے جہنم میں چلا جاتا ہے۔

### باب ۱۴۷۰۔ الْإِنْتِهَاءُ عَنِ الْمَعَاصِي

(۱۹۶۹) عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

### باب ۱۴۷۰۔ گناہوں سے باز رہنا

۱۹۶۹۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے



اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ  
أَتَى قَوْمًا فَقَالَ رَأَيْتُ الْجَيْشَ بَعَيْنِي وَإِنِّي أَنَا النَّذِيرُ  
الْعُرْيَانُ فَالْتَّجَاءَ فَاطَاعَتُهُ طَائِفَةٌ فَأَذَلُّوهُ عَلَى مَهْلِهِمْ  
فَنَجُّوهُ وَكَذَّبَتْهُ طَائِفَةٌ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَاجْتَا حَهُمْ۔

فرمایا کہ میری اور جو کچھ اللہ نے میرے ساتھ بھیجا ہے، اس کی مثال ایک  
ایسے شخص جیسی ہے جو کسی قوم کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے (تمہارے  
دشمن کا) لشکر اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور میں کھلا ہوا ڈرانے والا ہوں،  
پس نجات، نجات! اس پر ایک جماعت نے بات مان لی اور اپنی سہولت  
کے لئے کسی محفوظ جگہ پر نکل گئے اور نجات پائی اور دوسری جماعت نے  
جھٹلایا اور لشکر نے صبح کے وقت اچانک انہیں آلیا اور تہ تیغ کر دیا۔

#### باب ۱۴۷۱۔ حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ

(۱۹۷۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ  
بِالْمَكَارِهِ۔

باب ۱۴۷۱۔ دوزخ کو خواہشات نفسانی سے ڈھک دیا گیا ہے  
۱۹۷۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ  
نے فرمایا کہ دوزخ خواہشات نفسانی سے ڈھک دی گئی ہے اور جنت  
مشکلات اور دشواریوں سے ڈھکی ہوئی ہے۔

#### باب ۱۴۷۲۔ الْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلَى

أَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ وَالنَّارُ مِثْلُ ذَلِكَ  
(۱۹۷۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
إِلَهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلَى أَحَدِكُمْ  
مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ وَالنَّارُ مِثْلُ ذَلِكَ۔

باب ۱۴۷۲۔ جنت تمہارے جوتے کے تسمے سے بھی  
زیادہ تم سے قریب ہے اور اسی طرح دوزخ بھی ہے  
۱۸۹۷۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے  
فرمایا۔ جنت تمہارے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے اور اسی  
طرح دوزخ بھی۔

#### باب ۱۴۷۳۔ لِيَنْظُرَ إِلَى مَنْ هُوَ

أَسْفَلُ مِنْهُ وَلَا يَنْظُرَ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ  
(۱۹۷۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ فَضَّلَ عَلَيْهِ  
فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْهُ۔

باب ۱۴۷۳۔ اسے دیکھنا چاہئے جو نیچے درجہ کا ہے  
اسے نہیں دیکھنا چاہئے جس کا مرتبہ اس سے اونچا ہے  
۱۹۷۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے  
فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی شخص کسی ایسے آدمی کو دیکھے جو مال اور شخص و  
صورت میں اس سے بڑھ کر ہے تو اس وقت کسی ایسے شخص کا دھیان کرنا  
چاہئے جو اس سے کم درجہ ہے۔

#### باب ۱۴۷۴۔ مَنْ هُمْ بِحَسَنَةٍ أَوْ بِسَيِّئَةٍ

(۱۹۷۳) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرَوِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ  
قَالَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ ثُمَّ بَيَّنَ ذَلِكَ  
فَمَنْ هُمْ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ، عِنْدَهُ  
حَسَنَةٌ كَامِلَةٌ فَإِنْ هُوَ هُمْ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ،  
عِنْدَهُ، عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِمِائَةٍ ضِعْفٍ إِلَى  
أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ وَمَنْ هُمْ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ

باب ۱۴۷۴۔ جس نے کسی نیکی یا برائی کا ارادہ کیا  
۱۹۷۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے  
ایک حدیث قدسی میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے نیکیاں اور  
برائیاں مقدر کر دی ہیں اور پھر انہیں واضح کر دیا ہے۔ پس جس نے نیکی کا  
ارادہ کیا، لیکن اس پر عمل نہ کر سکا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے ایک مکمل  
نیکی کا بدلہ لکھا ہے اور اگر اس نے ارادہ کے بعد اس پر عمل بھی کر لیا تو اللہ  
تعالیٰ نے اپنے یہاں دس گنا سے لے کر سات سو گنے تک نیکیاں لکھی ہیں  
اور اس سے بڑھا کر! اور جس نے برائی کا ارادہ کیا، پھر اس پر عمل نہیں کیا تو



لَهُ، عِنْدَهُ، حَسَنَةٌ كَامِلَةٌ فَإِنْ هُوَ هَمٌّ بِهَا فَعَمَلُهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ، سَيِّئَةً وَاحِدَةً۔

## باب ۱۴۷۵. رَفَعَ الْأَمَانَةَ

(۱۹۷۴) عَنْ حُذَيْفَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقَبِّضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيُظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقَبِّضُ فَيَبْقَى أَثَرُهَا مِثْلَ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَخَرَجَتْهُ عَلَى رَجُلِكَ فَتَنْفِطُ فَتَرَاهُ مُتَبَرِّأً وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ فَلَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ فَيُقَالُ إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ مَا أَعْقَلَهُ، وَمَا أَظْرَفَهُ، وَمَا أَجْلَدَهُ، وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ خَرَدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ وَلَقَدْ أَتَى عَلَى زَمَانٍ وَمَا أَبَا لِي أَيْكُمْ بَايَعْتُ لَعْنٌ كَانَ مُسْلِمًا رَدَّهُ، عَلَى الْإِسْلَامِ وَإِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا رَدَّهُ عَلَى سَاعِيهِ، فَمَا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ أَبَايَعُ إِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا۔

(۱۹۷۵) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا النَّاسُ كَالْأَبْلِ الْمِائَةِ لَا تُكَادُ تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً۔

## باب ۱۴۷۶. الرِّيَاءُ وَالسُّمْعَةُ

(۱۹۷۶) عَنْ جُنْدُبٍ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَهُ، فَذَنُوتُ مِنْهُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ سَمِعَ اللَّهُ بِهِ وَمَنْ يُرَائِي يُرَائِي اللَّهُ بِهِ۔

اللہ تعالیٰ نے اس کیلئے اپنے یہاں ایک نیکی لکھی ہے اور اگر اس نے ارادہ کے بعد اس پر عمل بھی کر لیا تو اپنے یہاں اس کیلئے ایک برائی لکھی ہے۔

## باب ۱۴۷۵۔ امانت کا اٹھ جانا

۱۹۷۴۔ حضرت حذیفہؓ نے حدیث بیان کی کہ ہم سے رسول اللہ ﷺ نے دو حدیثیں ارشاد فرمائیں، ایک تو دیکھ چکا ہوں اور دوسرے کا منتظر ہوں۔ آنحضور ﷺ نے ہم سے فرمایا، امانت لوگوں کے دلوں کی گہرائیوں میں اتار دی گئی، پھر انہوں نے اسے قرآن سے جانا، پھر سنت سے جانا اور آنحضور ﷺ نے ہم سے اس کے اٹھ جانے کے متعلق ارشاد فرمایا، فرمایا کہ آدمی ایک نیند سوئے گا اور اسی میں امانت اس کے دل سے ختم ہو جائے گی۔ اور اس کا اثر آبلہ کی طرح باقی رہ جائے گا جیسے آگ کی چنگاری تہاری پاؤں میں پڑ جائے اور اس کی وجہ سے پاؤں پھول جائے، تم اسے ابھرا ہوا دیکھو گے، حالانکہ اندر کوئی چیز نہیں ہوتی۔ حال یہ ہو جائے گا کہ صبح اٹھ کر لوگ خرید و فروخت کریں گے اور کوئی شخص امانتدار نہیں ہوگا۔ کہا جائے گا کہ بنی فلاں میں ایک امانتدار شخص ہے، کسی شخص کے متعلق کہا جائے گا کہ کتنا عقلمند، کتنا بلند حوصلہ ہے اور کتنا بہادر ہے۔ حالانکہ اس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان (امانت) نہیں ہوگا۔ میں نے ایک ایسا وقت بھی گزرا ہے کہ اس کی پرواہ نہیں کرتا تھا کہ کس سے خرید و فروخت کرتا ہوں۔ اگر وہ مسلمان ہوتا تو اس کو اسلام (بے انصافی سے) اسے روکتا تھا۔ اور اگر وہ نصرانی ہوتا تو اس کا مددگار اسے روکتا تھا، لیکن اب میں فلاں اور فلاں کے سوا کسی سے خرید و فروخت نہیں کرتا۔

۱۹۷۵۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں کی مثال اونٹ کی سی ہے۔ سو میں سے ایک مشکل سے سواری کے قابل ملتا ہے۔

## باب ۱۴۷۶۔ ریا اور شہرت

۱۹۷۶۔ حضرت جندب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اور میں نے آپ کے سوا کسی کو یہ کہتے نہیں سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ چنانچہ میں ان کے قریب پہنچا تو میں نے سنا کہ وہ کہہ رہے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا (کسی کام کے نتیجے میں) جو شہرت کا خواہش مند ہوگا، اللہ تعالیٰ اسے مشہور کر دے گا اور جو دکھاوے کے لئے کام کرے گا اللہ بھی اس کی نمود و نمائش کر دے گا۔



## باب ۱۴۷۷. التَّوَّاضُّعُ

(۱۹۷۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ قَالَ مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا اذْنَتُهُ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أَحْبَبْتُهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا وَإِنْ سَأَلَنِي لِأَعْطِيَنَّهُ وَلَئِنْ اسْتَعَاذَنِي لِأَعِذَنَّهُ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدَّدِي عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ.

## باب ۱۴۷۸. التَّوَّاضُّعُ

۱۹۷۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی اسے میری طرف سے اعلان جنگ ہے اور میرا بندہ میری طرف سے فرض کی ہوئی ان چیزوں سے جو مجھے پسندیدہ ہیں، میرا قرب نہیں حاصل کر سکتا اور میرا بندہ نوافل کے ذریعہ مجھ سے قرب حاصل کرتا رہتا ہے۔ یہاں کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں، جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسے دیتا ہوں اور اگر وہ میری پناہ کا طالب ہوتا ہے تو میں اسے پناہ دیتا ہوں جو میں کام کرنا چاہتا ہوں اس میں مجھے پس و پیش نہیں ہوتا، جیسا کہ مجھے اس مومن کی جان کے بارے میں پس و پیش ہوتا ہے، جو موت کو پسند نہیں کرتا اور میں اس ناگواری کو پسند نہیں کرتا۔

باب ۱۴۷۸۔ جو اللہ سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے، اللہ بھی اس سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے

## باب ۱۴۷۸. مَنْ أَحَبَّ

لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ

(۱۹۷۸) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ، قَالَتْ عَائِشَةُ أَوْ بَعْضُ أَزْوَاجِهِ إِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ لَيْسَ ذَلِكَ وَلَكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللَّهِ وَكَرَامَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ، فَأَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ وَأَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ، وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا حَضَرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللَّهِ وَعَقُوبَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَهُ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ، كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ وَكَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ.

۱۹۷۸۔ حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے، اللہ بھی اس سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے اور جو اللہ سے ملاقات کو نا پسند کرتا ہے، اللہ بھی اس سے ملاقات کو پسند نہیں کرتے اور عائشہ رضی اللہ عنہا یا آپ ﷺ کی بعض ازواج نے عرض کیا کہ مرنا تو ہم بھی نہیں پسند کرتے؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہ بات نہیں ہے بلکہ جب مومن کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو اسے اللہ کی خوشنودی اور اس کے یہاں اس کی عزت کی خوشخبری دی جاتی ہے۔ اس وقت مومن کو کوئی چیز اس سے زیادہ عزیز نہیں ہوتی جو اس کے آگے (اللہ سے ملاقات اور اس کی خوشنودی کا حصول) ہوتی ہے۔ اس لئے اللہ سے ملاقات کا خواہشمند ہو جاتا ہے اور اللہ بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جب کافر کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو اسے اللہ کے عذاب اور اس کی سزا کی بشارت دی جاتی ہے۔ اس وقت کوئی چیز اس کے دل میں اس سے زیادہ ناگوار نہیں ہوتی جو اس کے آگے ہوتی ہے، وہ اللہ سے جا ملنے کو نا پسند کرنے لگتا ہے۔ پس اللہ بھی اس سے ملنے کو نا پسند کرتا ہے۔



## باب ۱۴۷۹. سَكَرَاتِ الْمَوْتِ

(۱۹۷۹) عَنْ عَائِشَةَ ۚ قَالَتْ كَانَ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ حُفَاةً يَأْتُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْأَلُونَهُ مَتَى السَّاعَةُ فَكَانَ يَنْظُرُ إِلَى أَصْغَرِهِمْ فَيَقُولُ إِنْ يَعْشُ هَذَا لَا يُدْرِكُهُ الْهَرَمُ حَقَّ تَقْوَمَ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ قَالَ هِشَامٌ يَعْنِي مَوْتَهُمْ۔

## باب ۱۴۷۹۔ جانکی

۱۹۷۹۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ چند بدوی جو ننگے پاؤں رسول اللہ ﷺ کے پاس آتے تھے اور آپ سے دریافت کرتے تھے کہ قیامت کب آئے گی۔ آنحضور ﷺ ان میں سب سے کم عمر کو دیکھ کر فرمانے لگے کہ اگر یہ زندہ رہا تو اس کے بڑھاپے سے پہلے تم پر تمہاری قیامت آجائے گی۔ ہشام نے کہا کہ آنحضور ﷺ کی مراد (تمہاری قیامت) سے ان کی موت تھی۔

## باب ۱۴۸۰. يَقْبِضُ اللَّهُ الْأَرْضَ

(۱۹۸۰) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ۚ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُبْزَةً وَاحِدَةً يَتَكَفَّوْهَا الْجَبَّارُ بِيَدِهِ كَمَا يَكْفَأُ أَحَدُكُمْ خُبْزَتَهُ فِي السَّفَرِ نَزْلًا لِأَهْلِ الْجَنَّةِ فَاتَى رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَارَكَ الرَّحْمَنُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ أَلَا أُخْبِرُكَ بِنُزُلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ بَلَى قَالَ تَكُونُ الْأَرْضُ خُبْزَةً وَاحِدَةً كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا ثُمَّ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِدُهُ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكَ بِإِدَامِهِمْ قَالَ إِذَا مِهُمُ بِالْأَمِّ وَنُورٌ قَالُوا وَمَا هَذَا قَالَ نُورٌ وَنُورٌ يَأْكُلُ مِنْ زَائِدَةٍ كَبِدِهِمَا سَبْعُونَ أَلْفًا۔

باب ۱۴۸۰۔ اللہ تعالیٰ زمین کو اپنی مٹھی میں لے لے گا  
۱۹۸۰۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن زمین ایک روٹی کی طرح ہو جائے گی جسے اللہ تعالیٰ اہل جنت کی میزبانی کے لئے اس طرح سمیٹ کر رکھ لے گا جس طرح تم سفر کے موقع پر اپنی روٹی سمیٹ کر رکھتے تھے۔ پھر ایک یہودی آیا اور بولا۔ ابوالقاسم تم پر رحمان برکت نازل کرے، کیا میں تمہیں قیامت کے دن اہل جنت کے سب سے پہلے کھانے کی (جس سے ان کی ضیافت کی جائے گی) خبر نہ دوں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ کیوں نہیں تو اس نے وہی کہا جو نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ زمین ایک روٹی ہو جائے گی، پھر آنحضور ﷺ نے ہماری طرف دیکھا اور مسکرائے۔ جس سے آپ کے آگے کے دانت دکھائی دینے لگے، پھر پوچھا میں تمہیں اس کے سالن کے متعلق خبر نہ دوں؟ کہا کہ اس کا سالن بالام ونوں ہوں گے۔ صحابہ نے عرض کی یہ کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ بیل اور مچھلی جس کی کلیجی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کو ستر ہزار افراد کھا کر سیر ہو جائیں گے۔

(۱۹۸۱) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ۚ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى أَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقُرْصَةِ نَقِيٍّ قَالَ سَهْلٌ أَوْ غَيْرُهُ لَيْسَ فِيهَا مَعْلَمٌ لِأَحَدٍ۔

۱۹۸۱۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن لوگ سفید و صاف ٹکیہ کی طرح ایک سفید چھٹی زمین پر جمع کئے جائیں گے۔ سہل یا ان کے سوا کسی نے بیان کیا کہ اس زمین پر کسی کا کوئی جھنڈا نہیں ہوگا۔

## باب ۱۴۸۱. كَيْفَ الْحَشَرُ

(۱۹۸۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى ثَلَاثِ طَرَائِقٍ رَاغِبِينَ وَرَاهِبِينَ وَأَنَانٍ عَلَى بَعِيرٍ وَثَلَاثَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَارْبَعَةٌ عَلَى بَعِيرٍ عَشْرَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَيُحْشَرُ بِقِيَّتِهِمْ

## باب ۱۴۸۱۔ حشر کس طرح ہوگا

۱۹۸۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں کا حشر تین طرح پر ہوگا (ایک طرح کہ) لوگ رغبت کرنے والے لیکن ڈرتے ہوئے ہوں گے (دوسرا گروہ ان لوگوں کا ہوگا کہ) ایک اونٹ پر دو آدمی ہوں گے، کسی اونٹ پر تین ہوں گے، کسی پر چار



ہوں گے اور کسی پردس ہوں گے اور باقی لوگوں کو آگ جمع کرے گی۔  
(یہ حشر کی تیسری صورت ہوگی) جب وہ قیلولہ کریں گے تو آگ بھی اس  
وقت ان کے ساتھ قیلولہ کرے گی۔ جب وہ رات گزاریں گے تو آگ  
بھی ان کے ساتھ رات کے وقت موجود ہوگی، جب وہ صبح کریں گے تو  
آگ بھی ان کے ساتھ صبح کے وقت موجود ہوگی اور جب وہ شام کریں  
گے تو آگ بھی ان کے ساتھ موجود ہوگی۔

۱۹۸۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے  
فرمایا کہ تم ننگے پاؤں، ننگے جسم، بلاختہ کے اٹھائے جاؤ گے، عائشہ رضی  
اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اس پر میں نے پوچھا، یا رسول اللہ! تو کیا مرد  
عورتیں ایک دوسرے کو دیکھتے ہوں گے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اس  
وقت معاملہ اس سے کہیں زیادہ سخت ہوگا کہ انہیں اس کا خیال آئے۔

باب ۱۴۸۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: کیا خیال نہیں کرتے کہ  
یہ لوگ عظیم دن میں اٹھائے جائیں گے۔ اس دن جب  
تمام لوگ رب العالمین کے حضور میں کھڑے ہوں گے

۱۹۸۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ  
نے فرمایا کہ قیامت کے دن لوگ پسینہ میں شرابور ہو جائیں گے اور  
حالت یہ ہو جائے گی کہ تم میں سے ہر کسی کا پسینہ زمین پر ستر ہاتھ تک پھیل  
جائے گا اور منہ تک پہنچ کر کانوں کو چھونے لگے گا۔

باب ۱۴۸۳۔ قیامت کے دن قصاص

۱۹۸۵۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے  
فرمایا، سب سے پہلے جس چیز کا فیصلہ لوگوں کے درمیان ہوگا وہ خون کے  
بدلہ کا ہوگا۔

۸۵۷۔ جنت و جہنم کی صفت

۱۹۸۶۔ حضرت ابن عمرؓ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا،  
جب اہل جنت، جنت میں چلے جائیں گے اور اہل دوزخ، دوزخ میں چلے  
جائیں گے تو موت کو لایا جائیگا اور اسے جنت و دوزخ کے درمیان رکھ کر ذبح  
کر دیا جائیگا پھر ایک آواز دینے والا آواز دے گا کہ اے اہل جنت، تمہیں  
موت نہیں آئیگی، اے اہل دوزخ تمہیں موت نہیں آئیگی۔ اس وقت  
جنتی اور زیادہ خوش ہو جائیں گے اور دوزخی اور زیادہ غمگین ہو جائیں گے۔

النَّارُ تَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا وَتَبِيتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا  
وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوا وَتُمْسِي مَعَهُمْ حَيْثُ  
أَمْسَوْا۔

(۱۹۸۳) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحْشَرُونَ حُفَاةً  
غُرَاةً غُرْلًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ  
وَالنِّسَاءُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَقَالَ الْأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ  
أَنْ يَهْتَمُّهُمْ ذَلِكَ۔

باب ۱۴۸۲: قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:  
أَلَا يَظُنُّ أُولَئِكَ أَنَّهُمْ مَبْعُوثُونَ لِيَوْمٍ  
عَظِيمٍ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ

(۱۹۸۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَغْرَقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
حَتَّى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِي الْأَرْضِ سَبْعِينَ ذِرَاعًا  
وَيُلْجِمُهُمْ حَتَّى يَبْلُغَ أَذَانَهُمْ۔

باب ۱۴۸۳: الْقِصَاصُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(۱۹۸۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ بِالْأَمْوَالِ۔

باب ۱۴۸۴: صِفَةُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

(۱۹۸۶) عَنْ بَنِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَارَ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّةِ وَأَهْلُ النَّارِ  
إِلَى النَّارِ جِئَ بِالْمَوْتِ حَتَّى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ  
ثُمَّ يَذْبَحُ ثُمَّ يُنَادِي مُنَادِيًا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ يَا أَهْلَ  
النَّارِ لَا مَوْتَ فَيَزِدُّ أَهْلَ الْجَنَّةِ فَرَحًا إِلَى فَرَحِهِمْ  
وَيَزِدُّ أَهْلَ النَّارِ حُزْنًا إِلَى حُزْنِهِمْ۔



(۱۹۸۷) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ يَقُولُونَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ فَيَقُولُ هَلْ رَضِيتُمْ فَيَقُولُونَ وَمَالْنَا لَا نَرْضَى وَقَدْ أُعْطِينَا مَا لَمْ تَعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُولُ أَنَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالُوا يَا رَبِّ وَآيُ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ فَيَقُولُ أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا۔

(۱۹۸۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيْ الْكَافِرِ مَسِيرَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ۔

(۱۹۸۹) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بَعْدَ مَا مَسَّهُمْ مِنْهَا سَفْعٌ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فَيُسَمِّيهِمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَهَنَّمِيِّينَ۔

(۱۹۹۰) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَهْلَ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ عَلَى أَحْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ يَعْلَى مِنْهُمَا دِمَاعُهُ كَمَا يَعْلَى الْمَرْجَلُ وَالْقُمْقُمُ۔

(۱۹۹۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ أَحَدُ الْجَنَّةِ إِلَّا أُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ لَوْ أَسَاءَ لِيَزْدَادَ شُكْرًا وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ إِلَّا أُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ لَوْ أَحْسَنَ لِيَكُونَ عَلَيْهِ حَسْرَةٌ۔

باب ۱۴۸۵ . فِي الْحَوْضِ  
(۱۹۹۲) قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

۱۹۸۷۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائے گا، اے اہل جنت، جنتی کہیں گے ہم حاضر ہیں اے ہمارے رب! تیری فرمانبرداری کے لئے۔ اللہ تعالیٰ پوچھے گا، کیا اب تم لوگ خوش ہو؟ وہ کہیں گے اب بھی بھلا ہم خوش نہیں ہوں گے۔ اب تو تو نے ہمیں وہ سب کچھ دیا ہے جو اپنی مخلوق کے کسی فرد کو بھی نہیں دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کہے گا کہ میں تمہیں اس سے بھی بہتر چیز دوں گا، جنتی کہیں گے اے رب، اس سے بہتر اور کیا چیز ہوگی؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اب میں تمہارے لئے اپنے رضوان و خوشنودی کو عام کر دوں گا۔ اس کے بعد کبھی تم پر ناراض نہیں ہوں گا۔

۱۹۸۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کافر کے دونوں شانوں کے درمیان تیز چلنے والے کے لئے تین دن کی مسافت کا فاصلہ ہوگا۔

۱۹۸۹۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ایک جماعت جہنم سے اس کے بعد نکلے گی، جب آگ انہیں چھو چکی ہوگی اور پھر وہ جنت میں داخل ہوں گے۔ ان لوگوں کو اہل جنت جہنمیین کہیں گے۔

۱۹۹۰۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن دوزخیوں میں عذاب کے اعتبار سے سب سے کم عذاب پانے والا وہ شخص ہوگا جس کے دونوں پیروں کے نیچے دو انگارے رکھ دیئے جائیں گے جس کی وجہ سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا (جس طرح ہانڈی یا دیگ جوش کھاتی ہے)۔

۱۹۹۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جنت میں جو بھی داخل ہوگا اسے اس کے جہنم کا ٹھکانہ بھی دکھایا جائے گا کہ اگر نافرمانی کی ہوتی (تو وہاں اسے جگہ ملتی) تاکہ وہ اور زیادہ شکر کرے اور جو بھی جہنم میں داخل ہوگا۔ اسے اس کا جنت کا ٹھکانہ میں دکھایا جائے گا کہ اگر اچھے عمل کئے ہوتے (تو وہاں جگہ ملتی) تاکہ اس کے لئے حسرت و افسوس کا باعث ہو۔

باب ۱۴۸۵۔ حوض پر  
۱۹۹۲۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْضِي مَسِيرَةَ شَهْرِ مَاءٍ وَهُ أَبْيَضُ مِنَ  
اللَّبَنِ وَرِيحُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكِيْزَانُهُ كَنُجُومِ  
السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا فَلَا يَظْمَأُ أَبَدًا۔

نے فرمایا۔ میرا حوض ایک مہینے کی مسافت پر پھیلا ہوگا۔ اس کا پانی دودھ  
سے زیادہ سفید اور اس کی خوشبو مشک سے زیادہ اچھی ہوگی اور اس کے  
کوزے آسمان کے ستاروں کی طرح ہوں گے۔ جو شخص اس میں سے  
ایک مرتبہ پی لے گا پھر کبھی پیسا نہیں ہوگا۔

(۱۹۹۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ قَدْرَ حَوْضِي  
كَمَا بَيْنَ آيَلَةٍ وَصَنْعَاءَ مِنَ الْيَمَنِ وَإِنَّ فِيهِ مِنَ الْآبَارِيقِ  
كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ۔

۱۹۹۳۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی  
کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرے حوض کی لمبائی اتنی ہوگی جتنی ایلہ اور یمن  
کے شہر صنعاء کے درمیان کی مسافت ہے اور وہاں اتنی بڑی تعداد میں  
پیا لے ہوں گے جتنے آسمان کے ستاروں کی تعداد ہے۔

(۱۹۹۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَنَا أَنَا قَائِمٌ إِذَا زُمِرَةٌ حَتَّى إِذَا عَرَفْتُهُمْ  
خَرَجَ رَجُلٌ مِّنْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَقَالَ هَلُمَّ فَقُلْتُ أَيْنَ قَالَ  
إِلَى النَّارِ وَاللَّهِ قُلْتُ وَمَا شَأْنُهُمْ قَالَ إِنَّهُمْ ارْتَدُّوا بَعْدَكَ  
عَلَى أَذْبَارِهِمُ الْقَهْقَرَى ثُمَّ إِذَا زُمِرَةٌ حَتَّى إِذَا عَرَفْتُهُمْ  
خَرَجَ رَجُلٌ مِّنْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَقَالَ هَلُمَّ قُلْتُ أَيْنَ قَالَ  
إِلَى النَّارِ وَاللَّهِ قُلْتُ مَا شَأْنُهُمْ قَالَ إِنَّهُمْ ارْتَدُّوا بَعْدَكَ  
عَلَى أَذْبَادِهِمُ الْقَهْقَرَى فَلَا أُرَاهُ يَخْلُصُ مِنْهُمْ إِلَّا مِثْلُ  
هَمَلٍ النَّعَمِ۔

۱۹۹۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے  
فرمایا میں (حوض پر) کھڑا ہوں گا کہ ایک جماعت سامنے آئے گی اور  
جب میں انہیں پہچان لوں گا تو ایک شخص میرے اور ان کے درمیان میں  
سے نکلے گا اور کہے گا کہ ادھر آؤ اور میں کہوں گا کہ ادھر آؤ؟ وہ کہے گا کہ یہ  
لوگ آپ کے بعد اٹے پاؤں واپس لوٹ گئے تھے۔ پھر ایک اور گروہ  
میرے سامنے آئے گا اور جب میں انہیں بھی پہچان لوں گا تو ایک شخص  
میرے اور ان کے درمیان سے نکلے گا اور ان سے کہے گا کہ ادھر آؤ۔ میں  
پوچھوں گا کہ کدھر؟ وہ کہے گا کہ جہنم کی طرف، بخدا میں پوچھوں گا کہ ان  
کے احوال کیا ہیں؟ کہے گا کہ یہ لوگ آپ کے بعد اٹے پاؤں واپس لوٹ  
گئے تھے۔ میں نہیں سمجھتا کہ ان میں سے ایک معمولی تعداد کے سوا باقی  
نجات پا سکیں گے۔

(۱۹۹۵) حَارِثَةُ بْنُ وَهَبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الْحَوْضَ فَقَالَ كَمَا بَيْنَ  
الْمَدِينَةِ وَصَنْعَاءَ۔

۱۹۹۵۔ حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی  
کریم ﷺ سے سنا۔ آنحضور ﷺ نے حوض کا ذکر کیا اور فرمایا کہ (وہ اتنا بڑا  
ہوگا) جتنی مدینہ اور صنعاء کے درمیان مسافت ہے۔

باب ۱۴۸۶۔ جَفَّ الْقَلَمُ عَلَى عِلْمِ اللَّهِ

باب ۱۴۸۶۔ اللہ کے علم (تقدیر) کے مطابق قلم خشک ہو گیا ہے

(۱۹۹۶) عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْعَرَفُ أَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَالَ نَعَمْ  
قَالَ فَلِمَ يَعْمَلُ الْعَامِلُونَ قَالَ كُلُّ يَعْمَلُ لِمَا خُلِقَ لَهُ  
أَوْ بِمَا يُسِّرَ لَهُ۔

۱۹۹۶۔ حضرت عمران بن حصینؓ نے کہا کہ ایک صاحب نے عرض کی یا  
رسول اللہ! کیا جنت کے لوگ جہنم کے لوگوں سے ممتاز ہوں گے؟ آپ  
ﷺ نے فرمایا کہ ہاں، انہوں نے کہا پھر عمل کرنے والے عمل کیوں کریں؟  
آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہر شخص وہی عمل کرتا ہے جس کے لئے وہ پیدا کیا  
گیا ہے یا جس کے لئے اسے سہولت دی گئی ہے۔



باب ۱۲۸۷. وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ قَدْرًا مَقْدُورًا

(۱۹۹۷) عَنْ حَدِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً مَاتَرَكَ فِيهَا شَيْئًا إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا ذَكَرَهُ، عَلِمَهُ، مَنْ عَلِمَهُ، وَجَهَلَهُ، مَنْ جَهَلَهُ، إِنْ كُنْتُ لَا أَرَى الشَّيْءَ قَدْ نَسِيتُ فَأَعْرِفُ مَا يَعْرِفُ الرَّجُلُ إِذَا غَابَ عَنْهُ فَرَأَاهُ فَعَرَفَهُ.

باب ۱۲۸۸. الْقَاءِ النَّذْرِ الْعَبْدَ إِلَى الْقَدْرِ

(۱۹۹۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَأْتِ ابْنَ آدَمَ النَّذْرُ بِشَيْءٍ لَمْ يَكُنْ قَدْ قَدَّرْتَهُ، وَلَكِنْ يُلْقِيهِ الْقَدْرُ وَقَدْ قَدَّرْتَهُ، لَهُ، اسْتَخْرِجْ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ.

باب ۱۲۸۹. الْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَ اللَّهُ

(۱۹۹۹) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اسْتُخْلِفَ خَلِيفَةً إِلَّا لَهُ، بَطَانَتَانِ، بَطَانَةٌ تَأْمُرُهُ، بِالْخَيْرِ وَتَحُضُّهُ، عَلَيْهِ، وَبَطَانَةٌ تَأْمُرُهُ، بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهُ، عَلَيْهِ، وَالْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَ اللَّهُ.

باب ۱۲۹۰. يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ

(۲۰۰۰) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ كَثِيرًا مِمَّا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَلْفٍ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوبِ.

## كِتَابُ الْإِيمَانِ وَالنُّذُورِ

باب ۱۲۹۱. قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي إِيْمَانِكُمْ وَلَكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُمُ الْإِيمَانَ

(۲۰۰۱) عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُوتِيَتْهَا عَنْ مَسْئَلَةٍ وَكَلَّتْ إِلَيْهَا وَإِنْ أُوتِيَتْهَا مِنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ أَعْنَتْ عَلَيْهَا وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَكَفِّرْ عَنْ

باب ۱۲۸۷۔ اور اللہ کا حکم متعین تقدیر کے مطابق ہے

۱۹۹۷۔ حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں ایک خطبہ دیا اور قیامت تک کی کوئی قدری اعتبار سے اہم چیز ایسی نہیں چھوڑی جس کا تذکرہ نہ کیا ہو۔ جسے یاد رکھنا تھا اس نے یاد رکھا اور جسے بھولنا تھا وہ بھول گیا۔ جب میں ان میں کی کوئی چیز دیکھتا ہوں جسے میں بھول چکا ہوں تو اس طرح اسے پہچان لیتا ہوں جس طرح وہ شخص جس کی کوئی چیز گم ہو گئی ہو کہ جب وہ اسے دیکھتا ہے تو پہچان لیتا ہے۔

باب ۱۲۸۸۔ بندہ نذر کو تقدیر کے حوالہ کر دے

۱۹۹۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، نذر (منت) انسان کو کوئی چیز نہیں دیتی، جو میں نے (اللہ تعالیٰ) نے اس کی تقدیر میں نہ لکھی ہو۔ بلکہ وہ تقدیر دیتی ہے جو میں نے اس کے لئے مقرر کر دی ہے۔ البتہ اس کے ذریعہ میں بخیل کا مال نکلو لیتا ہوں۔

باب ۱۲۸۹۔ معصوم وہ ہے جسے اللہ محفوظ رکھے

۱۹۹۹۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جب بھی کوئی شخص کسی معاملہ پر مقرر کیا جاتا ہے تو اس کے اندر دو طاقتیں کام کرتی ہیں۔ ایک طاقت اسے بھلائی کا حکم دیتی ہے اور اس پر ابھارتی ہے اور دوسری طاقت برائی کا اسے حکم دیتی ہے اور اس پر اسے ابھارتی ہے اور معصوم وہ ہے جسے اللہ محفوظ رکھے۔

باب ۱۲۹۰۔ وہ انسان اور اسکے دل کے درمیان میں حائل ہے

۲۰۰۰۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اکثر نبی کریم ﷺ قسم کھایا کرتے تھے کہ ”نہیں! دلوں کو پھیرنے والے کی قسم۔“

## قسموں اور نذروں کا بیان

باب ۱۲۹۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اللہ تعالیٰ لغو قسموں پر تم سے مواخذہ نہیں کرے گا۔ البتہ ان قسموں پر کرے گا جنہیں تم قصد کر کے کھاؤ“

۲۰۰۱۔ حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، عبدالرحمن بن سمرہ کبھی کسی حکومت کے عہدہ کا مطالبہ نہ کرنا کیونکہ اگر تمہیں یہ مانگنے کے بعد ملے گا۔ تو اس کی ساری ذمہ داری تم پر ہوگی اور اگر وہ عہدہ تمہیں بغیر مانگے مل گیا تو اس میں تمہاری مدد کی جائے گی اور جب تم کوئی قسم کھاؤ اور اس کے سوا کسی اور چیز میں بھلائی



يَمِينِكَ وَأَتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ۔

دیکھو تو اپنی قسم کا کفارہ دے دو اور وہ کام کرو جو بھلائی کا ہو۔

(۲۰۰۲) قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ الْأَخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَا يَلْجُ أَحَدُكُمْ يَمِينِهِ فِي أَهْلِهِ أَثَمَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ أَنْ يُعْطَى كَفَّارَتُهُ الَّتِي افْتَرَضَ اللَّهُ عَلَيْهِ۔

۲۰۰۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہم آخری امت ہیں اور قیامت کے دن سب سے پہلے ہوں گے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ واللہ (بعض اوقات) اپنے گھروالوں کے معاملہ میں تمہارا اپنی قسموں پر اصرار کرتے رہنا اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ گناہ کی بات ہوتی ہے کہ (قسم توڑ دے اور) اس کا وہ کفارہ ادا کر دے جو اللہ نے اس پر فرض کیا ہے۔

باب ۱۴۹۲۔ كَيْفَ كَانَتْ يَمِينُ النَّبِيِّ ﷺ

باب ۱۴۹۲۔ نبی کریم ﷺ قسم کس طرح کھاتے تھے

(۲۰۰۳) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اخْتَدَ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَهُ 'عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا نَتَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا مِنْ نَفْسِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ فَقَالَ لَهُ 'عُمَرُ فَإِنَّهُ 'الآنَ وَاللَّهِ لَا نَتَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآنَ يَا عُمَرُ۔

۲۰۰۳۔ حضرت عبداللہ بن ہشام نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے اور آپ ﷺ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے، عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ مجھے ہر چیز سے زیادہ عزیز ہیں، سوائے میری اپنی جان کے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، نہیں اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے (ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا) جب تک میں تمہیں تمہاری اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز نہ ہو جاؤں۔ عمر نے عرض کی، پھر واللہ اب آپ مجھے میری اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، ہاں عمر، اب بات ہوئی۔

(۲۰۰۴) عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَيْهِ هُوَ يَقُولُ فِي ظِلِّ الْكُعْبَةِ هُمْ الْأَخْسَرُونَ وَرَبِّ الْكُعْبَةِ هُمْ الْأَخْسَرُونَ وَرَبِّ الْكُعْبَةِ قُلْتُ مَا شَأْنِي أَيْرَى فِي شَيْءٍ مَا شَأْنِي فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ فَمَا اسْتَطَعْتُ أَنْ أَسْكُتَ وَتَغَشَّانِي مَا شَاءَ اللَّهُ فَقُلْتُ مَنْ هُمْ يَا بَنِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْأَكْثَرُونَ أَمْوَالًا إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا۔

۲۰۰۴۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں آنحضور ﷺ تک پہنچا تو آپ ﷺ کعبہ کے سایہ میں بیٹھے ہوئے فرما رہے تھے، کعبہ کے رب کی قسم، وہی سب سے زیادہ نامراد ہیں۔ کعبہ کے رب کی قسم وہی سب سے زیادہ نامراد ہیں۔ میں نے کہا، میری حالت کیسی ہے؟ کیا مجھے کوئی بات نظر آئی ہے؟ میری حالت کیسی ہے؟ پھر میں آنحضور ﷺ کے پاس بیٹھ گیا اور آنحضور ﷺ کہے جارہے تھے، میں آپ ﷺ کو خاموش نہیں کر سکتا تھا اور اللہ کی مشیت کے مطابق مجھ پر عجیب کیفیت طاری ہو گئی۔ پھر میں نے عرض کی، میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ لوگ ہیں جن کے پاس مال زیادہ ہے۔ لیکن اس سے وہ مستثنیٰ ہیں جنہوں نے اس میں سے اس طرح خرچ کیا ہوگا۔

باب ۱۴۹۳۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى:

باب ۱۴۹۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ

وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ

”پوری پختگی کے ساتھ انہوں نے اللہ کی قسمیں کھائیں“

(۲۰۰۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۲۰۰۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةٌ  
مِّنَ الْوَلَدِ تَمَسُّهُ النَّارُ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ۔

باب ۱۴۹۴۔ إِذَا حَنَّتْ نَاسِيًا فِي الْإِيمَانِ

(۲۰۰۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنْ اللَّهُ تَجَاوَزَ  
لِأُمَّتِي عَمَّا وَسَّوَسْتُ أَوْ حَدَّثْتُ بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ  
تَعْمَلْ بِهِ أَوْ تَكَلَّمْ۔

نے فرمایا، اگر کسی مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں اور اسے جہنم میں  
جانا ہو تو آگ صرف قسم پوری کرنے کے لئے اسے چھوٹی ہے۔

باب ۱۴۹۴۔ جب بھول کر کوئی شخص قسم کے خلاف کرے

۲۰۰۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے فرماتے  
ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کی ان غلطیوں سے درگزر کیا ہے جن کا  
صرف دل میں دوسوہ گزرے یا دل میں ان کے کرنے کی خواہش ہو  
بشرطیکہ اس کے مطابق عمل نہ کیا ہو، اور بات کی ہو۔

باب ۱۴۹۵۔ النَّذْرُ فِي الطَّاعَةِ

(۲۰۰۷) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِيعْهُ وَمَنْ  
نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَهُ فَلَا يَعْصِهِ۔

باب ۱۴۹۵۔ اللہ کا اطاعت کے لئے نذر

۲۰۰۷۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے  
فرمایا کہ جس نے اس کی نذر مانی ہو کہ اللہ کی اطاعت کرے گا تو اسے  
اطاعت کرنی چاہئے۔ لیکن جس نے اللہ کی معصیت کی نذر مانی ہو اسے  
معصیت نہ کرنی چاہئے۔

باب ۱۴۹۶۔ مَنْ مَاتَ وَ عَلَيْهِ نَذْرٌ

(۲۰۰۸) عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ (رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ) اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ  
عَلَى أُمِّهِ فَتَوَقَّيْتُ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَأَفْتَاهُ أَنْ يَقْضِيَهُ عَنْهَا  
فَكَانَتْ سُنَّةً بَعْدُ۔

باب ۱۴۹۶۔ جو مر گیا اور اس پر کوئی نذر باقی رہ گئی

۲۰۰۸۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے ایک نذر  
کے بارے میں پوچھا جو ان کی والدہ کے ذمہ باقی تھی اور ان کی وفات  
نذر پوری کرنے سے پہلے ہو گئی تھی۔ آنحضور ﷺ نے انہیں فتویٰ اس کا  
دیا کہ نذر وہ اپنی ماں کی طرف سے پوری کر دیں۔ چنانچہ بعد میں یہی  
طریقہ قائم ہوا۔

باب ۱۴۹۷۔ النَّذْرُ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَفِي مَعْصِيَةٍ

(۲۰۰۹) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فَسَالَ عَنْهُ فَقَالُوا  
أَبُو اسْرَائِيلَ نَذَرَ أَنْ يَقُومَ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يَسْتَظِلَّ  
وَلَا يَتَكَلَّمَ وَيَصُومَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مُرْهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيَتِمَّ صَوْمَهُ۔

باب ۱۴۹۷۔ ایسی چیز کی نذر جو اسکی ملکیت میں نہیں اور معصیت کی

۲۰۰۹۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ  
دے رہے تھے کہ ایک شخص کو کھڑا دیکھا، آپ ﷺ نے اس کے متعلق  
پوچھا تو لوگوں نے بتایا کہ یہ ابو اسرائیل ہیں۔ انہوں نے نذر مانی ہے کہ  
کھڑے رہیں گے، بیٹھیں گے نہیں، نہ کسی چیز کا سایہ لیں گے اور نہ بات  
چیت کریں گے اور روزہ رکھیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان سے کہو کہ  
بات کریں، سایہ کے نیچے بیٹھیں انھیں اور اپنا روزہ پورا کر لیں۔

قسموں کے کفارے

باب ۱۴۹۸۔ مَدِينَةُ مَنْوَرَةٍ كَصَاعٍ أَوْ نَبِيٍّ كَرِيمٍ كَالْمَدِينَةِ

۲۰۱۰۔ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ  
کے زمانہ میں ایک صاع تمہارے زمانہ کے مد سے ایک بد اور تہائی کے

كَفَّارَاتُ الْإِيمَانِ

باب ۱۴۹۸۔ صَاعُ الْمَدِينَةِ وَمَدُّ النَّبِيِّ ﷺ

(۲۰۱۰) عَنْ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ كَانَ الصَّاعُ  
عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدًّا وَ ثُلَاثًا



بِمَدِّكُمْ الْيَوْمَ۔

برابر ہوتا تھا۔ (نوٹ:- صاع اور مد ایک پیمانہ ہے)

(۲۰۱۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مَكْيَالِهِمْ وَصَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ۔

۲۰۱۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اے اللہ! ان کے کیل (پیمانے) میں ان کے صاع اور مد میں برکت فرما۔

## کتاب الفرائض

باب ۱۴۹۹۔ مِيرَاثِ الْوَلَدِ مِنْ أَبِيهِ وَأُمِّهِ

(۲۰۱۲) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحِفْوُ الْفَرَايِضُ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرَ۔

## میراث کا بیان

باب ۱۴۹۹۔ لڑکے کی میراث اس کے باپ اور ماں کی طرف سے  
۲۰۱۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ میراث اس کے مستحقوں تک پہنچا دو اور جو کچھ باقی بچے، وہ سب سے زیادہ قریبی مرد عزیز کا حصہ ہے۔

باب ۱۵۰۰۔ مِيرَاثِ ابْنَةِ ابْنٍ مَعَ ابْنَةٍ

(۲۰۱۳) هُزَيْلُ بْنُ شَرَحْبِيلٍ قَالَ سُئِلَ أَبُو مُوسَى عَنْ ابْنَةٍ وَابْنَةِ ابْنٍ وَأُخْتٍ فَقَالَ لِلْابْنَةِ النِّصْفُ وَلِلْأُخْتِ النِّصْفُ وَأْتِ ابْنَ مَسْعُودٍ فَسُئِلَ عَنْهُ فُسِّلَ ابْنُ مَسْعُودٍ وَأَخْبَرَ بِقَوْلِ أَبِي مُوسَى فَقَالَ لَقَدْ ضَلَلْتُ إِذَا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ أَقْضَى فِيهَا بِمَا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْابْنَةِ النِّصْفُ وَلِلْابْنَةِ ابْنِ السُّدُسِ تَكْمِلَةَ الثَّلَاثِينَ وَمَا بَقِيَ فَلِأُخْتٍ فَاتَيْنَا أَبَا مُوسَى فَأَخْبَرَنَا بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ لَا تَسْأَلُونِي مَا دَامَ هَذَا الْحَبْرُ فِيكُمْ۔

باب ۱۵۰۰۔ بیٹی کی موجودگی میں پوتی کی میراث

۲۰۱۳۔ حضرت ہزیل بن شرحبیل بیان کیا کہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے بیٹی، پوتی اور بہن کی میراث کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ بیٹی کو آدھا ملے گا اور بہن کو آدھا ملے گا اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی بات بھی پہنچائی گئی تو آپ نے فرمایا کہ پھر میں بھٹک گیا اور مجھے ہدایت نہیں ملی۔ میں اس میں وہی فیصلہ کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا کہ بیٹی کو آدھا ملے گا۔ پوتی کو چھٹا حصہ ملے گا۔ اس طرح دو تہائی مکمل ہو گئے اور پھر جو باقی بچے گا وہ بہن کو ملے گا ہم پھر ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی گفتگو ان تک پہنچائی تو انہوں نے فرمایا کہ جب تک یہ علامہ تم میں موجود ہیں مجھ سے مسائل نہ پوچھا کرو (انہیں کی طرف رجوع کیا کرو)۔

باب ۱۵۰۱۔ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ

أَنْفُسِهِمْ وَابْنُ الْأُخْتِ مِنْهُمْ

(۲۰۱۴) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ أَوْ كَمَا قَالَ۔

باب ۱۵۰۱۔ کسی گھرانے کا مولا، اس گھرانے ہی کا ایک

فرد ہوتا ہے اور بہن کا بیٹا بھی انہیں میں سے ہوتا ہے

۲۰۱۴۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، کسی گھرانے کا مولا اسی کا ایک فرد ہوتا ہے، اوکما قال۔

وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ أَوْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ،

نیز حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، کسی گھرانے کا بھانجا اس کا ایک فرد ہے (منہم یا من انفسہم کے الفاظ فرمائے)۔



باب ۱۵۰۲ . مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ

(۲۰۱۵) عَنْ سَعْدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ ادَّعَى غَيْرَ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ فَذَكَرْتُهُ لِأَبِي بَكْرَةَ فَقَالَ وَأَنَا سَمِعْتُهُ أَذْنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

باب ۱۵۰۲۔ جس نے اپنے باپ کے سوا کسی اور کا بیٹا ہونے کا دعویٰ کیا ۲۰۱۵۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اپنے باپ کے سوا کسی اور کا بیٹا ہونے کا دعویٰ کیا، یہ جانتے ہوئے کہ وہ اس کا باپ نہیں ہے تو جنت اس پر حرام ہے۔ پھر میں نے اس کا تذکرہ ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کیا تو انہوں نے فرمایا اس حدیث کو آنحضور ﷺ سے میرے دونوں کانوں نے بھی سنا ہے اور میرے دل نے اس کو محفوظ رکھا ہے۔

۲۰۱۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اپنے باپ سے کوئی اعراض نہ کرے، کیونکہ جو اپنے باپ سے اعراض کرتا ہے (اور دوسرے کو اپنا باپ ظاہر کرتا ہے تو) یہ کفر ہے۔

(۲۰۱۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَرُغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ أَبِيهِ فَهُوَ كُفْرٌ -

## كِتَابُ الْجُدُودِ

وَمَا يُحَذِّرُ مِنَ الْجُدُودِ

باب ۱۵۰۳ . الضَّرْبُ بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ

(۲۰۱۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ قَالَ اضْرِبُوهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهِ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ أَخْزَاكَ اللَّهُ قَالَ لَا تَقُولُوا هَكَذَا لَا تُعِينُوا عَلَيْهِ الشَّيْطَانُ -

۲۰۱۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جو پئے ہوئے تھا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اسے مارو۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم میں بعض وہ تھے جنہوں نے اسے ہاتھ سے مارا، بعض نے جوتے سے مارا اور بعض نے اپنے کپڑے سے مارا۔ جب مار چکے تو کسی نے کہا کہ اللہ تجھے رسوا کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس طرح کے جملے نہ کہو، اسکے معاملہ میں شیطان کی مدد نہ کرو۔

(۲۰۱۸) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا كُنْتُ لِأُقِيمَ حَدًّا عَلَى أَحَدٍ فَيَمُوتُ فَاجِدًا فِي نَفْسِي إِلَّا صَاحِبَ الْخَمْرِ فَإِنَّهُ لَوْ مَاتَ وَدَيْتُهُ وَذَلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْنَهُ -

۲۰۱۸۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نہیں پسند کروں گا کہ حد میں کسی کو ایسی سزا دوں کہ وہ مر جائے اور پھر مجھے اس کا رنج ہو، سوائے شرابی کے، کہ اگر یہ مر جائے تو میں اس کی دیت ادا کروں گا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی کوئی حد مقرر نہیں کی تھی۔

باب ۱۵۰۴ . مَا يُكْرَهُ مِنْ لَعْنِ شَارِبِ

الْخَمْرِ وَإِنَّهُ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِنَ الْمِلَّةِ

(۲۰۱۹) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِسْمُهُ عَبْدَ اللَّهِ وَكَانَ يُلَقَّبُ حِمَارًا وَكَانَ يُضْحِكُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

باب ۱۵۰۴۔ شراب پینے والے پر لعنت کرنے پر

نا پسندیدگی اور یہ کہ وہ مذہب سے نکل نہیں جاتا

۲۰۱۹۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں ایک شخص، جس کا نام عبد اللہ تھا اور ”حمار“ (گدھا) کے لقب سے پکارے جاتے تھے وہ آنحضور کو ہنساتے تھے اور آنحضور ﷺ نے



انہیں شراب پینے پر مارا تھا تو انہیں ایک دن لایا گیا اور آنحضور ﷺ نے ان کے لئے حکم دیا اور انہیں مارا گیا۔ حاضرین میں ایک صاحب نے کہا اللہ اس پر لعنت کرے کتنی مرتبہ کہا جا چکا ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ان پر لعنت نہ کرو، واللہ! میں نے اس کے متعلق یہی جانا ہے کہ یہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے۔

باب ۱۵۰۵۔ چور کا نام لئے بغیر اس پر لعنت بھیجنا

۲۰۲۰۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ نبی کریم ﷺ نے چور پر لعنت بھیجی کہ ایک انڈا چراتا ہے اور اس کا ہاتھ کاٹ لیا جاتا ہے۔ اور ایک رسی چراتا ہے اور اس کا ہاتھ کاٹ لیا جاتا ہے۔

باب ۱۵۰۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور چور مرد اور

چور عورت کا ہاتھ کاٹو اور کتنے پر ہاتھ کاٹا جائے گا۔

۲۰۲۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ پر ہاتھ کاٹ لیا جائے۔

۲۰۲۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں چور کا ہاتھ بغیر لکڑی کے چمڑے کی ڈھال یا عام ڈھال کی چوری پر ہی کاٹا جاتا تھا۔

۲۰۲۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ڈھال پر ہاتھ کاٹا تھا، جس کی قیمت تین درہم تھی۔

کفار و مرتدون میں سے جنگ کرنے والے

باب ۱۵۰۷۔ تعزیر اور ادب کتنا ہے

۲۰۲۴۔ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، حدود اللہ میں سے کسی حد کے سوا کسی سزا میں دس کوڑے سے زیادہ (کسی مجرم) کو نہ مارے جائیں۔

باب ۱۵۰۸۔ غلاموں پر تہمت لگانا

۲۰۲۵۔ ابو ہریرہؓ نے کہا میں نے ابو القاسم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا جس نے اپنے غلام پر تہمت لگائی، حالانکہ غلام اس تہمت سے بری تھا تو قیامت کے دن اسے کوڑے لگائے جائیگے، سوائے اسکے کہ اسکی بات واقعہ کے مطابق ہو۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَلَدَهُ فِي الشَّرَابِ فَأَتَى بِهِ يَوْمًا فَأَمَرَ بِهِ فَيُجْلَدُ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اللَّهُمَّ الْعَنهُ مَا أَكْثَرَ مَا يُؤْتَى بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَلْعَنُوهُ فَوَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ إِلَّا يُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولُهُ۔

باب ۱۵۰۵۔ لَعْنِ السَّارِقِ إِذَا لَمْ يُسَمَّ

(۲۰۲۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعْنَهُ اللَّهُ السَّارِقُ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقَطَّعُ يَدُهُ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقَطَّعُ يَدُهُ۔

باب ۱۵۰۶۔ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَالسَّارِقُ

وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا وَفِي كَمْ يُقَطَّعُ

(۲۰۲۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَطَّعُ الْيَدُ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔

(۲۰۲۲) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ يَدَ السَّارِقِ لَمْ تَقَطَّعْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا فِي ثَمَنِ مِجَنٍّ جَحْفَةٍ أَوْ تَرَسٍ۔

(۲۰۲۳) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَّعَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمٍ۔

كِتَابُ الْمُحَارِبِينَ مِنْ أَهْلِ الْكُفْرِ وَالرِّدَّةِ

باب ۱۵۰۷۔ كَمْ التَّعْزِيرُ وَالْأَدَبُ۔

(۲۰۲۴) عَنْ أَبِي بُرْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِّنْ حُدُودِ اللَّهِ۔

باب ۱۵۰۸۔ قَذْفِ الْعَبِيدِ

(۲۰۲۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ وَهُوَ بَرِيءٌ مِّمَّا قَالَ جُلِدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ۔



## کتاب الدیات

(۲۰۲۶) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَزَالَ الْمُؤْمِنُ فِي فُسْحَةٍ مِّنْ دِينِهِ مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا۔

(۲۰۲۷) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُقَدِّدِ إِذَا كَانَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ يُخْفِي إِيْمَانَهُ مَعَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَظَهَرَ إِيْمَانُهُ فَقَتَلْتَهُ فَكَذَلِكَ كُنْتَ أَنْتَ تُخْفِي إِيْمَانَكَ بِمَكَّةَ مِنْ قَبْلُ۔

باب ۱۵۰۹۔ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَمَنْ أَحْيَاهَا

(۲۰۲۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا۔

باب ۱۵۱۰۔ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى۔

أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصَ

(۲۰۲۹) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ؓ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ بِأَحَدِي ثَلَاثِ النَّفْسِ بِالنَّفْسِ وَالثَّيِّبِ الزَّانِي وَالْأَمَارِقِ مِنَ الدِّينِ التَّارِكِ الْجَمَاعَةِ۔

باب ۱۵۱۱۔ مَنْ طَلَبَ دَمَ امْرِئٍ بِغَيْرِ حَقٍّ۔

(۲۰۳۰) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبْغَضُ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ ثَلَاثَةٌ مُّلِحِدٌ فِي الْحَرَمِ وَمُبْتَغٍ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَمُطَلِّبٌ دَمَ امْرِئٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِيَهْرِيْقَ دَمَهُ۔

باب ۱۵۱۲۔ مَنْ أَخَذَ حَقَّهُ أَوْ اقْتَصَّ دُونَ السُّلْطَانِ

(۲۰۳۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ يَقُولُ إِنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَحْنُ الْأَخِرُونَ السَّابِقُونَ

## خون بہا کا بیان

۲۰۲۶۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مومن اس وقت تک اپنے دین کے بارے میں وسعت میں رہتا ہے جب تک وہ کسی حرام خون کا ارتکاب نہ کرے۔

۲۰۲۷۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے مقداد رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ اگر کوئی مسلمان غیر مسلموں کے ساتھ رہتا ہے، پھر اس نے اپنے ایمان کا اظہار کیا اور تم نے اسے قتل کر دیا تو ایسے ہی مکہ میں تم اس سے پہلے اپنا ایمان چھپاتے تھے۔

باب ۱۵۰۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”مَنْ أَحْيَاهَا“

۲۰۲۸۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

باب ۱۵۱۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”جَنْ كَابِدْلَهْ جَانْ هِيْ اَوْر“

آنکھ کا بدلہ آنکھ اور ناک کا بدلہ ناک اور کان کا بدلہ کان اور دانت کا بدلہ دانت اور زخموں میں قصاص ہے

۲۰۲۹۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی مسلمان کا خون جو کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ماننے والا ہو حلال نہیں ہے، البتہ تین صورتوں میں جائز ہے۔ جان کے بدلہ جان لینے، شادی شدہ ہو کر زنا کرنے والے اور دین سے نکل جانے والے (مرتد) جماعت کو چھوڑ دینے والے (کی جان لینا)۔

باب ۱۵۱۱۔ جس نے کسی کے خون کا ناحق مطالبہ کیا

۲۰۳۰۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک لوگوں (مسلمانوں) میں سب سے زیادہ مبغوض تین طرح کے لوگ ہیں۔ حرم میں زیادتی کرنے والا، اسلام میں جاہلیت کے طریقے لانے کا خواہشمند اور کسی شخص کے خون کا ناحق مطالبہ کرنے والا۔ صرف اس کا خون بہانے کی نیت سے۔

باب ۱۵۱۲۔ جس نے اپنا حق یا قصاص سلطان کی اجازت کے بغیر لے لیا

۲۰۳۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آنحضور ﷺ نے فرمایا، ہم آخری (امت) ہیں، لیکن قیامت



وَبِإِسْنَادِهِ لَوْ أَطْلَعَ فِي بَيْتِكَ أَحَدٌ وَلَمْ تَأْذُنْ لَهُ، خَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ فَفَقَأَتْ عَيْنُهُ، مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ۔

کے دن آگے رہنے والے ہیں اور اسی اسناد کے ساتھ روایت ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ اگر کوئی شخص تیرے گھر میں کسی سوراخ یا جنگلے وغیرہ سے تم سے اجازت لئے بغیر جھانک رہا ہو اور تم اسے کنکری مارو جس سے اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تم پر کوئی سزا نہیں ہے۔

باب ۱۵۱۳۔ انگلیوں کا خون بہا

۲۰۳۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ انگوٹھا اور چھنگلی (قصاص میں) برابر ہیں۔

باب ۱۵۱۳۔ دِيَةِ الْأَصَابِعِ

(۲۰۳۲) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذِهِ وَهَذِهِ سَوَاءٌ يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْإِبْهَامَ۔

مرتد اور باغیوں سے توبہ کرانا اور ان سے جنگ کرنا

باب ۱۵۱۴۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ

بلاشبہ شرک ظلم عظیم ہے۔ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارا عمل

اکارت جائے گا اور یقیناً تم نامرادوں میں سے ہو جاؤ گے

كِتَابُ اسْتِثَابَةِ الْمُؤْمَرْتَدِّينَ وَالْمُعَانِدِينَ وَقِتَالِهِمْ

باب ۱۵۱۴۔ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ. لَسُنُّ اشْرَكَتْ

لِيَحْبُطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ

۲۰۳۳۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے کہا، یا رسول اللہ! کیا ہماری پکڑ ان اعمال پر بھی ہوگی جو ہم زمانہ جاہلیت میں کرتے تھے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا، جو اسلام میں مخلص رہا اس کی جاہلیت کے اعمال پر پکڑ نہیں ہوگی، لیکن جو اسلام میں غیر مخلص ہوگا۔ اس کی اول و آخر تمام اعمال میں پکڑ ہوگی۔

(۲۰۳۳) عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا أَخَذْتُ بِمَا عَمِلْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ؟ قَالَ مَنْ حَسَنَ فِي الْإِسْلَامِ لَمْ يُؤْخَذْ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَنْ أَسَاءَ فِي الْإِسْلَامِ أُخِذَ بِالْأَوَّلِ وَالْآخِرِ۔

## خوابوں کی تعبیر

باب ۱۵۱۵۔ نیکیوں کے خواب

۲۰۳۴۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کسی نیک آدمی کا اچھا خواب نبوت کا چھیا لیسواں جز ہے۔

## كِتَابُ التَّعْبِيرِ

باب ۱۵۱۵۔ رُؤْيَا الصَّالِحِينَ

(۲۰۳۴) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النَّبُوءَةِ۔

باب ۱۵۱۶۔ خواب اللہ کی طرف سے ہوتا ہے

۲۰۳۵۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کوئی خواب دیکھے، جسے وہ پسند کرتا ہو تو وہ اللہ کی طرف سے ہے اور اس پر اسے اللہ کی حمد کرنی چاہئے، لیکن اگر کوئی اس کے سوا کوئی ایسا خواب دیکھتا ہے جو اسے ناپسند ہے تو یہ شیطان کی طرف سے ہے پس اسے اسکے شر سے پناہ مانگنی چاہئے اور کسی سے ایسے خواب کا ذکر نہ کرنا چاہئے، کیونکہ یہ خواب اسے نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

باب ۱۵۱۶۔ الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ

(۲۰۳۵) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا يُحِبُّهَا فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ اللَّهِ فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ عَلَيْهَا وَلْيَحْدِثْ بِهَا وَإِذَا رَأَى غَيْرَ ذَلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَسْتَعِذْ مِنْ شَرِّهَا وَلَا يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ۔



## باب ۱۵۱۷. الْمُبَشِّرَاتِ

(۲۰۳۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَمْ يَبْقَ مِنَ النَّبُوَّةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ الرُّوْيَا الصَّالِحَةُ.

## باب ۱۵۱۸. مَنْ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ فِي الْمَنَامِ

(۲۰۳۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَسِيرَانِي فِي الْيَقْظَةِ وَلَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي -

(۲۰۳۸) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَأَى فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَكَوَّنُنِي -

## باب ۱۵۱۷. مبشرات

۲۰۳۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ نبوت میں سے صرف اب مبشرات باقی رہ گئی ہیں۔ صحابہؓ نے پوچھا مبشرات کیا ہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اچھے خواب۔

## باب ۱۵۱۸۔ جس نے نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا

۲۰۳۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو عنقریب وہ مجھے بیداری میں دیکھے گا، اور شیطان میری صورت میں نہیں آ سکتا۔

۲۰۳۸۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ جس نے مجھے دیکھا، اس نے حق دیکھا، کیونکہ شیطان مجھ جیسا نہیں بن سکتا۔

## باب ۱۵۱۹. الرُّوْيَا بِالنَّهَارِ

(۲۰۳۹) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ وَكَانَتْ تَحْتَ عِبَادَةِ بَنِي الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَاطْعَمَتْهُ وَجَعَلَتْ تَفْلِي رَأْسَهُ فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يَضْحَكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ نَاسٌ مِّنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غَزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَرْكَعُونَ تَبَجَ هَذَا الْبَحْرُ مُلُوكًا عَلَى الْإِسْرَةِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ مَا يَضْحَكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ نَاسٌ مِّنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غَزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَا قَالَ فِي الْأُولَى قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأُولَى فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ فِي زَمَانٍ مُّعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَضَرَعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجْتُ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكْتُ -

## باب ۱۵۱۹۔ دن کا خواب

۲۰۳۹۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے جایا کرتے تھے۔ وہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ ایک دن آپ ان کے یہاں گئے تو انہوں نے آپ ﷺ کے سامنے کھانے کی چیز پیش کی اور آپ ﷺ کا سر جھاڑنے لگیں۔ اس عرصہ میں آنحضور ﷺ سو گئے۔ پھر بیدار ہو گئے تو آپ ﷺ مسکرا رہے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے اس پر پوچھا یا رسول اللہ! آپ ہنس کیوں رہے تھے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے اللہ کے راستہ میں غزوہ کرتے ہوئے پیش کئے گئے اور دریا کی پشت پر وہ اس طرح سوار تھے جیسے بادشاہ تخت پر ہوتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے اس پر عرض کی، یا رسول اللہ! دعا کیجئے کہ اللہ مجھے بھی ان میں کر دے۔ چنانچہ آنحضور ﷺ نے ان کے لئے دعا کی، پھر آپ ﷺ نے سر مبارک رکھا (اور سو گئے) پھر بیدار ہوئے تو مسکرا رہے تھے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ کیوں ہنس رہے ہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے اللہ کے راستہ میں غزوہ کرتے ہوئے پیش کئے گئے۔ جس طرح آنحضور ﷺ نے پہلی مرتبہ فرمایا تھا۔ بیان کیا کہ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! اللہ سے دعا کریں کہ مجھے بھی ان میں



کردے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تم سب سے پہلے لوگوں میں ہوگی۔ چنانچہ ام حرام رضی اللہ عنہا معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں سمندری سفر پر (قافلہ جہاد کے ساتھ) گئیں اور جب سمندر سے باہر آئیں تو سواری سے گر کر شہید ہو گئیں۔

### باب ۱۵۲۰۔ خواب میں قید

۲۰۴۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جب قیامت قریب ہوگی تو مومن کا خواب جھوٹا نہیں ہوگا اور مومن کا خواب نبوت کے چھیا لیس اجزاء میں سے ایک جز ہے۔

### باب ۱۵۲۱۔ جب کسی نے دیکھا کہ اس نے کوئی

چیز کسی طاق سے نکالی اور اسے دوسری جگہ رکھ دیا

۲۰۴۱۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، میں نے دیکھا جیسے ایک سیاہ عورت پر اگندہ بال مدینہ سے نکلی مہیچہ میں جا کر کھڑی ہو گئی۔ مہیچہ جحفہ کو کہتے ہیں۔ میں نے اس کی یہ تعبیر لی کہ مدینہ کی وبا جحفہ کو منتقل ہو گئی۔

### باب ۱۵۲۲۔ جو اپنے خواب کے سلسلے میں جھوٹ بولے

۲۰۴۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ایسا خواب بیان کیا جو اس نے دیکھا نہ ہو تو اسے دو جو کے دانوں کو قیامت کے دن جوڑنے کے لئے کہا جائے گا اور وہ اسے ہرگز نہیں کر سکے گا اور جو شخص ایسے لوگوں کی بات سننے کے درپے ہوگا جو اسے پسند نہیں کرتے یا اس سے بھاگتے ہیں تو قیامت کے دن اس کے کانوں میں عیسہ پگھلایا جائے گا اور جو شخص کوئی تصویر بنائے گا، اسے عذاب دیا جائے گا اور اس پر زور دیا جائے گا کہ اس میں روح بھی ڈالے اور وہ نہ کر سکے گا۔

۲۰۴۳۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، سب سے بدترین جھوٹ یہ ہے کہ انسان اس چیز کے دیکھنے کا دعویٰ کرے جو اس کی آنکھوں نے نہ دیکھی ہو۔

### باب ۱۵۲۳۔ وہ جس کی نظر میں خواب کی پہلی غلط تعبیر تعبیر ہی نہیں ہے

۲۰۴۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حدیث بیان کرتے تھے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ رات میں نے خواب

### باب ۱۵۲۰۔ الْقَيْدُ فِي الْمَنَامِ

(۲۰۴۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكْذُ تَكْذِبُ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْأً مِّنَ النَّبْوَةِ.

### باب ۱۵۲۱۔ إِذَا رَأَى أَنَّهُ أَخْرَجَ

الشَّيْءَ مِنْ كُورَةٍ فَأَسْكَنَهُ، مَوْضِعًا آخَرَ

(۲۰۴۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ كَأَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّاسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى قَامَتْ بِمُهَيْعَةٍ وَهِيَ الْجُحْفَةُ فَأَوَّلَتْ أَنَّ وَبَاءَ الْمَدِينَةِ نُقِلَ إِلَيْهَا.

### باب ۱۵۲۲۔ مَنْ كَذَبَ فِي حُلْمِهِ

(۲۰۴۲) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلْمٍ لَمْ يَرَهُ، كُفِّفَ أَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ وَلَنْ يَفْعَلَ وَمَنْ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ، كَارِهِونَ أَوْ يَفِرُّونَ مِنْهُ صَبَّ فِي أُذُنِهِ الْأَنْكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ صَوَّرَ صُورَةَ عَذَبَ وَكُفِّفَ أَنْ يَنْفَخَ فِيهَا وَلَيْسَ بِنَافِخٍ.

(۲۰۴۳) عَنْ ابْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَفْرَأَى الْفِرْأَى أَنْ يُرَى عَيْنِيهِ مَا لَمْ تَرَ.

### باب ۱۵۲۳۔ مَنْ لَّمْ يَرَ الرُّؤْيَا لِأَوَّلِ عَابِرٍ إِذَا لَمْ يُصَبِّ

(۲۰۴۴) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ



وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظِلَّةً تَنْطِفُ السَّمْنَ وَالْعَسْلُ فَأَرَى النَّبَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهَا فَالْمُسْتَكْبِرُونَ الْمُسْتَقِيلُ وَإِذَا سَبَبَ وَاصِلٌ مِنَ الْأَرْضِ إِلَى السَّمَاءِ فَأَرَاكَ أَخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا بِهِ ثُمَّ أَخَذَ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا بِهِ ثُمَّ أَخَذَ رَجُلٌ آخَرُ فَنَقَطَ ثُمَّ وَصَلَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا بَنِي آدَمَ وَاللَّهِ لَتَدْعَنِي فَأَعْبُرُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْبُرُ قَالَ أَمَّا الظُّلَّةُ فَلَا سَلَامَ وَأَمَّا الَّذِي يَنْطِفُ مِنَ الْعَسْلِ وَالسَّمَنِ فَالْقُرْآنُ حَلَاوَتُهُ تَنْطِفُ فَالْمُسْتَكْبِرُونَ مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقِيلُ وَأَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَالْحَقُّ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ تَأْخُذُ بِهِ فَيُعْلِيكَ اللَّهُ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُهُ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُهُ رَجُلٌ آخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهِ ثُمَّ يُوصِلُ لَهُ فَيَعْلُو بِهِ فَأَخْبَرَنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا بَنِي آدَمَ أَصَبْتُ أَمْ أَخْطَأْتُ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَبْتُ بَعْضًا وَأَخْطَأْتُ بَعْضًا قَالَ فَوَاللَّهِ لَتُحَدِّثَنِي بِالَّذِي أَخْطَأْتُ قَالَ لَا تُقْسِمُ.

میں دیکھا کہ ایک سایہ ہے جس سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ لوگ انہیں جمع کر رہے ہیں۔ کوئی زیادہ دور اور کوئی کم۔ اور ایک رسی ہے جو زمین کو آسمان سے ملاتی ہے۔ میں نے دیکھا کہ آپ نے اسے پکڑا اور اوپر چڑھ گئے۔ پھر ایک تیسرے صاحب نے پکڑا اور وہ بھی چڑھ گئے۔ پھر چوتھے صاحب نے پکڑا اور وہ بھی اس کے ذریعہ چڑھ گئے۔ پھر وہ رسی ٹوٹ گئی، پھر جڑ گئی، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! میرے باپ آپ پر فدا ہوں، مجھے اجازت دیجئے، میں اس کی تعبیر بیان کر دوں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ بیان کرو۔ انہوں نے کہا سایہ سے مراد اسلام ہے اور جو شہد اور گھی ٹپک رہا تھا وہ قرآن ہے، اس کی شیرینی ٹپکتی ہے اور بعض قرآن کو زیادہ حاصل کرنے والے ہیں، بعض کم، اور آسمان سے زمین تک کی رسی کا مفہوم وہ حق ہے جس پر آپ قائم ہیں۔ آپ اسے پکڑے ہوئے ہیں اور اس کے ذریعہ اللہ آپ کو بلند کرے گا۔ پھر آپ کے بعد ایک دوسرے صاحب اسی پکڑیں گے اور اللہ انہیں بھی اس کے ذریعہ بلند کرے گا، اور پھر تیسرے صاحب پکڑیں گے اور اللہ انہیں بھی اس کے ذریعہ بلند کرے گا، پھر چوتھے صاحب پکڑیں گے اور پھر یہ رسی ٹوٹ جائے گی۔ (جب وہ رسی ٹوٹ جائے گی) تو اس کو جوڑ دیا جائے گا۔ اور وہ اس کے ذریعہ بلند ہوں گے۔ یا رسول اللہ! آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں، مجھے بتائیے۔ کیا میں نے صحیح کہا یا غلطی کی ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ بعض حصہ کی صحیح تعبیر دی اور بعض کی غلط۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی پس واللہ آپ میری غلطی کی نشاندہی فرمادیں اور آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ قسم نہ کھاؤ۔

## فتنوں کا بیان

باب ۱۵۲۳۔ نبی کریم ﷺ کے ارشاد کہ میرے بعد تم بعض ایسی چیزیں دیکھو گے جن میں تم اجنبیت محسوس کرو گے ۲۰۴۵۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے امیر میں کوئی ناپسندیدہ بات دیکھے تو صبر کرے، کیونکہ حکومت کے خلاف اگر کوئی باشت بھی باہر نکلا تو جاہلیت کی موت مرا۔

۲۰۴۶۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے امیر کی طرف سے کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھی تو اسے

## کتاب الفتن

باب ۱۵۲۳۔ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سَتَرُونَ بَعْدِي أُمُورًا تُنْكِرُونَهَا

(۲۰۴۵) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَرِهَ مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا فَلْيَصْبِرْ فَإِنَّهُ مَنْ خَرَجَ مِنَ السُّلْطَانِ شِبْرًا مَاتَ مَيِّتَةً جَاهِلِيَّةً.

(۲۰۴۶) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا



يَكْرَهُهُ فَلْيَصْبِرْ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شَبْرًا فَمَاتَ إِلَّا مَاتَ مَيِّتَةً جَاهِلِيَّةً۔

چاہئے کہ صبر کرے۔ اس لئے کہ جس نے جماعت سے ایک باشت جدائی اختیار کی، اور اسی حالت میں مرا تو جاہلیت کی موت مرا۔

(۲۰۴۷) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ دَعَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعَنَا فَقَالَ فِيمَا أَخَذَ عَلَيْنَا أَنْ بَايَعَنَا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي مَنْشِطِنَا وَمَكْرَهِنَا وَعُسْرِنَا وَيُسْرِنَا وَأَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللَّهِ فِيهِ بُرْهَانٌ۔

۲۰۴۷۔ حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آنحضور ﷺ نے ہمیں ایک مرتبہ بلایا اور ہم نے آپ سے بیعت (عہد) کی۔ آپ نے بیان کیا کہ جن باتوں کا آنحضور ﷺ نے ہم سے عہد لیا تھا، ان میں یہ بھی تھا کہ ہم خوشی و ناگواری، تنگی اور کشادگی اور اپنے اوپر ترجیح دیئے جانے میں اطاعت و فرمانبرداری کریں اور یہ کہ حکمرانوں کے ساتھ حکومت کے بارے میں اس وقت تک جھگڑانہ کریں جب تک صاف کفر نہ دیکھ لیں۔ جس کیلئے ہمارے پاس اللہ کی طرف سے دلیل و برہان ہو۔

### باب ۱۵۲۵۔ ظُهورِ الْفِتَنِ۔

(۲۰۴۸) قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْ تُدْرِكُهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ أَحْيَاءٌ۔

باب ۱۵۲۵۔ فتنوں کا ظہور  
۲۰۴۸۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے آنحضور ﷺ کو یہ فرماتے سنا تھا کہ وہ لوگ بد بخت ترین لوگوں میں ہوں گے جن کی زندگی میں قیامت آئے گی۔

### باب ۱۵۲۶۔ لَا يَأْتِي زَمَانٌ إِلَّا الَّذِي بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ

(۲۰۴۹) عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ أَتَيْنَا أَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ فَشَكَّوْنَا إِلَيْهِ مَا نَلْقَى مِنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ اصْبِرُوا فَإِنَّهُ لَا يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ إِلَّا الَّذِي بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ حَتَّى تَلْقُوا رَبَّكُمْ سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۱۵۲۶۔ جو دور بھی آتا ہے اسکے بعد کا دور اس سے برا ہوگا  
۲۰۴۹۔ حضرت زبیر بن عدی نے بیان کیا کہ ہم انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور آپ سے حجاج کے طرز عمل کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا کہ صبر کرو۔ کیونکہ تم پر جو دور بھی آتا ہے تو اس کے بعد آنے والا دور اس سے برا ہوگا یہاں تک کہ تم اپنے رب سے جا ملو میں نے یہ تمہارے نبی ﷺ سے سنا ہے۔

### باب ۱۵۲۷۔ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا۔

(۲۰۵۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُشِيرُ أَحَدُكُمْ عَلَى أَخِيهِ بِالسِّلَاحِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِي يَدِهِ فَيَقَعُ فِي حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ۔

باب ۱۵۲۷۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد  
جو ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں  
۲۰۵۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کوئی شخص اپنے کسی (دینی) بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے کیونکہ وہ نہیں جانتا ممکن ہے شیطان اسے اس کے ہاتھ سے چھڑوا دے۔ اور پھر وہ اس کی وجہ سے جہنم کے گڑھے میں گر پڑے۔

### باب ۱۵۲۸۔ تَكُونُ فِتْنَةٌ

الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ۔

(۲۰۵۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُونُ فِتْنٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنْ

باب ۱۵۲۸۔ ایک ایسا فتنہ اٹھے گا جس میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا  
۲۰۵۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عنقریب ایسے فتنے برپا ہوں گے جن میں بیٹھنے والا کھڑے



الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفُهُ، فَمَنْ وَجَدَ فِيهَا مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيُعْذِبْهُ۔

ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا ان میں چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا جو اس کی طرف جھانک کر بھی دیکھے گا تو فتنہ اسے تباہی تک پہنچا دے گا بس جو کوئی اس سے جائے پناہ پائے تو پناہ لے لے۔

#### باب ۱۵۲۹ . التَّعَرُّبُ فِي الْفِتْنَةِ

(۲۰۵۲) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْحَجَّاجِ فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ ارْتَدَدْتَ عَلَى عَقِيبِكَ تَعَرَّبْتَ قَالَ لَا وَلَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِي فِي الْبَدْوِ۔

باب ۱۵۲۹۔ زمانہ فتنہ میں دیہات میں چلے جانا۔  
۲۰۵۲۔ حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ حجاج کے یہاں گئے تو اس نے کہا کہ اے ابن الاکوع! آپ گاؤں میں رہنے لگے ہیں اٹنے پاؤں پھر گئے فرمایا کہ نہیں! بلکہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے گاؤں میں رہنے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی۔

#### باب ۱۵۳۰ . إِذَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا

(۲۰۵۳) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا أَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيهِمْ ثُمَّ بُعِثُوا عَلَى أَعْمَالِهِمْ۔

باب ۱۵۳۰۔ جب اللہ کسی قوم پر عذاب نازل کرے  
۲۰۵۳۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے تو عذاب ان سب لوگوں پر آتا ہے جو اس قوم میں ہوتے ہیں۔ پھر انہیں ان کے اعمال کے مطابق اٹھایا جائے گا (یعنی اگر نیک ہوں گے تو نیکوں کے ساتھ اٹھایا جائے اور برے ہوں گے تو بروں کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔)

#### باب ۱۵۳۱ . إِذَا قَالَ عِنْدَ قَوْمٍ

شَيْئًا ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ بِخِلَافِهِ (۲۰۵۴) عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ إِنَّمَا كَانَ النِّفَاقُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَإِنَّمَا هُوَ الْكُفْرُ بَعْدَ الْإِيمَانِ۔

باب ۱۵۳۱۔ جب کچھ لوگوں کے سامنے کوئی بات کہی اور پھر جب وہاں سے نکلا تو اس کے خلاف بات کہی  
۲۰۵۴۔ حضرت حذیفہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں نفاق تھا لیکن آج تو ایمان کے بعد کفر اختیار کرنا ہے۔

#### باب ۱۵۳۲ . خُرُوجُ النَّارِ

(۲۰۵۵) قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيُّ أَعْنَاقَ الْإِبِلِ بَبْصَرِي۔

باب ۱۵۳۲۔ آگ کا نکلنا  
۲۰۵۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ سرزمین حجاز سے ایک آگ نکلے گی اور بصری میں اونٹوں کی گردنوں کو روشن کر دے گی۔

(۲۰۵۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا۔

۲۰۵۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ غفریب دریاے فرات سے سونے کا ایک خزانہ ظاہر ہوگا۔ پس جو کوئی وہاں موجود ہو وہاں سے کچھ نہ لے۔

(۲۰۵۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ

۲۰۵۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک دو عظیم جماعتیں



حَتَّى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيمَتَانِ يَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ  
عَظِيمَةٌ دَعَوْتُهُمَا وَاحِدٌ وَحَتَّى يُبْعَثَ دَجَالُونَ  
كَذَّابُونَ قَرِيبٌ مِّنْ ثَلَاثِينَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولَ اللَّهِ  
وَحَتَّى يُقْبَضَ الْعِلْمُ وَتَكْثُرَ الزَّلَازِلُ وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ  
وَتَظْهَرَ الْفِتَنُ وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ وَهُوَ الْقَتْلُ وَحَتَّى يَكْثُرَ  
فِيكُمْ الْمَالُ فَيَفِضَ حَتَّى يَهُمَّ رَبُّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُ  
صَلَقَتَهُ وَحَتَّى يَعْرِضَهُ، فَيَقُولَ الَّذِي يَعْرِضُهُ، عَلَيْهِ  
لَا أَرَبَ لِي بِهِ وَحَتَّى يَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِي الْبُنْيَانِ وَحَتَّى  
يَمَرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ، وَحَتَّى  
تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَأَاهَا النَّاسُ  
يَعْنِي أَمَنُوا أَجْمَعُونَ فَذَلِكَ حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا  
لَمْ تَكُنْ أَمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيْمَانِهَا خَيْرًا  
وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا  
فَلَا يَتَبَايَعَانِهِ وَلَا يَطْوِيَانِهِ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ  
انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقَحْتِهِ فَلَا يَطْعُمُهُ، وَلَتَقُومَنَّ  
السَّاعَةُ وَهُوَ يُلِيطُ حَوْضَهُ، فَلَا يَسْقِي فِيهِ وَلَتَقُومَنَّ  
السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ أَكْلَتَهُ، إِلَى فِيهِ فَلَا يَطْعُمُهَا۔

جنگ نہ کریں۔ ان دونوں جماعتوں کے درمیان زبردست خونریزی ہوگی۔ حالانکہ دونوں کی دعوت ایک ہوگی اور یہاں تک کہ بہت سے جھوٹے دجال بھیجے جائیں گے۔ تقریباً تیس، ان میں سے ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے اور یہاں تک کہ علم اٹھالیا جائے گا اور زلزلوں کی کثرت ہو جائے گی اور زمانہ قریب ہو جائے گا اور فتنے ظاہر ہو جائیں گے اور ہرج بڑھ جائے گا اور ہرج سے مراد قتل ہے اور یہاں تک کہ تمہارے پاس مال کی کثرت ہو جائے گی بلکہ بہہ پڑے گا اور یہاں تک کہ صاحب مال کو اس کی فکر دامن گیر ہوگی کہ اس کا صدقہ کون قبول کرے گا اور یہاں تک کہ وہ پیش کرے گا۔ لیکن جس کے سامنے پیش کرے گا وہ کہے گا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے اور یہاں تک کہ لوگ بڑی بڑی عمارتوں میں اکٹریں گے اور یہاں تک کہ ایک شخص دوسرے کی قبر سے گذرے گا اور کہے گا کہ کاش میں بھی اسی جگہ ہوتا اور یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہوگا، پس جب وہ اس طرح طلوع ہوگا اور لوگ دیکھ لیں گے تو سب ایمان لے آئیں گے۔ لیکن یہ وہ وقت ہوگا جب کسی ایسے شخص کو اس کا ایمان لانا فائدہ نہ پہنچائے گا جو پہلے سے ایمان نہ لایا ہو یا اس نے اپنے ایمان کے ساتھ اچھے اعمال نہ کئے ہوں اور قیامت اس طرح قائم ہو جائے گی کہ دو افراد نے اپنے درمیان کپڑا پھیلا رکھا ہوگا اور اسے نہ ابھی بچ پائے گا نہ لپیٹ پائیں ہوں گے اور قیامت اس طرح برپا ہو جائے گا کہ ایک شخص اپنی اونٹنی کا دودھ نکال کر واپس ہوا ہوگا کہ اسے کھا بھی نہ پایا ہوگا اور قیامت اس طرح قائم ہو جائے گی کہ وہ اپنے حوض کو درست کر رہا ہوگا اور اس میں سے پانی بھی نہ پیا ہوگا اور قیامت اس طرح قائم ہو جائے گی کہ اس نے اپنا لقمہ منہ کی طرف اٹھایا ہوگا اور ابھی اسے کھایا بھی نہ ہوگا۔



## کتاب الاحکام

باب ۱۵۳۳ . السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ

لِلْإِمَامِ مَا لَمْ تَكُنْ مُعْصِيَةً

(۲۰۵۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَإِنْ اسْتَعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ كَأَنَّ رَأْسَهُ زَبِيْبَةٌ۔

باب ۱۵۳۴ . مَا يَكْرَهُ مِنَ الْحِرْصِ عَلَى الْإِمَارَةِ

(۲۰۵۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَحْرِصُونَ عَلَى الْإِمَارَةِ وَتَسْتَكُونُونَ نَدَامَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَنِعَمَ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ۔

باب ۱۵۳۵ . مَنْ اسْتُرْعِيَ رَعِيَّةً فَلَمْ يَنْصَحْ

(۲۰۶۰) عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زِيَادٍ عَادَ مَعْقِلَ ابْنِ يَسَارٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ لَهُ مَعْقِلُ إِنِّي مُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ اسْتُرْعَاهُ اللَّهُ رَعِيَّةً فَلَمْ يَحْطَهَا بِنَصِيحَةٍ إِلَّا لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ۔

(۲۰۶۱) عَنِ الْحَسَنِ قَالَ أَتَيْنَا مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ نَعُوْدُهُ فَدَخَلَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ مَعْقِلُ أَحَدِّثْكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا مِنْ وَالٍ يَلِي رَعِيَّةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَمُوتُ وَهُوَ غَاشٍ لَهُمْ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ۔

## کتاب الاحکام

باب ۱۵۳۳۔ امام کیلئے سمع و طاعت

جب تک گناہ کا ارتکاب نہ کرے

۲۰۵۸۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، سنو اور اطاعت کرو۔ خواہ تم پر کسی ایسے حبشی غلام کو ہی عامل بنایا جائے، جس کا سر کشمش کی طرح ہو۔

باب ۱۵۳۴۔ حکومت کے لالچ پر ناپسندیدگی

۲۰۵۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، تم حکومت کا لالچ کرو گے اور یہ قیامت کے دن تمہارے لئے باعث ندامت ہوگی۔ پس کیا ہی بہتر ہے دودھ پلانے والی اور کیا ہی بری ہے دودھ چھڑا دینے والی (حکومت کے ملنے اور ہاتھ سے جاتے رہنے کی طرف اشارہ ہے)

باب ۱۵۳۵۔ جسے لوگوں کا نگران بنایا گیا اور اس نے خیر خواہی نہ کی ہو

۲۰۶۰۔ حضرت عبید اللہ بن زیاد حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے اس مرض میں آئے جس میں آپ کا انتقال ہوا تو معقل رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ میں تمہیں ایک ایسی حدیث سناتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی۔ آپ نے فرمایا، جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کو کسی رعیت کا نگران بناتا ہے اور وہ خیر خواہی کے ساتھ اس کی حفاظت نہیں کرتا تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پاسکے گا۔

۲۰۶۱۔ حضرت حسنؓ نے بیان کیا کہ ہم معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی خدمت کے لئے ان کے پاس گئے، پھر عبید اللہ بھی آئے تو اس نے کہا کہ میں تم سے ایک ایسی حدیث بیان کرتا ہوں جسے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا۔ آنحضور نے فرمایا کہ اگر کوئی والی مسلمانوں کی کسی جماعت کا ذمہ دار بنایا گیا اور اس نے ان کے معاملہ میں خیانت کی ہو اور اسی حالت میں مرجائے تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام کر دیتا ہے۔



## باب ۱۵۳۶۔ مَنْ شَاقَّ شَقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ

(۲۰۶۲) عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَمِعَ سَمَعَ اللَّهُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ وَمَنْ يُشَاقِقُ يُشَقِّقِ اللَّهُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالُوا أَوْصِنَا فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُنْتَنُ مِنَ الْإِنْسَانِ بَطْنُهُ فَمَنْ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يَأْكُلَ إِلَّا طَيِّبًا فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يُحَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ بِمَلَأَةٍ كَفَّهِ مِنْ دَمٍ أَهْرَاقَهُ فَلْيَفْعَلْ۔

## باب ۱۵۳۶۔ جو لوگوں کو مشقت میں مبتلا کرے گا اللہ تعالیٰ اسے مشقت میں مبتلا کرے گا

۲۰۶۲۔ حضرت جندب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے آنحضور ﷺ کو یہ کہتے سنا ہے کہ جو دکھاوے کے لئے (باطن کے خلاف) کام کرے گا اللہ قیامت کے دن اسے رسوا کر دے گا اور فرمایا کہ جو لوگوں کو تکلیف میں مبتلا کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے تکلیف میں مبتلا کریں گے۔ پھر ان لوگوں نے کہا کہ ہمیں کوئی وصیت کیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ سب سے پہلے انسان کے جسم میں اس کا پیٹ سڑتا ہے، پس جو کوئی استطاعت رکھتا ہے کہ پاک و طیب کے سوا اور کچھ نہ کھائے تو اسے ایسا ہی کرنا چاہئے اور جو کوئی استطاعت رکھتا ہے کہ اس کے اور جنت کے درمیان ہتھیلی بھر خون حائل نہ ہو، جو اس نے بہایا ہو تو اسے ایسا کرنا چاہئے۔

## باب ۱۵۳۷۔ هَلْ يَقْضِي الْحَاكِمُ أَوْ يُفْتَى وَهُوَ غَضَبَانْ

(۲۰۶۳) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَقْضِيَنَّ حَكْمَ بَيْنِ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضَبَانْ۔

## باب ۱۵۳۷۔ قاضی کو فیصلہ یا فتویٰ غصہ کی حالت میں دینا چاہئے

۲۰۶۳۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے کہ کوئی ثالث دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ اس وقت نہ کرے جب وہ غصہ میں ہو۔

## باب ۱۵۳۸۔ كَيْفَ يُبَايِعُ الْإِمَامَ النَّاسُ

(۲۰۶۴) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَأَنْ نَقُومَ أَوْ نَقُولَ بِالْحَقِّ حَيْثُمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَّائِمَةً

## باب ۱۵۳۸۔ امام لوگوں سے کن الفاظ کے ساتھ بیعت لے

۲۰۶۴۔ حضرت عبادہ بن صامت نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے آپ کی سننے اور اطاعت کرنے کی بیعت کی، خوشی میں اور ناگواری میں اور یہ کہ ہم ذمہ داروں سے ان کے معاملات میں جھگڑا نہ کریں اور یہ کہ ہم حق کو لے کر کھڑے ہوں یا حق بات کہیں، جہاں بھی ہوں اور اللہ کے راستے میں ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کریں۔

(۲۰۶۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا إِذَا بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُولُ لَنَا فِيمَا اسْتَطَعْتَ۔

۲۰۶۵۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ سے سننے اور اطاعت کرنے کی بیعت کرتے تو آپ ہم سے فرماتے کہ جتنی تمہیں استطاعت ہو۔

## باب ۱۵۳۹۔ الْإِسْتِخْلَافُ

(۲۰۶۶) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قِيلَ لِعُمَرَ أَلَا تَسْتَخْلِفُ؟ قَالَ إِنْ اسْتَخْلِفْتُ فَقَدْ اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي أَبُو بَكْرٍ وَأَنْ أَتْرَكَ فَقَدْ تَرَكَ

## باب ۱۵۳۹۔ خلیفہ مقرر کرنا

۲۰۶۶۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ خلیفہ کسی کو کیوں نہیں منتخب کر دیتے؟ آپ نے فرمایا کہ اگر کسی کو خلیفہ منتخب کرتا ہوں (تو اس کی بھی مثال ہے کہ) اس



مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

شخص نے اپنا خلیفہ منتخب کیا تھا جو مجھ سے بہتر تھا۔ یعنی ابو بکر رضی اللہ عنہ اور اگر میں اسے چھوڑتا ہوں تو (اس کی بھی مثال موجود ہے کہ) اس ذات نے (خلیفہ کا انتخاب مسلمانوں کیلئے) چھوڑ دیا تھا جو مجھ سے بہتر تھی یعنی رسول اللہ ﷺ۔

(۲۰۶۷) عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ ۖ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكُونُ اثْنَا عَشَرَ أَمِيرًا فَقَالَ كَلِمَةً لَمْ أَسْمَعْهَا فَقَالَ أَبِي إِنَّهُ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ۔

۲۰۶۷۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ بارہ امیر ہوں گے۔ پھر آپ نے کوئی ایسی بات فرمائی جو میں نے نہیں سنی۔ بعد میں والد نے بتایا کہ آپ نے فرمایا کہ سب کے سب قریش سے ہوں گے۔

## کتاب التَّمَنِّي

باب ۱۵۴۰. مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّمَنِّي

(۲۰۶۸) قَالَ أَنَسٌ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَمْنُوا الْمَوْتَ لَتَمَنَيْتُ۔

باب ۱۵۴۰۔ جس کی تمنا کرنا ناپسندیدہ ہے  
۲۰۶۸۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اگر میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ نہ سنا ہوتا کہ موت کی تمنا نہ کرو تو میں کرتا۔

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهٗ يَزْدَادُ وَإِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّهٗ يُسْتَعْتَبُ۔

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی شخص تم میں سے موت کی آرزو نہ کرے اگر وہ نیک ہے تو ممکن ہے نیکی میں اضافہ ہو اور اگر برا ہے تو ممکن ہے اس سے رک جائے۔

## کتاب الإِعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ

باب ۱۵۴۱. أَلَا قَدْ آءِ بِسُنَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

(۲۰۶۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ۖ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبِي قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنْ يَا أَبَى؟ قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى۔

کتاب اللہ و سنت رسول کو مضبوطی سے تھامے رہنا  
باب ۱۵۴۱۔ نبی کریم ﷺ کی سنتوں کی اقتدا

۲۰۶۹۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ساری امت جنت میں جائے گی سوا اس کے جنہوں نے انکار کیا۔ صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! انکار کون کرے گا؟ فرمایا کہ جو میری اطاعت کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو میری نافرمانی کرے گا اس نے انکار کیا۔

(۲۰۷۰) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ۖ يَقُولُ جَاءَتْ مَلَائِكَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَائِمٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبُ يَقْظَانُ فَقَالُوا إِنَّ لِمَا جِئْنَاكَ مِنْهُ مَثَلًا فَاضْبِرْ بَوَالْمِ مَثَلًا فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبُ يَقْظَانُ فَقَالُوا مَثَلُهُ

۲۰۷۰۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کیا کہ فرشتے نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ سوئے ہوئے تھے۔ بعض نے کہا کہ یہ سوئے ہوئے ہیں۔ بعض فرشتوں نے کہا کہ آنکھیں سو رہی ہیں، لیکن دل بیدار ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمہارے ان صاحب (آنحضور ﷺ کی) ایک مثال ہے۔ پس ان کی مثال بیان کرو۔ تو ان میں سے بعض نے کہا کہ یہ سو رہے ہیں۔ بعض نے کہا کہ آنکھ سو رہی ہے اور دل بیدار



ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ ان کی مثال اس شخص جیسی ہے جس نے ایک گھر بنایا اور وہاں کھانے کی دعوت کی اور بلانے والے کو بھیجا۔ پس جس نے بلانے والے کی دعوت قبول کر لی وہ گھر میں داخل ہو گیا اور دسترخوان سے کھایا اور جس نے بلانے والی کی دعوت قبول نہیں کی وہ گھر میں داخل نہیں ہوا اور دسترخوان سے کھانا نہیں کھایا۔ پھر انہوں نے کہا کہ اس کی ان کے لئے تفسیر کر دو تا کہ یہ سمجھ جائیں۔ بعض نے کہا کہ یہ تو سوئے ہوئے ہیں، لیکن بعض نے کہا کہ آنکھیں گوسور ہی ہیں، لیکن دل بیدار ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ گھر تو جنت ہے اور بلانے والے محمد ﷺ ہیں۔ پس جو ان کی اطاعت کرے گا وہ اللہ کی اطاعت کرے گا اور جو ان کی نافرمانی کرے گا وہ اللہ کی نافرمانی کرے گا اور محمد ﷺ لوگوں کے درمیان فرق کرنے والے ہیں۔

كَمَثَلَ رَجُلٍ بَنَى دَارًا وَجَعَلَ فِيهَا مَادَّةً وَبَعَثَ دَاعِيًا فَمَنْ أَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَآكَلَ مِنَ الْمَادَّةِ وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ الْمَادَّةِ فَقَالُوا أَوَلَوْ هَا لَهُ يَفْقَهُهَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوا فَالِدَارُ الْجَنَّةُ وَالدَّاعِي مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ أَطَاعَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَى مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَّقَ بَيْنَ النَّاسِ۔

## باب ۱۵۴۲ . مَا يُكْرَهُ مِنْ كَثْرَةِ

## السُّؤَالِ وَتَكْلُفِ مَا لَا يَغْنِيهِ

(۲۰۷۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَبْرَحَ النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ حَتَّى يَقُولُوا هَذَا اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَمَنْ خَلَقَ اللَّهَ۔

## باب ۱۵۴۳ . مَا يُذَكَّرُ مِنْ ذَمِّ الرَّأْيِ وَتَكْلُفِ الْقِيَاسِ

(۲۰۷۲) عَنْ عُرْوَةَ قَالَ حَجَّ عَلَيْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْزِعُ الْعِلْمَ بَعْدَ أَنْ أَعْطَاهُمُوهُ انْتِزَاعًا وَلَكِنْ يَنْتَرِعُهُ مِنْهُمْ مَعَ قَبْضِ الْعُلَمَاءِ بِعِلْمِهِمْ فَيَبْقَى نَاسٌ جُهَالٌ يُسْتَفْتَوْنَ فَيُفْتَوْنَ بِرَأْيِهِمْ فَيُضِلُّونَ وَيُضِلُّونَ۔

## باب ۱۵۴۴ . قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

## عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَتَّبِعَنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ

(۲۰۷۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَأْخُذَ أُمَّتِي بِأَخْذِ الْقُرُونِ قَبْلَهَا شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ

## باب ۱۵۴۲۔ سوال کی کثرت اور غیر

## ضروری امور کیلئے تکلف پر ناپسندیدگی

۲۰۷۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انسان برابر سوال کرتا رہے گا یہاں تک کہ کہیں گے یہ تو اللہ ہے ہر چیز کا پیدا کرنے والا لیکن اللہ کو کس نے پیدا کیا۔

## باب ۱۵۴۳۔ رائے اور قیاس میں تکلف کرنے کی مذمت الخ

۲۰۷۲۔ حضرت عروہ نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ہمیں ساتھ لے کر حج کیا تو میں نے انہیں یہ کہتے سنا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ علم کو، اس کے بعد کہ تمہیں دیا ہے ایک دم سے نہیں اٹھالے گا بلکہ اسے اس طرح ختم کرے گا کہ علماء کو ان کے علم کے ساتھ اٹھالے گا۔ پھر کچھ جاہل لوگ باقی رہ جائیں گے۔ انہی سے فتویٰ پوچھا جائے گا اور وہ فتویٰ اپنی رائے کے مطابق دیں گے۔ پس وہ لوگوں کو گمراہ کریں گے اور خود بھی گمراہ ہوں گے۔

## باب ۱۵۴۴۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ تم اپنے

## سے پہلی امتوں کے طریقوں کی پیروی کرو گے

۲۰۷۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک میری امت اس طرح پچھلی امتوں کے مطابق نہیں ہو جائے گی جیسے بالشت بالشت کے



فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَفَّارِسَ وَالرُّومِ فَقَالَ وَمِنْ النَّاسِ إِلَّا أَوْلَئِكَ۔

اور گزگز کے ہوتا ہے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! فارس و روم کی طرح؟ فرمایا کہ ان کے سوا اور کون ہے۔

### باب ۱۵۴۵۔ أَجْرُ الْحَاكِمِ

إِذَا اجْتَهَدَ فَاصَابَ أَوْ أَخْطَأَ

(۲۰۷۴) عَنْ عُمَرُو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ۔

### باب ۱۵۴۵۔ حاکم کا ثواب جبکہ وہ اجتہاد

کرے اور صحت پر ہو یا غلطی کر جائے

۲۰۷۴۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ جب حاکم کوئی فیصلہ اپنے اجتہاد سے کرے اور فیصلہ صحیح ہو تو اسے دہرا ثواب ملتا ہے اور جب کسی فیصلہ میں اجتہاد کرے، اور غلطی کر جائے تو اسے ایک ثواب ملتا ہے (اجتہاد کا)۔

### باب ۱۵۴۶۔ مَنْ رَأَى تَرْكَ النِّكَاحِ مِنَ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجَّةً لَا مِنْ غَيْرِ الرَّسُولِ

(۲۰۷۵) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَحْلِفُ بِاللَّهِ أَنَّ ابْنَ الصَّائِدِ الدَّجَالَ قُلْتُ تَحْلِفُ بِاللَّهِ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ عَلَى ذَلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

### باب ۱۵۴۶۔ جس کا خیال ہے کہ نبی کریم ﷺ کا کسی بات پر انکار نہ

کرنا دلیل ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے سوا کسی اور کا عدم انکار دلیل نہیں

۲۰۷۵۔ حضرت محمد بن المنکدرؓ نے بیان کیا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ ابن صیاد الدجال کے واقعہ پر اللہ کی قسم کھاتے تھے میں نے ان سے کہا کہ آپ اللہ کی قسم کھاتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ کے سامنے اللہ کی قسم کھاتے دیکھا اور آنحضور ﷺ نے اس پر کوئی انکار نہیں کیا۔

## توحید کے مسائل

### اور جہمیہ وغیرہ کا رد

باب ۱۵۴۷ اس سلسلہ میں روایات جس میں آنحضور ﷺ

نے اپنی امت کو اللہ تبارک و تعالیٰ کی توحید کی دعوت دی

۲۰۷۶۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک صاحب کو ایک مہم پر روانہ کیا۔ وہ صاحب اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے تھے اور نماز میں ختم ”قل ہو اللہ احد“ پر کرتے تھے۔ جب لوگ واپس آئے تو اس کا تذکرہ آنحضور ﷺ سے کیا، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ان سے پوچھو کہ وہ یہ طرز عمل کیوں اختیار کئے ہوئے تھے چنانچہ لوگوں نے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ وہ ایسا اس لئے کرتے تھے کہ یہ صفت اللہ کی ہے اور میں اسے پڑھنا عزیز رکھتا ہوں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ انہیں بتا دو کہ اللہ بھی انہیں عزیز رکھتا ہے۔

## وَالرَّدُّ عَلَى الْجَهْمِيَّةِ وَغَيْرِهِمْ

باب ۱۵۴۷۔ مَا جَاءَ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّتَهُ إِلَى تَوْحِيدِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

(۲۰۷۶) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى سَرِيَّةٍ وَكَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهِ فِي صَلَاتِهِ فَيَخْتِمُ بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلُّوهُ لِأَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذَلِكَ فَسَالُوهُ فَقَالَ لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمَنِ وَأَنَا أَحِبُّ أَنْ أَقْرَبَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرُوهُ أَنَّ اللَّهَ يُحِبُّهُ۔



باب ۱۵۳۸۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى:

أَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ

(۲۰۷۷) عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحَدٌ أَصْبَرَ عَلَى أَذَى سَمِعَهُ مِنْ اللَّهِ يَدْعُو لَهُ الْوَلَدَ ثُمَّ يُعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ۔

باب ۱۵۳۹۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى:

وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ لِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ

(۲۰۷۸) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْجَنُّ وَالْإِنْسُ يَمُوتُونَ۔

باب ۱۵۵۰۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى:

وَيُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ، وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ

(۲۰۷۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ هُوَ يَكْتُبُ عَلَى نَفْسِهِ وَهُوَ وَضِعُ عِنْدَهُ، عَلَى الْعَرْشِ إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي۔

(۲۰۸۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ، فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَأِ ذَكَرْتُهُ، فِي مَلَأِ خَيْرٍ مِنْهُمْ وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ بِشِيرٍ تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً۔

باب ۱۵۳۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

میں بہت روزی دینے والا بڑی قوت والا ہوں

۲۰۷۷۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ تکلیف دہ بات سن کر اللہ سے زیادہ صبر کرنے والا کوئی نہیں ہے کہ انسان خود کو اس کی اولاد بتاتا ہے اور پھر بھی وہ انہیں معاف کرتا ہے اور روزی دیتا ہے۔

باب ۱۵۳۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

اور وہی غالب ہے حکمت والا ہے۔ پاک ہے تیرا رب، رب عزت کی ذات، اللہ ہی کے لئے غلبہ ہے اور اس کے رسول کے لئے ہے

۲۰۷۸۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے۔ ”تیرے غلبہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ کوئی معبود تیرے سوا نہیں، ایسی ذات جسے موت نہیں اور جن وانس فنا ہو جائیں گے۔“

باب ۱۵۵۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

”اللہ اپنی ذات سے تمہیں ڈراتا ہے“ اور اللہ تعالیٰ کا

ارشاد ”(عیسیٰ کی ترجمانی کرتے ہوئے) تو وہ جانتا ہے جو میرے دل میں ہے لیکن میں وہ نہیں جانتا جو تیرے دل (نفس) میں ہے

۲۰۷۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا تو اپنی کتاب میں اسے لکھا، اس نے اپنی ذات کے متعلق بھی لکھا اور یہ اب بھی عرش پر لکھا ہوا موجود ہے کہ ”میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔“

۲۰۸۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں۔ اور جب بھی وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوں پس جب وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں۔ اور جب وہ مجھے مجلس میں یاد کرتا ہے تو میں اس سے بہتر مجلس میں اسے یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے ایک بالشت قریب آتا ہے تو میں اس کے ایک ہاتھ قریب آ جاتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب آتا ہے تو میں دو ہاتھ قریب آ جاتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑ کر جاتا ہوں۔



### باب ۱۵۵۱۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى يُرِيدُونَ أَنْ يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ

(۲۰۸۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ إِذَا أَرَادَ عَبْدِي أَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً فَلَا تَكْتُبُوهَا عَلَيْهِ حَتَّى يَعْمَلَهَا فَإِنْ عَمَلَهَا فَامْكُتُبُوهَا بِمِثْلِهَا وَإِنْ تَرَكَهَا مِنْ أَجْلِي فَامْكُتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْمَلَ حَسَنَةً فَلَمْ يَعْمَلَهَا فَامْكُتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً فَإِنْ عَمَلَهَا فَامْكُتُبُوهَا لَهُ بِعَشْرِ امِّثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةٍ۔

(۲۰۸۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ عَبْدًا أَصَابَ ذَنْبًا وَرُبَّمَا قَالَ أَذْنِبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ أَذْنِبْتُ وَرُبَّمَا قَالَ أَصَبْتُ فَاغْفِرْ لِي فَقَالَ رَبُّهُ أَعْلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ غَفَرْتُ لِعَبْدِي ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَصَابَ ذَنْبًا أَوْ أَذْنِبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ أَذْنِبْتُ وَأَصَبْتُ آخَرَ فَاغْفِرْهُ فَقَالَ أَعْلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ غَفَرْتُ لِعَبْدِي ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَذْنِبَ ذَنْبًا وَرُبَّمَا قَالَ أَصَابَ ذَنْبًا قَالَ قَالَ رَبِّ أَصَبْتُ أَوْ أَذْنِبْتُ آخَرَ فَاغْفِرْهُ لِي فَقَالَ أَعْلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ غَفَرْتُ لِعَبْدِي ثَلَاثًا فَلْيَعْمَلْ مَا شَاءَ۔

### باب ۱۵۵۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کا کلام بدل دیں

۲۰۸۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ کسی برائی کا ارادہ کرے تو اسے نہ لکھو یہاں تک کہ اسے کرنے لے۔ جب اس کا ارتکاب کر لے پھر اسے اس کے برابر لکھو اور اگر اس برائی کو وہ میری وجہ سے چھوڑ دیتا ہے تو اس کے حق میں ایک نیکی لکھو اور اگر بندہ کوئی نیکی کرنا چاہے تو اس کے لئے ارادہ ہی پر ایک نیکی لکھ لو اور اگر وہ اس نیکی کو کر بھی لے تو اس جیسی دس نیکیاں اس کے لئے لکھو سات سو تک۔

۲۰۸۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا کہ ایک بندے نے گناہ کئے اور کہا اے میرے رب میں نے گناہ کیا ہے تو مجھے معاف کر دے اللہ رب العزت نے کہا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور گناہ کی وجہ سے سزا دیتا ہے میں نے اپنے بندے کو معاف کیا پھر بندہ رکا رہا جتنا اللہ نے چاہا اور پھر اس نے گناہ کا ارتکاب کیا۔ اور عرض کیا میرے رب میں نے دوبارہ گناہ کر لیا، اسے بھی معاف کر دے اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور اس کے بدلے میں سزا دیتا ہے میں نے اپنے بندے کو معاف کیا۔ پھر جب تک اللہ نے چاہا بندہ رکا رہا۔ اور پھر اس نے گناہ کیا اور اللہ کے حضور میں عرض کی اے میرے رب میں نے گناہ پھر کر لیا ہے تو مجھے معاف کر دے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے ورنہ اس کی وجہ سے سزا بھی دیتا ہے۔ میں نے اپنے بندے کو معاف کیا تین مرتبہ پس جو چاہے کرے۔

### باب ۱۵۵۲۔ اللہ عزوجل کا قیامت کے دن

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام وغیرہ سے کلام کرنا

۲۰۸۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن میری شفاعت قبول کی جائے گی میں کہوں گا اے رب جنت میں اسے بھی داخل کیجئے جس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہو۔ چنانچہ یہ داخل کئے جائیں گے۔ پھر میں کہوں گا اے رب اسے بھی جنت میں داخل کیجئے جس کے دل میں معمولی ترین

### باب ۱۵۵۲۔ کَلَامُ الرَّبِّ عَزَّوَجَلَّ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الْأَنْبِيَاءِ وَغَيْرِهِمْ

(۲۰۸۳) عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ شُفِّعْتُ قُلْتُ يَا رَبِّ ادْخِلِ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ خَرْدَلَةٌ فَيَدْخُلُونَ ثُمَّ أَقُولُ ادْخِلِ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَذْنِبِي شَيْءٌ فَقَالَ أَنَسٌ كُنَانِي أَنْظُرُ إِلَى أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ



ایمان ہو انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ گویا میں اس وقت بھی آنحضور ﷺ کی انگلیوں کی طرف دیکھ رہا ہوں (جن سے آپ اشارہ کر رہے تھے)

۲۰۸۴۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کا دن جب آئے گا تو لوگ ٹھٹھیں مارتے ہوئے سمندر کی طرح ظاہر ہوں گے پھر وہ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور ان سے کہیں گے کہ ہماری اپنے رب کے پاس شفاعت کیجئے وہ کہیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ اللہ کے خلیل ہیں لوگ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ بھی کہیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں البتہ تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ کہ وہ اللہ سے شرف ہم کلامی حاصل کرنے والے ہیں لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ اور وہ بھی کہیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں، البتہ تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ کہ وہ اللہ کی روح اور اس کا کلمہ ہیں۔ چنانچہ لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ بھی کہیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں البتہ تم محمد ﷺ کے پاس جاؤ لوگ میرے پاس آئیں گے اور میں کہوں گا کہ میں شفاعت کے لئے ہوں اور پھر میں اپنے رب سے اجازت چاہوں گا اور مجھے اجازت دی جائے گی۔ اور اللہ تعالیٰ تعریفیں مجھے الہام کریں گے جن کے ذریعہ میں اللہ کی حمد بیان کروں گا اور جو اس وقت مجھے یاد نہیں چنانچہ جب میں یہ تعریفیں بیان کروں گا اور اللہ کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا تو مجھ سے کہا جائے گا اے محمد اپنا سراٹھاؤ کہو سنا جائے گا۔ مانگو دیا جائے گا شفاعت کرو شفاعت قبول کی جائے گی پھر میں کہوں گا اے رب میری امت، میری امت کہا جائے گا کہ جاؤ اور ان لوگوں کو نکال لو جن کے دل میں ذرہ یارائی برابر بھی ایمان ہو۔ چنانچہ میں جاؤں گا اور ایسا ہی کروں گا۔ پھر میں لوگوں کا اور یہی تعریفیں پھر کروں گا اور اللہ کے لئے سجدہ ریز ہو جاؤں گا مجھ سے کہا جائے گا اپنا سراٹھاؤ کہو آپ کی سنی جائے گی۔ میں کہوں گا اے رب میری امت اللہ تعالیٰ فرمائے گا جاؤ اور جس کے دل میں ایک رائی سے کم سے کم تر حصہ کے برابر ایمان ہو اسے بھی جہنم سے نکال لو۔ پھر میں جاؤں گا اور نکالوں گا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر میں چوتھی مرتبہ لوگوں کا اور وہی تعریفیں کروں گا اور اللہ کے لئے سجدہ ریز ہو جاؤں گا، اللہ

(۲۰۸۴) عَنْ أَنَسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَمَةِ مَا جِ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ أَشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِإِبْرَاهِيمَ فَإِنَّهُ خَلِيلُ الرَّحْمَنِ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوسَى فَإِنَّهُ كَلِيمُ اللَّهِ فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيسَى فَإِنَّهُ رُوحُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْتُونِي فَأَقُولُ أَنَا لَهَا فَاسْتَاذِدْ عَلَى رَبِّي فَيُؤْذِدْ لِي وَيُلْهِمُنِي مَحَامِدَ أَحْمَدُهُ بِهَا لَا تَحْضُرُنِي إِلَّا فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ وَأَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيَقَالَ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمِعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشْفَعَ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي فَيَقَالَ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَعِيرَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَانْطَلِقْ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُوذُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيَقَالَ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمِعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشْفَعَ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي فَيَقُولُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَذْنَى أَذْنَى مِثْقَالِ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ فَانْطَلِقْ فَأَفْعَلُ۔

(وَفِي رِوَايَةٍ) قَالَ ثُمَّ أَعُوذُ الرَّابِعَةَ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيَقَالَ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ



يُسْمِعُ وَاسْمُ تَعْطُ وَاشْفَعُ تُشَفِّعُ فَأَقُولُ يَا رَبِّ ائْذِنْ  
لِي فِيمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَيَقُولُ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي  
وَكَبْرِيَائِي وَعَظَمَتِي لَا أُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ  
إِلَّا اللَّهُ۔

فرمائے گا اے محمد اپنا سر اٹھاؤ کہو سنی جائے گی مانگو دیا جائے گا، شفاعت  
کرو شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں کہوں گا اے رب مجھے ان کے  
بارے میں بھی اجازت دیجئے جنہوں نے لا الہ الا اللہ کہا ہے۔ اللہ  
تعالیٰ فرمائے گا۔ میرے غلبے میرے جلال، میری کبریائی، میری عظمت  
کی قسم میں اس میں سے انہیں بھی نکالوں گا جنہوں نے کلمہ ”لا الہ الا  
اللہ کہا ہے۔

باب ۱۵۵۳۔ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ  
الْقِسْطَ وَأَنَّ أَعْمَالَ بَنِي آدَمَ وَقَوْلِهِمْ يُوزَنُ

(۲۰۸۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى  
الرَّحْمَنِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ  
سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ۔

باب ۱۵۵۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ہم ترازو کو انصاف پر رکھیں گے  
اور یہ کہ نبی آدم کے اعمال اور ان کے اقوال بھی وزن کئے جائیں گے  
۲۰۸۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا دو  
کلمے جو بہت رحم کرنے والے (اللہ) کی بارگاہ میں پسندیدہ ہیں، زبان پر  
بہت ہلکے لیکن (قیامت کے دن) ترازو پر بہت بھاری ثابت ہوں گے  
(اور وہ یہ ہیں) سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

..... ❁ .....  
..... ❁ .....

تَمَّتْ بِالْخَيْرِ وَبِكَ نَسْتَعِينُ

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ

وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى نَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَاتَّبَاعِهِ وَإِخْوَانِهِ أَجْمَعِينَ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ